عربی لغات کا سب سے بڑا ذخیرہ

لغات الحدیث

عربی ۔ اردو

فائدہ وہم القرآن

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی زبان کے تمام
الفاظ کی دریافت کیساتھ ساتھ جملہ احادیث قال سنت
امامیہ اور آثار صحابہ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

بتکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی مالا کلام

باہتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الطاء

طا حروفِ تہجی میں سے سولہواں حرف ہے حساب جمل میں نو کا عدد ہوتا ہے۔

باب الطاء مع الالف

طَاکَہٗ ۔ جو قرآن شریف میں وارد ہے یہ اسرار الٰہی میں سے ہے جس کے معنے معلوم نہیں ہوئے۔ بعضوں نے کہا طٰہٰ کے معنے اے مرد! بعضوں نے کہا یہ پڑھا ہے یعنے زمین کو اپنے پاؤں سے روند دو۔ مطلب یہ ہے کہ تہجد کی نماز میں دونوں پاؤں پر زور دے کر کھڑے ہو آپ ایک پاؤں پر کھڑے ہوا کرتے (اصل میں طَہٗ تھا ہمزہ اٰ ہو گیا۔

طَاطَاَ ۔ جھکانا، نیچے کرنا، جلدی خرچ کر ڈالنا۔

طَاطَاَتْ لَھُمْ طَاطَاَۃَ الدُّلَاۃِ ۔ میں قرآن کے سامنے ایسا جھک گیا جیسے ڈول کھینچنے والے جھکتے ہیں۔

طَاطَاَۃٌ ۔ پست زمین۔

طَاطَاْتُ لَکُمْ طَاطَاَۃَ الدُّلَاۃِ ۔ میں تو تمہارے سامنے ایسا جھکا رہا جیسے ڈول نکالنے والے جھکے رہتے ہیں (یہ حضرت عثمانؓ نے لوگوں سے فرمایا یعنی میں نے تم سب سے تواضع اور انکسار کیا، عاجزی سے پیش آیا اور تم میری جان لینے کے درپے ہو)۔

فَطَاطَاَ ابْنُ عُمَرَ رَاْسَہٗ ۔ پس عبداللہ بن عمرؓ نے اپنا سر جھکا لیا۔

فَطَاطَاَ کَتِفَیْہِ یَدَاہُ رَاْسَہٗ ۔ اس کو جھکایا یہاں تک کہ اس کا سر مجھ کو دکھائی دینے لگا۔

فَکَانَ یُطَاطِیْ لِیْ فَاَنْظُرَ آپ میرے لئے جھک جاتے میں (تماشا) دیکھتی رہتی یعنے آپ کی آڑ میں (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو غیر مردوں کا دیکھنا درست ہے اگر کسی فتنہ کا ڈر نہ ہو اور دوسری حدیث میں جو ہے کہ آپ نے اپنی بیویوں کو اندھے کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا یہ حدیث منسوخ ہے یا محمول ہے عزیمت اور احتیاط اور تقویٰ پر یا خاص ہے ازواجِ مطہرات سے مگر آخری تاویل صحیح نہیں ہے اس لئے کہ آپ نے حضرت فاطمہؓ کو حبشیوں کا ناچ دکھلایا اور منع نہیں فرمایا)۔

طَاطَاَ کُلَّ شَرِیْفٍ لِشَرِّہٖ وَشَرَّفَہٗ ۔ ہر شریف تمہاری شرافت کے سامنے جھک گیا ہے (یعنے تمہاری شرافت اور

Marfat.com

بزرگی سب سے بڑھ کر ہے)۔

وَكَانَ رَكِبَ بَغْلَةً طَفَاتْ عَنْ سُمُوِّ الْخَيْلِ۔ ایک خچر پر سوار ہوئے جو اُونچے گھوڑوں سے پست اور جھکا ہوا تھا۔

باب الطاء مع الباء

طَيِّبَةٌ۔ طیبت اچھی ہو یا بُری۔

طِبْ۔ یا طَابَ یا طِبْتَ۔ علاج کرنا۔ دوا کرنا۔

طُبَّ الرَّجُلُ۔ اُس آدمی پر جادو کیا گیا۔

مَطْبُوبٌ۔ جس پر جادو ہوا ہو۔

مَنْ اَحَبَّ طَبَّ۔ جو کوئی دوست ہوگا وہ نرمی اور مہربانی کرے گا۔

طَبِيْبٌ۔ علاج کرنے والا۔

تَطْبِيْبٌ۔ حکیم بننا حالانکہ حکمت نہ جانتا ہو۔

تَطْبِيْبٌ۔ علاج کرنا۔

اِحْتَجَمَ حِيْنَ طَبَّ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تو آپ نے پچھنے لگائے۔

فَلَعَلَّ طَبًّا اَصَابَهٗ۔ شاید اُس کو جادو لگ گیا۔

اِنَّهٗ مَطْبُوْبٌ۔ اُن پر جادو کیا گیا ہے۔

بِاَنِّيْ اَنَّكَ جُعِلْتَ طَبِيْبًا۔ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم طبیب بنائے گئے ہو۔ (یہاں طبیب سے مراد قاضی اور حاکم ہے، جیسے طبیب بیماروں کی اصلاح کرتا ہے ویسے ہی قاضی اور حاکم جھگڑا کرنے والوں کی اصلاح کرتا ہے)۔

وَصَفَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ كَانَ كَاجْمَلِ الطِّبِّ۔ امام شعبیؒ نے معاویہ کی صفت بیان کی تو فرمایا وہ اُس اونٹ کی طرح تھے جو ادھ سے جفتی کرنے میں ماہر ہوتا ہے۔ (بعضوں نے کہا طبّ وہ اونٹ جو دیکھ سوچ سمجھ کر پاؤں رکھتا ہے، مطلب یہ ہے کہ معاویہ دنیا کی مصلحتوں کو خوب جانتے تھے اور بالکل باتوں میں بڑے ہوشیار تھے)۔

وَاَنَّهٗ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ فَعَلَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب جادو ہوا تھا تو آپ کا یہ حال ہوگیا تھا کہ آپ ایک کام کو سمجھتے کہ میں اُس کو کر چکا (حالانکہ اُس کو نہ کیا ہوتا) یا آپ یہ خیال کرتے کہ میں عورتوں سے صحبت کرنے پر قادر ہوں جب اُن کے پاس جاتے تو صحبت ذکر سکتے یا آپ عادت کے موافق اپنی عورتوں سے بوس و کنار کرتے پر جماع کرنا چاہتے لیکن اُس پر قادر نہ ہوتے)۔

قَالَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَالِجُ الَّذِيْ يُظْهِرُكَ فَاَنِّيْ طَبِيْبٌ فَقَالَ اَنْتَ رَفِيْقٌ وَاللّٰهُ الطَّبِيْبُ۔ ایک طبیب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں آپ کی پیٹھ میں جو ہے (مہر نبوت اُس کو وہ رسولی یا ہتھوڑی سمجھا) اُس کا علاج کروں گا، میں طبیب ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو بیماروں پر مہربانی کرنے والا ہے۔ اُن کو تسکین اور تسلی دینے والا ہے، اور طبیب تو اللہ ہے (جو ہر ایک بیماری کی حقیقت اور علت اور ہر دوا کی خاصیت سے پوری طرح پر واقف ہے اور شفا اور تندرستی اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ چوں قضا آید طبیب ابلہ شود۔ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے تو طبیب کی دوا فائدہ کرتی ہے ورنہ کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اُلٹا ضرر ہوتا ہے بیماری بڑھ جاتی ہے۔ از قضا سر کنگبیں صفرا فزود۔ روغن بادام خشکی می نمود۔ طبی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو اس حدیث میں طبیب اللہ فرمانا کہ طبیب اُس کے اسماء حسنیٰ میں سے نہیں ہے۔ اس لئے یا طَبِيْبُ کہہ کر اُس کو پکارنا درست نہیں ہے ہاں یوں کہہ سکتے ہیں اَنْتَ الْمَصِحُّ وَاَنْتَ الْمُمْرِضُ وَاَنْتَ الْمُدَاوِيْ وَاَنْتَ الطَّبِيْبُ۔ یعنی تو ہی چنگا کرنے والا ہے اور تو ہی بیمار کرنے والا ہے اور تو ہی دوا کرنے والا ہے تو ہی

Marfat.com

علاج کرنے والا ہے)۔

اِنَّ الطَّبِیْبَ نَظَرَ اِلَیَّ۔ طبیب نے مجھ کو دیکھا (یعنے اللہ تعالےٰ نے)۔

قَالَ اللّٰہُ ھُوَ الطَّبِیْبُ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ طبیب تو اللہ ہے (جب لوگوں نے اُن سے کہا کہ ہم تمھارے لئے کسی طبیب کو بُلائیں)۔

مَنْ تَطَبَّبَ وَھُوَ لَا یَعْلَمُ فَھُوَ ضَامِنٌ۔ جو شخص (طب کا) علم نہ رکھتا ہو اور لوگوں کی دوا دارو کرکے تو وہ نقصان کا ضامن ہوگا۔ (حاکم وقت کو لازم ہے کہ ایسے جاہل اور نادان لوگوں کو علاج و معالجہ کرنے سے دوا دارو دینے سے روک دے اور اگر کوئی ایسا کرے تو اُس کو سزا دے)۔

طَابَۃ۔ مدینہ منوّرہ کا ایک نام ہے۔

طَبْطَبَۃ۔ پانی کی آواز۔ پاؤں زمین پر ڈالنے کی آواز۔ قدموں کی چاپ۔

طَبِخ۔ احمق ہونا۔ سخت حماقت (جیسے طَبِخَہٗ ہے)۔

تَطْبِیْخ۔ گونگوں ہونا۔ قسم توسم ہونا۔

طَبْخَۃ۔ سرسن، چُرتو۔

اِنَّہٗ کَانَ فِی الْحَیِّ رَجُلٌ لَہٗ زَوْجَۃٌ وَ اُمُّ ضَعِیْفٌ فَشَکَتْ زَوْجَتُہٗ بِہٖ اُمَّہٗ فَقَامَ اِلٰی طَبْخِ اُمِّہٖ فَاَلْقَاھَا فِی الْوَادِیْ۔ محلہ میں ایک شخص تھا اس کی ایک بیوی تھی اور ایک بوڑھی ضعیف ماں تھی بیوی نے اُس سے اُس کی ماں کی شکایت کی تب وہ احمق اور بے وقوف شخص کھڑا ہوا اور اپنی ماں کو اُٹھا کر ایک نالے میں ڈال آیا (جنگل میں بہاڑوں کے درمیان پھینک آیا وہاں وہ بیچاری تڑپ تڑپ کر مرگئی ہوگی) (لیکن روایت میں اَطْبَخ ہے خانے مجھ سے لیے پکا ہوا تو دو)۔

طَبْخ۔ پکانا، بھونا۔

طَبْخَۃ۔ بڑا ہونا۔

اِنْطِبَاخ۔ اور تَطَبُّخ۔ پک جانا۔

طَبَّاخ۔ باورچی۔

طَبِیْخ۔ خربوزہ (جیسے بَطِیْخ ہے)۔

مُطَبَّخ۔ گومان۔ زیادہ حال کی اصطلاح میں پراٹھے کو بھی کہتے ہیں جس میں شکر شہد انڈے قیمہ ملا کر پکاتے ہیں۔ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں اس کا بہت رواج ہے۔

طَبِیْخ۔ پکی ہوئی چیز۔ چونا۔ پکی اینٹ۔

اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ سُوْءً جَعَلَ مَالَہٗ فِی الطَّبِیْخَیْنِ۔ جب اللہ تعالےٰ کسی بندے کے ساتھ بُرائی کرنا چاہتا ہے تو اُس کا روپیہ دو پکی ہوئی چیزوں میں خرچ کراتا ہے (یعنے چونا اور اینٹ میں۔ مطلب یہ ہے کہ بے ضرورت تعمیر میں اُس کا پیسہ خرچ ہوتا رہتا ہے)۔

فَاَطْبَخَنَا۔ پھر ہمنے اپنے لئے کھانا پکایا۔

اِطْبَاخ۔ اپنے لئے کھانا پکانا۔ (اور طبخ عام ہے اپنے لئے پکانے یا دوسرے کے لئے)۔

وَوَقَعَتِ الثَّالِثَۃُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَفِی النَّاسِ طَبَّاخٌ۔ اور تیسرا فتنہ جو مسلمانوں میں واقع ہوا (یعنے واقعہ حرّہ جو یزید کے زمانہ میں سنہ۶۳ھ میں ہوا) وہ تو اُس وقت رفع ہوا جب لوگوں میں عقلمند اور بہتری کا کام نہیں رہا۔ (اکثر صحابہ دنیا سے گزر گئے۔ پہلا فتنہ حضرت عثمانؓ کا قتل ہے اور دوسرا فتنہ واقعہ جمل اور صفین اور تیسرا واقعہ حرّہ ہے جس میں یزید نے اہل مدینہ کو قتل اور غارت کرایا مکی دن تک مسجد نبوی میں نماز نہیں ہوئی۔ حرم محترم کی بے حرمتی کی گئی۔ بعضوں نے کہا تیسرا فتنہ عبدالملک بن زبیرؓ کا قتل ہے سنہ۷۳ھ میں بزمانۂ عبدالملک بن مروان ہوا)۔

مَطْبَخ۔ باورچیخانہ۔

Marfat.com

(طَبْرٌ) کودنا، چُپ جانا۔
بَنَاتُ طِبَارٍ۔ تین مصیبتیں۔
طَبَرٌ۔ تیر، کلہاڑا۔
طَبَرِیَّۃٌ۔ ایک شہر ہے اُس کی نسبت طَبَرَانِی ہے یہ فلسطین میں بحیرہ طبریہ کے کنارے واقع ہے۔
مَرَّ اَبُو الْحَسَنِ وَاَنَا اُصَلِّیْ عَلَی الطَّبَرِیِّ۔ امام ابوالحسن گزرے اور میں طبری پر (جو ایک کپڑا ہے منسوب ہے طبرستان کی طرف) نماز پڑھ رہا تھا۔
طَبَرْزَدٌ۔ سفید سخت شکر۔
اَلطَّبَرْزَدُ یَاْکُلُ الدَّاءَ اَکْلًا۔ طبرزد (جو ایک قسم کی شکر ہے یا سفید شکر) بیماری کو بالکل کھا لیتی ہے۔
مُخْرِجُ الْقَاھِرِ وَبَیْدَاءُ طَبَرْزَیْنٍ۔ پھر امام قائم اُس پر نکلے اُن کے ہاتھ میں طبرزین تھا۔ (ایک قسم کا ہتھیار ہے جسے تبر یا کلہاڑا کہتے ہیں)۔
طَبَرْزَلٌ۔ مشہور پہاڑ یعنی ستارہ اسے طَبَرْزَلُ بھی کہتے ہیں۔
طِبْطِبَارٌ۔ بھی کہتے ہیں۔
طِبْطِبٌ۔ جھوٹا پیالہ۔
طَبْطَبَۃٌ۔ پھر دینا، جماع کرنا۔
طَبْطَبٌ۔ دو کوہان والا اونٹ۔ پہاڑ کا مضبوط کنارہ۔
طَبْطَبٌ۔ کالا۔
طَبْطَبٌ۔ بھیڑیا۔
بَحْرٌ طَبْطَبٌ۔ گہرا سمندر، بہت پانی والا سمندر۔
کَیْفَ لِیْ بِالْبَرِّ وَھُوَ رَجُلٌ طَبْطَبٌ۔ زیر کوئیں کیا کروں وہ تو بھیڑیئے کی طرح حریص اور طماع ہے۔
(طَبْطَبٌ) لگ۔
مَا فِیْ الطَّبْطَبِ مِثْلُہٗ۔ لوگوں میں اُس کے مثل کوئی نہیں۔
طَبَاشِیْرٌ۔ مشہور دوا ہے۔ یعنی باس کا مغز جو سفید ہوتا ہے۔
طَبْطَبٌ۔ آواز پانی کی، یا کوڑے پڑنے کی، یا پاؤں زمین پر پڑنے کی۔
فَسَمِعْتُ الْاَعْرَابَ یَقُوْلُوْنَ الطَّبْطَبِیَّۃَ الطَّبْطَبِیَّۃَ۔ میں نے گنواروں سے سُنا وہ کہتے تھے کہ کوڑے سے مجھ (جس کے پڑنے سے طب طب آواز نکلتی ہے)۔
وَلَا قَدَّامِھِمْ طَبْطَبِیَّۃٌ۔ اُن کے پاؤں کی طب طب آواز نکل رہی تھی۔
طَبْطَبٌ۔ وہ پرندہ جس کے دو بڑے کان ہوتے ہیں۔
طَبْطَابٌ۔ چوڑی لکڑی جس سے گیند کھیلتے ہیں۔ گیند کا بلا۔
(طَبْعٌ) ہر کرنا، پیدا کرنا، زینت دینا، نقش کرنا، چھاپنا، بنانا، پھر دینا۔
طَبَعَ عَلَیْہِ۔ اُس کی خلقت اُسی پر ہوئی ہے (یعنے یہ اُس کی پیدائشی صفت ہے)۔
طَبْعٌ۔ پھر دینا، لاکھ کرنا۔
تَطْبِیْعٌ۔ دوسروں کی سی طبیعت بنانا۔
اِنْطِبَاعٌ۔ چھپ جانا، نقش ہو جانا۔
طَبِیْعَۃٌ۔ اور طِبَاعٌ۔ طبیعت۔
دَارُ الطِّبَاعَۃِ۔ چھاپہ خانہ (جیسے مَطْبَعٌ)۔
مَنْ تَرَکَ ثَلَاثَ جُمَعٍ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ۔ جو شخص تین جمعے بلا عذر، چھوڑ دے (گو اپنے گھر ہی پر نماز ادا کرے) اللہ تعالےٰ اُس کے دل پر مہر کر دے گا۔ (اقرار اور فروض الٰہی اُس کے دل پر ذرا اُتریں گے بلکہ اُس کا دل سخت ہو جائے گا عبادت کی لذت نہیں پائے گا)۔
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ طَمَعٍ یَھْدِیْ اِلٰی طَبَعٍ۔ اللہ کی پناہ اُس طمع اور حرص سے جو عیب اور بُرائی کی طرف لے جائے (مجاہد نے کہا مَا دُوْنَ طَبَعٍ سے کم ہے اور طبع اقفال

Marfat.com

سے کم ہے نہایہ میں ہے کہ طمع بر سکون با بہر کرنا، اور یقع با۔ میل کیل زیادہ۔

طَبِعَ السَّيْفُ طَبَعًا۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) تلوار زنگ آلود ہو گئی۔

لَا يَرْقَعُ مِنَ الْعَرَبِ فِي الْمَوَالِي إِلَّا الطَّبَعُ

الطَّبَعُ۔ عرب ہو کر غیر قوم میں شادی کرنے والا وہی ہے جو حریص اور عیب دار ہو (عمدہ اور شریف عرب اپنی ہی قوم میں شادی کرتے ہیں)۔

فَإِنَّ آمِينَ مِثْلُ الطَّابَعِ عَلَى الصَّحِيفَةِ۔

(دعا کے بعد آمین کہو) آمین ایسی ہے جیسے ہر خط پر کی جاتی ہے (خط ہر سے پورا ہوتا ہے اور استعمالے لائق نظر آتا ہے اسی طرح دعا بھی آمین سے تتمیم اور مزین ہوتی ہے)

فَإِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ۔ اس پر شہیدوں کا نشان ہے۔

طُبِعَتْ فِيهَا طِينَةُ آدَمَ۔ جمعہ ہی کے دن آدم کی مٹی پکائی گئی۔

كُلُّ الْخِلَالِ يُطْبَعُ عَلَيْهَا الْمُؤْمِنُ إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ۔ سب خصلتوں پر مومن کی پیدائش ہوتی ہے دو بُری خصلتیں ہوں، جیسے بخیلی، نامردی، بزدلی (حرص طمع وغیرہ) مگر امانت میں خیانت (چوری) اور جھوٹ ان پر مسلمان کی پیدائش نہیں ہوتی (جھوٹ اور خیانت گویا مسلمانی کی ضد ہیں ان کے ساتھ مسلمانی جمع نہیں ہو سکتی بلکہ ہر ایک مسلمان سچا راست باز امانتدار ہوتا ہے)۔

لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ هُوَ الطَّبِيعُ فِي ثَمَرِهَا كَأَنَّهُ هُوَ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ۔ جو سورۃ قاف میں ہے، اس کی تفسیر حسن نے یہ کی کہ معزز تجور کے خلاف کے اندر ہوتا ہے (یعنی اوپر چھلکا اس کے اندر پختہ مغز اور شیریں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے کھانے کے لئے بنایا)۔

أَلْقَى الشَّبَكَةَ فَطَبَّعَهَا سَمَكًا۔ جال ڈالا پھر اس کو مچھلیوں سے بھر دیا۔

تَطْبَعُ الْقِدْرُ۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) ہنڈیا بھر پور ہو گئی۔

طَبَّعْتُ الْإِنَاءَ۔ میں نے برتن پورا بھر دیا۔

لِأَنَّ فِيهَا طَبَّعَتْ طِينَةُ أَبِيكَ۔ کیونکہ جمعہ ہی کے دن تیرے باوا آدم کی مٹی پکائی گئی۔

طَبَائِعُ الْجِسْمِ عَلَى أَرْبَعَةٍ۔ انسانی جسم کی طبیعت چاروں عناصر سے ہوتی ہے (کبھی ہوا غالب ہوتی ہے، کبھی ابرسیت، کبھی مائیت، کبھی ناریت)

(طَبَقٌ) چٹ جانا (جیسے طَبَقٌ ہے)

تَطْبِيقٌ۔ مطابق کرنا۔ ٹھاپ لینا، ساری زمین پر مینہ برسنا، عام ہونا، رکوع میں دونوں ہاتھ ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لینا، جلا کر دینا۔

مُطَابَقَةٌ۔ موافق ہونا، برابر ہونا (جیسے طِبَاقٌ ہے)

إِطْبَاقٌ۔ ایک کپڑے پر دوسرا کپڑا پہن لینا۔

إِطْبَاقٌ۔ ٹھاپ لینا، ٹھوار ہونا، تاریک ہونا، اتفاق کرنا، اجماع کرنا، ہمیشہ رہنا۔

تَطَابُقٌ۔ موافق ہونا، برابر ہونا، جوڑ ہونا۔

طَبَاقٌ۔ بڑا شیشہ۔

طَابَقَ۔ تو لا اس کی جمع طوابق ہے)۔

هَذَا إِطْبَقُ هَذَا۔ یہ اس کے جوڑ کا ہے۔

طَبَقٌ۔ سبز پوش اُگنے زمین جس پر کھانا کھائیں، زمانہ کا ایک قرن، بائیس سال، آدمیوں اور ٹڈیوں کا بڑا گروہ، بواعث حال۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا طَبَقًا۔ یا اللہ ہم پر ایسا مینہ برسا جو ساری زمین پر برسے پھیلے عام ہو۔

لِلّٰهِ دَائِرَةٌ مُخْمَلَةٌ كُلُّ مُخْمَلَةٍ مِنْهَا كَطِبَاقِ الْأَرْضِ۔ اللہ کی سو رحمتیں ہیں اُن میں سے ایک ایک رحمت اتنی بڑی ہے کہ ساری زمین کو ڈھانپ لے۔

Marfat.com

لَوْ اَنَّ لِیْ طِبَاقَ الْاَرْضِ ذَهَبًا۔ اگر میرے پاس ساری زمین برابر سونا ہو، یا زمین بھر۔

اِذَا مَضٰی عَالَمٌ بَدَا طَبَقٌ۔ جب ایک قرن گزر جاتا ہے تو دوسرا قرن نمودار ہوتا ہے (یوں دنیا کی آبادی کا سلسلہ جاری ہے)۔

قُرَیْشٌ اَلْکُتَبَۃُ اَلْحَسَبَۃُ ھُمْ اَھْلُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عُلُوٌّ عَلَیْھِمْ طِبَاقُ الْاَرْضِ۔ قریش کے لوگ لکھنے والے اور حساب کرنے والے اس اُمت کے نک بیں اُن کے عالم کا علم زمین کو ڈھانپ لے گا۔ (ایک روایت میں طَبَقُ الْاَرْضِ ہے معنے وہی ہیں)۔

طِبَاقٌ مَّا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ زمین آسمان کے درمیان بھر کر۔

حِجَابُہُ النُّوْرُ لَوْ کُشِفَ طَبَقُہٗ لَاَحْرَقَ سُبُحَاتُ وَجْھِہٖ کُلَّ شَیْءٍ اَدْرَکَہٗ بَصَرُہٗ۔ پروردگار کا حجاب نور ہے اگر اُس کا وہ حکم کھل جائے (یعنی اٹھ جائے) تو اُس کے مبارک چہرے کی تجلیں (شعاعیں) جہاں تک اُس کی نگاہ جائے ہر چیز کو جلا دیں (اس لئے پروردگار نے اپنے آپ کو حجاب اور پردے میں رکھا ہے کہ اُس کی مخلوق تباہ نہ ہو لیکن اپنی نشانیاں ظاہر کر دیں۔ اَلظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ کا یہی مطلب ہے یعنی اپنے ذات سے تو پوشیدہ ہو لیکن اپنی قدرت کی نشانیوں سے ظاہر ہے)۔

تُوْصَلُ الْاَطْبَاقُ وَتُقْطَعُ الْاَرْحَامُ حَامَ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ غیر لوگوں سے تو ملاپ ہوگا لیکن عزیزوں اور رشتہ داروں سے قطع تعلق (بے تعلقی نا لے والوں سے تو دوستی اختیار کریں گے اور غیروں سے دوستی اور محبت)۔

یَشْتَجِرُوْنَ اِشْتِجَارَ اَطْبَاقِ الرَّاْسِ۔ اس طرح ایک دوسرے سے گتھ جائیں گے جیسے سر کی ہڈیاں ایک دوسرے میں گتھی ہوتی ہیں (مطلب یہ کہ آپس ہی میں خوب لڑیں گے، ایک دوسرے کو ماریں گے)۔

اِحْدَی الْمُطْبِقَاتِ۔ یہ بھی ایک بڑی آفتوں میں سے ہے۔ (آفتوں کو بَنَاتُ طَبَقٍ کہتے ہیں)۔

لَاُ قْطَعَنَّ مِنْہُ طَبَقًا اِنْ قَدَرْتُ عَلَیْہِ۔ عمران بن حصین کا ایک غلام بھاگ گیا تھا۔ اُنھوں نے کہا اگر میں نے اُس کو پایا تو اُس کا ایک عضو کاٹ ڈالوں گا (بھاگنے کی یہی سزا دوں گا)۔

اِنَّمَا اُمِرْتُ فِی السَّارِقِ بِقَطْعِ طَابِقَیْہِ۔ ہم کو چور کا ایک عضو کاٹ ڈالنے کا حکم ہوا۔ (طَابِقَیْ بہ تھوڑا اور بکثرت یا عضو جیسے ہاتھ یا پاؤں، اس کو مع طوابق ہی)۔

خُبِّرْتُ خُبْزًا وَّشُوِیْتُ طَابِقًا مِّنْ مَّاعِزٍ۔ میں نے روٹی پکائی اور بکری کا ایک پارچہ بھونا (دعوت میں کو دو آدمی کھا سکیں)۔

اِنَّہٗ کَانَ یُطَبِّقُ فِیْ صَلٰوتِہٖ۔ عبداللہ بن مسعودؓ رکوع اور قعدے میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر اُن کو گھٹنوں کے درمیان رکھ لیتے تھے۔ (اُن کو اس بات کی خبر نہ ہوئی کہ یہ حکم ابتدا میں تھا پھر منسوخ ہو گیا)۔

وَتَبْقٰی اَصْلَابُ الْمُنَافِقِیْنَ طَبَقًا وَّاحِدًا۔ منافقوں کی پیٹھیں جو کہ ایک تختہ کی طرح ہو جائیں گی (وہ سجدہ نہ کر سکیں گے)۔

لَئِنْ مَّلَکَ مَرْوَانُ بْنُ حَیْلٍ لَتَنْقَادُ لَہٗ فِیْ عُثْمَانَ لَیْرَ لَکِنْ مِنْکَ طَبَقًا نَقَاقًا۔ (عبداللہ ابن زبیرؓ نے معاویہ سے کہا) اگر کہیں مروان کے اختیار میں اُن گھوڑوں کی باگ آگئی ہیں کو تم عثمان کے لئے اُس کے ساتھ چلاتے ہو تو وہ ایک ایسی جگہ جا بیٹھے گا جس سے تم کو خوف پیدا ہوگا۔ (مطلب یہ کہ مروان جو دغا باز ہے وہ اخیر میں تم سے بھی دغا کرے گا۔ اور خود عثمانی اور بغاوت کا جھنڈا بلند کرے گا (ایسا ہی ہوا)۔

سَئَلَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ مَسْئَلَۃً فَاَفْتَاہُ فَقَالَ

Marfat.com

طَبَقَتْ ۔ عبداللہ بن عباسؓ نے ابو ہریرہؓ سے ایک مسئلہ پوچھا۔ انھوں نے جواب دیا ابن عباسؓ نے کہا تم نے ٹھیک کہا، ویسے تمھاری ضرب ٹھیک جوڑ پر پڑی کیونکہ اصل میں تطبق کہتے ہیں ٹھیک جوڑ پر لگنے کو۔

اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا غَیْثًا طَبَقًا ۔ یا اللہ ہم کو ایسے مینہہ سے پانی پلا یعنی ساری زمین بھر دے۔

مَرْوٌ طَبَقٌ عَیْنًا یَاءٌ طَبَقًا ۔ میرا خاوند نامرد اس ہے۔ یا بات نہیں سمجھتا، یا بات نہیں کر سکتا۔ اُس کے دونوں لب ملے رہتے ہیں۔

اِنَّ مَرْیَمَ جَاءَتْ بِجَاءٍ طَبَقٌ مِّنْ جَرَادٍ فَصَادَتْ مِئَۃً ۔ حضرت مریم علیہا السلام کو بھوک لگی اتنے میں ٹڈیوں کا ایک بڑا آیا انھوں نے اُس میں سے شکار کیا۔

اِذَا کُنْتُ عَلَی الطَّبَقِ الثَّالِثِ (عمر بن عاص نے کہا) میرے تین حال گزرے ہیں۔

کُنَّا فَاقِفَ شَنٍّ طَبَقَۃٍ ۔ حضرت علیؓ نے جو عمرو بن عاص کو خط لکھا اُس میں عرب کی یہ مثل کہا وافق شن طبقۃ لکھی۔ یعنی جیسے شن طبقہ کے موافق ہو گیا۔ (شن عبدالقیس کا ایک قبیلہ تھا اور طبقہ ایاد قبیلہ کی ایک شاخ ہے دونوں نے ایک امر پر اتفاق کیا لوگوں نے کہا وافق شن طبقۃ اُس روز سے یہ ایک مثل ہو گئی۔ جب دو آدمی ایک کام پر متفق ہو جائیں یا ایک ہی سے کام کریں تو یہ مثل کہی جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ عثمؓ اور معاویہ دونوں ایک ہو گئے جیسے انھوں نے بغاوت اور سرکشی اور امام وقت کی نافرمانی اختیار کی ویسے ہی تم نے بھی کیا۔ بعضوں نے کہا شن عرب میں ایک مگار فریبی شخص تھا اُس کی عورت طبقہ بھی اپنے خاوند کی طرح مگار اور دغاباز تھی اُس وقت سے یہ مثل جاری ہو گئی۔ بعضوں نے کہا شن چمڑے کا ایک ظرف تھا وہ پرانا ہو کر پھٹ گیا تھا لوگوں نے اُس پر ایک غلاف چمڑے کا چڑھایا اتفاق سے وہ غلاف اُس ظرف کے برابر نکلا اُس وقت سے یہ مثل مشہور ہو گئی۔

اِشْتَدَّتْ سُعْنًا مُّطْبِقًا ۔ میں نے ایک کشادہ قارح (بیل) خریدا۔

مَنْ یَّلِی الْاَمْرَ بَعْدَ السُّقْیَانِیْ فَقَالَ رَیْطُوْنُ بَیْنَ مَشْرَقٍ وَّطَبَاقٍ ۔ (امام محمد بن حنفیہ نے اُس شخص کا حال بیان کیا، جو سفیانی کے بعد حاکم ہو گا تو کہا وہ مشرق اور طباق کے درمیان ہو گا۔ (یہ دونوں درختوں کے نام ہیں جو ملک حجاز میں ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اُس ملک سے نکلے گا جہاں شث اور طباق اُگتے ہیں)۔

اِضْرِبْ عُنُقَ ھٰذَا الْاَسِیْرِ فَقَالَ اِنَّ یَدِیْ طَبِقَۃٌ ۔ حجاج نے ایک شخص سے کہا اُٹھ اور اُس قیدی کی گردن مار۔ اُس نے کہا میرا ہاتھ سلسلے سے چپک گیا ہے اُٹھ نہیں سکتا (اِس لئے میں معذور ہوں۔ یہ اُس شخص نے اپنے آپ کو گناہ سے بچانے کے لئے کہا۔ کیونکہ حجاج بڑا ظالم تھا اُس نے ہزارہا ایسے بزرگوں کو ظلم سے قتل کرایا)۔

فَاَطْبَقَتْ عَلَیْھِمْ سَبْعًا ۔ سات دن تک وہ ابر اُن پر گھرا رہا۔ (پانی برساتا رہا)۔

اَسْقِنَا مَطِیْقَۃً مُغْدِقَۃً مُوْنِقَۃً ۔ ہم کو ایسے ابر سے پانی پلا جو برابر گاڑھا موہبت پانی والا خوشی دینے والا ہو۔

مَضٰی طَبَقٌ مِّنَ اللَّیْلِ ۔ رات کا بڑا حصہ گزر گیا۔

بِنْتُ طَبَقٍ ۔ پھپھو۔

لَا یَجُوْزُ الصَّلٰوۃُ فِی الطَّیْلَسَانِ ۔ نماز اُس عمامہ میں جائز نہیں جس کے نیچے ٹھڈی سے نہ پھرائے (یہ صدوق کا قول ہے جو علمائے امامیہ میں سے ہیں)۔

اَلطَّیْلَسَانُ عِمَّۃُ اِبْلِیْسَ ۔ ایسا عمامہ جو ٹھڈی کے تلے نہ پھرایا جائے ابلیس کا عمامہ ہے۔

(طَبَّال) طبلہ بجانا۔

طَبَّالٌ ۔ طبلہ بجانے والا۔

Marfat.com

طَبَلٌ۔ خلوق کو بھی کہتے ہیں۔
اَخَذَ جُبَّةً مِنْ طَبَلٍ دَارِهٖ۔ مجھ کو اپنے مکان کے جلو خانہ سے نکالا۔
(طَبْنٌ) گاڑ دینا۔
طَبْنٌ، طَبَانَةٌ۔ سمجھ جانا۔
اِطْمِئْنَانٌ۔ اطمینان۔
طَابِنٌ۔ عقلمند، سمجھدار۔
طَابُوْنٌ۔ آگ گاڑنے کا مقام، تاکہ مجھے نہیں۔
طَابُوْنِیٌّ۔ روٹی جو اُس کی طرف منسوب ہے۔
اَیُّ الطِّبْنِ هُوَ۔ وہ کن لوگوں میں سے ہے۔
فَطَبَنَ لَهَا غُلَامٌ رَاهِقٌ۔ ایک رومی لڑکا اُس کی نیت سمجھ گیا کہ وہ اُس سے بدکاری کرانا چاہتی ہے ایک روایت میں فَطَبَنَ بہ فقرہ ہے یعنے اُس کو پھسلایا، خراب کیا۔
(طَبَرْزَنٌ) ایک مشہور ہتھیار ہے جس کو فارسی میں تبرزین کہتے ہیں اور اُردو میں طبرزین۔
(طَبْوٌ) پلانا (جیسے اِطْبَاءٌ ہے)۔
اِطْبَاؤُهٗ۔ اُس کو مار ڈالا۔
(طَبْیٌ) کھینچنا، پھیر دینا، بُلانا۔
طَبْیٌ۔ بھنبھنیاں ٹک جانا۔
طُبْیٌ۔ چھاتی کی بھنبھنی۔
وَلَا الْمُصْطَلِمَةِ اَطْبَاؤُهَا۔ اور نہ جس کی بھنبھنیاں کٹی ہوں (بعضوں نے اَبَاءٌ کھوڑوں اور درندوں کی چھاتیوں (تھنوں) کو کہتے ہیں۔ جیسے اَخْلَافٌ اور ضُرُوْعٌ چارپایوں کے تھنوں کو)۔
قَدْ بَلَغَ السَّيْلُ الزُّبَا وَجَاوَزَ الْحِزَامَ الطُّبْيَيْنِ۔ سیلاب ٹیلے سے اُونچا ہو گیا اور کمر بھی چھاتیوں سے پار ہو گیا۔ (یہ ایک مثل ہے جو شر اور برائی کے حد سے بڑھ جانے پر کہی جاتی ہے جیسے پانی سر سے اونچا ہو گیا)۔

كَاَنَّ اِحْدٰى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ۔ اُس کا ایک ہاتھ بکری کے تھن کی طرح ہے۔
اِنَّ مُصْعَبًا اَطْبَى الْقُلُوْبَ۔ مصعب بن زبیر نے تو لوگوں کا دل اپنے طرف پھیر لیا۔ (لوگ اُس سے محبت کرنے لگے)۔
اِطْبَاءٌ۔ بُلانا، پھیرنا، مائل کرنا، اپنے لئے چننا۔
طَبَاطَبَا۔ ابراہیم بن اسماعیل بن حسن کا لقب ہے اُن کی اولاد کو طباطبائی کہتے ہیں۔

باب الطاء مع الجیم

(طَجْنٌ) بھونپنا۔
طَاجِنٌ اور طَبْجَنٌ۔ کڑھائی۔
مُطَبْجَنٌ۔ کڑھائی میں بھنا ہوا۔

باب الطاء مع الحاء

(طَحْیٌ) پھیلانا، ایڑی سے پھیل ڈالنا۔
اِطْحَاءٌ۔ گرا دینا، پھینک دینا۔
اِنْطِحَاءٌ۔ پھیل جانا۔
(طَحْرٌ) پھینک دینا، سانس پھولنا۔
فَسَمِعْنَا لَهَا طَحِيْرًا۔ ہم نے اُس کے سانس پھولنے کی آواز سنی۔
فَاَنَّانَ تَطْحَرُهَا۔ تو اُس کو دور کرتا ہے، پھینک دیتا ہے۔ طَحْرٌ کے معنے جماع کرنے کے بھی آتے ہیں۔
طُحَارٌ۔ وہ کمان جس کا تیر دور جائے (جیسے مِطْحَرٌ ہے)۔
(طَحْرَبَةٌ) اُدھر کا ٹکڑا، یا کپڑے کا ٹکڑا۔
طَحْرَبٌ۔ دوڑنا۔
طَحْرَبَةُ الْقِرْبَةِ۔ مشک بھر دی۔
طِحْرِبٌ۔ کوڑا کرکٹ، کچرا۔

Marfat.com

تَدْنُو الشَّمْسُ مِنْ رُؤُسِ النَّاسِ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ اَرْضُهُمْ طُحْرُبَةٌ يَا طُحْرُبَةُ۔ قیامت کے دن سورج لوگوں کے سر سے نزدیک ہوجائے گا اور کسی کے بدن پر ایک بیتبھرا بھی نہ ہوگا۔ (جس سے دھوپ کی گرمی بچاسکے۔ ایک روایت میں طُحْرُبَةٌ ہے خاتے مہملہ کے ساتھ وہی ہیں)۔

طُحْرُوْرٌ، یا طُحْرُوْرَةٌ۔ ابر کا ٹکڑا، بادلی (جمع طَحَارِیْر ہے)۔

طَحْرَفٌ، یا طِحْرِفَةٌ۔ ہریرہ، پتلا گھی، پتلا ابر۔

طَحْرَمَةٌ۔ بھر دینا۔

مَا عَلَيْهِ طُحْمَةٌ۔ اس پر کچھ نہیں ہے۔

طَحْنٌ۔ جماع کرنا۔

طَحْمَسٌ۔ جماع کرنا۔

طَحْطَحَةٌ۔ تھوڑا ہنسنا، توڑنا، متفرق کردینا، ہلاک کرنا۔

طُحَاحٌ۔ شیر۔

مَا عَلَيْهِ طِحْمَةٌ۔ اس پر کچھ نہیں ہے یا بال نہیں ہیں۔

طَحْلٌ۔ تلی پر مارنا، بھر دینا، تلی بڑھ جانا، بدہضمی ہونا۔

طِحَالٌ۔ تلی۔

طِحْلَبٌ۔ کائی۔ یعنی سبزہ جو پانی پر جم جاتا ہے۔

طَحْمَةٌ۔ جوم کرنا۔

طُحْمَةٌ۔ رات کا بڑا حصہ، جماعت۔

طُحْمَةٌ۔ سخت بھنگو، بہت اونٹ۔

مَطْحُوْمٌ۔ بھرا ہوا۔

طَحْمَرٌ۔ کودنا، بھر دینا۔

طُحَامِرٌ۔ بیٹو۔

مَا عَلٰى رَأْسِهٖ طُحْمُرَةٌ۔ اس کے سر پر ایک بال بھی نہیں ہے۔

طَحْنٌ۔ پیسنا، گول ہوجانا۔

طَحِيْنٌ۔ آٹا پیسنا۔

طَاحُوْنٌ۔ چکی، پانی چکی۔

طَحَانَةٌ۔ وہ چکی جس کو جانور چلاتا ہے۔

طَحَّانٌ۔ آٹا پیسنے والا۔

طَحِنٌ۔ آٹا (جیسے لَحِمٌ ہے)۔

فَاَخَذَ جَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَفِيْنَ لَهٗ كَدِيَةٌ كَدِيَةِ الطَّحِيْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نکالا دو صفیں کرکے آپ کے چلنے سے آٹے کی طرح باریک غبار اڑ رہا تھا۔ (یعنے وہاں کی زمین نرم اور ملائم اور باریک تھی چلنے میں آٹے کی طرح غبار اڑتا)۔

فَيَطْحَنُ فِيْهَا۔ وہ وہاں چکی پیسے گا (اس کی آنتیں باہر نکلی پڑی ہوں گی)۔ وہ اُن کے گرد چکی کے گدھے کی طرح گھومے گا۔

فَمَا زَالَ يَطْحَنُهَا۔ وہ برابر اس کو کرید تا رہے گا۔

نَهٰى عَنْ قَوْقَرَةِ الطَّحَّانِ۔ آٹا پیسنے والے کا شی اسی آٹے میں سے دلانا اس سے منع فرمایا (مثلاً آٹا پیسنے والے کی اُجرت یوں ٹھہرائے کہ تو سیر آٹے میں سے ایک چھٹانک اُجرت لے لے۔ فقیز ایک پیمانہ ہے)۔

طَحْوٌ۔ دور ہونا، ہلاک ہونا، اوندھا گرنا، دھکیلنا، کروٹ پر لیٹنا، بہت ہونا، چکنا، لے جانا۔

طَحَا بِكَ قَلْبٌ فِي الْحِسَانِ طُرُوْبُ۔ تجھ کو وہ دل جو حسن پرست تھا کہاں کہاں لے گیا۔

وَمَا طَحَاهَا۔ قسم اُس کی جس نے زمین کو پھیلایا کشادہ کیا۔

طَحِيٌّ۔ کشادہ زمین، چوڑی زمین۔

طَحْيٌ۔ کروٹ پر لیٹنا۔

طَحِيَّةٌ مِّنْ سَحَابٍ۔ ابر کا کوئی ٹکڑا۔

Marfat.com

باب الطاء مع الخاء

(طَخٌ) دور کر دینا، پھینک دینا، جمع کرنا، بادل چھا ہونا۔
مَطَخَةٌ۔ وہ لکڑی جس سے بچے کھیلتے ہیں۔
(طَخْرٌ) مثلاً۔ (یہ طاخر سے نکلا ہے جیسے کالا بر گھٹا)
(طَخْرَبَةٌ) لباس یا پیشہ۔
لَيْسَ عَلَى اَحَدٍ قَبَاءٌ مُطَخْرَبٌ۔ اُن میں سے کسی پر ایک پیشہ ور بھی نہ ہوگا۔ (اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے طخربۃ میں)۔
(طَخْيَاءُ) دل کی پریشانی، ظلمت، تاریکی، بلند ابر۔
مُخْيَاءُ۔ تاریک رات، اور جو کلام سمجھ میں نہ آئے۔
اِنَّ لِلْقَلْبِ طُخَاءً كَطُخَاءِ الْقَمَرِ۔ دل پر تاریکی کا ایک پردہ چڑھ جاتا ہے جیسے چاند پر ابر چڑھ جاتا ہے (اور اُس کی روشنی روک دیتا ہے)۔
اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ طُخَاءً عَلَى قَلْبِهٖ فَلْيَاْكُلِ الثَّمَرَ جَيِّدًا۔ جب کوئی تم میں سے اپنے دل پر بوجھ یا حجاب پائے تو بھی کھائے (یہی ایک مشہور میوہ ہے) سیب کے بعد نہایت مفرح اور مقوی قلب ہے، سیب کی بھی یہی خاصیت ہے)۔

باب الطاء مع الرّاء

(طَرْءٌ) دور سے اور اچانک نمودار ہونا۔ عارض ہونا۔
اِطْرَاءٌ۔ حد سے زیادہ تعریف کرنا۔
طَارِئ۔ جو عارض ہو اور اصلی نہ ہو، اجنبی مسافر کو بھی کہتے ہیں۔
طَرَاءٌ۔ غرابہ۔
طُرُقَاتٌ۔ راستہ، محاکم۔
اَمْرٌ طَرَقَانِيٌّ۔ وہ کام جس کے آنے کا راستہ معلوم نہ ہو (یعنے کہاں سے آیا)۔
طَرَاً عَلَيَّ حِزْبِيْ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ وہ وقت وغیرہ آپہنچا جس میں قرآن کا ورد پڑھا کرتا تھا۔
لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ۔ مجھ کو اتنا مت بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کو بڑھا دیا (کہ بشریت اور عبدیت کے مرتبہ سے چڑھا کر اُن کو خدا کا بیٹا بنا دیا)، میں تو اللہ کا بندہ اور اُس کا بھیجا ہوا ہوں (یعنے اللہ کا پیغام اُس کے بندوں کو پہنچانے والا، رسول کے بھی معنے ہیں)۔
(طَرِبَ) خوش ہونا، ہلکا ہونا۔
تَطْرِيْبٌ۔ گانا، سُر نکالنا، آواز بڑھانا اُس کو اچھا کرنا جیسے گانے والے کرتے ہیں۔ خوش کرنا (جیسے اِطْرَابٌ ہے)۔
اِسْتِطْرَابٌ۔ خوش کرنے کی درخواست کرنا۔
طَرُوْبٌ۔ بہت خوش، مگن۔
مُطْرِبٌ۔ گانے والا۔
مَطْرَبٌ۔ تنگ راستہ۔
مَطَارِبُ۔ تنگ راستے، اور متفرق راستے۔
لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَطْرَبَةَ وَالْمَقْرَبَةَ۔ اللہ لعنت کرے اُس شخص پر جو چھوٹے چھوٹے متفرق راستوں (گلیوں) کو بدل ڈالے (کہ لوگ ایسا کرنے سے دوسروں کو تکلیف ہوگی)۔
يُؤَذَّنُ بِلَا تَطْرِيْبٍ۔ اذان میں تطریب نہ کرے۔ (یعنی گانے والوں کی طرح مدّ اور شدّ نہ کرے۔ قرآن میں بھی ایسا کرنا منع ہے)۔
(طُرْبُوْشٌ) ترکی ٹوپی (اُس کی جمع طَرَابِيْشُ ہے)۔
(طِرْبَالٌ) بلند عمارت، یا پہاڑ کا ایک بڑا پتھر جو باہر نکلا ہو، پہاڑ کی بڑی چٹان جو قضاءً میں ہو۔
اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ بِطِرْبَالٍ مَائِلٍ فَلْيُسْرِعِ الْمَشْيَ۔ جب کوئی تم میں سے جھکی ہوئی عمارت کے پاس سے گزرے تو جلدی سے نکل جائے (یہ حزم و احتیاط ہے جو عقلمندی کی

Marfat.com

دلیل ہے۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جھکی ہوئی دیوار کے پاس سے جلدی نکل گئے۔ اور جن لوگوں نے اس کو توکل کے خلاف سمجھا ہے یہ ان کی غلطی ہے مسلمان کو چاہیئے کہ ہمیشہ اُن مقاموں اور کاموں سے بچتا رہے جن میں ہلاکت یا ضرر کا ڈر ہو اور اس کے ساتھ بھروسہ اللہ پر رکھے)۔

طَرْبَلَ بَوْلَهٗ۔ اپنے پیشاب کو اوپر چڑھایا۔

(طَرَاثٌ) ہری تازی بھاجی، ایک قسم کی ترکاری یا سبزی۔

حَتّٰى يَنْبُتَ الْحَمُّ عَلٰى اَجْسَادِهِمْ كَمَا نَبَتَتِ الطَّرَاثِيْثُ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ۔ یہاں تک کہ اُن کے بدنوں پر گوشت اس طرح اگ آئے جیسے طرفوث کی بھاجی زمین پر اگ آتی ہے (طرفوث ایک بھاجی ہے جو گول گول ڈھالوں کی طرح زمین پر لگتی ہے اس کی جڑ، سُرخ اور سخت ہوتی ہے لوگ اس کو کھاتے ہیں)۔

قَطَرَتْ الرَّجُلَ۔ اُس نے طرفوث بھاجی چُنی۔

(طَرْحٌ) پھینک دینا، نکال ڈالنا، رکھدینا، حمل ساقط ہونا۔

طَرْحٌ۔ بدخلق ہونا، خوب عیش کرنا۔

تَطْرِيْحٌ۔ پھینک دینا، بلند کرنا۔

مُطَارَحَةٌ۔ مناظرہ اور سوال جواب کرنا، بیت بازی کرنا۔

اِطْرَاحٌ۔ پھینک دینا۔

اَطْرَحَ وَلَدًا۔ چمڑا کا ذبح کیا ہوا پھینک دو (یعنی اُس کا کھانا حلال نہیں)۔

طَرِيْحٌ سَقِيْمٌ۔ آدمی پھینکا گیا اور بیمار ہے (یعنی اُس کی خلقت اس طرح سے واقع ہوئی ہے کہ صدہا بیماریوں میں مبتلا ہونے کا اُس میں مادّہ ہے)۔

اَطْرَحَ وَلَدًا وَمَا حَمَلَ لَهٗ ثُمَّ مَجَّهٗ۔ گھی میں اگر چوہا گر کر مرجائے تو اُس کو نکال ڈالو اور اُس کے ارد گرد کا گھی بھی پھینک دو پھر باقی کھاؤ (یعنی اگر جما ہوا گھی ہو)۔

(طَرْدٌ) ہانک دینا، دور کر دینا، جلا وطن کرنا، سب طرف سے لاکر اکٹھا کرنا۔

تَطْرِيْدٌ۔ کھینچنا، دراز کرنا۔

مُطَارَدَةٌ۔ اور تَطَارُدٌ۔ ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔

اِطْرَادٌ۔ دور کرنا۔

اِطِّرَادٌ۔ برابر ساتھ رہنا، جاری رہنا، درست ہونا۔

اِسْتِطْرَادٌ۔ ایک بات ایسی کہنا جس سے دوسری بات پیدا ہو اور وہ مقصود نہ ہو۔

لَا بَأْسَ بِالسِّبَاقِ مَالَمْ تَطْرُدْ وَتُطَارِدْ۔ گھوڑ دوڑ میں، یا یوں ہے کہ دوڑ کی بازی کرنے میں قباحت نہیں، اگر یوں نہ ہے کہ میں آگے نکل جاؤں تو اتنا روپیہ تجھ سے لوں گا اور تو آگے نکل جائے تو اتنا روپیہ تجھ کو دوں گا۔ (یعنی ہار جیت کی شرط پر روپیہ پیسا کچھ لینا دینا درست حرام اور ناجائز ہے مگر جب درمیان میں تیسرا شخص محلل ہو تو جائز ہے جیسے فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے)۔

هُوَ قَرِيْبٌ اِلَى اللّٰهِ وَمُطَّرَدَةٌ اللّٰهِ اَعْيَنُ الْجَسَدِ۔ تہجد کی نماز اللہ کی قربت اور نزدیکی ہے اور جسم کی بیماری دفع کرنے والی ہے (تہجد گزار اور شب بیدار لوگ اکثر صحیح اور سالم اور بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں)۔

كُنْتُ اُطَارِدُ حَيَّةً۔ میں ایک سانپ کی تاک میں تھا اُس کے مارنے کی فکر میں لگا ہوا تھا ہر طرف سے اُس کو گھیر رہا تھا۔

طَرَادُ الصَّيْدِ۔ شکار کے پیچھے لگنا۔

فَاِذَا هُمْ اِنْسَانٌ يَطْرُدَانِ۔ یکایک دو آدمی نظر آئے جو دیں دان کا پانی پھیر رہا تھا۔

اَطْرَدَ فُلَانٌ الْمُعْتَرِفِيْنَ۔ اقرار کرنے والوں کو ہم نے

Marfat.com

نکال دیا، شہر بدر کر دیا۔
اَطْرَدَهُ الشَّيْطَانُ یا طَرَدَهُ۔ بادشاہ نے اُس کو شہر بدر کر دیا۔
يَتَوَضَّأُ بِأَمْثَالِ السَّوَارِي وَبِالْمَاءِ الطَّرِدِ۔ وہ غبار آلود، تیرہ گدلے پانی سے وضو کر لیتے تھے اور اُس پانی سے بھی جس میں جانور ڈوبتے رہتے ہیں۔
إِنَّهُ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَفِي يَدِهِ طَرِيدَةٌ۔ معاذؓ منبر پر چڑھے اور اُن کے ہاتھ میں ایک ریشمی کپڑے کا لمبا ٹکڑا تھا۔
وَاطْرُدُوا النَّعَمَ۔ چارپایوں کو نکالا۔
اَطْرَدَ الْخَافِقَانِ۔ جب تک مشرق اور مغرب قائم رہیں۔
اَلْاَنْهَارُ تَطَّرِدُ۔ نہریں بہہ رہی ہیں۔
طَرْدٌ) زور سے کھینچنا، ہر طرف سے جمع کرنا، تیز کرنا، پھاڑنا، کاٹنا، لمبانا، اوجھ نچانا، طمانچہ لگانا، گھسیٹنا، نکالنا۔
اِطْرَادٌ۔ کھرانا، برانگیختہ کرنا، کاٹنا، ناز کرنا۔
عَلَمٌ طَارٌّ۔ وہ لڑکا جس کی مونچھیں نکل رہی ہوں۔
طَرْدَةٌ۔ کپڑے کا کنارہ یا وادی، یا ابھرا کاپیٹھان، کپڑے کے نقش و نگار، ترشِ دان۔
فَنَشَأَتْ طُرَيْدَةٌ مِنَ السَّحَابِ۔ ابر کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا نہایہ میں ہے کہ طُرَيْدَةٌ تصغیر ہے طُرَّةٌ کی یعنی وہ ابر کا ٹکڑا جو آسمان کے کنارے سے لمبا نمودار ہو۔
اَعْطَى عُمَرَ حُلَّةً وَقَالَ لَتُعْطِيَنَّهَا بَعْضَ نِسَائِكَ يَتَّخِذْنَهَا طَرَائِقَ بَيْنَهُنَّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو ایک جوڑا کپڑے کا دیا اور فرمایا کہ یہ اپنی عورتوں کو دیدے وہ ٹکڑے کر کے کاٹ کر آپس میں بانٹ لیں گی۔
كَانَ يَطُرُّ شَارِبَهُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھوں کو ترا شتے تھے (کترا تے تھے)۔

يُقْطَعُ الطَّرَّارُ۔ جیب کترنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے (چور کی سزا اُس کو دی جائے)۔
قَامَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ وَقَدْ طَرَّقَ النَّجْمُ۔ حضرت علیؓ پچھلی رات کو کھڑے ہوئے اُس وقت تارے چمک رہے تھے۔
سَيْفٌ مَطْرُورٌ۔ صیقل کی ہوئی تلوار، شحیذ آبدار۔
طَرَّ النَّبَاتُ يَطُرُّ۔ سبزی نکل آئی۔
إِذَا طَرَرْتَ مِسْحَاكَ بِمِدَادٍ فِي يَدِهِ رَوْثٌ فَلَا تَصِلْ فِيهِ حَتَّى تَغْسِلَهُ السَّمَاءُ۔ اگر تو اپنی مسہد کو لید اور مٹی سے لپے تو وہاں نماز مت پڑھ یہاں تک کہ بارش کا پانی اُس کو دھو ڈالے۔
رَجُلٌ طَرِيرٌ۔ خوبصورت مرد۔
جَاءُوا طُرًّا۔ سب کے سب آئے۔
مُرَادُ الْمُخْتَرِعِ الْخَالِقِ طُرًّا۔ ساری خلقت کے جمع ہونے کا مقام۔
لَيْسَ عَلَى الطَّرَّارِ قَطْعٌ۔ جیب کترے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔
مِثْلُ عِلْكِ الرُّومِ وَالطِّرَازِ۔ رومی مصطگی، یا گارے کی طرح۔
غَضِبَتْ مُضَرُ۔ بے محل غصہ۔
مُطَرَّزَةٌ۔ عادت۔
لَهُمْ مُطَرَّزَةٌ حَسَنَةٌ۔ اُن کی عادت اچھی ہے (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔
(طَرْمَزَ) بدخلقی کے بعد نیک خلق ہو جانا، ہمیشہ عمدہ لباس پہننا۔
تَطْرِيزٌ۔ نقش و نگار کرنا۔
تَطَرَّزَ۔ منقش ہونا۔
طِرَازٌ۔ طرزا اور مکمل کپڑے کا نقش، یہاں پر عمدہ کپڑے بنے جائیں۔

Marfat.com

طَرَّۃٌ: ہیئت، شکل، وضع، طور، طریقہ۔
لَیْسَ ھٰذَا عَنْ طَرَّۃِ اَمْرِکَ (ام المؤمنین حضرت صفیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیویوں سے کہا کہ تم میں میرے برابر کون ہے؟ میرا باپ پیغمبر تھا، میرا چچا پیغمبر تھا، میرے خاوند بھی پیغمبر ہیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو سکھایا تھا کہ ایسا نہیں حضرت عائشہؓ نے اُن سے یہ سُن کر کہا) یہ تمھاری طبعزاد نہیں ہے (یعنی تم نے یہ تقریر اپنے دل سے نہیں نکالی بلکہ کسی دوسرے کی سکھلائی ہوئی بات ہے تم میں ایسے جواب کی لیاقت نہ تھی)۔

طَرْمَسٌ: محو کرنا، مٹا دینا۔
طَلَّ دَمُہٗ: مٹا کر پھر لکھنا، کالا کرنا۔
طَلْمَسٌ: عمدہ ہی چیز کھانا، یا پینا، پرہیز کرنا۔
طِرْمِسٌ: خط یا کتاب (اُس کی جمع اَطْرَامِسُ اور طُرُوْمِسٌ ہے)۔
کَانَ النَّخَعِیُّ یَأْتِیْ عَبِیْدَۃَ فِی الْمَسَائِلِ فَیَقُوْلُ عَبِیْدَۃُ طَرْطِمْھَا یَا اِبْرَاھِیْمُ۔ ابراہیم نخعی (جو بڑے فقیہ تھے اور امام ابوحنیفہؒ کے استاد الاستاذ) عبیدہ سے مسئلوں میں بحث کرتے تو عبیدہ کہتے اے ابراہیم! میں نے جو لکھا ہے اُس کو مٹا ڈالو (اُس کے بدلے وہ لکھو جو تمھاری رائے ہے)۔
طِرْمِسَۃٌ: گھر کا جلد دوڑنا، خوب زور سے۔
طَرْمَشٌ: بہرا ہونا۔
اَطْرَمَشُ: بہرا۔
طَرْمَشَاءُ: بہری۔
طَرْمَلٌ: احمق ہونا۔
طَرْمَلٌ: احمق۔
طَرْمَلٌ: جس کے بال کم ہوں۔
طَرْمَلَسٌ: ملک شام کا ایک شہر ہے ساحل پر اس کے مقابل جزیرہ اروادہ ہے۔ اس کو حضرت عبادہ بن صامتؓ نے ۳۸ھ میں فتح کیا تھا۔
طَرْطَبَۃٌ: ہونٹوں سے آواز نکالنا، پھونکنا، مضطرب ہونا۔
طُرْطُبٌ: ذکر۔
طُرْطُبَۃٌ: وہ عورت جس کی چھاتیاں بڑی بڑی لٹکی ہوئی ہوں۔
دَخَلْتُ عَلٰی اَحْوَلَ یَطْرَطِبُ شَعْوَذَاتٍ لَّہٗ (امام حسن بصریؒ جب حجاج ظالم کے پاس سے نکلے تو گھنٹے لگے کہ ایک شعبدے کے پاس گیا تھا جو عورت اور عصہ سو (اکہ فوں) اپنی مونچھوں کے بالوں میں پھونک رہا تھا۔ (حجاج اَحْوَل بننے بھیجتا تھا اور نہایت بدشکل اور مغرور) ضَعْضَعَاجٌ طُرْطُبَۃٌ: پست قد بڑی بڑی چھاتیوں والی۔
وَاَمَۃٌ طُرْطُبَۃٌ۔ اُس کی ماں بڑی بڑی لٹکی ہوئی چھاتیوں والی۔
طَرْفٌ: ہاتھ سے طمانچہ مارنا، پھیر دینا، پلکیں ہلا لینا، یا پلک ہلانا۔
طَرْفَۃٌ: ایک بار پلک ہلانا۔
مَا بَقِیَتْ مِنْھُمْ عَیْنٌ تَطْرِفُ۔ اُن میں کوئی زندہ نہ بچا، یا جب تک اُن میں کوئی پلک ہلاتا رہے یعنی زندہ رہے۔
طَرْفَۃُ الْعَیْنِ۔ آنکھ نے دیکھا، یا جنبش کی۔
تَطْرِیْفٌ۔ ایک کنارے کرنا، رنگنا۔
طُرْفَۃٌ: نادر، عجیب چیز۔
اِسْتِطْرَافٌ۔ عجیب سمجھنا، نئی بات نکالنا۔
طَارِفٌ۔ نیا مال (اُس کی ضد تَالِدٌ اور تِلَادٌ یعنے پرانا مال)۔
فَمَالَ طَرِفٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ مشرکوں کی ایک ٹکڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ (آپ پر حملہ کرنا چاہا)۔
کَانَ اِذَا اشْتَکٰی اَحَدٌ ھُمْ لَمْ تَنْزِلِ الْبُرْمَۃَ

Marfat.com

حَتّٰى يَأْتِيَ عَلٰى اَحَدِ طَرَفَيْهِ. جب کوئی بیمار ہوتا تو وہ ہانڈی چولھے سے نہ اُتارتیں یہاں تک کہ دونوں کناروں میں سے ایک کنارے پر آجاتا (یعنی اچھا ہو جاتا یا مر جاتا)۔

مَا بَيْنَ عَجَلَةِ اِلَى الْمَوْتِ حَتّٰى اٰخُذَ عَلٰى اَحَدِ طَرَفَيْكِ اِمَّا اَنْ تَسْتَقِلَّ فَتَقُوْمَ عَلَيَّ وَاِمَّا اَنْ تُقْتَلَ فَاَحْتَسِبَكِ (اسماء بنت ابی بکرؓ نے اپنے فرزند عبداللہ بن زبیرؓ سے کہا) مجھ کو مرنے کی جلدی نہیں جب تک کہ میں تیرے دونوں کناروں میں سے ایک کنارہ دیکھ نہ لوں یعنے یا تو تو خلیفہ بنایا جائے تو میری آنکھ ٹھنڈی ہو یا تو مارا جائے تو میں صبر کروں اور اللہ تعالےٰ سے اُس کا ثواب چاہوں (ایسا ہی ہوا آخر عبداللہ بن زبیر حجاج کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ اور اسماء اُن کی والدہ اُمہات نے اُن پر صبر کیا)۔

اَلْاِبْرَاهِيْمُ الْخَلِيْلُ جُعِلَ فِيْ سَرْوِهٖ فَاهُوَ طِفْلٌ وَّجُعِلَ رِزْقُهٗ فِيْ اَطْرَافِ اَصَابِعِهٖ. حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک غار میں رکھے گئے جب وہ بچے تھے (شیر خوار) اور اللہ تعالےٰ نے اُن کی روزی اُن کی انگلیوں کے کناروں میں رکھی (وہ اپنی انگلیاں چوستے اُن میں سے بقدرتِ الٰہی اُن کی غذا نکلتی)۔

مَا رَاَيْتُ اَقْطَعَ طَرَفًا مِّنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ. عمرو بن عاصؓ سے زیادہ زبان اور دل سے کسی کو نہیں دیکھا (بڑے باتونی تھے بہت بولنے والے)۔

طَرَفُ الْاِنْسَانِ. آدمی کی زبان اور اُس کا ذکر۔

لَا يُدْرٰى اَيُّ طَرَفَيْهِ اَطْوَلُ. معلوم نہیں اُس کا کونسا کنارہ لمبا ہے (یعنی زبان لمبی ہے یا ذکر لمبا ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا وَاقِعَ الشَّرَابَ الشَّدِيْدَ فَسُقِيَ فَصَبِيَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ فِي النَّطْعِ وَمَا اَدْرِيْ اَيُّ طَرَفَيْهِ اَسْرَعُ. ایک شخص نے تیز شراب پائی وہ اُس کو پلائی گئی یہاں تک کہ وہ اُس کا عادی ہو گیا میں نے اُس کو چمڑے کے بستر پر دیکھا معلوم نہیں اُس کے دونوں کناروں (منہ اور مقعد) میں سے کونسے کنارے سے جلدی جلدی نکل رہا تھا (یعنی منہ سے قے جاری تھی اور مقعد سے پاخانہ نکل رہا تھا دونوں میں سے کس طرف سے زیادہ مادّہ نکل رہا تھا وہ معلوم نہیں ہو سکتا تھا)۔

حَمَّادِيَّاتُ النِّسَاءِ غُضُّ الْاَطْرَافِ. اچھی عورتیں وہ ہیں جو اپنے اعضاء تھامے رکھیں (ہاتھ پاؤں نہ ہلائیں جیسے چھلیا اور شوخ عورتوں کا طریق ہے۔ بعضوں نے کہا غضّ الاطراف سے یہ مراد ہے کہ نگاہ نیچی رکھیں۔ یہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا جب کہ انھوں نے بصرے کی طرف جانے کا قصد کیا)۔

اَلطَّرْفُ يَصْرِفُكَ. اپنی نگاہ پھیر لے (ایک روایت میں اَطْرِقْ بِبَصَرِكَ ہے قاف سے یعنی نگاہ نیچی رکھ)۔

اِنَّ الدُّنْيَا قَدْ طَرَفَتْ اَعْيُنَكُمْ. دنیا نے تمھاری نگاہیں اپنی طرف پھیر لیں (تم اُس کی محبت میں گرفتار ہو گئے)۔

كَانَ لَا يَنْطَرِفُ مِنَ الْبَوْلِ. وہ پیشاب سے دور نہیں رہتا تھا (بے احتیاطی سے پیشاب کرتا تھا اسطرح کہ اُس کا بدن یا کپڑا آلودہ ہو جاتا یا اسی وجہ سے قبر کا عذاب ہو رہا ہے)۔

رَاَيْتُ عَلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِطْرَفَ خَزٍّ. میں نے ابوہریرہؓ پر ایک ریشمی حاشیہ دار چادر دیکھی۔

كَانَ خَتَمَ وُلْمِعَاوِيَةَ كَاَطْرَافِ الْمِقْدَوْدِ. عمرو بن عاص معاویہ کے لگے ہوئے ڈیرے تھے (طرافِ چمڑے کا ڈیرہ جس میں کنوار عرب رہا کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ عمرو بن عاص معاویہ کے بڑے رازدار اور مشیر اور وزیر باتدبیر اور اعتباری دوست تھے)۔

كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَصْلَعَ فَطُرِفَ لَهٗ طُرْفَةٌ. محمد بن عبدالرحمٰن کی چند پار یاں

Marfat.com

نہ تھے پھر ان کے سر پر ایک مار لگی (اصل میں طَرْفَۃَ اَنْکھ پر مارنے کو کہتے ہیں پھر سر پر مارنے کو کہنے لگے)۔

طَرَّ شَعْثَہٗ بِالْقَبَارِیْ وَالْمَطَارِفِ۔ بھرہ میری سفید کپڑوں اور چادروں سے بھر گیا۔

اَلْمُؤْمِنُ عَلَیْھَا کَالطَّرُوْفِ۔ مومن پل صراط پر سے ایسا گزرے گا جیسے ذات والا عمدہ گھوڑا (دوڑ جاتا ہے) ایک روایت میں کَالطَّرْفِ بہ فتح طا جیسے نگاہ دوڑ جاتی ہے۔

فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُہٗ۔ نگاہ سے پیشتر وہ آگ آئی (کھیتی تیار ہو گئی)۔

مَنْ طَرَفَ طَرْفَۃً۔ جو شخص ایک دفعہ پلک جھپکے (ایک بار پلک سے پلک ملائے) آنکھ بند کرے)۔

طَرْفَاءُ الْغَابَۃِ۔ غابہ کے جھاؤ میں سے (غابہ ایک مقام کا نام ہے وہاں جھاؤ کے درخت ہوتے ہیں)۔

عِنْدَ اَقْصٰی طَرْفِہٖ۔ تا حدِّ نگاہ، جہاں تک اُس کی نگاہ جاتی ہے (وہاں تک اُس کا ایک قدم ہوگا)۔

قَدْ اَرْخٰی طَرَفَیْھَا بَیْنَ کَوْفَیْہِ۔ اُس کے دونوں کنارے اپنے دونوں مونڈھوں کے درمیان لٹکائے۔ (ایک روایت میں طَرَفَاھَا ہے بصیغہ مفرد، قاضی نے کہا وہی صحیح ہے)۔

یَرْفَعُ طَرْفَہٗ اِلَی السَّمَاءِ۔ اپنی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھاتے تھے۔

یَتَوَضَّؤُوْنَ عَلٰی اَطْرَافِھِمْ۔ اپنے ہاتھ پاؤں پر پانی بہاتے تھے (یعنی وضو میں)۔

سَاَیِلُ الْاَطْرَافِ۔ لمبی انگلیوں والے۔

فَاَبْتَغُوْا لَھَا طَرَائِفَ الْحِکْمَۃِ (نفس بھی بدن کی طرح ملول ہو جاتا ہے ایک ہی طرح کی بات سنتے سنتے۔ تو اس کے لئے علم کی عجیب اور غریب اور نادر باتیں ڈھونڈو حکمت کے مختلف شعبے سیکھو، جب ایک شعبہ سے دل بھر جائے تو دوسرے شعبہ میں جی لگاؤ)۔

اِذَا اَدْرَکَتْہُ الْعَیْنُ تَطْرِفُ۔ جب تو شکار کے جانور کو اس طرح پائے کہ اُس کی آنکھ حرکت کر رہی ہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا طَرَفَتْ عَیْنٌ وَاَوْرَدَتْ فَتَرَفَتْ۔ یا اللہ! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اپنی رحمت اُتار جب کوئی آنکھ پلک مارے یا آنسو نکالے۔

لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ۔ ایک پلک جھپکنے کے موافق بھی مجھ کو میرے نفس کے حوالے مت کر۔ (بلکہ ہر وقت اپنی حفاظت اور حمایت میں رکھ)۔

طَرَفَ غُلَامَہٗ طَرْفًا فَقَطَعَ بَعْضَ لِسَانِہٖ۔ ایک شخص نے اپنے غلام کو ایک تھپڑ مار کر اُس کی زبان کا ایک حصہ کاٹ ڈالا۔

فِیْ مُسْتَطْرَفِ الْاَیَّامِ۔ شروع دنوں میں۔

اَطْرَافُ الْعَذَارٰی۔ ایک قسم کا انگور ہے، جیسے خایۂ غلمان اور ریش بابا، خراسان میں ایک قسم کے انگور ہیں۔

لَا یَمْلِکُ طَرَفَیْہِ۔ اُس کو اپنی زبان اور ذکر پر اختیار نہیں ہے (زبان سے جو چاہتا ہے بک دیتا ہے اور شہوت کے زور سے مغلوب ہو جاتا ہے)۔

اِمْرَاَۃٌ مُطْرِقَۃٌ۔ مردوں پر ننگاہ ڈالنے والی عورت، تاک جھانک کرنے والی۔

طَرْقٌ۔ مارنا، ٹھوکنا، ہتھوڑی سے مارنا، گھس جانا، کھٹکھٹانا، بجانا، رات کو آنا۔ (جیسے طُرُوْقٌ ہے)۔

تَطْرِیْقٌ۔ دردِ زہ ہونا اور بچہ نہ نکلنا، انکار کے بعد اقرار کرنا، راستہ بنانا۔

مُطَارَقَۃٌ۔ کپڑے پر کپڑا پہننا۔

اِطْرَاقٌ۔ خاموش ہو جانا، زمین کی طرف دیکھنا، نگاہ جھکا لینا۔

Marfat.com

اَطْرِقْ کَرَا اِنَّ النَّعَامَ فِی الْقُرٰی۔ ارے کرا سر جھکا، عاجزی کر، تجھ سے بڑا شتر مرغ بستی میں موجود ہے دیہ ایک مثل ہے جو عزور کرنے والے سے اس کو شرمندہ کرنے کے لئے کہی جاتی ہے)۔

اَطْرَقَ اِطْرَاقَ الْحَیَّۃِ۔ سانپ کی طرح جھک جانا یہ بھی ایک مثل ہے)۔

تَطْرُقُ۔ راستہ پکڑنا، پہنچ جانا، راہ ڈھونڈھنا۔

طَارِقَۃ۔ آفت، مصیبت۔

نَھَی الْمُسَافِرَ عَنْ اَنْ یَّاْتِیَ اَھْلَہٗ طُرُوْقًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کو اس سے منع فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے پاس رات کو آئے۔ (بلکہ اگر رات کو اپنے شہر یا بستی میں پہنچے تو بہتر یہ ہے کہ رات کو اور کہیں بسر کرے دن ہو جانے کے بعد اپنے گھر کو آئے)۔

اِنَّھَا طَارِقَۃٌ طَارِقَۃٌ۔ وہ پُر شہوت رات کو آنے والی ہے۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ طَوَارِقِ اللَّیْلِ اِلَّا طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَیْرٍ۔ میں رات کو آنے والی آفتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں مگر جو خیریت اور بھلائی کے ساتھ آئے۔

طُرِقَ صَاحِبُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃَ وَ عَلِیًّا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کے پاس تشریف لائے (اور فرمایا کہ تم دونوں تہجد کی نماز نہیں پڑھتے؟ حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں آپ یہ پڑھتے ہوئے لوٹ گئے)۔

وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا۔

لَا یَطْرُقُ اَھْلَہٗ۔ رات کو اپنی بیوی کے پاس نہ آئے (یعنی سفر سے اب یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ شروع رات میں اپنی بیوی پر داخل ہونا اچھا ہے کیونکہ داخل ہونے سے یہاں جماع مراد ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث اس صورت میں ہے جب انہیں نزدیک سفر میں گیا ہو جب اس کے سفر سے لوٹنے کی خبر مشہور ہو گئی ہو اس کی بیوی بچوں کو معلوم ہو گئی ہو)۔

طَارِقٌ صَاحِبُنَا۔ ہمارا یار رات کو آیا۔

طَارِقٌ۔ ستارے کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ رات کو دکھلائی دیتا ہے۔

نَحْنُ بَنَاتُ طَارِقٍ۔ ہم ستارے کی بیٹیاں ہیں۔ (یعنی ہمارا باپ عالیشان بلند مرتبہ شخص تھا)۔

اَلطِّیَرَۃُ وَالْعِیَافَۃُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ۔ بدشگونی لینا، جانوروں کو اڑا کر فال کھولنا اور زمین پر لکیریں مار کر فال لینا، یہ اصل سے کوئی بات معلوم کرنا، یہ سب جبت ہیں۔ یعنی شیطانی کام ہیں جس کا ذکر اس آیت میں ہے یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ۔

فَرَاٰی عَجُوْزًا تَطْرُقُ شَعْرًا۔ ایک بڑھیا کو دیکھا وہ بال کوٹ رہی تھی (اس کو دھنکنے کے لئے جیسے روئی دھنکتے ہیں)۔

بِہٖ فَاحِقَۃٌ طَرُوْقَۃُ الْفَحْلِ۔ تین برس کی اونٹنی اس میں ہے جو چوتھے برس میں لگی ہو یعنی نر اس پر چڑھنے کے قابل ہو۔

کَانَ یُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَیْرِ طَرُوْقَۃٍ۔ صبح کو نہانے کی احتیاج ہوتی تھی حالانکہ کوئی عورت نہ تھی (اس ایک عورت اپنے خاوند کی طروقہ ہے اور ہر اونٹنی نر اونٹ کی طروقہ ہے)۔

وَمِنْ حَقِّھَا اِطْرَاقُ فَحْلِھَا۔ اونٹوں کا حق یہ ہے کہ نر کو مادہ پر چڑھانے کے لئے مانگے پر دے۔ (اس کی اُجرت نہ لے)۔

وَجَدْتُھَا حَارِبَۃً طَارِقَۃً فَارِقَۃً۔ میں نے اس کو تنگ فرج رات کو آنے والی اچھی عورت پایا۔

نَھْشَۃُ تَنْھَشُ نَھْشَ الرَّشَاءِ الْمُطْرِقِ۔ تجھ کو اس طرح نوچ لوں گی جیسے دھاریوں اور پنگیوں والا سانپ

Marfat.com

سر جھکائے ہوئے ڈس لیتا ہے (کاٹ لیتا ہے یہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا)۔

نُطَرِّقُ الْفُحُولَ۔ ہم نر جانور کو مفت دیتے ہیں (تاکہ وہ مادہ کو گابھن کرنے کے لئے)۔

مَنْ أَطْرَقَ مُسْلِمًا۔ جو شخص کسی مسلمان کو نر جانور مانگنے پر دے۔

مَا أُعْطِيَ رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنَ الطَّرُوقِ يَطْرُقُ الرَّجُلُ الْفُحُولَ فَيُلْقِحُ مَا هُنَّ مُدْهُ جِدْيٍ۔ نر کو مادہ پر کُدانے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک آدمی اپنا نر اونٹ مانگے پر دیتا ہے وہ ستّر مادہ منٹیاں گابھن کر دیتا ہے اُس کا ثواب ابدالآباد تک چلتا رہتا ہے (جب تک اُن کی نسل قائم رہتی ہے)۔

وَالْبَيْضَةُ مَنْسُوبَةٌ إِلَى طَارِقِهَا۔ انڈا اُسی کی طرف نسبت دیا جاتا ہے جس کا وہ نطفہ ہو۔ یعنی نر کی طرف اُس کی نسبت ہوتی ہے نہ کہ مادہ کی طرف۔

كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔ اُن کے مُنہ کیا ہیں گویا پرتہ چڑھائی ہوئی ڈھالیں ہیں۔ (ایک روایت میں مُطْرَقَةٌ ہے جسکے معنے وہی ہیں مراد ترک لوگ ہیں)۔

إِلَّا قَالَ هٰذَا فِي الدَّوْقَةِ لَا صَابَهُ النِّعَالُ الْمُطْرَقَةُ۔ اگر یحیےٰ بن سعید قطان یہ بات کو نہ نہ کہتے (یعنی امام جعفر صادقؒ میں کلام کرتے) تو اُن کو تہ پرتہ سیئے ہوئے جوتے پڑتے۔ (خوب مار کھاتے۔ یحیےٰ بن سعید قطان کو حدیث کے بڑے نقاد اور امام تھے مگر ہر آدمی سے خطا ہو ہی جاتی ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ امام جعفر صادق کی طرف سے میرے دل میں کچھ شبہ ہے۔ یعنی میں اُن کی روایت پر اطمینان نہیں کرتا۔ اور مجالد بن سعید (جو بالاتفاق ایک ضعیف اور مجروح راوی ہے) ان سے میرے نزدیک اچھا ہے)۔

أَطْرَقْتُ الدِّرْسَ۔ میں نے ڈھال کو تہ پرتہ کیا (ایک کے اوپر ایک کئی پرتے اُس پر لگائے)۔

طَارَقَ النَّعْلَ۔ جوتی پر کئی تلے لگائے (ایک پر ایک مضبوط کرنے کے لئے)۔

فَلَبِسْتُ خُفَّيْنِ طَارِقَيْنِ۔ میں نے دو موزے ایک پر ایک پہن لئے۔

طَارِقْ بِهٖ رِدَائَكَ۔ اُس کی چادر کو ایک پر ایک لگا کر دُہرا کر دو۔

أَطْرِقْ بَصَرَكَ۔ (اگر ناگہانی تیری نظر غیر عورت پر پڑ جائے) تو اپنی نگاہ نیچی کر لے (پھر دوبارہ نظر نہ ڈال)۔

فَأَطْرَقَ سَاعَةً۔ ایک گھڑی خاموش رہے۔

فَأَطْرَقَ رَأْسَهٗ۔ پھر اپنا سر جھکا لیا۔

حَتّٰى انْتَهَكُوا الْحَرِيرَ ثُمَّ أَطْرَقُوا وَرَاءَهُمْ۔ یہاں تک کہ عورتوں کی بیحرمتی کی پھر تمہاری آڑ میں جا کر چھپ گئے۔

اَلْوُضُوْءُ بِالطَّرْقِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ التَّيَمُّمِ۔ اگر کسی پانی میں اونٹ نے غُسل کر دیا ہو اور میں تیمّم کر دی ہوں تو بھی اُس سے وضو کر لینا مجھ کو تیمم سے زیادہ پسند ہے (کیونکہ حلال جانوروں کا پیشاب اور گوبر پاک ہے)۔

وَلَيْسَ لِلشَّارِبِ إِلَّا الرَّنْقُ وَالطَّرْقُ۔ پینے والے کے لئے کچھ نہیں ہے صرف گدلا پانی ہے اور وہ پانی جس میں جانوروں نے ہگا اور مُوتا ہے۔

لَا أَرَى أَحَدًا يَأْبِهُ طَرِيقٌ يَتَخَلَّفُ۔ میں نہیں سمجھتا ہوں جس میں کچھ قوت ہو اچرپی ہو وہ پیچھے رہ جائے گا۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ آدَمَ بِأَطْرُقِهِمْ۔ شیطان آدمی کے راستوں میں بیٹھ جاتا ہے۔ (جدھر سے

Marfat.com

وہ نکلتا ہے اُس کو گمراہ کرتا ہے۔ بعضوں نے کہا راستوں سے مراد ذکر اور زبان ہے اور کان، ناک، آنکھ، مُنہ اور دُبر ہے۔ یعنی ان اعضاء سے خلاف شرع کام کرتا ہے۔ ذکر سے زنا اور لواطت، زبان سے غیبت، جھوٹ، بہتان، افترا، گالی گلوچ، شرک و بدعت کی باتیں، کان سے بُری باتوں کا سُننا، مزامیر باجوں کا سُننا، راگ سُننا وغیرہ وغیرہ)۔

سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ۔ اللہ تعالیٰ اُس کے لئے بہشت کا راستہ آسان کر دے گا۔

ثُمَّ يُطْرَقُ بِمِطْرَقَةٍ مِّنْ حَدِيْدٍ۔ پھر لوہے کی ایک ہتھوڑی سے اُس کو مار لگائیں گے۔

اِذَا دَنَا جِبْرِيْلُ اَطْرَقَ۔ جب جبرئیل مؤذ نزدیک آئے تو انھوں نے نگاہ نیچی کر لی۔

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ۔ لوگوں کا حشر تین طرح سے ہوگا، یعنے تین فرقے ہوں گے کچھ سوار کچھ پیدل، کچھ مُنہ کے بل چلتے ہوتے)۔

عَلٰى طَرَائِقَ۔ سب طریقوں پر۔

كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ۔ ہم (مکہ کے) راستے میں ایک پانی پر اُترے تھے۔

كُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ۔ مکہ کی سب گلیاں راستے ہیں (پر اب اُن میں سے چل سکتے ہیں)۔

كَثْرَةُ الطَّرْقِ فُقْدَةٌ مِّنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَاءِ۔ بہت سی ہویاں یا لونڈیاں رکھنا پیغمبروں کی خصلت ہے (یعنی پیغمبر متعدد بیویاں رکھتے آئے ہیں)۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا طَرَقَتْ۔ یا اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمت اُتار جب تک کوئی چیز کوئی جائے۔

اِسْتَعَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ سَبْعِيْنَ دِرْعًا

بِاَطْرَافِهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان ابن امیہ سے ستر زرہیں اُن کے خود سمیت مستعار لیں۔

طَارِقُ بْنُ شِهَابٍ۔ ایک صحابی کا نام ہے۔ اُن کی کنیت ابوعبداللہ بجلی ہے۔ (متوفی ۸۳ھ)۔

اَلطِّرِمَّاحُ بْنُ حَكِيْمٍ الطَّائِيُّ۔ بنی طی کے اس وفد میں شریک تھے جو ایمان لانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تھا۔ ملک شام میں پیدا ہوئے۔ شاعر تھے۔ کردو اور ایران کا دورہ کیا۔ (متوفی ۱۲۵ھ)۔

(طُرُوْقٌ) دوبارہ آنا۔

طَرِيْفَةٌ۔ تازہ، ہرا بھرا ہونا۔

طَرِيٌّ۔ تازہ۔

اَلطَّرَاءَةُ۔ تعریف میں مبالغہ کرنا۔

لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ۔ میری تعریف حد سے زیادہ نہ کرو جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کی تعریف حد سے زیادہ کر دی (اُن کو بشریت سے جدا کر کے خدا بنا دیا)۔

كَانَ يَسْتَنْجِحُ بِالْاَلُوْةِ غَيْرِ الْمُطَرَّاةِ۔ عبداللہ ابن عمرؓ خالص عود کا، بھپارا (دھواں) لیتے نہ کہ اُس عود کا جس میں عنبر اور مشک اور کافور ملا ہوتا۔

عَسَلٌ مُّطَرًّى۔ وہ شہد جو خوشبو سے معطر کیا گیا ہو۔

اَكَلَ قَدِيْدًا عَلٰى طَرِيَّانٍ۔ آپ نے شکھایا ہرا گوشت ایک خوان پر کھایا۔

طِرَازٌ۔ ریشمی کپڑا۔

طَارُوْنِيٌّ۔ ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔

كَانَ اَبُوْجَعْفَرٍ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ وَغَيْرَهَا فِيْ ثَوْبٍ خَزٍّ طَارُوْنِيٍّ۔ امام محمد باقرؒ فرض نماز اور دوسری نماز ریشمی طارونی جُبّہ پہن کر پڑھتے۔

يُشْبِهُ الْعَبْدَ يَكُوْنُ ذَا وَجْهَيْنِ وَلِسَانَيْنِ يُطْرِيْ اَخَاهُ شَاهِدًا وَّيَاْكُلُهٗ غَائِبًا۔ وہ بندہ

Marfat.com

بُرا ہے جو ڈورُ ہا ہو (دو غلہ) دوُر یا نہیں رکھتا ہو سامنے تو اپنے بھائی کی حد سے زیادہ تعریف کرے اور پیٹھ پیچھے اُس کا گوشت کھائے (غیبت کرے)۔

فَأَحْسَنَ الثَّنَاءَ وَزَكَّى وَأَطْرَى۔ تعریف اچھی کی اور سراہا اور حد سے زیادہ بڑھایا۔

باب الطاء مع الزای

(طَازَجٌ) تازہ۔

وَأَتَيْنَا بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ قَسِيَّةً وَتَأْخُذُهَا مِنَّا طَازَجَةً۔ (امام شعبیؒ نے ابوالاناد سے کہا) تم تو ہمارے پاس خراب حدیثیں (جن کے راوی ضعیف اور مجروح ہوں یا اُن میں کوئی علت ہو) لے کر آتے ہو اور ہم سے تازی اور عمدہ حدیثیں لے کر جاتے ہو۔

(طَازَجٌ) معرب ہے تازہ کا جو فارسی لفظ ہے۔

(طَرَحَ) لات مار کر رہنا۔

(طَرَجَ) جماع کرنا، بیٹھ رہنا، لڑائی کرنا۔

باب الطاء مع السین

(طَسِمَ) تخمہ ہونا، بدہضمی ہونا، دل پر چربی چھا جانا، شرم کرنا۔

اِطْسَامٌ۔ تخمہ کرنا۔

طَاسِمٌ۔ جس کو تخمہ ہو گیا ہو، یا اُس کے دل پر چربی چھا گئی ہو (طَاسِئَةٌ اُس کی مؤنث ہے)۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ مَا حَسَدْتُ بَنِي آدَمَ إِلَّا عَلَى الطَّسْأَةِ وَالْحُقْنَةِ۔ شیطان نے کہا کہ مجھ کو آدمی پر حسد اسی وجہ سے آتا ہے کہ اُس کو تخمہ (ہضم ہوتا ہے اور پیٹ کا درد کیوں کہ ان دونوں عارضوں سے جو کوئی مرے اُس کو شہادت کا ثواب حاصل ہوتا ہے)

(طَسْتٌ) یا طَسْتٌ۔ طشت۔

فَأُتِيَ بِطَسْتٍ مِنْ ثَلْجٍ إِنْمَاءً۔ پھر ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ (طَسْتٌ کی جمع طِسَاسٌ آتی ہے اور طَسْتٌ کی طُسُوتٌ بھی)۔

وَاخْتَلَفَ إِلَيْهِ مِيكَائِيلُ بِثَلَاثِ طِسَاسٍ مِنْ زَمْزَمَ۔ پھر میکائیلؑ پیچھے سے تین طشت زمزم کے پانی سے بھرے ہوئے لائے۔

طَسَّ۔ کے معنے جھگڑنا، خاموش کرنا، چلدینا بھی آتے ہیں جیسے تَسْطِيسٌ کے ہیں۔

(طَسَعَ) جماع کرنا، چلدینا۔

طَسِعٌ۔ بے غیرت۔

طَسْعَةٌ۔ حریص، کشادہ مقام۔

مِطْسَعٌ۔ ہوشیار، حاذق، ماہر۔

(طَشَقَ) جزیرہ، خراج، وظیفہ، ٹیکس۔

إِذَا رُفِعَ الْخَرَاجُ عَنْ مَاءٍ وَوُهِبَا وَحُمِلَ الطَّشْقُ مِنْ أَرْضِهِمَا۔ (دوذمی کافر مسلمان ہوگئے تھے تو حضرت عمرؓ نے عثمان بن حنیفؓ کو لکھا) ایسا کرو کہ اُن کی ذات پر جو جزیہ لیا جاتا تھا وہ تو معاف کر دو (اسلام لانے کی وجہ سے) لیکن اُن کی زمینوں سے برابر خراج لیتے رہو۔

(طَشَلَ) روشن ہونا، مضطرب ہونا، جو پانی زمین پر جاری ہو۔

مَاءٌ طَيْسَلٌ۔ بہت پانی۔ طَيْسَلٌ غبار کو بھی کہتے ہیں۔

(طَشَمَ) مٹا دینا، (جیسے طَمَسَ ہے)۔

طَسَمٌ۔ تخمہ ہونا، بدہضمی یا حیض ہونا۔

اِطْسَامٌ۔ تخمہ کرنا۔

اِطْسَامٌ۔ تخمہ، حیض ہونا۔

طُسَامُ الْغُبَارِ یا طُسَامٌ۔ بہت گرد و غبار۔

Marfat.com

وَسُكَّانُهَا طَسْمٌ وَجَدِيسٌ۔ اُس زمانہ میں مکہ میں طسم اور جدیس نامی دو قومیں آباد تھیں۔ (بعضوں نے کہا طسم عاد قوم کی ایک شاخ تھی۔ بعض نے کہا کہ یہ عمالقہ بن لاوذ کے دو قبیلے تھے جو یمن اور شام میں رہتے تھے۔ طسم کے بادشاہ نے جدیس کی عورتوں کو ذلیل اور بے عزت کیا۔ لہٰذا وہ بادشاہ سے لڑے اور سوائے ایک فرد کے اس کا تمام قبیلہ ہلاک کر دیا۔ اُس آدمی نے قحطان سے فریاد کی لہٰذا انھوں نے قبیلۂ جدیس سے جنگ کی اور اُن کو ختم کر دیا، یہ واقعہ تقریباً ۳۵۰۰ء کا ہے)۔

طَسْمٌ۔ قرآن کی دو سو سورتوں کے شروع میں ہے اس کو طاسین میم الگ الگ پڑھنا چاہیئے۔ (طواسیم اُس کی جمع ہے)۔

باب الطاء مع الشین

طَشٌّ۔ (ہلکا مینہ برسنا، بوندا باندی، پھوار) آواز کرنا۔

طَشَّ الرَّجُلُ۔ اُس کو زکام ہو گیا۔

اَلْحَزَاءَةُ يَنْشَرُ بِهَا كَاَنِيْنِ النِّسَاءِ لِلطَّشَّةِ۔ حزاءۃ (جو ایک بوٹی ہے کرفس کی طرح) اُس کو چھینکنے والی (ہوشیار) عورتیں نزلہ دفع کرنے کے لئے پیتی ہیں۔

طَشٌّ يَوْمَ بَدْرٍ۔ شعبی اور سعید نے اس آیت يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً کی تفسیر میں کہا مراد وہ ہلکا مینہ ہے جو بدر کے دن برسا تھا (جس سے ریت اور گرد و غبار جم گیا تھا اور مسلمانوں کی بڑی تکلیف رفع ہو گئی تھی)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَمْشِيْ فِيْ طَشٍّ وَّمَطَرٍ۔ وہ بوندا باندی اور مینہ میں چلتے۔

طَشِيْشٌ۔ ہلکا مینہ، پھوار، بوندا باندی۔

باب الطاء مع العین

طَعْبٌ۔ لذت، اور خوشی۔

طَعْجٌ۔ دھکیلنا، جماع کرنا۔

طَعْسٌ۔ جماع کرنا۔

طَعْلٌ۔ لعنہ کرنا بمعنے طَعْنٌ۔

طَعْمٌ۔ کھانا چکھنا، مل جانا۔

طُعْمٌ۔ چکھنا، قادر ہونا۔

تَطْعِيْمٌ۔ پیوند لگانا۔

اِطْعَامٌ۔ کھلانا، درخت کا پھل پک جانا، مزے دار ہونا۔

تَطَعُّمٌ۔ چکھنا۔

مُطَاعَنَةٌ۔ طَعْنٌ کا اپنا مُنہ مادہ کے مُنہ میں ڈالنا مادہ کی چونچ میں چونچ ڈالنا، مزہ معلوم کر لینا۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تَطْعَمَ۔ آپ نے میوے کی فروخت سے منع فرمایا ہے اُس وقت تک کہ وہ پختہ ہو جائے یعنے کھانے کے قابل ہو جائے۔ اَطْعَمَتِ الشَّجَرَةُ درخت میں پھل آ گئے۔ اَطْعَمَتِ الثَّمَرَةُ میوہ کھانے کے قابل ہو گیا (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) ایک روایت میں حَتّٰى تَطْعَمَ ہے بصیغۂ مجہول، یعنے جب تک کہ وہ کھایا جا سکے۔ تو وہی نے کہا حَتّٰى تُطْعَمَ کے معنے یہ ہیں کہ اُس کی پختگی کا یقین ہو جائے یعنی صلاحیت کے آثار پیدا ہو جائیں۔

اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلٍ بِبَيْسَانَ هَلْ اَطْعَمَ (دجال نے تمیم داری سے پوچھا) مجھ کو بتلاؤ بیسان کا کچھ رکا درخت میوہ دیتا ہے (بیسان ایک گاؤں کا نام ہے ملک شام میں آج کل یہ فلسطین میں جنوبی طبریہ میں ہے وادی عزرعیلون اور غور کے درمیان)۔

Marfat.com

ہوگئے۔ اور بکسرۃ طاء یعنے حالتِ اکل یعنے کھانے کی شکل اور وضع اور ہیئات)۔

فَمَاذَا تَاْكُلُ طِمْثَمِّيْ بَعْدُ۔ پھر میرے کھانے کی اُس کے بعد یہی صورت رہی (یعنے اسی طرح کھاتا رہا یعنے داہنے ہاتھ سے)۔

مَنِ ابْتَاعَ مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ۔ جو شخص ایسا جانور خریدے جس کے تھن میں دُودھ جمع کیا گیا ہو (خریدار کو دھوکہ دینے کے لئے) تو خریدار کو ان دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے اگر چاہے تو اُس جانور کو رکھ دے (واپس نہ کرے) اور اگر چاہے تو اُس کو واپس کر دے اور ایک صاع کسی کھانے کا (دودھ کے بدلے) دیدے لیکن گیہوں کا صاع نہ دے (بلکہ گیہوں کے سوا کھجور یا جَو یا جُوار کا ایک صاع دیدینا کافی ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک طعام سے اس حدیث میں کھجور ہی مراد ہے کیونکہ عرب کا کھانا یہی ہے۔ اور دوسری روایت میں صراحتاً یہ ہے صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اور بعضوں نے کہا جس اناج کا صدقۂ فطر میں دینا درست ہے وہ اس دودھ کے بدلے دیا جا سکتا ہے)۔

لَنَا خُرُوْجٌ زَكٰوةُ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ۔ ہم صدقۂ فطر میں ایک صاع گیہوں کا یا ایک صاع جَو کا نکالا کرتے (اکثر علماء نے کہا ہے کہ طعام سے مراد اس حدیث میں کھجور ہے نہ کہ گیہوں کیونکہ گیہوں عرب میں قلیل اور بہت گراں تھا حاصل یہ ہے کہ صدقۂ فطر میں جو اناج نکالے وہ ایک صاع نکالے جو اڑھائی سیر کے قریب ہوتا ہے)۔

اِذَا اسْتَطْعَمَكُمُ الْاِمَامُ فَاَطْعِمُوْهُ۔ جب امام نماز میں تم سے لقمہ چاہے (یعنے بھول جائے) تو اُس کو لقمہ دو (یعنے بتلادو)۔ (خواہ فرض نماز ہو خواہ نفل خواہ وہ کتنا ہی قرآن پڑھ چکا ہو یہ حکم عام ہے کسی حال میں لقمہ دینے سے نماز میں خلل نہیں آتا)۔

فَاسْتَطْعَمْتُهُ الْحَيَاءَ۔ میں نے اُن سے باتیں کرنے کی درخواست کی (یعنے اپنے کلام کا مزہ چکھانے کی)۔

لَا بَاْسَ مَا لَمْ يُغَيِّرْهُ طَعْمٌ۔ اُس پانی میں کوئی قباحت نہیں جس کا مزہ نجاست کی وجہ سے (یا رنگ و بو) بدل نہ جائے (خواہ قلیل ہو یا کثیر جب تک اُس کا کوئی وصف نہ بدلے وہ پاک ہے اُس سے وضو اور طہارت درست ہے)۔

تَخْزُنُ ضُرُوْعَ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَةَ عَدُوِّهِمْ۔ اُن کے جانوروں کے تھن اُن کے کھانے کے خزانے ہیں۔

لَا بَاْسَ اَنْ يَّتَطَعَّمَ الْقِدْرَ اَوِ الشَّيْءَ۔ (روزہ دار اگر روزے میں) ہانڈی کا مزہ چکھے (زبان پر رکھ کر تھوک دے پیٹ میں نہ اُتارے) یا اور کسی چیز کو چکھے تو کچھ قباحت نہیں ہے (کیونکہ صرف مُنہ میں کسی چیز کے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا جب تک پیٹ میں نہ اُترے آخر روزے میں کلی کرتے میں تو پانی کا مزہ زبان پر آتا ہے اُس سے روزہ تھوڑی ٹوٹتا ہے)۔

اِنِّيْ اَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّيْ فَيُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِيْ۔ میں تو رات اپنے مالک کے پاس گزارتا ہوں وہ مجھ کو کھلاتا اور پلا دیتا ہے (تم میری طرح نہیں ہو اس لئے دعا کا روزہ مت رکھو)۔

لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ۔ اپنے بیماروں کو زبردستی کچھ مت کھلاؤ (اُن پر جبر نہ کرو) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو کھلاتا پلاتا ہے (اُن کو بغیر کھانے کے ایسی قوت دیتا ہے جو دوسروں کو کھانے سے ہوتی ہے)۔

Marfat.com

لَا يَمُرُّونَ بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامَهُمْ
وہ جس مینگنی پر گزرتے ہیں اس پر کھانا پاتے ہیں (یعنی جنوں کے جانوروں کی وہ غذا ہے)۔

فَلْيُطْعِمْ مِمَّا يَأْكُلُ۔ اپنے غلام لونڈی کو بھی وہ کھلائے جو خود کھاتا ہے (اور وہ پہناتے جو خود پہنتا ہے یعنی اپنے برابر رکھے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ۔ شکر اُس خدا کا جس نے خوب کھانا کھلایا۔

وَسَقَى مِنَ الشَّرَابِ۔ اور خوب پانی (یا شربت) پلایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا۔ شکر اُس خدا کا جس نے ہم کو کھلایا (اور پلایا اور ہم کو مسلمان بنایا)۔

اَطْعَمَ وَسَقَى وَسَوَّغَ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا
کھلایا، پلایا، اچھا پہنچایا۔ پھر اُس کے نکلنے کا ایک راستہ رکھا (یا نخاع یا پٹھ کی راہ سے)۔

اَطْعِمْ اَهْلَكَ۔ اچھا تو اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دے آپ نے اُس شخص سے فرمایا جس نے رمضان کا روزہ قصداً توڑ ڈالا تھا اُس پر کفارہ واجب ہوا تھا لیکن بے مقدور اور نادار تھا جب آپ نے اُس کو کھجور کا ایک ٹوکرا دلوا کر فرمایا یہ لے جاؤ اور مسکینوں کو کھلا تو وہ کہنے لگا قسم خدا کی مدینہ کے دونوں کناروں میں میرے گھر والوں سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔ اُس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ بعضوں نے کہا یہ حکم خاص اُس شخص کے لئے تھا، بعضوں نے کہا منسوخ ہے)۔

خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ۔ (خدا نے یہ بھی حرام کیا ہے کہ تو اپنی اولاد کو ہلاک کر دے، اس ڈر سے کہ وہ بھی تیرے ساتھ کھائے گی۔

فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَطْعَمُ۔ جو آپ کھاتا ہے اُسی میں سے اُس کو بھی کھلائے (یعنی لونڈی غلام کو اکثر علماء نے کہا ہے کہ یہ حکم استحباباً ہے اور مالک کو یہ درست ہے کہ غلام لونڈیوں سے اچھا کھانا کھائے اور اچھا پہنے)۔

اِنِّيْ لَاَ اَمْتَنِعُ مِنْ طَعَامٍ طَعِمَ مِنْهُ السَّوْدَقُ
میں اُس کھانے کو نہیں چھوڑتا جس میں سے بی نے کھایا ہو (دیکھو بکری کا چھوٹا بچہ)۔

لَا تَدْخُلُوا الْحَمَّامَ حَتّٰى تَطْعَمُوْا شَيْئًا۔ حمام میں جانے سے پہلے کچھ کھالو۔

لَا مِيْرَاثَ لِلْجَدَّاتِ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ۔ دادیوں اور نانیوں کے لئے ترکہ میں سے کوئی حصہ مقرر نہیں ہے۔ اُن کو جو دیا جاتا ہے وہ سلوک کے طور پر ہے۔

(طَعْنٌ) مارنا، کوسنا، عیب لگانا، چلدینا، بوڑھا ہونا، رات بھر چلنا۔

طَعَنَ الرَّجُلُ۔ اُس کو طاعون ہوگیا۔

تَطَاعُنٌ وَطِعَانٌ۔ نیزہ بازی کرنا۔

طَاعُوْنٌ۔ ایک وبائی بیماری ہے، پلیگ جس میں ران، یا بغل، یا گردن میں ایک پھوڑا نکلتا ہے اُس میں سخت سوزش ہوتی ہے اکثر آدمی اس بیماری میں دو سرے یا تیسرے روز مرجاتا ہے طاعون وبائی بیماری سے مرنے کو اور ہر وبائی بیماری کو بھی کہتے ہیں۔

فَنَاءُ اُمَّتِيْ بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنِ۔ میری امت کی تباہی نیزہ بازی (یعنی آپس کی جنگ) اور طاعون سے ہوگی (مطلب یہ ہے کہ اکثر میری امت کے لوگ جنگ یا طاعون سے ہلاک ہوں گے)۔

نَزَلَتْ عَلٰى اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ طَعِيْنٌ۔ میں ابو ہاشم بن عتبہ کے پاس اُترا اور اُن کو طاعون ہوگیا تھا۔

طَعِيْنٌ اور مَطْعُوْنٌ۔ جس کو طاعون ہوگیا ہو، طاعون زدہ، مبتلائے پلیگ۔

اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ۔ جو شخص طاعون

Marfat.com

یا پیٹ کی بیماری سے مرے (جیسے تخمۂ، ہیضہ، استسقا وغیرہ) اس کو شہادت کا ثواب ملیگا (ابن ماجہ کی ایک روایت میں یوں ہے مَنْ مَاتَ مَرِيْضًا مَاتَ شَهِيْدًا۔ یعنے جو کوئی بیمار ہو کر مرے تو وہ شہید ہوگا۔ یہ ہر ایک بیماری کو شامل ہے)۔

طَعْنُ عَامِرٍ - عامر بن طفیل کو طاعون ہوگیا۔

اَللّٰهُمَّ طَعْنًا وَّطَاعُوْنًا - یا اللہ خدا کی راہ میں پرچھے سے مارا جانا اور طاعون سے مرنا (بعضوں نے کہا طَعْن بھی ایک بیماری ہے، یا جنات کی نظر کو کہتے ہیں)۔

لَا يَكُوْنُ اَمْرٌ مِنْ طَعْنًا - مومن طعنہ باز نہیں ہوتا (یعنے لوگوں کا عیب بیان کرنے والا غیبت اور طعن تشنیع کرنے والا)۔

اَلطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ - لوگوں کے نسب (خاندان) پر طعنہ کرنا (کہ فلاں شخص کم ذات ہے اس کا باپ یا دادا ایسا تھا)۔

لَا تُحَدِّثْ شَنَاعَةً مُّغَارِبَ وَلَا طَعَّانًا - ہم کو اس کی حدیث مت سنا جو یاوہ گو (دشنامی) یا طعنہ آرنے والا (عیب جو) ہو۔

فَاِنْ طَعَنَتْ فِي الْخِدْرِ لَمْ تَرَ وَجْهَهَا - (جب کوئی ان کی کسی بیٹی کا پیغام دیتا تو وہ پردے کے پاس آنے اور کہنے کہ فلاں شخص فلاں عورت کا ذکر کرتا تھا) پھر اگر وہ پردے پر انگلی یا ہاتھ سے کوئی مارتی تو اس کا نکاح اس سے نہ کرتے (کیونکہ یہ ناراضی کی علامت تھی بعضوں نے طَعَنَتْ فِي الْخِدْرِ کے یہ معنے کئے ہیں کہ پردے کے اندر چلی جاتی)۔

طَعَنَ بِاُصْبُعِهٖ فِيْ بَطْنِهٖ - انگلی سے اس کے پیٹ میں کوچا مارا۔

وَاللّٰهِ لَوَدَّ مُعَاوِيَةُ اَنَّهٗ مَا بَقِيَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ نَافِخُ ضَرَمَةٍ اِلَّا طَعَنَ فِيْ مَنِيَّتِهٖ - خدا کی (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا) معاویہ یہ چاہتا ہے کہ ہاشم کی اولاد میں سے (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا تھے) کوئی آگ پھونکنے والا تک نہ رہے یہ کہ وہ اس کا دل چھید ڈالے (اس کو مار ڈالے)۔

بِهٖ طَعْنَةٌ وَّرِمْيَةٌ وَّضَرْبَةٌ - اس کو برچھے کی مار اور تیر کی مار اور تلوار کی مار لگی ہے۔

وَالطَّعْنُ بِالْاَنْسَابِ - اور خاندان کی وجہ سے طعنہ دینا (یہ جاہلیت کے زمانہ کا ایک نشان ہے)۔

فَطَعَنَ بَعْضُ فِيْ اَمَارَتِهٖ - بعضے لوگوں نے اُسامہ بن زیدؓ کی سرداری پر طعنہ کیا (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں ان کو شکر کا سردار مقرر کر کے روانہ ہونے کا حکم دیا۔ بعض لوگ کہنے لگے یہ ایک کم سن لڑکا ہے، یا غلام زادہ ہے)۔

يَخْتِلُهٗ لِيَطْعَنَهٗ - اس سے داؤں کر رہے تھے تاکہ اس کو برچھے سے ماریں۔

وَجَعَلَ يَطْعَنُنِيْ بِيَدِهٖ - ابوبکرؓ اپنے ہاتھ سے مجھ کو کوچا دینے لگے (کہ تو نے ایک مار کے لئے لوگوں کو ایسی جگہ اکٹھا دیا جہاں پانی نہیں ملتا)۔

اِنَّ اَقْوَامًا يَّطْعَنُوْنَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ - کچھ لوگ اس بارے میں طعنہ دیتے ہیں (یعنی خلافت کے متعلق میں)۔

فَمَا طَعَنَ فِيْهَا وَلَا قَارَبَ - نہ انھوں نے اس پر طعن کیا نہ کوئی ایسی بات کہی۔

لَوْ طَعَنْتَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا لَاَجَزْتُ عَنْكَ - اگر تو اُس کی ران میں بھی برچھا مارے تو کافی ہے (یعنے جب باقاعدہ کسی جانور کا ذبح یا نحر نہ ہو سکے)۔

بَابُ الطَّاءِ مَعَ الْغَيْنِ

(طَعَامٌ) - اوباش، کمینے لوگ۔

Marfat.com

طُغْمَةٌ۔ حماقت، کمینہ پن، دنائت۔
طَغْوٌ۔ سمندر۔ بہت پانی۔
یَا طَغَامَ الْاَحْلَامِ۔ اے بیوقوفو! اے عقلو!۔
طَغْوٰی۔ حد سے بڑھ جانا، موج یا پانی کا اُمنڈنا۔
طَاغِی۔ باغی۔
اِطْغَاءٌ۔ حد سے بڑھا دینا، گمراہ کرنا۔
طَاغُوْت۔ جو چیز اللہ کے سوا پوجی جائے، شیطان کاہن، بُت وغیرہ۔
لَا تَحْلِفُوْا اٰبَاءَکُمْ وَلَا بِالطَّوَاغِیْ۔ اپنے باپ دادا کی قسم مت کھاؤ، نہ بتوں اور شیطانوں کی (یہ جمع ہے طاغیہ کی یعنے جس کو مشرک لوگ اللہ کے سوا پوجتے تھے)۔
هٰذِهٖ طَاغِیَةُ دَوْسٍ وَّجُمْعِهِ۔ یہ دوس اور جمع قبیلوں کا معبود ہے۔
طَوَاغِیْ۔ اُن کافروں کو بھی کہیں گے جو کفر اور شرارت میں حد سے بڑھ گئے ہوں، یعنی کافروں کے سردار اور رئیس۔
طَغَا نِسَاؤُکُمْ۔ تمہاری عورتیں حد سے بڑھ گئیں، سرکشی کرنے لگیں۔
(طَغْیٰنٌ) حد سے بڑھ جانا (جیسے طُغْیَانٌ ہے)۔
اِنَّ لِلْعِلْمِ طُغْیَانًا کَطُغْیَانِ الْمَالِ۔ علم میں بھی ایک جوش ہوتا ہے جیسے مال کا جوش ہوتا ہے۔ (یعنی بعضے) عالم بھی علم کی وجہ سے حد سے بڑھ جاتے ہیں، مشتبہ باتوں کو مختلف حیلوں سے حلال کر لیتے ہیں، خرمستیوں پر عمل کرنے کرنے نماجائز کاموں کا ارتکاب کرنے لگتے ہیں، یا اپنے علم پر عمل کرنے کی تو کوشش نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ اپنی معلومات بڑھانے کی فکر میں رہتے ہیں ایسا علم ایک وبال ہے۔ ع

گر عمل در تو نیست نادانی!

یا علم سے اُن کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اپنی شان لوگوں میں بڑھے ہر ایک عالم سے یا طالب العلم سے بے ضرورت اُلجھ پڑتے ہیں، بحث مباحثہ سوالات کر کے اپنا تفوق جتاتے ہیں، دوسرے عالموں کو اپنے مقابل حقیر اور کم علم سمجھتے ہیں)۔
مَنْ رَفَعَ رَایَةَ ضَلَالَةٍ فَصَاحِبُهَا طَاغُوْتٌ جو شخص گمراہی کا جھنڈا بلند کرے وہ طاغوت ہے۔ (شیطان ہے)۔
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ بَاغٍ وَّطَاغٍ۔ یا اللہ تیری پناہ ہر باغی اور سرکش کے شر سے طاغیہ گناہ اور شرارت کو بھی کہتے ہیں۔

باب الطاء مع الفاء

(طُفُوْءٌ) بجھ جانا۔
اِطْفَاءٌ۔ بجھا دینا، فرو کرنا۔
اِنْطِفَاءٌ۔ بجھ جانا۔
ثُمَّ یَطْفَأُ نُوْرُ الْمُنَافِقِیْنَ یَا تُوْبُ یُطْفَأُ۔ منافقوں کی روشنی بجھ جائے گی، یا بجھا دی جائے گی۔
فَاَطْفُوْهَا بِالْمَاءِ۔ (بخار دوزخ کی بھاپ سے پیدا ہوتا ہے) تو اُس کو پانی سے بجھاؤ (یعنے ٹھنڈے پانی سے نہا کر)۔
قُوْمُوْا اِلٰی نِیْرَانِکُمُ الَّتِیْ اَوْقَدْتُمُوْهَا عَلٰی ظُهُوْرِکُمْ فَاَطْفُوْهَا بِصَلٰوتِکُمْ۔ اٹھو وہ آگ جو تم نے اپنی پیٹھوں پر روشن کی ہے نماز پڑھ کر اُس کو بجھاؤ (آگ سے مراد گناہ ہیں جو آگ میں جانے کا سبب ہیں، نماز اُن گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے)۔
(طَفْحٌ) یا طُفُوْحٌ۔ بھر جانا، بھر کر بہ نکلنا، بھر دینا، پورے دلوں پر زنگی ہونا، چلدینا، بے ہوش ہونا۔
اِطْفَاحٌ۔ اتنا بھرنا کہ بہہ نکلے (جیسے تَطْفِیْحٌ ہے)۔

Marfat.com

طَاحِفَۃٌ۔ سوکھی، خشک۔

طِفَامُ الْاَرْضِ ذُنُوْبًا۔ زمین بھر کر گناہ۔

طُفَاحَۃٌ۔ پھین۔

مِطْفَحَۃٌ۔ جانور پر لٹنے کا ٹوکرا جو ایک طرف بھی کا ایک لکڑی ٹیک کر رکھ دیا جاتا ہے جب جانور اندر رہا جاتا ہے تو لکڑی کھینچ لیتے ہیں۔

طَفْرٌ کودنا۔

طَفْرَۃٌ۔ کود، چھلانگ۔

طَیْفُوْرٌ۔ ایک پرندہ ہے۔

فَطَفَرَ عَنْ رَاحِلَتِہٖ۔ اپنی اونٹنی سے کود پڑے۔

طَفَسٌ گندہ، پلید ہونا۔

طُفُوْسٌ۔ مر جانا۔

طَفْسٌ۔ جماع کرنا۔

طَفِسٌ۔ نجس، ناپاک، گندہ۔

طَفْشٌ جماع کرنا پلید سمجھنا (جیسے تَطَفُّشٌ ہے)۔

طَفٌّ نزدیک ہونا۔ بلند ہونا، اٹھانا، پاؤں باندھنا۔

تَطْفِیْفٌ۔ ناپ تول میں کمی کرنا، پورا کرنا، اوپر ہو جانا، ڈنڈی مارنا، پنکھ پھیلانا۔

اِطْفَاءٌ۔ برآمد ہونا، فریب دہی کا قصد کرنا۔

اِسْتِطْفَافٌ۔ برآمد ہونا۔

طِفَافٌ۔ رات کی سیاہی۔

طَفٌّ۔ عرب کے بلند حصے کو بھی کہتے ہیں۔

کُلُّکُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفَّ الصَّاعِ لَیْسَ لِاَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰی۔ تم سب آدم کی اولاد ہو جو پورا صاع سے کم ہو دیکھئے کوئی بھی تم میں پورا اور کامل نہیں ہے کچھ نہ کچھ نقص ہے یا تم سب قریب قریب ہو بھرپور صاع سے تم میں سے ایک کو دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں ہے مگر تقویٰ اور پرہیزگاری کی وجہ سے (جس کا تقویٰ زیادہ ہے وہ افضل ہے اگرچہ کسی خاندان سے ہو)۔

حَتّٰی کَاَنَّہٗ طِفَافُ الْاَرْضِ۔ گویا وہ زمین سے نزدیک ہیں۔

قَالَ لِرَجُلٍ مَا حَبَسَکَ عَنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ فَذَکَرَ لَہٗ عُذْرًا فَقَالَ طَفِقْتَ۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا تو عصر کی نماز کے لئے کیوں نہیں آیا اس نے کوئی عذر بیان کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا تو نے کمی کی اللہ کا حق ادا کرنے میں)۔

سَبَقْتُ النَّاسَ وَطَفَقْتُ بِیَ الْفَرَسُ مَسْجِدَ بَنِیْ زُرَیْقٍ۔ میں لوگوں سے آگے بڑھ گیا اور گھوڑے نے مجھ کو مسجد بنی زریق کے برابر کر دیا اس کے مقابل پہنچ گیا)۔

طَفَفْتُ بِفُلَانٍ مَوْضِعَ کَذَا۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) میں نے فلاں شخص کو اس مقام پر پہنچا دیا یا اس مقام کے برابر کر دیا۔

لِکُلِّ شَیْءٍ وَفَاءٌ وَتَطْفِیْفٌ۔ ہر چیز میں ایک پورا کرنا ہے ایک گھٹانا ہے (یعنے کمال اور نقص ہر شئی میں ہے)۔

اِنَّہٗ اِسْتَسْقٰی دِھَقَانًا فَاَتَاہُ بِقَدَحٍ فِضَّۃٍ فَاَخَذَ فَاَہٗ بِیَدِہٖ فَنَفَسَ الدِّھْقَانُ وَطَفَقَہٗ۔ حذیفہ ابن یمان نے ایک دیہاتی (کاشتکار) سے پینے کا پانی مانگا وہ چاندی کے کٹورے میں پانی لے کر آیا حذیفہؓ نے وہ کٹورہ اس کو پھینک مارا لیکن دیہاتی کسان نے اپنا سر جھکا دیا وہ کٹورہ اس کے سر سے اونچا گیا (چونکہ چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا پینا منع ہے اس لئے حذیفہؓ نے غصہ میں آکر ایسا کیا)۔

اَمَّا اَحَدُھُمَا فَطَفُوْفُ الْبَرِّ وَاَرْضِ الْعَرَبِ۔ ان میں ایک سمندر کے کنارے یعنی ساحل اور عرب کی زمین ہیں۔

اِنَّہٗ یُقْتَلُ بِالطَّفِّ۔ امام حسینؓ طف یعنی کربلا

Marfat.com

میں قتل کئے جائیں گے (اُس کو طف اس لئے کہتے ہیں کہ وہ فرات کے کنارے پر واقع ہے اُس زمانہ میں فرات بالکل کربلا کے قریب بہتا تھا یہ پیشین گوئی آپ کا ایک معجزہ تھا۔

(طَفِقَ) یَطْفَقُ۔ شروع کرنا، لینا، لازم کرلینا۔

اِطْفَاقٌ۔ کامیاب کرنا۔

فَطَفِقَ یُلْقِی الْبِحَارَ الْجُیُوْبَ۔ اُن کو ذبیحے مارنا شروع کئے۔

فَطَفِقَ الْحَجَرُ ضَرْبًا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر کو مارنا شروع کیا (حوالہ اُن کے کپڑے لے کر بھاگا تھا)۔

(طِفْلٌ)۔ بچہ کی تربیت کرنا، اُس کو تھوڑا تھوڑا دودھ چُسا کر عادت ڈالنا۔

طُفُوْلٌ۔ طلوع ہونا، ڈوبنے کے قریب ہونا یا ڈوبتے وقت شروع ہونا، بچہ بن جانا۔

طَفَلٌ۔ گھاس کا چھوٹا ہو کر رہ جانا۔

طَفَالَۃٌ اور طُفُوْلَۃٌ۔ سستا ہونا، اچھا ہونا۔

تَطْفِیْلٌ۔ سو نہنا، نزدیک آنا، تھوڑا تھوڑا دودھ دینا، ڈوبنے کے قریب ہونا، طفیلی ہونا۔

اِطْفَالٌ۔ بچہ بنانا۔

تَطَفُّلٌ۔ بچپنا کرنا، طفیلی ہونا۔

طُفَالٌ۔ سوکھی بھوسی، خشک گارا۔

وَقَدْ شُغِلَتْ اُمُّ الصَّبِیِّ عَنِ الطِّفْلِ۔ بچہ کی ماں (بھوک کی شدت سے) اپنے بچہ کو بھول گئی۔

طِفْلٌ۔ بچا، یا بچی سب کو کہتے ہیں (اُس کی جمع طِفْلَۃٌ اور اَطْفَالٌ ہے)۔

جَاءُوْا بِالْعُوْدِ الْمَطَافِیْلِ۔ وہ پورے دار اونٹنیاں بھی لے کر آئے ہیں (یعنے سب کے سب جمع ہو کر آئے ہیں۔ چھوٹے بڑے سب)۔

اَطْفَلَتِ النَّاقَۃُ۔ اونٹنی بچہ والی ہوگئی۔

مُطْفِلٌ اور مُطْفِلَۃٌ۔ بچہ والی۔

لَیْلَۃٌ مُّطْفِلٌ۔ بچوں کو مار ڈالنے والی رات (یعنے سخت سردی کی وجہ سے)۔

فَاَقْبَلْتُ اِلَی اِقْبَالِ الْعُوْدِ الْمَطَافِلِ۔ تم میرے پاس ایسے آئے جیسے بچہ والی اونٹنیاں آتی ہیں۔

کَرُکُوْعِ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْجَمَّاءِ ذَکَرَ اِذَا اَطْفَلَتِ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ۔ عبداللہ بن عمرؓ نے جنازے کی نماز اُس وقت مکروہ سمجھی جب سورج ڈوبنے کے قریب ہو۔ (اُس وقت کو طُفُل کہتے ہیں)۔

وَھَلْ یَبْدُوْنَ اِلَّا سَآمَۃٌ وَّطَفِیْلٌ۔ کبھی شامہ اور طفیل (جو کہ قریب دودھ چھڑا دیا دودھ چھٹے ہیں) بھی مجھ کو دکھائی دیں گے (یہ حضرت بلالؓ نے مدینہ میں بخار کی حالت میں کہا)۔

وَلَا طِفْلًا وَّلَا صَغِیْرًا۔ نہ نیچے کو نہ چھوٹے کو۔

اَلطُّفَیْل بن عمرو۔ ایک صحابی کا نام ہے جو حجاز کے بڑے عالم ہیں۔ قبیلۂ دوس سے تعلق رکھتے ہیں جنگ یمامہ یا یرموک میں شہید ہوئے۔

اَبُو الطُّفَیْل۔ ان کا نام عامر بن واثلہ ہے۔ لیثی اور کنانی ہیں۔ آٹھ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ملی۔ مکہ میں ۱۰۰ھ میں وفات پائی۔ روئے زمین پر تمام صحابہ میں یہ آخری صحابی تھے۔

(طَفَرَ) مرجانا، قید کرنا۔

اِطْفَاءٌ۔ اطمینان، خوش خلقی۔

طَفَارِنِیَّۃٌ۔ گال۔

طَفَارِیْنُ۔ جھوٹ، لغو، بُری باتیں۔

(طَفَوَ) یَطْفُوْ۔ اوپر آجانا، بے نشین نہ ہونا، مرجانا، داخل ہونا۔

طُفَارَۃٌ۔ ایک تھوڑا حصہ۔

اُقْتُلُوْا ذَا الطُّفْیَتَیْنِ وَالْاَبْتَرَ۔ اُس سانپ کو مار ڈالو جس کی پیٹھ پر دو دھاریاں ہوتی ہیں (سفید) اور

Marfat.com

دُم بریدہ سانپ کو (جس کی اولاد نہ ہو)۔
اُقْتُلُوا الْجَانَّ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ۔ دو دھاریوں والے سانپ کو مار ڈالو۔
كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ۔ اُس کی آنکھ کیا ہے گویا پھولا ہوا انگور ہے (جو دوسرے انگوروں سے اُٹھا ہوا اور نکلا ہوا ہوتا ہے (دجال کی ایک آنکھ پھولی ہوئی اور ایک آنکھ اندھی ہوگی گویا دونوں آنکھیں ملائی ہوئیں اسی لئے کسی روایت میں اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى کے بجائے مذکور ہے کسی میں اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى۔ بعضوں نے کہا کچھ لوگ اُس کو داہنی آنکھ کا کانا دیکھیں گے کچھ بائیں آنکھ کا کانا اس سے اللہ تعالےٰ کا یہ مطلب ہے کہ اُس کو جادو گر سمجھیں)۔
اَوْمَاتَ فَطُفًا فَلَا تَاْكُلُوْهُ۔ یا پانی میں مر کر (خود بخود مر کر) اوپر تیر آئے تو ایسی مچھلی مت کھاؤ (دام ابو حنیفہؒ اور بعض علماء کا یہی قول ہے لیکن امام مالکؒ اور شافعیؒ اور اکثر علماء کے نزدیک اُس کا کھانا جائز ہے)۔
اَلسَّمَكُ الطَّافِيْ حَلَالٌ۔ جو مچھلی مر کر اوپر تیر آئے وہ حلال ہے۔

بَابُ الطاء مع اللام

(طَلَبٌ) قصد کرنا، رغبت کرنا، دور ہونا، بُلانا، پیغام دینا۔
طَالِبٌ۔ طلب کرنے والا اس کی جمع طُلَّبٌ اور طُلَّابٌ اور طَلَبَةٌ آتی ہے۔
تَطْلِيْبٌ۔ وعدہ کرنا، یا حیلت دے کر طلب کرنا۔
مَطْلَبَةٌ۔ اور طِلْبَةٌ۔ اپنا حق مانگنا۔
اِطْلَابٌ۔ دور ہونا، کسی کی طلب پوری کرنا، طلب پر مجبور کرنا۔
تَطَلُّبٌ۔ طلب کرنا۔

فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكُمُ الطَّلَبَ۔ اللہ تمھارا حافظ ہے یا میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو کوئی تمھاری تلاش میں آئے گا میں اُس کو واپس کردوں گا اُس سے کہدوں گا واپس ہو جا تو اور ہر میں سب ڈھونڈھ کر آچکا ہوں۔ یہ شتر اقربن مالکؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کہا)۔
اَمْشِيْ خَلْفَكَ اَخْتَفِي الطَّلَبَ۔ میں آپ کے پیچھے پیچھے چلتا ہوں اس لئے کہ مجھ کو ڈر ہے کہ کوئی ہماری تلاش میں نہ آجاوے۔
اُطْلُبْ اِلَيَّ طَلِبَةً فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اُطَلِّبَكَ۔ مجھ سے کچھ فرمائش کیجئے میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کی فرمائش پوری کروں (یعنے کوئی درخواست مجھ سے کیجئے میں بجا لاؤں۔ یہ فقرہ اسدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا)۔
لَيْسَ اِلَيَّ مَطْلَبٌ سِوَاكَ۔ تیرے سوا اور کچھ میرا مطلب نہیں ہے (یا تیرے سوا اور کوئی میرا مطلب پورا کرنے والا نہیں ہے)۔
اِنَّ لَنَا طَلِبَةً۔ ہم کو ایک خواہش ہے۔
لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ۔ ہم اس زمین کی قیمت نہیں چاہتے بلکہ اللہ ہی سے اُس کا بدلہ چاہتے ہیں (یعنے آخرت کا اجر)۔
عَبْدُ الْمُطَّلِبِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کا نام ہے۔ مطلب اُن کے چچا تھے جو ہاشم کے بھائی تھے (ہاشم کے مرنے کے بعد عبد المطلب کی ماں اُن کو مدینہ میں لے گئیں جب ذرا بڑے ہوتے تو مطلب مدینہ جا کر اُن کو اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھا کر لے آئے راستہ میں لوگ اُن سے پوچھتے یہ لڑکا کون ہے؟ تو وہ کہتے میرا غلام ہے بس یہی نام اُن کا مشہور ہو گیا یعنے عبد المطلب (مطلب کے غلام) اصل میں اُن کا نام شیبۃ الحمد تھا۔ عبد المطلب

Marfat.com

کے دس لڑکے تھے۔ عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد اور ابوطالب حضرت علیؓ کے والد اور عباس اور حارث اور ابولہب وغیرہم۔

يَا عَلِيُّ اِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ كَانَ لَا يَسْتَقْسِمُ بِالْاَزْلَامِ وَلَا يَعْبُدُ الْاَصْنَامَ۔ خیرک، اے علیؓ عبدالمطلب پانے نہیں پھینکتے تھے (جیسے مشرکوں کی رسم تھی) نہ بتوں کی پرستش کرتے تھے نہ اُن جانوروں کو کھاتے تھے جو مشرکوں کے تھان (اُن کی معبودوں کے تعظیم کے لئے کاٹے جاتے)، بلکہ کہتے تھے کہ میں ابراہیم کے دین پر ہوں اور پانچ باتیں انھوں نے جاہلیت کے زمانہ میں جاری کی تھیں جو اسلام میں بھی بحال رہیں باپ دادا کی بیوا بیٹوں پر حرام ہونا، خراز میں سے پانچواں حصہ نکالنا، خیرات کے لئے نرمزم کا کنواں کھودنا، اُس کا نام سقایۃ الحاج رکھنا، قتل کی دیت سو اونٹ مقرر کرنا، طواف کے سات پھیرے قرار دینا)۔

اَبُوطَالِب۔ یہ عبد مناف بن عبدالمطلب ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور حضرت علیؓ کے والد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ اور دادا عبدالمطلب کے انتقال کے بعد آپ کی کفالت کا ذمہ انھوں نے ہی لیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً پینتیس سال قبل پیدا ہوئے۔ قریش کے سادات سے تعلق رکھتے تھے۔ اسّی برس کی عمر میں وفات پائی۔

(طَلْتٌ) بونا۔

طَلَتَ عَلَى كَذَا۔ اس پر اتنا بڑھایا۔

(طَلْحٌ) یا طَلَاحَةٌ۔ تھک جانا، تھکا دینا۔

طَلْحٌ۔ پیٹ خالی ہونا، یعنے بھوکا ہونا۔

تَطْلِيحٌ۔ (بجھے طَلْحٌ) الحاح کرنا۔

اِطْلَاحٌ۔ تھکانا، خوش وخرم ہونا۔

طَالِحٌ۔ بدبخت (یہ ضد ہے صَالِح کی)۔

لَوْلَا الصَّالِحُوْنَ لَهَلَكَ الطَّالِحُوْنَ (اگر دنیا میں) نیک اور صالح لوگ نہ ہوتے تو بُرے ہلاک ہوجاتے (اللہ کا عذاب اُترتا ہے۔ بلاں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم)۔

فَمَا بَرِحَ بِقَارِهِمْ حَتّٰى طَلَحَ۔ پھر برابر اُن سے لڑتے رہے یہاں تک کہ تھک گئے۔

عَلٰى جَمَلٍ طَلِيْحٍ۔ ایک خستہ درماندہ اونٹ پر۔

طَلْحٌ مَنْضُوْدٌ۔ موز (دیکھئے ایک پرایک (تہ بہ تہ) لدے ہوئے۔

وَجَلَدُهَا مِنْ اَطْوَمٍ لَا يُؤْتِيْسُهُ طَلْحٌ بِضَاحِيَةِ الْمَتْنَيْنِ مُمَعَّرٌ قَرْلٌ۔ اُس کی کھال زرافہ (گاؤ پلنگ) کی سی ہے اُس میں چوڑی اثر نہیں کرتی (اُس کی چکنائی اور صفائی کی وجہ سے گوڑی اُس کو ضرر نہیں پہنچا سکتی) پُشت کے دونوں طرف ڈولی ہے۔

طَلْحَةُ الطَّلَحَاتِ۔ ایک شخص تھا عرب میں خزاعہ قبیلہ کا، اُس کا نام طلحہ بن عبیداللہ بن خلف تھا اور طلحہ ابن عبیداللہ تیمی جو صحابی ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں یہ دوسرے شخص ہیں۔

طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔ صحابی ہیں۔ قبیلہ بنی تیم سے تعلق رکھتے ہیں۔ عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی تھی غزوۂ اُحد میں آپ کو بچاتے ہوئے زخمی ہوئے، جنگِ جمل میں شہید ہوئے۔ ۲۰ جمادی الآخر ۳۶ھ میں بصرہ میں دفن کئے گئے۔ چونسٹھ سال کی عمر پائی۔

طَلْحٌ۔ ایک درخت کو بھی کہتے ہیں جو کانٹے دار اور بڑا ہوتا ہے اُس کے پھول خوشبودار ہوتے ہیں۔

لَا يُعْضَدُ طَلْحُكُمْ۔ تمہارا طلح نہ کاٹا جائے۔ (اُس سے یہی درخت مراد ہے اور طلح موز (دیکھئے کے درخت کو بھی کہتے ہیں جیسے اوپر گزرا)۔

Marfat.com

طَلْحَۃُ بْنُ الْبَرَاءِ۔ صحابی ہیں مجاز کے علماء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ کی نماز جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی اور دعا کی۔

اَبُوْ طَلْحَۃَ: اِن کا نام زید بن سہل انصاری بخاری ہے۔ بیعت عقبہ میں ستر صحابہ کے ساتھ آپ بھی شریک تھے۔ بدر اور بعد کے غزوات میں شریک تھے۔ ستتر سال کی عمر میں ۳۴ھ میں وفات پائی۔

طُلَیْحَۃُ بْنُ خُوَیْلِد: صحابی ہیں اسلام سے مرتد ہو گئے تھے لیکن پھر اسلام لے آئے اور خدا کی راہ میں شہید ہوئے تھے ۲۱ھ۔

(طَامٌّ) طَمِیْطٌ، جو حوض یا گڈھے کے نیچے رہتی ہو یعنے گدلا اور غلیظ پانی، یا کیچڑ، کالا کرنا، لتھیڑنا۔

اَیُّکُمْ یَاْتِی الْمَدِیْنَۃَ فَلَا یَدَعُ فِیْھَا وَثَنًا اِلَّا کَسَرَہٗ وَلَا صُوْرَۃً اِلَّا طَمَسَھَا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں تشریف لے گئے تھے وہاں فرمایا) تم میں سے کون ایسا ہے جو شہر میں جائے اور وہاں جو بت پائے (یعنے مجسم مورت) اس کو توڑ پھوڑ ڈالے اور جو نقشی مورت پائے (دیوار یا دروازے پر یا اور کسی جگہ پر) اس پر کیچڑ لتھیڑ دے (تاکہ وہ مٹ جائے) یا اس کو مٹا کر لوٹے (ڈاسر یا سیاہی لگا کر، یہ ماخوذ ہے لَیْلَۃٌ مُطْلَخِمَّۃٌ سے یعنے اندھیری کالی رات)۔

اِطْلَخَمَّ: جمادہونا، بہنا۔

(طَمَسَ) مٹا دینا، طلا کرنا، مٹ جانا، گزر جانا۔

طُمِسَ بِہٖ فِی السِّجْنِ۔ اس کو قید خانہ میں لے گئے۔ وہاں بھیج دیا۔

تَطْمِیْسٌ۔ مٹا دینا، محو کرنا۔

تَطَمُّسٌ۔ مٹ جانا، محو ہو جانا، چادر اوڑھنا۔

اِنْطِلَاسٌ۔ پوشیدہ رہنا۔

طِلَسٌ۔ کتاب، یا خط۔

طَیْلَسَانٌ۔ گول سبز چادر اونی (جس کو علماء مشائخ خاص خاص لوگ پہنا کرتے ہیں۔ یہ عجمیوں کا لباس ہے۔ یہیں سے ابْنُ الطَّیْلَسَانِ نکلا ہے جو ایک گالی ہے یعنے عجمی کی اولاد)۔

اَطْلَسُ۔ ایک قسم کا مشہور ریشمی کپڑا ہے۔ پرانے کپڑے اور میلے پھٹے کپڑے اور شخص اور چور اور کالے کو بھی کہتے ہیں۔

اَمَرَ بِطَمْسِ الصُّوَرِ الَّتِیْ فِی الْکَعْبَۃِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن مورتوں کے مٹا ڈالنے کا حکم دیا جو کعبہ میں بنی تھیں (یعنے دروازہ پر)۔

فَوَلٰی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَطْلُسُ مَا قَبْلَہٗ مِنَ الذُّنُوْبِ۔ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے اُس کے شہر جو گناہ کئے ہوں وہ سب مٹ جاتے ہیں (یہ کلمہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے)۔

لَا تَدَعْ تِمْثَالًا اِلَّا طَلَسْتَہٗ۔ کوئی مورت نہ چھوڑ مگر اس کو مٹا دے۔

طُلْسَۃٌ۔ تیرگی، اہل بربادی۔

اَطْلَسُ۔ کالا میلا کپڑا، یا شخص۔

تَاْتِیْ رِجَالًا طُلْسًا۔ تو ایسے لوگوں پر گزرے گا جو خاکی تیرہ رنگ ہوں گے (یہ اَطْلَسُ کی جمع ہے)۔

اِنَّہٗ قَطَعَ یَدَ مُوَلَّدٍ اَطْلَسَ سَرَقَ۔ حضرت ابوبکرؓ نے ایک کالے مُوَلَّد کا ہاتھ کاٹا جس نے چوری کی تھی (بعضوں نے کہا اَطْلَس خود چور کو بھی کہتے ہیں گویا اس کو اس بھبتی سے مشابہت دی جس کے بال گر گئے ہوں اس کو اَطْلَس کہتے ہیں)۔

اِنَّ عَامِلًا لَکَ وَقَعَ عَلَیْہِ اَشْعَثُ مُغْبَرٌّ عَلَیْہِ اَطْلَسُ۔ حضرت عمرؓ کے پاس اُن کا ایک عامل آیا جو پریشان مو گرد آلود میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔

اِنَّ وَجَلَّاتٍ وَ بُنَارًا مُطْلَسًا فَھُوَ لَکَ

Marfat.com

لَا عُمْرَ فِیْہِ۔ اگر ایک پرانے سکہ کی اشرفی تجھ کو ملے جینے اگلے زمانہ کی جس کا اب رواج نہ ہو تو اُس کو لے وہ تیری ہے اُس کو پہنچانا ضروری نہیں (اس لئے کہ اُس کا مالک گزر گیا ہوگا پہنچانے کا کارہے)۔

دِیْنَارٌ اَطْلَسُ۔ وہ اشرفی جس کے حروف مٹ گئے ہوں (سنڈ)۔

طِلَسْمٌ۔ جھکا لینا، موڑ لینا، طلسم لکھنا۔

طِلِسْمٌ، طِلَسْمٌ۔ نقش دیہ معرب ہے تالسمًا کا جو ایک یونانی لفظ ہے)۔

عِلْمُ الطِّلِسْمَاتِ۔ نقشوں اور تعویذوں کا علم۔ (بعضوں نے کہا طِلِسْمٌ مرکب ہے دو لفظوں سے طِلِ اور اِسْم سے یعنے اسما کا سایہ)۔

طَلْطَلَۃٌ۔ ہلانا، حرکت دینا۔

طَلْطَلٌ۔ دائمی مرض۔

طَلْطَلَۃٌ۔ آفت، موت۔

طَلْعٌ، شگوفہ، مقدار۔

طَلْعٌ۔ اطلاع، خبر۔

طُلُوْعٌ، یا مَطْلَعٌ۔ ظاہر ہونا، نکلنا، جان لینا، اوپر سے نمودار ہونا، غائب ہو جانا، جوانی شروع ہونا، اوپر چڑھ جانا۔

تَطْلِیْعٌ۔ شگوفہ نکلنا، بھر دینا، تفتیش کرنا۔

مُطَالَعَۃٌ۔ نظر کرنا، دیکھنا، پڑھنا۔

اِطِّلَاعٌ۔ جان لینا، معلوم کر لینا، دفعۃً نمودار ہونا۔

لِکُلِّ حَرْفٍ حَدٌّ وَّلِکُلِّ حَدٍّ مُطَّلَعٌ۔ قرآن کے ہر حرف کی ایک حد ہے اور ہر حد کا ایک مقام ہے (جس کو لوگ کہتے ہیں مُطَّلَعٌ ھٰذَا الْجَبَلِ مِنْ مَّکَانِ کَذَا۔ یعنے اس پہاڑ پر چڑھنے کا راستہ اس جگہ سے ہے۔ بعضوں نے کہا لِکُلِّ حَدٍّ مُطَّلَعٌ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو حرام کیا ہے اُس کو بھی معلوم ہے کہ فلاں شخص اس کا ارتکاب کرے گا یعنی حد و انتہا سے تجاوز کرے گا ان سے گزر جائے گا۔ شرح السنۃ میں اس حدیث کا یہ مطلب لکھا ہے کہ ہر حرف کی ایک حد ہے، تلاوت میں اُس سے بڑھنا نہ چاہئے۔ جیسے جاہلوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی حرف کو بڑھا کر دراز کر دیتے ہیں یا گھٹا دیتے ہیں۔ اور ہر حد کی ایک تفسیر ہے یعنی قرآن کے آیتوں کی وہی تفسیر کرنا چاہئے جو احادیث اور اقوالِ صحابہ اور تابعین سے ثابت ہے اپنے دل سے نئی نئی تفسیر نہ نکالنا مگر انہوں کا کام ہے۔ بعضوں نے کہا حدسے فرائض اور احکام مراد ہیں اور مطلع سے اُس کا ثواب یا عذاب۔ بعضوں نے کہا مطلع سے فہم سلیم مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے کسی مومن کو قرآن پاک میں غور اور فکر کرنے کے لئے عنایت فرمایا ہے)۔

لَوْ اَنَّ لِیْ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا لَافْتَدَیْتُ بِہٖ مِنْ ھَوْلِ الْمُطَّلَعِ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) اگر ساری زمین میں جو کچھ ہے وہ سب میرا ہوتا تب بھی میں اُس کو میدانِ حشر کے ہول کے بدلے دے ڈالتا (یعنے یہ سب مال دیدوں اور حشر کے ہول سے بچ جاؤں۔ بعضوں نے کہا مطلع سے وہ امور مراد ہیں جو مرنے کے بعد پیش آئیں گے)۔

لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ تُحْسِنُوْنَ الظَّنَّ بِاللّٰہِ فَاِنَّ ھَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِیْدٌ۔ موت کی آرزو دنیا کی تکالیف سے تنگ کر ہمت کر دو اس لئے کہ مرنے کے بعد جو سماں ہوگا اُس کا ہول سخت ہے (دنیا کی تکالیف اُس ہول کے سامنے بے حقیقت ہیں)۔

کَانَ اِذَا اَغَارَ بَعَثَ بَیْنَ یَدَیْہِ طَلَائِعَ۔ یعنے جب جہاد کو جاتے تو اپنے آگے جاسوسوں کی ٹکڑیاں روانہ کرتے کی خبر لانے کے لئے، روانہ کرتے (ہر جنگ میں خبری کا محکمہ ضرور ہے جو دشمن کے حالات اور ساز و سامان اور قوت تعداد افواج کی خبریں لاتے ہیں اور جس قدر مخبری کا انتظام عمدہ ہوگا اسی قدر جنگ میں کامیابی ہوگی)۔

طَلِیْعَۃٌ خَیْلٌ تُرْسَلُ۔ قریش کے سواروں کی خبر

Marfat.com

لانے کے لئے۔

اَطَّلَعْتُكَ طَلْعَةً۔ میں نے تم کو اُس کی خبر کر دی۔

اِنَّ هٰذِهِ الْاَ نَفْسَ طَلَّعَةٌ۔ انسانی نفس بڑے خواہش کرنے والے ہیں، یا ہر چیز کی کھوج لینے والے ہیں۔ (انسان کا قاعدہ ہے کہ ہر بات معلوم کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے خصوصاً جب کہ اُس سے روکا جائے، ایک روایت میں طَلَّعَةٌ ہے معنے وہی ہیں)۔

اَبْغَضُ كَنَاتِنِيْ اِلَيَّ الطَّلَعَةُ الْخَبَاءَةُ۔ ساری باتوں میں مجھ کو وہ بات بہت ناپسند ہے جو بیت خواہشیں رکھتی ہو پھر چھپ جاتی ہو (كَنَاتِنِ۔ جمع ہے كِنَّةٌ۔ کی یعنے بیٹے کی بیوی جس کو بہو کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا الطلعة الخباءة سے یہ مراد ہے کہ غیر مردوں کو تاکے اُن کے سامنے مُنہ نکالے پھر پردے کا بہانہ کر کے چھپ جایا کرے)۔

جَاءَكَ رَجُلٌ بِهٖ بَذَاذَةٌ تَعْلُوْ عَنْهُ الْعَيْنُ فَقَالَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ طِلَاعِ الْاَرْضِ ذَهَبًا۔ ایک شخص میلے کچیلے موٹے جھوٹے کپڑے پہنے آپ کے پاس آیا جس پر کسی کی نظر نہیں پڑتی تھی (اُس کی حقارت اور افلاس کی وجہ سے) آپ نے فرمایا یہ تو ساری زمین بھر کر سونے سے بہتر ہے۔ طِلَاعُ الْاَرْضِ جو زمین کو بھر دے پھر بھر کر بہہ نکلے۔

لَاَنْ اَعْلَمَ اَنَّ بَرِيْءٌ مِّنَ النِّفَاقِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ طِلَاعِ الْاَرْضِ ذَهَبًا۔ امام حسن بصری نے فرمایا کہ اگر مجھ کو اس کا یقین ہو جائے کہ اب مجھ میں نفاق نہیں رہا (بلکہ میرے ہر عمل میں خلوص ہے) تو یہ مجھ کو ساری زمین بھر کر سونا ملنے سے زیادہ پسند ہے۔

لَوْاَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا۔ اگر میرے پاس زمین بھر کر سونا ہو۔

لَاَتَيْتُكُمُ الطَّلِيْعُ۔ تم کو صبح کاذب نہ دیکھ (یعنی صبح کاذب دیکھ کر اپنا کھانا پانی نہ چھوڑے گھبرائے نہیں)۔

كَانَ يَسْجُدُ لِلْقَالِيْحِ۔ جو تیر نشانے سے پار ہو جائے اُس کے اوپر سے گزرے تو اُس کے لئے جھک جاتا (اس کا بیان کتاب السین میں گزر چکا ہے)۔

اَكَانَ ابْنَ جَلَا وَطَلَّاعُ الثَّنَايَا۔ (د. حجاج نے کہا) میں تو نہایاں اور کھلا ہوا سردار تجربہ کار ہوں۔

طَلَّاعُ الثَّنَايَا۔ یعنی امور ریاست اور حکمرانی میں ماہر اور تجربہ کار یا بڑے بڑے کام کرنے والا۔

حَتّٰى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا۔ یہاں تک ثریا نمودار ہو۔ (یعنے صبح کاذب کے ساتھ ملک حجاز میں یہ شروع گرما کا زمانہ ہوتا ہے)۔

ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ۔ پھر منبر پر آئے (یا منبر پر چڑھ گئے۔

حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ۔ یہاں شیطان کی چوٹیاں نکلتی ہیں (یعنے مشرق کا ملک)، شیطان سورج نکلتے وقت اپنی دونوں زلفیں اُس کے دونوں طرف کر کے اُس کے مقابل کھڑا ہو جاتا ہے تاکہ سورج پرستوں کا سجود خود بنے۔

طَلَعَةٌ كَرِيْمٌ يَجِيْءُ كَخَوْشٍ۔

حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا۔ یہاں تک کہ سورج پچھم کی طرف سے نکلے جب ہر وہ ذو بتا ہے (یہ امر اُس خدائے قادر مطلق کی قدرت سے مجھ کو بعید نہیں ہے اگر آفتاب یا زمین کی حرکت اِدھر سے اُدھر پچھم دے اب یہ واقعہ صرف ایک دن ہو گا یا قیامت تک پھر ایسا ہی ہوتا رہے گا کہ سورج پچھم کی طرف سے نکلا کرے گا، اس باب میں کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کیا ہو گا)۔

اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ فَتَطْلُعَ مِنْ مَّغْرِبِهَا۔ یہ سورج کہاں جاتا ہے جب تم کو معلوم ہے، انھوں نے کہا اللہ اور اُس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ مغرب کی طرف جا کر

Marfat.com

عرش کے تلے سجدہ کرتا ہے پھر اُس کو آگے جانے کی پروانگی ملتی ہے اور قیامت کے قریب اُس کو یہ پروانگی نہ ملے گی بلکہ حکم ہوگا جدھر سے آیا ہے اُدھر ہی لوٹ جا تب وہ پچھم کی طرف سے نکل آئے گا۔

اِذَا الْقَدُ کَانَ یَقُوْمُ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ۔ اس صورت میں یعنی جب آپ فجر کی نماز میں اتنی لمبی قرأت کرتے تو صبح صادق کے نکلتے ہی آپ اُٹھتے ہوں گے اور اندھیرے میں نماز شروع کرتے ہوں گے۔

اِطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّۃِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا الْفُقَرَاءَ۔ میں نے بہشت میں جھانکا کیا دیکھتا ہوں اکثر وہاں وہ لوگ ہیں جو دنیا میں فقیر اور محتاج تھے اور دوزخ میں اکثر عورتیں ہیں اور وہ لوگ جو دنیا میں بڑے بڑے امیر اور مالدار تھے۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَوْلِ الْمُطَّلَعِ۔ تیری پناہ اُس سماں کے ہول سے جو مرنے کے بعد ہوگا۔

اِنَّمَا اَبْکِیْ لِھَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَ ضِیْقِ الْاُحْجَۃِ۔ (امام حسنؓ نے مرتے وقت فرمایا) میں جو رو رہا ہوں تو اس وجہ سے کہ مرنے کے بعد جو سماں ہوگا وہ ہولناک ہے (یعنی کہ میں نے کبھی اس منزل کو نہیں دیکھا تو ایسے راستے میں جانا ہوگا جہاں کا حال معلوم نہیں) دوسرے دوستوں کی مجلدی سے (اب دنیا کے سب یار دوست عزیز اقربا سے مفارقت ہوگی)۔

وَتَطَّلَعْتُ حِیْنَ تَتَعَتَّعُ۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) میں اُس وقت پر آگاہ ہوا جب دوسرے لوگوں نے اپنا سر چھپایا (یعنی بڑے بڑے سخت مقامات میں اور سخت پہلوانوں کے مقابلہ میں جن کے مقابلہ سے دوسروں نے تامل کیا میں جھٹ بیٹھا اور اُن سے لڑا)۔

اَلطَّلِیْعُ لَیْسَ بِمُحَارِبٍ۔ جاسوس جنگ کرنے والا نہیں ہوتا ہے۔

اَلْمَوْلُوْدُ مِنْ اُمَّتِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ۔ جو بچہ میری امت میں پیدا ہو وہ مجھ کو اُن تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج نکلا یا ڈوبا۔

اَکْرَہُ اَنْ اَنَامَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَاَکْرَہُ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ غَیْرِ مَطْلَعِھَا۔ مجھ کو (صبح کی نماز کے بعد) سورج نکلنے سے پہلے سونا بُرا معلوم ہوتا ہے اسی طرح سورج کا شرق کے سوا اور طرف سے نکلنا (جو قیامت کے قریب ہوگا گویا کہ اُس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا)۔

کُنْتُ اَنْظُرُ فِی النُّجُوْمِ وَاَعْرِفُھَا وَاَعْرِفُ الطَّالِعَ فَاِذَا نَظَرْتُ اِلَی الطَّالِعِ اشْتَرَ جَلَسْتُ۔ میں ستاروں کو دیکھتا تھا اور اُن کو پہچانتا تھا اور طالع کو بھی پہچانتا تھا جب میں طالع میں بُرائی پاتا تو بیٹھ رہتا۔ (طالع نجومیوں کے نزدیک ستاروں کی ترتیب اور شکل اور وضع کا نام ہے جو کسی شخص کی پیدائش کے وقت ہوتی ہے اور اُس سے وہ مولود کی سعادت اور نحوست دریافت کرتے ہیں۔ بعضوں نے کہا طالع ایک حصہ ہے منطقۃ البروج کا جو ایک وقتِ خاص میں مشرق افق پر ہو اور صوفیہ کی اصطلاح میں طالع اور طوالع وہ انوار اور تجلیات الٰہیہ ہیں جو سالک کے قلب پر پہلے شروع ہوتے ہیں۔ بعضوں نے کہا توحید کے انوار جو دوسرے لوگوں کو مٹا دیتے ہیں)۔

طَالِعٌ۔ اُس عمارت کو بھی کہتے ہیں جو چاہی اوپر چڑھانے کے لئے بنائی جاتی ہے۔

وَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ اِذَا اتَّبَعْتُمْ طَالِعَ الْمَشْرِقِ سَلَکَ بِکُمْ مَنَاھِجَ التَّرَسُّوْلِ۔ تم یہ جان لو کہ جب تم مشرق کے طالع کی پیروی کرو گے (یعنی امام مہدی علیہ السلام کی جن کا لشکر مشرق کی طرف سے آئے گا، یعنے خراسان اور کوفہ جو حرمین سے مشرق کی طرف واقع ہیں۔ یا حضرت علیؑ مراد ہیں

Marfat.com

کیونکر آپ کو ذبح میں جا کر رہے تھے اور وہیں شہید ہوئے)
تو وہ تم کو بیغیر کے راستوں پر لے چلے گا (یعنے اس کی پیروی
اللہ اور رسول کی پیروی ہوگی)۔

(طَلَعٌ) یا طَلَعَانٌ۔ عاجز ہونا، تھک جانا۔

(طَلَفٌ) یا طَلَفٌ۔ بے کار، اور ضائع۔

تَطْلِیفٌ۔ بڑھانا۔

اِطْلَافٌ۔ ہبہ کرنا، ہدر کرنا، خون رائیگاں کرنا۔

(طَلْفَحَةٌ) باریک کرنا، پتلا کرنا۔

طُلَافِحٌ۔ پتلا مغز۔

طَلْفَحٌ۔ چوڑی چیز (اس کی جمع طَلَافِحٌ ہے)۔

اِذَا اضْطُرِرْتَ عَلَیْكَ بِالْمُطْلَفْحَةِ فَكُلْ رَقِیْقَهَا
جب لوگ تجھ کو جیاتیاں دینے میں بخیل کریں تو اپنی مولیٰ
روٹی پر قناعت کر اُسی کو کھالے۔

(طَلْقٌ) اور طَلْقٌ۔ رسّی کھل جانا، بند سے چھٹ جانا۔

طَلَاقٌ۔ عورت کا اپنے مرد سے جدا ہو جانا، نکاح کی قید
سے نکل جانا۔

طَلْقٌ۔ دور ہونا۔

طَلُوقَةٌ اور طَلَاقَةٌ۔ تازہ روئی، ہنس مکھ ہونا،
خوش روئی۔

طَلْقٌ۔ درد زہ کو بھی کہتے ہیں۔

تَطْلِیقٌ۔ طلاق دینا، زہر اُتر جانا، درد موقوف ہونا۔

اِطْلَاقٌ۔ چھوڑ دینا، بے قید کرنا۔

اِنْطِلَاقٌ۔ چلا جانا۔

اِطْلَاقٌ۔ کھل جانا۔

اِسْتِطْلَاقٌ۔ بہہ نکلنا، جاری ہونا۔

طَلْقُ الْیَدَیْنِ۔ وہ گھوڑا جس کا داہنا ہاتھ یا پاؤں
سفید نہ ہو۔

طَلْقُ الْیَدَیْنِ۔ سخی، جس کے ہاتھ میں ہڈی نہ ہو۔
یعنی بہت خرچ کرنے والا۔

لِسَانٌ طَلْقٌ ذَلْقٌ۔ بڑی تیز زبان جو قینچی کی طرح
چلتی ہو، تیز طرار زبان۔

لَیْلَةٌ طَلْقَةٌ۔ جس رات میں نہ گرمی ہو نہ سردی ہو۔

طَلِیْقٌ۔ بہت طلاق دینے والا (جیسے طَلَّاقٌ ہے)۔

طَلْقٌ ذَلِیْقٌ۔ زبان آور، بہت بولنے والا۔

فَوَانْزَعْ طَلَقًا مِّنْ حَقِبِهٖ فَقَیَّدَ بِهٖ الْجَمَلَ۔
پھر ایک تسمہ اُس رسّی میں سے نکالا جو اونٹ کے پیٹ پر باندھی
جاتی ہے اور اُس سے اونٹ کا پاؤں باندھ دیا۔

اَلْحِبَاءُ وَالْاِیْمَانُ مَقْرُوْنَانِ فِیْ طَلَقٍ۔ حیا
اور ایمان دونوں ایک رسّی میں بندھے ہوئے ہیں (یعنے
ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے)۔

فَرَفَعْتُ فَرَسِیْ طَلَقًا اَوْ طَلَقَیْنِ۔ میرے
گھوڑے نے ایک قدم یا دو قدم اُٹھائے تھے، یا ایک یا دو
زخم اُڑا تھا۔

اَفْضَلُ الْاِیْمَانِ اَنْ تُكْرِمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ
طَلِیْقٌ۔ عمدہ درجہ ایمان کا یہ ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان سے
کشادہ رُو ہو کر (ہنسی خوشی کے ساتھ) ملے۔

اَنْ تَلْقَاهُ بِوَجْهٍ طَلْقٍ یا طَلْقٍ بسکون لام یہ
کہ تو اُس سے کشادہ رُو ہو کر ملے (بجندہ پیشانی)۔

تَتَكَلَّمُ بِلِسَانٍ طَلْقٍ۔ ناطق بڑی چرب زبان سے
بات کرے گا۔

طَلْقُ اللِّسَانِ (بحرکات ثلثہ طَلَا یا طَلِیْقُ اللِّسَانِ)
باتونی زبان آور، فصیح البیان۔

سَهْلًا طَلْقًا۔ ملائم، معتدل۔

لَیْلَةٌ سَفْعَةٌ طَلْقَةٌ۔ اچھی معتدل رات، نہ بہت
سرد نہ بہت گرم۔

اَلْخَیْلُ طُلُقٌ۔ گھوڑوں کی شرط حلال ہے۔

اَعْطَیْتُهٗ مِنْ طُلُقِ مَالِیْ۔ میں نے اُس کو اپنے عمدہ
اور جید مال میں سے دیا یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔

Marfat.com

خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَقْرَحُ طُلْقُ الْيَدِ الْيُمْنَى۔ عمدہ گھوڑا وہ ہے جس کی پیشانی میں سفیدی ہو اور دایاں ہاتھ بھی ہم رنگ ہو اس میں سفیدی نہ ہو۔

اَلطَّلَاقُ بِالرِّجَالِ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ۔ طلاق مردوں کے اعتبار سے ہے (تو غلام دو ہی طلاتوں کا مالک ہوگا کو اُس کی بیوی آزاد ہو) اور عدت عورتوں کے اعتبار سے ہے (تو لونڈی کی عدت دو حیض ہوگی گو وہ آزاد کے نکاح میں ہو اور حرہ کی تین حیض گو وہ غلام کی بیوی ہو) نہایہ میں ہے کہ اس مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ آزاد عورت جب غلام کے نکاح میں ہو تو وہ تین طلاقوں سے کم میں بائن نہ ہوگی۔ اور لونڈی اگر آزاد کے نکاح میں ہو تو وہ دو طلاقوں سے بائن ہو جائیگی اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر آزاد عورت غلام کے نکاح میں ہو تو وہ دو طلاقوں سے بائن ہو جائے گی اور لونڈی اگر آزاد کے نکاح میں ہو تو وہ تین طلاقوں سے کم میں بائن نہ ہوگی اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر شوہر غلام ہو اور بیوی آزاد دیانۃً العکس یاد دنوں مملوک ہوں تو بہرحال میں عورت دو طلاقوں سے بائن ہو جائے گی البتہ عدت میں بالاتفاق عورتوں کا لحاظ ہوگا۔ مثلاً اگر عورت آزاد ہو تو وفات کی عدت چار مہینے دس دن ہوگی اور طلاق کی تین طہر یا تین حیض خواہ آزاد کے نکاح میں ہو یا غلام کے اور اگر عورت لونڈی ہو تو وفات کی عدت دو مہینے پانچ دن ہوگی اور طلاق کی دو طہر یا دو حیض خواہ غلام کے نکاح میں ہو یا آزاد کے انتہی)۔

اَنْتِ خَلِيَّةٌ طَالِقٌ۔ تو بند ھن سے چھٹی ہوئی بے قید ہے۔

اِنَّكَ رَجُلٌ طَلِيقٌ۔ تو بڑا طلاق دینے والا شخص ہے۔ مِطْلَاقٌ اور مِطْلِيقٌ اور طُلَقَةٌ کے بھی یہی معنے ہیں یعنے بہت طلاق دینے والا۔

اِنَّ الْحَسَنَ مِطْلَاقٌ۔ حضرت علیؓ نے لوگوں سے فرمایا دیکھو میرا بیٹا حسن بڑا طلاق دینے والا ہے اُس سے اپنی لڑکیوں کا نکاح نہ کرو (طلاق کو بلا سبب بھی ہو جاتا ہے اگرچہ تمام صحابوں میں اللہ تعالےٰ کو زیادہ ناپسند ہے اس لئے امام جرح پر کوئی الزام نہیں)۔

اِنَّ رَجُلًا حَجَّ بِأُمِّهِ فَسَأَلَهُ هَلْ قَضَى حَقَّهَا قَالَ لَا وَلَا طَلْقَةً وَاحِدَةً۔ ایک شخص نے اپنی ماں کو حج کرایا (جو ضعیف تھی) اُس کو اپنے کاندھے پر بٹھا لیا پھر آپ سے پوچھا کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا (جو اولاد پر ہوتا ہے) فرمایا نہیں ایک بار جو درد زہ ہوتا ہے اُس کا بھی حق ادا نہیں ہوا (تو پھر سارا مادری حق پینے جننے اور پالنے پوسنے دودھ پلانے تک کے حقوق کیونکر ادا ہوں گے)۔

اِنَّ رَجُلًا اِسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ۔ ایک آدمی کو دست آنے لگے (اُس کو اسہال کی بیماری ہو گئی)۔

خَرَجَ إِلَيْهِمْ وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حنین کی طرف روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ وہ لوگ بھی تھے جن کو آپ نے مکہ فتح ہوتے وقت آزاد کر دیا تھا (چھوڑ دیا تھا) اُن کو قید کر کے لونڈی غلام نہیں بنایا تھا ان لوگوں کو طلقاء کہتے تھے)۔

اَلطُّلَقَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْعُتَقَاءُ مِنْ ثَقِيفٍ۔ جو لوگ قریش میں سے چھوڑ دیئے گئے اُن کو طلقاء کہا اور جو لوگ ثقیف قبیلہ میں سے چھوڑ دیئے گئے اُن کو عتقاء کہو (جیسے آزاد کئے گئے قریش کی شرافت کے سبب سے آپ نے اُن کا لقب طلقاء رکھا کیونکہ وہ عتقاء سے بڑھ کر ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ طلقاء قریش کے وہ لوگ ہیں جو فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن پر احسان کیا کہ اُن کو لونڈی غلام نہیں بنایا اُن کے اسلام میں ضعف تھا)۔

اَطْلِقُوا ثُمَامَةَ۔ ثمامہ بن اثال کو چھوڑ دو۔

اَطْلِقُوا وَثَاقَ سَعْدٍ۔ کمان کے چلے کھول دو۔

Marfat.com

ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ اِلَی السِّدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی۔ پھر میرے ساتھ سدرۃ المنتہیٰ تک گئے (یعنے اُس بیری کے درخت تک جو ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے اُس سے آگے عام فرشتوں کو جانے کا حکم نہیں اور نہ اُن کا علم اُس سے آگے بڑھ سکتا ہے)۔

طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِسَاءَہٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی (آپ اپنی بیویوں سے الگ ہوکر ایک بالاخانہ میں جاکر بیٹھ گئے تو لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی)۔

لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّکَاحِ۔ نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوسکتی (خواہ طلاق منجز دے یا معلق مثلاً کسی غیر عورت سے کہے اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ کو طلاق ہے پھر اُس سے نکاح کرے تو اکثر ائمہ اور اہلحدیث کے نزدیک طلاق واقع نہ ہوگی اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے، ان کے نزدیک جو طلاق نکاح پر معلق ہو وہ نکاح ہوتے ہی پڑ جائے گی)۔

کَانَ اِلٰی سَنَتَیْنِ مِنْ مُھْلِ عَمٍّ طَلَاقُ الثَّلٰثِ وَاحِدَۃً فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِیْ اَمْرٍ کَانَتْ لَھُمْ فِیْہِ اَنَاۃٌ فَلَوْ اَمْضَیْنَاہُ عَلَیْھِمْ فَاَمْضَاہُ عَلَیْھِمْ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ) اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں بھی دو برس تک یہی حکم رہا کہ اگر کوئی شخص تین طلاق ایک ہی بار دیدے تو صرف ایک طلاق پڑتی تھی۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا لوگوں نے طلاق دینے میں جلدی شروع کی ہے تو اگر ہم نے تین طلاق پڑ جانے کا حکم جاری کیا (تاکہ آئندہ لوگ خلافِ سنت طلاق دینے سے باز آئیں)۔

حَتّٰی اُطَلِّقَہٗ۔ (میں بیمار کے اعمال لکھتا جاتا ہوں) یہاں تک کہ اُس کو بیماری سے چھٹکارا دیتا ہوں یا کفن پہنا دیتا ہوں (یعنے مارڈالتا ہوں قبر میں پہنچا دیتا ہوں)۔

ثُمَّ تَطَلَّقْتُ فِیْ وَجْھِہٖ۔ پھر آپ کشادہ پیشانی کے ساتھ اُس سے ملے (پہلے تو اُس کے حق میں یہ فرمایا کہ شقی ہُوا ہے۔ اس سے اُس کا حال کھول دینا مقصود تھا تاکہ دوسرے مومنین اُس پر اعتبار کرکے نقصان نہ اُٹھائیں جب وہ سامنے آگیا تو ہنسی خوشی اُس سے ملے۔ جب لوگوں نے اِس کا سبب آپ سے پوچھا تو فرمایا کہ سب میں بُرا وہ شخص ہے جس سے لوگ ملنا چھوڑ دیں اُس کی فحش گوئی اور سخت کلامی کی وجہ سے ڈر کر)۔

اِنْطَلِقُوْا بِاسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ۔ (جہاد کے لئے) اللہ کا نام لے کر اُس کی مدد پر بھروسہ کرکے چلو۔

کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا مُطَلَّقَۃً حَتّٰی تَرُوْقَ فِیْہِ عَیْنٌ۔ ہر چیز کا کرنا مجھ کو روا ہے یہاں تک کہ اُس کی ممانعت میں کچھ وارد نہ ہو جائے (یعنی قرآن یا حدیث میں اُس کی ممانعت نہ آجائے۔ یہ حدیث دین کی ایک بڑی اصل ہے۔ تمام کھانے پینے، پہننے کی چیزیں دنیا کے رسم رسومات مباح ہیں جب تک اُن کی ممانعت کسی نص سے ثابت نہ ہو۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دین میں بھی اگر کوئی بات نکالی جائے جس کی اصل قرآن اور حدیث سے نہ ہو تو وہ جائز ہے کیونکہ دین میں جو کوئی نئی بات نکالی جائے اُس کو بدعت کہتے ہیں اور بدعت کی ممانعت بیسیوں حدیثوں سے ثابت ہے)۔

اَطْلِقْ لِسَانِیْ یَا رَبِّ کَیْ اَذْکُرَکَ۔ میری زبان اپنی یاد میں رواں کردے۔

اَلطَّلِیْقُ لَا یُوْمَاثُ۔ طلیق کا یہ ڈر کہ اُس کے وارثوں کو نہیں ملتا، بلکہ اُس کا مال تمام مسلمانوں کا حق ہے۔ طلیق وہ قیدی جس کو عالم اسلام احسان رکھ کر رہنے چھوڑ دے، اُس کی جمع طُلَقَاءُ ہے)۔

سَاَلْتُہٗ عَنِ الْمَرْءَۃِ اَصَابَھَا الطَّلْقُ۔ میں نے آپ سے پوچھا اُس عورت کو جس کو دردِ زہ ہو رہا ہو۔

مَاءٌ مُطَلْقٌ۔ وہ پانی جس کی نسبت مضاف الیہ کی

Marfat.com

طرف نہ ہو (یعنی خالص پانی اور مَاءٌ مُضَافٌ وہ پانی جو کسی چیز کی طرف نسبت دیا گیا ہو جیسے مَاءُ الْوَرْدِ، مَاءُ الزَّعْفَرَانِ وغیرہ)۔

طلق بن علی۔ ایک صحابی کا نام ہے۔ ان کی کنیت ابوعلی یمامی ہے۔ ان کو طلق بن شامہ بھی کہتے ہیں۔

طَلَقٌ۔ ٹالم ٹولا کرنا، ٹال مٹول کرنا (یعنے ادائے قرض میں حیلہ حوالہ کرنا جیسے مَطْلٌ ہے)، زور سے باندھنا، رکنا، گھٹانا، باطل کرنا، طلاق دینا۔ طَلَقٌ شبنم کو بھی کہتے ہیں اور خفیف بارش یعنے پھوار کو بھی (اس کی جمع طِلَاقٌ اور طُلَقٌ ہے)۔ طَلَقٌ۔ نیلہ، عمارت کا اونچا حصہ (اس کی جمع اَطْلَاقٌ اور طُلُوقٌ ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّةً مِنْ فِيْهِ فَسَقَطَتْ ثَنَايَا الْعَاضِّ فَطَلَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ مُنہ سے کاٹا اُس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کے سامنے کے دانت نکل پڑے آپ نے دانتوں کی دیت نہیں دلائی۔

اُس کو ہدر یعنے باطل کر دیا (فرمایا کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ اونٹ کی طرح دوسرے کا ہاتھ چبا ڈالے)۔ عرب لوگ کہتے ہیں طَلَّ دَمُهُ اُس کا خون بے کار گیا۔

اُطِلَّ۔ بے کار کیا گیا۔

اَطَلَّهُ اللّٰهُ۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کو لغو اور بیکار کر دیا۔

مَنْ لَا يَاْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ وَلَا يَسْتَهِلُّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ۔ (یعنی اُس کی دیت کیونکر دیں) جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ آواز نکالی (روئی) ایسا خون تو ہدر (لغو) ہی (اُس کا کچھ تاوان نہیں)، ایک روایت میں يُطَلُّ ہے معنے وہی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کہنے والے کو کاہنوں کا بھائی قرار دیا کیونکہ کاہن لوگ بھی ایسے ہی مقفیٰ اور مسجع فقرے کہا کرتے تھے مگر مقفیٰ کلام منع نہیں اور قرآن و حدیث میں بھی وارد ہے مگر اُس شخص نے حکم شرعی کے خلاف اپنی زبان آوری دکھلائی اس لئے قابل ملامت ہوا۔

اَنْشَأَتْ تَطُلُّهَا وَتَضْهَلُهَا۔ لگی ٹالم ٹولا کرنے اور تھوڑا تھوڑا پانی اُس کو دینے۔

فَاَطَلَّ عَلَيْنَا يَهُوْدِيٌّ۔ ایک یہودی ہمارے مکان پر چڑھ آیا (جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو چھوڑ گئے تھے) ریتے جنگ خندق میں)۔

كَانَ يُصَلِّي عَلٰى اَطْلَالِ الشَّفِيْنَةِ۔ کشتی کے بادبانوں پر نماز پڑھ لیتے۔

طُلُولُ الدَّارِ۔ آجاڑ گھر کا جو نشان رہ گیا ہو، کھنڈر۔

طُشَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَانَّهُ الطَّلُّ۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک مینہ شبنم کی طرح (ہلکا ہلکا) بھیجے گا۔

كَانَّهُ الطَّلُّ۔ گویا وہ شبنم ہے (مُردوں کی مٹی کی طرح)۔

وَلَا تَجْعَلْ طَلَّهُ عَلَيْنَا عَمًى مَا۔ اُس کی بارش ہم پر بے زبر آلودست کر۔

اَلْمَشْرِقُ مُطِلٌّ عَلَى الْمَغْرِبِ۔ پورب پچھم پر نمایاں ہے۔

اِذَا قَبَضْتِ الرُّوْحَ فَمَتٰى مُطَلَّةً فَوْقَ الْجَسَدِ۔ جب جان بدن سے نکل جاتی ہے تو وہ بدن کو دیکھتی رہتی ہے (حسرت و افسوس کی نگاہ سے)۔

لَا يَطِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ۔ مسلمان آدمی کا خون بے کار نہیں ہو سکتا یا قصاص ہو گا یا دیت دلائی جائیگی۔

طَلِّ عَلَيَّ دُعَاءَكَ۔ مجھ کو اپنی رضامندی عنایت فرما۔

اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ يُقْطَعُ بِهٖ عَلٰى طَلَلِ الْمَاءِ۔ میں تیرے اُس نام کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جس کو کہ کر آدمی پانی کی سطح پر چلا جاتا ہے (اور ڈوبتا نہیں)، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ میں یہی اثر منقول ہے۔

(طَلْعَم) برابر کرنا، سیدھا کرنا جیسے تَطْلِيْعُ الْجَبَلِ پر چڑھنا،

Marfat.com

طُلَّامٌ۔ شاہدانہ۔
طُلْمَةٌ۔ خوان۔
طَلَمٌ۔ دانتوں کا میلا ہونا۔
طُلْمَةٌ۔ روٹی۔
مُطَلْمَلٌ۔ روٹی کا بیلن۔
مَرَّ بِرَجُلٍ يُعَالِجُ طُلْمَةً لِأَصْحَابِهِ فِي سَفَرٍ ایک شخص پر سے گزرے جو سفر میں اپنے ساتھیوں کے لئے روٹی بنا رہا تھا۔
طُلَّةٌ۔ وہ روٹی جس کو گرم راکھ میں رکھ کر پکاتے ہیں پھلکا (اصل میں طُلَّةٌ کے معنے ہتھیلی پھیلا کر مارنا ہے۔ بعضوں نے کہا طُلْمَةٌ وہ تہہ تہہ پتھر کا جو توے کی طرح ہوتا ہے اُس پر روٹی پکاتے ہیں)۔
تُطْلِمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ (ایک روایت میں تُطَلِّمُهُنَّ ہے) عورتیں اُن کو اوڑھنیوں سے مارتی تھیں (طَلْمَسَةٌ) ترش رو ہونا۔
طِلْمِسَاءٌ۔ وہ زمین جس میں نہ کوئی منارہ ہو نہ نشان تاریکی، اندھیرا۔
لَيْلَةٌ طِلْمِسَانَةٌ۔ اندھیری رات، تاریک شب۔
(طُلَّةٌ) جلدیا۔
إِطْلَاءٌ۔ اطلاح۔
طُلَّةٌ۔ رقیق ابر پتلا بادل۔
طُلَهَةٌ۔ بچا ہوا مال۔
وَادٍ أَطْلَةُ۔ جس میدان میں تھوڑی بہت گھاس باقی ہو (اس کی جمع طُلَّةٌ ہے)۔
(طُلَّوٌ) پاؤں باندھ دینا، قید کرنا۔
طَلَاوَةٌ۔ دیر لگانا۔
طُلَاوَةٌ۔ حسن رونق قبول۔
هٰذَا الْكَلَامُ مَا عَلَيْهِ طُلَاوَةٌ۔ اس کلام میں کوئی حُسن اور لطف اور رونق نہیں ہے۔

طَلَاءٌ اور طِلَّوٌ۔ ہرن کا بچہ پیدا ہوتے وقت، ہر چھوٹی چیز (اُس کی جمع أَطْلَاءٌ اور طِلَاءٌ اور طِلًى ہے)۔
(طُلَّى) تیمرنا، طلا کرنا۔
تَطْلِيَةٌ۔ گانا، بیار کرنا، گالی دینا، طلا کرنا۔
إِطْلَاءٌ۔ گردن مروڑنا۔
مَا أَطْلَى بَنِيَّ قَطُّ۔ کوئی پیغمبر اپنی خواہش پر کبھی نہیں جھکا۔
مَيْلُ الْطُّلَى۔ گردنوں کا جھکنا (یہ طُلَاةٌ کی جمع ہے بمعنے گردن)۔
كَانَ يَجُرُّ هُمُومَ الطِّلَاءِ۔ حضرت علیؓ لوگوں کو طلا کھلانے (یعنے انگور کا وہ شیرہ جو پکاتے پکاتے طلا کی طرح گاڑھا ہو گیا ہوتا ہے ڈوبتا جی جل کر ایک تہائی رہ جاتا۔ اصل میں طِلَاءُ اُس روغن کو کہتے ہیں جو اونٹوں پر ملا جاتا ہے یعنے تارکول یا ڈامر بعضے عرب لوگ شراب کو بھی طلا کہتے ہیں)۔
أَوَّلُ مَا يَنْكَفُّ الرِّسْلَامُ كَمَا يَنْكَفُّ الْإِدَاءُ ..... فِي شَرَابٍ يُقَالُ لَهُ الطِّلَاءُ۔ سب سے پہلے اسلام جس چیز میں اوندھا کیا جائے گا جیسے برتن اوندھا کیا جاتا ہے وہ ایک شراب میں ہو گا جس کو طلا کہیں گے (خواہ مخواہ اُس شراب کو حلال کرنے کے لئے اس کا نام طلا رکھ لیں گے حالانکہ وہ طلا نہ ہو گا بلکہ رقیق مسکر شراب ہو گی۔ طِلَاءِ تو رُوب کی طرح گاڑھا ہوتا ہے وہ حلال ہے جیسے حضرت علیؓ سے منقول ہوا)۔
إِنَّ لَهُ لَحَلَاوَةً وَإِنَّ عَلَيْهِ لَطُلَاوَةً۔ اُس کلام میں ایک شیرینی ہے اور ایک رونق اور تازگی ہے۔
مَنْ أَطْلَى أَوِ احْتَجَمَ۔ جو شخص نورہ لگائے (زیر ناف کے بال نکالنے کے لئے) یا پچھنے لگائے۔
فَأَطْلَى فِيهِ نَاسٌ۔ کچھ لوگوں نے اُن دنوں میں نورہ لگایا۔

لہ اس حدیث کو طَلَّى میں بیان کرنا غلط ہے۔

Marfat.com

مُطْلَق۔ بیمار قیدی جس کی رہائی کی امید نہ ہو۔
مَا فِيهِ طِلًى۔ اس میں کچھ لذت نہیں ہے۔
إِذَا زَادَ الظِّلُّ عَلَى الشِّلْكِ فَهُوَ حَرَامٌ جب طلا تہائی سے زیادہ باقی رہے یعنے دو تہائی سے کم جلا دیا جائے تو وہ حرام ہے۔
مَنْ عَرَفَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ وَاجِبَ حَقِّ إِمَامِهِ عَلَيْهِ فَضْلَ طَلَاوَةِ الْإِسْلَامِ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے جو کوئی امام کا واجب حق پہچانے گا اسی نے اسلام کی رونق پہچانی (یعنے بغیر معرفت امام کے ایمان کامل نہ ہوگا یہ المہید کی روایت ہے اُن کے مذہب میں توحید اور نبوت اور امامت اور معاد یہ سب اصول ایمان ہیں۔ اہل سنت اُمت کو اصول ایمان میں نہیں گنتے۔

باب الطاء مع الميم

طَمْثٌ۔ حیض آنا۔ ازالہ بکارت کرنا، چھونا، میل کچیل، فساد۔
حَتَّى حِضْنَا وَتَوَفَّ فَطَمِثْتُ۔ ہم سرف آئے وہاں مجھ کو حیض آگیا۔
طَمِثْتُ۔ ازالہ بکارت کی وجہ سے وہ خون آلود ہوگئی۔
طَامِثٌ۔ حیض والی عورت۔
اَلطَّامِثُ أَشْوَبُ مِنْ فَضْلِ شَرَابِهَا وَلَا أَبِيحُهُ أَنْ أَقْرَبَهَا۔ حائضہ عورت جو پانی پیئے اُس کا بچا ہوا پانی میں پی سکتا ہوں لیکن اُس سے وضو کرنا مجھ کو پسند نہیں ہے۔
طَمْحٌ۔ (۱) طِمَاحٌ یا طُمُوحٌ۔ بلند ہونا، تیز نظر کرنا، آنکھ اُٹھا کر دیکھنا، شرارت کرنا، لے جانا۔
تَطْمِيحٌ۔ اُٹھانا (جیسے اِطْمَاحٌ ہے)۔
طَامِحٌ۔ بلند۔
طَمَّاحٌ۔ حرص (جیسے طَمَّاعٌ ہے)۔
كُنْتُ إِذَا رَأَيْتُ رَجُلًا ذَا فَضْلٍ طَمَحَ بَصَرِي إِلَيْهِ۔ جب میں کسی مرد کو لباس پہنے ہوئے دیکھتی تو میری نگاہ اُس کی طرف لگ جاتی، یا اُس کے اوپر اٹھتی۔
فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ فَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ۔ آپ زمین پر گر پڑے آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئی تھیں (یہ اُس وقت کا قصہ ہے جب کعبہ کی تعمیر کے وقت آپ نے ازار اُٹھا کر پتھر لانے شروع کئے اللہ تعالیٰ کو ظہور نہ ہوا کہ نبوت سے پہلے بھی آپ کسی نازیبا بات کے مرتکب ہوں)۔
حَتَّى الرَّجُلُ أَنْ يَطْمَحَ بِبَوْلِهِ مِنَ السَّطْحِ بِالْهَوَاءِ۔ آپ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کوٹھے پر سے اپنا پیشاب ہوا میں اُڑائے (کیونکہ ایسا کرنے سے ممکن ہے کہ خود اُس پر اور دوسرے لوگوں پر پیشاب کی چھینٹیں اُڑیں)۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْأُفُقِ الطَّامِحِ۔ شکر اُس اللہ کا جس کے آسمان کا کنارہ بلند ہے۔
لَا يَرْتَدُّ إِلَيْكَ نَظَرُكَ بَصَرُكَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكَ۔ اپنی نگاہ اُس شخص کی طرف مت لگا جو تجھ سے بڑھا ہوا ہے (مال دولت اقبال اور حُسن و جمال میں) ایسا کرنے سے بچا رہے (کیونکہ ایسا کرنے سے دل میں ناشکری پیدا ہوتی ہے) ہمیشہ آدمی کو اُن لوگوں کی طرف دیکھنا چاہیئے جو اپنے سے کم ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ کا شکر پیدا ہو)۔
طُمُوحُ الْآمَالِ قَدْ خَابَتْ إِلَّا لَدَيْكَ۔ بڑی بڑی آرزوئیں پوری نہیں ہوئیں مگر وہ آرزوئیں جو تجھ سے کی جاتی ہیں (تو اُن کو پورا کرنے والا ہے)۔
طَمَحَتِ الْمَرْأَةُ فِي طَامِحٍ۔ یہ عورت مردوں کو گھورنے والی ہے۔
اَبُو الطَّمْحَانِ حَنْظَلَةُ الْقَيْنِيُّ۔ بنی قضاعہ کا شاعر ہے۔ جاہلیت اور اسلام دونوں دور پائے، ایک مرتبہ یہ

Marfat.com

تیر ہو گئے تھے، ان کی پیشانی کے بال کاٹ کر مشرکوں نے آزاد کر دیا۔

طَمْخَمَۃٌ تکبر، غرور، گھمنڈ۔

طَمْرٌ دفن کرنا، پوشیدہ کرنا، نیچے کی طرف کو دنا جیسے **طُمُوْرٌ** اور **طِمَارٌ**، بھر دینا، پھول جانا، زمین میں چلے جانا۔

طَمِّ فِیْ ضِیْ سِہٖ دانت میں بڑے زور کا درد ہونے لگا۔

طَمٌّ سوت جانا۔

تَطْمِیْرٌ لپیٹ دینا، پردے ڈال دینا۔

اِطْمَارٌ بوڑھا جانا، بوسیدہ کر کے جاذب پر چڑھ جانا۔

طَامِرٌ پستہ۔

طِمْرٌ پرانا، بوسیدہ کپڑا (اس کی جمع **اَطْمَارٌ** ہے)۔

طُوْمَارٌ کتاب کا بنڈل (اس کی جمع **طَوَامِیْرُ** ہے)۔

مَطْمُوْرَۃٌ وہ گڑھا جس میں غلہ رکھا جاتا ہے (اس کی جمع **مَطَامِیْرُ** ہے)۔

ھُوَ عَلٰی مِطْمَارِ اَبِیْہِ وہ اپنے باپ کی وضع پر ہے۔

مِطْمَارٌ پرانے کپڑے پہننے والے کو بھی کہتے ہیں۔

طُمْرَۃُ الشَّبَابِ عنفوانِ شباب، آغازِ جوانی، شروعِ جوانی۔

رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَیْنِ لَا یُؤْبَہُ لَہٗ کوئی کوئی پریشان، سرخاک آلودہ دو پرانے کپڑے پہنے ہوئے جس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

رَاٰنِیْ وَعَلَیَّ طِمْرَایَ مجھ کو پرانے پھٹے کپڑے پہنے دیکھا۔

فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ عِنْدِیْ الْعَظَائِمُ الْمُطَمِّرَاتُ بندہ عرض کرے گا پروردگار میرے بڑے بڑے بوشیدہ گناہ ہیں (جن کو میں جانتا ہوں اور تو ہی جانتا ہے) دوسرے بندوں کو معلوم نہیں ہیں (ایک روایت میں **مُطَمِّرَاتٌ** بکسرہ میم وصیغہ اسم فاعل ہے یعنی ہلاک اور تباہ کرنے والے گناہ)۔

مَنْ نَامَ تَحْتَ صَدَفٍ مَآبِلٍ وَھُوَ یَتَوَمَّلُ فَلْیُوَطِّنْ نَفْسَہٗ مِنْ طَمَارِ جو شخص کھجی ہوئی عمارت کے تلے (جس کے گرنے کا ڈر ہو) سو رہے اور توکل کا بہانہ کرے (یعنی یوں کہے کہ میرا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہے وہ بچائے گا) تو اس کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو بلندی سے نیچے گرا دے (یعنے اوپر کے بہاڑ عمارت سے نیچے گر پڑے اور توکل کا بہانہ کرے حالانکہ کوئی توکل کا مدعی ایسا نہیں کرتا پھر جب توکل کی وجہ سے وہ بلندی پر سے گرنا پسند نہیں کرتا تو جھکی ہوئی دیوار یا عمارت کے تلے سونا بھی اُس کو لازم نہیں ہے۔ اصل یہ ہے کہ ایسا شخص جو ہلاکت کے مواقع سے پرہیز نہیں کرتا اور اپنے آپ کو متوکل قرار دیتا ہے متوکل نہیں ہے بلکہ بے وقوف اور جاہل ہے توکل یہ ہے کہ آدمی ضروری اسباب جمع کر کے اندیشناک چیزوں سے حفاظت کرے اور اپنا سامان ہر طرح سے محفوظ کر کے پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اپنی تدبیر اور سامان اور اسباب پر نازاں نہ ہو یعنے دل میں یہ یقین رکھے کہ ہمارے سامان اور اسباب اور تدابیر سے کچھ نہ ہوگا، ہوگا وہی جو اللہ تعالےٰ چاہے گا یہ ایک ظاہری دلجمعی اور تسلی ہے)۔

اِذَا حَدَّثْتَ اَقْبِحِ الْمَطْمَرَ جب حدیث بیان کرے تو باپ کی ڈوری سیدھی کر دینے (یعنے وہ ڈوری جس سے معمار عمارت کو سیدھا کرتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ حدیث بیان کرتے وقت بڑی احتیاط کر کوئی لفظ کم و بیش نہ ہونے پائے)۔

وَاٰخِرُہٗ قَوِیٌّ مِنْ طِمَارٍ قَلِیْلٍ۔ اور ایک (یعنے حضرت مسلم بن عقیلؓ) بلندی پر سے گر رہے ہیں معقول ہو کر (ان زیادتی آپ کو بلندی پر سے گرا دینے کا حکم دیا تھا)۔

لَیْسَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ مَنْ خَالَفَکُمْ اِلَّا الْمَطْمَرُ تم میں اور تمہارے مخالفوں میں ایک باپ کی ڈوری ہے (اُس کی کمی اور بیلے لاہی معلوم ہو سکتی ہے)۔

Marfat.com

(طَمْسٌ) مٹ جانا، محو ہوجانا، تاریک پڑجانا، بے نور ہوجانا، بگڑجانا، دور ہوجانا، مٹا دینا، ہلاک کرنا، ڈھانپ لینا۔

اِنَّهٗ مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ۔ وہاں کی ایک آنکھ بالکل نہ دار ہوگی (یعنی ایک آنکھ کا مقام صاف ہموار ہوگا گویا وہاں آنکھ تھی ہی نہیں یا جڑسے غائب ہوگی نہ یہ کہ اُوپر اُٹھی ہوئی، یا پھوٹی ہوئی۔ دوسری روایت میں ہے کہ ایک آنکھ میں اُس کے پھلی ہوگی یعنے انگور کی طرح پھول ہوئی۔ شاید یہ دوسری آنکھ کا حال ہو۔ غرض اُس کی دونو آنکھیں بگڑی ہوئی اور عیب دار ہونگی۔ اللہ تعالےٰ کو اُس کی عاجزی اور بیچارگی دکھانا منظور ہوگی جو کوئی اپنا عیب دریافت نہ کرسکے وہ خدا کیونکر ہو سکتا ہے)۔

وَمَسِيْحِ سَوَاطَا ظَامِسًا۔ وہاں کا سراب (یعنے چمکتی ریت جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے) کبھی مٹ جائے گی کبھی پھر نمودار ہوگی (خطابی نے کہا صحیح طَامِيًا ہے یعنے بلند اور مرتفع)۔

طَمْسُ الْعَيْنِ۔ یہ ساحب بصارت (بینائی) کھو دیتا ہے (یعنی اُس کے زہر کی خاصیت یہ ہے کہ جب کسی کو دیکھے تو اُس کی بینائی جاتی رہتی ہے انہی سانپوں میں ایک سانپ ہے جس کو ناظر کہتے ہیں، اُس کی آنکھ جب کسی آدمی کی آنکھ سے مقابل ہوتی تو وہ مرتا)۔

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ۔ پروردگار اُن کے مالوں اور جائدادوں کو برباد کردے۔

نَطْمِسُ وُجُوْهًا۔ جب مونہوں کو مٹا کر گدیوں کی طرح صاف سپاٹ کردیں گے۔

اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهُمَا طَمْسَتَانِ نُوْرُهُمَا۔ حجر اسود اور مقام ابراہیم دونوں یاقوت سے (چمکتے ہوئے چلاؤں) اللہ تعالےٰ نے اُن کی چمک مٹا دی۔ (بعضوں نے کہا گناہوں کے اثر سے اُن کا نور مٹ گیا)۔

(طَمْطَمَةٌ) تیرنا۔

طَمْطَامُ۔ بیچ دریا، جہاں پانی بہت گہرا ہو۔

اِنَّهٗ لَفِيْ ظَمْطَامِ الْبَحْرِ مِنَ النَّارِ وَلَوْ لَا ذٰلِكَ لَكَانَ فِي الظَّمْطَامِ۔ ابوطالب دوزخ میں اُس جگہ ہیں جہاں آگ ٹخنوں تک ہے اگر میں نہ ہوتا (یعنے میری حمایت اور محافظت اُنھوں نے نہ کی ہوتی) تو بیچ دوزخ میں رہتے جہاں آگ بے انتہا گہری ہے۔

لَيْسَ بِفَخِذٍ طَمْطَمَانِيَّةٍ حِمْيَرِيَّةٍ۔ قریش قبیلے کے لوگوں میں حمیر والوں کی طرح تمتماہٹ نہیں ہے (یعنے لفظوں کا بگاڑنا اور عجمیوں کی طرح بات کرنا جیسے حمیر قبیلے والوں کی عادت ہے یہ بات قریش میں نہیں ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا حال تھا۔ اب تو قریش والوں کی عربی بگڑ گئی ہے اور صدہا عجمی الفاظ اُن کی زبان میں شریک ہوگئے ہیں بلکہ دوسرے قبائل کی زبانیں جو عرب کے دیہات اور جنگل میں رہتے ہیں بہ نسبت اُن کے کسی قدر درست ہیں)۔

(طَمَعٌ) یا طَمَاعٌ یا طَمَاعِيَةٌ۔ حرص کرنا، لالچ کرنا۔

مِطْمَاعٌ۔ بڑا حرص کرنے والا۔

مَطْمَعٌ۔ جس چیز کی طمع ہو۔

(طَمْلٌ) زور سے انکنا، لکیریں کرنا، خوب رنگنا، انتہا تک پہنچانا۔

اِطْمَالٌ۔ مٹا دینا۔

خَلَقَ اللّٰهُ الطَّمْلَ۔ اللہ نے ساری مخلوقات کو پیدا کیا۔

طِمْلٌ۔ بدکار، بے پرواہ آدمی۔

(طَمُّ) ڈھانپ لینا، غالب ہونا (جیسے طُمُوْمٌ) بہت ہونا، مرنڈنا، کترنا۔

طَمِيْمٌ اور طَمٌّ۔ جلدی کرنا، چلدینا، آہستہ دوڑنا۔

تَطْمِيْمٌ۔ ایک شاخ پر کترنا۔

اِطْمَامٌ۔ کانٹے کا وقت آجانا۔

طَامَّةٌ۔ آفت، مصیبت، اور قیامت۔

Marfat.com

خَرَجَ وَقَدْ طَمَّ شَعْرَهٗ۔ اپنے بال کتر کر نکلے۔

اِنَّہٗ لَرَأْسُ مَطْمُوْمِ الرَّأْسِ۔ سلمان فارسیؓ کو دیکھا اُن کے بال کترے ہوئے تھے۔

وَعِنْدَہٗ رَجُلٌ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ۔ اُن کے پاس ایک شخص تھا جس کے بال کترے ہوئے تھے۔

رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمٌ۔ ایک سانولا شخص جو بال کتروایا ہوا تھا۔

لَا تَطَأُ امْرَأَۃٌ اَوْ صَبِیٌّ فَتَسْمَعُ کَلَامَکُمْ کوئی عورت یا بچہ تمہارے بیہودہ کلام سے پریشان نہ کیا جائے۔

مَا مِنْ طَامَّۃٍ اِلَّا وَوُقُوْعُہَا آتِیَۃٌ۔ ہر ایک آفت سے ایک دوسری آفت بڑھ چڑھ کر ہے۔

طَامَّات۔ صوفیہ کی وہ باتیں جو قرآن یا حدیث کی تفسیر میں ظاہری معنی چھوڑ کر بنائی جاتی ہیں (یہ ایک بدعت ہے جو صحابہ اور تابعین کے زمانہ کے بعد اسلام میں پیدا ہوئی اور اب تک جاری ہے جاہل اور بد دین فقیر اپنے آپ کو واصل الی اللہ اور حقائق دان قرار دے کر قرآن کی آیتوں اور حدیثوں کے وہ معنی بیان کرتے ہیں جن کو لغت اور عرف سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ وہ صحابہ اور تابعین سے ماثور ہیں تمام اہل بدعت اسی بلا میں مبتلا ہیں)۔

ثَلٰثٌ مِنْ اِعْتَادَہُنَّ لَمْ یَدَعْہُنَّ طَمُّ الشَّعْرِ وَنِکَاحُ الْاَمَۃِ وَتَسْوِیْدُ الثَّوْبِ۔ تین باتوں کی جو کوئی عادت کرے گا تو پھر اُن کو نہ چھوڑے گا، ایک تو بال کترنا، دوسرے لونڈیوں سے صحبت کرنا، تیسرے کپڑا اٹھا نا (رکوع میں جاتے وقت)۔

جَآءَ بِالظِّرْبِ وَالتَّمْرِ۔ بہت مال لے کر آیا۔

(طَمْنٌ) یا مَطْمَئِنٌّ۔ تھما ہوا سا اَن، نرم، ملائم نشیبی زمین۔

طَمَأْنَۃٌ۔ جھکانا، ساکن ہونا۔

نَطَامُنٌ۔ جھکنا۔

اِطْمِئْنَانٌ۔ سکون اور قرار۔

طُمَأْنِیْنَۃٌ۔ الطمینان اور سکل۔

مُطَامَنَۃٌ۔ ساکن کرنا۔

(طُمُوْحٌ) یا طَمْحٌ۔ بلند ہونا، بھر دینا، لمبا ہونا، بھر جانا۔

مَا طَمَا الْبَحْرُ وَقَامَ تَعَارٌ۔ جب تک سمندر بھرپور رہے۔ اور تعار (ایک پہاڑ کا نام ہے) کھڑا رہے۔

طَمَحَ الْمَرْأَۃُ بَرَّ وَجَہَا۔ عورت نے اپنے خاوند سے شرارت کی۔

بَابُ الطَّاءِ مع النُّون

(طَنْنٌ) مثم کرنا۔

طَنَانٌ۔ سیہ میں کچھ ہونا جس کے نکالنے میں مثم کرنا۔

اِطْنَانٌ۔ مائل ہونا، جان باقی نہ چھوڑنا، فوراً مر ڈالنا۔

(طَنَبٌ) بیڑا ہونا، لمبا ہونا۔

تَطْنِیْبٌ۔ طنابیں کھینچ کر باندھنا، اقامت کرنا، آواز کرنا۔

اِطْنَابٌ۔ مبالغہ کرنا، طول کرنا، ایک کے پیچھے ایک جانا، دور تک جانا۔

مَا بَیْنَ طُنُبَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَحْوَجُ مِنِّیْ اِلَیْہَا۔ مدینہ کے دونوں کناروں میں مجھ سے زیادہ کوئی اُس کا محتاج نہیں ہے۔

اِنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَیْسٍ خَرَجَ مَعَ امْرَأَۃٍ عَلٰی حِلْمِہَا فَرَدَّہَا عُمَرُ اِلٰی اَطْنَابِ بَیْتِہَا۔ اشعث بن قیس نے ایک عورت سے نکاح کیا اس شرط پر کہ جو مہر وہ اس کو دوں گا۔ حضرت عمرؓ نے اُس کو اُس کے خاندان کی طنابوں کی طرف پھیرا (یعنے مہر مثل دلایا جو اُس کے خاندان کی دوسری عورتوں کا تھا)۔

مَا اُحِبُّ اَنَّ بَیْتِیْ مُطَنَّبٌ بِبَیْتِ مُحَمَّدٍ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ خُطَایَ۔ مجھ کو یہ پسند نہیں ہے کہ میرے گھر کی

Marfat.com

طلائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے لگی ہوں (یعنی میرا گھر آپ کے گھر سے ملا ہوا ہو) میں تو اپنے قدموں کا اُن اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں (یعنے دور سے سجدہ آنے کا)۔

طَنَّ عَنْ بِطَنٍ فُسْطَاطٍ - جو کوئی خیر کی طناب میں ایک کر پھیلا۔

اَطْنِبُوْا فِی الْکَلَامِ وَ اَطْنِبُوا السَّیْرَ - گفتگو میں مبالغہ کرو اور چلنے میں (عرب لوگ کہتے ہیں **اَطْنَبَتِ الرِّیْحُ**) جب گرد و غبار کے ساتھ تیز ہوا چلے۔

اِذَا اَثْبَتَ الْعَمُوْدَ نَفَعَتِ الْاَطْنَابُ وَالْاَوْتَادُ - جب ڈیرے کے بیچ کا ستون جما ہوا رہے تو طنابیں اور میخیں کام دیتی ہیں (اگر بیچ کا ستون ہی ہٹا رہے یا اکھڑ جائے تو پھر طنابیں اور میخیں اور پردے کیا کام آتے ہیں وہ سب بیکار ہوں گے گر جائیں گے)۔

طَنْبُوْرٌ - طنبورہ، جو ایک مشہور باجا ہے (یعنی ستار)۔

طَنْجَۃٌ - ایک شہور ہے شمالی افریقہ میں آباد ہے جبل طارق کے پاس، اس کے شمال میں بحر اوقیانوس اور جنوب میں ملک مغرب ہے۔ مشہور بندرگاہ ہے۔

طَنَفٌ - تہت لگنا۔

طَنَافَۃٌ اور طُنُوْفَۃٌ اور طَنَفٌ - بامن خراب ہونا، بدبودار، اور کبور بامن۔

تَطْنِیْفٌ - تہت لگانا۔

اِطْنَافٌ - زاہد اور متقشف کرنا۔

تَطَنُّفٌ - ڈھانپ لینا، کسی قوم پر بوجھ کر اسے گھیر لینا۔

تَطْنِیْفٌ - جس پر تہمت لگائی گئی ہو (یعنے متہم) اور جو کم خوراک ہو اور بدبامن۔

طَنَفٌ یا طَنَفٌ - مچھر، پہاڑ کی چوٹی، کانس ہونا۔

کَانَ مُتَطَنِّفًا اِذَا ذَھَبَ الرَّجُلُ مِنْھُمْ کُلَّ طَنَفٍ یَلْتَمِسُ اَوْ یَطْلُبُ اَوْ مِنْہُ اِذَا قَتَلَ - نصاریٰ کا قاعدہ تھا کہ جب کوئی اُن میں سے درویش ہو جاتا (تارک الدنیا

نیچ یا مالک) پھر اُس کے بعد بدکاری کرتا (زنا، لواطت وغیرہ) تو اُس کو قتل ہی کر ڈالتے (اُس سے کم کی سزا نہ دیتے کیونکہ درویش بن کر اور لوگوں میں اپنا تقویٰ اور پرہیزگاری جتا کر پھر بدکاری کرنا، یا غیر عورت پر دست درازی کرنا انتہا درجہ کی بے ایمانی اور بدمعاشی ہے)۔

طَنْفَسَۃٌ - خوش خلقی کے بعد بدخلق ہو جانا، بہت کپڑے پہننا۔

طَنْفَسَۃٌ اور طُنْفُسَۃٌ اور طُنْفِسَۃٌ اور طُنْفِسَۃ - بچھونا، کپڑا، بوریا، جس کا عرض ایک ہاتھ کا ہو (نہایہ میں ہے کہ **طُنْفِسَۃ** وہ بچھونا جس کا سرا باریک ہو) یعنی حاشیہ دار اُس کی جمع **طَنَافِسُ** ہے۔

عَلٰی طُنْفِسَۃٍ خَضْرَاءَ عَلٰی کَیْدِ الْبَحْرِ - ایک سبز کملی پر دریا کے بیچ و بیچ۔

اَرٰی طُنْفُسَۃً - میں ایک حاشیہ دار کملی دیکھتا ہوں۔

کَانَ اُبَیٌّ یُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَۃِ یَجْعَلُھَا عَلَی الطُّنْفُسَۃِ - میرے باپ ایک سجدہ گاہ، جائے نماز، چھوٹے بوریے، پر (جس پر منہ اور دونوں ہاتھ آتے) نماز پڑھتے اُس کو کملی یا چادر پر بچھا لیتے۔

طَفْسٌ - میل پھیل۔

رَجُلٌ طَفِسٌ - میلا کچیلا آدمی۔

طَنْطَنَۃٌ یا طَنْطِنَۃٌ - آواز، گونجی یا ناقوس کی آواز دینا، بھنبھنانا، بجنا، مرجانا۔

تَطْنِیْنٌ - آواز دینا۔

اِطْنَانٌ - کاٹ ڈالنا۔

طُنٌّ - تازہ، سرخ، پختہ، شیریں کھجور۔

طِنٌّ - بدن، آدمی کا جسم۔

اَلطِّنِّیُّ - بڑے ڈیل ڈول کا آدمی۔

قَصِیْدَۃٌ طَنَّانَۃٌ - بڑا مشہور و معروف قصیدہ۔

ضَرَبَہٗ فَاَطَنَّ قَحْفَہٗ - حضرت علیؓ نے اُس کو ایسی مار

Marfat.com

لگائی کہ اُس کے کھوپڑی میں سے آواز نکلی۔ (یعنے ہڈی کٹنے کی)۔

طَنِیْنٌ۔ سخت چیز کی آواز، جیسے گھنٹے وغیرہ کی۔

صَمَمْتُ یَوْمَ بَدْرٍ بِخَوْضِ اِبْنِ جَوَّلٍ فَلَمَّا اَکْتَنَفَنِیْ حَمَلْتُ عَلَیْہِ وَضَرَبْتُہٗ ضَرْبَۃً اَطَنَّتْ قَدَمَہٗ بِنِصْفِ سَاقِہٖ فَوَاللّٰہِ مَا اَسْتَیْقَنْتُھَا حِیْنَ طَاحَتْ اِلَّا الْوَاۤحَۃَ تَطِنُّ مِنْ رَقْوَۃِ صَفْحَۃِ النَّوَاۤی۔ (حاذ بن جموحؓ کہتے ہیں) بدر کے دن میں ابوجہل کے طرف پکا جب مجھ کو موقع ملا تو میں نے اُس پر حملہ کیا اور ایک ضرب ایسی لگائی کہ اُس کا پاؤں آدھی پنڈلی سے کاٹ ڈالا۔ خدا کی قسم جب اُس کا پاؤں کٹ کر گرا تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے گٹھل موسلی کے تلے سے اُڑ جاتی ہے۔ (وَرَقْوَۃٌ گٹھل پھوڑنے کا آلہ)۔

نَحْنُ نَطُنُّ۔ ہم کس پر گمان کرتے ہو۔ (ایک روایت میں طاعونِ عمجو سے منقول ہے جیسا آگے آئے گا)۔

لَمْ یَکُنْ عَلِیٌّ یَظُنُّ فِیْ قَتْلِ عُثْمَانَ۔ حضرت علیؓ پر حضرت عثمانؓ کے قتل کا کسی کو گمان نہ تھا بلکہ آپ نے تو حضرت عثمانؓ کے بچانے کی یہاں تک ہو سکا کوشش کی۔

(طَلْحٌ) درخت کے پھل چننا، خریدنا، بدکاری کرنا، بدکاری پر قائم رہنا، بچھو کے زہر سے اچھا ہو جانا۔

تَطْلِیْحٌ۔ علاج کرنا، داغ دینا۔

اِطْلَاحٌ۔ بدکاری کے جانا، زہر کا قاتل ہونا۔

عَمَدْتُ اِلٰی سَیْفٍ لَا یَطِنُّ۔ میں نے ایسا زہر لیا جو باقی نہیں رکھتا جس سے کوئی بچ نہیں سکتا (یعنے ہم قاتل زہر ہلاہل)۔ (عرب لوگ کہتے ہیں دَمَاہُ اللّٰہُ یَا فَمٰی لَا تَطِنُّ۔ اللہ تعالیٰ اُس کو ایسے سانپ سے ڈسوائے جو زندہ نہیں چھوڑتا اُس کا کاٹا ہوا بچ نہیں سکتا)۔

بَابُ الطَّاءِ مَعَ الْوَاوِ

(طُوْبٰی) پکی اینٹ، توبہ۔

طُوْبَجِیٌّ۔ توپ چلانے والا، گولنداز۔

طُوْبٰی۔ بہشت کا نام ہے، یا بہشت کے ایک درخت کا جو بہت بڑا ہے۔

اِنَّ الْاَرْسَلَامَ بَدَاَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ۔ اسلام کا دین غربت کے ساتھ شروع ہوا اور پہلے غریب غریب لوگ کمزور مسلمان ہوئے تھے) اور پھر (ایک زمانہ میں) ایسا ہی غریب ہو جائے گا (غریبوں میں دین رہ جائے گا امیر اور مالدار لوگ دین کی پرواہ نہ کریں گے)، تو غریبوں کے واسطے خوبی ہے (یعنے بہشت ہے یا خوبی سے خوشی اور مبارکباد ہی مراد ہے جیسے اگلی حدیث میں ہے طُوْبٰی لِلشَّامِ لِاَنَّ الْمَلَاۗئِکَۃَ بَاسِطَۃٌ اَجْنِحَتَھَا عَلَیْھَا۔ شام کے رہنے والوں کو خوشی ہو کیونکہ فرشتے اپنے پر اُس پر پھیلاتے ہوئے ہیں)۔

طُوْبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَّا یَرَانِیْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات بار یہ فرمایا، مبارکباد ہی ہے اُس شخص کو جس نے مجھ کو نہیں دیکھا (اور پھر مجھ پر ایمان لایا)، یہی نبوت کی تصدیق کی)۔

(طَوْحٌ) ہلاک ہونا، یا ہلاکت کے قریب ہونا، پریشان سرگردان پھرنا، بے قصد نکل جانا، نشانہ پر نہ پڑنا۔

تَطْوِیْحٌ۔ گمراہ کرنا، اِدھر اُدھر ڈہر لینا، کڈھی سے مارنا، ایسے ملک میں بھیجنا جہاں سے پھر نہ آسکے، ہوا میں ڈالدینا۔

طَوْحَۃٌ بِہٖ۔ اُس کو ایسے میدان میں بھیجا جہاں ہلاکت ہے۔

طَوْحَۃُ الطَّوَاحِیْ۔ اُس کو آفتوں نے پھینک مارا۔

لہ یا یہ معنی ہیں کہ اسلام پر دیسیوں کی سی حالت میں شروع ہوا اور اس کی پھر یہی حالت ہو جائے گی یعنی اجنبی کی طرح ہو جائے گا۔ ہزاروں میں چند ہی ایمان والے ہوں گے جو پردیسیوں کی طرح ہوں گے۔ سوا ان ۱۲

۲ پر دیسیوں کو مبارکباد ہو ۱۲ منہ

Marfat.com

طَوَحَتْ بِیْ طَوَاحِیْ الزَّمَنِ۔ مجھ کو زمانہ کے حادثوں نے اِدھر اُدھر پھینک مارا۔

مُطَاحَۃٌ۔ پھینک مارنے کا مقام (اس کی جمع مَطَاوِحُ ہے)۔

نَمَارَمَی مَوْطِنًا اَکْثَرَ مُحَفَّاسًا قِطَاطًا وَّنَفًا طَاحِنًا۔ جنگ یرموک سے زیادہ کسی مقام میں گرمی ہوئی کھوپڑیاں اور کٹے ہوئے پنجے نہیں دیکھے (یعنے اس جنگ میں بہت کثرت سے لوگ مارے گئے)۔

(طَوٰی) ثُلَاثِیْ۔ ثابت رہنا، جمے رہنا۔

تَطْوِیْدٌ۔ گھومنا۔

اِطْیَادٌ۔ ہوا میں چڑھ جانا۔

ذٰلِکَ طَادٌ مُّرِیْفٌ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ ایک بلند پہاڑ تھے (یعنے صاحب عزم اور ہمت ثابت الارادہ)۔

طَادٌ۔ بھاری۔

مَطَادٌ۔ دور میدان۔

مُطَوَّدٌ۔ دور۔

بِنَاءٌ مُّنْطَادٌ۔ عالی شان عمارت۔

(طَوْرٌ)۔ نزدیک ہونا، حالت اور ہیئات اور شکل۔

طَوْرًا بَعْدَ طَوْرٍ۔ بار بار۔

اَلنَّاسُ اَطْوَارٌ۔ آدمی مختلف طرز کے ہیں، کسی وضع کے جاتے ہیں کسی طرح کے۔ اپنے انداز سے بڑھ گیا۔

قَاتَ اللّٰہُ اَطْوَارَ الْمُلْحِدِیْنَ۔ زمانہ نے زنادقہ کے رنگ بدلا رہتا ہے (کبھی خوشی، کبھی رنج، کبھی تونگری کبھی مفلسی کبھی تندرستی کبھی بیماری)۔

تَطَوَّحَ۔ طَوَحَ۔ اپنی حالت سے آگے بڑھ جانے (یعنے اُس میں جوش آنے لگے، نشہ پیدا ہو جائے)۔

وَاللّٰہِ لَا اَطْوِیْ رُبَّہٗ مَا سَھِرَ سَھِیْرٌ۔ خدا کی قسم جب تک کوئی رات کو داستان کہنے والا داستان کہتا رہے میں اس کے نزدیک نہیں جانے کا (یعنی قیامت تک کبھی اُس کے قریب نہیں جاؤں گا)۔

طُوَاد۔ ایک مشہور پہاڑ ہے جزیرہ نما سینا کے جنوب میں جس پر اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا۔

طَوْدِی۔ وحشی پرندہ، یا وحشی آدمی۔

لَقِیَ مِنْہُ الْاَطْوَادِیْنَ۔ اُس سے آفتیں اُٹھائیں۔

بَلَغَ فِی الْعِلْمِ اَطْوَدِیْہِ۔ علم کی دونوں حدوں تک پہنچ گیا (اوّل اور آخر تک)۔

خَلَقَکُمْ اَطْوَارًا۔ ہم کو مختلف شکلوں اور وضعوں میں بنایا۔ کبھی درخت تھے پھر پھل ہوئے پھر نطفہ ہوئے پھر علقہ پھر مضغہ پھر انسان بچے پھر جوان پھر بوڑھے۔

اَطْوَارُ سَبْعَۃ۔ سات چیزیں ہیں صوفیہ کے نزدیک طبع، نفس، قلب، روح، سر، خفی، اخفیٰ۔ بعضوں نے چھ لطیفے بیان کئے نفس، قلب، روح، سر، خفی، اخفیٰ ان کو لطائف ستہ کہتے ہیں۔

کَانَتْ قِرَاءَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ طَوْرًا وَّیَخْفِضُ طَوْرًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو اس طرح پڑھتے کبھی آواز کو بلند کرتے کبھی پست۔ (کبھی بہتری نمازیں بھی آپ ایک آدھ آیت پکار کر پڑھ دیتے)۔

(طَوِیَ) خوبصورت ہونا، تازہ ہونا، روندنا۔

تَطْوِیَۃٌ۔ لپیٹنا، آراستہ کرنا۔

تَطَوُّسٌ۔ آراستہ ہونا

طَاوُوْسٌ۔ مور (جو مشہور پرندہ ہے، اس کی تصغیر طُوَیْسٌ ہے)۔

طَاسٌ۔ گلاس پانی پینے کا۔

طُوَیْسٌ۔ ایک منحوس شخص کا نام تھا۔ جس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اُس رات کو وہ پیدا ہوا، اور جس دن حضرت ابوبکر صدیقؓ فوت ہوئے اُس دن اُس کی دودھ چھڑائی ہوئی اور جس دن حضرت عمرؓ فوت ہوئے

لہ اس کا پورا نام جیسے طویس تھا ۱۲

Marfat.com

اُس دن بالغ ہوا اور جس دن حضرت عثمانؓ قتل ہوئے اُس دن اُس کی شادی ہوئی اور جس دن امام حسینؓ شہید ہوئے اُسی دن اُس کا لڑکا پیدا ہوا۔ اسی لئے عرب لوگ کہتے ہیں اَشْأَمُ مِنْ طُوَيْسٍ۔ یعنے طویس سے بھی زیادہ شوم اور منحوس۔

اَلطَّاءُوْسُ يَدْعُوْ بِالْوَيْلِ لِخَطِيْئَتِهٖ۔ مور اپنے گناہ کے وجہ سے ہائے خرابی کہا کرتا ہے (گناہ یہ ہے کہ شیطان کو سانپ کی صورت میں اُتھار کر بہشت میں لے گیا تھا)۔

طُوْس۔ ایک مشہور شہر ہے خراسان میں جہاں امام رضاؑ کا مزار ہے اس کو مشہد مقدس بھی کہتے ہیں۔ ہارون الرشید کی قبر بھی یہیں ہے۔ پہلے اس کا نام طابران تھا۔ مسلمانوں نے اسے ۳۱ھ میں فتح کیا۔

(طَوْشٌ) عقل جاتی رہنا۔

تَطْوِيْشٌ۔ ادائے قرض میں ٹال مٹول کرنا۔

طَوَاشِيْ۔ خنث، غلام، جو امیروں اور بادشاہوں کی خدمت میں رہتے ہیں یعنے خوجے۔

طَاشَ لُبِّيْ۔ میری عقل جاتی رہی۔

طَاشَ عَقْلِيْ۔ میری عقل گم ہوگئی (یعنے شدت غیظ اور غضب سے)۔

(طَوْعٌ) تابعدار رہنا، کشادہ ہونا۔

تَطْوِيْعٌ۔ تابعدار کرنا، آسان کرنا، رخصت دینا۔

مُطَاوَعَةٌ۔ موافقت کرنا، اطاعت کرنا۔

اِطَاعَةٌ۔ تابعداری کرنا۔

تَطَوُّعٌ۔ تابعدار بننا، زیادہ کرنا، احسان کرنا، نفل نماز پڑھنا، یا اور کوئی نفلی کام کرنا جو واجب نہ ہو مثلاً صدقہ وغیرہ۔

اِنْطِيَاعٌ۔ تابعدار ہونا۔

اِسْتِطَاعَةٌ۔ طاقت، قوت، قدرت۔

اَلثَّلَاثُ الْمُهْلِكَاتُ شُحٌّ مُطَاعٌ وَّ هَوًى مُتَّبَعٌ وَّ اِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ۔ تین باتیں جو ادمی کو تباہ کرنے والی ہیں وہ یہ ہیں لالچ جس کی پیروی کیجائے اور خواہش جس کی پیروی کی جائے (تابعداری) اور آدمی کا اپنے آپ کو اچھا سمجھنا۔ (یعنے عجب اور غرور)۔

فَاِنْ هُوَ طَاعَ لَكَ بِذٰلِكَ۔ پھر اگر وہ اس بات میں تیری اطاعت کریں (یہ بات مان لیں)۔

طَاعَةٌ اور اَطَاعَةٌ۔ کے ایک ہی معنی ہیں بعضوں نے کہا طَاعَةٌ یہ ہے کہ خوشی کے ساتھ اطاعت کی اور اَطَاعَةٌ عام ہے۔

لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ۔ اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں کرنی چاہیئے (حاکم ہو یا بادشاہ، باپ ہو یا ماں، اُستاد ہو یا پیر یا مرشد یا شیخ مجتہد ہو یا امام) اللہ کی اطاعت سب پر مقدم ہے اُس کے حکم کے خلاف کسی کی سُننی چاہیئے اور پیغمبر کی اطاعت خود اللہ کی اطاعت ہے)۔

لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوْقِ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ۔ کسی مخلوق کی اطاعت خالق کی نافرمانی میں نہیں کرنی چاہیئے۔

اَلْمُطِيْعُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ جو مومن تبرعاً نیک کام کرتے ہیں (یعنے وہ نیکیاں بجالاتے ہیں جو اُن پر واجب نہیں ہیں مثلاً علاوہ فرض زکوٰۃ کے نفل صدقہ اور خیرات دیتے ہیں)۔

اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ۔ مگر یہ کہ تو نفل طور پر کرنا چاہے (یعنے فرض نماز ہی پانچ نمازیں ہیں اسی طرح فرض روزے صرف رمضان کے روزے ہیں ان کے سوا نماز ہمیشہ وہ نفل ہے اگر تیرا جی چاہے تو کر)۔

لَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ۔ تن آسانی اور عیش و راحت کے ساتھ علم حاصل نہیں ہو سکتا (دیکھو علم

لہ مثلاً مال کی ایسی محبت ہو کر تعلقداروں کا حق ادا نہ کرے کالامنہ

Marfat.com

حاصل کرنے کے لئے محنت اور مشقت اور اپنے اوپر تکلیف گوارا کرنی چاہیئے)۔

فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا عَنْكَ فَقَالَ عَلِيٌّ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ (حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کو نصیحت کی اُنھوں نے کہا مجھ کو معاف کرو رہنے مجھ کو نصیحت کرنا چھوڑ دو معاف رکھو) حضرت علیؓ نے کہا میں مجھ سے نہیں ہو سکتا کیونکہ حکام کو نصیحت کرنا اور دین کے حکم کو شائع کرنا فرض اور لازمۂ اسلام ہے)۔

فَأْتِنِي بِمَا أَسْتَطِيعُ۔ تم سے جتنا ہو سکے اُس میں سے اتنا بجالاؤ (کیونکہ طاقت سے زیادہ اللہ تعالےٰ کسی کو تکلیف نہیں دیتا)۔

فَلَقِّنِّي مَا أَسْتَطِيعُ۔ جہاں تک تجھ سے ہو سکے مجھ کو سکھلا۔

وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا أَسْتَطِيعُ۔ میں تیرے عہد اور وعدے پر جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے قائم ہوں (رہنے پورا قیام تو مجھ سے نہیں ہو سکتا، گویا اپنی عاجزی اور تقصیر کا اقرار ہے)۔

لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا۔ تجھ سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا (کیونکہ میں ایسی باتیں بحکم الٰہی کیا کرتا ہوں جو ظاہر میں بُری اور خلافِ شرع اور مروّت معلوم ہوتی ہیں مگر حقیقت میں بُری نہیں ہیں اس لئے کہ بحکم خداوندی کی جاتی ہیں)۔

لَا تَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ تَفْرَحَ۔ ہم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ مال دولت دنیا کے سامان زینت پر خوشی نہ کریں۔

مُسْلِمِينَ طَائِعِينَ۔ مسلمان بخوشی بالجبار۔

لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ۔ اس وقت تو مجھ کو یہ ممکن نہیں کہ کچھ آیتیں قرآن کی یاد کرلوں (کیونکہ نماز کا وقت آن پہنچا ہے اتنی جلدی سے کیونکر قرآن یاد ہو سکے گا۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ قرآن کا کوئی حصہ

میں ایسا یاد نہیں کر سکتا جس کو وظیفہ کے طور پر رات دن پڑھتا رہوں)۔

تَطَاوَعَا۔ دونوں متفق رہو اختلاف نہ کرو۔

مُنْطَاعٌ لِأَمْرِكَ۔ اُس کا بجالانا۔

لَوْ أَطَاعَ اللّٰهُ النَّاسَ فِي النَّاسِ لَوَرِثَ كُلُّ النَّاسِ۔ اگر اللہ تعالےٰ لوگوں کی خواہش لوگوں کے باب میں مان لیتا تو پھر (دنیا میں) لوگ بھی نہ رہتے (سب فنا ہو جاتے دنیا ویران ہو جاتی کیونکہ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی تباہی کی خواہش رکھتا ہے)۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْطَعْ فِينَا مَسَافِرَنَا۔ یا اللہ کسی مسافر کی دعا ہمارے باب میں مت قبول فرما۔

لَكَ مِطْوَاعًا۔ اپنا تابعدار بنا دے۔

قَالَ الْبَيْضَوِيُّ لَا فِي عَبِيدِ اللّٰهِ النَّاسُ مَجْبُورُونَ قَالَ لَوْ كَانُوا مَجْبُورِينَ لَكَانُوا مَعْذُورِينَ قَالَ فَفُوِّضَ إِلَيْهِمْ قَالَ لَا قَالَ فَلِمَا هُمْ قَالَ عَلَيْهِمْ فَيَفْعَلُ مَا يُحَصِّلُ فِيهِمْ أَلَةَ الْفِعْلِ فَإِذَا فَعَلُوا كَانُوا مَعَ الْفِعْلِ مُسْتَطِيعِينَ۔ بصریؒ نے امام جعفر صادقؒ سے پوچھا کیا لوگ مجبور ہیں (جیسے جبریہ مذہب والوں کا قول ہے) فرمایا اگر مجبور ہوتے تو پھر بالکل معذور ہوتے (اور عذاب محض ظلم ہوتا) بصریؒ نے کہا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے کاموں کا اُن کو مختار کر دیا ہے (جیسے قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے) فرمایا نہیں (بصریؒ نے کہا پھر کیا ہے، فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے علم میں (ازل سے) یہ تھا کہ فلاں شخص فلاں کام کرے گا تو اُس فعل کا سامان اُسی میں پیدا کر دیا اس لئے فعل کے وقت وہ قادر ہوتا ہے (مطلب یہ ہے کہ فعل سے پہلے بلکہ اُس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ اپنے بندے میں استطاعت پیدا کر دیتا ہے اور اُسی استطاعت کے ساتھ وہ فعل کرتا ہے اس لئے ثواب اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے)۔

Marfat.com

معتزلہ کہتا ہے کہ یہ مسئلہ قدر کا ہے جس کا سمجھنا نہایت دقیق ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس میں بحث کرنے سے منع فرمایا ہے ذرا سے بہکے پھیر میں آدمی گمراہ ہو جاتا ہے اس لئے تقدیر پر ایمان لانا اور اُس میں زیادہ غور اور بحث نہ کرنا یہی طریقہ اسلم ہے۔

مَنْ اَطَاعَ رَجُلًا فِیْ مَعْصِیَۃٍ فَقَدْ عَبَدَہٗ۔ جس نے گناہ کے کام میں کسی کی پیروی کی اُس نے اُس کی پرستش کی۔ یہ مضمون قرآن میں بھی ہے وَاِنْ اَطَعْتُمُوْھُمْ اِنَّکُمْ لَمُشْرِکُوْنَ۔ یعنی اگر تم نے اُن کی اطاعت کی تو تم مشرک ہو گے کیونکہ تم نے اُس کو اللہ اور اُس کے رسول پر مقدم سمجھا اللہ اور رسول نے تو اُس کام سے منع فرمایا تھا لیکن اُس نے اُن کی ممانعت کا خیال نہ کیا اور اپنے گرو یا پیر یا مُرشد کی بات مانی گویا اُس نے شرک کیا۔

اَللّٰھُمَّ اِنْ حَمَیْنِیْ بِطَوَاعِیَتِیْ اِیَّاکَ وَطَوَاعِیَۃِ رَسُوْلِکَ۔ یا اللہ مجھ پر اپنا اور اپنے پیغمبر کا بعد اربنا کر رحم فرما۔

طَوْفٌ۔ طَوَافٌ۔ باتخانے کے لئے جانا، اِرد گرد پھرنا (جیسے طَوْفٌ اور طَوَافٌ ہے)۔ ملکوں کی سیر کرنا۔

تَطَوُّفٌ۔ طواف کرنا (جیسے تَطَوُّفٌ اور اِسْمٌ مُتَطَوَّفٌ طواف کرنا ہے)۔

اِطَافَۃٌ۔ نزدیک ہونا۔

اِطَافٌ۔ باتخانے کے لئے جانا۔

طَائِفٌ۔ ایک مقام ہے، مکہ کے قریب تین منزل پر جنوب مشرق میں بڑا نہایت سرسبز و شاداب مقام ہے۔ مکہ کو بھل یہیں سے جاتے ہیں۔ یہاں کے انگور اور منقے ضرب المثل ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ شام کے ملک کا ایک ٹکڑا تھا جس کو حضرت جبرئیل نے اُٹھا کر مکہ کے گرد پھرا کر اس کو مکہ کے قریب رکھ دیا اس لئے اس کا نام طائف پڑا، اور اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی۔ اُنھوں نے دعا کی تھی کہ وادی غیر ذی زرع میں اُنھوں نے اپنی کچھ اولاد کو بسایا ہے یعنی کعبہ والوں کو میوے کھلا حالانکہ وہاں کچھ پیدا نہیں ہوتا۔ تمام عمدہ میوے طائف سے آتے ہیں۔

اِنَّمَا ھِیَ مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْکُمْ وَالطَّوَّافَاتِ۔ بلی نہیں تو تمہارے خدمتگاروں میں سے ہے جو رات اور دن تم پر پھرتے رہتے ہیں (اس لئے اُن کا جھوٹا پاک ہے کیونکہ اگر اس کا جھوٹا حرام ہو جائے تو مشکل پڑ جائے)۔

لَقَدْ طُفْتُ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ۔ تم نے بھی کوئی رات خوب پھرایا۔

مَنْ یَّعِدُ بِیْ طَوْفًا اَوْ تَحْمِلُہٗ عَلٰی فَرَسِھَا۔ (جاہلیت کے زمانہ میں عورت ننگی ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتی اور کہتی) کون مجھ کو طواف کی چھدی دیتا ہے (یعنی مقبول جس کو وہ اپنی شرمگاہ پر ڈال لیتی۔ جمع الجمار ہیں یہ کہ جاہلیت کے زمانہ میں مرد بھی ننگے ہو کر طواف کرتے اور اپنے کپڑے زمین پر پھینک دیتے لوگ اُن کو کھندلتے رہتے یہاں تک کہ گل سڑ جاتے)۔

طَافَ بِالْبَیْتِ۔ خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ یعنی اُس کے گرد گھوما (یہ طواف کیا ہے گویا اپنی مالک پر تصدق ہونا ہے)۔

مَا یَبْسُطُ اَحَدُکُمْ یَدَہٗ اِلَّا وَقَعَ عَلَیْھَا قَلَمٌ مُطَھِّرَۃٌ مِنَ الطَّوْفِ۔ وَالْاَذٰی۔ کوئی تم میں سے جب اپنا ہاتھ پھیلائے گا تو اُس پر ایک ایسا قلم رکھا جائے گا جو پاخانہ اور پیشاب اور تمام نجاستوں سے پاک کیا گیا ہو (یعنی جو کوئی وہ پانی پیئے گا نہ اُس کو پیشاب کی حاجت ہوگی نہ پاخانہ کی اور کوئی حدث اُس کو نہ ہوگا)۔

کُنْتُ عَنْ مُحَمَّدٍ نَکُفُّنِیْ عَلٰی طَوْفِ نِسَائِہٖ۔ پاخانے کے وقت دو آدمی باتیں کرتے رہیں اور پاخانہ پھرتے جائیں اس سے منع فرمایا۔

لَا یُصَلِّیْ اَحَدُکُمْ وَھُوَ یُدَافِعُ الطَّوْفَ۔ کوئی

Marfat.com

تم میں سے ایسی حالت میں نماز نہ پڑھے جب پاخانہ زور کر رہا ہو (وہ اس کو حاب رہا ہو) اسی طرح جب پیشاب کا زور ہو کیونکہ ایسی حالت میں نماز میں خشوع نہ ہوگا جو نماز کا اصلی مقصود ہے۔

اِطَّافَ یَطَّافُ۔ حاجتِ ضروری ادا کی اور ادا کرتا ہے۔

لَا اَرَاہُ اِلَّا رِجْزًا اَوْطٰی فَاتًا۔ عمرو بن عاص نے کہا میں تو طاعون کو ایک عذاب یا ایک طوفان سمجھتا ہوں (طوفان ہر چیز کا ہوتا ہے جو پے در پے بکثرت آتے جیسے پانی اور ہوا کا طوفان یا عام موت کا۔ صحیحین میں ہے کہ طوفان یعنے زور کا منیفہ، زور کا پانی، رات کی تاریکی عام موت، عام قتل، سیلاب جو زلزلہ دے)۔

یَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِہٖ فِیْ لَیْلَۃٍ وَّھُنَّ تِسْعٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب بیویوں کے پاس ایک ہی رات میں ہو آتے حالانکہ وہ نو بیویاں تھیں۔ (شاید یہ واقعہ اُس وقت کا ہو گا جب ہر ایک عورت کی باری آپ نے مقرر نہیں فرمائی تھی یا اُن کی رضامندی سے ایسا کرتے ہوں گے یا باری آپ واجب نہ ہوگی۔ مجمع البحار میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدمی تھے اور آدمیوں کی طرح یعنے کھانے پینے نکاح وغیرہ میں اور چونکہ آپ کی خلقت نہایت صحیح اور سالم تھی تو آپ میں ایسی قوت طبیعت کا مقتضا تھی اور عرب لوگوں میں قوت مجامعت اور کثرت نسوان اور اولاد بڑی فضیلت سمجھی جاتی تھی اسی طرح کی خو کی بھی، تو اللہ تعالے نے آپ کو دونوں فضیلتیں عنایت فرمائی تھیں، کہ خو کی کا قوی حال تھا کہ ایک مٹھی کھجور یا مٹر جو کی ایک روٹی پر قناعت فرماتے۔ دو دو تین تین دن وصال کے روزے رکھتے اور قوت مجامعت تو اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ ایک ہی رات میں نو حورتوں کے پاس ہو آتے)۔

نووی نے کہا یہ سب عورتوں کا دورہ یا تو باری والی عورت کی رضامندی سے ہوتا ہوگا یا دورہ پورا ہو جانے کے بعد یا جس دن سفر سے واپس تشریف لاتے ہوں گے۔

یَطُوْفُ عَلَیْھِمْ اَلْوِلْدَانُ مُخَلَّدُوْنَ۔ مومن لوگ اپنی بیویوں سے صحبت کریں گے۔

لَا یَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مَنْصُوْرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ۔ ایک گروہ میری امت کا ہمیشہ حق کا طرفدار حق کو زور دینے والا اور اس کا معاون رہے گا وہ دین کی ہر بات میں جو امر حق ہے اس کو ظاہر کرتا رہے گا اس پر قائم رہے گا)۔

مَنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَہٗ ھَدْیٌ اِذَا طَافَ ثُمَّ تَحَلَّلَ۔ جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ طواف کر کے احرام کھول ڈالے (یعنے حج کا احرام فسخ کر دے پھر آنحضرت تارئ حج کا احرام باندھے اور عمرہ کرے یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آسانی کے لئے صحابہ کو دیا تھا)۔

یُطَافُ بِجَنَازَۃٍ۔ کفن کے گرد پھرے۔

لَاَطُوْفَنَّ عَلَیْھِنَّ یَا لَاَطِیْفَنَّ۔ میں ان سب عورتوں کے پاس ہو آؤں گا (اُن سب سے صحبت کروں گا)۔

طَائِفَۃً مِّنَ النَّھَارِ۔ دن کا ایک ٹکڑا۔

لَمْ یَطُفْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا اَصْحَابُہٗ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے (قران میں) ایک ہی طواف کیا اور ایک ہی سعی (اس سے رد ہوا اُن لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ قران میں دو طواف اور دو سعی کرنا چاہیئے)۔

لِحِلِّہٖ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ۔ طواف الافاضہ سے پہلے حلال ہونے کے لئے۔

اِنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ فَقَدْ حَلَّ۔ جس نے بیت اللہ کا طواف کر لیا وہ حلال ہو گیا (یہ ابن عباس کا قول ہے اور جمہور علماء اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تک وقوف عرفات اور رمی اور حلق یا قصر اور طواف الزیارت

Marfat.com

نہ کرتے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتا)۔

یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ۔ میں نے دجال کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے (حالانکہ دجال سخت کافر اور ملحد ہوگا لیکن طواف کرتا ہوا آپ کو دکھلایا گیا۔ یہ بھی اُس کا ایک کمر اور فریب ہوگا)۔

فَطَافَ بِیْ رَجُلٌ۔ مجھ کو خواب میں ایک شخص دکھلائی دیا وہ میرے پاس آیا)۔

فَاَخْتَارُوْا اِحْدٰی الطَّائِفَتَیْنِ اِمَّا السَّبْیَ وَاِمَّا الْمَالَ۔ تم دو باتوں میں سے ایک بات اختیار کر لو یا تو اپنے قیدی واپس لے لو یا جو مال تمھارا لوٹا گیا ہے وہ لے لو یہ آپ نے قوم ہوازن سے فرمایا اپنے دونوں چیزیں تم کو واپس نہیں مل سکتیں ایک چیز مل سکتی ہے جو تم اختیار کر دو پھر انھوں نے قیدیوں کا واپس ملنا اختیار کیا وہ قیدی اُن کو پھیر دیئے گئے)۔

حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ فِیْ طَائِفَۃِ النَّخْلِ۔ یہاں تک کہ ہمنے گمان کیا وہ (یعنے دجال) کھجور کے باغ کے ایک کونے میں ہے (یعنے آن ہی پہنچا آپ کے بیان سے دل پر ایسا اثر ہوا)۔

وَلَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الطَّوَافِ وَاحِدٌ۔ اُس کے اور مطاف کے درمیان کوئی نہ ہو (طواف سے مراد یہاں وہ جگہ ہے جہاں طواف کیا کرتے ہیں یعنی مطاف)۔

طَافَ عَلٰی نِسَائِہٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ۔ اپنی عورتوں کے پاس ہو آئے اور ایک ہی غسل (خیر میں) کر لیا۔

یَطُوْفُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ۔ صفا اور مروہ کے درمیان پھرا کرتے تھے۔

وَلَوْ کَانَ کَمَا تَقُوْلُ لَکَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِہِمَا۔ اگر تم جیسا سمجھتے ہو وہ مراد ہوتا تو قرآن میں یوں ہوتا جو کوئی صفا اور مروہ کا پھرا نہ کرے اُس پر کوئی گناہ نہیں ہو سکتا مگر قرآن میں یہ ہے کہ جو کوئی صفا اور مروہ کا پھرا کرے اُس پر کوئی گناہ نہیں ہے اس سے یہ نہیں نکلتا کہ صفا اور مروہ کی سعی واجب نہیں ہے)۔

لَا طِیْفَنَّ عَلٰی سَبْعِیْنَ۔ میں ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا۔

اِطَافٌ۔ رفع حاجت کی، پاخانہ پھرا، حاجت پوری کی۔

فَبَعَثَ اللّٰہُ عَلَیْہِمُ الطَّوْفَانَ۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے دشمنوں پر طوفان بھیجا (اُن کے گھروں اور کھیتوں میں پانی بھر گیا۔ بعضوں نے کہا طوفان سے چیچک کی بیماری مراد ہے یا عام موت)۔

اَطَافَ بِالثَّنِیَّۃِ۔ اُس کے قریب گیا، اُس کے گرد گھوما۔

اِنَّ الرَّبِیْدِیَّۃَ وَالْمُعْتَزِلَۃَ لَہٗ اَطَافُوْا مُحَمَّدَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰہِ۔ زیدیہ اور معتزلہ محمد بن عبداللہ بن حسن کے گرد ہو گئے (اُن کے پاس جمع ہو گئے یہ محمد بن عبداللہ امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے اُن کو نفس زکیہ بھی کہتے ہیں ان کا مزار مدینہ منورہ میں ہے)۔

لَا تُقْبَلُ فِیْ مُسْتَنْقَعٍ وَّلَا نُطَفٍ بِقَعْرِہٖ۔ کسی تھمے ہوئے پانی میں پیشاب مت کرو اور نہ کسی قعر کا طواف۔

اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ لَمَّا عَادَ بِہٖ اَنْ تَدَرَّفَ اَھْلُہٗ مِنَ الْمَمَرَّاتِ قَطَعَ لَھُمْ قِطْعَۃً مِّنَ الْاَرْدُنِّ فَاَقْبَلَتْ حَتّٰی طَافَتْ بِالْبَیْتِ سَبْعًا ثُمَّ اَرْسَاھَا اللّٰہُ فِیْ مَوْضِعِھَا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب یہ دعا کی کہ یا اللہ! مکہ والوں کو میوے اور پھل کھلا اور کر کی زمین شور تھی اُس میں کچھ پیدا نہیں ہوتا تھا) تو اللہ تعالیٰ نے اردن میں سے (جو ملک شام کا ایک سرسبز قطعہ ہے) ایک زمین کا ٹکڑا کاٹا وہ آیا اور اُس نے سات بار کعبہ کا چکر لگایا پھر اللہ تعالیٰ نے اُس کو اپنے مقام پر جما دیا (اس واسطے اُس کا نام طائف ہوا)۔

(طَوْقٌ) طاقت رکھنا، قادر ہونا۔

Marfat.com

تَطْوِیْقٌ۔ تکلیف دینا، طوق پہنانا، طاقت بخشنا، نصت دینا، سہل کرنا۔

اِطَاقَۃٌ۔ قادر ہونا، یا طاقت نہ رکھنا۔

طَاقٌ۔ طاء، کمان۔

طَوْقٌ۔ گلے کا زیور اور جو گرد اگرد ہو۔

مَنْ ظَلَمَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ طَوَّقَہٗ اللّٰہُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ۔ جو شخص ایک بالشت بھر زمین کسی کی ظلم سے دبالے گا اللہ تعالیٰ اس کو سات زمینوں کا طوق پہنائے گا (سات زمینوں تک اُتنا ٹکڑا جو ظلم سے اس نے دبا لیا ہے وصنی کر اس کے گلے کا طوق ہو جائیگا۔ کرمانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ سات زمینوں تک اُس ٹکڑے کا بوجھ اُس کو قیامت کے دن اُٹھانا ہوگا (اس قدر سے یہ نکالا کہ زمین کے سات طبقے ہیں)۔

یُطَوَّقُ مَالُہٗ شُجَاعًا اَقْرَعَ۔ اُس کا مال ایک گنجے سانپ کی شکل بن کر اس کے گلے کا طوق ہوگا۔

وَالنَّخْلُ مُطَوَّقَۃٌ بِتَمْرِھَا۔ کھجور کے درخت میں اُس کے پھلوں کا طوق ہو رہا ہے (یعنے میوے نے اس کی شاخوں کو گھیر لیا ہے)۔

وَدِدْتُ اَنِّیْ طُوِّقْتُ ذٰلِکَ۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھ کو اتنی طاقت ہوتی (یعنے ہمیشہ روزہ رکھنے کی اگر میہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس کی طاقت دی تھی مگر آپ کو یہ دُرجہ اور مہاوا ایسا کرنے سے بیویوں کا حق ادا نہ ہو سکے اُن کے حظوظ میں خلل واقع ہو) طبیبی نے کہا آپ کو اس سے زیادہ کی طاقت تھی کیونکہ آپ نے کے روزے رکھا کرتے۔

کُلُّ اَمْرِءٍ عَلٰی مَا یُطَوِّقُہٗ۔ ہر آدمی اپنی طاقت کے انتہائی درجہ تک کوشش کر سکتا ہے۔

وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ۔ جو لوگ روزے کی طاقت رکھتے ہیں (دنیں روزہ رکھنا نہیں چاہتے وہ فدیہ دیں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر اس آیت سے منسوخ ہو گیا فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ۔ بعضوں نے کہا یُطِیْقُوْنَہٗ کے معنے یہ ہیں کہ جو لوگ روزے کی طاقت نہیں رکھتے، مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ بعضوں نے کہا یہاں لَا محذوف ہے۔ خمیط میں ہے کہ ایک قرات میں یُطَوَّقُوْنَہٗ ہے ایک میں یَطَّوَّقُوْنَہٗ ایک میں یُطَیَّقُوْنَہٗ ہے۔ ایک میں یَطَّیَّقُوْنَہٗ ہے)۔

اَمَرَ ھُوَ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا یُطِیْقُوْنَ لَہٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اُتنے ہی نیک کام کرنیکا حکم دیا جتنے کی وہ طاقت رکھتے ہوں (اچھی طرح آرام اور راحت کے ساتھ اُن کو روزانہ بجا لا سکتے ہوں کیونکہ نفاست سے زیادہ جو کام کیا جاتا ہے وہ نبھ نہیں سکتا چند ہی روزیں کرنے والا تھک کر اُس کو چھوڑ دیتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو وہ کام پسند ہے جس کو بندہ ہمیشہ بجا لائے گو وہ تھوڑا ہو)۔

یَتَطَوَّقُ فِیْ خَلْقِہٖ وَیَقُوْلُ اَنَا الزَّکٰوۃُ اَنَا التُّقٰی مَیْعَتَنِیْ ثَرْوَتِیْ وَنَھْمَتِیْ۔ وہ سانپ اُس کے گلے کا طوق بن جائے گا اور کہے گا میں تیرے مال کی زکوٰۃ ہوں میں تو نے دنیا میں روک رکھا تھا پھر اُس کو نوچے گا کاٹے گا۔

نَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ عَلٰی مَا طَوَّقْتَنَا۔ ہم تجھ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ جن کاموں کی تو نے ہم کو طاقت دی ہے اُن پر قائم اور ثابت رکھ (تاکہ اُن کو ہمیشہ بجا لا سکیں)۔

اِنَّ اُمَّتَکَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ۔ تمہاری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی (یعنے اتنی نمازیں پڑھنے کی)۔

مُرْوَا صِبْیَانَکُمْ یَذْکُرُوْنَ اَمَا اَطَاقُوْنَ۔ اپنے بچوں کو حکم دو جب تک وہ اُس کی طاقت رکھیں۔

ھُوَ فِیْ طَوْقِیْ۔ وہ میرے اختیار اور قدرت میں ہے۔

طَوَّقَنِیَ اللّٰہُ اَدَاءَ حَقِّکَ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو

Marfat.com

تیراحق ادا کرنے کی طاقت بخشی۔

لِبَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الطَّاقَ وَالسَّاجَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طاق اور ساج پہنا۔ دونوں ایک قسم کے کپڑے ہیں۔

مُؤَذِّنٌ طَاقِیٌّ۔ لقب ہے محمد بن علی بن نعمان کا جو امام موسیٰ کاظم کے اصحاب میں سے تھا یہ شخص پکا شیعہ تھا اسی لئے اُس کو اہل سنت شیطان الطاق کہتے ہیں یہ کوفہ کی ایک محراب میں رہا کرتا تھا۔ بعضوں نے کہا طاقی ایک قلعہ تھا قبرستان میں جہاں یہ شخص رہا کرتا تھا۔

اِنْ فُلَانًا نَتَفَ طَاقَۃً مِّنَ الْعُشْبِ۔ ایک شخص نے ہری گھاس کا ایک مٹھا اکھیڑ لیا۔

اَلْاِدَامَۃُ طَاقٌ طَاقٌ۔ بکمیر کے الفاظ ایک ایک بار کہنے چاہئیں۔

اَلطَّوْلُ۔ لمبا ہونا، احسان کرنا، ایک مدت دراز گزرنا۔

مُطَاوَلَۃٌ۔ ایک دوسرے سے لمبا ہونا، قرض کی ادائی میں ٹال مٹول کرنا۔

تَطْوِیْلٌ۔ لمبا کرنا، مہلت دینا، جانور کی رسّی چراگاہ میں ڈھیلی کرنا۔

اِطَالَۃٌ۔ لمبا کرنا، لمبی اولا دہونا۔

تَطَوُّلٌ۔ احسان کرنا۔

تَطَاوُلٌ۔ تکبر، اور غرور کرنا، زیادتی کرنا۔

اِسْتِطَالَۃٌ۔ لمبا ہونا۔

طَائِلٌ۔ فائدہ۔

طَائِلَۃٌ۔ غنا، قدرت، گنجائش، علاوت۔

طَاوِلَۃٌ۔ کھانے کی میز۔

طَوْلٌ۔ فضیلت، عطا، قدرت، طاقت، غنا، گنجائش۔

طُوْلَ الدَّھْرِ۔ ہمیشہ ہمیشہ۔

طَالَ طِوَالُکَ یَا طَیْلَکَ یَا طَوَالُکَ یَا طَیْلَکَ یَا طُوَالُکَ۔ تیری عمر دراز ہو۔

مُطَوَّلٌ۔ ذکر اور رسّی۔

اَوْتِیْتُ السَّبْعَ الطُّوَلَ۔ مجھے سات لمبی سورتیں دی گئی ہیں۔ (یعنے سورۃ بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، انعام، اعراف، اور توبہ)۔

فَقَرَءَ بِسُوْرَۃٍ مِّنَ الطُّوْلِ۔ لمبی سورتوں میں سے ایک سورت پڑھی۔

اَلسَّبْعُ الطِّوَالُ۔ سات لمبی سورتیں۔

کَانَ یَقْرَءُ فِی الْمَغْرِبِ بِطُوْلَی الطُّوْلَیَیْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں دو لمبی سورتوں (انعام اور اعراف) میں سے جو زیادہ لمبی ہے وہ پڑھتے تھے۔

فَطَالَ الْعَبَّاسُ عُمُمًا۔ حضرت عباسؓ حضرت عمرؓ سے بھی لمبے نکلے (حالانکہ حضرت عمرؓ بھی لمبے تھے مگر حضرت عباسؓ اُن سے بھی زیادہ لمبے تھے)۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ اُحَاوِلُ وَبِکَ اُصَاوِلُ۔ یا اللہ! میں تیری ہی مدد سے حرکت کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے دشمنوں پر غالب ہو سکتا ہوں (اُن سے برتر اور بالا رہ سکتا ہوں)۔

تَطَاوَلَ عَلَیْھِمُ الرَّبُّ بِفَضْلِہٖ۔ پروردگار نے اپنے فضل وکرم سے اُن پر احسان کیا۔

اَوَ لٰکِنَّ اللّٰہَ طَوَّلَ فِیْ اَطْوَلَکُنَّ یَدًا۔ تم سب بیویوں میں پہلے جس سے وہ ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں (یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب بیویاں اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں تو حضرت سودہؓ کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا نکلا۔ لیکن بیویوں میں سب سے پہلے حضرت زینبؓ کی وفات ہوئی تب معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد لمبے ہاتھ ہونے سے یہ تھی کہ جو تم میں زیادہ سخی ہے تمام ازواج مطہرات میں حضرت زینبؓ بہت سخی تھیں یہاں تک کہ اپنے ہاتھ سے محنت کریں اور

Marfat.com

جو کچھ کمائیں وہ خیرات کر دیتیں)۔

اِنَّ الْاَوْسَ وَالْخَزْرَجَ كَانَا يَظَلَّانِ وَكَانَ تَظَاوُلُ الْفَحْلَيْنِ۔ اوس اور خزرج کے قبیلے دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک دوسرے پر فوقیت چاہتے تھے یعنی اُن میں ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ آپ کی مدد اور اعانت اور خدمت میں دوسرے سے بڑھ چڑھ کر رہے) جیسے دو نر اونٹ دو سرے اونٹوں کو ہنکاتے ہیں اور ہر ایک اُن میں سے دوسرے پر فوقیت کا طالب ہوتا ہے کہ کس نے زیادہ ہنکالیا۔

فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَفَرَّقَا ثَلٰثًا فَصَامَتْ صَمْتَةً اَنْقَذَتْ مِنْ طَوْلِ غَيٍّ۔ اب لوگ تین فرقے ہو گئے ایک فرقہ خاموش تھا جس کی خاموشی دوسروں کی دست درازی سے زیادہ اثر ڈالنے والی تھی۔

اَرْبٰى الرِّبَا الْاِسْتِطَالَةُ فِيْ عِرْضِ النَّاسِ۔ سب سے بڑھ کر سود خواری یہ ہے کہ لوگوں کی عزت آبرو پر دست درازی کرنا اُن کی غیبت اور بُرائی کرنا یہ سود خواری سے بڑھ کر گناہ ہے کیونکہ سود خوار تو مال پر دست درازی کرتا ہے اور عزت و آبرو مال سے بھی زیادہ عزیز ہے بلکہ شریف لوگ جان کو بھی عزت پر سے تصدق کرتے ہیں)۔

وَرَجُلٌ طَوَّلَ لَهَا فِيْ مَرْجٍ فَقَطَعَتْ طَوَلَهَا۔ ایک شخص جس نے ایک سبزہ زار ہرے بھرے مقام میں اپنے گھوڑے کی رسی لمبی کر دی پھر اُس نے اپنی رسی توڑ لی۔

طِوَلٌ اور طِيَلٌ۔ وہ رسی جس کا ایک سرا میخ وغیرہ میں باندھ دیا جاتا ہے اور دوسرا گھوڑے کے پاؤں میں تاکہ وہ گھاس چرتا رہے اور بھاگ نہ سکے۔

وَيَسْتَانُ فِيْ طِوَلِهَا۔ وہ اپنی رسی میں بھلا نگ مارے۔

وَلَا يَقْطَعُ طِوَلَهَا اپنی رسی نہ توڑے۔

لِطِوَلِ الْغَرْسِ حَتّٰى۔ گھوڑا جو رسی میں چرنے کے لئے باندھا جائے اُس کے لئے وہ مقام محفوظ ہو گا جہاں تک وہ اپنی رسی میں پھر اکر سکے (اُتنے مقام میں دوسرا کوئی اپنے جانور چرانے کا مجاز نہ ہو گا یہ جب ہے کہ وہ مقام کسی کی ملک نہ ہو)۔

فَكُفِّنَ فِيْ كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ۔ پھر اُس کو ایک ایسا کفن دیا گیا جو اعلیٰ درجہ کا نہ تھا (بلکہ غریبانہ کفن تھا)۔

ضَرْبَةٌ بِسَيْفٍ غَيْرِ طَائِلٍ۔ میں نے اُس کو تلوار کی ایک ہلکی لگائی جو کارگر نہ ہوئی (یعنی وہ تلوار نکمی تھی عمدہ نہ تھی، یعنے ابوجہل ملعون کو)۔

طَوَّلَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ۔ اس حدیث کو ابن عیینہ نے لمبا بیان کیا (جو امام بخاریؒ کے شیخ تھے۔ باب حکم المزاق من المسجد میں)۔

دَخَلَ الْبَيْتَ فَاَطَالَ۔ آپ خانہ کعبہ کے اندر گئے اور دیر تک وہاں رہے۔

لَا اَكَادُ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا۔ یہ نماز میں اتنی لمبی قرأت کرتے ہیں کہ میں جماعت میں شریک نہیں ہو سکتا (میرا جماعت سے نماز پڑھنا مشکل ہو گیا)۔

يُطِيْلُ شَكَّتَهُ۔ اپنی سپیدی اور بڑھاپے (یعنے وضو میں مقدار فرض سے زیادہ دھونے۔ مثلاً منہ میں سر کا کچھ حصہ بھی دھونے یا ہاتھوں کو بازوؤں تک دھونے یہ نہیں کرتیں (بلکہ) برابر زیادہ دھوتے۔ محمد عبداللہ بن عمرؓ اپنے پاؤں کو ساٹ مار دھوتے کیونکہ عرب لوگ اکثر ننگے پاؤں پھرتے تو پاؤں پر بہت میل چیل ہوتا۔ دوسری حدیث میں جو تیمؓ بار بار سے زیادہ دھونا اسراف میں داخل کیا گیا ہے تو عبداللہؓ کا یہ فعل اس پر محمول ہے کہ وہ وضو پر دوسرا وضو کرتے جو اجر اور ثواب ہے)۔

كَرَاهِيَةَ التَّطَاوُلِ۔ حد سے زیادہ بڑھ جانا مکروہ سمجھا۔

اَدْمَرُ طَوِيْلٌ۔ گندم گوں دراز قد (ایک روایت

Marfat.com

میں طُوٰی لانے سے یعنی بہت لمبے)۔
اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَیْھِمْ مَا یُنْعَلُوْنَ۔ جب بات کا لوگوں سے وعدہ کیا گیا تھا اُس کی مدت ان پر دراز ہو گئی (یعنے لوگ یہ سمجھنے لگے کہ وعدے کے پورا ہونے میں دیر ہوئی)۔
مِنْ طَوْلِكَ۔ تیرے فضل و کرم سے۔
مَنْ کَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْیَکْرَحْ۔ جو شخص مقدور رکھتا ہو (عورت کا نان نفقہ دے سکتا ہو) وہ نکاح کرلے
یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ۔ بڑی بڑی عمارتیں بنائیں گے (ہر ایک اپنی عمارت پر فخر کرے گا)۔
رَجُلٌ طَوِیْلُ السَّفَرِ۔ اُس شخص کا ذکر کیا جو اللہ کی راہ میں جیسے جہاد وغیرہ (لمبا سفر کرے۔
مِمَّا یُطِیْلُ فِیْھَا۔ اس وجہ سے کہ آپ نماز کو لمبا کرتے۔
اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا۔ (قیامت کے دن تم سب) لوگوں میں زیادہ لمبی گردن والے مؤذن ہوں گے تو وہ اپنی گردنیں پسینے سے باہر نکالے رہیں گے دوسرے لوگ بالکل پسینے میں ڈوب جائیں گے) بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ بہ نسبت اور لوگوں کے ثواب اور اجر کے زیادہ منتظر ہوں گے اور جو کوئی کسی بات کا منتظر ہوتا ہے تو بار بار گردن اُس کی طرف دراز کرتا ہے۔ بعضوں نے کہا لمبی گردن سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگوں کے سردار ہوں گے۔ چونکہ عرب لوگ سرداروں کا وصف لمبی گردن سے کرتے ہیں۔ ایک روایت میں اِعْنَاقًا ہے بہ کسرۂ ہمزہ یعنی وہ بہشت میں بہت جلد جائیں گے۔ بعضوں نے کہا اَطْوَلُ اَعْنَاقًا سے یہ مراد ہے کہ اُن کے اعمال خیر زیادہ ہوں گے۔
اَلَا لَا یُطَوِّلَنَّ عَلَیْکُمُ الْاَمَدُ فَتَقْسُوْا قُلُوْبُکُمْ۔ دیکھو کہیں بہت مدت گزرنے سے (تمھاری عمریں زیادہ ہونے سے) تمھارے دل سخت نہ ہو جائیں۔ (جیسے بنی اسرائیل کے لوگوں کا حال ہوا اُن کی عمریں دراز ہوئیں آخر دنیا کی محبت میں ڈوب گئے اللہ تعالےٰ کو بھول گئے)۔
طَالُوْت۔ ایک شخص تھا بنی اسرائیل میں سے جو سقا تھا اللہ تعالےٰ نے اُس کو بادشاہت دی جو کہ اسکا قد بہت لمبا تھا اس وجہ سے اُس کو طالوت کہنے لگے۔ یہ بنی اسرائیل کا پہلا بادشاہ تھا۔ (سلیم قرم) ہمعہ پہلی نبی نے خدا کے حکم و الہام کے مطابق انھیں بادشاہ مقرر کیا۔
یَتَصَدَّقُ بِقَدْرِ طَوْلِہٖ۔ اپنی طاقت اور گنجائش کے موافق خیرات کرے۔
کَانَ طُوْلُ اٰدَمَ حِیْنَ اُھْبِطَ اِلَی الْاَرْضِ کَانَتْ رِجْلَاہُ بِثَنِیَّۃِ الصَّفَا وَرَاْسُہٗ دُوْنَ اُفُقِ السَّمَاءِ الحدیث۔ حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر اُتارے گئے تو اُن کے پاؤں صفا پہاڑ کی گھاٹی پر تھے اور سر آسمان کے کنارے تک پہنچتا (جب انھوں نے اللہ تعالیٰ سے گریہ کا شکوہ کیا تو حضرت جبرئیل نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُن کو دبایا اور سر پر ہاتھ کا قدر اُن کے ہاتھ سے کر دیا پھر حضرت حوا کو دبایا اُن کا قد تینتیس ہاتھ کا قدر اُن کے ہاتھ سے کر دیا۔
فَطَاوَلَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ لِیَرَاہُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو دیکھنے کے لئے بلند ہوئے۔
کُنْتُ فِیْ مَجْلِسِ الرِّضَاءِ اِذْ دَخَلَ عَلَیْہِ رَجُلٌ طَوَالُ الْاَمْرِ۔ میں امام رضا علیہ السلام کی مجلس میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص دراز قامت گندم رنگ آیا۔
فَطَاوَلَ عَلَیْھِمُ الرَّبُّ بِفَضْلِہٖ۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر احسان کیا۔
لَا اُکَلِّمُہٗ طَوَالَ الدَّھْرِ۔ میں جب تک زندہ قائم ہے اُس سے بات نہیں کروں گا۔
(طَیّ) لپیٹنا (اصل میں طَوْیٌ تھا) چھپانا، اعراض کرنا، موڑ لینا، پاس بیٹھنا، آنا، آگے بڑھ جانا، صبر کرنا، مسافت

Marfat.com

لے کرنا، نزدیک کر دینا، قصداً بھوکا رہنا، برابر دو دو تین تین روز کچھ نہ کھانا۔

طَوِیٌّ۔ بھوکا رہنا، کچھ نہ کھانا، (جیسے اِطْوَاءٌ)۔

تَطَوِّیٌ۔ سمٹ جانا۔

اِنْطِوَاءٌ۔ لپٹ جانا۔

طَاوِی الْکَشْحِ۔ دُبلی کھوکھ والا۔

طُوٰی۔ ایک میدان ہے شام کے ملک میں۔

طَوِیٌّ۔ بند شدہ کیا ہوا کنواں، یعنیوں کا ایک ڈھیر، رات کی ایک ساعت۔

فَقُذِفُوْا فِیْ طَوِیٍّ مِّنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ۔ بدر کے ایک کنویں میں اُن کی لاشیں ڈال دی گئیں۔

مَطْوِیَّۃٌ کَطَیِّ الْبِئْرِ۔ کنویں کی طرح بند شدہ کیا ہوا۔

لَا اُخَالِفُ مَرْکَبَکَ وَاَتْرُکُ اَھْلَ الصُّفَّۃِ تَطْوِیْ بُطُوْنُھُمْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہراؓ (اپنی بیٹی صاحبزادی) سے فرمایا (جب وہ ایک لونڈی یا غلام آپ سے مانگنے آئیں اس لئے کہ اُن کے پاس گھر کے کام کاج کو کوئی خادم نہ تھا آپ ہی پانی بھر بھر، آپ ہی چکی پیسیں، آپ ہی کھانا پکائیں، آپ ہی کپڑے دھوئیں، ہاتھ میں کام کرتے کرتے گھٹے پڑ گئے تھے) میں تجھ کو ایک خادم نہیں دے سکتا حالانکہ صفہ والے بھوک سے مر رہے ہیں بلکہ میں ان غلام لونڈیوں کو بیچ کر اُن کی قیمت اصحاب صفہ کی خوراک میں صرف کروں گا۔ یہ اصحاب صفہ چند متوکل اللہ بے غلطان لوگ تھے جو رات دن مسجد کے منڈوے میں پڑے رہتے محض بے معاش تھے کوئی کھلا دیتا تو کھا لیتے ورنہ بھوکے پڑے رہتے)۔

یَبِیْتُ شَبْعَانَ وَجَارُہٗ طَاوٍ۔ آپ تو پیٹ بھر کر رات گزارے اور ہمسایہ بھوکا پیٹ خالی رہے۔

یَطْوِیْ بَطْنَہٗ عَنْ جَارِہٖ۔ اپنے پڑوسی کو کھلا دے اور آپ بھوکا رہے۔

اِنَّہٗ کَانَ یَطْوِیْ یَوْمَیْنِ۔ آپؐ دو دن کچھ نہ کھاتے رہتے (رکھے کے روزے رکھتے)۔

فَتَطَوَّتْ مَوْضِعَ الْبَیْتِ کَالْحَجَفَۃِ۔ خانہ کعبہ کا مقام ڈھال کی طرح گول ہو گیا۔

اَطْوِ لَنَا الْاَرْضَ۔ زمین کو ہمارے لئے سمیٹ دے دیجئے اُس کاٹے کرنا ہم پر آسان کر دے کہ تکان نہ ہو۔

وَاطْوِ لَنَا بُعْدَہٗ۔ زمین کی دوری ہم پر نزدیک کر دے (کہ ہمارے جانور اُس کوٹے کرنے سے تھکیں نہیں)

اِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰی بِاللَّیْلِ مَالَا تُطْوٰی بِالنَّھَارِ۔ رات کو زمین کی مسافت بہ نسبت دن کے زیادہ طے ہوتی ہے (کیونکہ عرب کا ملک گرم ہے دن کو آدمی اور جانور گرمی کی وجہ سے اُتنا نہیں چل سکتا جیسے رات کو چلتا ہے اب تک عرب میں اونٹوں کا سفر رات کو کیا جاتا ہے شام سے چلتے ہیں اور دوسرے روز ذرا دن چڑھے اُتر پڑتے ہیں۔ دن بھر مقام کر کے پھر رات کو چلتے ہیں)۔

فَبَاتَا طَاوِیَیْنِ۔ دونوں رات بھر بھوکے رہے۔

طُوًی۔ ایک مقام ہے باب مکہ کے پاس لوگ وہاں غسل کر کے مکہ میں داخل ہوتے ہیں۔

مَطْوِیَّۃٌ لِطِیْبَۃَ۔ اپنے نیت اور ارادہ پر چلدیا۔

طِیْبَۃُ۔ منزل کو بھی کہتے ہیں۔

طَوِیَّۃٌ۔ نیت، اور ضمیر، بند شدہ کیا ہوا کنواں۔

اَوْطَاَہٗ یَطَأُہٗ۔ پاؤں کو ضعیف کیا۔

طَیِّءٌ یَا طَیِّءُ۔ ایک عرب قبیلہ ہے۔ سدِّ آرب کے برباد ہونے کے بعد یہ یمن سے شمال کی جانب ہجرت کر آیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُنھوں نے ایک وفد بھیجا اور ۹ھ میں اسلام لے آئے۔ اُسی میں سے حاتم طائی تھا جو بڑا سخی تھا (متوفی ۶۰۵ء)۔

وَطَوٰی فِرَاشَہٗ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ۔ آپؐ نے رمضان کے آخیر میں اپنا بچھونا لپیٹ

Marfat.com

ڈالا (یعنی عورتوں سے صحبت اور مخالطت چھوڑ دی)۔
مَا لَمْ تُؤْنِّی عَنْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَ لَمْ اُطْہَا عَنْکُمْ۔ تم نے مجھ سے شب قدر کو پوچھا میں نے اس کو چھپایا نہیں (بلکہ تم سے بیان کر دیا)۔
رَدَّہَا عَلَیَّ مَطْوِیَّۃً۔ اس کپڑے کو اپنی تہوں پر تہہ کر دو (یعنی جیسے پہلے تہہ بنا تھا اسی طرح تہہ کر دو)۔
حَتّٰی حَطَّ ہَاوَ بَلَغَ الطَّوٰی۔ جب زمزم کے کھودا اور پانی کی تہہ تک پہنچے۔
وَصَدَرُوْا عَلَی الطَّوٰی۔ بھوک پر صبر کیا۔
طَیْطَوٰی۔ مشہور پرندہ ہے مُرغابی کی طرح۔

باب الطاء مع الہاء

(طَہُرَ) یا طَہُرَ یَطْہَرُ طَہَارَۃً۔ پاک ہونا، حیض بند ہونا، حیض کا غسل کرنا۔
تَطْہِیْرٌ۔ پاک کرنا، ختنہ کرنا، وضو کرنا۔
تَطَہُّرٌ۔ پاک ہونا۔
طَہُوْرٌ۔ پاک کرنے والا پانی ہو یا اور کوئی چیز۔
لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَلٰوۃَ اَحَدٍ بِغَیْرِ طُہُوْرٍ۔ اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کرتا (یعنی جس کو حدث یا جنابت ہو اور وہ بغیر وضو یا تیمم یا غسل کے نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ اگر طَہُوْرٌ بہ فتحہ طاء پڑھو تو ترجمہ یوں ہوگا بغیر طہارت کے یا بغیر پاک کرنے والے کے یعنے پانی یا مٹی کے)۔
طُہُوْرٌ۔ طہارت۔ اور طُہُوْرٌ جس سے طہارت کی جائے (جیسے سُحُوْرٌ سحری کرنا، اور سَحُوْرٌ سحر کا کھانا اور وُضُوْءٌ وضو کرنا اور وَضُوْءٌ وضو کا پانی)۔
مَاءٌ طَہُوْرٌ پاک کرنے والا پانی (وہ ہر پانی ہو جو نجس نہ ہو اگرچہ مستعمل ہو، اگرچہ قلیل ہو گھاس کا کوئی وصف نہ بدلا ہو اور بعضوں نے کہا کہ مستعمل پانی طاہر ہو لیکن طہور یعنے پاک کرنے والا نہیں ہے)۔
ہُوَ الطَّہُوْرُ مَاؤُہٗ اَلْحِلُّ مَیْتَتُہٗ۔ سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے (اس سے وضو اور غسل کر سکتے ہیں، نجاست دھو سکتے ہیں) اس کا مردار حلال ہے (یعنے دریائی جانور جو خشکی میں زندہ نہ رہ سکے خواہ مچھلی کی قسم ہو یا اور کوئی جانور)۔
کَانَ یَدَّہُ الْیُمْنٰی لِطَعَامِہٖ وَطُہُوْرِہٖ۔ آپ کا داہنا ہاتھ کھانا کھانے اور طہارت کے لئے تھا۔
یَعْتَدُّوْنَ فِی الطُّہُوْرِ، وَالدُّعَاءِ۔ کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو طہارت کرنے اور دعا مانگنے میں حد سے بڑھ جائیں گے (مثلاً وسواس کے طور پر تین بار سے زیادہ دھونا اور دعائیں طول طویل کرنا، خواہ مخواہ مقفیٰ اور مسجع دعائیں مانگنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور نہیں ہیں) ایک روایت میں بہ فتحہ طاء منقول ہے یعنے طہارت کے پانی میں حد سے بڑھ جائیں گے یعنی وضو اور غسل میں بے کار پانی بہائیں گے (اسراف کریں گے)۔
اَلَیْسَ فِیْکُمْ صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ وَالطَّہُوْرِ وَالْوِسَادَۃِ۔ کیا تم لوگوں میں (یعنی ملک عراق میں) وہ صحابی نہیں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں اور وضو کا پانی اور تکیہ یا گدا ساتھ رکھتا تھا۔ (مراد عبداللہ بن مسعود رضؓ ہیں جن کو آپ کی یہ خدمت پسند تھی۔ یہ ابوالدرداءؓ صحابی نے جو ملک شام میں رہتے تھے ایک عراق والے شخص سے کہا۔ مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کے تم میں موجود ہوتے ہوئے تم کو میری کیا احتیاج ہے)۔
جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَہُوْرًا۔ ساری زمین میرے لئے نماز کی جگہ اور پاک کرنے والی بنائی گئی (برخلاف اگلی اُمتوں کے، اُن کے مذہب میں سوائے عبادت خانہ کے اور جگہ نماز نہ ہو سکتی تھی، نہ سوائے پانی کے اور کسی چیز سے طہارت ہو سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

مسلمانوں پر ایسی آسانی فرمائی کہ ہر جگہ نماز کو درست کر دیا اور پانی نہ ملے تو تیمم کو وضو اور غسل کا قائم مقام بنا دیا۔

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ۔ طہارت کرنے کا ثواب ایمان کا آدھا ثواب ہے (بعضوں نے کہا ایمان سے نماز مراد ہے تو وضو، نماز کا آدھا ثواب ملے گا۔ بعضوں نے کہا نماز سے جتنے گناہ معاف ہوتے ہیں وضو سے اس کے آدھے معاف ہوتے ہیں)۔

يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ يَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ۔ آپ جمعہ کے دن غسل کرتے اور جہاں تک ہو سکتا پاکیزگی کرتے (جیسے مونچھ کترنا، ناخن کترنا، زیر ناف کے بال لینا، سر دھونا، کپڑے دھونا)۔

اَطْبُلُ ذَيْلِيْ وَ اَمْشِيْ فِيْ مَكَانٍ قَذِرٍ فَقَالَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ۔ میں اپنا آنچل یا دامن لمبا رکھتی ہوں (وہ زمین پر گھسٹتا جاتا ہے) اور گندی جا پاک جگہ میں پر چلتی ہوں (وہ دامن یا آنچل نجاست سے گندا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوسرا پاکیزہ مقام جو اس کے بعد آئے اس کو پاک کر دیتا ہے (جب وہ دامن یا آنچل پاکیزہ مقام سے لگا تو ناپاک جگہ کا اثر دور ہو گیا)۔ الحدیث کے علماء نے اس حدیث کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ آنچل یا دامن اگر ناپاک جگہ سے لگتا ہوا جائے پھر پاک جگہ سے تو اب وہ پاک ہو گیا۔ گو نجاست کسی قسم کی ہو تریا خشک۔ نہایہ میں ہے کہ اردوہ نجاست ہے جو خشک ہو اور کپڑے میں کچھ نہ لطے لیکن اگر تر ہو تو وہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوگی۔ امام مالکؒ نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پہلے کوئی ناپاک زمین پر چلے پھر پاک زمین پر تو اس کو پاؤں پاک ہی سمجھا جائے گا۔ لیکن اگر کوئی نجاست مثلاً پیشاب وغیرہ کپڑے یا بدن کو لگ جائے تو وہ بغیر پانی کے پاک نہ ہوگی اس پر علماء کا

انفاق ہے اور اس حدیث کی سند میں بھی گفتگو ہے، استحقے۔

طُهُوْرُهَا يُطَهِّرُهَا۔ یہ پاک زمین اس ناپاک زمین کا بدلہ ہے (اس کی ناپاکی کو دور کر دے گی)۔

يَتَوَضَّأُ دُوْنَ مِنَ الْمُطَهِّرَةِ۔ لوٹے سے وضو کرتے (مُطَهِّرَةٌ بہ فتحہ اور سرہ میم طہارت کا برتن)۔

اَلسِّوَاكُ مُطَهِّرَةٌ لِّلْفَمِ وَ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ۔ مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور پروردگار کو راضی اور خوش کرتی ہے۔

يَوْجُوْ بَرَكَةَ الْيَوْمِ وَ طُهْرَتَهُ۔ اس دن کی برکت اور گناہوں سے پاکی کی اُمید رکھتا ہے۔

طُهْرَةٌ لِّلصَّائِمِ۔ روزہ دار کے لئے پاکی ہے۔

مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ۔ جہاں تک پاکی کر سکتے (یعنی جمعہ کے دن مراد مونچھیں کترونا، ناخن کٹوانا، زیر ناف کے بال لینا، بغل کے بال لینا، کپڑوں کو دھونا ہے)۔

سُئِلَ عَنْ حِيَاضِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ عَنِ الظُّهْرِ مِنْهَا۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان جو حوض ہیں اُن کے پانی سے طہارت کرنا کیسا ہے یہ پوچھا۔

لَا يَمَسُّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا الْاَطْهَرُ۔ قرآن کو وہی چھوئے جو پاک ہو (یعنی جُنب اور حیض والی عورت کو قرآن چھونا درست نہیں ہے اور بے وضو چھونے میں اختلاف ہے)۔

اِلْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَ اَطْيَبُ۔ سفید کپڑے پہنا کرو وہ زیادہ پاکیزہ اور بہت عمدہ ہیں۔ (کیونکہ وہ جلد جلد دھوئے جاتے ہیں اور اپنی اصلی حالت پر ہیں)۔

رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ۔ اُس مسجد میں (یعنی مسجد قباء میں) ایسے لوگ ہیں جو پاکیزگی اور طہارت کو پسند کرتے ہیں (پانی سے استنجا کرتے ہیں۔ بعضوں نے کہا طہارت سے یہاں مراد گناہوں سے

حنفہ اہل قیاس کا مذہب ہے اور صحیح کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری دو آنکھیں دے کر تم پر کتنا بڑا احسان کیا ہے مسلسل گرا رہی ہیں پانی کو آہست کر لیتی ہیں اب اگر بعضوں نے کہا کہ آنکھ اور ڈھیلوں کے بعد پانی سے استنجا کرتے تو ان کی اصل حدیث کی نگاہ اول پر کچھ نہیں پڑی اگر ہم انصاف پر کر دونوں کرنے پھر پر صرف پانی سو کرنے پر مرد و عورتوں اور ہر طرح پر درست ہے۔ منہ

Marfat.com

پاک ہونا ہے یا دونوں مراد ہیں)۔

صَدَقَةُ الْفِطْرِ تُطَهِّرُ۔ صدقۂ فطر گناہوں سے پاک ہونا ہے (یعنی روزوں میں جو گناہ ہوتے تھے مثلاً لغو بولنا، غیبت، جھوٹ یہ سب صدقۂ فطر کی وجہ سے صاف ہو جاتے ہیں اور روزے پاک صاف ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوتے ہیں)۔

اَنْتُمْ اَحَدُ الطَّاهِرَيْنِ۔ تیم دو پاک کرنے والوں میں ایک ہے (دوسرا پانی ہے)۔

اَلْمَاءُ يُطَهِّرُ وَلَا يُطَهَّرُ۔ پانی دوسری نجاستوں کو پاک کرتا ہے لیکن اگر خود ناپاک ہو جائے تو پھر اس کو پاک نہیں کر سکتے۔

وَلَدُ الزِّنَا لَا يُطَهَّرُ اِلٰى سَبْعَةِ اٰبَاءٍ۔ زنا کا بچہ سات پشت تک پاک نہیں ہوتا۔

طَابَ مَا طَهُرَ مِنْكَ وَطَهُرَ مَا طَابَ۔ جو جسم تیرا غسل کی وجہ سے پاک ہوتا ہے وہ بیماریوں اور امراض سے صاف ہو جاتا ہے اور جو صاف ہوتا ہے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

نِسَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَسْتَنْجِيْنَ بِالْمَاءِ وَيُبَالِغْنَ فِيْهِ۔ مُطَهِّرُ الْحَيَاءِ۔ مسلمانوں کی عورتیں پانی سے استنجا کرتی ہیں اور خوب دھوتی ہیں اُس سے شرمگاہ کے کنارے صاف ہو جاتے ہیں (جو ڈھیلوں سے صاف نہیں ہوتے)۔

طِهْرَان۔ ایک شہر ہے اصفہان کے متعلقات میں سے اب وہ ایران کا پایۂ تخت ہے۔

طِهْرِمٌ (طِرْهِمٌ) لَگ۔

تَطَهْمُلٌ۔ موٹا ہونا، پھولا ہوا ہونا، بھاگ جانا۔

تَطَهْمُرٌ۔ بُرا جاننا، ناپسند کرنا، متوحش ہونا۔

لَتُرَيْنَ بِالْمَطْهَرِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مُنہ پھولا ہوا تھا (بلکہ سائل الخدین یعنے رخسار صاف اور ہموار تھے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ آپ بہت موٹے نہ تھے۔ بعضوں نے یوں کہا ہے کہ آپ کا مُنہ مبارک گول نہ تھا۔ بعضوں نے یوں کہا ہے کہ آپ بہت گندم گوں نہ تھے)۔

طِهْمِلٌ۔ موٹا، بدصورت، بادیہ۔

طَهْمَلٌ۔ کالا، ٹھگنا۔

وَقَفَتْ اِمْرَءَةٌ عَلٰى عُمَرَ فَقَالَتْ اِنِّيْ اِمْرَءَةٌ طَهْمَلَةٌ۔ ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس کھڑی ہوئی کہنے لگی میں ایک موٹی بھدی عورت ہوں (یا دبلی پتلی۔

طَهْوٌ۔ یا طَهْيٌ۔ یا طَهِيَةٌ۔ پکانا، بھوننا۔

طَاهٍ۔ باورچی، نان بائی (اس کی جمع طَهَاةٌ ہے)۔

وَمَا طَهَاتُهُ اَبُوْ زَرْعٍ۔ ابوزرع کے باورچیوں کا کیا پوچھنا۔

اِلَّا مَا طَهَوْتِ۔ (رسی نے ابوہریرہؓ سے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے اُنھوں نے کہا) پھر سُنی نہیں تو اور میرا کیا کام تھا (یعنے میرا شغل ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھنے اور آپ کی حدیثوں کو سُننے کے اور کچھ نہ تھا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر میں نے سُنی نہیں تو پھر میرا حافظہ کس کام کا)۔

باب الطاء مع الیاء

طَيِّبٌ) یا طَابَ یا طِيْبَةٌ یا تَطْيِيْبٌ۔ لذت دار ہونا، لذیذ اور پاکیزہ ہونا، پاک صاف ہونا، خوبصورت ہونا، شیریں ہونا، کھرا ہونا، بزرگ ہونا۔

طَابَتِ الْاَرْضُ۔ زمین سبزہ زار ہو گئی۔

طَيَّبَتْ بِهٖ نَفْسًا۔ میرا دل اُس سے خوش ہوا، کھل گیا۔

طَابَ الْعَيْشُ۔ زندگی آرام سے گزری۔

طَابَ عَنِ الشَّيْءِ نَفْسًا۔ اُس سے دل بھر گیا یعنے

Marfat.com

چھوڑ دیا۔

تَطْیِیبٌ۔ خوش کرنا، ہامزہ کرنا، عمدہ کرنا، خوشبو لگانا، معطر کرنا، کسی کا دل مطمئن کرنا۔

مُطَایَبَۃٌ۔ مزاح کرنا، دل لگی کرنا۔

اِطَابَۃٌ۔ استنجا کرنا، زیر ناف کے بال مونڈنا۔

طُوْبٰی۔ رشک، سعادت، خیر و خوشی، مبارکبادی۔

اِطَابَتٌ۔ اُس کو اچھا پایا۔

تَطْیِیبٌ۔ معطر ہونا، خوشبو دار ہونا۔

اِسْتِطَابَۃٌ۔ استنجا کرنا، زیر ناف کے بال مونڈنا۔

طَیِّبٰتٌ۔ حلال چیزیں (جیسے خَبِیْثٰتٌ حرام چیزیں)۔

اَلطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ۔ پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے۔ یا پاک باتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک باتوں کے لئے۔

مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ۔ آؤ پاک شخص پاک کیا گیا، یا پاک اور پاکیزہ شخص کو خوش آمدید۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسرؓ کے لئے فرمایا جو بڑے عالی شان صحابی تھے)۔

بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ طِبْتَ حَیًّا وَّمَیِّتًا۔ (حضرت علیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے بعد دیکھا تو کہا) میرے ماں باپ آپ پر صدقے آپ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں پاکیزہ اور صاف ہیں۔

وَقَبْلَہٗ ثُمَّ قَالَ طِبْتَ حَیًّا وَّمَیِّتًا۔ (ابوبکر صدیقؓ نے وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سے چادر اٹھائی، اور آپ کو بوسہ دیا۔ فرمایا آپ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں پاکیزہ ہیں اور صاف ہیں۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ۔ ساری کوششیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور سب نمازیں اور دعائیں اور پاک باتیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اُسی کی طرف پھرتی ہیں (اُسی کو حمد اور ثنا سجتی ہے کیونکہ وہ سب عیبوں سے پاک اور سارے عمدہ اوصاف سے موصوف ہے بے عیب اُسی کی ذات ہے اِس لئے جتنی تعریف اُس کی کیجائے وہ کم ہے)۔

اَمَرَ اَنْ تُتَّخَذَ الْمَدِیْنَۃُ طَیْبَۃَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مدینہ کو طیبہ اور طابہ کہا کریں۔ (جاہلیت کے زمانہ میں مدینہ کا نام یثرب تھا۔ قریب عربی زبان میں فساد کو کہتے ہیں۔ اِس لئے آپ نے اِس نام کو کروہ سمجھا اور مدینہ کو طابہ طیبہ کہنے کا حکم دیا۔ طابہ اور طیبہ کے معنے پاک اور صاف، معطر اور خوشبودار)۔

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَیِّبَۃً۔ ساری زمین میرے لئے پاک کی گئی۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّطَیِّبَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ۔ تم میں سے جو کوئی اس بات کو پسند کرے (اُس کو جائز سمجھے تو کوئی سے قبول کرے)۔

شَهِدْتُّ غُلَامًا مَّعَ عُمُوْمَتِیْ حِلْفَ الْمُطَیَّبِیْنَ۔ میں لڑکپن میں اپنے چچاؤں کے ساتھ خوشبو لگا کر عہد و پیماں کرنے والوں میں شریک تھا (اس کا قصہ کتاب الجہاد میں گزر چکا ہے۔ بنی ہاشم اور بنی زہرہ اور تیم ان قبیلوں کے لوگ ابن جدعان کے محل میں جاہلیت کے زمانہ میں جمع ہوئے اور ایک کونڈے میں خوشبو بنا کر اُس میں اپنے ہاتھ ڈبوئے اور آپس میں قسم کے ساتھ یہ عہد کیا کہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور ظالم سے مظلوم کا حق دلائیں گے اِس لئے اِن لوگوں کا نام مطیبین ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ بھی انہی لوگوں میں تھے اور حضرت عثمانؓ دوسرے گروہ میں تھے جس کا نام احلاف تھا وہ بنی عبدالدار کے ساتھ والوں میں تھے)۔

ثُمَّ اَنْ یَّسْتَطِیْبَ الرَّجُلُ بِیَمِیْنِہٖ۔ آپ نے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا دیکھو کر داہنا

Marfat.com

ہاتھ کھانے پینے اور اچھے اور پاکیزہ کاموں کے لئے ہے)۔

اِسْتِطَابَۃٌ۔ استنجا کرنا۔ ڈھیلوں سے ہو یا پانی سے بعضوں نے کہا استطابت ڈھیلوں سے پوچھنے کو کہتے ہیں۔ اکثر عرب لوگ پاخانہ کے بعد صرف ڈھیلوں سے استنجا کرتے پانی سے آبدست نہ کرتے۔ حذیفہؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ نے پانی سے استنجا کرنے کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ عورتوں کا استنجا ہے کیونکہ اُن کو ڈھیلوں سے استنجا کرنا دشوار ہوتا ہے۔ بعضوں نے پانی سے استنجا کو بدعت کہا ہے خصوصاً میٹھے پانی سے کیونکہ وہ پینے کی چیز ہے اور زمزم کے پانی سے تو بالاتفاق مکروہ ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ پانی اور ڈھیلوں دونوں سے استنجا درست ہے اسی طرح ایک پر اکتفا کرنا اور اگر ڈھیلوں سے پونچھ کر پھر پانی سے آبدست کرے تو یہ افضل ہے)۔

اَبْغِنِیْ حَلْیَ یَدَیَّ۔ اَسْتَطِیْبُھَا۔ ایک مُسترہ میرے لئے ڈھونڈ دو میں اُس سے پاکی کروں (یعنے زیرناف کے بال مونڈھوں)۔

وَھُوَ سُبَّۃٌ طِیْبَۃٌ۔ وہ اچھے صحیح طور سے قیدی ہیں (یعنے جو اضابطہ جنگ میں گرفتار ہوتے اور پکڑے گئے نہ کہ فریب اور مکر سے یا دغا سے اُن کو پکڑ لیا)۔

وَاِنَّمَا ھُوَ طَیِّبُ ابْنُ طَابٍ۔ اور ہمارے پاس ابن طاب کھجور لائی گئی (ابن طاب مدینہ میں ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے اُس کو عِذْقُ ابْنُ طَابٍ اور نَخْلُ بْنُ طَابٍ بھی کہتے ہیں)۔

اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی عُثْمَانَ وَھُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ اَلَا نَطَابُ اَضْرِبُ۔ ابوہریرہؓ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے اُن کو باغیوں نے گھیر رکھا تھا تو کہنے لگے اب لڑائی درست ہو گئی (طَابَ الضَّرْبُ کی جگہ طَابَ اَضْرُبُ کہا ہے ایک لغت ہے کہ بجائے الف لام تعریف کے الف میم کہتے ہیں جیسے لَیْسَ مِنْ اَمْبِرِ اَمْصِیَامِ فِی اَمْسَفَرِ)۔

سُئِلَ عَنِ الطَّابَۃِ تُطْبَخُ عَلَی النِّصْفِ۔ اگر کا شیرہ جب پکا کر آدھا رہ جائے تو اُس کا کیا حکم ہو (یعنے جس کو منصف کہتے ہیں)۔

طَیِّبَۃً نَفْسُہٗ یَا نَفْسُہٗ۔ اُس کا دل خوش اور خورسند ہو (یعنے برضا و رغبت کرے)۔

لَا یَرُدُّ الطِّیْبَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کو واپس نہیں کرتے تھے (جو کوئی تحفہ کے طور پر لاتا آپ قبول فرماتے)۔

قَضَی اَکْثَرُھُمَا وَاَطْیَبُھُمَا۔ حضرت موسیٰؑ نے دونوں میعادوں میں سے جو زیادہ اور حضرت شعیبؑ کو بہت پسند تھی وہ پوری کی (یعنے دس برس کی میعاد)۔

مَنْ اَخَذَ بِطِیْبِ نَفْسِہٖ۔ جس نے دل کی خوشی کے ساتھ اُس کو لیا (دینے والے خوش ہو مثلاً بلا سوال اور بلا انتظار ہاتھ آئے یا دینے والا خوشی سے دے نہ یہ کہ جبراً قہراً)۔

طِبْتَ وَطَابَتْ مَمْشَاکَ۔ آپ دنیا میں بھی اچھے رہے اور دنیا سے روانگی بھی آپ کی اچھی ہوئی۔

مَا فَرَضَ الزَّکٰوۃَ اِلَّا لِیَطِیْبَ۔ زکوٰۃ جو فرض ہوئی تو اسی لئے کہ مال پاکیزہ ہو جائے (معلوم ہوا کہ مال جمع کرنا منع نہیں ہے جب اُس کی زکوٰۃ دیتا رہے)۔

طُوْبٰی لِمَنْ طَابَ عُمُرُہٗ۔ مبارک ہے وہ شخص جس کی عمر اچھی گزری (نیک کاموں میں مصروف رہا بے فکری کے ساتھ زندگی بسر کی)۔

اَوْ یَمَسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِہٖ۔ یا اپنے گھر کی خوشبو لگا لے۔

فَاِمْرَاَۃٌ لَہٗ طِیْبٌ۔ اگر خوشبو نہ ملے تو پانی سے نہا ڈالنا بھی خوشبو ہے (یعنے جمعہ کے دن)۔

Marfat.com

فَإِنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ۔ ہمارا دین تو پورا اور نکھل ہوگیا۔

طِيبُ الرِّجَالِ لَا لَوْنَ لَهُ۔ مردوں کی خوشبو بے رنگ ہوتی ہے (جیسے مشک، عود، عنبر، عطر، وغیرہ۔ اور عورتوں کی رنگ دار جیسے زعفران، کسم، ورس، مہندی وغیرہ)۔

طَابَ لِي هٰذَا۔ یہ مجھ کو راس آیا۔

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ۔ تم سلامت رہو اور خوش ہو۔

أَلَيْسَ بَعْدَ الطَّرِيقِ الطَّيِّبِ۔ کیا اُس ناپاک رستے کے بعد پھر پاک رستہ نہیں ہے (تو پاک رستہ ناپاک کا بدل ہو جائے گا اور آدمی ناپاک نہ ہوگا)۔

وَأَمَّا الطِّيبُ فَلَا أَدْرِي۔ خوشبو مجھ کو یاد نہیں ہے (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ذکر کیا یا نہیں)۔

وَيَضَعُ طِيبَهَا۔ اچھی اچھی رکھ لیتا ہے (ایک روایت میں يَضَعُ طَيْبَهَا ہے یعنے پاکیزہ اور اچھے آدمیوں کو رکھ لیتا ہے اور بُروں کو نکال باہر کرتا ہے (یعنے مدینہ طیبہ بُرے آدمی کو اپنے یہاں رہنے نہیں دیتا، مراد ہر وقت ہے یا قریب قیامت کے جب دجال نکلے گا)۔

اَللّٰهُ طَيِّبٌ۔ اللہ جل جلالہٗ ہر عیب سے پاک ہے۔

اَلْعَبْدُ طَيِّبٌ۔ بندہ بُری باتوں سے پاک ہے اچھی صفات سے موصوف ہے۔

اَلْمَالُ طَيِّبٌ۔ مال پاکیزہ یعنی حلال ہے۔

فَإِنَّ نَعْدَّ الطِّيبَ۔ اگر (جمعہ کے دن) خوشبو دل سکے تو صرف پانی سے نہانا کافی ہے)۔

طُوبَىٰ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَصْلُهَا فِي دَارِي وَفَرْعُهَا فِي دَارِ عَلِيٍّ فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ دَارِي وَدَارُ عَلِيٍّ فِي الْجَنَّةِ بِمَكَانٍ وَاحِدٍ۔ طوبیٰ بہشت میں ایک درخت ہے جس کی جڑ میرے گھر میں ہے اور اُس کی شاخ علیؓ کے گھر میں ہے۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میرا اور علیؓ کا گھر بہشت میں ایک ہی مقام پر ہے (جیسے دنیا میں بھی حضرت علیؓ کا گھر آپؐ کے گھر سے ملا ہوا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لائے حضرت علیؓ سو رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا فاطمہؓ میں اور تو اور یہ سونے والا بہشت میں ایک ہی مکان میں ہوں گے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ہر ایک مومن کے گھر میں طوبیٰ کی ایک شاخ ہوگی اور یہ درخت اتنا بڑا ہے کہ عمدہ گھوڑے کا سوار سو برس تک اُس کے سایہ میں چلتا رہے تو بھی پار نہ ہو اور اگر ایک کوّا اُس کے نیچے سے اڑے تو اُس کی چونچ تک نہ پہنچے بلکہ بوڑھا ہو کر گر پڑے حالانکہ کوّے کی عمر بہت دراز ہوتی ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ ہزار برس تک زندہ رہتا ہے)۔

إِلَّا أَنْ يُقَوِّمَ الطِّيبَ وَالْخَشَبَةَ۔ مگر یہ اینٹ اور لکڑی کی قیمت لگائی جائے۔

لَا تَمْشُوا مُوتَكُمْ بِالطِّيبِ۔ اپنے مُردوں کو خوشبو مت لگاؤ۔

وَلِلّٰهِ مَا طَابَ وَطَهُرَ۔ جو پاکیزہ اور طاہر ہے وہ اللہ کے لئے ہے (یعنی مال حلال، اور خبیث یعنے سود کی آمدنی اور لوگوں کے لئے ہے)۔

نِعْمَ الْمَنْزِلُ طَيْبَةُ وَمَا بِهَا ثَلَاثُونَ مِنْ أَوْلِيَاءِ مِنْ وَحْشَةٍ۔ طیبہ کیا اچھا مقام ہے اور وہاں کے تیس اولیا کو کوئی وحشت نہیں ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ شاید یہ غیبت معنوی سے متعلق ہے)۔

طَابَ۔ خراب کو بھی کہتے ہیں۔

ذَهَبَ الْأَطْيَبَانِ وَبَقِيَ الْأَخْبَثَانِ۔ (یہ ایک بوڑھے گنوار کا قول ہے جسنے) اچھی دو نوں چیزیں (سماعت اور بصارت) یا کھانے پینے اور جماع کی خواہش

Marfat.com

یا چربی اور جوان تو چلدیں (رخصت ہوئیں) اور خراب اور بے کار چیزیں دونوں رہ گئیں (کھانسی اور گوز) ایک روایت میں بَقِیَ الْآخَرُ طَبَّانِ ہے یعنے دو مرطوب چیزیں رہ گئیں کھانسی اور پاد در گوز)۔

اَبُوْ طَیْبَۃَ۔ ایک صحابی کی کنیت ہے۔ ان کا اصل نام نافع تھا، پچھنے لگانے کا کام کرتے تھے۔ محیصہ بن مسعود انصاری کے آزاد کردہ ہیں۔

(طَیْحٌ) ہلاک ہونا چلدیناد جیسے طَوْحٌ ہے۔

تَطْیِیْحٌ۔ اور اِطَاحَۃٌ۔ ہلاک کرنا، ضائع کرنا۔

تَطَایُحٌ۔ اُڑ جانا۔

(طَہْخٌ) بُری چیز سے آلودہ ہونا، آلودہ کرنا، تکبر اور غرور کرنا۔

تَطْیِیْخٌ۔ چربی اور گوشت سے بھر دینا، بُری بات سے آلودہ کرنا۔

تَطَہُّخٌ۔ بُری بات سے آلودہ ہونا۔

(طَیْرٌ) یا طَیَرَانٌ یا طَیْرُوْرَۃٌ۔ اُڑنا، لمبا ہونا، آگے بڑھ جانا۔

طَارَ طَائِرُہٗ۔ اُس کا عصہ بھڑک اُٹھا۔

تَطْیِیْرٌ۔ اور اِطَارَۃٌ۔ اُڑانا۔

تَطَیُّرٌ۔ بدفالی لینا۔

تَطَایُرٌ۔ پریشان ہونا، متفرق ہونا، لمبا ہونا۔

اِسْتِطَارَۃٌ۔ متفرق ہونا، پھیل جانا، بلند ہونا پھٹ جانا، جلدی سے سونت لینا۔

طَائِرٌ۔ پرندہ، اور ایک ستارے کا نام ہے اور دماغ جس سے نیک یا بد فال لیں اور نصیب اور حصہ اور روزی اور عمل۔

مَیْمُوْنُ الطَّائِرِ۔ خوش نصیب، مبارک قسمت۔

طَیْرٌ۔ جمع ہے طَائِرٌ کی اور کبھی ایک پرندے کو بھی کہتے ہیں۔

اَلْزَمْ یَا لَاقِ قَوْلَ عَابِرٍ وَمَشَی عَلٰی رِجْلٍ طَائِرٍ۔ خواب کی تعبیر دی ہوتی ہے جو پہلے دی جائے اور خواب پرندے کے پاؤں پر رہتا ہے (یعنے تعبیر پر معلق رہتا ہے جہاں تعبیر دی ہیں واقع ہو گیا جیسے پرندے کے پاؤں پر کوئی چیز ہو تو اُس کے حرکت کرتے ہی گر پڑتی ہے)۔

اَلرُّؤْیَا عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ۔ خواب پرندے کے پاؤں پر لٹکا رہتا ہے (اُس کی تعبیر کا ظہور نہیں ہوتا) جب تک اُس کی تعبیر نہ دی جائے (جہاں تعبیر دی ہیں ویسا ہی ظہور ہوتا ہے اسی لئے ضروری ہے کہ خواب ایسے شخص سے بیان کرے جو تعبیر کا علم جانتا ہو اور نیک اور متقی اور اپنا خیر خواہ اور دوست ہو اگر ایسا شخص نہ ملے تو خواب دل میں رکھے کسی سے بیان نہ کرے)۔

لَوْ کُنَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا طَائِرٌ یَطِیْرُ جَنَاحَیْہِ اِلَّا عِنْدَنَا مِنْہُ عِلْمٌ۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس وقت چھوڑا (یعنے اُس وقت آپ کی وفات ہوئی) کہ ہر ایک پرندے کے جو اپنے بنکھوں سے اڑتا ہے ہم کو علم ہو گیا تھا (یعنے شریعت کے کل احکام اور مسائل معلوم ہو گئے تھے یا ہر پرندے کی حلت و حرمت کا حال اور اُس کے ذبح کا طریقہ اور اُس کا فایدہ جب کوئی احرام میں اُس کو مارے ہم کو معلوم ہو گیا تھا۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم کو ہر پرندہ سے فال لینا معلوم ہو گیا تھا جو جاہلیت کی ایک رسم تھی)۔

فَمَسَکَۃٌ مَشْیَۃُ اَحْمَدِ مُطْعِمُ طَیْرِ السَّمَاءِ قَالَ لَکَ شَیْبَۃُ الْحَمْدِ (یعنے بوڑھا تعریف کے قابل یعبدالمطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کا لقب تھا) تم میں سے تھا جو آسمان کے پرندوں کو کھلانے والا تھا۔ انھوں نے کہا نہیں (عبدالمطلب نے جب اپنے صاحبزادے یعنی حضرت عبداللہ کا فدیہ سو اونٹ نحر (ذبح) کر کے دیا تو

Marfat.com

اُن کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر ڈلوا دیا پرندے اُن کو کھاتے رہے)۔

كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ۔ گویا اُن کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں (یہ اصحاب کے ادب اور سکون اور وقار کا حال بیان کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح ادب اور سکون کے ساتھ بیٹھے کہ مطلق حرکت نہ کرتے اگر پرندے آئیں تو اُن کے سروں پر بیٹھ جائیں کیونکہ پرندہ حرکت کرنے سے بھاگ جاتا ہے)۔

مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ۔ پرندوں کے دل کی طرح (یعنی ضعیف القلب ناتوان)۔

رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ۔ ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے اُس کی پیٹھ پر اُڑا جا رہا ہے (یعنی اُس کو تیز چلا رہا ہے)۔

فَلَقَدْ قُتِلَ عُثْمَانُ طَارَ قِبْلِيَ مَطَارُهُ۔ جب حضرت عثمانؓ مارے گئے تو میرا دل جہاں اُڑنا چاہتا تھا وہاں اُڑ گیا۔

إِنَّمَا سَمِعْتَ مَنْ يَقُولُ إِنَّ الشُّومَ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ فَطَارَتْ شِقَّةٌ مِنْهَا فِي السَّمَاءِ وَشِقَّةٌ فِي الْأَرْضِ۔ حضرت عائشہؓ نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا کہ گھر اور عورت میں نحوست ہوتی ہے یہ سنتے ہی اُن کا آدھا کلیجا تو آسمان میں اُڑ گیا اور آدھا زمین میں یہ گویا اپنے اُن کو سخت غصہ آیا گویا غصہ کے مارے اُن کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ غصہ کی وجہ یہ تھی کہ اس شخص نے حدیث کا صحیح مطلب نہیں سمجھا)۔

حَتَّى تَطِيرَ شُئُونُ رَأْسِهِ۔ یہاں تک کہ اُن کے سر کی ہڈیاں جدا جدا ہو گئیں۔

حَتَّى مَا تَطِيرُ مِنْ شَعْرِ رَأْسِكَ۔ تیرے سر کے بال جدا جدا اور متفرق ہو گئے ہوں اُن کو کترا ڈالا۔

فَقَسَمَنَا الْمُهَاجِرِينَ فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ۔ ہم نے مہاجرین کو بانٹا تو عثمان بن مظعون ہمارے حصہ میں آئے۔

إِنْ كَانَ أَحَلَّ نَافِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطَائِرٌ لَهُ الْفَضْلُ وَالْآخِرُ الْقَدِيمُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تیر کی بھی تقسیم ہوتی تو ایک کے حصے میں تیر کی پیکان آتی اور دوسرے کے حصے میں اُس کی لکڑی۔

فَطَارَتْ لِيَ وَلِدًا ضِعَافِي ثَلَاثَةً۔ میرے اور میرے ساتھیوں کے حصے میں ایک ہار نکلا۔

طَائِرُ الْإِنْسَانِ۔ اللہ کے علم میں جو آدمی تقدیر میں مقرر ہوا ہے (بعضوں نے کہا آدمی کا عمل)۔

عَلَى خَيْرِ طَائِرٍ۔ بہار کہا دی اور نیک فالی کے ساتھ (یعنے خوش نصیبی کے ساتھ)۔

طَارَتِ الْقَرْعَةُ عَلَى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ۔ یا نسہ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کے نام پر نکلا یعنے قرعہ میں اُن کا نام نکلا۔ يَالَيْمُونِ طَائِرُكَ۔ اچھے اور مبارک نصیب کے ساتھ (طائر ہی اصل میں طیر سے نکلا ہے عرب لوگ پرندوں اور جانوروں سے فال لیتے اگر باتیں فال سے داہنے طرف جاتے تو اُس کو سانح کہتے اور اُس سے نیک فال لیتے اور جو داہنے طرف سے بائیں طرف جاتے اُس کو بارح کہتے اور اُس سے بدشگون لیتے)۔

اَلْفَجْرُ الْمُسْتَطِيرُ۔ صبح کی وہ روشنی جو آسمان کے کنارے میں پھیلی ہوتی ہو یعنے صبح صادق نہ کہ صبح کاذب جو ایک لمبی دھاری ہوتی ہے۔

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ۔ بنی لوی یعنی قریش کے سرداروں پر بویرہ میں ایک پھیلی ہوئی آگ لگا دینا سہل ہو گیا (یہ حسان بن ثابتؓ کا ایک شعر ہے)۔

Marfat.com

فَقَدْ نَارَ سُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقُلْنَا أَغَيْلَتْ أَسْتُطِيْرَ۔ ایک رات ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گم ہو گئے ہم کہنے لگے شاید کسی نے غفلت میں آپ کو مار ڈالا یا اُڑا کر لے گیا یا جن آپ کو اُڑا لے گئے۔

فَأَطَرَتْ لِلْحَلْقَةِ بَيْنَ بَنَاتِيْ۔ میں نے اُس کپڑے کے جوڑے کو اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا (اُس کو پھاڑ کر تھوڑا تھوڑا سب کو بانٹ دیا)۔

لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ۔ نہ تو بیماری کی چھوت لگتی ہے اور نہ بدشگونی کوئی چیز ہے (جیسے عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں پرندوں سے بدفالی لیتے تھے۔ اور اب تک جاہل عورتیں بلی کے سامنے آنے سے یا کالے کے ساتھ مڈبھیڑ ہونے سے یا چلتے وقت چھینک کی آواز سُننے سے بدشگون لیتی ہیں)۔

ثَلَاثٌ لَازِمٌ لِكُلِّ أَحَدٍ مِنْهُنَّ الطِّيَرَةُ وَالْحَسَدُ وَالظَّنُّ قِيْلَ فَمَا نَصْنَعُ قَالَ إِذَا تَطَيَّرْتَ فَامْضِ وَإِذَا حَسَدْتَ فَلَا تَبْغِ وَإِذَا ظَنَنْتَ فَلَا تُحَقِّقْ۔ تین باتوں سے کوئی نہیں بچتا۔ (مگر شاذ و نادر کوئی مقبول بندہ اللہ کا) ایک تو بدشگون لینا، دوسرے حسد کرنا، تیسرے بدگمانی۔ لوگوں نے عرض کیا کہ پھر ہم کیا کریں (اگر ان باتوں میں مبتلا ہوں) فرمایا کہ جب بدشگونی لے تو (اللہ پر بھروسہ کر کے) اُس کام کو کر ڈال (بدشگون کا کچھ خیال نہ کر) اور جب حسد پیدا ہو تو (دل ہی دل میں رہنے دے) اُس کے وجہ سے کسی کو مت ستا (اُس پر ظلم اور زیادتی نہ کر) اور جب بدگمانی پیدا ہو تو اُس پر یقین مت کر (بلکہ یوں خیال کرتا رہ کہ شاید میرا گمان غلط ہو)۔

اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ۔ بدشگون لینا شرک ہے (کیونکہ بُرا بھلا سب اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ بدشگون کو اُس کی علت قرار دینا اس میں شرک کی بُو آتی ہے) مگر ہم میں کوئی ایسا نہیں جس کو ایسا خیال نہ پیدا ہو (خواہ مخواہ دل میں وہم آ ہی جاتا ہے) پر اللہ پر بھروسہ کرنے سے یہ خیال جاتا رہتا ہے (جتنا اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسا بڑھتا جائے گا اُتنا ہی بدشگونی کا خیال کمزور ہو جائے گا)۔

لَا طِيَرَةَ فَإِنْ يَّكُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ۔ بدشگونی اور نامبارکی اور نحوست کوئی چیز نہیں ہے (فقط ایک وہم ہی وہم ہے جس کی کوئی اصل نہیں) اگر بدشگونی کوئی چیز ہو تو تین چیزوں میں ہو گی گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں (گھر کی نحوست یہ ہے کہ تنگ اور تاریک اور تیرہ اور غلیظ اور نحس بد آب و ہوا مقام میں واقع ہو گا تازی ہوا کا اُس میں گزر نہ ہوتا ہو، چار طرف سے بند، گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ شریر اور سرکش خندہ اور سُست زور ہو، جہاد کے کام پر نہ آئے، عورت کی نحوست یہ ہے کہ بدزبان، بدکار، مُسرف اور فضول خرچ ہو)۔

لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ۔ بدشگونی کوئی چیز نہیں اور نیک فال لینا اچھی بات ہے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی نیک فال لیا کرتے مثلاً کوئی مگرمچھ اور پیش ہے اُس میں ایک شخص سامنے سے آیا جس کا نام سہل ہے تو یہ فال لی کہ اللہ تعالیٰ اس کام کو آسان کر دے گا یا جنگ کے لئے جا رہے ہیں پہلے ایک شخص ملا جس کا نام مظفر خان یا فتح خان ہے اُس سے یہ فال لی کہ ہماری فتح ہو گی)۔

فَأْلًا: فال سے وہ فال مقصود نامراد نہیں ہے جو ہندوستان کے جاہل لوگ کیا کرتے ہیں کہ ایک کاغذ پر کسی خانے کر کے اُس پر انگلی رکھا تے ہیں اور اُس سے قسمت کا حال معلوم کرتے ہیں یہ ممنوع اور حرام ہے۔

لہ ایک روایت میں فَاَلْگُوْتْ ہے بمعنی بدشگونی طلب (فعال سے ترجمہ منتہی ص ۱۱۲۲)

Marfat.com

إِيَّاكَ وَطَيْرَةَ الشَّبَابِ۔ تو جوانی کے پرندوں کے چونچلوں سے بچا رہ (آدمی جوانی کے جوش میں ایسی باتیں کر بیٹھتا ہے جن کا انجام اس کے حق میں بُرا ہوتا ہے)۔

ثُمَّ أَنْ يُصْبَرَ هٰذَا الطَّيْرَ۔ پرندے کو باندھ کر اُس کو نشانہ بنانے سے منع فرمایا (جیسے بعض لوگ کیا کرتے ہیں کہ جانور کو کھڑا کر کے اُس کو تیروں یا گولیوں کا نشانہ بناتے ہیں)۔

فَيَطِيرُوا كُلَّ مَطِيرٍ۔ خوب بے پَر کی اُڑائیں (دل سویے جسے آپ کا کلام نقل کریں اس پر جلتے ہیں)۔

لَأَحْمِيَنَّ بِهَا الْأَطَارَ۔ میں جس جگہ جانے کا قصد کرتا ہوں وہ مجھ کو بے دروں اُڑ جاتا ہے۔

فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ۔ ایسے بدکار لوگ باقی رہ جائیں گے جو ہلکے پتنے میں پرندوں کی طرح ہوں گے (اُن میں وقار اور تمکین کا نام نہ ہوگا یا فتنہ و شجور میں پرندوں کی طرح ہوں گے)۔

طَارَتْ فِي الزَّجْرِ۔ پھر وہ نطفہ ماں باپ کے پیٹ میں اُڑ کر آجاتا ہے (خون بن جاتا ہے)۔

رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ۔ میں نے جعفر ابن ابی طالبؓ کو دیکھا وہ بہشت میں (فرشتوں کے ساتھ اُڑ رہے تھے (جنگِ موتہ میں وہ شہید ہوئے تھے اُن کے دونوں ہاتھ جس سے جھنڈا سنبھالے ہوئے تھے کافروں نے کاٹ ڈالے تھے اللہ تعالیٰ نے اُس کے بدلے اُن کو پرند کی طرح دو پنکھ دیئے وہ بہشت میں اُڑتے پھرتے ہیں)۔

إِنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلَقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ۔ شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے جسموں میں بہشت کے درخت سے لٹکی رہتی ہیں (ایک روایت میں تَعْلَقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ ہے یعنے بہشت کے میوے کھاتی رہتی ہیں ایک روایت میں ہے کہ شہیدوں کی روحیں عرش کے علاقے جو قندیلیں ہیں اُن میں رہتی ہیں)۔

رُفِعَ عَنْ أُمَّتِي تِسْعَةُ أَشْيَاءَ وَعَدَّ مِنْهَا الطِّيَرَةَ۔ میری امت سے نو باتوں کا مواخذہ نہ ہوگا اُن میں سے ایک بدشگونی بھی ہے۔

ثَلَاثَةٌ لَمْ يَسْلَمْ مِنْهَا نَبِيٌّ فَمَا دُونَهُ التَّفَكُّرُ فِي الْوَسْوَسَةِ فِي الْخَلْقِ وَالطِّيَرَةُ وَالْحَسَدُ۔ تین باتوں سے تو پیغمبر تک نہیں بچے اُن سے کم درجہ لوگ کیا بچیں گے۔ ایک تو وسوسہ جو دل میں آتا ہے (شیطان کی طرف سے) دوسرے بدشگونی۔ تیسرے حسد (یعنی دل میں جو رشک پیدا ہوتی ہے مگر مومن اپنے حسد کو کام میں نہیں لاتا یعنے محسود کے ساتھ بُرائی نہیں کرتا) اُس کی نعمت کا زوال چاہتا ہے اور کافر اور فاسق اپنے حسد کو کام میں لاتے ہیں محسود کو ضرر پہنچاتے ہیں۔ یہ آفت ہے اس سے ساری نیکیاں محو ہو جاتی ہیں)۔

إِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاءُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام کرتے تو آپ کے ساتھ بیٹھنے والے سر جھکا لیتے (خاموش اور بے حرکت ہو کر غور سے سنتے) گویا اُن کے سروں پر پرندے ہیں (اگر سر پر پرندہ بیٹھا ہو تو آدمی سر نہیں ہلاتا اس ڈر سے کہ کہیں پرندہ اُڑ نہ جائے۔ جو ہر حرکت نے کہا کوا اونٹ کے سر پر آن کر بیٹھتا ہے اور اُس کی جوئیں چُن چُن کر کھاتا ہے، اونٹ کیا کرتا ہے بالکل تصویر کی طرح حرکت نہیں کرتا اس ڈر سے کہ کہیں کوا اُڑ نہ جائے)۔

طَلِيشٌ۔ اوچھا ہونا، ہلکا ہونا، کم عقل ہونا، تیر کا نشانہ سے پار ہو جانا، نشانہ پر نہ لگنا۔

طَاشَ عَقْلُهُ۔ اُس کی عقل جاتی رہی۔

طَلِيشَانٌ۔ بلکا پانا، متحرک ہونا، مضطرب ہونا۔

فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ۔ وہ سارے دفتر کے دفتر بُرائیوں کے ہلکے ہو جائیں گے اور وہ پرچہ جس میں لا الٰہ الا اللہ ہوگا بھاری نکلے گا۔

Marfat.com

كَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ - میرا ہاتھ رکابی میں ادھر اُدھر پڑ رہا تھا (دائیں بائیں طرف سے کھا رہا تھا)۔
اَلْتَّطَيُّشُ الظَّاءُ شُ۔ بُرا ہاتھ یا جوا ہر اُدھر اُدھر ہو جائے۔
(شاید پرند کے ہلکے پنے کی وجہ سے جو کہ اس میں پرکم ہوتا ہے)۔
إِذَا طَاشَتْ رِجْلَاهُ وَانْخَلَطَ كَلَامُهُ۔ جب اُس کے پاؤں لڑکھنے لگیں (کہیں کے کہیں پڑیں) اور اُس کی باتیں بے موقع ہوں (واہی تباہی بکنے لگے تو سمجھ لو نشہ ہے)۔
طَيْفٌ یا مَطَافٌ۔ سوتے میں آنا۔
تَطْيِيفٌ۔ بہت طواف کرنا۔
طَيْفٌ۔ غضب، جنون اور حالتِ خواب میں جو خیال آئے اُس کو بھی کہتے ہیں۔
أَصَابَ هٰذَا الْغُلَامَ لَمَمٌ أَوْ طَيْفٌ مِنَ الْجِنِّ۔ اس لڑکے کو جنون ہو گیا ہے یا کچھ آسیب کا خلل ہے۔
إِذَا مَسَّهُمْ طَيْفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ جب اُن کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آتا ہے (کوئی خیال پیدا ہوتا ہے بُرے کام کرنے کا)۔ مشہور قرامات طَايِفٌ ہے)۔
فَطَافَ بِي رَجُلٌ وَأَنَا نَايِمٌ۔ ایک شخص خواب میں میرے پاس آیا میں سو رہا تھا۔
لَا تَزَالُ طَايِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ۔ میری اُمت کا ایک طائفہ (گروہ) ہمیشہ (قیامت تک) حق پر رہے گا۔ (احمق بن راہویہ نے کہا طائفہ ہزار سے کم ہو جماعت ہو اور قیامت کے قریب ایسا ہی حال ہو جائے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے طریق پر چلنے والے لوگ ہزار تک رہ جائیں گے۔ اس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ اہلِ باطل کی کثرت پر کوئی دھوکا نہ کھائے)۔
لَأَقْطَعَنَّ مِنْهُ طَايِفًا۔ میں اُس کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ ڈالوں گا (یعنے کوئی عضو اُس کا)۔
جُعَلٌ يَطِيفُ بِالْجُعَلِ۔ لگاوٹ کے پاس پھرنے

طِيلَسَانٌ۔ رستی۔ (اس کا ذکر باب الطاء مع الواو میں ہو چکا ہے)۔
طَيْلَسَانٌ۔ سیاہ چادر جو یہودی لوگ اوڑھتے ہیں۔
ثُمَّ أَلْقَى الطَّيَالِسَةَ فَقَالَ كَانَهُمُ الْقَاعَةُ يَهُودُ خَيْبَرَ۔ آپ نے چادروں کو دیکھا فرمایا یہ لوگ تو اُس وقت خیبر کے یہودی معلوم ہوتے ہیں (بعضوں نے کہا یہ چادریں زرد رنگ کی تھیں اس وجہ سے آپ نے اُن پر انکار کیا)۔
جَبَّةٌ طَيَالِسَةٌ۔ طیلسان کا جبہ۔
طِينٌ۔ مٹی کا کام اچھا کرنا، مٹی سے مہر لگانا۔
طِينٌ۔ گارا، کیچڑ۔
مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ مَوْتُوتٍ فِيهَا مِثْقَالُ نَمْلَةٍ مِنْ خَلْقِ الطِّينِ عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو کوئی جان اس حال میں مرے کہ اُس میں ایک چیونٹی برابر بھلائی ہو تو قیامت کے دن اُسی بھلائی پر اُس کی پیدائش ہو گی۔
وَادْمُ طِينَتِي۔ ابھی آدم اپنے کیچڑ ہی میں تھے (اُن میں جان نہیں پڑی تھی)۔
فَإِذَا هِيَ طِينَةٌ أَوْ طِينَةٌ۔ یہ راوی کا شک ہے کہ طیبہ فرمایا یا طینہ۔ طِينَةُ الْخَبَالِ۔ دوزخیوں کے زخموں کی پیپ۔
طَانَهُ اللّٰهُ عَلَى الْخَيْرِ۔ اللہ تعالےٰ اُس کو بھلائی پر پیدا کرے۔
طِيبَةٌ۔ مقصد یا مطلب۔
يَا مُحَمَّدُ اِعْمَلْ لِطِيبَتِكَ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تم اپنا کام کرو (ہمارے سمجھانے سے باز آؤ)۔

لہ اس کا اصل باب طوی ہے مناسبت لفظی سے یہاں بیان کیا ۱۲ منہ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كتاب الظاء المعجمة

ظ۔ حروف تہجی کا ستر سواں حرف ہے۔ اور حساب جمل میں اس کا عدد ۹۰۰ ہے۔

باب الظاء مع الالف

ظَأْبٌ۔ پھینک مارنا، دفع کرنا، نکاح کرنا، آواز کرنا۔

مُظَأْبَةٌ۔ بیوی کی بہن سے نکاح کرنا، سالی سے نکاح کرنا۔

ظَأَرٌ۔ مہربان کرنا، مہربان ہونا، بچہ کو دودھ پلانا۔

إِظْآرٌ۔ بچہ کے لئے انا مقرر کرنا۔

ظِئْرٌ۔ جو غیر کے بچہ پر مہربان ہو، مرد ہو یا عورت (تو مذکر سے عام ہے)۔

سَيْفُ الْغَيْنِ ظِئْرُ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ سیف لوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انا تھا (دودھ پلانے کے عوض کو بھی ظِئر کہتے ہیں)۔

أَشْهِدُ لَكَ بِهٰذَا وَ زَوَّجَنَاهُ ظِئْرَيْنِ فَضَلَّتَا فَوَضَعَتْ إِحْدٰهُمَا۔ شہید کی طرف اُس کی دونوں بیویاں (بہشت کی حوروں میں سے) اس طرح لپکتی ہیں جیسے وہ دو انائیں جنہوں نے اپنے شیر خوار بچہ کو کھو دیا ہو (اور ایک بارگی وہ بچے دکھلائی دیں تو کیسی بے تاب ہو کر اُن کی طرف لپکتی ہیں)۔

أَعْطٰى رُبَيْعَةَ يَتْبَعُهَا ظِئْرًا هَا۔ اُس کو پہلوٹھی کا بچہ دیا اور اُس کے ساتھ اُس کے ماں باپ بھی دیئے۔

كَتَبَ إِلٰى هَمْيٍ وَهُوَ فِيْ نَحْوِ الضِّدَّاقَةِ إِنَّ ظَاوِرَ قَالَ فَلْنَا تَجْمَعُ النَّاقَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ عَلَى الْأَرْبَعِ۔ حضرت عمرؓ نے ہمی کو لکھا جو زکوٰۃ کے جانوروں پر مقرر تھا کہ مظاہرت کیا کر (مظاہرت اور تظاہر یہ ہے کہ اونٹنی کو دوسری اونٹنی کے بچہ پر مہربان کریں اُس کی تدبیر عرب یوں کرتے تھے کہ اونٹنی کے ناک اور دونوں آنکھوں پر پٹی باندھ دیتے تھے اور اُس کے فرج میں ایک چیتھڑا گھسیڑ دیتے تھے پھر اُس میں دو آدمی باریک لکڑیاں

Marfat.com

ڈالتے اونٹنی یہ سمجھتی کہ اُس کو دودھ دینا ہو رہا ہے جب اُس پر بہت سختی ہوتی تو وہ لکڑیاں نکال لیتے اور اُس بیتھرے کو بھی نکال کر دوسری اونٹنی کے پھر پرجو تیار ہوتا خوب اگر پڑتے پھر اُس پر کو اُس اونٹنی کے سامنے لاتے وہ اُس کو سونگھ کر اپنا بچہ سمجھتی اور مہربانی سے اُس کو پالتی)۔

مَنْ ظَلَّ ظُلَّةَ الْاِسْلَامِ جس پر اسلام مہربانی کرے

اَظُنُّ کُمْ عَلَی الْحَقِّ وَاَنْتُمْ تَظُنُّوْنَ بِیْ میں تو تم کو حق پر مہربان کرتا ہوں (یعنے چاہتا ہوں کو تم حق کو اختیار کرو) اور تم اُس سے بھاگتے ہو۔

اِشْدُدْ ظَاءَکَ قُرَشِیًّا تَشْرِیْدَ الظِّبَاءِ فَرُدَّ هَا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک اونٹنی خریدی دیکھا تو اُس میں ظِباء کی چھپن ہے (اُس کی فرج چھوٹی ہوتی تھی) انھوں نے اُس کو واپس کر دیا۔

قَدْ اَصَبْنَا ظَاقَتَیْکَ وَنَحْنُ ظَاهِرُوْنَ عَلَیْکَ اَوْ لَا ظِهْمَا۔ ہم نے تیری دونوں اونٹنیوں کو پکڑ لیا اُن سے بچے نکلوائے اُن کو اُن کی اولاد پر مہربان کیا۔

اَلظَّعْنُ وَظَاءُ الْفَرْجِ۔ برچھے مارنا مہربانی کا سبب ہے (یہ ایک مثل ہے یعنے دشمنوں کو جب ہتھیار سے مغلوب کرے گا تو وہ ڈر کر چارہ نا چار دوست بنیں گے تجھ پر مہربان ہوں گے یہ بعینہٖ اُس مثل کے مطابق ہے جو انگریزی میں بھی جانی ہے کہ فوج اور سامان جنگ عدہ تیار رکھنا صلح اور امن کی ضمانت ہے)۔

ظَاهِرٌ۔ جامع کرنا۔

مُظَاءَمَةٌ۔ ایک دوسرے کی سالی سے نکاح کرنا، ہم زلف ہونا، ساڑھو بننا، دو بہنوں کو دو شخصوں کے نکاح میں لانا۔

باب الظاء مع الباء

ظَبْظَبٌ۔ بخار آنا۔

تَظَبْظُبٌ۔ آہستہ گرنا۔

ظَبْظَابٌ۔ بیماری، درد اور عیب، بک کا واذا، جو ہلاتوں کی آنکھ اور خصاد پر ہو جاتا ہے۔

ظُبَةٌ۔ تلوار یا برچھے کی دھار، یا انی (نوک)۔

فَوَضَعْتُ ظُبَیْبَ السَّیْفِ فِیْ بَطْنِیْ۔ میں نے تلوار کی نوک اُس کے پیٹ پر رکھی (اس روایت میں یوں ہی ہے لیکن لغت کی رُو سے **ظُبَةُ السَّیْفِ** ہونا چاہیئے اور **ضَبِیْبٌ** ضاد معجمہ سے غین کا مُثنہ سے بہنا۔ ابو موسیٰؓ نے کہا سمع **ضَبِیْبٌ** بے صاد مہملہ سے اس کا ذکر گزر چکا ہے)۔

کَاَنَّهُمْ اَبْنَاءُ الظِّبَاءِ۔ تلوار کی دھاروں سے مقابلہ کرو۔

ظَبْیٌ۔ ہرن یا ہرنی (بعضوں نے کہا مادہ کو **ظَبْیَةٌ** کہتے ہیں) اس کی جمع **اَظْبٌ** اور **ظُبْیَانٌ** اور **ظِبَاءٌ** اور **ظُبِیٌّ** ہے۔

ظَبْیَةٌ۔ ہرنی، بکری، گائے، عورت، اور اونٹنی کی اعلام نہانی، وادی کا موڑ، ہرن کے بالدار پیر کا چھپا ہوا حصہ۔

اَرْضٌ مَظْمَاةٌ۔ وہ زمین جس میں ہرن بہت ہوں۔

اِذَا اَتَیْتَهُمْ فَارْبِضْ فِیْ دَارِهِمْ ظَبْیًا۔ جب تو اُن کے ملک میں پہنچے تو ہرن کی طرح وہاں رہ (یعنے ہر شیاری کے ساتھ جہاں کوئی آدمی دیکھے تو ہرن کی طرح بھاگ جا۔ کسی خطرہ کا اندیشہ ہو تو چلدے)، یہ اہل عرب کا قول ہے۔

بِهٖ دَاءُ الظَّبْیِ۔ اس کو ہرن کی بیماری ہے۔ یعنے کوئی بیماری نہیں ہے۔ کیونکہ ہرن کو سوائے مرض الموت کے کوئی بیماری نہیں ہوتی (یہ اہل عرب کا قول ہے)۔

اَهْلٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ظَبْیًا فِیْ اٰخِرِ غَزْوَةٍ غَزَاهَا الْاَهْلَ مِنْهَا وَالْعَنْزَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہرنی بھیجی گئی

Marfat.com

اُس میں گنتے تھے آپ نے اُس میں سے گھر والوں کو اور مجرد لوگوں کو دونوں کو دیا۔

اِنْقَطَعَتْ طُبَيَّةٌ فِتْهَا أَلْفُ وِعَائٍ دِرْهَمٍ وَثَلَيَانِ مِنْ ذَهَبٍ۔ میں نے ایک تسلی پائی اُس میں بارہ سو درم اور دو تکلے سونے کے تھے۔

اِخْفِرْ طُبَيَّةَ قَالَ وَمَا طُبَيَّةُ؟ قَالَ بِئْرٌ مَزْمُورٌ۔ تلقیہ کھودو۔ پوچھا تلقیہ کیا؟ انھوں نے کہا زمزم کے کنوان راس کو ایک تسلی سے تشبیہ دی)۔

مِنْ ذِي الْمَرْوَةِ إِلَى الطُّبَيَّةِ۔ ذی المروہ سے تلقیہ تک (تلقیہ ایک مقام کا نام ہے مکہ مدینہ کے ملک میں آپ نے اُس کو منقطہ کے طور پر حد سمجھنی کو دیا تھا)۔

عِرْقُ الظَّبْيَةِ۔ ایک مقام ہے روحا سے تین میل پر دہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سجدہ ہے۔

فَأَصَابَتْ طُبَيَّتُهُ طَائِفَةً مِنْ قُرُونِ رَأْسِهِ۔ اُن کی تلوار کی دھار سر کی بعض چوٹیوں پر پڑی۔

لَمْ يُعَاقِبْ عُمَرُ صَاحِبَ الطُّبْيِ۔ حضرت عمرؓ نے اُس احرام والے کو سزا نہیں دی جس نے ہرن کا شکار کیا تھا (بلکہ اُس کو صرف بدلہ دینے کا حکم دیا)۔

أَبُو ظُبْيَانَ۔ ایک راوی کا نام ہے۔

باب الظاء مع الجيم

ظَجَّ۔ لڑائی میں آواز بلند کرنا، فریاد کرنا اور لڑائی کے سوا دوسرے مقاموں میں فریاد کرنے کو صیح کہتے ہیں۔

باب الظاء مع الراء

ظَرِيبٌ۔ چمک جانا۔

ظَرِيبٌ۔ سخت ہونا۔

ظَرِيبٌ۔ لوک دار، دھار دار، پتھر، یا پھیلا ہوا پہاڑ یا چھوٹا ٹیلہ۔

ظَرِبَانٌ۔ ایک جانور ہے بلی کے برابر جو بدبودار اور خاکستری رنگ کا ہوتا ہے (اس کی جمع ظَرَابِيٌّ آتی ہے اور ظَرَابِينُ اور ظَرَابَى بھی)۔

اَلظُّلَّمُ عَلَى الْكَاهِرِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ۔ یا اللہ ٹیلوں اور چھوٹے چھوٹے پہاڑوں پر اور نالوں کے شکم میں پانی برسا (اور مدینہ پر سے ابھی اٹھا لے یہاں نہ برسے)۔

اَيْنَ أَهْلُكَ يَا مَسْعُودُ فَقَالَ بِحَذَاءِ الْأَظْرِبِ السَّوَاقِطِ۔ مسعودؓ تمہارے بیوی بچے کہاں ہیں؟ انھوں نے کہا ان چھوٹے چھوٹے لکھے ہوئے پہاڑوں میں۔

رَأَيْتُ ذَاتَ عَلَى ظَرِبٍ۔ میں نے دیکھا جیسے میں ایک پہاڑی پر ہوں۔

حَتَّى يَنْزِلَ عَلَى الظَّرِيبِ الْأَحْمَرِ۔ یہاں تک کہ دجال سرخ پہاڑی پر اترے گا۔

إِذَا اشْتَدَّ اللَّيْلُ عَلَى الظِّرَابِ۔ جب رات کی تاریکی ٹیلوں پر چھا جاتی۔ كَانَ لَهُ قَرْنٌ يُقَالُ لَهُ الظَّرِيبُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا تھا جس کو ظرب کہتے تھے (یعنی پہاڑی کی طرح مضبوط اور سخت۔ عرب لوگ کہتے ہیں ظَرِيبَةُ حَوَافِرِهَا الدَّابَّةِ۔ جانور کے سم سخت ہوتے ہیں)۔

حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ۔ ایک مچھلی چھوٹے پہاڑ یا ٹیلہ کی طرح۔

فَسَابَتْهُمُ الظَّرِبَانُ۔ یعنی اُن میں نااتفاقی ہو گئی۔

ذِي الظِّرَابِ (عرب کا قول ہے)۔

ظُرَّةٌ۔ یا ظِرَّةٌ ظُرَارَةٌ۔ دھار دار پتھر (اس کی جمع ظِرَاءٌ اور أَظِرَّةٌ اور ظِرَانٌ اور ظِرَانٌ ہے۔

إِنَّا نَصِيدُ الصَّيْدَ فَلَا نَجِدُ مَا نُذَكِّيهِ إِلَّا الظِّرَارَ وَشِقَّةَ الْعَصَا۔ ہم شکار کرتے ہیں اور ذبح کرنے کے لئے کچھ نہیں پاتے مگر دھار دار پتھر یا لکڑی کی پتلی (جو دھار دار ہوتی ہے یعنی کھپچی)۔

Marfat.com

فَاَخَذْتُ ظِرَارًا مِّنْ اَظْرِرَةٍ فَنَحَتُّهَا بِهٖ۔ میں نے دھار دار پتھروں میں سے ایک پتھر لیا اور اُس سے اُس کو ذبح کیا۔

لَا سِرْبَانَ اِلَّا الظِّرَانُ۔ دھار دار پتھروں کے سوا اور کوئی چھری نہ تھی۔ ظِرَانٌ یا مِظْرَاۃٌ۔ چقماق کو بھی کہتے ہیں۔

ظُرَیْبٌ۔ راستہ کے نشانات جو مسافروں کی رہنمائی کے لئے لگائے جاتے ہیں۔

ظَرُفَ۔ یا ظَرَافَۃٌ۔ ظریف، خوش طبع ہونا۔

اِظْرَافٌ۔ ظریف بنے جانا، ظرف میں رکھنا۔

ظَرْفٌ۔ برتن کو بھی کہتے ہیں۔

ظَرِیْفٌ۔ خوش طبع، دل لگی باز (اس کی جمع ظُرَفَاءُ اور ظُرُفٌ اور ظِرَافٌ اور ظَرِیْفُوْنَ آتی ہے)۔

اِذَا کَانَ الْبَضُّ ظَرِیْفًا لَمْ یُقْطَعْ۔ جب چور ظریف ہو یعنے عمدہ، سلیقہ، گفتگو کرنے والا ہو جس تقریر کی وجہ سے حد شرعی کو دفع کرے تو اُس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا (کیونکہ شرعی حدود ادنیٰ شبہ سے ساقط ہو جاتے ہیں اور اصول قانون بھی یہی ہے کہ شبہ کا فائدہ مجرم کو ملتا ہے)۔ میں کہتا ہوں اس حدیث کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ جب کوئی ظرافت اور دل لگی کی راہ سے چوری کرے نہ کہ بدنیتی سے تو اُس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا جیسے ہندوستان میں ایک رسم ہے کہ چور کے دن دو لھا والے دُلھن والوں کے اور دُلھن والے دو لھا والوں کی اشیاء چراتے ہیں اور پھر کشیدگی نہیں کرواپس دیتے ہیں یا سالیاں دو لھا کا جوتا چراتی ہیں۔

کَیْفَ اِبْنُ زِیَادٍ قَالُوْا ظَرِیْفٌ عَلٰی اَنَّہٗ یَلْحَنُ قَالَ اَوَ لَیْسَ ذَالِکَ اَظْرَفَ لَہٗ۔ (معاویہ نے پوچھا) عبیداللہ بن زیاد کیسا آدمی ہے؟ لوگوں نے کہا ایک ظریف خوش مزاج آدمی ہے مگر گفتگو میں غلطیاں کرتا ہے۔ معاویہ نے کہا یہ تو اور اُس کی ظرافت کو بڑھانے والا ہے۔

اَلْکَلَامُ اَکْثَرُ مِنْ اَنْ تُکَذِّبَ ظَرِیْفٌ۔ ظریف آدمی کو جھوٹ نہ بولنے کی بڑی گنجائش ہے (وہ ایسی بات کہہ سکتا ہے کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور کام بھی نکل جائے جیسے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ہجرت کے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہا رَجُلٌ یَّھْدِیْنِی السَّبِیْلَ۔ یعنے یہ صاحب مجھ کو راستہ بتاتے ہیں۔ کافر یہ سمجھے کہ مدینہ کا راستہ بتانے والا کوئی شخص ہے۔ اور حضرت ابوبکرؓ کی مراد یہ تھی کہ آپ دین کا راستہ مجھ کو بتاتے ہیں)۔

باب الظاء مع العین

ظَعْنٌ۔ کوچ کرنا، چلنا۔

اِظْعَانٌ۔ چلانا، کوچ کرانا۔

تُظْعَنُ۔ سوار ہونا۔

ظَعِیْنٌ۔ اونٹ جس پر سواری کی جائے۔

فَاِذَا ھُوَ اٰذِنَ عَلٰی بَکْرَۃٍ اَبَاجِرَ یَظْعَنُوْنَ وَ یَشَاءِرُھُمْ وَ نَحْنُ ھُمْ۔ ناگاہ دیکھتے ہیں کہ ہمازن کے لوگ سب کے سب اکٹھا ہو کر اُنے ہیں یہاں تک کہ اُن کی عورتیں اور بکریاں اور چوپائے وہ بھی ہمراہ ہیں (ظَعْنٌ جمع ہے ظَعِیْنَۃٌ کی اصل میں ظَعِیْنَۃٌ وہ اونٹنی جس پر سواری کی جائے اور عورت کو بھی ظَعِیْنَۃٌ کہتے ہیں کیونکہ وہ خاوند کے ساتھ سفر کرتی ہے یا اونٹنی پر لادی جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا ظَعِیْنَۃٌ وہ عورت جو ہودے میں سوار ہو پھر خواہ ہودے کو بھی ظَعِیْنَۃٌ کہنے لگے اس کی جمع ظُعُنٌ اور ظَعْنٌ اور ظُعُنَاتٌ اور اَظْعَانٌ ہے۔

اَعْطٰی حَلِیْمَۃَ السَّعْدِیَّۃَ بَعِیْرًا مُّقْعًا لِلظَّعِیْنَۃِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انا حلیمہ سعدیہ کو ایک ایسا اونٹ دیا جس پر ہودہ لگایا جاتا تھا۔

لَیْسَ فِیْ جَمَلٍ ظَعِیْنَۃٌ صَدَقَۃٌ۔ ہودہ کے اونٹ میں جو سواری کے لئے ہو زکوٰۃ نہیں ہے (جیسے سواری

Marfat.com

کے گھوڑوں پر زکوٰۃ نہیں ہے)۔

اَذِنَ لِلْظُّعُنِ۔ آپ نے عورتوں کو مزدلفہ سے پہلے لے جانے کی اجازت دی (یعنے رات ہی سے طلوع فجر سے پہلے اُن کو منا چلے جانے کی)۔

مَرَّتْ بِہٖ ظُعُنٌ۔ عورتیں ہودوں پر سوار اُن پر سے گزریں۔

فَاِنْ بِہَا ظَعِیْنَۃً۔ وہاں ایک عورت ہودے پر سوار ملے گی۔

فَلَا تَرْکَبِ الظَّعِیْنَۃَ۔ تو ہودے پر سوار ایک عورت کو دیکھے گا۔

وَلَا تَضْرِبْ ظَعِیْنَتَکَ ضَرْبَکَ اَمَتَکَ۔ تو اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مت مارو۔

وَلَا الظَّعْنَ۔ نہ سواری پر جاسکتا ہے (اتنا بوڑھا کم طاقت ہے)۔

عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ۔ مشہور صحابی ہیں بدری، قرشی۔

اَمَرَ بِمَظْعَنِہٖ۔ یا کوچ کے دن پر۔

باب الظاء مع الفاء

ظُفُرٌ۔ ناخن گھسیڑنا، دیکھنا۔

ظَفِرَتِ الْعَیْنُ۔ آنکھ میں ناخونہ ہوگیا۔

ظَفِرَ الرَّجُلُ۔ اُس کی آنکھ میں ناخونہ ہوگیا (اُس کا مصدر ظَفَرٌ ہے یعنی آنکھ ناخونہ ہونا اور فتح فے زوی غلبہ مقصود حاصل ہونا)۔

تَظْفِیْرٌ۔ ناخن گھسیڑنا، فتح دلانا، اظفار (خوشبو) استعمال کرنا، رفع کی دعا کرنا۔ اَظْفَارٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

ظُفَارٌ۔ ایک شہر حمائیں میں صنعا کے قریب۔ حمیری بادشاہوں کا پایۂ تخت تھا، اس کی بندرگاہ لوبان، اگر اور عود وغیرہ کی تجارت کے لئے مشہور تھی، امتداد زمانہ کے باعث اب برباد ہوچکا ہے۔ عُوْدُ ظُفَارِی اور جزع ظُفَارِی، اسی کی طرف منسوب ہے۔

مَا بِالدَّارِ اَظْفَرُ۔ گھر میں کوئی نہیں ہے۔ ظُفُرٌ یا ظُفُرًا، ظِفْرًا، ناخن کو بھی کہتے ہیں (اس کی جمع اَظْفَار اور اَظَافِیر آتی ہے)۔

ظَفِرَ۔ کامیاب۔

اَظْفَارُ الثَّوْبِ۔ کپڑے کی شکنیں۔

وَعَلٰی عَیْنِہٖ ظَفَرَۃٌ غَلِیْظَۃٌ۔ دجال کی آنکھ پر ایک غلیظ پھلی ہوگی (نہایہ میں ہے کہ ظَفَرَۃ وہ گوشت جو آنکھ کے کونے پر اُگتا ہے اور کبھی آنکھ کی سیاہی کو بھی ڈھانپ لیتا ہے)۔

لَا تَمَسُّ اَحَدٌ اِلَّا نَمْنَمَۃً مِّنْ قُسْطٍ اَظْفَارٍ یا مِنْ قُسْطٍ وَّ اَظْفَارٍ۔ سوگ والی عورت خوشبو نہ لگائے مگر حیض سے پاک ہونے پر، بلا رفع کرنے کے لئے تھوڑا سا اظفار کا عود سٹر مگاہ پر لگالے یا عود اور اظفار (اظفار ایک قسم کی خوشبو ہے یعنے کالا عطر جو مُس کے ٹکڑے ناخن کی طرح ہوجاتے ہیں)۔

عِقْدًا مِّنْ جِزْعِ اَظْفَارٍ۔ ایک ہار اظفار کے نگوں کا (اظفار خوشبو کے ٹکڑوں میں سوراخ کرکے اُس کا ہار عرب کی عورتیں گلے میں لٹکائیں۔ صحیح روایت میں مِنْ جِزْعٍ ظَفَارٍ ہے یعنی ظفار کے گھیبوں کا ہار جو ایک شہر ہے ملک یمن میں) عرب میں ایک مثل ہے مَنْ دَخَلَ ظَفَارَ حَمَّرَ جو شخص ظفار میں گیا اُس نے اپنے آپ کو سرخ کیا (یعنے کہ وہاں کی مٹی لال ہے)۔

کَانَ لِبَاسُ اٰدَمَ الظُّفُرَ۔ حضرت آدمؑ کا بہشتی لباس سفیدی اور چمک میں ناخن کی طرح تھا (جو کبھی میلا نہیں ہوتا تھا اب اُن کی اولاد میں ذرا سا نشان ناخن رہ گیا)۔

اُطْلُبْ لِنَفْسِکَ اَمَانًا قَبْلَ اَنْ تَأْخُذَکَ

Marfat.com

اَلْاِظْفَارُ اپنے لئے امان کی فکر کر اس سے پہلے کہ موت کے ناخن تجھ کو کھا لیں۔

كَانَ ثَوْبَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّانِ اَحْرَمَ فِيْهِمَا بِنَيِّفٍ عِشْرِيْنَ وَ اَظْفَارٍ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دو کپڑوں میں احرام باندھا تھا وہ دونوں بیس کے بننے ہوئے تھے ایک عبر کا اور ایک اظفار کا (مرجع ظفار ہے)۔

كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبَيْنِ ظَفَرِيَّتَيْنِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو ظفری چادروں میں کفن دیئے گئے۔

ظَفَرِيّ. (بکسرہ فا) ایک قلعہ ہے یمن میں۔

تَظَفَّرْ تَاْ بِهٖ بِكُلِّ خَيْرٍ. ہم نے اُس کی وجہ سے ہر ایک بھلائی حاصل کی۔

مَسْجِدُ بَنِيْ ظَفَرٍ. ایک مسجد ہے کوفہ کی مسجد کے قریب۔

ظَفٌّ. اونٹ کے پاؤں جوڑ کر باندھ دینا۔

اِسْتِظْفَافٌ. پیچھے لگنا۔

باب الظاء مع اللام

ظَالِعٌ. لنگڑا ہونا، ناتوان ہونا۔

ظَلْعٌ. تنگ ہونا، جگہ کا دشوار ہونا۔

ظَالِعٌ. لنگڑا، ضعیف۔

فَاِنَّهٗ لَا يَرْبَحُ عَلٰى ظَلُوْعِكَ مَنْ لَيْسَ يَحْزُنُهٗ اَمْرُكَ - تیری ناتوانی اور لنگڑے پنے پر وہ تیری خدمت نہیں کرے گا جس کو تیرے حال کی فکر نہیں اُس کو تیری پروا نہیں (یعنے تمہارے کام وہ آئے گا جو تمہارا غمخوار ہوگا)۔[1]

رَبَعَ فِي الْمَكَانِ. اُس جگہ اقامت کی۔

وَلَا الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا. قربانی میں وہ بکری درست نہیں جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو (اگر خدا سالم کو ہو چلنے میں معلوم نہ ہوتا ہو تو قباحت نہیں)۔

عَلُوْتَ اِذْ ظَلَعُوْا (حضرت علیؓ کے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی تعریف میں فرمایا) جب لوگ لنگڑے اور ناتوان ہو گئے تو تم زبردست اور غالب رہے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عرب کے کئی قبیلے جو اسلام لا چکے تھے مرتد ہو گئے اور ابوبکر صدیقؓ نے روم والوں پر فوج کشی کا ارادہ کیا دوسرے صحابہ متردد اور پریشان ہو گئے اور ابوبکرؓ کو یہ رائے دی کہ ابھی دوسرے بادشاہوں پر فوج کشی نہ کیجئے اپنے ملک کو تو مخالفوں سے صاف کر لیجئے، تب حضرت صدیقؓ کا عزم ضعیف نہیں ہوا۔ آپ نے اُبنیٰ والوں پر اُسامہ بن زیدؓ کا لشکر روانہ کر دیا، اُدھر مسیلمہ کذاب کا کام تمام کیا۔ اُدھر مرتدوں کی بھی خوب خبر لی، اسلام کو خوب جما دیا۔ حضرت علیؓ نے یہی حضرت ابوبکرؓ کی تعریف کی)۔

وَلْيَسْتَأْنِ بِذَاتِ النَّقْبِ وَالظَّالِعِ. خارشی اور لنگڑے اونٹ کا انتظار کرے، اُن کے ساتھ نرمی کرے۔

اُعْطِيْ قَوْمًا اَخَافُ ظَلْعَهُمْ. میں کچھ لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ اُن پر ڈرتا ہوں ایسا نہ ہو کہ کمزوری اختیار کریں (دین حق سے پھر جائیں یعنے ضعیف الایمان لوگوں کو دنیا کا مال و متاع دے کر ثابت قدم رکھتا ہوں) اسل میں ظَلَعٌ ایک بیماری ہے جانور کے پاؤں میں جس سے وہ پاؤں دبا کر چلتا ہے)۔

رَجُلٌ ظَالِعٌ. یعنی بھٹک جانے والا گمراہ۔

اِرْبَعْ عَلٰى ظَلْعِكَ. اپنی ناتوانی پر رحم کر (طاقت سے زیادہ بوجھ نہ اُٹھا)۔

ظَلِفٌ. کھُر، پاؤں، روکنا، باز رکھنا، جُما ہُا، پیچھے لگنا۔

ظِلْفٌ. بھنا ہوا گھر، کھری یا گائے یا ہرن کا ظِلْفٌ اور اَظْلَافٌ جمع ہے۔ گھوڑے کے سم کو حافر کہتے ہیں،

[1] تو نہ بریح کے معنی یہ ہوں گے کہ تیری خدمت کے لئے وہ نہیں ٹھہرے گا۔

Marfat.com

اور اونٹ کے کھر کو خُفّ کہتے ہیں)۔

ظِلّ۔ حاجت اور مراد اور مقصد کو بھی کہتے ہیں۔

اَرْضٌ ظَلِلَةٌ۔ سخت زمین جس پر نشان نہ پڑے۔

ظَلِيْلٌ۔ بدحال، ذلیل، سخت مکان، سخت کام۔

فَظَلْتُ یا **ظَلِلْتُ** فِعْلًا۔ وہ اپنے کھروں سے اُس کو روندے گی (اس لئے کہ اُس کے مالک نے دنیا میں اُس کی زکوٰۃ نہیں دی تھی)۔

تَتَابَعَتْ عَلٰى قُرَيْشٍ سَبْعُ جَدْبٍ اَكَلَتْ۔ **الظَّلْفَ**۔ قریش پر قحط کے سال پے در پے آئے یہاں تک کہ گھر والے جانوروں کی سُوکھا ہوا۔

عَلَيْكَ الظِّلْفَ مِنَ الْاَرْضِ لَا مُرْمِضًا۔ (حضرت عمرؓ نے چرانے والے سے فرمایا) تو اپنے جانوروں کو سخت زمین میں چرا (یا نرم زمین میں جس میں ریت اور پتھر نہ ہو)، اُن کے پاؤں مت جلا دینے ریت کی گرمی اور پتھر کی سختی سے)۔

كَانَ يُصِيْبُنَا ظَلَفُ الْعَيْشِ بِمَكَّةَ۔ ہم کو مکہ میں سختی کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے (مفلسی اور تنگدستی کے ساتھ)۔

لَمَّا هَاجَرَ اَصْحَابُهٗ ظَلَفَ شَدِيْدٌ۔ مصعب ابن عمیرؓ نے جب ہجرت کی تو اُن کو سخت تکلیف پیش آئی (یعنی مال متاع نہ لیں وہ گیا مدینہ میں خالی ہاتھ آئے شہید ہوئے تو کفن تک کو پُورا نہ تھا)۔

ظَلَفَ الزُّهْدُ مُحَمَّدَ ابْنَ۔ دنیا کے زہد اور بے رغبتی نے نفسانی خواہشوں کی روک کی۔

كَانَ يُؤْذَنُ عَلٰى ظُلَيْفَاتِ اَشْتَابَ مُعَرَّجَةٍ فِي الْجِدَارِ۔ بلالؓ بالان کی لکڑیوں پر جو چار کلڑیاں جو بالان کے دونوں طرف اونٹ کے پہلو پر رہتی ہیں) جو دیوار میں گڑی ہوئی ہیں چڑھ کے اذان دیتے۔

ظَلٌّ۔ یا **ظَلُوْلٌ**۔ ہمیشہ رہنا، یا رات کو ہمیشہ رہنا۔

تَظْلِيْلٌ۔ ڈھانپ لینا، سایہ ڈالنا، ڈرانے کے لئے اشارہ کرنا۔

اِظْلَالٌ۔ سایہ دار ہونا، سایہ کرنا، ڈھانپ لینا۔

ظِلٌّ۔ سایہ، جیسے **ظَلَالٌ** یا **ظِلَالٌ**۔ جو چیز سایہ کرے، ابر ہو یا چھتری (بعضوں نے کہا **ظِلٌّ** وہ سایہ جو زوال تک ہو اور زوال کے بعد **فَيْءٌ** کہتے ہیں بنی چھاؤں)۔

اَظَلَّكَ۔ تیرے نزدیک آپہنچا۔

اِسْتِظْلَالٌ۔ سایہ لینا (جیسے **تَظَلُّلٌ** ہے)۔

ظُلَّةٌ۔ سائبان، چھتر۔

ظِلٌّ ظَلِيْلٌ۔ بڑا سایہ، گھنا سایہ، ہمیشہ سایہ دار۔

مَظَلَّةٌ۔ چھتری، یا خیمہ۔

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ۔ بہشت تلواروں کے سایہ کے تلے ہے (دینے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بہشت میں لے جاتا ہے)۔

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ۔ سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سایہ میں رکھے گا دینے عرش کے سایہ میں)۔

سَبْعَةٌ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ۔ سات آدمی قیامت کے دن عرش کے سایہ میں رہیں گے (بعضوں نے کہا مراد اُس کی رحمت کا سایہ ہے یعنی اُن کو محشر کی گرمی میں تکلیف نہ ہوگی)۔

يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ۔ جس دن پروردہ گار کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔ بادشاہ دنیا میں پروردہ گار کا سایہ ہے (کیونکہ وہ چوروں اور مظلوموں کی تکلیف رفع کرتا ہے۔ مراد وہ بادشاہ ہے جو عادل اور باایمان ہو)۔

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ۔ بہشت میں ایک درخت ہے طوبیٰ جس کے

Marfat.com

سایہ میں سو برس تک سوار چلتا رہے (اور سایہ ختم نہ ہو)۔

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِي مَسُوْدَةٍ حَيْثُ يَخْصِفُ الْوَرَقُ ۔ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں کہا) یعنے دنیا میں آنے سے پیشتر آپ بہشت میں تھے اس کے سایوں میں مقیم تھے۔ ایسے مقام میں جہاں پتے نبوض لباس کے چپکائے جاتے ہیں۔ (یعنے آدمؑ کی پشت میں تھے انھوں نے جب بہشتی جوڑا چھن گیا تو بہشت کے پتے اپنے بدن پر جوڑنے تھے)۔

قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ ۔ تم پر ایک بڑا مہینہ آن پہنچا ہے (یعنے بزرگ والا ماہ رمضان ہے)۔

فَلَمَّا اَظَلَّ فَاْوِ مَا حَضَرَنِيْ نَبِيُّ ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جنگ تبوک سے) لوٹ کر آنے کو تھے تو میرا غم تازہ ہو گیا۔

اِنَّكَ ذُكِّرْتَنَا كَالظُّلَلِ ۔ آپ نے فتنوں کا ذکر کیا جو بہاڑیا ابر کی طرح لوگوں کو گھیریں گے (ظُلَلٌ جمع ہے ظُلَّةٌ کی بمراد پہاڑیا ابر ہے)۔

عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۔ سائبان کے دن کا عذاب (جو حضرت شعیبؑ کی قوم پر آیا تھا ایک ابر بصورت سائبان نمودار ہوا وہ گرمی کی شدت سے اس کے سایہ میں گئے جب اُس کے تلے آگئے تو اُس میں سے آگ برسی سب جل کر مر گئے۔

رَاَيْتُ كَاَنَّ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ ۔ میں نے خواب میں) دیکھا کہ ایک سائبان ہے اُس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔

اَلْغَمَامُ وَالْغَمَامَانِ كَاَنَّهُمَا ظُلَّتَانِ اَوْ غَمَامَتَانِ ۔ سورۃ بقرہ اور سورۃ آلِ عمران قیامت کے دن اس طرح آئیں گے گویا وہ دو چھتریں یا دو ابر کے ٹکڑے ہیں، یا پرندوں کے دو جھنڈے (یعنے) میرے جھنڈ) ہیں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے بحث کریں گے (انکو ان کو عذاب سے نجات ہو)۔

اَلْكَافِرُ يَسْجُدُ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَظِلُّهُ يَسْجُدُ لِلّٰهِ ۔ کافر تو خدا کے سوا (دوسرے ٹھاکروں اور دیوتاؤں کی) سجدہ کرتا ہے اور اُس کا سایہ (بجز اوپر اُس کا جسم) اللہ کو سجدہ کرتا ہے (کیونکہ وہ سچے خدا کو پہچانتا ہے اور اُس کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں سمجھتا)۔

مِثْلُ الظُّلَّةِ مِنَ الذِّبِّ ۔ شہد کی مکھیوں یا بھڑوں کا ایک چھتہ جو سائبان کی طرح تھا۔

مِثْلُ الظُّلَّةِ ۔ سائبان کی طرح (یعنے سکینہ جو قرآن شریف کی تلاوت کے وقت اُترتی تھی)۔

فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ ۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چیز سائبان کی طرح ہے اُس میں چراغوں کی طرح روشنیاں ہیں (وہ چراغ فرشتے تھے)۔

وَكَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ الظُّلَّةِ ۔ اُس کا ایمان اُس سے بمنزلہ ہو کر چھتر کی طرح اُس کے سر پر ٹھہرا رہتا ہے۔

كُنْتُ يَظُلُّنِيْ ۔ یہاں تک کہ ہو جاتا ہے (ایک روایت میں كُنْتُ يَضِلُّنِيْ ہے یہاں تک کہ بھول جاتا ہے)۔

لَظِلَالُ اَخِرِ يَوْمٍ مِنْ مُعْزِ سَاَ ۔ آپ شام کے وقت دودھ لائیں گے (یعنے جس دن مینھ کو میں مروں گی آپ شام کو دودھ لا کر دیں گے)۔

فَمَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُظِلُّهُ بِاَجْنِحَتِهَا ۔ برابر فرشتے اپنے پروں کا سایہ اُس پر کرتے رہے۔

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ وَمَا اَظَلَّتْ ۔ آسمانوں کا اور جن جن چیزوں پر آسمان سایہ ہے اُن کا مالک۔

اَوْ ظِلُّهُ ۔ یا کوئی ٹھہرنے کا مقام۔

شَجَرَةٌ ظَلِيْلَةٌ ۔ سایہ دار درخت۔

اَظَلَّ يَظْمَئُ ۔ دن کو برابر مجھ کو پھلاتا رہے۔

لَا اَزَالُ اللّٰهُ ظِلَّكَ ۔ اللہ تیرا سایہ ہمیشہ قائم رکھے یعنے تو زندہ رہے، یا میں تیرے سایۂ عاطفت میں ہمیشہ ہوں۔

مُدَّ ظِلَّهُ ۔ اُس کا سایہ دراز ہو (خوب پھیلے۔ رہنے

Marfat.com

ہر طرح کا فیض اُس سے ہو)۔

اَظَلَّ یَوْمُنَا نَحِیْمُ۔ اُس روز سارا دن ابر رہا۔

وَالشَّمْسُ مُسْتَظِلَّۃٌ۔ سورج ابر میں چھپا ہوا تھا۔

وَرَفَّۃٌ مُتَفَیِّأُ مُظِلَّۃُ الثَّنِیِّ۔ ایک پتہ اُس کا سارے خلوق پر سایہ کر سکتا ہے۔

صَلّٰی فِی الْعَصْرِ حِیْنَ صَارَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَہٗ عصر کی نماز مجھ کو اُس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اُس کے برابر ہو گیا (یعنے سایۂ زوال کے ہوا)۔

صَلّٰی فِی الظُّھْرِ حِیْنَ صَارَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِثْلَہٗ ظہر کی نماز مجھ کو اُس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اُس کے برابر ہو گیا (یعنے سایۂ زوال سمیت۔ اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ ظہر اور عصر دونوں ایک وقت میں کیسی پڑھی)۔

وَظِلٌّ مَّمْدُوْدٌ۔ کی تفسیر میں امام ابو عبداللہ نے فرمایا اس سے مراد عالم ہے اور جو اُس میں سے نکلے ہیں۔ اور حضرات صوفیہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے کیونکہ عالم اُن کے نزدیک خدا کے وجود کا ایک سایہ ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اَخْفٰی بَیْنَ الْاَرْوَاحِ فِی الْاَظِلَّۃِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ الْاَجْسَادَ بِاَلْفَیْ عَامٍ۔ اللہ تعالےٰ نے بدنوں کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پیشتر اظلہ میں روحوں میں بھائی چارہ کرایا (اظلہ سے مراد یہاں عالم مجردات اور عالم مثال ہے)۔

ثُمَّ بَعْثَھُمْ فِی الظِّلَالِ۔ پھر اُن کو ظلال یعنی عالم مثال میں ظاہر کیا۔

قُلْتُ وَمَا الظِّلَالُ قَالَ اَلْحَوَائِرُ اِلٰی ظِلِّ الشَّمْسِ شَیْءٌ وَّلَیْسَ بِشَیْءٍ۔ میں نے عرض کیا ظلال سے کیا مراد ہے؟ فرمایا تو دسوہیں میں اپنا سایہ نہیں دیکھتا آخر وہ کوئی چیز ہے لیکن دنیا کی کثیف چیزوں کی طرح نہیں ہر ذی اُس کو کوئی پکڑ سکے یا چھو سکے بس عالم مجردات کی یہی مثال ہے وہ سایہ کی طرح لطیف ہیں اور جسمانی کثافتوں سے پاک)۔

کَیْفَ کُنْتُمْ حَیْثُ کُنْتُمْ فِی الْاَظِلَّۃِ۔ تم جب اَظلہ یعنے عالم مجردات میں تھے تو کیسے تھے (فرمایا ایک کنبہ زور میں تھے)۔

کُنَّا تَحْتَ ظِلِّ غَمَامَۃٍ اِضْمَحَلَّ فِی الْجَوِّ مُتَفَرِّقًا وَّمُجْتَمِعًا۔ ہم ایک ابر کے سایہ میں تھے پھر وہ ابر فضا میں مٹ گیا اور اُس کے جدا جدا ٹکڑے اور ایک جگہ جمع کیا ہوا ٹکڑا سب محو ہو گئے (جب آسمان پر ابر آتا ہے تو اُس کا سایہ زمین پر پڑتا ہے پھر جہاں وہ ابر مٹ گیا سایہ بھی مٹ جاتا ہے)۔

اِمْشِ فِی الظِّلِّ فَاِنَّ الظِّلَّ مُبَارَکٌ۔ سایہ میں چل سایہ مبارک ہے۔

اَنْ لَّا یُصَابَ عَبْدٌ لَا ظِلَّ یُمْسِکُہٗ۔ پروردگار ہمیشہ سے ہے کسی چیز کی اُس کو احتیاج نہیں اور نہ کوئی شے اُس کو تھامے ہوئے ہے (یعنے کوئی جسم اُس کے وجود کو قائم رکھنے والا نہیں ہے جیسے ہم لوگوں کے وجود کو ہمارا جسم تھامے ہوئے ہے)۔

وَھُوَ یُمْسِکُ الْاَشْیَاءَ بِاَظِلَّتِھَا۔ مگر پروردگار سب چیزوں کو اُن کے سایوں کے ساتھ تھامے ہوئے ہے۔ (اور جب چاہتا ہے سایہ معدوم کر دیتا ہے وہ چیز بھی مٹ جاتی ہے)۔

اِقْشَعَرَّتْ لَہٗ اَظِلَّۃُ الْعَرْشِ۔ عرش کے سایے اُس کے لئے مضطرب ہو گئے (لرز گئے اُن کے بدن پر روئیں کھڑے ہو گئے)۔

اِسْتَظَلَّ بِفَیْئِہٖ۔ اُس کے سایہ میں سایہ لیا۔

ظِلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَیْنَھُمَا شَوْکٌ۔ دو کالے چتر اُن کے بیچ میں روشنی۔

ظُلْمٌ یَا ظُلْمٌ یَا مَظْلِمَۃٌ۔ کسی چیز کو بے موقع یا بے محل رکھنا دینے جہاں اُس کا مناسب محل اور موقع ہو وہاں نہ

Marfat.com

رکھ کر دوسرے محل میں رکھنا، ستم کرنا، زبردستی کرنا، کسی کا حق مار لینا، گھٹ جانا، کم ہونا، اپنی معمولی حد سے بڑھ جانا، حالہ سے جماع کرنا۔

ظَلَامٌ تاریک ہونا۔

تَظْلِیْمٌ کسی کو ظالم قرار دینا۔

اِظْلَامٌ تاریک ہونا، تاریکی میں داخل ہونا۔

ظَلْمٌ دانتوں کی صفائی اور چمک کو بھی کہتے ہیں۔

اَظْلَمُ الثَّغْرِ دانت چمکنے لگا۔

تَظَلُّمٌ ظلم کی شکایت کرنا۔

ظَلَامٌ تاریکی شروع رات کی۔

ظُلَامَۃٌ جو چیز ظلم سے لے لی جائے۔

ظَالِمٌ ظلم کرنے والا۔ (اس کی جمع ظُلَّامٌ اور ظَلَمَۃٌ ہے)

ظَلِیْمٌ بڑا ظلم کرنے والا۔

ظَلِیْمٌ مظلوم، اور جرمشرع۔

لَزِمُوا الطَّرِیْقَ فَلَوْ یَظْلِمُوْہُ۔ انھوں نے راستہ پر چلنا لازم کر لیا وہ اپنے بائیں نہیں مڑے۔

اِنَّ اَبَاکَ یَرُدُّ عَلَیْکُمْ کُلَّمَا الْاَمْرُ فَمَا ظَلَمَاہُ۔ ابوبکرہؓ اور عمرؓ نے سیدھا راستہ اختیار کیا، اس کو بیان کر دیا اور سیدھے راستہ سے نہیں ہٹے، ظلم اور زیادتی نہیں کی (یہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا جبکہ یہ دونوں صاحب تمہارے لئے سیدھا راستہ بتانے پر اس پر تم بھی چلو)

فَمَنْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَقَدْ اَسَاءَ وَظَلَمَ۔ جس نے زیادہ کیا یا کم کیا اس نے بُرا کیا اور ظلم کیا (کیونکہ سنت یہی ہے کہ وضو کے اعضاء تین تین بار دھوئے اب اس سے زیادہ دھونا ظلم ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبادات میں مقدار سنت سے گھٹانا جیسے بُرا ہے ویسا ہی بڑھانا بھی بُرا ہے)

اِنَّہٗ دَعَا اِلٰی طَعَامٍ فَرَاَی الْبَیْتَ مُظْلِمًا۔ ایک

فَانْصَرَفَ وَلَمْ یَدْخُلْ۔ ایک گھر میں آپ کو کھانے کی دعوت دی گئی دیکھا تو اس گھر میں سونے کا پانی پھرا ہوا ہے (دیواروں یا چھت پر سونے کا ملمع ہے) یہ دیکھ کر آپ لوٹ آئے اس گھر کے اندر نہیں گئے۔

تَخْلُوْ غَوَارِبُ ذِیْ ظَلْمٍ اِذَا ابْتَسَمَتْ کَاَنَّ مُنْہَلَ بِالرَّاحِ مَعْلُوْلُ۔ وہ چمکتے ہوئے دانت نبی کے وقت کھولتی ہے گویا اُن میں شراب ملائی گئی ہے دوبارہ سہ بارہ پلائی گئی ہے۔

اِذَا سَافَرْتُمْ فَاَعْطُوا السَّیْرَ حَقَّہٗ فَاِذَا نَزَلْتُمْ عَلٰی مَظْلُوْمَۃٍ فَاغِدُوا۔ جب سفر میں تم ایسی بستی پر پہنچو جہاں بارش نہ ہوئی ہو اور جانوروں کے لئے گھاس چارہ نہ ہو تو جلدی سے وہاں سے چلے جاؤ اس لئے کہ وہاں ٹھہرنے میں جانوروں کو تکلیف ہوگی)

وَ ھٰھُنَا وَھٰھُنَا ظُلْمَانٌ۔ ایک میدان جنگل میں میں (شتر مرغ ہیں۔

اِقْضِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ھٰذَا الظَّالِمِ۔ حضرت عباسؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا، میرا اور اس ظالم کا فیصلہ کر دیجئے (ظالم سے انھوں نے حضرت علیؓ کو مراد لیا۔

دوسری روایت میں کاذب اور غادر اور خائن کا بھی لفظ ہے ان الفاظ سے حقیقی معانی مراد نہیں ہیں، بلکہ جیسے بزرگ لوگ اپنے چھوٹے لوگوں پر خفگی کے الفاظ کا استعمال کرتے ہیں اسی طرح حضرت عباسؓ نے جو بزرگ تھے اپنے بھتیجے یعنی حضرت علیؓ کی نسبت یہ الفاظ کہے یہ نہیں تھا کہ معاذ اللہ حضرت عباسؓ حضرت علیؓ کو ایسا سمجھتے تھے۔

وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ فَلَا تَظَالَمُوْا۔ میں نے ظلم کو تم لوگوں پر حرام کر دیا اب آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

یَقْتَصُّ بَعْضُھُمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمَہٗ۔ ایک

Marfat.com

فَهَلْ ظُلِمْتُمْ مِنْ حَقِّكُمْ۔ کیا تمہارا کچھ حق دبایا گیا (یعنی کم یا برابر مزدوری نہیں دی گئی)۔

خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا (نفس اور شیطان کو اُن کے پیچھے لگا کر پھر اپنا نور اُس تاریکی پر ڈالا یعنے پیغمبروں کو بھیجا اور آسمانی کتابوں کو اور طرح طرح کی نشانیاں اپنی قدرت کی دکھلائیں)۔

قَالُوا أَيْنَا كُمْ يَظْلِمُ۔ صحابہ نے عرض کیا ہم میں کون ایسا ہے جس نے ظلم نہیں کیا (تو وہ ظلم کے معنے نہ سمجھے حالانکہ ظلم سے مراد اس آیت میں شرک ہے) لَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ تو یہ ہے)۔

اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا باعث ہوگا (ظالم کو آخرت میں روشنی نہ ملے گی اندھیروں میں بھٹکتا پھرے گا۔ بعضوں نے کہا ظلمات سے آخرت کی تکالیف اور مشکلات مراد ہیں)۔

إِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهِمْ۔ اگر وہ ظلم کریں گے تو اُس کا وبال اُنہی پر پڑے گا۔

إِنَّ الظُّلْمَ ثَلٰثَةٌ ظُلْمٌ لَا يُغْفَرُ وَظُلْمٌ لَا يُتْرَكُ وَظُلْمٌ مَغْفُوْرٌ لَا يُطْلَبُ۔ احادیث۔ ظلم تین طرح کے ہیں ایک وہ جو بخشا نہ جائے گا۔ دوسرے وہ ظلم جس کا بدلہ ضرور دینا ہوگا۔ تیسرے وہ ظلم جو بخشدیا جائے گا (تو پہلا ظلم شرک ہے اور دوسرا حقوق العباد اور تیسرا حقوق اللہ اور صغیرہ گناہ)۔

اَلنَّاسُ يَعِيْشُوْنَ فِيْ فَضْلِ مَظْلُوْمِيْنَا۔ لوگ جو ہم پر ظلم ہوا ہے اُس کی فضیلت میں زندہ ہیں (یعنے ہمارے صبر کی برکت سے چین کر رہے ہیں)۔

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلَمَتِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔ جو شخص اپنے اور پر سے ظلم دفع کرنے میں مارا جائے وہ شہید ہے۔

مَظْلَمَةٌ۔ مثلاً کوئی ظالم تا حق اُس کا مال چھیننا چاہے یا اُس کو بے جا

دوسرے سے اپنی ظلم کا جو اُس پر دنیا میں ہوا تھا بدلہ لے گا۔

مَظْلَمَةٌ۔ یا مَظْلِمَةٌ۔ یا مَظْلَمَةٌ۔ جو ناحق تجھ سے لے لیا جائے۔

إِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ فَقَالَ بَلٰى وَاللّٰهِ حَتّٰى يَضُرَّ أَحْبَارَهُ۔ ظالم صرف اپنے آپ کو ضرر پہنچاتا ہے (اپنی عاقبت خراب کرتا ہے دوسرے لوگوں کو اُس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا)۔ فرمایا نہیں خدا کی قسم وہ سب لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے یہاں تک کہ چرند کو بھی جو ایک پرندہ ہے (کیونکہ اُس کی نحوست سے اللہ تعالیٰ بارش روک لیتا ہے اور خشک سالی کی وجہ سے سب جاندار لوگ یہاں تک کہ پرندے کو بھی تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے)۔

وَاتِّقْ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ۔ مظلوم کی بددعا سے بچارہ (کیونکہ مظلوم کی بددعا ظالم کے لئے جلدی قبول ہوتی ہے)۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا۔ اللہ تعالیٰ کسی مومن کی نیکی تلف کر کے اُس پر ظلم نہیں کرتا بلکہ اُس کا بدلہ آخرت میں اُس کو دے گا (اللہ تعالیٰ ظلم پر قادر ہے مگر اُس نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے تو ظلم نہیں کرے گا)۔

وَإِنْ ظَلَمَاهُ۔ اگرچہ ماں باپ نے اُس پر ستم کیا ہو (یعنے دنیاوی امور میں)۔

اَمَرَ خُصُوْمًا مُصَدِّقًا فَمَنْ ظَلَمَ وَإِنْ ظُلِمَ۔ زکوٰۃ کے تحصیلداروں کو راضی رکھو اگر یہ تم پر ظلم کیا جائے (یعنے زیادہ لے لیں یا عمدہ مال لے لیں)۔

مَا ظَلَمَ مَالٌ وَأَنَا قَرِيْبٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنا کہ ماں باپ خفا ہوں آپ نے (اس بات کے فرمانے یعنے انصار کی تعریف کرنے میں) فرمایا نہیں کیا (بلکہ ٹھیک اور صحیح فرمایا)۔

يَوْمٌ مَظْلِمٌ۔ تاریک دن۔

Marfat.com

کرنا، اُس کے اہل و عیال کی بے حرمتی کرنا اور وہ اُن کے بچاؤ میں مارا جائے۔

فَدَ لَفَتْ رَاحِلَتُہٗ کَالظَّلِیْمِ۔ اُن کی اونٹنی شتر مرغ کی طرح بھاگی۔

باب الظّاء مع المیم

ظَمَأٌ، یا ظَمَاءٌ، یا ظِمَاءٌ۔ پیاسا ہونا، یا پیاس کی شدت، مشتاق ہونا۔

تَظْمِئَۃٌ اور اِظْمَاءٌ۔ پیاسا کرنا، گھوڑے کا اضمار کرنا۔

ظَمْئَۃٌ۔ بدخلقی کو بھی کہتے ہیں۔

ظَمْآنُ۔ پیاسا۔

ظَمْأیٰ۔ پیاسی عورت۔

ظِمْءٌ۔ پیاس اور اونٹ کو ایک بار پانی پلانے سے دوسری بار پانی پلانے کے وقت تک کا زمانہ (اُس کی جمع اَظْمَاءٌ ہے)۔

اَحَبُّ مِنَ الْمَاءِ البَارِدِ عَلَی الظَّمْاٰءِ۔ پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب۔

لَمْ یَبْقَ مِنْ عُمُرِیْ اِلَّا ظِمْءُ حِمَارٍ۔ میری عمر اتنی رہ گئی ہے جتنی دیر میں گدھے کو پیاس لگتی ہے (گدھا عادت جلد ہی جلد ہی پانی پیتا ہے تھوڑی سی ہی دیر میں پیاسا ہوجاتا ہے مطلب یہ ہے کہ میری زندگی کا زمانہ بہت کم رہ گیا ہے)۔

ظِمْءُ الْحَیٰوۃِ۔ پیدائش سے وفات تک کا زمانہ۔

وَاِنْ کَانَ کَثِیْرَ الْاَرْضِ یُسْلِمُ عَلَیْھَا صَاحِبُھَا فَاِنَّہٗ یَحْجِمُ مِنْھَا مَا اَعْلَی نَشْزُھَا وَبَعْضُ الْمُسْقَوِیْ وَعُشْبُ الْمُظْمِیْ۔ اگر اُس زمین کی پیداوار ہوس کا مالک اُس پر مرد قرار رکھا گیا ہو تو پیداوار کا جو تھا حصہ لیا جائیگا اگر اُس کی آبپاشی ندی، یا نالے یا نہر یعنے جاری پانی سے ہوتی ہے اور اگر بارش کے پانی سے ہوتی ہے تو دسواں حصہ لیا جائے گا۔

اَلْاَسَدُ الظِّمْاٰءُ۔ پیاسے شیر (یہ ظاہری کی جمع ہے اور بیضۃ ظاہر بھی آتی ہے)۔ ظاہری کے معنے پیاسا۔

ذَھَبَ الظِّمْاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔ پیاس بجھ گئی اور رگیں تر ہوگئیں (جو روزے سے خشک ہو رہی تھیں) اور اللہ چاہے تو ثواب روزے کا قائم ہوگیا۔

مَنْ شَرِبَ مِنْہُ لَمْ یَظْمَأْ اَبَدًا۔ جو شخص حوض کوثر میں سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا (کوثر کو نہ حوض کوثر میں سے پینے والا بہشتی ہوگا اور ہمیشہ بہشت میں رہے گا وہ پیاس کی تکلیف کبھی نہیں اُٹھائے گا بہشت کی شراب اور شربت پیا کرے گا)۔

وَاسْتَظْمَأْنَ لِصَوَارِخِ الْقَوْحِ۔ ہم فریاد کرنیوالے گھوڑوں کے لئے پیاسے رہے۔

سَاقِیْ ظَمْیَاءُ۔ دُبلی کم گوشت پنڈلی۔

باب الظاء مع النون

ظِنْبُبٌ۔ درخت کی جڑ۔

عَارِیَۃُ الظُّنْبُوْبِ۔ اُس کی پنڈلی کی ہڈی کھلی ہوئی ہے یعنی اُس پر گوشت نہیں ہے۔

ثُمَّ اَدْلٰی بِیَدِہٖ اِلٰی اَسْفَلِ الْعُرْقُوْبِ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا ھُوَ الظُّنْبُوْبُ۔ پھر کوچ کے نیچے کی طرف اشارہ کیا اور کہا یہی ظنبوب ہے۔ کوچ قوب پانی پاشنہ، ہندی میں اُس کو کوچ کہتے ہیں۔

ظَنٌّ۔ تہمت لگانا، گمان کرنا، یقین کرنا۔

اِظْنَانٌ۔ تہمت لگانا۔

اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ۔ تہمت گمانی سے بچے رہو۔ بدگمانی سخت جھوٹ ہے (یعنے بدون ثبوت کامل کے کسی پر بُری بات کی تہمت لگانا اُس کا

Marfat.com

یقین کر لینا ایک سخت قسم کا جھوٹ ہے۔ البتہ اگر دل میں خیال پیدا ہو تو گنہگار نہ ہوگا)۔

اَحْتَرِسُ سُوْءَ الظَّنِّ۔ ہوشیاری کیا ہے بدگمانی رکھنا اپنے نفس پر بھروسا نہ کرنا اس بات سے گناہ میں پڑنے کا ڈر ہو اس سے بھی بچے رہنا۔ بعضوں نے کہا دوسروں سے ہوشیار رہنا شاید بد معاش ہوں اور دھوکا دیں۔ کیونکہ دل میں ایسا خیال آنے سے آدمی گنہگار نہیں ہوتا جیسے اوپر گزر چکا)۔

اِذَا ظَنَنْتَ فَلَا تُحَقِّقْ۔ جب تجھ کو بدگمانی پیدا ہو تو اس کو یقین نہ کر (یعنے ثابت مت کر لوگوں سے مت بیان کر بلکہ اپنے دل میں رہنے دے اور ہوشیار رہ)۔

اِخْتِرْ مِنَ النَّاسِ بِسُوْءِ الظَّنِّ۔ لوگوں کے شر سے بدگمانی کر کے بچا رہ (ہر شخص کو اپنا نامدار اور اپنا دوست مت سمجھ لے)۔

لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ ظَنِيْنٍ۔ جس شخص پر دینی تہمت لگی ہو (فسق و فجور میں گرفتار ہو) اس کی گواہی قبول نہ ہوگی۔

وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ۔ اور اس شخص کی بھی گواہی قبول نہ ہوگی جو اپنے مالک کے سوا دوسرے شخص کو اپنا مالک ظاہر کرے۔

لَمْ يُبْنَ عَلَيْهِ ظَنٌّ فِيْ قَتْلِ عُثْمَانَ۔ حضرت عثمانؓ کے قتل میں حضرت علیؓ پر کسی کا گمان نہ تھا (کہ وہ بھی قتل کی سازش میں شریک ہیں بلکہ برخلاف اس کے حضرت علیؓ سے جہاں تک ہو سکا آپ نے حضرت عثمانؓ کو بچانے کی کوشش کی)۔

مَا تَأْخُذُهُمْ بِالظِّنَّةِ۔ کیا تم تہمت کی وجہ سے اُن کو سزا دینا چاہتے ہو (یہ درست نہیں جب تک کامل ثبوت نہ ہو سزا نہیں دی جا سکتی اسی لئے حضرت علیؓ نے عبدالرحمٰن ابن ملجم کو سزا نہیں دی کیونکہ وہ قتل کی شرکت سے انکار کرتے تھے اور باضابطہ ثبوت اُن کے خلاف نہ تھا)۔

وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ وَّلَا قَرَابَةٍ۔ اور نہ اُس شخص کی گواہی قبول کرنا چاہیئے جو والا یا قرابت میں متہم ہو (والا میں متہم یہ ہے کہ اپنا مولیٰ کسی دوسرے کو ظاہر کرے، اور قرابت میں متہم یہ ہے کہ اپنا باپ یا دادا وغیرہ کسی شخص کو بتلائے)۔

فَظَنَنَّا اَنْ تَعْجَلَ عَلَيْهِمَا۔ ہم کو گمان ہوا کہ آپ اُن پر غصے نہیں ہوئے۔

سَتُلْدَغُ عَنْ قَوْلِهٖ تَخْطِئَةً اَوْ لَا مَسْتُوْرَ النِّسَاءِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَظَنَنْتُ مَا قَالَ۔ میں نے اللہ تعالےٰ کے اس قول کو اَوْ لَا مَسْتُوْرَ النِّسَاءِ۔ پوچھا انھوں نے ہاتھ سے اشارہ کیا (کہ اُس سے جماع مراد ہے) میں اُن کا کہنا سمجھ گیا۔

فَلَزَلَّ عَلٰى شَفِيْرٍ بِوَادِي الْحُمَّى بِبِئْرٍ ظَنُوْنٍ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ۔ ایک اونٹ پانی پر آتے حدیبیہ کے میدان میں جس میں پانی کم تھا لوگ تھوڑا تھوڑا اُس میں سے لیتے تھے۔

مَاءٌ ظَنُوْنٌ۔ وہ کنواں جہاں گمان ہو پانی کا لیکن یقین نہ ہو۔

مُرَّ بِمَاءٍ ظَنُوْنٍ۔ پھر ایک کنوئیں پر گزرے جس میں پانی کم تھا۔

اِنَّ الْمَرْءَ مِنْ لَا يَمْشِيْ وَلَا يُصْبِحُ اِلَّا وَنَفْسُهٗ ظَنُوْنٌ عِنْدَهٗ۔ مومن صبح اور شام اپنے نفس کے ساتھ بدگمان رہتا ہے (یعنے ہوکہ نفس اُس کو کسی گناہ میں پھنسا دے)۔

اَلسَّوْاءُ بِنْتُ السَّيِّدِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْحَسْنَاءِ بِنْتِ الظَّنُوْنِ۔ اگر بدصورت عورت شریف کی بیٹی ہو تو وہ میرے نزدیک اس خوبصورت عورت سے بہتر ہے جو ایسے شخص کی بیٹی ہو جس پر تہمت لگائی گئی ہو (یعنی اُس کے

Marfat.com

نسب میں فرق ہو مثلاً حرام زادے کی اولاد ہو)۔

لَا زَكٰوةَ فِي الدَّيْنِ الظَّنُوْنِ۔ جس قرضہ کے وصول ہونے میں شک ہو (معلوم نہیں وصول ہوتا ہے یا نہیں) اُس میں زکوٰۃ نہیں ہے (البتہ جس قرضہ کا وصول ہونا یقینی ہو مثلاً مدیون مالدار ہو خوش معاملہ اور دین کا انکار نہ کرتا ہو، یا انکار کرتا ہو لیکن کامل ثبوت موجود ہو تو اُس میں زکوٰۃ واجب ہوگی اگر مدیون مفلس اور نادار ہو یا قرضہ کا انکار کرتا ہے اور دائن کے پاس کامل دستاویز اور ثبوت نہیں ہے تو اُس میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اب اگر ایسا قرض وصول ہو جائے تو تاریخ وصول سے ایک سال گزرنے پر زکوٰۃ دینا ہوگی لیکن پیشتر کے سالوں کی زکوٰۃ لازم نہ ہوگی۔ اور بعضوں کے نزدیک لازم ہوگی جیسے اگلی حدیث میں ہے)۔

فِي الدَّيْنِ الظَّنُوْنِ يُزَكِّيْهِ إِذَا قَبَضَهُ لِمَا مَضٰى جب ایسا قرض وصول ہو جائے جس کے وصول ہونے میں شک تھا تو پیشتر کے سالوں کی بھی زکوٰۃ ادا کرے۔

طَلَبْتُ الدُّنْيَا مَظَانَّ حَلَالِهَا۔ میں نے دنیا کو حلال اور جائز ذریعوں سے طلب کیا۔

أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ۔ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں (اگر وہ مجھ سے نیک گمان کرے مجھ کو رحیم و کریم جان کر میری رحمت اور بخشش کی توقع رکھے گا تو میں اسی طرح اُس سے پیش آؤں گا اگر میری رحمت کو باوجود ہو کر یہ سمجھے گا کہ پروردگار میرے گناہ نہیں بخشے گا مجھ کو ضرور سزا دے گا تو میں اُس کے ساتھ ایسا ہی کروں گا۔ مطلب یہ ہے کہ رجا خوف پر غالب رہنی چاہیئے مگر ذات ہی رجا کو بالکل اُس کے عذاب سے بے ڈر ہو جائے اور بے دھڑک گناہ کرتا رہے)۔

فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ خَلَّفَ۔ تم خلیفہ کرنے والے کا حال کیا پہچانتے ہو۔

اَلْمُجَاهِدُ يَأْخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَمَا ظَنُّكُمْ۔ جو شخص غازی کے اہل و عیال میں خیانت کرے وہ تو جہاد پر گیا ہوا اور یہ اُس کی بیوی سے بدفعلی کرے یا اُس پر بُری نظر ڈالے) تو غازی قیامت کے دن اُس کی نیکیاں لے لیگا اب تم کیا سمجھتے ہو (وہ سب نیکیاں اُس کی بیٹھ پر لے کچھ نہیں چھوڑے گا)۔

يَظُنُّ أَنْ ذٰلِكَ سَيُخْفٰى لَهٗ۔ وہ گمان کرتا ہے کہ اُس کی یہ بات چھپی رہے گی۔

اَظُنُّنِيْ قَدْ جِئْتُهٗ عَنْ اَمْسٍ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اُس کو انس سے سُنا تھا (ایک روایت میں اَظُنُّهٗ ہے باسقاط ایک نون کے مصنے وہی ہیں)۔

هُوَ ظَنِّيٌّ۔ مجھ کو یہی گمان ہے (رکھلیاں پھینک دینا اس حدیث میں مذکور ہے یہ شبہ لادی کا شک ہے لیکن دوسری روایت میں شعبہ نے یقین کے ساتھ اُس کا ذکر کیا)۔

لَقَدْ اَخْطَاَ ظَنُّكِ۔ میرے گمان میں غلطی ہوئی۔

طِيْنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ ظَنِّةٍ۔ ہر لگانا بدگمانی کرنے سے بہتر ہے۔

مَظِنَّةُ الْخَيْرِ۔ جس آدمی سے نیکی کی توقع ہو۔

مَظِنَّةُ اَعْتِرَاضٍ۔ اعتراض کا محل۔

ظُنُّوا الْمُؤْمِنِيْنَ خَيْرًا۔ مسلمانوں کے ساتھ نیک گمان رکھو۔

اِتَّقُوْا ظُنُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى اَلْسِنَتِهِمْ۔ مومنوں کے گمان سے ڈرو اللہ نے اُن کی زبانوں پر سچ کو جاری کر دیا ہے (اُن کا گمان غلط نہیں ہوتا)۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِهٖ بِهٖ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہے (اس کی تفسیر اوپر گزر چکی)۔

Marfat.com

باب الظاء مع الهاء

ظَهْرٌ یا **ظُهُوْرٌ**۔ مدد کرنا۔
ظَهَارَةٌ۔ قوی پشت ہونا۔
ظُهُوْرٌ۔ کھلنا، ظاہر ہونا، غالب ہونا، مطلع ہونا، بلند کرنا، اعلان کرنا، بلند ہونا، فخر کرنا، پیٹھ پیچھے ڈالنا۔
ظَهْرٌ۔ پشت میں بیماری ہونا۔
تَظَهُّرٌ۔ دو پہر دن کو چلنا، پس پشت ڈالنا، ظہار کرنا۔
مُظَاهَرَةٌ۔ مدد کرنا، توبہ توبہ کرنا، ظہار کرنا۔
اِظْهَارٌ۔ بیان کرنا، کھول دینا، پس پشت ڈال دینا، دور کر لینا، یاد سے پڑھنا، غالب کرنا، اطلاع دینا۔
تَظَهُّرٌ۔ ظہار کرنا۔
تَظَاهُرٌ۔ ایک دوسرے کی کمک کرنا تیسرے کے مقابلہ میں۔
اِظْهَارٌ۔ پس پشت ڈالنا۔
اِسْتِظْهَارٌ۔ احتیاط کرنا، پس پشت ڈال دینا، یاد کر لینا۔
ظَاهِرٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے جو کہ وہ سب کے اوپر ہے، اپنے آثار اور افعال سے کھلا ہوا ہے ہر شخص خدا کے خود کے بعد اُس کو دریافت کر لیتا ہے جیسے دوسری آیت میں فرمایا قُلْ اَئِّی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ یعنے اللہ کے وجود میں بھی کسی کو شک ہو سکتا ہے جو آسمانوں اور زمین کا نور کھا پیدا کرنے والا ہے۔
اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ۔ تو سب سے بلند ہے تجھ سے بلند کوئی چیز نہیں دیکھو کہ مخلوقات میں سب سے بلند پوش ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کے بھی اوپر ہے۔
صَلٰوةُ الظُّهْرِ۔ دوپہر کی نماز جو سورج ڈھلتے ہی ادا کی جاتی ہے (یہ **ظَهِيْرَةٌ** سے ماخوذ ہے جو دوپہر کے معنے میں ہے یا **ظُهُوْرٌ** سے ماخوذ ہے چونکہ اس نماز کا وقت دوسری نمازوں کے وقتوں سے زیادہ ظاہر اور کھلا ہوا ہے بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ اُس کی گرمی خوب نمایاں ہے بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ دوسری سب نمازوں سے پہلے اس کا ظہور ہوا جیسے جبرئیل نے پہلے یہ نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھائی)۔
اَظْهَرْنَا۔ یعنے ہم ظہر کے وقت میں داخل ہوئے (جیسے **اَصْبَحْنَا** اور **اَمْسَيْنَا** ہے)۔
اَتَاهُ رَجُلٌ يَشْكُو الْفَقْرَ فَقَالَ لَذْ بِتَكَ الظَّهْرَةَ۔ ایک شخص عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا اس کو فقر کی شکایت تھی (یا پاؤں کے انگوٹھے میں درد تھا) انھوں نے کہا دوپہروں میں تو چلا کر (یعنی محنت اور ریاضت کیا کر جسمانی محنت اور مشقت کو ترک کر دینے سے اور عیش و عشرت کے ساتھ زندگی گزارنے سے بواسیر اور فقرس کی بیماری پیدا ہوتی ہے)۔
حِيْنَ تَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ۔ جب ٹھیک دوپہر ہوتی ہے آفتاب نصف النہار پر آتا ہے سایہ کسی طرف نہیں پڑتا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آفتاب سر پر ٹھہر گیا ہے۔
صَلَّيْنَا بِالظَّهَائِرِ۔ ہم نے دوپہریں نماز پڑھی۔
خُرُوْجُ الظَّهِيْرَةِ۔ دوپہر کا شروع حصہ۔
ظَاهِرَةٌ مِّنْ اَمْرِ اَتِهٖ۔ اپنی بیوی سے ظہار کیا دیکھے اُس سے یوں کہا تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میرے ماں کی پیٹھ ہی کو شروع میں ظہار کہتے ہیں جاہلیت کے زمانہ میں یہ طلاق گنا جاتا تھا۔ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ تھا کہ تیرا پیٹ گویا میری ماں کا پیٹ ہے اگر میں تجھ سے جماع کروں تو گویا اپنی ماں سے جماع کیا۔ بعضوں نے کہا مدینہ والے خیال کرتے تھے کہ جماع کے وقت عورت کی پیٹھ آسمان کی طرف ہونا حرام ہے اور اس سے بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے تو اپنی عورت کو پیٹھ سے تشبیہ دی یعنی ماں کی پیٹھ سے گویا اس کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔
قُرَيْشُ الظَّوَاهِرِ۔ قریش کے وہ لوگ جو مکہ کے پہاڑوں کے پرے رہتے تھے۔

Marfat.com

قُرَیْشُ الْبِطَاحِ۔ وہ قریش جو مکہ کی وادی میں اترتے تھے۔

فَاظْهَرْ مِنْ مَعَكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَيَّ قَبْلَ۔ جو مسلمان تیرے ساتھ ہیں اُن کو لے کر فلاں ملک پر نمودار ہو دینے وہاں پہنچ جا)۔

كَانَ يُصَلِّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ تَظْهَرُ بَعْدُ مِنْ حُجْرَتِهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اُس وقت پڑھتے تھے کہ دھوپ اُن کے حجرے میں (ابھی) اوپر نہیں چڑھتی (دینے اوّل وقت) ایک روایت میں ہے وَلَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ مِنْ حُجْرَتِهَا۔ ہے اُس کا بھی یہی مطلب ہے یعنی ابھی سایہ اوپر نہیں چڑھتا چھت یا دیواروں پر۔

وَتَبْدُوْ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا۔ یہ تو ایسا شکوہ ہے جس میں کوئی عیب نہیں بلکہ یہ شکوہ تو اور تیری شان بڑھاتا ہے (یہ عبداللہ بن زبیرؓ نے اس وقت کہا جب کسی نے اُن کو یا ان ذات النطاقین کہہ کر طعنہ دیا جبکہ دو کمربند والی کے بیٹے۔ اُن کی والدہ اسماء بنت ابی بکرؓ نے ہجرت کے سفر کے وقت اپنا کمربند پھاڑ کر اُس کے آدھے حصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توشہ باندھ دیا تھا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہو گی)۔

خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى۔ بہتر خیرات وہ ہے جس کے بعد آدمی غنی اور مالدار رہے (مطلب یہ ہے کہ اپنے اور اپنے اہل وعیال کے خرچہ سے جو فاضل رہے اُس کو خیرات کر دے نہ یہ کہ کل مال خیرات کر دے اور خود کھٹ (محتاج) بن کر بیٹھ رہے)۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ۔ جس نے قرآن پڑھا اور اُس کو حفظ کر لیا۔

اَلْقُرْاٰنُ هُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ۔ کیا تم اس کو اپنی یاد سے پڑھتے ہو (یعنی کتاب دیکھے)۔

مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اِلَّا لَهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ۔ قرآن میں جو کوئی آیت اُتری ہے اُس کا ایک ظاہر ہے (یعنی الفاظ) اور ایک باطن ہے (یعنی معنے) بعضوں نے کہا ظاہر سے یہ مراد ہے کہ اُس کے لفظی معنے صاف اور سہل ہیں لیکن اُس کے دقائق اور باریکیاں پوشیدہ ہیں۔ بعضوں نے کہا ظاہر میں تو قصے اور کہانیاں اور باطن میں نصیحت اور تنبیہ ہے سمجھنے والوں کے لئے۔

لَمْ يَنَلْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا۔ اور جانوروں کے گردن اور پشت میں جو اللہ کا حق ہے اُس کو نہیں بھولا (گردن کا حق یہ ہے کہ اُن کی زکوٰۃ دے اور پشت کا حق یہ ہے کہ تھکے ماندے اشخاص کو اُن پر سوار کرے یا اُن پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔

وَمِنْ حَقِّهَا اَفْقَارُ ظَهْرِهَا۔ جانور کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اُس کی پشت پر چڑھنے کے لئے کسی کو مانگے پر دے۔

فَتَنَاوَلَ السَّيْفَ مِنَ الظَّهْرِ فَتَنَهٗ بِهٖ۔ اونٹ پر سے تلوار لی اور اُس سے اُس کو مارا۔

ظَهْرٌ۔ سواری کا اونٹ اور بوجھ لادنے کا۔

اَتَاْذَنُ لَنَا فِيْ نَحْرِ ظُهُرِنَا۔ کیا آپ سواری کے اونٹوں کو کاٹنے کی اجازت دیتے ہیں (اُن کو نحر کر کے کھائیں)

ظُهُرٌ۔ جمع ہے ظَهْرٌ کی یعنے سواری کے اونٹ۔

فَجُعِلَ رِجَالٌ يَسْتَأْذِنُوْنَهٗ فِيْ ظُهْرِ اَرْضِهِمْ فِيْ غُلُوِّ الْمَدِيْنَةِ۔ کچھ لوگ آپ سے مدینہ کی بالائی جانب میں اپنی سواری کے اونٹوں میں اجازت چاہنے لگے (یعنی اُن کو نحر کرنے کی)۔

دَخَلَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَظُهْرُهٗ كَانَ فِي الدَّارِ۔ اُن کا بیٹا عبداللہ آیا اور اُن کا سواری کا اونٹ گھر میں تھا (وہ حج کے لئے جانے کا ارادہ رکھتے تھے)۔

يَسِمُ الظُّهْرَ۔ اونٹوں کو داغ دے رہے تھے۔

قَالَ الظُّهْرُ۔ سواری کی کمی ہے۔

Marfat.com

فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا۔ جس کی سواری حاضر ہو۔

اَلظَّهْرُ یُرْكَبُ وَیُنْفَقُ بِهٖ۔ جو جانور گروی ہو تو اس پر سواری کر سکتا ہے (جیسے دودھ والے جانور کا دودھ اُس کے دانے چارے کے بدلے استعمال کر سکتا ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اسی طرح اگر مکان گروی ہو تو اُس کی تعمیر اور صفائی اور روشنی کے بدلے مرتہن اُس میں سکونت کر سکتا ہے مگر حنفیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا)۔

فَاَقَامُوْا بَیْنَ ظَهْرَانَیْهِمْ۔ وہ اُن کے بیچ میں رہے (یعنے اُن پر اعتماد کر کے)۔

اِبِلٌ صَاحِبَةُ ظَهْرٍ۔ میں اونٹ والا ہوں (یعنے اونٹ کرایہ پر چلاتا ہوں)۔

اِنَّ فِی الظَّهْرِ لَنَاقَةً۔ ان اونٹوں میں ایک سانڈنی ہے (یعنے زور آور، سواری کے قابل، تیز رَو)۔

اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ۔ تم نے اُس کو پس پشت ڈال دیا، اُس کی طرف التفات کرنا چھوڑ دیا، یا اُس کو اپنا پشت پناہ بنایا)۔

فَعَمِلَ اِلٰی بَعِیْرٍ ظَهِیْرٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُحِّلَ۔ پھر ایک طاقتور اونٹ کی طرف متوجہ ہوئے حکم دیا، اُس پر کاٹھی کسی گئی۔

اِنْصَرَفَ اِلٰی بَعِیْرٍ ظَهِیْرٍ۔ ایک طاقتور اونٹ کی طرف آئے۔

ظَهِیْرٌ عَلَیْهِمْ۔ اُن پر مددگار۔

ظَاهَرَ بَیْنَ دِرْعَیْنِ یَوْمَ اُحُدٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ اُحد کے دن دو زرہیں تلے اوپر پہنیں۔

اِنَّهٗ بَارَزَ یَوْمَ بَدْرٍ وَظَاهَرَ۔ حضرت علیؓ بدر کے دن لڑائی کے لئے نکلے (اپنے حریف کو قتل کیا) اور دوسروں کی مدد بھی کی (علیدہؓ کے حریف کو بھی جا کر مار دیا)۔

فَظَهَرَ الَّذِیْنَ كَانَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَدْ نَبَذَ اِلَیْهِمْ عَلٰی سَوَآءٍ۔ جن کافروں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد اور پیمان تھا انھوں نے زور کیا زبردستی کی، مسلمانوں کو مدد دی اور قریب سے مارڈالا آخر آپ نے ایک پہنچے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی آپ اُن پر بددعا کرتے تھے (صحیح روایت میں فَقَدْ قُرُوْا بِهِمْ ہے یعنے اُنھوں نے وفائی عہد شکنی کی)۔

اَمَرَ بِتَخْرَاصِ النَّخْلِ اَنْ یُّتَظَهَّرَ وَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے اندازہ (آنکا) کرنے والوں کو یہ حکم دیا کہ احتیاط سے کام کریں (اندازہ اس طرح کریں کہ مالک کا نقصان نہ ہو۔ گرے پڑے پھلوں اور مہمان اور سائلوں میں جو خرچ ہوتا ہے اُس کی گنجائش رکھیں)۔

اِنَّهٗ كَسَانِیْ كَفَّارَةَ الْیَمِیْنِ ثَوْبَیْنِ ظَهْرَانِیًّا وَمُعَقَّدًا۔ ابو موسیٰؓ نے قسم کے کفارے میں ہر فقیر کو دو دو کپڑے دیئے ایک تو مرظہران کا بنا ہوا (یا ظہران کا جو ایک موضع ہے بحرین میں) اور ایک معقد (یعنے ہجر کی بنی ہوئی چادر۔ ہجر ایک موضع ہے ملک شام میں)۔

بَلَّغْنَا السَّمَآءَ مَجْدُنَا وَسَنَآءُنَا وَاِنَّا لَنَرْجُوْ فَوْقَ ذٰلِكَ۔ (یہ شعر نابغہ جعدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا) یعنے ہماری بزرگی اور بلندی اور رونق آسمان تک پہنچ گئی ہے اور ہم اُس سے بھی زیادہ بلند مقام پر جانے کی امید رکھتے ہیں (یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خفتے ہوئے اور فرمایا اے ابوالیلیٰ! اب کو نسے بلند مقام پر جانا چاہتا ہے؟ اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ! بہشت میں (جو آسمان سے بھی بلند ہے) آپ نے فرمایا بیشک

لہ مرظہران ایک مقام کا نام ہو کہ قریب اس کو آبادی وادی فاطمہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

اگر خدا چاہے)۔

لَا یَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ
ایک گروہ میری اُمت کا ہمیشہ حق پر غالب رہے گا۔

لَا یَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ
تم دیکھو ہم اُن پر غالب آئے رہتے ہیں اپنی جگہ سے نہ ہلیں۔

ظَهَرْتُ بِالْمَدِیْنَةِ
میں ایک صاف ہموار میدان پر پہنچا۔

فَظَهَرْتُ ذَاتَ یَوْمٍ
ایک دن میں باہر نکلا۔

وَجَعَلْنَا یَظْهَرُ بِنَا
ہم نے حج کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا۔ (حلال کو حرام باندھ کر آئے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے عمرہ کر کے وہ احرام کھول ڈالا)۔

ظَهَرْتُ حَاجَتِیْ
تو نے میرا کام پیٹھ پیچھے ڈال دیا۔ (اُس کا خیال نہ رکھا بھلا دیا)۔

فَیَضْرِبُ الصِّرَاطُ بَیْنَ ظَهْرَانَیْ جَهَنَّمَ
پھر صراط کا پل دوزخ کے بیچوں بیچ پر رکھا جائے گا (سب لوگوں کو اُس پر سے گزرنا ہوگا۔ زد و کشتی کیش اور امین میں اس پل کا نام پنجوپل ہے)۔

اَلْحُجَّةُ عَلٰی مَنْ قَالَ اِنَّ اَحْكَامَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ ظَاهِرَةً
جو شخص یہ کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام وہی تھے جو کھلم کھلا اور متواتر ہوں اُس کا رد۔

تَظَاهَرْتُ عَلَیْهِ
ان دو دنوں نے مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر زور ڈالا (ایک نے دوسرے کی کمک کی)۔

دَعَا بِظَهْرِ الْغَیْبِ
پیٹھ پیچھے دعا کی۔

اَشَارَ بِظَهْرِ كَفِّهٖ اِلَی السَّمَاءِ
آپ نے اپنی ہتھیلی کی پشت آسمان کی طرف کی (بعضوں نے کہا کہ جب وضع بلا جیسے خط، طاعون وغیرہ کے لئے دعا کی جائے تو اسی طرح سنت ہے یعنے ہتھیلی کی پشت آسمان کی طرف رکھے اور اُس کا پیٹ زمین کی طرف باقی ہر دعا میں اس کے برعکس کرنا چاہیئے)۔

تَحَلَّ ذَهَبًا تُظْهِرُهُ
سونا پہن کر اُس کو دکھلائے پھرے (یا چاندی پہن کر دکھلائے تو بھی یہی حکم ہے)۔

اَنْ لَّا یُظْهِرُ اَهْلُ الْبَاطِلِ
ناحق والا غالب نہ ہو (یعنے حق پر باطل کا غلبہ نہ ہو گو باطل والوں کی تعداد زیادہ ہو۔ یہ دعا آپ کی قبول ہوئی اللہ تعالےٰ نے ہر زمانہ میں اہل حق کو قائم رکھا گو اُن کی تعداد کسی زمانہ میں کم ہو گئی اور اہل باطل کا شمار بڑھ گیا مگر اہل حق پر وہ غالب نہ آسکے)۔

اِنَّهٗ صَدَّقَ قَبْلَ اَنْ تُظْهَرَ
ورقہ بن نوفل نے اُس وقت آپ کی تصدیق کی تھی جب آپ کی نبوت لوگوں میں ظاہر نہیں ہوئی تھی (آپ نے دین حق کی دعوت شروع نہیں کی تھی)۔

ثُمَّ مَعَهُمْ ظَهْرًا بِیَقِیْنٍ فَاَسْخَرَجَ مِنْهُ ذُرِّیَّةً
پھر اللہ تعالےٰ نے اپنا داہنا ہاتھ آدم علیہ السلام کی پیٹھ پر پھیرا۔ اور اُن کی اولاد اُن میں سے نکالی۔ (چیونٹیوں کی طرح اُن کے سامنے پھیلا دیا اُن سے عہد لیا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کا)۔

فَطَهَرَهَا عَنْ ظَهْرِ الطَّرِیْقِ
عین راستے سے اُس کو کاٹ دیا۔

مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ
جس نے قرآن پڑھا پھر اُس کو حفظ کر لیا (اُس کی حرمت رکھی ادب سے اور احتیاط سے اُس کی تلاوت کی)۔

كَانَ عَلٰی ظَهْرِ سَیْرٍ
وہ چلنے والا ہے۔

یُقَلِّبُهَا الرِّیَاحُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ
(آدمی کے دل کی مثال ایسی ہے جیسے ایک پر کھلے میدان میں پڑا ہو اور ہوائیں اُس کو اُلٹ پلٹ کر رہی ہوں)۔

فَاَحْیَیْنَا لَیْلَتَنَا حَتّٰی اَظْهَرْنَا
ہم ساری

Marfat.com

رات جاگے یہاں تک کہ دوپہر دن کا وقت آگیا۔

کَاظَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰی۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے ناموں میں سے تین ناموں کو خوب کھول دیا (یعنے اللہ اور رحمٰن اور رحیم کو)۔

ظَهْرُ الْكُوْفَةِ۔ فرات کے پیچھے کا ملک جنب اشرف تک۔

ظَهَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَيْبَرَ مُخَارِمُهُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پر غالب ہوئے آپ نے خیبر والوں سے مخارمہ کیا (یعنے وہ اپنے باغوں میں کام کریں اور جو پیداوار ہو اُس کا آدھا حصہ دیں اور آدھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیں)۔

قَرَأْتُ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِیْ۔ میں نے اُس کو یاد سے پڑھا (بن کتاب دیکھے)۔

عِيْدُ الظُّهْرِ۔ نصاریٰ کی ایک عید ہے۔

اَلْاَئِمَّةُ مُتَقَلِّبُوْنَ فِی الْاَرْضِ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ۔ امام زمین میں پلٹتے رہتے ہیں تمہارے متوسط لوگوں میں یا بڑے لوگوں میں)۔

مَا ظَهَرَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ نِعْمَةً حَتّٰى ظَاهَرَ عَلَيْهِ مَؤُوْنَةَ النَّاسِ۔ اللہ تعالےٰ جس بندے پر لوگوں کی خبر گیری کا بوجھ رکھتا ہے اُسی پر دوسرا احسان کرتا ہے (تو خلق اللہ کا بار اُٹھانا لوگوں کو کھلانا پلانا، سبب ہے مال دولت ملنے کا)۔

تَسْتَظْهِرُ الْحَائِضُ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ۔ حائضہ عورت تین دن تک احتیاط کرے (کیونکہ اکثر کم مدت حیض کی تین دن ہوتے ہیں)۔

يَسْتَظْهِرُ بِحُجَجِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ۔ اللہ تعالےٰ کی دلیلوں سے اُس کی مخلوق پر غالب ہو۔

ظَاهِرِيَّةٌ۔ وہ فرقہ ہے اہل حدیث کا جو ظاہر قرآن اور حدیث پر چلتا ہے اُس میں تاویل نہیں کرتا۔ بڑے امام اس فرقہ کے حضرت داؤد ظاہری گزرے ہیں اور امام ابن حزم بھی ظاہری ہیں۔

ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ۔ احناف کی اصطلاح میں چار کی ضرورت نہیں)۔

لَا مُظَاهَرَةَ اَوْثَقُ مِنَ الْمُشَاوَرَةِ۔ کوئی مدد مشورہ کرنے سے زیادہ مضبوط نہیں ہے۔ (مشورہ اور صلاح کرنا بھی بڑی امداد ہے)۔

ظَاهِرُهٗ اَنِيْقٌ وَّبَاطِنُهٗ عَمِيْقٌ۔ قرآن کا ظاہر خوشنما ہے اور باطن بڑا گہرا ہے (بڑے بڑے دانشمند اُس کے اسرار سمجھنے سے دریافت کرتے ہیں)۔

قَرَأْتُهٗ ظَاهِرًا۔ اُس کو یاد سے پڑھا۔ (بن کتاب دیکھے)۔

Marfat.com

کتابوں کے مسائل کو کہتے ہیں جو امام محمدؒ کی تالیف ہیں۔ یعنے مبسوط اور جامع کبیر اور جامع صغیر اور سیر کبیر۔ اور غیر ظاہر الروایت دوسری کتابوں کے مسائل جیسے زیادات جرجانیات اور کیسانیات وغیرہ جو امام مذکور کی تالیف ہیں۔ بعضوں نے کہا زیادات کے مسائل بھی ظاہر الروایت ہیں۔

ثَقِیلُ الظَّاهِرِ۔ بہت بال بچے والے، کثیر العیال آدمی کو کہتے ہیں۔

اِظْهَار۔ قاریوں کی اصطلاح میں نون کو صاف پڑھنا اور اخفا اس میں غُنہ کرنا۔

ظَهْرِیٌّ۔ پُرانا۔

فُلَانٌ عَابِصُنْدُوقٍ ظَهْرِیٍّ۔ ایک پُرانا صندوق سگوایا۔ (مترجم کہتا ہے لغت میں یہ لفظ مجھ کو نہیں ملا۔ از ہری نے کہا میں نے اسی حدیث میں یہ لفظ سُنا ہے)۔

باب الظاء مع الیاء

ظِئْیٌ یا ظِلِّیَانٌ۔ شہد اور ایک قسم کی بُوٹی ہے جس سے چمڑا صاف کرتے ہیں۔

اَدِیْمٌ مُظَیَّنٌ۔ یا مُظَیًّی۔ جو چمڑا نلیان سے صاف کیا جائے۔

ظَلِیْمَۃٌ۔ احمق۔

اِظْلِیَاءٌ۔ احمق ہونا۔

ظَلِیْمَۃٌ۔ مُردار۔

ظَلْأَۃٌ۔ احمق۔

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب
آرام باغ۔ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "ع"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزمانؒ

○

تہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی مالا کلام

○

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

عَبَّ۔ گھونٹ گھونٹ پینا، پے در پے پینا، پانی میں مُنہ لگا کر پینا، یا بن سانس سے پینا۔

اَتَانِیْ مِنْ مَدْجِجٍ عُبَابٌ سَلَیْهَا وَ لُبَابٌ شَرَفُهَا۔ ہم مذحج قبیلے کی ایک شاخ ہیں اُس کے اگلوں کی عزت اور بزرگی کی ابتداء اور اُس کی شرافت کے خالص جوہر۔

عُبَابُ الْمَاءِ۔ پانی کا پہلا حصّہ۔

حُبَابُ الْمَاءِ۔ پانی کا بڑا حصّہ۔ عرب لوگ کہتے ہیں **جَاءُوْا بِعُبَابِهِمْ۔** یعنی سب مل کر آئے

طِرْتَ بِعُبَابِهَا وَ فُزْتَ بِحُبَابِهَا۔ تم نے اُڑ کر دینِ اسلام کا شروع حصہ لے لیا یعنی اُس کے ابتدائی زمانہ تک اُڑ گئے یعنی سب سے پہلے اسلام لائے، اور اُس کے بڑے حصّے سے بھی کامیاب ہوئے یعنی اُس کی ترقی اور بہاؤ کا زمانہ بھی پایا۔ یہ حضرت علی رضؓ نے جناب ابوبکر صدیق رضؓ کی تعریف میں کہا جب اُن کے جنازے پر آئے۔ (دار قطنی کی روایت میں یوں ہے **طِرْتَ بِعُنَاهَا بِهَا** غین معجمہ سے اور **فُزْتَ بِحُبَاهَا بِهَا۔** یعنی تم اُس کی نوش آواز تک پہنچ گئے اور اُس کے منافع اور پیداوار کو بھی حاصل کر لیا۔

مَصُّوا الْمَاءَ مَصًّا وَ لَا تَعُبُّوْهُ عَبًّا۔ پانی کو مزہ لے لے کر گھونٹ گھونٹ پیو، بیچ میں سانس لے کر) اور ایک بار گی غٹ غٹ (بن دم لئے) مت پی جاؤ۔

اَلْكَبِدُ مِنَ الْعَبِّ۔ جگر کی بیماری پانی کو غٹ غٹ (بن سانس لئے) پینے سے پیدا ہوتی ہے۔

يَعُبُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ۔ حوض کو شریں دو نالے ہمیشہ پانی ڈال رہے ہیں (مشہور روایت **يَغُتُّ** ہے اُس ذکر انشاء اللہ کتاب الغین میں آئے گا)

اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ يَاعِبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کے زمانہ کا گھمنڈ چھڑا دیا (اب وہ نخوت تم میں نہیں رہی یعنی باپ دادوں سے فخر کرنا، اترانا، اپنی بڑائی جتانا)۔

وَاَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ۔ تم سے جاہلیت کے زمانہ کی نخوت چھڑا دی (دینِ اسلام کی بدولت تم میں عاجزی اور انکساری پیدا ہوئی)، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جنگِ حنین میں فرمایا۔ **اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ** میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں، تو اس سے فخر مقصود نہیں تھا بلکہ اپنی نبوت کا ظاہر کرنا مطلوب تھا کیونکہ کاہن لوگ خبر دے چکے تھے کہ عبدالمطلب کے گھرانے میں ایک پیغمبر پیدا ہونے والا ہے۔ بعضوں نے کہا جنگ میں رُعب ڈالنے کے لئے یہ جائز ہے اور اُس کو رجز کہتے ہیں

عَبْثٌ۔ موڑنا، لپیٹنا۔

عَبْثٌ۔ ملانا، خلط کرنا

عَبَثٌ۔ کھیل کود وہ کام کرنا جس میں فائدہ نہ ہو یا جس کام کی غرض حاصل نہ ہو۔

مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا۔ جس نے ایک چڑیا کو بے کار مارا (ذبح کھانے کی نیت سے نہ کیا اور مطلب ہے)۔

اِنَّهٗ عَبَثَ فِيْ مَنَامِهٖ۔ اُس نے سوتے میں اپنے ہاتھ پاؤں ہلائے۔

فَجَعَلَ يَعْبَثُ بِهٖ۔ وہ اُس (انگوٹھی) سے کھیلنے لگے (یعنی اُس کو ہلانے اور اندر ڈالنے اور باہر نکالنے آخر اُن کے ہاتھ سے اُس کے کنوئیں میں گر پڑی اس انگشتری میں گویا حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری کا اثر تھا اُسی روز سے خلافت میں تزلزل اور فساد پیدا ہوا)۔

رَجُلٌ يَعْبَثُ بِاَهْلِهٖ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔ ایک شخص رمضان کے مہینے میں اپنی بیوی سے کھیل کرے (اُس سے بوس وکنار کرے)۔

لَا يَعْبَثُ بِجَرَاحَتِهٖ۔ اپنے زخم سے کھیل نہ کرے۔

لَا تَدَعْ عَنْكَ مَتْنَكَ وَحُكَّةً فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَعْبَثُ فِيْ جَوْفِهٖ۔ اپنے مُردے کو اکیلا مت چھوڑو

Marfat.com

نہیں تو شیطان اُس کے پیٹ میں گھس کر اُس سے کھیل کریگا۔

عِبْثَۃٌ ج۔ بہت کھیل کرنے والا۔

عِبْثَۃٌ ۔ پنیر، ایک قسم کا کھانا ہے۔

عَبَیْثَرَانٌ۔ یا **عُبَیْثَرَانٌ** یا **عَبُوْثَرَانٌ**۔ ایک گھاس ہے خوشبودار۔ عَبُوْثَرَان کے بھی وہی معنے ہیں۔

عَبَیْثَرَانٌ سخت اور بُرے اور مکروہ کام کو بھی کہتے ہیں۔

ذَاتُ حَوْذَانٍ وَّعَبَیْثَرَانٍ۔ حوذان، اور عبیثران والی زمین دونوں ایک قسم کی بھاجیاں ہیں۔

عَبَدٌ۔ غصہ ہونا، انکار کرنا، سخت دوڑنا، نادم ہونا، ملامت کرنا، حریص ہونا۔

عُبُوْدِیَّۃٌ اور **عُبُوْدَۃٌ** اور **عِبَادَۃٌ**۔ اطاعت کرنا، عاجزی دکھانا، خدمت کرنا، شریعت کے احکام بجالانا، اللہ کی توحید کرنا۔

تَعْبِیْدٌ۔ رام کرنا، غلام بنانا، جھاگ جانا۔

اِعْبَادٌ۔ مالک بنانا، غلام بنانا، جمع ہونا۔

تَعَبُّدٌ۔ عبادت کرنا، روکنا، سنت ہونا، ہانکنا، درماندہ ہوئے تک غلام بنانا، عبادت کے لئے بُلانا۔

اِسْتِعْبَادٌ۔ غلام بنانا جیسے **اِحْتِبَادٌ** ہے۔

عَبْدٌ۔ بندہ اور غلام۔ عِبَاد جمع ہے۔ اسی طرح **عُبَیْدٌ** اور **اَعْبُدٌ** اور **عِبْدَانٌ** اور **عَبِیْدٌ** اور **اَعْبُدٌ** وغیرہ۔

ھٰؤُلَاءِ عِبْدُکَ بِفِنَاءِ حَرَمِکَ۔ یہ تیرے بندے ہیں تیرے حرم کے میدان میں (عِبْدًا بھی جمع ہے عَبْدٌ کی جیسے عِبْدًا اَعْبُدٌ ہے)۔

مَا ھٰذِہِ الْعِبْدَاءُ حَوْلَکَ یَا مُحَمَّدُ۔ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ یہ غلام تمہارے گرد و پیش کیسے جمع ہیں (یہ عامر بن طفیل نے کہا۔ اُس نے اصحاب صفہ کو جو مسجد میں سکا کرتے تھے اُن کی مفلسی اور محتاجی کی وجہ سے غلام کہا)۔

ھٰؤُلَاءِ قَدْ ثَارَتْ مَعَھُمْ عِبْدُ اَنْکُمْ۔ تمہارے غلام بھی اُن کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے (عِبْدٌ ان بھی جمع ہے عَبْدٌ کی)۔

ثَلَاثَۃٌ اَنَا خَصْمُھُمْ رَجُلٌ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرًا یَا اَعْبُدَ مُحَرَّرًا۔ تین آدمیوں کا قیامت کے دن میں دشمن ہوں گا۔ ایک تو اُس شخص کا جس نے آزاد کئے ہوئے کو غلام بنالیا ہو (مثلاً غلام کو آزاد کر کے پھر اُس کی آزادی سے مکر گیا ہو یا باوجود آزاد کرنے کے اُس سے زبردستی خدمت لیتا ہو) یا ایک آزاد شخص کو جھوٹ موٹ اپنا غلام کہے جیسے ترکمان وحشیوں کی عادت تھی کہ مسافروں کو پکڑ کر اُن کو غلام کہہ کر بیچ ڈالتے تھے)۔

مَکَانَ عَبْدٍ عَبْدٌ۔ غلام کے بدلے ایک غلام دینا ہوگا (حضرت عمرؓ کا یہ مذہب تھا کہ عرب لوگ جو جاہلیت کے زمانہ میں قید ہو کر غلام بن گئے ہوں پھر اسلام کا زمانہ انھوں نے پایا تو وہ آزاد ہو جائیں گے اور اُن میں سے ہر ایک کو اپنے بدلے ایک غلام خرید کر اپنے مالک کو دینا ہوگا یا اپنی قیمت ادا کرنی ہوگی)

وَفِی ابْنِ الْاَمَۃِ عَبْدَانِ۔ اور اگر عرب کے ایک شخص نے کسی قوم کی لونڈی سے نکاح کیا اُس سے بچہ پیدا ہوا تو وہ غلام ہوگا بلکہ بچہ کا باپ دو غلام لونڈی کے مالک کو دے کر اُس کو لے لیگا۔ (سفیان ثوریؒ اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے لیکن دوسرے فقہاء اس کے خلاف ہیں)۔

لَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ لِمَمْلُوْکِہٖ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ وَلْیَقُلْ فَتَایَ وَفَتَاتِیْ۔ کوئی تم میں سے اپنے غلام لونڈی کو یوں نہ پکارے میرے بندے یا میری باندی بلکہ یوں کہے میرا بچہ کرے میری چھوکری (یہ بھی نہیں کہنا چاہیے اس سے یہ غرض ہے کہ دل میں تکبر پیدا نہ ہو اور شرک کی بُو نہ نکلے کیونکہ بندے درحقیقت ایک دوسرے کے بندے نہیں ہیں بلکہ سب اللہ تعالیٰ کے غلام اور بندے ہیں)۔

Marfat.com

قِيلَ لَهُ أَنْتَ أَمَرْتَ بِقَتْلِ عُثْمَانَ أَوْ أَعَنْتَ عَلَى قَتْلِهِ فَعَبِيدٌ وَ مُحَمَّدٌ۔ کسی نے حضرت علی رضؓ سے کہا کیا آپ نے حضرت عثمانؓ کو قتل کرڈالنے کا حکم دیا یا اُن کے قتل کرڈالنے میں مدد کی، یہ سنکر آپ نے بہت بُرا مانا اور سخت غصّے ہوئے (کیونکہ یہ ایک بڑا بہتان تھا جس کو معاویہ نے آپ پر لگایا تھا اور اُس میں اُن کی چال یہ تھی کہ لوگ حضرت علی رضؓ سے منحرف ہوجائیں اور اُن کو خلیفہ بنائیں، حالانکہ حضرت علی رضؓ دل وجان سے حضرت عثمان رضؓ کی مدد پر مستعد تھے اور اپنے عزیز صاحبزادے امام حسنؓ کو اُن کی محافظت کے لئے معین کردیا تھا)۔

عَبِيدٌ فَصَمَتَ۔ میں بُرا مان کر خاموش ہورہا۔

أَتَجْعَلُ نَهْبِي وَنَهْبَ الْعُبَيْدَيْنِ عَبِيدَةَ وَالْأَقْرَعِ۔ کیا آپ میری لوٹ اور عبید کی لوٹ کو عیینہ اور اقرع میں تقسیم کرتے ہیں۔

عُبَيْدٌ۔ عباس بن مرداس کے گھوڑے کا نام تھا۔

وَكَذَا الْعَبْدُ وَالْحُرُّ۔ غلام اور کھیت کا بھی یہی حکم ہے (یعنی ایک غلام بھاگا یا اُس کے پاس مال ہے تو وہ مال بائع کا ہوگا اسی طرح اگر زمین بیچی گئی اُس پر پیداوار ہے تو وہ پیداوار بائع ہی کی رہے گی اسی طرح اگر ایک لونڈی بیچی گئی اُس کا ایک بچہ ہے تو وہ بچہ بائع کا ہوگا البتہ اگر لونڈی حاملہ ہے تو اس کا حمل مشتری کا ہوگا)۔

هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ آبَائِي۔ (حضرت حمزہؓ نے جونشہ میں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضؓ کو کہا) تم ہو کیا میرے باپ کے غلام ہو (یعنی حضرت عبدالمطلب کے کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضؓ کے دادا تھے اور ان کے والد یعنی حضرت عبداللہ اور ابوطالب دونوں اُن کے بیٹے تھے اور بیٹا گویا اپنے باپ کا غلام ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہؓ کا یہ کلام سُن کر خاموش چلے آئے کیونکہ نشہ میں اُن کو سمجھانے سے فائدہ نہ تھا ایسا نہ ہو کہ وہ اور کچھ کہہ بیٹھیں اور اُس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی اس لئے حضرت حمزہ پر کوئی الزام نہ تھا)۔

وَأَنْتَ عَبْدُ الْعَصَا۔ تم کل کے دن دوسرے کے محکوم ہونگے (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرمائیں گے اور کوئی اور آپ کا خلیفہ ہوگا تم کو اُس کی اطاعت کرنی ہوگی (یہ حضرت عباسؓ نے حضرت علی رضؓ سے کہا)۔

فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ۔ اگر یہ فرض محال خدا کا کوئی فرزند ہو تو سب سے پہلے میں اُس کا انکار کروں گا (کیونکہ اُس کا کوئی فرزند ہو ہی نہیں سکتا۔ یا سب سے پہلے میں خدا کی عبادت کروں گا اور کہوں گا کہ وہ اکیلا ہے اس کی کوئی اولاد نہیں ہے)۔

أَنْ تَعْبُدَ اللهَ وَتُقِيمَ الصَّلَوٰةَ۔ تو اللہ کی اطاعت کرے اور نماز ادا کرے (بعضوں نے کہا عبادت سے مراد یہاں معرفت ہے)۔

عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ صَدَقَةٌ۔ ہر آزاد اور مسلمان غلام پر صدقہ فطر ہے (لیکن مسلمان غلام کی طرف سے اُس کا مالک صدقہ فطر ادا کرے اگر غلام کافر ہو تو اُس کی طرف سے صدقہ فطر دینا ضروری نہیں ہے اور حنفیہ نے اُس کا خلاف کیا ہے)۔

كَانَ دَاوُدُ أَعْبَدَ الْبَشَرِ۔ حضرت داؤدؑ تمام آدمیوں سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے (ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے رات کو نماز میں کھڑے رہتے۔ بعضوں نے کہا آپ نے اپنے گھر والوں پر اوقات کی تقسیم کردی تھی ہر ایک شخص اپنے اپنے وقت پر عبادت میں مصروف رہتا تو کوئی وقت ایسا نہیں ہوتا کہ آپ کے گھر والوں میں کوئی عبادت نہ کرتا ہو)۔

خَيْرُهُمْ عَبْدًا أَنْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ کچھ غلام بھاگ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

Marfat.com

کے لئے نکلے (ایک روایت میں عِبَادَانَ سے مفرد ہی ہیں) اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِیْنَ عِبَادَھَا کُلُّ دَارٍ فِیْھَا اَحْمَدُ اَوْ مُحَمَّدٌ۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے دورہ کرتے رہتے ہیں (سیر کرتے پھرتے ہیں) اُن کی عبادت یہ ہے کہ جس گھر میں کوئی شخص احمد یا محمد نام کا ہوتا ہے اس کی صفائت کرتے ہیں (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اس گھر کی زیارت کرتے ہیں جس میں احمد یا محمد نام کا کوئی شخص ہوتا ہے)۔

اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ۔ حضرت علیؓ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے (کیونکہ اُن کے دیدار سے پروردگار کی یاد ہوتی تھی)۔ بعضے لوگوں نے اس حدیث کی صحت میں یہ کلام کیا ہے کہ کسی بندے کے چہرے کی طرف دیکھنا کیونکر عبادت ہوگا۔ اُن کا جواب یہ ہے کہ دوسری حدیث میں ہے کہ اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں کہ جب اُن کو دیکھو تو اللہ کی یاد آئے۔ اس حدیث کی رو سے ہر ایک ولی کی زیارت عبادت ہوئی کیونکہ وہ موجب ہوتی ہے ذکر الٰہی کی۔ پس حضرت علیؓ کی زیارت تو بطریق اولیٰ عبادت ہو گی۔ آپ تو شاہ ولایت اور تمام اولیاء اللہ کے سردار ہیں۔

یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ۔ میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلاؤں۔

اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ ھٰذَا عَبْدُکَ۔ ابوہریرہؓ یہ دیکھو تمہارا غلام آن پہنچا اور جو بھاگ کر غائب ہو گیا تھا)۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔ ہم خاص تیری ہی پوجا کرتے ہیں (اور کسی کی پوجا نہیں کرتے)۔

اِنَّ مِنْ عِبَادِیْ مَنْ لَا یُصْلِحُہٗ اِلَّا الْفَقْرُ۔ بعضے بندے میرے ایسے ہیں کہ اُن کی بھلائی محتاجی ہی سے ہوتی ہے (تونگری اور مالداری اُن کے حق میں زہر قاتل ہے اس لئے میں اُن کو محتاج ہی رکھتا ہوں)۔

زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ۔ لقب ہے حضرت امام علی بن حسین علیہما السلام کا۔

سَجَدْتُ لَکَ تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا۔ میں نے بندگی اور غلامی کے طور پر تیرا سجدہ کیا۔

عَبَّادَان۔ ایک شہر کا نام ہے خلیج فارس پر بصرے کے قریب۔ بعضوں نے کہا ایک جزیرہ ہے۔

لَکَیْشَ وَرَاءَ عَبَّادَانَ قَرْیَۃٌ۔ اب عبادان کے بعد کوئی بستی نہیں ہے۔

عَبْدُ مَنَافٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا اُن کے چار بیٹے تھے۔ ہاشم اور مطلب اور عبد شمس اور نوفل ہاشم اور مطلب دو بھائی ایک طرف رہے اور عبد شمس اور نوفل ایک طرف۔ عبد شمس کا بیٹا اُمیہ پیدا ہوا وہ ہاشم کا دشمن ہو گیا۔ معاویہ اور عثمانؓ اُمیہ کی اولاد میں تھے۔

عَبْدٌ اَعْبُدُ مِنِّیْ۔ کوئی بندہ مجھ سے زیادہ بندگی رکھتا ہے (یعنی میں خود تیرا ایک بندہ ہوں۔ یہ حضرت عمرؓ نے اُس وقت فرمایا جب اپنے اونٹ پر اپنے ہاتھ سے ڈام لگا رہے تھے)۔

عُبَیْدِیَّۃ۔ مرجئہ کا ایک فرقہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو آدمی کی صورت پر کہتا ہے۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ۔ (مترجم)۔ کہتا ہے کہ اس حدیث بھی اس کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صورت ہے اور وہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے مگر اُس کی صورت کو کسی مخلوق کی صورت سے تشبیہ نہیں دیتے گو ہاتھ اور پاؤں اور منہ اور آنکھ وغیرہ جو صفتیں اُس کی قرآن و حدیث میں وارد ہیں وہ اُس کے لئے ثابت ہیں بس یہی فرق عبیدیہ اور اہل حدیث میں ہے)۔

مَعْبَدٌ۔ عبادت گاہ۔ مُعَبَّدٌ۔ ذلیل تابعدار۔

مُعَبِّدِیَّہ۔ خارجیوں کا ایک فرقہ ہے۔

عَبْدَلٌ۔ مخفف ہے عبداللہ کا۔

عَبَادِلَہ۔ تین صحابی ہیں عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ (بعضوں نے کہا

Marfat.com

جاتے ہیں۔ عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ۔ بعضوں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو بھی ان میں شریک کیا ہے)۔

عَبْدِ لِیْ۔ نسبت ہے عبداللہ کی طرف اور ایک قسم کا خربوزہ ہے مصر میں

عَبَرَ۔ یا **عَبُوْرٌ**۔ گزر جانا، بڑھ جانا، مر جانا، آنسو بہانا، دل میں پڑھنا، تفسیر کرنا، تعبیر دینا، ڈانٹنا۔

عِبْرٌ۔ عبرت لینا۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ یَّعْبُرُ الدُّنْیَا وَ لَا یَعْبُرُھَا۔ یا اللہ ہم کو اُن لوگوں میں کر جو دنیا کے واقعات سے عبرت لیتے ہیں نہ کہ اُن لوگوں میں سے جو دنیا پر سے گزرتے چلے جاتے ہیں۔ (جانوروں کی طرح عبر بسر کرتے ہیں پیدا ہوئے بڑے ہوئے، کھایا پیا، گزر گئے، کچھ غور و فکر نہیں کرتے کہ ہم کیوں دنیا میں آئے اور ہم کو کیا کرنا چاہیئے)۔

اِعْتِبَارٌ۔ آزمانا، تعجب کرنا، نصیحت لینا، شمار میں لانا۔

اِسْتِعْبَارٌ۔ آنسو بہنا، رنجیدہ ہونا، خواب کی تعبیر چاہنا۔

تَعْبِیْرٌ۔ خواب کی تفسیر کرنا، بیان کرنا۔

عِبَارَۃٌ۔ الفاظ جو معنی پر دلالت کریں۔

اَلرُّؤْیَا لِاَوَّلِ عَابِرٍ۔ خواب کی وہی تعبیر ہو گی جو پہلا تعبیر دینے والا کہے (اسی لئے خواب کے بیان میں احتیاط کرنا چاہیئے اور ہر کس و ناکس کے سامنے اُس کا بیان کرنا اچھا نہیں ہے)۔

لِلرُّؤْیَا کُنَی وَّ اَسْمَاءٌ فَکَنُّوْھَا بِکُنَاھَا وَ اعْتَبِرُوْھَا بِاَسْمَائِھَا۔ خواب کی کنیتیں ہیں اور نام ہیں تو اُس کو اُسی کی کنیتیں دو اور اُسی کے ناموں سے اُس کی تعبیر کرو۔

اِنِّیْ اُعْتَبِرُ الْحَدِیْثَ۔ (ابن سیرین نے کہا) میں خواب کی تعبیر حدیث شریف کی رو سے بیان کرتا ہوں (اُس کی مثال یہ ہے کہ کسی نے خواب میں کوّا دیکھا تو مراد اُس سے فاسق شخص ہے کیونکہ حدیث شریف میں کوّے کو فاسق فرمایا ہے۔ یا کسی شخص نے خواب میں پسلی دیکھی تو مراد اُس سے عورت ہے۔ کیونکہ حدیث میں عورت کی پیدائش پسلی سے بیان کی گئی ہے)۔

فَمَا کَانَتْ صُحُفُ مُوْسٰی قَالَ کَانَتْ عِبَرًا۔ پوچھا حضرت موسیٰؑ کے صحیفوں میں کیا بیان تھا۔ انھوں نے کہا نصیحتیں تھیں اور وہ واقعات جن سے عبرت لی جاتی ہے۔

وَ عُبُرُ جَارِ تِھَا۔ وہ اپنی پڑوسن (یعنی سوکن) کے لئے عبرت تھی (مطلب یہ ہے کہ اُس کی سوکن اُس کی عفت اور پاکدامنی کو دیکھ کر اُس سے نصیحت لیتی تھی۔ بعضوں نے کہا تزحمریوں ہے کہ اُس کی سوکن اُس کو دیکھ کر رو دیتی ہے یعنی اُس کے حسن و جمال پر شک کرکے)

اَلْعَیْنُ الْعَبْرٰی۔ رونے والی آنکھ

ذَکَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَعْبَرَ فَبَکٰی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا پھر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور رو دیئے۔

اَتَعْجِزُ اَحَدُکُنَّ اَنْ تَتَّخِذَ تَوْءَمَتَیْنِ تَطْحَنُھُمَا بِبَعِیْرٍ اَوْ زَعْفَرَانٍ۔ کیا تم عورتوں میں سے کسی سے یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ موتی بنائے اور اُن کو عبیر یا زعفران سے لتھڑے (عبیر ایک قسم کی خوشبو ہے جو کئی چیزوں کو ملا کر بنائی جاتی ہے)۔

کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ (دنیا میں اس طرح سے بسر کر) جیسے تو پردیسی ہے یا راہ چلتا مسافر ہے (راہ چلتا مسافر پردیسی سے بھی زیادہ اپنے مقام کو چھوڑنے والا ہوتا ہے کیونکہ پردیسی کبھی پردیس میں چند روز ٹھہرنے کی نیت بھی کرتا ہے)۔

رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ

Marfat.com

وَعَنْ يُبَلِّغُ عَنْهُ۔ میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اونٹ پر بیٹھے ہوئے خطبہ دے رہے تھے (لوگوں کو وعظ و نصیحت کر رہے تھے)، اور حضرت علیؓ آپ کا کلام دوسروں کو پہنچاتے تھے (یعنی اُن لوگوں کو جو دوری کی وجہ سے آپ کا کلام سُن نہیں سکتے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ میں بھی مبلغ رکھنا درست ہے جیسے تکبیر کی آواز پہنچانے کے لئے مکبّر رکھتے ہیں)۔

عَبْرَ النَّهْرِ۔ نہر کے پار ہو گئے۔

عِبْرَانِيّ۔ یہودیوں کی زبان جس میں تورات شریف اُتری)۔

فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ۔ انجیل شریف جو سریانی زبان میں اُتری تھی عبرانی زبان میں لکھتے (اُس کا ترجمہ عبرانی زبان میں کرتے۔ مترجم کہتا ہے اصل انجیل جو سریانی زبان میں اُتری تھی مفقود ہو گئی۔ اب جو انجیلیں شائع ہیں یہ سب یونانی زبان سے ترجمہ کی گئی ہیں اور اسی وجہ سے نصاریٰ کی کتاب پر پورا بھروسا نہیں ہو سکتا اُن لوگوں نے اپنی اصل کتاب کو بھی ضائع کر دیا)۔

وَعَلَيْهِ تَدُلُّ الْآيَةُ وَالْاِعْتِبَارُ۔ معراج کے جسمانی ہونے پر قرآن کی آیت اور عقل دلالت کرتی ہے (کیونکہ اگر معراج خواب ہوتا تو پھر معجزہ نہ ہوتا نہ کافر اُس کا انکار کرتے)۔

مَنْ أَطْفَأَ نُورَ عِبْرَتِهِ بِشَهَوَاتِ نَفْسِهِ فَكَأَنَّمَا أَعَانَ هَوَاهُ عَلَى هَدْمِ عَقْلِهِ۔ جس شخص نے اپنی عبرت کے نور کو نفس کی خواہشوں میں پڑ کر بجھا دیا اُس نے گویا عقل کے گرانے میں اپنی خواہش کی مدد کی۔

اَلْاِعْتِبَارُ يُفِيدُكَ الرَّشَادَ۔ عبرت لینے سے تجھ کو ہدایت ہو گی۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبْرَتِي وَاٰمِنْ رَوْعَتِي۔ یا اللہ میرے رونے پر رحم کر اور میرے دل کو اطمینان دے۔

وَأَنَا قَتِيلُ الْعَبْرَةِ۔ (امام حسین علیہ السلام نے فرمایا) میں وہ مقتول ہوں جس پر ایک ایک کو رونا آئے گا۔

عَبْرَانُ۔ رونے والا۔

عَيْنٌ عَبْرَى۔ رونے والی آنکھ۔

سَيْلُ الْأَرْضِ مِنْ شَقِّ أَنْهَارِكِ وَاحْرُثِ حَرْثَ ثِمَارِكِ فَإِنْ لَمْ تُجِبْكِ جِمَارًا أَجَابَتْكِ اِعْتِبَارًا۔ زمین سے پوچھ کس نے تجھ میں نہریں کھودیں اور کس نے تیرے میوے نکالے اگر وہ کھلا کھلا تجھ کو جواب نہ دے گی تو عقلی طور پر تو جواب دے گی (یہ زبان حال سے کہے گی کہ یہ سب خداوند کریم نے کیا ہے)۔

مِعْبَرٌ۔ کشتی پُل۔

مَرَّ بِمِعْبَرٍ۔ ایک کشتی پر گزرے۔

عِبْرٌ۔ زور آور، طاقت ور۔

اَبُو الْعِبَرِ۔ دل لگی باز، مسخرہ۔

عُبَيْرَاءُ۔ ایک بھاجی ہے۔

عَبِيرٌ۔ مُشَاق۔ جو ایک قسم کی بھاجی ہے۔

اِتَّخِذْ لَنَا عَبْرِيَّةً وَاكْثُرْ فِيهَا لَهَا۔ ہمارے لئے عرب کی بھاجی تیار کر دو اور اُس میں فیجن یعنی سداب خوب ڈالو۔ سداب بھی ایک بھاجی ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ پودینہ۔

عُبْرُدٌ۔ يَا عُبَيْرِدُ يَا عُبَارِدُ۔ خوب صورت، سفید رنگ، نرم، ملائم۔

عَبَسٌ۔ يَا عُبُوسُ۔ ترش رو ہونا، منہ بنانا۔

عَبَسٌ۔ خشک ہونا۔

تَعْبِيسٌ۔ ترش رو ہونا، بدشکل ہونا۔

عَبُوسٌ۔ جماعت کثیر۔

لَا عَابِسٌ وَلَا مُفِيدٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ترش رو تھے نہ سٹھیائے ہوئے (بے فائدہ بک بک کرنے والے)۔

Marfat.com

یَبْتَغِیْ دَفْعَ یَأْسٍ یَوْمٍ عَبُوْسٍ۔ جس دن لوگ ترش رو ہوں گے اُس دن کی آفت دور کرنا چاہتا ہے۔

اِنَّہٗ نَظَرَ اِلٰی نَعَمِ بَنِیْ فُلَانٍ وَقَدْ عَبَسْتُ فِیْ اَبْوَالِھَا وَاَبْعَارِھَا مِنَ السِّمَنِ۔ فلاں شخص کے جانوروں کو دیکھا اُن کے پیشاب اور گوبر اُن کی رانوں پر سوکھ گئے تھے (جب جانور بہت موٹے اور تیار ہوتے ہیں تو پیشاب اور گوبر اُن کی رانوں پر جم کر سوکھ جاتا ہے)۔

کَانَ یَرُدُّ مِنَ الْعَبَسِ۔ شریح قاضی اُس غلام کے پھیر دینے کا اختیار دیتے تھے جو بھیجنے پر موت دیتا ہو (یعنی اُس عیب پر مشتری کو اختیار ہے اگر وہ چاہے تو بائع کو واپس کر کے اپنی قیمت کا روپیہ اُس سے لے لے)۔

لَعَنَ اللّٰہُ الْاَعْبَسِ۔ اللہ چھوٹے عباس یعنی خلیفہ عباسی پر لعنت کرے۔

عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔

عَبَّاسِیَۃ۔ ایک مدرسہ تھا جو خلفائے عباسیہ نے بنایا تھا۔

عَبَسٌ۔ ایک شاخ ہے قبیلۂ قیس کی۔

عَبَشٌ۔ درست کرنا، ختنہ کرنا، عناوت اور غفلت۔

عَبْطٌ۔ بے وجہ جان لینا، غلبت کرنا، بنا لینا، اپنی خوشی سے کوئی کام کرنا، اُڈانا، دوڑانا، خون آلود کرنا، پھٹ جانا، یا پھاڑنا۔

اِعْتِبَاطٌ۔ بے ضرورت جانور کو کاٹنا، ناحق خون کرنا۔

مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا فَتْلًا فَاِنَّہٗ قَوَدٌ۔ جب کوئی کسی مسلمان کو ناحق، بے قصور مار ڈالے تو اُس سے قصاص لیا جائے گا (اُس کی بھی گردن ماری جائے گی (عرب لوگ کہتے ہیں اُعْتُبِطَ یعنی بغیر بیمار ہوئے مر گیا)۔

مَاتَ فُلَانٌ عُبَیْطَۃً۔ فلاں شخص ہٹا کٹا جوان رہ کر مر گیا (یعنی کوئی بیماری نہ تھی)۔

عَبَطْتُ النَّاقَۃَ یا اَعْبَطْتُھَا۔ میں نے اونٹنی کو یوں ہی ذبح کر ڈالا اُس کو کوئی بیماری نہ تھی۔

عُبْطَۃٌ۔ طراوت اور تازگی۔

عَوْبَطٌ۔ آفت اور مصیبت۔

مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاعْتُبِطَ بِقَتْلِہٖ لَمْ یُقْبَلِ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ جو شخص کسی مومن کو بلا وجہ شرعی (ناحق) مار ڈالے تو اللہ تعالیٰ نہ اُس کا نفل قبول کرے گا نہ فرض (اُس کی کوئی عبادت کام نہ آئے گی) ایک روایت میں فَاعْتُبِطَ کے عین مجہم سے یعنی مومن کو مار کر خوش ہو۔

مَعْبُوْطَۃٌ نَفْسُھَا۔ وہ جوان اچھی رہ کر ذبح کی جائے۔

مَنْ لَمْ یَمُتْ عَبْطَۃً یَمُتْ ھَرَمًا لِلْمَوْتِ کَاْسٌ وَالْمَرْءُ اٰخِذُ اِبْقِھَا۔ جو شخص تندرستی اور جوانی کی حالت میں نہ مرے وہ بوڑھا ہو کر مرے گا (آخر تک بچے گا۔ بڑے کی ماں کب تک نہ منائے گی) موت کا ایک گلاس ہے اور آدمی اُس کو ضرور چکھے گا۔

فَقَاءَتْ لَحْمًا عَبِیْطًا۔ اُس نے کچا تازہ گوشت قے میں نکالا۔

فَدَعَا بِلَحْمٍ عَبِیْطٍ۔ انہوں نے تازہ کچا گوشت منگوایا (ایک روایت میں غَلِیْظٍ ہے یعنی سخت چھڑا گوشت جو چبا نہ سکے)۔

مُرِیْ بَنِیْكِ لَا یَعْبِطُوْا اَضْرُعَ الْغَنَمِ۔ اپنے بیٹوں سے کہدے کہ وہ بکریوں کے تھن اتنے نہ نچوڑیں کہ اُن میں سے خون نکلنے لگے (دودھ ختم ہو کر خون آنے لگے)۔

فَقَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا کَانَ یُحَابِسُہٗ فَقَالُوْا اُعْبِطَ فَقَالَ قَوْمٌ بِنَاْ نَعُوْدُہٗ۔ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا کرتا تھا ایک بار وہ غائب ہو گیا۔ لوگوں

Marfat.com

نے عرض کیا اُس کو بخار آگیا ہے۔ تب آپ نے فرمایا اٹھو چلو اُس کی عیادت کریں (عرب لوگ بخار کو اِعْتِبَاط کہتے ہیں)۔

عَبْطَتُهُ الذَّوَاهِيْ۔ اُس پر آفتیں ٹوٹ پڑیں۔

مَاتَ فُلَانٌ عَبْطَةً۔ وہ تندرست ہٹا کٹا رہ کر مرگیا۔

كَانَ النَّاسُ يَعْتَبِطُوْنَ اِعْتِبَاطًا۔ اگلے زمانہ میں لوگ یوں ہی اچھے خاصے رہ کر مر جایا کرتے تھے کوئی بیماری نہیں ہوتی تھی حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی یا اللہ دنیا کے لئے کوئی بیماری مقرر کر جس سے میت کو اجر ہو اور اُس کے وارثوں کو تسلی ہو تو اللہ تعالیٰ نے برسام کی بیماری بھیجی پھر دوسری بیماریاں اور ہر ایک بیماری کی ایک دوا رکھی)۔

عَبْعَبَةٌ۔ شکست پانا، منہزم ہونا۔

عَبْعَابٌ۔ لمبا آدمی، بڑے حلق، یا پیٹ والا۔

عَبْعَبٌ۔ جوان کھیلا، جوانی کا عیش، کشادہ کپڑا، نرم کمبل، ایک بُت کا بھی نام ہے۔

عَبَقٌ۔ یا عَبَاقَةٌ یا عَبَاقِيَةٌ۔ چپک جانا، اقامت کرنا۔

عَبَقَ الْمَكَانُ بِالطِّيْبِ۔ مکان میں خوشبو پھیل گئی۔

عَبِقٌ۔ معطر، اور خوشبودار۔

عِبْقَانٌ رِبْقَانٌ۔ بدخلق۔

رِمْحٌ عَبِقَةٌ۔ خوشبو پھیلنے والی۔

عَبِقَتْ رَائِحَةُ الْمِسْكِ۔ مشک کی خوشبو پھیل گئی۔

عَبْقَرٌ۔ یمکنا۔

عَبَاقِرِيٌّ۔ ایک قسم کا عمدہ فرش۔

عَبْقَرٌ۔ وہ مقام جہاں جن بہت رہتے ہوں پھر عَبْقَرِيٌّ ہر عمدہ نادر چیز کو کہنے لگے۔ بعضوں نے کہا عَبْقَرٌ ایک مقام کا نام ہے جہاں بہت عمدہ کپڑے بنے جاتے

فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهُ۔ میں نے ایسا سردار نہیں دیکھا جو اُن کا سا کام کر سکتا ہو (مراد حضرت عمرؓ ہیں، اصل میں عَبْقَرِيٌّ ہزار چیز کو کہا کرتے تھے پھر سردار اور قوم کے بڑے شخص کو بھی کہنے لگے)۔

كَانَ يَسْجُدُ عَلَى عُبْقُرِيٍّ۔ حضرت عمرؓ ریشمی فرش یا دھاری دار بھونے یا حاشیہ دار فرش پر سجدہ کرتے۔ (معلوم ہوا کہ ادنی اور ریشمی کپڑوں پر نماز پڑھنا اور سجدہ کرنا منع نہیں ہے۔ لیکن امامیہ نے اس میں خلاف کیا ہے)

عَيْنُ الظَّبْيَةِ الْعَبْقَرِ۔ ہرن کی آنکھ جو رگس کی طرح ہے یا خوش رنگ (عرب لوگ کہتے ہیں جَارِيَةٌ عَبْقَرٌ۔ خوش رنگ لونڈی (یعنی گوری، اچھی، سفید رنگ)

عَبَلٌ۔ موٹا ہونا، جیسے عَبُلَ۔ بٹنا، پھیر دینا، روک رکھنا، کاٹ ڈالنا۔

عَبَلَ بِهِ۔ اُس کو لے کر چل دیا۔

اِعْبَالٌ۔ غلیظ اور سفید ہونا۔

فَهِيَ لَا تُسْرِفُ وَلَا تُقِلُّ وَلَا تُجْرِدُ۔ نہ تو اُس درخت کو کپڑا کھاتا ہے نہ اُس کے پتے جھڑتے ہیں نہ ٹڈیاں اُس کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

عَبَالَةٌ۔ بوجھ۔

عَبْلَةٌ۔ موٹی عورت پورے بدن کی۔

مُعْبَلَةٌ۔ چوڑی لمبی پیکان۔

فَوَجَدُوْا أُعْبُلَةً۔ پھر چند سفید پتھر پائے (یعنی خندق کھودتے وقت اُس میں سخت سفید پتھر کی چٹانیں نمودار ہوئیں)۔

كَانَ عَبْلًا مِّنَ الرِّجَالِ۔ سعد بن معاذؓ موٹے آدمی تھے۔

فَإِنَّ هُنَاكَ سَرْحَةً لَمْ تُعْبَلْ۔ وہاں ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑے (عرب لوگ کہتے ہیں عَبَلَتِ الشَّجَرَةُ۔ میں نے درخت کے پتے جھاڑے)۔

Marfat.com

اَعْبَلُ الشَّجَرَۃِ۔ درخت کے پتے نکلے یا جھڑے
عَبَلٌ کچے کو بھی کہتے ہیں۔
وَجَاءَ عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِّنَ الْعُبَلَاتِ۔ عامر ایک شخص کو عبلات کے خاندان میں سے لایا (عبلات امیہ صغریٰ کو کہتے ہیں جو قریش میں سے تھی اس کی نسبت عَبْلِیٌّ آتی ہے۔ نووی نے کہا عبلات امیہ اور اُس کے دونوں بھائی نوفل اور عبد اللہ بن عبد شمس کو کہتے ہیں وہ منسوب ہیں عَبْلَہ کی طرف جو اُن کی ماں کا نام تھا)۔
کَاَنَّمَا رَمَتْهُمُ الْاَعْبَلُ۔ اُس کی زرہ گویا ایک سفید پتھر ہے یا برج، یا سیاہ پتھر۔
تَکَنَّفَتْکُمْ غُوَاۃُ اَهْلِهٖ وَاَقْصَدَتْکُمْ مَعَابِلُهٗ۔ اُن کی آفتوں نے تم کو گھیر لیا اور اُن کے تیر تمہاری طرف چلے۔
تَزِلُّ عَنْ صَفَحَاتِ الْمَعَابِلِ۔ میرے مُنہ پر سے تیر جا رہے تھے۔
صَخْرَۃٌ عَبْلَاءُ۔ ایک سفید پتھر۔
عَبْلٌ۔ گاڑھا ہونا، سخت ہونا۔
عَبَلٌ۔ سخت اور بڑا۔
عَبْهَرٌ۔ بڑا، موٹا یا لمبا اور نرگس اور چنبیلی کو بھی کہتے ہیں۔
عَبْهَرَۃٌ۔ موٹی گوری سفید عورت۔
عَبْهَلٌ۔ چھٹا ہوا مطلق الغنان اونٹ۔
عَبَاهِلَۃٌ۔ وہ بادشاہ جو اپنی سلطنت پر برابر قائم چلے آتے ہیں کبھی ہٹائے نہیں گئے۔
عَبْهَلَۃٌ اور عِبْهَالٌ۔ عتاب کرنا، چھوڑ دینا۔
مَا کَانَ لِسُوْقَةٍ بِاَهِلَةٍ اَنْ یُّبَارُوا الْمُلُوْکَ الْعَبَاهِلَۃَ۔ کہیں بازاری ذلیل آدمی مورو ثی بادشاہوں سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔
اِلَی الْاَقْیَالِ الْعَبَاهِلَۃِ۔ اُن بادشاہوں کی طرف جو اپنی سلطنت پر پشتہا پشت سے بحال اور قائم ہیں، یا خود مختار بادشاہوں کی طرف۔
عَبَاهِلَۃُ الْیَمَنِ۔ یمن کے خود مختار بادشاہ۔
عَبَاءٌ۔ ایک قسم کا لباس ہے۔
لِبَاسُهُمُ الْعَبَاءُ۔ وہ عباء پہنتے تھے (نہایہ میں ہے کہ عَبَاءٌ جمع ہے عَبَاءَۃٌ اور عَبَایَۃٌ کی اور کبھی واحد کر بھی کہتے ہیں)۔
عَبَّی الْجَیْشَ۔ لشکر تیار کیا۔
تَعْبِیَۃٌ۔ تیار کرنا (مجمع البحار میں ہے کہ عباء ایک قسم کے کمبل ہیں جن پر سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں)۔

باب العین مع التاء

عَتْبٌ۔ یا عِتَابٌ یا عَتَبَانٌ یا عُتْبَانٌ یا مَعْتَبٌ یا مَعْتَبَۃٌ۔ غصہ کرنا، کسی کے کام پر انکار اور ملامت کرنا۔
تَعْتِیْبٌ۔ لپیٹ لینا، دہلیز بنانا۔
مُعَاتَبَۃٌ۔ بھنے ہوئے عِتَاجٌ ہے۔
اِعْتَابٌ۔ غصہ دور کرنا، یعنی راضی کر لینا۔
تَعَتُّبٌ اور تَعَاتُبٌ۔ ایک دوسرے پر غصہ کرنا، ناز و انداز سے خطاب کرنا، عیب کرنا
اِسْتِعْتَابٌ۔ راضی ہو جانا یا رضامندی کی درخواست کرنا، آرزو کرنا، جہاں جانا پسند ہو وہاں لوٹ جانے کی درخواست کرنا۔
مَا عَتَبَتْ بَابَ فُلَانٍ۔ میں اُس کے دروازے کی دہلیز پر بھی نہیں گیا۔
عُتْبٰی۔ رضامندی۔
کَانَ یَقُوْلُ لِاَحَدٍ عِنْدَ الْمُعْتَبَۃِ مَالَهٗ تَرِبَتْ یَمِیْنُکَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی پر خفا ہوتے تو فرماتے اُس کو کیا ہوا ہے اُس کے داہنے ہاتھ کو مٹی لگے۔ (یہ عرب کا محاورہ ہے اس سے بددعاء مقصود نہیں ہے

Marfat.com

بلکہ خفگی کے وقت ایسا کہتے ہیں تَرِبَتْ یَدَاكِ یَاتُرَیْبَۃُ یَمِیْنَۃُ۔ یعنی تو ذلیل اور محتاج ہو، اپنے ہاتھ سے محنت کرے مٹی اُٹھائے)۔

لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ یَزْدَادُ وَاِمَّا مُسِیْئًا فَلَعَلَّهٗ یَسْتَعْتِبُ۔ کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اگر وہ نیک ہے تو زندہ رہنے کی صورت میں) اور زیادہ نیکیاں کرے گا۔ اور اگر بد ہے تو شاید توبہ کرے اور اپنے پروردگار کی رضامندی چاہے (مرجائے گا تو پھر توبہ اور انابت اور رجوع الی الحق کا موقع جاتا رہے گا)۔

وَلَا بُعْدَ الْمَوْتِ مِنْ مُسْتَعْتَبٍ۔ مرنے کے بعد پھر پروردگار کو راضی کرنے کا موقع نہیں رہے گا۔ کیونکہ موت سے اعمال ختم ہو جاتے ہیں پھر نیک عمل کرنے کا اور توبہ کرنے کا محل نہیں رہے گا)۔

لَا یُعَاتِبُوْنَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ۔ اُن پر عتاب نہیں ہوتا (کیونکہ عتاب اُس شخص پر ہوتا ہے جس کے تائب ہونے کی اُمید ہو اور وہ اپنی خطا پر اصرار نہ کرتا ہو وہ لوگ تو سخت گناہوں میں مبتلا ہیں اور اُن پر اصرار کر رہے ہیں اُن سے یہ اُمید نہیں کہ کبھی اپنے کاموں سے باز آئیں گے اور پروردگار کو راضی کریں گے)۔

مَا اَعْتَبَ عَلٰی ذَاْبَۃٍ فِیْ دِیْنٍ وَّلَا خُلُقٍ۔ میں ثابت بن قیس کے دین یا اخلاق پر عیب نہیں لگاتی نہ اُس پر ناراض ہوں (یہ نہیں کہتی کہ وہ کسی دینی امر میں خطا کرتے ہیں یا بدخلق ہیں) بلکہ میں خاوند کی ناشکری کو بُرا جانتی ہوں (یعنی مجھ کو بالطبع اُن سے نفرت اور کراہت ہے اس وجہ سے ڈرتی ہوں کہ میں اُن کی اطاعت اور تابعداری میں قصور کروں اور خاوند کی ناشکری کا گناہ اپنے سر لوں۔ ہوا یہ تھا کہ ثابت کی بیوی نے اور مردوں کے ساتھ اپنے خاوند کو دیکھا تو کالا کلوٹا، پست قامت، بدشکل پایا۔

مَرَّ عَلٰی رَجُلٍ وَّهُوَ یُعَاتِبُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گذرے جس کو لوگ ملامت کر رہے تھے سمجھا رہے تھے، نصیحت کر رہے تھے۔

اِذَا جَاءَ مُسْتَعْتِبًا۔ جب وہ راضی کرنے کے لئے آئے (عذر خواہی اور توبہ کرنے کو)۔

عَاتِبُوا الْخَیْلَ فَاِنَّهَا تُعْتَبُ۔ گھوڑوں کو تعلیم دو اُن سے محنت مشقت لو سواری اور جنگ کے لئے تیار کرو وہ تعلیم پالیں گے (جیسی تعلیم دو گے وہ سیکھ جائیں گے)

اِنَّ عُتَبَ سَرَاوِیْلَهٗ فَتَشَمَّرَ۔ سلمان فارسیؓ نے ساتھ سے اپنے پائجامے کو سمیٹا اور جوڑ کر اُس کو اُوپر اٹھایا۔

اِنَّ عُتُبَاتِ الْمَوْتِ تَاْخُذُهَا۔ موت کی سختیاں اُس کو پکڑ رہی ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں حَمَلَ عَلٰی عُتْبَۃٍ اُس کو ایک سخت اور کڑوے کام پر لگایا)۔

اَمَا اِنَّهَا لَیْسَتْ بِعُتَیْبَۃَ اِقْطٍ۔ (ابن خمام مجاہد کے درجے جو آخرت میں ملیں گے بیان کر رہے تھے۔ کعب بن مرہ نے پوچھا درجہ سے کیا مراد ہے کیا میٹھی کا ایک درجہ انھوں نے کہا؟ نہیں تیری ماں کے گھر کا درجہ نہیں ہے (بلکہ یہ آخرت کا ایک درجہ دوسرے درجہ سے اتنے فاصلہ پر ہے جیسے آسمان سے زمین)۔

قَالَ فِیْ رِجْلِ اَعْلَ دَابَّۃَ رَجُلٍ فَعَتَبَتْ۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کے جانور کی نعل باندھی وہ تین پاؤں پر چلنے لگا (یعنی ایک پاؤں اُٹھا کر چلا)۔

کُلُّ عُظْمٍ کُسِرَ ثُمَّ جُبِرَ غَیْرَ مَنْقُوْصٍ دَلَّ مُعْتَبٌ فَلَیْسَ فِیْهِ اِلَّا اِعْطَاءُ الْمَدَاوِیْ فَاِنْ مُجْبِرُوْهُ بِهٖ عَتَتْ فَاِنَّهٗ یُقَدَّ رُعْتَبَۃٌ بِقِیْمَۃِ اَهْلِ الْبُصْرَۃِ۔ اگر ہڈی توڑ ڈالی جائے پھر وہ ایسی اچھی طرح جڑ جائے کہ اُس میں کوئی نقص اور عیب نہ رہے تو صرف دوا علاج کا

Marfat.com

خرچ دینا ہوگا البتہ اگر اس طرح چھڑے کہ اُس میں کوئی عیب رہ جائے۔ مثلاً درم یا کمزوری یا لنگڑا پن تو اس عیب کا معاوضہ جو تنگا والے لوگ لگائیں گے دینا ہوگا۔

وَلَكَ الْعُتْبٰى۔ خداوندا تیری رضامندی چاہتا ہوں یا تجھ کو حق ہے کہ میرے گناہوں پر مجھ سے مواخذہ کرے یا تیرے ہی لئے میرا گناہوں سے توبہ کرنا اور رجوع کرنا ہے۔

اِسْتَعْتَبْتُ مَنْ رَجَعْتُ عَتَابَهٗ۔ میں نے اُس کو راضی کیا جس کے عتاب کی اُمید تھی۔

اِنَّ مَلَكًا مِّنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ كَانَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ فَعُتِبَ عَلَيْهِ فَاهْبَطَهٗ اِلَى الْاَرْضِ ایک فرشتہ کو اللہ کے پاس ایک رتبہ تھا اُس پر اللہ کا عتاب ہوا تو اُس کو زمین پر اُتار دیا۔

وَجَعَلَ عَلَيْهِ عَتَبًا وَّشَرَجًا۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے خانہ کعبہ کے آستانے اور بانس کا دروازہ بنایا۔ (عَتَبٌ جمع ہے عَتَبَةٌ)۔

عَتٌّ ۔ بار بار ایک بات کو کہنا، الحاح اور تویخ کرنا۔

مُعَاتَّةٌ۔ اور عِتَاتٌ۔ جھگڑنا۔

عَتَتٌ۔ سخت گوئی۔

عَتِّى بِهٖ حَتّٰى ہے۔

اِنْ رَّجُلٌ حَلَفَ اَيْمَانًا فَجَعَلُوْا اَيْمَانَهٗ فَعَالَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ۔ ایک شخص نے لوگوں کے بار بار کہنے سے ایک ہی کام پر کئی بار قسم کھائی تو اس پر ایک کفارہ لازم ہوگا (ہر بار کے لئے جُدا جُدا کفارہ ضروری نہیں مثلاً ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں روٹی نہ کھاؤں گا لوگوں نے کہا کہ نہیں تم کو کھانا ہوگی۔ اُس نے پھر قسم کھائی کہ میں ہرگز نہ کھاؤں گا۔ لوگوں نے پھر بھی کہا اُس نے پھر قسم کھائی تو تو ایک ہی کفارہ لازم ہوگا)۔

عَتَادٌ۔ یا عَتَادَةٌ۔ تیار ہونا۔

تَعْتِيْدٌ۔ تیار کرنا۔

اِعْتَادَ۔ تیار کرنا جیسے اِعْدَادٌ ہے)۔

تَعَتُّدٌ۔ عمدہ کاریگری کرنا۔

عُتُدٌ۔ سامان۔

اِنَّ خَالِدًا جَعَلَ رَقِيْقَهٗ وَاَعْتُدَهٗ حُبُسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ خالد بن ولیدؓ نے اپنے غلاموں کو اور جنگ کے سامانوں کو اللہ کی راہ میں روک دیا ہے۔ یعنی جہاد کے واسطے بلا کرایہ مجاہدین کے سپرد کر دیا ہے (اَعْتُدٌ جمع ہے عَتَادٌ کی جیسے اَعْتِدَةٌ ہے۔ ایک روایت میں یوں ہے اِحْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتَادَهٗ۔ یعنی اپنی زرہوں اور ہتھیاروں کو مجاہدین کے واسطے وقف کر دیئے) دارقطنی نے امام احمدؒ سے نقل کیا کہ اَعْتَادَهٗ راوی کی غلطی ہے صحیح اَعْتُدَهٗ ہے۔ یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت فرمائی جب زکوٰۃ کے تحصیلدار نے شکایت کی کہ خالدؓ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے تو آپ نے فرمایا تم خالدؓ پر ظلم کرتے ہو اُس نے تو اپنے ہتھیار اور سامان جنگ سب اللہ کی راہ میں روک رکھے ہیں۔ شاید کہ زکوٰۃ کے تحصیلداروں نے ان ہتھیاروں اور سامان وغیرہ کی بھی زکوٰۃ طلب کی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اُس سامان کی زکوٰۃ کہاں واجب ہے یہ کچھ تجارت کا مال تھوڑی ہے خصوصاً جب خالدؓ نے اُس کو اللہ کی راہ میں بلا کرایہ دیدیا ہو۔ بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ ہے کہ جب خالدؓ نے اپنا کل سامان جنگ ہتھیار وغیرہ محض ثواب کے لئے بلا کرایہ اللہ کی راہ میں دے دیئے ہیں جو ایک نفل صدقہ ہے تو وہ فرض زکوٰۃ دینے میں کیونکر عذر کریں گے۔ بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا بدل وہ قرار دیا جو خالدؓ کو ان ہتھیار اور سامان کا کرایہ دیا جاتا اگر وہ کرایہ پر چلاتے اور زکوٰۃ کو اُس میں محسوب کر لیا)

بِكُلِّ حَالٍ جِدَّهٗ عَتَادٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

ہر وقت اور ہر موقع کے لئے تیار رہتے (ہر واقعہ کی تدبیر پیش از وقوع کر لینے جو کمال دانشمندی اور انجام بینی کی دلیل ہے)۔

فَفَتَحْتُ عَيْبَتَهَا۔ اُس نے اپنی قطری (چھوٹا صندوق) جس میں عورتیں زیورات وغیرہ بھاری چیزیں رکھتی ہیں) کھولی۔

وَقَدْ بَقِيَ عِنْدِي عَنُوْدٌ۔ میرے پاس بکری کا ایک سال کا بچہ رہ گیا ہے۔

وَاَضُمُّ الْعَنُوْدَ۔ میں بکری کے بچہ کو پھیر کر لاتا ہوں (جب وہ بھاگ کر نکل گیا ہو)

اُخْرُجْ اِلٰى اَبِي الْحَسَنِ فَخُذْ مِنْهُ مِسْكًا مِنْ عَيْبَتِهِ۔ امام ابوالحسنؑ کے پاس ایک ڈبہ میں سے مشک نکالی گئی۔

عَنَّ۔ باعنان۔ سخت ہونا، مضطرب ہونا، جھولنا

عَنَّرَ الْعَيْنَ تَعْنِيْرًا۔ عین کو کوفہ بنا دیا۔

عَنَّارٌ۔ ذکر، مرد شجاع، نر بردست گھوڑا، سخت وحشی مکان۔

عُنْرٌ اور عِنْرٌ۔ ذکر۔

عُنْرٌ۔ شدت اور قوت۔

عِنْرٌ۔ عین کو بھی کہتے ہیں، اور بیہودہ بک بک یعنی ہذیان کو۔

خَلَّفْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَ عِتْرَتِيْ میں تم میں دو بھاری گراں قدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک تو اللہ کی کتاب قرآن دوسرے میری عترت (یعنی خاص الخاص قریب کے رشتہ دار، وہ عبدالمطلب کی اولاد ہیں۔ بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور حضرت علیؓ کی اولاد۔ بعضوں نے کہا آپ کے سب عزیز و اقارب عترت میں داخل ہیں)۔

نَحْنُ عِتْرَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ مِنَّا وَنَحْنُ مِنْهُ وَبَيْضَتُهُ الَّتِيْ تَفَقَّأَتْ عَنْهُمْ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عترت ہیں اور آپ ہی کے انڈے میں سے پھوٹے ہیں (یہاں عترت سے عام عزیز و اقرباء مراد ہیں تو اُس میں سارے قریش کے لوگ آگئے۔ ابوبکرؓ بھی قریش میں سے تھے)۔

قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِتْرَتُكَ وَقَوْمُكَ۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں اُن سے مشورہ لیا)۔ کہ یہ لوگ آپ کی عترت ہیں اور آپ کی قوم ہیں (یہاں عترت سے حضرت ابوبکر رضؓ نے آپ کے قریبی رشتہ دار یعنی حضرت عباسؓ اور عقیل اور تمام بنی ہاشم کو مراد لیا اور قوم سے قریش کے لوگ مراد لئے) نہایہ میں ہے کہ مشہور قول یہی ہے کہ عترت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن اہل بیت کو کہتے ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے۔

اُهْدِيَ اِلَيْهِ عِتْرٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عتر تحفہ کے طور پر بھیجی گئی (عتر ایک بھاجی ہے جو جاڑوں میں اُگتی ہے جب لمبی ہو جاتی ہے اور اُس کی جڑ کاٹی جاتی ہے تو اُس میں سے دودھ کی طرح ایک عرق نکلتا ہے بعضوں نے کہا وہ مزہ نجوش ہے جو ایک مشہور دوا ہے)۔

يُقْلَعُ رَأْسِيْ كَمَا تُقْلَعُ الْعُنْزُوْتَةُ۔ میرا سر اس طرح توڑ دیا جائے گا جیسے عنزوتہ کی بھاجی توڑ لی جاتی ہے

عِنْزُوْتَةٌ مفرد ہے عِنْزٌ کا۔

لَا بَاْسَ اَنْ يَتَّخِذَ الْمُحْرِمُ بِالسَّنَا وَالْعِنْزُوْتِ۔ احرام باندھے ہوئے شخص کو سنا اور عنزوت کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں (کیونکہ یہ دونوں دوائیں ہیں خوشبو نہیں ہیں)۔

عِنْزٌ۔ ایک پہاڑ کا بھی نام ہے جو مدینہ سے قبلہ کی طرف ہے۔

عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اُضْحَاةٌ وَّعَتِيْرَةٌ۔ ہر مسلمان پر (ہر سال میں) ایک قربانی ہے (جو ذی الحجہ کی دسویں تاریخ

Marfat.com

سے بار ہویں تاریخ ذبح کی جاتی ہے) اور ایک عتیرہ ہے (عتیرہ وہ بکری جو رجب کے مہینہ میں کاٹی جاتی ہے۔ نہایہ) میں ہے کہ عرب میں دستور تھا کہ کوئی آدمی منت مانتا کہ اگر میری بکریاں اتنی ہو جائیں گی تو میں ہر دس بکریوں میں سے اتنی بکریاں رجب کے مہینہ میں کاٹوں گا اُس کو عتائر کہتے تھے شروع اسلام میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کی قربانی کو قائم رکھا پھر منسوخ کر دی گئی خطابی نے کہا اس حدیث میں عتیرہ سے وہی بکری مراد ہے جو اللہ کے لئے رجب کے مہینے میں کاٹی جائے لیکن وہ عتیرہ جو جاہلیت کے زمانہ میں بتوں کے نام پر کاٹا کرتے تھے اور اُس کا خون بُت کے سر پر ڈالتے تھے وہ قوالسلام میں کبھی درست نہیں ہوئی نہ وہ اس حدیث میں مراد ہو سکتی ہے)

لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ۔ اسلام میں نہ فرع ہے نہ عتیرہ (فرع وہ پہلوٹھا بچہ جو پہلے پیدا ہوتا تھا۔ مشرک لوگ اُس کو اپنے بتوں کے لئے کاٹتے تھے)۔

سُئِلَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ مُخَلِّفٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ مَنِ الْعِتْرَةُ فَقَالَ اَنَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْاَئِمَّةُ التِّسْعَةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ تَاسِعُهُمْ مَهْدِيُّهُمْ وَقَائِمُهُمْ لَا يُفَارِقُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يُفَارِقُهُمْ حَتّٰى يَرِدُوْا عَلَيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ حَوْضَهٗ۔ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک اللہ کی کتاب دوسرے میری عترت تو عترت سے کون لوگ مراد ہیں فرمایا میں اور حسن اور حسین اور نو امام حسین کی اولاد میں نویں امام اُن کی اولاد میں وہی مہدی اور قائم ہوں گے یہ لوگ اللہ کی کتاب سے جدا نہ ہوں گے نہ اللہ کی کتاب اُن سے جدا ہو گی یہاں تک کہ دونوں مل کر ایک ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حوض کوثر پر آئیں گے (یہ روایت امامیہ کی ہے)۔

سُئِلَ مَنْ عِتْرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْحَابُ الْعَبَاءِ۔ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا عترت سے کون لوگ مراد ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کملی میں داخل کیا تھا (مباہلہ کے موقعہ پر یعنی حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام)

لَمْ يَرَ اَنْوَاعًا وَاَصْنَامًا يَنْصِبُوْنَ لَهَا الْعَتَائِرَ وَيَحْرُمُوْنَ لَهَا الْقُرْبَانَ۔ ہمیشہ یہ لوگ بُت پرست رہے اُن کے لئے رجب میں بکریاں کاٹتے اور اونٹوں کو نحر کرتے۔

عَتْرَسَةٌ۔ سختی سے پکڑنا۔

عُتْرُسٌ اور عَتْرَسٌ۔ بڑا موٹا جسیم آدمی یا جانور۔

عُتْرُسَانٌ۔ مرغا

عُتْرُبِيْسٌ۔ ظالم غصیل غول، آفت۔

عَنْتَرِيْسٌ۔ آفت

سُرِقَتْ عَنْبَةُ لِيْ وَمَعَنَا رَجُلٌ يُتَّهَمُ فَاسْتَعْدَيْتُ عَلَيْهِ عُمَرَ وَقُلْتُ لَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ اٰتِيَ بِهٖ مَصْفُوْدًا فَقَالَ تَاْتِيْنِيْ بِهٖ مَصْفُوْدًا تُعَنْتِرُسُهٗ۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میری ایک گٹھری چوری ہو گئی اور ہم لوگوں میں ایک شخص تھا جس پر چوری کا گمان کیا جاتا تھا میں نے حضرت عمرؓ سے اُس پر فریاد کی اور یہ کہا کہ میں اُس کو زنجیر میں باندھ کر لانا چاہتا تھا اُنھوں نے کہا تو اُس کو طوق زنجیر ڈال کر لانا چاہتا تھا اُس پر ظلم اور سختی کرنا یعنی ابھی تو باقاعدہ اُس پر چوری ثابت نہیں ہوئی پہلے ہی سے تو اُس کو بیڑی اور طوق پہنانا چاہتا تھا یہ تو صریح ظلم ہے۔ ایک روایت میں تَاْتِيْنِيْ بِهٖ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ ہے یعنی نہ گواہ نہ کچھ تو

Marfat.com

اُس کو یوں ہی پکڑ کر میرے پاس لاتا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے اُس نے تَعْتَرِسُهُ کو بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ کر دیا کیونکہ کتابت میں دونوں کی صورت قریب قریب ہے)۔

إِذَا كَانَ الْإِمَامُ تُخَافُ عَتْرَسَتُهُ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ كُنْ لِيْ جَارًا مِّنْ فُلَانٍ۔ جب کسی شخص کو یہ ڈر ہو کہ حاکم اُس پر ظلم اور جبر کرے گا (اس کی ایذا دہی اور تکلیف رسانی کا ڈر ہو) تو یوں کہے یا اللہ ساتوں آسمانوں کے مالک اور بڑے تخت کے مالک مجھ کو فلاں شخص کے شر سے اپنی پناہ دے (فلاں کی جگہ اُس حاکم کا نام لے)۔

عَتْرَفَةٌ۔ سختی کرنا، ظلم کرنا۔

عُتُرْفَانٌ۔ مرغا۔

عُتُرُوْنٌ اور عِتْرِيْفٌ۔ خبیث، بدکار، ظالم، شقی۔

عِفْرِيْتٌ یا عِتْرِيْفٌ۔ ایک دیو ہے، ظالم، خبیث، شریر، پلید، مکار۔

أَوْهَى بِفِرَاخِ مُحَمَّدٍ مِنْ خَلِيْفَةٍ يَسْتَخْلِفُ عِتْرِيْفٌ مُتْرِفٌ يَقْتُلُ خَلَفِيْ وَخَلَفَ الْخَلَفِ۔ ہائے افسوس اُس خلیفہ پر جو حاکم بنایا جائے گا وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بچوں کو قتل کرے گا وہ کم بخت خلیفہ ظالم بدکار خبیث عیش پسند ہوگا میرے جانشین کو قتل کرے گا پھر جانشین کے جانشین کو۔

عَتْعَتٌ۔ بکری کا بچہ، مضبوط، قوی، لمبا آدمی پورے اعضا کا۔

عَتْعَتَةٌ۔ بکری کو حث عت کے بلانا۔

عِتْقٌ یا عَتُوْقٌ یا عَتَاقٌ۔ یا عَتَاقَةٌ۔ آزاد ہونا، غلامی میں سے نکل جانا، مُنہ سے کاٹنا، قدیم ہونا، عمدہ ہونا۔

تَعْتِيْقٌ۔ نیا کرنا، مُنہ سے کاٹنا۔

إِعْتَاقٌ۔ آزاد کرنا، کنواں کھودنا، بندش کرنا، درست کرنا۔

خَرَجَتْ أُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ عُقْبَةَ وَهِيَ عَاتِقٌ فَقُتِلَ هُجَرَتَهَا۔ ام کلثوم عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی مکہ سے نکل بھاگی اور وہ اچھی خاصی جوان کنواری تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی ہجرت منظور کر لی عَتِيْقٌ اور عَوَاتِقُ جمع ہے عَاتِق کی بھنے جوان عورت یا جس کی شادی نہ ہوئی ہو اور اپنے ماں باپ سے جدا نہ ہوئی ہو۔

أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ فِي الْعِيْدَيْنِ الْحُيَّضَ وَالْعَوَاتِقَ۔ ایک روایت میں وَالْعَتَّقَ ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا کہ دونوں عیدوں میں ہم حیض والی اور جوان کنواری عورتوں کو بھی نکالیں وہ بھی عید گاہ میں حاضر ہوں تاکہ مسلمانوں کی کثرت اور عید کی رونق معلوم ہو۔

عَتِيْقٌ۔ قدیم اور پرانے کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے خَمْرٌ عَتِيْقٌ۔ پرانی شراب۔

عَلَيْكُمْ بِالْأَمْرِ الْعَتِيْقِ۔ تم پرانی بات کو اختیار کرو (یعنی صحابہ اور تابعین کے طریق کو کیونکہ اُن کا طریق قدیم ہے اُس کے بعد دین میں بہت سی نئی باتیں نکل آئیں)۔

إِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِيْ یہ سورتیں پہلے زمانہ کی پرانی سورتوں میں سے ہیں اور میرا پرانا مال ہیں (یعنی میں نے اُن کو سب سے پہلے یاد کیا ہے بعضوں نے کہا عتاق سے یہ مراد ہے کہ نہایت عمدہ فصیح اور بلیغ سورتیں ہیں یا اُن کے مضامین بہت عمدہ ہیں مثلاً معراج کا قصہ اصحاب کہف کا قصہ حضرت مریمؑ کا حال اور بڑے بڑے پیغمبروں کا)۔

لَنْ يَجْزِيَ وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَّجِدَهُ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ۔ باپ کے احسان کا بدلا اُس کا بیٹا نہیں دے سکتا مگر ایک صورت میں وہ یہ ہے کہ باپ کو غلام

Marfat.com

اور بجائے ہوئے پھر اُس کو خرید کر اُس کی آزادی کا باعث ہو (شریعت کا حکم یہ ہے کہ جب کوئی اپنے محرم ناطہ والے کو خریدے تو وہ خریدتے ہی آزاد ہو جاتا ہے اس لئے باپ کو خریدنے کے بعد یہ ضروری نہیں کہ جب بیٹا اُس کو آزاد کرے اُس وقت آزاد ہو بلکہ فوراً خریدتے ہی آزاد ہو جاتا ہے گا اور اسی لئے ہمنے فَیُعْتِقُهٗ کا ترجمہ یوں کیا اُس کی آزادی کا باعث پڑے)۔

اِنَّهٗ سُمِّیَ عَتِیْقًا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا لقب عتیق ہوا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ اسلام لائے اُن کو عتیق فرمایا یعنی دوزخ سے آزاد کئے گئے بعض نے کہا پہلے ہی سے اُن کا نام عتیق تھا یعنی عمدہ اور کریم)۔

فَلْیُجْعَلْ بَعْضَهٗ عَلٰی عَاتِقِهٖ۔ تھوڑا سا کپڑا اپنے کندھوں پر بھی رکھے۔

اَمَرَ بِتَمْرٍ عَتِیْقٍ فَجُعِلَ یُنْتَشُ۔ پرانی کھجور دینے کا حکم دیا وہ اُس کو چیر چیر کر کھانے لگے (کیونکہ اُس میں کیڑے پڑ گئے تھے کیڑوں کو چیر کر صاف کرنے لگے)۔

اَنْتَ عَتِیْقٌ۔ تو آزاد ہے، یا قدیم ہے، یا تیرا مرتبہ عالی ہے۔

مَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرَ مِنْ اَنْ یُّعْتِقَ اللّٰهُ وَاِنَّهٗ لَیَدْنُوْا۔ عرفہ کے دن سے زیادہ اللہ تعالیٰ کسی دن لوگوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا اُس دن اپنے بندوں کے قریب آجاتا ہے (یعنی عرفہ کے دن جب حاجی عرفات میں ہوتے ہیں بہت لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے فرماتا ہے یہ میرے بندے کیوں اکٹھا ہوئے ہیں اگر میری مغفرت کے طالب ہیں تو میں نے اُن کو بخش دیا)۔

اَمَرَ بِالْعِتْقِ۔ بردہ آزاد کرنے کا حکم دیا (ایک روایت میں بِالْعِتَاقَةِ ہے معنی وہی ہیں)۔

اِنَّ حَکِیْمَ بْنَ حِزَامٍ حَمَلَ عَلٰی مِائَةِ بَعِیْرٍ وَاَعْتَقَ مِائَةً۔ حکیم بن حزام رضؓ نے سو اونٹوں پر اللہ کی راہ میں لوگوں کو سوار کرایا یا بوجھ لادنے کی گردن میں چاندی کا طوق پہنایا اور سو بردوں کو آزاد کیا (اُن کی عمر کے ایک سو بیس برس اسلام کے زمانہ میں گزرے اور ساٹھ برس کفر کے زمانہ میں جملہ عمر ایک سو اسی برس کی ہوئی)۔

اِنَّ لِلّٰهِ عُتَقَاءَ مِنَ النَّارِ۔ اللہ تعالیٰ کے چند بندے ہیں جو دوزخ سے آزاد کئے گئے ہیں۔

اَیُّمَا امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاَتَیْنِ مُسْلِمَتَیْنِ کَانَتَا فِکَاکَهٗ مِنَ النَّارِ۔ جو شخص دو مسلمان باندیوں کو آزاد کرائے گا تو وہ دونوں دوزخ سے اُس کو آزاد کرا دیں گی (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کا آزاد کرنا بہ نسبت مرد کے آزاد کرنے کے کم ثواب رکھتا ہے کیونکہ مرد اگر ایک ہی آزاد کرائے تو وہ دوزخ سے آزادی کا باعث ہوتا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ بعضوں نے عورت کا آزاد کرنا افضل کہا ہے کیونکہ اُس کی اولاد بھی آزاد ہوتی ہے)۔

مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِکُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتّٰی فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ۔ جو شخص مسلمان بردے کو آزاد کرے اللہ تعالیٰ اُس کا ہر عضو بردے کے ہر عضو کے بدلے دوزخ سے آزاد کر دے گا یہاں تک کہ اُس کی شرمگاہ کو بھی اُس کی شرمگاہ کے بدلے۔

اَنْزَلَ اللّٰهُ الْعَجْوَةَ وَالْعَتِیْقَ مِنَ السَّمَاءِ قُلْتُ وَمَا الْعَتِیْقُ قَالَ الْفُحُوْلُ۔ اللہ تعالیٰ نے عجوہ کھجور اور عتیق کو آسمان سے اُتارا۔ میں نے عرض کیا عتیق کیا ہے؟ فرمایا زرد رنگ کھجور کا جس میں میوہ نہیں لگتا۔

نُهِیَ اَنْ یُّغْزٰی حِمَارٌ عَلٰی عَتِیْقَةٍ۔ آپ نے ذات کی عمدہ گھوڑی پر گدھے کو چڑھانے سے منع فرمایا۔

یَغْسِلُ یَدَهٗ مِنَ الْعَاتِقِ۔ اپنے ہاتھ مونڈھے سے دھوتے۔

Marfat.com

كَأَنِّيْ أَنْظُرُ وَالْمَاءُ يَخْدِرُ عَلٰى عَاتِقِيْ أَبِيْ۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں پانی میرے باپ کے مونڈھے سے گر رہا ہے (ایک روایت میں عَلٰى عُنُقِيْ أَبِيْ ہے یعنی گردن پر گر رہا ہے)۔

عِتَاقُ الْخَيْلِ۔ عمدہ ذات کے گھوڑے۔

رَجُلٌ مَاتَ وَلَيْسَ لَهٗ مَوْلًى عَتَاقَةٌ مَنْ تَرَكَتْهُ۔ ایک شخص مرگیا اُس کا آزاد کرنے والا بھی نہیں ہے تو اُس کا ترکہ کون لے گا۔

اِمْرَأَةٌ حَلَفَتْ بِالْعِتَاقِ۔ ایک عورت نے قسم کھائی اپنی باندی کو آزاد کرنے کی۔

كُلُّ يَمِيْنٍ فِيْهَا كَفَّارَةٌ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ عِتَاقٍ وَطَلَاقٍ۔ ہر قسم میں کفارہ لازم ہوگا مگر عتاق یا طلاق کی قسم میں (مثلاً کسی نے یوں کہا کہ اگر میں یہ کام کروں تو مجھ پر آزاد کرنا یا طلاق دینا لازم ہوگا تو یہ لغو ہے)۔

عَتَكَ۔ دوبارہ حملہ کرنا، کاٹنے کا قصد کرنا، تنہا جانا، سفر کرنا، عزم کرنا، پیش آنا، نافرمانی کرنا، سُرخ ہوجانا، کھٹا ہونا، سوکھ جانا، چپک جانا، حفاظت کرنا، خواہش کرنا، سینے میں جوڑنا۔

عَتَكٌ۔ زمانہ، اور ایک پہاڑ کا نام ہے۔

عُتُكٌ۔ اقدام کرنا، پرانی ہوکر سُرخ ہوجانا۔

عَاتِكٌ۔ جوان، مُرِ کریم، خالص رنگ، صاف شہرت، پُرانی کمان، سُرخ رنگ، ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھرنے والا۔ (عَاتِكَةٌ اُس کا مؤنث ہے) اور وہ کھجور کا درخت جو بہت قبول کرے اور سرخ عورت خوشبو سے اور پرانی کمان، سرخ۔

عَنَبِيْكٌ۔ سخت گرمی کا دن، اور از قبیلہ کی ایک شاخ ہے۔

اَنَا ابْنُ الْعَوَاتِكِ مِنْ سُلَيْمٍ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ حنین کے دن فرمایا) میں عاتکہ نامی عورتوں کا بیٹا ہوں جو سلیم کی اولاد میں سے ہیں (یہ عاتکہ تین عورتیں تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدّات تھیں ایک تو عاتکہ بنت ہلال بن فالج بن ذکوان جو عبد مناف کی والدہ تھیں۔ دوسرے عاتکہ بنتِ مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان جو ہاشم بن عبد مناف کی والدہ تھیں۔ تیسرے عاتکہ بنتِ اوقص بن مرہ بن ہلال جو وہب والد حضرت آمنہ کی ماں تھیں تو پہلی عاتکہ دوسری عاتکہ کی پھوپھی ہیں اور دوسری تیسری کی پھوپھی ہیں اور بنی سلیم اس نسب پر فخر کرتے ہیں اور دوسری باتیں بھی فخر کی اُن کو حاصل ہوئیں ایک یہ کہ فتح مکہ کے دن ہزار آدمی بنی سلیم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ دوسرے آپ نے اُن کا جھنڈا سب سے آگے رکھا تھا جو سرخ رنگ کا تھا۔ تیسرے یہ کہ حضرت عمرؓ نے کوفہ اور بصرہ اور مصر اور شام والوں کو لکھا کہ ہر شہر میں سے جو شخص سب میں افضل ہو اُس کو میرے پاس بھیجو۔ تو کوفہ والوں نے عتبہ بن فرقد سلمی کو بھیجا اور بصرے والوں نے مجاشع بن مسعود سلمی کو اور مصر والوں نے معن بن یزید سلمی کو اور شام والوں نے ابوالاعور سلمی کو تو ہر شہر میں بنی سلیم ہی کے لوگ سب سے افضل نکلے۔ یعجب آفاق ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ یہ عاتکہ تو شُعوب تھیں تین تو بنی سلیم میں سے تھیں اور چھ اور لوگوں میں سے اور سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدّات تھیں۔

اَنَا ابْنُ الْعَوَاتِكِ مِنْ قُرَيْشٍ۔ میں قریش کی عاتکہ عورتوں کا بیٹا ہوں۔

عَتِّلْ۔ زور سے پکڑ کر گھسیٹ لینا اور پھر اُٹھا لینا۔

عَتِّلْ۔ جلدی کرنا۔

تَعَتُّلٌ۔ اپنی جگہ سے نہ سرکنا، جیسے اِعْتِلَالٌ ہے۔

عَتَّالٌ۔ حمال، بوجھ اُٹھانے والا۔

Marfat.com

عَتَلٌ۔ بدی کی طرف جلد جانے والا۔
عُتُلٌّ۔ کھاؤ، بدخلق، سخت دل، بخیل، موٹا، بدچلن، ہر سخت چیز۔
عَتُولٌ۔ جو عورتوں سے سیر نہ ہو۔
عَتِیلٌ۔ اجیر، نوکر، خادم۔
مَا اسْمُكَ قَالَ عَتَلَةُ قَالَ بَلْ اَنْتَ عُتْبَةُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن عبد سے پوچھا تیرا نام کیا ہے اُس نے کہا عَتَلَہ۔ آپ نے فرمایا نہیں تو عتبہ ہے (آپ نے عَتَلَہ نام مکروہ جانا کیونکہ اُس میں غلظت اور سختی کے معنے نکلتے ہیں۔ اصل میں عَتَلَہ کہتے ہیں آہنی سیل کو جس سے دیواریں وغیرہ گراتے ہیں۔ بعضوں نے کہا بڑا ٹکڑا لوہے کا جس سے درخت اور پتھر اکھیڑتے ہیں)۔
فَاَخَذَ ابْنُ الْمُطِیْعِ الْعَتَلَةَ۔ ابن مطیع نے سیل لیا۔
عَتَمٌ۔ دیر لگانا، رات کا ایک حصہ گذر جانا، اکھٹا، ترک جانا، رات کو رودھ دوھنا۔
تَعْتِیْمٌ۔ باز آجانا، دیر نہ لگانا، رات کو چلنا۔
اِعْتَامٌ۔ دیر لگانا، رات میں داخل ہونا، یا رات کو چلنا، رات کا ایک حصہ گزر جانا۔
تَعْتِیْمٌ۔ رات کو دودھ دوھنا جانا۔
اِسْتِعْتَامٌ۔ دودھ دوھنے میں دیر کرنا۔
عَاتِمٌ۔ دیر میں رات گئے پر آنے والا۔
لَا یَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰی اسْمِ صَلٰوتِكُمْ اَلْعِشَاءِ فَاِنَّ اسْمَهَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ وَاِنَّمَا یُعْتِمُوْنَ بِحِلَابِ الْاِبِلِ۔ دیکھو تم بھی کہیں گنوار لوگوں کی طرح عشاء کی نماز کو عتمہ نہ کہنا اللہ کی کتاب قرآن میں اس نماز کا نام عشاء کی نماز ہے یہ گنوار لوگ عشاء کی نماز کو عتمہ اسلئے کہتے ہیں کہ عتمہ رات کی تاریکی کو کہتے ہیں وہ اُس وقت اپنی اونٹنیوں کو دوہتے تھے چونکہ یہ اُس وقت بڑھی جاتی ہے اس لئے اُس کو بھی عتمہ کہنے لگے (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ تم گنواروں کی طرح اس نماز میں دیر نہ کرنا جیسے وہ اپنے اونٹنیوں کو دوھنے میں مصروف رہنے کی وجہ سے اس نماز میں دیر کیا کرتے تھے مگر یہ توجیہ درست نہیں ہے کیونکہ دوسری حدیث سے ثابت ہے کہ اس نماز میں دیر کرنا اور اُس کو رات گئے پڑھنا مستحب ہے)۔
كَانَ یُسْتَحَبُّ اَنْ یُّؤَخِّرَ الْعَتَمَةَ۔ آپ عشاء کی نماز میں دیر کرنا بہتر جانتے تھے (بعضوں نے کہا جو لوگ عشاء کی نماز کے بعد باتیں کیا کرتے ہیں اور قصہ کہانی میں مصروف رہتے ہیں اُن کے لئے دیر کرنا مستحب ہے تاکہ نماز کے بعد پڑ کر سو رہیں اور خاتمہ عبادت الٰہی پر ہو اس لئے کہ سو جانا بھی ایک طرح کی موت ہے اور جو لوگ اخیر شب میں بیدار ہو کر تہجد کی نماز ادا کرتے ہیں اُن کے لئے عشاء کی نماز جلدی پڑھ کر سو جانا مستحب ہے تاکہ اخیر شب میں آنکھ کھل جائے اور تہجد کی نماز پڑھیں)۔
فَاَعْتَمَ بِهَا۔ رات کے تاریک ہوئے تک اُس میں دیر کی۔
اِذَا اَعْجَلَهُ السَّیْرُ یُعَتِّمُ۔ جب آپ کو جلدی چلنا ہوتا تو رات کی تاریکی میں چلتے یا عشاء کی نماز میں دیر کرتے یہاں تک کہ رات کی تاریکی آجائے۔
وَاللِّقَاحُ قَدْ رُوِّحَتْ وَحُلِبَتْ عَتَمَتُهَا۔ دوھیل اونٹنیاں اپنے تھان پر لائی گئیں اور اُن کا دودھ لیا گیا (دودھ دوھنے کو عتمہ کہہ دیا کیونکہ وہ رات کی تاریکی میں دوھا جاتا ہے)۔
فَمَا عَتَمْتُ مِنْهَا وَدِیَةً۔ سلمان فارسیؓ نے اتنے کھجور کے پودے لگائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو دیتے جاتے تھے وہ زمین میں گاڑتے جاتے تھے) پھر ایک پودے نے بھی میوہ لانے میں دیر نہیں کی (سب بار آور ہوئے)۔

Marfat.com

عرب لوگ کہتے ہیں اَعْتَمَ الشَّیْءَ یا عَتَّمَ، اُس چیز میں دیر لگائی۔

عَتَّمَتِ الْحَاجَۃُ یا اُعْتِمَتْ۔ کام میں دیر ہوئی۔

کَلٰی عَنِ الْحَرِیْرِ اِلَّا ھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَمَا عَتَّمْنَا

حضرت عمرؓ نے ریشمی کپڑا پہننے سے ہم کو منع کیا مگر اتنا اتنا (یعنی چار انگل تک) اور دیر نہیں لگائی، یعنی یہ حکم بتلانے میں دیر نہیں کی، (ایک روایت میں فِیْمَا عَلِمْنَا ہے اُس کا ذکر آگے آئے گا)۔

عَلٰی رُدُحَۃٍ مُّعَتَّمَۃٍ۔ ایک سرسبز کیاری پر جہاں کی گھاس خوب لمبی اور گھنی ہے تھی۔

اَلْاَسْوَکُ ثَلٰثَۃٌ اَرَاکٌ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فَعَمٌ اَوْ بُطْمٌ۔ مسواک تین لکڑیوں کی ہوتی ہے پیلو کے درخت کی اگر وہ نہ ملے تو زیتون کے درخت کی یا بَرْنٌ کے درخت کی، (ہندوستان میں نیم کا درخت بھی مسواک کے لئے عمدہ ہے)

عَتْنٌ۔ زور سے دھکیلنا۔

اِعْتَانٌ۔ ایذا دینا، سختی کرنا۔

عَاتٍ۔ سخت۔ (عُتُیٌّ جمع ہے)

عَتَہٌ۔ یا عُتْہٌ یا عَتَاہٌ۔ کم عقل ہونا، مدہوش ہونا، حریص ہونا۔

تَعَتُّہٌ۔ مجنون ہونا، تجاہل اور تغافل کرنا، زینت کرنا، آراستہ ہونا۔

عَنَاھَۃٌ۔ کم عقلی، نادانی، کم عقل لوگ۔

مُعْتَہٌ۔ عقلمند اور مجنون۔

مَعْتُوْہٌ۔ دیوانہ، کم عقل۔

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَۃٍ عَنِ الصَّبِیِّ وَالنَّائِمِ وَالْمَعْتُوْہِ۔ تین آدمیوں کے اعمال نہیں لکھے جاتے وہ مرفوع القلم ہیں) ایک تو بچہ جب تک اُس کو احتلام نہ ہو۔ دوسرے سونے والا جب تک جاگے نہیں، تیسرے دیوانہ جب تک سیانا نہ ہو۔

اَلْمُعْتُوْہُ الْاَحْمَقُ الذَّاھِبُ الْعَقْلِ۔ معتوہ وہ شخص ہے جو احمق بے عقل ہو، (لیکن وہ مجنون سے کم ہے مجنون وہ ہو جو بالکل دیوانہ ہو)۔

اَبُوالْعَتَاھِیَۃِ۔ اسمٰعیل بن قاسم مشہور شاعر کا لقب ہے۔

عُتُوٌّ۔ یا عِتِیٌّ یا عِتِیٌّ۔ غرور کرنا، بہکر کرنا۔ بڑائی کرنا، حد سے زیادہ بڑھ جانا، اطاعت نہ کرنا، تیز چلنا۔

عُتَاۃٌ اور عُتِیٌّ جمع ہے عَاتٍ کی یعنی نافرمان، سرکش

مَلِکٌ عَاتٍ۔ سخت دل بادشاہ۔

بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰی۔ بُرا ہے وہ بندہ جو سرکشی یا غرور اور نافرمانی کرے۔

بَلَغَہٗ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ کَانَ یُقْرِئُ النَّاسَ عَتّٰی حِیْنٍ یُرِیْدُ حَتّٰی حِیْنٍ فَقَالَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ لَمْ یَنْزِلْ بِلُغَۃِ ھُذَیْلٍ فَاَقْرِئِ النَّاسَ بِلُغَۃِ قُرَیْشٍ۔ حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی کہ عبداللہ بن مسعودؓ قرآن میں جو حَتّٰی حِیْنٍ ہے اُس کو عَتّٰی حِیْنٍ پڑھاتے ہیں، تو انہوں نے کہا قرآن قریش کے محاورہ پر اُترا ہے نہ کہ ہذیل قبیلے کے محاورے پر (سارے عرب لوگ حَتّٰی کہتے ہیں اور ہذیل کے لوگ اُس کو عَتّٰی عین سے کہتے ہیں)۔ اس لئے قریش کے محاورے پر لوگوں کو قرآن پڑھا یعنی حَتّٰی حِیْنٍ پڑھا۔

عَتِیٌّ۔ بمعنی عُتُوٌّ ہے۔

تَعَتُّبٌ۔ تونے غرور کیا۔

باب العین مع الثاء

عَثٌّ۔ کیڑے کا ریشم کو کھا جانا۔

عُثٌّ۔ وہ کیڑا جو ریشم اور اُون کو کھا جاتا ہے اسکی جمع عُثُّ ہے۔

عَثٌّ۔ چاٹ، الحاح کرنا، کاٹ کھانا۔

تَعْثِیْثٌ۔ اور مُعَاثَۃٌ اور عِثَاثٌ۔ گانے میں

Marfat.com

خوشی آوازی کرنا۔

تَعَاشُّ۔ سخت بالکا

اِعْتِشَاشٌ۔ بڑھے اکھڑنا، جیسے اِجْتِثَاثٌ ہے

عَثَّاثٌ۔ سانپ۔

هُوَ عُثُّ مَالٍ۔ وہ مال کا تباہ کرنے والا ہے۔

عُثَّةٌ جَمْعُ عُثٍّ۔ ایک چھوٹا دن کا کیڑا، چکنے اور صاف چمڑے کو کاٹنا چاہتا ہے (یہ ایک مثل ہے جو اُس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی اپنی حیثیت اور قوت سے زیادہ کوئی کام کرنا چاہے اور مذکر کے یہ احنف نے اس وقت کہا جب اُن سے کسی شخص نے بیان کیا کہ فلاں شخص تمھاری غیبت کرتا ہے۔ ایک روایت میں تَقْرُمُ ہے معنے وہی ہیں)۔

عَثْرٌ۔ یا عِثْیَرٌ یا عِثَارٌ۔ پھسل جانا، گر پڑنا، ٹھوکر کھا کے گرنا، ہلاک ہونا۔

عَثْرٌ اور عُثُورٌ۔ جھوٹ بولنا۔

اِعْثَارٌ۔ گرانا، اطلاع دینا، چغلی کھانا۔

عَاثُورٌ۔ سختی، مصیبت، اگڑھا۔

وَقَعَ فِي عَاثُورِ شَرٍّ یا عَاثُورِ شَرٍّ۔ یعنی سختی میں پڑگیا۔

تَعْثُرٌ۔ بمعنے عَثْرٌ ہے۔

عَثِیرٌ۔ غبار۔

عِثْیَرٌ۔ اور عِیثَرٌ۔ بمعنے اثر اور نشان۔

لَا حَلِیمَ إِلَّا ذُو عَثْرَةٍ وَّلَا حَكِیمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ۔ کوئی شخص عقلمند نہیں ہوتا جب تک اُس کو لغزش نہ ہوئی ہو (کوئی بار دھوکا کھایا ہو)، غلطیاں کی ہوں آفت میں پڑا ہو جب وہ ہوشیار ہوتا ہے اور کوئی حکیم نہیں ہوتا جب تک اُس کو تجربہ نہ ہو (ظالی علم سے کچھ نہیں ہوتا جب تک کہ زمانہ کے سرد و گرم کو نہ آزمایا ہو۔ اگر حکیم سے طبیب مراد ہے تو بھی مطلب ظاہر ہے بغیر تجربہ اور معالجہ کئے خالی علم طب پڑھ لینے سے آدمی طبیب نہیں ہوتا)۔

لَا تَبْعَدْ أَهْمُ بِالْعَثْرَةِ۔ کافروں سے یکایک جنگ مت شروع کر (بلکہ پہلے اُن کو اسلام کی دعوت دے اگر اسلام نہ لائیں تو جزیہ دیں اگر جزیہ پر بھی راضی نہ ہوں تب اُن سے جہاد کر)۔

اِنَّ قُرَیْشًا اَهْلُ اَمَانَةٍ مَنْ بَغَاهَا الْعَوَاثِرَ كَبَّهُ اللّٰهُ لِمِنْخَرَیْهِ۔ قریش کے لوگ ایماندار ہیں جو اُن کو گڑھوں میں گرانا چاہے گا اللہ اُس کو نتھنوں کے بل اوندھا گرائے گا (ایک روایت میں عَوَاثِرَ ہے جو جمع ہے عَاثِرٍ کی یعنی جال یا عَاثُورَةٌ کی بمعنے حادثہ اور مصیبت کے)

مَا كَانَ بَعْلًا اَوْ عُثْرِیًّا۔ جو کھیت یا باغ بارش کے پانی یا کنئے (جوہڑ) کے پانی یا جاری پانی سے تیار ہو اُس میں دسواں حصہ زکوٰۃ کا دینا ہوگا (کیونکہ اُس میں محنت اور لاگت کم ہوتی ہے اور جو کنوئیں سے بھر سینچا جائے اُس میں بیسواں حصہ دینا ہوگا (یعنی پانچ فی صدی)۔

اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ الْعَثِرَتِیُّ۔ سب سے زیادہ اللہ کو وہ شخص ناپسند ہے جو بے کار ہو (دنیا کے کام کا نہ آخرت کا۔ مطلب یہ ہے کہ اپنے اوقات فضول اور بیہودہ کاموں میں صرف کرتا ہو نہ دنیا کمائے نہ آخرت کا سودا کرے)۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِاَرْضٍ تُسَمّٰى عَثِرَةَ فَسَمَّاهَا خَضِرَةَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین پر سے گذرے جس کا نام عثرہ تھا آپ نے اُس کا نام بدل کر خضرہ رکھ دیا (آپ کی عادت تھی کہ بُرے اور مکروہ نام کو بدل ڈالتے تھے عَثِرَہ غبار آلود اور وہ زمین جس میں روئیدگی نہ ہو خَضِرَہ سرسبز اور شاداب زمین۔

هِیَ اَرْضٌ عَثِرَةٌ[1]۔ وہ زمین خاک اور غبار کی ہے (جس میں کچھ نہیں اُگتا)۔

[1] کشادہ گڑھا جو بارش کے پانی سے بھر جاتا ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

مِنْ عَادٍ وَمِنْ كُبُوْثِ الْاُسْدِ مَسْكَنُهٗ بِبَطْنِ عَثَّرَ غِيْلٌ دُوْنَهٗ غِيْلٌ۔ (یہ کعب کے قصیدے کا ایک شعر ہے) پردے میں رہنے والا شیروں میں سے ایک شیر جس کے رہنے کی جگہ گھنی جھاڑی درجھاڑ ی ہے (عَثَّرَ ایک مقام کا نام ہے جہاں شیر رہتے ہیں)۔

فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ۔ اونٹنی نے ٹھوکر کھائی۔

عَثَرْتُ عَلَيْهِ۔ مجھ کو اس کی خبر ہوئی۔

اَعْثَرْتُ غَيْرِيْ۔ میں نے دوسرے کو خبر دی۔

وَاِنْ عَثَرْتَ بِهٖ دَابَّتُهٗ۔ اگر اس کا جانور اُس کو لے کر گرے۔

فَعَثَرَتْ اُمُّ مُسْطَحٍ فِيْ مِرْطِهَا۔ مسطح کی ماں اپنی ازار میں اُلجھ کر رہ گئی۔

الدَّوَابُّ اِضْرِبُوْهَا عَلَى الْعِثَارِ وَلَاتَضْرِبُوْهَا عَلَى النِّفَارِ۔ جانوروں کو ٹھوکر کھانے اور گرنے پر مارو لیکن بھڑکنے پر مت مارو (وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جن کو تم نہیں دیکھتے مثلاً مُردوں پر جو عذاب ہو رہا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے)۔

يَا مُقِيْلَ الْعَثَرَاتِ۔ اے لغزشوں اور خطاؤں کے معاف کرنے والے۔ یہ جمع ہے عَثْرَةٌ کی بمعنے خطا اور لغزش اور گناہ۔

عَثْعَثَةٌ۔ حرکت دینا، ہلانا، ٹھہرنا، اقامت کرنا، مائل ہونا

عَثْعَثَ۔ فساد اور وہ ٹیلہ جس پر سبزی نہ ہو۔

ذَالِكَ زَمَانُ الْعَثَاعِثِ۔ یہ زمانہ بڑے فسادوں کا ہے۔ یمن میں ایک پہاڑ کا نام بھی عثعث ہے اس کو سلع بھی کہتے ہیں۔

عَثْكَلٌ۔ عثکول سے زینت دینا عثکولہ وہ چیز جو اچھا لگا یا جاتا ہے اور ہواؤں میں ہلتا رہتا ہے)۔

عُثْكُوْلٌ اور عُثْكُوْلَةٌ اور عِثْكَالٌ اور اِثْكُوْلٌ اور اُثْكُوْلٌ۔ کھجور کی ایک ڈالی جس پر چھوٹی چھوٹی ٹہنیاں ہوتی ہیں۔

خُذُوْا عِثْكَالًا فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ بِهٖ ضَرْبَةً۔ ایسا کھجور کی ایک ڈالی لو جس میں سو ٹہنیاں ہوں اور ایک مار اُس سے مار دو (یہ سو ٹہنیاں سو کوڑے کے قائم مقام ہو جائیں گی)۔

فَجَلَدْنَاهُ بِعُثْكُوْلٍ۔ ہم نے اُس کو ایک ڈالی سے مارا۔

لَاتُصَلِّ فِي الْعُثْكُوْلِ۔ عثکول میں نماز مت پڑھ۔ میں نے پوچھا عثکول کیا ہے فرمایا یہ کہ توصف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو۔

عَثْلٌ۔ کسی کا ہاتھ ٹوٹنے کے بعد ٹیڑھا لگنا، سیدھا نہ جڑنا، (جیسے عَتَمٌ تھا ہے)۔

عَثَلٌ۔ بہت ہونا، موٹا ہونا۔

عَتَمٌ۔ برابر نہ جڑنا۔

اِعْتِتَامٌ۔ مدد چاہنا، نفع اُٹھانا، اشارہ کرنا۔

اِلَّا اَكُنْ صَنَعًا فِيْ اِعْتِتَامٍ۔ اگر میں کاریگر نہیں ہوں تو جتنا مجھ کو علم ہے اتنا کام کرتا ہوں۔

اِذَا اُجْبِرَتْ عَلٰى عَيْبٍ عَتْمٍ صَلُحَ وَاِذَا اُجْبِرَتْ عَلٰى عَتْمِ الرِّيْبَةِ۔ جب ہاتھ کی یا اور کسی عضو کی ہڈی ایسی جڑ جائے کہ اُس میں کوئی خامی اور کجی نہ رہے تو بقدر مصالحت مال دینا ہوگا۔ اور اگر اس طرح جڑے کہ اُس میں خامی اور کجی رہ جائے تو پوری دیت واجب ہوگی (ایک روایت میں عَلٰى عَثْلٍ ہے اُس کے معنے اوپر گزر چکے۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَتَمْتُ يَدَهٗ فَعَتَمَتْ۔ میں نے اُس کا ہاتھ توڑا وہ اچھی طرح نہیں جڑا اُس میں خامی اور کجی رہ گئی)۔

عُثْمَانُ۔ چرز کا بچہ، اژدہے کا بچہ، یا سانپ کا بچہ۔

اَبُوْعُثْمَانَ۔ سانپ

عُثْمَانُ۔ تیسرے خلیفہ کا نام ہے خلفاء راشدین میں سے ذوالنورین اُن کا لقب ہے۔

عَثْمِيْثَاءُ۔ ایک پیغمبر تھے حضرت ادریسؑ سے پہلے۔

Marfat.com

فَعَانٌ عُثْمَانِیًّا۔ وہ عثمانی تھے۔ یعنی حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے افضل جانتے تھے۔ اور ابن عطیہ علوی تھے یعنی حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ سے افضل کہتے تھے۔

عَثَمْثَمٌ۔ طاقت ور زبردست اونٹ۔

اَتَاكَ اَبُوْ لَیْلٰی یَجُوْبُ بِهِ الدُّجٰی وَجْیَ اللَّیْلِ جَوَّابُ الْفَلَاةِ عَثَمْثَمٌ۔ (یہ بنابغہ جعدی کا شعر ہے جو اُس نے عبداللہ بن زبیرؓ کی تعریف میں کہا تھا تیرے پاس ابولیلیٰ آیا رات کی تاریکی جنگل کا قطع کرنے والا زبردست قطع کرتا ہے (یعنی زبردست اونٹ پر رات کی تاریکیاں جنگل میں طے کرتا ہوا تیرے پاس حاضر ہوا ہے)۔

عَثْنٌ۔ یا عُثَّانٌ یا عُثْوَنٌ۔ دھواں دھار ہونا، چڑھ جانا۔

عَثْنَةٌ۔ خوشبو پھیلانا۔

تَعَثْنِیْنٌ جیسے عَثْنٌ ہے، اور فساد پھیلانا، دھونی دینا۔

تَعَثُّنٌ۔ دھواں دھار ہونا، فساد قبول کرنا۔

عُثَّانٌ۔ غبار اور دھواں۔ عَوَاثِنُ اُس کی جمع۔

عَثَنٌ۔ پھٹا بانس، دھواں۔ اُس کی جمع اَعْثَانٌ ہے۔

عَثِنٌ۔ بگڑا ہوا کھانا، جس کو دھواں لگ گیا ہو۔

عَوَاثِنُ۔ بہت بال والا شیر۔

وَخَرَجَتْ فَوَاثِمُ دَابَّتِهٖ وَلَهَا عُثَانٌ۔ سرۃ بن مالکؓ کے گھوڑے کے پاؤں (جو زمین میں دھنس گئے تھے) اُس میں سے نکلے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے) اور ایک دھواں نکلا۔

عِثْوَةٌ لَهَا۔ (مسیلمہ کذاب نے جب سجاح سے (جو مدعی نبوت تھی) نکاح کر لینے کا ارادہ کیا۔ یہ مسیلمہ کی پولیٹیکل چال تھی۔ اُس نے چاہا کہ اپنے اتباع اور سجاح کے اتباع کو ملا کر بہت بڑی طاقت حاصل کرے تو اپنے لوگوں سے کہا خوشبو کی دھونی کرو (تاکہ سجاح کو مرد کی خواہش پیدا ہو)

وَفِرْدٌ اَلْعَثَانِیْنُ۔ داڑھیوں کو بڑھاؤ دیر جمع ہے عُثْنُوْنٌ کی بمعنے داڑھی)۔

عُثْوٌ۔ یا عُثِیٌّ یا عِثِیٌّ یا عَثَیَانٌ۔ فساد پھیلانا، دھند مچانا۔

عَثُوٌّ۔ لمبی زلف۔

عَثْوَاءُ۔ بجو، چونکہ اُس پر بہت بال ہوتے ہیں۔

باب العین مع الجیم

عَجٌّ۔ تعجب کرنا، اچنبھا کرنا۔

تَعْجِیْجٌ۔ تعجب دلانا۔

اِعْجَابٌ۔ خوش ہونا، بھلی لگنا، تعجب دلانا، مغرور ہونا۔

تَعَجُّبٌ۔ مشہور ہے۔

عُجَابٌ۔ عجیب۔

عُجَّبٌ۔ دُم کا جوڑ۔

عَجَبَ رَبُّكَ مِنْ قَوْمٍ یُسَاقُوْنَ اِلَی الْجَنَّةِ فِی السَّلَاسِلِ۔ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں پر تعجب کرے گا جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے بہشت کی طرف ہانکے جائیں گے (معتزلہ اور جہمیہ نے اس حدیث کی تاویل کی ہے اور تعجب سے رضامندی اور ثواب دینا مراد رکھا ہے۔ اہل حدیث تاویل نہیں کرتے بلکہ تعجب کو سمع اور بصر کی طرح اُس کے ظاہری معنے پر رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کی حقیقت اللہ ہی خوب جانتا ہے)۔

عَجِبَ رَبُّكَ مِنْ شَابٍّ لَیْسَتْ لَهُ صَبْوَةٌ۔ پروردگار اُس نوجوان پر تعجب کرتا ہے جو دنیاوی لذتوں پر مائل نہ ہو (حرام کاری اور شراب نوشی وغیرہ گناہوں سے بچا رہے اُس کا درجہ فرشتوں سے بھی زیادہ ہے کیونکہ

Marfat.com

دواعی شہوت کے اُس نے نفس کو دبایا اور حق تعالیٰ کی نافرمانی سے محفوظ رکھا)۔

عَجِبَ رَبُّكُمْ مِنْ اِلْكُمْ وَ قُنُوْطِكُمْ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے رونے پیٹنے اور ناامیدی پر تعجب کیا۔

مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا۔ ہمارے پروردگار کی عجیب باتوں میں سے ہے۔ ایک روایت میں مِنْ اَعَاجِيْبِ ہے معنے وہی ہیں (یہ اُس عورت نے کہا جس پر بارگی چوری لگائی گئی تھی پھر جیل نے وہ ہار لاکر جھیک دیا۔ اس کے بعد وہ کافروں کے ملک سے نکل کر مدینہ طیبہ میں آگئی اور مسلمان ہوگئی)۔

اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ۔ وہ اُن سب لوگوں میں مجھ کو زیادہ پسند ہے (یعنی ان سب میں افضل ہے)۔

فَتَعَجَّبْنَاهُ قَالَ النَّاسُ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ۔ ہم لوگوں نے ابوبکرہؓ کے اس کہنے پر تعجب کیا۔ (کہ ہمارے ماں باپ پر سے تصدق ہوں) لوگ کہنے لگے اس بڈھے کو دیکھو (یہ ماں تی رد دیا اور کہہ رہا ہے ہمارے ماں باپ آپ پر قربان) بھلا اس کلام کا کیا محل تھا) ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے آخرت کا سفر کرے اُس بندے نے آخرت کو اختیار کیا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سمجھ گئے کہ بندے سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ کہ آپ کی وفات کا وقت آن پہنچا اس پر رونے لگے اور کہنے لگے ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، دوسرے لوگ نہیں سمجھے اور انھوں نے حضرت ابوبکرؓ کے اس کلام پر تعجب کیا۔

وَاعَجَبًا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ۔ ابن عباسؓ تم پر تعجب ہے (تم بڑے عالم ہو کر یہ بات نہیں جانتے)۔

فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَلِمُوْسٰى وَصَاحِبِهٖ عَجَبًا۔ مچھلی کے لئے ایک سرنگ پانی میں بنادی گئی اور حضرت موسیٰؑ اور اُن کے ساتھی (یوشع بن نون) کو اُس پر تعجب آیا (کہ پانی میں راستہ کیونکر بن گیا اور مری ہوئی بھونی مچھلی پھر زندہ ہو کر پانی میں کیسے چلدی)۔

فَكَانَ يَعْجَبُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثُ۔ لوگوں کو جریرؓ کی یہ حدیث کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں موزوں پر مسح کیا بہت بھلی معلوم ہوتی تھی (کیونکہ جریرؓ سورۂ مائدہ اُترنے کے بعد اسلام لائے تھے اس لئے یہ شبہ نہیں ہوسکتا کہ شاید موزوں کا مسح پہلے جائز ہو پھر سورۂ مائدہ اُترنے سے منسوخ ہوگیا ہو جس میں پاؤں کے دھونے یا مسح کرنے کا حکم ہے)۔

فَاَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اس وقت لوگ طائف سے لوٹ چلنے کو پسند کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس پر ہنس دیئے۔ (کیونکہ پہلے جب آپ نے لوٹ چلنے کی رائے دی تھی تو صحابہ نے اُس کو پسند نہیں کیا تھا اور کہا تھا کہ ہم طائف کو فتح کئے بغیر نہیں جائیں گے۔ آپ نے فرمایا اچھا تمہاری مرضی۔ جب طائف کے قلعہ پر انھوں نے حملہ کیا اور قلعہ والوں کی مار سے بہت لوگ زخمی ہوئے تو اب لوٹ چلنے کی رائے کو پسند کرنے لگے اس پر آپ کو ہنسی آگئی کہ اتنی جلدی رائے بدل گئی)۔

اَىُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِيْمَانًا۔ کون لوگ ایمان میں بڑے ہیں (جن کا ایمان اور یقین تعجب کے لائق ہے)۔

اَعْجَبَتْهُ اُمَّهُ۔ اُن کو وہ عورت بھلی لگی (اُس پر دل آگیا)۔

كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَبْلٰى اِلَّا الْعَجْبَ الذَّنَبَ۔ آدمی کا سارا بدن (مرنے کے بعد) گل سڑ کر خاک ہوجاتا ہے مگر ریڑھ کی ہڈی (جہاں پر جانور کی دُم کا جوڑ ہوتا ہے)۔

اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا (آدمی کا سارا بدن گل جاتا ہے)

Marfat.com

مگر ریڑہ کی ہڈی باقی رہتی ہے (وہی گویا آدمی کا بیج ہے اُسی سے خلقت شروع ہوئی تھی اور قیامت کے دن دوبارہ اُسی پر اعادہ ہوگا لیکن پیغمبر لوگ اس سے مستثنیٰ ہیں اُن کا سارا بدن محفوظ رہتا ہے اللہ تعالیٰ نے اُن کا جسم زمین پر حرام کر دیا ہے)۔

فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْئَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ۔ ہم کو اُس شخص پر تعجب آیا جو خود ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتا ہے پھر آپ کی تصدیق بھی کرتا ہے (تعجب کی وجہ یہ ہوئی کہ پوچھنے سے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود نہیں جانتا اور تصدیق کرنے سے یہ نکلتا ہے کہ خوب جانتا ہے)۔

اَلرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُسَتِّرُهُ فَإِذَا اطَّلَعَ عَلَيْهِ أَعْجَبَهُ فَقَالَ لَهُ أَجْرَانِ أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ۔ ایک شخص نے نیک عمل کیا اور اُس کو چھپایا (اس کی نیت ریا اور دکھاوے کی نہ تھی) لیکن لوگوں کو معلوم ہوگیا (انھوں نے اُس کی تعریف کی) اُس کو یہ تعریف پسند آئی تو یہ بھی ریا میں داخل ہے فرمایا نہیں اُس کو تو دو سر اثواب ہوگا ایک پوشیدہ نیک عمل کرنے کا دوسرے کُھلا کُھلا کرنے کا۔ (معلوم ہوا کہ جب عمل کرنے والے کی نیت مخلصانہ ہو تو کُھل جانے سے اور لوگوں کی ثنا اور تعریف بھلی لگنے پر اجر اور ثواب میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اور زیادہ اجر ملتا ہے۔ منہ) مگر جو کہتا ہے ریا ایک فعل قلبی ہے جس پر دوسرا شخص مطلع نہیں ہوسکتا جو کوئی نیک کام کرے ہم کو اُس کی تعریف اور ثنا کرنی چاہیئے تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی شوق اور رغبت پیدا ہو)۔

اِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ۔ یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو کامل اور اچھا سمجھے اور اللہ کے احسان کو بھول جائے (اگر اُس کے ساتھ دوسرے کو بھی حقیر جانے تو وہ کبر ہے)۔

اَتَى الْخَلْقَ اَعْجَبُ اِيْمَانًا۔ کن لوگوں کا ایمان بہت بھلا ہے (وہ سمجھے کہ فرشتوں کا ایمان کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ کو اور اُس کی تمام باتوں کو دیکھا اور سُن رہے ہیں۔ فرمایا نہیں اُن لوگوں کا ایمان زیادہ تعجب کے لائق ہے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ کیونکہ انھوں نے مجھ کو نہیں دیکھا نہ میرے معجزوں کو نہ میری صحبت اُٹھائی (پھر بھی پورا ایمان لائے)

لَوْ خَلَّيْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا يُرِيْدُ لَدَخَلَهُ الْعُجْبُ بِعَمَلِهٖ ثُمَّ كَانَ هَلَاكُهُ فِيْ عُجْبِهٖ وَرِضَاهُ عَنْ نَفْسِهٖ۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اگر میں بندے کو اس کی مرضی پر چھوڑ دوں (جو وہ چاہے وہی ہو جائے تو اُس میں غرور پیدا ہو جائے گا (وہ کہنے لگے گا کہ میرے اعمال ایسے عمدہ ہیں کہ میری ہر دعا قبول ہو جاتی ہے) پھر وہ اس غرور کی وجہ سے اور اپنے آپ کو اچھا سمجھنے سے ہلاک ہوگا (اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی بھی ہر خواہش قبول نہیں کرتا تاکہ اُن کے دل میں عاجزی پیدا ہو بلکہ نیک بندوں پر اور طرح طرح کی آفتیں آتا رتا ہے اُن کے صبر کا امتحان فرماتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اگر کوئی بندہ دن کو روزہ دار رہے اور رات کو تہجد گزار تو اس کے دل میں ایک خوشی اور شادمانی پیدا ہوتی ہے اگر اُس کو اللہ تعالیٰ کا احسان اور فضل سمجھے اور ڈرتا رہے کہ شاید میرا عمل بارگاہ الٰہی میں قبول نہ ہوا ہو اور دوسرے بندگانِ خدا کو حقیر نہ جانے نہ اپنے آپ کو اُن سے اچھا سمجھے تب تو اس کا بیڑا پار ہے اور اگر ذرا بھی یہ خیال پیدا ہو کہ ہم دوسروں سے بہتر ہیں یا یہ گمان کرے کہ میں اللہ تعالیٰ پر احسان کرتا ہوں (یا میرے پاس نجات اور فلاحِ آخرت کا سامان موجود ہے) تو بس عجب میں پڑ گیا اور ہلاک ہوا جیسے دوسری حدیث میں ہے)۔

لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَخَشِيْتُ عَلَيْكُمْ مَا هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ الْعُجْبَ۔ اگر تم گناہ نہ کرو تو مجھ کو ایک امر اکبر تم پر ڈر ہے جو گناہ سے بھی بُرا ہے۔ وہ کیا ہے عُجب اور غرور۔

سَيِّئَةٌ تَسُوْءُكَ خَيْرٌ مِنْ حَسَنَةٍ تُعْجِبُكَ

Marfat.com

ایک گناہ تو تجھ کو بُرا لگے (تو اُس سے شرمندہ ہو) اُس نیکی سے بہتر ہے جو تجھ میں غرور پیدا کرے۔

اَلْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ بَيْنَ جُمَادٰى وَرَجَبٍ۔ (یہ ایک مثل ہے عرب لوگوں کی یعنی، بڑا عجیب کام جمادی الاخریٰ اور رجب کے درمیان ہؤا اُس کی اصل یہ تھی کہ ایک شخص نے اپنے بھائی کی بیوی سے جو بہت حسین تھی زنا کیا آخر دونوں بھائیوں میں سخ جمادی الاخری کو جنگ ہوئی تیز کہ رجب کے مہینہ میں وہ جنگ وجدال حرام جانتے تھے)۔

عَجَّ یَعِجُّ۔ چیخنا، چلانا، ڈالنا، تیز ہونا۔

تَعْجِیْجٌ۔ بھر دینا۔ (جیسے اَعْجَاجٌ ہے)۔

تَعْجِیْمٌ۔ بھر جانا۔

عَجَاجَۃٌ۔ غبار، دھواں۔

عَجَاجٌ۔ احمق، بے وقوف۔

عَجَّاجٌ۔ چیخنے والا۔

اَفْضَلُ الْحَجِّ الْعَجُّ وَالثَّجُّ۔ بہترین حج وہ ہے جس میں تلبیہ خوب پکار کر کہی جائے اور خون بہایا جائے (یعنی قربانی کی جائے)۔

اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کُنْ عَجَّاجًا ثَجَّاجًا۔ حضرت جبریل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے چیخنے والے خون بہانے والے ہو (یعنی لبیک پکارنے والے قربانی کرنے والے)۔

مَنْ وَحَّدَ اللّٰہَ فِیْ مَجَّۃٍ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ۔ جو شخص بلند آواز سے اللہ کی توحید کرے اُس کے لئے جنت واجب ہو گئی (بلند آواز سے توحید کرنا یہ ہے کہ کلمۂ توحید یعنی لا الٰہ الا اللّٰہ جہر کے ساتھ پڑھے یا شرکوں میں جا کر اللہ کی توحید کا بیان کرے۔ اُن کی ایذا دہی کا کچھ خیال نہ کرے)۔

مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا عَجَّ اِلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ جو شخص بے کار کسی پرندے کو قتل کرے تو وہ پکار کر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے گا بے کار قتل کرنا یہ ہے کہ نہ کھانے کے لئے مارے نہ کھلانے کے لئے یا اس طرح مارے کہ وہ حلال نہ رہے)۔

اِنْ مَرَّتْ بِتَمْرٍ عَجَاجٍ فَشَرِبَتْ مِنْہُ کُتِبَتْ لَہٗ حَسَنَاتٌ۔ اگر گھوڑے ایک ایسی ندی پر گزریں جس کے پانی میں سے آواز نکل رہی ہو جو پھرہ اُس میں سے پانی پئیں تو اُس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی۔

فَیُسْقٰی عَجَاجٌ لَا یَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَا یُنْکِرُوْنَ مُنْکَرًا۔ (قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہو گی کہ اللہ تعالیٰ زمین پر رہنے والوں میں سے اچھے لوگوں کو اُٹھالے گا) اور رذیل (ہاجی) کمینے بدمعاش لوگ بچ رہیں گے جو نہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بُری بات کو بُرا (بالکل جانوروں کی طرح علم اور حیا اور شرم سے خالی ہوں گے)۔

فَلَمَّا غَشِیَ الْمَجَالِسَ عَجَاجَۃُ الدَّابَّۃِ۔ جب مجلس کے لوگوں کو جانور کے گرد وغبار نے ڈھانپ لیا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار پاس آن پہنچے)۔

مُرْ اَصْحَابَکَ بِالْعَجِّ وَالثَّجِّ۔ اپنے اصحاب کو لبیک پکارنے اور قربانی کرنے کا حکم کرو۔

کَانَ یَبْکِیْ عَلَی الْجَنَّۃِ حَتّٰی صَارَ عَلٰی خَدَّیْہِ مِثْلُ النَّہْرَیْنِ الْعَجَّاجَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ مِنَ الدُّمُوْعِ۔ حضرت آدم جب زمین پر اُتارے گئے تو بہشت کے چھوٹ جانے پر روتے تھے یہاں تک کہ اُن کے دونوں گالوں پر آنسوؤں کی دو آواز کرنے والی ندیاں بن گئی تھیں۔

نَہْرٌ عَجَّاجٌ وَبَحْرٌ مَوَّاجٌ۔ ندی آواز دینے والی اور دریا موج مارنے والا۔

عَجَمٌ۔ انگور، یا خراب انگور۔

Marfat.com

عُجْد: خشک انگور۔
عَجِد: کوسنے (مفرد عَجَدَۃ ہے)۔
مُتَعَجِّد: غصہ ناک، تیز مزاج، تند خو۔
عَجْرَفَۃ: تو قیف کرنا، حاجر کرنا، تصرف سے منع کر دینا، الحجر کرنا۔
عَجَز اور عَجَزان: خوفزدہ ہو کر جلدی سے گزر جانا۔
عَجَز: مڑا ہونا، پیٹ بڑھ جانا، سخت ہونا۔
مُعاجَرَۃ: خوفزدہ ہو کر جلدی سے گزر جانا۔
تَعَجُّر: پیٹ پر پٹیں مارنا۔
اِعْتِجار: عمامہ لپیٹنا، ڈھاٹا کرنا۔
مِعْجَر: عورت کا سر بند ھن۔
اِنْ اَذْکُرْہُ اَذْکُرْ عَجَرَہٗ وَبَجَرَہٗ: اگر میں اس کا تذکرہ کروں تو اس کے کھلے اور چھپے عیب سب بیان کروں گی۔ یہ جمع ہے عَجَرَۃ کی یعنی بتوڑی (رسولی)
اِلَی اللّٰہِ اَشْکُو عُجَرِیْ وَبُجَرِیْ: میں اپنے دکھ دردوں یا فکروں اور رنجوں کا شکوہ اللہ سے کرتا ہوں۔
قَضِیْبٌ ذُو عُجَرٍ: ایک چھڑی گرہوں والی۔
جَاءَ وَھُوَ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِہٖ: وہ اپنے عمامہ کو لپیٹے ہوئے آئے (تنبیہ یہ میں ہے کہ اِحْتِجَار یہ ہے کہ عمامہ کو سر پر لپیٹے اور اس کا ایک سرا منہ پر ڈالے لیکن ٹھڈی کے تلے نہ لے جائے اگر ٹھڈی کے تلے لے جا کر لپیٹے تو اُس کو تَلَثُّم کہتے ہیں)۔
اِنَّہٗ دَخَلَ مَکَّۃَ وَھُوَ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَۃٍ سَوْدَاءَ: آپ مکہ میں داخل ہوئے ایک کالا عمامہ لپیٹے ہوئے۔
مِعْجَرُ الْمَرْءَۃِ اَکْبَرُ مِنْ مِقْنَعِھَا: عورت کا معجر یعنی سر بند ھن اُس کے مقنع سے بڑا ہوتا ہے (مقنع وہ کپڑا جو منہ پر ڈالا جاتا ہے وہ سر بند ھن سے چھوٹا ہوتا ہے)۔
عَجْرَفَۃ: سخت گوئی، جلد بازی، بے باکی، نا راستی۔
عَجَارِیْفُ الدَّھْرِ وَتَصَارِیْفُہٗ: زمانہ کی سختیاں اور گردشیں۔
عَجَارِف: شدت کے ہیبہ اور سختیاں۔
عُجْرُف: چالاک اونٹ اور سبک۔
تَعَجْرُفٌ وَعَجْرَفَۃ: اس میں جلد بازی ہے اور بے باکی ہے جو دل میں آتا ہے کہہ ڈالتا ہے۔
عَجْرَمَۃ: جلدی کرنا۔
عُجَارِمَۃ: سخت ذکر اور سخت مرد۔
عَجْز، یا مَعْجَز، یا مُعْجِز، یا مَعْجِزَۃ، یا مُعْجِزَۃ، یا عَجَزان، یا عُجُز: ناتواں ہونا، عاجز ہونا۔ (یہ ضد ہے حَزْم کی یعنی قادر ہونا)
عُجُوز: بوڑھی ہونا۔
عَجُز: سرین بڑی ہونا۔
عُجُزَّت: اُس کی سرین بڑی ہے۔
مُعاجَزَۃ: کسی کو عاجز کرنے کا ارادہ کرنا، ناامل ہونا، سبقت کرنا۔
اِعْجاز: عاجز کرنا، فوت ہو جانا۔
تَعَجُّز: عاجز بننا۔
لَا تَدَبَّرُوْا اَعْجَازَ اُمُوْرٍ قَدْ وَلَّتْ صُدُوْرُھَا: اُن کاموں کے انجام پر غور نہ کرو جن کو آغاز کر چکے ہو۔ (مطلب یہ ہے کہ آدمی کو کوئی کام شروع کرنے سے پہلے اُس کے انجام کی فکر کرنا چاہئے جب فکر نہ کی اور وہ کام شروع کر دیا تو اب اس کا جو نتیجہ نکلے اس کا غم کرنے سے کیا حاصل اب تو غور و فکر کا موقعہ گزر گیا)۔
لَنَا حَقٌّ اِنْ نُعْطَہٗ نَأْخُذْہُ وَاِنْ نُمْنَعْہُ نَرْکَبْ اَعْجَازَ الْاِبِلِ وَاِنْ طَالَ الْمَطَارُ (حضرت علی رضؓ نے فرمایا) خلافت ہمارا حق ہے اگر ہم کو مل گئی تو اس کو لے لیں گے اور اگر لوگوں نے ہم کو خلافت سے روکا تو ہم اونٹوں کے مؤخر یعنی آخری حصہ پر سوار ہو جائیں گے گو کتنی

Marfat.com

ہی دور جانا پڑے یعنی کتنی ہی مدت گزرے (یعنی گزر جائے) پہل ہم کو خلافت مل گئی جو ہمارا حق ہے تو ہم قبول کریں گے اگر لوگوں نے ہم کو پہلے پہل نہ دی تو ہم آخیر میں لیں گے گو مدت دراز کے بعد سہی یعنی خلافت کے لئے ہم مقابلہ نہ کریں گے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر ہم خلافت سے روکے گئے تو ہم جہاں تک ممکن ہے اس کے لئے کوشش کریں گے۔ عرب لوگ کہتے ہیں نَضْرِبُ اَکْبَادَ الْاِبِلِ وَاِنْ طَالَ السُّرٰی۔ یعنی ہم اونٹوں کو چلائیں گے گو کھول طویل سفر ہو یعنی اپنی مقدور بھر کوشش کریں گے)۔

اِنَّهٗ رَفَعَ عَجِیْزَتَهٗ فِی السُّجُوْدِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سُرین سجدے میں اُوپر اُٹھائی عَجِیْزَۃ یعنی عَجُزٌ۔ اصل میں عورت کی سُرین کو کہتے ہیں پھر مرد کی بھی سُرین کو کہنے لگے)۔

حِیَالَ عَجِیْزَتِهَا۔ اپنی سُرین کی طرف۔

فَقَامَ عِنْدَ عَجِیْزَةِ الْمَرْاَةِ۔ وہ عورت کی سُرین کے پاس کھڑے ہوئے (یعنی اُس کے جسم کے آخری حصے کے پاس عَجُزٌ آخری حصہ کو کہتے ہیں)۔

اِیَّاکُمْ وَالْعُجَّزَ الْعُقُرَ۔ تم بوڑھی بانجھ عورتوں سے بچے رہو (کیونکہ اُن کے ساتھ جماع کرنے سے قوت جاتی رہتی ہے اور دوسرے اولاد کی بھی توقع نہیں)۔

عَلَیْکُمْ بِدِیْنِ الْعَجَائِزِ۔ تم بوڑھی عورتوں کا دین لازم کر لو (جیسے ان کا اعتقاد مضبوط ہوتا ہے کسی کے سمجھانے بجھانے سے وہ اپنے خیال سے نہیں پھرتیں ویسے ہی تم بھی اپنے دین پر ثابت قدم اور مضبوط رہو)۔

مَنْ تَمَسَّكَ بِدِیْنِ الْعَجَائِزِ فَهُوَ الْفَائِزُ۔ جو بوڑھیوں کی طرح اپنے دین پر اور اعتقاد پر مضبوط رہا وہی کامیاب ہوا (مُراد کو پہنچا۔ مطلب یہ ہے کہ جیسے بوڑھی عورتوں کا اعتقاد اور یقین پکا ہوتا ہے کوئی لاکھ اُن کو سمجھائے مگر وہ اپنے پُرانے دقیانوسی خیالات سے نہیں پھرتیں اسی طرح آدمی کو اسلام کے اعتقادات میں پکا اور مضبوط ہونا چاہئے شیطان اور شیطانی لوگوں کے بہکانے سے ڈانواں ڈول نہ ہونا چاہئے)۔

وَلَا تَتَّخِذُوْا بِدَارِ مَعْجَزَةٍ۔ ایسے ملک میں مت ٹھہرو جہاں تم روٹی کمانے سے عاجز ہو (وہاں کوئی ذریعۂ رزق تم کو نہ مل سکے)۔

کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّی الْعَجْزُ وَالْکَیْسُ۔ ہر چیز تقدیر الٰہی سے ہوتی ہے یہاں تک کہ عاجزی اور مستعدی دانائی بھی (جب تقدیر میں ایک کام ہمارے ہاتھ سے ہونا لکھا ہوتا ہے تو ہم اُس کو مستعدی سے محنت اُٹھا کر کر لیتے ہیں اگر تقدیر میں نہیں ہوتا تو مال مشول کر کے اس کا وقت کھو دیتے ہیں)۔

مَالِیْ لَا اَجِدُ حُلْوَانِیَ الْاَسْقَطَ النَّاسِ وَعَجْزَهُمْ۔ (بہشت کہتی ہے) میرا حال عجیب ہے مجھ میں وہی لوگ آرہے ہیں جو دنیا میں بے قدر اور ناکارہ گنے جاتے تھے (دنیاداری کے امور میں ہوشیار اور چترے شمار نہیں ہوتے تھے بلکہ بھولے بھالے بے وقوف گنے جاتے تھے)۔

قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ کِسْرٰی فَوَهَبَ لَهٗ مُعْجِزَةً فَسُمِّیَ ذَا الْمُعْجِزَةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسریٰ (بادشاہ ایران) کا مصاحب آیا آپ نے ایک کمر پٹکا اُس کو عنایت فرمایا اُس کا نام یہی ہو گیا ذوالمعجزہ۔

خَشِیْتُ اَنْ یَفْرِضَ عَلَیْکُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا میں ڈرا کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اور تم سکو نہ کر سکو۔

حَتّٰی اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوْا فَاَعْطَوْا قِیْرَاطًا۔ جب آدھا دن گذر گیا تو محنت کرنے سے عاجز ہو گئے (کام پورا نہ کر سکے) اُن کو ایک ایک قیراط اُجرت کی بات پائی گئی۔

حَتّٰی تَعْجِزَ اَعْمَالُهُمْ۔ یہاں تک کہ اُن کے اعمال عاجز ہو جائیں گے (اُن کو پل صراط پر سے گزرنے میں مدد

Marfat.com

ضد سیمان (یعنی موٹے)
تَسُوْقُ اَعْنُزًا عِجَافًا۔ وہ دُبلی بکریاں ہانک رہی تھی
حَتّٰی اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِیْهِ۔ جب اُس کو دُبلا کرلیا تو اُس میں پھیر دیا۔
وَلَا بِالْعَجْفَاءِ۔ اور نہ دُبلی بکری قربانی میں درست ہے (یعنی ایسی دُبلی جس میں نری ہڈیاں رہ گئی ہوں)۔
لَا تُضَحِّ فِی الْعَجْفَاءِ۔ دُبلی بکری کی قربانی نہ کر۔
عَجَلٌ۔ بِالْعَجَلَةِ۔ جلدی، سرعت۔
عِجْلٌ۔ گائے کا بچہ (جسے عجلۃ کہتے ہیں)
عُجُلٌ اور عُجْلَةٌ اور عَجَالَةٌ۔ جو جلدی سے پیسر آجائے، ماحضر کھانا۔
عَجِلٌ اور عَجُوْلٌ۔ جلد باز۔
اِلْعَجْلٌ۔ جلدی کرنا، مدت سے پہلے جننا، جلد بازی کرانا۔
تَعْجِیْلٌ۔ جلدی کرنا، یا جلدی کرانا۔
مُعَاجَلَةٌ۔ فرصت فوراً وصول کرلینا، مہلت نہ دینا، کسی کام کو فوراً کر ڈالنا۔
اِسْتِعْجَالٌ۔ جلدی کرنے کی درخواست کرنا، آگے بڑھ جانا۔
فَاَسْنَدُوْا اِلَیْهِ فِیْ عَجَلَةٍ مِّنْ نَّخْلٍ کھجور کے تنہ پر سیڑھیوں کی طرح جوڑی ہوئی تھیں اُس پر چڑھ کر اُس کے پاس پہنچ گئے۔ عَجَلَةٌ۔ ایک لکڑی میں سوراخ کرکے اُس کو اُوپر چڑھنے کے لئے بجائے سیڑھی کے رکھ لیتے ہیں پہاڑی اور جنگلی لوگوں میں ایسی سیڑھی کا بہت رواج ہے (اصل میں عَجَلَةٌ اس آڑی لکڑی کو کہتے ہیں جو کنوئیں پر لگائی جاتی ہے اور ڈول اس پر لٹکا رہتا ہے۔ عَجَلَةٌ حال کے محاورہ میں گاڑی کو بھی کہتے ہیں جس کو پل کھینچتے ہیں)۔

بِعَجَلَةٍ تَرْقٰی عَلَیْهَا۔ ایک سوراخ کی ہوئی لکڑی جس سے اوپر چڑھ جاتے ہیں۔
وَیُحَمِّلُ الرَّاعِیْ الْعَجَالَةَ۔ اور گڈریا چرواہا عجالہ کرجائے۔ عَجَالَةٌ وہ دودھ جو گڈریا چرواہا گلہ کے مالک کے پاس شام کو لے جاتا ہے ابھی جانور چراگاہ ہی میں رہتے ہیں: اَعْجَالَةٌ بھی اُسی کو کہتے ہیں اور جو چیز جلدی سے مہیا کرلی جائے اُس کو بھی عُجَالَةٌ کہتے ہیں۔ عُجُوْلٌ ایک کنوئیں کا بھی نام ہے کہ میں جس کو فقہی بن کلاب نے کھودا تھا۔
لَعَلَّنَا اَعْجَلْنَاكَ۔ شاید ہماری وجہ سے تجھ کو جلدی کرنا پڑی (تو اچھی طرح جماع نہیں کرسکا جلدی سے چھوڑ کر چلا آیا)
اِذَا اُعْجِلْتَ یَا مُعْجِلْتُ۔ جب جلدی آجائے۔
اِذَا قُدِّمَ الْعُشَاءُ فَابْدَءُوْا بِهٖ وَلَا تَعْجَلُوْا۔ جب رات کا کھانا سامنے لاکر رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھالو اور کھانے میں جلدی نہ کرو (اچھی طرح اطمینان سے کھاؤ اُس کے بعد نماز پڑھو کیونکہ عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے)۔
عُجِّلْ لَنَا طَیِّبَاتِنَا۔ ہمارے مزے ہم کو جلدی سے (دنیا ہی میں) دیدیئے گئے ہوں (الیسا نہ ہو ہم آخرت میں محروم رہیں) مترجم کہتا ہے قرآن میں عجلت لھم طیباتھم سے مراد وہ لوگ ہیں جو دنیا کی لذتوں میں پڑکر بالکل آخرت کو بھول گئے ہوں لیکن جو لوگ دنیا کے مزوں کے ساتھ آخرت کے کام بھی بجالاتے ہیں اور حق تعالیٰ کی یاد رکھتے ہیں وہ ان میں داخل نہیں ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا یہ کہنا کمال تقویٰ اور خوف الٰہی سے تھا)۔
لَا عَلَیْكَ اَنْ لَّا یَعْجَلَ۔ اگر تو جلدی نہ کرے اور اپنے ماں باپ سے صلاح و مشورہ کرکے کچھ نقصان تجھ کو

Marfat.com

نہ دے سکیں گے جب وہ دوزخ میں گر جائیں گے)۔

عَجُوْزٌ شَمْطَاءُ اَلشَّمَطُ فَقَطْ۔ ایک بڑھیا کو (جس کے دانت گر گئے ہوں) اور چہرے کی سرخی دکھلائی دیتی ہو آپ نے کیا کرتے وہ مرگئی اللہ نے آپ کو اُس سے بہتر (جوان اور کنواری عورت) دلائی (یہ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا بڑھیا سے حضرت امّ المؤمنین خدیجہؓ کو مراد لیا اور بہتر عورت سے اپنے کو)۔

لَا یَعْجِزُ اُمَّتِیْ اَنْ یُّؤَخِّرَ هُمْ نِصْفَ یَوْمٍ۔ میری اُمت اللہ سے اُمید ہے کہ پانسو برس تک تو ضرور رہے گی (نصف یوم سے پانسو برس لیے ہیں کیونکہ ایک یوم اللہ کے نزدیک ہزار برس کا ہوتا ہے جیسے قرآن شریف میں ہے)۔

اَلْعَجْزُ فَخْرِیْ۔ عاجزی اور محتاجی میرا فخر ہے (بعضی روایتوں میں یوں ہے **اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ**۔ یعنی فقیری میرا فخر ہے۔ اس حدیث کو اکثر صوفیہ اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں مگر شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے کہا کہ یہ موضوع اور باطل ہے)۔

کُلُّ شَیْءٍ مُقَدَّرٌ حَتَّی الْعَجْزُ۔ ہر چیز تقدیر سے ہوتی ہے یہاں تک کہ ناطاقتی اور کم عقلی بھی۔

لَا تُلَاعِنُوْا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَعْجَازَهُنَّ۔ عورتوں کے دُبر میں دخول مت کرو۔ (اکثر علماء کے نزدیک یہ حرام ہے اگر اپنی عورت یا لونڈی سے کرے اور اگر اجنبی عورت سے کرے تو زنا کی سزا ملے گی)۔

تَزَوَّجْ مِنَ النِّسَاءِ الْعَجْزَاءَ۔ ایسی عورت سے نکاح کر جس کی سُرین بڑی اور پُر گوشت ہو (عورت کی خوبی یہی ہے کہ سینہ اُبھرا ہوا ہو، اور کمر پتلی ہو لیکن سُرین بھاری اور پُر گوشت ہو)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ۔ یا اللہ تیری پناہ عاجزی اور سستی سے۔

اَیَّامُ الْعَجُوْزِ۔ اخیر جاڑے کے سات یا پانچ دن۔

مُعْجِزَة۔ وہ نشانی جو اللہ تعالیٰ پیغمبروں کو اُن کی نبوت ثابت کرنے کے لئے دیتا ہے (اور یہ اللہ کا فعل ہوتا ہے جو اُن کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے مگر اُن کے اختیار میں نہیں ہوتا کہ جب چاہیں معجزہ دکھلا دیں بلکہ جب حق تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے اُس وقت معجزہ نمودار ہوتا ہے ورنہ دوسرے وقتوں میں پیغمبر بھی عام لوگوں کی طرح، طرح طرح کے صدمے اور تکلیفیں اُٹھاتے ہیں اور صبر کرتے ہیں)۔

عَجْس۔ روک رکھنا، قبضہ کرنا، راستہ سے مُڑ جانا، چلنا۔

تَعَجُّس۔ پیچھے رہ جانا، ایک کے پیچھے ایک آنا، صبح ہوتے نکلنا، روک رکھنا، دیر لگانا۔

عَجَاسَاء۔ اونٹوں کی بڑی مُڑکی، یا رات کا بڑا حصہ، یا تاریکی۔

عُجْسَة۔ ایک ساعت رات کی یا صبح کا وقت۔

مُعْجِس۔ کمان کا وہ مقام جس کو پکڑ کر تیر مارتے ہیں۔

فَیَتَعَجَّسُكُمْ فِیْ قُرَیْشٍ۔ وہ قریش میں تمہارے پیچھے لگے گا تمہاری تلاش کرے گا)۔

عَجْعَجَة۔ چیخنا، ڈانٹنا۔

عَجْعَجَ الْبَعِیْرُ۔ اونٹ چلایا، مار کی وجہ سے یا بہت بھاری بوجھ لادنے سے۔

عَجْعَاج۔ بڑا چلانے والا۔

عَجِیْف۔ یا **عُجُوْف**۔ کھانا چھوڑ دینا، یا کھانے سے روکنا تاکہ اشتہا خوب لگے، تحمل کرنا، دُبلا کرنا۔

عَجَف۔ دُبلا ہونا۔

تَعْجِیْف۔ پیٹ سے کم کھانا، کم کھانا دینا تاکہ دُبلا ہو، یا اشتہا صاف ہو۔

اَعْجَف۔ دُبلا۔ (**عَجْفَاءُ** مؤنث **عِجَاف**۔ جمع۔ اُسکی

Marfat.com

اِنْجَامٌ۔ پوشیدہ رہنا۔
اِسْتِعْجَامٌ۔ سکوت کرنا، بات نہ کر سکنا۔
عُجْمٌ۔ عرب کے سوا اور لوگ۔
حُرُوْفٌ مُعْجَمَةٌ۔ وہ حروف جو لفظ دار ہیں اُن کی ضد مہملہ یعنی بے نقطہ۔
اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ۔ بے زبان جانور کا (جس کا کوئی ہانکنے والا یا چلانے والا ساتھ نہ ہو) زخمی کرنا اگر وہ کسی کو مار ڈالا کر زخمی کرے، تو لغو ہے یعنی اُس کی دیت کسی پر لازم نہ ہوگی۔
بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيْحٍ وَّ اَعْجَمَ۔ ہر بولنے والے (یعنی آدمی) اور بے زبان (یعنی جانور) کے شمار پر۔
وَفِيْنَا الْعَرَبِيُّ وَالْاَعْجَمِيُّ۔ ہم میں عرب لوگ اور دوسرے ملک کے لوگ بھی تھے۔
اَعْجَمِيٌّ۔ جو شخص فصاحت کے ساتھ گفتگو نہ کر سکے گو عرب کا رہنے والا ہو (جسے اَعْجَمٌ ہے اس کی جمع مُعْجَمُوْنَ ہے)۔
عُجْمَةٌ۔ ریت کا ٹیلہ، کسی کلمہ کا عربی نہ ہونا۔
اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى لِسَانِهٖ۔ جب کوئی تم میں سے رات کو نماز کے لئے کھڑا ہو پھر اُس کی زبان سے قرآن برابر نکل نہ سکے (یعنی اچھی طرح اُس کو پڑھ نہ سکے)۔
مَا كُنَّا نَسْتَعْجِمُ اَنْ نَّقُوْلَ يَتَطَبَّقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ۔ ہم یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں کرتے تھے (یعنی ایسا کہنے میں رُکتے نہیں تھے) کہ ایک فرشتہ حضرت عمرؓ کی زبان پر بولتا ہے (زبان تو ان کی تھی مگر بولتا اُس سے فرشتہ تھا)۔
صَلٰوةُ النَّهَارِ عَجْمَاءُ۔ دن کی نماز یعنی ظہر اور عصر کو گو کہا ہے (اُن میں قراءت آہستہ کرنی چاہئے)۔
سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهَزَ رَجُلًا فَقَطَعَ بَعْضَ لِسَانِهٖ فَعَجَمَهُ كُلَّامُهُ فَقَالَ يُعَرَّضُ كُلَامُهُ عَلٰى الْمُعْجَمِ فَمَا نَقَصَ كُلَامُهُ مِنْهَا قُيِّمَتْ عَلَيْهِ الدِّيَةُ۔ اُن سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے کو گھونسا مارا یا لات لگائی اور اس کی زبان کا ایک ٹکڑا کٹ گیا اب بعضے حروف نہ نکلنے کی وجہ سے اُس کی بات سمجھ میں نہیں آتی تو انہوں نے جواب دیا ایسا کریں گے کہ اُس کی زبان سے سب حروف تہجی نکلوائیں گے جو جو حرف اُس سے نہ نکل سکے گا اسکی دیت سب حرفوں پر تقسیم کر کے بقدر حصّہ رسد دینا ہوگی (مثلاً الف بائیس ۲۲ حروف میں سے سات۷ حروف اُس سے نکل نہیں سکتے تو چودھائی دیت لات مارنے والا دے گا)۔
فَهٰذَا اَنْ نُّعَجِّمَ النَّوٰى طَبْخًا۔ ہم کھجور کی گٹھلیوں کے اتنا پکانے سے منع فرمایا کہ وہ گل جائیں (اور ریزہ ریزہ ہو جائیں اس لئے کہ گٹھلیاں جانوروں کی خوراک ہیں اُن کو خراب کرنا گویا جانوروں کو تکلیف دینا ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب کھجور کو پکائیں تو احتیاط رکھیں کہ پکنے کا اثر گٹھلی تک نہ پہنچے صرف اُوپر کا حصّہ پک جائے)
عُجَيْمٌ۔ گٹھلی کو بھی کہتے ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں عَجَمْتُ النَّوٰى یعنی میں نے گٹھلی کو چبایا)۔
لَقَدْ جَرَّسَتْكَ الدُّهُوْرُ وَعَجَمَتْكَ الْاُمُوْرُ۔ تم کو زمانوں نے خبردار کر دیا اور کاموں نے تجربہ کار بنا دیا۔
اِنِّيْ قَدْ عَجَمْتُ الرَّجُلَ۔ میں نے اُس آدمی کو آزمایا (یعنی ابوموسیٰ کو اُس کا امتحان لیا)۔
اِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ نَكَبَ كِنَانَتَهٗ فَعَجَمَ عِيْدَانَهَا عُوْدًا عُوْدًا۔ امیر المؤمنین نے اپنا ترکش اوندھا دیا اور ایک ایک کر کے ہر تیر کی لکڑی کو خوب آزمایا۔
حَتّٰى صَعَدْنَا اِحْدٰى عُجَيْمَاتِ بَدْرٍ۔ یہاں تک کہ ہم بدر کے وڈیرات کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر چڑھ گئے۔
اِتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ۔ ان بے زبان چارپایوں کے باب میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ ان

Marfat.com

کے آب و دانہ کی خبر گیری کرتے رہیں۔

اِتَّقُوا اللّٰہَ فِی الْعُجْمِ مِنْ اَمْوَالِکُمْ۔ اللہ سے اپنے بے زبان مالوں میں ڈرتے رہو (لوگوں نے عرض کیا بے زبان مال کیا ہیں فرمایا گائے، بکری، کبوتر وغیرہ)۔

نُھِیَ عَنْ رَطَانَۃِ الْاَعَاجِمِ۔ عجمیوں کی طرح باتیں کرنے سے آپ نے منع فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ فَسَقَۃِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ۔ یا اللہ میں عرب اور عجم کے فاسقوں کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

وَلٰکِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمْ یَزَلْ مُنْذُ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُمْ جَرَّ اَیْمَنُ بِھٰذَا الدِّیْنِ عَلٰی اَوْلَادِ الْاَعَاجِمِ وَیَصْرِفُہٗ عَنْ قَرَابَۃِ نَبِیِّہٖ فَیُعْطِیْ ھٰؤُلَاءِ وَیَمْنَعُ ھٰؤُلَاءِ۔ (امام رضا علیہ السلام نے فرمایا) جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تب سے اب تک اللہ تعالیٰ اس دین کا علم عجم کی اولاد کو دے کر اُن پر احسان کر رہا ہے (اکثر بڑے بڑے عالم دین کے اہل عجم میں سے ہوئے ہیں) اور اپنے پیغمبر کے اہلِ واروں سے (یعنی قریشی لوگوں سے) اُس کو پھیر رہا ہے تو عجمیوں کو علم دیتا ہے اور عربوں کو نہیں دیتا (اُس کا اختیار ہے)۔

وَقُلْتُ اِنَّ فَاکِھَۃً نَزَلَتْ مِنَ الْجَنَّۃِ لَقُلْتُ ھٰذِہٖ لِاَنَّ فَاکِھَۃَ الْجَنَّۃِ لَا عَجَمَ فِیْھَا فَکُلُوْھَا فَاِنَّھَا تَقْطَعُ الْبُوَاسِیْرَ۔ اگر میں کسی میوے کی نسبت یہ کہوں کہ وہ بہشت سے اُترا ہے تو انجیر کو کہوں گا وہ بہشت سے اُتری ہے کیونکہ بہشت کے میووں میں گٹھلی نہیں ہے۔ (انجیر میں بھی گٹھلی نہیں ہوتی) تو انجیر کھاؤ وہ بواسیر کی بیماری کو دور کرتی ہے۔

عَجْنٌ۔ گوندھنا (یعنی مٹھی سے زور کر کے دبانا) دُبر پر مارنا، ہاتھ کا دینا، ہاتھ زمین پر ٹیک کر اُٹھنا۔

عَجْنٌ۔ موٹا ہونا؛

اِعْجَانٌ۔ دُبر کا درد کرنا، موٹی اونٹنی پر سوار ہونا۔

تَعَجُّنٌ۔ آٹا ہو جانا۔

اِنْعِجَانٌ۔ آٹا ہونا۔

نَاقَۃٌ عَاجِنٌ۔ وہ اونٹنی جس کے پیٹ میں بچہ نہ ٹھہرے

عَجِیْنٌ۔ آٹا پانی میں گوندھا ہوا۔

عِجَانٌ۔ مقعد، دُبر۔

لَا یُفَرِّقُ بَیْنَ الْھِجَانِ وَالْھِجِیْنِ وَالْعِجَانِ وَالْعَجِیْنِ۔ وہ اچھے اور بُرے (یعنی اشراف اور بدذات) میں اور دُبر اور آٹے میں فرق نہیں کرتا (بعضوں نے یوں نقل کیا ہے لَا یُفَرِّقُ بَیْنَ الْھِجَانِ وَالْھِجِیْنِ وَبَیْنَ الْعَجِیْنِ وَالْعِجَانِ)۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْتِیْ اَحَدَکُمْ فَیُنْفُخُ عِنْدَ عِجَانِہٖ۔ شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے پھر اُس کی دُبر میں پھونک مارتا ہے (اس کو وہم ڈالنے کے لئے کہ وضو ٹوٹ گیا عِجَان دُبر۔ بعضوں نے کہا قُبل اور دُبر کا درمیانی حصّہ۔

اِنَّ اَعْجَمِیًّا عَارَضَہٗ فَقَالَ اسْکُتْ یَا ابْنَ حَمْرَاءِ الْعِجَانِ۔ ایک عجمی شخص نے حضرت علی رضؓ کی بات کو کاٹا۔ انہوں نے کہا اے لال چوتڑ والی کے بیٹے چپ رہ (یہ عرب میں گالی ہے یعنی تیری ماں ایسی معمول تھی کہ جماع کرانے کرتے اُس کے چوتڑ لال پڑ گئے)

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَجَّنُ فِی الصَّلٰوۃِ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز میں کھڑے ہوتے وقت دونوں ہاتھوں کو اس طرح جیسے آٹا گوندھتے ہیں زمین پر ٹیک کر اُٹھتے۔ (عبداللہ عمرؓ بھی اسی طرح اُٹھتے)۔

تَنَامُ عَنْ عَجِیْنِ اَھْلِھَا۔ گھر کے گوندھے ہوئے

Marfat.com

آئے گویجوڑ کر سو جاتی ہیں (بکری اُن کر آنا کہا لیتی ہے مطلب یہ ہے کہ بالکل ناتجربہ کار بھولی بھالی لڑکی ہے وہ اس قسم کے جملے کہا جانے)۔

اِنَّا لَنَجُنُّ فَلَا نَقْدِرُ عَلَی الْخُبْزِ۔ ہم تو اناً فاناً گوندھ کر رکھتے ہیں پھر دجال کے ڈر سے اُس کی روٹی تک نہیں پکا سکتے (جھوٹے کہ وہ جاتے ہیں حالانکہ دجال کو ہم نے آنکھ سے نہیں دیکھا صرف اُس کے ذکر کرنے سے ہم پر اتنا ڈر طاری ہوتا ہے تو اُن لوگوں کا کیا حال ہوتا ہے جو اُس کو دیکھیں گے)۔

عَجَّانٌ احمق اور بے وقوف کو بھی کہتے ہیں۔

عَجْوَۃٌ۔ دودھ پلانے میں دیر کرنا، آواز نکالنا، کھولنا، جھکانا۔

بَقِیَ مَا عَجَاہُ۔ اُس نے سختی اُٹھائی۔

لَقَّاہُ اللّٰہُ مَا عَجَاہُ وَمَا عَظَاہُ۔ اللہ تعالیٰ اُس کو وہ دکھلائے جو اس کو بُرا لگے۔

تَعْجِیْجَۃٌ۔ موڑنا۔

مُعَاجَاۃٌ۔ دودھ دینا، یا ماں کے سوا اور کسی کا دودھ پلانا۔

عَجُوَّۃٌ۔ اور عَجَاوَۃٌ۔ ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے مدینہ طیبہ کی۔

کُنْتُ یَتِیْمًا وَلَمْ اَکُنْ عَجِیًّا۔ میں یتیم تھا لیکن عجی نہ تھا (عجی وہ بچہ جس کی ماں کو دودھ نہ ہو، یا اُس کی ماں مرگئی ہو دوسری عورت کا دودھ یا کھانا اُس کو دیا جائے اور اس وجہ سے ناتواں ہو جائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَجَا الصَّبِیَّ یُعَجُّوْہُ۔ جب اُس کو کسی بہانے سے پھسلائیں یُقَالُ عَجِیَ۔ وہ پھسلایا گیا ہے عَجِیَ یَعْجَی عَجًا بھی آیا ہے)۔

عَجَاوَۃٌ۔ وہ دودھ جس سے بچہ کو پھسلائیں۔

طَالَ مَا عَاجَبْتُہَا وَعَاجَانِیْ۔ (حجاج نے ایک گنوار سے کہا میں دیکھتا ہوں تو کھیتی باڑی میں بڑا ہوشیار ہے اُس نے جواب دیا) میں مدت سے کھیتی کرتا ہوں اور کھیتی کو دیکھ رہا ہوں اور وہ مجھ کو دیکھ رہی ہے۔

اَلْعَجْوَۃُ مِنَ الْجَنَّۃِ۔ عجوہ کھجور بہشت کا میوہ ہے۔ (نہایہ میں ہے کہ وہ مدینہ کی ایک کھجور ہے جو صیحانی سے بڑی ہوتی ہے اُس کا درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا۔ مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں مدینہ کی بڑی اور عمدہ کھجور کو شلبی کہتے ہیں شاید وہی عجوہ ہو)۔

مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃٍ لَمْ یَضُرَّہُ سِحْرٌ وَّلَا سَمٌّ۔ جو شخص صبح ناشتہ میں عجوہ کھجور کے سات دانے کھائے گا اُس کو (اُس دن) نہ کوئی جادو نقصان کرے گا نہ زہر کر گویا یہ کھجور فادزہر ہے اور سحر کا دفع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ہے)۔

سُمْرُ الْعَجَابَاتِ یَتْرُکْنَ الْحَصَا زِیَمًا۔ اُن کے پاؤں کے پٹھے گندم گوں ہیں وہ کنکریوں کو اُڑاتے ہیں۔ (یعنی زور سے چلتے ہیں کنکریاں اُن کے چلنے سے پھیلتی اور جدا ہوتی ہیں۔ یہ جمع ہے عُجَایَۃٌ کی یعنی جانور کے پاؤں کا پٹھا)۔

اِنَّ نَخْلَۃَ مَرْیَمَ کَانَتْ عَجْوَۃً۔ حضرت مریمؑ کا کھجور کا درخت (جس کا میوہ درد زہ میں اُن کو کھانے کا حکم ہوا تھا) عجوہ کھجور کا تھا اور وہ آسمان سے اُترا تھا اب جو درخت اُس کی جڑ سے اُگا وہ عجوہ ہوا اور جو گری پڑی کھجور سے اُگا وہ خراب کھجور ہوا۔ کہتے ہیں امام جعفر صادق نے یہ ایک مثال بیان کی اُس کا مطلب یہ ہے کہ معدن علم شریعت خاندان نبوی ہے جس نے اُس خاندان سے یعنی اہل بیت نبوی علیہم السلام سے علم حاصل کیا اُس کا عمدہ علم ہے اور جس نے ایرے غیرے ادھر اُدھر کے لوگوں سے شریعت کا علم سیکھا اُس کا علم ناقص اور خراب قسم کا ہے کذا فی مجمع البحرین)۔

باب العین مع الدال

عُدُبِّیٌّ۔ غوث خلق، بے عیب۔

Marfat.com

عُدُدٌ ۔ بہت دیت
عَدِیْلٌ ۔ خوش خُلقی، نرمی۔
عَدٌّ ۔ گننا، شمار کرنا، گمان کرنا۔
تَعْدِیْدٌ ۔ تیار کرنا، خوبیاں بیان کرنا۔
مُعَادَۃٌ ۔ بار بار لوٹ آنا، تیار کرنا، آمادہ کرنا۔
تَعَدُّدٌ ۔ بڑھنا، زیادہ ہونا۔ (جیسے تَعَادُدٌ ہے)۔
اِعْدَادٌ ۔ تیار کرنا؟
اِعْتِدَادٌ ۔ شمار میں آنا، عدّت کرنا، قابلِ اعتبار ہونا۔
اِسْتِعْدَادٌ ۔ آمادگی، تیاری، قابلیت۔

اِنَّمَا اَقْطَعُکُمُ الْمَاءَ الْعِدَّ ۔ آپ نے تو اُس کو ایسے پانی کا مقطعہ دے دیا جو ہر وقت تیار نکلتا رہتا ہے (کبھی موقوف نہیں ہوتا یا بے محنت اور مشقت تیار ہے) پہلے آپ نے یہ سمجھ کر کہ شاید وہ نمک بطور معدن کے محنت اور مشقت کے بعد وہاں سے نکلتا ہے ایک شخص کو اُس کا ٹھیکہ دیدیا جب آپ کو معلوم ہُوا کہ وہ تو نمک ہی کا ایک تالاب ہے تو آپ نے یہ ٹھیکہ مقطعہ کا فسخ کر دیا)۔

نَزَلُوْا اَعْدَادَ مِیَاہِ الْحُدَیْبِیَۃِ ۔ حدیبیہ کے اُن مقاموں پر اُترے جہاں پانی ملنے کی اُمید تھی (یعنی چشموں اور کنوؤں پر)۔

مَا زَالَتْ اُکْلَۃُ خَیْبَرَ تُعَادُنِیْ فَہٰذَا اَوَانُ قُطِعَتْ اَبْہَرِیْ ۔ برابر خیبر میں جو زہر کا لقمہ میں نے کھایا تھا وہ اپنا اثر بار بار دکھاتا رہا اب تو میرے دل کی رگ (شہ رگ) اس زہر سے کٹ گئی (تو آپ کی وفات اسی زہر کے اثر سے ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے شہادت کا مرتبہ بھی آپ کو عنایت فرمایا)۔ عرب لوگ کہتے ہیں بِہٖ عِدَادٌ مِّنْ اَلَمٍ ۔ اُس کا درد بار بار لوٹ کر آتا ہے عِدَاد کہتے ہیں زہر اُتھر آنے کو۔

فَیَتَعَادَّ بَنُو الْاُمِّ کَانُوْا مِائَۃً فَلَا یَجِدُوْنَ بَقِیَ مِنْہُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ ۔ ایک ماں کے جو سَو بیٹے تھے وہ اپنے آپ کو شمار کریں گے دیکھیں گے کہ سَو میں سے ایک باقی رہ گیا ہے۔

اِنَّ وَلَدِیْ لَیَتَعَادُّوْنَ مِائَۃً اَوْ یَزِیْدُوْنَ عَلَیْہَا ۔ (حضرت انس بن مالکؓ نے کہا) میری اولاد سَو کے شمار میں ہے یا اُس سے زائد (یہ برکت اُن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے حاصل ہوئی تھی)۔

لَیَتَعَادُّوْنَ عَلٰی نَخِّ الْمِائَۃِ ۔ سَو سے کچھ بڑھتے ہی ہیں (ایک روایت میں لَیُعَادُّوْنَ ہے جس کے معنے وہی ہیں)۔

وَلَا نَعُدُّ فَضْلَہٗ عَلَیْنَا ۔ ہم اُن کی بزرگیوں کا شمار نہیں کر سکتے (اتنی کثرت سے اُن کو ہم فضیلتیں ہیں)۔

اِذَا تَکَامَلَتِ الْعِدَّۃُ بَانَ ۔ ایک شخص سے پوچھا گیا کہ قیامت کب ہوگی اُنھوں نے کہا کہ جب دوزخیوں اور بہشتیوں کا شمار پورا ہو جائے گا (یعنی جو تعداد اللہ تعالیٰ نے اُن کی رکھی ہے وہ سب دنیا میں آلیں گے)۔

لَمْ یَکُنْ لِلْمُطَلَّقَۃِ عِدَّۃٌ ۔ عرب میں پہلے طلاق والی عورت پر عدت نہ تھی (پھر اللہ تعالیٰ نے طلاق کے لئے بھی عدت کا حکم اتارا جب کہ وہ عورت موطوءہ ہو)۔

اِذَا دَخَلَتْ عِدَّۃٌ فِیْ عِدَّۃٍ اَجْزَاَتْ اِحْدٰہُمَا ۔ جب ایک عدّت دوسری عدت میں گھس آئے تو ایک ہی عدّت کافی ہوگی (مثلاً کسی نے اپنی عورت کو تین طلاق دیں اُس کے بعد مر گیا۔ ابھی عورت عدّت ہی میں تھی تو وہ آخری عدّت پوری کرے۔ یا کوئی شخص مر گیا اُس کی بیوی حاملہ تھی لیکن وہ وفات کی عدت پوری کرنے سے پہلے جنی تو اس کی عدّت زچگی سے ختم ہو جائے گی۔ لیکن بعضوں کے نزدیک آخری عدت پوری کرنی ہوگی)۔

کَانَتِ الْعِدَّۃُ تُعَدُّ عِنْدَ اَہْلِہَا وَاجِبًا ۔ اپنے لوگوں میں عدت کرنا واجب تھا۔

یَخْرُجُ جَیْشٌ مِنَ الْمَشْرِقِ اِذًی شَیْءٌ وَّاَعِدَّۃٌ

Marfat.com

پورب کی طرف سے ایک لشکر باسازوسامان خوب تیار اور آمادہ ہو کر نکلے گا۔

وَعُدَّ السَّابِعَ۔ اور ساتویں کو شمار کیا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا عبداللہ نے یا عمرو بن سبون راوی نے)۔

وَقَالَ عِدَّةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ۔ کئی ایک عالموں نے یہ کہا ہے۔

اَفْضَلُ مَانُعِدُّ۔ جو ہم تیار کریں اس میں افضل۔

فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ شَيْئًا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار دیا ہم نے اللہ اور اُس کے رسول کو اختیار کیا تو آپ نے اُس کو کچھ شمار نہیں کیا (یعنی طلاق نہیں سمجھا اُس سے رد ہوا اُن لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ اگر مرد اپنی بیوی کو جدا ہو جانے کا اختیار دے پھر وہ یہ کہے کہ میں تجھ ہی کو اختیار کرتی ہوں تب بھی ایک طلاق بائن یا رجعی پڑ جائے گی)۔

عَدَّ هُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِيْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا شمار میرے ہاتھ پر کیا (یعنی میری انگلیاں پکڑ کر)

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ۔ میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اُس کی مخلوقات کے شمار میں (اور اُس رضامندی تک اور اس کے تخت کے وزن کے برابر اور اس کے کلموں کے شمار میں)۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ۔ میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اُن چیزوں کے شمار کے برابر جن کا وہ پیدا کرنے والا ہے (یعنی ازل سے لے کر ابد تک کل مخلوقات کے شمار میں)

فِيْ كُلِّ مَا نُعِدُّ لِلْبَيْعِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ہر اُس مال میں زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا جس کو ہم بیچنے کے لئے تیار کریں (یعنی ہر ایک تجارتی مال میں۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے۔ لیکن اہل ظاہر اور محققین اہل حدیث کے نزدیک زکوٰۃ اُنہی مالوں میں سے لی جائے گی جن میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لی یعنی سوائے اور نقدوں میں سے)۔

مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ۔ تم شہید کن لوگوں کو سمجھتے ہو۔

يَحْشُرُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهٗ۔ مٹھی بھر بھر کر لوگوں کو دیوے گا گن کر نہیں دے گا (شاید یہ خلیفہ امام مہدی علیہ السلام ہوں گے)۔

نَعُدُّ لِنُفُوْسِنَا۔ ہم اس کی میعاد کو شمار کرتے رہیں گے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عُدَّةٌ لِّلْقِيَامَةِ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اللہ سے ملنے کا سامان ہے (یعنی اس کلمہ سے اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا)۔

مَا اَعْدَدْتَ لَهَا۔ تو نے قیامت کے لئے کیا سامان تیار کیا ہے۔

وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ۔ اور اُن کے شمار کے موافق (یعنی سب سے بہتر ہیں (یعنی چار آیتوں سے زیادہ اگر سیکھے یا پڑھے تو اتنی ہی اونٹنیوں سے یہ بہتر ہیں)۔

لَا عِبْرَةَ فِي الْعَدَدِ۔ رمضان کا چاند ثابت ہونے کے لئے شمار کا کوئی اعتبار نہیں (یعنی ایک شخص کی بھی رویت کافی ہے)۔

عُدَّ شَعْبَانُ نَاقِصًا اَبَدًا وَّشَهْرُ رَمَضَانَ تَامًّا اَبَدًا۔ شعبان کو ہمیشہ ناقص شمار کرا اور رمضان کو پورا مہینہ۔

مَنْ عَدَّ عَدَّ اَمِنْ اَجَلِهٖ فَقَدْ اَسَاءَ صُحْبَةَ الْمَوْتِ۔ جس نے اپنی عمر میں سے کچھ شمار کیا اُس نے موت کے ساتھ بُری صحبت کی۔

وَاسْتَعِدَّ لِلْمَوْتِ۔ موت کے لئے تیار رہو ہر وقت ہوشیار اور آمادہ رہو جو کس کا دنیا سے اُس کو نے کرا دو نیک اعمال بجا لاکر)۔

Marfat.com

لَوْ كَانَ لِيْ عِدَّةُ اَصْحَابِ طَالُوْتَ اَدْ عِدَّةُ اَهْلِ بَدْرٍ لَضَرَبْتُكُمْ بِالسَّيْفِ۔ اگر میرے ساتھ اتنے آدمی بھی ہوتے جتنے طالوت بادشاہ کے ساتھ یا جنگ بدر میں تھے تو میں تم کو تلوار سے مارتا (خلافت حاصل کرنے کے لئے تم سے لڑتا)۔ یعنی اگر تین سو تیرہ آدمی بھی جتنے جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یا طالوت بادشاہ کے ساتھ تھے میرے موافق ہوتے اور میری مدد پر آمادہ ہوتے تو میں خلافت دوسرے کسی کو لینے نہ دیتا اُس کے لئے تلوار چلاتا، یہ حدیث امامیہ نے حضرت علی رضہ سے روایت کی ہے مگر ہم کو اس کی صحت میں شک ہے)۔

تَنْتَظِرُ عِدَّةَ مَا كَانَتْ تَحِيْضُ۔ جتنے دنوں اُس کو پہلے حیض آیا کرتا تھا اُن کے شمار تک انتظار کرے۔

مَعَدُّ بْنُ عَدْنَان۔ قریش کا جدِّ اعلیٰ تھا۔

تَسْمَعُ بِالْمُعَيْدِيِّ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَرَاهُ۔ مُعَیدی کا حال سننا اُس کے دیکھنے سے بہتر ہے (مثل مشہور ہے کہ دُور کے ڈھول سہانے)۔

عُدَّ نَفْسَكَ مَيِّتًا۔ اپنے آپ کو مردہ سمجھ (مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مرنے سے پیشتر مر جاؤ)۔

عَدْرٌ۔ دلیری، زور کا مبینہ۔

عَدَّارٌ۔ ملاح۔

اِعْدَارٌ۔ اچھی طرح سیراب ہونا۔

عَادِرٌ، غَادِرٌ۔ جھوٹا، فریبی، دغاباز۔

عَدْسٌ۔ خدمت کرنا، نگہبانی کرنا، روندنا (اُمنا، چل دینا) جیسے عَدَسَانٌ اور عِدَاسٌ اور عُدُوْسٌ ہے)۔

مُعَادَسَةٌ۔ برابر چلتے رہنا، کہیں نہ ٹھہرنا۔

عَدَسٌ۔ مسور

عَدُوْسٌ۔ قوی، طاقت ور۔

اِنَّ اَبَا لَهَبٍ رَمَاهُ اللّٰهُ بِالْعَدَسَةِ۔ ابولہب پر اللہ تعالیٰ نے عدسہ کا عذاب بھیجا (عدسہ ایک چھوٹی سی زہریلی طاعون کی قسم کی جو پہلے چھوٹی سی نکلتی ہے پھر اُس کا زہر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے اور آدمی مر جاتا ہے)۔

عَدْعَدَةٌ۔ جلدی جلدی چلنا، جلدی کرنا، آواز کرنا۔

عَدْعَدَ۔ کہہ کر کچھ کو ڈانٹتے ہیں۔

عَدْفٌ۔ کھانا؛

تَعَدُّفٌ۔ چکھنا

عُدَافٌ۔ کھانے کی کوئی چیز۔

عِدْفٌ۔ رات کا ایک ٹکڑا، لوگوں کا ایک گروہ۔ (جیسے عِدْفَةٌ ہے)۔

عَدُوْفٌ۔ چارہ، علف، یا چکھنے کی کوئی چیز۔

مَاذُقْتُ عَدُوْفًا۔ میں نے کوئی کھانے کی چیز نہیں چکھی۔

عَدْلٌ۔ ہتھوڑی سے مارنا۔

عِدْلٌ۔ ہتھوڑی۔

عَدْلٌ۔ سیدھا کرنا، مائل ہونا، مادہ پر چڑھنا، چھوڑ دینا، ہٹا دینا، شرک کرنا، برابر کرنا۔

عُدُوْلٌ۔ لوٹ جانا، دوسری طرف چلدینا، تولنا، ساتھ سوار ہونا۔

عَدْلٌ اور عَدَالَةٌ۔ انصاف کرنا، (جیسے عُدُوْلَةٌ اور مَعْدِلَةٌ ہے)۔

تَعْدِيْلٌ۔ سیدھا کرنا، برابر کرنا۔

مُعَادَلَةٌ۔ وزن کرنا، وزن میں برابر ہونا، ساتھ سوار ہونا۔

اِنْعِدَالٌ۔ ہٹ جانا۔

اِعْتِدَالٌ۔ توسّط اور تناسب یعنی افراط اور تفریط کے بیچ کا درجہ۔

Marfat.com

عَدْلٌ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے، یعنی بڑا انصاف کرنے والا۔

لَا یُقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّ لَا عَدْلًا۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا نفل قبول کرے گا نہ فرض یا نہ قویہ نہ فدیہ۔

لَیْسَتْ لَھُمَا بِعَدْلٍ۔ وہ اُن کے برابر نہیں ہے، اُن کے جوڑکی نہیں ہے۔ عَدْلٌ اور عِدْلٌ مثل اور ہم جنس کو بھی کہتے ہیں۔

مِنْ کُلِّ حَالِمٍ دِیْنَارًا اَوْ عَدْلَہٗ۔ ہر جوان بالغ سے ایک دینار لیا جائے یا اُس کے برابر (اُس کی قیمت کے روپیہ)۔

مَا یُغْنِیْ عَنَّا الْاِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰہِ۔ ہم کو اسلام کیا فائدہ دے گا ہم نے تو اللہ کے ساتھ شرک کیا (اُس کا برابر والا دوسرے کو ٹھہرایا)۔

کَذَبَ الْعَادِلُوْنَ بِکَ۔ یا اللہ دوسروں کو تیرے ساتھ برابر کرنے والے جھوٹے ہیں (جھوٹے بھی ایسے کہ معاذ اللہ تمام جھوٹوں کے بادشاہ۔ بھلا اللہ تعالیٰ کا کوئی سب کا مالک اور خالق ہے اور ان کم بخت اور بے جان بتوں کو دیکھو ان کو اللہ تعالیٰ کے برابر کر دیا)۔

عَدْلٌ بفتح عین مثل کو کہتے ہیں اور بکسرۂ عین ہم وزن کو۔ بعضوں نے بالعکس کہا ہے۔

لَا نَعْدِلُ بِہٖ شَیْئًا۔ ہم اللہ تعالیٰ کے برابر کسی کو نہیں کرتے۔

عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ۔ دس بُردے آزاد کرنے کا جو ثواب ہے اُتنا ثواب۔

مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَۃٍ۔ جو شخص ایک کھجور کے برابر قیمت یا وزن میں خیرات کرے (یعنی ایک بڑی یا ایک پائی یا ایک کوڑی)۔

اُعْدُلْ تَمُوْتُ یَا حِمَارُ۔ تم نے ہم کو گدھے کے برابر کر دیا (جو کہتے ہو عورت کے سامنے نکل جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جیسے گدھے اور کتے کے نکل جانے سے)۔

بِئْسَ مَا عَدَلْتُمُوْنَا۔ تم نے ہم کو جس کے برابر کیا بہت بُرا کیا۔

وَعَدْلُ مُحَرَّرٍ۔ آزاد کئے ہوئے بُردہ کی طرح ایک بُردہ۔

اَلْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ وَمَا سِوٰھُنَّ فَضْلٌ عَادِلَۃٌ۔ (دین کا) علم تین چیزیں ہیں (ایک تو قرآن شریف کی آیت دوسرے صحیح حدیث) تیسرے ترکے کا حصہ جو شریعت کے موافق انصاف کے ساتھ قرار دیا جائے (یعنی فرائض کا علم یہ بھی علم دین میں داخل ہے اسی کو قرآن اور حدیث سے علیحدہ بیان فرمایا حالانکہ وہ بھی قرآن اور حدیث کے علم میں داخل ہے اس سے مطلب یہ ہے کہ لوگ اس علم کا خاص اہتمام کریں اور اُس میں مہارت پیدا کریں۔ اکثر عالم لوگ قرآن و حدیث کا علم رکھتے ہیں مگر علم فرائض میں زیادہ مہارت نہ ہونے سے ترکہ کو صحیح طور سے تقسیم نہیں کر سکتے

فَاُتِیْتُ بِاِنَائَیْنِ فَعَدَلْتُ بَیْنَھُمَا۔ میرے پاس دو گلاس لائے گئے (ایک دودھ کا ایک شراب کا میں سوچ میں پڑ گیا کہ دونوں برابر ہیں یا میں کونسا گلاس لوں)۔

لَا تَعْدُلْ سَارِحَتَکُمْ۔ تمہارے جانور (چراگاہ سے) ہٹائے نہ جائیں (اُن کو چرنے سے نہ روکا جائے)۔

اِذْ جَاءَتْ عَمَّتِیْ بِاَبِیْ وَخَالِیْ مَقْبُوْلَیْنِ عَادَلَتْھُمَا عَلَی نَاضِحٍ۔ اتنے میں میری پھوپھی میرے باپ اور ماموں کو لاشیں ایک اونٹ پر دونوں طرف لادے ہوئے لے کر آئی دونوں مارے گئے تھے (عَادَلَتْھُمَا یعنی بوجھوں کی طرح اونٹ کی دونوں طرف باندھے ہوئے)۔

فَیُعَدِّلُہٗ فَیُصَلِّیْ بِاَبِیْ لَہٗ۔ اُس کو سیدھا کر کے پھر نماز پڑھے یا اُس کو اپنے مُنہ کے سامنے کھڑا کرے۔

اِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ۔ سجدے میں اعتدال کرو (یعنی

Marfat.com

دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھو کہنیاں زمین سے اُٹھالو اور پہلو سے الگ رکھو اور پیٹ کو رانوں سے جُدا رکھو۔

اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ۔ جو حاکم منصف اور متبع شریعت ہو (خواہ بادشاہ ہو یا بادشاہ کی طرف سے کچھ حکومت رکھتا ہو سب اس میں داخل ہیں) اُن کو قیامت کے دن سایہ ملے گا۔

نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَ الْجِلَادَۃُ۔ دونوں گٹھریاں (جو جانور کے دونوں طرف ہوتی ہیں) اور جو گٹھری بیچ میں سب اچھی ہیں۔

نَشْدُدُ نَكَ الْعَدْلَ۔ آپ کی بیویاں انصاف کی طالب (خواہاں) ہیں (کہتی ہیں آپ اُن میں اور ابوبکرؓ کی بیٹی میں انصاف فرمایئے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی فعل انصاف کے خلاف نہیں کیا تھا مگر دل کی محبت کو کیا کریں وہ آدمی کے اختیار میں نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ حضرت عائشہؓ سے زیادہ محبت تھی لوگ آپ کو خوش کرنے کے لئے اُن کی باری میں تحفے تحائف بہت بھیجتے دوسری بیویوں کو اُس پر رشک ہوا)۔

لَاَنْ اَكُوْنَ صَاحِبَهٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا عُدِلَ بِهٖ۔ اگر میں اُس بات کا کہنے والا ہوتا تو اس کے برابر کا جو بدلہ ہے اُس سے زیادہ وہ مجھ کو پسند ہے (یہ مبالغہ کے طور پر کہا ورنہ ثواب کا ایک ذرّہ ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے)۔

وَعَدَلْتُ مَعَهٗ بِاِدَاوَۃٍ۔ میں پانی کا ایک ڈول لے کر اُن کے ساتھ مڑا (یعنی راستے سے مڑکر ایک طرف گیا)۔

وَتَعُدُّهَا اُخْرٰی۔ اور دوسری اُس کو بلند کرے گی۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔ قل ہو اللہ (سورۂ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے (یعنی جو کوئی تین بار اس سورت کو پڑھے اُس کو سارے قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ یا مطلب یہ ہے کہ قرآن میں تین قسم کے مضامین ہیں صفات اللہ اور قصص اور احکام اور اس میں ایک تہائی حصّہ یعنی صفات اللہ کا بخوبی بیان ہے)۔

قِيْمَةُ عَدْلٍ۔ ٹھیک قیمت نہ زیادہ نہ کم۔

تَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةٌ۔ دو آدمیوں میں انصاف کے ساتھ صلح کرا دے (اُن کا قضیہ چکا دے) اس میں بھی صدقہ کا ثواب ہے۔

حَتّٰى اِذَا كَانَ التَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهٖ۔ جب اُن کو سونا تمام دوسرے کاموں سے (یعنی سونے سے) زیادہ پسند ہوا (یعنی نیند کا غلبہ اُن پر ہوا)۔

فَعَدَلَنِیْ كَذٰلِكَ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ۔ آپ نے مجھ کو اس طرح میری پیٹھ کے پیچھے سے پھیر دیا اور داہنی طرف کر دیا (معلوم ہوا کہ نفل نماز بھی جماعت سے پڑھنا درست ہے اور جن لوگوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے ان کا قول بلا دلیل ہے البتہ فرضوں کے ساتھ جو نفل پڑھے جاتے ہیں یعنی سنن راتبہ اُن میں جماعت مشروع نہیں ہے)۔

فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ۔ ہمارے بیچ میں بیٹھ گئے اپنے آپ کو دوسروں کے برابر کرنے کو (تاکہ دوسروں سے کوئی امتیاز اور ترفع نہ رہے۔ یہ بطریق تواضع اور انکسار کیا)۔

وَبَعْدَ لَاْنِ قَالَ نَعَمْ۔ اور دونوں برابر ہیں فرمایا ہاں (یعنی فرمدار اور منافق کیونکہ جب آدمی شرمسار ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے خلاف وعدگی کرتا ہے اور جو فقر اپنی فقیری پر صبر نہ کرے وہ فرمدار سے بدتر ہے)۔

فَيُعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ۔ یہ بھوک ایک اور عذاب اُس عذاب کے برابر ہو گی جس میں وہ مبتلا ہوں گے۔

عَدَلْنَ بِعِبَادَۃٍ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ سَنَۃً۔ جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں نفل پڑھے وہ بارہ برس کی

Marfat.com

عبادت کے برابر ہوں گی (یہ مزید ترغیب کے لئے فرمایا)۔
لَا تَدْرِیْ کَیْفَ یَکُوْنُ عَدْلُ ذٰلِکَ صِیَامًا۔
یہ جو قرآن شریف میں فرمایا (احرام میں شکار کرنے کا کفارہ) یا اُس کے برابر روزے تو جانتا ہے اُس کے برابر روزے کیسے ہوں گے (انہوں نے عرض کیا نہیں، فرمایا اُس جانور کی قیمت لگائیں گے پھر اس قیمت کے گیہوں کتنے آتے ہیں اُن کو صاعوں سے ماپ کر ہر نصف صاع کے بدل ایک روزہ رکھنا ہوگا)۔

مِنَ الْمُنْجِیَاتِ کَلِمَۃُ الْعَدْلِ فِی الرِّضَا وَ السَّخَطِ۔ آدمی کو نجات دلوانے والی باتوں میں ایک یہ بھی ہے کہ رضامندی اور ناراضی دونوں حالتوں میں انصاف کی بات کہے (سچی بات)۔

اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَ بِالْعَدْلِ وَعَامَلْنَا بِمَا وَقَّہٗ۔
اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف کا حکم دیا اور ہم سے جو معاملہ کیا وہ عدل سے بڑھ کر ہے (یعنی فضل اور احسان ایک نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب رکھا اور برائی کا عذاب ایک ہی برائی کا وہ بھی اگر توبہ اور استغفار کرے تو معاف ہو جاتی ہے)۔

صَلّٰی فِیْہِ اِمَامٌ عَدْلٌ۔ اعتکاف اُس مسجد میں کرنا چاہئے جہاں ایک عادل امام نماز پڑھاتا ہو (تاکہ جماعت فوت نہ ہو)۔

مَنِ اعْتَدَلَ یَوْمًا فَھُوَ مَغْبُوْنٌ۔ جو شخص ایک دن کو دوسرے گذشتہ دن کے برابر رکھے (نیکی اور اعمالِ خیر میں ترقی نہ کرے) وہ نقصان میں پڑ گیا (مطلب یہ ہے کہ مومن کا ہر دن گذشتہ دن سے بہتر ہوتا جاتا ہے اور رات دن نیکیوں کو بڑھاتا جاتا ہے)۔

یَوْمُ الْاِعْتِدَالِ۔ سال میں دو دن ہیں جن میں رات اور دن برابر ہو جاتے ہیں۔

اِنَّا لَا نَعْدِلُ بِکِتَابِ اللّٰہِ وَ لَا سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ ہم اللہ کی کتاب یعنی قرآن اور پیغمبر کی سنت یعنی حدیث کے برابر کسی کو نہیں کرتے (خواہ کسی کا بھی قول یا فعل ہو قرآن اور حدیث کے خلاف محض لغو ہے اُس کو ہرگز ماننا نہ چاہئے تمام اماموں نے یہی وصیت کی ہے)۔

نَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَدِیْلَۃِ عِنْدَ الْمَوْتِ۔ مرتے وقت حق بات سے ڈگمگا جانے سے تیری پناہ چاہتے ہیں (مرتے وقت ایمان پر قائم رکھ)۔

قَبَالَۃٌ مُعْتَدِلَۃٌ بَیْنَ رَجُلَیْنِ۔ جو صلح نامہ دو آدمیوں میں قرار پائے لکھا ہوا موجود ہو)۔

شَھْرَانِ اِعْتَدَلَا لَا یَنْقُصَانِ۔ دو مہینے اگر تیس دن سے کم بھی ہوں (اُنتیس دن ہوں) جب بھی ثواب تیس ہی دن کا ملتا ہے (یعنی رمضان اور ذی الحجہ)۔

عَادِلٌ۔ وہ شخص جو کبیرہ گناہوں سے مجتنب ہو اسی طرح خسیس کاموں سے پرہیز کرتا ہو۔

عَدَمٌ۔ اِعْدَامٌ۔ نیست نابود ہونا، گم ہونا۔

عَدَامَۃٌ۔ احمق ہونا۔

اِعْدَامٌ۔ نیست نابود کرنا، روکنا، باز رکھنا نہ پانا، محتاج ہونا۔

اِنْعِدَامٌ۔ نیست نابود ہونا، نابود ہو جانا۔

عَدِیْمٌ۔ احمق، دیوانہ، محتاج۔

مُعْدِمٌ۔ محتاج۔

مَعْدُوْمٌ۔ جو موجود نہ ہو۔

ھُمْ مَعْبُوْدٌ لَھُمْ عَدَمٌ کَمَا مَعْبُوْدُ الْمُشْرِکِیْنَ صَنَمٌ۔ جہمیہ اور پچھلے اہل کلام کا معبود یعنی خدا عدم ہے جیسے مشرکوں کا معبود صنم ہے (مطلب یہ ہے کہ ان متکلمین اور جہمیہ نے پروردگار کی تنزیہ میں اپنے دل سے ایسی باتیں تراشیں کہ وہ معدوم کی طرح ہو گیا۔ مثلاً کہتے ہیں کہ نہ وہ اوپر ہے نہ نیچے نہ داہنے نہ بائیں نہ آگے نہ پیچھے نہ وہ کسی مکان میں ہے نہ کسی جہت میں نہ اس کی طرف اشارہ ہو سکتا

Marfat.com

ہے نہ وہ جو ہر ہے نہ عرض نہ جسم۔ معدوم کی یہی صفت ہے۔ برخلاف اس کے صحابہ اور تابعین اور سلف امت، اور تمام اہل سنت کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ پروردگار جہت فوق میں ہے ساتوں آسمانوں کے پرے اپنے عرش پر اور آسمان کی طرف اشارہ کر کے اُس کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں)۔

كَلَّآ اِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ۔ اللہ تعالیٰ ہرگز تم کو تباہ نہیں کرنے کا تم تو وہ چیز کماتے ہو جو محتاج کے پاس نہیں ہے کما کر اُس کو دیتے ہو (یعنی محتاجوں اور فقیروں سے سلوک کرتے ہو اُن کی مدد کرتے ہو اور لوگوں کا بوجھ (قرضہ وغیرہ) اپنے سر پر اٹھا لیتے ہو۔

مَنْ تُقْرِضْ غَيْرَ عَدِيْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ۔ کون شخص ایسے شخص کو قرض دیتا ہے جو نہ نادار ہے نہ کسی کا حق تلف کرنے والا ہے (بلکہ غنی اور مالدار ہے اور ہر ایک کا حق پورا پورا ادا کرتا ہے)۔

مَنْ بَاعَ عَبِيْدَ الْمُفْلِسِ اَوِ الْمُعْدِمِ۔ جو شخص محتاج یا نادار کے ہاتھ کوئی چیز بیچے (نادار سے مراد قلاش ہے یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ نہ ہو)۔

لَا يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ۔ مشک بیچنے والے سے تجھ نہ کچھ فائدہ تجھ کو ضرور ہوتا ہے (یا تو مشک خریدتا ہے یا کچھ خوشبو ہی سونگھتا ہے)۔

اَلْبَاطِلُ تَفْقِدُ سَاعِدًا مَّا۔ اللہ تعالیٰ اپنے تقدس اور لطافت کی وجہ سے نظروں سے پوشیدہ ہے نہ یہ کہ وہ معدوم ہے (وہ تو ایسا موجود ہے کہ سب چیزوں کا وجود اُسی کے وجود کا ایک سایہ ہے اگر وہ نہ ہوتا تو کوئی چیز نہ ہوتی)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعُدْمِ۔ تیری پناہ ناداری اور محتاجی سے۔

وَصُوْلٌ مُّعْدِمٌ خَيْرٌ مِّنْ جَافٍ مُّكْثِرٍ۔ لوگوں سے ملنسار ناطا جوڑنے والا گو محتاج ہو وہ اُس مالدار سے بہتر ہے جو جفا اور تعدی کرتا ہو (لوگوں کے ساتھ سختی اور بدخلقی سے پیش آتا ہو)۔

عَدْهَمٌ۔ ایک دواہے۔ بعضوں نے کہا دم الاخوین۔

عَدْمَاءُ۔ سفید زمین، یا سفید سرکی بکری۔

عَدْنٌ۔ یا عُدُوْنٌ۔ اقامت کرنا، وطن بنالینا، لازم کرنا، زمین میں کھا دینا، بگاڑنا، کھودنا۔

عَدَنٌ۔ سمندر کا ساحل، نہر کا کنارہ، سات برس کا زمانہ۔

اَقْطَعَهُ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ۔ اُن کو قبلیہ کی کانوں کا مقطعہ دیا (قبلیہ ایک مقام کا نام ہے فرع کے لواح میں مَعَادِن جمع ہے مَعْدِنٌ کی یعنی کان جس میں سے زمین کی مختلف چیزیں نکالی جاتی ہیں جیسے کوئلہ، گندھک، ابرک، سونا، چاندی، تانبا، لوہا، پارہ وغیرہ)۔

نَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسَاَلُوْنِيْ فَاَنَوْا نَعَمْ۔ تم مجھ سے عربوں کے خاندان پوچھتے ہو کہ کونسا خاندان بہتر ہے، انھوں نے کہا جی ہاں (یہاں معدن سے جدِ اعلیٰ مراد ہے جس پر عرب لوگ ایک دوسرے پر فخر کیا کرتے تھے)۔

اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا۔ لوگوں کی بھی کانیں ہوتی ہیں جیسے چاندی، سونے کی کانیں (کسی خاندان کے لوگ عمدہ شریف النفس اور بہادر ہوتے ہیں کسی خاندان کے بخیل اور نامرد) تو جو خاندان جاہلیت کے زمانہ میں بہتر شمار کے گئے جاتے تھے اسلام کے زمانہ میں بھی وہی بہتر ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں (اگر بے علم اور جاہل ہوں تو پھر خاندانی شرافت سے کچھ نہیں ہوتا ایک عالم ذلیل خاندان کا اُس جاہل سے کہیں بہتر ہے جس کا خاندان عالی ہو)۔

تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ۔ تم لوگوں کو کانوں

Marfat.com

کی طرح پاتے ہو اگر اصل شریف ہے تو شاخ بھی شریف ہوگی اگر اصل ناپاک اور ذلیل ہے تو شاخ بھی ویسی ہی ہوگی اگرچہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بزرگی تقویٰ اور پرہیزگاری سے ہے حسب ونسب کو وہ نہیں دیکھتا لیکن اگر تقویٰ اور پرہیزگاری کے ساتھ شرافت خاندانی بھی ہو تو سبحان اللہ نور علیٰ نور

عَدَنٌ۔ ایک مشہور شہر ہے جو یمن کا ساحل ہے۔

عَدَنُ اَبْیَنٌ۔ ایک شہر ہے یمن میں وہاں ابین نامی ایک شخص جاکر رہا تھا اُسی کے نام سے وہ شہر مشہور ہوگیا۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ۔ یعنی اقامت کے باغ ہمیشہ رہنے کے باغ۔

عَدْنَانُ۔ قریش کا جدِّ اعلیٰ تھا معدؔ کا باپ۔

عَدْوٌ۔ یَعْدُوْ یَعْدُوْا عَدْوًا۔ دوڑنا۔

عَدَوٌ اور عُدْوٌ اور عَدَاءٌ اور عُدْوَانٌ۔ اور عِدْوَانٌ اور عُدْوٰی۔ ظلم اور تعدی، زیادتی، پھیر دینا مشغول کرنا، کودنا، حملہ کرنا، تجاوز کرنا، چھوڑ دینا۔

تَعْدِیَۃٌ۔ اجازت دینا، افذکر کرنا، متعدی کرنا۔

مُعَادَاۃٌ۔ دشمنی کرنا، جھگڑنا۔

اِعْدَاءٌ۔ دوڑانا، ظلم کرنا۔

تَعْدِیْ۔ تجاوز کرنا، ظلم کرنا، ایک کی بیماری دوسرے کو لگنا۔

تَعَادِیْ۔ ایک دوسرے سے دشمنی رکھنا، دوڑ کی شرط لگانا، دور ہونا، ایک کی بیماری دوسرے کو ہونا، اختلاف ہونا۔

اِعْتِدَاءٌ۔ ظلم کرنا۔

اِسْتِعْدَاءٌ۔ فریاد کرنا، مدد چاہنا ظالم کے دفع کرنے کو۔

لَاعَدْوٰی وَلَاصَفَرَ۔ بیماری کی چھوت اور صفر مہینے کی نحوست یہ کوئی چیز نہیں ہے (عَدْوٰی اسم مصدر ہے اِعْدَاءٌ سے جیسے رَعْوٰی اور تَقْوٰی اِرْعَاءٌ اور اِتْقَاءٌ سے۔ عرب لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ خارش وغیرہ بعضی بیماریاں متعدی ہوتی ہیں۔ لیکن شریعت نے اُس کو باطل کیا۔ بیماری، بحکم الٰہی ہوتی ہے نہ کسی کی چھوت لگنے سے اور اُس کی تھلی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں خارشت یا چیچک یا طاعون یا ہیضہ بعضے آدمیوں کو ہوتا ہے اور بعضے اُس سے محفوظ رہتے ہیں)۔

فَمَنْ اَعْدَی الْبَعِیْرَ الْاَوَّلَ۔ (صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ریوڑ میں ایک اونٹ بیمار ہوتا ہے پھر اس کی بیماری دوسرے اونٹوں کو بھی لگ جاتی ہے آپ نے فرمایا پہلے تو کہو) پہلے اُونٹ کو کس نے بیمار کیا وہی دوسروں کو بھی بیمار کرتا ہے۔

رَضِیْنَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰی۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر راضی ہیں اُس کا سر افعہ کرنا نہیں چاہتے یا اُس میں کسی فریق پر کوئی ظلم نہیں ہے۔

لَایُعْدِیْ شَیْءٌ شَیْئًا۔ کوئی چیز دوسری چیز کو خراب نہیں کرتی اُس کی خرابی دوسرے میں منتقل نہیں ہوتی۔

مَاذِئْبَانِ عَادِیَانِ اَصَابَا فَرِیْسَۃً غَنَمٍ۔ دو بھیڑیے حملہ کرنے والے جو بکریاں کے ریوڑ میں جاکر گریں اتنا نقصان نہیں پہنچاتے۔

وَالسَّبُعُ الْعَادِیْ۔ حملہ کرنے والا درندہ (یعنی ظالم جو لوگوں کو پھاڑ کھاتا ہے یا جانوروں کو جیسے شیر، بھیڑیا، چیتا، بور، بچھو، سانپ وغیرہ)۔

اِنَّہٗ عَدَا عَلَیْہِ۔ اُس نے اُس پر زیادتی کی، اُس کا مال چرایا۔

عَدَای یَھُوْدِیٌّ۔ ایک یہودی نے ظلم کیا۔

کَتَبَ لِیَھُوْدِیٍّ تَیْمَاءَ اَنَّ لَھُمُ الذِّمَّۃَ وَعَلَیْھِمُ الْجِزْیَۃَ بِلَاعَدَاءٍ۔ تیماء کے یہودیوں کے باب میں آپ نے یہ لکھا کہ ان کی حفاظت ہمارے ذمہ ہے (یعنی وہ

Marfat.com

ہمارے امان میں ہیں (اور اُن پر جزیہ (ٹیکس) دینا لازم ہوگا لیکن بلاظلم اور زیادتی کے دنیا کے ایک مقام کا نام ہے)۔

اَلْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَةِ کَمَانِعِهَا۔ زکوٰۃ میں ظلم اور زیادتی کرنے والا زکوٰۃ نہ دینے والے کے برابر ہے۔ (یعنی گناہ میں اس کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ زکوٰۃ اُس کے مستحق کو نہ دے غیر مستحق کو دے۔ دوسرے یہ کہ زکوٰۃ کا تحصیلدار ظلم کرکے عمدہ اور بہترین مال زکوٰۃ میں لے لے اور اس ڈر سے صاحبِ مال سال آئندہ میں رویوش ہو جائے یا اپنا مال چھپا دے تو اسے تحصیلدار پر اتنا گناہ ہوگا جتنا زکوٰۃ نہ دینے والے پر کیونکہ وہ زکوٰۃ نہ دینے کا سبب پڑا)۔

سَیَکُوْنُ قَوْمٌ یَّعْتَدُوْنَ فِی الدُّعَاءِ۔ عنقریب کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو دُعا میں مبالغہ کریں گے (حد سے بڑھ جائیں گے طرح طرح کی دعائیں طول طویل نکالیں گے اور سنّت کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں پر اقتصار نہ کریں گے)۔

اِنَّهٗ اُتِیَ بِسَطِیْحَتَیْنِ فِیْهِمَا نَبِیْذٌ فَشَرِبَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَعَدَی عَنِ الْاُخْرٰی۔ حضرت عمرؓ کے پاس دو مشکیں کھجور کے شربت کی لائی گئیں۔ آپ نے ایک مشک میں سے کچھ پیا اور دوسری مشک کو چھوڑ دیا (اُس میں سے نہیں پیا) آپ کو شک ہوا شاید اُس کا شربت تیز ہو گیا ہوگا یا اور کوئی وجہ ہوگی۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَدِّ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ۔ یعنی اس کام کو چھوڑ دے)۔

اُهْدِیَ لَهٗ لَبَنٌ بِمَكَّةَ فَعَدَّاهُ۔ اُن کو دودھ تحفہ دیا گیا تو انھوں نے نہیں لیا (اُس کو واپس کر دیا)۔

لَا قَطْعَ عَلٰی عَادِیٍّ ظَهْرٍ۔ جو شخص کھلی اور نمایاں چیز کو اُچک لے (مثلاً کسی کی ٹوپی یا جوتا یا گلے کا طوق جس کو کوئی پہنے ہو) اُس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ ایک جگہ محفوظ نہیں ہے۔ اور قطع اُس مال کے چرانے میں ہوتا ہے جو کسی محفوظ جگہ رکھا گیا ہو)۔

اِنَّهٗ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدِ اخْتَلَسَ طَوْقًا فَلَمْ یَرَ قَطْعَهٗ وَقَالَ تِلْكَ عَادِیَةُ الظَّهْرِ۔ عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس ایک شخص کو لائے جس نے کسی کے گلے سے ایک طوق اُچک لیا تھا اُنھوں نے اُس کا ہاتھ نہیں کٹوایا اور کہنے لگے یہ تو کھلی چیز اُچک لینا ہے (اگر وہ طوق جیب میں ہوتا تو قطع واجب ہوتا۔ اسی طرح اگر کوئی جیب کاٹ کر روپیہ لے لے تو بھی اُس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ جیب کا مال محفوظ ہے نمایاں نہیں ہے)۔

اِنَّ السُّلْطَانَ دُوْعَةُ اِنٍ وَدُوْبَةُ اِنٍ۔ بادشاہ لوگ جلدی سے پھر جاتے ہیں رنجیدہ ہو جاتے ہیں اور ہر گھڑی اُن کی رائے بدلتی رہتی ہے (اس لئے بادشاہوں کا تقرب اندیشہ ناک ہے۔ عاقل آدمی کو اُس سے بچنا چاہئے)۔

عَرَفْتَنِیْ بِالْحِجَازِ وَاَنْكَرْتَنِیْ بِالْعِرَاقِ فَمَا عَدَا مِمَّا بَدَا۔ (حضرت علی رضؓ نے جنگِ جمل کے دن طلحہؓ سے فرمایا) تم نے حجاز (یعنی مدینہ) میں تو مجھ کو پہچانا (مجھ سے بیعت کی میری اطاعت قبول کی) اور عراق (یعنی بصرہ) میں آکر مجھ سے الگ ہو گئے تو پہلے جو بات تم سے ظاہر ہوئی تھی (بیعت اور اطاعت) اُس سے کس بات نے تم کو پھیر دیا (جواب مجھ سے لڑنے آئے یا کونسی بات تم نے میری ایسی دیکھی جس سے تم پھر گئے اور میری بیعت توڑ دی)۔

اَنَا لُقْمَانُ بْنُ عَادٍ لِعَادِیَةٍ وَّعَادٍ۔ میں لقمان بن عاد ہوں کئی لوگوں اور ایک شخص سب کے لئے ہوں (یعنی جماعت اور اکیلے دوکے سب کے لئے ہوں)۔

عَادِیَةٌ۔ دوڑنے والے گھوڑے (عَادِی الشَّیْءِ کا مفرد ہے)۔

فَخَرَجَتْ عَادِیَتُهُمْ۔ اُن کے دوڑنے والے نکلے

Marfat.com

(یعنی جو لوگ پاؤں سے اُن میں دوڑتے تھے)

اِنَّهٗ خَرَجَ وَقَدْ طَمَّ رَاْسَهٗ وَقَالَ اِنَّ نُخْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَاْسِيْ كَمَا تَرَوْنَ۔ حذیفہ بن یمانؓ باہر نکلے انہوں نے اپنا سر صاف کرا دیا تھا (بال منڈوا ڈالے تھے یا چٹ سے کتر ڈالے تھے) وہ کہنے لگے ہر بال کے تلے جنابت ہے (غسل میں ہر بال کے تلے پانی پہنچنا چاہیئے) اسی لئے تو میں اپنے سر کا دشمن ہو گیا جیسے تم دیکھ رہے ہو (سر کا دشمن ہو گیا یعنی سر پر بال نہیں رہنے دیتا۔ حضرت علیؓ بھی سر کے بال کترواتے تھے اور اسی لئے بال رکھنا اور سر منڈانا دونوں جائز ہیں مگر افضل یہ ہے کہ بال رکھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے حج کے بال نہیں منڈائے ہمیشہ آپ سر پر بال رکھتے تھے)۔

مَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا۔ جو شخص اللہ کے کسی ولی (دوست) سے دشمنی رکھے وہ گویا اللہ تعالیٰ سے لڑنے کے لئے بکلا (کیونکہ دوست کا دشمن بھی دشمن ہوتا ہے)۔

لَا يُعَادِيْهِ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ۔ مسلمانوں کے امام سے جو کوئی دشمنی کرے گا اللہ اس کو اوندھا گرائے گا جب تک کہ وہ نماز کا پابند رہے (اگر مسلمان بادشاہ نماز چھوڑ دے تب اس کی مخالفت اور عداوت جائز ہے۔ بعضوں نے دین سے تمام شریعت کے احکام مراد لئے ہیں تو مطلب یہ ہوگا کہ جو بادشاہ شریعت محمدی پر قائم اور اُس کا پیرو ہو اُس سے دشمنی رکھنے والا ہمیشہ ذلیل و خوار ہوگا)

لَا مَعَادَاةَ لِمَعَادِهَا۔ اگر وہ پھر لوٹ کر آئیں تو اُن کو اپسند نہ رہو۔

رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَرِيْعُ قَوْمَهٗ وَيُبَعِّثُ الْقَوْمَ الْعِدَاءَ۔ (ضبیب بن سلیمؓ کو جب حضرت عمرؓ نے حمص کی حکومت سے معزول کیا تو وہ کہنے لگے) اللہ عمر پر رحم کرے اپنی قوم والوں کو تو معزول کرتے ہیں اور اجنبی پردیسی لوگوں کو مامور کرتے ہیں (حضرت عمرؓ میں یہی تو خوبی تھی جس سے لوگ ہمیشہ راضی رہے۔ آپ نے اپنی ساری خلافت میں کسی اپنے رشتہ دار کو کوئی عہدہ نہیں دیا ہمیشہ آپ استحقاق اور لیاقت اور اہلیت کو دیکھتے نہ اپنی قوم والوں کی رعایت کرتے نہ دوسری قوم والوں سے تعصب رکھتے)۔

وَعِدَاهُ۔ اُن کے دشمن (عِدًا اور اَعْدَاء جمع ہے عَدُوٌّ کی بمعنے دشمن)۔

وَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ جَرَانِيْمُ وَتَعَادٍ۔ مسجد میں ٹیلے اور نیچے اور پست مقام تھے (یعنی وہاں کی سطح برابر نہ تھی کہیں نشیب تھا کہیں فراز)۔

لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطْتَ وَادِيًا لَهٗ عُدْوَانٌ۔ اگر تیرے پاس اونٹ ہوں اور تو ایک نالے میں اُترے جس کے دو کنارے ہوں۔

فَفَرَّ بُوْهَا اِلَى الْغَايَةِ فَصِيْبَ مِنْ اَبِلِهَا وَتَعَادُوْنِي الشَّجَرِ۔ پھر اُس کو میدان کے قریب لے بھاگیں وہاں جھاڑ کے درختوں میں سے کھائے۔ اور عُدْوَہ کو چرے عُدْوَہ ایک قسم کی جھاجی ہے جس کو اونٹ بہت مزے سے کھاتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِبِلٌ عَادِيَةٌ اور عَوَادِيْ (یعنی عمدہ چرنے والے اونٹ)

فَاِذَا شَجَرَةٌ عَادِيَةٌ۔ یکایک عاد کے وقت کا ایک درخت نظر آیا (یعنی بہت پرانے زمانہ کا۔ عرب لوگ کہتے ہیں جب کوئی پرانی چیز دیکھتے ہیں کہ یا عاد کے وقت کی ہے۔ عاد حضرت ہودؑ کی قوم تھی جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ جیسے ہندوستان کے لوگ پرانی چیز کو دیاسونس کے وقت کی کہتے ہیں)۔

لَمْ يَمْنَعْنَا قَدِيْمُ عِزِّنَا وَعَادِيُّ طَوْلِنَا عَلٰى قَوْمِكَ اَنْ خَلَطْنٰكُمْ بِاَنْفُسِنَا۔ (حضرت

Marfat.com

علیؓ نے معاویہ کو یہ خط لکھا اُس میں یہ مضمون تھا) ہماری پرانی عزت اور قدیم فضیلت نے ہم کو اس بات سے نہ روکا کہ ہم نے تمھاری قوم کو اپنے لوگوں سے ملا لیا (اور اپنے برابر سمجھا اُس احسان کا بدلہ یہ ہے کہ تم ہم ہی سے لڑنے اور مقابلہ کرنے کے لئے مستعد ہو۔ مطلب یہ ہے کہ بنی ہاشم کو قدیم سے بنی امیہ پر فضیلت اور بزرگی رہی ہے۔ اور جب فتح مکہ میں بنی ہاشم کو پورا غلبہ ہوا تھا تو اگر وہ چاہتے تو بنی امیہ کو بالکل فنا محو دیتے یا غلام اور ذلیل بنا کر رکھتے مگر بنی ہاشم نے تمھارے ساتھ یہ نہیں کیا بلکہ تم کو اپنے برابر عزت سے رکھا)

كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ (ابن عباسؓ نے کہا) تو نے بکواس جھوٹ ہے اللہ کا دشمن (یہ ابن عباسؓ نے غصہ کی حالت میں کہا اُس کے حقیقی معنے مراد نہیں ہیں۔ کیونکہ تو نے بکواس مسلمان عالم اور تابعی تھے اور کعب احبار صحابی کے ربیب تھے۔

لَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ۔ تو اللہ کے حکم کو ٹال نہیں سکتا جو اُس نے تیرے باب میں دیا ہے (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبیل کنایہ سے فرمایا۔ یعنی اللہ کا حکم یہ ہے کہ تو ہمارا جائے جہنم میں ڈالا جائے)۔

تَعَادَى بِهَا خَيْلُنَا۔ ہمارے گھوڑے وہاں دوڑ رہے تھے۔

اَلْمُتَبَانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مَا لَمْ يَعْتَدِ۔ دو شخص جو گالی گلوچ کریں تو گناہ اُس پر ہوگا جس نے ابتداء کی (پہلے گالی دی یا سخت کلامی کی) جب تک دوسرا زیادتی نہ کرے (بلکہ اسی قدر سخت کہے جتنا ابتدا کرنے والے نے کہا تھا اگر اُس سے زیادہ سخت لفظ کہے تو وہ بھی گنہگار ہوگا معلوم ہوا کہ جس شخص کو کوئی بُرا کہے اُس کو ویسا ہی جواب دینا درست ہے اگر خاموش رہے اور درگزر کرے تو ثواب ملے گا۔ مجمع البحار میں ہے کہ جواب دینا اس طرح درست ہے کہ اُس میں جھوٹ اور گالی اور اُس کے بزرگوں کی برائی نہ ہو مثلاً وہ اُس کو احمق کہے تو یہ اُس کو نادان یا بیوقوف کہے اگر وہ ماں باپ کی گالی دے یا اُس کے آباء واجداد کو بُرا کہے یا زنا کی تہمت لگائے تو اُس کو ویسی ہی گالی دینا درست نہیں ہے بلکہ حاکم وقت کے پاس فریاد کرے تاکہ اُس کو شرعی سزا دی جائے۔

عَدَى بِهٖ هُمَرَّاكَيْ يَتَرَدَّى۔ آپ کئی بار گر پڑنے کے لئے اُس سے آگے بڑھ گئے۔

فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى۔ آپ آگے نہیں بڑھے (یعنی فوراً ہی نماز پڑھی)۔

لَمْ يَعْدُ اَنْ فُتِحَتْ۔ اُسی وقت فتح ہوگیا۔

فَلَمْ يَعْدُ اَنْ رَاٰى النَّاسَ۔ کچھ آگے نہیں بڑھے تھے کہ لوگوں کو دیکھا۔

عُدْ وَاءً۔ سوکھی سخت زمین۔

فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ۔ معاویہ کے پاس اُس کے خلاف فریاد کی۔

كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا سَمِعَ حَدِيْثًا لَمْ يَعْدُهٗ وَلَمْ يَقْصُرْ دُوْنَهٗ۔ عبداللہ بن عمرؓ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سُن لیتے تو پورا پورا اُس پر عمل کرتے نہ اُس سے زیادہ کرتے نہ کم (اتباع سنت میں اُن کو بہت تشدد تھا یہاں تک کہ مکہ کے راستہ میں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی عبداللہ وہیں نماز پڑھتے تھے اُس کے قریب ایک مسجد بن گئی تھی لیکن عبداللہؓ اس مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے جس مقام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی وہیں پڑھتے تھے)۔

لَا تَعْدُوا الْمَنَازِلَ۔ جب موسم اچھا ہو دبائی اور چارہ وافر ہو) تو مقررمنزلوں سے آگے جانوروں کو نہ لے جاؤ (بلکہ جو منزل مقرر ہے وہیں ٹھہر جاؤ تاکہ جانور خوب

Marfat.com

چرے گھاس پیتے البتہ قحط کے دنوں میں خشک اور ویران مقاموں سے جلدی باہر ہو جاؤ)۔

لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَۃَ۔ نہ بیماری کی چھوت کوئی چیز ہے نہ بدشگونی۔

مَنْ عَدُوُّکُمْ قَالُوْا جِبْرِیْلُ عَدُوُّنَا۔ (یہودیوں سے پوچھا) تمہارا دشمن کون ہے؟ کہنے لگے جبرئیل فرشتہ ہمارا دشمن ہے۔

وَاِذَا کَانَ الْبَیْتُ عَدُوَّ اللّٰہِ۔ جب مُردہ اللہ کا دشمن ہو (یعنی کافر یا فاسق ہو)۔

مَنْ دَفَعَ عَنْ فَوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَادِیَۃً مَاءٍ اَوْ نَارٍ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ۔ جو شخص مسلمانوں پر سے کوئی ظلم پانی یا آگ کا دفع کرے (کسی کو ڈوبنے یا جلنے سے بچائے) پانی یا آگ کو کوئی ظالم روکے اور یہ اس کا ظلم دفع کرے، اس کے لئے بہشت واجب ہو گئی۔

رَفَعْتُ عَنْکَ عَادِیَتَہٗ۔ میں نے تجھ پر سے اس کا ظلم دور کیا۔

عدی بن کعب بن لوی بن غالب۔ حضرت عمرؓ کے دادا تھے۔ اسی لئے آپ کو عدوی کہتے ہیں۔

اِجْتَمَعَ الْعَدَوِیُّ وَالتَّیْمِیُّ۔ عمرؓ اور ابوبکرؓ اکٹھا ہو گئے۔

فَعَدَوْتُ عَلٰی طَلَبِ الدُّنْیَا (حضرت علیؓ نے معاویہ سے کہا) تم دنیا کی خواہش میں دوڑ پڑے (جو قرآن کی آیت کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ کی تاویل کرتے ہو اور حضرت عثمانؓ کے خون کے قصاص کا بہانہ کر کے لڑنے پر مستعد ہو کیونکہ عثمانؓ کے ولی تم نہیں ہو نہ تم کو دل سے قصاص کی فکر ہے بلکہ سرداری اور ریاست کے لئے یہ حیلہ تم نے نکالا ہے)۔

عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ۔ مشہور صحابی ہیں۔

جَاءَتِ امْرَءَۃٌ فَاسْتَعْدَتْ عَلٰی اَعْرَابِیٍّ۔ ایک عورت آئی اور ایک گنوار سے اپنی داد چاہی (اُس کو پکڑ کر قاضی کے پاس لے گئی)۔

اَتَتْہُ امْرَأَۃٌ فَاسْتَعْدَتْہُ عَلَی الْبِئْرِ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ایک عورت آئی اور ہوا سے اپنی داد چاہی (کیونکہ ہوا اُن کے تابع تھی)۔

اِنَّ امْرَءَۃً اَتَتْ عَلِیًّا فَاسْتَعْدَتْہُ عَلٰی اَخِیْھَا۔ ایک عورت حضرت علیؓ کے پاس آئی اور اپنے بھائی پر فریاد کی (اُس سے اپنی داد چاہی)۔

فَاسْتَعْدَتْھَا قُرَیْشٌ۔ قریش نے اُن سے فریاد کی۔

باب العین مع الذال

عَذْبٌ۔ پیاس کی شدت سے کھانا چھوڑ دینا، باز رہنا، ترک کرنا، روکنا۔

عَذْبٌ۔ کائی پانی پر آجانا، اُس میں کچرا کوڑا بہت ہونا۔

عَذُوْبَۃٌ۔ شیرینی۔

اِعْذَابٌ۔ باز رہنا، چھوڑ دینا، رکنا، صاف کرنا۔

اِعْتِذَابٌ۔ عمامہ کے دونوں سرے لٹکانا۔

تَعْذِیْبٌ۔ عذاب دینا۔

اِسْتِعْذَابٌ۔ پانی پلانا، شیریں پانا۔

عَذَابٌ۔ تکلیف، سختی، سزا۔

عَذْبٌ۔ پاکیزہ خوشگوار کھانا یا پانی۔

عَذْبٌ۔ کچرا یا کوڑا۔

عَذَابٌ عَذِیْبٌ۔ جو عذاب کبھی رفع نہ ہو۔

کَانَ یُسْتَعْذَبُ لَہُ الْمَاءُ مِنْ بُیُوْتِ السُّقْیَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سقیا کے گھروں میں سے شیریں پانی پلایا جاتا تھا (یعنی آپ کے پینے کے لئے وہاں سے پانی لایا جاتا تھا)۔ سُقْیَا ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے دو منزل پر وہاں کا پانی شیریں ہے اور مدینہ طیبہ کا پانی اُس وقت ململا

Marfat.com

ہوگا۔

اَلَیْسَ بِهٰذَا مَاءٌ یُسْتَعْذَبُ۔ کیا وہاں شیریں پانی نہیں ملتا۔

اِنَّهٗ خَرَجَ یَسْتَعْذِبُ الْمَاءَ۔ وہ شیریں پانی ڈھونڈتا ہوا نکلا۔

اَعْذَبُ ذَبَ جَانِبٌ مِنْهَا وَاحْلَوْ لٰی۔ (حضرت علی رضؓ نے دنیا کی مذمت میں فرمایا) اُس کا ایک طرف کا حصّہ تو شیریں اور میٹھا ہے (لیکن دوسری طرف تلخی اور کڑواہن ہے) درحقیقت دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اندراین کے پھل پر شکر کا غلاف چڑھا دے)۔

مَاءٌ عِذَابٌ یَا مَاءَةٌ عَذْبَةٌ یَا مُوَیَّهٗ عَذْبَهٗ۔ شیریں اور خوشگوار پانی۔

اَعْذَبُ اَفْوَاهًا۔ کنواری عورتیں شیریں دہن ہوتی ہیں۔

عُذَیْبٌ۔ بنی تمیم کے ملک میں ایک چشمہ کا نام ہے جو کوفہ سے ایک منزل پر واقع ہے۔

اَعْذِرُوْا عَنْ ذِکْرِ النِّسَاءِ اَنْفُسَکُمْ فَاِنَّ ذٰلِکُمْ یُکَبِّرُکُمْ عَنِ الْغَزْوِ۔ جہاد میں عورتوں کے ذکر سے اپنے آپ کو باز رکھو ایسا کرنے سے تمھاری ہمّت جہاد سے ٹوٹ جاتی ہے (عورتوں کی محبّت اور اُلفت میں جہاد سے منہ موڑتے ہو)۔

اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ۔ مُردے پر اُس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے (یعنی جب وہ رونے پیٹنے کی وصیت کر جائے جیسے عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے۔ بعضوں نے کہا یُعَذَّبُ کے معنے یہ ہیں کہ اُن کے رونے سے میت کا دل کڑھتا ہے اُس کو بھی رنج ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ اس حدیث کے راوی کو وہم ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کے باب میں یوں فرمایا تھا کہ اس کے گھر والے تو اُس پر رو رہے ہیں اور اُس کو عذاب ہو رہا ہے۔ بہرحال اگر کوئی شخص رونے پیٹنے کی وصیت نہ کرے لیکن خواہ مخواہ اُس کے عزیز اُس پر روئیں تو اُس شخص پر عذاب ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ لَاتَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور رونے سے مراد یہ ہے کہ چلّا چلّا کر میت کے اوصاف بیان کر کے روئے لیکن آہستہ رونا منع نہیں ہے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صاحبزادے ابراہیمؓ کی موت پر رو دیئے تھے)۔

اِنَّ اللّٰهَ یُعَذِّبُ مَنْ یُّعَذِّبُ النَّاسَ۔ جو کوئی (بلاوجہ شرعی) لوگوں کو ستائے گا اللہ بھی اُس کو ستائے گا (تکلیف دے گا)۔

مَامِنْ اِمْرَاَةٍ تَتَحَلّٰی ذَهَبًا اِلَّا عُذِّبَتْ۔ جو عورت سونے کا زیور پہنے گی اُس کو عذاب ہوگا (یہ حدیث اُس وقت کی ہے جب سونے کا زیور عورتوں کے لئے بھی درست نہ تھا۔ پھر آپ نے عورتوں کو اُس کی اجازت دی۔ بعضوں نے کہا مراد وہ عورت ہے جو زیور کی زکوٰۃ نہ دے لیکن زیور کی زکوٰۃ میں علماء کا اختلاف ہے)۔

حَتّٰی یُکَلَّمَ عَذِبَةَ سَوْطِهٖ۔ یہاں تک کہ اُس کے کوڑے کا پھندنا بھی اُس سے بات کرے گا (اُس کے گھر کا حال کہے گا یہ قیامت کے قریب ہوگا)۔

نَوْ اِنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ اَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَیْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ۔ اگر اللہ تعالیٰ سارے زمین اور آسمان والوں کو عذاب کرے تو بھی وہ ظالم نہ ہوگا (اس لئے کہ سب اُس کی ملک ہیں اور اپنی ملک میں تصرف کرنا ظلم نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ اُس کی نعمتوں کے مقابل بھلوں کے اچھے اعمال بھی کوئی چیز نہیں ہیں تو پورا بدل اپنی نعمتوں کا اگر تکلیف دے کر لے تب بھی ظلم نہ ہوگا۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور اللہ تعالیٰ ظلم کر سکتا ہے لیکن اُس نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔

Marfat.com

مَالَكَ وَلِعَذَارَى وَلِعَاهِنَّ۔ تجھ کو کنواری لڑکیوں اور اُن کے کھیل کود سے کیا کام۔

مُعِيدٌ أَيَّتَبَعِي سَقَطَ الْعُذَارَى۔ کنواری لڑکیوں کی سی خطائیں کرنا چاہتا ہے حالانکہ وہ تجربہ کار اور آزمودہ کار ہے۔

لَا يُسْتَبْرِئُ الْعُذْرَاءَ۔ کنواری عورت کے لئے (جو لونڈی بن کر آئے) استبراء ضروری نہیں (کیونکہ استبراء اس لئے ہوتا ہے کہ رحم کی صفائی معلوم ہو اور حمل کا گمان نہ رہے کنواری میں اس کی کیا ضرورت ہے۔ یہ شرع کا قول ہے اور دوسرے علماء کنواری میں بھی استبراء ضروری جانتے ہیں)۔

خَلَصَ مَا يَخْلُصُ إِلَى الْعُذْرَاءِ۔ اُس کو شریعت کا وہ علم پہنچا جو کنواری لڑکی کو پہنچتا ہے (یعنی پردے کی آڑ میں ہے)۔

لَقَدْ أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَى مَنْ بَلَغَ مِنَ الْعُمُرِ سِتِّينَ سَنَةً۔ اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کے لئے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا جس کو ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا دیا (اس عمر میں بھی اگر وہ گناہوں سے باز نہیں آیا اور تائب نہ ہوا تو اب اُس کو عذر کا کوئی محل نہیں رہا)۔

لَقَدْ أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَيْكَ۔ اللہ تعالیٰ نے تیرا عذر داجبی سمجھا (زندہ) اپنے کی وجہ سے جہاد نہیں کر سکتا تو جہاد کی فرضیت تجھ سے ساقط ہے اور تو اُس کے ترک میں گنہگار نہیں ہے)۔

لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ لوگ اس وقت تک تباہ نہ ہوں گے جب تک اللہ تعالیٰ کے عذاب اُتارنے کا عذر قائم نہ کر لیں گے (یعنی گناہوں کی کثرت کی وجہ سے جب تک عذاب کے مستوجب نہ ہو جائیں گے اُس وقت تک وہ ہلاک نہ ہوں گے۔ عرب لوگ کہتے ہیں أَعْذَرَ مِنْ نَفْسِهِ۔ یعنی اپنے نفس پر دوسرے کو قوت دی، اپنے اوپر مسلط کر لیا۔ ایک روایت میں يَعْذِرُوا بہ فتح یا سے مطلب وہی ہے)۔

اِسْتَعْذَرَ أَبَا بَكْرٍ مِنْ عَائِشَةَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضؓ سے حضرت عائشہ رضؓ کو تنبیہ کرنے کے لئے معذرت چاہی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی امر پر حضرت عائشہ رضؓ پر عتاب کیا اور حضرت ابوبکر رضؓ سے یہ کہا کہ اگر میں عائشہ رضؓ کی تادیب کروں اور مجھ کو معذور رکھنا)۔

فَاسْتَعْذَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ أُبَيٍّ وَقَالَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَعْدٌ أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی منافق کے باب میں فرمایا کون مجھ کو اُبی کے بیٹے کو سزا دینے میں معذور رکھتا ہے میرا عذر قبول کرتا ہے اُس نے میری نسبت ایسی ایسی باتیں کہی ہیں (میری پاک دامن بیوی کو تہمت لگائی ہے) یہ سُن کر سعد بن معاذ رضؓ نے کہا میں آپ کا عذر قبول کرتا ہوں (اور ایسے منافقوں کو سزا دینے کے لئے آپ کی مدد کو حاضر ہوں)۔

مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ مُعَاوِيَةَ أَنَا أَجْزِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُعْذِرُنِي عَنْ رَأْيِهِ۔ ابوالدرداءؓ (صحابی جلیل القدر) نے کہا معاویہ کے باب میں کون میرا عذر قبول کرتا ہے (اگر میں اُس کو بُرا کہوں تو کون مجھ کو معذور رکھتا ہے) میں تو اُس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور وہ مجھ سے اپنی رائے بیان کرتا ہے۔

عَذِيرَكَ مِنْ خَلِيلِكَ مِنْ مُرَادٍ۔ (حضرت علیؓ نے ابن ملجم کو دیکھ کر فرمایا) مراد قبیلے سے کوئی اپنا دوست جو تیری طرف سے عذر کرے کہ اگر آپ پر یہ جان گئے کہ یہی مجھ کو قتل کرے گا۔ ابن ملجم مراد قبیلے کا ایک شخص

Marfat.com

تھا)۔

عَذَرْتُكَ غَيْرَ مُعْتَذِرٍ۔ میں نے تجھ کو بغیر عذر کرنے کے معذور رکھا (یعنی عذر کرنے کی حاجت نہیں میں یوں ہی تجھ کو معذور رکھتا ہوں)۔

إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلْيَأْكُلِ الرَّجُلُ مِمَّا عِنْدَهُ وَلَا يَرْفَعْ يَدَهُ وَإِنْ شَبِعَ وَلْيَعْذِرْ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُخْجِلُ جَلِيسَهُ۔ جب دسترخوان بچھایا جائے تو آدمی کو چاہیئے کہ اپنے نزدیک سے کھائے (دوسروں کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے)، اور گو اس کا پیٹ بھر جائے مگر اپنا ہاتھ کھانے سے نہ اُٹھائے (کچھ نہ کچھ کھاتا رہے) کھانے میں مبالغہ کرتا رہے۔ کیونکہ پہلے اُٹھ جانے اور ہاتھ کھینچ لینے سے اُس کے ساتھی کو شرمندگی ہوتی ہے (اور پیٹ بھرنے سے پہلے وہ شرم کے مارے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اس خیال سے کہ لوگ اُس کو کھاؤ پیٹو) نہ سمجھیں۔ دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تو سب سے آخر میں اُٹھتے۔ ایک روایت میں وَلْيُعَذِّرْ ہے یعنی کھانے میں تقصیر کرے خود کم کم کھائے۔ تاکہ دوسرے لوگوں کے لئے کھانا کم نہ پڑے اور لوگوں کو ایسا دکھلائے کہ خوب کھا رہا ہے۔ بعضوں نے کہا وَلْيُعَذِّرْ کا مطلب یہ ہے کہ اگر پہلے اُٹھ جائے تو اپنا عذر بیان کر دے (کہ مجھ کو اس وقت بھوک نہ تھی یا یہ میرا وقت نہ تھا یا میں کھانا کھا چکا تھا آپ لوگ اچھی طرح کھائیں۔ اس سے یہ غرض ہے کہ دوسروں کو شرمندگی نہ ہو)۔

جَاءَ نَاسٌ بِطَعَامٍ حَبَشٍ فَكُنَّا نُعَذِّرُ۔ ایک دفعہ کچھ حبشی کھانا لے کر آئے تو ہم اس کے کھانے میں تامل کرتے تھے (تھوڑا تھوڑا بار بار کچھ کر کھاتے تھے)۔

كَانُوا إِذَا عَمِلَ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي نَهَوْهُ نَهْيًا عَذِيرًا۔ بنی اسرائیل میں جب کوئی گناہ کرتا تو اس کو بے پروا ہی کے ساتھ منع کرتے (زور سے منع نہ کرتے اُس میں مبالغہ نہ کرتے)۔

وَتَعَاطَى مَا نُهِيتُ عَنْهُ تَعْذِيرًا۔ جس کام سے تو نے ذرا بھی منع کیا تھا اُس کو کیا۔

إِنَّهُ كَانَ يَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ۔ آپؐ اپنی بیماری میں سختی اُٹھاتے تھے یا عذر ڈھونڈھتے تھے (یعنی حضرت عائشہؓ کے پاس چلے جانے کے لئے ایک عذر چاہتے تھے۔ ایک روایت میں يَتَعَذَّرُ ہے یعنی آپؐ دریافت کرتے تھے کہ عائشہؓ کے پاس جانے کی کب باری آئے گی۔ آخر آپ نے دوسری بیویوں سے بیماری ہی حضرت عائشہؓ کے پاس رہنے کی اجازت لی اور وفات تک انہی کے پاس رہے وہیں وفات پائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

لَمْ يَبْقَ لَهُمْ عَاذِرٌ۔ ان کا کوئی بہانہ گار باقی نہ رہا۔

رَأَى صَبِيًّا أُعْلِقَ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ۔ ایک بچہ کو دیکھا جس کا حلق دبا یا گیا تھا عُذْرَة کی بیماری سے۔ (عُذْرَة ایک درد ہے جو بچہ کے حلق میں کثرتِ خون کی وجہ سے ہو جاتا ہے اکثر یہ بیماری اس وقت ہوتی ہے جب عذرہ ستارے نکلتے ہیں یعنی وسط گرما میں اور پانچ ستارے ہیں شعریٰ شارہ کے تابع۔ بعضوں نے کہا عذرہ وہ زخم ہے جو ناک اور حلق کے درمیان بچوں کو ہو جاتا ہے۔ عرضِ عرب کی عورتیں اُس کا علاج اس طرح کرتی تھیں کہ حلق میں اُنگلی ڈال کر اُس کو دبا تیں یا ایک چیتھڑے کو خوب بٹ کر سخت کر کے بچہ کی ناک میں گھسیڑتیں وہ اس زخم تک پہنچ کر کالا لاخون بہا دیتا جب بچہ اچھا ہو جاتا اس کو عُذَیر کہتے۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَذَرَتِ الصَّبِيَّ یعنی بچہ کا حلق دبا یا عذرہ کی بیماری میں)۔

لِلْفَقِيرِ أَرْبَعُ عَلَامَاتٍ مِنْ عِذَارِ حَسَنٍ عَلَى خَدِّ قَمَرٍ۔ محتاجی مؤمن کے لئے اس سے زیادہ زینت دینے والی ہے جیسے گام کے دونوں خوبصورت تلے

Marfat.com

گھوڑے کے رخسار اور زینت دیتے ہیں (اصل میں عِذَارَان گھوڑے کے رخسار جیسے انسان کے رخساروں کو عَارِضَیْن کہتے ہیں پھر اُن تمموں کو کہتے لگے جو رخساروں پر دونوں طرف ہوتے ہیں)۔

فَاخْرُجْ إِلَيْهِمَا يَكْبِسُ الْإِزَارَ شَدِيدًا الْعِذَارَ (عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا میں نے تجھ کو دونوں عراقوں یعنی عراق عجم اور عراق عرب کا حاکم مقرر کیا) تو جلد مستعد ہو کر مضبوط ارادے کے ساتھ ان ملکوں کو روانہ ہو۔ (شَدِيدُ الْعِذَارِ کہتے ہیں اُس کو جس کا عزم اور ارادہ قوی ہو جیسے خَلِيعُ الْعِذَارِ اس کے خلاف کو)۔

خَلَعَ عِذَارَهُ۔ اس نے لگام نکال ڈالی (یعنی باغی اور سرکش ہو گیا اطاعت سے نکل گیا)۔

أَلَيْهُودُ أَنْتُنُ خَلْقِ اللهِ عِذَرَةً۔ یہودی لوگ اللہ کی ساری مخلوقات میں اپنے گھروں کے صحن کو ناپاک رکھنے میں (صفائی کا خیال نہیں رکھتے اُن کے گھروں میں جا بجا کوڑا کچرا پڑا رہتا ہے۔ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ اپنے مکان کے صحنوں کو بھاڑ سے جھوڑ کر صاف پاک رکھو اور یہودیوں کی طرح میلا کچیلا ناپاک مت رکھو)۔

إِنَّ اللهَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ فَنَظِّفُوا عَذِرَاتِكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ۔ دیکھو اللہ تعالیٰ ستھرا اور پاک ہے اور ستھرائی کو پسند کرتا ہے اپنے مکان کے صحنوں اور اطراف کو پاک صاف رکھو اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو (جیسے وہ اپنے مکانوں کو گندہ اور ناپاک رکھتے ہیں تم گندہ اور ناپاک نہ رکھو)۔

هٰذِهِ عِذَارُكَ بِعَذِرَاتِ حَرَمِكَ۔ یہ تیرے بندے ہیں جو تیرے حرم کے اطراف میں جمع ہیں۔

عَاتِبْ قَوْمًا قَالَ مَا لَكُمْ لَا تَنَظَّفُونَ عَذِرَاتِكُمْ۔ حضرت علیؓ کچھ لوگوں پر غصہ ہوئے فرمایا تم کو کیا ہو گیا ہے اپنے آنگنوں کو صاف پاک نہیں رکھتے۔

إِنَّهُ لَكَرِهَ السُّلْتَ الَّذِي يُزْرَعُ بِالْعَذِرَةِ۔ عبداللہ بن عمرؓ نے اُس جَو کا کھانا مکروہ سمجھا جو آدمی کے پائخانہ کو ملا کر بویا جاتا ہے (اصل میں عَذِرَہ مکان کے صحن اور گوشہ کو کہتے ہیں مگر چونکہ عرب لوگ پائخانہ صحن میں ڈال دیا کرتے اس لئے اس کو بھی عَذِرَہ کہنے لگے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے جو ایسے اناج کو مکروہ سمجھا جس کو آدمی کے پائخانہ کی کھاد دی جائے تو یہ کراہت تنزیہی اور احتیاطی ہے ورنہ اکثر کھیتوں اور باغوں اور پھلوں میں یہی کھاد دی جاتی ہے بلکہ خربوزوں کے بیجوں میں تو تازہ تازہ پائخانہ آدمی کا ملا کر اُن کو بوتے ہیں)۔

يُلْقَى فِيهِ عَذِرُ النَّاسِ۔ بضاعہ کے کنوئیں میں تو لوگوں کا پائخانہ ڈالا جاتا ہے (یعنی ہوا سے اُڑ کر اُس میں گر پڑتا ہے یا منافق لوگ ڈال جاتے ہوں گے)۔

فَأَمَّا مَنْ حَبَسَهُ عُذْرٌ۔ جس کو کسی عذر (بیماری) وغیرہ نے روک دیا ہو (ایک روایت میں عَدُوٌّ ہے۔ یعنی دشمن نے روک دیا ہو)۔

مِمَّنْ عَذَرَهُمُ اللهُ۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے معذور رکھا۔

لَا أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ۔ اللہ سے زیادہ کسی کو عذر کرنا معاف چاہنا پسند نہیں ہے (اُس کو یہ بہت اچھا معلوم ہوتا ہے کہ بندہ اُس کی درگاہ میں معذرت کرے اپنی تقصیرات کی معافی چاہے۔ بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ عذر کا رفع کرنا اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں ہے۔ اس نے بغیر بھیجے کر کتابیں اُتار کر بندوں کا عذر رفع کر دیا۔ اب اُن کو قیامت کے دن کوئی عذر کرنے کا موقع نہ رہا کہ ہم کو تیرا حکم نہیں پہنچا تھا)۔

لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اللہ تعالیٰ نے جب میرا عذر اُتارا (یعنی میری برأت کی آیتیں سورۂ

Marfat.com

نور ہیں)۔

عَذَرَ مِنْ نَفْسِہٖ۔ اپنے نفس کی طرف سے عذر کیا۔

عَذَرَ اور اَعْذَرَ ایسا گناہ کیا جس کے بدلے سزا کا مستحق ہوا۔

عُذْرَۃ عورت کی شہادت (گواہی)، بکارت کے باب میں درست ہے (یعنی کسی عورت کا کنوارا پن ثابت کرنے کے لئے)۔

دُفِنَ فِی الْحِجْرِ مِمَّا یَلِی الرُّکْنَ الثَّانِیَ عَشَرَ لِاُمِّ بَنَاتِ اِسْمَاعِیْلَ۔ حطیم میں کعبہ کے تیسرے کونے کے قریب حضرت اسماعیلؑ کی کنواری بیٹیاں دفن ہیں (اور خود حطیم میں کئی پیغمبر دفن ہیں لیکن چونکہ اُن کی قبریں نمایاں نہیں ہیں اس لئے وہاں نماز پڑھنے میں قباحت نہیں)۔

فَاَشْرَفَ لَھَا عَذَارَی الْمَدِیْنَۃِ وَاَشْرَفَ الْمَسْجِدُ بِضَوْئِھَا۔ جب حضرت شہر بانو (یزدجرد شاہ ایران کی بیٹی) مدینہ میں داخل ہوئیں تو مدینہ کی کنواری لڑکیاں ان کو دیکھنے کے لئے اوپر آگئیں اور مسجد اُن کی روشنی سے چمکنے لگی (یہ مبالغہ ہے یعنی بہت خوبصورت اور گوری تھیں)۔

تُشَدُّ الْحَنْظَۃُ عَلَی الْفَیْصِ بِحَبَالِ الْعَذِرَۃِ وَالْفَرْجِ حَتّٰی لَا یَظْھَرَ مِنْہُ شَیْءٌ۔ کھجور کٹوا دیتے وقت) ایک چھیتڑا یا ٹخانہ اور شرمگاہ کے برابر کس دیا جائے تاکہ اُس میں سے کچھ کھل نہ جائے)۔

عِذَارُ اللِّحْیَۃِ۔ داڑھی کا وہ کنارہ جو رخسار اور کنپٹی سے ملتا ہے۔

قَبَّحَہُ اللّٰہُ قَتَلَ عَنِّیْ عِذَارَ عُذْرَۃٍ۔ اللہ تعالیٰ شیطان کو تباہ کرے اُس نے اپنے عذر کا گال موڑ لیا (مجھ سے گناہ کرا کر آپ چل دیا الگ ہو گیا)۔

اِخْتَصَّ اللّٰہُ خَشْیَۃً لَیْسَتْ بِتَعْذِیْرٍ۔ اللہ سے ایسا ڈر کہ عذر خواہی کی ضرورت نہ پڑے (یعنی گناہ سے باز رہ اللہ سے ڈر کر یہ نہیں کہ گناہ کر کے پھر عذر کرے)۔

اَعْذَرَ مَنْ اَنْذَرَ۔ جو شخص کسی کو ڈرائے دھمکے کام سے خوف دلائے، اُس نے اپنا عذر پورا کر دیا۔

اَکَلْنَا مَعَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ فَجَعَلْنَا نَتَعَذَّرُ۔ ہم نے امام ابوعبداللہ کے ساتھ کھانا کھایا تو ہم تھوڑا تھوڑا کھانے لگے۔

فَجَعَلُوْا یُعَذِّرُوْنَ۔ تھوڑا تھوڑا کھانے لگے۔ (بعضوں نے **یُعَذِّرُوْنَ** اور بعضوں نے **یُعَذِّرُوْنَ** روایت کیا ہے معنے وہی ہیں، بعضوں نے کہا **تَعَذُّر** کے معنے یہ ہیں کہ ہم کھانے میں مبالغہ کرنے لگے یعنی خوب کھانے لگے)۔

عَذْرٌ۔ جماع کے وقت گوز لگانا، یا دخول سے پہلے منزل ہو جانا۔

عَذْقٌ۔ کھانا۔ (جیسے **تَعَذَّقْتُ** ہے)۔

مَا زِلْتُ عَاذِقًا مُنْذُ الْیَوْمِ۔ میں نے آج کچھ نہیں کھایا۔

سَمٌّ عُذَافٌ۔ زہر قاتل۔

عُذَافِرٌ۔ بڑا مضبوط اونٹ، اور شیر۔

تَعَذَّفَ۔ عقد ہونا۔

وَلَنْ تَبْلُغَھَا اِلَّا عُذَافِرَۃٌ۔ وہاں تک نہیں پہنچے گی سوائے مضبوط اونٹنی۔ (یعنی تیز ساڈنی)۔

عَذَقٌ۔ گ دینا، پھل نمودار ہونا، بچے کا ختنہ، بُری بات کی تہمت لگانا، نشان کرنا، منسوب کرنا، دھکیلنا، گھر لینا۔

تَعَذَّبَ۔ یعنے **عَذَقٌ** ہے۔ **عَذَقٌ** کھجور کا درخت (جیسے **عِذْقٌ** اس کی ایک ڈالی، یا انگور کا خوشہ)۔

کَرُمَّۃٍ مِنْ عَذَقٍ مُدَلَّلٍ فِی الْجَنَّۃِ لِاَبِی الدَّحْدَاحِ۔ ابوالدحداح کے لئے بہشت میں کتنے کھجور کے درخت ہیں جن کا میوہ آسانی سے توڑا جا سکتا ہے۔ **عَذَقٌ** کی جمع **اَعْذُقٌ** اور **عِذَاقٌ** ہے اور **عِذْقٌ** کی **اَعْذَاقٌ** اور

Marfat.com

عَذُوْقٌ ہے۔

عِذْقٌ۔ ذہن، ذکی۔

فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُمِّیْ عِذَاقَھَا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ماں کو اُس کے کھجور کے درخت واپس کر دیئے۔

لَا تَقْطَعْ فِیْ عِذْقٍ مُّعَلَّقٍ۔ جو کھجور درخت پر لگی ہو اُس کے ٹُرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

لَاَوَّلُ الَّذِیْ اَخْرَجَ الْعِذْقَ مِنَ الْجَرِیْمَۃِ۔ قسم اسکی جس نے کھجور کا درخت گٹھلی میں سے اُگایا۔

اَنَا عُذَیْقُھَا الْمُرَجَّبُ۔ میں اُس کا وہ درخت ہوں جس کو اُڑا، نا دیا گیا ہے (یہ حباب بن منذر نے سقیفہ میں کہا یعنی خلافت کے مسئلہ کا میں سب سے اچھی طرح فیصلہ کرنے والا ہوں۔ مُرَجَّبٌ۔ وہ درخت جس کو گرپڑنے کے ڈر سے ٹیکا دیا گیا ہو)

عَذْقٌ۔ بنی امیہ بن زید کا ایک محلہ نخلہ مدینہ میں۔

عَذْقُ بْنُ زَیْدٍ۔ ایک قسم کی خراب کھجور ہے۔

کَانَ لَھَا عَذْقٌ۔ اُس کا ایک باغ نخلا کھجور کا۔

فَجَاءَ بِعِذْقٍ۔ وہ کھجور کی ایک ڈالی لے کر آیا۔

حَتّٰی فِی الْعِذْقِ۔ یہاں تک کہ کھجور کے درخت میں بھی

اَعْطَتْ عِذَاقًا۔ کھجور کے درخت دیئے۔

فَجَاءَ لَھُمْ بِعِذْقٍ۔ پھر وہ کھجور کی ایک ڈالی لے کر آیا۔

فِیْ حَائِطِیْ عَذْقٌ لِفُلَانٍ۔ میرے باغ میں فلاں شخص کا ایک درخت ہے کھجور کا۔

اِنْ دَعَوْتُ لِھٰذَا الْعِذْقِ۔ اگر میں اس ڈالی کو بلاؤں۔

قَدْ اَذَانِیْ مَکَانُ عَذْقِہٖ۔ اُس کا ایک درخت میرے باغ میں ہونا مجھ کو تکلیف دیتا ہے۔

(وقت بے وقت وہ میرے باغ میں گھس آتا ہے)۔

اَسْفَلُہٗ لِمُعْذَقٍ۔ اُس کے نیچے کا حصہ پھلدار ہے۔

وَاَعْذَقَ اِذْخِرُھَا۔ اُس کی گھاس میں بیج نکل آئے یا پھول نکل آئے۔

عَذْقَانِۃٌ۔ بدزبان عورت۔

عَذُقٌ یُظِلُّہٗ۔ کھجور کا درخت جو اُس پر سایہ کرے۔

مَا قَامَ لِیْ عَذْقٌ بِیَثْرِبَ۔ مدینہ میں میرا ایک درخت بھی کھجور کا نہیں ہے۔

طِیْبُ عَذْقٍ۔ تیز خوشبو۔

اِعْتَذَقَ۔ نشان کرنا، خاص کرنا۔

عَذْلٌ۔ ملامت کرنا۔

تَعْذِلُ اور اِعْتَذَلَ۔ ملامت قبول کرنا، اپنے آپ کو ملامت کرنا۔

عَاذِلٌ۔ ملامت کرنے والا۔ (اُس کی جمع عُذُلٌ اور عُذَّلٌ اور عَذَلَۃٌ ہے۔ عَوَاذِلُ عَاذِلَۃٌ مؤنث کی جمع ہے)۔

ذٰلِکَ الْعَاذِلُ یَعْذُوْہُ۔ (ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ استحاضہ کی بیماری کیا ہے انھوں نے کہا) یہ عاذل کی رگ ہے جو بہتی ہے (عاذل وہ رگ جس میں سے استحاضہ کا خون آتا ہے۔ ایک روایت میں عَاذِرٌ ہے۔ عَاذِرَۃ کہتے ہیں اُس عورت کو جس کو استحاضہ ہو)۔

عَذَلَہٗ۔ بہت ملامت کرنے والا۔

مُعْذَلٌ۔ وہ مرد جس کو بے انتہا سخاوت پر ملامت کریں۔

عَذَمَہٗ۔ کاٹنا، سختی سے کھانا، دفع کرنا، ملامت کرنا

عَذْمٌ۔ گالی دینا، مذمت کرنا۔

ھِیَ تَعْذِمُ زَوْجَھَا۔ وہ اپنے خاوند کو اُس وقت گالی دیتی ہے جب وہ اُس کے دُبر میں وطی کرنا چاہتا ہے

Marfat.com

یعنی پیچھے کی جانب۔
اِنَّ رَجُلاً کَانَ یَرَانِیْ فَلَا یَمُرُّ بِقَوْمٍ اِلَّا عَدَّ مُوْءَۃً۔ ایک شخص ریا کار تھا وہ جب لوگوں پر گزرتا تو اُس کو بُرا کہنے (مکار اور فریبی بتلاتے)
کَالثَّابِ الضَّرُوْسِ تَعْدِمُ یَفِیْهَا وَتَخُطُّ بِیَدِهَا۔ کاٹنے والے دانت کی طرح کاٹتی ہے اور ہاتھ مارتی ہے۔
فَاَقْبَلَ عَلَیَّ اَبِیْ فَعَدَّمَنِیْ وَعَضَّنِیْ بِلِسَانِہٖ۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں) میرے والد میرے پاس آئے مجھ کو ملامت کی مجھ پر زبان چلائی (بُرا بھلا کہا)۔
عَدْوٌ۔ خوش ہونا۔
عَذَاۃٌ اور عَذِیَّۃٌ۔ خوش ہونا، زمین جو پانی سے دور ہو، وہاں بخار کا مادہ نہ ہو۔
اِنْ کُنْتَ لَا بُدَّ نَازِلًا بِالْبُصْرَۃِ فَانْزِلْ عَلَی عَدَاوَتِهَا وَلَا تَنْزِلْ سُرَّتَهَا۔ اگر تو بصرے میں ہی خواہ مخواہ اُترنا چاہے تو پانی سے دور خوش ہوا مقاموں میں اُترا اُس کی ناف میں مت اُتر (ہمیشہ ناف شہر اور بستیوں بیچ آبادی کی ہوا خراب ہوتی ہے)۔
اَرْضٌ عَذِیَّۃٌ۔ خوش ہوا زمین۔
عَدِیٌّ۔ وہ کھیتی جو صرف بارش کے پانی سے تیار ہو

باب العین مع الراء

عَرْبٌ۔ کھانا۔
عَرَبٌ۔ بگڑ جانا، سڑ جانا، زخم کا نشان رہ جانا، خوش ہونا، ورم کرنا، پیپ پڑ جانا، پانی بہت ہونا۔
عُرُوْبَۃٌ اور عُرُوْبِیَّۃٌ۔ خالص عربی ہونا، غلطی نہ کرنا، عربی میں بات کرنا فصاحت کے ساتھ۔
تَعْرِیْبٌ۔ فحش کلامی، بیہودہ دینا، غلطی سے پاک کرنا عربی بنانا، رد کرنا، قبیح کرنا، بات کرنا، صاف پانی بہت پینا، عربی کمان رکھنا۔
اِعْرَابٌ۔ ظاہر کرنا، کھول دینا، دوڑانا، گھوڑے کا ہنہنانا، اچھا کرنا، درست کرنا، عربی رنگ کا بچہ پیدا ہونا، کلام میں غلطی نہ کرنا، فحش بکنا، فحش سے پھیر دینا، جماع کرنا یا جماع کا اشارہ کرنا، بیجا نہ دینا، عربی عورت سے نکاح کرنا، فصاحت سے بیان کرنا، عربی بنانا، حروف پر زیر زبر پیش دینا۔
تَعَرُّبٌ۔ جنگل میں رہنا، عربوں کی عادت اختیار کرنا۔
اِسْتِعْرَابٌ۔ عربوں میں شریک ہو جانا، فحش بکنا، زنا کی خواہش کرنا۔
عَرَبٌ عَارِبَۃٌ۔ خالص عربی لوگ، یا جو عرب بعرب بن قحطان کی زبان بولتے تھے۔
عَرَبٌ بَائِدَۃٌ۔ یعرب بن قحطان سے پہلے کے عرب۔
اَلثَّیِّبُ یُعْرِبُ عَنْهَا لِسَانُهَا۔ (اور ایک روایت میں یُعَرِّبُ ہے۔ ابو عبید نے کہا یہی صحیح ہے یعنی شوہر دیدہ عورت کی طرف سے خود اُس کی زبان اس کی طرف سے بات کرے گی (مطلب یہ ہے کہ اس کو ولی کی ضرورت نہ ہوگی یا کنواری کی طرح اُس کا سکوت کافی نہیں ہے بلکہ زبان سے قبول اور رضامندی ظاہر کرنی چاہیئے)۔
اَلثَّیِّبُ تُعْرِبُ عَنْ نَفْسِهَا۔ شوہر دیدہ عورت خود اپنی طرف سے بات کرے۔
فَاِنَّمَا کَانَ یُعْرِبُ عَمَّا فِیْ قَلْبِہٖ لِسَانُہٗ۔ اُس کے دل میں جو تھا اُس کی زبان اُس کو ظاہر کر رہی ہے۔
کَانُوْا یَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ یُّلَقِّنُوْا الصَّبِیَّ حِیْنَ یُعَرِّبُ اَنْ یُّقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔ صحابہ لوگ اس امر کو بہتر جانتے تھے کہ جب بچہ کی زبان کھلے (وہ بات کرنے لگے) تو سات بار اس سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہلوائیں۔ (اس کلمۂ پاک کی برکت سے اُمید ہے کہ وہ اسلام پر قائم رہے گا اُس کا خاتمہ بخیر ہوگا۔

Marfat.com

مَا لَكُمْ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يُحَرِّقُ أَعْرَاضَ النَّاسِ أَنْ لَا تُعَرِّبُوا عَلَيْهِ۔ تم کو کیا ہو گیا ہے جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ لوگوں کی بے آبروئی کرتا ہے۔ اُن کی آبرو اور عزت پر ناحق حملہ کیا کرتا ہے، تو اُس کا روکیوں نہیں کرتے اُس کے کلام کو باطل کیوں نہیں کرتے یا اُس کو ایسی باتیں کرنے سے منع کیوں نہیں کرتے یا اُس کو بُرا اور فحش گو کیوں نہیں قرار دیتے)۔

إِنَّ ابْنَ أَخِي عَرِبَ بَطْنُهُ۔ میرے بھتیجے کا پیٹ بگڑ گیا ہے (اُس کو فسادِ معدہ ہو گیا ہے آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے)۔

أَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا۔ حسب نسب میں سب سے زیادہ روشن اور واضح (یعنی شرافت میں سب قبیلوں سے بڑھ کر ہیں، اُن کی شرافت سب پر روشن ہے)۔

فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِعْرَابًا۔ (ایسا ہوا کہ ایک مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہا کرتا ایک مسلمان نے اُس سے کہا قسم خدا کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہنے سے باز آ ورنہ میں اس تلوار سے تیرا کام تمام کر دوں گا) مگر اُس نے نہ مانا۔ اور زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فحش بکنے لگا۔ (آخر مسلمان نے اُس پر حملہ کیا اور اُس کو مارا لیکن مشرک لوگ سب اس کی مدد کو دوڑ پڑے اور مسلمان کو مار ڈالا)۔

كَرِهَ الْإِعْرَابَ لِلْمُحْرِمِ۔ احرام باندھے ہوئے شخص کو فحش بکنا مکروہ جانتے تھے۔ (اِعْرَابٌ اور تَعْرِيبٌ اور عِرَابَةٌ فحش گوئی اور بدزبانی (ابن عباسؓ نے فَلَا رَفَثَ کی تفسیر میں کہا هُوَ الْعِرَابَةُ۔ یعنی رفث کے معنے فحش گوئی، بدزبانی جیسے گالی گلوچ عورتوں سے شہوتی باتیں)۔

لَا تَحِلُّ الْعِرَابَةُ لِلْمُحْرِمِ۔ احرام باندھے ہوئے شخص کو فحش بکنا درست نہیں۔

مَا أُوتِيَ أَحَدٌ مِنْ مُعَاشَرَةِ النِّسَاءِ مَا أُوتِيتُ أَنَا۔ عورتوں سے صحبت کرنے سے پہلے جو باتیں کی جاتی ہیں (بوس و کنار پیار کی باتیں) وہ میرے برابر کسی کو نہیں دی گئیں (یعنی دواعی جماع اور اس کے مقدمات میں میں سب سے بڑھ کر ہوں)۔

نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عربان کی بیع سے منع فرمایا۔ (وہ یہ کہ مشتری بائع کو بطور بیعانہ کچھ دے اس شرط پر کہ اگر میں یہ معاملہ نہ کروں تو بیعانہ کا پیسہ بائع کا ہو جائے گا اگر معاملہ کروں تب تو بیعانہ قیمت میں محسوب کر لیا جائے گا۔ امام احمدؒ نے اس بیع کو جائز رکھا ہے اور ابن عمرؓ سے بھی اس کی اجازت منقول ہے نہایہ میں ہے کہ معاملہ کی حدیث منقطع ہے)۔

إِنَّ عَامِلَهُ بِمَكَّةَ اشْتَرَى دَارًا لِلسِّجْنِ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ وَأَعْرَبَ فِيهَا أَرْبَعَ مِائَةٍ۔ حضرت عمرؓ کے نائب نے مکہ میں ایک گھر حبس (جیل) کے لئے چار ہزار کو خریدا اور چار سو بیعانہ کے طور پر دیئے۔

أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْإِعْرَابِ فِي الْبَيْعِ۔ عطاءؒ بیعانہ دینے سے منع کرتے تھے۔

لَا تَنْقُشُوا فِي خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا۔ اپنی مُہروں میں محمد رسول اللہ نہ کھدائو۔ (کیونکہ یہ نقش خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا تھا)۔

لَا تَنْقُشُوا فِي خَوَاتِيمِكُمُ الْعَرَبِيَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يُنْقَشَ فِي الْخَوَاتِمِ الْقُرْآنُ۔ اپنی انگوٹھیوں میں محمد رسول اللہ نہ کھدائو۔ اور عبداللہ بن عمرؓ انگوٹھیوں میں قرآن کی آیتیں بھی کھودنا مکروہ جانتے تھے۔

ثَلَاثٌ مِنْ الْكَبَائِرِ مِنْهَا التَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ۔ تین باتیں گناہ کبیرہ ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ مدینہ کی ہجرت کر کے پھر گاؤں کنوئیں چل دینا (مدینہ کو چھوڑ دینا۔ صحابہ تو ایسے لوگوں کو جو ہجرت کے بعد اپنے ملک کو چلے

Marfat.com

جائیں مرتد کی طرح شمار کرتے تھے مگر یہ اسی وقت محمول ہے جب ہجرت فرض تھی)۔

اَلتَّعَرُّبُ فِی الْفِتْنَةِ۔ فساد اور فتنہ کی حالت میں گاؤں گنویں میں چلے جانا۔

لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ خَرَجَ اِلَی الرَّبَذَةِ وَاَقَامَ بِهَا ثُمَّ اِنَّهٗ دَخَلَ عَلَی الْحَجَّاجِ لَوْمًا فَقَالَ لَهٗ یَا بْنَ الْاَکْوَعِ اِرْتَدَدْتَ عَلٰی عَقِبَیْكَ وَتَعَرَّبْتَ۔

جب حضرت عثمانؓ شہید کئے گئے تو سلمہ بن الوع (جو مشہور صحابی ہیں) ربذہ کی طرف چلے گئے (جو ایک غیر آباد جنگل میں مدینہ سے تین منزل پر واقع ہے۔ ابوذر غفاریؓ بھی وہیں جا کر رہ گئے تھے اور وہیں وفات پائی) اور وہاں رہ گئے پھر ایک روز سلمہؓ حجاج کے پاس گئے وہ کہنے لگا اکوع کے بیٹے تو اپنی ایڑیوں کے بل اسلام سے پھر گیا اور جنگل میں جا کر رہ گیا۔ (یعنی مدینہ کو چھوڑ دیا گویا ہجرت کا مقام چھوڑنا ارتداد کے برابر تھا مگر سلمہؓ فتنہ و فساد کے ڈر سے جنگل میں جا کر رہ گئے تھے ایسی حالت میں کچھ قباحت نہیں)۔

مُهَاجِرٌ لَیْسَ بِاَعْرَابِیٍّ۔ وہ مہاجر ہے اعرابی (یعنی جنگل کا رہنے والا) نہیں ہے۔ عَرَبٌ اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو ملک عرب کے رہنے والے ہوں خواہ جنگل میں رہیں خواہ شہروں میں۔ عَرَبِیٌّ اُس کی نسبت ہے اور اَعْرَابٌ عرب کے وہ لوگ جو جنگلوں اور دیہات میں رہتے ہیں اُس کی نسبت اَعْرَابِیٌّ ہے۔

یَعْقُوْدُ خَیْلًا جَرَاْبًا۔ عربی گھوڑوں کو کہتے ہیں گے۔

عِرَابٌ عربی گھوڑے۔

مَا تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ رُعِفَ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ هٰذَا یُعَرِّبُ النَّاسَ وَهُوَ یَقُوْلُ رُعِفَ۔ احمد کاتب بن علی بتی نے امام حسن بصریؒ سے پوچھا تم اس شخص کے باب میں کیا کہتے ہو جس کی نماز میں کسیر پھوٹے (ناک سے خون بہنے لگے) امام حسن بصریؒ نے کہا اس شخص کو دیکھو یہ لوگوں کو عربی سکھاتا ہے اور خود الٹا غلط لفظ بولتا ہے (یعنی رَعَفَ کی جگہ رُعِفَ کہا) لغت کی رو سے رُعِفَ بھی صحیح ہے یہ صیغہ مجہول نہیں امام حسن بصریؒ نے اُس کو غلط کیوں کہا)۔

وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ۔ عرب کی خرابی کا لچھن نزدیک آن پہنچا (یعنی یاجوج ماجوج کے نکلنے کا زمانہ قریب ہے)۔

هُمُ اَوْسَطُ الْعَرَبِ۔ قریش کے لوگ عرب کے اشراف ہیں۔

اَعْرَبُهُمْ۔ اُن میں افضل اور اعلیٰ ہیں۔

وَفِی الْعَرَبِیَّةِ لِمَا قَالُوْا۔ عربی میں لام بمعنے فِیْ بھی آتا ہے یعنی فِیْمَا قَالُوْا۔ اور جیسے مَضٰی لِسَبِیْلِهٖ یعنی فِیْ سَبِیْلِهٖ۔

وَیَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِیْلِ بِالْعَرَبِیَّةِ۔ اور انجیل کو عربی زبان میں لکھتے (ایک روایت میں بِالْعِبْرَانِیَّةِ ہے۔ یعنی عبرانی زبان میں ترجمہ کرتے۔ اصل انجیل سریانی زبان میں اُتری تھی اب اُس کا پتہ ہی نہیں ملتا یونانی زبان میں جو اُس کا ترجمہ ہوا تھا اُسی سے دوسری سب زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے)۔

عُرْبًا وَّعُجْمًا۔ عرب اور عجم۔

كُوْنُوْا عَلٰی دِیْنِ الْاَعْرَابِ۔ گاؤں گنویں والوں کی طرح دین پر قائم رہو (یعنی سید ھا سیدھا مطلب جو حدیث کا ہے جس کو عرب کے گنوار بھی سمجھتے ہیں اسکی موافق اپنا اعتقاد اور عمل رکھو اور زیادہ موشگافیاں اور نکتہ سنجیاں گمراہ فرقوں کا طریق ہے اُس میں مت پڑو)۔

یَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ مسلمان دیہاتیوں کی طرح رہیں گے۔

اِلَّا اَعْرَابِیًّا جَافِیًا۔ مگر جنگل کا رہنے والا اٹھ گنوار۔

فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِیَةِ الْعَرَبِیَّةِ۔ اب تم کھلنڈری

Marfat.com

چھوکری کا اندازہ کر لو (وہ کتنی دیر تک کھیل تماشا دیکھنا چاہے گی) عُرُبٌ جمع ہے عَرُوْبٌ کی۔ یعنی خوبصورت عورت جو اپنے خاوند کی بہت پیاری ہو۔

کَانَتْ تُسَمّٰی عَرُوْبَۃَ۔ عرب لوگ اگلے زمانہ میں جمعہ کے دن کو عَرُوْبَہ کہتے تھے یَوْمُ عَرُوْبَۃَ جمعہ کا دن۔

عَرُوْبًا ءَ۔ ساتواں آسمان۔

اَعْرِبُوْا الْقُرْاٰنَ وَاتْبَعُوْا غَرَائِبَہٗ۔ قرآن کے مطالب کو کھول کر بیان کرو اور جو نادر لغت اُس میں ہیں اُن کو دریافت کرو اُن کے معنے سمجھو اُن میں غور کرو (بعضوں نے کہا غرائب سے احکام اور امر مراد ہیں یعنی اُن پر عمل کرو۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ قرآن کا ظاہری مطلب بیان کرو۔ یعنی لوگوں کو وہی سمجھاؤ اور اُس میں جو مخفی اسرار اور نکات ہیں اُن کو دریافت کرو۔ اپنے دل میں رکھو عوام سے اُن کا اظہار نہ کرو)۔

لَمْ یَمُتِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِی الْعَرَبِ کَافِرٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اُس وقت ہوئی جب عرب میں کوئی کافر (بت پرست) نہیں رہا تھا (سارے عرب میں آپ نے بت پرستی موقوف کرا دی تھی اور تمام بتوں کو توڑ پھوڑ اور بت خانوں کو تباہ اور برباد کر دیا تھا) بعضوں نے کہا عرب سے حجاز کا ملک مراد ہے کیونکہ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کے پیرو موجود تھے اور ثعلب کے نصاریٰ جنھوں نے جزیہ دینا قبول کیا تھا)۔

مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ یَدْخُلْ فِیْ شَفَاعَتِیْ۔ جو شخص عربوں کو تباہ کرنا چاہے اُس کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی (اس لئے کہ عرب لوگ اسلام کا منبع ہیں اور اُنہی کی وجہ سے ساری دنیا میں اِسلام پھیلا توحید قائم ہوئی اور شرک مٹا۔ مجمع البحار میں ہے کہ عرب لوگ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں ہیں اور مستعرب عدنان عرب کا جدِ اعلیٰ تھا اور قحطان بن ہود کی اولاد بھی عرب ہیں۔ بعضوں نے کہا اصل عرب قحطان کی اولاد ہیں کہ عدنان کی کیونکہ عدنان حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے تھا اور حضرت اسماعیلؑ کی زبان سریانی تھی البتہ وہ حجاز میں آکر رہ گئے تھے اور وہیں شادی کی اور قبیلۂ عرب ہم سے رشتہ پیدا کیا۔ بعضوں نے کہا عرب قدیم عدنانی ہیں اور قحطانی عرب عاربہ نہیں ہیں بلکہ عرب بائدہ ہیں واللہ اعلم)۔

فَاِنَّ الْعَرَبَ حِیْنَئِذٍ قَالَ ھُمْ قَلِیْلٌ۔ (لوگ دجال سے بھاگتے پھریں گے) صحابہؓ نے پوچھا عرب کے مجاہدین لوگ کدھر جائیں گے (یعنی وہ دجال سے مقابلہ کیوں نہیں کریں گے) فرمایا وہ تھوڑے ہوں گے (دجال کے ساتھ تمام دنیا کے لوگ ہوں گے)۔

صَلٰوۃُ الْاَعْرَابِیِّ۔ دس رکعتیں ہیں۔ دو ایک سلام سے اور آٹھ دو سلام سے۔

عَرَابَۃ۔ ایک مقام ہے مدینہ کے قریب۔

مَنْ وُلِدَ فِی الْاِسْلَامِ فَھُوَ عَرَبِیٌّ۔ جو شخص اسلام کی حالت میں پیدا ہوا وہ گویا عربی ہے۔

اَلنَّاسُ ثَلٰثَۃٌ عَرَبِیٌّ وَمَوْلًی وَعِلْجٌ۔ آدمی تین طرح کے ہیں ایک تو عرب، دوسرے مولیٰ (تیسرے علج (یعنی عجمی کفار جیسے پارسی وغیرہ ہیں) تو عرب ہم لوگ ہیں اور مولیٰ جو ہم سے دوستی رکھے اور علج جو ہم سے بیزار ہو اور بیر رکھے۔

فَلْتَعُنْ قُرَیْشٌ وَشَیْبَتُنَا الْعَرَبُ وَعَدُوُّنَا الْعُجْمُ۔ ہم تو قریشی ہیں اور ہمارے طرفدار (درگروہ خیر خواہ) عرب لوگ ہیں (دوسرے غائبوں کے) اور ہمارے دشمن عجمی لوگ ہیں۔

مِنَ الْکُفْرِ التَّعَرُّبُ بَعْدَ الْھِجْرَۃِ۔ ہجرت کے بعد پھر دارالکفر میں چلے جانا کفر ہے (بعضوں نے کہا تعرب بعد الھجرۃ سے یہ مراد ہے کہ آدمی علم کی تحصیل شروع کرے پھر اُس کو چھوڑ دے)۔

اَعْرِبُوْا اَحَادِیْثَنَا فَاِنَّا قَوْمٌ فُصَحَاءُ۔ ہماری حدیثیں

Marfat.com

کھول کر بیان کرو ہم فصیح اور زبان داں لوگ ہیں۔
لَا یَمُوْتُ الْعُرْبُوْنُ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَقْدًا مِّنَ الثَّمَنِ۔ بیعانہ لینا جائز نہیں مگر اُس حال میں کہ وہ قیمت کا ایک حصّہ سمجھا جائے (یعنی قیمت دیتے وقت اُس میں سے مجرا لیا جائے یہ نہ ہو کہ اگر وہ مشتری وہ چیز نہ خریدے تو بیعانہ کا پیسہ بائع کا ہو جائے اس طرح بیعانہ لینا درست نہیں)۔

عَرْبَدَۃٌ ۔ بدخُلقی ہونا، لوگوں کو ستانا۔
عِرْبِدٌ ۔ سانپ، سخت زمین۔
عِرْبَدٌ ۔ زرساپ، یا سرخ سانپ، یا وہ سانپ جو پھنکارتا ہے لیکن کاٹتا نہیں۔
عِرْبِیْدٌ ۔ بڑا فسادی۔
عِرْبَاضٌ ۔ سخت اور بھاری بوجھل۔
عَرْبَنَۃٌ ۔ بیعانہ دینا۔
عَرَتٌ ۔ سخت ہونا، مضطرب ہونا، چمکنا، ہلنا۔
عَرَتَۃٌ ۔ ناک یا ناک کا نرم حصّہ۔
عَرْتَمَۃٌ ۔ ناک کا آگے کا حصّہ۔
عَرْنَدَۃٌ ۔ عرنون سے چمڑا صاف کرنا جو ایک درخت ہے۔
عَرْتٌ ۔ چھین لینا، ہلنا۔
عَرَجٌ ۔ لنگڑا ہونا، غائب ہونا۔
عُرُوْجٌ ۔ چڑھ جانا۔
تَعْرِیْجٌ ۔ غروب کے وقت داخل ہونا، ٹھہرنا، توقف کرنا، ایک طرف جھکنا، جھکانا، اقامت کرنا، عدول کرنا، مُڑنا۔
اِعْرَاجٌ ۔ غروب کے وقت آنا، اُونٹ کا ایک گلّہ ملنا، یا دیا ہوا سو سے پان سو یا ہزار تک ہوں، لنگڑا کرنا۔
تَعْرُّجٌ ۔ کج ہونا، مائل ہونا، اقامت کرنا۔
تَعَارُجٌ ۔ لنگڑا بننا۔
اِنْعِرَاجٌ ۔ کج ہونا، مڑ جانا، عدول کرنا، ترک کرنا۔

اِعْرِنْجَاجٌ ۔ کوشش کرنا۔
عَرَجٌ ۔ بجو۔
عَرَجٌ ۔ جوان اونٹ تر تھا پیشاب کرے۔
اَعْرَجُ ۔ لنگڑا، (مؤنث عَرْجَاءُ جمع عُرْجٌ اور عُرْجَانٌ جیسے عُمْیٌ اور عُمْیَانٌ اندھے)۔
ذُوالْمَعَارِجِ ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی بڑے مرتبوں اور سیڑھیوں والا، جن پر فرشتے چڑھ کر پہنچتے ہیں۔
مِعْرَاجٌ ۔ سیڑھی، یا سیڑھی کی طرح ہو ایک لکڑی کھود کر بنا لیتے ہیں۔
ثُمَّ عَرَجَ بِیْ ۔ پھر مجھ کو لے کر چڑھایا۔
ثُمَّ عُرِجَ بِیْ ۔ پھر مجھ کو چڑھایا گیا (یعنی آسمان کی طرف)، مترجم کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کے باب میں بڑے اختلافات ہیں یعنی اسراء اور معراج دونوں ایک ہی رات میں ہوئے تھے یا الگ الگ راتوں میں بصورت ثانی کون پہلے تھا کون بعد اور دونوں بیداری میں تھے یا خواب میں یا ایک حصہ بیداری میں ایک خواب میں۔ اور معراج ۲۷ ربیع الاوّل کو ہوئی یا ربیع الثانی میں یا رجب[1] میں یا رمضان کی سترھویں تاریخ ہفتہ کی شب میں ۱۲ یا ۱۳ سال بعد نبوت کے یا ایک سال تین مہینے بعد اور راجح قول یہ ہے کہ ایک بار معراج بیداری میں ہوا اور ایک بار خواب میں واللہ اعلم۔
مَنْ عُرِجَ اَوْ کُسِرَ اَوْ حُبِسَ فَلْیَجُزْ مِثْلَهَا وَ هُوَ حِلٌّ ۔ جس شخص کے پاؤں میں دب کر موچ آجائے یا لنگڑا ہو جائے یا پاؤں ٹوٹ جائے، یا فید کر لیا جائے (اور وہ کعبہ تک نہ جا سکے) تو اچھے ہونے کے بعد بدل ویسا ہی کرے (یعنی حج کا احرام تھا حج کرے عمرے کا تھا تو عمرہ کرے اور اپنی قربانی ایک دن ذبح کا ٹھہرا کر کسی کے

[1] عوام میں یہی قول مشہور ہے کہ معراج ۲۷ رجب کو ہوئی ۱۲ منہ

Marfat.com

ہاتھ بھیج دے پھر اُس دن قربانی کے بعد اُس کا احرام کھل جائے گا)۔

فَلَمْ أُعَرِّجْ عَلَيْهِ۔ میں وہاں نہیں ٹھہرا۔

فَإِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَى الْمِعْرَاجِ۔ مرتے وقت جو آدمی آنکھ اوپر اٹھاتا ہے وہ چڑھنے کی سیڑھی کو دیکھتا ہے (جس پر چڑھ کر وہ پروردگار کے پاس جاتی ہے)۔

فَيُعَرِّجُونَ۔ شاخ، ٹہنی، جس میں کھجور کی باریک باریک ٹہنیاں لگی ہوتی ہیں۔

فَسَمِعْتُ نَخْرَ نِيگًا فِي عَرَاجِينِ الْبَيْتِ۔ میں نے چھت کی لکڑیوں میں ایک چلنے کی سی آواز سنی۔

كَانَ يُحِبُّ الْعَرَاجِينَ۔ کھجور کی ڈالیاں پسند کرتے تھے (جو کچ ہوتی ہیں اور جب سوکھ کر پرانی ہو جاتی ہیں تو چاند کو ہلال کو) اُس سے تشبیہ دیتے ہیں)

عَرْجٌ۔ ایک گاؤں ہے فرع کے نواح میں مدینہ سے کئی منزل پر۔

تَسِيرُ بِالْعَرْجِ۔ تو عرج میں چل رہا تھا۔

مِنْ وَرَاءِ الْعَرْجِ۔ عرج کے پرے سے۔ ایک پہاڑ ہے مکہ کی راہ میں، تہامہ کا ملک وہیں سے شروع ہوتا ہے۔

لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ۔ اے سیڑھیوں والے (مرتبے والے خاوند! میں تیری خدمت میں حاضر ہوں۔

عُرِجَ بِالنَّبِيِّ إِلَى السَّمَاءِ۔ پیغمبر صاحب آسمان کی طرف چڑھائے گئے (مجمع البحرین میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عروج دو بار ہوا ایک بار تو مکہ سے بیت المقدس کی طرف دوسری بار بیت المقدس سے پہلے آسمان پر پھر وہاں سے درجہ بدرجہ ساتویں آسمان تک پھر سدرۃ المنتہیٰ تک پھر قاب قوسین تک تو سب معارج پانچ ہوئے)۔

عَلَى أَرْضِ كَرْبَلَاءَ وَأَمْرِجِ الدَّمْعَ بِالدِّمَاءِ۔ زمین کربلا پر اپنی سواری ٹھہرا اور آنسوؤں کے ساتھ خون بلا حضرت امام حسینؓ کے مصائب یاد کر کے انہار کر آنکھوں سے خون بہہ نکلے)۔

أَمَرْتُكُمْ أَمْرِي بِمُعْرَجِ اللِّوَى فَلَمْ تَسْتَبِينُوا النُّصْحَ إِلَّا ضُحَى الْغَدِ

میں نے تم سے اپنا حکم رینی کے موڑ پر بیان کر دیا تھا لیکن تم نے اُس کو نہ مانا مگر دوسرے دن چاشت کے وقت (یہ حضرت علی رضؓ نے اپنے لوگوں سے فرمایا جو پنچ بنانے پر اصرار کرتے تھے پھر جب عمرو بن عاص کی دغا بازی ظاہر ہوئی اور لوگ نادم ہوئے تو آپ نے درید بن صمت کا شعر پڑھا)۔

عَرْدٌ۔ دور پھینکنا۔

عُرُودٌ۔ طلوع ہونا، بلند ہونا۔

عَرَدٌ۔ بھاگ جانا، جیسے تَعْرِيدٌ ہے۔

عَرَادٌ۔ ایک بوٹی ہے۔

ضَرْبٌ إِذَا عَرَّدَ السُّودُ التَّنَاسُلِ۔ جب کالے کالے چھوٹے چھوٹے پست قد بھاگ نکلے (ایک روایت میں عَرَّدَ ہے یعنی معجمہ سے اُس کا ذکر کتاب التاء میں گزر چکا)۔

وَالْفَرَسُ فِيهَا وَتِيرٌ عَرِدٌ۔ کمان میں موڑا اور سخت چلے ہے۔ عَرِدٌ اور عَرُدٌ اور عَرِيدٌ اور عَرُودٌ اور عَرُنْدٌ اور عَرِنْدٌ سخت، مضبوط۔

عَرِيدٌ۔ دور، عادت باطریقہ۔

هٰذَا عَرِيدَتُهُ۔ یہ تو اُس کی عادت ہے۔

عَرِيدٌ بَعِيدٌ۔ دور ہے۔

عَرَّ۔ خارشتی ہونا۔

عَرَّ خَلَّا نَا۔ اُس کو بُرا لگا۔

تَعْرِيرٌ۔ مانگتے ہوئے آنا، برائی پہنچانا، لتیڑ دینا، کھا و ملانا، پیش کرنا۔

لہ یعنی صورت سوال لیکن زبان سے نہ کہنا ۱۲ منہ

Marfat.com

عِرَارٌ۔ چیخنا۔
عَرَكٌ۔ کم ہونا، چھوٹا ہونا۔
مُعَارَكَةٌ۔ چیخنا، ٹھہرنا۔
اِعْرَارٌ۔ پلید ہونا۔
تَعَارُّ۔ جاگنا، بھونے پر اُلٹ پلٹ کرنا کلام کے ساتھ۔
اِعْتِرَارٌ۔ مانگنے کے لئے آنا بغیر سوال کے۔
عَرَارٌ۔ جنگلی کی زرد بوٹی، خوشبودار۔
كَانَ اِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ۔ آپ جب رات کو سوتے سے جاگتے یا سوتے میں انگڑائی لیتے تو کہتے۔
مَنْ تَعَارَّ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ جو شخص نیند میں سے چونکے پھر کہے لا الٰہ الا اللہ۔
كُنْتُ غَرِيْبًا فِيْ اَهْلِ مَكَّةَ۔ میں مکہ والوں میں ایک پردیسی آدمی تھا۔ دیرے عزیز و اقرباء اور ناطہ دار وہاں نہ تھے جو میرے اہل و عیال اور جائداد کی حفاظت کرتے
غَرِيْبُ وہ شخص جو باہر سے آکر ایک قوم میں شریک ہو جائے صمیم۔ جو خاص اُس قوم میں سے ہو)۔
مَنْ كَانَ حَلِيْفًا وَغَرِيْبًا فِيْ قَوْمٍ قَدْ عَقَلُوْا عَنْهُ وَنَصَرُوْهُ فَلْيَرِثْهُمْ۔ جو شخص قسم کھا کر پردیسی ہو کر ایک قوم میں شریک ہو جائے اور وہ لوگ اس کی دیت ادا کریں اس کی مدد کریں تو اس کا ترکہ بھی وہی لیں گے (اگر دوسرا کوئی قرابت والا عصبہ موجود نہ ہو)۔
اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَعْطَاهُ سَيْفًا مُحَلًّى فَنَزَعَ عُمَرُ الْحِلْيَةَ وَاَتَاهُ بِهَا وَقَالَ اَتَيْتُكَ بِهٰذَا لِمَا يَفُرُّكَ مِنْ اُمُوْرِ النَّاسِ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ کو ایک تلوار عنایت کی جو مزین (اُس پر چاندی یا سونا چڑھا ہوا تھا) حضرت عمرؓ نے اُس کا زیور (چاندی سونا) اُتارا اور ابوبکرؓ کے پاس لے کر آئے اور کہا یہ میں اس لئے تمہارے پاس لایا کہ تمہارے پاس بہت حاجت مند لوگ آتے ہیں (جن کو خرچ کی ضرورت ہوتی ہے تو ان کی حاجت اُس سے پوری کرنا۔ (ابو عبید نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ يَعْتَرِيْكَ صحیح نہیں ہے بلکہ يَعْرُوْكَ صحیح ہے یعنی وقتاً فوقتاً تم کو ضرورتیں پیش آتی ہیں)۔
فَاَكَلَ وَاَطْعَمَ الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔ پھر اُس نے کھایا اور مانگنے والے (سائل) اور چپ رہنے والے محتاج کو دیا۔
فَاِنَّ مِنْهُمْ قَانِعًا وَّمُعْتَرًّا۔ اُن میں مانگنے والے فقیر اور خاموش رہنے والے فقیر دونوں ہیں۔
مَا عَرَّكَ بِاَبِيْكَ اَيُّهَا الشَّيْخُ۔ (ابو موسیٰ اشعریؓ حضرت علیؓ کے پاس آئے آپ کے صاحبزادے امام حسنؓ کی عیادت کرنے کو تو حضرت علیؓ نے کہا اجی بڑے میاں تم کیسے آگئے (ابو موسیٰ اشعری دل سے حضرت علیؓ اور آپ کے خاندان سے محبت نہیں رکھتے تھے بلکہ الگ الگ رہتے تھے تو حضرت علیؓ نے اُن کے آنے پر تعجب ہوا)۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِنْ مَعَرَّةِ الْجَيْشِ۔ یا اللہ میں فوج والوں کی ظلم و تعدی سے بیزار ہوں (وہ ظلم یہ ہے کہ فوج والے جہاں اُترتے ہیں وہاں لوگوں کے کھیتوں اور باغوں پر دست درازی کرتے ہیں اُن کا مال ناحق کھا جاتے ہیں۔ اصل میں مَعَرَّہ کہتے ہیں قبیح اور مکروہ ایذاء دہ کام کو)۔
مِمَّنْ تَخْشٰى مَعَرَّتَهٗ۔ جس کے شر اور فساد سے تو ڈرتا ہو۔
اِذَا اسْتَعَرَّ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ مِّنَ النَّعَجِ۔ جب کوئی چوپایہ شرارت سے بھاگ نکلے (یہ عَرَارَہ سے ماخوذ ہے جس کے بدخلقی، سرکشی، شرارت، سختی)۔
نَزَلْتُ بَيْنَ الْمَعَرَّةِ وَالْمُجَرَّةِ۔ (ایک شخص نے دوسرے سے پوچھا تمہارا مقام کہاں ہے اُس نے عرب کے دو قبیلوں کا ذکر کیا کہ اُن کے بیچ میں میرا مقام ہے تب وہ شخص بولا) تو تو آسمان کے معرّہ اور مجرّہ کے بیچ میں ہے۔

Marfat.com

(عَجَرَۃٌ) وہ سفیدی جو رات کو آسمان پر نظر آتی ہے اور مَعَرَّۃٌ اُس کے پیچھے کا حصہ قطب شمالی کی طرف وہاں تاروں کی بہت کثرت ہے مطلب یہ ہے کہ تو اُن قبیلوں کے درمیان ہے جن کے لوگ بکثرت ہیں جیسے آسمان کے تارے۔ اصل میں مَعَرَّۃ کہتے ہیں عَرَّ کے مقام کو جو بیٹھے خارشت سے (اور آسمان کو خارشتی یعنی جو باء کہتے ہیں کیونکہ تارے خارشت کے دانوں کی طرح اُس پر نمودار ہیں)۔

لَیْسَ لَہٗ مِعْرَارٌ۔ خریدار بائع سے یہ شرط کرے کہ جس درخت پر خارشت کی طرح کچھ پھل نمودار ہوتے ہیں وہ اُس کو نہ لے گا۔

اِیَّاکُمْ وَمُشَارَّۃَ النَّاسِ فَاِنَّھَا تُظْھِرُ الْعُرَّۃَ۔ لوگوں کے ساتھ بُرائی کرنے سے بچے رہو وہ پلیدی کھول دیتی ہے (یعنی جب تو لوگوں سے برائی کرے گا وہ بھی تیرا عیب کھولیں گے۔ اصل میں عُرَّۃ کہتے ہیں گوہ کو اور خارشت کو اور پر ندے کی بیٹ کو)۔

اِنَّہٗ کَانَ یَدْمُلُ اَرْضَہٗ بِالْعُرَّۃِ۔ اپنی زمین کو کھاد ڈال کر درست کرتے تھے۔

کَانَ یَحْمِلُ مِیْکَالَ عُرَّۃٍ اِلٰی اَرْضٍ لَّہٗ بِمَکَّۃَ۔ وہ کھاد کا ایک باپ اپنی زمین میں بھیجتے تھے جو مکہ میں تھی۔

کَانَ لَا یُعَرِّضُ اَرْضَہٗ۔ عبداللہ بن عمرؓ اپنی زمین میں گوہ یا پلیدی کی کھاد نہیں دیتے تھے (یہ اُن کا کامل تقویٰ تھا)۔

کُلْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِّنْ نَّخْلَۃٍ غَیْرِ مَعْرُوْرَۃٍ۔ سات کھجوریں اُس درخت کی کھا جس میں کھاد نہ دی گئی ہو۔

عَرَّقَ وَمَہٗ بِشَرٍّ۔ اپنی قوم کو نجاست سے لتھیڑ دیا۔

تَمَشَّعَ مِنْ ثَمِیْمٍ عَرَارِ نَجْدٍ۔ نجد کے جنگل کی عرار کی خوشبو سے مزہ اٹھائے۔ عَرَار ایک خوشبودار بوٹی ہے۔

اَعَرَّ خارشتی (اُس کا مؤنث عَرَّاء ہے)۔

نَعُوْذُ بِکَ مِنْ مَعَرَّۃِ اللِّسَانِ۔ تیری پناہ گوئے پن کے عیب سے (یعنی وقت پر عمدہ کلام نہ کر سکنے سے، زبان بند ہو جانے سے)۔

عَرَزٌ۔ سخت ہونا، غلیظ ہونا، سمٹ جانا، زور سے چھین لینا، ملامت کرنا، عتاب کرنا۔

مُعَارَزَۃٌ۔ سمٹ جانا، عناد کرنا، خلاف کرنا، غصہ کرنا۔

عُرَّازٌ۔ غیبت کرنے والا۔

اِعْرَازٌ۔ بگاڑنا۔

تَعَرُّزٌ۔ سخت ہونا (جیسے اِسْتِعْرَاز ہے)۔

عَرْزَمٌ۔ شیر بپھرانا، سانپ، اور ایک محلہ ہے کوفہ میں جہاں لوگ بانکپن کرتے ہیں۔

لَا تَجْعَلُوْا فِیْ قَبْرِیْ لَبِنًا عَرْزَمِیًّا (ابراہیم نخعیؒ نے کہا) میری قبر میں عرزم کی اینٹ نہ رکھنا کیونکہ اُس میں نجاست مشریک ہوتی ہے)۔

عَرْسٌ۔ اونٹ کی گردن اُس کے ہاتھ سے باندھ دینا، خوشی میں رہنا، عدول کرنا۔

عَرَسَ۔ اترانا، غرور کرنا، ڈرنا، لازم کر لینا، مانوس ہونا، تھک جانا، روکنا، بخیلی کرنا۔

تَعْرِیْسٌ۔ اخیر رات کو سفر میں اُترنا آرام کے لئے۔

اِعْرَاسٌ۔ چلی کا ایک پاٹ دوسرے پاٹ پر رکھنا پسینے کے لئے، تولھن کرنا، لازم کر لینا، مانوس ہونا، صحبت ہونا۔

تَعَرُّسٌ۔ اپنی عورت سے محبت کرنا، اُس پر فریفتہ ہونا۔

اِعْتِرَاسٌ۔ جدا ہونا۔

عِرَاسٌ۔ وہ رسی جو اونٹ کی گردن اور ہاتھ میں باندھی جاتی ہے۔

عَرِیْسٌ۔ شیر کے رہنے کا مقام۔

Marfat.com

عَرَّاسٌ ۔ اونٹ کے چھاٹھے (بچے) بیچنے والا۔
عَرِیْشٌ ۔ خیمہ کے بیچ کا ستون اور رسّی، اونٹ کا چھوٹا پیمانہ۔
عِرْسٌ ۔ دولہا اور دُلہن۔
اِبْنُ عِرْسٍ ۔ نیولا۔
عُرْسٌ ۔ ولیمہ کا کھانا۔
عُرُوْسٌ ۔ دُلہن اور دولہا (دولہا کو مُعَرِّس بھی کہتے ہیں)۔
اِذَا عَرَّسَ بِلَیْلٍ تَوَسَّدَ یَمِیْنَہٗ وَاِذَا عَرَّسَ عِنْدَ الصُّبْحِ نَصَبَ سَاعِدَہٗ وَوَضَعَ رَأْسَہٗ عَلٰی کَفِّہٖ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کی حالت میں رات کو کہیں ٹھہرتے تو ایک اینٹ کا تکیہ بنا لیتے جب صبح صادق کے قریب آرام کرتے تو اپنی باہنہ کو کھڑا کرتے اور اپنا سر مبارک ہتھیلی پر رکھ لیتے (تاکہ زیادہ غفلت کی نیند نہ آئے اور نماز کا وقت فوت نہ ہو)۔
مُعَرَّسُ ذِی الْحُلَیْفَۃِ ۔ ذوالحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جہاں ٹھہرتے تھے وہ مقام آپ صبح کی نماز پڑھ کر وہاں سے روانہ ہوتے تھے)۔
اِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِیْقَ ۔ جب تم سفر میں رات کو کہیں ٹھہرو تو راستوں سے الگ ٹھہرو کیونکہ راستوں میں لوگ گزرتے ہیں سواریاں آتی ہیں ایسا نہ ہو کہ اندھیرے میں کچل جاؤ۔ دوسرے یہ زمین کے زہریلے جانور رات کو راستوں پر آتے ہیں کچھ گرا پڑا کھانے کے لئے ایسا نہ ہو کہ تم کو کاٹ کھائیں)۔
اَتٰی فِیْ مُعَرَّسِہٖ ۔ اپنے رات کو ٹھہرنے کے مقام میں آئے۔
وَیَدْخُلُ مِنْ طَرِیْقِ الْمُعَرَّسِ ۔ معرس سے داخل ہوا (یہ ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل پر)۔
فَعَرَّسَ ثُمَّ حَتّٰی یُصْبِحَ ۔ وہاں رات کو ٹھہر جائے صبح تک۔

لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا ۔ کاش آپ اخیرات میں ذرا ٹھہر جاتے (آرام کرنے کے لئے)۔
عَرَّسَ مِنْ وَّرَاءِ الْجَیْشِ ۔ لشکر کے پرے جاکر اُترے۔
اَتٰی وَھُوَ فِیْ مُعَرَّسِہٖ ۔ فرشتہ آپ کے پاس اُس وقت آیا جب آپ اپنے اُس مقام میں تھے جہاں رات کو ٹھہر گئے تھے۔
اَعَرَّسْتُمُ اللَّیْلَۃَ ۔ رات کو تم اپنی بیوی کے پاس رہے (تم دونوں میں صحبت ہوئی)۔
نُھِیَ عَنْ مُتْعَۃِ الْحَجِّ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَہٗ وَ لٰکِنِّیْ کَرِھْتُ اَنْ یَّظَلُّوْا بِھَا مُعْرِسِیْنَ ۔ حضرت عمرؓ نے حج میں تمتع سے منع کیا (حالانکہ قرآن شریف میں اُسکی اجازت موجود ہے فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج فما استیسر من الھدی) اور کہنے لگے میں جانتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے لیکن مجھ کو یہ بُرا معلوم ہوا کہ لوگ اپنی عورتوں سے صحبت کرتے ہوئے حج کریں (یعنی صحبت کو تھوڑا ہی وقت گزرا ہو کہ حج کا احرام باندھیں۔ یہ حضرت عمرؓ کا اجتہاد تھا چنانچہ حضرت عثمانؓ نے بھی اُنہی کی پیروی کی مگر کسی کا اجتہاد نص شرعی کے خلاف قبول کے لائق نہیں ہوتا اس لئے علماء نے اُس کو رد کر دیا اور تمتع کو جائز رکھا)۔ اب اس مقام پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ قرآن میں تمتع کی اجازت موجود ہوتے ہوئے حضرت عمرؓ نے اُس سے کیونکر منع فرمایا۔ بعضوں نے یہ تاویل کی ہے کہ اس اجازت کو حضرت عمرؓ ایک خاص موقع سے مخصوص رکھتے تھے یعنی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حج کا احرام فسخ کر کے عمرہ کر ڈالنے کی اجازت دی تھی۔ بعضوں نے کہا حضرت عمرؓ نے اُس تمتع سے منع کیا جو حج کا احرام فسخ کر کے کیا جائے نہ کہ مطلق تمتع سے۔ بعضوں نے

Marfat.com

کہا کہ حضرت عمرؓ نے خاص مکہ والوں کو تمتع سے منع کیا تھا کیونکہ تمتع صرف آفاقی کے لئے درست رکھا گیا ہے اور یہی قریب قیاس ہے کیونکہ حضرت عمرؓ کی شان اس سے اعلیٰ ہے کہ وہ جان بوجھ کر قرآن یا حدیث کا خلاف کریں اُن کی شان میں تو یہ منقول ہے کَانَ وَقَّافًا عِنْدَ کِتَابِ اللّٰہِ یعنی جہاں قرآن کا کوئی حکم سُنتے تو فوراً ٹھہر جاتے اور اُس پر عمل کرتے واللہ اعلم)۔

فَاَصْبَحَ عَرُوْسًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو دُولھا (گویا شاہ) بنے ہوئے تھے (کیونکہ رات کو آپ نے نیا نکاح کیا تھا)۔

اِنَّ اِبْنَتِیْ عُرَیِّسٌ وَقَدْ تَمَعَّطَ شَعْرُھَا۔ میری بیٹی دُلھن ہے (چھوٹی دُلھن) اور ہماری سے اُس کے بال جھڑ گئے ہیں (عُرَیِّسٌ تصغیر ہے عَرُوْسٌ کی)۔

کَانَ اِذَا دُعِیَ اِلٰی طَعَامٍ قَالَ اَنَا عُرْسٌ اَمْ مُعْرِسٌ۔ وہ جب کسی دعوت میں بُلائے جاتے کھانے کے لئے تو پوچھتے کیا شادی کا کھانا ہے یا چلہ کا (یعنی زچگی کا)

عُرْسٌ یا عِرْسٌ۔ شادی کا کھانا یعنی طعام ولیمہ۔

عَرُوْسُ الْقُرْاٰنِ اِنْ سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ۔ قرآن شریف کی دُلھن سورۂ رحمٰن ہے (جو نہایت فصیح اور شیریں فقرات سے بھری ہوئی ہے اور ہر فَبِاَیِّ الَآءِ پر ایک زینت دار جلوہ ہوتا ہے دُلھن کے جلوے کی طرح)۔

ظَلَلْتُ فِیْ اٰخِرِ یَوْمِکَ مُعَرِّسًا۔ (صبح کو تو آپ مجھ کو گاؤں آئیں گے اور) شام کو آپ دُولھا بنیں گے (کسی دوسری عورت سے شادی کریں گے۔ یہ حضرت عائشہ رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جب وہ سر کے درد سے بیتاب تھیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا عائشہؓ نہ تو کیوں غم کرتی ہے اگر تُو مر جائے گی تو میں تجھ کو غسل اور کفن دوں گا)۔

نَمْ کَوْنَۃَ الْعَرُوْسِ۔ دُلھن یا دُولھا کی طرح تو (آرام سے) سو جا۔

کَادَ الْعَرُوْسُ اَنْ یَّکُوْنَ اَمِیْرًا۔ دُولھا تو گویا بادشاہ ہے (سب اُس کی خاطر تعظیم کرتے ہیں (یہ عرب کی ایک مثل ہے)۔

عَلَیْکُمْ بِالتَّعْرِیْسِ وَالدَّلْجَۃِ وَاِیَّاکُمْ وَالتَّغْرِیْسَ عَلٰی ظَھْرِ الطَّرِیْقِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ۔ تم رات کو سفر میں اُتر کر آرام کرنا اور رات کو چلنا لازم کرلو اور عین راستے پر اور نالوں کے شکم میں مت اُترو۔

اِذَا اَنَخْتَ ذَا الْحُلَیْفَۃِ فَاَتِ مُعَرَّسَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَرِّسُ فِیْہِ وَیُصَلِّیْ۔ جب تو ذوالحلیفہ میں پہنچے تو اُس مقام پر جا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے تھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو وہاں اُترا کرتے تھے اور وہیں (صبح کی) نماز پڑھتے۔ (ایک روایت میں ہے کہ ہم ذوالحلیفہ میں کیا کریں فرمایا وہاں نماز پڑھ تھوڑی دیر لیٹ رہ دن کو جائے یا رات کو)۔

اَنْتُمْ فِیْھَا کَرَکْبٍ عَرَّسُوْا وَاَنَاخُوْا ثُمَّ اسْتَقَلُّوْا وَغَدَوْا وَرَاحُوْا۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) تم دنیا میں اُن سواروں کی طرح ہو جو رات کو ذرا آرام کے لئے ٹھہرے ہیں پھر آگے بڑھیں صبح یا شام کو وہاں سے چل دیں (یعنی دنیا ہمیشہ رہنے کا مقام نہیں ہے کوچ کا کوئی وقت مقرر نہیں اس لئے ہر وقت یہی سمجھنا چاہیئے کہ دنیا میں ہم مسافر ہیں اور ٹھہرنے کا مقام آخرت ہے)۔

عَرْشٌ۔ چھت بنانا، اترانا، حیران ہو جانا (انگور کی بیل) لکڑیوں پر چڑھانا، گردن کے دونوں طرف مارنا، لازم کر لینا، عدول کرنا۔

Marfat.com

عَرِیْشٌ۔ بیل منڈوے (ٹٹی) پر چڑھانا، چھت بنانا (جیسے اَعْرِشُ ہے)۔

عَرَشٌ۔ اقامت کرنا، متعلق ہونا، سوار ہونا۔

اِعْرِشُوْا۔ بیل کا اُوپر چڑھنا، چھت بنانا، سوار ہونا۔

عَرْشٌ۔ بادشاہی، تخت اور عزّت اور اقبال، اور رکن اور چھت اور شہر کو بھی کہتے ہیں۔

اِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ۔ سعد بن معاذؓ کے مرنے سے وہ تخت جس پر اُن کا جنازہ لے گئے تھے جھوم گیا (خوشی کے مارے کہ سعدؓ کے سے مقبول بندے اُس پر رکھے گئے۔ بعضوں نے کہا، پروردگار کا تخت مراد ہے کیونکہ دوسری روایت میں عَرْشُ الرَّحْمٰنِ ہے۔ بعضوں نے کہا، ہل کا لفظ یہاں مقدر ہے یعنی عرش والے فرشتے خوشی سے جھوم گئے خوشی یہ تھی کہ اب سعدؓ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے اُن کے پاس آئیں گے)۔

فَاِذَا هُوَ قَاعِدٌ عَلٰى عَرْشٍ فِی الْهَوَاءِ۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ (یعنی جبرئیلؑ) ایک تخت پر کچھ میں بیٹھا ہوا ہے (آسمان اور زمین کے درمیان)۔

اَوْ كَقِنْدِيْلٍ الْمُعَلَّقِ بِالْعَرْشِ۔ جیسے قندیل چھت سے لٹکی ہو۔

عَرش اور عَرِیش۔ چھت اور جس چیز سے سایہ کریں منڈوا، چھپر، ٹٹی، سائبان، جھنجھ وغیرہ۔

اَلَا نَبْنِیْ لَكَ عَرِیْشًا۔ ہم آپ کے لئے ایک منڈوہ (چھپر) نہ بنائیں۔

اَسْمَعُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى عَرِیْشِیْ۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت ایک چھت پر سے سُن رہا تھا۔

اِنِّیْ وَجَدْتُ سِتِّیْنَ عَرِیْشًا فَالْتَقَيْتُ لَهُمْ مِنْ حَزْرِهَا كَذَا وَكَذَا۔ میں نے ساٹھ منڈوے پائے تو میں نے اتنے اتنے کھجور اُس میں سے جو ٹہنیوں کی تھی اُن کے سامنے ڈالی (عَرِیش سے یہاں مراد عریش والے ہیں)۔

قِيْلَ لَهٗ اِنَّ مُعَاوِيَةَ يَنْهَانَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاوِيَةُ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ۔ سعد بن ابی وقاصؓ سے کسی نے کہا کہ معاویہ تمتع سے منع کرتے ہیں (یعنی حج کے تمتع سے۔ معاویہ نے یہ تقلید عثمانؓ منع کیا تھا اور عثمانؓ نے حضرت عمرؓ کی تقلید کی تھی جیسے اُوپر گذر چکا) تو سعدؓ نے کہا ہم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا اُس وقت تک معاویہ مکہ کے گھروں میں کافر تھے (اسلام بھی نہیں لائے تھے۔ کیونکہ معاویہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے سعدؓ کا مطلب یہ ہے کہ معاویہ نہ مہاجرین اوّلین میں سے ہیں نہ انصاریں سے بلکہ ایک اوسط شخص ہیں اُن کی بات اور فتویٰ کا کیا اعتبار) بعضوں نے کہا کافر سے مراد یہ ہے کہ معاویہ مکہ کے گھروں میں جان کے ڈر سے چھپے ہوئے تھے)۔

فَعَمَلْنَاهَا وَهٰذَا بِالْعُرُشِ۔ ہم نے تمتع اُس وقت کیا جب یہ یعنی معاویہ مکہ کے گھروں میں مسلمان بھی نہیں ہوا تھا)۔

اِنَّهٗ كَانَ يُقْطَعُ التَّلْبِيَةَ اِذَا نَظَرَ اِلَى عُرُشِ مَكَّةَ۔ عبداللہ بن عمرؓ جب مکہ کے گھروں کو دیکھتے تو لبیک پکارنا موقوف کر دیتے۔

وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِیْشٍ۔ مسجد پر لکڑیوں کا ایک منڈوہ (چھپر) پڑا ہوا تھا۔ پختہ چھت نہ تھی۔ یوں ہی کھجور کے پتوں اور ڈالیوں سے سایہ کر لیا تھا)۔

اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ۔ ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے (کیونکہ پروردگار کی مشابہت کرتا ہے اُس کا تخت بھی آسمان زمین بننے سے پہلے پانی پر تھا)۔

اِنَّ عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ۔ ابلیس کا تخت سمندر پر ہے۔

Marfat.com

اَیْنَ عَرْشُکَ۔ تیرا تخت کہاں ہے۔
وَاِنَّمَا ھُوَ عَرَشٌ۔ وہ تو ایک منڈوہ (چھپر) ہے۔
اِنَّ الْعَرْشَ مَخْلُوْقَۃٌ مِّنْ یَاقُوْتَۃٍ حَمْرَاءَ۔ پروردگار کا تخت سُرخ یاقوت کا ہے (اُس میں پائے ہیں جن کو فرشتے اُٹھائے ہوئے ہیں)۔
فَھُوَ مَکْتُوْبٌ عِنْدَہٗ فَوْقَ الْعَرْشِ۔ وہ کتاب اللہ کے پاس عرش کے اُوپر لکھی ہوئی موجود ہے (معلوم ہوا کہ ذاتِ الٰہی فوق العرش اور خارج عن العالم ہے)۔
فَاِذَا مُوْسٰی بِاَطْشِ بِجَانِبِ الْعَرْشِ۔ میں کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ عرش کا کونا تھامے کھڑے ہیں (وہ مجھ سے بھی پہلے اُٹھ کھڑے ہوں گے)۔
ثُمَّ عَلٰی ظُھُوْرِھِنَّ الْعَرْشُ۔ پھر اُن پہاڑی بکروں کی پشت پر (جو فرشتے ہیں بصورت پہاڑی بکروں کے) اللہ تعالیٰ کا عرش ہے (جو ساتوں آسمانوں کے اُوپر ہے) پھر اللہ اُس کے اُوپر ہے (عرش اللہ تعالیٰ سب سے بلند ہے)
اِنَّ عَرْشَہٗ عَلٰی سَمٰوٰتِہٖ ھٰکَذَا۔ اس کا تخت اُس کے آسمانوں پر اس طرح ہے (یعنی قُبّہ کی شکل میں)
اُذِنَ لِیْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَکٍ مِّنْ مَلٰٓئِکَۃِ اللّٰہِ مِنْ حَمَلَۃِ الْعَرْشِ۔ مجھ کو اجازت ہوئی کہ عرش کے اُٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا حال بیان کروں۔ اُس کے کانوں کی لَو سے مونڈھوں تک سات سو برس کی مسافت ہے (اتنی بڑی اُس کی جسامت ہے)۔
اِنَّ فَوْقَ ذٰلِکَ الْعَرْشُ۔ پھر اُن ساتوں آسمانوں کے اوپر عرش ہے۔
مِنْ فَوْقِھَا یَکُوْنُ الْعَرْشُ۔ فردوس جو بہشت کا اعلیٰ درجہ ہے اُس کے اُوپر عرش ہے۔
وَیُبْرِزُ لَھُمْ عَرْشَہٗ۔ پروردگار اپنا تخت اُن پر ظاہر کرے گا (اور اپنا جمال مبارک دکھلائے گا بہشت کے ایک چمن میں)۔
اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اِلَی الْعَرْشِ کَحَلْقَۃٍ فِیْ فَلَاۃٍ۔ ساتوں آسمان اور زمین عرش کی بہ نسبت اتنے چھوٹے ہیں جیسے ایک چھلّہ اُس میدان کی نسبت جس میں وہ پڑا ہو۔
ثُمَّ عَرْشُہٗ۔ اُس کی عزت اور آبرو جاری ہے اُس کا منصب اور درجہ اُتر گیا۔
اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْمَآءَ وَالْعَرْشَ وَالْمَلٰٓئِکَۃَ قَبْلَ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پانی اور عرش اور فرشتوں کو آسمان زمین سے پہلے پیدا کیا۔
خَلَقَ اللّٰہُ مَلَکًا تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَوْحَی اِلَیْہِ اَنْ طِرِ الخ۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ عرش کے نیچے پیدا کیا اور اُس کو پرواز کرنے کا حکم دیا وہ تیس ہزار برس تک اُڑتا رہا پھر حکم ہوا اور پرواز کر پھر تیس ہزار برس تک اُڑتا رہا پھر حکم ہوا پھر پرواز کر پھر تیس ہزار برس تک اُڑتا رہا پھر اللہ تعالیٰ نے اُس سے فرمایا کہ اگر تو صور پھونکنے تک (قیامت تک اُڑتا رہے جب بھی عرش کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک نہیں پہنچے گا اُس وقت وہ فرشتہ کہنے لگا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔
جَعَلَ الْعَرْشَ اَرْبَاعًا۔ اللہ تعالیٰ نے عرش چار طرح کے فوروں سے بنایا سبز اور زرد اور سُرخ اور سفید سے اُسی سے یہ چاروں رنگ دنیا میں ہیں اور عرش چوتھی مخلوق ہے اُس سے پہلے تین چیزیں بنائیں۔ ہَوا اور علم اور نور (یہ امام جعفر صادق علیہ السّلام کا قول ہے)۔
حَمَلَۃُ الْعَرْشِ ثَمَانِیَۃٌ۔ عرش اُٹھانے والے آٹھ ہیں (چار قوم میں سے ہیں اور چار تین میں سے اللہ چاہے دوسری روایت میں اُن کی تفسیر ہے۔ پہلے چار تو حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حسنین علیہم السّلام ہیں اور

Marfat.com

دوسرے چار سلمانؓ اور مقدادؓ اور ابوذرؓ اور عمارؓ ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین (یہ بھی امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے)۔

عَرِیْشُ کَعَرِیْشِ مُوْسٰی ۔ ایک چھت موسیٰ کی چھت کی طرح۔

فَجَاءَتْ حُمَّرَۃٌ فَجَعَلَتْ تَعْرِشُ ۔ ایک لال آیا اور اوپر ہو کر اپنے پنکھ پھیلانے لگا (یہ عَرَشَ الطَّائِرُ سے ماخوذ ہے جب پرندہ نیچے اترنے کے لئے اپنے پنکھ پھیلا دیتا ہے لیکن گرتا نہیں۔ ایک روایت میں تَفْرُشُ سے معنے وہی ہیں)۔

سَیَقْتُلُکَ کَھَامٌ فَحُدَّ سَیْفِیْ فَاحْتَزَّ بِہٖ رَأْسِیْ مِنْ عُرْشِیْ ۔ (ابوجہل ملعون نے جب عبداللہ بن مسعودؓ اس کے سینے پر چڑھے وہ زخمی ہو کر پڑا تھا) کہا اے ابن مسعودؓ تیری تلوار کند ہے میری تلوار لے اور میرا سر گردن کی رگ سے کاٹ لے (عُرْش وہ رگ جو گردن کی ہڈیوں سے، بعضوں نے کہا گردن کے دونوں طرف کے لوتھڑے)۔

عَرَصٌ ۔ مضطرب ہونا، کھیل کود کرنا، چمکنا، کودنا، خوش ہونا، گھر کے مرطوب ہونے کی بو، گھاس کی بو۔

تَعْرِیْصٌ ۔ میدان میں ڈالنا سکھانے کے لئے۔

اِعْتِرَاصٌ ۔ اضطراب۔

تَعْرِیْصٌ ۔ اقامت کرنا۔

اِعْتِرَاصٌ ۔ کھیل کود، بھڑکنا۔

عَرَاصٌ ۔ وہ ابر جس میں خوب چمک اور گرج ہو۔

نَصَبْتُ عَلٰی بَابِ حُجْرَتِیْ عَبَاءَۃً مُقَدَّمَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزَاۃِ خَیْبَرَ اَوْ تَبُوْکَ فَھَتَکَ الْعَرْصَ حَتّٰی وَقَحَ بِالْاَرْضِ ۔ میں نے اپنے حجرے کے دروازے پر ایک کملی لٹکائی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خیبر یا تبوک سے لوٹ کر آئے آپ نے اس لکڑی کو جو آڑی لگی تھی جس پر پردہ پڑا تھا کھینچا وہ زمین پر گر گئی (ایک روایت میں عَرَسَ ہے سین سے یعنی وہ دیوار جو کوٹھری کی دونوں دیواروں کے درمیان چھوٹی سی کھڑی کی جاتی ہے اور وہ چھت تک نہیں پہنچتی۔ ایک روایت میں عرض ہے ضاد معجمہ سے یعنی آڑی لکڑی نہ خشنی نے کہا عَرَصَ صاد مہملہ سے صحیح ہے یعنی وہ لکڑی جو کوٹھری میں آڑی رکھی جاتی ہے پھر اس پر چھوٹی چھوٹی لکڑیاں چھائی جاتی ہیں)۔

فِیْ عَرَصَاتِ جَشْجَاتٍ ۔ جشجات کے میدانوں میں (یہ عَرْصَۃٌ کی جمع ہے یعنی وہ کشادہ جگہ جس میں عمارت نہ ہو جیسے مکان کا صحن، آنگن، حلوخانہ وغیرہ)۔

اَقَامَ بِالْعَرْصَۃِ ثَلَاثًا ۔ آپ میدان میں تین دن تک ٹھہرے رہے، یعنی میدانِ جنگ میں۔

عَرَصَاتُ الْجَنَّۃِ ۔ بہشت میدان۔

رَجُلٌ اِشْتَرٰی دَارًا فَبَقِیَتْ عَرْصَۃٌ ۔ ایک شخص نے ایک گھر خریدا لیکن خالی کھلا میدان رہ گیا۔

عَرْصَۃُ الْاِسْلَامِ الْقُرْاٰنُ ۔ اسلام کا آنگن قرآن ہے (جیسے آنگن گھر میں ہونا ضروری ہے ویسے ہی ہر مسلمان کو قرآن سیکھنا ضروری ہے یا جیسے آنگن سے گھر کی زینت ہوتی ہے ایسے ہی قرآن اسلام کی زینت ہے)۔

عَرْصَفَۃٌ ۔ لنبا چرنا۔

عَرْاصِیْفُ ۔ کجاوے کی چاروں لکڑیاں۔

عَرْصَفٌ ۔ ایک بوٹی ہے، ایک یونانی گھاس۔

عَرْصَامٌ ۔ یاعَرَاصِمُ ۔ شیر۔

عَرْصَمٌ ۔ بہت کھانے والا۔

عُرْصُوْمٌ ۔ بخیل۔

عَرَضٌ ۔ پیش کرنا، بادسے پڑھنا، متعرض ہونا، ظاہر ہونا، ظاہر کرنا، دکھانا، چوڑائی، آشی رکھنا، عارض ہونا، سامنے آنا

ف ایک قسم کا درخت ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

بھاری یا آفت آنا، بھرنا، مر جانا۔
مُعَارَضَۃٌ۔ مقابلہ کرنا، روکنا۔
عِرْضٌ اور عِرْضَۃٌ۔ چوڑا ہونا۔
تَعْرِیْضٌ۔ اشارہ کنایہ کرنا (اُس کی ضد تصریح ہے) چوڑا کرنا۔
اِعْرَاضٌ۔ روگردانی کرنا متوجہ نہ ہونا، ٹال دینا۔
تَعَرُّضٌ۔ مانع ہونا، ٹیڑھا ہونا، اِدھر اُدھر مڑ کر چلنا۔
تَعَارُضٌ۔ ایک دوسرے کے خلاف ہونا۔
اِعْتِرَاضٌ۔ آڑا پڑنا، اعتراض کرنا، منع کرنا، روکنا۔
اِسْتِعْرَاضٌ۔ پیش کرنے کی درخواست کرنا، سامنے لانے کی خواہش کرنا۔

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ۔ مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے اُس کا خون اُس کا مال اُس کی عزت آبرو (یعنی ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا قتل یا زخمی کرنا، یا اُس کا مال لوٹ لینا، یا اُس کی عزت بگاڑنا سب حرام اور منع ہے)۔

فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اِسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ۔ جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچا (جن کی حلت اور حرمت میں شبہ ہے مثلاً مختلف فیہ چیزوں سے) تو اُس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچایا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ بِعِرْضِيْ عَلٰى عِبَادِكَ۔ یا اللہ! میں نے اپنی عزت تیرے بندوں پر تصدق کر دی (یعنی جو کوئی میری بُرائی کرے مجھ پر عیب لگائے میں نے اُس کو معاف کر دیا)۔

فَاِنَّ اَبِيْ وَوَالِدَهٗ وَعِرْضِيْ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءٌ۔ میرے باپ اور اُس کے باپ کی اور خود میری عزت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا تم سے بچاؤ ہے (یہ حسان بن ثابت رضؓ کا شعر ہے اور خطاب اُس میں مشرکوں کی طرف ہے یعنی تم مجھ کو بُرا بھلا کہو لیکن میں تمہاری ہجو نہیں چھوڑوں گا..... تاکہ تم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو سے باز رہو)۔

اَقْرِضْ مِنْ عِرْضِكَ لِيَوْمِ فَقْرِكَ۔ اپنی عزت اور آبرو کا قرضہ لوگوں پر رہنے دے تاکہ جس دن تو محتاج ہو (یعنی قیامت کے دن) تیرے کام آئے (جن جن لوگوں نے تیری بُرائیاں کی ہیں اُن کی نیکیاں تجھ کو ملیں)۔

لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوْبَتَهٗ وَعِرْضَهٗ۔ جس شخص کو قرض ادا کرنے کا مقدور ہو اور اُس پر بھی وہ ٹال مٹول کرے تو اُس کو تکلیف دینا، اُس کی عزت بگاڑنا درست ہے (اگر قرض خواہ اُس کی شکایت کرے اُس کی بُرائیاں بیان کرے بدمعاملگی کو ننگیارنہ ہوگا)۔

اِنَّ اَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا۔ تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت (اس شہر یعنی مکہ میں)۔

اِنَّمَا هُوَ عَرَقٌ يَجْرِيْ مِنْ اَعْرَاضِهِمْ مِثْلُ الْمُسْلِخِ۔ وہ ایک پسینہ ہوگا جو اُن کے جوڑوں سے بہے گا اُس کی خوشبو مشک کی سی ہوگی (یعنی بہشت کے لوگ پائخانہ پیشاب نہ کریں گے بس اس پسینے سے اُن کی غذا ہضم ہو جائے گی)۔

غَضُّ الْاَطْرَافِ وَخَفْرُ الْاَعْرَاضِ۔ نیچی نگاہ والیاں یعنی عزت شرم سے بچانے والیاں (ایک روایت میں اَعْرَاض ہمزہ سے یعنی شرم سے اُن چیزوں کی طرف نہیں دیکھتیں اُدھر سے مُنہ پھیر لیتی ہیں جو اُن کے لئے ناجائز اور مکروہ ہیں)۔

فَاَنْدَفَعْتُ تُغَنِّيْنِيْ بِاَعْرَاضِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ تو چل دے گا مسلمانوں کی عزتیں بگاڑنے کے اشعار گاتا ہوا۔

عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اِنْفَاذِيْ عُرِضَ هٰذَا الْحَائِطِ۔ ابھی بہشت اور دوزخ اس دیوار کے کونے

Marfat.com

میں مجھ کو دکھلائی گئی (یعنی اُس کا نمونہ بتلایا گیا) اور دوزخ تو ساری زمین میں بھی نہیں سما سکتی۔ بعضوں نے کہا حجاب اُٹھا دیا گیا اور آپ نے دیوں سے بہشت اور دوزخ کو دیکھ لیا۔ یہ امر مجھ خلاف قیاس نہیں ہے اللہ تعالیٰ آنکھ میں جتنی..... چاہے اتنی قوت دے سکتا ہے)۔

فَاِذَا عُرْضٌ وَجْهِهٖ مُنْتَنٌ۔ اُس کے چہرے کا ایک جانب جھلا ہوگا، وہاں کا پوست جل گیا ہوگا۔

فَقَدْ مُتُّ اِلَيْهِ السَّرَابَ فَاِذَا هُوَ يَنْشُّ فَقَالَ اَضْرِبُ بِهٖ عُرْضَ الْحَائِطِ۔ میں نے شربت آپ کے سامنے رکھا دیکھا تو وہ جھاگ اُٹھا رہا تھا تیزی سے) آپ نے فرمایا یہ دیوار کے کونے پر پھینک دے (اب پینے کے قابل نہیں رہا اس میں تو نشہ آگیا)۔

اِذْهَبْ بِهَا فَاخْلِطْهَا ثُمَّ اْتِنَا بِهَا مِنْ عُرْضِهَا۔ اُس کو لے جاکر ملا دے پھر ایک کونے سے ہمارے پاس لے کر آ۔

كُلِ الْجُبْنَ عُرْضًا۔ پنیر جہاں پائے وہاں سے خرید لے (یہ پوچھنا ضروری نہیں ہے کہ مسلمان نے تیار کیا ہے یا کافر نے (یہ محمد بن حنفیہ کا قول ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کافر کی نجاست باطنی اور اعتقادی ہے نہ کہ ظاہری جیسے ائمہ کا قول ہے)۔

فَاَتَى جَمْرَةَ الْوَادِيْ فَاسْتَعْرَضَهَا۔ پھر نالہ کے بھرے پر آئے اور عرض کی طرف سے آئے (یعنی لمبائی کی طرف سے نہیں آئے بلکہ عرض کی طرف سے)۔

سَاَلَ عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ جَلْدٍ فَقَالَ اَوْلِكَ فَرَاِسٌ اَخْرَاضًا وَشِقَاقًا اَخْرَاضًا۔ حضرت عمرو نے علی بن جلد قبیلے کا حال عمرو بن معدیکرب سے پوچھا۔ انہوں نے کہا یہ لوگ تو ہمارے لشکروں کے سوار ہیں (یا ہماری عزت بچانے کے لئے سوار ہیں) اور ہماری بیماریوں کی دوا ہیں۔ اَعْرَاض۔ جمع ہے عَرَضٌ کی بمعنے لشکر اور فوج یا عِرْضٌ کی بمعنے عزت اور آبرو)۔

تَحْتَفِرُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ۔ تم اس پہاڑ کے کونے سے چاندی نکالتے ہو۔

اِنْطَلَقَ رَجُلٌ اِلٰى عُرْضِ مَالِهٖ۔ ایک شخص اپنے مال کی ایک جانب گیا۔

هُوَ مِنْ عُرْضِ النَّاسِ۔ وہ عام آدمیوں سے ہے (یعنی عام آدمیوں میں سے ایک آدمی ہے یعنی خاص اور شریف امیر لوگوں میں سے نہیں ہے)۔

اِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيْضٌ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عدی بن حاتم سے فرمایا) تیرا تکیہ تو بہت چوڑا ہے یا تم بڑے سونے والے ہو (ایک روایت میں عَرِيْضُ الْقَفَا ہے یعنی تیری گدی بہت چوڑی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ موٹے اور فربہ ہو (یہ ہوا یہ تھا کہ جب یہ آیت اُتری حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ تو عدی اُس کا یہ مطلب سمجھے کہ جب سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے تمیز ہو جائے یعنی اتنی روشنی ہو جائے اُس وقت تک کھانا کھا سکتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مذاق کی راہ سے اُن سے فرمایا کہ تمھارے تکیہ بہت چوڑا ہے کہ اس میں رات کی سیاہی اور صبح کی سفیدی سمائی گئی۔ پہلے اتنی ہی آیت اُتری تھی حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ تو بعض صحابہ کو وھوکا ہوا انھوں نے اپنے تکیہ کے تلے دو طرح کے دھاگے سفید اور سیاہ رکھ لئے اور جب تک روشنی کی وجہ سے دونوں میں تمیز نہ ہوا اُس وقت تک کھاتے پیتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ اُتارا اور بتلا دیا کہ سیاہ دھاگے سے رات کی سیاہی اور سفید دھاگے سے صبح کی روشنی مراد ہے)۔

لَقَدْ ذَهَبْتَ فِيْهَا عَرِيْضَةً۔ تم اُس میں چوڑا ہو

Marfat.com

تھی چل دیئے۔

لَئِنْ اُقْصِرَتِ الْخُطْبَةُ لَقَدْ اُعْرِضَتِ الْمَسْئَلَةُ۔ تو نے اگرچہ بات مختصر کی مگر سوال بہت بڑا کیا (جس کو بہت تفصیل درکار ہے اُس نے یہ پوچھا تھا کہ مجھ کو ایسا کام بتلائیے جس کی وجہ سے میں بہشت میں جاؤں)۔

لَكُمْ فِي الْوَظِيفَةِ الْفَرِيضَةُ وَلَكُمُ الْعَارِضُ تم زکوٰۃ میں اتنا ہی دو جتنا مقرر ہے اور جو جانور بیمار ہو یا لنگڑا ہو گیا ہو وہ تم ہی رکھو (ہم زکوٰۃ میں ایسا جانور نہیں لیں گے۔ عَارِض عیب دار جانور جو۔ بیمار ہو یا اُس کا ہاتھ یا پاؤں ٹوٹ گیا ہو۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَكْلُوْنَ لِلْعَوَارِضِ۔ بیمار جانوروں کو کھانے والے ایسے لوگوں کا عیب کرتے ہیں)۔

تُصِيبُ مِنْ رَسْلِهَا وَعَوَارِضِهَا۔ تو یتیم کے جانوروں کا دودھ پی سکتا ہے اور جو جانور بیمار ہو جائے (اُس کے مر جانے کا ڈر ہو) اُس کو کھا سکتا ہے۔

اِنْ عُرِضَ لَهَا فَاذْبَحْهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قربانی کا اونٹ ایک شخص کے ہاتھ بھیجا اور فرمایا) اگر وہ راستہ میں بیمار ہو جائے یا لنگڑا ہو جائے (چل نہ سکے) تو اُس کو نحر (ذبح) کر ڈال (کیونکہ مرُدار ہو کر مرنے سے تو یہی بہتر ہے کہ اُس کو اللہ کے نام پر کاٹ ڈالیں غریب لوگ اُس کا گوشت کھائیں)۔

اَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ عَرِضَ لَهٗ۔ میں ڈرتی ہوں کہیں اُن کو آسیب کا خلل نہ ہو (کوئی جن چڑھ بیٹھا ہو یا اُس نے ہاتھ لگا دیا ہو)۔

فَاعْتَرَضَ عَنْهُمَا۔ وہ اپنی بیوی سے صحبت نہ کر سکے (کوئی مانع پیدا ہو گیا یا اور کوئی سبب)۔

لَاجَلَبَ وَلَاجَنَبَ وَلَا اعْتِرَاضَ۔ اس گھوڑ دوڑ میں نہ جلب ہے نہ جنب نہ اعتراض (جلب اور جنب کی تفسیر کتاب الجیم میں گذر چکی ہے اور اعتراض یہ ہے کہ دوڑ آدمیوں کی شرط میں ایک تیسرا آدمی خواہ مخواہ اپنا گھوڑا دوڑ دے)۔

اِنَّهٗ عَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ الْفَرَسُ۔ سراقہ بن مالک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضؓ کے سامنے گھوڑا اڑا دیا (جب دونوں صاحب ہجرت کے سفر میں مدینہ طیبہ جا رہے تھے)۔

كُنْتُ مَعَ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ اِذَا رَجُلٌ يُقَرِّبُ فَرَسًا لِيْ عَرِضَ الْقَوَائِمِ۔ میں اپنے جانی دوست یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک جہاد میں کیا دیکھتا ہوں ایک شخص لوگوں کے برابر اپنا گھوڑا لا رہا ہے۔

اِنَّهٗ ذَكَرَ عُمَرَ فَاَخَذَ الْحُسَيْنُ فِيْ عِرَاضِ كَلَامِهٖ۔ حضرت امام حسنؓ نے حضرت عمرؓ کا ذکر کیا تو امام حسینؓ نے بھی اُنہی کی سی گفتگو کی۔

اِنَّ اللّٰهَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَارَضَ جَنَازَةَ اَبِيْ طَالِبٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کے جنازے میں ایک طرف سے آگئے (راستہ سے جنازہ میں شریک ہو گئے (گھر سے اُن کے جنازے کے ساتھ نہیں گئے کیونکہ وہ مرتے دم تک اسلام نہیں لائے تھے)۔

اِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهٗ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً وَّاِنَّهٗ عَارَضَهٗ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر سال ایک بار قرآن کا دور کیا کرتے لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی اُس میں دو بار دور کیا۔

عَارَضْتُ الْكِتَابَ بِالْكِتَابِ۔ میں نے قرآن کا مقابلہ قرآن سے کیا۔

اِنَّ فِي الْمَعَارِيْضِ لَمَنْدُوْحَةً عَنِ الْكِذْبِ۔ اشارے کنایے میں آدمی جھوٹ سے بچ سکتا ہے (عقل مند

Marfat.com

آدمی کیا کرتے ہیں جب ایسی ضرورت پیش آتی ہے کہ جواب دینا ضروری ہے اور صاف صاف کہو تو جھوٹ ہوتا ہے یا عذر کا ڈر ہے تو ایسی بات کہتے ہیں جو جھوٹ بھی نہ ہو اور اپنا مطلب نکل جائے اُس کو عربی زبان میں تعریض کہتے ہیں اور معارض بھی اُسی کی جمع معاریض ہے۔

مترجم:۔ کہتا ہے تعریض صحابہ اور تابعین اور ائمہ سلف سے ثابت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے تعریض کی۔ اور امام شافعیؒ نے بھی تعریض کر کے اپنا پیچھا چھڑایا)۔

اَمَا فِی الْمَعَارِیْضِ مَا یُغْنِی الْمُسْلِمَ عَنِ الْکَذِبِ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) کیا تعریض کر کے مسلمان جھوٹ سے بچ نہیں سکتا (ضرور بچ سکتا ہے مگر اتنی عقل بھی ہو)۔

مَا اُحِبُّ بِمَعَارِیْضِ الْکَلَامِ حُمْرَ النَّعَمِ۔ میں تعریضی کلام سے زیادہ سُرخ اُونٹوں کو بھی پسند نہیں کرتا۔

مِنْ سَعَادَۃِ الْمَرْءِ خِفَّۃُ عَارِضَیْہِ۔ آدمی کی خوش نصیبی یہ نشانی ہے کہ اُس کے دونوں رُخسارے ہلکے ہوں (یعنی اُن پر گھنے ہوئے بال نہ ہوں۔ بعضوں نے کہا رخساروں کا ہلکا ہونا اس سے یہ مراد ہے کہ وہ لوگوں سے سوال بہت کرتا ہو۔ صاحب نہایہ نے کہا پہلے معنے کو یعنی باتوں کے کم ہونے کو میں مناسب نہیں سمجھتا انتہی۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بہت سے صحابہ کبار اور علمائے امت کی داڑھی گھنی ہوئی تھی۔ کیا وہ سعید اور خوش نصیب نہ تھے)۔

فَمَسَحْتُ بِعَارِضَیْہَا۔ انہوں نے اپنے گالوں پر ہاتھ پھیرا (اُن پر خوشبو لگانی تاکہ سوکھ کا نشہ نہ رہے)۔

اِنَّہٗ بَعَثَ اُمَّ سُلَیْمٍ لِتَنْظُرَ امْرَأَۃً فَقَالَ شُمِّیْ عَوَارِضَہَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلیمؓ کو بھیجا ایک عورت کو دیکھنے کے لئے (شاید آپ اُس سے نکاح کرنا چاہتے ہوں گے) اور فرمایا کہ اُس کے دہ دانت سونگھ جو گال کے تلے ہوتے ہیں (تاکہ اُس کے مُنہ کی بُو کا حال معلوم ہو)۔

تَجْلُوْ عَوَارِضَ ذِیْ ظَلْمٍ اِذَا ابْتَسَمَتْ۔ ہنستے وقت وہ چمکتے ہوئے دانت دکھلاتی ہے (نہایہ میں ہے کہ عوارض وہ دانت جو مُنہ کے عرض میں ہوتے ہیں یعنی نیابا اور اضراس کے درمیان)۔

فَیُصِیْبُ مِنْ جِزْرِھَا وَرِسْلِھَا وَعَوَارِضِھَا۔ اُن کے بالوں کو اور دودھ کو اور جو اُن میں سے سقط ہو جائے (ہمارا بچا کھچا ہو جائے) کام میں لاسکتا ہے۔

وَاَضْرِبُ الْعُرُوْضَ۔ اور میں اِدھر اُدھر جانے والے اونٹ کو سیدھا کرتا ہوں (مراد یہ ہے کہ شریر اونٹ کو مارتا ہوں (اُس کو سیدھا اور درست کرتا ہوں یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص راستی اور انصاف سے مُنہ پھیرتا ہے اُس کو راہ پر لاتا ہوں)۔

تُعَرِّضُ مَدَارِجًا وَسُوْمِیْ تَعَرُّضَ الْجُوَزَاءِ لِلْمُجَوِّزِ۔ ادھر اُدھر مُڑ کر راستوں میں چل اور سخت گلیوں سے بچی رہ جیسے جوزہ ستاروں کے بیچ میں سے ہو کر نکل جاتا ہے (جوزا کے ستارے بھی اِدھر اُدھر واقع ہیں سیدھے نہیں ہیں)۔

مَدْحُوْسَۃٌ قَدْ ذَفَّتْ بِالنَّحْضِ عَنْ عَرْضٍ۔ مٹی میں دھنسی ہوئی اور پر گوشت ہونے کی وجہ سے چرنے میں ادھر اُدھر ڈھل جاتی ہے (یہ کعب کے قصیدہ کا ایک مصرعہ ہے)۔

قَالُوْا ھٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا۔ کہنے لگے یہ ابر تو ہمیں پر برستا معلوم ہوتا ہے۔ عارض وہ ابر جو آسمان کے کناروں میں پھیلا ہوا ہو۔

فَاَخَذَ فِیْ عَرْضٍ اٰخَرَ۔ پھر انہوں نے گفتگو کا رنگ بدل دیا اور باتیں کرنے لگے)۔

Marfat.com

عَرُوْض۔ پہاڑ کے عرض میں جو راستہ ہو اور جو مقام چلنے میں ہمارے مقابل آجائے۔

فَاَمَرَ اَنْ یُّؤْذِنُوْا اَھْلَ الْعَرُوْضِ۔ آپ نے حکم دیا کہ مکّہ اور مدینہ کے اطراف میں جو لوگ بستے ہیں اُن کو خبردار کردیں (مکہ اور مدینہ اور یمن کو عُرُوض کہتے ہیں اور حجاز کے ملک میں جو گاؤں ہیں یا کسان بستے ہیں اُن کو اَعْراض کہتے ہیں اُس کا مفرد عِرض ہے بکسرۂ عین)۔

اِنَّہٗ خَرَجَ مِنْ مَکَّۃَ حَتّٰی بَلَغَ الْعَرِیْضَ۔ ابوسفیان مکہ سے نکلا یہاں تک کہ عریض جا پہنچا۔ عُرَیض ایک وادی ہے مدینہ میں وہاں مدینہ والوں کے جانور وغیرہ رہتے تھے۔

سَاقَ خَلِیْجًا مِّنَ الْعُرَیْضِ۔ وہ عریض میں سے خلیج کی طرف ہانک لے گیا (یعنی دریا کا راستہ لیا)۔

ثَلٰثٌ فِیْھِنَّ الْبَرَکَۃُ مِنْھُنَّ الْبَیْعُ اِلٰی اَجَلٍ وَالْمُعَاوَضَۃُ۔ تین چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی ہے اُن میں سے ایک اُدھار بیچنا، ایک شہر اکر (کیونکہ اُس میں اُس غریب مسلمان کا فائدہ ہوتا ہے جس کے پاس نقد پیسہ نہیں ہے) دوسرے مبادلہ یعنی ایک جنس دے کر اُس کے بدلے دوسری جنس لینا، مثلاً ایک غلّہ یا میوہ کے بدلے دوسرا غلّہ یا میوہ لینا۔ اسی طرح جانوروں، یا کپڑوں یا اوزار کا مبادلہ عَرض جس معاملہ میں دونوں طرف میں اسباب ہو نقد پیسہ نہ ہو اُس کو معاوضہ کہیں گے)۔

لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ۔ تونگری اور امیری یہ نہیں ہے کہ دنیا کا بہت سامان اور اسباب ہو جس کو نادان لوگ تونگری سمجھتے ہیں) بلکہ تونگری دل کی تونگری ہے یعنی ہمت کا بلند ہونا اور کسی چیز کی طمع اور خواہش نہ رکھنا جتنا اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اُسی پر شاکر اور خوش رہنا اُس کو بہت سمجھنا زیادہ کی آرزو نہ کرنا تونگری بدل است نہ بمال)۔

اِیْتُوْنِیْ بِعَرْضٍ ثِیَابٍ خَمِیْصٍ اَوْ لَبِیْسٍ۔ (معاذؓ نے یمن والوں سے کہا) تم مجھ کو زکوٰۃ میں یمانی دوجیسے کپڑا یا اور پہننے کے کپڑے (اَھْوَنُ یعنی یہ سامان ہلکا ہے اُس کا پہنچا دینا مدینہ میں آسان ہے برخلاف جانوروں کے کہ اُن کا مدینہ تک بھیجنا مشکل ہے اسی طرح غلّہ کا۔ اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ زکوٰۃ میں مال کی قیمت ادا کرنا درست ہے جیسے حنفیہ کا قول ہے اور شاید معاذؓ نے ایسا کیا ہو کہ جانور اور غلّہ زکوٰۃ میں لے کر پھر اُس کے بدلہ کپڑا لے لیا ہو)۔

مَنْ تَعَلَّمَ لِیُصِیْبَ بِہٖ عَرَضًا۔ جو شخص دنیا کا مال و اسباب کمانے کے لئے علم حاصل کرے۔

مَا کَانَ لَھُمْ مِّنْ مِّلْکٍ وَّعَرْمَانَ وَمَزَاھِرَ وَعِرْضَانَ۔ اُن کے پاس جو ملک املاک اور کھیت اور باجے اور بکریاں وغیرہ ہوں (عِرْضَان جمع ہے عَرِیض کی وہ بکری جو ایک سال کی ہوگئی ہو۔ بعضوں نے کہا خصی بکری اور عَرْض کی بھی جمع ہو سکتی ہے یعنی وہ وادی جس میں کھجور وغیرہ کے بہت درخت ہوں)۔

اِنَّہٗ حَکَمَ فِیْ صَاحِبِ الْغَنَمِ اَنَّہٗ یَاْکُلُ مِنْ رِسْلِھَا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بکریوں والے کے باب میں یہ حکم دیا کہ وہ اُن کا دودھ پیئے خصی جانوروں کا گوشت کھائے۔

فَتَلَقَّتْہُ امْرَاَۃٌ مَعَھَا عَرِیْضَانِ اَھْدَتْھُمَا لَہٗ۔ پھر ایک عورت آپ سے ملی اُس کے ساتھ دو بکریاں تھیں سال بھر کی جن کو اُس نے تحفہ کے طور پر بھیجا تھا۔

عَرُوْض۔ ایک سال کا بکرا۔

اَدْجٰی بِالْمُعْرَاضِ فَیَخْرُقُ۔ میں بن پیکان کا تیر مارا کرتا تھا وہ کبھی جاتا تھا (اُدھر) سے شکار کیا کرتا تھا جو

Marfat.com

عربی میں مِعْرَاض کہتے ہیں کیونکہ وہ چوڑان کی طرف سے جا کر لگتا ہے لوک سے نہیں لگتا اگر لوک کی طرف سے لگے اور خون بہا دے تو اُس کا شکار بھی حلال ہے)۔

مَا صَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِهٖ۔ جو بن پیکان کا تیر عرض کی طرف سے پڑے (اور جانور اس کی مار سے مر جائے تو وہ حلال نہیں۔ طیبی نے کہا مِعْراض اُس لکڑی یا سوٹے کو بھی کہتے ہیں جس کے ایک جانب لوہا لگا ہو)۔

خَمِّرُوا اٰنِيَتَكُمْ وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرُضُوْنَهٗ عَلَيْهِ۔ اپنے برتنوں کو (جن میں کھانا پانی ہو) ڈھانپ دیا کرو۔ اگر سرپوش نہ ملے تو ایک آڑی لکڑی ہی اُس پر رکھ دیا کرو (پانی اور کھانے کے برتن کو رات کو کھلے چھوڑ دینا اندیشہ ناک ہے۔ بعضوں نے کہا رات اور دن دونوں میں کھلے چھوڑنا منع ہے کیونکہ حدیث میں رات کی قید نہیں ہے)۔

تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ عَرْضَ الْحَصِيْرِ۔ (ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ فتنے دلوں پر اس طرح بچھائے جائیں گے جیسے بورا بچھایا جاتا ہے) یا فتنے دلوں پر پیش کئے جائیں گے جیسے سپاہی بادشاہ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ فتنوں کی بھرمار ہوگی ایک اٹھا بھی دور نہیں ہوگا دوسرا لاحق ہوگا)۔

فَاِنْ كَانَ مُعْرِضًا۔ قرض لینے میں آندھی بن گیا (جو سامنے آیا اُس سے قرض مانگنے لگا یا ادائی کی فکر کر کے قرض لینا شروع کر دیا جس نے یہ نصیحت کی کہ اب قرض نہ لیجو اُس کی نصیحت کا کچھ خیال نہ کیا اور قرض لیتا رہا)۔

اِنَّ رَكْبًا مِّنْ تُجَّارِ الْمُسْلِمِيْنَ عَرَضُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبَا بَكْرٍ ثِيَابًا بِيْضًا۔ کچھ سواروں نے جو مسلمان سوداگر تھے (اور شام کے ملک سے آرہے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو سفید کپڑے تحفہ گزرانے (جب آپ ہجرت کے سفر میں ابوبکر رضؓ کے ساتھ مدینہ جا رہے تھے (تَغْرِيْضٌ ہدیہ اور تحفہ گزرانا۔ اُسی سے ہے عُرَاضَةٌ جو سفر سے آنے والا تحفہ کے طور پر لائے)۔

اَيْنَ مَا جِئْتَ بِهٖ مِمَّا يَاْتِيْ بِهِ الْعُمَّالُ مِنْ عُرَاضَةِ اَهْلِهِمْ (جب معاذ بن جبل رضؓ یمن کی صوبیداری سے لوٹ کر آئے تو اُن کی بیوی اُن سے کہنے لگیں) اجی وہ تحفہ یا ہدیہ کہاں ہے جو صوبیداروں کو اُن کے گھر والوں کے لئے ملا کرتا ہے (یعنی جیسے تمام دنیا دار حاکموں کا قاعدہ ہے کہ وہ رعایا سے حصّے اور تحفے اور نذریں لیا کرتے ہیں تم کیا لے کر آئے۔ اُن کی بیوی نے یہ سمجھا کہ معاذؓ بھی دوسرے حاکموں کی طرح رشوت خوار ہیں)۔

قَدْ عَرِضُوْا فَاَبَوْا۔ اُن کے سامنے کھانا پیش کیا گیا لیکن انھوں نے کھانے سے انکار کیا (اور کہا جب ابوبکرؓ لوٹ کر آئیں گے تو اُنہی کے ساتھ کھائیں گے۔ جب تک وہ لوٹ کر نہیں آئیں گے ہم بھی کھانا نہیں کھائیں گے یہ قصہ حضرت ابوبکرؓ کے مہمانوں کا ہے جو مشہور ہے)۔

فَاسْتَعْرَضَهُمُ الْخَوَارِجُ۔ خارجیوں نے جس طرح بن سکا اُن کو قتل کیا (اُن کے قتل کرنے میں کچھ پس و پیش نہیں کیا)۔

اِنَّهٗ كَانَ لَا يَنَاْتُمُّ مِنْ قَتْلِ الْحَرُوْرِيِّ الْمُسْتَعْرِضِ۔ وہ خارجی کے قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جو مسلمانوں کے قتل کے درپے ہو (بلکہ ایسے خارجی کا مار ڈالنا ثواب ہے جو دوسرے مسلمانوں کو کافر سمجھے اُن کا خون اور مال حلال جانے)۔

كَانَ يَسْتَعْرِضُ النَّاسَ بِالْحُرُفِ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ حرف میں لوگوں کا جائزہ لیتے اُن کا حال دریافت کرتے (حُرُفٌ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب)۔

Marfat.com

تَدَعُوْنَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَھُوَ مُعْرِضٌ لَّکُمْ۔ تم امیر المومنینؓ کو چھوڑ دیتے ہو اور وہ تمہارے سامنے موجود ہیں (ایک روایت میں مُعْرِضٌ بکسرۂ راء ہے۔ حربی نے کہا یہی صحیح ہے اور ترجمہ وہی ہے)۔

اِنَّہٗ رَاٰی رَجُلًا فِیْہِ اِعْتِرَاضٌ۔ عثمان بن ابی العاص نے ایک شخص کو دیکھا جو غیر بات کو ماننے سے گریز کرتا تھا (اُس میں تعصب اور عناد تھا خواہ مخواہ باطل کی پیروی پر اصرار کرتا تھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِعْتَرَضَ الشَّیْءَ۔ جب خواہ مخواہ تکلف کے ساتھ کوئی بات اختیار کرے)۔

اِنَّہٗ شَدِیْدُ الْعَارِضَۃِ۔ وہ بڑا بہادر اور دلیر یا بڑا بات کرنے والا فصیح اللسان ہے۔

رُفِعَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَارِضُ الْیَمَامَۃِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عارض الیمامہ دکھلایا گیا (وہ ایک موضع کا نام ہے)۔

عُرْضَتُھَا طَامِسُ الْاَعْلَامِ مَجْھُوْلُ۔ (یہ کعب بن زہیرؓ کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے عُرْضَۃ کہتے ہیں اُس چیز کو جو تیار کی جائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں ھِیَ لِلسَّفَرِ عُرْضَۃٌ۔ یعنی وہ اونٹ جو سفر کرنے کے لئے مضبوط اور طاقت ور ہو)۔

اِنَّ الْحَجَّاجَ کَانَ عَلَی الْعُرْضِ وَعِنْدَہٗ ابْنُ عُمَرَ۔ حجاج لشکروں کو دیکھ رہا تھا اور اُس کے پاس عبداللہ بن عمرؓ موجود تھے۔

اَلْعَرْضُ عَلَی الْمُحَدِّثِ۔ اُستاد کو حدیث سُنانا یا دے یا کتاب میں دیکھکر۔

عَرْضُ الْمُنَاوَلَۃِ۔ یہ ہے شاگرد اپنے استاد کی روایت کی ہوئی حدیثوں کی کتاب استاد کے سامنے پیش کرے اور استاد اس کو دیکھ کر صحیح کرکے پھر شاگرد کو دیدے اور ان حدیثوں کی اپنے سے روایت کرنے کی اجازت دیدے۔

یَعْرِضُہٗ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرئیل علیہ السلام کو قرآن سُناتے (ہر سال ایک بار دَور کرتے لیکن جس سال وفات ہوئی اُس سال دو بار دور کیا۔ ایک روایت میں یُعَارِضُ ہے یعنی دَور کرتے۔ دوسری روایت میں ہے کہ زید بن ثابتؓ نے آخری دَور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سُنا تھا)۔

فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس وعظ میں بیٹھنے سے مُنہ پھیر لیا (وہاں سے چل دیا) اللہ تعالیٰ نے بھی اُس کی طرف سے مُنہ پھیر لیا (شاید وہ منافق ہوگا)۔

فِیْ عَرْضِ الْوِسَادَۃِ۔ تکیہ کے عرض میں لیٹے (اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بیوی اُس کے طول میں لیٹے۔ ابن عباسؓ اس وقت بچے تھے اور میمونہؓ اُن کی خالہ تھیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اپنے پاس سُلا لیا)۔

لَا یَزَالُ تَصَاوِیْرُ تَعْرِضُ۔ یا تَصَاوِیْرُہٗ تَعْرِضُ۔ برابر اُس کپڑے کی مورتیں نماز میں مجھ پر کھل رہی تھیں (اور میرا خیال اُن کی طرف بٹ رہا تھا)۔

یُعْرَضُ رَاحِلَتُہٗ فَیُصَلِّیْ۔ یا یَعْرِضُ۔ اونٹ کو اپنے سامنے کر لیتے اور اُس کی آڑ میں نماز پڑھتے۔ (معلوم ہوا کہ جانور اگر نماز میں سامنے ہو تو کوئی قباحت نہیں لیکن گائے کو اگر سامنے کرے تو مکروہ ہے کیونکہ مشرکین اُس کی پوجا کرتے ہیں)۔

خَشَبَۃٌ مُعْتَرِضَۃٌ۔ آڑھی رکھی ہوئی لکڑی۔

تَعْرِضُ لَہُ الْحَاجَۃُ۔ حاجت پیش آتی۔

وَاَنَا مُعْتَرِضَۃٌ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوکر تہجد کی نماز پڑھتے

Marfat.com

اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان آڑی پڑی رہتی معلوم ہوا کہ اگر نماز میں عورت سامنے پڑی ہو تو قباحت نہیں)۔

يَعْرِضُهَا وَيُعِيْدُ اِنْ لَهُ تِلْكَ الْمُقَالَةَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بار بار ابو طالب سے اُن کی موت کے وقت یہ فرماتے تھے (چنانچہ آخر ایک بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ لو۔ لیکن ابو جہل اور ابن امیہ ہر بار اُن سے یوں کہتے کیا تو عبد المطلب کے دین سے پھرے جاتے ہو آخر اُن کی قسمت میں ایمان نہ تھا انھوں نے اخیر یہ کلمہ کہا **عَلٰى دِيْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ**۔ اور اُن کا خاتمہ شرک ہی پر ہوا)۔

عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلٰى بَنِيْ عَبْدِ يَالِيْلَ مِنْ اَشْرَافِ اَهْلِ الطَّائِفِ۔ میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یالیل پر پیش کیا جو طائف کے سرداروں میں سے تھا (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کی ایذا دہی سے تنگ آ گئے تو طائف تشریف لے گئے اور وہاں کے سردار ابن عبد یالیل سے آپ نے درخواست کی کہ مجھ کو اپنی پناہ میں لے لو اور میری مدد اور حفاظت کرو لیکن طائف والوں کی قسمت میں یہ شرف نہ تھا انھوں نے آپ کی درخواست قبول نہ کی بلکہ ڈھیلوں اور پتھروں سے آپ کو مارا یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک خون آلود ہو گئے)۔

عَرَضَهُ يَوْمَ اُحُدٍ۔ اُحد کے دن آپ نے عبد اللہ بن عمر رضؓ کو جانچا کہ وہ فوج میں لینے کے لائق ہیں یا نہیں۔

ذٰلِكَ الْعَرْضُ۔ (یہ جو قرآن شریف میں ہے کہ اُس کے اعمال کا حساب کیا جائے گا) تو اُس کا مطلب یہ ہے کہ اُس کے اچھے بُرے اعمال اُس کو بتلا دیئے جائیں گے (پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اُس کو بخش دے گا اور بُرے اعمال پر مواخذہ نہ کرے گا۔ لیکن جس شخص سے پہچان بین کر حساب لیا جائے گا وہ تو تباہ ہو گا)۔

فَلَا تَعْرِضَنَّ بَنَاتِكُنَّ۔ اپنی بیٹیوں کو مجھ پر پیش نہ کرو (کیونکہ وہ مجھ پر حرام ہیں۔ یہ آپ نے ام حبیبہؓ سے فرمایا۔ ایک روایت میں **فَلَا تَعْرِضْنَ** ہے تو خطاب سب بیویوں کو ہو گا)۔

عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ۔ آدمی پر جب تکبہ برزخ میں رہنے سے اُس کا ٹھکانا صبح اور شام پیش کیا جاتا ہے (یعنی اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت میں اُس کا مقام اُس کو بتلایا جاتا ہے اگر دوزخی ہے تو دوزخ میں اُس کا ٹھکانا اُس کو دکھایا جاتا ہے پھر بہشتی تو جلدی قیامت قائم ہونے کی آرزو کرتا ہے اور دوزخی چاہتا ہے کہ قیامت میں جتنی دیر ہو اتنی ہی بہتر ہے)۔

عُرِضَتْ عَلَيَّ اللِّقَاءُ۔ اُس کا مقصود ملاقات ہے۔

فَعَرَضَ۔ حضرت عمرؓ نے اشارے کنایے میں کہا۔ (صاف صاف حضرت عثمانؓ پر انکار نہیں کیا یہ تعریض سے نکلا ہے یعنی اشارے کنایے میں کوئی بات کہنا)۔

فَاَجَازَ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهٗ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَاتٍ۔ اجازت دی اور اُن سے کچھ تعرض نہ کیا یہاں تک کہ عرفات میں آئے۔

فَالْوَا فَاعْرِضْ۔ انہوں نے کہا اچھا پیش کرو۔

تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ۔ ہر پیر اور جمعرات کو میری امت کے اعمال میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں (یعنی اجمالاً نہ کہ تفصیلاً۔ نام بنام اور اسی لئے دوسری حدیث میں ہے کہ کچھ لوگ قیامت کے دن آپ کے حوض کوثر پر آنے کا قصد کریں گے لیکن فرشتے اُن کو دھکیل دیں گے۔ آپؐ فرمائیں گے یہ تو میرے لوگ ہیں اُن کو آنے دو۔ فرشتے عرض کریں گے آپ کو معلوم نہیں انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا گل کھلائے)۔

Marfat.com

تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِیْ کُلِّ جُمُعَةٍ۔ ہر جمعہ کو لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے یا اُس فرشتہ کے سامنے جس کو اعمال کا کام سپرد ہے پیش کئے جاتے ہیں۔

عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ بَطْحَاءَ مَکَّةَ ذَهَبًا۔ میرے پروردگار نے مجھ سے یہ فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تم کہو تو میں مکہ کے پتھریلے میدان کو سب سونا کردوں (یعنی اگر تم کو دنیا کے مال و دولت کی خواہش ہے تو ابھی مکہ کا سارا میدان سونا ہو جاتا ہے جتنا چاہو لو مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی خواہش نہیں کی اور عرض کیا مجھ کو دنیا کی دولت نہیں چاہئے ایک دن بھوکا رکھ ایک دن کھانا کھلا جب بھوکا ہوں تو صبر کروں اور جب پیٹ بھرے تو شکر کروں)۔

اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا عَرَضٌ حَاضِرٌ یَاْکُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ۔ دنیا تو ایک قلیل سوداز تیار مال) ہے جو ابھی ملتا ہے (نقد ہے مگر اُس کو ثبات اور قرار نہیں) نیک اور بد سب اُس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں (اور آخرت کا سودا گر اُدھار ہے مگر اپنے وعدے پر ملنے والا ہے اور اُس کو ثبات اور قرار ہے)۔

اِنَّکُمْ تُعْرَضُوْنَ عَلٰی اَعْمَالِکُمْ۔ (اس میں قلب سے اصل یوں ہے اِنَّ اَعْمَالَکُمْ تُعْرَضُ عَلَیْکُمْ) تمہارے اعمال تم پر پیش کئے جائیں گے۔

هٰذِهِ الْخُطُوْطُ الْاَعْرَاضُ۔ یہ جو باریک باریک لکیریں ہیں یہ آفتیں اور بیماریاں ہیں جو انسان کو زندگی میں لاحق ہوتی ہیں (اور وہ لمبی لکیر جو بالکل نکل گئی ہے آدمی کی آرزو ہے بقول شخصے "آرزو کی رسّی دراز ہوتی ہے")۔

اَعْرَاضٌ بَشَرِیَّةٌ۔ (یہ عَرَض کی جمع ہے) یعنی وہ بیماریاں جو آدمی کو لاحق ہوتی ہیں۔

لَوْ عُرِضَ عَلَیَّ مَا کَرِهْتُ۔ اگر دجال کا کام مجھ کو دیا جاتا تو میں ناپسند نہ کرتا (گو میں دجال نہیں ہوں لیکن دجال بننا پسند کرتا ہوں۔ یہ ابن صیاد نے کہا معلوم ہوا کہ وہ کافر تھا)۔

فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ۔ انہوں نے اپنے آپ کو اُن کو دکھلایا۔

فَسَتَرْتُهٗ عَلَی الْعَرْضِ۔ میں نے اُس کو مچان پر چھپا دیا۔

عَرَضًا لِلْاٰفَاتِ۔ آفتوں کا نشانہ۔

اَلتَّوْبَةُ مَعْرُوْضَةٌ بَعْدُ۔ گناہ کے بعد توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔

اِسْتَعْرِضْ اَهْلَ مَکَّةَ۔ مکہ والوں کو ایک طرف سے قتل کرتا جا کچھ نہ پوچھ۔

یُعْرَضُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ۔ قیامت کے دن تین بار لوگوں کی پیشی ہوگی (یعنی پروردگار کے اجلاس میں پہلی پیشی میں تو لوگ بحث و مباحثہ اور عذرات کریں گے کہ ہمارے پاس تیرے پیغام لانے والے نہیں آئے ہم بے خبر رہے دوسری پیشی میں اپنے قصور کا اقرار کریں گے۔ تیسری پیشی میں نامۂ اعمال کی تقسیم ہوگی)

اَعْرَضُهَا عَرْضًا۔ شاید اخیر کی جماعت عرض اور عمق میں زیادہ ہو (یعنی میری اُمّت کا آخری حصہ علم اور فضل میں اگلی جماعتوں سے بڑھ کر ہو)۔

عُرِضَ فُلَانٌ۔ بن ہماری مرگیا۔

مَنْ عُرِضَ عَرْضًا لَهٗ وَمَنْ مَّشٰی عَلَی الْکَلَاءِ قَدْ فُتِلَهٗ فِی الذِّهْنِ۔ جو شخص اشارے کنایے میں کسی کو زنا کی تہمت لگائے گا تو ہم بھی اُس سے تعریض کریں گے (اُس کو ہم بھی تھوڑی سزا دیں گے) اور جو شخص کنارے پر چلے گا (صاف صریح زنا کی تہمت لگائے گا) اُس کو

Marfat.com

ہم دریا میں پھینک دیں گے (پوری حد قذف لگائیں گے)۔
مَا عَظُمَتْ نِعْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى عَبْدٍ اِلَّا عَظُمَتْ مُؤْنَةُ النَّاسِ عَلَيْهِ فَمَنْ لَمْ يَحْتَمِلْ تِلْكَ الْمُؤْنَةَ فَقَدْ عَرَّضَ تِلْكَ النِّعْمَةَ لِلزَّوَالِ جس شخص پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہوتا ہے تو اُس پر لوگوں کا بوجھ بہت ہوتا ہے (عیال واطفال دوست آشنا عزیز واقربا خدمت گار نوکروں وغیرہ کی پرورش اُس کے ذمہ ہوتی ہے) پھر جو کوئی اس بوجھ کو نہ اُٹھائے (اُن کی خبر گیری بار سمجھ کر چھوڑ دے) تو اُس نے اللہ کے احسان کو زوال کے لئے پیش کیا (اب اللہ کی نعمت بھی اُس پر سے اُٹھالی جائے گی کسی دوسرے کو ملیگی)۔
تَعَرَّضُوْا لِنَفَحَاتِ رَحْمَةِ اللّٰهِ فَاِنَّ لِلّٰهِ نَفَحَاتٍ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ۔ اللہ کی رحمت کے جھونکوں کے منتظر رہو کیونکہ اس کی رحمت کے جھونکے چلتے رہتے ہیں (وہ جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے چلا تا ہے)
عَرُوْض۔ مکہ اور مدینہ اور وہ علم جس سے شعر کے اوزان معلوم ہوتے ہیں۔
فَاِنْ عَرَضَ فِيْ قَلْبِكَ مِنَ الْمَاءِ شَيْءٌ۔ اگر پانی کی نسبت تیرے دل میں کوئی خیال پیدا ہو۔
تَعْرِضُ لَكَ فِيْ هٰذَا اللَّيْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ۔ اُس رات کو تیرا فضل وکرم چاہنے کے لئے پیش آنے والے پیش آئے۔
صُوْنُوْا اَعْرَاضَكُمْ۔ اپنی عزتیں بچائے رکھو (یہ عرض بہ کسرۂ عین کی جمع ہے بمعنے عزت اور بدن اور نفس)۔
اِسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ۔ جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچا رہے اُس نے اپنے دین اور اپنے نفس کو بچایا (گناہ میں نہیں پھنسایا)۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ بِعِرْضِيْ عَلٰى مَنْ ذَكَرَنِيْ۔ یا اللہ میں نے اپنی عزت کو تصدق کر دیا اُن لوگوں پر جو میرا ذکر کریں (یعنی اگر وہ میری بُرائی بھی کریں تو میں نے اُن کو معاف کر دیا میں آخرت میں اُس کا کوئی مواخذہ نہیں چاہتا)۔
اَقْرِضْ مِنْ عِرْضِكَ لِيَوْمِ فَقْرِكَ۔ اپنی عزت کا قرض لوگوں پر اُس دن کے لئے رہنے دے جب تو محتاج ہوگا (یعنی اگر کوئی تیری بُرائی کرے تو اُس کی بُرائی نہ کر اُس کے بدلے آخرت میں تجھ کو اُس کی نیکیاں ملیں گی جب تو نیکیوں کا محتاج ہوگا)۔
اِنَّمَا هُوَ عَرَقٌ يَسِيْلُ مِنْ اَعْرَاضِهِمْ۔ وہ ایک پسینہ ہوگا جو اُن کے جسموں سے بہے گا (بس یہی پاخانہ پیشاب سمجھو، ہیشتی لوگ نہ پاخانہ کریں گے نہ پیشاب)
عَرَضَ الرَّجُلُ۔ وہ مکہ مدینہ میں آیا۔
رَجُلٌ مُّعْتَرِضٌ۔ جو لوگوں کے ساتھ بدی سے پیش آئے۔
عَرَضٌ۔ اسباب، مال متاع، روپیہ اشرفی کے سوا (اُس کو عَيْنٌ کہتے ہیں)۔
عَرَض۔ جوہر کے مقابل یعنی جو بالذات قائم نہ ہو جیسے سیاہی، سفیدی، تُری، زردی وغیرہ۔
اِسْتَعْرَضْتُهٗ۔ میں نے کہا بیش کر۔
عَرَطٌ۔ اتنا کھانا کہ دانت جھڑ جائیں۔
عَرُوْطٌ۔ وہ اونٹنی جو درخت میں سے اتنا کھائے کہ اُس کے دانت جھڑ جائیں۔
عَرْطَ عِرْضَهٗ۔ اپنی عزت پر بٹہ لگایا۔
اِعْتِرَاطٌ۔ کسی کا عیب کرنا۔
عَرْطَبَةٌ۔ ستار، طنبورہ، طبلہ۔
اِنَّ اللّٰهَ يُغْفِرُ لِكُلِّ مُذْنِبٍ اِلَّا صَاحِبَ عَرْطَبَةٍ اَوْ كُوْبَةٍ۔ اللہ تعالیٰ ہر گنہگار کو بخش دیتا ہے مگر طنبورہ، یا ستار اور طبلہ بجانیوالوں کو نہیں)

Marfat.com

نَھٰی عَنِ اللَّقَبِ بِالْعَرْطَبَۃِ۔ آپ نے ستار یا طنبورہ یا طبلہ بجانے سے منع فرمایا (بعضوں نے کہا عرطبہ طبلہ اور کوبہ طنبورہ۔ مترجم کہتا ہے مراد وہ لوگ ہیں جو اُس کا پیشہ کرتے ہوں۔ اور بعضوں نے عام رکھا ہے اور بعضوں نے عید اور شادی اور خوشی کی رسموں میں اُن کا بجانا جائز رکھا ہے۔ امام ابن حزم کا یہی مذہب ہے)۔

عَرْعَرَۃٌ کھیڑنا، نکالنا، ہلانا۔

عُرْعُرٌ بدخلقی۔

عَرْعَرٌ ڈانٹ۔

عُرْعُرَۃٌ چوٹی بلندی، کوہان، ناک کا بالائی حصّہ۔ وَالْعَدُوُّ بِعُرْعُرَۃِ الْجَبَلِ۔ دشمن پہاڑ کی چوٹی پر تھا۔

عُرْفٌ ایال کاٹنا، انتظام کرنا۔

مَعْرِفَۃٌ یا **عِرْفَانٌ** یا **عِرْفَۃٌ**۔ یا **عِرْفَانٌ**۔ حواس سے پہچاننا، جاننا، اقرار کرنا، بدلہ دینا، جماع کرنا۔

عَرْفٌ۔ بہت خوشبو لگانا۔

تَعْرِیْفٌ۔ عرفات میں ٹھہرنا، خوشبو لگانا، معلوم کرانا آگاہ کرنا، بتلانا، کسی چیز کی ماہیت بتلانا، عرف میں مدح وثنا کرنے کو کہتے ہیں (یعنی اہلِ ہند کے عرف میں)۔

اِعْرَافٌ۔ ایال بڑھ جانا۔

تَعَرُّفٌ۔ طلب کرنا، درپے ہونا۔

تَعَارُفٌ۔ ایک دوسرے کو پہچاننا۔

اِعْتِرَافٌ۔ اقرار کرنا، پہچاننا۔

مَعْرُوْفٌ۔ کا لفظ قرآن وحدیث میں بہت جگہ آیا ہے اُس کے معنے ہر نیک کام جس میں اللہ کی اطاعت ہو یا لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک ہو یا جس کام کی شریعت نے ترغیب دی ہو اُس کی عند مُنکَر کے۔ **مَعْرُوْفٌ** حسنِ صحبت اور معاشرت کو بھی کہتے ہیں، مروّت اور احسان کو بھی۔

اَھْلُ الْمَعْرُوْفِ فِی الدُّنْیَا ھُمْ اَھْلُ الْمَعْرُوْفِ فِی الْاٰخِرَۃِ۔ جو لوگ دنیا میں خلق اللہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں وہ آخرت میں بھی اچھا سلوک کرنے والے ہوں گے، یا آخرت میں اُن کو اچھا بدلہ ملے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ جو لوگ دنیا میں عزیزوں پر رحم کرکے اُن سے اچھا سلوک کرتے ہیں قصور وقت اُن کی سفارش کرکے سزا سے بچا دیتے ہیں تو وہ آخرت میں بھی البار جرائیں گے کہ موجد گنہگاروں کی شفاعت کرکے اُن کو عذاب سے بچا دیں گے۔ بعضوں نے کہا اُن کے حُسنِ سلوک کی وجہ سے اُن کی نجات ہو جائے گی اور اُن کی دوسری نیکیاں محفوظ رہیں گی وہ نیکیاں اُن لوگوں کو دیں گے جن کی برائیاں نیکیوں سے بھاری نکلیں گی تو آخرت میں بھی وہ سلوک کرنے والے ہوئے جیسے دنیا میں سلوک والے تھے)۔

اَوْ تَفْعَلُ مَعْرُوْفًا۔ یا کوئی نیک کام کرتی (یعنی جب میوہ کاٹتی تو اُس میں سے کچھ فقیروں کو دیتی)۔

لِلْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ۔ مسلمان پر دوسرے مسلمان کے چھ حق ہیں جو حُسنِ سلوک سے متعلق ہیں۔

قَرَءَ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فِی الصَّلٰوۃِ۔ نماز میں سورۂ والمرسلات عرفاً پڑھی یعنی قسم ہے اُن فرشتوں کی جو نیکی اور بھلائی پہنچانے کے لئے بھیجے جائیں یا خود فرشتے بے درپے ایک دوسرے کے بعد بھیجے جائیں۔

لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّۃِ۔ بہشت کی خوشبو نہ سونگھے گا (بہشت سے اس قدر دور رہے گا کہ اس کی خوشبو بھی اُس کی ناک تک نہ پہنچے گی، حالانکہ بہشت کی خوشبو ستر برس کی راہ تک پہنچتی ہے)۔

حَتّٰی اِذَا الْاَرْضُ الْکُوْفَۃُ اَرْضٌ سَوَاءٌ سَھْلَۃٌ

Marfat.com

مَعْرُوْفَۃ جو کوفہ کی زمین کیا عمدہ زمین ہے۔ ہموار نرم خوشبودار۔

تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰہِ فِی الرَّخَاءِ یَعْرِفْکَ فِی الشِّدَّۃِ۔ اللہ کو آرام اور راحت کے زمانہ میں اپنی عبادت اور اطاعت بتلا تا رہ وہ سختی کے وقت تجھ کو بچائے گا۔ (تیری مدد کرے گا۔ یعنی ہر آدمی کو لازم ہے کہ عیش اور عشرت کے زمانہ میں اللہ کو نہ بھولے اس کی عبادت کرتا رہے اُس کا شکر بجالاتا رہے تو مصیبت کے وقت میں وہ بھی اُس کو نہیں بھولے گا)۔

فَیُقَالُ لَھُمْ ھَلْ تَعْرِفُوْنَ رَبَّکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ اِذَا اعْتَرَفَ لَنَا عَرَّفْنَاہُ۔ فرشتے قیامت کے دن خدا پرستوں سے کہیں گے کیا تم اپنے پروردگار کو پہچانتے ہو وہ کہیں گے جب وہ کوئی اپنی صفت ظاہر کرے گا تو ہم اُس کو پہچان لیں گے (کیونکہ اس کی صفات مخلوق کی صفات کی طرح نہیں ہیں پھر جب کوئی ایسی صفت وہ ظاہر کرے گا تو ہم پہچان لیں گے کہ یہ ہمارا سچا معبود ہے جل جلالہٗ)۔

فَاِنْ جَاءَ مَنْ یَعْتَرِفُھَا۔ اگر کوئی ایسا شخص آجائے جو گمشدہ چیز کا برابر پتہ اور نشان بیان کرے (جس سے معلوم ہو کہ وہ اُس کا مالک ہے)۔

ثُمَّ عَرِّفْھَا سَنَۃً۔ پھر ایک سال تک اس کو پہچنوا (لوگوں سے اُس کا ذکر کرتا رہ) اس کے مالک کو تلاش کرتا رہ)۔

عَرِّفْھَا سَنَۃً ثُمَّ اعْرِفْ وِکَاءَھَا۔ ایک سال تک اُس کو پہچنوا پھر اُس کے سربند ھن کو یاد رکھ (جب اُس کا مالک آجائے اور ایسی صفت بیان کرے جس سے یقین ہو جائے کہ وہی اُس کا مالک تھا تو اگر وہ شئی بجنسہٖ موجود ہو تو اُس کو دیدے اور اگر اپنے خرچ میں لا چکا ہے تو اُس کا بدل ادا کرے)۔

اَطْرَدْنَا الْمُعْتَرِفُوْنَ۔ ہم نے جرم کا اقرار کرنے والوں کو نکال باہر کیا (ایک روایت میں اَطْرَدْنَا الْمُعْتَرِفِیْنَ یعنی جرائم کے اقرار کرنے والوں کو نکال باہر کرو۔ حضرت عمرؓ کا یہ قول ہے کہ انھوں نے جرم کا اقرار کرنا بُرا سمجھا اور اُس کا چھپانا مناسب جانا)۔

لَتَرُدَّنَّہٗ اَوْ لَاُعَرِّفَنَّکَھَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ تو اُس کو واپس کر دے ورنہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرا حال بیان کر کے تجھ کو سزا دلواؤں گا۔

اَلْعَرَافَۃُ حَقٌّ وَالْعُرَفَاءُ فِی النَّارِ۔ قوم یا قبیلے کا چودھری اور نقیب ہونا ضروری ہے (تاکہ بادشاہ اور حاکم ہر ایک کا حال اُس سے دریافت کر سکے) لیکن چودھری اور نقیب دوزخ میں جائیں گے (کیونکہ اکثر چودھری اور نقیب نفسانیت کو دخل دے کر لوگوں کی بدگوئی کیا کرتے ہیں اور حاکم سے لگائی بجھائی کر کے غریبوں کو ستاتے ہیں۔

... عُرَفَاءُ جمع ہے عَرِیْف کی یعنی میر محلہ اور سردار کسی قوم یا قبیلے کا)۔

فَعَرِّفْنَا اِثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا۔ ہم پر بارہ آدمیوں کو چودھری اور نقیب بنا یا (یعنی بارہ گروہ پر۔ ایک روایت میں فَفَرِّقْنَاہُ ہے۔ یعنی ہمارے بارہ فرقوں پر بارہ آدمی مقرر کئے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عوافت جائز ہے لیکن احتیاط اور سیاستی کے ساتھ اُس کا کام کرنا ضروری ہے ورنہ دوزخ تیار ہے)۔

اَھْلُ الْقُرْاٰنِ عُرَفَاءُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔ قرآن کے قاری بہشت والوں کے سردار اور چودھری ہوں گے۔

ثُمَّ مَحِلُّھَا اِلَی الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ وَذٰلِکَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ۔ پھر اُس جانور کی قربانی پرانے گھر یعنی حرم میں ہو گی یعنی عرفات میں وقوف کرنے کے بعد۔

مَنْ اَتٰی عَرَّافًا اَوْ کَاھِنًا۔ جو شخص نجومی یا فال

Marfat.com

کھولنے والے یا کاہن کے پاس آئے (جو آیندہ کی باتیں بتلاتا ہے اُس سے غیب کی بات پوچھے یا اُس کی تصدیق کرے) تو اُس کی نماز قبول نہ ہوگی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اُتر اُس سے الگ ہوگیا (دینِ اسلام سے باہر ہوگیا)۔

مَا اَکَلْتُ لَحْمًا اَطْیَبَ مِنْ مَّعْرَفَةِ الْبُرْذَوْنِ کوئی گوشت میں نے نرّ کی گھوڑے کی گردن کے گوشت سے زیادہ مزے دار نہیں کھایا۔ مَعْرَفَة وہ مقام گھوڑے کی گردن کا جس پر ایال ہوتی ہے۔

جَاءُوْا کَاَنَّهُمْ عُرْفٌ جھنڈ (یعنی ایک کے پیچھے ایک) ہیں۔

کَانَ بِمَسْحِ اَعْرَافِ الْخَیْلِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں کی ایال پر ہاتھ پھیرتے تھے (شفقت اور پیار کی راہ سے)۔

مَعَارِفُهَا دَوَافِیْهَا۔ گھوڑوں کی ایالیں اُن کی کلیاں ہیں (جن سے سردی کی روک کرتے ہیں)۔

اَطْیَبُ مِنْ رِیْحِ اَوْعَرْفِ مِسْكٍ۔ مشک کی خوشبو سے زیادہ لطیف اور بہتر۔

وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ۔ خوشبو مشک کی خوشبو ہوگی (یعنی شہیدوں کے خون کی اور رنگ خون کا رنگ)۔

فَعَرَفَ اِسْتِبْدَانَ خَدِیْجَةَ۔ آپ کو حضرت خدیجہؓ کا ڈر (ناگوار) یاد آگیا۔

لِیُؤْتَوْا مِنْ جَسَدِهٖ یَعْرِفُوْنَهٗ۔ اُن کے جسم کا کوئی عضو لے کر آئیں تاکہ اُس کی شناخت ہو۔

اَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ۔ آپ پر سلام کرنا تو ہم کو معلوم ہوگیا (یعنی السلام علی النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ)۔

اَلْاِیْمَانُ نَفْسُ الْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ۔ (جہمیہ کہتے ہیں) ایمان فقط دل سے جان لینے اور پہچان لینے کا نام ہے (یعنی صرف تصدیق قلبی کافی ہے اقرار زبانی اور اعمال کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر ہمارا مذہب یہ ہے کہ ایمان تین چیزوں کا نام ہے۔ دل سے یقین کرنا، زبان سے اقرار کرنا، ہاتھ پاؤں سے اعمال بجالانا)۔

فَلَاَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللّٰهَ۔ میں اللہ تعالےٰ کا آنا پہچان لوں گا۔

اَیُعْرَفُ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ۔ کیا بہشتی لوگ دوزخی لوگوں سے تمیز ہو سکتے ہیں۔

قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْیَوْمَ وَالْمَكَانَ۔ ہم نے اُس دن کو پہچانا اور اُس جگہ کو جہاں یہ آیت اُتری تھی الْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (یعنی عرفات میں جمعہ کے دن یہ آیت اُتری تھی اور وہ دن ہمارے مذہب میں عید ہی کا دن ہے)۔

اَخَذْتُ مُتُكَ عَلٰی مَا یَتَعَارَفُهُ النَّاسُ۔ میں نے تیری خدمت کے لئے دیا اس لفظ سے جو عرف عام ہے وہ مراد ہو گا ہبہ یا عاریت۔

مَا یُعْرَفُ مِنَ الْغَلَسِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے اُس وقت فارغ ہو جاتے کہ عورتیں نماز پڑھ کر لوٹتیں (تو تاریکی کے وجہ سے اُن کی شناخت نہ ہو سکتی (کہ عورت ہے یا مرد)۔

وَکَانَ ذٰلِكَ یُعْرَفُ مِنْهُ۔ اُس کی پہچان آپ میں ہو جاتی (چہرے اور جسم پر اُس کا اثر نمایاں ہو جاتا) عُرِفَ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ۔ آپ کے چہرے پر اُس کا اثر معلوم ہوتا (یعنی آندھی کے وقت جو آپ کو تردد ہوتا)۔

یُعْرَفُ فِیْهِ الْحُزْنُ۔ آپ پر رنج اور غم معلوم ہوتا تھا (جب زید اور جعفر کے شہادت کی خبر آئی)۔

سَتَکُوْنُ اُمَرَاءُ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْکِرُوْنَ۔ قریب میں ایسے حاکم لوگ ہوں گے جن کے کچھ کام اچھے ہوں گے کچھ بُرے۔

Marfat.com

فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ ۔ جس نے حاکموں کی بُری بات کو پہچانا اُس کو نجات کا راستہ مل گیا۔ وہ راستہ یہ ہے کہ اُس بُری بات پر انکار کرے ہاتھ یا زبان سے اُس کو مٹائے کم سے کم یہ ہے کہ دل سے بُرا جانے اگر ہاتھ اور زبان سے انکار کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ہم ایسے حاکموں پر تلوار کیوں نہ اٹھائیں۔ فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم اور خلیفہ پر ہتھیار اٹھانا اُس سے لڑنا اُس وقت تک درست نہیں ہے جب تک کہ وہ قواعد اور ارکان اسلام کے پابند ہیں گو وہ ظالم گنہگار ہوں لیکن اگر اسلام کے قواعد اور اصول کو بدل دیں تب تو اُن پر ہتھیار اُٹھانا اُن کو معزول کرنا جائز ہے)۔

هٰذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ ۔ پانی کا حال تو ہم کو معلوم ہے (کہ ہر شخص کو اُس کی احتیاج ہے اُس کا روکنا منع ہے) لیکن نمک کا روکنا کیونکر منع ہو گیا۔

فَعَرِّفْهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتیں اُس کو بتلائیں اُس نے اُن کو پہچانا (اُن کا اقرار اور اعتراف کیا)۔

فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ ۔ حیض کا خون کالا ہوتا ہے عورتیں اُس کو پہچان لیتی ہیں۔

كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم ہونا اُس تکبیر کی آواز سے پہچان لیتا (جو نماز کے بعد آپ بلند آواز سے کہتے۔ چونکہ ابن عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بچے تھے اس لئے صفوں کے پیچھے دور رہتے تھے اس کو دوسری تکبیروں کی جو نماز میں کہی جاتی ہیں آواز نہ پہنچتی ہو گی۔ بعضوں نے کہا ابن عباسؓ جو صغر سنی کے مسجد میں آکر جماعت میں شریک نہ ہوتے اور اپنے گھر میں رہ کر نماز کا ختم ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکبیر کی آواز سے معلوم کر لیتے)۔

مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِيْ فَأَنَا جُنْدُبٌ ۔ جو شخص مجھ کو پہچانتا ہے (کہ میں ابوذر غفاریؓ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں جس کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آسمان نے ابوذرؓ سے زیادہ سچے کسی شخص پر سایہ نہیں کیا، وہ تو مجھ کو پہچانتا ہے اور جو مجھ کو نہیں پہچانتا وہ اب مجھ کو پہچان لے کہ میں جندب ہوں۔ (یہ حضرت ابوذر غفاری رضؓ کا نام تھا)۔

لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ ۔ ہم حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا نہیں جانتے تھے (بلکہ جاہلیت کے زمانہ میں حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا گناہ سمجھا جاتا تھا)۔

كَانَ وَجْهُهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ ۔ آپ کا چہرہ مبارک ایسا نورانی تھا جیسے چاند کا ٹکڑا۔ ہم لوگوں کو ایسا ہی معلوم ہوتا تھا۔

عَرَفَاتٍ اور عَرَفَاتٍ ۔ وہ مقام جہاں نویں ذی الحجہ کو سب حاجی لوگ ٹھہرتے ہیں اُس کا نام عرفات اس وجہ سے ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا مدت تک جُدائی کے بعد وہاں آکر ملے تھے اور دونوں نے ایک دوسرے کو پہچانا تھا۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہاں بندوں کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے)۔

اَعْرَاف ۔ ایک مقام ہے دوزخ اور بہشت کے درمیان وہاں وہ لوگ ٹھہرائے جائیں گے جن کی نیکیاں اور بُرائیاں ہم وزن نکلیں گی۔

تَعَرَّفْتُ مَا عِنْدَهُ ۔ جو اُن کے پاس تھا اُس کو میں نے معلوم کر لیا اور معلوم کر لیا۔

عَرِّفْ إِذَا شَهِدْتَ عَرَفَةَ ۔ جب آدمی عرفات میں ہو

Marfat.com

تو وقوف کرے (اگر دوسرے شہروں میں ہو تو تعریف یعنی نویںؒ تاریخ ایک میدان میں عرفات کی طرح جمع ہونا اور دعاء کرنا۔ اُس کی اصل شریعت میں کچھ نہیں ہے لیکن ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ انھوں نے بصرے میں تعریف کی۔ متر جم کہتا ہے کہ تعریف ابن عباسؓ سے منقول ہے مگر چونکہ قرآن وحدیث سے اُس کا ثبوت نہ تھا اس لئے تمام فقہاء نے تصریح کردی کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے یعنی ثواب کا کام نہیں ہے)۔

كَيْفَ نَعُوْدُ اُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْاُمَمِ۔ اتنی امتوں میں آپ اپنی امت کو کیونکر پہچانیں گے (یعنی قیامت کے دن آپ کو اُن کی شناخت کیونکر ہوگی)۔

مَعْرَفُ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ ابوحفص عمر بن ابی سلمہ کا لقب ہے۔

سَيُصِيْبُ اُمَّتِيْ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شِدَّةٌ لَا يَنْجُوْ مِنْهُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَقَلْبِهٖ۔ قریب ہے وہ زمانہ جب میری امت پر اُس کے بادشاہوں کی طرف سے طرح طرح کی سختیاں ہوں گی۔ پھر وہ شخص نجات پائے گا جو اللہ کا سچا دین معلوم کرکے اُس پر زبان اور ہاتھ اور دل سے جہاد کرے (وہ تو سب میں اقل نمبر ہے پھر اُس کے بعد وہ شخص ہے جو اللہ کے سچے دین کی زبان اور دل سے تصدیق کرے لیکن ہاتھ سے جہاد نہ کرسکے پھر اُس کے بعد وہ شخص ہے جو اللہ کا سچا دین معلوم کرکے خاموش رہے یعنی صرف دل سے ایسے بادشاہوں کے بُرے کاموں کو بُرا جانے اُن میں شریک نہ ہو)۔

كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ۔ ہر ایک نیک سلوک صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔

يَاْتِيْ اَصْحَابُ الْمَعْرُوْفِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُغْفَرُ لَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ فِيْهِمْ۔ اخیر تک اچھا سلوک کرنے والے قیامت کے دن آئیں گے اور اچھے سلوک کی وجہ سے اُن کی بخشش ہوجائے گی (اور اُن کی باقی نیکیاں محفوظ رہیں گی وہ ان لوگوں کو دیں گے جن کی بُرائیاں نیکیوں سے زیادہ نکلیں گی تو آخرت میں وہ لوگوں کے ساتھ سلوک کریں گے)۔

لَيْسَ شَيْءٌ اَفْضَلَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اِلَّا ثَوَابُهٗ۔ اچھا سلوک کرنے سے افضل کوئی کام نہیں ہے مگر اچھے سلوک کا ثواب۔

لَيْسَ كُلُّ مَنْ يُّحِبُّ اَنْ يَّصْنَعَ الْمَعْرُوْفَ اِلَى النَّاسِ يَصْنَعُهٗ۔ اخیر تک ہر ایک شخص جو لوگوں سے اچھا سلوک کرنا چاہتا ہے اچھا سلوک نہیں کرتا (اسی طرح جو اچھا سلوک کرنا چاہتا ہے اور اس کی طاقت رکھتا ہے لیکن اس کو خدا کا حکم نہیں ہوتا۔ مطلب یہ ہے کہ اچھا سلوک اُسی وقت ممکن ہے جب تینوں باتیں جمع ہوں یعنی دل کی خواہش اُس پر قدرت، پروردگار کا حکم)۔

صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَ تَقِيْ مَصَارِعَ الْهَوَانِ۔ نیک سلوک کرنا بُری موت کو دفع کرتا ہے اور ذلت ورسوائی میں گرنے سے بچاتا ہے۔

اِعْرِفُوا اللّٰهَ بِاللّٰهِ۔ اللہ کو اللہ ہی سے پہچانو (یعنی اُس کو بے نظیر اور بے مثل سمجھو چونکہ وہ اپنی مخلوقات میں سے کسی کے مشابہ نہیں ہے اس لئے اس کی معرفت مخلوق کی معرفت سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی معرفت خود اللہ ہی سے ہوسکتی ہے دلائل اور براہین سے کام نہیں چلتا)۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔ جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا (کیونکہ نفس انسانی جس کو روح اور نفس ناطقہ بھی کہتے ہیں محسوس نہیں ہے حالانکہ اُس کا وجود بدیہی ہے اسی طرح

Marfat.com

لگائے تو اب وضو کیسے کرے فرمایا) اُس کو اور ایسی باتوں کو تو اللہ کی کتاب سے معلوم کرسکتا ہے اللہ نے فرمایا اُس نے دین میں تم پر کوئی تنگی دشواری نہیں رکھی۔ (یعنی ہمارا دین آسان ہے اُس میں کوئی دشواری اور دقت نہیں ایسی حالت میں دوا پر پانی بہا دینا یا اُس پر مسح کرلینا کافی ہے)۔

مَعْرُوْفٌ کَرْخِیْ رح۔ مشہور بزرگ ہیں۔ امام جعفر صادق رح کے اصحاب میں سے ہیں۔ ایک بار انھوں نے امام سے عرض کیا اَوْصِنِیْ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَالَ اَقْلِلْ مَعَارِفَکَ قَالَ زِدْنِیْ قَالَ اَنْکِرْ مَنْ عَرَفْتَ مِنْھُمْ۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے مجھ کو کچھ وصیت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا اپنی جان پہچان کے لوگ کم کرلینی شہرت سے بچا رہ تیرے ملاقاتی اور پہچاننے والے کم ہوں) انھوں نے عرض کیا اور کچھ فرمایئے۔ فرمایا جن کو پہچانتا ہو اُن سے بھی اجنبی ہوجا (بس اللہ ہی کی محبت اور معرفت پر اکتفا کر)۔

اَلْعَارِفُ کَالْبَحْرِ۔ اللہ کا پہچاننے والا دریا کی طرح ہے جیسے دریا بخاست گرنے سے متعفن نہیں ہوتا دے لے ہی عارف باللہ کو دنیا داروں کے اختلاط سے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ مگر جو شخص نو آموز ہو یعنی ابھی درویشی کے طریق میں کامل نہ ہوا ہو اُس کے لئے دنیا داروں کی صحبت زہر قاتل ہے۔ بعضوں نے کہا دریا سے یہ مراد ہے کہ لوگوں کی مدح و ثنا یا ذم و ہجا سے اُس پر کچھ اثر نہیں ہوتا وہ ہر بات کو منجانب اللہ سمجھتا ہے)۔

عَرْفَجٌ۔ ایک جنگلی درخت ہے۔ بعضوں نے کہا ہی قتادہ ہے جو کانٹے دار مشہور درخت ہے۔

کَانَتْ لِحْیَتُہٗ ضِرَامَ عَرْفَجٍ۔ اُن کی داڑھی ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے عرفج میں آگ لگی ہو (مراد ابوبکر صدیق رض ہیں کیونکہ وہ داڑھی کو مہندی سے رنگتے تھے

اور عرفج آگ سے بہت جلد روشن ہوجاتا ہے)۔

عُرْفُطٌ۔ کیکر ببول، ایک جنگلی کانٹے دار درخت ہے۔ اُس میں سے گوند نکلتا ہے۔

اِعْرَنْفَاطٌ۔ منقبض ہونا۔

جَرَسَتْ نَحْلُہُ الْعُرْفُطَ۔ شاید اس شہد کی مکھی نے عرفط چوسا تو اُس کے گوند کی رس کو مغافیر کہتے ہیں) بدبو اس شہد میں آگئی)۔

عَرْقٌ۔ یا **مَعْرَقٌ**۔ ہڈی پر کا گوشت سب کھا لینا، ریزہ ریزہ کرنا۔

عُرِقَ۔ دبلا ہونا۔

عَرِقَ۔ پسینہ آنا، سست ہونا۔

تَعْرِیْقٌ۔ شراب میں کچھ پانی ملانا، پسینہ لانا۔

اِلْعِرَاقُ۔ ملک عراق میں آنا۔

اُتِیَ بِعَرَقٍ مِّنْ تَمْرٍ۔ کھجور کا ایک بورہ آپ کے پاس لایا گیا (یعنی جس میں کھجور بھری ہوئی تھی)۔

عَرَقٌ۔ وہ ذہبیل جو کھجور کے پتوں سے بنتے ہیں اور اُس میں کھجور بھر کر لاتے ہیں۔

لَیْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ۔ ظالم رگ کا کوئی حق نہیں ہے (یعنی ظالم رگ والے کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک بنجر (غیر آباد) زمین کو آباد کیا اب دوسرے شخص نے زبردستی اُس میں زراعت کردی تو اس ظالم کا اُس زمین میں کوئی حق نہ ہوگا بلکہ اُس کی کھیتی اُکھاڑ کر پھینک دی جائے گی اور مالک زمین پر اُس کا معاوضہ بھی لازم نہ ہوگا۔ ظالم تو کھیتی کرنے والا تھا مگر مجازًا اُس کھیت کو ظالم کہہ دیا جیسے قریۃ ظالمۃ وغیرہ ہے۔ ایک روایت میں لِعِرْقٍ ظَالِمٍ ہے باضافت اس صورت میں مطلب صاف ہے)۔

قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَبِلٍ مِّنْ صَدَقَاتِ قَوْمِہٖ کَاَنَّھَا عُرُوْقٌ

Marfat.com

الْأَرْطٰی۔ عکاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی قوم کے زکوٰۃ کے اونٹ لے کر آئے وہ ایسے موٹے تازے سرخ تھے گویا ارطاۃ کی شاخیں ہیں (ارطاۃ ایک بوٹی ہے جو ریتلی زمین میں جاڑے میں پیدا ہوتی ہے جب اُس کو اُکھیڑیں تو سرخ سرخ تازی نکلتی ہے گویا اُس میں سے پانی ٹپک رہا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اونٹ نہایت عمدہ موٹے تروتازہ تھے)۔

اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ یَجْرِیْ مِنَ الْمَرْأَۃِ اِذَا قَامَا فِیْ کُلِّ عِرْقٍ وَّعَصَبٍ۔ آدمی کا نطفہ جب وہ عورت سے صحبت کرتا ہے اُس کے ہر رگ و پٹھے میں سما جاتا ہے (رگ تو نلی جو فدار جس میں خون ہو اور پٹھا جس میں جوف نہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ مرد کا نطفہ ہر رگ اور پٹھے میں نفوذ کرتا ہے یعنی اُس کا اثر پہنچتا ہے)۔

اِنَّهٗ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عراق والوں کا میقات یعنی جہاں سے اُن کو احرام باندھنا چاہئے ذاتِ عرق مقرر کیا (وہ ایک مقام ہے جو عراق سے مکہ آنے والوں کو راستہ میں ملتا ہے۔ اُس کو ذاتِ عرق اسلئے کہتے ہیں کہ وہاں ایک چھوٹا پہاڑ واقع ہے۔ عِرق بہ کسرۂ عین چھوٹا پہاڑ۔ بعضوں نے کہا کھاری زمین جس میں جھاؤ کا درخت پیدا ہوتا ہے)۔

خَرَجُوْا یَقُوْدُوْنَ بِهٖ حَتّٰی لَمَّا کَانَ عِنْدَ الْعِرَاقِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِیْ دُوْنَ الْخُنْدُقِ نَکَبَ۔ وہ اُس کو کھینچتے ہوئے نکلے جب اُس چھوٹے پہاڑ کے پاس آیا جو خندق کے متصل تھا تو اندھا ہو کر گر پڑا۔

کَانَ یُصَلِّیْ اِلَی الْعِرْقِ الَّذِیْ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّةَ۔ عبداللہ بن عمرؓ اُس چھوٹے پہاڑ کی طرف نماز پڑھتے تھے جو مکہ کے راستہ میں واقع ہے۔ (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں نماز پڑھی ہوگی۔ عبداللہؓ ہر بات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تھے)۔

اِنَّ اِمْرَأَ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ اِلَّا عَرْقٌ لَمُعَرَّقٌ لَّهٗ فِی الْمَوْتِ۔ جس آدمی کا کوئی باپ حضرت آدم علیہ السلام تک زندہ نہ رہا ہو (سب مر گئے ہوں) اُس کی بھی رگ موت میں اُڑسی ہوئی ہے وہ بھی مرنے والا ہے جیسے اُس کے باپ دادا سب مر گئے)۔

وَالْعُنْقُ فُخْلٌ مُّعَرَّقٌ۔ اور نرذات کا اصیل ہے۔ (شریف ونجیب ہے)۔

اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ۔ یہ خون ایک رگ کا ہے (جس کو عاذل کہتے ہیں حیض کا خون نہیں ہے)۔

نَزَعَهٗ عِرْقٌ۔ اُس کو بھی ایک رگ نے کھینچ لیا۔

تَاَوَّلَ عَرْقًا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ۔ آپ نے ایک ہڈی کا گوشت دانتوں سے نوچا (اور کھایا) پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا (عَرْق وہ ہڈی جس کا کچھ گوشت لگا رہ گیا ہو۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَرَقْتُ الْعَظْمَ اور اِعْتَرَقْتُهٗ اور تَعَرَّقْتُهٗ یعنی میں نے ہڈی کا گوشت دانتوں سے نوچ لیا)۔

لَوْ وَجَدَ اَحَدُهُمْ عَرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْمَاتَیْنِ اَکَرَّتْ میں سے کسی کو ایک چوب ہڈی یا دو کُھر ملنے کی توقع ہو تو ضرور آتا ہے پر جماعت کے لئے مسجد میں حاضر نہیں ہوتا)۔

فَصَارَتْ عُرْقَةً۔ وہ چند روز کے ٹکڑے گوشت کی بوٹیوں کی طرح ہو گئے (جیسے شوربے میں گوشت کے ٹکڑے ہوتے ہیں اسی طرح اُس میں چند روز کے ٹکڑے تھے ایک روایت میں فَصَارَتْ عُرْقَةً ہے یعنی شوربے کی طرح ہو گئیں)۔

وَالتَّعَرُّقُ الْعَرْقُ۔ اور ہڈی پر سے گوشت جو اس

Marfat.com

لیتا تھا اُس کی جمع عُرَاق ہے)۔
کَانَ اَحَبَّ الْعُرَاقَ۔ گوشت دار ہڈیوں کو پسند کرتا تھا۔
لَا یَجِدُوْنَ بِعَظْمٍ اِلَّا وَجَدُوْا عَلَیْہِ عَرْقًا۔ جب وہ کوئی ہڈی پاتے ہیں تو وہ گوشت دار ہو جاتی ہے۔
خَرَجَ رَجُلٌ عَلٰی نَاقَۃٍ وَرْقَاءَ وَاَنَا عَلٰی رَحْلِیْ فَاَعْرَقَتْھَا حَتّٰی اَخَذَ بِخِطَامِھَا۔ ایک شخص راکھی رنگ کی اونٹنی پر سوار ہو کر جا رہا تھا (وہ جاسوس تھا) میں پیدل اُس کے پیچھے چلا تھا اُس نے اپنی اونٹنی کو تیز کیا لیکن سلمہ بن اکوع رضؓ اونٹنی سے آگے بڑھ کر اُس کی نکیل تھام لی (سلمہ بن اکوع رضؓ دوڑنے میں بڑے مشاق تھے۔ سانڈنی اور گھوڑے سے بھی دوڑنے میں آگے نکل جاتے۔ عرب لوگ کہتے ہیں حَرَتِ الْخَیْلُ عَرَقًا گھوڑا ایک قدم چلا)۔
بِحَسْبِکَ اِلَیْکَ عَرَقُ الْقِرْبَۃِ۔ میں نے تیرے پاس آنے میں یا تیرے لئے تکلیف اُٹھانے میں مشک کی طرح پسینہ بہایا (جیسے مشک سے پانی بہتا ہے اُسی طرح میرے بدن سے پسینہ بہا، یا جیسے مشک اُٹھانے والے کا پسینہ بہتا ہے ویسا پسینہ میرا بہا، یا میں مشک کے پسینہ کا محتاج ہوا یعنی مشک کے پانی کا۔ مطلب یہ ہے کہ تیرے لئے پیاس کی شدت اُٹھائی)۔
یَعْرَقُ النَّاسُ۔ قیامت کے دن لوگوں کو پسینہ آئے گا (وہاں کی شدت سے کسی کا پسینہ پنڈلی تک، کسی کا گھٹنے تک، کسی کا کمر تک، کسی کا سینہ تک، کسی کا کانوں تک ہو گا۔ اپنے اپنے اعمال کے لحاظ سے پسینہ میں کمی اور زیادتی ہو گی)۔
اَلْمُؤْمِنُ یَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ۔ مومن کی پیشانی پر موت کے وقت پسینہ آ جاتا ہے (موت کے وقت مومن پر سختی ہوتی ہے اُس کو گناہوں سے پاک کرنے کے لئے، یا مطلب یہ ہے کہ مومن آسانی سے مر جاتا ہے اُس کو اتنی بھی سختی پڑتی ہے جیسے پیشانی پر پسینہ آتے ہیں)۔
مِنْ طِیْبِ عَرْقِہٖ۔ آپؐ کے پسینہ کی خوشبو۔
رَاٰی فِی الْمَسْجِدِ عُرْقَۃً فَنَقَّلَ عُظُوْمَھَا عَنَّا۔ مسجد میں ایک ہڈی دیکھی جس پر صورت نقشی تو کہا اُس کو چھیلو۔
تُعَرِّیْ فِیْ ظِلِّ فَاقَتِیْ۔ میری اونٹنی کی آڑ (سایہ) میں چلو۔
اَیْنَ تَاْخُذُ اِذَا صَدَرْتَ اَعْلَی الْمُعَرَّقَۃِ اَمْرَ عَلَی الْمَدِیْنَۃِ۔ تم لوٹتے وقت کدھر سے آؤ گے معرقہ پر سے یا مدینہ پر سے۔ (معرقہ شام کا وہ راستہ جو سمندر کے کنارے کنارے جاتا ہے جہاں سے ابوسفیان قریش کا قافلہ نکال کر لے گیا تھا)۔
اِنَّہٗ کَرِہَ الْعُرُوْقَ لِلْمُحْرِمِ۔ احرام والے شخص کو عروق (رہلدی) کا استعمال نہ کرنا (وہ ایک زرد رنگ کی بوٹی ہے جو خوشبودار اور خوش مزہ ہوتی ہے اُس کو کھانے میں بھی ڈالتے ہیں)۔
فَاَخَذَ یَعْرَقُھَا حَتّٰی تَظْلَعَ۔ آپ نے ڈول کی دونوں لکڑیاں (جو ترسول کی طرح ڈول پر لگائی جاتی ہیں) تھام کر پانی پیا یہاں تک کہ چھک گئے (خوب سیر ہو کر پیا یعنی زمزم کا پانی)۔
رَاَیْتُ کَاَنَّ ذَوْا اُدُلِیَ مِنَ السَّمَاءِ فَاَخَذَ اَبُوْ بَکْرٍ یَعْرَاقَیْھَا فَشَرِبَ۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک ڈول لٹکایا گیا ابوبکرؓ نے اُس کی دونوں آڑی لکڑیاں تھام کر اُس میں سے پانی پیا (یہ دونوں ڈول خلافت کا تھا)۔
سَاَلْتُہٗ عَنِ الْکَرْمِ مَتٰی یَحِلُّ بَیْعُہٗ قَالَ اِذَا عَقَدَ وَصَارَ عُرْقُوْفًا۔ میں نے پوچھا انگور کا بیچنا

Marfat.com

(جو بیل پر ہوں) کب درست ہے؟ انھوں نے کہا جب وہ چنے کی طرح دانہ ہو جائے (کیونکہ اُس سے پیشتر وہ کھا سکے شاید بیل میں پھل نہ آئیں)۔

اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ عَابِرٌ۔ استحاضہ عابر رگ کا خون ہے (ایک روایت میں عِرْقٌ عَابِثٌ یعنی شیطان کا چلو ہے جو اُس نے عابر کی رگ سے بہایا۔ ایک روایت میں عِرْقٌ عَانِدٌ ہے یعنی سرکش رگ ہے۔ ایک میں رَكْضَةٌ شَيْطَانٍ ہے یعنی شیطان کی لات ہے)۔

تَرِيْدٌ وَعُرَاقٌ۔ روٹی شوربے میں بھگوئی ہوئی اور گوشت دار ہڈیاں۔

اَنَا ابْنُ عُرَاقِ الثَّرٰى۔ میں زمین کی بہترین جڑوں کا فرزند ہوں (یہ امام جعفر صادقؒ نے فرمایا)۔

شُرْبُ الْمَاءِ مِنْ قِيَامٍ بِالنَّهَارِ دَارٍ لِلْعَرَقِ۔ دن کو کھڑے ہو کر پانی پینا پسینہ کو دفع کرتا ہے۔

رَجُلٌ عُرَقَةٌ۔ بہت پسینہ والا آدمی۔

عُرْفُوْةٌ۔ ڈول کے اوپر کی لکڑی۔

عِرْقُ النَّسَا۔ مشہور درد ہے جو ٹانگ میں ہوتا ہے۔

عُرْقُوْبَةٌ۔ ٹخنہ کے اوپر کا، کونچیں کاٹنا۔

تَعْرُقُبٌ۔ پیچھے سے سوار ہونا، عدول کرنا۔

عُرْقُوْبٌ۔ وہ پٹھا موٹا اور سخت جو ایڑی کے اوپر پاؤں کے پیچھے ہوتا ہے جس کو کوچ کہتے ہیں (عَرَاقِيْب اُس کی جمع ہے)۔

كَانَ يَقُوْلُ لِلْجَزَّارِ لَا تُعَرْقِبْهَا۔ قصائی سے کہتے تھے کہ جانور کی کونچیں مت کاٹے۔

كَانَتْ مَوَاعِيْدُ عُرْقُوْبٍ لَهَا مَثَلًا
وَمَا مَوَاعِيْدُهَا اِلَّا اَبَاطِيْلُ

(یہ کعب بن زہیر کے قصیدے کا ایک شعر ہے) اُس کے وعدے عرقوب کے وعدوں کی مثال ہیں۔ اُس کے وعدے سب جھوٹ ہیں۔ (عرقوب بن معبد ایک شخص تھا جو میں اُس نے ایک شخص سے وعدہ کیا کہ میں تجھ کو اپنے درخت کی کھجور دوں گا۔ جب کھجور نکلی تو وہ نہ مانگنے آیا۔ عرقوب نے کہا ابھی صبر کر ذرا بڑی ہونے دے۔ پھر آیا تو کہنے لگا ابھی صبر کر ذرا گدر ہو جائے۔ پھر آیا تو کہنے لگا ابھی ٹھہر پک جانے دے۔ پھر آیا تو کہنے لگا ابھی ٹھہر سوکھ جانے دے۔ جب سوکھ گئی تو رات کو جا کر سب کھجور کاٹ کر اپنے گھر لے آیا اور جس سے وعدہ کیا تھا اُس کو ایک کھجور بھی نہ دی۔ اُس روز سے خلاف وعدگی میں یہ مثل ہو گئی۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَخْلَفُ مِنْ عُرْقُوْبٍ۔ عرقوب سے بھی زیادہ وعدہ خلاف)۔

عَرَاقِيْبُ الْخَيْلِ۔ گھوڑوں کی کونچیں۔

وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ۔ کونچوں کی خرابی ہے دوزخ سے یعنی دوزخ کی آگ سے (یعنی جب وضو میں وہ سوکھی رہ جائیں۔ ایک روایت میں ہے وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔ یعنی ایڑیوں کی خرابی ہے دوزخ کی آگ سے۔ ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ جب پاؤں میں موزے یا پائتابے نہ ہوں تو وضو میں اُن کا دھونا ضروری ہے اور مسح کرنا کافی نہیں)۔

نَهٰى عَنْ تَعْرُقُبِ الدَّابَّةِ۔ جانور کی کونچیں کاٹنے سے منع کیا۔

فَلَمَّا الْتَقَوْا نَزَلَ عَنْ فَرَسِهٖ فَعَرْقَبَهَا بِالسَّيْفِ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ عَرْقَبَ فِي الْاِسْلَامِ۔ جعفر بن ابی طالب جنگ موتہ میں جب مقابلہ ہوا تو اپنے گھوڑے پر سے اُتر پڑے اور تلوار سے اُس کی کونچیں کاٹ دیں (گویا میدان جنگ میں شہید ہونے کی تیاری کر لی)۔ تو جعفر پہلے شخص تھے مسلمانوں میں سے جنھوں نے گھوڑے کی کونچیں کاٹیں (کافروں میں تو عمرو بن عبدوُد نے بھی جنگ خندق میں گھوڑے سے اُتر کر اُس کے پاؤں کاٹ دیئے تھے آخر حضرت علی مرتضیٰؑ کے ہاتھ سے مارا گیا)۔

Marfat.com

وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ۔ کو پیروں کی خرابی ہے دوزخ کی آگ سے (یعنی جو وضو سے چھوٹ جائیں)۔

عَرَكَ ۔ ملنا، چھیلنا، حیض آنا۔

مُعَارَكَةٌ اور **عِرَاكٌ** ۔ جنگ کرنا۔

اِعْرَاكٌ ۔ حائضہ ہونا۔

تَعْرُكٌ ۔ رگڑ کھانا۔

تَعَارُكٌ ۔ ایک دوسرے سے جنگ کرنا۔

اِعْتِرَاكٌ ۔ ہجوم کرنا، اژدحام۔

اَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَّاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ زبان کے سچے تھے اور سب سے زیادہ نرم مزاج تھے (بڑے بردبار اور حلیم۔ آپؐ نے کبھی اپنے نفس کے لئے کسی سے بدلہ لینا نہیں چاہا۔ دس برس تک حضرت انسؓ نے آپؐ کی خدمت کی لیکن اس طویل مدت میں کبھی اُن پر غصہ نہیں کیا)۔

فَاِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطٰنِ وَبِهَا يُنْصَبُ رَايَتُهٗ۔ بازار شیطان کا اڈا ہے وہیں اُس کا جھنڈا کھڑا کیا جاتا ہے (اکثر بازار میں لوگ جھوٹ بولتے ہیں، جھوٹی قسم کھاتے ہیں، دغا اور فریب کرتے ہیں تو شیطان کو وہاں بہکانے کا زیادہ موقع ملتا ہے)۔

اِنَّ عَلَيْكُمْ رُبُعَ مَا اَخْرَجَتْ نُخُلُكُمْ وَرُبُعَ مَا صَادَتْ عُرُوْكُمْ وَرُبُعَ الْمِغْزَلِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے ایک گروہ کو لکھا) دیکھو تمہارے درختوں میں جو کھجور پیدا ہوا اُس کی چوتھائی دینا ہوگی اسی طرح تمہارے کھیرے جو مچھلی کا شکار کریں اور تمہاری عورتیں جو سوت کاتیں اُس کی چوتھائی دینا ہوگی (یعنی ربع تمہارے اپنے ربع ہمارا)۔

اِنَّ الْعَرَكِيَّ سَالَكَةٌ عَنِ الظَّهْرِ يَمَّاءُ الْبَحْرِ۔ ایک کھیرے نے (جو مچھلی کا شکار کیا کرتا تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا سمندر کے پانی سے وضو اور غسل ہو سکتا ہے۔

لَتُعْرَكُنَّكُمْ عَرْكَ الْاَدِيْمِ الْقَرِظِ۔ سُرخ نری کی طرح تم کو پھیل ڈالے گی۔

اِنَّهٗ عَاوَدَهٗ كَذَا وَكَذَا عَرْكَةً۔ اُس نے بار بار وہی کام کیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں **لَقِيْتُهٗ عَرَكَةً بَعْدَ عَرْكَةٍ**۔ میں اُس سے کئی بار ملا۔

عُرْكَةٌ لِّلْاَذَاةِ بِجَنْبِهٖ۔ ابوبکر صدیقؓ اپنے پہلو کی ایذا کو رگڑ کر اٹھانے والے تھے (یعنی لوگوں کی ایذا دہی پر صبر اور تحمل کرنے والے تھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں **عَرَكَ الْبَعِيْرُ جَنْبَهٗ بِمَرْفَقِهٖ**۔ اونٹ نے اپنا پہلو کہنی سے کھجلا یا اُس کو کہنی سے ایسا رگڑا کہ نشان پڑ گیا)۔

حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكَتْ۔ جب ہم لوگ سرف میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے) تو مجھ کو حیض آ گیا۔

اِنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ كَانَتْ مُحْرِمَةً فَذَكَرَتِ الْعِرَاكَ قَبْلَ اَنْ تُفِيْضَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی احرام باندھے ہوئی تھیں انھوں نے کہا مجھ کو طواف الافاضہ کرنے سے پہلے حیض آ گیا۔

عَارِكٌ ۔ حائضہ عورت۔

اَلْمُؤْمِنُ لَيِّنٌ عَرِيْكَةٌ۔ مومن نرم مزاج ہوتا ہے (درشت خو اور تند خو نہیں ہوتا)

لَا يَتِمُّ الْاَمْرُ حَتّٰى تَسْمَعُوْا مِنْ اَعْدَاءِ اللّٰهِ اَذًى كَثِيْرًا فَتَصْبِرُوْا وَتَغْرَكُوْا اَجْنُوْبَكُمْ۔ یہ کام اُس وقت تک پورا نہ ہوگا جب تک تم اللہ کے دشمنوں سے بہت تکلیف اٹھاؤ اور اپنے پہلو رگڑا ؤ (یعنی صبر اور تحمل کرو)۔

عَرْمٌ ۔ گوشت اُتار لینا، ہاڈ لینا، دودھ پینا، تکلیف دینا، کھا لینا، حد سے بڑھ جانا، شرارت اور سرکشی کرنا۔

Marfat.com

عَرَامَۃ۔ سختی اور تشدد۔
تَعْرِیْس۔ ملانا، خلط کرنا۔
اِعْرَاض۔ بے قصور کسی کو تکلیف پہنچانا۔
تَعْرِیْض۔ ہڈی کا گوشت اُتر جانا، یا اُتار لینا۔
عَارِض۔ شریر، ہودی۔
یَوْمٌ عَارِض۔ سخت سردی کا دن۔
فَانْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِم۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو مارنے کے لئے ایک شریر ناپاک شخص اُٹھا۔ (عَرِم اور عَرَم اور عَرِمٌ تینوں طرح مستعمل ہے)۔
عُرَام۔ سختی، تیزی، شرارت۔
اِنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ عَارَمْتُ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَعَضَّ اُذُنِیْ فَقَطَعَ مِنْهَا۔ ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے عرض کیا میں نے مکہ میں ایک لڑکے سے جھگڑا کیا اُس نے دانت سے میرا کان کتر لیا۔
عَلٰی حِیْنِ فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ وَاعْتِرَامٍ مِّنَ الْفِتَنِ۔ جب پیغمبروں کا آنا موقوف تھا اور فتنوں کا بازار گرم تھا۔
اِنَّهٗ ضَحًّی بِكَبْشٍ اَعْرَمَ۔ اُنہوں نے ایک سفید مینڈھے کی جس پر کالے ٹیکے تھے قربانی کی (اُس کا مؤنث عَرْمَاءُ ہے)۔
مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ مُّلْكٍ وَّعُرْمَانٍ۔ نہ اُس کے پاس حکومت ہے نہ کھیت ہیں (عُرْمَانٌ جمع ہے اَعْرَمَ کی یا عَرِیْمٌ کی بمعنے کھیت مزرعہ)۔
عُرْمَۃ۔ سفیدی سیاہی ملی ہوئی۔ یعنی جت کبرا پنا۔
عَرِمٌ۔ پانی کا بند، میڈھ، تالاب۔
عَرَمْرَمٌ۔ بڑا لشکر۔
عَرْنٌ۔ نرم ہونا، تیر پر پٹھا لپیٹنا، اونٹ کی ناک میں لکڑی ڈالنا۔ (جس کو عِرَان کہتے ہیں)۔
تَعْرِیْن۔ پٹھا لپیٹنا۔

عِرَان۔ ہمیشہ گوشت کھانا۔
عَارِن۔ دور اور شریر کو بھی کہتے ہیں۔
عِرْن۔ پکے کی بُو، دھواں۔
اَقْنَی الْعُرْنِیْنِ۔ بلند بینی، یا ناک کے اوپر کی ہڈی (بالسبر) جس کی بلند ہو۔ (اُس کی جمع عَرَانِیْن ہے)
شُمُّ الْعَرَانِیْنِ۔ بلند ناک والے۔
مِنْ عَرَانِیْنِ اُنُوْفِهَا۔ اُن کے ناکوں کے بانسوں سے۔
اُقْتُلُوْا مِنَ الْكِلَابِ كُلَّ اَسْوَدَ بَهِیْمٍ ذِیْ عُرْنَتَیْنِ۔ اُس کتے کو مار ڈالو جو زرا کالا بھجنگ ہو اُس کی آنکھ پر دو ٹیکے ہوں (اس طرح کا کتا بڑا شریر ہوتا ہے اور اکثر ولایتی ہوجاتا ہے)۔
اِنَّ بَعْضَ الْخُلَفَاءِ دُفِنَ بِعَرِیْنِ مَكَّةَ۔ بعض خلیفہ مکہ کے میدان میں دفن ہوئے (اصل میں عرین اُس مقام کو کہتے ہیں جہاں شیر رہتا ہے)۔
بَطْنُ عُرَنَةَ۔ ایک مقام کا نام ہے عرفات کے پاس۔
عُرَیْنَة۔ ایک قبیلہ ہے اُس کی نسبت عُرَنِیٌّ ہے۔ اسی قبیلہ کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہوں کو مار کر اونٹ بھگا لے گئے تھے آپؐ نے اُن کو گرفتار کرایا اور قتل کیا۔
اِعْرَنْجَامٌ۔ بگڑ جانا، خراب ہونا۔
قَطًی فِی الظَّهْرِ اِذَا اَعْرَنْجَمَ بِقَلُوْصٍ۔ حضرت عمرؓ نے ناقہ کے باب میں یہ حکم دیا کہ جب وہ بگڑ جائے تو ایک جوان اونٹ اُس کی دیت دینا ہوگی۔ (زمخشریؒ نے کہا لغت میں اس لفظ کی کچھ اصل معلوم نہیں ہوتی۔ بعضوں نے کہا صحیح اِحْرَنْجَمَ ہے یعنی پیچھے سرک جائے، ہٹ جائے۔ راوی نے غلطی سے اِعْرَنْجَمَ کہہ دیا)۔
عَرَاهِیَة۔ (یہ لفظ لغت میں نہیں ملتا مگر وہ بن مسعود

Marfat.com

سے مروی ہے) قَالَ وَاللّٰہِ مَا کَلَّمْتُ مَسْعُوْدَ بْنَ عَمْرٍو مُنْذُ عَشْرَ سِنِیْنَ وَاللَّیْلَۃَ اُکَلِّمُہٗ فَخَرَجَ فَنَادَاہُ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا فَقَالَ عُرْوَۃُ فَاَقْبَلَ مَسْعُوْدٌ وَھُوَ یَقُوْلُ اَطَرَقَتْ کَرَاھِیَۃَ اَمْ طَرَقَتْ بِدَاھِیَۃً۔ عروہ بن مسعودؓ نے کہا میں نے قسم کھالی دس برس سے مسعود بن عمرو سے بات نہیں کی آج رات کو میں اُس سے بات کروں گا پھر عروہ نکلا اور مسعود کو پکارا اُس نے کہا کون ہے؟ بولا عروہ۔ مسعود یہ کہتا ہوا آیا تو یوں ہی مجھ سے ملنے کے لئے آیا ہے یا کسی آفت میں گرفتار ہو کر مجھ سے مدد چاہنے کو آیا۔

(خطابی نے کہا) عَرَاھِیَۃ ایک مشکل لفظ ہے میں نے انہری سے اس کو پوچھا۔ انہوں نے کہا یہ لفظ عرب کے کلام میں نہیں ملتا البتہ عَتَاھِیَۃ ٹھیک ہو سکتا ہے یعنی تو یوں ہی غفلت کی وجہ سے آیا، یا دہشت کی وجہ سے خطابی نے کہا ممکن ہے کہ عَرَاھِیَۃ اصل میں عَرَانِیْ ہو، یعنی میرے آنگن میں، تو ہمزے کو ہاء سے بدل دیا اور اخیر میں یائے سکتہ لگادی۔ زمخشری رحمہ اللہ نے کہا ممکن ہے کہ یہ عَزَّۃٌ یَعُزُّہٗ کا مصدر ہو، زائے معجمہ یعنی تو بلا کسی غرض اور مطلب کے یوں ہی آیا، یا کسی مصیبت میں پھنس کر مجھ سے فریاد کرنے کو آیا۔

عَرَاءٌ جمع میدان صاف جہاں درخت وغیرہ نہ ہوں۔

عَرْضٌ کسی کے پاس مطلب لے کر آنا، جمع ہونا، پہنچنا، عارض ہونا۔

تَعْرِیْضٌ کنڈا بنانا۔

اِعْرَاضٌ چھوڑ دینا۔

اِعْتِرَاضٌ عارض ہونا، لاحق ہونا، کوئی چیز آڑے آنا۔

عَرَاعِرٌ ایک خوشبودار بوٹی۔

عُرْوَۃٌ لوٹے یا برتن کا کنڈا جس کو پکڑ کر اٹھاتے ہیں۔

اَبُوْعُرْوَۃَ ایک شخص تھا جو شیر پر چیخ مارتا وہ مرجاتا۔ پھر شیر کو پھر کر دیکھتے تو اُس کا دل اپنی جگہ سے سرکا ہوتا۔

عَرَجٌ ڈھانپنا، عارض ہونا۔

عُرْجٌ اور **عُرْیَۃٌ** ننگا ہونا۔

تَعْرِیَۃٌ ننگا کرنا یا لباس پہنانا۔

رَخَّصَ فِی الْعَرِیَّۃِ وَالْعَرَایَا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا یعنی درخت پر کی کھجور کو اُس ہوئی کھجور کے بدلے اندازہ سے بیچنا) مگر عَرِیَّہ اور عَرَایَا کی اجازت دی۔ (وہ یہ ہے کہ کسی شخص کے پاس سوکھی کھجور موجود ہو لیکن نہ اُس کے پاس نقد پیسہ ہو کہ وہ تازی کھجور خرید کر کے نہ اُس کو کوئی باغ ہو یا درخت کہ اُس میں سے تازی کھجور اپنے بال بچوں کو کھلائے تو وہ کیا کرے کسی باغ والے کو سوکھی کھجور اندازہ سے دے کر اُس کے بدلے وہ کھجور جو درخت پر لگی ہے خرید کرلے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کی وجہ سے درست رکھا مگر یہ شرط لگائی کہ پانچ وسق سے کم کا معاملہ کرے کیونکہ اس سے زیادہ کی بال بچوں کے کھلانے کے لئے ضرورت نہیں ہوتی۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے جو سوا پانچ[1] من کے قریب ہے۔ بعضوں کے نزدیک وسق دو سو پولیں کا یعنی دو سو چالیس سیر کا ہوتا ہے۔ کھجور کے اوپر دوسرے میووں کا بھی قیاس ہو سکتا ہے۔ جیسے انگور وغیرہ کا۔ امام مالکؒ نے کہا عَرِیَّہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ میں سے ایک یا دو درخت کا میوہ کسی محتاج کو دے پھر بار بار اُس محتاج کے باغ میں آنے سے باغ کے مالک کو تکلیف ہو تو وہ اُس درخت کا میوہ اندازہ کر کے اُسی قدر خشک میوے کے بدلے اُس سے خرید کرلے۔ بعضوں نے کہا عَرِیَّہ یہ ہے کہ

[1] ایک پنسیری تین من کا ہوتا ہے ۱۲

Marfat.com

کر دیں، دور جا کر آباد ہوں مدینہ جنگل ہو جائے عَرَاء کہتے ہیں خالی میدان کو جس میں درخت اور آبادی نہ ہو)
كَانَتْ فَدَكُ لِحُقُوْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ. باغ فدک میں سے وہ حقوق ادا کئے جاتے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لاحق ہوتے تھے (مثلاً مجاہدین کا سامان کرنا، محتاجوں کی پرورش کرنا، اسی لئے حضرت ابوبکرؓ صدیق نے اُس باغ کو حضرت فاطمۃ الزہراؓ کو نہیں دیا اور اُس کو اُسی حال پر رکھا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا)۔
مَالَكَ لَا تَعْتَرِيْهِمْ وَتُصِيْبُ مِنْهُمْ. تجھ کو کیا ہوا ہے اُن سے اپنا معمول نہیں مانگتا، بخشش نہیں چاہتا، اور یوں ہی لے لیتا ہے۔
اِنَّ امْرَأَةً مَخْزُوْمِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْمَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَاَمَرَ بِهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا. ایک عورت قریش کی بنی مخزوم قبیلہ سے (جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ تھیں) لوگوں سے سامان مانگ کر لیتی پھر مُکر جاتی (کہتی کہ میں نے نہیں لیا)، آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اُس کا ہاتھ کاٹا گیا۔
(اہل حدیث اور امام اسحاق بن راہویہ کا یہی مذہب ہے کہ عاریت لے کر مُکر جانے تو چور کی طرح اُس کا ہاتھ کاٹا جائے لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کہ اس صورت میں قطع نہیں ہے کیونکہ یہ خیانت ہے نہ کہ سرقہ، اور اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ دوسری روایت میں یوں ہے کہ اُس عورت نے اخیر میں ایک چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے چرائی اُس وقت آپ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تو قطع اُس سرقہ کے جُرم میں تھا نہ کہ خیانت کے جُرم میں)۔
لَا تُشَدُّ الْعَرَى اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ. کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف (یعنی سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف۔ اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے اور مختصر یہ ہے کہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے امام ابن تیمیہؒ اور جوینی اور قاضی عیاضؒ اور اُن کے اتباع کا یہ قول ہے کہ سوائے ان تین مسجدوں کے اور کسی مسجد میں نماز پڑھنے یا کسی بزرگ یا پیغمبر کی قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا درست نہیں۔ اور جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ان تین مسجدوں کے سوا اور کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کرنا درست نہیں کیونکہ اور سب مسجدیں فضیلت میں برابر ہیں۔ امام غزالیؒ اور سیوطیؒ اور قسطلانیؒ اور زرقانیؒ اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اسی کو ترجیح دی ہے)۔
عُرْوَةُ الْخُزَيْزِ. کوزے کا کنڈا (جس کو پکڑ کر کوزہ اُٹھاتے ہیں)۔
اَلْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى. مضبوط کنڈہ۔
اِنَّ الْمَدِيْنَةَ سَتُخْرِبُ. قریب ہے کہ مدینہ پر حملہ ہوگا۔ (یہ عُرُوْتُ الْعُدُوِّ سے نکلا ہے یعنی میں نے دشمن سے لڑنے کا قصد کیا۔ یہ پیشین گوئی یزید کے زمانہ میں پوری ہوئی اُس نے اہل مدینہ کو تباہ و برباد کرنے کے لئے مسلم بن عقبہ کو بھیجا)۔
يَمُوْتُ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى. عبداللہ بن عروہ مضبوط کنڈے کو تھامے ہوئے مرے گا (یعنی ایمان پر اُس کا خاتمہ ہوگا)۔
عُرْوَةُ الْحُلَّةِ. لُنگاس کی جڑ۔
خُذْ دُهَاءَ اَعْرُوْهَا. اُس کو پکڑ اور ننگا کر (یعنی اُس کا سارا سامان چھین لو)۔
كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ. کپڑے پہنے ہوں گی لیکن ننگی ہوں گی (کپڑے کا شکر نہیں کریں گی، یا ایسا لباس پہنیں گی جس میں سے کچھ ستر ظاہر ہوگا۔ یا ایسا باریک لباس

Marfat.com

پہنیں گی کہ اندر سے بدن نظر آئے گا۔ یا دنیا میں یہ عورتیں باباس ہوں گی اور آخرت میں ننگی بے لباس)۔

بَلْ عَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان سے فرمایا یہ زرہیں کالینا غصب اور ظلم کے طور پر نہیں ہے) بلکہ عاریت کے طور پر ہے جو واپس کی جاتی ہے (اگر واپس نہ کرے تو اس کا تاوان دے عاریت کا یہی حکم ہے)۔

فَقَامَ إِلَيْهِ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جعفر بن ابی طالب کے پکارنے پر ننگے بدن ہی اٹھ کھڑے ہوئے اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے اور باہر نکل کر ان کو گلے سے لگالیا) جو کوئی سفر سے آئے اس سے معانقہ کرنا مستحب ہے باقی عیدین اور جمعہ میں معانقہ کرنے کی کوئی سند مجھ کو نہیں ملی اور ناواقف اور بے علم لوگ عید کے دن معانقہ کرتے پھرتے ہیں۔ اسی طرح مصافحہ بھی ایک ہاتھ سے ملاقات کے وقت مسنون ہے لیکن دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا بعد عصر یا جمعہ کی نماز کے بعد یا وعظ کے بعد یا عید کی نماز کے بعد اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے)۔

كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً ۔ بنی اسرائیل کے لوگ ننگے نہایا کرتے تھے (یہ ان کی شریعت میں جائز ہوگا یا یوں ہی رسم کے طور پر ایسا کرتے ہوں گے)۔

اَلْعُرْوَةُ الْوُثْقَى اَلْاِيْمَانُ ۔ مضبوط کنڈہ ایمان ہے۔ (دوسری روایت میں یوں ہے کہ اہل بیت سے الفت کو ماننا اُن سے محبت رکھنا)۔

عُرَى الْاِيْمَانِ اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَالْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ ۔ ایمان کے کنڈے نماز اور زکوٰۃ اور حج اور عمرہ ہیں۔

اَوْثَقُ عُرَى الْاِيْمَانِ اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ ۔ بڑا مضبوط کنڈہ ایمان کا اللہ کی راہ میں محبت رکھنا ہے۔ (جیسے متبع شریعت، عالم دین سے محبت رکھنا)۔

تَعْتَرِيْنِيْ قَرَاقِرُ فِيْ بَطْنِيْ ۔ میرے پیٹ میں قراقر ہو جاتا ہے۔

اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي الْاُبْتَاهِمِ فَلَا تُعَرِّفُوْهُمْ ۔ اللہ سے ڈرو یتیموں کے باب میں۔ ان کے منہ برائی کے ساتھ منہ کھلواؤ (کہ وہ تمہاری برائی کریں بلکہ ان سے ایسا سلوک کرو کہ وہ تمہارے شکر گزار ہوں تمہاری تعریف کریں)۔

كَسَانِيْ مِنَ الْعُرْيِ ۔ جس نے لباس دے کر ننگا پنا رفع کیا۔

باب العين مع الزّاء

عُزْبَةٌ ۔ مجرد ہونا، یعنی اہل وعیال نہ رکھنا۔ (جیسے **عَزَبٌ وَعُزْبَةٌ** ہے)۔

عَزَبٌ ۔ مجرد مرد (اس کی جمع **عُزَّابٌ** ہے جیسے **كَافِرٌ** کی جمع **كُفَّارٌ** ہے)۔

عَزَبَةٌ ۔ بے شوہر عورت (اس کی جمع **عَزَبَاتٌ** ہے)۔

عَازِبَةٌ ۔ بے شوہر عورت (اس کی جمع **عَوَازِبُ** ہے)۔

عُزُوْبٌ ۔ دور ہونا، غائب ہونا، پوشیدہ ہونا۔

اِعْزَابٌ ۔ دور ہونا، دور کرنا۔

اَعْزَبُ ۔ مجرد (اس کی جمع **عُزْبٌ** ہے اور **مؤنث عَزْبَاءُ** ہے)۔

شَرَارُكُمْ عُزَّابُكُمْ ۔ تم میں برے وہ لوگ ہیں جو مجرد ہوں (عیال واطفال نہ رکھتے ہوں۔ نہ جورو نہ جاتا نکوا نہاتا)۔

مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَقَدْ عَزُبَ ۔ جس شخص نے چالیس دن میں سارا قرآن ختم کیا اس نے بہت دیر کی (یعنی شروع کرنے کا زمانہ ختم کے زمانہ سے دور پڑگیا)۔

Marfat.com

وَالشَّاءُ عَازِبٌ حَيَالٌ۔ بکریاں نقاہت سے بہت دور گئی ہوئی تھیں اور حاملہ نہ تھیں (حَيَال جمع ہے حَامِلٌ کی یعنی غیر حامل)۔

اِنَّهُ بَعَثَ بَعْثًا فَاَصْبَحُوْا بِاَرْضٍ عَزُوْبَةٍ بُخَرَاءَ۔ آپ نے ایک لشکر بھیجا وہ صبح کو ایک دور دراز سخت زمین میں پہنچا۔

عَزُوْبَة۔ وہ زمین جس سے چراگاہ دور ہو وہاں گھاس چارہ کم ہو۔

اُنْظُرُوْا نَحْدُوْهُ مُعْزِبًا اَوْ مُكْلِئًا۔ (ایک سفر میں صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں آپ نے ایک حُدی خوان کی آواز سنی۔ تو صحابہ سے فرمایا) دیکھو یہ شخص یا تو چراگاہ سے دور پڑ کر چراگاہ کا طالب ہے یا چراگاہ میں ہے (عرب لوگ کہتے ہیں اَعْزَبَ الْقَوْمُ دور کی گھاس لوگوں نے پالی یا اُن کے اُونٹ چرنے کے لئے دور چلے گئے)۔

كَانَ لَهُ غُنَيْمٌ فَاَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ اَنْ يَّعْزُبَ بِهَا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے پاس چند بکریاں تھیں انھوں نے اپنے غلام عامر بن فہیرہ کو حکم دیا کہ اُن کو چرانے کے لئے دور لے جائے۔

كُنْتُ اَعْزُبُ مِنَ الْمَاءِ۔ کبھی میں پانی سے دور ہوتا۔

فَهُنَّ هَوَاءٌ وَّالْحُلُوْ مُرْعَازِبٌ۔ وہ کھوکھلی ہیں اور عقل سے دور۔

اِرْتَدَدْتُ عَلٰى عَقِبَيْكَ تَعْزَبُ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِيْ فِي الْبَدْوِ۔ حجاج نے سلمہ بن الاکوعؓ سے کہا جو مدینہ چھوڑ کر ربذہ میں جا کر رہ گئے تھے، تو اپنی ایڑیوں کے بل پھر گیا۔ (مرتد ہو گیا) مدینہ چھوڑ کر جنگل میں دور جا کر رہ گیا۔ سلمہؓ نے کہا نہیں رہیں ہجرت سے نہیں پھرا بلکہ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگل میں رہنے کی اجازت دی تھی كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الْغَارِبَ فِي الْاُفُقِ۔ جیسے دور ستارے کو آسمان کے کنارے میں دیکھتے ہیں (مشہور روایت الْغَارِبَ ہے غین معجمہ اور راءِ مہملہ سے یعنی ڈوبنے والے ستارے کو)

اَعْزَبُ لَا اَهْلَ لَهٗ۔ مجرد اُس کے بال بچے نہ تھے یا اُس کی بیوی نہ تھی۔

شَابًّا اَعْزَبَ۔ جوان مجرد۔

فَاَعْطِي الْاَهْلِ مِنْهَا وَالْعَزَبَ۔ میں اُس میں سے عیال دار اور مجرد دونوں کو دوں گا۔

كَرِهَ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ عَزَبًا۔ اللہ سے مجرد رہ کر ملنے کو بُرا جانا۔

لَا يَعْزُبُ عَنْهُ اَيْ بِالْاِحَاطَةِ وَالْعِلْمِ لَا بِالذَّاتِ وَاِذَا كَانَ بِالذَّاتِ لَزِمَهَا الْحُلُوْلُ۔ اللہ جل جلالہٗ نے جو یہ فرمایا لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ اُس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ کی ذات ہر ہر ذرے کو گھیرے ہوئے ہے (بلکہ اُس کا علم سب کو گھیرے ہوئے ہے) (یہ امام جعفر صادق رحؒ نے فرمایا معلوم ہوا کہ اللہ کا احاطہ اور معیت جو قرآن میں کئی جگہ مذکور ہے اُس سے احاطہ اور معیت علمی مراد ہے اور اُس پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے)۔

شَرُّ مَوْتَاكُمُ الْعُزَّابُ۔ تم میں بُرے مُردے وہ ہیں جو ٹکوڑے ناتھی ہوں (نہ اُن کی بیوی ہو نہ اولاد یا نہ خاوند ہو نہ اولاد)۔

كَانَ يُعْطِي الْاَهْلِ حَظَيْنِ وَالْاَعْزَبَ حَظًّا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیال دار کو دو حصے دیتے اور مجرد کو ایک حصہ (نہایہ میں ہے کہ اَعْزَب مجرد کو نہیں کہیں گے بلکہ عَزَبٌ کہیں گے۔ لیکن اس حدیث میں اَعْزَب کا لفظ وارد ہے۔ بعضوں نے کہا اَعْزَب

Marfat.com

فصیح نہیں ہے بلکہ فصیح لُغت عَزَبَ ہے)۔
اَعْزُبُ ثُمَّ اَعْزُبُ۔ دُور رہ پھر دُور رہ۔
عَزْمٌ۔ ملامت کرنا، مدد کرنا، پھیر دینا، ڈانٹنا، جمع کرنا، مجبور کرنا۔
تَعْزِیْرٌ۔ ملامت کرنا، سزا دینا، تادیب کرنا، حد سے کم مار لگانا، تعظیم اور تکریم کرنا، مدد کرنا، قوت دینا۔
عَزُوْزٌ۔ بدخُلق، دیُوث۔
تَعْزِیْرٌ۔ جو سزا حد شرعی سے کم ہو اُس کی کوئی مقدار نہیں ہے امام اور حاکم کی رائے پر موقوف ہے۔ اور حدّ شرعی وہ مقرر و متعین سزا ہے جو شارع نے ٹھہرادی)۔
اِنْ بُعِثْتُ وَ اَنَا حَیٌّ فَسَاُعَزِّرُہٗ۔ (ورقہ بن نوفل نے کہا) اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میری زندگی میں پیغمبر ہوگئے تو میں اُن کی ضرور مدد کروں گا۔ ان کی حمایت کروں گا۔
اَصْبَحْتُ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَی الْاِسْلَامِ۔ اب بنی اسد کے لوگ مجھ کو اسلام سکھاتے ہیں یا مجھ کو ملامت کرتے ہیں، میرا عجیب بیان کرتے ہیں (کہ میں نماز پڑھنا بھی اچھی طرح نہیں جانتا)۔ یہ سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا جب بنی اسد کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے اُن کی شکایت کی تھی)۔
عُزَیْرٌ۔ مشہور پیغمبر ہیں۔
رُبَّ مُعَزَّرٍ فِی النَّاسِ مَصْنُوْعٍ لَّہٗ۔ بعض لوگ جن کی روٹی بند کی جاتی ہے اللہ اُن کے لئے دوسرا سامان کر دیتا ہے (یا تو آخرت میں اُن کو بہشت اور اپنی رضامندی عطا فرماتا ہے یا دنیا ہی میں اُن کے لئے رزق کا دوسرا دروازہ کھول دیتا ہے بقول شخصے "یک در بندد صد در کشاید")۔
عَزٌّ۔ قوی کرنا، غالب ہونا، حجت میں جیت جانا۔
اِذَا عَزَّ اَخُوْکَ فَھُنْ (یہ ایک مثل ہے یعنی جب تیرا بھائی تجھ پر غالب آئے اور تو اُس کا مقابلہ نہ کر سکے تو اُس سے عاجزی اور نرمی کر۔
عَزَّتِ النَّاقَۃُ۔ اونٹنی مضبوط اور زور آور ہوئی۔
مَنْ عَزَّ بَزَّ۔ جو غالب ہوا اُسی نے مال لے لیا۔ (جیسے ہندی میں کہتے ہیں جس کی تیغ اُسی کی دیغ جس کی لاٹھی اُس کی بھینس)۔
عِزٌّ اور عِزَّۃٌ اور عِزَازَۃٌ۔ عزت دار ہونا، ضعیف کے بعد زور آور ہونا، ضعیف ہونا، کمیاب ہونا، بہنا، مشکل ہونا۔
عَزَّ مِنْ قَاْیِلٍ۔ یہ کہنے والا بڑا عزت دار ہے۔
تَعْزِیْزٌ۔ عزت کرنا، مدد کرنا، قوت دینا۔
اِعْزَازٌ۔ عزت دینا، محبت کرنا، حمل ظاہر ہونا۔
تَعَزُّزٌ۔ عزت دار ہونا، سخت ہونا (جیسے اِعْتِزَازٌ ہے)۔
اِسْتِعْزَازٌ۔ غالب ہونا، مار ڈالنا، تکلیف پہنچانا۔
عَزَاءٌ۔ سختی۔ جیسے بیماری یا موت۔
عُزّٰی۔ ایک مشہور بُت تھا قریش کا۔
عَزِیْزٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے بمعنے غالب اور قوی، زور آور۔
مُعِزٌّ۔ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ یعنی عزت دینے والا۔
ھَلْ تَدْرِیْنَ لِمَ کَانَ قَوْمُکِ رَفَعُوْا بَابَ الْکَعْبَۃِ قَالَتْ لَا قَالَ تَعَزُّزًا اَنْ لَّا یَدْخُلَھَا اِلَّا مَنْ اَرَادُوْا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا) تو جانتی ہے کہ تیری قوم (قریش) نے کعبہ کا دروازہ اونچا کیوں رکھا (یا اکہر شخص اُس میں جا نہیں سکتا جب تک کہ سیڑھی نہ ہو) انہوں نے عرض کیا میں نہیں جانتی۔ فرمایا اُن کا مطلب یہ تھا کہ ہر شخص کعبہ کے اندر نہ جا سکے) جس کو وہ چاہیں وہی اندر

Marfat.com

ہار مونیم، ہیانو، بانسری، وغیرہ (اُس کا مفرد عَزْفٌ ہے یا مِعْزَفٌ ہے)۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِعَزْفِ دُفٍّ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوْا خِتَانٌ فَسَكَتَ۔ حضرت عمرؓ نے ایک مقام پر سے گزرے جہاں دف بج رہا تھا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا ختنہ کی تقریب ہے تو آپ خاموش ہو رہے (معلوم ہوا کہ خوشی کی رسموں میں جیسے عید، شادی، ختنہ وغیرہ میں باجا بجانا درست ہے) ایک جماعت اہلِ حدیث نے ہر ملک کے باجے کو دف پر قیاس کیا ہے۔ اور بعضوں نے دف کے سوا اور باجے بجانا ناجائز رکھا ہے)۔

كَانَتِ الْجِنُّ تَعْزِفُ اللَّيْلَ كُلَّهٗ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ صفا اور مروہ پہاڑوں کے درمیان جنّات رات بھر باجا بجاتے یا آواز کرتے رہتے (نہایہ میں ہے کہ یہ آوازیں رات کے وقت ہوا کی سنائی دیتی ہے جنگل والے اُس کو جنّوں کی آواز خیال کرتے ہیں)۔

عَزِيْفُ الرِّيَاحِ۔ ہواؤں کی آواز جو بھر بھر کانوں میں آتی ہے۔

اِنَّ جَارِيَتَيْنِ كَانَتَا تُغَنِّيَانِ بِمَا تَعَازَفَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ۔ دو چھوکریاں انصار کی وہ شعر گا رہی تھیں جو انہوں نے بعاث کی جنگ میں کہے تھے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کا گانا سنتے رہے ایک روایت میں تَفَاخَرَتْ ہے ایک میں تَفَاوَفَتْ ایک میں تَقَارَفَتْ ہے۔ یعنی جو انصار نے فخر کی نیت سے بعاث کے دن کہے تھے)۔

عَزَفَتْ نَفْسِيْ عَنِ الدُّنْيَا۔ میرا تو دل دنیا سے پھر گیا (اُس سے نفرت ہو گئی۔ ایک روایت میں عَزَفْتُ ہے یعنی میں نے اپنا دل دنیا سے پھیر لیا)۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَنِيْ رَاحِمًا لِلْمَعَازِفِ۔ اللہ نے مجھ کو اس لئے بھیجا ہے کہ میں کھیل کے باجوں کو مٹا دوں (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ۔ گانے والیاں اور باجے نکلیں گے۔

يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْمَعَازِفَ۔ زنا اور باجوں کو حلال سمجھیں گے (رنڈی بازی اور گانا بجانا عیب نہ رہے گا)۔

عَزْفٌ۔ جلدی دوڑنا، روکنا، مار کر مرنے کے قریب کر دینا، کھودنا، چیرنا۔

عَرَقٌ۔ چیک جانا۔

عَرَاقَةٌ۔ چوٹ۔

عَزِيْقٌ۔ بدخلق۔

تَعَازَيْتُ مِنْ فُلَانٍ اَرْضًا فَعَزَقْتُهَا۔ میں نے فلاں شخص سے زمین کرایہ پر لی پھر میں نے اُس کو کھود اُس میں سے پانی نکالا۔

لَا تَعْزُقُوْا۔ مت کاٹو (یعنی رشتہ ناطہ مت توڑو)۔

عَزْلٌ۔ جدا کرنا، برطرف کرنا، انزال کے قریب ذکر کو باہر نکال لینا اور انزال باہر کرنا۔

تَعْزِيْلٌ۔ جدا کرنا۔

تَعَزُّلٌ۔ جدا ہونا۔

عُزْلَةٌ۔ لوگوں سے الگ تنہائی میں بسر کرنا۔

اِنْعِزَالٌ۔ جدا ہونا، گوشہ گیری کرنا۔

اِعْتِزَالٌ۔ عزل کرنا، معتزلہ کا مذہب اختیار کرنا۔

مُعْتَزِلَةٌ۔ ایک مشہور فرقہ ہے اہلِ اسلام کا جس کا بانی واصل بن عطاء تھا اور یہ نام امام حسن بصریؒ نے اُس کا رکھا تھا جب وہ اُن سے جدا ہو گیا تھا۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ گنہگار شخص نہ مؤمن ہے نہ کافر اور بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے اور پورا اختیار رکھتا ہے۔

اَعْزَلُ۔ بے ہتھیار (اُس کی جمع عُزْلٌ ہے اور اَعْزَالٌ اور عُزَّلٌ اور عُزْلَانٌ اور مَعَازِيْلُ اور اسم

Marfat.com

مصدر عَزَلٌ ہے)۔

اَلْعَزْلَۃُ بِغَیْرِ عَیْنِ الْعِلْمِ زَلَّۃٌ وَ بِغَیْرِ زَاءِ الزُّھْدِ عِلَّۃٌ۔ گوشہ گیری بے علمی کے ساتھ لغزش ہے اور بغیر زہد کے ملّت بیماری ہے۔

اَلْعَزْلُ۔ اس ابر کو بھی کہتے ہیں جس میں پانی نہ ہو۔

مُعْزِلٌ۔ ایک جانب، علیحدہ۔

رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَنِ الْعَزْلِ۔ ایک انصاری شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عزل کرنا کیسا ہے (یعنی کسی عورت سے اس طرح جماع کرنا کہ انزال کے وقت ذکر باہر نکال لے اور منی باہر گرائے، اس سے یہ غرض ہے کہ عورت کو حمل نہ رہے)۔

لَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا۔ عزل کرنے میں کوئی قباحت نہیں (تو دوسرا لازائدہ ہے اور جس نے عزل جائز نہیں رکھا وہ یوں ترجمہ کرتا ہے تم کو چاہئے کہ عزل نہ کرو)۔ امام سفیان ثوریؒ، امام جعفر صادقؒ وغیرہ کے پاس گئے اور عرض کیا یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مَالِیْ اَرَاکَ قَدِ اعْتَزَلْتَ النَّاسَ۔ یعنی میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ لوگوں کی صحبت سے الگ ہو کر گوشہ نشین اور عزلت گزین ہو گئے ہیں۔ فرمایا زمانہ کا رنگ بگڑ گیا ہے بھائیوں کا حال دگرگوں ہے میں نے دیکھا تنہائی میں دل جمعی ہوتی ہے پھر یہ شعر پڑھے۔ ؎

ذَھَبَ الْوَفَاءُ ذَھَابَ اَمْسِ الذَّاھِبِ
وَالنَّاسُ بَیْنَ مُخَاتِلٍ وَّ مُحَارِبٍ
یُعْشُوْنَ بَیْنَھُمُ الْمُتَوَدَّۃَ وَالْوَفَا
وَقُلُوْبُھُمْ مَحْشُوَّۃٌ بِعُقَارِبٍ

یعنی زمانہ سے وفاداری اس طرح اٹھ گئی جیسے گزشتہ کل کا دن گزر گیا اور لوگوں کا یہ حال ہے کہ کوئی تو ان میں مکار ہے اور کوئی جنگ جو ایک دوسرے سے محبت اور الفت جتاتے ہیں حالانکہ اُن کے دل بچھوؤں سے بھرے ہوئے ہیں (ہر وقت کاٹنے کی فکر میں لگے ہیں)۔

اِنَّہٗ کَانَ یَکْرَہُ عَشْرَ خِلَالٍ مِّنْھَا عَزْلُ الْمَاءِ بِغَیْرِ مَحَلِّہٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو ناپسند کرتے تھے اُن میں سے ایک عزل بھی ظاہر بینی لطف ہے موقع بہانا کیونکہ نطفہ ضائع کرنا باعث ہے تقلیل اُمّتِ محمدی کا)۔

اِعْزِلْ اِنْ شِئْتَ فَاِنَّہٗ سَیَاْتِیْھَا۔ اگر تو چاہے تو اپنی عورت سے عزل کر کیونکہ اگر اُس کی تقدیر میں حاملہ ہونا ہے تو وہ ضرور حاملہ ہوگی۔

اَحْبَبْنَا الْعَزْلَ۔ ہم نے عورتوں سے عزل کرنا پسند کیا۔

کُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ یَنْزِلُ۔ ہم اس وقت عزل کیا کرتے تھے جب قرآن اُتر رہا تھا (اور قرآن میں اُس کی ممانعت نہیں اُتری تو معلوم ہوا وہ جائز ہے)۔

رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَزْلًا۔ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں بے ہتھیار دیکھا۔

مَنْ رَاٰی مَقْتَلَ حَمْزَۃَ فَقَالَ رَجُلٌ اَعْزِلُ اَنَا رَاَیْتُہٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا حمزہ جہاں مارے گئے وہ مقام کسی نے دیکھا ہے۔ ایک نہتا شخص بولا میں نے دیکھا ہے۔

اِذَا کَانَ الرَّجُلُ اَعْزَلَ فَلَا بَاْسَ اَنْ یَّاْخُذَ مِنْ سِلَاحِ الْقَتِیْلَۃِ۔ اگر کوئی شخص جنگ میں بے ہتھیار ہو تو لوٹ کے مال میں سے ہتھیار لے سکتا ہے۔ (پھر لقیم کے وقت حاضر کردے)۔

مَسَاعِیْرُ مُعْزِلٌ۔ جنگی ہیں، ہتھیار۔

لَمَّا اَجَارَتْ اَبَا الْعَاصِ حَرَمَہُ النَّاسُ اِلَیْہِ وَلَا جب حضرت زینبؓ نے اپنے شوہر ابو العاص کو امان دی تو لوگ بے ہتھیار رہ کر ان کے پاس گئے۔

Marfat.com

وَلَا مِيْلٌ مَعَازِيْلٌ۔ نہ وہ لوگ جو سواری نہیں جانتے اور بے ہتھیار ہیں۔

دُفَاقُ الْعَزَالِيْ جُمُّ الْبُعَاقِ۔ ایسا ابر بھیجو جو اس طرح پانی بہائے جیسے مشک کا نیچے کا دہانہ کھل جانے سے پانی بہتا ہے خوب زور سے برسنے والا۔ عَزَالِيْل قلب ہے عَزَالِیٌ کا جو جمع ہے عَزْلَاءُ کی یعنی مشک کا نیچے کا دہانہ۔

فَارْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا۔ آسمان نے اپنے نیچے کے دہانے کھول دیئے (یعنی خوب زور کا پانی برسایا)۔

كُنَّا نَكْبُدُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ لَنَا عَزْلَاءَ۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مشک میں جس کا نیچے کا بھی دہانہ بڑا تھا نبیذ بھگوتے۔

وَاَوْكَأَ افْوَاهَهُمَا وَاَطْلَقَ الْعَزَالِيَ۔ مشکوں کے موہنوں کو تو باندھ دیا اور نیچے کے دہانے کھول دیئے۔

وَاعْزِلْ فَرَاسَتَهٗ۔ اس کا بستر جدا رکھو (صاحب مجمع البحر نے اس مقام پر ایک فاش غلطی کی ہے انہوں نے عَزْلٌ کو بتقدیم غین معجمہ بر رائے مہملہ کو جو اس حدیث میں وارد ہے اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بَعَثَ اللهُ النَّاسَ مِنْ حُفْرِهِمْ غُرْلًا۔ غُزْلٌ کو بتقدیم مہملہ بر رائے مہملہ سمجھا اور اس باب میں اس کا ذکر کیا پھر لطف یہ ہے کہ غُزْلَةٌ کو آپ بضمتے قلفہ یعنی ذکر لکھتے ہیں جو کسی لغت سے ثابت نہیں ہے بلکہ غُزْلَةٌ بضمتے قلفہ ہے۔ اور اَغْزَلُ کے معنے یہ لکھتے ہیں جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔ حالانکہ یہ معنے اَغْزَلُ کے ہیں۔ غزل صاحب مجمع البحرین نے غین معجمہ کو عین مہملہ اور رائے مہملہ کو زائے معجمہ سمجھ کر اس مقام میں خبط کر دیا ہے)۔

اَلْغَزَلُ۔ ایک سماک (ستارہ برج میزان کا) ہے دو سماکوں میں سے دوسرا رامح ہے یعنی ہاتھیار چونکہ اس سماک میں ہتھیار نہیں ہے لہٰذا اس کو اعزل کہتے ہیں۔

عَزْمٌ۔ یا مَعْزِمٌ۔ یا عَزِيْمَةٌ۔ ارادہ کرنا، تصمیم کرنا، ٹھان لینا، قطعی کر لینا کہ تردد نہ رہے، کوشش کرنا، منتہ پڑھنا، قسم دینا۔

تَعَزَّمَ۔ قصد کرنا۔

اِعْتِزَامٌ۔ میانہ روی کرنا۔

عَزِيْمَةٌ۔ منتر یا قرآن کی آیت جو کسی آفت کو دفع کرنے کے لئے یا شفا کے لئے پڑھی جائے۔ (اس کی جمع عَزَائِم ہے)۔

عَزَائِمُ السُّجُوْدِ۔ وہ سجدہ ہائے تلاوت قرآن کے جہاں پر سجدہ کرنا واجب ہے۔

خَيْرُ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا۔ سب کاموں میں بہتر وہ کام ہیں جن کو اللہ نے فرض کیا ہے یا وہ کام جن کو تو ٹھان لے اور اللہ سے جو اقرار کیا ہے اس کو پورا کرے۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ۔ تو ایسا صبر کر جیسے ہمت والے اگلے پیغمبروں نے صبر کیا (اختلاف ہے کہ اولوالعزم پیغمبر کون ہیں اور مشہور یہ ہے کہ اولوالعزم پانچ پیغمبر ہیں حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہم اجمعین)

لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ آدمی کو چاہیئے کہ دعا میں قطعی طور پر اللہ سے جو مانگنا ہو وہ مانگے (یعنی تعلیق نہ کرے کہ اگر تو چاہے تو ایسا کر بلکہ قطعی طور سے عرض کرے کہ پروردگار مجھ کو یہ عطا فرما، یا ایسا کر دے بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ قبول ہونے کی تصمیم کر کے دعا کرے)۔

فَعَزَمَ اللهُ لِيْ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو قوت اور صبر کی طاقت عطا فرمائی۔

قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ مَتٰى تُوْتِرُ فَقَالَ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَتٰى تُوْتِرُ فَقَالَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَقَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَخَذْتَ بِالْحَزْمِ وَقَالَ لِعُمَرَ اَخَذْتَ

Marfat.com

بِالْعَزْمِ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے پوچھا تم وتر کس وقت پڑھتے ہو انہوں نے کہا میں تو شروع رات ہی میں (عشاء کی نماز کے بعد) پڑھ لیتا ہوں (اس خیال سے کہ شاید آنکھ نہ کھلے اور وتر فوت ہو جائے) پھر حضرت عمرؓ سے پوچھا تم کس وقت وتر پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا میں تو اخیر رات میں (تہجد کے بعد) پڑھتا ہوں تب آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا تم نے تو ہوشیاری اور احتیاط پر عمل کیا اور حضرت عمرؓ سے فرمایا تم نے ہمت اور فضیلت پر عمل کیا۔ تم نے اپنی طاقت اور قوت پر بھروسہ کر کے جو امر افضل تھا اُس کو اختیار کیا۔ مگر حضرت ابو بکرؓ صدیق کا درجہ بڑھ کر ہے اس لئے کہ بغیر ہوشیاری اور احتیاط کے صرف عزم سے کام نہیں چلتا بلکہ صرف عزم کرنے والا کبھی ہلاکت میں بھی پڑ جاتا ہے اسی لئے بہتر یہ ہے کہ وتر کی تین رکعتیں یا ایک رکعت شروع رات میں پڑھ لے پھر اگر تہجد کے لئے بیدار ہو تو ایک رکعت پڑھ کر اُس وتر کو جفت کر ڈالے اور تہجد ادا کرنے کے بعد وتر پڑھے)۔

اَلزَّكٰوةُ عَزْمَةٌ مِّنْ عَزَمَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ زکوٰۃ اللہ کے فرضوں میں سے ایک فرض ہے (جیسے نماز)۔

اِنَّا اٰخِذُوْهَا وَشَطْرَ مَالِهٖ عَزْمَةٌ مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا۔ ہم اُس سے زکوٰۃ بھی لیں گے اور آدھے مال کا جرمانہ بھی لیں گے (زکوٰۃ نہ دینے کے جرم کی سزا میں اُس کا آدھا مال بطور جرمانہ کے لیں گے) زکوٰۃ ایک فرض ہے اللہ تعالیٰ کے فرضوں میں سے۔

لَيْسَتْ سَجْدَةٌ صٓ مِنْ عَزَآئِمِ السُّجُوْدِ۔ سورۂ صاد کا سجدہ ضروری سجدوں میں سے نہیں (بلکہ شکر کا سجدہ ہے جاہے کرے چاہے نہ کرے)۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰى رُخَصُهٗ كَمَا يُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰى عَزَآئِمُهٗ۔ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ اُس نے اپنے بندوں کے لئے جو آسانیاں اور رخصتیں رکھی ہیں (مثلاً سفر میں روزہ نہ رکھنا، سفر میں سُنتیں نہ پڑھنا، پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم کر لینا) اُن پر لوگ عمل کریں (اُس کا شکر بجا لائیں) جیسے اُس کو یہ پسند ہے کہ لوگ اُس کے فرض کئے ہوئے کاموں کو بجا لائیں.... (مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ فضیلت اور عزیمت ہی پر عمل کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رخصتوں اور آسانیوں کو قبول نہ کرنا ایک طرح کا مگر پن ہے جو اللہ کو پسند نہیں ہے)۔

وَاَنْهَاكُمْ عَنْ عُقُوْقِ الْاُمَّهٰتِ۔ جمعہ فرض ہے (لیکن جب کیچڑ اور پانی ہو تو ظہر کی نماز گھر میں پڑھ لینا اور جمعہ کے لئے نہ جانا رخصت ہے)۔

اَلْجُمُعَةُ عَزْمَةٌ۔ جمعہ کی نماز فرض ہے۔

وَلَمْ يُعَزِّمْ عَلَيْنَا۔ اللہ نے عورتوں سے صحبت کرنا کچھ ہم پر فرض نہیں کیا (بلکہ وہ مباح ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے)۔

اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ فِي الرُّشْدِ۔ میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ نیک کاموں پر مجھ کو ثابت قدم رکھ (ہمیشہ اُن کو کرتا رہوں) اور سچی اور ٹھیک بات کا عزم مجھ کو عنایت کر (سچی بات اختیار کرنے میں آگے پیچھے نہ ہوں بلکہ فوراً اختیار کر لوں)۔

وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ۔ وہ کام جن سے تیری مغفرت اور بخشش مضبوط ہوتی ہے (جو موجب ہوتے ہیں تیری مغفرت کے)۔

مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ وَيْدِهٖ بِعَزِيْمَةٍ۔ آپ نے رمضان میں تراویح پڑھنے کو فرض نہیں کیا (بلکہ سُنّت رکھا جس کا جی چاہے پڑھے اگر نہ ہو سکے تو تراویح ترک کرنے سے گنہگار نہ ہوگا)۔

نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجُنَّائِزِ وَلَمْ يُعَزَّمْ عَلَيْنَا۔ ہم عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا مگر

Marfat.com

مخالفت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی۔

عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا ذَهَبْتَ۔ میں تجھ کو قطعی حکم دیتا ہوں کہ تو چلا جا۔

ثُمَّ عَزَمَ اللّٰهُ لِي فَقُلْتُهَا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں عزم پیدا کیا میں نے اُس کو کہہ لیا۔

عَزَمْتُ إِلَّا تَنَازَعُوا۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپس میں جھگڑا مت کرو (یعنی تم کو ناگہانی حکم دیتا ہوں کہ آپس کی جھوٹ اور نزاع سے باز رہیں)۔

فَأَفْطَرُوا فَكَانَتْ عَزِيمَةً۔ لوگوں نے سفر میں افطار کیا پھر سفر میں افطار کرنا ہی افضل ہو گیا۔

اشْتَدَّتِ الْعَزَائِمُ۔ ہمتیں بلند ہو گئیں (دور دور ملکوں میں جہاد کے لئے جانے لگے لوگوں کو جہاد کے لئے پکڑنے لگے)۔

فَلَمَّا أَصَابَنَا الْبَلَاءُ اعْتَزَمْنَا لِذٰلِكَ۔ جب ہم پر بلا آئی تو ہم مضبوط ہو گئے (صبر اور تحمل کیا)۔

إِنَّ الْأَشْعَثَ قَالَ يَعْمِرُ بْنُ مَعْدِ يَكْرِبَ أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ دَنَوْتَ لَأَعْتَزِمَنَّ طَعْنَكَ فَقَالَ عَمْرٌو كَلَّا وَاللّٰهِ إِنَّهَا لَعَزْمَةٌ مُفْرَعَةٌ۔ اشعث بن قیس نے عمرو بن معدیکرب سے کہا (جو عرب کے بڑے سپاہی اور جنگی مشہور تھے) قسم خدا کی اگر تم مجھ سے بھڑے تو میں تم کو پکڑ کر چھوڑ دوں گا (تمھارے گوز نکلنا شروع ہوں گے) عمرو نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم میرے جوڑ تڑ بڑے ہمت والے مضبوط بندش کے ہیں اور خوفناک واقعات دیکھ چکے ہیں (میں تم سے بادیدنے والا نہیں ہوں)۔

رُوَيْدَكَ سَوْفَ يَأْتِي الْعُزَّزِ۔ اے انجشہ ڈھیوں کو آہستہ ہانک (ڈھیوں سے مراد عورتیں ہیں جیسے دوسری روایت میں اُن کو قوارید ر شیشے) کہا۔ بعضوں نے کہا خود بوڑھی اور ضعیف اونٹنیاں مراد ہیں)۔

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَزْمٌ أَنْ يَهْدِمَ هٰكَذَا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ نہیں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اشمہ کو حکومت دے (بلکہ حکومت بنی امیہ اور عباسیہ کو ملی اشمہ اہل بیت ان ظالموں کے ڈر سے ہمیشہ خائف رہے)۔

أُولُو الْعَزْمِ۔ ہمت والے پیغمبر۔ بعضوں نے کہا چھ ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام اُنھوں نے اپنے قوم کی ایذا دہی پر صبر کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اُنھوں نے ذبح ہونے پر صبر کیا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اُنھوں نے ذبح ہونے پر صبر کیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اُنھوں نے فرزند کے گم ہو جانے پر صبر کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام انہوں نے کنوئیں میں رہ کر صبر کیا۔ حضرت ایوب علیہ السلام انہوں نے بیماری پر صبر کیا۔

مِنْ عَزَائِمِ اللّٰهِ كَذَا۔ اللہ تعالیٰ کے قطعی احکام میں سے یہ ہے (جس میں کوئی شک اور شبہ نہیں نہ وہ بدل سکتا ہے نہ منسوخ ہو سکتا ہے)۔

عَزَمْتُ اللّٰهَ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ وَحَلِّ الْعُقُودِ (حضرت علیؓ نے فرمایا) میں نے اللہ کو ارادوں کے بدلنے سے پہچانا (ایک کام کا مضبوط عزم ہو جاتا ہے پھر یہ ارادہ فسخ ہو جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دل سب اللہ کے اختیار میں ہیں وہی مقلب القلوب ہے)۔

فَإِنَّهَا عَزِيمَةُ الْإِيمَانِ۔ لا إله إلا الله کی گواہی دینا یہی ایمان کا اصل مقصود ہے (یعنی توحید الٰہی ایمان کا رکن اعظم ہے)۔

عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِعَزِيمَةِ اللّٰهِ وَعَزِيمَةِ مُحَمَّدٍ وَعَزِيمَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ وَعَزِيمَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ۔ (اگر شیر سامنے آجائے تو اُس سے یوں یوں کہے) میں تجھ کو اللہ کے عزم کی قسم دیتا ہوں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عزم کی اور حضرت سلیمان کے عزم کی اور حضرت علی مرتضیٰ کے عزم کی (اللہ چاہے تو وہ کچھ نقصان نہ پہنچائے گا)۔

Marfat.com

عَوَازِمُ اللّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ کے احکام فرائض سنن وغیرہ۔
اَرْسَلَہُ اللّٰہُ عَلٰی فَتْرَۃٍ مِّنَ الرُّسُلِ۔ اِعْتِزَامٍ مِّنَ الْفِتَنِ۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس وقت بھیجا جب پیغمبر کا سلسلہ ایک مدت سے قطع ہو گیا تھا۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پھر کوئی پیغمبر نہیں آیا تھا اور فتنے اور فساد جاری تھے)
عَزَّ مَنْ ذَلَّ۔ اُس نے میری ضیافت کی۔
عَزُوْرٌ۔ ایک ٹیکری ہے جحفہ میں مدینہ سے مکہ کی راہ پر۔ اُس کو عَزْوَرَا بھی کہتے ہیں۔
عَزَاءٌ۔ صبر کرنا۔
عَزْوٌ۔ نسبت دینا کسی سے اپنا نسب لگانا سچ ہو یا جھوٹ۔
تَعْزِیَۃٌ۔ نسب لگانا، باپ دادا کا نام فخر سے لینا۔
عَزِیٌّ۔ صبر کرنا۔
تَعْزِیَۃٌ۔ تسلی دینا، صبر کرانا۔
مَنْ تَعَزّٰی بِعَزَاءِ الْجَاھِلِیَّۃِ فَاَعِضُّوْہُ بِھَنِ اَبِیْہِ وَلَا تَکْنُوْا۔ جو شخص جاہلیت کے زمانہ کی طرح اپنے باپ دادا کا نام لے کر اثنائے اُن سے فریاد کرے تو اُس کو یوں گالی دو (ارے جا اپنے باپ کا لوڑا چوکھا صاف کھہ) شرمگاہ کہہ کر کہنا بہت کر ڈالنا کہ وہ خوب شرمندہ ہو اور آئندہ ایسے واہی وعوٰی سے باز رہے)۔
عَنَاءٌ۔ اور عَوْنٌ۔ مستغیث کی فریاد اُس کا دعوٰی۔
مَنْ لَمْ یَتَعَزَّ بِعَزَاءِ اللّٰہِ فَلَیْسَ مِنَّا۔ جو شخص اللہ کی طرف سے ہوئی فریاد سے فریاد نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (فریاد کے وقت یوں کہنا چاہئے یا لَلّٰہِ یَا لَلْمُسْلِمِیْنَ اللہ کی فریاد مسلمان کی فریاد یا لَلّٰہِ یَا لَلْمُسْلِمِیْنَ یَا لَلْاِسْلَامِ باقی باپ دادا کی فریاد یا کسی خاص قوم یا قبیلے کی یہ جاہلیت کی رسم ہے۔ حضرت عمرؓ یوں فریاد کرتے تھے یَا لَلّٰہِ یَا لَلْمُسْلِمِیْنَ سَتَکْلَؤُنَ لِلْعَرَبِ دَعْوٰی قَبِیْلِ فَاَسْتَیْقَظَ النَّیِّمُ حَتّٰی یَقُوْلُوْا یَا لَلْمُسْلِمِیْنَ۔ قریب ہے کہ عرب لوگ اپنے قبیلہ والوں سے فریاد کریں گے اُن پر تلوار چلاتے رہنا یہاں تک کہ مسلمانوں کی فریاد کریں۔ یَا لَلْمُسْلِمِیْنَ کہیں۔
بعضوں نے کہا عَزَاءٌ اللّٰہِ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ کہنا ہے یعنی مصیبت کے وقت مسلمانوں کو یہ کہنا چاہئے)
مَنْ عَزّٰی مُصَابًا۔ جس نے کسی مصیبت زدہ کو تسلی دی اُس کو صبر کی ہدایت کی اور اعظم اللہ اجرک کہا یعنی اللہ تعالیٰ تجھ کو بڑا اجر اور ثواب دے۔
اِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَاءً مِّنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ۔ اللہ تعالیٰ کا نام لینا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا ہر درد کی دوا ہے ہر مصیبت کی تسلی ہے۔
اَتَعْزِیْہِ اِلٰی اَحَدٍ۔ کیا اس حدیث کی سند تم کسی کی طرف کرتے ہو۔
مَالِیْ اَرَاکُمْ عِزِیْنَ۔ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم الگ الگ حلقے باندھ کر بیٹھے ہو (یہ نہیں چاہئے بلکہ صفیں برابر کر کے بیٹھو) کسب نے مجھے معلوم ہوں (جدا جدا حلقے باندھنا پھوٹ اور اختلاف کی نشانی ہے)۔
بَنُوْ عَوْنَانَ۔ جنوں کا ایک قبیلہ ہے۔
عَزْوَرَاءُ۔ ایک مقام کا نام ہے۔
اَلتَّعْزِیَۃُ عِنْدَ الْمُصِیْبَۃِ۔ تعزیت مصیبت کے وقت ہونی چاہئے (نہ کہ بہت مدت کے بعد)۔
رَاَیْتُ اَبِیْ یُعَزِّیْ قَبْلَ الدَّفْنِ وَبَعْدَہٗ۔ میں نے اپنے والد کو دیکھا وہ مُردے کے دفن ہونے سے پہلے اور اُس کے بعد بھی تعزیت کرتے تھے (یعنی میّت کے وارثوں کو تعزیت دفن سے پہلے اور دفن کے بعد بھی دیتے)
رَاَیْتُ عَزَاءً حَسَنًا۔ میں نے اچھا صبر دیکھا۔
اَحْسَنَ اللّٰہُ عَزَاءَکُمْ۔ اللہ تم کو اچھا صبر عنایت

Marfat.com

فرمائے۔

باب العین مع السین

عَسْبٌ۔ نر کا مادہ پر چڑھنا، اُس کا کرایہ دینا۔
اِعْسَابٌ۔ بھاگنا، تجاوز کرنا۔
اِسْتِعْسَابٌ۔ مکروہ جاننا۔
عَسِیْبٌ اور **عُسَیْبَۃٌ**۔ دُم کی ہڈی یا جہاں دُم پر بال اُگتے ہیں، کھجور کی سیدھی ڈالی جس کے پتے سونت لئے گئے ہوں۔
نَھٰی عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔ نر کو مادہ پر کدانے کی اُجرت لینے پر منع فرمایا گیا (اصل میں عَسْبٌ کہتے ہیں نر جانور کے نطفہ کو مطلب یہ ہے کہ نر جانور کو مفت دینا چاہیئے تاکہ وہ مادہ کو حاملہ کرے اُس پر اُجرت لینا ٹھیک نہیں ہے)
کُنْتُ نِیَاسًا فَقَالَ لِیْ اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ لَا یَحِلُّ لَکَ عَسْبُ الْفَحْلِ۔ میں نر جانور رکھا کرتا تھا تو مجھ سے براء بن عازبؓ نے کہا تجھ کو نر کدانے کی اُجرت لینا حلال نہیں ہے۔
خَرَجَ وَفِیْ یَدِہٖ عَسِیْبٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی۔
وَبِیَدِہٖ عَسِیْبُ نَخْلَۃٍ مُقْشَبَۃٌ۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھوٹی چھڑی تھی کھجور کی جس کے پتے چھیل لئے گئے تھے۔
فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ الْقُرْاٰنَ مِنَ الْعُسُبِ وَ اللِّخَافِ۔ پھر میں نے قرآن کی تلاش شروع کی جو کھجور کی ڈالیوں اور سفید پتھروں پر لکھا ہوا تھا۔
فَیُضُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْاٰنُ فِی الْعُسُبِ وَالْقُضُمِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی تو قرآن کھجور کی ڈالیوں اور سفید کھالوں پر لکھا ہوا تھا (یعنی متفرق تھا کسی کے پاس ہڈی پر، کسی کے پاس چمڑے پر کچھ کچھ لکھا ہوا تھا۔
حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اپنی خلافت میں قاریوں اور حافظوں کو اکٹھا کر کے سارا قرآن ایک جگہ لکھوایا لیکن اُن کی وفات کے بعد وہ قرآن حضرت عمرؓ کے ہاتھ آیا، حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد حضرت حفصہؓ کو ملا۔ حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں اُس کی سات۷ نقلیں کرائیں۔ اور ایک ایک سات۷ ولایتوں میں روانہ کرائیں پھر لوگوں نے اُنہی سے نقلیں لینا شروع کیں جو آج تک شائع ہیں)۔
یَنُوْ کَاَنَّ عَلٰی عَسِیْبٍ۔ آپ کھجور کی ایک چھڑی پر ٹیکا دے رہے تھے۔
عَسِیْبٌ۔ کھجور کی وہ ڈالی جس پر پتے نہ ہوں (اگر پتے ہوں تو اُس کو جَرِیْد کہیں گے)۔
کُنْتُ لِلدِّیْنِ یَعْسُوْبًا۔ (حضرت علی رضؓ نے حضرت صدیق رضؓ کی شان میں فرمایا) تم تو دین کے رئیس اور سردار تھے (اہل میں یعسوب کہتے ہیں شہد کی مکھیوں کے بادشاہ کو)۔
اِذَا کَانَ ذٰلِکَ ضَرَبَ یَعْسُوْبُ الدِّیْنِ بِذَنَبِہٖ۔ جب یہ فساد ہوگا تو دین کا سردار اپنے ابدالوں کو لے کر ایک طرف چل دے گا (فسادیوں سے علیحدہ رہے گا)۔
مَرَّ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَتَّابٍ قَتِیْلًا یَوْمَ الْجَمَلِ فَقَالَ لَھُفِیْ عَلَیْکَ یَعْسُوْبُ قُرَیْشٍ۔ حضرت علی رضؓ جنگ جمل میں عبدالرحمٰن بن عتاب پر گزرے وہ مقتول ہو کر پڑے ہوئے تھے آپ نے فرمایا افسوس اے قریش کے سردار۔
فَتَتْبَعُہٗ کُنُوْزُھَا کَیَعَاسِیْبِ النَّحْلِ۔ زمین کے خزانے دجال کے ساتھ اس طرح ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پاس اکٹھا ہوتی ہیں۔
لَوْلَا ظَمَأُ الْھَوَاجِرِ مَا بَالَیْتُ اَنْ اَکُوْنَ یَعْسُوْبًا

Marfat.com

اگر دو پہر دنوں کی پیاس نہ ہوتی (یعنی روزے میں جو مجھ کو لذت آتی ہے) تو اگر میں رات کا سبزہ ہوتا تو بھی کچھ پرواہ نہ کرتا (یہاں یعسوب سے مراد وہ سبز کیڑا ہے جو فصل ربیع میں نکلتا ہے یعنی بونٹ۔ بعضے لوگ اُس کو اللہ میاں کا طوطا کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا وہ ٹڈے سے بڑا ایک پرندہ ہے اور ممکن ہے کہ شہد کی مکھیوں کا سردار مراد ہو)۔

اَنْتَ یَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَالُ یَعْسُوْبُ الْکُفَّارِ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا) تم مؤمنوں کے سردار ہو اور مال کافروں کا سردار ہے۔

اَحْفٰی شَارِبَہٗ حَتّٰی الْحَفَّہٗ بِالْعَیْبِیْبِ۔ اپنی مونچھیں کو اتنا کترایا کہ کھال تک ملا دیا (جہاں پہ بال اُگتے ہیں)۔

عَسْجَدٌ۔ سونا، جواہر، مضبوط موٹا اونٹ۔

عُسْرٌ۔ تنگی کی حالت میں قرض کا تقاضا کرنا، سخت ہونا، قبض ہونا، خلاف کرنا، بائیں طرف سے آنا؛

عَسَرٌ۔ تنگ ہونا، دشوار ہونا۔

تَعْسِیْرٌ۔ سخت کرنا۔

مُعَاسَرَۃٌ۔ سختی سے معاملہ کرنا۔

تَعَاسُرٌ۔ سخت ہونا (جیسے تَعَسَّرَ ہے)۔

اِعْتِسَارٌ۔ زبردستی لے لینا۔

اَعْسَرُ۔ بائیں ہاتھ سے کام کرنے والا۔ (جیسے فُلَانٌ اَعْسَرُ یَسَرٌ یعنی فلاں دونوں ہاتھوں سے کام کرنے والا ہے)۔

یَوْمٌ عَسِرٌ۔ سخت اور منحوس دن۔

اِسْتِعْسَارٌ۔ سخت ہونا۔

عُسَارٰی۔ اور عُسَارَیَاتٌ۔ متفرق اور جُدا جُدا۔

عُسْرٌ۔ تنگی (اُس کی ضد یُسْرٌ یعنی فراخ دستی)۔

عُسْرٰی۔ تنگی، دشواری (عسر کا مؤنث ہے اُس کی ضد یُسْرٰی ہے)۔

اِنَّہٗ جَھَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ۔ حضرت عثمانؓ نے تنگی کی فوج کا سب سامان کر دیا۔ (یعنی جنگ تبوک کا جب لوگوں کے پاس نہ سواریاں تھیں نہ خرچ راہ حضرت عثمانؓ نے نو سو پچاس اونٹ اور پچاس گھوڑے اور ایک ہزار دینار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے۔ آپؐ نے فرمایا اب عثمانؓ کیسے بھی کام کرے اُس کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔ (یعنی وہ بہشتی ہو چکا اب اگر کوئی خطا بھی اُن سے سرزد ہو تو اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا)۔

عُزْوَۃُ الْعُسَیْرَۃِ۔ جنگ عسیرہ (عسیرہ ایک مقام کا نام ہے ینبوع کے قریب)۔

کَتَبَ اِلٰی اَبِیْ عُبَیْدَۃَ وَھُوَ مُحْصُوْرٌ مَھْمَا تَنْزِلْ بِاَمْرِیْ شَدِیْدَۃً یَجْعَلِ اللّٰہُ بَعْدَھَا فَرَجًا فَاِنَّہٗ لَنْ یَّغْلِبَ عُسْرٌ یُسْرَیْنِ۔ حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہ بن جراح رضؓ کو لکھا جب وہ شام کے ملک میں گھر گئے تھے (چاروں طرف سے نصاریٰ نے اُن کو گھیر لیا تھا) دیکھو جب کسی آدمی پر کوئی سختی آتی ہے تو اُس کے بعد اللہ تعالیٰ آسانی کرتا ہے ایک سختی دو آسانیوں پر غالب نہیں ہو سکتی (یعنی مومن پر جو سختی آئے وہ دو آسانیوں کے درمیان ہے یا تو دنیا ہی میں اُس کے بعد آسانی ہو گی یا آخرت میں ثواب عظیم ملے گا۔ بعضوں نے کہا سورۂ الم نشرح میں اللہ تعالیٰ نے عسر کو الف لام تعریف سے ذکر کیا اور یسر کو تنکیر کے ساتھ تو معلوم ہوا کہ ایک سختی کے عوض دو آسانیاں ملتی ہیں)۔

اِنَّہٗ لَمَّا قَرَءَ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا قَالَ لَنْ یَّغْلِبَ عُسْرٌ یُسْرَیْنِ۔ عبداللہ

لہ ینبع۔ جزیرہ ثماعوب کے مغربی ساحل پر مکہ کے شمال میں ایک بندرگاہ ہے ۱۲ مص

Marfat.com

بن مسعود رضؓ نے جب یہ آیت پڑھی فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ تو کہا ایک سختی دو آسانیوں پر غالب نہیں ہو سکتی۔

یَعْتَسِرُ الْوَالِدُ مِنْ مَّالِ وَلَدِہٖ۔ باپ زبردستی اپنے بیٹے کے مال میں سے کچھ لے (یعنی اُس کی رضا مندی کے بغیر)۔

اِنَّا لَنَزْنَحُ فِی الْجِنَازَۃِ وَفِیْنَا قَوْمٌ عُسْرَانٌ یَعْزُوْنَ نَزْعًا شَدِیْدًا۔ ہم جنگل میں تیراندازی کرتے تھے اور ہم میں کچھ لوگ بائیں ہاتھ سے کام کرنے والے تھے جو کمان کو خوب زور سے کھینچتے تھے (عُسْرَانٌ جمع ہے اَعْسَرُ کی جو بائیں ہاتھ سے کام کرتا ہے)۔

اِنَّہٗ کَانَ یَدَہٗ جُمٌّ عَلٰی عُسْرَاہِہٖ۔ وہ بائیں ہاتھ پر ٹیکا دیا کرتے تھے۔

عَسِیْر۔ ایک کنوئیں کا نام تھا مدینہ میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا نام یَسِیر رکھ دیا تھا (صاحب مجمع البحار نے غلطی کی جو کہا کہ یہ کنواں مکہ میں تھا)۔

عُسَیْر۔ ایک قبیلہ کا نام ہے جزیرہ نمائے عرب میں۔ اسی کے نام سے ایک منطقہ مشہور ہے جو جزیرہ نمائے عرب کے مغربی کنارے پر حجاز اور یمن کے درمیان واقع ہے۔

فَلَوْ لَبِثْتَ اِذًا اَعْسَرْتَ یَوْمًا فَقَدْ اَبْسَرْتَ فِیْ دَھْرٍ طَوِیْلٍ قَلَّ اَنْ تَلْقَی یُسَارَہٗ۔ جب تو مصیبت میں پڑ جائے تو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو کیونکہ ایک مدت تک آرام میں رہ چکا ہے اور سختی کے پیچھے آسانی لگی ہوئی ہے۔

مَعْسُوْرٌ۔ دشوار اور کٹھن، تنگ حال (اُس کی ضد مَیْسُوْرٌ یعنی آسان اور سہل)۔

مِعْسَرٌ۔ اپنے زیردست پر تنگی کرنے والا۔

عَسَّ۔ یا عَسَّ۔ رات کو پھرنا، یا رات کو بدمعاشوں کی تلاش میں پھرنا، دیر لگانا، تھوڑا تھوڑا کھلانا۔

اِعْتَسَّ۔ رات کو گشت لگانا۔

عَسٌّ۔ ذکر، بڑا پیالہ، قدح۔

اَوْلَجَ الْعَسَّ فِی النَّعَسِّ۔ اپنے ذکر کو عورت کے فرج میں داخل کیا۔

اِنَّہٗ کَانَ یَغْتَسِلُ فِیْ عُسٍّ حَزْرَتُھَا ثَمَانِیَۃُ اَرْطَالٍ اَوْ تِسْعَۃٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قدح پانی سے غسل کر لیتے جس میں آٹھ یا نو رطل پانی آتا (یعنی چار سیر یا ساڑھے چار سیر پانی ہوتا ہے)۔

عُسٌّ۔ بڑا کمرہ۔ دائس کی جمع عِسَاسٌ اور اَعْسَاسٌ ہے)۔

اَلْمُنْحَۃُ تَغْدُوْ بِعُسٍّ وَتَرُوْحُ بِعُسٍّ۔ دودھیل جانور جو بانجھ پن دیا جائے صبح کو ایک قدح دودھ دیتا ہے اور شام کو ایک قدح (ایک روایت میں بِعُسَّاءٍ ہے اُس کے معنے وہی ہیں)۔

اِنَّہٗ کَانَ یَعُسُّ بِالْمَدِیْنَۃِ۔ حضرت عمرؓ (اپنی خلافت کے زمانہ میں) رات کو مدینہ میں گشت کرتے (چور اور بدمعاشوں کو گرفتار کرتے لوگوں کے مال اور جان کی نگہبانی کرتے رات کو پھر کر آپ یہ بھی دریافت کرتے کہ لوگ اُن کے انتظام میں کس بات کی شکایت کرتے ہیں پھر صبح کو اُس کا بندوبست کرتے)۔

عَسَسٌ۔ چوکیدار (یہ عَاسٌّ کی جمع ہے بمعنے عارس اور نگہبان)۔

عَسْعَسَۃ۔ تاریکی چھا جانا، یا تاریکی دور ہونا، رات کو پھرنا، مشتبہ کر دینا، ہلانا۔

تَعَسْعَسَ الذِّئْبُ۔ بھیڑیئے کا رات کو پھرنا، بھیڑیا شکار کی تلاش میں ہے، سو نگھنا۔

عَسَاعِسُ۔ سیمی، قنفذ۔

عَسْعَاس۔ رات میں شکار ڈھونڈھنے والا، بھیڑیا (اسی طرح عَسْعَسٌ ہے)۔

Marfat.com

وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ۔ قسم رات کی جب اندھیرا کرے یا اندھیرا جاتا ہے۔

حَتّٰى إِذَا اللَّيْلُ عَسْعَسَ۔ جب رات کی اندھیری چھا جائے۔

عَسْفٌ۔ مائل ہونا، عدول کرنا، ہجوط ہونا، راہ گم کرنا، ظلم کرنا، نوکر رکھنا، زور سے لینا، بے سوچے سمجھے کوئی کام کرنا۔

تَعْسِيفٌ۔ تھکانا، جھاڑ دینا۔

مُعَسَّفٌ۔ جھاڑو۔

إِعْسَافٌ۔ موت کا خراشا، اونٹ کو لنگا، سخت کام لینا، رات کو راستہ گم کر کے چلنا۔

تَعَسُّفٌ۔ مائل ہونا، حق سے عدول کرنا، تکلف کرنا، بے سوچے سمجھے ایک بات کہنا، ظلم کرنا، حق چھین لینا، إِعْسَافٌ کے بھی یہی معنے ہیں اور نوکر رکھنا۔

عُسُوفٌ۔ ظالم۔

هُمْ عَنْ قَتْلِ الْعُسَفَاءِ وَالْوُصَفَاءِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدوروں اور لونڈی، غلاموں کے قتل سے منع فرمایا (جو فوج والوں کی خدمت کے لئے آتے ہیں اُن کو اپنی مزدوری سے کام ہوتا ہے وہ لڑائی نہیں کرتے۔ عُسَفَاء۔ جمع ہے عَسِيفٌ کی بمعنے مزدور اور نوکر۔ ایک روایت میں اُسَفَاء ہے جو جمع ہے اَسِيفٌ کی معنے وہی ہیں۔ بعضوں نے کہا اَسِيفٌ بمعنے بوڑھا چھوٹس، بعضوں نے کہا غلام)۔

هُوَ يَعْسِفُهُمْ۔ وہ اُن کو کفایت کرتا ہے۔

كُمْ أَعْسِفُ عَلَيْكَ۔ میں کہاں تک تیری خدمت کروں۔

لَا تَقْتُلُوا عَسِيفًا وَلَا أَسِيفًا۔ مزدور اور خدمتگار کو مت مارو۔

إِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا۔ میرا بیٹا اس کے پاس نوکر تھا۔

لَا تَبْلُغُ شَفَاعَتِيْ إِمَامًا عَسُوفًا۔ میری شفاعت ظالم بادشاہ اور حاکم کو نصیب نہ ہوگی (یعنی قیامت کے دن میں اُس کی شفاعت نہیں کروں گا بلکہ اُس کو سزا دلواؤں گا)۔

عُسْفَانُ۔ ایک موضع ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان۔ یہ مکہ سے مدینہ کو جاتے ہوئے دوسری منزل پر ہے۔

عَسَقٌ۔ لازم ہونا، چپکنا، الحاح کرنا۔ (جیسے تَعَسُّقٌ ہے)۔

عَسْقَلَةٌ۔ مربع ہونا، سخت جگر۔

عُسْقُلٌ۔ کھیتی (اُس کی جمع عَسَانِيْلُ ہے)۔

عَسَانِيْلُ۔ ریتی اور بادل کے ٹکڑے۔

وَقَدْ تَلَفَّعَ بِالْقُرِّ الْعَسَاقِيْلُ۔ ٹیلوں کو ریتی نے ڈھانپ لیا تھا۔

عَسْقَلَانُ۔ ایک شہر ہے فلسطین کے جنوبی ساحل پر۔ حافظ الاسلام شیخ الکل علامہ ابن حجر عسقلانی رح مؤلف فتح الباری شرح صحیح البخاری وہیں کے ہیں۔

عَسْكَرٌ۔ لشکر، فوج۔

عَسَاكِرُ۔ جمع ہونا، اندھیرا چھا جانا، قحط، سختی۔

مُعَسْكَرٌ۔ لشکر گاہ۔

اِمَامِ حَسَنِ عَسْكَرِيْ۔ گیارھویں امام ہیں ائمۂ اثنا عشر علیہم السلام میں سے۔

عَسَلٌ۔ شہد، حرکت، اضطراب، جلدی چلنا، چمکنا، شہد ملانا، شہد کھلانا۔

عَسَّلَ۔ نکاح کرنا، تعریف کرنا، محبوب بنانا، اضطراب کرنا، جلدی چلنا۔

تَعْسِيْلٌ۔ شہد کی طرح ہو جانا، شہد ملانا، شہد کا توشہ دینا۔

اِسْتِعْسَالٌ۔ شہد مانگنا۔

Marfat.com

عَسَلٌ۔ شہد والا، ہلتا ہوا نیزہ (جسے عاسل کہتے ہیں)۔
إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَسَلَهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا عَسَلُهُ قَالَ يَفْتَحُ لَهُ عَمَلًا صَالِحًا بَيْنَ يَدَيْ مَوْتِهِ حَتّٰى يُرْضِيَ عَنْهُ مَنْ حَوْلَهُ۔
جب اللہ تعالیٰ کو کسی بندے کی بھلائی منظور ہوتی ہے تو اُس کو شہد بنا دیتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا شہد بنانے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا مرتے وقت اُس سے کوئی نیک کام ایسا کرا لیتا ہے جس سے سب لوگ اُس کے گرد و پیش والے خوش ہو جاتے ہیں۔ (عَسَلُ الطَّعَامِ یَعْسِلُهُ کھانے میں شہد ملایا، یا ملاتا ہے۔ نیک عمل کو عَسَلٌ یعنی شہد سے تشبیہ دی)۔
إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَسَلَهُ فِي النَّاسِ
جب اللہ کو کسی بندے کی بھلائی منظور ہوتی ہے تو اُس کو شہد کی طرح لوگوں میں بیٹھا کر دیتا ہے (لوگ اُس کو چاہتے ہیں اُس سے محبت کرتے ہیں)۔
خُذْ تَذُوقْ وَقِيلَ عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقُ عُسَيْلَتَكِ
یہ یعنی رفاعہ کے پاس تیرا لوٹنا اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک عبدالرحمن تیرے شوہر ثانی سے تو مزہ نہ پائے اور وہ تجھ سے مزہ نہ پائے (یعنی جب تک شوہر ثانی سے صحبت نہ ہو تو شوہر اوّل سے پھر نکاح نہیں کر سکتی)۔
اَسْقِمْ عَسَلًا۔ اُس کو شہد پلاؤ (یعنی جس کو دست آ رہے سمجھے یہ علاج بالمثل اُس طب کے موافق ہے جس کو ہومیوپیتھک کہتے ہیں یعنی علاج بالمثل شفا دستوں میں بید انجیر کا روغن دیتے ہیں جو پہلے اسہال کر کے پھر قبض کر دیتا ہے شہد کا بھی یہی حال ہے)۔ صَدَقَ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ۔ اللہ سچا ہے (اُس نے شہد کو شفا فرمایا) تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔
عَلَيْكَ بِالْعَسَلِ۔ تجھ کو جلدی چلنا ضروری ہے۔

عَسْلَجَةٌ۔ سبز اور نرم ڈالیاں نکالنا، انگور کی پہلی شاخیں نکالنا۔
عُسْلُجٌ۔ نرم اور سبز شاخ۔
عَسَلَجٌ۔ پاکیزہ یا رقیق کھانا۔
عُسْلُوجٌ۔ نرم اور ہری شاخ، انگور کی پہلی روئیدگی (اُس کی جمع عَسَالِيجُ ہے)۔
وَمَاتَ الْعُسْلُوجُ۔ ہری ڈالی سوکھ گئی (مر گئی یعنی قحط سالی کی وجہ سے)۔
تَعْلِيقُ اللُّؤْلُؤِ السَّرْطَبِ فِي عَسَالِيجِهَا۔ تازے اور شاداب موتی شاخوں میں لٹکانا (مراد انگور کے دانے ہیں جو موتیوں کی طرح ڈالی میں لٹکتے ہیں)۔
عَسْمٌ۔ طبع کرنا۔
عَسْمَانٌ۔ دودھنا۔
عَسْمٌ اور عُسُومٌ۔ کمانا، بہنا نکلنا، بند ہو جانا، کوشش کرنا۔
عَسَمٌ۔ ہاتھ سوکھ جانا، اس طرح کہ کج ہو جائے یا پاؤں۔
اِعْتِسَامٌ۔ مُڑا ہوا جوتا کے کر پہن لینا۔
فِي الْعَبْدِ الْأَعْسَمِ إِذَا أَعْتَقَ۔ وہ غلام جس کا ہاتھ سوکھ کر ٹیڑھا ہو گیا ہو جب وہ آزاد کیا جائے۔
عَسَمَةٌ۔ لقمہ۔
عَسَمَةٌ۔ سوکھی روٹی کا ایک ٹکڑا۔
عَسُومٌ۔ بہت عیال والا۔
عُسُومٌ۔ سوکھی روٹی کے ٹکڑے۔
مَعْسَمٌ۔ طبع۔
اَعْسَامٌ۔ جسم اور خلقت۔
عَسِيَ۔ غلیظ اور خشک ہونا۔
عَسٰى۔ شاید، اُمید ہے، قریب ہے۔
تَغَدَّ وَبُعَيْسَاءُ وَتَرُوحُ بِعَسَاءَ۔ صبح کو ایک قدح

Marfat.com

دودھ دیتا ہے اور شام کو ایک قدح (ایک روایت میں بعشیٍ ہے اُس کا ذکر اُوپر گزر چکا)۔
وَكَانَ شَيْخًا قَدْ عَسَا اَوْ عَشَا۔ وہ بڑھا ہو کر سوکھ گیا تھا یا اُس کی بینائی کم ہو گئی تھی۔
عَسَا الْقَضِيْبُ۔ ڈالی سوکھ گئی۔
عَسَى الْمُجْرِمُ اِلَى الْغَايَةِ۔ کہاں تک جانا ہوتا ہے دیکھئے اُس نشان تک پہنچتا بھی ہے یا نہیں اُس سے پہلے گر جاتا ہے۔ (یہ دنیا کی زندگی کی مثال ہے)۔

باب العين مع الشين

عَشْبٌ۔ سوکھ جانا، روئیدگی ہونا (جیسے عَشَابَةٌ ہے)۔
تَعْشِيْبٌ اور **اِعْشَابٌ**۔ اُگنا، چارہ پانا، ہوٹا ہونا۔
تَعْشُبٌ۔ روئیدگی چرنا۔
عُشْبٌ۔ ہری گھاس (شروع ربیع میں (اور سوکھی گھاس کو حَشِيْشٌ کہیں گے)۔
عَشِبٌ۔ ہری گھاس والا۔
عَشْبَةٌ۔ جہاں ہری گھاس ہو، اور ٹھنگنا آدمی۔
وَاعْشَوْشَبَ مَاحَوْلَهَا۔ اُس کے گرداگرد خوب ہری گھاس پیدا ہوئی۔
فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ۔ اُس نے گھاس اور چارہ خوب اُگایا۔
عُشْرٌ۔ یا **عُشُوْرٌ**۔ دسواں حصہ لینا۔ اُسی سے ہے
عَاشِرٌ اور **عَشَّارٌ** یعنی وہ جو لے لینے والا۔
تَعْشِيْرٌ۔ دسواں حصہ لینا، دسواں کا عدد پورا کرنا، قرآن شریف کی دس دس آیتوں پر نشان کرنا۔
مُعَاشَرَةٌ۔ ملنا، صحبت کرنا (جیسے عِشْرَةٌ ہے)۔
اِعْشَارٌ۔ دسواں مہینے کی گابھن ہونا۔
تَعَاشُرٌ۔ اختلاط، صحبت۔

عُشَرَاءُ۔ دسواں مہینے کی گابھن اونٹنی (اُس کی جمع عِشَارٌ ہے)۔
عُشَارٌ، عُشْرٌ، دَسْمٌ۔
اِنْ لِفُلَانٍ عَاشِرًا اِنْ قَتَلُوْهُ۔ جب تم دس کے لیے والے کو دیکھو تو اُس کو مار ڈالو۔ (مراد وہ کافر ہے جو مسلمان سوداگروں سے دسواں فیصدی محصول لے یا وہ مسلمان مراد ہے جو مسلمانوں سے جاہلیت کی رسم کے موافق دسواں فیصدی محصول لے کیونکہ شریعت اسلامی میں مسلمان سوداگروں سے چالیسواں حصہ لینے کا حکم دیا گیا ہے یعنی ربع عشر کا پس اس سے زیادہ مسلمانوں سے لینا ظلم ہے اور ظالم کو جب وہ اپنے ظلم کو حلال سمجھتا ہو مار ڈالنا جائز ہے۔ حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر ایک دس کے لینے والے کو مار ڈالو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے عہد میں بہت صحابیؓ نے یہ کام کیا ہے مگر وہ شریعت کے موافق محصول لیتے تھے یعنی پیداوار اراضی میں سے دسواں حصہ اور اموال تجارت میں مسلمانوں سے چالیسواں حصہ اور کافروں سے دسواں یا بیسواں حصہ)۔
اِلَّا لِسَاعِيْ اَوْ عُشَّارٍ۔ سب پر اللہ کی رحمت اُترتی ہے مگر جادوگر اور دس فیصدی محصول لینے والے پر۔
لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى۔ مسلمانوں کے اموال تجارت میں سے (بطور جنگی) دسواں حصہ نہیں لیا جائے گا بلکہ یہود اور نصاریٰ سے تجارتی مالوں میں دسواں حصہ محصول لیا جائے گا اگر مدینہ میں ایسی شرط ہوئی ہو اگر اس سے زیادہ کی شرط ہو تو وہی لیا جائے اگر کچھ شرط نہ ہو تو صرف جزیہ اُن کو دینا ہوگا)۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِذْ رَفَعَ عَنْكُمُ الْعُشُوْرَ۔ اللہ کا شکر بجالاؤ مسلمانو جب اُس نے تم پر سے دس فیصدی

Marfat.com

کا محصول اُٹھا دیا (جو اگلے زمانہ میں تم سے لیا جاتا تھا)۔
اِنَّ وَفْدَ ثَقِیْفٍ اِشْتَرَطُوْا اَنْ لَّا یُحْشَرُوْا وَلَا یُعْشَرُوْا وَلَا یُجْبُوْا۔ ثقیف کی طرف سے جو لوگ پیغام لائے تھے اُنھوں نے اِن شرطوں پر اسلام لانا قبول کیا کہ جہاد کے لئے اُن کو نہ جمع کیا جائے اور دسواں حصّہ اُن سے نہ لیا جائے نہ خراج (ثقیف عرب کا ایک قبیلہ تھا آپؐ نے اُن کا دل ملانے کے لئے یہ شرطیں قبول کرلیں)۔
اَلنِّسَاءُ لَا یُحْشَرْنَ وَلَا یُعْشَرْنَ۔ عورتوں کو نہ جہاد کے لئے نکلنے پر مجبور کیا جائے نہ اپنے زیور کی زکوٰۃ دینے پر (معلوم ہوا کہ زیور کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے اکثر علماء کا یہی قول ہے)۔
لَوْ بَلَغَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَسْنَانَنَا مَا عَاشَرَ مِنَّا رَجُلٌ۔ اگر عبداللہ بن عباسؓ ہماری عمر کو پہنچے ہوتے تو اُن کے علم کا دسواں حصّہ بھی کسی کو نہ ہوتا۔ (مطلب یہ ہے کہ کم سنی میں اُن کو اتنا علم ہے کہ ہم سب سے فائق ہیں اگر کہیں ہماری عمر کے ہوتے تو پھر اُن کی برابری کیا اُن کا دسواں حصہ بھی علم کیا کوئی نہ رکھتا)۔
تِسْعَةُ اَعْشَارِ الرِّزْقِ فِی التِّجَارَةِ۔ روزی کے نو حصّے سوداگری میں ہیں (اور ایک حصہ دوسرے معاملوں میں جیسے نوکری، زراعت، صنعت وغیرہ میں معلوم ہوا کہ سوداگری سب سے بہتر ذریعہ روزی پیدا کرنے کا ہے)۔
تَکْثُرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ۔ اری عورتو! تم لعنت اور پھٹکار بہت کیا کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو (کتنا ہی تم کو دے مگر تمھارے بھلا دیں نہیں چوکتا۔ بعضوں نے کہا عشیر سے ہر ایک ملاقاتی اور دوست مراد ہے یعنی عموماً ناشکری کرتی ہو کسی کا احسان نہیں مانتیں)۔

یُسَّ ابْنُ الْعَشِیْرَةِ اَوْ رَجُلُ الْعَشِیْرَةِ۔ یہ اپنے قبیلے کا بُرا آدمی ہے (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عُیَیْنَہ بن حصن کے حق میں فرمایا وہ ظاہر میں مسلمان ہو گیا تھا مگر دل سے مسلمان نہ تھا آخر حضرت صدیقؓ کی خلافت میں اسلام سے پھر گیا پھر گرفتار کر کے اُن کے پاس لایا گیا۔ آپؓ نے چھُٹکے سے نوعُیَیْنَہ کے حق میں یہ فرمایا پھر جب وہ آپ کے سامنے آیا تو ملاقات کے ساتھ اُس سے گفتگو کی معلوم ہوا کہ فاسق یا منافق کی غیبت کنا درست ہے)۔
نِعْمَ فَتَی الْعَشِیْرَةِ۔ اپنے قبیلے کا کیا اچھا جوان ہے (یعنی ابو عبیدہؓ)۔
فِیْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ الْعُشُوْرُ۔ جو کھیتی نہروں کے پانی سے سینچی جائے اُس میں دسواں حصہ زکوٰۃ کا دینا ہوگا۔
عَاشِرُ عَاشِرٍ۔ دسواں دن محرّم کا، بعضوں نے کہا نوواں۔
کَانُوْا یَعُوْلُوْنَ اِذَا قَدِمَ الرَّجُلُ اَرْضًا۔ قَرْیَةً وَضَعَ یَدَهٗ خَلْفَ اُذُنِهٖ وَنَهَقَ مِثْلَ الْحِمَارِ لَمْ یُصِبْ وَبَالَهَا۔ عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں کہا کرتے تھے کہ جب کوئی آدمی ایسے ملک پہنچے جہاں وباء کی بیماری ہو تو اپنے کان کے پیچھے ہاتھ رکھ کر دس بارگدھے کی طرح آواز نکالے تو پھر اُس کو وہاں کی بیماری نہیں لگے گی۔ (گدھے کو مُعَشِّر بھی کہتے ہیں کیونکہ جب وہ آواز کرنا شروع کرتا ہے تو خاموش نہیں رہتا دس بار تک آواز نکالتا ہے)۔
اِشْتَرَیْتُ مَوْءُوْدَةً بِنَاقَتَیْنِ عُشَرَاوَیْنِ۔ میں نے ایک بچی کو جس کو اُس کے ماں باپ زندہ گاڑنے کو تھے دس مہینے کی گابھن دو اونٹنیاں دے کر خرید کیا (اُس کی جان بچائی)۔
عُزَّةُ الْعَشِیْرَةِ عشیرہ ایک گڑھی (قلعہ) کا نام

لہ یہاں غالباً اَلْمُعَشِّر ہے ۱۲ مص

Marfat.com

ہے جو حجاز میں ینبع اور ذی المروہ کے درمیان واقع ہے۔ بعضوں نے عُسَیْرَۃ کا سین مہملہ سے روایت کیا ہے۔ ذات العشرۃ بھی اسی عزوہ کو کہتے ہیں۔

اِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَۃَ بَارَزَہٗ فَدَخَلَتْ بَیْنَھُمَا شَجَرَۃٌ مِّنْ شَجَرِ الْعُشَرِ۔ محمد بن مسلمہ رجب یہودی کے مقابل ہوئے دونوں کے درمیان عُشر کا ایک درخت حائل ہو گیا۔ عُشر ایک گوند دار درخت ہے اُس کے گوند کو عُشَرَۃ العشر کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا اُس کے پھل بھی ہوتے ہیں)۔

قُرْصُ بُرٍّ بِبَلَنِ عُشَرِیٍّ۔ گیہوں کی روٹی اور اُس اونٹنی کا دودھ جو عشر چرتی ہے (اُس کا دودھ چکنا اور مزے دار ہوتا ہے)۔

صَوْمُ الْعُشْرِ لَا یُصْلِحُ مُحْدِثٌ یُبْدِ اٰخِرَ صَفَانَ۔ ذی الحجہ کے دسے میں (نفل) روزے رکھنا درست نہیں ہیں اگر رمضان کے روزے قضا ہو گئے ہوں (یعنی پہلے رمضان کے روزوں کی قضا رکھنا چاہیئے جب اُن سے فراغت حاصل ہو تو پھر نفل روزے رکھے)۔

مَا رَاَیْتُہٗ صَائِمًا فِی الْعَشْرِ قَطُّ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی الحجہ کے شروع دسے میں روزے رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا (یہ نہ دیکھنا اس پر دلالت نہیں کرتا کہ آپؐ نے ان دنوں میں روزے نہیں رکھے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ان دنوں میں ایک روزہ سال بھر کے روزوں کا ثواب رکھتا ہے اور اُن کی ایک رات کا قیام شب قدر کے قیام کے برابر ہے)۔

کَمَا یُغْبَطُ الْبَوَّابُ اَبُو الْعَشَرَۃِ۔ جیسے اس زمانہ میں اُس پر رشک ہوتا ہے جس کے دس بجے ہوں (ویسے ہی قیامت کے قریب اُس شخص پر رشک ہوگا جو ہلکا پھلکا ہو زیادہ اہل وعیال نہ رکھتا ہو)۔

وَلَیَالٍ عَشْرٍ۔ دس راتیں ذی الحجہ کی رمضان کی اخیر دس راتیں

اَلْعَشْرُ الْوُسْطُ۔ بیچ کا دسا۔

وَثَلٰثٌ وَّعِشْرِیْنَ۔ اور تیئیس رات۔

وَعِشْرُوْنَ سُوْرَۃً۔ اور بیس سورتیں۔

فَعِشْرَۃٌ بِعِشْرَۃٍ مِّنْ یَوْمٍ۔ پھر دس دن رات مل کر رہیں (اگر محبت ہو جائے تو اور زیادہ رہیں ورنہ الگ ہو جائیں)۔

اِنَّہٗ عَاشِرُ عَشَرَۃٍ فِی الْاِسْلَامِ۔ وہ گویا اُس شخص کی طرح ہیں جو دسواں شخص اسلام لایا (یعنی اُس کے مانند ہیں کیونکہ وہ عشرہ مبشرہ میں سے نہیں ہیں)۔

اَذِنَ لِعَشَرَۃٍ۔ دس آدمیوں کو آپؐ نے اندر آنے اور کھانے کا حکم دیا کیونکہ اس سے زیادہ آدمیوں کی گنجائش مکان میں یا کھانے کے برتن میں نہ ہو گی۔

مَنْ تَرَکَ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِہٖ ھَلَکَ۔ اخیر تک جو شخص اُن باتوں میں سے جن کے بجالانے کا حکم اُس کو ہوا ہے دسواں حصہ بھی چھوڑ دے اور نو حصے بجالائے وہ ہلاک ہوا۔ (یہ تھا زمانہ کے اور اخیر زمانہ میں یہ حال ہو گا کہ جو شخص اُن باتوں میں سے دسواں حصہ بھی بجا لائے اور نو حصے نہ کر سکے وہ بھی نجات پائے گا)۔

مَعْشَرٌ۔ جماعت۔ گروہ۔ بال بچے جن، اور آدمی (اُس کی جمع مَعَاشِرُ ہے)۔

عَشَرٌ فِیْ مَنْ قَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ جو شخص السلام علیکم کہے اُس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو کوئی ورحمۃ اللہ بھی کہے اُس کے لئے بیس نیکیاں اور جو کوئی وبرکاتہٗ بھی کہے اُس کے لئے تیس نیکیاں۔

فَعَلَیْہِ کُلَّ یَوْمٍ خَطِیْئَۃٌ عُشَارٌ۔ اُس پر (یعنی جو حقدار کا حق باوجود قدرت کے ادا نہ کرے مثلاً مقدور رکھ کر قرض ادا کرنے میں یا اُجرت دینے میں حیلہ وحوالہ کرے) ہر روز اتنا گناہ لکھا جائے گا جتنا (ظالم) محصول لینے والے پر لکھا جاتا ہے (جو خلاف شرع وہ بھی محصول

Marfat.com

کرتا ہے)۔

مِعْشَار ۔ دسواں حصہ یا عشر کا دسواں حصہ اور عشیر عشر کا دسواں حصہ ہے تو معشار سو اں حصہ ہوا۔

نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ ۔ ہم پیغمبروں کی جماعت۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ ۔ لوگو!

قَالَ مُوْسٰی یَارَبِّ وَمَا الْعَاشُوْرَاءُ قَالَ الْبُکَاءُ وَالتَّبَاکِیْ عَلٰی سِبْطِ مُحَمَّدٍ ۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پروردگار سے عرض کیا۔ پروردگار تو نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو سب امتوں پر کیوں فضیلت دی ہے؟ ارشاد ہوا کہ دس باتوں کی وجہ سے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا وہ باتیں مجھ کو بھی بتا دے تاکہ میں بنی اسرائیل سے کہہ دوں وہ بھی اُن کو بجا لائیں۔ ارشاد ہوا وہ باتیں یہ ہیں نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد، جمعہ، جماعت، قرآن، علم، عاشوراء ہو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا پروردگار عاشورا کیا ہے؟ ارشاد ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے پر رونا، یا رونے کی صورت بنانا اور مرثیہ اور عزا مصطفےٰ کی اولاد پر اے موسیٰ! میرا کوئی بندہ جو اُس زمانہ میں مصطفےٰ کی اولاد پر روئے گا یا رونے کی صورت بنائے گا یا تعزیت کرے گا تو اُس کے لئے بہشت میں قیام اور ثبات ہوگا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کی محبت میں جو کوئی کھانا یا روپیہ یا اشرفی خرچ کرے گا اُس کو دنیا ہی میں ستر حصے دیئے ہی ملیں گے اور آخرت میں اس کے گناہ معاف اور وہ بہشت میں رہے گا۔ قسم میری عزت اور بزرگی کی جو شخص عاشوراء کے دن اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک قطرہ (امام حسینؓ کی تکلیف یاد کر کے) بہائے گا اُس کے لئے ستر شہید دن کا اجر لکھا جائے گا۔ کذا فی مجمع البحرین۔ مترجم کہتا ہے یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے وہی اس کی صحت یا عدم صحت کے ذمہ دار ہیں بظاہر تو صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ وضع کی علامت اُس پر نمایاں ہے۔

لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْاَرْبَعَةِ عَشَرَ یَا لَا یَجُوْزُ اللَّعْبُ بِالْاَرْبَعَةِ عَشَرَ ۔ چودہ کھیلنے والے کی گواہی قبول نہ ہوگی۔ یا چودہ کا کھیل درست نہیں ہے (یہ ایک کھیل ہے جس میں ہر طرف سات سات خانے ہوتے ہیں یعنی کل چودہ)۔

عَشٌ ۔ طلب کرنا، جمع کرنا، کمانا، مانگنا، ہونہار لگنا، تھوڑا دینا، گھونسلہ میں پڑے رہنا۔

عُشُوْشَةٌ اور **عَشَاشَةٌ** اور **عَشَشٌ** ۔ دبلا ہونا، لاغر ہونا۔

تَعْشِیْشٌ ۔ گھونسلہ بنانا، سوکھ جانا۔

اِعْشَاشٌ ۔ غلیظ زمین میں چارپٹنا، رکنا، ڈبلا کرنا۔

اِنْعِشَاشٌ ۔ ہونہار لگنا۔

اِعْشِیْشَاشٌ ۔ گھونسلہ بنانا۔

عُشٌّ ۔ جھونجھ یعنی پرندے کا گھونسلہ۔

وَلَا تَمْلَأْ بَیْتَنَا تَعْشِیْشًا ۔ ہمارے گھروں میں گھونسلے نہیں بناتی (یعنی کھانا چرا چرا کر ادھر اُدھر نہیں چھپاتی۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ کھانا بہت کم کھاتی ہے اور ہنگ کر گھونسلے کی طرح مکان کو غلیظ نہیں کرتی)۔

لَیْسَ هٰذَا بِعُشِّكَ فَادْرِجْ ۔ یہ تیرا گھونسلہ نہیں ہے یہاں سے چل دے (نکل جا یہ ایک مثل ہے اُس کا بیان کتاب الدال میں گذر چکا ہے "درج" کے تحت)۔

عَشَفٌ ۔ پہچاننا۔

اِعْشَافٌ ۔ ناپسند کرنا، ہلید جاننا۔

عُشُوْنٌ ۔ سوکھا درخت۔

عِشْقٌ ۔ محبت میں دیوانہ ہونا جیسے **عَشَقٌ** اور **مَعْشُوْقٌ** ہے)۔ چپک جانا۔

Marfat.com

عَشَقٌ ۔ عاشق بننا ۔ یہ لفظ قرآن اور حدیث میں کہیں نہیں آیا مگر صوفیہ کی کتابوں میں بہت مستعمل ہے ؎

عاشقاں را بایک قیامت کار نیست
کار عاشق جز تماشائی جمال یار نیست

اکثر فقراء جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو عشق اللہ کہتے ہیں)۔

عَشَمٌ ۔ موٹا ہونا۔

عَشَمٌ اور **عُشُومٌ** ۔ سوکھ جانا۔ (جیسے **تَعَشَّمَ**) ہے

اِنَّ بَلْدَتَنَا بَارِدَةٌ عَشِمَةٌ ۔ ہمارا شہر سرد اور خشک ہے۔ (یہ **عَشِمَ الْخُبْزُ** سے نکلا ہے یعنی روٹی سوکھ کر تنگ آلود ہو گئی)۔

وَقَفَتْ عَلَيْهِ امْرَأَةٌ عَشِمَةٌ بِيَاهِدَامٍ لَهَا ۔ حضرت عمرؓ کے سامنے ایک بڑھیا پھونس دُبلی سوکھی تڑاخے کڑکے پہنے ہوئے آکر ٹھہری (نہایت ہی ہے **اَیْ عَجُوزٌ قَحْلَةٌ يَابِسَةٌ** ۔ یعنی بڈھی دُبلی سوکھی)۔

فَرَنَّ بَعْدِيْ وَبَعْدَهُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا عَشَمٌ مِنَ الْعَشَمِ ۔ (مغیرہ بن شعبہؓ کے پاس ایک عورت آئی اور اپنے خاوند کی شکایت کر کے کہنے لگی) مجھ کو اُس سے فارغخطی دلا دے۔ قسم خدا کی وہ ایک بوڑھا پھونس سوکھا ہوا ہے (**عَشَمٌ** مرد اور عورت دونوں کو کہتے ہیں جب وہ بوڑھے پھونس ہو جائیں یعنی پرفرتوت اور شیخ فانی)۔

اَعْشَمُ ۔ دور تک ٹلے ہوئے اور بڑھا ناتواں۔

اِنَّهُ صَلّٰى فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْشَمَةَ ۔ (بنی عبشمہ کا درخت تھا وہ ایک درخت ہے جس کی شاخیں لمبی لمبی نوکدار ہوتی ہیں اُس سے باریک بوریئے بُنے جاتے ہیں، کہتے ہیں کہ اس مسجد کا یہ درخت ہمیشہ سبز اور تازہ رہتا تھا خواہ پانی برسے یا نہ برسے)۔

لَوْضَرَبَكَ فُلَانٌ بِاُمْصُوْخَةِ عَيْشُوْمَةٍ ۔ اگر کوئی تجھ کو عیشومہ کی ڈالی سے مارے۔

اُمْصُوْخَةٌ ۔ خوص دیتا، ثمام کا ہو یا اور کسی درخت کا۔

عَشَنٌ ۔ **بِاَعْشَنَ** ۔ لمبا تڑنگا، اور دُبلا پتلا۔

زَوْجِيْ الْعُشَنَّقُ ۔ میرا لمبا تڑنگا خاوند۔ (گویا ٹاڈ کا جھاڑ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میرا خاوند ایک بے وقوف شخص ہے کیونکہ لمبا آدمی اکثر بے وقوف ہوتا ہے خصوصاً جب دُبلا سوکھا بھی ہو۔ بعضوں نے کہا **عُشَنَّقٌ** سے مراد بدخُلق اور تلخ مزاج ہے اگر یہی اُس کے عیب بیان کروں زبان بلاؤں تو مجھ کو طلاق ہو جائے گی اگر چُپ رہوں تو (ساری عمر) یوں ہی لٹکتی رہوں گی یعنی نہ نکاح کا لطف نہ جُدائی۔ بیچ میں اُدھیر پڑی رہوں گی)۔

عَشْوٌ ۔ بینائی خراب ہونا، یا رات کو دھندلا نہ دیکھنا۔ رتوندا پن، قصد کرنا، رات کا کھانا کھلانا، (جیسے **عَشَّيْنَاهُ**) ہے رات کو جرانا، اعراض کرنا، منہ موڑنا۔

تَعْشِيَةٌ ۔ رات کو آگ سلگانا، تاکہ پرندے چلنے کے لئے آئیں پھر اُن کا شکار کیا جائے۔

اِعْشَاءٌ ۔ دینا، رات کا کھانا کھلانا۔

تَعَشِّيٌ ۔ رات کا کھانا کھانا۔

عَشَاءٌ ۔ شام کا کھانا۔

تَعَاشِيٌ ۔ تجاہل، یوں ظاہر کرنا کہ میں شام کا کھانا کھا چکا ہوں۔

اِعْتِشَاءٌ ۔ رات کو آگ دیکھ کر اُس سے روشنی لینے کو جانا، رات کو چلنا۔

اِسْتِعْشَاءٌ ۔ آگ پالینا، کسی کو حیران پانا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَفَعَ عَنْكُمُ الْعُشْوَةَ ۔ اُس خاوند کا شکر کرو جس نے کفر کی تاریکی کو تم پر سے اُٹھا لیا اور اسلام کی روشنی عطا فرمائی)۔

عُشُوٌّ ۔ (بحرکاتِ ثلثہ در عین) مشتبہ امر یا جس کی

Marfat.com

ماہیت معلوم نہ ہو (یہ ماخوذ ہے عُشْوَۃُ اللَّیْلِ سے یعنی رات کی تاریکی)۔

حَتّٰی ذَھَبَ عَشْوَۃٌ مِّنَ اللَّیْلِ۔ یہاں تک کہ رات کی تاریکی کا ایک حصّہ گذر گیا (بعضوں نے کہا عشوۃ اللیل شروع رات سے چوتھائی رات گزرنے تک)۔

فَاَخَذَ عَلَیْھِمْ بِالْعُشْوَۃِ۔ رات کی تاریکی سے اُن کو پکڑا۔

خَبَطَ عَشْوَاءَ۔ رات کی تاریکیوں میں حیران اور سرگرداں یعنی مشتبہ کاموں میں گرفتار جن میں راہ صواب معلوم نہ ہو اور غلطی کرے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں خَبَطَ خَبْطَ عَشْوَاءَ وَرَکِبَ مَتْنَ عَمْیَاءَ۔ رتونی اُونٹنی کی طرح خبطی بن گیا (اِدھر اُدھر چلتا ہے بہکنا پھرتا ہے) اور اندھی اونٹنی کی پیٹھ پر سوار ہو گیا)۔

اِنَّہٗ کَانَ فِیْ سَفَرٍ فَاَعْتَشَّ فِیْ اَوَّلِ اللَّیْلِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو شروع رات میں آپ چلے۔

صَلَّی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی صَلٰوتَیِ الْعَشِیِّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کی ایک نماز پڑھی (یعنی ظہر یا عصر کی کیونکہ عشی کہنے میں اُس وقت کو جو زوال آفتاب سے لے کر غروب تک ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا زوال سے لے کر دوسری صبح تک اور مغرب اور عشاء کی نماز کو عشائَین کہتے ہیں)۔

اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَالْعِشَاءُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ۔ شام کا کھانا اور مغرب کی نماز دونوں سامنے آئیں تو پہلے کھانا کھالو (یعنی روزہ افطار کر لو اُس کے بعد مغرب کی نماز پڑھو تاکہ نماز اطمینان سے پڑھی جائے اور دل کھانے میں نہ لگا رہے۔ یہاں عشاء کی نماز سے مراد مغرب کی نماز ہے۔ بعضوں نے کہا خود عشاء کی نماز مراد ہے یعنی اگر رات کا کھانا سامنے رکھا جائے اُدھر عشاء کی اذان ہو تو پہلے کھانا کھالو پھر نماز پڑھو۔ حاصل یہ ہے کہ نماز میں دل لگانا اور اطمینان ضروری ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ یعنی دنیوی حوائج سے جب فراغت ہو اُس وقت اپنے مالک کی یاد میں مصروف ہو)۔

اِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ وَاَحَدُکُمْ صَائِمٌ فَابْدَءُوْا بِہٖ۔ جب شام کا کھانا سامنے آئے اور تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو پہلے کھانا کھالے (پھر مغرب کی نماز پڑھے۔ کرمانی نے کہا یہ حکم اُس وقت ہے جب بھوک کی شدت ہو اور نماز کے وقت میں گنجائش ہو یا کھانا ایسا ہو کہ دم بھر میں کھالیا جائے جیسے گھی ہوئے ستو)۔

تَعَشَّوْا وَلَوْ بِکُفٍّ مِّنْ حَشَفٍ۔ رات کو ضرور کچھ کھاؤ اگر کچھ نہ ملے تو ایک مٹھی خراب کھجور ہی کی سہی (مطلب یہ ہے کہ رات کا کھانا بالکل ترک کر دینا خوب نہیں ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے تَرْکُ الْعَشَاءِ یُوْرِثُ الْھَرَمَ۔ یعنی رات کا کھانا چھوڑ دینا آدمی کو بوڑھا بنا دیتا ہے۔

اِنَّ اَبَا بَکْرٍ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ابوبکر رضی نے رات کا کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھالیا۔

فَاِذَا اَرَادَ الصَّبِیَّۃُ الْعَشَاءَ۔ جب بچہ شام کا کھانا مانگنے لگے۔

لَیْلَۃً مِّنَ اللَّیَالِیْ عِشَاءً۔ ایک رات عشاء کے وقت۔

حَتّٰی تَدْخُلُوْا لَیْلًا اَیْ عِشَاءً۔ یہاں تک کہ تم رات کو یعنی عشاء کے وقت داخل ہو۔

صَلّٰی صَلٰوتَیْنِ کُلَّ صَلٰوۃٍ وَحْدَھَا وَالْعِشَاءَ بَیْنَھُمَا۔ ہر نماز یعنی مغرب اور عشاء کی علیحدہ علیحدہ پڑھی اور رات کا کھانا دونوں کے درمیان کھایا۔

Marfat.com

عَشّ وَلَا تَغُرَّ۔ (ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا جیسے شرک کے ساتھ کوئی نیک کام فائدہ نہیں دیتا اسی طرح اگر آدمی مسلمان ہو توحید پر قائم ہو، تو گناہ سے کچھ نقصان ہوگا یا نہیں انہوں نے کہا) اپنے اونٹ کو رات کا دانہ چارہ کھلا دے اور دھوکہ میں مت آ۔ (پھر اُس شخص نے یہی سوال عبداللہ بن عباسؓ سے کیا انہوں نے بھی ایسا ہی جواب دیا۔ یہ ایک مثل ہے یعنی عَشّ ولا تغرّ۔ ہوا یہ تھا کہ عرب میں ایک شخص نے ایک منزل طے کرنی چاہی اور اس گمان سے کہ وہاں دانہ چارہ ملے گا اپنے اونٹ کو رات کا چارہ نہیں کھلایا آخر اس کا اونٹ کمزوری سے گر گیا۔ اُس روز سے یہ ایک مثل ہوگئی۔ یعنی اپنے اونٹ کو منزل میں چلنے سے پہلے دانہ چارہ وغیرہ کھلا لینا چاہیئے اگر آگے دانہ چارہ ملا تب بھی کوئی نقصان نہیں اگر نہ ملا تو بھی کچھ ڈر نہیں مطلب یہ ہے کہ ہر طرح احتیاط پر عمل کرنا چاہیئے اور ہوشیار رہنا ضروری ہے)۔

مَا مِنْ عَاشِيَةٍ اَشَدُّ اَنْقًا وَّلَا اَهْوَلُ شَبَعًا مِّنْ عَالِمٍ قَرَنَ عِلْمَهٗ۔ کوئی شام کو چرنے والا اس سے زیادہ شوقین اور اس سے زیادہ دیر میں سیر ہونے والا نہیں ہے جتنا عالم علم کا شوقین اور دیر میں سیر ہونیوالا ہوتا ہے (بلکہ عالم کو علم سے کبھی سیری نہیں ہوتی وہ ہر وقت کہتا رہتا ہے رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا جتنا علم حاصل کرے اُس سے زیادہ اور حاصل کرنا چاہتا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے منھومان لا یشبعان طالب علم و طالب دنیا دونوں بھوکے کبھی سیر نہیں ہوتے۔ ایک تو علم کا بھوکا دوسرے دنیا کا طلب گار یعنی روپیہ پیسے کا بھوکا)۔

مَا مِنْ عَاشِيَةٍ اَدْوَمَ اَنْقًا وَّلَا اَبْعَدَ مَلَالًا مِّنْ عَاشِيَةِ عِلْمٍ۔ کوئی شخص جو انگارے سے فائدہ لینا چاہے وہ اُس کا نہ اتنا شوقین اور نہ اتنا دیر میں سیر ہونے والا ہوگا جتنا علم سے فائدہ لینے والا ہوتا ہے (وہ علم حاصل کرنے سے نہ کبھی تھکتا ہے نہ اُس کا شوق بجھتا ہے)۔

فَاَتَيْنَا بَطْنَ الْكَدِيْدِ فَنَزَلْنَا عُشَيْشِيَةً۔ ہم بطن کدید میں آئے اور شام کو وہاں اُترے (یہ تصغیر ہے عشیۃ کی ایک باکوشیں سے بدل دیا عرب لوگ کہتے ہیں اَتَيْتُ عُشَيْشِيَةً وَّعُشَيْتًا وَّعُشَيَّانًا وَّعُشَيْشِيَانًا۔ میں شام کو اُس کے پاس پہنچا۔

ذَهَبَتْ اِحْدٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ يَعِدُ الْاُخْرٰى۔ سعید بن میب کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی اور دوسری آنکھ سے بھی کم دکھائی دیتا تھا۔

عَشَا اِلَى النَّارِ۔ آگ سے روشنی لینے کا ارادہ کیا۔

اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ۔ جب رات کا کھانا سامنے رکھا جائے اور نماز کی تکبیر ہو تو پہلے کھانا کھالو۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ۔ جو کوئی اللہ کی یاد سے اندھا بن جائے، یا آنکھیں چرائے، یا اُس سے منہ پھیرلے۔

بُكْرَةً وَّعَشِيًّا۔ صبح اور شام اُن کو روزی ملے گی (دینی دنیا کی بہشت میں جہاں مومنوں کی ارواح رہتی ہیں کیونکہ آخرت کی بہشت میں صبح اور شام نہ ہوگی ہمیشہ ایک ہی سماں رہے گا۔ کذا فی مجمع البحرین)۔

اَلْعَاشِرُ كَشَّافُ عَشَوَاتٍ۔ عالم ہدایات کی تاریکیوں کو دُور کرنے والا ہے۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔ اگر مجھ کو اپنی امت کی دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز میں تہائی رات گزرنے تک دیر کرتا۔

Marfat.com

اَثْقَلُ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ صَلٰوۃُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوۃُ الْفَجْرِ۔ بڑی بھاری نماز منافقوں پر عشاء اور فجر کی نماز ہے (کیونکہ یہ دونوں وقت راحت اور آرام اور نیند کے ہوتے ہیں)۔

باب العین مع الصاد

عَصْبٌ۔ لپیٹنا، باندھنا، شانیں جوڑ کر پٹے گرانا، کاٹنا، لازم ہونا، سوکھ جانا، گرد پھیرنا، جمع ہونا، گھیر لینا، میلا ہونا، چرک آلود ہونا (جیسے **عُصُوْبٌ** ہے) سُرخ ہونا، قابض ہونا، پٹھے بہت ہونا۔

تَعْصِیْبٌ۔ جھکا کاٹنا، ہلاک کرنا، سردار بنانا، پٹی باندھنا۔

اِعْصَابٌ۔ جلدی چلنا۔

تَعَصُّبٌ۔ پٹی باندھنا، اپنی بات یا اپنی قوم یا اپنے مذہب یا خیال کی پیچ کرنا، حق بات نہ ماننا، قانع ہونا، راضی ہونا، مائل کرنا، سخت ہونا، حمایت کرنا، مدد کرنا۔

اِنْعِصَابٌ۔ سخت ہونا۔

اِعْتِصَابٌ۔ عصبہ بننا۔

اِحْصِیْصَابٌ۔ سخت ہونا، جمع ہونا، جلدی چلنا۔

عِصَابَۃٌ۔ پٹی، سندیل، رومال، عمامہ۔

عَصَبَۃٌ۔ دو ددھیالی رشتہ دار جیسے باپ، بیٹا، چچا، دادا، بھائی وغیرہ۔

فَاِذَا رَاَی النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَتْهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ الْعِرَاقِ فَیُبَایِعُوْنَهٗ۔ جب لوگ یہ دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے گروہ اس کے پاس آجائیں گے اُس کے ساتھ ہوں گے (یعنی امام مہدیؑ کے پاس) **عَصَائِبُ** جمع ہے **عِصَابَۃٌ** کی یعنی جماعت دستہ سے لے کر چالیس تک۔

عُصْبَۃٌ۔ کے معنے بھی جماعت۔

اَلْاَبْدَالُ بِالشَّامِ وَهُمُ النُّجَبَاءُ بِمِصْرَ وَالْعَصَائِبُ بِالْعِرَاقِ۔ ابدال (جو اولیاء اللہ کی ایک قسم ہیں) ملک شام میں رہتے ہیں۔ اور نجباء (جن کو اوتاد بھی کہتے ہیں) مصر میں رہتے ہیں۔ اور عصائب (یعنی مجاہدین کے گروہ) عراق میں (آخری زمانہ میں امام مہدی علیہ السلام کے طرفدار بھی عراق کے لوگ ہوں گے۔ اور شام سے ابدال اور مصر سے نجباء بھی آکر اُب سے مل جائیں گے)۔

ثُمَّ یَكُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَمِیْرُ الْعُصَبِ۔ اخیر زمانہ میں ایک شخص ہوگا جو مسلمانوں کی جماعتوں کا سردار ہوگا۔

یَغْضَبُ لِعَصَبَۃٍ اَوْ یَدْعُوْ اِلٰی عَصَبَۃٍ اَوْ یَنْصُرُ عَصَبَۃً۔ جو شخص اپنی بات یا اپنی قوم کی پیچ کے لئے غصہ ہو یا اُس طرف لوگوں کو بُلائے یا اُس کی مدد کرے (یعنی ناحق جان کر اپنی بات یا قوم کی حمایت کرے اپنی قوم جو ناحق پر ہو خواہ مخواہ اُس کی مدد کرے اُس کے ساتھ ہو کر دوسروں سے لڑے)۔

لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبَۃٍ۔ جو شخص تعصب اور ناحق شناسی اور ظلم و تعدی کی طرف لوگوں کو بلائے وہ ہم میں سے یعنی مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔

اَنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ شَكَا اِلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَیٍّ فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ فَقَدْ كَانَ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَیْرَۃِ عَلٰی اَنْ یُعَصِّبُوْهُ بِالْعِصَابَۃِ فَلَمَّا جَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ شَرِقَ لِذٰلِكَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن عبادہؓ سے (جو انصار کے قبیلۂ خزرج کے سردار تھے) عبداللہ بن اُبی منافق کا شکوہ کیا (وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح سے ستاتا تھا) سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ

Marfat.com

اُس کو معاف کر دیجئے (درگزر فرمائیے) ہوا یہ تھا کہ (آپؐ کے تشریف لانے سے پیشتر) اس جزیرہ کے لوگوں نے یہ تہیہ کیا تھا کہ عبداللہ بن اُبی پر سرداری کا عمامہ باندھیں (اُس پر سرداری کا تاج رکھیں) پھر جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کا دین بھیجا تو وہ چراغ پا ہو گیا۔ (یعنی اُس کو اچھا ہو گیا غصہ آگیا۔ اُس کو یہ رنج ہے کہ اسلام کا دین آنے سے میری سرداری رہ گئی جاتی رہی)۔

رَخَّصَ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِیْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عماموں اور باٹنا بوں پر مسح کرنے کی اجازت دی (مگر موزوں پر مسح کی مدت مقرر ہے یعنی مسافر کے لئے تین دن تین رات اور مقیم کے لئے ایک دن ایک رات لیکن عمامہ پر بلاتعیین مدت مسح کر سکتا ہے اور مالکیہ کے مذہب میں موزوں پر بھی بلاتعیین مدت مسح درست ہے) مطلب یہ ہے کہ اگر سر پر عمامہ ہو تو اُس کا کھولنا اور آثار ناوضو میں ضروری نہیں عمامہ ہی پر ہاتھ پھیر لے تو کافی ہے۔ امام احمدؒ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے)۔

فَاِذَا اَنَا مَعْصُوْبُ الصَّدْرِ۔ ناگاہ میرے سینے پر پٹی بندھی تھی (عرب لوگوں کا قاعدہ تھا جب بھوکے ہوتے اور کھانا نہ ملتا تو پیٹ پر ایک پٹی باندھ لیتے اُس سے ذرا تسکین رہتی۔ بعضے اِس پٹی کے تلے ایک پتھر بھی رکھ لیتے)۔

وَبَطْنُهٗ مَعْصُوْبٌ مِنَ الْجُوْعِ۔ آپؐ کے پیٹ پر بھوک سے پٹی بندھی ہوئی تھی (ایک بار ایسا ہوا کہ صحابہؓ نے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ پر ایک ایک پتھر بندھا ہوا دکھلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کھول کر دو پتھر دکھلائے)۔

عَصَبَ یَاعْصِبُ عَصْبًا بِعِصَابَةٍ۔ آپؐ نے اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھ لی۔

یَعْصِبُ عَلٰی جُرْحِهٖ۔ اپنے زخم پر پٹی باندھ لے۔

وَقَدْ عَصَبَ رَاْسَهٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت میں تشریف لائے آپؐ نے اپنے سر مبارک پر ایک پٹی باندھ لی تھی (کیونکہ آپؐ کے سر میں بڑی شدت کا درد تھا)۔

قَالَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِیْعَةَ اِرْجِعُوْا وَلَا تُقَاتِلُوْا وَاعْصِبُوْهَا بِرَاْسِیْ۔ بدر کے دن عتبہ بن ربیعہ نے مشرکوں سے کہا بھائیو لوٹ چلو جنگ نہ کرو (تمہارا مطلب قافلہ بچانے کا وہ حاصل ہو گیا) اور لوٹ جانے سے جو تمہارا عیب کیا جائے وہ میرے سر پر رہے تب دو (تم بری ہو جاؤ)۔ عتبہ نے ایک خواب دیکھا تھا جس سے اُس کو یہ ڈر تھا کہ اس جنگ کا انجام اہل مکہ کے لئے اچھا نہ ہو گا اسی لئے اُس نے لوٹ جانے کی رائے دی مگر ابوجہل نے اُس کو نامرد کہہ کر غیرت دلائی اور جنگ پر برانگیختہ کیا آخر اِنہی اور اُن دونوں کی جان گنوائی)۔

اَنَا اُجَرِّدُ مِیْلٌ وَقَدْ عَصَبَ رَاْسَهُ الْغُبَارُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ بدر سے فارغ ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام آپؐ کے پاس آئے اُن کے سر پر گرد و غبار کا ایک پیٹھا تھا (یعنی چاروں طرف سر کے گرد کا گھیرا تھا یہ عَصَبَ السِّرْقِیُّ فَاهُ سے ماخوذ ہے یعنی تھوک اُس کے مُنہ سے چپک گیا، سوکھ کر رہ گیا)۔

لَاَعْصِبَنَّكُمْ عَصْبَ السَّلَمَةِ۔ میں تم کو اس طرح باندھ کر کاٹ ڈالوں گا جیسے سلمہ کے درخت کو باندھتے ہیں۔ (سلمہ ایک درخت ہے جس کے پتوں کو قرط کہتے ہیں اُس سے چمڑہ صاف کرتے ہیں جب اُس درخت کے پتے جھاڑنا منظور ہوتے ہیں تو اس کی شاخوں کو ایک رسّی سے باندھ کر ملاتے ہیں تو پتے جھڑ جاتے ہیں یا شاخیں اس لئے باندھتے ہیں کہ چرنے تک ہاتھ پہنچے پھر چرنے کاٹتے ہیں۔ یہ حجاج ظالم کا قول ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میں تم سب کو اکٹھا

Marfat.com

کر کے ہلاک اور برباد کروں گا)۔

اِنَّ الْعُصْفُوْرَ یَرُقُّ بِهَا حَالِبُهَا فَتَحْلُبُ الْعُلْبَةَ۔ جو اونٹنی ایسی ہو کہ دودھ نہ دینے دے جب تک اُس کی رانیں نہ باندھی جائیں اُس کا دودھ دوہنے والا اُس پر نرمی کرتا ہے تو وہ عُلْبہ بھر دودھ دیتی ہے وعُلْبہ لکڑی کا وہ قدح جس میں دودھ دوہتے ہیں)۔

اَلْمُعْتَدَّةُ لَا تَلْبَسُ الْمُصَبَّعَةَ اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ۔ جو عورت عدت میں ہو وہ رنگین کپڑا نہ پہنے مگر یمنی چادر جس کا سوت باندھ کر رنگا جاتا ہے دھلنے کے بعد وہ کاڑھیدار ہو جاتا ہے۔ یعنی سفید اور رنگین دھاری دار معلوم ہو اگر عدت والی عورت وہ رنگین کپڑا نہ پہنے جو بننے کے بعد رنگا جاتا ہے لیکن بننے سے پہلے اگر اُس کا سوت رنگا گیا ہو یعنی رنگین ڈوریا تو اُس کا پہننا درست ہے)۔

اِنَّهٗ اَرَادَ اَنْ یَنْهٰی عَنْ عَصْبِ الْیَمَنِ وَقَالَ ثَبَّتَ اَنْ یُصْبَغَ بِالْبَوْلِ۔ حضرت عمرؓ نے یمن کی دھاری دار چادریں پہننے سے منع کرنے کا قصد کیا۔ کہنے لگے میں نے سُنا ہے کہ وہ پیشاب سے رنگی جاتی ہیں پھر کہنے لگے ہم کو کھوج کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ یعنی ہمارا دین آسان ہے ہم کو یہ حکم نہیں ہے کہ ہر چیز کے پیچھے لگ جائیں خواہ مخواہ اُس میں تشدد اور تعنّی کریں بلکہ ہر کپڑا ہمارے مذہب میں پاک ہی سمجھا جائے گا جب تک کہ اُس کی نجاست کا یقین نہ ہو جائے)۔ منتر جم کہتا ہے حضرت عمرؓ نے اس قول سے بہت سے مسائل کا جواب نکل آتا ہے یعنی جو کپڑے یا جُوتے کفّار کے بنائے ہوئے آتے ہیں وہ پاک ہی سمجھے جائیں گے اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں جو کفّار بھیجیں بشرطیکہ اُن کی نجاست یا حُرمت کا یقین نہ ہو جائے۔

اِشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قَلَادَةً مِّنْ عَصَبٍ وَّ سِوَارَیْنِ مِنْ عَاجٍ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توبان سے فرمایا) فاطمہؓ کے لئے عصب کا ایک ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید دے (عصب کا ہار سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ عصب تو یمنی کپڑے کو کہتے ہیں اُس کا ہار کیونکر بنے گا۔ ابو موسیٰؓ نے کہا یہ عَصَب ہے بہ فتحتین اور صاد یعنی جانور کا پٹھا۔ عرب لوگ اُس کو سکھا کر اُس کے ہار بناتے ہوں گے اور بعضے یمن والوں نے مجھ سے بیان کیا کہ عصب ایک دریائی جانور کا دانت ہے جس کو فرس فرعون کہتے ہیں اُس کے نگینے وغیرہ بناتے ہیں وہ سفید رنگ کا ہوتا ہے)۔

عَصَبِیّ۔ جو ظلم اور ناحق شناسی پر اپنی قوم کی حمایت کرے۔

لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّةٍ اَوْ قَاتَلَ عَصَبِیَّةً۔ جو شخص تعصب اور ناحق شناسی کی طرف لوگوں کو بُلائے (حالانکہ وہ جانتا ہو کہ میں ناحق کر رہا ہوں) یا تعصّب اور قوم کی حمایت کے لئے لڑے (نہ کہ اللہ کی رضامندی اور اُس کا دین پھیلانے کے لئے)، تو وہ ہم میں سے یعنی مسلمانوں میں سے نہیں ہے)۔

عَلَقْتُهُمْ اِنِّیْ خُلِقْتُ عُصْبَةً قَتَادَةً تَعَلَّقَتْ بِشَعْشَعٍ۔ میں ان لوگوں سے لٹک گیا کیونکہ میں عشق و پیچان کی بیل ہوں (وجود رخت پر لپٹ جاتی ہے چھوٹ نہیں سکتی) میں ایک کانٹا ہوں جو ایسی چیز سے لٹک گیا ہے جو چھوٹ نہیں سکتی (زبیر علیؓ بن زبیر نے کہا جب وہ بصرے کی طرف آئے۔ مطلب یہ ہے کہ میں اپنے دشمنوں کو چھوڑنے والا نہیں)۔

فَنَزَلُوا الْعُصْبَةَ۔ پھر عصبہ میں اُترے (وہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں مسجد قبا کے پاس بعضوں نے عَصْبَہ روایت کیا ہے)۔

Marfat.com

لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْعُصْبَةَ۔ جب مہاجرین عُصبہ میں آئے (یا عصبہ میں (دونوں طرح مروی ہے[1])۔

اِنَّهٗ كَانَ فِيْ مَسِيْرٍ فَلَمَّا سَمِعُوْا صَوْتَهٗ اِعْصَفُوْا صَبُوْرٌ۔ وہ سفر میں تھے جب اُن کی آواز سنی تو سب جمع ہو گئے یا تیز چلنے لگے۔

وَنَحْنُ عُصْبَةٌ۔ ہم مضبوط جوان جتھا ہیں (یوسف علیہ السلام اور اُن کا بھائی دونوں کم سن اور کم طاقت ہیں آپ اُن سے کیوں زیادہ محبت کرتے ہیں)۔

اَسْجُدُ لَكَ لَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ۔ تیرے لئے میرا گوشت اور ہڈی اور پٹھا سب نے سجدہ کیا (سب تیرے تابعدار اور تیرے حکم میں ہیں)۔

اِنَّمَا يَمْنَعُهَا اَهْلُهَا تَعَصُّبًا۔ اگر یہودی کے رشتہ دار تعصب اور حمیت کی راہ سے خاوند کو اپنی بیوی کے غسل سے منع کریں (جب بیوی مرجائے)۔

عَصْدٌ۔ لپیٹنا، مگرہ دینا، جماع کرنا، زبردستی کرنا۔

عُصُوْدٌ۔ مرجانا۔

اِعْصَادٌ۔ لپیٹنا، عاریت دینا۔

فَقَرَّبَتْ لَهٗ عَصِيْدَةً۔ انھوں نے آپ کے سامنے عصیدہ رکھا (یعنی آٹے کا ہریرہ جس کو گھی ملا کر پکاتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَصَدْتُ الْعَصِيْدَةَ وَاَعْصَدْتُهَا میں نے ہریرہ بنایا)۔

عَاصِدٌ۔ وہ اونٹ جو مرنے وقت اپنی گردن موڑنے کی طرف موڑے۔

عَصْرٌ۔ زمانہ، روک رکھنا، دینا، پنجوڑنا، دبانا۔

عُصَارَةُ۔ اُن پر پانی پڑا۔

تَعْصِيْرٌ۔ بار بار پنجوڑنا، عورت کا جوان ہو جانا، مگر نہ نکل آنا۔

مُعَاصَرَةٌ۔ ایک زمانہ میں ہونا، ہمعصر ہونا۔

اِعْصَارٌ۔ زمانہ میں داخل ہونا، عورت کا جوانی کو پہنچنا،

تعصُّرٌ۔ پنجوڑ جانا۔

اِعْتِصَارٌ۔ پنجوڑنا، پھیر لینا، تھوڑا تھوڑا پینا اس ڈر سے کہ اُچھونہ ہو، روپیہ وصول کرنا، بُخل کرنا، روکنا، التجا کرنا، لے لینا۔

عَاصِرٌ۔ وہ دوا جو رگوں کے اندر سے پنجوڑ کر مادہ نکالے جیسے ہڑ اور سنا ہے۔

عِصَارٌ۔ گرد و غبار۔

عُصَارَةٌ۔ شیرہ۔

كَرِيْمُ الْعُصَارَةِ۔ سخی۔ (جیسے كَرِيْمُ الْمَعْصَرِ ہے)۔

اِعْصَارٌ۔ آندھی، تند ہوا، بگولہ، اگر دباد۔

حَافِظُوْا عَلَى الْعَصْرَيْنِ۔ فجر اور عصر کی نماز کا خیال رکھو (اُن کو تغلیباً عصرین کہدیا جیسے شمسین اور قمرین چونکہ یہ دونوں نمازیں زمانہ کے دونوں کناروں پر ہیں یعنی رات اور دن کے)۔

قَبْلَ وَمَا الْعُصْرَانِ قَالَ صَلٰوةٌ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٌ قَبْلَ غُرُوْبِهَا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) عصرین کونسی نمازیں ہیں؟ فرمایا ایک وہ نماز جو سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے اور دوسری وہ جو سورج ڈوبنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے (حقیقت میں یہ دونوں وقت تمام دینوں میں عبادتِ الٰہی کے وقت ہیں اگر چہ پانچوں نمازیں فرض ہیں مگر ان دونوں نمازوں کا بہت خیال رکھنا چاہئے)۔

مَنْ صَلَّى الْعَصْرَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو کوئی فجر اور عصر کی نماز پڑھتا رہے وہ بہشت میں جائے گا (ایک روایت میں صَلَّى الْبَرْدَيْنِ ہے مراد وہی فجر اور عصر کی نماز ہے کیونکہ وہ ٹھنڈے وقتوں میں پڑھی جاتی ہیں)

ذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ وَاَجْلِسْ لَهُمُ الْعَصْرَيْنِ۔ اللہ جو زمانہ میں انقلابات کرتا ہے اُن سے اُن کو عبرت دلا۔

[1] عصبہ یا عصبہ ایک مقام کا نام ہے قباء میں ۱۲ منہ

Marfat.com

(نصیحت کر) اور فجر اور عصر کے وقت یعنی صبح اور شام اُن کے لئے بیٹھ (اُن کو وعظ اور پند کر)

اَمَرَ بِلَالاً اَنْ یُّؤَذِّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ لِبَعْضِ مُعْتَصِرِهِمْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو یہ حکم دیا کہ صبح کی اذان صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے دے دیا کریں تاکہ پیشاب یا ٹحانہ والا اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے (پھر عبداللہ بن ام مکتومؓ دوسری اذان صبح صادق ہونے پر دیا کرتے)۔

قَضٰی اَنَّ الْوَالِدَ یَعْتَصِرُ وَلَدَهٗ فِیْمَا اَعْطَاهُ وَلَیْسَ لِلْوَلَدِ اَنْ یَّعْتَصِرَ مِنْ وَالِدِهٖ۔ حضرت عمرؓ نے یہ فیصلہ کیا کہ باپ نے اگر اپنے بیٹے کو کوئی چیز دی ہو تو اُس کو پھیر لے سکتا ہے (یعنی ہبہ میں رجوع کر سکتا ہے) لیکن بیٹا باپ سے نہیں پھیر سکتا۔

یَعْتَصِرُ الْوَالِدُ عَلٰی وَلَدِهٖ فِیْ مَالِهٖ۔ باپ نے اگر اپنے مال میں سے بیٹے کو کچھ دیا ہو تو اُس کو پھیر لے سکتا ہے۔

سُئِلَ عَنِ الْعُصْرَةِ لِلْمُرَاةِ فَقَالَ لَا اَعْلَمُ رُخِّصَ فِیْهَا اِلَّا لِلشَّیْخِ الْمَعْقُوْفِ الْمُتَحَنِّیْ عورت کو شادی کرنے سے روکنا کیسا ہے (یہ قاسم سے پوچھا گیا) انھوں نے کہا یہ تو کسی کو میری دانست میں درست نہیں ہے البتہ کوئی شخص بوڑھا ہو کر جھک گیا ہو اور ناتوان ہو اور اُس کی خدمت کے لئے بجز اُس کی ایک بیٹی کے اور کوئی نہ ہو تو وہ اُس کو شادی سے روک سکتا ہے (اس لئے کہ اگر وہ شادی کرلے گی تو اپنے خاوند کے ساتھ چلی جائے گی پھر باپ کی زندگی دشوار ہو گی۔ ایسی بیٹی کو چاہیئے کہ اپنے باپ کی زندگی تک صبر کرے پھر اُس کے مرنے کے بعد نکاح کرلے)۔

کَانَ اِذَا قَدِمَ رُوَیْحَةُ الْکُلَیْبِیُّ لَمْ یَبْقَ مُعْتَصِرٌ اِلَّا خَرَجَتْ تَنْظُرُ اِلَیْهِ مِنْ حُسْنِهٖ۔ جب رویحہ کلبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو کوئی دوشیزہ نوجوان عورت نہیں کہ پہلی بار حیض آیا ہو (یا ابھی نہ رہتی ہو) جو اُن کو نہ دیکھے اُن کے حُسن و جمال کی وجہ سے (جب ایسی کم سن عورتیں جو نہایت شرمگیں ہوتی ہیں اُن کے دیکھنے کو بے تاب ہو جائیں تو دوسری عورتیں جو جوان یا ادھیڑ ہوتیں وہ تو ضرور نکل آتی ہوں گی۔ یہ رویحہ کلبیؓ تمام صحابہ میں نہایت خوبصورت اور خوبرو تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی اُنہی کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے)۔

اِنَّ امْرَاَةً مَرَّتْ بِهٖ مُتَطَیِّبَةً وَلَدَتْ لِبَعْلِهَا اِعْصَارًا یا عَصَرَةً۔ ایک عورت خوشبو لگائے ہوئے اُن کے پاس سے گزری اُس کا پلو خاک اُڑا رہا تھا (عَصَرَةً بگولا یہاں خوشبو کی لپک اور مہک بھی مراد ہو سکتی ہے)۔

سَلَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَسِیْرِهٖ اِلَیْهَا عَلٰی عُصَیْرَةَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کو جاتے ہوئے عُصَیرہ پر سے گزرے (وہ ایک پہاڑ ہے مدینہ اور وادی فرع کے درمیان وہاں ایک مسجد بھی ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی)۔

فَمَرَّ عَلٰی قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ۔ وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبہ شریف کی طرف نماز پڑھ کر انصار کے ایک گروہ پر گزرا جو عصر کی نماز پڑھ رہے تھے (یعنی مسجد بنی حارثہ میں جو مدینہ کے اندر ہے اُن کو اُس نے خبر دی کہ قبلہ بدل گیا ہے فتنے ہی وہ نماز ہی میں کعبہ کی طرف گھوم گئے اسی لئے اُس کو مسجد القبلتین بھی کہتے ہیں اب یہ جو دوسری روایت میں ہے کہ صبح کی نماز میں اُن پر سے گزرا یہ قصہ مسجد قبا کا ہے جو مدینہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے اُن کو قبلہ بدلنے کی خبر صبح کی نماز میں دی گئی وہاں بنی عمرو کے لوگ نماز پڑھا کرتے تھے)۔

Marfat.com

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ۔ جو شخص عصر کی نماز کے بعد جھوٹی قسم کھائے (اگرچہ جھوٹی قسم کھانا ہر وقت سخت گناہ ہے مگر عصر کا وقت زیادہ متبرک ہے کیونکہ اس وقت دن اور رات کے فرشتے اکٹھا ہوتے ہیں تو اس وقت جھوٹی قسم کھانا اور زیادہ سخت گناہ ہوگا۔ بعضوں نے کہا عصر کا وقت بازار کی گرمی کا وقت ہے اس وقت سوداگر اپنا مال بیچنے کے لئے اکثر قسمیں کھایا کرتے ہیں اس لئے عصر کی تخصیص کی)۔

حِيْنَ عَصَرَتِ الْعُكَّةَ۔ جب تو نے گھی کو نچوڑ دیا تو گھی کی برکت جاتی رہی۔

وَالْمُعْتَصِرُ۔ جو شخص اپنے پینے کے لئے شراب نچوڑے وَمُعْتَصِرَاتٌ۔ اس کو بھی کہتے ہیں جس کو پالا خانہ یا پیشاب لگا ہو)

عَاصِرٌ۔ شراب نچوڑنے والا۔

عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ۔ دوزخیوں کا لہو اور پیپ۔

مُعْصِرَاتٌ۔ پانی برسانے والے ابر۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ الْعَصْرَ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ۔ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا گویا گھر بار سب لٹ گیا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ مَّوَالِيْكَ تَزَوَّجَ جَارِيَةً مُّعْصِرًا۔ ایک شخص نے آپ کے غلاموں میں سے ایک جوان چھوکری سے شادی کی (مُعْصِر وہ چھوکری جو جوان ہو گئی ہو اس کو پہلا حیض آیا ہو یا حیض آنے کے قریب ہو)۔

اَنْتُمْ عَنَاصِرُ الْاَبْرَارِ۔ تم تمام نیکیوں کے عنصر ہو (یعنی اصل اور جڑ ہو)۔ عَنَاصِرُ اگلے محیکوں کے نزدیک چار شے پانی، ہوا، آگ، مٹی۔ لیکن حال کے محیکوں نے ستر سے زیادہ عنصر دریافت کئے ہیں اور پانی کو مرکب بتلاتے ہیں)۔

لَا يُخَالِطُهٗ فِيْ عُنْصُرِهٖ سَفَاهٌ۔ پیغمبر کی پیدائش میں زنا نہیں ملتا (اس کے باپ دادوں میں کوئی دلد الزنا نہیں ہوتا)۔

خَشُنَ عُنْصُرُهٗ۔ اس کی ذات سخت ہے۔

عَصٌّ۔ سخت ہونا۔

تَعْضِيْصٌ۔ الحاح کرنا۔

كَرِيْمُ الْعَصِّ۔ شریف الاصل۔

عُصْعُصٌ۔ ریڑھ کی ہڈی۔

عَصْعَصَةٌ۔ درد کرنا۔

عُصْعُصٌ۔ ریڑھ کی ہڈی (اس کی جمع عَصَاعِصُ ہے)۔

مَا اَكَلْتُ اَطْيَبَ مِنْ قَلِيَّةِ الْعَصَاعِصِ میں نے کوئی گوشت سرین کے اندر کے جھٹنے ہوئے گوشت سے زیادہ مزے دار نہیں کھایا، یا ریڑھ کی ہڈی سے زیادہ مزے دار جو بھنی ہوئی ہو کوئی چیز زیادہ مزے دار نہیں کھائی۔

لَيْسَ مِثْلَ الْحَصِرِ الْعُصْعُصِ۔ معاویہ عبداللہ بن زبیرؓ کی طرح بخیل اور تنگ دل نہیں تھے (مشہور روایت میں اَلْحَصِرِ الْعَصِفِ ہے اس کا ذکر کتاب الحاء میں گزر چکا)۔

عَصْفٌ۔ کاٹنا، تند چلنا، کمانا، مٹا دینا، ہلاک کرنا، جھک جانا، جلد چلنا۔

اِعْتِصَافٌ۔ کمانا۔

رِيْحٌ عَاصِفٌ۔ تند ہوا۔

سَهْمٌ عَاصِفٌ۔ جو تیر نشانہ پر نہ لگے اِدھر اُدھر جھک جائے۔

كَاَنَّ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ۔ جب آندھی چلتی۔

كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ۔ کھائے ہوئے چارہ کی طرح یا اُس پتے کی طرح جس کو کیڑا کھا گیا ہو یا بھوسی کی طرح جس کا دانہ کھا لیا گیا ہو۔

Marfat.com

عَصُوْفٌ۔ آندھی، تیز ہوا جیسے عَصِیْفٌ ہے)۔

اِعْصَافٌ۔ ہلاک کرنا۔

عَصْفَرَۃٌ۔ کسم میں رنگنا۔

تَعْصْفُرٌ۔ کسم میں رنگا جانا۔

عُصْفُرٌ۔ کسم (جس کا بیج کڑ کہلاتا ہے اور عربی میں اُس کو حَبُّ القُرْطُم کہتے ہیں)۔

عُصْفُوْرٌ۔ چڑیا، یا ہر پرندہ جو جثہ میں کبوتر سے کم ہو (عَصَافِیْر اُس کی جمع ہے)۔

لَا یُعْضَدُ شَجَرُ الْمَدِیْنَۃِ اِلَّا لِعُصْفُوْرِ قِتَبٍ مدینہ کا کوئی درخت نہ کاٹا جائے مگر پالان یا ہودے کی لکڑی کے واسطے۔

لَا تَلْبَسُوا الْمُعَصْفَرَ وَلَا الْمُزَعْفَرَ۔ کسم میں اور زعفران میں رنگا ہوا کپڑا مت پہنو یہ ممانعت مردوں کے لئے ہے) اور اکثر علماء نے کسم کا رنگ مردوں کے لئے درست رکھا ہے۔ ابراہیم نخعی نے کہا میں کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ وہ شیطان کی زینت ہے اور لوہے کی انگوٹھی بھی پہنتا ہوں یہی جان کر۔

عَصْلٌ۔ پیشاب کرنا، ٹیڑھا کرنا۔

عَصَلٌ۔ کج ہو جانا سختی کے ساتھ۔

تَعْصِیْلٌ۔ دیر کرنا۔

عِصْلٌ۔ آنت۔

عَاصِلٌ۔ سخت تیز۔

مِعْصَلٌ۔ وہ کج لکڑی جس سے درخت کی شاخیں گراتے ہیں اور صولجان۔

لَا عَرْجَ وَلَا عَصْلَ فِیْ عُوْدِہٖ۔ اُس کے کھڑے ہونے میں کوئی کجی نہیں اور اُس کی لکڑی میں ٹیڑھا پن نہیں ہے (ہر کج اور سخت چیز کو اَعْصَل کہتے ہیں)۔

اَلْعَصَلُ الطَّرِیْشُ۔ ٹیڑھا، نشانہ سے ہٹ جانے والا تیر۔

اَعْصَلُ۔ اُس تیر کو بھی کہتے ہیں جس پر پَر کم ہوں۔

ثُمَّ عَصَلَ عَلٰی رَاْسِ الضَّبِیْ۔ ایک شخص کا (جس کا نام غادی بن عبد العزیٰ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے راشد بن عبد ربہ اُس کا نام رکھا۔ ایک بُت تھا جس کی وہ پوجا کیا کرتا تھا۔ وہ کیا کرتا پنیر اور گھی لاکر اس کے سر پر رکھا کرتا اور کہتا کھا، ایک بار ایک لومڑی آئی اُس نے گھی اور پنیر سب کھا لیا) پھر بُت کے سر پر پیشاب کیا (ایک روایت میں ثَعْلَبَانِ ہے یعنی دو لومڑیاں آئیں ثُعْلَبَان بہ ضمۂ ثاء۔ لومڑی کو کہتے ہیں۔ جب لومڑی نے اُس بُت کے سر پر پیشاب کر دیا تو اُس کا پوجنے والا نہایت شرمندہ ہوا بُت کو توڑ ڈالا اور بُت پرستی سے توبہ کر کے مسلمان ہو گیا اور یہ شعر کہا ؎

ارب یبول الثعلبان برأسہ
لقد ذل من بالت علیہ الثعالب

یعنی جس پر لومڑیاں پیشاب کریں وہ معبود ہو سکتا ہے؟ وہ تو بڑا ذلیل و خوار ہے)۔

یَامِنُوْا عَنْ ھٰذَا الْعَصَلِ۔ اس ٹیڑھی ریتی سے داہنی طرف ہو جاؤ۔

عَصَلَتْ بِہٖ۔ بیٹھے سخت ہونا، سخت غصہ کرنا۔

قَدْ لَقِیَھَا اللَّیْلَ بِعَصْلِیٍّ۔ رات کو ان اونٹوں کا ہانکنے والا ایک سخت اور مضبوط بیٹھے والا شخص ہے۔ (یہ حجاج نے اپنے آپ کو کہا اور اونٹوں سے مراد رعایا ہیں)۔

عَصْمٌ۔ کمانا، روکنا، حفاظت کرنا، بچانا۔

اِعْتِصَامٌ۔ بچنا۔

اِعْتِصَامٌ۔ چنگل مارنا، ہاتھ سے تھامنا، لازم کر لینا۔

عِصْمَۃٌ۔ گناہوں سے بچنا۔

Marfat.com

اِسْتَعْصَمَ۔ تھامنا، لازم کر لینا۔
عِصَامٌ۔ کنڈہ جس سے برتن کو لٹکائیں، یا رسّی جس سے باندھ کر مشک یا ڈول کو اٹھائیں۔
کُنْ عِصَامِیًّا وَّ لَا تَکُنْ عِظَامِیًّا۔ اپنی ذات میں شرافت اور فضیلت پیدا کر باپ دادا کی شرافت پر مت پھول۔
مَنْ کَانَتْ عِصْمَتُہٗ شَھَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ جس شخص کا بچاؤ یہ گواہی ہو کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں (یعنی قیامت کے دن ہلاکت اور عذاب سے بچانے والا یہ کلمہ ہو)۔
تَمَالُ الْیُتَیِّمَ عِصْمَۃَ لِلْاَرَامِلِ۔ یتیموں کے پشت پناہ بیواؤں کو تباہی سے روکنے والے (یہ ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا)۔
فَقَدْ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ۔ انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچا لیا۔
وَلَا تُمْسِکُوْا بِعِصَمِ الْکَوَافِرِ۔ کافر عورتوں سے نکاح مت کرو (یعنی مشرک عورتوں سے اگر وہ نکاح میں ہوں تو ان کو چھوڑ دو)۔
مَلَکَ زَوْجُھَا عِصْمَتَھَا۔ اس کا خاوند اس کی عصمت کا مالک ہوا۔
عِصْمَۃُ الْمَرْأَۃِ بِیَدِ الرَّجُلِ۔ عورت کی عصمت محفوظ رکھنا خاوند کے ہاتھ میں ہے۔
وَعِصْمَۃُ اَبْنَائِنَا اِذَا شَتَوْنَا۔ ہماری اولاد کا بچاؤ قحط کے زمانہ میں۔
عِصَمٍ مِنَ الدَّجَّالِ۔ جو سورۃ کہف کو جمعہ کے دن پڑھتا رہے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا (دجال سے مراد دجال اکبر یعنی اخیر زمانہ کا دجال ہے یا ہر جھوٹا بہکانے والا)۔
سَنَاْخُذُ بِالْعِصْمَۃِ الَّتِیْ وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَیْھَا۔ ہم اُس صحیح اور درست کام کو لیں گے جس پر ہم نے لوگوں کو پایا۔
وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ۔ اللہ کی رسّی یعنی قرآن یا اُس کی توحید یا عبادت پر قائم رہو۔ (طیبی نے کہا حبل اللہ سے قرآن اور حدیث مراد ہے)۔
ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ۔ وہی میرا بچاؤ ہے (یعنی دین اسلام اگر دین بگڑا تو سب کام بگڑ گئے)۔
لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ۔ اللہ کے عذاب سے آج کوئی بچنے والا نہیں مگر وہی جس پر اللہ کا رحم و کرم ہو (تو عاصم بمعنے معصوم کے ہے) روئی کو بھی عاصم اور جبار اور عامر کہتے ہیں۔
وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔ اللہ تجھ کو بچائے گا لوگوں سے (تجھ کو جان سے کوئی نہ مار سکے گا تو آپ کا جنگِ اُحد میں زخمی ہونا، دانت ٹوٹنا، اُس کے خلاف نہ ہوگا۔ بعضوں نے کہا یہ آیت واقعۂ اُحد کے بعد اُتری)
اِنَّ جِبْرِیْلَ جَاءَ یَوْمَ مَرَّ بِدْرٍ وَقَدْ عَصَمَ ثَنِیَّتَہُ الْغُبَارُ۔ بدر کے دن حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اُن کے سامنے کے دانت پر غبار جم گیا تھا (ایک روایت میں عَصَبَ ہے اُس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔
لَا یَدْخُلُ مِنَ النِّسَاءِ الْجَنَّۃَ اِلَّا مِثْلُ الْغُرَابِ الْاَعْصَمِ۔ عورتیں بہشت میں اتنی کم جائیں گی جتنے کوّوں میں سفید پنجے والا یا سفید پاؤں والا کوّا ہوتا ہے (ہزاروں لاکھوں کوّوں میں کوئی کوّا اس صفت کا ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ عورتیں بہت کم بہشت میں جائیں گی)۔
اَلْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ مِثْلُ الْغُرَابِ الْاَعْصَمِ۔ نیک بخت عورت اتنی نادر ہوتی ہے جیسے سفید پنجہ والا کوّا کوّوں میں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ غراب اعصم کیا ہے فرمایا وہ کوّا جس کا ایک پاؤں سفید ہو۔
عَائِشَۃُ فِی النِّسَاءِ کَالْغُرَابِ الْاَعْصَمِ۔ عائشہ

Marfat.com

عورتوں میں ایسی نادر ہے جیسے سفید پاؤں والا کوّا کوّوں میں۔

بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَدَخَلْنَا شِعْبًا فَإِذَا نَحْنُ بِغِرْبَانٍ وَفِيهَا غُرَابٌ أَحْمَرُ الْمِنْقَارِ وَالرِّجْلَيْنِ فَقَالَ عَمْرٌو قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا قَدْرَ هٰذَا الْغُرَابِ فِي هٰؤُلَاءِ الْغِرْبَانِ۔ ایسا ہوا کہ ایک بار ہم سفر میں عمرو بن عاص کے ساتھ جا رہے تھے کہ ایک پہاڑ کی گھاٹی میں گھسے وہاں کوّے بہت تھے اُن میں ایک کوّا لال چونچ والا لال پاؤں والا تھا۔ عمرو بن عاصؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں میں سے بہشت میں اتنی کم عورتیں جائیں گی جتنے کہ ایسے کوّے دوسرے کوّوں میں ہوتے ہیں۔ (نہایہ میں ہے کہ عُصْمَہ وہ سفیدی جو گھوڑوں یا ہرن یا جنگلی بکری کے ہاتھوں میں ہو)۔

فَنَاوَلْتُ الْقَوْسَ وَالنَّبْلَ لِأَرْمِيَ ظَبْيَةً عَصْمَاءَ لِتَرِدَ مَعَهَا فَرَمَيْتُ۔ میں نے تیر کمان لی کہ ایک سفید پاؤں والے ہرن کو مار کر گوشت کی خواہش کو پورا کروں۔

فَإِذَا جَدُّ بَنِي عَامِرٍ جَمَلٌ أَدْهَمُ مُقَيَّدٌ بِعُصْمٍ۔ بنی عامر کا دادا گویا ایک گندم گوں اونٹ ہے جو رسیوں سے بندھا ہوا ہے (کہیں چرنے نہیں جاتا۔ مطلب یہ ہے کہ اُس بستی میں اتنی ارزانی ہے اور غلہ اور اناج کی کثرت ہے کہ اپنے مقام سے دوسرے مقاموں میں جائے اور خوراک لانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ جیسے قبیلۂ وہنا کے حق میں کہتا ہے۔ إِنَّهَا مُقَيَّدُ الْجَمَلِ۔ یعنی وہنا ایسا مقام ہے کہ وہاں اونٹ مقید رہتا ہے (یعنی کسی کو وہاں جانے کی ضرورت نہیں پڑتی ہمہ شئ وہاں موجود ہے)۔

أَصْلِحْ لِي دِينِيَ الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي۔ میرے دین کو درست کر دے جو میرا بچاؤ ہے (دنیا اور آخرت میں آدمی دینداری کی وجہ سے ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے)۔

مَا اعْتَصَمَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِي إِلَّا قَطَعْتُ أَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ مِنْ يَدَيْهِ وَأَسْخَتُ الْأَرْضَ مِنْ تَحْتِهِ۔ جو کوئی بندہ مجھ کو چھوڑ کر میرے کسی بندے کی پناہ ڈھونڈھے (جیسے مشرک لوگ کیا کرتے ہیں۔ غیر اللہ سے منت اور مراد مانگتے ہیں، تو میں آسمان کی رسیاں اُس کے ہاتھوں سے کاٹ لوں گا اُس کو کوئی تعلق مجھ سے نہیں رہے گا) اور زمین کو اُس کے تلے دھنسا دوں گا۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِي تَعْصِمُ الْعِصَمَ۔ یا اللہ تیری پناہ اُن گناہوں سے جو بچاؤ کو پھاڑ ڈالتے ہیں۔ (امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وہ گناہ جن کی وجہ سے اللہ کی حفاظت بندے پر سے اُٹھ جاتی ہے یہ ہیں شراب پینا، جوا کھیلنا، مسخرہ پن کرنا، غیبت کرنا، بدکاروں کی صحبت)۔

أَلَا مَا مُرَ مِنَّا لَا يَكُونُ إِلَّا مَعْصُومًا۔ (امام زین العابدین نے فرمایا) امام ہم اہل بیت میں سے معصوم ہوگا (مجمع البحرین میں ہے معصوم وہ ہے جو حرام کاموں سے بچا رہے اور اللہ کی رسّی یعنی قرآن کو تھامے رہے)۔

إِنَّ عِصْمَةَ أَمْرِي كَذَا۔ میرا بچاؤ یہ ہے۔

مَنْ كَانَ عِصْمَةُ أَمْرِهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ۔ جس کو توحید کی شہادت گناہوں سے بچائے یا قیامت کے تہلکوں سے یہ شہادت اُس کا بچاؤ ہو۔

عَصَوْ۔ لاٹھی سے مارنا، باندھنا، جمع کرنا۔

عَصًا۔ لاٹھی لینا۔ لاٹھی کی طرح مارنا۔

Marfat.com

عُصَيَّة: لاٹھی دینا۔
مُعَاصَاة: آپس میں لٹھ بازی کرنا۔
إِعْصَاء: شاخیں نکلنا لیکن پھل نہ آنا۔
اِعْتِصَاء: لاٹھی درخت میں سے کاٹنا۔ لاٹھی پر ٹیکا دینا۔
عَصَا۔ لاٹھی (اس کا تثنیہ عَصَوَانِ اور جمع اَعْصٍ اور اَعْصَاءٌ اور عِصِيٌّ ہے)۔
لَا تَرْفَعْ عَصَاكَ عَنْ اَهْلِكَ۔ اپنے گھر والوں پر سے لاٹھی مت اٹھا (یعنی اُن کی تادیب اور تنبیہ مت چھوڑ۔ ہمیشہ اچھی بات کا اُن کو حکم کرتا رہ اور بُری بات پر مارتا رہ اور ڈانٹتا رہ۔ بعضوں نے کہا اُن کو اللہ کی اطاعت پر جمع رکھ۔ عرب لوگ کہتے ہیں فُلَانٌ شَقَّ الْعَصَا۔ اُس نے جماعت کو پھوڑ دیا (یعنی جماعت سے نکل گیا جدا ہو گیا)۔ مجمع البحار میں ہے کہ دوسری حدیث میں جو ہے کہ اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مت مار وہ یہ اُس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس حدیث میں عصا سے لاٹھی مراد نہیں ہے بلکہ ادب سکھلانا اور یہ بن مارے ہو سکتا ہے۔ میں کہتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں کو بھی مارنے سے منع فرمایا ہے مگر شرعی حدود میں اور یہ حکم فرمایا ہے کہ اگر لونڈی طبیعت کے موافق نہ ہو تو اُس کو بیچ ڈالے اور بیوی کا مارنا تو کسی حال میں درست نہیں مگر ایسی ہی خفیف مار جیسے پنکھے یا مسواک سے البتہ جانوروں کو جب وہ شرارت کریں تو مارنا درست ہے۔ بعضوں نے کہا لونڈی یا غلام بھی جب خدمت میں قصور کرے تو اُس کو مار سکتے ہیں)۔
اِنَّ الْخَوَارِجَ شَقُّوْا عَصَا الْمُسْلِمِيْنَ۔ خارجی لوگوں نے مسلمانوں کی جماعت پھوڑ دی (سب مسلمانوں کو کافر سمجھنے لگے اُن سے علیحدہ ہو گئے)۔
اِيَّاكَ وَقَتِيْلَ الْعَصَا۔ تو اس سے بچا رہ کہ مسلمانوں کی جماعت پھوڑنے میں مارا جائے یا مارے۔
فَاِنَّهٗ لَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ۔ ابوجہم تو اپنے مونڈھے پر سے اپنی لاٹھی نیچے نہیں رکھتا (رات دن عورتوں کو مارا کرتا ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ہمیشہ سفر میں رہتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں رَفَعَ عَصَاهُ جب کوئی چلا جائے سفر کرے۔ اور اَلْقٰى عَصَاهُ جب کہیں اقامت کرے سفر سے اُترے)۔
اِنَّهٗ لَحَرَامٌ شَجَرُ الْمَدِيْنَةِ اِلَّا عَصَا حَدِيْدَةً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کا درخت کاٹنا حرام کر دیا مگر لوہے کے ہتھیار میں لگانے کے لئے جائز رکھا۔
اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ الْخَطَا فَتِيْلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا۔ خبردار ہو جاؤ کوڑے یا چھڑی سے کوئی مارا جائے تو وہ قتل خطا ہے (اُس میں قصاص نہیں ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں آلۂ قتل نہیں ہیں مراد چھوٹی لکڑی ہے جس کی مار سے غالباً آدمی نہیں مرتا)۔
اَوَّلُ شَجَرَةٍ عُرِسَتْ فِي الْاَرْضِ الْعَوْسَجَةُ وَمِنْهَا عَصَا مُوْسٰى۔ سب سے پہلے جو درخت زمین میں گاڑا گیا وہ عوسج کا درخت تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اُسی کا تھا۔
وَرَاٰنِيْ صَاحِبُ الْعَصَا وَالْمِيْسَمِ۔ میں موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی رکھتا ہوں۔
تَعْصُوْا فَاِنَّهَا مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّيْنَ۔ ہاتھ میں عصا رکھا کرو یہ پیغمبروں کی سنت ہے۔
فَرَعَ لَهُ الْعَصَا۔ اُس کو لکڑی مارنے کی ضرورت نہیں (وہ باادب اور تعلیم یافتہ ہے یا شریف النسب ہے کیونکہ عربوں کی عادت تھی جب ذات والی اونٹنی پر بدذات کم ذات اونٹ چڑھتا جانا تو اُس کو لکڑی سے مارتے)۔
عُصَيَّة: چھوٹی چھڑی۔

Marfat.com

عَصَا ۔ زبان اور پنڈلی کی استخوان اور جماعت اسلام اور ائتلاف کو بھی کہتے ہیں۔

اِنَّ الْعَصَا مِنَ الْعُصَيَّةِ۔ عَصَا عصیہ سے نکلا ہے (عصا ایک گھوڑا تھا جس کی ماں عصیہ تھی اب یہ ایک مثل ہوگئی ہے یعنی بڑا امر چھوٹے امر سے نکلتا ہے)۔

عَبْدُ الْعَصَا۔ دوسرے کا تابعدار (حضرت عباسؓ نے حضرت علیؓ سے فرمایا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خلافت کا مسئلہ طے کرلو ورنہ کل تم عبدالعصا ہوگے یعنی دوسرے کے تابعدار ہوگے)۔

اَنْتَ عَبْدُ الْعَصَا بَعْدَ كَذَا۔ تم آپ کی وفات کے بعد دوسرے کے تابعدار ہوگے۔

عَصٰى۔ یا **مَعْصِيَةٌ**۔ نافرمانی کرنا، مخالفت کرنا، اطاعت سے باہر ہوجانا، عناد کرنا، اڑ جانا، خون جاری رہنا۔

تَعَصِّي اور **اِعْتِصَاءٌ**۔ سخت ہونا۔

اِسْتِعْصَاءٌ۔ نافرمانی کرنا۔

عَاصٍ۔ گنہگار (عُصَاةٌ اُس کی جمع ہے)۔

عِصْيَانٌ۔ گناہ کرنا، نافرمانی کرنا۔

وَلَا نَعْصِي اللّٰهَ مَا عَصَانَا۔ اگر ہم اللہ کی نافرمانی نہ کرتے تو وہ بھی ہماری نافرمانی نہ کرتا (دعاء فور قبول کرنا)۔

اِنَّهٗ غَيْرُ اِسْمِ الْعَاصِي۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کا نام عاصی تھا اُس کا یہ نام بدل ڈالا (کیونکہ عاصی کے معنے نافرمان، سرکش، اللہ کا مخالف، تو یہ نام مسلمان کے لئے مکروہ سمجھا)۔

اِنَّ رَجُلًا قَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ غَوٰى۔ ایک شخص نے خطبہ دیا تو شروع میں یوں کہنے لگا جو کوئی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے اُس نے راہ پائی اور جس نے اُن دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اُس کو فرمایا تو بُرا خطیب ہے ارے یوں کہہ جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ گمراہ ہوا۔ (آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ رسول کا ذکر اللہ کے ذکر کے بعد رکھا جائے اُس نے تفنیہ کی ضمیر لاکر دونوں کو جمع کردیا جس کو آپؐ نے بُرا جانا گو مطلب صحیح تھا)۔

لَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ اَحَدٌ غَيْرُ مُطِيْعِ بْنِ الْاَسْوَدِ۔ قریش کے لوگوں میں جس جس کا نام عاص تھا اُن میں سے کوئی مسلمان نہیں ہوا ایک عاص بن اسود مسلمان ہوا جس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مطیع رکھدیا تھا اور ایک ابو جندل بھی تھے اُن کا بھی نام عاص تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ کنیت کے ساتھ مشہور تھے)۔

اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ۔ وہی لوگ گنہگار ہیں (جو سفر میں روزہ رکھتے ہیں حالانکہ اُن کو تکلیف اور مشقت ہوتی ہے اگر تکلیف دہ ہو تو سفر میں روزہ رکھنا منع نہیں بعضوں نے کہا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو روزہ افطار کرڈالنے کا حکم دیا اس پر بھی اُنھوں نے روزہ رکھا تو وہ گنہگار ٹھہرے اس لئے کہ پیغمبر کے حکم کی نافرمانی کی)۔

مَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى۔ جس نے ولیمہ کی دعوت قبول نہ کی وہ گنہگار ہوا (کیونکہ ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے دوسری دعوتیں قبول کرنا واجب نہیں ہے) پھر ولیمہ کی دعوت میں صرف حاضر ہونا واجب ہے کھانا واجب نہیں اگر روزہ دار ہو اور

Marfat.com

کوئی عذر ہو تو بیان کر دے۔ بعضوں نے کہا اگر دور دراز راہ پر دلیمہ کی دعوت ہو تو حاضر ہونا بھی واجب نہ ہوگا لیکن دوسری دعوتوں کا قبول کرنا مستحب ہے۔

عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ۔ عصیہ نے دو ایک قبیلہ کا نام ہے) اللہ کی نافرمانی کی (ان قبیلے والوں نے دغا بازی سے مسلمان قاریوں کو بیر معونہ پر شہید کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر بڑا رنج ہوا تھا آپ نمازمیں ان پر لعنت کرتے رہے)۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ أَطَاعَ عَلِيًّا وَإِنْ عَصَانِيْ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ عَصَاهُ وَإِنْ أَطَاعَنِيْ۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) جو کوئی علیؓ کی اطاعت کرے اگرچہ وہ گنہگار ہو میں اس کو بہشت میں لے جاؤں گا۔ اور جو کوئی علیؓ کی نافرمانی کرے وہ اگرچہ میرا مطیع ہو میں اس کو دوزخ میں لے جاؤں گا۔ (اس حدیث کو زمخشری نے روایت کیا ہے)۔ یہ امامیہ کی روایت ہے جسکی صحت ثابت نہیں۔

باب العين مع الضاد

عَضْبٌ۔ کاٹنا، گالی دینا، مارنا، رجوع کرنا، روکنا، معذور کر دینا۔

مُعَاضَبَةٌ۔ روکنا، منع کرنا۔

إِعْضَاضٌ۔ کاٹنا۔

عَضْبٌ۔ کاٹنے والی تلوار کو بھی کہتے ہیں۔

كَانَ اسْمُ نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام عضباء تھا (وہ بڑی تیز رو سانڈنی تھی۔ اصل میں **عَضْبَاءُ** اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کا کان چرا ہوا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس اونٹنی کا کوئی کان چرا ہوا نہ تھا مگر اس کا نام عضباء تھا۔ بعضوں نے کہا اس کا کان چرا ہوا تھا۔ زمخشری نے کہا **قَائِلَةٌ عَضْبَاءُ** وہ اونٹنی جس کے ہاتھ چھوٹے ہوں محیط میں ہے کہ جو بکری سینگ ٹوٹی ہوئی ہو اس کو بھی عضباء کہتے ہیں)۔

نُهِيَ اَنْ يُّضَحّٰى بِالْاَعْضَبِ الْقَرْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ ٹوٹی ہوئی بکری پر قربانی کرنے سے منع فرمایا۔

مَعْضُوْبٌ۔ لنجا جو حرکت نہ کر سکتا ہو۔

وَلَا مِنْ عَضْبَاءَ۔ سینگ ٹوٹی بکری کا بھی قیامت کے دن سینگ والی ہو کر حشر ہوگا۔

عَضْبُ لِسَانُهُ عُضُوْبَةٌ۔ اس کی زبان خوب تیز ہے۔

اِذَا سَلِمَتِ الْعَيْنُ وَالْاُذُنُ سَلِمَتِ الْاُضْحِيَةُ وَتَمَّتْ وَلَوْ كَانَتْ عَضْبَاءَ الْقَرْنِ نَجْرٌ يُرْجِيْهَا إِلَى الْمَنْسَكِ۔ جب جانور کی آنکھ اور کان سالم ہوں تو قربانی صحیح اور پوری ہوگی اگرچہ سینگ ٹوٹا ہو اور پاؤں گھسٹتی ہوئی قربانی کے مقام پر جائے (یعنی ذبح ناتواں یا لنگڑی ہو یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

عَضْدٌ۔ مدد کرنا، کمک کرنا، بازو پر مارنا، کاٹ ڈالنا

عَضْدُ فُلَانٍ۔ اس کے بازو میں شکایت ہے۔

عَضَدَ الشَّجَرَةَ۔ درخت کو کاٹ ڈالا۔

تَعْضِيْدٌ۔ ادھر ادھر ہانکنے اور بائیں بازو جانا۔

مُعَاضَدَةٌ۔ معاونت کرنا، مدد کرنا۔

تَعَاضُدٌ۔ مددگار ہونا

اِعْتِضَادٌ۔ مدد لینا۔

اِسْتِعْضَادٌ۔ کاٹنا۔

نُهِيَ اَنْ يُّعْضَدَ شَجَرُهَا۔ مدینہ کا درخت کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا۔

عَضَدٌ۔ کٹا ہوا۔

لَوَدِدْتُ اَنِّيْ شَجَرَةٌ تُعْضَدُ۔ کاش میں ایک درخت ہوتا (آدمی نہ بنتا) جس کو لوگ کاٹ ڈالتے (بس

Marfat.com

قصہ تمام ہوا نہ آخرت کا مواخذہ نہ وہاں کی فکر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بعضوں نے کہا یہ ابوذر غفاری کا مقولہ ہے نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی صحیح ہے کیونکہ آپؐ کا جو بلند مرتبہ اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا وہ آپؐ کو معلوم ہو گیا تھا آپؐ اُس سے پست مرتبہ کی کیوں آرزو کرتے)۔

وَلَا یُعْضَدُ شَوْکُھَا۔ مدینہ کا کانٹا دار درخت میں ہوتا ہے، نہ کاٹا جائے (یعنی کانٹے دار درخت کو بھی وہاں سے نہ کاٹنا چاہئے تو اور درختوں کا کاٹنا تو بطریق اَدْنیٰ نادرست ہوگا)۔

وَنَسْتَعْضِدُ الْبُرَیْرَ۔ ہم بریر کو کاٹتے تھے (اُس کے پھل کھانے کے لئے بریر بیلو کا درخت)۔

یَخْبِطُوْنَ عِضَدَھَا وَیَأْکُلُوْنَ حِصِیْدَھَا۔ اُس کے پتے اپنے جانوروں کے چارے کے لئے جھاڑتے اور کاٹتے تھے اور اُسی میں سے کاٹ کر کھاتے تھے۔

وَمَلَأَ مِنْ شَحْمِ عَضُدَیَّ۔ میرے دونوں بازو چربی سے بھر دیئے (یعنی مجھ کو خوب کھلا پلا کر موٹا کر دیا کیونکہ جب بازو موٹے ہوں گے تو سارا بدن موٹا ہوگا)۔

فَنَاوَلْتُہُ الْعُضْدَ فَأَکَلَھَا۔ میں نے گورخر کا مونڈھا آپؐ کو دیا آپؐ نے اُس میں سے کھایا۔

اِنَّہٗ کَانَ اَبْیَضَ مُعَضَّدًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ مضبوط ہاتھ پاؤں کے تھے گٹھے بدن کے (صحیح روایت مُقَصَّدًا ہے یعنی میانہ قامت میانہ جسم نہ بہت لمبے نہ ٹھگنے نہ بالکل دُبلے نہ بہت موٹے)۔

اِنْ سَمُرَۃُ کَانَ لَہٗ عَضُدٌ مِّنْ نَّخْلٍ فِیْ حَائِطِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ۔ سمرہ بن جندب کی ایک قطار نخلی درختوں کی ایک انصاری کے باغ میں (ایک روایت میں عَضِیْدٌ ہے یعنی درخت کی وہ شاخ جس پر ہاتھ پہنچ سکے اور یہی صحیح ہے کیونکہ اگر سمرہ کے اُس باغ میں کئی درخت ہوتے تو آپؐ انصاری کو اُس کے کاٹ ڈالنے کی اجازت نہ دیتے۔ مترجم کہتا ہے کہ اُس ایک شاخ کے لئے سمرہ اُس انصاری کے باغ میں گھستے رہتے اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپؐ نے سمرہ کو بلوایا اور اُن سے فرمایا کہ تم اس شاخ کو چھوڑ دو اُس کے بدلے دوسری جگہ کھجور کا درخت لے لو سمرہ اُس پر راضی نہ ہوئے پھر آپؐ نے فرمایا اچھا یہ شاخ مجھ کو ہبہ کر دو اُس کے بدلے تم کو بہشت ملے گی جب بھی سمرہ راضی نہ ہوئے آخر آپؐ نے غصہ میں آکر انصاری کو اجازت دی کہ تو اس شاخ کو کاٹ کر پھینک دے)۔

وَجَعَلُوْا اِعْضَادَ نَبْعِ الْحِجَارَۃَ۔ اُس کے دونوں بازوؤں پر (جہاں چوکھٹ کی لکڑیاں رہتی ہیں) پتھر رکھ دیئے۔

مُعْضَدٌ۔ بازو بند۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ۔ یا اللہ تجھ ہی پر میرا بھروسا ہے تو ہی میرا مددگار ہے۔

عُضْرُسٌ۔ یا عُضَارِسٌ۔ سردی، اولے (برف)، ٹھنڈا میٹھا پانی، گورخر (اُس کی جمع عَضَارِسُ ہے)۔

عُضْرُطٌ۔ کھانے پر مردوری کرنے والا، کمینہ، فقیر۔

عَضْرَفُوْطٌ۔ ایک قسم کا سفید کیڑا، یا جنوں کی سواری کا جانور، یا زہریلی چھپکلی (سپلک)۔

عَضٌّ۔ یا **عَضِیْضٌ**۔ دانت سے کاٹنا، سخت ہونا، لازم کر لینا، مضبوط تھام لینا (تَعَضِّیْضٌ کے بھی یہی معنے ہیں)۔

عُضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ۔ اُس کو داڑھوں سے تھام لو (یعنی لازم کر لو)۔

Marfat.com

مَنْ تَعَزّٰی بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا۔ جو شخص جاہلیت کے زمانہ کی طرح اپنے باپ دادوں کے نام لے کر فخر کرے ان سے فریاد رسی اس کو صاف صاف بول گالی دو اپنے جا اپنے باپ کا لڑیا (ذکر) تمام اور شاہ کنایہ کرد (یعنی لوڑے کی جگہ شرمگاہ وغیرہ ایسے الفاظ جو حالت نہ مذہب میں کہا کرتے ہیں مت کہو بلکہ کھلم کھلا اس کو فحش گالی دو تاکہ وہ خوب شرمندہ اور ذلیل ہو)۔

مَنِ انْتَفَلَ فَاعِضُّوْهُ۔ جو شخص اپنے نسب اور خلاف پر فخر کرے (یوں کہے کہ پدرم سلطان بود۔ یا عمو یم وزیر بود) اس کو فحش گالی دو، خوب ذلیل کر دو۔

اِنِ افْتَخَرَتْ بِاَبِيْهِ مَضُوْا اِسْلَمْنَا قُلْنَا صَدَقْتَ وَلٰكِنْ بِئْسَمَا وَلَدُوْا

اِنَّهٗ اَعَضَّ اِنْسَانًا اَنْصَلَ۔ اُبی بن کعب نے ایک شخص کو گالی دی جس نے اپنے باپ دادا پر فخر کیا تھا۔

وَاللّٰهِ لَوْ غَيْرُكَ يَقُوْلُهٗ لَاَعْضَضْتُهٗ۔ اگر دوسرا کوئی ایسا کہتا تو خدا کی قسم میں اس کو گالی دیتا۔ (قتبہ نے بدر کے دن ابوجہل سے کہا یا مصعب استرے گانڈو اپنی گانڈ کو زعفران سے رنگنے والے)۔

يَنْطَلِقُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ فَيَعَضُّهٗ عَضِيْضَ الْفَحْلِ۔ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی طرف جاکر اونٹ کی طرح اس کو کاٹ کھاتا ہے۔

وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ۔ اگرچہ تو ایک درخت کی جڑ چبایا رہے (اور تجھ کھانا نہ ملے)۔

ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكٌ عَضُوْضٌ۔ پھر کچھ بادشاہت ہوگی (نہ کہ خلافت راشدہ، خلافت راشدہ صرف تیس برس تک رہے گی۔ امام حسن علیہ السلام کی خلافت پر ختم ہوگئی اس کے بعد معاویہ زور زبردستی سے بادشاہ بن بیٹھے تو اسلامی بادشاہوں میں معاویہ اوّل بادشاہ ہیں کہ

خلیفہ۔ جب معاویہ با وصف قرشی ہونے کے خلیفہ نہ ٹھہرے تو دوسرے بادشاہ کیونکر ہو سکتے ہیں۔ ایک روایت میں ثُمَّ مُلُوْكًا عُضُوْضًا ہے یعنی پھر خبیث بد خلق بدکار بادشاہ ہوں گے یہ عِضٌّ کی جمع ہے)۔

وَسَتَرَوْنَ بَعْدِیْ مُلْكًا عَضُوْضًا۔ (حضرت صدیق رضؓ نے فرمایا) تم میرے بعد کتنی بادشاہت دیکھو گے (ایک کو ایک مارے گا کاٹے گا)۔

فَمُتُّ وَاَنْتَ عَاضٌّ۔ تو اس حال میں مرے کہ ایک درخت کی جڑ کاٹ رہا ہو (یعنی دانت سے اس کو چبا رہا ہو)۔

عَضَّ يَدَهٗ۔ اپنا ہاتھ کاٹا۔ (یعنی غصے یا شرمندگی سے)۔

اَهْدَتْ لَنَا نَوْعًا مِّنَ الْتَّعْضُوْضِ۔ تعضوض کھجور کی ایک قسم ہم کو تحفہ بھیجی۔ (تعضوض ایک قسم کی کھجور ہے)۔

وَعَضَّنَا الضَّعْبَةُ عَلٰى رِيْقِ الشَّتَيْنِ۔ ہم کو قحط کے سخت سال سے عیب اور ذلت کی باتیں لازم کر دیں۔

عَضُّ الزَّمَانِ۔ زمانہ کی سختی۔

عَضْطٰى۔ جماع کے وقت گونگا۔

عِضْطُوْطٰى۔ جو جماع کے وقت گونگا ہو۔

عَضْلٌ۔ تنگ کرنا، روک رکھنا، قید کرنا، سخت ہونا۔

تَعْضِيْلٌ۔ روکنا، تنگ ہونا، نرمگی دشوار ہونا، تنگ کرنا، عاجل ہونا۔

اِعْضَالٌ۔ سخت ہونا، مشکل ہونا، بند ہونا، غالب ہونا، تھکانا، عاجز کرنا۔

تَعْضِلٌ۔ غالب ہونا، تھکانا۔

دَاءٌ عُضَالٌ۔ وہ مرض جس کا علاج دشوار ہو۔

اَنَّهٗ كَانَ مُعْضَلًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گٹھے بدن والے تھے (آپؐ کے اعضاء مضبوط اور طاقتور

Marfat.com

سے تیری پناہ۔

مَا اَعْضَلَ مَسْئَلَتَكَ۔ تیرا سوال کیسا مشکل ہے۔

اِعْضَلَّتِ الشَّجَرَةُ۔ درخت کی شاخیں خوب نکلیں۔

عَضَدٌ۔ یا عَضُدٌ یا عَضِيهَةٌ یا عِضَهٌ یا عِضَهَةٌ جھوٹ بولنا، جادو کرنا، چغل خوری کرنا، افترا کھانا، بہتان کہتے ہیں ہر کانٹے دار بڑے درخت کو (اُس کا مفرد عِضَاهَةٌ اور عِضَةٌ۔ اور چھوٹے کانٹے دار درخت کو عَضَدٌ کہیں گے)۔

وَلَا يَعْضَهُ بَعْضُنَا بَعْضًا۔ ہم میں سے کوئی ایک دوسرے پر طوفان نہ جوڑے۔

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ۔ میں تم کو بتلاؤں عَضْہ کیا ہے وہ چغل خوری جس سے لوگوں میں دشمنی بڑے (ایک روایت میں مَا الْعِضَةُ ہے ترجمہ وہی ہے)۔

اِيَّاكُمْ وَالْعِضَةَ۔ دیکھو طوفان سے یعنی طوفان جوڑنے سے بچتے رہو۔ (زمخشری نے کہا عِضَةٌ کی اصل عِضْهَةٌ تھی وَلَا تُعْظَمُ عِضَاهُهَا۔ وہاں کے کانٹے دار درخت نہ کاٹے جائیں۔

بِوَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ۔ ایسے میدان میں پہنچے جہاں بڑے بڑے کانٹے دار درخت بہت تھے۔

مَنْ تَعَزَّى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاعْضَهُوْهُ۔ جو شخص جاہلیت کے زمانہ کی طرح اپنے باپ دادا کو پکارے اُس کو گالی دو۔

لَعَنَ الْعَاضِهَةَ وَالْمُسْتَعْضِهَةَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو کرنے والی اور جادو کرانے والی دونوں پر لعنت کی (جادو کو عِضَہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نرا جھوٹ اور شعبدہ اور خیال بندی ہے اُس کی حقیقت کچھ نہیں ہے)۔

اِذَا جِئْتُمْ اُحُدًا فَكُلُوْا مِنْ شَجَرِهٖ وَلَوْ مِنْ عِضَاهِهٖ۔ جب تم اُحد پہاڑ پر (جو مدینہ طیبہ کے پاس ہے) آؤ تو وہاں کے درختوں میں سے کچھ کھاؤ اگرچہ بجول کا درخت ہی ہو یا کوئی کانٹے دار درخت ہو (عرب لوگ کہتے ہیں عَضَهْتُ الْعِضَاهَ میں نے کانٹے دار درخت کاٹ ڈالے)۔

عَضْهَتُ عِضَاهًا اِلَّا بَتَرَكَهَا التَّسْبِيحُ۔ کوئی کانٹے دار درخت اُس وقت تک نہیں کاٹا جاتا جب تک وہ تسبیح الٰہی نہ چھوڑ دے (جب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اُس پر آفت آتی ہے لوگ اُس کو کاٹ ڈالتے ہیں۔ اللہ کی تسبیح دنیا کی سب چیزیں کرتی ہیں لیکن آدمی اُس کو نہیں سمجھتا)۔

اِنَّ شِدَّةَ اَحَدِهِمْ مِثْلُ عَقْرِ الْبَعِيرِ الْعِضَاهِ۔ اُن میں کسی کا شدق (دہانہ مُنہ کے دونوں جانب یعنی گلپھڑے) اُس اُونٹ کے ہونٹ کی طرح ہوگا جو کانٹے دار درخت بہت کھاتا ہے یا جو کانٹے دار درخت کھا کر بیمار ہو گیا ہو۔ (بعضوں نے کہا جو اونٹ کانٹے دار کھاتا ہے اُس کو عَاضِهَةٌ کہتے ہیں اور عَضِهَةٌ وہ اونٹ جو کانٹے دار درخت کھا کھا کر بیمار ہو گیا ہو)۔

حَيَّةٌ عَاضِهَةٌ۔ وہ سانپ جو کاٹنے ہی ہلاک کر ڈالے)۔

عَضُوٌ۔ جُدا کرنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا (تَعْضِيَةٌ کے بھی یہی معنے ہیں)۔

عِضْوٌ اور عُضْوٌ۔ جسم کا ایک ٹکڑا جیسے ناک کان ہاتھ پاؤں۔

عِضَةٌ۔ ٹکڑا اور ٹکڑا۔ (اُس کی جمع عِضُوْن ہے) جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ۔ قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے (کچھ آیتوں پر ایمان لاتے ہیں کچھ آیتوں کو نہیں مانتے)۔

مَا كَانَ رَجُلًا فَخُرَ جَزُوْرًا وَعَضَاهَا قَبْلَ

Marfat.com

عُرُوْبُ الشَّمْسِ۔ عصر کی نماز کا وقت وہ ہے کہ آدمی ایک اونٹ نحر کرے پھر اُس کے گوشت کے پارچے سورج ڈوبنے سے پہلے کر ڈالے۔

لَا تَعْضِيَةَ فِي مِيْرَاثٍ إِلَّا فِيْمَا حَمَلَ الْقَسْمَ ترکہ کا وہ مال جو ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا جس کا ٹکڑے ٹکڑے کرنا نقصان نہ دیتا ہو مثلاً سونا چاندی وغیرہ لیکن وہ مال جس کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے سے نقصان کا اندیشہ ہو مثلاً موتی جواہرات، چادر، چکی، حمام وغیرہ اُس کے ٹکڑے نہ کریں گے۔ اس قسم کے مال کا یا تو قیمت لگا کر تصفیہ کیا جائے گا یا سب وارثوں میں مشترک رہے گا۔

باب العين مع الطاء

عَطُبَ۔ یا عُطُوْبٌ۔ نرم ہونا۔

عَطَبٌ۔ ہلاک ہونا، ٹوٹ جانا، غصہ ہونا، سقط ہونا

تَعْطِيْبٌ۔ خوشبو دار کرنا۔

إِعْطَابٌ۔ ہلاک کرنا۔

إِعْتِطَابٌ۔ پھیپھڑے سے آگ لینا، ہلاک ہونا۔

عُطُبٌ اور عُطْبٌ۔ رُوئی۔

عُطْبَةٌ۔ روئی یا پٹڑا جس میں آگ لگائی جائے۔

لَيْسَ فِي الْعُطْبِ زَكٰوةٌ۔ رُوئی میں زکوٰۃ نہیں ہے

عَطَبُ الْهَدْيِ۔ قربانی کا جانور ہلاک ہونا، مثلاً لنگڑا یا بیمار ہو کر گر جائے۔

كَيْفَ أَضَعُ بِمَا عَطِبَ۔ اگر قربانی کا جانور ہلاک ہو جائے تو میں کیا کروں۔

مَعَاطِبُ۔ ہلاکت کے مقام۔

عُطْبُوْلٌ۔ یا عُطْبُلٌ۔ دراز قامت، لمبا۔

لَمْ يَكُنْ بِعُطْبُوْلٍ وَّلَا قَصِيْرٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ لمبے تھے نہ ٹھگنے (بلکہ میانہ قامت تھے) نہایہ میں ہے کہ عُطْبُوْل دراز قامت لمبی گردن والا۔ بعضوں نے کہا لمبا، چکنا، سخت۔ عورت اور مرد دونوں پر اطلاق کیا جاتا ہے)۔

عَطِرٌ۔ خوشبودار ہونا، جیسے تَعَطُّرٌ ہے)۔

عِطَارَةٌ۔ خوشبو فروشی۔

عَطَّارٌ۔ خوشبو فروش۔

كَانَ يَكْرَهُ تَعَطُّرَ النِّسَاءِ وَتَشَبُّهَهُنَّ بِالرِّجَالِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کا خوشبو دار بسنا برا جانتے اسی طرح مردوں کی مشابہت کرنا (مراد وہ خوشبو ہے جس کی بُو لوگوں کی ناک میں جاتی ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بُو چھوٹے لیکن رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن بُو نہ پھوٹے۔ بعضوں نے کہا یہ کراہت اُس وقت ہے جب عورت ایسی خوشبو لگا کر باہر نکلے۔ لیکن اپنے گھروں میں مضائقہ نہیں بعضوں نے کہا تعطر سے تعطل مراد ہے یعنی مردوں کی طرح زیور اور رنگ سے خالی رہنا)۔

إِذَا اسْتَعْطَرْتُ وَمَرَرْتِ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوْا رِيْحَهَا۔ جب عورت خوشبو لگا کر مردوں پر سے گزرے تاکہ وہ اُس کی خوشبو سونگھیں۔

عِنْدِيْ أَعْطَرُ الْعَرَبِ۔ (کعب بن اشرف یہودی نے کہا) میرے پاس وہ عورت ہے جو سارے عرب لوگوں سے زیادہ عمدہ عطر بناتی ہے (یا سب سے زیادہ معطر اور خوشبودار رہتی ہے)۔

عِطْرٌ۔ خوشبو۔

مِعْطَارٌ۔ بہت خوشبو لگانے والا۔

نَاقَةٌ مِّعْطَارَةٌ۔ ذات دالی اونٹنی۔

خَاتَمُ عَطِرٌ۔ انگوٹھی خوشبودار (مراد وہاں مشرق ہے)

Marfat.com

اَلْعَطَرُ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ۔ خوشبودار رہنا پیغمبروں کا طریق ہے۔

اَعْطَرُ سَیِّدِ الْعَرَبِ۔ سردارِ ان عرب کی عورتوں میں سب سے زیادہ خوشبودار۔

عَطَسَ۔ یَعْطِسُ۔ چھینکنا، پھٹنا، روشن ہونا، رجانا۔

تَعْطِیْسٌ۔ چھینک لانا

مَعْطَسٌ۔ ناک۔

عَطْسَةٌ۔ ایک بار چھینکنا۔

کَانَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَ یَکْرَهُ التَّثَاؤُبَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھینک کو پسند کرتے تھے اور جمائی کو مُرا جانتے تھے (کیونکہ چھینک دلیل ہے چستی اور کم خواری اور قلتِ غذا کی اور جمائی پُرخواری اور سُستی کی)

کَادُوْا یَتَعَاطَسُوْنَ یَرْجُوْنَ اَنْ یَقُوْلَ رَحِمَکَ اللّٰہُ۔ صحابہ چھینک مارتے تھے اس امید سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو جواب دیں یَرْحَمُکَ اللّٰہُ یعنی اللہ تجھ پر رحم کرے (تو آپ کی دعاء حاصل کرنے کے لئے خواہ مخواہ چھینکتے تھے)

عَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَ اَنَا اَقُوْلُ کَمَا تَقُوْلُ۔ ایک شخص کو چھینک آئی اُس نے کہا الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں بھی یہ کہتا ہوں والسلام علی رسول اللہ لیکن چھینک کے موقع پر صرف یہی کہتا ہوں الحمد للہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھلایا (اور السلام علی رسول اللہ اپنی طرف سے اس موقع پر نہیں بڑھاتا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجنا ثواب کا کام ہے مگر جب محل کہنا عبداللہ بن عمرؓ نے مُرا جانا۔ اسی طرح ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی چھینکنے کے بعد والسلام علی رسول اللہ کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ماں پر بھی سلام)

لَا یُرْغِمُ اللّٰہُ اِلَّا هٰذَا وَ الْمُعَاطِسَ۔ اللہ تعالیٰ اپنی ناکوں کو خاک آلودہ کرے گا۔

اَلْعُطْسَةُ مِنَ اللّٰہِ۔ چھینک اللہ کی طرف سے ہے (اور جمائی شیطان کی طرف سے)

وَاِنْ رَغِمَ مَعْطِسُکَ۔ اگرچہ تمہاری ناک کو مٹی لگے (مجمع البحرین میں ہے کہ یہ امام حسینؓ نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا جب انھوں نے امام حسنؓ کو اپنے جدِ امجد کے پاس دفن ہونے نہ دیا میں کہتا ہوں یہ بالکل غلط ہے حضرت عائشہ رضؓ نے تو بخوشی اس کی اجازت دی تھی لیکن مروان اُس میں حائل ہوا اور لڑنے کے لئے مستعد ہوا)۔

عَطَشٌ۔ پیاسا ہونا، مشتاق ہونا۔

مُعَاطَشَةٌ۔ پیاس میں مقابلہ کرنا۔

تَعْطِیْشٌ۔ پیاسا رکھنا۔

تَعَطُّشٌ۔ پیاسا بننا۔

رُخِّصَ لِصَاحِبِ الْعُطَاشِ وَاللَّهَثِ اَنْ یُفْطِرَا وَ یُطْعِمَا۔ جو شخص روزے میں پیاس کی شدت برداشت نہ کرسکا ہو یا اُس کو پیاس کی بیماری ہو جائے (جیسے استسقاء کی بیماری کہ آدمی اُس میں پانی پیتا ہے اور پیاس نہیں بجھتی) تو اُس کو افطار کی اجازت ہے اسی طرح جس کی زبان پیاس کے مارے لٹک آئے اور ہانپنے لگے اُس کو بھی افطار جائز ہے (اور دونوں روزے کے بدلے) مسکین کو کھانا کھلائیں (جیسے ہر کوئی ضعیف یا ناتواں یا بوڑھا یا بیمار شخص جس کو روزہ کی طاقت نہ ہو افطار کرسکتا ہے اور ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلادے)۔

اَلرَّجُلُ یُصِیْبُهُ الْعُطَاشُ حَتّٰی یَخَافَ عَلٰی

Marfat.com

نَفِيْضَةٌ قَالَ يَشْرَبُ۔ اگر کسی شخص کو روزے میں یہ نوبت ہو جائے (پیاس کی شدت ایسی کو صبر نہ ہو سکے) اور ہلاکت کا ڈر ہو تو وہ افطار کر ڈالے پانی پی لے اور جب اچھا ہو تو اُس روزے کی قضا کر لے (بس یہی کافی ہے کفارہ لازم نہ ہوگا)۔

عُطَاطَةٌ۔ عیط عیط کی آواز نکالنا، بے درپے آواز میں نکلنا۔

عُطَاطٌ۔ بکری کا بچہ کیسا لہ، یا گورخر کا بچہ۔

اِنَّهٗ لَيُعَطْعِطُ الْكَلَامَ۔ وہ شخص چیخ پکار کر بات کرتا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں عَطْعَطَ الْقَوْمُ لوگ چلانے لگے یا عیط عیط کہنے لگے)۔

عُطُوْفٌ۔ یا عُطُوْفَةٌ۔ مائل ہونا، شفقت کرنا، مہربانی کرنا، دودھ جاری ہونا، حملہ کرنا، لوٹنا، جھکنا، مائل کرنا،

تَعْطِيْفٌ۔ دور کرنا، موڑنا۔

تَعَطُّفٌ۔ مہربانی کرنا، احسان کرنا۔

عِطَافٌ۔ چادر۔

سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْعِزِّ۔ پاک ہے وہ ذات جس کی چادر عزت ہے۔ وَقَالَ بِهٖ اور اُس کا حکم عزت دار ہے (رد نہیں ہو سکتا)۔

حَوَّلَ رِدَائَهٗ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْمَنَ عَلَى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر الٹی اور اُس کا داہنا مڑاؤ بائیں مونڈھے پر کر دیا۔

وَخَرَجَ مُتَلَفِّعًا بِعِطَافٍ۔ ایک چادر لپیٹے ہوئے نکلے۔

فَنَاوَلْتُهَا عِطَافًا۔ میں نے اُن کو چادر دی (جو میں اوڑھے ہوئے تھا انہوں نے دیکھا اُس میں صلیب کی شکل بنی ہوئی تھی)۔

وَالنَّظْرُ فِيْ عِطْفَيْهِ۔ اپنی دونوں جانبوں کو دیکھنا (یعنی اترانا اور غرور کرنا)۔

ثَانِيْ عِطْفِهٖ يَا عِطْفِهٖ۔ اپنے مُڑ کو پھیر لینے والا (اللہ تعالیٰ سے روگردان)، یا اپنی مہربانی کو روکنے والا۔

لَيْسَ فِيْهَا عَطَفٌ۔ اُن جانوروں میں کوئی سینگ مڑا اور پلٹا ہوا نہ ہو۔

وَفِيْ اَشْفَارِهٖ عَطَفٌ۔ اُس کے ہونٹوں میں طول ہے یعنی لمبے ہیں۔

فِي الطَّرِيْقِ عَطَفٌ۔ راستہ کج ہے۔

عَطَلٌ۔ مونا ہونا، خالی ہونا (جیسے عُطُلٌ عورت کا زیورات سے خالی ہونا)۔

عَاطِلٌ اور عُطُلٌ۔ وہ عورت جس کے بدن پر زیور نہ ہو۔

عَطَالَةٌ (بیٹھے بٹھائے) یعنی بیکار رہنا)۔

تَعْطِيْلٌ۔ چھوڑ دینا، خالی کرنا، فرصت دینا، زیور اُتار لینا۔

يَا عَلِيُّ مُرْ نِسَائَكَ لَا يُصَلِّيْنَ عُطُلًا۔ علیؓ اپنی عورتوں کو حکم دے وہ زیورات سے خالی ہو کر نماز نہ پڑھیں (بلکہ نماز میں کچھ نہ کچھ زیور اُن کے آنگ پر ہے)۔

كَرِهْتُ اَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْاَةُ عُطْلًا وَلَوْ اَنْ تُعَلِّقَ فِيْ عُنُقِهَا خَيْطًا۔ حضرت عائشہؓ اس کو بُرا جانتی تھیں کہ عورت زیور سے خالی ہو کر نماز پڑھے اگر کچھ زیور اُس کے پاس نہ ہو تو گلے میں ایک دھاگا ہی لٹکا لے (یونہ کا کچھ ہی پہن لے۔ مطلب یہ ہے عورت مرد میں امتیاز رہے)۔

ذُكِرَ لَهَا اِمْرَاَةٌ مَاتَتْ فَقَالَتْ عَطِّلُوْهَا۔ ایک عورت مر گئی حضرت عائشہؓ نے فرمایا اُس کے زیور سب اُتار لو (عرب لوگ کہتے ہیں عَطَّلَتِ الْمَرْاَةُ۔ عورت نے سب زیور اُتار ڈالے)۔

رَاَبَ الشَّاوِيَ وَاَوْذَمَ الْعَطِلَةَ۔ (حضرت عائشہؓ نے اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی تعریف میں کہا)

Marfat.com

بگڑے کو بنایا اور ٹوٹے پھوٹے ڈول کو درست کیا
رَعطَلَۃٌ۔ وہ ڈول جس سے پانی بھرنا چھوڑ دیا گیا ہو،
اُس کے تسمے وغیرہ ٹوٹ گئے ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ
انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد
اسلام کو از سرِ نو تازہ اور مکمل کیا۔ منافقین اسلام کی
سر کوبی کی اُن کو سخت سزا دے کر اُن کا زور توڑ دیا)۔
شَدَّ النَّهَارُ ذِرَاعَيْ عَيْطَلٍ نَصَفٍ۔ دن نے
دونوں ہاتھ لمبی آدھی عمر والی اونٹنی کے باندھ دیئے۔
(عَيْطَل یعنی اونٹنی اور نَصَف وہ اونٹنی جو جوان اور
بوڑھی کے درمیان ہو)۔
لَا يَسْمَعُ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تُعَطِّلَ نَفْسَهَا۔ عورت
کو زیور سے بالکل خالی نہ ہونا چاہئے کچھ نہ کچھ زیور اُس
کے اُنگ پر رہے اگرچہ گردن میں ایک پونتھ کا لچھا
ہی سہی)۔
عَطْنٌ۔ کھال کو صاف کرنے کے لئے نمک یا گوبر یا
درخت کے پتوں میں ڈالنا تاکہ وہ نرم ہو جائے۔
عُطُونٌ۔ اونٹ کا پانی پی کر بیٹھ جانا۔
عَطَنٌ۔ اونٹ کا سیراب ہو جانا، یا پانی پی کر پھر
حوض کے گرد بیٹھنا تاکہ پھر دوبارہ پیئے۔
اِعْطَانٌ۔ اونٹ کو سیراب کرنا، یا پانی پلا کر حوض
کے گرد بٹھانا تاکہ پھر دوبارہ پیئے۔
عَطَنٌ۔ وہ مقام جہاں اونٹ پانی پی کر بیٹھتے ہیں۔
تَعْطِينٌ۔ دوبارہ پانی پینے کے لئے بٹھانا۔
حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔ یہاں تک کہ لوگوں
نے اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر پانی کے گرد بٹھا دیا یعنی
حضرت عمرؓ کے وقت میں اسلام ایسا پھیلے گا اور فتوحات
اتنی بے شمار ہوں گی کہ لوگ مال اور دولت سے سیراب
ہو جائیں گے)۔
فَمَا مَضَتْ سَابِعَةٌ حَتّٰى اَعْطَنَ النَّاسُ

فِي الْعُشَبِ ساتواں دن (استسقاء کی دعاء پر) نہیں
گزرا تھا اتنا پانی برسا، کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو
چراگاہ میں پانی پلا کر بٹھا دیا (جہاں دیکھو وہاں پانی
ہی پانی تھا)۔
وَقَدْ عَطَنُوْا مَوَاشِيَهُمْ۔ انھوں نے اپنے جانوروں
کو ٹھانوں میں چھوڑ دیا (جہاں وہ رہتے اور آرام کرتے)۔
اِسْتَوْصُوْا بِالْمِعْزٰى خَيْرًا وَاَنْفُسُوْا اٰلَهٗ
عَطَنَهٗ۔ بکری کو آرام سے رکھو (اُس کے دانے پانی
کا خیال رکھو) اور اُس کا ٹھان جھاڑ پونچھ کر صاف رکھو۔
صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ
اَعْطَانِ الْاِبِلِ۔ بکریوں کے ٹھانوں میں نماز پڑھ
لو اور اونٹوں کے ٹھانوں میں نماز مت پڑھو (اگرچہ
اونٹ اور بکری دونوں کا پیشاب پاک ہے۔ اور بعضوں
کے نزدیک دونوں ناپاک ہیں مگر بکریوں کے ٹھان میں
یہ ڈر نہیں ہوتا کہ نمازی کو کوئی صدمہ پہنچے گا اس لئے
اُن میں نماز کی اجازت دی بر خلاف اونٹوں کے ٹھان
کے وہاں اگر کوئی اونٹ بگڑے تو نمازی کو صدمہ
پہنچنے کا ڈر ہے)۔
اَخَذْتُ اِهَابًا مَعْطُوْنًا فَاَدْخَلْتُهٗ عُنُقِيْ۔
میں نے ایک بدبودار کھال پائی جس کے بال اُتر گئے تھے
اُسی کو اپنے گلے میں ڈال لیا
وَفِي الْبَيْتِ اُهُبٌ مُعَطَّنَةٌ۔ گھر میں چند کھالیں
بدبودار پڑی ہوئی تھیں (جن کی دباغت نہیں ہوئی
تھی۔ اُهُبٌ جمع ہے اِهَابٌ کی بمعنے کھال یا وہ
کھال جس کی دباغت نہ ہوئی ہو)۔
عَطْوٌ۔ دینا، اُدھیڑ اُٹھانا۔
مُعَاطَاةٌ۔ ایک دوسرے کو دینا جیسے تعاطی، مع
تَعْطِيَةٌ۔ جلدی کرنا، خدمت کرنا۔
اِعْطَاءٌ۔ دینا، رام ہونا۔

Marfat.com

عَطَاءٌ۔ جو چیز دی جائے۔

فَاِذَا تُعْطٰی الْحَقَّ لَمْ یَعْبَرْهُ اَحَدٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے خلیق اور ملنسار تھے مگر جب کوئی حق بات کو بگاڑنا چاہتا یا کسی کا حق دبانا چاہتا تو (آپ ایسے غصہ ہوتے کہ) ہم میں سے کوئی آپ کو نہیں پہچانتا (معلوم نہ کر سکتا کہ آپ وہی شخص ہیں جو ایسے نرم مزاج اور ملنسار تھے یا دوسرے کوئی شخص ہیں مطلب یہ ہے کہ آپ کو حق اور ابطال باطل کا ایسا خیال رہتا کہ جب کوئی حق بات کے خلاف کہتا یا ناحق ظلم کرنا چاہتا تو آپ اس پر سخت غصہ ہوتے اور آپ کی حالت ایسی بدل جاتی گویا آپ دوسرے کوئی شخص ہیں)۔

اِنَّ اَرْدَی الرِّبٰوا عِرْضُ الرَّجُلِ عَرْضَ اَخِیْهِ بِغَیْرِ حَقٍّ۔ سب سے بڑھ کر سود خواری یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی عزت ریزی ناحق کرے (بے وجہ شرعی اس کی برائی بیان کرے)۔

لَا تُعْطُوْهُ اَلْیَدِیْ۔ اس تک ہاتھ نہیں پہنچتا۔

رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ۔ ایک شخص نے میرا نام لے کر عہد اور اقرار کیا پھر اس کو توڑ ڈالا (عہد شکنی کی)۔

لَقَدْ اُعْطِیَ بِهَا مَا لَمْ یُعْطَ۔ اس کو اس کے بدلہ وہ دیا جا رہا تھا جو نہیں دیا گیا تھا (یعنی بائع نے مشتری سے زیادہ قیمت پر بیچنے کا ذکر کیا حالانکہ وہ چیز اتنے پر نہیں بک سکتی تھی)۔

اَعْطَاهُ اللّٰهُ اَجْرَ مَنْ صَلّٰهَا وَحَضَرَهَا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے برابر ثواب دے گا جو جماعت میں شریک ہوا اور جماعت سے نماز پڑھی (یہ جب ہے کہ عذر سے جماعت میں شریک نہ ہو سکے لیکن اس کی نیت شریک ہونے کی ہو کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ نیۃ المؤمن خیر من عملہ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے)۔

لَنْ تَقْرَءَ مُحَرِّفٌ مِّنْهُمَا اِلَّا اُعْطِیْتَهُ۔ تو اس میں سے جو کلمہ پڑھے گا وہ تجھ کو دیا جائے گا (مثلاً جب غفرانک کہے گا تو مغفرت ہوگی لَا تؤاخذنا کہے گا تو مواخذہ نہ ہوگا اگر اس کلمہ میں کوئی دعا نہ ہو تو اس کا ثواب ملے گا)۔

اُعْطِیْ خَوَاتِیْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ۔ سورۂ بقر کی اخیر آیتوں میں جو دعائیں ہیں وہ اس کے لئے قبول ہوں گی۔

لَا تُعْطِیْکَاهُنَّ۔ ہم تجھ کو وہ نہیں دیں گے (کافِ خطاب کے بعد اشباع کا الف زیادہ کر دیا ہے)۔

اُعْطِیْهَا۔ اس کو شہادت کا ثواب دیا جائے گا (اگرچہ گھر میں اپنے بچھونے پر مرے)۔

وَفِیْ هٰذَا الْعَطَاءِ۔ اس عطا میں یعنی جو بیت المال میں سے دی جائے۔

بِعْتُ جَارِیَةً اِلَی الْعَطَاءِ۔ میں نے ایک لونڈی بیچی تنخواہ کے وعدے پر (یعنی جب مشتری کی تنخواہ ملے یا اس کے صاحب کے پاس سے ملے گی اس وقت وہ قیمت ادا کرے گا)۔

نَهٰی اَنْ یُّتَعَاطَی السَّیْفُ مَسْلُوْلًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگی تلوار کو دینے لینے سے منع فرمایا کیونکہ اس میں خطرہ کا احتمال ہے دوسرے آدمی کو خوف پیدا ہوتا ہے)۔

مَا اَرَدْتُ اَنْ تُعْطِیَهٗ۔ تو نے اس کو کیا دینے کا ارادہ کیا۔

عَاطٍ بِغَیْرِ اَوْطٍ۔ جس چیز کے ملنے کی امید نہیں اس پر ہاتھ بڑھاتا ہے (اس کو لینا چاہتا ہے۔ یہ ایک مثل ہے)۔

تَتَعَاطٰی فَعَقَرَ۔ پاؤں کی انگلیوں کے بل کھڑا ہوا اور اونٹنی کو زخمی کیا۔

مُعْطَاةٌ۔ بہت دینے والا مرد ہو یا عورت (اس

Marfat.com

کی جمع مَعَاطِن اور مَعَاطِنُ ہے)۔

إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حُظُّهَا جب تم ارزانی کے دنوں میں سفر کرو تو اونٹوں کو اُن کا حق دو (یعنی چھوٹی چھوٹی منزلیں کر کے اُن کو خوب چرنے اور کھانے دو البتہ جب قحط کے دن ہوں اور راستہ میں چارہ پانی نہ ملے تو جلد بڑی بڑی منزلیں طے کر کے اُس مقام سے پار ہو جاؤ)۔

وَمَا أُعْطِيَ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ۔ اُس سے بہتر عطا نہیں دی گئی۔ ایک روایت میں هُوَ نہیں ہے ایک میں عَطَاءً بہ نصب مذکور ہے)۔

فَعَاطَيْتُهَا كُلَّ ذَنُوبٍ بِتَمْرَةٍ۔ میں نے ہر ڈول پر ایک کھجور ٹھہرائی۔

لَا تَتَعَاطَ زَوَالَ مُلْكٍ لَمْ تُنْقَصْ أَيَّامُهُ۔ اُس بادشاہت کو دور کرنے کی جرأت مت کر جس کے دن ابھی نہ گزرے ہوں (بلکہ اُس سلطنت کے قائم رہنے کی ابھی مدت باقی ہے کیونکہ جو شخص ایسی بادشاہت کا خلاف کرے گا جس کا زمانۂ حکومت ابھی باقی ہے وہ خود مٹ اٹھائے گا)۔

بَيْعُ الْمُعَاطَاةِ۔ وہ بیع جس میں مشتری قیمت رکھ کر چیز اٹھالے دونوں دل سے راضی ہوں لیکن زبان سے کچھ نہ کہیں۔

أَعْطِنِي الْكِتَابَ يَمِينِي وَالْخُلْدَ فِي الْجِنَانِ بِيَسَارِي۔ داہنے ہاتھ میں میرا نامۂ اعمال دے اور بایاں ہاتھ دھونے کے بدلے بہشت میں ہمیشہ رہنا (یہ وضو کی دعاء میں ہے)۔

باب العين مع الظاء

عَظْبٌ۔ وہ جلدی جلدی دُم ہلانا، لازم کر لینا، صبر کرنا، سوکھ جانا۔

عَظَبٌ۔ موٹا ہونا، لازم کر لینا، صبر کرنا۔

تَعْظِيبٌ۔ دیر کرنا، ٹالنا۔

عَظِيبَةُ الْخُلُقِ۔ بڑے ڈیل ڈول کا آدمی۔

عِظْيَبُ الْخُلُقِ۔ بدخُلق۔ **عَظُوبٌ**۔ موٹا، فربہ۔

عَظْرٌ۔ بُرا جاننا، ناپسند کرنا، بھر دینا۔

اِعْظَارٌ۔ ثقیل ہونا۔

عِظَارَةٌ۔ امتلاء۔

عَظٌّ۔ کاٹنا، دیکھئے عَضٌّ۔ بعضوں نے کہا عَضٌّ دانتوں سے کاٹنا اور عَظٌّ دوسری چیزوں سے کاٹنا، ملا دینا۔

عِظَاظٌ۔ ایک دوسرے کو کاٹنا۔

عَاظَّ الْقَوْمُ۔ لوگ خوب لڑے۔

عَظْلٌ۔ ایک دوسرے پر سوار ہونا۔

تَعْظِيلٌ۔ جمع ہونا۔

مُعَاظَلَةٌ اور **عَظَلٌ**۔ نرکا مادہ پر چڑھے رہنا۔

أَنْشِدْنَا لِشَاعِرِ الشِّعْرَاءِ قَالَ وَمَنْ هُوَ قَالَ الَّذِي لَا يُعَاظِلُ بَيْنَ الْقَوْلِ وَلَا يَتَتَبَّعُ حُوشِيَّ الْكَلَامِ۔ (حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا) مجھ کو اُس شاعر کا کلام سُناؤ جو شاعروں کا سردار ہے ابن عباس نے پوچھا وہ کون ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا جو شاعر لفظوں کو مکرر نہیں لاتا (نقفین[1] نہیں کرتا) اور وحشی غریب الفاظ جو مستعمل نہیں ہیں اپنے شعروں میں نہیں لاتا۔

تَعَاظَلَ الْجَرَادُ وَالْكِلَابُ۔ گتھے اور مڑے ایک دوسرے پر سوار ہو گئے۔

عُظُلٌ۔ گاندو لوگ۔

[1] نقفین یہ ہے کہ ایک لفظ کو دوسرے لفظ کے مقام پر لکھنا کیونکہ وہ اس کے معنی پر مشتمل ہے یا ایک معنی کا بالتدریج ذکر کرنے کے بعد جو لفظ ہے اُس کا فاصلہ سے متعلق ہونا یہ نثر میں ہے اور نظم میں نقفین یہ ہے کہ قافیہ اپنے ابعد سے ایسا متعلق ہو کہ بغیر اس کے ملائے مطلب سمجھ میں نہ آئے اور یہ عیب ہے اگر ماقبل سے متعلق ہو یہ مطلب

بغیر ملائے سمجھ میں آنا ہوتو عیب نہیں ہے نقفین اس کو بھی کہتے ہیں کہ شاعر

Marfat.com

عَظْمٌ ہڈی ہڈی کھلانا، ہڈی پہ مارنا۔
عِظَمٌ اور **عِظَامَۃٌ** بڑائی۔
عَظِیْمٌ اور **عُظَامٌ** اور **عُظَامٌ** بڑا۔
تَعْظِیْمٌ بڑا کرنا، عزت اور احترام کرنا، ہڈی ہڈی جدا کرنا۔
اِعْظَامٌ بڑا ہونا، بڑا کرنا، بڑا جاننا، ہڈی دینا۔
تَعَظُّمٌ بڑا بننا، تکبر کرنا
تَعَاظُمٌ بڑائی جتانا۔
اِسْتِعْظَامٌ تکبر کرنا، اللہ تعالیٰ کا ایک نام عظیم بھی ہے کیونکہ اُس کی حقیقت اور قدرت ایسی ہے جو احاطہ عقول سے باہر ہے اور اجسام میں عظمت یہ ہے کہ اُن کا طول یا عرض یا عمق زیادہ ہو اور اللہ تعالیٰ عظمتِ جسمانی سے پاک ہے (کذا فی النہایہ)۔

اِنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ لَیْلَۃً عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ لَا یَقُوْمُ فِیْھَا اِلَّا اِلٰی عُظْمِ صَلٰوۃٍ۔ ایک عورت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسرائیل کے حالات بیان فرماتے رہے اور کسی کام کے لئے نہیں اُٹھے مگر بڑی نماز کے لئے (یعنی فرض نماز کے لئے)۔

فَاَسْنَدُوْا عُظْمَ ذٰلِکَ اِلَی ابْنِ دُخْشُمٍ اُس کا بڑا حصہ ابن دخشم کی طرف منسوب کیا (کہ وہ بڑا منافق ہے)۔

جَلَسْتُ اِلٰی مَجْلِسٍ فِیْہِ عُظْمٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ میں ایک مجلس میں بیٹھا جس میں انصار کی بڑی جماعت تھی (عرب لوگ کہتے ہیں دَخَلَ فِیْ عُظْمِ النَّاسِ بڑی جماعت میں شریک ہو گیا)۔

سَاءَ عُظْمُ خُلُقِہٖ۔ بڑی مخلوق پر سرداری کی۔

اِنَّ عُظْمَ الْجَزَاءِ مَعَ عُظْمِ الْبَلَاءِ۔ جتنی مصیبت بڑی ہو اُتنا ہی ثواب بڑا ہو گا (رحمت بقدرِ زحمت)

اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ بھی ہو سکتا ہے کیونکہ عِظَمٌ مصدر ہے بمعنے بڑائی جو ضد ہے صِغَرٌ کی)۔

وَعُظْمُ شَأْنِ الْمُتَابِعِ۔ بیعت کرنے والے کی بڑی شان۔

اُنْظُرْ ذَا رَجُلًا طَوَالًا عُظَامًا۔ ایک بڑا لمبا تڑنگا شخص دیکھو۔ (تمہارے میں ہے کہ عُظَامٌ مبالغہ کا صیغہ ہے اور عِظَامٌ اُس سے بھی بڑھ کر)۔

مَنْ تَعَظَّمَ فِیْ نَفْسِہٖ اَوِ اخْتَالَ فِیْ مِشْیَتِہٖ لَقِیَ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی غَضْبَانَ۔ جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھے اور غرور کرے، وہ جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اللہ اُس پر غصہ ہو گا (کیونکہ بڑائی اور تکبر اُس کو پسند نہیں ہے بندے کا کام عاجزی اور فروتنی ہے)۔

لَا یُعَاظِمُنِیْ ذَنْبٌ اَنْ اَغْفِرَہٗ۔ مجھ کو کوئی گناہ میری بخشش کے سامنے بڑا نہیں معلوم ہوتا (یعنی میری مغفرت ایسی وسیع ہے کہ بڑے سے بڑے گناہ کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے بندہ توبہ کرے اور عاجزی تو اُس کو بخش دیتا ہوں)۔

بَیْنَمَا ھُوَ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ وَھُوَ صَغِیْرٌ بِعُظْمٍ وَصَّاحَ مَرَّ عَلَیْہِ یَھُوْدِیٌّ فَقَالَ لَہٗ لَتُقْتَلُنَّ صَاحِبُ ھٰذِہِ الْقَرْنِیَّۃِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچپنے میں بچوں کے ساتھ ہڈی کا کھیل کھیل رہے تھے (وہ کھیل یہ ہے کہ رات کے وقت ایک ہڈی کسی مقام پر ڈال دیتے ہیں پھر سب بچے دو گروہ ہو کر اُس ہڈی کو مارتے ہیں جس فریق کا نشانہ ٹھیک لگا ہڈی پر پڑا اُس فریق کے بچے دوسرے فریق کے بچوں پر سوار ہو کر اُس مقام تک جاتے ہیں جہاں سے مار لگا تھا اتنے میں ایک یہودی آپ کے سامنے سے گزرا وہ کہنے لگا تم تو اس بستی کے رئیسوں کو قتل کرو گے۔ (اُس کا کہنا ٹھیک ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبری عنایت فرمائی اور آپ نے مشرکوں کے سرداروں کو قتل کیا)۔

Marfat.com

فَتَعَاظَمَ ذٰلِکَ۔ یہ اُن کو گراں گذرا (یعنی حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا، کیونکہ جاہلیت والوں کے اعتقاد میں حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا سخت گناہ تھا)۔

فَقَدْ اَعْظَمَ۔ اُس نے بڑا کام کیا، بڑی مہم میں پھنس گیا۔

اَلْعَظِیْمُ التَّحِیْمُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ موٹا سنڈا قیامت کے دن۔

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ الْکَرِیْمِ۔ بڑے خوب صورت عمدہ تخت کا مالک۔

اَیُّ اٰیَۃٍ اَعْظَمُ فِی الْقُرْاٰنِ۔ قرآن میں بڑے درجہ کی (رحمت کے پڑھنے میں اجر اور ثواب زیادہ ہو) آیت کونسی ہے۔

عَظِیْمٌ بُصْرٰی۔ بُصریٰ کا رئیس (حاکم بادشاہ)۔

دُعَاءُ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ۔ اُس نے اللہ تعالیٰ کا بڑا نام لے کر دعاء کی (اللہ تعالیٰ کے سب نام بڑے ہیں مگر ہو سکتا ہے کہ بعضے نام اُس کو دوسرے ناموں سے زیادہ پسند ہوں یا اُن کی تاثیر زیادہ ہو اس وجہ سے اُس کو اسم اعظم کہیں گے)۔

اِنَّ اَعْظَمَ الْاَیَّامِ یَوْمُ النَّحْرِ۔ دنوں میں بڑے درجہ کا دن یوم النحر ہے یعنی ذی الحجہ کا دسواں دن (اگرچہ عرفہ کا دن بھی بڑا دن ہے اسی طرح ذی الحجہ کے دسوں دن بڑے ہیں مگر اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یوم النحر سب سے بڑا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ منجملہ بڑے دنوں کے نحر کا دن بھی بڑا دن ہے)۔

مَا یَعَاظَمُکُمْ اَحَدُنَا۔ کوئی میں ایسا خیال (آتا ہے) کہ آدمی اُس کو منہ سے نکالنا بڑا گناہ سمجھتا ہے۔

اَنَا اَسْجُدُ عَلٰی سَبْعَۃٍ اَعْظُمٍ۔ مجھ کو ذات ہدایت پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا (منہ اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں پر اور ہی ناک وہ منہ میں داخل ہے)

اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ۔ دانت تو ایک ہڈی ہے (اور ہڈی جنوں کی خوراک ہے تو اس سے استنجا کرنا درست نہیں)۔

لَا یَعَاظُمُہٗ شَیْءٌ۔ اُس کے سامنے کوئی بات بڑی نہیں (وہ جو چاہے اُسی وقت کر سکتا ہے)۔

اَلْعَظْمَۃُ اِزَارِیْ۔ بڑائی میری ازار ہے۔

فَاِمَّا رَدَدْنَا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَۃٍ اَوْ اٰیَۃٍ اَوْتِیَتْہَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِیَ۔ میں نے کوئی گناہ اس سے بڑا نہیں دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کی کوئی آیت یا سورت یاد ہو پھر اُس کو بھلا دے (یاد سے نہ پڑھے یا یاد کر کے بھی نہ پڑھے یا اُس پر توجہ اور عمل کرنا چھوڑ دے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ عظیم ذات اور صفات دونوں کی عظمت کو شامل ہے اور جلیل صفات کے کمال سے اور کبیر ذات کے کمال سے خاص ہے)۔

فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَۃَ۔ اُس نے بڑا بہتان کیا۔ (یعنی جس نے یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیب کی کنجیاں جانتے تھے یعنی اُن پانچ باتوں کو جن کا ذکر اُوپر گزر چکا)۔

اَلسُّنَّۃُ فِی الْخَلْقِ اَنْ یَّبْلُغَ الْعَظْمَیْنِ۔ سر منڈانا، یہاں تک کہ دونوں ہڈیوں تک پہنچ جائے (یعنی اُن ہڈیوں تک جو کنپٹی کے نیچے کی جانب ہیں) سنت کے موافق ہے۔

عَظْوٌ۔ بُرائی کرنا، فریب سے زہر دے دینا، بھلائی سے پھیر دینا، غیبت کرنا۔

بَقِیَ مَا عَاءَۃٌ وَمَا عَظَاءَۃٌ۔ اُس نے سخت اُٹھائی۔

بَقَّاہُ اللّٰہُ مَا عَظَاءَۃٌ۔ اللہ اُس کو بُرائی نصیب کرے۔

عَظْیٌ۔ عنقوان کھا کر پیٹ پھول جانا۔

کَفِعْلِ الْبَھْرِ یَفْتَرِسُ الْعَظَایَا۔ بلّی کی طرح عظایا کو مارتا پھرتا ہے (عَظَایَا جمع ہے عَظَایَۃٌ کی وہ ایک

Marfat.com

مشہور جانور ہے جو چھپکلی سے بڑا ہوتا ہے بعضوں نے کہا گرگٹ)۔ عِظَاۃٌ بھی مفرد ہے معنے وہی ہیں اُسکی جمع عِظَاءٌ آتی ہے

عِظَۃٌ ۔ وعظ کرنا، نصیحت کرنا، (عبرت دینا اصل میں وَعْظٌ تھا اُس کو کتاب الواو میں ذکر کرنا چاہئے تھا مگر لفظی مناسبت سے یہاں ذکر کر دیا)

لَاَجْعَلَنَّکَ عِظَۃً ۔ بس تجھ کو لوگوں کے لئے عبرت اور نصیحت بناؤں گا۔

اَعُوْذُ بِکَ اَنْ تَجْعَلَنِیْ عِظَۃً لِغَیْرِیْ ۔ تیری پناہ چاہتا ہوں اِس سے کہ تو مجھ کو دوسروں کے لئے عبرت بنائے (یعنی مجھ کو سزا دے کر دوسروں کو سبق دے)۔

مَوْعِظَۃٌ کے بھی یہی معنے ہیں یعنی عبرت۔

باب العین مع الفاء

عَفْتٌ ۔ لپیٹنا، مروڑنا، توڑ ڈالنا۔

عِفْتَانٌ اور **عِفْتَانٌ** ۔ سخت دل، مضبوط، قوی۔

اَعْفَتُ ۔ وہ شخص جس کا ستر اکثر کھل جایا کرے۔

اِنَّہٗ کَانَ اَخْضَعَ اَشْعَرَ اَعْفَتَ ۔ زبیر بن عوام ایک جھکے ہوئے بہت بال والے آدمی تھے بیٹھتے وقت اُن کی شرمگاہ کھل جاتی تھی۔

کَانَ یَخِیْلًا اَعْفَتَ ۔ عبداللہ بن زبیر بخیل تھے اُن کی شرمگاہ بیٹھنے میں کھل جاتی (آخر وہ ازار کے نیچے ایک جانگیا پہنتے)۔

دَعِ الْاَعْفَتَ الْمِهْذَارَ یَهْذِیْ بِشَتْمِنَا فَنَحْنُ بِاَنْوَاعِ الشَّتِیْمَۃِ اَعْلَمُ

(یہ ابودوجزہ شاعر نے عبداللہ بن زبیرؓ کی مذمت میں کہا) یعنی اُس شخص کو چھوڑ دے جس کا ستر کھل جاتا ہے اور بڑا بکی ہے ہم کو گالیاں بکتا ہے آخر ہم بھی گالیوں کی قسموں کو خوب جانتے ہیں۔ (بعضوں نے اَعْفَتُ تا منقطتین سے روایت کیا ہے)۔

عَفَجٌ ۔ مارنا، جماع کرنا۔

تَعَفُّجٌ ۔ بیٹھا ہونا۔

اِذَا قَالَ یَا مَعْفُوْجُ فَعَلَیَّ الْحَدُّ ۔ جب کوئی دوسرے کو مفعوج کہے تو اُس کو سزا دی جائے گی (کیونکہ معفوج گانڈو (مفعول) کو بھی کہتے ہیں)۔

عَفْدٌ ۔ باؤں جوڑ کر کودنا۔

اِعْتِفَادٌ ۔ دروازہ بند کر کے بیٹھ جانا، مرنے تک کسی سے کچھ نہ مانگنا۔

عَقَدٌ ۔ کبوتر اور ایک پرندے کو بھی کہتے ہیں۔

عَفْرٌ ۔ زمین پر لٹا دینا، مٹی میں ملا دینا، روند ڈالنا، دے مارنا، پہلی بار سنیچنا، پیوندسے فارغ ہونا!

عَفَرٌ ۔ سفیدی پر سرخی نمودار ہونا، یا کم سفید ہونا۔

تَعْفِیْرٌ ۔ مٹی میں رُلانا، ذلیل کرنا، دودھ چھڑانا، چھاتی پر دودھ چھڑانے کے لئے کچھ لگا لینا، سُکھانا، سفید کرنا، کمالی بکریوں میں سفید بکرا پالنا۔

تَعَفُّرٌ ۔ لوٹنا (یعنی مٹی میں تڑپنا جیسے **اِنْعِفَارٌ**)۔

اِسْتِعْفَارٌ ۔ مٹی کا رنگ ہونا۔

عَافُوْرٌ ۔ شدت اور سختی۔

عَفَارٌ ۔ روکھا ستو یا روکھی روٹی۔ اور ایک درخت جس سے آگ سلگاتے ہیں۔

عَفَارَۃٌ ۔ خباثت۔

عُفَارِیَۃٌ اور **عِفْرِیَۃٌ** ۔ خبیث، بدصورت (اُسی سے ہے **عِفْرِیْتٌ** ۔ دیو پلید، شیطان)۔

کَلَامٌ لَا عَفَرَ فِیْہِ ۔ اس کلام میں کوئی اشکال نہیں

عَفْرَاءُ ۔ وہ عورت جس کی سفیدی پر سرخی ہو، یا جو کہ سفید ہو۔

یَعْفُوْرٌ ۔ نر ہونا یا مٹی کے رنگ کا ہرن، یا گورخر کا بچہ (اُس کی جمع **یَعَافِیْرُ** ہے)۔

اِذَا سَجَدَ جَافَی عَضُدَیْہِ حَتّٰی تُرٰی مِنْ

Marfat.com

خَلْفَ عُفْرَةِ بَيْضَتِهِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے بازو بہت سے اتنے پسار رکھتے کہ پیچھے سے آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی (نہایہ میں ہے کہ عُفْرَةٌ وہ سفیدی جو خالص نہ ہو مٹی کی طرح تیرہ رنگ ہو۔ طیبی نے کہا بغل کی سفیدی میں بالوں کی سیاہی مل کر عُفْرَةٌ ہوتی ہے)۔

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عُفْرَتَيْ إِبْطَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ گویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی دونوں سفیدیوں کو دیکھ رہا ہوں۔

يَحْشُرُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عُفْرَاءَ۔ قیامت کے دن لوگ ایک زمین پر اکٹھا کئے جائیں گے جو سفید تیرہ رنگ ہوگی یا سفید شرعی مائل۔

إِنَّ امْرَأَةً شَكَتْ إِلَيْهِ قِلَّةَ نَسْلِ خَيْلِهَا قَالَ مَا أَنْوَاعُهَا قَالَ سُوْدٌ قَالَ عُفْرٌ۔ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اُس کی بکریوں کی نسل کم رہتی ہے آپ نے پوچھا بکریوں کا رنگ کیا ہے اُس نے کہا کالی ہیں آپ نے فرمایا تو اُن میں سفید بکریاں شریک کر دے (تو نسل میں برکت ہوگی)۔

لَدَمُ عَفْرَاءَ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ دَمِ سَوْدَاوَيْنِ۔ (قربانی میں) ایک سفید بکری کا خون اللہ تعالیٰ کو دو کالی بکریوں کے خون سے زیادہ پسند ہے۔

كَيْسَ عُفْرُ اللَّيَالِيْ كَالِدَ اجِيْ۔ چاندنی راتیں اندھیری راتوں کی طرح نہیں ہیں۔

بَعِيْدٌ عَنْ عُفْرٍ۔ میں اُس سے پندرہ دن کے بعد ملا (رجب چاندنی راتیں گزر گئیں)۔

إِنَّهُ مَرَّ عَلَى أَرْضٍ تُسَمَّى عَفِيْرَةً فَسَمَّاهَا خَضِرَةً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین پر سے گزرے اُس کا نام عفیرہ تھا (یعنی سفید تیرہ رنگ جس پر سبزی نہ ہو) آپ نے اُس کا نام بدل کر خضرہ کا رکھ دیا یعنی سبزار آباد۔

عَفَّرَهُ فِي التُّرَابِ۔ اُس کو مٹی میں لٹا دیا۔

عَفَّرْتُ دُهْمًا۔ (اسآت اور نامکمل دولوں بیتوں کو جو کعبہ میں دھرے تھے آپ نے فرمایا) مٹی میں اٹا دو (اُن کو ذلیل و خوار کرنے کے لیے)۔

لَمَّا رَأَى حَمْزَةَ مَقْتُوْلًا مُعَفَّرًا۔ جب جنگ اُحد میں آپ نے حضرت حمزہؓ کو دیکھا قتل کئے گئے اور مٹی میں رُلے پڑے ہیں۔

لَحْمُ مِنَ الْقَوْمِ مَعْفُوْرٌ خَرَاجِيْلُ۔ لوگوں کا گوشت مٹی میں ملا ہوا ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا۔

اَلْعَافِرُ الْوَجْهُ فِي الصَّلٰوةِ۔ نماز میں مُنہ پر مٹی لگی ہوئی۔

هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ۔ (ابوجہل ملعون نے کہا) کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم لوگوں کے سامنے اپنا مُنہ خاک آلود کرتے ہیں (یعنی سجدہ کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں)۔

لَأُعَفِّرَنَّ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ۔ میں اُن کا مُنہ مٹی میں رُلا دوں گا (اُن کو ذلیل کروں گا)۔ (یہ ابوجہل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہا)۔

أَمَّا دِيْنُكُمْ فَنُبُوَّةٌ وَرَحْمَةٌ ثُمَّ مُلْكٌ عُفَرٌ۔ دیکھو تمہارا دین نبوت اور رحمت سے شروع ہوا پھر اُس کے بعد خبیث اور ظلمی بادشاہت ہوگی۔ (یہ خلافت راشدہ کے بعد کا زمانہ ہے)۔

إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْعِفْرِيَةَ النِّفْرِيَةَ۔ اللہ تعالیٰ خبیث، بدکار، بدذات کا دشمن ہے (عِفْرِيَةٌ بھی اسی سے نکلا ہے۔ بعضوں نے کہا وہ شخص مراد ہے جو روپیہ جمع کرتا ہو اور خرچ نہ کرتا ہو۔ بعضوں نے کہا ظالم

Marfat.com

سرکش۔ بعضوں نے کہا جس پر کوئی آفت نہ آئے نہ بیماری کیونکہ اسی حدیث میں آگے یہ ہے کہ نہ اُس کے اہل میں نقصان ہو نہ مال میں۔ زمخشریؒ نے کہا عِفرٌ اور عِفرِیَۃٌ اور عِفرِیتٌ اور عُفَارِیَۃٌ۔ زور آور شیطان جو اپنے حریف کو پچھاڑ دے مٹی میں ملا دے)۔

عَشِیَھُمْ لَبُوْرٌ لَیْثًا عَفَرْنٰی۔ بدر کے دن اُن کو ایک زور آور قوی شیر کی طرح گھیر لیا (عِفرٌ شیر کو کہتے ہیں۔ ایک روایت میں لَیْثًا عِفْرِیَّاً ہے معنے وہی ہیں)۔

اَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ مِنْ کُلِّ حَالِمٍ دِیْنَارًا اَوْ عَدْلَہٗ مِنَ الْمَعَافِرِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ کو یمن کا صوبیدار بنا کر بھیجا اور اُن کو حکم دیا کہ ہر جوان مرد سے (جو کافر ہو) سال بھر میں ایک دینار (جزیہ کا) لیا جائے یا اُسی قیمت کا معافری کپڑا (معاذ ایک قبیلہ کا نام ہے جو یہ کپڑا بناتا تھا)۔

وَاَخَذْتَ مَعَافِرِیَّۃً وَ اَعْطَیْتَہٗ بُرُوْدَتَکَ فَکَانَتْ عَلَیْکَ حُلَّۃً۔ ایک شخص کی چادر معافری تھی اور ازار دوسرے کپڑے کی اور ایک شخص کا بھی یہی حال تھا آپ نے اُس سے فرمایا) تو دوسرے کی معافری لے لے اور اپنی دوسری وضع کی چادر اُس کے حوالہ کر دے تو تیرا جوڑا پورا ہو جائے گا (عرب میں جوڑا دو کپڑوں کا ہوتا ہے ایک چادر دوسرے تہ بند یعنی لنگی جس کو ازار بھی کہتے ہیں)۔

وَعَلَیْہِ بُرْدَانِ مَعَافِرِیَّانِ۔ عبداللہ بن عمرؓ مسجد میں گئے دو چادریں معافر کی پہنے ہوئے۔

مَالِیْ عَھْدٌ بِاُھْلِیْ مُنْذُ عَفَارِ النَّخْلِ۔ دوسری روایت میں ہے مَا قَرُبْتُ اَھْلِیْ مُذْ عَفَرُوْا النَّخْلَ (یعنی) جب سے کھجور کی تعظیم ہوئی میں اپنے گھر والوں سے نہیں ملا (تعفیر یہ ہے کہ کھجور کے درخت میں پیوند لگا کر اس کو چالیس دن تک یوں ہی چھوڑ دیتے تھے پانی نہیں دیتے تھے تاکہ اُس کا میوہ بھڑ نہ جائے پھر چالیس دن کے بعد اُس کو پانی دیتے تھے پھر چھوڑ دیتے تھے یہاں تک کہ خوب پیاسا ہوتا اُس وقت پانی دیتے عرب لوگ کہتے ہیں عَفَرُ الْقَوْمِ جب لوگ ایسا کریں۔ اصل میں یہ جانور کی تعفیر سے نکلا ہے وہ یہ ہے کہ ماں اپنے بچے کو چند روز تک دودھ نہ دیتی یعنی جب دودھ چھڑانے کا وقت آتا پھر جب بہت بیتاب ہوتا تو تھوڑا دودھ پلاتی پھر چند روز تک نہ دیتی تاکہ اُس کو دودھ چھوڑنے کی عادت ہو جائے)۔

عُفَیْرٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے کا نام تھا چونکہ اُس کا رنگ خاکی تھا (یہ تصغیر ہے اَعْفَرُ کی جیسے سُوَیْدٌ تصغیر ہے اَسْوَدُ کی)۔

خَرَجَ عَلٰی حِمَارٍ یُّقَالُ لَہٗ یَعْفُوْرٌ لَیْعُوْدَہٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گدھے یعفور پر سوار ہو کر اُن کی عیادت کو گئے۔ (یعفور عفرت سے ہے یا یعفور کہتے ہیں ہرن کے بچہ کو چونکہ وہ ہرن کی طرح دوڑتا تھا اس لئے اُس کو یعفور کہہ دیا)۔

عَفَرْتُ الْاِنَاءَ فِی التُّرَابِ۔ میں نے برتن کو مٹی میں رگڑا (مٹی سے رگڑا)۔

تَعْفِیْرٌ۔ نماز کی پیشانی سجدے میں خاک آلود کرنا۔

مَا یَقُوْلُ صَاحِبُ الْبُرْدِ الْمَعَافِرِیُّ۔ معافری چادر والا کیا کہتا ہے (مراد حضرت علیؓ ہیں)۔

تُتْرَکُ مَعَافَارَۃً وَّ اُمُّ جُحْرٍ لِّلْمَارِیْنَ اَوْ لِلْعَارِسِ اَوْ لِلطَّیْرِ۔ معافارہ اور ام جحر دو ریوڑ دونوں خراب قسمیں ہیں کھجور کی مسافروں اور چوپایوں اور پرندوں کے لئے چھوڑ دی جائیں گی زکوٰۃ میں نہ لی جائیں گی)۔

عَفْرَسَۃٌ۔ پچھاڑ دینا، غالب ہونا، گرا دینا۔

Marfat.com

عِفْرِسٌ۔ اور **عَفَرْنَسٌ**۔ شریر۔

عَفْرٌ۔ کھیلنا، ٹھہرانا۔

مُعَافَرَةٌ۔ کھیل کرنا۔

عَفَارَةٌ۔ ٹیلہ۔

عَفْسٌ۔ قید کرنا، کام میں لانا، زور سے ہانکنا، پھاڑنا، روندنا، کھانا، سر بن پر لات مارنا، زور سے گھسیٹ لینا۔

مُعَافَسَةٌ۔ اور **عِفَاسٌ**۔ علاج کرنا، کھیل کرنا۔

فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ۔ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹ کر آتے ہیں اور اپنی عورتوں اور کام کاج میں لگ جاتے ہیں۔

كُنْتُ اُعَافِسُ وَاُمَارِسُ۔ (عمرو بن عاص یہ سمجھا کہ) میں تو ایک عیاش آدمی ہوں عورتوں سے کھیلتا رہتا ہوں (بھلا میں ملک داری اور حکومت کے فرائض کیا جانوں۔ یہ حضرت علی رضؓ نے فرمایا)۔

يَتَمَتَّعُ مِنَ الْعِفَاسِ بِخَوْفِ الْمَوْتِ وَذِكْرِ الْبَعْثِ وَالْحِسَابِ۔ کھیل کود اور عیاشی سے موت کا ڈر اور حشر اور حساب کا ذکر روکتا ہے (جو کوئی موت کو یاد کرتا ہے اور آخرت کے مواخذوں کو وہ غافلوں میں شمار نہ ہوگا)۔

عَفْشٌ۔ جمع کرنا۔

عُفَاشٌ۔ آدمیوں کا وہ گروہ جس میں بھلائی نہ ہو۔

هُوَ عَفْشٌ قَفْشٌ۔ وہ بے فیض آدمی ہے اُس میں کچھ بھلائی نہیں ہے۔

عُفْشُلٌ۔ بھاری بھرکم موٹا۔

عُفْشُلِيٌّ۔ جنگ کے کام کا نہیں۔

عَفْشَلِيٌّ۔ سخت بھاری، وہ بوڑھی جس کا گوشت لٹک آیا ہو، بہت بال والی کملی۔

عَفْصٌ۔ اُکھاڑنا، کھودنا، کشتی میں گرا دینا، مٹا دینا،

جماع کرنا، ڈاٹ لگانا۔

تَعْفِيصٌ۔ عفص سے رنگنا، روشنائی میں مازو ڈالنا۔

اَلْعُفْصُ۔ مازو، مازو کا درخت، بلوط کا درخت۔

عَفَصٌ۔ ناک کی کجی۔

عَفِصٌ۔ بکھٹا، کسیلا۔

مُعَافَصَةٌ۔ لڑنا، رگڑنی کرنا۔

اِعْفَاصٌ۔ سر بندھن لگانا۔

اِعْتِفَاصٌ۔ لے لینا۔

عِفَاصٌ۔ تھیلی، یا شیشے کی ڈاٹ، یا تھیلی کا سر بندھن۔

عُفُوْصَةٌ۔ کسیلا پن، بکھٹا پن، یعنی تلخی قبض کے ساتھ۔ (اُس کو بُشَاعَةٌ بھی کہتے ہیں)۔

مِعْفَاصٌ۔ یا **مِعْفَاصٌ**۔ بدخُلق چھوکری، بدا طوار۔

اِحْفَظْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا۔ پڑی ہوئی چیز کے ظرف یا اُس کے سر بندھن اور ڈاٹ کا خیال رکھ (اُس کو دل میں خوب جمائے تاکہ اُس کا مالک جب آئے اور ٹھیک پتہ بتلائے تو اُس کو پہچان لے)۔

عَفْطٌ۔ یا **عَفِيطٌ** یا **عَفْطَانٌ**۔ (بکری کا) گوز لگانا، گوز کی طرح مُنہ سے آواز نکالنا۔

وَلَكَانَتْ دُنْيَا كُمْ هٰذِهٖ اَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ عُفْطَةِ عَنْزٍ۔ تمہاری یہ دنیا میرے نزدیک بکری کے پادسے زیادہ ذلیل ہوتی (بعضوں نے عفطہ سے چھینک مراد لی ہے)۔

عَفٌّ۔ یا **عَافٌّ** یا **عَافَةٌ** یا **عِفَّةٌ**۔ بُری اور مکروہ بات یا کام سے باز رہنا، پاکدامنی، جمع ہونا۔

عُفَافَةٌ۔ وہ دودھ جو تھن میں رہ جائے۔

تَعْفِيفٌ۔ دودھ پلانا۔

اِعْفَافٌ۔ پاکدامن کرنا۔

تَعَفُّفٌ۔ پاکدامن ہونا۔

اِسْتِعْفَافٌ۔ سوال سے باز رہنا۔

علہ ایک روایت میں عانقتہ ہے یعنی جب عورتوں سے لپٹتے ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

مَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ۔ جو شخص حرام کام کرنے سے یا سوال کرنے سے بچے گا اللہ اُس کو بچائے گا (اُس کو عیب سے روزی دے گا کہ سوال کرنے کی ضرورت نہ ہوگی)۔

عَفَافٌ۔ تونگری، روزی بقدرِ کفایت یا حرام کاموں سے بچنا۔

فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ۔ جہاں تک میں جانتا ہوں وہ عفیف (پاکدامن سوال سے بچنے والے) صبر کرنے والے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعِفَّةَ وَالْغِنٰی۔ یا اللہ میں تجھ سے پاکدامنی اور تونگری کا طالب ہوں۔

عِفَّةٌ فِیْ طُعْمَةٍ۔ اکل حلال یا کم خوری بقدر ضرورت

لَا تُحَرِّمُ الْعِفَّةُ۔ بھاتی میں بچا ہوا دودھ پینے سے حرمت نہ ہوگی (یعنی قطرہ دو قطرے جب تک پانچ بار اچھی طرح دودھ نہ چوسے)۔

عَیْبَةٌ۔ بھی بھاتی میں بچے ہوئے دودھ کو کہتے ہیں۔

اَلْعَفْفُ عَنْ ذٰلِكَ اَفْضَلُ۔ (عضو عورت سے ازار کے اوپر مباشرت کرنا درست ہے لیکن اُس سے بچنا افضل ہے۔ (یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حائضہ سے فوق الازار مباشرت کرتے اور جو آپ نے کیا وہی افضل ہے[1])

عَفْوٌ۔ غائب ہونا، (گدھے کا) گونگا ہونا، بہت بڑھنا، تھوڑا سوکر جاگنا، کثرت سے جماع کرنا، روکنا۔

خُذْنِیْ مِنِّیْ اَخِیْ ذَا الْعِفَاقِ۔ مجھ سے میرا بھائی بہت بھاگنے والا لے۔

عُفْلٌ۔ وہ زائد گوشت جو عورت کے فرج میں نکل آتا ہے جسنے کے بعد (بعضوں نے کہا فرج کا سورج جانا اور خرچ

[1] فوق الازار مباشرت کا مطلب یہ ہے کہ ازار پہنے ہوئے ملاصت کرنا اور قریب ہونا ۱۲ مص۔

کہ اس میں دخول نہ ہو سکے

اَرْبَعٌ لَّا یَجُزْنَ فِی الْبَیْعِ وَلَا النِّكَاحِ الْمَجْنُوْنَةُ وَالْمَجْذُوْمَةُ وَالْبَرْصَاءُ وَالْعَفْلَاءُ۔ چار طرح کی عورتوں کی نہ بیع درست ہے نہ نکاح (یعنی مشتری اور ناکح کو ایسی عورتوں کے نکاح یا بیع کے فسخ کا اختیار ہوگا) ایک تو دیوانی دوسری جذامی (یا آتشکی) تیسری کوڑھی (برص والی) چوتھی عفلاء یعنی وہ عورت جس کے فرج پر زائد گوشت نکل کر سوراخ بند ہو گیا ہو یا تنگ ہو گیا ہو اس میں دخول نہ ہو سکے۔ (اسی طرح اگر مرد میں یہ عیوب ہوں اور عورت فسخ نکاح کا مطالبہ کرے تو قاضی فسخ کر دے گا)۔

عَفَالٍ۔ ایک گالی ہے عورت کے لئے (جیسے قَطَامٍ ہے)۔

عُفُلٌ۔ بکری کے یا بیل کے دونوں پاؤں کے درمیان چربی بہت ہونا۔

فِیْ اُمِّ اَرْبَعٍ بِهَا عَفَلٌ۔ اُس عورت کے باب میں جس کو عفل ہو۔

كَبْشٌ حَوْلِیٌّ اَعْفَلُ۔ ایک مینڈھا برس بھر کا چربی دار جس کے خصیہ پر بہت چربی ہو۔

تُرِدُّ الْمَرْاَةُ مِنَ الْعَفَلِ۔ عفل کی وجہ سے عورت پھیری جائے گی (کیونکہ وہ عیب ہے)۔

عَفِنَ۔ یا عَفُنَ یا عَفُوْنَةً۔ بدبودار ہونا، سڑ جانا، پڑا نا ہونا۔

تَعْفِیْنٌ۔ بدبودار کرنا، سڑا دینا۔

عَفَّانُ۔ حضرت عثمانؓ کے والد کا نام ہے (بعضوں نے کہا یہ عَفَّ سے ہے تو اُس کا وزن اوّل صورت میں فَعَّالٌ ہوگا اور دوسری صورت میں فَعْلَانٌ ہوگا)۔

عَفِنَ مِنَ الْقَیْحِ وَالدَّمِ حَوْلِیْ۔ (حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا میرا پیٹ) پیپ اور لہو سے سڑ گیا

Marfat.com

(بدیو دار ہوگیا)۔

تَعَفُّنٌ۔ سڑاند، بدبو۔

عَفْوٌ۔ معاف کر دینا، بخش دینا، قصور وار سے درگزر کرکے اُس کو سزا نہ دینا، ساقط کرنا، باز رہنا، شاد رہنا، ویران کر دینا، بہت ہونا، بہت کرنا، چھوڑ دینا، زیادہ ہونا، کاملا۔

عَفَاءٌ۔ ہلاک ہونا، مٹ جانا، پرانا ہونا۔

تَعْفِیَۃٌ۔ بال بڑھنے دینا، شاد رہنا، ہلاک کرنا، اصلاح کرنا۔

مُعَافَاۃٌ اور عِفَاءٌ اور عَافِیَۃٌ۔ تندرستی، ہر ایک بلا سے بچاؤ۔

اِعْفَاءٌ۔ بال بڑھنے دینا، بُرائی سے بچانا۔

تَعَفِّیْ۔ مٹ جانا، مضمحل ہونا۔

تَعَافِیْ۔ تندرست ہونا، چھوڑ دینا۔

اِعْتِفَاءٌ۔ اچھا سلوک چاہنا۔

اِسْتِعْفَاءٌ۔ معافی چاہنا، نوکری یا خدمت چھوڑ دینا۔

عَفُوٌّ۔ اللہ تعالیٰ کا نام ہے یعنی معاف کرنے والا۔ بخش دینے والا۔

قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَاَدُّوْا زَکٰوۃَ اَمْوَالِکُمْ۔ میں نے گھوڑوں اور غلام لونڈیوں میں رگوہ تجارت کے لئے ہوں زکوٰۃ معاف کردی اب دوسرے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو رجیسے چاندی سونا، اونٹ، گائے، بکری)۔

عَفَتِ الرِّیْحُ الْاَثَرَ۔ ہوا نے نشان مٹا دیا۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔

لَا تُعَفِّ سَبِیْلَہٗ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّھَا۔ (حضرت اُمِّ سلمہؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا، تم اُس راستہ کو مت مٹاؤ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کیا اور چلایا (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر چلو جو صحیح کام کا مستحق ہے

اُس کو وہ کام دو۔ لیاقت اور قابلیت کا خیال رکھو۔ عزیز داری اور قرابت کا پاس چھوڑ دو)۔

سَلُوا اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ۔ اللہ سے گناہوں کی بخشش اور صحت اور تندرستی اور لوگوں کی ایذا اور شر سے سلامتی مانگو رمُعَافَاۃٌ کے معنے ہیں کہ لوگ تجھ سے سروکار نہ رکھیں اور تو اُن سے کچھ غرض نہ رکھے تو اُن کو ایذا نہ دے وہ تجھ کو نہ ستائیں۔ بعضوں نے کہا عَفْوٌ سے ماخوذ ہے یعنی تو لوگوں کے قصور معاف کرے وہ تیرے قصور معاف کریں)۔

سَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ۔ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو (یعنی ہر بیماری اور بلا سے خواہ دینی ہو یا دنیوی دنیا میں ہو یا آخرت میں اللہ محفوظ رکھے)۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ۔ یا اللہ میں تجھ سے گناہوں کی بخشش اور ہر بلا سے محفوظی کا طالب ہوں (یہ نہایت جامع اور مختصر دعا ہے جو تمام مطالب پر حاوی ہے)۔

مَا سُئِلَ اللّٰہُ شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَنْ یُّسْئَلَ الْعَافِیَۃَ۔ اللہ کو کسی چیز کا مانگا جانا اتنا پسند نہیں ہے جتنا عافیت کا مانگا جانا (کیونکہ عافیت تمام مطالب کا مجموعہ ہے اُس میں دنیا اور دین دونوں کی بھلائی آگئی ہے اور بادشاہوں کو وہی کلام پسند آتا ہے جو مختصر اور تمام مطالب کا حاوی ہو۔ طول کلامی پسند نہیں آتی)۔

اِسْتَعْفُوْا لِاَمِیْرِکُمْ۔ تم اپنے سردار کے لئے مغفرت کی دعا کرو رکہ اللہ تعالیٰ اُس کی خطائیں بخش دے اور اُس کو نیک توفیق دے)۔

فَاَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ عَفَا۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے اُس کا قصور معاف کردیا (یعنی حضرت عثمانؓ کا جو جنگ اُحد میں بھاگ نکلے تھے)۔

کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاھِرُوْنَ۔ میری

Marfat.com

اُمت کے تمام گنہگاروں کو جو ایمان پر مریں، اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا مگر اُن لوگوں کی معافی نہ ہو گی جو علانیہ ڈھٹائی کے ساتھ گناہ کرتے ہیں (نہ خدا سے شرماتے ہیں نہ بندوں سے) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ میری امت میں سے کسی کی پیٹھ پیچھے بُرائی (غیبت) روا نہیں ہے مگر جو لوگ علانیہ فسق و فجور کرتے ہوں اُن کی غیبت درست ہے)۔

نَعَافُوا الْحُدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ۔ تم ایسا کرو کہ حد کے کاموں کو (مثلاً زنا، چوری، شرب خمر وغیرہ) ایک دوسرے پر معاف کر دیا کرو (مجھ تک نہ پہنچاؤ ورنہ مجھ کو سزا دینا ضروری ہو گا)۔

سُئِلَ عَمَّا فِيْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَ الْعَفْوُ۔ ذمیوں پر زکوٰۃ معاف ہے۔

اَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ اَنْ يَّاْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ اَخْلَاقِ النَّاسِ۔ اللہ نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم دیا کہ لوگوں کی عادات اور اخلاق کو آسانی کے ساتھ قبول کریں (ان پر سختی نہ کریں)۔

اَمَّا صَفْوُ اَمْوَالِنَا فَلِاَهْلِ الشَّهْرِيْرِ وَاَمَّا عَفْوُهٗ فَاِنَّ نَبِيًّا وَّاَسَدًا تَشَغَّلَا عَنْكَ۔ ہمارے مالوں میں جو عمدہ مال ہیں وہ تو زہریلی اولاد کے ہیں اور جو اُن سے بچ جائے وہ قبیلۂ تیم اور اسد کو دیئے جاتے ہیں تجھ کو کہاں سے ملیں گے۔

اَمَرَ بِاِعْفَاءِ اللِّحٰى۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھیوں کو چھوڑ دینے کا حکم دیا (مونچھوں کی طرح اُن کا کترنا ضروری نہیں ہے)۔

لَا اُعْفِيْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّيَةِ۔ جو شخص خوں بہا لینے کے بعد پھر قاتل کو قتل کرے اُس کو اللہ تباہ کرے (کیونکہ اُس نے ظلم کیا اگر قصاص لینا تھا پھر دیت کیوں قبول کی) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ جو کوئی دیت لینے کے بعد پھر قاتل کو قتل کرے اُس کو میں معاف نہیں کروں گا (بلکہ اُس کو قتل کر دوں گا)۔

اِذَا دَخَلَ صَفَرٌ وَعَفَا الْوَبَرُ۔ جب صفر کا مہینہ آئے اور اونٹ کے بال بڑھ جائیں (ایک روایت میں **وَعَفَا الْاَثَرُ** ہے یعنی نشان مٹ جائے)۔

تَعْفُوْ اَثَرُهٗ۔ تو اُس کا نشان مٹا دے یا اُس کا اثر مٹ جائے (لازمی اور متعدی دونوں آیا ہے)۔

اِنَّهٗ غُلَامٌ عَرَّافٌ۔ وہ تو ایک پُرگوشت لڑکا ہے (فربہ اور موٹا)۔

اِنَّ عَامِلَنَا لَيْسَ بِالشَّغِثِ وَلَا الْعَافِيْ۔ ہمارا عامل نہ پراگندہ بال ہے نہ پُرگوشت۔

اِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيْرِ عَقَلَهٗ اَهْلُهٗ ثُمَّ اَرْسَلَهٗ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوْهُ وَلِمَ اَرْسَلُوْهُ۔ منافق جب بیمار ہوتا ہے پھر چنگا ہو جاتا ہے تو اُس کی مثال اونٹ کی سی ہے جس کو اُس کے مالک باندھ دیں پھر کھول دیں اُس کو کچھ معلوم نہیں کہ کیوں باندھا اور کیوں کھولا (یعنی مومن تو جب بیمار ہوتا ہے تو یہ سمجھتا ہے کہ میرے گناہوں کی سزا میں اللہ تعالیٰ نے یہ آفت اور بیماری مجھ پر بھیجی ہے وہ توبہ اور استغفار کرتا ہے جب اچھا ہو جاتا ہے تو اللہ کا شکر بجالاتا ہے لیکن کافر اور بے ایمان کو ان باتوں سے کوئی غرض نہیں ہے وہ نہ بیماری میں اللہ کو یاد کرتا ہے نہ اچھا ہو کر اُس کا شکر بجالاتا ہے)۔

ثُمَّ اَعْفَاهُ اللّٰهُ۔ پھر اللہ نے اُس کو صحت بخشی۔

اِنَّهٗ اَقْطَعَ مِنْ اَرْضِ الْمَدِيْنَةِ مَا كَانَ عَفَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی وہ زمین جس پر کسی کی ملک کا نشان نہ تھا مقطعہ (جاگیر) کے طور پر دی۔

عَفَتِ الدَّارُ عَفَاءً۔ گھر کا نشان تک مٹ گیا۔

يَرِثُ عَفْوَ عَفَاهَا۔ جو زمین لاوارث ہے اُس پر

Marfat.com

جانوروں کو چرائیں (مجمع البحار میں یَرْعَوْنَ ہے یعنی وہاں کھیتی کریں)۔

اِذَا دَخَلْتُ بَیْتِیْ وَاَکَلْتُ رَغِیْفًا وَشَرِبْتُ عَلَیْہِ مِنَ الْمَاءِ فَعَلَی الدُّنْیَا الْعَفَاءُ۔ جب میں اپنے گھر میں ایک روٹی کھالوں اُس پر پانی پی لوں تو دنیا پر خاک پڑے یا دنیا مٹ جائے (یعنی اب مجھ کو کسی چیز کی حاجت نہیں ہے ایک روٹی ایک کوزہ پانی کافی ہے زیادہ کی طلب بے کار ہے)۔

مَا اَکَلَتِ الْعَافِیَۃُ مِنْھَا فَھُوَ لَہٗ صَدَقَۃٌ۔ جو جانور کھیت یا باغ میں سے کھائیں تو اُس کے مالک کو صدقہ کا ثواب اُس میں ملتا ہے۔

عَافِیَۃ۔ ہر ایک جانور جو خوراک کا طلبگار ہو (اُس کی جمع عَوَافِیْ ہے)۔

یَتْرُکُھَا اَھْلُھَا عَلٰی اَحْسَنِ مَا کَانَتْ مُذَلَّلَۃً۔ مدینہ کو مدینہ والے اچھی حالت میں جانوروں کے لئے چھوڑ کر چلے جائیں گے (یہ قیامت کے قریب ہوگا۔ بعضوں نے کہا یہ واقعہ گزر چکا ہے جب خلافت مدینہ سے نکل کر شام میں قرار پائی)۔

لَوْلَا اَنْ تَجِدَ صَفِیَّۃُ لَتَرَکْتُہٗ حَتّٰی تَاْکُلَہُ الْعَافِیَۃ۔ اگر صفیہ بنت عبدالمطلب کے رنجیدہ ہونے کا خیال نہ ہوتا تو میں حمزہؓ کی نعش کو ایسے ہی زمین پر پڑی رہنے دیتا درندے اور پرندے اُس کو کھالیتے (تاکہ شہادت کی پوری تکمیل ہو جائے)۔

مَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ عَفْوٌ۔ جس امر سے شارع نے سکوت کیا نہ اُس کو واجب کیا نہ اُس سے منع کیا، وہ معاف ہے اُس کے کرنے سے مواخذہ نہ ہوگا۔

کُلُّکُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَیْتُہٗ۔ تم میں ہر شخص گنہگار ہے مگر جس کو میں چنگا کروں (اُس کے گناہ معاف کردوں گویا گناہ بھی ایک بیماری ہے)۔

تَرَکَ اِثْنَیْنِ وَعِفْوًا یا عُفُوًا۔ دو گدھیاں اور ایک کورخر کا بچہ چھوڑا۔

اَللّٰھُمَّ اعْفُ۔ یا اللہ اُس کو شفا دے۔

وَاعْفُ عَنَّا۔ ہمارے گناہ بخش دے (پہلا احتمال سے ہے اور دوسرا عفو سے ہے)۔

اَخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللّٰہِ۔ آخیر وقت نماز پڑھنا اللہ کی معافی ہے۔

اَلْعَفْوُ ھُوَ الْوَسَطُ مِنْ غَیْرِ اِسْرَافٍ وَّلَا اِقْتَارٍ۔ (امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کی تفسیر میں قل العفو فرمایا کہ) عفو یہ ہے کہ بیچ کی چال چلے نہ اسراف کرے نہ تنگی (امام باقرؑ نے فرمایا عفو وہ مال ہے جو سال بھر کے خروج سے بچ رہے۔ بعضوں نے کہا جو اہل عیال کے خرچ سے فاضل ہو۔ بعضوں نے کہا عمدہ اور بہتر مال)۔

اِنَّہٗ دَفَنَ فَاطِمَۃَ وَعَفَّی عَلٰی قَبْرِھَا۔ حضرت علیؑ نے حضرت فاطمہؑ کو رات کو (دفن کر دیا اور اُن کی قبر کا نشان بھی مٹا دیا تاکہ کسی کو اُن کی قبر کا پتہ معلوم نہ ہو سکے۔ آج تک حضرت بی بی صاحبہؑ کی قبر کا ٹھیک پتہ معلوم نہیں ہے کوئی کہتا ہے بقیع میں ہے کوئی کہتا ہے وہ جگہ اب مسجد نبوی میں شریک ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کے سامنے آپ مدفون ہیں)۔

عَلَی الدُّنْیَا بَعْدَکَ الْعَفَاءُ۔ (امام حسین علیہ السلام نے جب آپ کے صاحبزادے شہید ہوئے تو فرمایا اب تیرے بعد دنیا پر مٹی پڑے۔

وَعَفَی عَنْ سَیِّدَۃِ النِّسَاءِ تَجَلُّدِیْ۔ حضرت فاطمہؑ کی قبر کو میری مضطر طبعی اور مستعدی نے مٹا دیا (میں نے فوراً دفن کے بعد اُن کی قبر کا نشان مٹا دیا)۔

باب العین مع القاف

عَقْبٌ۔ پیچھے سے کچھ پیٹنا، ایڑی پر مارنا، قائم مقام ہونا،

Marfat.com

بعد کو آنا۔

تَعْقِیْبٌ۔ پیچھے سے آنا، بعد کو لانا، سوکھ جانا، تردد کرنا، ادائی میں دیر کرنا، نماز کے بعد دعاء کے لئے بیٹھنا، پیچھے دیکھنا، پہلا حکم منسوخ کر کے دوسرا حکم دینا، کسی کی غلطی بیان کرنا، اُس پر اعتراض کرنا، (جیسے **تَعْقِیْبٌ مُعَاقَبَۃٌ**۔ پیچھے سے آنا، باری باری سواری کرنا، عذاب دینا (جیسے **عِقَابٌ** ہے)۔

اِعْقَابٌ۔ نیک بدلہ دینا جیسے **مُعَاقَبَۃٌ** بُرا بدلہ دینا)۔

عَاقِبَۃٌ۔ اچھا بدلہ۔

عِقَابٌ۔ بُرا بدلہ۔

تَعَاقُبٌ۔ ایک کے پیچھے ایک آنا، باری باری لینا۔

اِحْتِقَابٌ۔ فروخت شدہ چیز کو قیمت وصول ہونے تک روک رکھنا۔

مَنْ عَقَّبَ فِیْ صَلٰوۃٍ فَھُوَ فِیْ صَلٰوۃٍ۔ جو شخص اُسی جگہ پر جہاں نماز پڑھی ہو ٹھہرا رہے (دعاء یا تلاوت کے لئے) تو وہ نماز ہی میں ہے (اُس کو نماز کا ثواب ملتا رہے گا)۔

صَلَّی الْقَوْمُ وَعَقَّبَ فُلَانٌ۔ لوگوں نے تو نماز پڑھ لی (اور چل دیئے) لیکن فلاں شخص نماز کے بعد وہیں ٹھہرا رہا۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔

تَعْقِیْبٌ۔ ایک کام کر کے پھر وہی کام کرنا، سال میں ایک بار جہاد کر کے پھر دوبارہ اُسی سال میں جہاد کرنا۔

مَنْ شَاءَ مِنْھُمْ اَنْ یُّعَقِّبَ۔ جو شخص دوبارہ جہاد کرنا چاہے۔

تَعْقِیْبٌ خَیْرٌ مِّنْ غَزْوٍ۔ اُس کا دوبارہ دشمن پر حملہ کرنا اُس کے ہمارے سے بہتر ہے۔

مَا کَانَتْ صَلٰوۃُ الْخَوْفِ اِلَّا سَجْدَتَیْنِ اِلَّا اَنَّھَا کَانَتْ عَقِبًا۔ خوف کی نماز دو ہی سجدے ہیں ایک گروہ کے بعد دوسرا گروہ پڑھے (تو جارکعتی نماز سفر میں دو رکعتی ہو جاتی ہے اور خوف کی حالت میں ایک ہی رکعت کافی ہے)۔

وَاِنْ کُلُّ غَازِیَۃٍ غَزَتْ بَعْقَبٍ بَعْضُھَا بَعْضًا۔ مجاہدین کا ہر گروہ باری باری دشمن سے جنگ کرے جب ایک گروہ جنگ کر چکے تو اب اُسی کو دوبارہ نہ بھیجیں گے جب تک کہ دوسرا گروہ جنگ نہ کرے)۔

اِنَّہٗ کَانَ یُعَقِّبُ الْجُیُوْشَ فِیْ کُلِّ عَامٍ۔ حضرت عمرؓ ہر سال باری باری مسلمانوں کے لشکروں کو بھیجا کرتے۔

اَلْجَیْشُ عُقْبٌ۔ لشکروں کی ٹکڑیاں باری باری دشمن کے مقابلہ پر جائیں۔

اَلَا اِنَّھَا کَانَتْ عُقْبَۃً۔ باری باری ایک کے بعد دوسرا تھا۔

سُئِلَ عَنِ التَّعْقِیْبِ فِیْ رَمَضَانَ فَاَمَرَھُمْ اَنْ یُّصَلُّوْا فِی الْبُیُوْتِ۔ حضرت انسؓ سے پوچھا کہ رمضان کے مہینے میں تراویح کے بعد نفل پڑھنا کیسا ہے؟ اُنھوں نے کہا کہ گھروں میں جا کر پڑھو (گویا گھروں میں اس نفل کا پڑھنا بہتر سمجھا اور مسجد میں مکروہ جانا)۔

مُعَقِّبَاتٌ لَا یَخِیْبُ قَائِلُھُنَّ ثَلٰثٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ تَسْبِیْحَۃً وَّ ثَلٰثٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ تَحْمِیْدَۃً وَّ اَرْبَعٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ تَکْبِیْرَۃً۔ نماز کے بعد چند کلمے کہے جاتے ہیں اُن کا کہنے والا (مراد کہہ پہنچے گا) نامراد نہیں ہوگا وہ کلمے یہ ہیں ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر یا ۳۳ بار اللہ اکبر اور اخیر میں لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر کہہ کر سو کا عدد پورا کرے۔ اُن کلموں کو معقبات اس لئے کہتے ہیں کہ ہر بار ہر نماز کے بعد کہے جاتے ہیں یا ایک کے بعد دوسرے کہے

Marfat.com

جاتے ہیں)۔

فَكَانَ النَّاضِحُ يُعْتَقِبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ ۔ پانی بھرنے کا ایک اونٹ پانچ آدمیوں میں تھا باری باری ہر ایک اُس پر سواری کرتا۔

دَارَتْ عُقْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار ہونے کی باری آئی۔

كَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُونَ اللَّيْلَ أَثْلَاثًا ۔ ابوہریرہؓ اور اُن کی بیوی، اُن کا غلام باری باری تہائی تہائی رات عبادت کرتے (اس طرح ساری رات ختم ہوتی ہر تہائی میں ایک آدمی بیدار اور نماز میں مصروف رہتا)۔

فَلَمَّا خَرَجَ أَتَى عَامِرٌ يَعْقِبَانِهِ ۔ جب عامرؓ جنگ خیبر میں نکلے تو ابوبکر صدیقؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باری باری اُن کو اپنے اونٹ پر بٹھا لیتے۔

إِنَّهُ لَبَطْلٌ النَّجْحُ إِلَّا أَنْ تَضْرِبَ فَتُعَاقِبَ ۔ اگر جانور لات مارے تو اُس کا تاوان دینا لازم نہیں مگر جب جانور کو مارے اور وہ دوبارہ لات مارے تو تاوان دینا ہوگا۔

عَاقِبٌ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام ہے۔ یعنی سب پیغمبروں کے بعد آنے والے۔

عَاقِبَةٌ اور عُقُوبَةٌ ۔ جو نیکی اور بھلائی میں اگلے شخص کا قائم مقام ہو۔

جَاءَ السَّيِّدُ وَالْعَاقِبُ ۔ نجران کے نصاریٰ کا سردار اور عاقب (یعنی جس کا سردار کے بعد درجہ تھا) آئے۔

إِنَّهُ سَافَرَ فِي عَقِبِ رَمَضَانَ ۔ اُنہوں نے رمضان کے اخیر میں سفر کیا (یعنی جب دس دن یا اُس سے کم باقی رہے تھے)۔

جَاءَ عَلَى عَقِبِ الشَّهْرِ يَا فِي عَقِبِهِ ۔ جب اُس وقت آئے کہ مہینے کے دس روز یا اُس سے کم باقی ہوں۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔ اور جَاءَ فِي عُقُبِ الشَّهْرِ يَا عَلَى عُقُبِهِ ۔ جب مہینہ پورا ہونے پر آئے۔

فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فِي عُقُبِ ذِي الْحِجَّةِ ۔ ہم مدینہ میں ذی الحجہ کی تمامی پر آئے (یعنی سلخ ذی الحجہ کو یا غرہ محرم کو)۔

لَا تَرُدُّوهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ ۔ اُن کو ایڑیوں کے بل مت لوٹاؤ (یعنی پہلی حالت پر ہجرت ترک کر کے)۔

مَازَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ ۔ برابر ایڑیوں کے بل پھرتے رہے (یعنی اسلام سے پھر کر کفر پر قائم رہے)۔

نَهَى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ فِي الصَّلٰوةِ ۔ نماز میں اپنے دونوں سرینوں کو دونوں ایڑیوں پر رکھنے سے منع فرمایا (یعنی دونوں سجدوں کے درمیان جس کو اقعا بھی کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا وضو میں ایڑیوں کا چھوڑ دینا مراد ہے) ایک روایت میں نَهَى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ ہے یعنی اقعا سے منع فرمایا وہ یہ ہے کہ دونوں سرین زمین پر ٹیک دے اور پنڈلیوں کو اونچا سیدھا کر کے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے جیسے کتا بیٹھتا ہے)۔

وَيْلٌ لِلْعَقِبِ يَا لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ۔ ایڑی یا ایڑیوں کی خرابی ہے دوزخ کی آگ سے (یعنی وضو میں پاؤں اس طرح دھوئے کہ ایڑیاں سوکھی رہ جائیں تو وہ دوزخ کی آگ میں جلیں گی)۔

فَدَعَانِي حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ ۔ مجھ کو بُلایا یہاں تک کہ میں آپ کی ایڑی کے پاس پہنچ گیا۔

لَكَ وَلِعَقِبِكَ ۔ تیرا ہے اور تیری اولاد کا۔

إِنَّ نَعْلَهُ كَانَتْ مُعَقَّبَةً مُقَصَّرَةً ۔ آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی موتی ایٹی دار اور بیچ میں پتلی نہی ہار کیونکہ اِنَّهٗ بَعَثَ اُمَّ سُلَيْمٍ لِتَنْظُرَ لَهٗ اِمْرَأَةً فَقَالَ اُنْظُرِيْ اِلٰى عَقِبَيْهَا اَوْ عَرْقُوْبَيْهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ سلیم کو ایک عورت کو دیکھنے کے لئے بھیجا (جس سے آپ نکاح کرنا چاہتے ہوں گے) تو فرمایا اُس کی ایڑیوں یا دونوں کونچوں کو دیکھ (اُن کا رنگ کیسا ہے اگر وہ کالے ہیں تو باقی جسم بھی کالا ہوگا)۔

كَانَ اسْمُ رَاْيَتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْعُقَابُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا نام عقاب تھا۔

عُقَاب۔ بڑا زبردست جھنڈا اور ایک شہر شکاری جانور فَاِنْ لَّمْ يَقْتُرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔ اگر وہ لوگ جن کے پاس مسافر جاکر اُترے اُس کی مہمانی نہ کریں تو اُس کو درست ہے کہ مہمانی کا بدلہ اُسی قدر بجبر اُن سے وصول کرے (یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہات میں رہنے والوں سے یہ عہد لیا تھا کہ اگر کوئی مسافر اُن کے پاس جاکر اُترے تو اُس کو کھانا کھلائیں۔ بعضوں نے کہا یہ حکم اُس مسافر کے لئے ہے جس کے پاس خرچ نہ ہو اور کھانے کا محتاج ہو تو وہ ہر طرح سے اپنے کھانے کے لائق وصول کر سکتا ہے اُس پر کوئی گناہ نہ ہوگا)۔

سَاُعْطِيْكَ مِنْهَا عُقْبٰى۔ میں عنقریب اُس کا بدلہ تجھ کو دوں گا۔

مَنْ مَّشٰى عَنْ دَابَّتِهٖ عُقْبَةً فَلَهٗ كَذَا۔ جو شخص اپنے جانور سے ایک پھیرا چلے یا ایک گشت اُس کو دے لے گا۔

كُنْتُ مَرَّةً شَبِيْهًا فَاَنَا الْيَوْمَ عُقْبَةٌ۔ ایک زمانہ میں میرا یہ حال تھا کہ جس کسی سے میں بھڑ جاتا تو اُس کے لئے آفت ہوتا اب میں خود ناتوانی اُٹھاتا ہوں (دوسرے کو کیا نقصان پہنچاؤں گا)۔

مَا مِنْ جَزُوْرٍ اَحْمِدُ عُقْبًا مِّنْهَا۔ کوئی گھونٹ اس سے زیادہ خوش انجام نہیں ہے۔

اِنَّهٗ مَصْنَعَ عَقْبًا وَّهُوَ صَائِمٌ۔ آپ نے ایک پیالہ پیا اور آپ روزہ دار تھے۔ کیونکہ صرف چبانے یا زبان پر رکھنے سے روزہ نہیں جاتا)۔

اَلْمُعَقِّبُ ضَامِنٌ لِّمَا اَعْقَبَ۔ جو شخص ایک چیز کو بیچ کر پھر اُس کو روک رکھے (مشتری کے قبضہ میں نہ دے) تو وہ خود ہی اُس کا ضامن ہوگا اگر وہ چیز تلف ہو جائے گی ذبائع ہی کا نقصان ہوگا مشتری سے کچھ نہ لے سکے گا)۔

مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّعْقِبَ۔ جو شخص لوٹنے کے بعد پھر حملہ کرنے کا ارادہ کرے۔

اَلْعَقَبَةُ۔ ایک گھاٹی کا نام ہے جو منیٰ اور مکّہ کے درمیان واقع ہے۔ اسی میں جمرہ یعنی ستون ہے جس پر حاجی کنکریاں مارتے ہیں۔

لَيْلَةُ الْعَقَبَةِ۔ وہ رات جس میں انصار لوگوں نے مکّہ میں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی پہلے سال بارہ آدمی آئے تھے اُنھوں نے پہاڑ کی گھاٹی میں آپ سے بیعت کی اُس کو بَيْعَةُ الْعَقَبَةِ الْاُوْلٰى کہتے ہیں۔ دوسرے سال ستر آدمی آئے اُس کو بیعة العقبة الثانية کہتے ہیں۔

وَلَقَدْ شَهِدْتُّ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ وَمَا اُحِبُّ بَدْرًا بِدَا لَهَا۔ میں لیلۃ العقبہ کی بیعت میں شریک تھا اور بدر کی جنگ میں حاضر ہونا اُس کے بدلے مجھ کو پسند نہیں ہے (بلکہ لیلۃ العقبہ کی حضوری کو میں بدر کی حضوری سے بہتر جانتا ہوں کیونکہ اسی رات میں گویا اسلام کی جڑ قائم ہوئی)۔

لَا يَضْمَنُ مَا عَاقَبَ اَنْ يَّضْرِبَ بِهَا فَتَضْرِبَ بِرِجْلِهَا۔ اگر کوئی شخص جانور کو مارے اور وہ اُس کے بدلے لات لگائے تو جانور کے مالک پر تاوان نہ ہوگا (کیونکہ مارنے والے نے خود اپنے اوپر بلا مول لی)۔

Marfat.com

رَاَیْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ عَلٰی عَقَبَةِ الْمَدِیْنَةِ۔ میں نے عبداللہ بن زبیر کو اُس گھاٹی میں دیکھا جو مدینہ کے راستہ پر واقع ہے (حجاج بن یوسف نے اُن کو اُسی مقام پر سولی دی تھی اور لاش کو سولی پر لٹکا رہنے دیا تھا)۔

کَانَ بَیْنَ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ۔ گھاٹی والوں میں سے ایک شخص کے درمیان آپ تھے (یہ گھاٹی تبوک کی راہ میں ہے وہاں منافقوں نے دغا اور فریب کی راہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا دیا)۔

عَلَیْكَ یَا اَبِیْ جَهْلٍ وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُقْبَةَ۔ یا اللہ تو ابوجہل اور ولید بن عقبہ سے سمجھ لے۔ (صحیح ولید بن عتبہ ہے کیونکہ عقبہ کا بیٹا ولید تو اُس وقت بالکل کم سن تھا)۔

یَتَعَاقَبُوْنَ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّیْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ۔ رات اور دن میں فرشتے نوبت بہ نوبت آتے ہیں (یہ فرشتے کراماً کاتبین کے سوا ہیں یعنی محافظ فرشتے بعضوں نے کہا کراماً کاتبین بھی بدلتے رہتے ہیں واللہ اعلم۔ نوبت بہ نوبت سے یہ مراد ہے کہ رات کے فرشتے صبح کو آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور دن کے فرشتے اُس وقت اُترتے ہیں اسی طرح دن کے فرشتے عصر کے اخیر وقت چڑھ جاتے ہیں اور رات کے فرشتے اُس وقت اُترتے ہیں)۔

اِنَّ السَّرْعَةَ لَنَا وَالْعَاقِبَةَ فِی الْاُخْرٰی۔ آخرت میں بلندی اور ثواب ہمارے لئے ہے (عاقبت کا اطلاق اکثر بھلائی کے لئے ہوتا ہے جیسے عقوبت کا برائی کے لئے اور کبھی عاقبت کا استعمال بھی برائی کے لئے ہوتا ہے جیسے ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ اَسَاءُوا السُّوْٓاٰی عُقْبٰی۔ آخرت کو اور بدلہ کو بھی کہتے ہیں۔

لَا یَطَأُ عَقِبَةً۔ کسی گھاٹی کو طے نہیں کرتا۔

مَا لِاَحَدٍ مِّنْ ظَهْرٍ فِیْ تَحْمِلُهٗ اِلَّا عُقْبَةَ كَعُقْبَةِ یَعْنِیْ اَحَدِكُمْ۔ ہماری سواری کے لئے کوئی اونٹ نہ تھا جو ہم کو اُٹھاتا مگر اُڑی برابر کچھ جگہ مل جاتی یعنی ایک ایک اونٹ پر تین تین چار چار آدمی لد جاتے اڑی برابر جگہ مل جاتی۔

یَعْقُوْبُ۔ مشہور پیغمبر ہیں جن کو اسرائیل بھی کہتے ہیں۔

اَلْمُتَعَقِّبُ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْاَحْكَامِ كَالْمُتَعَقِّبِ عَلَی اللّٰهِ۔ جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم کو رد کرے (زمانے) وہ اُس کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کا حکم رد کرے (کیونکہ پیغمبر علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں اُن کے تمام احکام اُسی طرح واجب التسلیم ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے احکام)۔

اَلْمُتَعَقِّبُ عَلٰی عَلِیٍّ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْاَحْكَامِ كَالْمُتَعَقِّبِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ حضرت علیؓ کے کسی حکم کو رد کرنے والا ایسا ہے جیسے پیغمبر صاحب کے حکم کو رد کرنے والا۔ (یہ امامیہ کی روایت ہے اُن کے نزدیک امام کے احکام بھی بدرجہ پیغمبر صاحب کے احکام کی طرح واجب التسلیم ہیں)۔

عَوَاقِبُ الْاُمُوْرِ۔ کاموں کے انجام۔

اِیَّاكَ وَالسِّرَایَاسَةَ اِیَّاكَ اَنْ تُطَاعَ عَاقِبَ السِّرِّ جَالِ۔ تو ریاست اور سرداری سے بچیارہ۔ اسی طرح لوگوں کی ایڑیاں روندنے سے (ابوحمزہ نے کہا میں نے امام جعفر صادق رحمہ سے کہا ایڑیوں کا روندنا اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا لوگوں کی برائیاں بلا دلیل مان لینا)۔

اَللَّیْلُ وَالنَّهَارُ یَتَعَاقَبَانِ۔ رات اور دن ایک کے پیچھے ایک آتے ہیں۔

یَطَأُ عَقِبَیْنَا۔ ہماری پیروی کرتا ہے۔

اِنِّیْ لَاَكْرَهُ الرَّجُلَ اِذَا رَاٰهُ مُعَقِّبَ النَّعْلَیْنِ۔

Marfat.com

ہیں اُس شخص کو پسند نہیں کرتا جس کی جُوتیوں میں ایڑیاں نہ ہوں۔

سَتَغْلِبُوْنَ وَمِنِّیْ جُثَّةً خَلَاءً۔ تم عنقریب میری نعش دیکھو گے جس میں جان نہ ہوگی۔

وَیُغْلِقُوْنَ الْخَیْلَ الْعِتَاقَ۔ عمدہ ذات والے گھوڑوں کو روک رکھتے ہیں کسی کو نہیں دیتے)۔

عَقَبَلَةٌ۔ پیچھے پڑنا۔

عُقُوْبَلَةٌ۔ یا عُقُوْلٌ۔ سختی یا بیماری کا وہ حصہ جو باقی رہ گیا ہو (اُس کی جمع عَقَابِیْل ہے)۔

ثُمَّ قَرَنَ یَسْعَتُهَا عَقَابِیْلُ فَاقَتِهَا۔ پھر کشائش اور فراخیٔ رزق کے ساتھ محتاجی اور فاقہ کشی کی سختیاں اور بیماریاں لگا دیں۔

عَقْدٌ۔ مضبوط کرنا، باندھنا۔ (اُس کی ضد حَلٌّ ہے)

حساب کرنا، ضامن ہونا، معاہدہ کرنا، گرہ دینا۔

عَقْدٌ۔ زبان میں گرہ ہونا، مُرک جانا۔

تَعْقِیْدٌ۔ کلام میں اجمال اور ابہام کرنا۔

مُعَاقَدَةٌ۔ عہد باندھنا۔ (جیسے مُعَاهَدَةٌ)۔

اِعْتِقَادٌ۔ بستہ کرنا، جمانا۔

تَعَقُّدٌ۔ بستہ ہونا، غلیظ ہونا، جمنا، مشکل ہونا، سخت ہونا۔

تَعَاقُدٌ۔ معاہدہ کرنا۔

اِنْعِقَادٌ۔ بندھ جانا۔

اِعْتِقَادٌ۔ تصدیق کرنا، سچا جاننا، جمع کرنا، سخت ہونا۔

عَقْدٌ۔ اصطلاح شرع میں ایجاب اور قبول کو کہتے ہیں، بیع میں ہو یا نکاح میں، یا ہبہ میں یا اور کسی معاملہ میں۔

مَنْ عَقَدَ لِحْیَتَهٗ فَاِنَّ مُحَمَّدًا اَبْرِیْ مِنْهُ۔ جو شخص اپنی داڑھی میں گرہ دے (اس کو موڑ موڑ کر گھونگر کرے) تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے بے تعلق ہیں (عرب لوگ تکبر اور غرور کی راہ سے داڑھی کو موڑتے اور گھونگھریالے کرتے اُس میں گرہیں لگاتے۔ اُس سے منع فرمایا یا ایسا ہی مونچھیں چڑھانا غرور کی راہ سے یہ بھی منع ہے۔ داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دینا اور مونچھیں کترا ڈالنا اسلام کا طریق ہے)۔

مَنْ عَقَدَ الْجِزْیَةَ فِیْ عُنُقِهٖ فَقَدْ بَرِیَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ جس شخص نے کافروں کی طرح جزیہ اپنے اوپر لگایا (یعنی جزیہ دینا قبول کیا) وہ اُس دین سے جُدا ہو گیا جس کو اللہ کے رسول یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔

لَكَ مِنْ قَلْبِیْ عُقْدَةٌ النَّدَمِ۔ ہمارے دلوں پر شرمندگی کی گرہ ہے (یعنی نادم ہو کر گناہ سے پکی توبہ کرتے ہیں)۔

لَا مُرَنَّ بِرَاحِلَتِیْ ثُمَّ رَحَلَ ثُمَّ لَا اَحُلُّ بِهَا عُقْدَةً حَتّٰی اَقْدَمَ الْمَدِیْنَةَ۔ میں تو اپنی اونٹنی پر زین لگانے کا حکم دوں گا پھر اُس کی کوئی گرہ نہ کھولوں گا۔ (دہلی نہیں ٹھہروں گا) یہاں تک کہ مدینہ پہنچ جاؤں۔

اِنَّ رَجُلًا كَانَ یُبَایِعُ وَفِیْ عُقْدَتِهٖ ضَعْفٌ۔ ایک شخص خرید و فروخت کیا کرتا تھا مگر اُس کے معاملہ میں عقل مندی نہ تھی (نفع نقصان پر پورا غور نہ کرتا تھا بیوقوفی اور بھولا بھالا تھا)۔

هَلَكَ اَهْلُ الْعُقْدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ قسم کعبہ کے مالک کی جھگڑے والے (یعنی حاکم اور رئیس) تباہ ہوئے (اُن سے آخرت میں بڑا مواخذہ ہوگا)۔

هَلَكَ اَهْلُ الْعُقْدَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ کعبہ کے پروردگار کی قسم جس سے لوگ بیعت کرتے ہیں (یعنی بادشاہ اور رئیس) تباہ ہوئے۔

وَالَّذِیْنَ عَاقَدَتْ اَیْمَانُكُمْ۔ جن سے تم نے قسم کھا کر معاہدہ کیا۔

اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ۔ پروردگار

میں تجھ سے بوسیلہ اُن عورتوں کے سوال کرتا ہوں جو عرش کو حاصل ہیں یا عرش کے ان مقامات کے وسیلہ سے جس سے عورت وابستہ ہے یا جہاں تیری عزت کا جلوس ہے عرش مجید پر اُس کے وسیلہ سے (یہ دعاء حدیث شریف میں وارد ہے)۔

فَعَدَلْتُ عَنِ الطَّرِيْقِ فَاَذَا بِعُقْدَةٍ مِّنْ شَجَرٍ۔ میں راستے سے ہٹ کر دوسری طرف گیا ایک مقام میں پہنچا جہاں گھنا درخت تھے۔

اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ۔ گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت اور بھلائی بندھی ہوئی ہے۔

اَلَمْ اَحُزْ اَعْلَمُ السَّبَاعِ هُمَا كَثِيْرًا قِيْلَ نَعَمْ وَلٰكِنَّهَا عُقِدَتْ فِيْ مَخَارِطِ اَنْهُرِهَا وَلَا تَهْمِسُهَا۔ کیا اس جنگل میں درندے بہت نہ تھے لوگوں نے کہا ہاں بیشک تھے مگر اُن کو باندھ دیا گیا ہے (یعنی عمل اور طلسم کے زور سے) اب وہ چوپایوں کے ساتھ مل کر رہتے ہیں اُن پر حملہ نہیں کرتے۔

اِنَّهٗ كَسٰى فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ ثَوْبَيْنِ ظَهْرَانِيًّا وَّمُعَقَّدًا۔ ابو موسیٰ رضؓ نے قسم کے کفارے میں دو کپڑے ایک مراظہران کا بنا ہوا اور ایک معقد کپڑا دیا (وہ بجز کی چادر کو کہتے ہیں)۔

وَعَقَدَ تِسْعِيْنَ۔ انگلیوں سے نوے ۹۰ کا اشارہ کیا (وہ اشارہ اس طرح ہے کہ سبابہ کلمہ کی انگلی کو انگوٹھے کی جڑ سے ملا دے)۔

وَعَقَدَ عَشْرًا۔ دس ۱۰ کا اشارہ کیا (وہ اشارہ اس طرح ہے کہ سبابہ کا سرا انگوٹھے کے بیچ میں رکھے حلقہ کی طرح اور نو ۹ کا اشارہ اُس کی بہ نسبت تنگ ہوتا ہے)۔

وَعَقَدَ ثَلٰثَةً وَّخَمْسِيْنَ۔ اور پچپن ۵۵ کا اشارہ کیا (وہ اس طرح ہے کہ خنصر[1] کو ہنصر پر رکھے مگر یہاں یہ مراد نہیں ہے بلکہ خنصر کا ہتھیلی پر رکھنا مقصود ہے اُنٹھ کی شکل پر۔ بعضوں نے کہا وہ اس طرح ہے کہ خنصر اور بنصر اور وسطیٰ کو بند کرے اور سبابہ کو چھوڑ دے اور انگوٹھے کو سیدھا اُس سے لگا دے۔ تشہد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح بیٹھتے تھے اور سبابہ سے توحید کا اشارہ کرتے رہتے)۔

اِنْقَطَعَ عِقْدُ لِيْ۔ میرے گلے کا ایک ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ (جس کی قیمت بارہ ۱۲ درم تھی اور حضرت عائشہ رضؓ نے اپنی بہن اسماء سے اُس کو مستعار لیا تھا)۔

ثَلٰثُ عُقَدٍ۔ (شیطان اُس کی گدی پر) تین گرہیں لگاتا ہے (اُس کو ایسا سُلا دیتا ہے کہ صبح کی نماز کے لئے نہیں اُٹھتا)۔

عَاقِدِيْ اُزُرِهِمْ۔ اپنے ازاروں کو باندھے ہوئے تھے (سامنے سے اُن کو باندھ لیا تھا کیونکہ وہ تنگ تھیں اور چھوٹی اگر وہ باندھتے تو ستر کھل جاتی کاڑ رہتا)۔

وَاعْقِدْنَ بِالْاَصَابِعِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُّسْتَنْطَقَاتٌ۔ انگلیوں پر تسبیح اور تہلیل اور تکبیر کا شمار کر و اس لئے کہ قیامت کے دن انگلیوں سے سوال ہوگا اُن سے کہا جائے گا بولو تم کو گواہی دینی ہے)۔

يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ۔ ہاتھ سے تسبیح کا شمار کرتے (یعنی عقد انامل جس کا طریق عرب لوگوں میں رائج ہے)۔

كُلِّفْتُ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ۔ دو بالوں میں گرہ لگانے کا اُس کو حکم ہوگا جو بہت مشکل ہے اُس سے نہ ہو سکے گا)۔

رَاَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تسبیح کا شمار انگلیوں پر کرتے (یعنی عقد انامل سنت ہے لیکن دانوں کی تسبیح رکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے)۔

[1] خنصر یعنی چھنگلی، بنصر اس کے برابر والی انگلی، وسطیٰ بنصر کے برابر والی بڑی انگلی، سبابہ کلمہ کی انگلی ۱۲ منہ

Marfat.com

مُشْتَرِی الْعُقْدَۃِ مَرْزُوْقٌ وَبَائِعُھَا مَحْرُوْمٌ
جائداد غیر منقول (مثلاً باغ، مکان، زمین وغیرہ) کا خریدار روزی دیا جائے گا اور بیچنے والا محروم ہوگا۔

کَانَ اَبُوْجَعْفَرٍ وَاَبُوْعَبْدِ اللّٰہِ لَا یَشْتَرِیَانِ عُقْدَۃً۔ امام ابوجعفر اور ابوعبداللہ جائداد غیر منقولہ کو نہیں بیچتے تھے۔

ثُمَّ عَقَدَ بِیَدِہِ الْیُسْرٰی تِسْعِیْنَ۔ پھر بائیں ہاتھ سے نوّے کا اشارہ کیا۔

اَسْلَمَ اَبُوْطَالِبٍ بِحِسَابِ الْجُمَّلِ ثُمَّ عَقَدَ بِیَدِہٖ ثَلَاثًا وَّ سِتِّیْنَ۔ ابوطالب ترسٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے۔ ترسٹھ کا اشارہ ہاتھ سے کیا۔ (بعضوں نے کہا الا احد جواد مراد ہے جس کے عدد ترسٹھ ہوتے ہیں)۔

کَلَامٌ مُعَقَّدٌ۔ مشکل اور مغلق کلام۔ جس کا مطلب صاف نہ ہو۔

مَعْقِدُ الْاِزَارِ۔ وہ مقام جہاں پر ازار باندھی جاتی ہے۔

عُنْقُوْدٌ۔ خوشہ یا انگور کا خوشہ۔

اِذَا صَارَ الْحِصْرِمُ عُنْقُوْدًا حَلَّ بَیْعُہٗ۔ جب چنے کے بال نکل آئے اُس میں دانے پڑجائیں تو اُس کا بیچنا درست ہے۔

عَقْرٌ۔ زخمی کرنا، نحر کرنا، کونچیں کاٹنا، سر کاٹنا، قید کرلینا، ہاتھ ہونا۔ جیسے عَقْرٌ اور عُقَارٌ ہے۔

عَقِرٌ۔ دہشت زدہ ہونا، ہکا بکا ہوکر کھڑے رہ جانا۔

تَعْقِیْرٌ۔ زخمی کرنا۔

تَعَقُّرٌ۔ جانور کی پیٹھ لگ جانا۔ (جیسے اِنْعِقَارٌ ہے)۔

اِنِّیْ لَاُعَقِّرُ حَوْضِیْ اَذُوْدُ النَّاسَ لِاَھْلِ الْیَمَنِ۔ میں قیامت کے دن اپنے حوض کے اُس مقام پر کھڑا ہونگا جہاں سے پانی پیتے ہیں اور یمن والوں کے لئے دوسرے لوگوں کو ہٹاؤں گا۔

مَا غُزِیَ قَوْمٌ فِیْ عُقْرِ دَارِھِمْ اِلَّا ذَلُّوْا۔ جن لوگوں پر اُن کے گھروں کی جڑ میں جہاد کیا جائے وہ ذلیل اور خوار ہوں گے (کیونکہ یہ اُن کی بے ہمتی اور نامردی کی دلیل ہے کہ دشمن سے باہر لڑ سکے اپنے گھروں میں چھپے رہے اور لڑائی سے جان چراتے رہے)۔

عُقْرُ دَارِ الْاِسْلَامِ۔ دارالاسلام کی جڑ شام کا ملک ہے (قیامت کے قریب سارے مسلمان سمٹ کر وہاں جمع ہوں گے اور نصاریٰ اُس کو بھی لینا چاہیں گے)۔

لَا عُقْرَ فِی الْاِسْلَامِ۔ اسلام کے دین میں عقر نہیں ہے۔ (یعنی جانوروں کا قبر پر ذبح کرنا مشرکوں کی رسم تھی کہ جب اُن میں کوئی بڑا شخص مرجاتا تو اُس کی قبر پر جانور کاٹتے اور کھاتے کہ زندگی کی حالت میں وہ مہمانوں کے لئے جانور ذبح کرتا اب ہم اُس کا بدلہ کرتے ہیں)۔

لَا تُعْقِرَنَّ شَاۃً وَّ لَا بَعِیْرًا اِلَّا لِمَاْکَلَۃٍ۔ کسی بکری یا اونٹ (یا گائے یا اور کوئی حلال جانور) کو زخمی نہ کر مگر کھانے کے لئے۔ (لیکن ناحق اُن کو زخمی کرنا اور بیدل پہنچا جب کھانا مقصود نہ ہو نہ ضرورت ہو منع ہے کیونکہ یہ مُثلہ ہے)۔

فَمَا زِلْتُ اَرْمِیْھِمْ وَاُعَقِّرُ بِھِمْ۔ سلمہ بن اکوع نے کہا، میں برابر ان ڈاکوؤں کو تیر مارتا رہا اُن کے جانوروں کو قتل کرتا رہا (گرا تا رہا)۔

فَعَقَرَ حَنْظَلَۃُ الرَّاھِبُ یَدَیْ صُفْیَانَ بْنِ حَرْبٍ۔ حنظلہ نے ابوسفیان کے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے۔

لَئِنْ اَدْبَرْتَ لَیُعَقِّرَنَّکَ اللّٰہُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا، اگر تو اسلام

لہ یہ شیعوں کی روایت ہے ۱۲ مص

Marfat.com

نہ لائے گا اُس کی طرف پیٹھ پھیرے گا تو اللہ تجھ کو ہلاک کرے گا (تو مارا جائے گا۔ ایسا ہی ہوا جنگ یمامہ میں وحشی غلام کے ہاتھ سے مارا گیا اُس کے مرید بھی تتر بتر ہو گئے (عَقَرَ النَّخْلَ سے یہ ماخوذ ہے یعنی کھجور کے درخت کا کاٹ ڈالا۔ مجھو کہ اور عضو انسان کے مشابہ ہے۔ اگر کسی کا سر کاٹ ڈالو تو مر جاتا ہے۔

وَعَقْرُ جَارِيَتِهَا۔ وہ اپنی سوکن کی ہلاکت ہے (یعنی اتنی خوب صورت اور نیک سیرت ہے کہ اُس کی سوکن اُس کو دیکھ کر جل جل کر مر جاتی ہے)۔

لَا تَأْكُلُوا مِنْ تَعَاقُرِ الْأَعْرَابِ فَإِنِّي لَأَمَنُ أَنْ يَكُونَ مِمَّا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔ (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا یہ گنوار لوگ جو جانور ایک دوسرے کی عندے اپنا فخر جتانے کے لئے کاٹتے ہیں اُن میں سے کوئی ایک جانور کاٹتا ہے تو دوسرا دوڑ کا کاٹتا ہے وہ دوڑ کا کاٹتا ہے تو یہ تیسرا کاٹتا ہے اسی طرح متقابلہ جاری رہتا ہے یہاں تک کہ ایک فریق عاجز اور مغلوب ہو جاتا ہے) اُن کا گوشت مت کھاؤ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ مما اُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ میں داخل نہ ہو[1]۔

نَهَى عَنْ مُعَاقَرَةِ الْأَعْرَابِ۔ گنواروں کے مقدم صنادید (بیجہ سے منع فرمایا (اُس کا مطلب وہی ہے جو اوپر گذرا)۔

إِنَّ خَدِيجَةَ لَمَّا تَزَوَّجَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ أَبَاهَا حُلَّةٌ وَخَلَقَتْهُ وَنَحَرَتْ جَزُورًا فَقَالَ مَا هٰذَا الْجَبِيرُ وَهٰذَا الْعَبِيرُ وَهٰذَا الْعَقِيرُ۔ ام المومنین حضرت خدیجہؓ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کیا تو اپنے والد کو (جو بوڑھے ضعیف تھے) ایک نیا جوڑا کپڑوں کا پہنایا اور اُن کو خوشبو لگائی اور ایک اونٹ کاٹا۔ اُنھوں نے کہا یہ نئے عمدہ کپڑے کیسے، یہ خوشبو کیسی، یہ قربانی کیسی (بعضوں نے کہا عَقِیر کے معنے پاؤں کاٹ دینے کے ہیں چونکہ عربوں کی عادت تھی جب اونٹ کو نحر کرنا چاہتے تو پہلے اُس کا ایک پاؤں کاٹ دیتے تاکہ وہ نحر کے وقت بھاگ نہ نکلے۔ إِنَّهُ مَرَّ مُحَمَّدٌ بِعَقِيرٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سے گذرے جو زخمی کیا گیا تھا (لیکن اُس کی جان نہیں نکلی تھی)۔

عُقْرِي حَلْقِي۔ (حضرت صفیہؓ کو حیض آگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کا ذکر ہوا تو فرمایا) اللہ اُس کو تباہ کرے اُس کے حلق میں بیماری ہو۔ (زمخشری نے کہا عُقْرِي حَلْقِي بدنصیب اور بدبخت عورت کو کہتے ہیں گویا وہ اپنی قوم کو ہلاک کرتی ہے اُن کو مونڈ ڈالتی ہے۔ بہرحال یہ بددعا کے طور پر آپ نے نہیں فرمایا بلکہ عرب لوگوں کا محاورہ ہے کہ غصہ کے وقت عورت کے حق میں یہ الفاظ کہتے ہیں۔ مترجم کہتا ہے میں نے بخاری کے ترجمہ میں عُقْرِي حَلْقِي کا ترجمہ اہل ہند کے محاورے میں یہ کیا ہے بانجھ، سرمنڈی جو عُقْرِي حَلْقِي کے کلمات ہیں[2]۔

عَقَرْتَ الرَّجُلَ عَقَرَكَ اللّٰهُ۔ حضرت عمرؓ کے سامنے ایک شخص نے دوسرے شخص کی اُس کے منہ پر تعریف کی جو خوشامد کہلاتی ہے اور عقلمندوں کے نزدیک بہت مذموم ہے انھوں نے کہا، تو نے اُس شخص کو تباہ کیا اللہ تجھ کو تباہ کرے۔

لَا يَعْقِرُ مُسْلِمًا۔ کسی مسلمان پر عیب نہ لگائے، اُس کو مطعون نہ کرے۔

فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ۔ ابوقتادہؓ نے گورخر پر حملہ

---

[1] یعنی ان جانوروں اور کھانوں میں جن پر غیر اللہ کا نام لیا جائے اور غیر اللہ کے لئے ذبح کئے جائیں جن کے کھانے کی ممانعت قرآن مجید میں آئی ہے ۱۲ مص

[2] لیکن یہ ترجمہ محل نظر ہے کیونکہ بانجھ عورت اور مرد دونوں کیلئے عاقِرٌ آتا ہے اسی طرح جب بال کے لئے حَلِق اور حَلِیق کے الفاظ ہیں حَلْقِي جس کا صیغہ تو ہو سکتا ہے مگر تانیث کا صیغہ نہیں ہے ۱۲ مص

Marfat.com

کیا اُس کو قتل کر ڈالا۔

حِمَارٌ وَحْشِیٌّ مُعَقَّرٌ۔ زخمی گورخر۔

وَالَّذِیْ عَقَرَهَا۔ اور ایک وہ شخص جس نے جہاد میں اپنے گھوڑے کی کونچیں کاٹ ڈالیں (اُس کا مطلب یہ ہے کہ اب لوٹ کر نہیں جاؤں گا نہ بھاگوں گا بلکہ مرنے کے لئے تیار ہوگیا)۔

فَعَقَرَهَا وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ عَقَرَ۔ اُس نے اپنے گھوڑے کے پاؤں کاٹ ڈالے اور وہ پہلا شخص تھا جس نے یہ کام کیا۔

إِذًا يُعْقَرَ جَوَادُكَ۔ جب تو تیرا گھوڑا مارا جائے گا۔

وَعَقَرَ جَوَادَهُ۔ اپنے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے۔

إِنَّهُ أَقْطَعُ حُصَيْنَ بْنَ مُشْمِتٍ نَاحِيَةَ كَذَا وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَعْقِرَ مَرْعَاهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصین بن مشمت کو ایک مقطعہ (قطعہ زمین) دیا اور اُن سے یہ شرط لگائی کہ وہاں کے درخت نہ کاٹے جائیں۔ جن کو اونٹ چرتے ہیں)۔

فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ كَلَامَ أَبِي بَكْرٍ فَعُقِرْتُ وَأَنَا قَائِمٌ۔ حتّٰی وَقَعْتُ إِلَى الْأَرْضِ۔ حضرت عمرؓ نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو میں شش و پنج میں رہ گیا (یہ سوچ رہا تھا مجھ کو پھر کیا یقین نہ تھا کہ آپؐ نے انتقال فرمایا یہاں تک کہ میں نے ابوبکرؓ کا کلام سُنا (اُنہوں نے منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا اور لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر دی) اُن کا کلام سُنتے ہی میرے پاؤں نے مجھ کو جھوڑ دیا، سن سن کرنے لگے یہاں تک کہ میں زمین پر گر پڑا۔ (یہ عُقِرْتُ بمعنیٰ سے ماخوذ ہے یعنی آدمی کے پاؤں بے قابو ہو جانا ڈر اور خوف سے۔ بعضوں نے کہا دہشت اور خوف سے کھڑے رہ جانا، حرکت نہ کر سکنا)۔

إِنَّهُ عَقَرَ فِي مَجْلِسِهِ حِينَ أَخْبَرَ أَنَّ مُحَمَّدًا قُتِلَ۔ حضرت عباسؓ کے پاؤں بے قابو ہوگئے جب کہ اُنہوں نے سُنا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) شہید ہوگئے ہیں (رنج کے مارے حضرت عباسؓ بے حواس ہوگئے)۔

فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَتْ أَفْوَاهُهُمْ عَلَى صُدُورِهِمْ وَعَقِرُوا فِي مَجَالِسِهِمْ۔ جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (آپ زندہ اور مع الخیر ہیں) تو اُن کی ٹھڈیاں (شرمندگی کے مارے) سینوں سے آلگیں اور اپنی اپنی مجلسوں میں بے طاقت ہوگئے۔

فَعُقِرْتُ يَا عُقِرْتُ حَتّٰى مَا يُقِلُّنِي رِجْلَايَ۔ میں بے طاقت ہوگیا یہاں تک کہ میرے پاؤں مجھ کو نہیں اُٹھا سکتے تھے۔

لَا تَزَنِّ وَجُنَّ عَاقِرًا۔ بانجھ عورت سے نکاح نہ کرو۔ (کیونکہ میں آخرت میں اپنی اُمت کی کثرت بتلاؤں گا تو جننے والی عورت سے نکاح کرنا بہتر ہے تاکہ مسلمانوں کی تعداد بڑھے)۔

إِنَّهُ مَرَّ بِأَرْضٍ مُمْسِحَةٍ عَقِرَةٍ فَسَمَّاهَا خَضِرَةً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین پر سے گزرے جس کا نام عقرہ تھا آپؐ نے اُس کا نام بدل کر خضرہ رکھ دیا (عقرہ بمعنے بانجھ یعنی جس زمین میں کچھ نہ اُگتا ہو عرب لوگ کہتے ہیں شَجَرَةٌ عَاقِرٌ۔ بے پھل درخت تو آپ نے یہ نام مکروہ سمجھا اور مخضرہ یعنی سرسبز اور شاداب اُس کا نام رکھ دیا)۔

نَخْلَةٌ عَقِيرَةٌ۔ کھجور کا وہ درخت جس کا سر کاٹ دیا ہو (وہ سوکھ گیا ہو)۔

فَأَعْطَاهُمْ عُقْرَهَا۔ آپؐ نے اُس عورت کا عقر اُن کو دیا (عُقْرٌ) کہتے ہیں اُن اجرتِ عبارت کے معاوضہ کو پھر خرچی کو کہنے لگے جو جماع کے بدلے دی جائے خواہ اگر وہ جماع کرے یا ثیبہ سے۔ یعنی اگر زنا حلال ہوتا تو اُسکی اُجرت

Marfat.com

جو ہر عورت کی شان کے لائق ہو اُس کو عُقُر کہیں گے)۔
لَیْسَ عَلٰی زَانٍ عُقْرٌ۔ زنا کرنے والے کو عُقر دینا لازم نہ ہوگا۔
لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ خَمْرٍ۔ جو شخص دائم الخمر ہو (ہمیشہ شراب پیا کرے) وہ بہشت میں نہیں جائے گا۔ یہ عُقْرُ الْحَوْضِ سے ماخوذ ہے یعنی حوض کا وہ مقام جہاں سے پانی پیتے ہیں۔ کیونکہ پینے والے وہاں ہر وقت جمع رہتے ہیں)۔
لَا تُعَاقِرُوْا۔ شراب ہمیشہ مت پیو (اُس کی عادت نہ ڈالو اور نہ پھر اُس کا چھوڑنا محال ہوگا) (ایک حدیث میں عُقار کا ذکر ہے وہ شراب کو کہتے ہیں)۔
مَنْ بَاعَ دَارًا اَوْ عُقَارًا۔ جو شخص گھر یا زمین یا باغ یا بھٹہ بیچے۔ (عُقار کہتے ہیں جائداد غیر منقولہ کو)۔
فَرَدَّ عَلَیْھِمْ ذَرَارِیَھُمْ وَعُقَارَ بُیُوْتِھِمْ۔ اپنے اُن کو اُن کے بال بچے اور جائداد غیر منقولہ واپس دے دیئے (بعضوں نے کہا عقار بیوت سے گھر کے ضروری سامان برتن وغیرہ مراد ہیں)۔
وَکَانَتِ الْاَنْصَارُ اَھْلَ الْاَرْضِ وَالْعُقَارِ۔ انصاری لوگ زمین والے اور باغات والے لوگ تھے۔
اَنَّ عُقَارَ بَنِیْ اُمَیَّۃَ بَاْرِمِیُّ۔ بنی امیہ کا عُقار بھینی باڑمی باغات پر ہوتا)۔
خَیْرُ الْمَالِ الْعُقْرُ۔ بہتر مال وہ ہے جس میں نرتی ہوتی رہے (آمدنی ہو)۔
سَکَّنَ اللّٰہُ عُقَیْرَاکِ فَلَا تُصَحِّرِیْھَا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نفس کو پردے میں رکھا اب اس کو جنگل میں مت نکالو۔ یہ حضرت اُم سلمہؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کہا جب انہوں نے بصرے کا قصد کیا۔ قتیبیؒ نے کہا عُقیری کا لفظ میں نے اس حدیث کے سوا اور کہیں نہ سُنا۔

زمخشری نے کہا یہ عَقْرٰی کی تصغیر ہے جو عَقر سے نکلا ہے یعنی اپنی جگہ ڈر کر رہ گیا)۔
عَقَرْتُ بِہٖ۔ میں نے اُس کو قید کر رکھا۔
خَمْسٌ یُقْتَلْنَ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَعَدَّ مِنْھُنَّ الْکَلْبَ الْعَقُوْرَ۔ پانچ جانور حل اور حرم ہر جگہ قتل کر دیئے جائیں گے اُن میں سے ایک کتا کٹنا بھی ہے (اسی طرح شیر، چیتا، بھیڑیا، یہ سب کتے میں داخل ہیں اور جو درندہ لوگوں پر حملہ کرے)۔
اِنَّہٗ رَفَعَ عَقِیْرَتَہٗ یَتَغَنّٰی۔ اُنھوں نے اپنی درد ناک آواز بلند کی اور گانے لگے (عَقِیْرَہ بمعنے مَعْقُوْرَہ کا یعنی کاٹا گیا۔ اصل اسکی یہ ہے کہ ایک شخص کا ایک پاؤں کٹ گیا تھا وہ اُس کٹے ہوئے پاؤں کو سالم پاؤں پر رکھ کر فوراً درد سے چلّاتا اور درد کے ساتھ فریاد کرتا۔ پھر جو شخص اپنی آواز بلند کرے تو اُس کے لئے کہتے ہیں رَفَعَ عَقِیْرَتَہٗ یعنی اپنی آواز بلند کی)۔
اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ نُوْرَانِ عَقِیْرَانِ فِی النَّارِ۔ سورج اور چاند دونوں نور ہیں دونوں جہنم میں باندھ کر ڈال دیئے جائیں گے (دوزخ والوں کو اُن سے عذاب دیا جائے گا۔ مجمع البحار میں بجائے نُوْرَانِ کے ثَوْرَانِ ہے یعنی دو بیل ہیں جو ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے)۔
فَاُوَافِقُ حَتّٰی عَلٰی عُقَیْرِ حَوْضِیْ اَسْقِیْ مَنْ عَرَفَ مِنْ اُمَّتِیْ۔ حضرت علی رضؓ قیامت کے دن میرے حوض کے پانی پینے کے مقام پر کھڑے ہونگے اور جس کو میری اُمّت میں سے پہچانیں گے اُس کو پانی پلائیں گے۔
عُقْرٌ۔ بچھو۔
عَقْرَبَۃٌ۔ بچھو کا سا کام کرنا۔
مَنْ تَزَوَّجَ وَالْقَمَرُ فِی الْعُقْرُبِ لَمْ یَرَ الْحُسْنَا۔ جو شخص اُن دنوں میں نکاح کرے جب چاند

لہ یہ غالباً اوائل اسلام کے زمانہ میں حکم ہوگا جب کہ شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی ۱۲ مص

Marfat.com

برج عقرب میں ہو تو اُس کو بھلائی نہ ہوگی (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

مُسِخَ الْعُقْرَبُ وَكَانَ نَمَّامًا۔ بچھو کی شکل بدل دی گئی (مسخ ہوگیا) پہلے وہ ایک چغل خور آدمی تھا۔ (چغل خور لوگوں کو کاٹتا ستاتا ہے اسی طرح بچھو بھی)۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْعُقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَّلَا غَيْرَهُ۔ اللہ بچھو پر لعنت کرے نہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ بے نمازی کو (جیسے کہتے ہیں۔ ع۔ نیش عقرب نہ از پئے کین است ولیکن مقتضائے طبیعتش این است)۔

عَقْصٌ کو مذھنا، بٹنا، لپیٹنا، ٹونک مارنا۔

عَقَصٌ سینگ کانوں کے پیچھے تک لپٹے ہوئے ہونا، بخیلی کرنا، بدخلق ہونا۔

عِقَاصٌ وہ دھاگا جس سے زلفوں کے کنارے باندھے جاتے ہیں۔ (اُس کی جمع عُقُصٌ ہے)۔

عُقُصٌ جمع ہوئی ریتی جس میں راستہ نہ ہو، بخیل، بدخلق۔

اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيصَتُهُ فَرِقْ وَاِلَّا تَرَكَهَا۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چوٹی پھیل جاتی تو آپ مانگ نکال لیتے ورنہ اُس کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے۔ (عَقِيصَة کہتے ہیں بٹے ہوئے بالوں کو جیسے ضَفِيرَة اور مَضْفُورَة۔ بعضوں نے کہا عقیصہ یہ ہے کہ بالوں کے سرے اُن کی جڑوں میں موڑ کر اندر کر لئے جائیں اور مشہور روایت عَقِيقَة ہے اُس کا ذکر آگے آتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو گوندھتے نہ تھے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر ڈال پھیل کر منتشر ہو جاتے تو آپ مانگ نکال لیتے ورنہ اُن کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے۔ مجمع البحار میں ہے کہ شاید عَقِيصَة سے عَقِيقَة ہی مراد ہو یعنی سر کے بال۔ اصل میں عُقُص کہتے ہیں جوڑا باندھنے کو یعنی بالوں کو چند پار اکٹھا کر کے اُس کا جوڑا کر لینا جیسے عورتیں کیا کرتی ہیں، یا چوٹیاں بنالنا)۔

اِنْ صَدَقَ ذُوالْعَقِيصَتَيْنِ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ۔ اگر دو جوڑے والا اپنی بات میں سچا ہے (جیسا اُس نے کہا ویسا ہی عمل کرے گا) تو وہ ضرور بہشت میں جائے گا۔

مَنْ لَبَّدَ اَوْ عَقَصَ فَعَلَيْهِ الْحَلْقُ۔ جو شخص احرام کے وقت بالوں کو گوندے (یا اور کسی چپکانے والی چیز سے) چپکالے یا جوڑا باندھ لے تو اُس کو احرام کھولتے وقت سر منڈانا ضروری ہوگا۔ (بالوں کا اتنا اُس کو کافی نہ ہوگا) اس لئے کہ اُس نے بالوں کی پریشانی کی تکلیف نہیں اُٹھائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد کو بھی اپنے بال جوڑ کر سر پر جوڑا بنا لینا درست ہے۔ اور بعضوں نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ عورتیں کی مشابہت ہے۔

اَلَّذِيْ يُصَلِّيْ وَرَأْسُهُ مَعْقُوْصٌ كَالَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ۔ جو شخص سر پر جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھے تو اُس کی مثال ایسی ہے جیسے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے نماز پڑھے دیکھو کہ جب ہاتھ بندھے ہوں گے تو وہ زمین پر نہ لگیں گے۔ اسی طرح جب بالوں کا جوڑا سر پر ہو تو سجدے میں بال زمین پر نہ گریں گے اور بہتر یہ ہے کہ سجدے میں بال بھی زمین پر گریں وہ بھی سجدہ کریں)۔

فَاَخْرَجَتِ الْكِتَابَ مِنْ عِقَاصِهَا۔ آخر اُس نے اپنی چوٹیوں میں سے وہ خط نکال دیا (جو حاطب بن ابی بلتعہ نے اُس عورت کے ہاتھ کہ مکہ کے مشرکوں کو لکھ کر بھیجا تھا) (عِقَاص جمع ہے عَقِيصَة کی یا عُقْصَة کی بمعنے چوٹی اور لٹ بالوں کی جو بٹی ہوئی ہو۔ بعضوں نے کہا وہ دھاگا جس سے چوٹیاں باندھتے ہیں)۔

اَلْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ وَهُوَ مَادُوْنَ عِقَاصِ الرَّأْسِ۔ خلع سے ایک طلاق بائن پڑ جائے گی اور خاوند عورت سے خلع کے بدلے میں اُس کی تمام جائداد اور مال

Marfat.com

لے سکتا ہے صرف اُس کی چوٹیاں چھوڑ دے گا۔ و مطلب یہ ہے کہ خلع کا بدل کوئی معین نہیں خاوند جتنا چاہے عورت سے لے سکتا ہے یہاں تک کہ اس کا تمام مال صرف اُس کا تن بدن چھوڑ دے گا گو مہر سے یا جتنا خاوند نے عورت کو دیا ہے اُس سے زیادہ لینا مکروہ ہے)۔

اَلْخَیْرُ مَعْقُوْصٌ بِنَوَاصِی الْخَیْلِ۔ گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر اور برکت بندھی ہوئی ہے۔

فَتَطْرَحُهٗ بِاَطْلَحَ فِیْهَا لَیْسَ فِیْهَا عَقْصَاءُ وَّ لَاجَلْحَاءُ۔ (جو شخص جانوروں کی زکوٰۃ نہ دے گا تو قیامت کے دن وہ جانور اپنے کھروں سے اُس کو روندیں گے۔ سینگوں سے اُس کو ماریں گے۔ اُن میں کوئی جانور ایسا نہ ہوگا جس کے سینگ اندر کی طرف مڑے ہوں۔ (بلکہ سامنے نکلے ہوئے خوب تیز اور نوکدار سینگ ہوں گے، نہ بے سینگ والا۔

لَیْسَ مِثْلَ الْحَصِیْرِ الْعَقِیْصِ۔ معاویہ، عبداللہ بن زبیرؓ کی طرح بخیل تنگدل بدخلق نہ تھے (بلکہ نہایت خلیق اور بامروّت باہمت اور باسخاوت تھے یہی وجہ تھی کہ انھوں نے لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کرلئے اور مرنے سے حکومت کی۔ عبداللہ بن زبیرؓ کو بزرگ اور بزرگ زادے تھے مگر انہوں نے بنی ہاشم سے بدخلقی اور عام لوگوں سے بخیلی کا برتاؤ کرکے آخر اپنی حکومت گنوادی اور مارے گئے)۔

ثُمَّ مُوْتَانٌ کَعُقَاصِ الْغَنَمِ۔ پھر لوگوں میں موت کا بازار ایسا گرم ہوگا جیسے بھیڑوں کی بیماری سے بکریاں مرتی ہیں (یہ بیماری ایسی سخت ہے کہ جب بکریوں میں پھیلتی ہے تو صدہا مر جاتی ہیں)۔

مَنْ عَقَصَ شَعْرَهٗ۔ جو شخص اپنے بالوں کو گوندھ

عُقْعُقٌ۔ دیسی کوّا۔ (محیط میں ہے کہ عُقْعُقٌ ایک پرندہ ہے جو کبوتر کے برابر ہوتا ہے اُس کے دو رنگ ہوتے ہیں سیاہ و سفید دُم لمبی ہوتی ہے اُس کو تُقَعْقَعُ بھی کہتے ہیں)۔

یُقْتَلُ الْمُحْرِمُ الْعُقَعِقَ۔ احرام والا شخص عقعق کو مار سکتا ہے (کبوتر کوّے کی ایک قسم ہے اور کوّے کا قتل احرام میں جائز ہے علاوہ اس کے عقعق چوری اور خیانت میں مَثَل المثل ہے ایک شاعر کہتا ہے اذا بارك الله فی طائر فلا بارك الله فی العقعق ؎ تصیر الذنابی طویل الجناح، منی مایجد غفلة یسرق ؎ یقلب عینیه فی رأسه کانهما قطرنا زبیق ؎

یعنی اللہ جب کسی پرندے پر برکت اُتارے تو عقعق پر اُتارے اُس کی دُم چھوٹی پنکھ لمبے جہاں کسی کو غافل پایا کہ اُس نے چوری کی۔ اور اپنے سر میں آنکھیں ایسی مٹکاتا ہے گویا پارے کی دو بوندیں ہیں)۔

عَقَفٌ۔ موڑنا، کج کرنا جیسے تَعْقِیْفٌ ہے)۔

اِنْعِقَافٌ۔ کج ہونا۔

عُقَافٌ۔ بکری کی ایک بیماری جس سے اُس کا پاؤں ٹیڑھا ہوجاتا ہے

تَعَقُّفٌ۔ کج ہونا۔

وَعَلَیْهِ عَسَکَرٌ مُّفَلْطَحَةٌ لَّهَا شَوْکَةٌ عَقِیْقِیَّةٌ۔ اُس پر ایک چوڑا کاٹھا ہے اور اُس میں ایک کج پالیٹا ہوا خار ہے (چنار کی طرح)۔

لَا اَعْلَمُ رُخِّصَ فِیْهَا یَعْنِیْ الْعُصْرَ اِلَّا لِلشَّیْخِ الْمَعْقُوْفِ۔ بیٹی کا نکاح نہ کرنا (اُس کو روک رکھنا) کسی کو درست نہیں مگر جو بوڑھا ہو کر کج ہوگیا ہو (اُس کی کمر جھک گئی ہو اور ایک بیٹی کے سوا اُس کی نذر کرنے والا کوئی نہ ہو یعنی عَقَافٌ (چوگان) کی طرح ٹیڑھا

مطلب یہ ہے کہ بہت بوڑھا)۔

عَقٌّ۔ پھاڑنا، چیرنا، بچہ کا عقیقہ کرنا (یعنی ساتویں دن اُس کی طرف سے ایک جانور کاٹنا) اور کپڑا مارنا۔

Marfat.com

عُقُوقٌ۔ نافرمانی کرنا، سرکشی کرنا۔
عَاقٌّ۔ وہ لڑکا جو ماں باپ کی نافرمانی کرے، اُن سے جُدا ہو جائے۔
اِنْعِقَاقٌ۔ پھٹ جانا۔
اِنَّهٗ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین علیہما السّلام کی طرف سے عقیقہ کیا۔
كَانَ اَنَسٌ يُعَقُّ عَنْ وَلَدِهِ الْجَزُوْرَ۔ انسؓ اپنے بچہ کی طرف سے ایک اونٹ عقیقہ کرتے۔ (اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ بیٹے کی طرف سے دو بکریاں اور بیٹی کی طرف سے ایک بکری عقیقہ کرنی چاہیئے۔ اور بعضوں نے کہا دونوں کی طرف سے ایک ایک بکری کافی ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر اپنی اولاد کا عقیقہ کرتیں اور عقیقہ قربانی کی طرح ہے اُس میں لنگڑی، لولی، اندھی کانی بکری درست نہیں ہے اور عقیقہ کا گوشت بیچنا درست نہیں نہ اُس کی کھال اُس کی ہڈیاں بھی نہ توڑیں (بلکہ گوشت نکال کر ہڈیوں کو دفن کر دیں) اور ماں باپ عزیز و اقارب سب عقیقہ کا گوشت کھا سکتے ہیں اور کچھ خیرات بھی کرنا چاہیئے۔ اکثر علماء کے نزدیک عقیقہ مستحب ہے اگرچہ ایک پرندے یا مرغی پر ہو۔ اور اونٹ، گائے، بکری بھی درست ہے۔ اور بعضوں کے نزدیک واجب ہے مگر اصحاب الرائے نے یہ کہا ہے کہ عقیقہ سنت نہیں ہے انھوں نے اُس حدیث سے دلیل لی ہے لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْعُقُوقَ حالانکہ اس کا مطلب دوسرا ہے)۔
عَقَّ وَالِدَهٗ فَهُوَ عَاقٌّ۔ اُس نے اپنے باپ کی نافرمانی کی، عاق ہو گیا۔
اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ۔ ہر بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے گروہے (یعنی قیامت کے دن وہ اپنے باپ کی شفاعت نہ کرے گا جب تک اُس کا عقیقہ نہ کیا جائے)۔
اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ لَا اُحِبُّ الْعُقُوْقَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا عقیقہ کرنا کیسا ہے فرمایا میں عقوق کو پسند نہیں کرتا۔ (عقوق کے معنے والدین سے سرکشی، اُن کی نافرمانی، قطع رحم کرنا، جو کہ عقیقہ اور عقوق کا مادّہ ایک ہے اس لئے آپؐ نے یہ نام بُرا جاننا بہتر یہ ہے کہ اُس کو سیکھ یا ذبیح کہیں۔ اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عقیقہ کرنا اچھا نہیں ہے جیسے اصحاب الرائے نے سمجھا ہے اگر ایسا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین علیہما السّلام کی طرف سے کیوں عقیقہ کرتے اور تمام صحابہ کرام اور سلف صالحین سے عقیقہ اور ولیمہ دونوں منقول ہیں اور کسی سے اُن کو مکروہ نہیں جانا بلکہ واجب یا سنت سمجھا۔ نہایہ میں ہے کہ عقیقہ اُن بالوں کو بھی کہتے ہیں جو بچہ کے سر پر ہوتے ہیں کیونکہ وہ مونڈے اور کاٹے جاتے ہیں)۔
مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا۔ ہر لڑکے کی طرف سے عقیقہ یعنی ایک جانور کا خون بہانا چاہیئے۔
عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ۔ عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کی جائے۔
عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا۔ امام حسن اور امام حسین علیہما السّلام کی طرف سے ایک ایک مینڈھے کا عقیقہ کیا۔
اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيْقَتُهٗ فَرَقَ۔ اگر آپؐ کے بال پریشان ہوتے تو مانگ نکال لیتے۔
نَهٰى عَنْ عُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ۔ ماؤں کی نافرمانی کرنے سے آپؐ نے منع فرمایا (ماں میں نانی دادی سب داخل ہیں۔ اُن کے ساتھ باپ دادا سے بھی بڑھ کر نیک سلوک کرنا چاہیئے کیونکہ ماں کا حق باپ سے تین درجہ زیادہ ہے)۔

Marfat.com

وَعَدَّ مِنْهَا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کو بیان فرمایا تو ان میں ماں باپ کی نافرمانی بھی بتلائی۔

اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ مَرَّ بِحَمْزَةَ قَتِيْلًا فَقَالَ لَهٗ ذُقْ عُقَّ۔ ابوسفیان حضرت امیر حمزہؓ پر گزرا آپ شہید ہو کر پڑے تھے (وحشی نے حربہ پھینک کر دھوکے سے آپ کو شہید کیا) تو کہنے لگا ارے عاق (اپنی قوم کے دشمن) اب مزا چکھ (چونکہ حضرت حمزہؓ نے باپ دادا کا دین چھوڑ کر اسلام قبول کیا تھا اور بدر کے دن قریش کے کافروں کو ابوسفیان کے لشکر کو خوب مارا تھا لہٰذا ابوسفیان نے آپ کو عُقّ کہا یعنی عاق نافرمان، سرکش، اپنے عزیزوں کو مارنے والے)۔

مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ عَائِشَةَ مَثَلُ الْعَيْنِ فِى الرَّأْسِ تُوْفِىْ صَاحِبَهَا وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّعُمَّهَا اِلَّا بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ لَّهَا۔ تم لوگوں اور حضرت عائشہؓ کی مثال ایسی ہے جیسے سر میں آنکھ ہوتی ہے (تو آنکھ حضرت عائشہؓ ہیں اور دوسرے لوگ ہیں کبھی آنکھ آدمی کو ستاتی ہے درد کھ دیتی ہے درد کرتی ہے) مگر آدمی اُس کو خراب کرنا نہیں چاہتا بلکہ اُس کو بہتر اور درست کرنا چاہتا ہے، اُس کی خیر خواہی کی فکر میں رہتا ہے۔ (اسی طرح گو جنگِ جمل میں جاکر حضرت عائشہؓ نے مومنین کو رسوا یا مگر مومنین اُن کو اپنی ماں سمجھ کر اُن کی بھلائی اور بہبودی کے خواہاں ہیں)۔

مَنْ اَطْرَقَ مُسْلِمًا فَعُقِقْتَ لَهٗ فَرَسُهٗ كَانَ كَاَجْرِ كَذَا۔ جو شخص کسی مسلمان کو زرہ گھوڑا مانگے پر دے پھر اُس کی گھوڑی حاملہ ہو جائے تو اُس کو اتنا اتنا ثواب ملیگا۔

فَرَسٌ عَقُوْقٌ۔ حاملہ گھوڑی (اور عَقِیْق نہیں ہے کیونکہ عَقُوْق زیادہ عمدہ ہے بہ نسبت عَقِیْق کے)۔

عَقُوْقٌ۔ اور عَقَائِقُ۔ حاملہ ہونا۔

اَحَقُّ مَنِ الْاِبِلِ الْعَقُوْقِ۔ نر ابلق گھوڑے سے جس کو حمل ہو زیادہ نادر ہے (یعنی محال اور نایاب ہے کیونکہ نر کو حمل نہیں رہ سکتا، یہ ایک مثل ہے)۔

اِنَّكَ اَتَاكَ رَجُلٌ مَّعَهٗ فَرَسٌ عَقُوْقٌ۔ ایک شخص آیا اُس کے ساتھ ایک حاملہ گھوڑی تھی (یا غیر حاملہ (عقوق دونوں معنے میں آیا ہے اضداد میں سے ہے۔ بعضوں نے کہا یہ فال نیک کے طور پر کہا یعنی حاملہ ہونے والی)

اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ اِلٰى بُطْحَانَ وَ الْعَقِيْقِ۔ تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ صبح کو بطحان یا عقیق کی طرف جائے، عقیق ایک نالہ ہے مدینہ کے نالوں میں سے جس میں سے پانی بہتا ہے۔ (دوسری حدیث میں ہے اَلْعَقِيْقُ وَادٍ مُّبَارَكٌ) عقیق ایک برکت والی وادی ہے۔ اور عرب میں کئی موضع ایسے ہیں جن کا نام عقیق ہے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں ہے اِنَّ الْعَقِيْقَ مِيْقَاتُ اَهْلِ الْعِرَاقِ۔ عقیق عراق والوں کا میقات ہے (یعنی اُن کو وہاں سے احرام باندھ لینا چاہیئے یہ عقیق ایک موضع ہے ذات عرق کے قریب)۔

اَتَانِىْ اٰتٍ بِالْعَقِيْقِ۔ میرے پاس ایک آنے والا (یعنی جبرئیلؑ) عقیق میں آیا۔

اَدْنَى الْعُقُوْقِ اُفٌّ۔ اُف کہنا بھی عقوق کا ادنیٰ درجہ ہے (یعنی ماں باپ کو اُف کا کلمہ بھی نہ کہنا چاہیئے اُف ایک کلمہ ہے جو زبان عرب میں کسی بات کو بُرا سمجھ کر کہا جاتا ہے یعنی افسوس)۔

اَحْرِمْ مِنَ الْعَقِيْقِ۔ عقیق سے احرام باندھے (یہ ایران والوں کا میقات ہے۔ مجمع البحرین میں سے کہ شیعہ لوگ آج کل جہاں سے احرام باندھتے ہیں اور اُس کو عقیق سمجھتے ہیں وہ عقیق نہیں ہے بلکہ عقیق کے مجاذی ہے)۔

كَانَ يَتَخَتَّمُ بِالْعَقِيْقِ۔ آپ عقیق کی انگشتری پہنتے (وہ ایک مشہور پتھر ہے جو یمن کے ملک میں بہت ہوتا ہے اُس کے نگینے بناتے ہیں)۔

يَا عَلِىُّ تَخَتَّمْ بِالْعَقِيْقِ فَاِنَّهٗ اَوَّلُ جَبَلٍ اَقَرَّ

Marfat.com

لِلّٰہِ یَا نُوْحُ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْحُمَّدِ بِالنُّبُوَّۃِ وَ لَکَ یَا بُوْصَیَّۃِ وَلِوَلَدِکَ بِالْاِمَامَۃِ وَلِشِیْعَتِکَ بِالْجَنَّۃِ وَلِاَعْدَآئِکَ بِالنَّارِ۔ علیؓ! عقیق کی انگشتری پہن۔ عقیق پہلا پہاڑ ہے جس نے اللہ کی توحید کا اقرار کیا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کو مانا اور مجھ کو پیغمبر کا وصی تسلیم کیا اور امامت تیری اولاد میں تسلیم کی اور تیرے شیعہ کے لئے بہشت اور تیرے دشمنوں کے لئے دوزخ (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور اس کی صحت کے وہی ذمہ دار ہیں)۔

عَقْلٌ ۔ روک رکھنا، باندھنا۔

مُعَاقَلَۃٌ ۔ عقل آزمائی کرنا۔

عَقَلَ الْغُلَامُ ۔ بچہ سیانا ہوگیا۔

تَعَقُّلٌ ۔ سمجھنا، عقل مند ہونا۔

اِعْقَالٌ ۔ ایک سال کی زکوٰۃ واجب ہونا۔

اِعْتِقَالٌ ۔ باندھنا، قید کرنا۔

عُقْلٌ ۔ دیت (خون بہا) کو بھی کہتے ہیں (اس کی جمع عُقُوْلٌ ہے)۔

عَاقِلَۃٌ ۔ ددھیال کے رشتہ والے جو قاتل کی طرف سے دیت دیتے ہیں۔

اَلدِّیَۃُ عَلَی الْعَاقِلَۃِ ۔ دیت قاتل کے ددھیالی رشتہ داروں کو دینی ہوگی۔

لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَۃُ عَمْدًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا صُلْحًا وَّلَا اِعْتِرَافًا ۔ ددھیالی رشتہ دار قتل عمد کی دیت نہ دیں گے (بلکہ قاتل سے قصاص لیا جائے گا یا خاص اپنے مال سے اُس کو دیت دینا ہوگی) اور اسی طرح قاتل کے کنبے والے دیت نہ دیں گے جب قاتل اور مقتول کے وارثان آپس میں کچھ صلح ٹھہرالیں (یعنی خطا کی جنایات میں) اسی طرح جب قاتل یا جانی کسی جنایت کا خود بخود اقرار کرے اور اس کا ثبوت شہادت سے نہ ہو اگر وہ دعویٰ کرے کہ یہ جنایت بطریق خطا تھی جب بھی اُس کی دیت وہ خود دے گا کنبے والے کچھ نہ دیں گے۔ اسی طرح اگر غلام کوئی جنایت کرے تو اُس کے مالک پر دیت نہ ہوگی بلکہ وہ خود اُسکا ذمہ دار ہوگا اُس کے بدلے یا تو قتل کیا جائے گا یا بیچا جائے گا (امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر آزاد شخص کسی غلام کو مار ڈالے یا اُس کو زخم پہنچائے تو جانی کے کنبے والے اُس کی دیت نہ دیں گے بلکہ وہ خاص اپنے مال میں سے دیت ادا کرے گا۔ اور کلام عرب کے موافق یہی مطلب ہے ابن ابی لیلےٰ کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہؒ کا مطلب کلام عرب کے موافق نہیں ہے اگر وہ مطلب ہوتا تو یوں کہنا چاہئے تھا لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَۃُ عَلٰی عَبْدٍ حالانکہ حدیث میں لَا تَعْقِلُ عَبْدًا اے

کَتَبَ بَیْنَ قُرَیْشٍ وَالْاَنْصَارِ کِتَابًا فِیْہِ اَلْمُہَاجِرُوْنَ مِنْ قُرَیْشٍ عَلٰی رِبَاعَتِہِمْ یَعْقِلُوْنَ بَیْنَہُمْ مَعَاقِلَہُمُ الْاُوْلٰی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور انصار کے لئے ایک فرمان لکھا اُس میں یہ تھا کہ قریش کے مہاجرین اپنے مرتبہ اور حال پر بدستور قائم رہیں گے اور جیسے اگلے زمانہ میں دیت لیتے رہے اسی طرح لیتے دیتے رہیں۔

اَنَا لَاقْتَعَا قُلُ الْمُقْمَعَ بَیْنَنَا۔ (حضرت عمرؓ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میرے چچا کے بیٹے کو ایک زخم ایسا لگایا گیا ہے جس سے ہڈی نمایاں ہوگئی (ایسے زخم کو عربی میں مؤضحہ کہتے ہیں) حضرت عمرؓ نے کہا تو گاؤں اور شہر والا ہے یا جنگل میں رہنے والا اُس نے کہا میں جنگل والوں میں ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا ہم ایسی چھوٹی چھوٹی چیزوں کی (یعنی زخموں کی جیسے دانت توڑنے یا انگلی کاٹنے کی جن کی دیت ملت سے کم ہو) گنجی والوں سے دیت نہیں دلاتے (مطلب یہ ہے کہ ایسے خفیف زخموں پر بستی والے جنگل والوں کی طرف سے اور جنگل والے بستی والوں کی

Marfat.com

طرف سے ذمہ دار نہ ہوں گے بلکہ مجرم خود اپنے مال میں سے ادا کرے گا۔

اَلْمَرْأَةُ تَعَاقِلُ الرَّجُلَ اِلٰى ثُلُثِ دِيَتِهَا۔ دیت کی تہائی تک میں عورت اور مرد برابر ہیں (یعنی جن زخموں میں ثلث دیت یا اُس سے کم دینا ہوتا ہے اُس میں عورت اور مرد دونوں برابر ہیں دونوں کی دیت یکساں ہے البتہ جن زخموں میں ثلث دیت سے زائد دینا لازم ہے اُس میں عورت کی دیت مرد کے نصف ہے)۔

فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُوْدِ فَاَمَرَ عَرْفَجَةُ بِهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ۔ کچھ لوگوں نے سجدہ کرکے اپنی جان بچانا چاہی (تاکہ مسلمان سمجھ کر نہ ماریں) لیکن جریر نے جلدی کرکے اُن کو مار ڈالا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آدھی دیت دلائی (آدھی دیت اِس واسطے کہ اُن کا بھی یہ قصور تھا کہ کافروں کے ساتھ ایسے تو گویا اپنی جنایت اور دوسرے کی جنایت سے ہلاک ہوئے)۔

فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی دیت اپنے پاس سے ادا کی۔

اَلْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔ (حضرت علی رضؓ کے پاس جو کتاب تھی اس میں دیت کے احکام اور قیدی کو چھڑانے کے مسائل تھے اور یہ حکم بھی تھا کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے گا (قصاص کے سوا دوسری سزا اُس کو حاکم اسلام دے سکتا ہے)۔

كَتَبَ عَلٰى كُلِّ بَطْنٍ عُقُوْلَهٗ۔ آپ نے ہر بطن پر اُس کی دیت لکھوا دی (بطن قبیلہ سے اتر کر اور فخذ سے اوپر ہے اُس کا بیان کتاب الباء میں گزر چکا)۔

اَنَا وَاللّٰهِ عَاقِلَتُهٗ۔ قسم خدا کی میں اُس کی دیت ادا کروں گا۔

اِنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ وَاِنَّ عَقْلَ الْمَرْاَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا۔ دیت کا مال جو آئے گا وہ مقتول کے وارثوں میں بطور ترکہ تقسیم ہوگا اور عورت اگر خون کرے تو اُس کے دھیال والے دیت ادا کریں گے (یا عورت کی دیت بھی اُس کے وارثوں میں تقسیم ہوگی) لیکن قاتل کو اُس میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ (گو وہ بھی مقتول کا وارث ہو کیونکہ قتل موجب حرمان ارث ہے)۔

لِتَشْدِيْدِ الْعَقْلِ۔ دیت کو سخت اور مشکل کرنے کے لئے۔

اِمَّا اَنْ يُّعْقَلَ اَوْ يُقَادَ۔ یا تو دیت ادا کی جائے یا قصاص لیا جائے (یعنی قتل عمد میں اگر وارث دیت لینے پر راضی ہو جائے تو قاتل دیت ادا کرے اگر دیت پر راضی نہ ہو تو خون معاف کرے بلکہ قصاص چاہے تو قصاص لیا جائے)۔

لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے فرمایا اگر یہ لوگ اونٹ باندھنے کی رسّی بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے مجھ کو نہ دیں گے تو میں اُن کے لئے اُن سے لڑوں گا۔

تَبَعُّضوں نے کہا عِقَالًا سے ایک سال کی زکوٰۃ مراد ہے ایک روایت میں عَنَاقًا ہے یعنی بکری کا بچہ۔

اِنَّهٗ كَانَ يَاْخُذُ مَعَ كُلِّ فَرِيْضَةٍ عِقَالًا وَّرِوَاءً فَاِذَا جَاءَتْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بَاَعَهَا وَتَصَدَّقَ بِهَا۔ حضرت عمر رضؓ زکوٰۃ کے جانوروں کے ساتھ اُس کے مالک سے ایک باندھنے کی رسّی اور ایک پیٹھ پر بوجھ لادنے کی یا دو جانوروں کو ملا کر باندھنے کی رسّی لیتے جب وہ

Marfat.com

جانور مدینہ پہنچ جاتے تو اُن رسّیوں کو بیچ کر اُن کی قیمت خیرات کر دیتے۔

اِنَّهٗ كَانَ يَعْمَلُ عَلَى الصَّدَقَةِ فِيْ حَمْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَأْمُرُ الرَّجُلَ اِذَا جَاءَ بِقَرٍ يُضَيِّقُ اَنْ يَّأْتِيَ بِعِقَالَيْهِمَا وَ قَرَائِنِهِمَا۔ محمد بن مسلمہؓ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زکوٰۃ کی تحصیل کیا کرتے تو جب کوئی شخص دو جانور لاتا تو اُس کو حکم دیتے کہ اُن کے پاؤں باندھنے کی رسّی اور دو جانوروں کو ملا کر باندھنے کی رسّی بھی لے کر آئے۔

اِنَّهٗ اَخَّرَ الصَّدَقَةَ عَامَ الرَّمَادَةِ فَلَمَّا اَحْيَا النَّاسُ بَعَثَ عَامِلَهٗ فَقَالَ اُعْقِلْ عَنْهُمْ عِقَالَيْنِ فَاقْسِمْ فِيْهِمْ عِقَالًا وَّاتْرُكْنِيْ بِالْاٰخَرِ۔ حضرت عمرؓ نے قحط کے سال میں زکوٰۃ لینا موقوف رکھا جب دوسرے سال بارش ہوئی اور قحط جاتا رہا تو آپ نے زکوٰۃ کے تحصیلدار کو روانہ کیا اور اس کو یہ حکم دیا کہ لوگوں سے دو سال کی زکوٰۃ وصول کر ایک سال حال کی اور ایک سال گذشتہ کے بقایا کی) پھر ایک سال کی دیں انہی لوگوں میں جو محتاج ہوں تقسیم کر دے اور ایک سال کی زکوٰۃ میرے پاس لے کر آ۔

سَعٰى عِقَالًا فَلَمْ يَتْرُكْ لَنَا سَبَدًا فَكَيْفَ لَوْ قَدْ سَعٰى عُمَرُ وَعِقَالَيْنِ

(معاویہ نے اپنے بھتیجے عمرو بن عتبہ بن ابی سفیان کو بنی کلب سے زکوٰۃ لینے پر مامور کیا اُس نے اُن پر ظلم کیا زیادہ ستائی کی تب ابن اعداء کلبی نے یہ شعر کہا) یعنی عمرو نے ایک سال کی زکوٰۃ وصول کی تو ہمارے لئے کچھ نہ چھوڑا اگر دو سال کی زکوٰۃ لینا تب کیا حال ہوتا (جب تو گھر ہی لٹ جاتا)۔

نَشُطًا لِّعِقَالٍ۔ رسّی سے چھوٹ جانے کی خوشی۔

عَمِدْتُ اِلٰى عِقَالَيْنِ۔ میں نے دو رسّیاں لیں۔

اَلْقُرْاٰنُ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا۔ يَا عُقُلِهَا۔ قرآن سینہ میں سے اُس سے بھی جلد نکل جاتا ہے جتنا جلد جانور رسّی میں سے چھوٹ کر بھاگ جاتے ہیں (یعنی اگر قرآن پڑھنے نہ ہو تو جلد بھول جاتا ہے)۔

فَعَقَلَهٗ رَجُلٌ۔ ایک شخص نے اُس کو پکڑ لیا، اُس پر سوار ہو گیا۔

كَانُوْا يَحْرُثُوْنَ الْبَدَنَةَ مَعْقُوْلَةَ الْيُسْرٰى۔ وہ اونٹ کا بایاں پاؤں باندھ کر اُس کو نحر کرتے۔

كَالْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ۔ پاؤں بندھے ہوئے اونٹ کی طرح۔

وَهُنَّ مُعَقَّلَاتٌ بِالْفِنَاءِ۔ وہ اونٹنیاں صحن میں بندھی ہوئی ہیں (یہ اُن شعروں کا ایک مصرعہ ہے جو گانے والی نے گائے تھے اور حضرت حمزہؓ کو جو شراب خماری کے جلسہ میں تھے اُن کو نحر کرنے کے لئے ترغیب دی تھی یہ قصہ مشہور ہے شروع کا مصرعہ یہ ہے ج

الا یا حمز للشرف النواء)

فَمَا قُلِصٌ وُجِدْنَ مُعَقَّلَاتٍ فَقَاسِلَمِ بِمُخْتَلَفِ التِّجَارِ۔

(یہ ان بیتوں میں سے ایک بیت ہے جو حضرت عمرؓ کو کسی نے لکھ کر بھیجی تھیں) کچھ اونٹنیاں ہیں جو باندھ کر جماع کی جاتی ہیں سلع پہاڑ کے پیچھے مختلف ذاتوں اور رنگوں کی۔ (مطلب یہ ہے کہ وہاں کچھ عورتیں ہیں جن کے خاوند اُن کو باندھ کر اُن سے صحبت کرتے ہیں جیسے اونٹنی کو صحبتی کے وقت باندھ دیتے ہیں) آگے ایک مصرعہ یہ بھی ہے ج يُعْقِلُهُنَّ جَعْدَةُ مِنْ سُلَيْمٍ۔ جعدہ جو قبیلہ سلیم کا ایک شخص ہے وہ بھی اُن سے جماع کرتا ہے (یعنی خاوند صحبت کرتے ہیں پھر وہ کرتا ہے)۔

اِنَّ مُلْكَ لَحِيْرَ مُلْكٌ مُعَاقِلٌ اَوْ عَرْضٌ

Marfat.com

وَقَرَارِهَا۔ حمیر کے بادشاہ تمام زمین کے قلعوں وتختوں کے مالک ہوگئے یا تمام بلندی اور پستی کے مالک ہوگئے۔

لِيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْأُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ قیامت کے قریب کہ اسلام کا دین سمٹ کر ملک حجاز میں پناہ لے گا جیسے جنگلی بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے (وہاں جاکر اپنی جان بچاتی ہے اسی طرح اخیر زمانہ میں کفر اور الحاد کا ایسا غلبہ ہوگا کہ مسلمانوں کو سوا حجاز کے دوسرے کسی ملک میں رہنا دشوار ہوگا اور دنیا کے تمام مسلمان سمٹ کر ملک حجاز میں یعنی مکہ، مدینہ، طائف وغیرہ میں آرہیں گے)۔

فَإِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا۔ دمشق جو ملک شام کا مشہور شہر ہے ہمسلمانوں کا قلعہ ہوگا اور پناہ کی جگہ لڑائیوں سے اور اُن کا ڈیرہ ہوگا۔ الحمد للہ ابھی میں ہے کہ فسطاط سے مراد شہر ہے جو لوگوں کو جمع کرے

وَاعْتَقِلْ عَنْزًا۔ ایک بڑھیا ران کے تلے رکھا۔

اِعْتِقَالَ الرَّاعِيْ۔ یہ ہے کہ گھوڑے کا سوار برچھے کو ران کے تلے رکھ کر اُس کا آخری حصہ زمین پر گھسٹتا ہوا رہنے دے۔

مَنِ اعْتَقَلَ الشَّاةَ وَحَلَبَهَا وَأَكَلَ مَعَ أَهْلِهٖ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ الْكِبْرِ۔ جو شخص بکری کا پاؤں اپنی پنڈلی اور ران کے درمیان رکھ کر اُس کا دودھ دوہے اور اپنے گھر والوں کے ساتھ کھائے وہ غرور اور تکبر سے پاک ہوا۔

فَأَمَرَتْهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً۔ اُس عورت نے اُن کو حکم دیا انھوں نے ایک بکری کو تھاما (اس کا پاؤں اپنی پنڈلی اور ران کے بیچ میں رکھا)۔

الْمُعْتَصِمُ بِعُقَيْلٍ ذُكِرَ مَنَاقِبُهٗ۔ عمدہ کرامات سے خاص تمام فضائل سے موصوف۔ (عقائل جمع ہے عُقَيْلَة۔ کی یعنی عمدہ اور نفیس عورت پھر ہر نفیس اور پاکیزہ چیز کو کہنے لگے)

اَحَبُّ صِبْيَانِنَا إِلَيْنَا الْأَبْلَهُ الْعُقُوْلُ۔ سب بچوں میں ہم کو وہ بچہ پسند ہے جو ظاہر میں بھولا بھالا معلوم ہو لیکن (باطن) عقلمند ہو (مطلب یہ ہے کہ شریر اور چلتا پرزہ نہ ہو، مزاج میں سکون اور اعتدال ہو، لوگ اُس کو بے وقوف سمجھیں مگر وہ در باطن عقل سے بھرا ہو)

تِلْكَ عُقُوْلٌ كَادَهَا بَارُّهَا۔ یہ وہ عقلیں ہیں جن کو اُن کے پیدا کرنے والے نے (یعنی پروردگار نے) تباہ کرنا چاہا (اُن کی سمجھ ہی میں حق بات نہیں آتی عقل سے زور لگاتے ہیں مگر یہ عقل اُن کو گمراہی اور ضلالت کی طرف لے جاتی ہے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے حق میں بُرائی ہی رکھ دی ہے)۔

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ يُسَمّٰى ذُو الْعُقَّالِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا تھا جس کو ذوالعقال کہتے تھے (عُقّال ایک بیماری ہے جو گھوڑوں کے پاؤں میں ہو جاتی ہے (یعنی لنگڑا) اس گھوڑے کا نام ذوالعقال اس لئے رکھا گیا تھا کہ اُس کو نظر نہ لگے)۔

ثُمَّ يَأْتِي الْخَبِيْثُ فَيُعَقِّلُ الْكَرْمَ۔ پھر ابلیس زانی کا موسم آئے گا اور انگور پنپنے نہ نکالے گا۔ (انگور کے دانوں کو عُقَّيْلٰى کہا یعنی چنا)۔

ثُمَّ أَعْقِلُ أَبُوْ حَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ بِالْإِسْلَامِ۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھ کو میرے ماں باپ کی شناخت جب ہوئی اُس وقت بھی وہ دونوں مسلمان تھے (مطلب یہ ہے کہ اُن کو ہوش آنے سے پہلے وہ مسلمان ہو چکے تھے)

اِعْقِلْ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدُ۔ اے ابوذرؓ اس کے بعد جو تجھ سے کہا جائے گا اُس کو خوب سمجھ لے (غور اور فکر کر)۔

وَمَا يَعْقِلُ لِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ۔

Marfat.com

آدمی کو قیامت کے دن اُس کی عقل ہی کے موافق بدلہ ملیگا (عقل ہی ایسا جوہر ہے جس سے آدمی کو دوسرے حیوانات پر شرف ہے اور ایک آدمی کو دوسرے آدمی پر فضیلت اور بزرگی عقل ہی کی وجہ سے ہوتی ہے)۔

لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ۔ تدبیر کے برابر کوئی عقلمندی نہیں ہے (ہر کام کا انجام دیکھ کر اُس کے لئے سامان کرنا یہ تدبیر ہے جو شخص تدبیر میں قاصر ہے گویا وہ خدائی قانون کے بموجب کامیاب نہ ہوگا یہ تدبیر کرنا تقدیر کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین تقدیر ہے اور صرف تقدیر پر شاکر ہو کر بیٹھ رہنا سفاہت اور نادانی اور اسلامی تعلیم کی مخالفت ہے)۔

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا۔ (چونکہ وہ ساری مخلوقات میں اشرف اور اعلیٰ ہے)۔

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ قُمْ فَمَا خَلَقْتُ خَلْقًا خَيْرًا مِّنْكَ۔ اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا کیا تو اُس سے فرمایا اُٹھ میں نے تجھ سے بہتر کوئی چیز پیدا نہیں کی (عقل کی دو قسمیں ہیں ایک تو طبعی یعنی وہ قوت تمیز اور معرفت اور انجام بینی اور ادراک معقولات جو اللہ تعالیٰ نے ہر فرد بشر سے ہر ایک انسان میں ایک مقدار سے رکھی کسی میں زیادہ کسی میں کم اُس کو عقل مطبوع بھی کہتے ہیں۔ دوسرے کسبی یعنی وہ معرفت جو عقلاء کی صحبت یا تحصیل علم یا مختلف تجربوں سے آدمی کو حاصل ہوتی ہے)۔

مَا كَسَبَ اَحَدٌ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنْ عَقْلٍ يَهْدِيْهِ اِلٰى هُدًى۔ (اس حدیث میں عقل کسبی مراد ہے یعنی کسی آدمی کی کمائی اُس کی عقل سے بہتر نہیں ہے جو اُس کو سیدھا راستہ سمجھائے۔

فَوَ اللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلٰوتِيْ۔ خدا کی قسم مجھ کو نماز کا بھی ہوش نہ رہا۔ (کہ میں نے کیسی پڑھی یا کتنی رکعتیں پڑھیں)

عَجَّةٌ عَقَلْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حکم میرے منہ پر مارنا مجھ کو اب تک یاد ہے۔

اِعْتَقَلَ لِسَانُهٗ۔ اُس کی زبان بند ہوگئی۔

اِذَا تَمَّ الْعَقْلُ نَقَصَ الْكَلَامُ۔ جب عقل پوری ہوتی ہے تو کلام کم ہو جاتا ہے (یعنی عاقل آدمی کم گو ہوتا ہے کیونکہ وہ ہر ایک بات سوچ سمجھ کر بات کرتا ہے بے تحاشا بک بک نہیں کرتا)۔

وَهُوَ الْعَاقِلُ اَفْضَلُ مِنْ سَهَرِ الْجَاهِلِ۔ عقلمند شخص کا سونا جاہل کی بیداری سے بڑھ کر ہے (کیونکہ عقلمند اس لئے سوتا ہے کہ اُس کے دماغ اور اعضاء کو راحت حاصل ہو اور وہ از سر نو نیک کاموں اور تحصیل علم و ہنر کے لئے تیار ہو جائے اور جاہل گو جاگتا بھی ہو مگر اس کا جاگنا سونے سے بدتر اور بے فائدہ بے کار ہے۔ یا عاقل آدمی سونے کی حالت میں بھی اپنے آپ کو دشمنوں سے بچانے کی تدبیر کرکے سوئے گا لیکن جاہل بیداری میں دشمنوں کے فریب میں آکر تباہ اور ہلاک ہوگا)۔

لَيْسَ بَيْنَ الْاِيْمَانِ وَالْكُفْرِ اِلَّا قِلَّةُ الْعَقْلِ۔ ایمان اور کفر میں عقل کی کمی اور بیشی کا فرق ہے (کافر عقل سے کام نہیں لیتا اگر اُس کی عقل کامل ہوتی تو کبھی شرک نہ کرتا۔ تیغ جلادؤں کا قائل ہوتا نہ خدا کے وجود کا انکار کرتا)۔

اَلْعَقْلُ عِطَاءٌ سِتِّيْرٌ۔ عقل ایک پردہ ہے عیبوں کو ڈھانکنے والا (بقول شخصے۔ "عیب کردن راہم ہنری باید")۔

اَلْعَقْلُ شَرْعٌ مِّنْ دَاخِلٍ وَالشَّرْعُ عَقْلٌ مِّنْ خَارِجٍ۔ عقل گویا باطنی شریعت ہے اور شریعت گویا

Marfat.com

مٹ جاتا ہے اُس کی آل اولاد نہیں رہتی۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کا ناطہ رشتہ قطع ہو جاتا ہے کوئی اُس سے سلوک نہیں کرتا۔ دغا باز سب نفرت کرتے ہیں)۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُظْھِرُ لِلنَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَبِیْحَ الْمُتَلَوِّنِ الْمُسْجُوْدِ وَ نَعْقَمُ اَصْلَابَ الْمُنَافِقِیْنَ فَلَا یَسْجُدُوْنَ۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظاہر ہو گا اور تجلی کرے گا سب لوگ اُس کو دیکھیں گے، پھر جو دل سے مومن تھے وہ سجدے میں گر پڑیں گے اور منافقوں کے جوڑ اکڑ جائیں گے وہ سجدہ نہ کر سکیں گے (مَعَاقِمُ، مَفَاصِلُ یعنی جوڑ)۔

رِیْحٌ عَقِیْمٌ۔ بے فائدہ آندھی، جس سے نہ درخت کو نشو و نما ہو نہ پانی برسائے بلکہ زراعت کو تباہ کرتی ہے۔

یَوْمٌ عَقِیْمٌ۔ جس دن میں خیر و برکت نہ ہو۔ (امام محمد باقرؒ نے فرمایا)۔

رِیْحٌ عَقِیْمٌ۔ قوم عاد پر بھیجی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے ہوا کے فرشتہ کو یہ حکم دیا تھا کہ انگوٹھی کے حلقہ برابر اُس کو نکالے لیکن ہوا سرکشی کر کے بیل کے نتھنوں برابر نکل پڑی اور اُس نے عاد کی قوم کو تباہ کر دیا۔

اَلْمُلْکُ عَقِیْمٌ۔ بادشاہت بانجھ ہے (یعنی بادشاہت حاصل کرنے کے لئے باپ بیٹے کی پرواہ نہیں کرتا نہ بیٹا باپ کی بلکہ بیٹا باپ کو مار کر خود بادشاہ بنتا ہے)۔

عَقَنْقَلٌ۔ کشادہ میدان، بڑا ٹیلہ ریت کا۔ بدر کے قصہ میں اس کا ذکر ہے۔

عُقُوٌّ۔ بلند ہونا، بڑا جاننا۔

تَعْقِیْبٌ۔ گرد ہونا، بلند ہونا۔

عَقُوْۃٌ۔ ایک درخت ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ یَأْمَنُ مَنْ اَمْسٰی یَعْقُوْتَہٗ۔ مومن وہ ہے جس کے احاطہ میں ہر شخص امن سے شام کرے۔

عُقُوْقٌ۔ گھر کے گرد اگرد، اور قرب و جوار۔

عُقْیٌ۔ بڑا جاننا، بچہ کو گھٹی پلانا، اُس کے پیٹ کا کالا مادّہ نکالنے کے لئے جیسے تَعْقِیَۃٌ ہے۔

اِعْقَاءٌ۔ تلخ ہونا، تلخی کی وجہ سے منہ سے نکال کر پھینکنا۔

اِعْتِقَاءٌ۔ رُکنا، کہ نہیں کر اِدھر اُدھر کھودنا جب تہہ میں پانی نکالنا نہ ہو سکے۔

عِقْیَانٌ۔ خالص سونا، کندن۔

اِذَا اعْقَیْ حُرِّمَتْ عَلَیْہِ وَمَا وَلَدَتْ۔ (ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ اگر ایک عورت نے ایک بچہ کو ایک ہی بار دودھ پلایا تو کیا حکم ہے؟ اُنھوں نے کہا جب بچہ اپنے پیٹ سے کالا کالا مادّہ نکالے تو وہ عورت اور اُس کی اولاد اُس پر حرام ہو گئی (کیونکہ بچہ نے جب یہ کالا لزج مادّہ پیٹ سے نکالا تو معلوم ہوا کہ دودھ اُس کے پیٹ میں پہنچ گیا اور ہضم ہو گیا)۔

کَوْ اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّقْعَ عَلَیْھِمْ مَعَادِنَ الْعِقْیَانِ۔ اگر اللہ چاہتا کندن سونے کی کانیں اُن کے لئے کھول دیتا۔

لَا تَکُنْ حُلْوًا فَتُسْتَرَطَ وَلَا مُرًّا فَتُعْقٰی۔ نہ تو اتنا شیریں اور نرم مزاج بن کہ لوگ تجھ کو نگل جائیں (ایک لقمہ بنا لیں اور حلق سے اُتار لیں) اور نہ اتنا تلخ بن کہ منہ سے نکال نکال کر پھینکیں (سخت تلخی کی وجہ سے۔ بلکہ اس شعر پر عمل کر۔ ع درشتی و نرمی بہم دربہ است)

کَانَ اُوْتَادُھَا مِنْ عُقْیَانِ الْجَنَّۃِ۔ حضرت جبرئیلؑ جو خیمہ حضرت آدم علیہ السّلام کے لئے لائے تھے اُس کی میخیں خالص سونے کی تھیں۔

باب العین مع الکاف

عَکٌّ۔ ہونٹ اور جبڑے موٹے ہونا، پاؤں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا۔

عُکْرُوْبٌ۔ ٹھہر جانا، جوش مارنا، اژدحام کرنا۔

Marfat.com

تَذْبِیْبٌ۔ دھوئیں دار ہونا۔
تَعَکُّبٌ۔ سوار ہونا
اِعْتِکَابٌ۔ پھیلنا، اُڑنا، اُڑانا۔
عَاکُوْبٌ۔ غبار۔ جیسے عُکَابٌ ہے۔
عُکَابٌ۔ مکڑیاں۔
عَکَتٌ۔ ٹھگنا، موٹا، شریر جن یا آدمی)
عَنْکَبُوْتٌ۔ مکڑی۔ عَنَاکِبُ اُس کی جمع ہے۔
یَکْفِی الْعَنْکَبُوْتُ فَمَ الْجُحْرِ وَ شَرَفَا نَسْجُہٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ مکڑی کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غار پر (یعنی غار ثور پر جس میں آپؐ ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ چھپے تھے) جالا تنا تھا۔
عَکَدٌ۔ پناہ لینا، قادر کرانا۔
عَکَدٌ۔ موٹا ہونا۔
اِعْکَادٌ۔ پناہ لینا۔
اِعْتِکَادٌ۔ لازم کر لینا۔
اِسْتِعْکَادٌ۔ موٹا ہونا۔
عَکَادٌ۔ ایک پہاڑ ہے زبید کے قریب۔
عَکِدٌ۔ موٹا اور سوکھا درخت اُوپر سے۔
اِذَا قُطِعَ اللِّسَانُ مِنْ عَکَدَتِہٖ فَفِیْہِ لَکَدَاءُ۔ اگر زبان جڑ سے کاٹ ڈالی جائے تو اُس میں اتنی دیت دینا ہوگی۔
عَکَدَۃٌ۔ زبان کی جڑ کی گرہ یا دل کی جڑ (بعضوں نے کہا پتہ کا حصہ۔ اور نہایہ میں اُس کو عُکْدَۃٌ بضم عین اور سکون کاف لکھا ہے مگر لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی۔)
عُکْدَۃٌ۔ کے معنی ہڈی اور مغز اور توانائی اور سورج سو سمار کے لکھے ہیں۔
عَکْدُ کُلِّ شَیْءٍ۔ ہر چیز کا بیچا بیچ۔

عَکْرٌ۔ دوبارہ حملہ کرنا، لوٹ جانا، مُڑ جانا۔
عِکْرٌ۔ ذات، اصل۔
اِعْتِکَارٌ۔ مل جانا، تاریک ہونا، لڑائی میں ایک دوسرے سے بھڑ جانا۔
تَعْکِیْرٌ۔ بچھٹ مل جانا، شریت یا روغن میں پانی کو گدلا کرنا۔
تَعَاکُرٌ۔ باہم نیزہ بازی کرنا۔
تَعْکَرٌ۔ لوہے دار لکڑی پر ٹیکا دینا۔
اِعْکَارٌ۔ بچھٹ ملا دینا، رات بہت تاریک ہونا، ایک میں ایک ملجانا۔
عَکَرٌ۔ پانچ یا ساٹھ اونٹوں سے زیادہ ہونا، پچاس سے ستّر اونٹ تک، تلوار کا زنگ، بچھٹ۔
اَنْتُمُ الْعَکَّارُوْنَ لَا الْفَرَّارُوْنَ۔ تم دوبارہ حملہ کرنے والے ہو کر بھاگ جانے والے۔ عکّار اور اِعْتِکَر جب کوئی لڑائی سے مُنہ موڑ کر پھر دوبارہ حملہ کرے۔ طبیبی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کافروں کے مقابلہ سے اس لئے بھاگے کہ کسی دوسرے لشکر میں شریک ہو کر قوت حاصل کرے یا کافروں کو ہلاکت کے مقام پر لے آئے (مثلاً جہاں سرنگ لگی ہو) پھر دوبارہ مقابلہ کرے تو اُس پر کچھ گناہ نہ ہوگا۔
اِنَّ رَجُلاً فَجَرَ بِامْرَأَۃٍ فَعَکَرَتْہُ۔ ایک شخص نے زبردستی ایک عورت کو دبا لیا۔ اُس سے بدکاری کی۔
فَعَکَرَ عَلٰی اِحْدٰی ھُمَا فَنَزَعَھَا فَسَقَطَتْ ثَنِیَّتُہٗ ثُمَّ عَکَرَ عَلَی الْاُخْرٰی فَنَزَعَھَا فَسَقَطَتْ ثَنِیَّتُہُ الْاُخْرٰی۔ جنگِ اُحد میں پتھروں کی مار سے ذرہ کے دو حلقے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسارہ میں گھس گئے تھے اور آپؐ ایک گڑھے میں گر پڑے تھے۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ نے ایک حلقے کو دانت سے پکڑ کر نکالا وہ دانت گر گیا پھر دوسرے حلقے کو دوسرے دانت سے پکڑ کر نکالا وہ بھی

Marfat.com

گویا۔
إِنَّهُ مَرَّ بِرَجُلٍ لَهُ عَكَرَةٌ فَلَمْ يَذْبَحْ لَهُ شَيْئًا۔ ایک شخص پر سے وہ گزرے جس کے پاس پچاس سے کچھ زیادہ اونٹ تھے لیکن اُس نے اُن کے لئے کوئی جانور نہیں کاٹا (اُن کی ضیافت نہیں کی)۔
وَعَلَيْهِ عَكَرٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔ اُن پر مشرکوں کا ایک جھنڈ تھا (یہ اعتکار سے نکلا ہے بمعنے ازدحام اور ہجوم)۔
عِنْدَ اعْتِكَارِ الضَّرَائِرِ۔ مختلف کاموں کے ہجوم کے وقت۔
ثُمَّ عَادُوا إِلَى عِكْرِهِمْ عِكْرِ السُّوءِ۔ آخر اپنی اصل کی طرف لوٹ گئے جو خراب تھی (یعنی اپنے خراب دین کی طرف)۔
عَادَتْ لِعِكْرِهَا لَعِبَسٌ۔ (یہ ایک مثل ہے)۔ لعبس اپنی اصل کی طرف لوٹی۔ بعضوں نے کہا عِکر کے معنے دَیدن اور طریق اور عادت۔ ایک روایت میں عَكْرِهِمْ ہے یعنی اپنے تلچھٹ اور میل کچیل کی طرف لوٹ گئے۔
إِنَّا نُطَرِّمُ فِيهِ الْعَكَرَ۔ ہم اُس میں تیل کا تلچھٹ ڈالتے ہیں (یا شراب کا)۔
الَّذِي يُجْعَلُ فِيهِ الْعَكَرُ فَيُعْجَلُ حَتَّى يُسْكِرَ حَرَامٌ۔ کھجور یا انگور کا شربت اگر اُس میں شراب کی تلچھٹ ملا دی جائے اور وہ جوش مارنے لگے تو اُس کا پینا حرام ہے۔
وَاعْتَكَرَتْ عَلَيْنَا حَدَائِدُ السِّنِينَ۔ ہم پر دُبلی اور ٹٹیاں ہجوم کر آئیں (یعنی کئی سال سے برابر قحط رہا ہے)۔
عَكَرَدَةٌ۔ موٹا ہونا، قوی ہونا۔
فَسَمِنُوا وَعَكْرَدُوا۔ وہ موٹے تازے طاقتور ہو گئے (اچھے زبردست لڑکے کو عرب لوگ عَكَرْدٌ اور عَكْرُودٌ کہتے ہیں)، محیط میں ہے کہ عَكَرْدٌ اور عَكْرُودٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔
عِكْرِشٌ۔ ایک ترش بوٹی ہے جو کھجور کے درخت کو تباہ کر دیتی ہے۔
عِكْرِشَةٌ۔ خرگوشنی، اُڑھیا۔
عَنَّتْ لِي عِكْرِشَةٌ فَشَنَقْتُهَا بِالْجَوْزِيَةِ فَقَالَ فِيهَا جَعْفَرٌ۔ حضرت عرنہ سے ایک شخص نے عرض کیا میں نے احرام کی حالت میں ایک خرگوشنی کو جو مجھ کو دکھائی دی ایک ڈھیلا پھینک کر مارا (وہ مر گئی) اُنھوں نے کہا تجھ کو ایک سال سے کم بکری کا بچہ قربانی کرنا ہوگا دیہ اُس کا فدیہ ہے)۔
عَكْرٌ۔ ٹیکا دینا، گاڑ دینا، راہ پانا، پنجہ سے پکڑنا۔
تَعْكِيرٌ۔ برچھے میں لکڑی لگانا۔
تَعْكِيرَةٌ۔ ٹیکا دینا۔
عِكْرٌ۔ بدخلق، بخیل، منحوس۔
عُكَّارٌ یا عُكَّازَةٌ۔ وہ لاٹھی جس میں لوہے کی برچھی لگی ہو۔
وَمَعَنَا عُكَّازَةٌ۔ ہمارے پاس ایک سنان دار لاٹھی تھی (کنانی)
عَكْسٌ۔ اُلٹ دینا، اونٹ کی ناک میں رسّی ڈال کر اُس کے ہاتھ میں باندھ دینا، اس رسّی کو عِکاس کہتے ہیں
مُعَاكَسَةٌ اور عِكَاسٌ۔ ایک دوسرے کی پشانی ٹھنمانا، اُلٹ دینا۔
تَعَاكُسٌ اور اِنْعِكَاسٌ۔ اُلٹنا۔
اِعْتِكَاسٌ۔ اُلٹ دینا۔
عَكْسُ الْمِرْآةِ۔ آئینہ میں جو صورت نمودار ہوتی ہے۔
عَكِيسَةٌ۔ بہت اونٹ، یا اندھیری رات۔
مَعْكُوسٌ۔ اُلٹا ہوا۔
اِعْكِسُوا أَنْفُسَكُمْ عَكْسَ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ۔ تم

Marfat.com

اپنے نفسوں کو اس طرح پھیر دو (رسی باتوں سے بجاؤ) جیسے گھوڑے لگاموں سے لوٹائے جاتے ہیں (پھیرے جاتے ہیں، روکے جاتے ہیں) مطلب یہ ہے کہ نفس کو صبر اور تقویٰ کی لگام سے روکو اور تھامے رہو اُس کو بے لگام مت کر دینی اُس کی ہر خواہش پر عمل کرو۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَکَسَ اللّٰہُ نَاقَۃَ جانور کو اُلٹ دیا۔ یعنی اُس کی لگام کھینچی تاکہ وہ پیچھے ہٹے۔

عَکْشٌ ۔ مہربانی کرنا، حملہ کرنا، جمنا، جمع کرنا، گھیرنا۔

عَکَشَ ۔ لپٹ جانا، جم جانا، پیچیدہ ہو کر اُگنا۔

تَعْکِیْشٌ ۔ زنگ آلودہ ہونا۔

تَعَکُّشٌ ۔ لپٹ جانا، دشوار ہونا، سمٹ کر ایک کے اندر ایک گھس جانا۔

عُکَّاشٌ یا عُکَّاشَۃٌ ۔ لکڑی یا مکڑ (رسی) اُس کا گھیر۔

عُکَّاشٌ ۔ بیل کو بھی کہتے ہیں جو درخت پر لپٹ جاتے ہے

شَجَرَۃٌ عَکْشَۃٌ ۔ بہت شاخوں والا پیچیدہ درخت۔

عَکَصٌ ۔ پھیر دینا۔

عَکَصٌ ۔ بد خلقی، خیرگی، شرارت۔

تَعَکُّصٌ ۔ بخیلی کرنا۔

عَکِصٌ ۔ بدخلق۔

عَکَظٌ ۔ روکنا، جدا کرنا، بے کار کرنا، مغلوب کرنا، فخر و افتخار کا رد کرنا۔

تَعْکِیْظٌ ۔ پھیر دینا، باز رکھنا، مبالغہ کرنا۔

مُعَاکَظَۃٌ ۔ قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا۔

تَعَکُّظٌ ۔ لپٹ جانا، دشوار ہونا، سخت ہونا، دُور ہونا۔

تَعَاکُظٌ ۔ جھگڑا کرنا، فخر کرنا۔

عُکَاظٌ ۔ ایک مشہور بازار تھا عرب کا۔ نخلہ اور طائف کے درمیان جو ہر سال ماہ ذیقعدہ میں ہوا کرتا اور بیس دن تک رہتا اُس میں عرب کے سب قبائل جمع ہو کر ایک دوسرے پر فخر و افتخار کیا کرتے اشعار پڑھتے خرید و فروخت کرتے جب اسلام کا زمانہ آیا تو یہ بازار بند ہو گیا

عَکْفٌ ۔ روکنا، ٹھہرنا، موڑنا، رعایت کرنا اصلاح کرنا۔

عُکُوْفٌ ۔ متوجہ ہونا، ہمیشہ ایک چیز پر جھکے رہنا، گرد گھومنا، پیچھے ہٹنا، لازم کر لینا۔

تَعْکِیْفٌ ۔ پیروں یا ہاتوں کو بٹ لینا، چوٹیاں بنانا۔

مُعَاکَفَۃٌ ۔ لازم کر لینا۔

تَعَکُّفٌ ۔ رُکے رہنا، جمے رہنا، جیسے اِعتکاف ہے۔

عَاکِفٌ ۔ مقیم۔ (رہنا یہ ہے کہ اعتکاف اور عُکُوْفٌ کسی مقام میں ٹھہرے رہنا، جمے رہنا۔ عاکف اور مُعْتَکِفٌ اُس کا اسم فاعل ہے۔ اور جو کوئی مسجد میں عبادت کے لئے ٹھہرا رہے اس کو بھی عاکف اور مُعتکف کہتے ہیں)

عِکْفٌ ۔ گھر، گھر بار۔

وَالنَّاسُ عُکُوْفٌ ۔ اور لوگ سب جمع تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برآمد ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔

اِذَا اعْتَکَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا اَصَلَّ جب مؤذن فجر کے انتظار میں بیٹھ جاتا یا اذان کے لئے کھڑا ہوتا اور صبح نمودار ہو جاتی تو آپ نماز پڑھتے

صَلَّی الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِیْ مُعْتَکَفِہٖ ۔ صبح کی نماز پڑھ کر اپنے اعتکاف کی جگہ میں تشریف لے جاتے (یعنی اُس مقام میں جو لوگوں سے الگ ہوتا۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اعتکاف صبح کی نماز کے بعد شروع کرتے بعضوں نے اُس کو جائز رکھا ہے اور اسی حدیث سے دلیل لی ہے)

وَھُوَ یَعْتَکِفُ الذُّنُوْبَ ۔ وہ گناہوں سے بچتا ہے (اور اُس کے لئے اُن تمام نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے جن کو وہ اعتکاف کی وجہ سے نہیں کر سکتا مثلاً بیمار

Marfat.com

کی عیادت، جنازے کے ساتھ جانا، دوستوں سے ملاقات کرنا، ہواؤں اور یتیموں کا سودا سلف لا دینا۔

كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کیا کرتے۔

لَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔ اعتکاف اسی مسجد میں درست ہوتا ہے جس میں جمعہ اور جماعت ہو۔

ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهُ بَعْدَهُ۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی بیویوں نے اعتکاف کیا۔ اعتکاف اکثر علماء کے نزدیک سنت ہے اور رمضان کے اخیر دہے میں زیادہ مؤکد ہے اور شافعیہ کے نزدیک اعتکاف کے لئے روزہ شرط نہیں ہے اور ایک لحظہ کے لئے بھی ہو سکتا ہے، لیکن جمہور علماء کے نزدیک شرط ہے مرد اور عورت دونوں کے لئے اور امام ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ عورت اپنے گھر کی مسجد میں بھی اعتکاف کر سکتی ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے مسجد نبوی میں اعتکاف کیا، اگر گھر کی مسجدیں صحیح ہوتا تو مسجد نبوی میں اعتکاف کرنے کی ضرورت نہ ہوتی، مجمع البحار میں ہے کہ کم سے کم ایک ساعت کے لئے بھی اعتکاف ہو سکتا ہے تو جب کوئی مسجد میں کسی ضرورت سے بیٹھے خواہ دینی ہو یا دنیوی تو بہتر یہ ہے کہ اعتکاف کی نیت کر لے تو اعتکاف کا ثواب مفت حاصل ہو۔ "چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار" کا مضمون ہو۔

عَكٌّ ۔ گھس ہونا۔ (یعنی گرمی کی شدت، ہوا بند ہونا، جیسے عَكَّ الْيَوْمُ سے اور عَكَّتْ۔

يَوْمٌ عَكِيٌّ گھس کا دن۔ (جب شدت کی گرمی ہو اور ہوا بند ہو)۔

فَرَسٌ مِعَكٌّ ۔ جو گھوڑا ذرا چلے پھر اُس کو سانس کی حاجت پڑے۔

مُعَاكَةٌ ۔ جھکانا، مائل کرنا۔

عَكٌّ ۔ دوبارہ کہنے کی درخواست کرنا، قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا، بار بار بہانا کرنا، بند کرنا، باز رکھنا، بیان کرنا، روکنا، بخار چڑھ جانا، تر ہونا۔

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُكَّةَ مِنَ السَّمْنِ اَوِ الْعَسَلِ۔ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی یا شہد کی کپی تحفہ بھیجا کرتا۔

عَصَرَتْ عُكَّةً ۔ کپی کو نچوڑ ڈالا۔

كَانَ يَوْمَ عِكَاكٍ ۔ وہ سخت گرمیوں کا دن تھا۔

عِكَالٌ ۔ اکٹھا کرنا جڑ کرنے کے بعد ہنکانا، اونٹ کی کلائیاں اُس کے بازو سے باندھ دینا، جس رسّی سے باندھیں اُس کو عِكَال کہتے ہیں۔

عُكُلٌ ۔ ایک قبیلہ جس کا ذکر حدیث میں ہے۔

عِنْدَا اجْتِكَالِ الصَّرَائِرِ۔ جب مختلف کام پیش آئے اور مل جل گئے۔

عَكَمٌ ۔ کپڑے سے باندھنا، پہلو کا اندرونی جانب

عِكْمٌ ۔ تیز ہوا، بوجھ۔

عِكْمَانٌ ۔ دگو بوجھے جو اونٹ کے دونوں طرف رہتے ہیں۔

عُكُومٌ ۔ جامہ دان، یہ جمع ہے **عِكْمٌ** کی۔

عَكَمَةُ الْبَطْنِ ۔ پیٹ کا کونا۔

اِعْكَامٌ ۔ مدد کرنا بوجھ لادنے میں۔

تَعْكِيمٌ ۔ اونٹ کا اتنا موٹا ہونا کہ چربی تہ بہ تہ ہو جائے۔

اِعْتِكَامٌ ۔ برابر کرنا بوجھوں کو لادنے کے لئے۔

مَائِدَةٌ عَكُومٌ ۔ اب اُس کو کہیں بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے۔

مَعْكُومٌ ۔ پر گوشت، ٹھوس۔

عُكُومٌ هَارِدَاحٌ ۔ اُس کے گٹھے اور چقلے بھاری ہیں۔ (جو غلہ اور اسباب مال و متاع سے پُر ہیں)۔

Marfat.com

نُقَاضَةُ كُفَاضَةِ الْعِكَرِ۔ ریشہ ہے جیسے گٹھری کا ریشہ ہوتا ہے۔

سَيَجِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ قَدْ مَلَأَتْ عِكْمَهَا مِنْ دَبَرِ الْإِبِلِ۔ قریب ہے وہ زمانہ کہ تم میں سے ایک اپنی عورت کو دیکھے گا اُس نے اپنی گٹھری اونٹ کے بالوں سے بھر لی ہوگی۔

مَا عَكَمَ عَنْهُ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ پر اسلام پیش کیا تو انھوں نے کچھ تامل نکیا بلکہ فوراً خوشی سے اسلام لائے۔

نَهَى عَنِ الْمُعَاكَمَةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاکمہ سے منع فرمایا یہ طحاوی کی روایت ہے انھوں نے معاکمہ کی تفسیر یہ کی ہے کہ دو مرد یا دو عورتیں ننگی ہو کر ایک دوسرے سے لپٹیں، بدن ملائیں اور اُن دونوں کے درمیان کپڑا حائل نہ ہو جیسے دوسری روایت میں ہے لا يفضي الرجل الى الرجل ولا المرأة الى المرأة اُس کا بھی یہی مطلب ہے)۔

عُكَّةٌ۔ بڑا پیٹ کی۔ عُكَنٌ اُس کی جمع۔

تَعَكُّنٌ۔ پیٹ پر بٹیں پڑنا موٹاپے سے)۔

عِكَنٌ۔ گردن۔

عَكْنَاءُ۔ بٹیں والی عورت۔

عُكْنَانٌ اور عَكَنَانٌ۔ بہت اونٹ۔

كَانِي أَنْظُرُ إِلَى أَبِي وَفِي عُنُقِهِ عُكْنَةٌ۔ گویا میں اپنے باپ کو دیکھ رہا ہوں اُن کی گردن میں بٹ ہے۔

جَارِيَةٌ مُعَكَّنَةٌ۔ بٹیں والی چھوکری۔

عَكَرٌ۔ دُم موٹنا، موٹا ہونا، نیفہ بڑا اور سخت رکھنا، پٹھا ہونا، قید کرنا، باندھنا، مائل ہونا،

عَكَرٌ اَعْكَرُ۔ سفید دُم والی بکری۔

عَكِيرَةٌ۔ دودھ جس کا مکھن نکال لیا گیا ہو، پانی اوپر دودھ ہٹا دودھ جو گاڑھا ہو گیا ہو۔

باب العين مع اللام

عَلْتٌ۔ سخت ہونا، کاٹنا، چھیلنا، نشان کرنا۔

عَلَجٌ۔ سخت ہونا، اور گوشت کی بُو بدل جانا اور گرون میں بیماری ہونا۔

عَلِجٌ۔ سخت اور پہاڑی بکری، سو سمار۔

تَعْلِيجٌ۔ نشان کرنا، چھیلنا، کاٹنا۔

اِسْتِعْلَاجٌ۔ بُو بدل جانا۔

عِلَابٌ۔ وہ نشان جو گردن کے طول میں ہو۔

عَلَابِيٌّ۔ سیسہ یا سیسہ کی ایک قسم۔

عَلَبٌ۔ سخت جگہ اور وہ زمین جس پر بارش ہو تو بھی کچھ نہ اُگے۔

إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوفِهِمُ الْأَنُكُ وَالْعَلَابِيُّ۔ صحابہؓ کی تلوار کا زیور سیسہ اور علابی کا سفید (رنگ) ہے میں کہ عَلَابِيٌّ جمع ہے عِلْبَاءٌ کی یعنی گردن کی پٹھا)

هُمَا عِلْبَاوَانِ۔ یہ دونوں گردن کے دو پٹھے ہیں جو داہنے بائیں طرف ہوتے ہیں (عرب لوگ یہ پٹھے جب تر تازہ ہوتے تھے تلواروں کے نیام پر باندھتے وہ سوکھ کر اُس پر چم جاتے اور برچھوں کو بھی جب وہ ٹوٹ جاتے اُن سے جوڑتے۔ بعضوں نے کہا عَلَابِيُّ سیسہ کی ایک قسم ہے جیسے اوپر گزرا)۔

كُنْتُ أَعْمِدُ إِلَى الْبَضْعَةِ أَحْسِبُهَا سَنَامًا فَإِذَا هِيَ عِلْبَاءٌ عُنُقٍ۔ میں گوشت کے ایک ٹکڑے کا قصد کرتا میں سمجھتا کہ وہ کوہان کا گوشت ہے پھر کیا دیکھتا کہ وہ گردن کا ایک تسمہ ہے۔

رَأَى رَجُلًا بِأَنْفِهِ أَثَرُ السُّجُودِ فَقَالَ لَا تَعْلَبْ صُورَتَكَ۔ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا اُس کی ناک پر سجدے کا نشان پڑ گیا تھا تو کہا اپنی صورت

Marfat.com

پر نشان مت کر (یعنی سجدے میں اتنے زور سے ناک پر ٹیکا نہ دے کہ داغ پڑ جائیں اور چہرہ بدنما ہو جائے)۔
وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ۔ وفات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کی ایک پھاگل تھی یا ایک قدح تھا۔ آپؐ اُس میں سے پانی لیتے جاتے اور پیشانی مبارک پر لگاتے اور فرماتے لا الٰہ الا اللہ موت میں سختیاں ہیں)۔
فَتَحَلَّبُ الْعُلْبَةَ۔ تو قدح بھر کر دودھ دوہے۔
أَعْطَاهُمْ عُلْبَةَ الْحَالِبِ۔ اُن کو دودھ دوہنے والے کا ذرع دے دیا۔ (محیط میں ہے کہ عُلْبَۃ کھجور کے لمبے درخت کو کہتے ہیں اور ایک پیالہ بڑا جو اونٹ کی کھال سے بنایا جاتا ہے اُس کے گرد اگرد لکڑی لگاتے ہیں عرب لوگ اس میں دودھ دوہتے ہیں۔ عِلَاجٌ اور عُلَبٌ اُس کی جمع ہے)۔
تَشَيَّخَ عِلْبَاءُ السَّاعِدِ۔ آدمی بوڑھا ہو گیا۔
عَلْثٌ۔ ملا دینا، خلط کرنا، جمع کرنا، داخت کرنا آگ نہ نکلنا۔
عَلَتْ۔ خوب جم کر لڑنا۔
تَعَلَّتْ۔ تعلق، کسی چیز کو اچھی طرح مضبوطی سے نہ بنانا، مکر و فریب کرنا۔
اِعْتِلَاتٌ۔ ایسے درخت سے آگ سلگانے کا آلہ بنانا جس کا حال معلوم نہ ہو کہ وہ آگ دیتا ہے یا نہیں۔
فُلَانٌ غَيْرُ مُعْتَلِتِ النِّسَاءِ۔ یعنی اُس کی بیوی اچھے خاندان کی ہے۔
اِعْتَلَتَ الرَّجُلُ۔ جب اچھے خاندان میں نکاح نہ کرے بلکہ ایک مجہول النسب عورت سے نکاح کرے۔
مَا شَبِعَ أَهْلُهُ مِنَ الْخَمِيرِ الْعَلِيثِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے سفید جَو اور معمولی جَو کی ملی ہوئی روٹی سے بھی سیر نہیں ہوئے (ایسی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جَو اور گیہوں کی ملی ہوئی روٹی سے بھی سیر نہیں ہوئے)۔
عَلْثَمَةٌ۔ ٹھہر ٹھہر کر بات کرنا۔
دُونَ تَعَلْثُمٍ۔ بن تامل اور توقف کے۔
عَلَجٌ۔ علاج میں غالب آنا۔
عَلَجَ۔ سخت ہونا۔
مُعَالَجَةٌ اور عِلَاجٌ۔ ایک کام کو برابر کئے جانا، سختی اُٹھانا، محنت کرنا، دوا کرنا۔
تَعَلُّجٌ۔ پیغام لے جانا۔
تَعَالُجٌ۔ ایک دوسرے کا علاج کرنا، ایک دوسرے سے لڑنا۔
اِعْتِلَاجٌ۔ کشتی لڑنا، لڑائی شروع کرنا، حرکت کرنا، مضطرب ہونا، تھپڑ مارنا۔
عَالِجٌ۔ ایک میدان ہے جس میں ریت بہت ہے۔
إِنَّ الدُّعَاءَ يَلْقَى الْبَلَاءَ فَيُعَالِجَانِ۔ دعا بلا سے مقابلہ کرتی ہے، دونوں میں کشتی ہوتی ہے (گویا دعاء بلا کو رد کرتی ہے)۔
بَعَثَ رَجُلَيْنِ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ انْكَأَا عِلَاجَاتٍ فَعَالِجَا عَنْ دِينِكُمَا۔ حضرت علی رضؓ نے دو مردوں کو ایک سمت روانہ کیا اور فرمایا تم دونوں اچھے ہٹے کٹے موٹے تازے ہو اب جو کام میں نے تبلایا ہے اُس کو خوب بجالاؤ۔
عِلْجٌ۔ قوی مڈا تازہ آدمی، اور کافر عجمی، مجوسی، گبر آتش پرست۔
أَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ۔ تم تو یہ چاہتے تھے کہ پارسی لوگ مدینہ میں زیادہ بسیں (یہ حضرت عمرؓ نے فرمایا جب ابولؤلؤ ملعون نے آپ کو عین نماز میں زخمی کیا)۔
فُطَارُ الْعِلْجِ۔ پھاڑ کر وہ کافر بھاگ نکلا (تین دن۳ دار

Marfat.com

خنجر کے آپ پر کئے۔

وَنَفَى مُعَتِّبُ التُّرَابَ مِنَ النَّاسِ۔ اور شک کے تھپیڑے لوگوں سے دور کئے۔

اِعْتَلَجَتِ الْاَمْوَاجُ۔ موجیں تھپیڑے مار رہی ہیں۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔

اِعْتَلَجَتِ الْاَرْضُ۔ زمین میں گھاس لمبی ہوگئی۔

فَاَتَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ بِاَرْبَعَةِ اَعْلَاجٍ مِّنَ الْعُدَيْدِ۔ عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید کے پاس چار کافر دشمنوں میں سے لائے گئے۔

قَدْ كُنْتَ وَاَبُوْكَ تُجَبَّانِ اَنْ تَكُثُرَ الْعُلُوْجُ بِالْمَدِيْنَةِ۔ حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ سے کہا تم اور تمہارے والد تو یہ چاہتے تھے کہ عجمی کافر مدینہ میں زیادہ رہیں (تاکہ مدینہ کی رونق ہو۔ چونکہ عجمی لوگ بہت صنائع اور ہنر جانتے تھے)۔

اِنِّيْ صَاحِبُ ظَهْرٍ اُعَالِجُهٗ۔ تو میں تو اونٹ والا ہوں اسی کا کام کرتا ہوں اس کو کرایہ پر چلاتا ہوں۔

عَالَجْتُ اِمْرَاَةً فَاَصَبْتُ مِنْهَا۔ میں نے ایک عورت کا پیچھا لیا اس کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ اس سے سب مزے لوٹے (بوسہ چسانا پیار وغیرہ) صرف دخول نہیں کیا۔

مِنْ كَسْبِهٖ وَعِلَاجِهٖ۔ اس کی کمائی اور محنت میں سے۔

وَلِيْ حَرَّةٌ وَعِلَاجُهَا۔ اس کی محنت اور مشقت اور کمائی میری ہے۔

كَلَّا وَالَّذِيْ يَعُدُّكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَالِجُهٗ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ۔ (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا ثابت کرنے کے لئے چار گواہوں کی ضرورت بیان فرمائی تو) سعد بن عبادہؓ نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں تو اگر اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو دیکھوں تو پہلے ہی نگاہ لانے سے پیشتر ہی اس کا کام تلوار سے تمام کر دوں گا۔

مَا اُسِّيَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِهٖ اِلَّا مِنْ خَصْلَتَيْنِ اِنَّهٗ لَمْ يُعَالِجْ وَلَمْ يُدْفَنْ حَيْثُ مَاتَ۔ (جب عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ ناگہانی موت سے مکہ کے راستہ میں مر گئے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہیں عبدالرحمٰن کی کسی بات پر افسوس نہیں کرتی مگر دو باتوں پر ایک تو یہ کہ انھوں نے بیماری کی سختی نہیں اٹھائی (ان کی دوا اور تیمارداری نہیں ہوئی تاکہ ان کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی، یا انھوں نے موت کی سختی نہیں اٹھائی بلکہ ناگہاں مر گئے) دوسرے یہ کہ جہاں مرے تھے وہیں دفن کئے گئے۔

وَمَا تَخُوْنُهٗ عَوَالِجُ الرِّمَالِ۔ اور جس کو بڑے بڑے ٹھوس ریتی کے ڈھیر نہیں گھیر سکتے (جس کو نہ برتہ ریتی گھیرے ہوئے ہے۔

عَالَجْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ۔ میں نے بھی بہت کوشش کی ان کی اصلاح کے لئے بہت سختی اٹھائی)۔

يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن اترنے میں بڑی تکلیف اٹھاتے (آپ کی پیشانی عرق آلود ہو جاتی اور چہرے پر تعب معلوم ہوتا)۔

عَدَدَ رَمْلٍ عَالِجٍ۔ اگرچہ اس کے گناہ عالج کی ریتی کے دانوں کے شمار میں ہوں (تو عالج مضاف الیہ سے رمل کا اور وہ ایک ریتیلے مقام کا نام ہے۔ بعضوں نے رَمْلِ عَالِجٍ۔ صفت موصوف پڑھا ہے یعنی متراکم اور تہ بر تہ ریتی کے شمار میں)۔

اَنَا مِنْ ثَلٰثَةٍ جَمْعٍ بَيِّنٍ وَّمَوْلًى لِّثَلٰثَةٍ جَمْعٍ۔ حضرت علیؓ نے فرمایا آدمی تین طرح کے ہیں ایک تو عربی دوسرے موالی تیسرے کافر عجمی (تو ہم لوگ عربی ہیں اور ہمارا گروہ مسلمانوں کا جو دوسرے ملکوں کے ہیں موالی ہیں (جیسے سلمان پٹھان اور مغل وغیرہ) اور تیسرا گروہ کافروں کا ہے (جیسے

Marfat.com

یہود، نصاریٰ، پارسی، چینی، جاپانی، سکھ، راجپوت، برہمن، ہندو، بُت پرست)۔

وَھُوَ عِلَاجِیْ۔ یہ تو میرا کام دھندا ہے۔

وَکَمْ مِّنْ غَلِیْلٍ مُّعْتَلِجٍ یَصْدُرُھَا۔ (حضرت فاطمہؓ نے فرمایا) میرے دل میں کتنے کینے ہیں جو سینہ میں جوش مار رہے ہیں (اُن کو میں ظاہر نہیں کر سکتی دل ہی دل میں گھٹتی ہوں)۔

عَلِزَ ۔ دردناک ہونا، بیقرار ہونا۔

عِلْزٌ ۔ پیٹ کا درد، جنون، موت۔

ھَلْ یَنْتَظِرُ اَھْلُ بَضَاضَۃِ الشَّبَابِ اِلَّا عَلَزَ الْقَلَقِ۔ کیا جن لوگوں کے رنگ جوانی سے چمک رہے ہیں وہ درد اور بیقراری کا انتظار کر رہے ہیں (ایک روایت میں عَلَزَ الْقَلَقِ ہے یعنی قلق اور اندوہ کے لحاظ سے اظہار کے منتظر ہیں)۔

عُلْصَۃٌ ۔ تھوڑی چیز لینا۔

عِلَاصٌ ۔ مضاربت کرنا، یعنی نفع میں حصہ ٹھہرا کر مال کسی کو دینا۔

اِعْتِلَاصٌ ۔ تھوڑا تھوڑا لینا۔

مَنْ سَبَقَ الْمَاطِسَ اِلَی الْحَمْدِ اَمِنَ الشَّوْصَ وَاللَّوْصَ وَالْعِلَاصَ۔ جو شخص چھینکنے والے سے پہلے الحمد للہ کہے اُس کو دانت اور کان اور پیٹ کا درد نہ ہوگا۔ (بعضوں نے کہا عِلَاصٌ تخمہ یعنی بدہضمی کو کہتے ہیں)۔

اِعْلَوْطَاطٌ ۔ اونٹ کی گردن میں لٹک کر اُس پر چڑھ جانا۔

عَلْطٌ ۔ گردن میں داغ دینا، کسی کی بدگوئی کرنا۔

تَعْلِیْطٌ ۔ اونٹ کی گردن سے عِلَاط یعنی رسّی نکال لینا۔

اِعْتِلَاطٌ ۔ جھگڑا کرنا، بحث کرنا۔

شَاعِرٌ عَالِطٌ ۔ شاعر فصیح الکلام۔

ھُوَ عَالِطٌ لَا غَالِطٌ ۔ وہ صحیح اور فصیح گفتگو کرنے والا ہے نہ غلطی کرنے والا۔

نَاقَۃٌ عَلْطٌ ۔ جس اونٹ پر زخم ہو نہ نکیل ہو۔

اَعْلَاطٌ ۔ وہ ستارے جن کا کوئی نام نہیں ہے۔

عَلَفٌ ۔ بہت پانی پینا، چارہ کھلانا۔

تَعْلِیْفٌ ۔ موز کے پھل نکلنا جو باقلا کی طرح ہوتے ہیں گرہ باندھنا۔

اِعْلَافٌ ۔ موز کا پھل نکلنا، چارہ کھلانا۔

تَعْلَافٌ ۔ چارہ کی تلاش کرنا۔

عَلَّافٌ ۔ چارہ فروش۔

عَلُوْفَۃٌ ۔ چارہ

عِلُّوْفٌ ۔ بوڑھا

مَعْلُوْفَۃٌ ۔ موٹی۔

اِعْتِلَافٌ ۔ چارہ کھانا۔

کَانُوْا اِبَّانَ کُلُوْنِ عِلَافَھَا۔ وہ چارے کھاتے تھے (عِلَفٌ کی جمع ہے بمعنے چارہ جو جانور کھاتے ہیں)

اِنَّھُمْ اَھْدَوْا اِلَی ابْنِ عَوْفٍ رَحَالًا عِلَافِیَۃً۔ انھوں نے ابن عوف کو بڑے سائز کے زین بھیجے (یہ زین سب سے پہلے ایک شخص علاف نامی نے بنائے تھے تو اُسی کی طرف منسوب ہو گئے)۔

تَرَی الْعُلَیْفَ عَلَیْھَا مُوْکَدًا۔ (ایک روایت میں مُوْکَفًا ہے) تو علافی زین کو اُس پر لگا ہوا دیکھے گا۔ (یہ تصغیر ہے عِلَافِیٌّ کی)۔

مَعْلَفٌ ۔ چارے کا مقام۔

عَلُوْفَۃٌ ۔ وہ جانور جس کو گھر میں کھلائیں، جنگل میں چرنے کو نہ چھوڑیں۔

لَیْسَ فِی الْعَلُوْفَۃِ صَدَقَۃٌ ۔ گھریلو جانوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے (یعنی جن کو گھر میں رکھ کر چارہ کھلایا جاتا ہے، مثلاً پلیرو بکریاں، یا گھر میں بسنے والے اونٹ

Marfat.com

گو اُن کو کرایہ پر چلاتے ہوں)۔

یَشْتَرِیْ بِہٖ عُلَفًا لِحِمَارِ الْحَرَمِ۔ حرم کے گدھوں کے لئے اُس کے بدلے چارہ خریدے۔

عَلَقٌ۔ گالی دینا، بُرا کہنا، اور برا حصّہ چرنا۔

عَلَقَ الرَّجُلُ۔ گلے میں خون بھر گیا۔

عَلِقَ۔ جاننا۔

عُلُوْقٌ۔ حاملہ ہونا، لٹک جانا، جیسے عِلْقٌ اور عَلَقٌ (اور علاقۃ بھی) محبت رکھنا، چاہنا۔

تَعْلِیْقٌ۔ لٹکانا، کسی امر پر ایک امر کو معلّق کرنا، ایک کام کو بغیر تمام کئے رہنے دینا، نصب کرنا۔

عُلِّقَ بِھَا۔ اُس کی محبت میں گرفتار ہوا۔

عَلِقَتْ مَعَالِقُھَا دَھْرَ الْجُنْدُبِ۔ یعنی گری آگئی اور مجھ کو کوچ کرنا ممکن نہیں (یہ ایک مثل ہے جس کا قصہ لغت کی کتابوں میں مشہور ہے)۔

لَلدُّدُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الْاِعْلَاقِ۔ مُنہ میں دوا ڈالنا اعلاق سے بہتر ہے۔ (اعلاق کہتے ہیں بچہ کے حلق میں اُنگلی ڈال کر ورم کو دبانا جیسے عورتیں کیا کرتی ہیں)۔

جَاءَتْہُ اِمْرَأَۃٌ بِابْنٍ لَّھَا قَالَتْ وَقَدْ اَعْلَقَتْ عَنْہُ مِنَ الْعُذْرَۃِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِھٰذِہِ الْعُلَّقِ۔ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچہ کے گرآئی کہنے لگی میں نے عذرہ (حلق کی بیماری) کی وجہ سے اُس کا حلق دبایا آپؐ نے فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کا اُس بیماری میں حلق دباتی ہو۔

اَعْلَقْتُ عَلَیْہِ۔ میں نے اُس کا حلق دبایا اور اَعْلَقْتُ عَنْہُ میں نے حلق دبا کر یہ بیماری دفع کی۔ اَعْلَقْتُ عَلَیَّ۔ میں نے اپنے حلق میں اُنگلی ڈالی قَیٔ کرنے کے لئے۔

لَوْ تَعَلَّقَتْ مَعَاذَۃٌ۔ کاش تم ایک تعویذ لٹکا لیتے

اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْکُتْ اُعَلَّقْ۔ بڑی مشکل میں پڑ گئی ہوں (اگر اپنے خاوند کا حال بیان کروں زبان کھولوں تو طلاق پاتی ہوں (خاوند خفا ہو کر مجھ کو طلاق دیدے گا) اگر خاموش رہوں تو بیچ میں ادھر لٹکتی رہوں گی (بیوی کے ساتھ جو سلوک ہونا ہے اُس سے محروم رہوں گی۔ یعنی میرا خاوند مجھ کو پوچھتا ہی نہیں نہ بیوی، مرد میں جو کام ہوتا ہے وہ کام کرتا ہے ادھر میں مجھ کو لٹکا رکھا ہے)۔

فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ بِہٖ۔ گنوار لوگ آپ سے لپٹ گئے آپ کو ایک طرف دھکیلا یہاں تک کہ آپ کی چادر ایک کانٹے دار درخت سے اٹک کر اُتر گئی۔ غدر گنواروں سے پناہ میں رکھے نہ اُن میں ادب ہوتا ہے نہ تہذیب اور نہ انسانیت ہوتی ہے)۔

فَعَلِقَتْہُ وَجِعَۃٌ۔ اُن کے مُنہ پر مارنا شروع کر دیا۔

رَکِبْتُ اَتَانًا لِیْ فَخَرَجْتُ اَمَامَ الرَّکْبِ حَتّٰی مَا یَتَعَلَّقُ بِھَا اَحَدٌ مِّنْھُمْ۔ (حلیمہ سعدیہؓ کہتی ہیں) میں ماہان گدھی پر سوار ہوئی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اُسی پر بٹھایا) تو وہ بالکل مٹھی اور سست تھی (آپ کی سواری کی برکت سے وہ ایسی چالاک اور تیز ہو گئی) کہ میں قافلہ سے آگے نکل گئی کوئی قافلہ والا مجھ تک نہیں پہنچ سکتا (اُس گدھی کے قریب نہ ہو سکتا نہ اُس سے مل سکتا)۔

اِنَّ اَمِیْرَ مَکَّۃَ کَانَ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمَتَیْنِ فَقَالَ اَنِّیْ عَلِقْتُھَا فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقْعِیْھَا۔ مکہ کا ایک امیر نماز کے اخیر میں دو سلام کیا کرتا (دائیں بائیں) عبدالرحمٰن بن مسعودؓ نے کہا اُس نے کہاں سے سیکھا اُس سے حاصل

Marfat.com

کیا۔ وہ بولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے (آپؐ نے دو) طرف بھی سلام پھیرا ہے اور کبھی ایک ہی سلام پر اکتفا کرتے۔ دونوں طرح سنت ہے مگر ہمارے زمانہ میں لوگوں نے ہمیشہ التزام کر لیا ہے کہ دونوں ہی طرف دو سلام کیا کریں گے)۔

اَدُّوا الْعَلَائِقَ قَالُوْا مَا الْعَلَائِقُ قَالَ مَا تَرَاضٰی عَلَیْهِ اَهْلُوْهُمْ۔ علائق کو ادا کرو۔ آپؐ نے پوچھا علائق سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ عورتوں کے مہر جن پر اُن کے لوگ راضی ہوئے ہیں۔ (مہر اور قرضوں کی طرح ایک قرضہ ہے اگر بیوی کو ادا نہ کرے یا اُس سے معاف نہ کرالے تو قیامت میں دینا ہوگا)۔

فَعَلِقَتْ مِنْهُ كُلَّ مُعَلِّقٍ۔ وہ اُس کی نظر میں محبوب ہوگئی (اُس کے ہر ہر ریشہ میں اُس کی محبت ٹھک گئی) رگ رگ میں اُس کی اُلفت رچ گئی)۔

مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ۔ جو شخص کوئی تعویذ یا گنڈا لٹکائے (یہ سمجھ کر کہ وہ آفت یا بیماری سے بچائے گا) تو وہ اُسی کے سپرد کر دیا جائے گا۔ (اللہ تعالیٰ کی حفاظت اُس پر سے اُٹھ جائے گی۔ اس حدیث کی رُو سے بعضوں نے ہر ایک قسم کا تعویذ، گنڈا لٹکانا مکروہ اور ناجائز رکھا ہے گو اُس میں اسماء الٰہی اور آیاتِ قرآنی ہوں۔ بعضوں نے کہا مراد اس حدیث سے وہ تعویذ اور گنڈے ہیں جن میں شیاطین اور کفار کے نام اور شرک کے مضامین ہوں۔ اور آیاتِ قرآنی اور اسمائے الٰہی کے تعویذ اور گنڈے منع نہیں ہیں کیونکہ وہ درحقیقت اللہ ہی سے پناہ اور مدد مانگنے میں داخل ہیں)۔

عَيْنٌ فَابْكِيْ سَامَةَ بْنَ لُؤَيٍّ۔ اے آنکھ سامہ بن لوی پر رو (ایک شخص نے کہا)۔

عَلِقَتْ سَامَةَ الْعَلَاقَةُ۔ سامہ سے تو موت چمٹ گئی۔

عَلَاقَهُ اور عَلُوْق۔ موت کو بھی کہتے ہیں۔

اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ وَمَا يُعَلِّقُ عَلٰى يَدَيْهَا الْخَيْطَ وَمَا يَرْغَبُ وَاحِدٌ عَنْ صَاحِبِهٖ حَتّٰى يَمُوْتَ اَحَدُهُمَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کو دیکھو اُن میں سے کوئی اُسی کرسن ٹھگ سے نکاح کرتا ہے کہ اُس کے ہاتھ پر دھاگا نہیں ٹھگتا (اسی کرسن ہوتی ہے) اور اُن میں سے کوئی اپنی بیوی سے بیزار نہیں ہوتا یہاں تک کہ دونوں بوڑھے ہو کر گزر جاتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ یہود اور نصاریٰ ایک ہی بیوی پر قناعت کرتے ہیں خواہ وہ بدصورت ہو یا خوبصورت بوڑھی ہو یا جوان جب تک وہ مر نہیں جاتی دوسری بیوی نہیں کرتے تو مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ اپنی عورتوں سے ایسا ہی سلوک کیا کریں اور طلاق دینے سے حتی المقدور پرہیز کریں)۔

اِنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِيْ حَوَاصِلِ طَيْرٍ خُضْرٍ تُعَلَّقُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ۔ شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے لباس میں بہشت کے میوے کھاتی پھرتی ہیں۔ (اصل میں عَلَقٌ اونٹ کے کھانے کو کہتے تھے جب وہ کانٹے دار جنگلی درخت کھائے پھر پرندوں کے بھی کھانے کو کہنے لگے)۔

عَلَقَتْ تَعْلَقُ عُلُوْقًا۔ اونٹنی جنگلی درخت کھا رہی ہے۔

فَنَجِيءُ بِالْعُلْقَةِ۔ ایک لقمہ کھانا اُس کو کافی ہے (یعنی بہت تھوڑا کھاتی ہے)۔

وَاِنَّمَا يَاْكُلُ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ۔ وہ تھوڑا کھانا کھایا کرتی تھیں (بقدر سدِ رمق پیٹ بھر کھانا اُن کو نہ ملتا)۔

فَاِذَا الطَّيْرُ تَرْمِيْهِمْ بِالْعَلَقِ۔ یکایک پرندے

Marfat.com

اُن پر خون کی پھٹکیاں پھینکنے لگے (یہ عَلَقَۃٌ کی جمع ہے یعنے خون کی پھٹکی)۔

ثُمَّ بَزَقَ عَلَقَۃً ثُمَّ مَضٰی فِی صَلٰوتِہٖ۔ اُنھوں نے خون تھوکا پھر اپنی نماز پڑھنے چلے گئے (وضو نہیں کیا۔ مجمع البحار میں بجائے بَزَقَ کے نَزَفَ ہے شاید یہ کاتب کی غلطی ہے یا مطلب یہ ہے کہ اُن کے بدن سے خون بہا لیکن اُنھوں نے نماز نہ توڑی نہ وضو کیا کیونکہ خون نکلنے سے وضو نہیں جاتا اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔

فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ عَلَقَۃً۔ اُن فرشتوں نے آپ کا سینہ چیر کر خون کی ایک پھٹکی نکال لی (گویا دنیا کی محبت کا مادّہ اور وسوسوں اور شیطانی خیالوں کا منبع آپ کے سینہ سے نکال ڈالا اب خاص ملکی صفات اُس میں رہ گئے)۔

وَیَکُوْنُ عَلَقَۃً۔ اور جما ہوا خون ہو جاتا ہے۔

وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ۔ اور ایک وہ شخص جس کا دل مسجد سے لگا ہوا ہو۔ (ایک نماز جماعت سے مسجد میں پڑھ کر آیا ہو اب دوسری نماز کی فکر میں ہو کہ اُس کو بھی جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرے)۔

فَتُمْسِکُہٗ بِعِلَاقَتِہٖ۔ تو اُس کا سر بندھن پکڑ کر تھامے۔

مُعَلَّقٌ بِدَیْنِہٖ۔ اپنے قرض کے عوض لٹکا رہے گا۔ (جب تک قرضے کا تصفیہ نہ ہو لے گا بہشت میں نہ جا سکے گا)۔

خَیْرُ الدَّوَاءِ الْعَلَقُ وَالْحِجَامَۃُ۔ عمدہ علاج جونکیں لگانا ہے اور پچھنے لگانا۔ (یعنی جب غلبہ یا فسادِ خون کا مرض ہو تو ان دونوں سے بہتر کوئی علاج نہیں عَلَقُ جونک کو کہتے ہیں)۔

فَمَا بَالُ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَسِرُّوْنَ اَعْلَاقًا نَفِیْسَۃً۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہمارے عمدہ عمدہ مال چُراتے ہیں (یہ عِلْقٌ کی جمع ہے یعنی جس سے دل لگا ہو، چونکہ عمدہ اور نفیس مال دل کو پسند ہوتا ہے اس لئے اُس کو عِلْقٌ کہا)۔

اِنَّ الرَّجُلَ لَیُعَالِجُ بِضْعَ اِقْرَاءِ امْرَاَتِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ ذٰلِکَ لَھَا فِیْ قَلْبِہٖ عَدَاوَۃً یَقُوْلُ جَنَیْتُ اِلَیْکِ عَلَقَ الْقِرْبَۃِ۔ ایک آدمی اپنی بیوی کا مہر گراں دینا قبول کرتا ہے یہاں تک کہ اُس کے دل میں اُس کی طرف سے دشمنی سما جاتی ہے کہتا ہے کہ میں نے تجھ کو نکاح میں لانے کے لئے ہر ایک مشکل کا تحمل کیا یہاں تک کہ مشک کی رسّی بھی اُٹھائی (محنت مزدوری کر کے تیرا مہر پورا کیا)۔

وَعَلَیْہِ اِزَارٌ قَدْ عَلِقَ وَقَدْ خَاطَہٗ بِالْاُضْطُبَّۃِ۔ ابو ہریرہؓ ایک پھٹی ہوئی تہبند پہنے ہوئے تھے (جو کانٹے یا درخت میں اٹک کر پھٹ گئی تھی) اُس کو کتان سے سی لیا تھا۔

اِنَّمَا الْوَصِیَاءُ اَعْلَاقٌ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ۔ وصی اور امام پیغمبروں کے ٹکڑے ہیں۔ (یعنی امامت بھی گویا نبوت کا ایک جزو ہے۔ یہ حدیث امامیہ کی روایت ہے)

اَلرَّحِمُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُتَعَلِّقَۃٌ بِالْعَرْشِ۔ ناطم قیامت کے دن عرش سے لٹکا ہوگا۔

عَلَکَ۔ چبانا، مُنہ میں ہلانا، دانت پر دانت رگڑنا

تَعْلِیْکٌ۔ اچھی طرح دباخت کرنا۔

عَلَاکٌ۔ چبانے کی چیز۔

مَا ذَاقَ عَلَاکًا وَّعُلَاکًا۔ اُس نے چبانے کی کوئی چیز نہیں چکھی۔

عِلْکٌ۔ گوند، مصطگی، لبان، وغیرہ ہر ایک چبانے کی چیز جیسے چھالیا، چکنی سُپاری، (اُس کی جمع عُلُوْکٌ اور اَعْلَاکٌ بھی ہے۔

عِلْکَۃٌ۔ قطعہ

Marfat.com

عَلَكٌ۔ جُلجُلا ذو جت دار، چکنا ہوا۔
اِنَّهٗ مَرَّ بِرَجُلٍ وَبِيَدِهٖ بَضْعَةٌ تَقْوُرُ عَلَى النَّارِ فَتَنَاوَلَ مِنْهَا بَضْعَةً فَلَمْ يَزَلْ يَعْلِكُهَا حَتّٰى اَجْزَمَ فِي الصَّلٰوةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے اُس کی ہاتھی اُبل رہی تھی (گوشت پک رہا تھا) آپؐ نے اُس گوشت میں سے ایک ٹکڑا اُٹھا لیا اور اُس کو چباتے رہے یہاں تک کہ نماز کی تکبیر تحریمہ باندھی (معلوم ہوا کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں جاتا)۔
اِنَّهٗ سَاَلَ جَبِيْرًا عَنْ مَنْزِلِهٖ بِبِشْنَةَ فَقَالَ سَهْلٌ وَّ كَذَالِكَ وَحْمَضٌ وَّ عَلَالَكٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبیرؓ سے پوچھا جنگل میں تیرا مکان کہاں ہے؟ اُنھوں نے کہا نرم اور ہموار زمین میں جہاں ترشن درخت اور علاک کے درخت ہیں۔ (عَلَالَكٌ ایک درخت ہے جو ملکِ حجاز میں جنگل میں ہوتا ہے اُس کو عَلَكٌ بھی کہتے ہیں)۔
وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ۔ گوند اور مصطگی وغیرہ نہ چابے (گو اُس کے چابنے سے روزہ نہیں جاتا)۔
عَلَكُ الْفُرْسِ اللِّجَامَ۔ گھوڑے نے لگام چابی۔
عُلُكُمٌ۔ یا عَلَاكِمُ۔ سخت اور بڑا اونٹ۔ (اُس کی جمع عَلَكٌ عُلُمٌ ہے)۔
عُلُكُومٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں۔ قوی اونٹ اور اونٹنی دونوں کو کہتے ہیں۔
غَلْبَاءُ جُدْعَاءُ عُلُكُومٌ مُذَكِّرَةٌ۔ موٹی گردن والی، بڑے رخسار دں والی یا موٹی ٹھنگی سخت اور زور آور اونٹنی۔
عَلٌّ۔ یا عَلٌّ۔ یا تَعِلَّةٌ۔ دوبارہ سہ بارہ پینا، یا پلانا، پے در پے کرنا۔
تَعْلِيْلٌ۔ دوبارہ سہ بارہ پلانا، یا پھل دوبارہ سہ بارہ چُننا، مشغول کرنا، غافل کرنا، اچھی طرح انتظام کرنا، علم صرف کی اصطلاح میں تعلیل کہتے ہیں کسی کلمہ کا اعلال بیان کرنا۔ یعنی اُس میں جو قلب و انقلاب تبدّل حرکات اور حروف ہوا ہو وجہ اور دلیل بیان کرنا۔
اِعْلَالٌ۔ دوبارہ سہ بارہ پلانا۔
تَعَالَّ۔ اور مُعَالَلَةٌ۔ نتھن میں بچا ہوا دودھ دوہنا
عُلَالَةٌ۔ بچا ہوا دودھ نتھن میں، یا بچ کا دودھ دوہنا جب تین بار دودھے۔
عَلَّاتٌ۔ سوتیلے بھائی، یعنی باپ ایک ماں دو۔
عِلَّةٌ۔ سبب، بہاری (اُس کی جمع عِلَلٌ ہے)۔
اُتِيَ بِعُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ مِنْهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بکری کا بچا ہوا گوشت (جو پہلی بار کھانے سے بچ رہا تھا) لایا گیا آپؐ نے اُس میں سے کھایا۔
قَالُوْا فِيْهِ بَقِيَّةٌ مِّنْ عُلَالَةٍ۔ اُن میں کچھ زور بوڑھے کا باقی ہے۔
فَاَتَيْتُهٗ بِعُلَالَةٍ۔ میں آپؐ کے پاس بچا ہوا گوشت لے کر آیا۔
تَعِلَّةُ الصَّبِيِّ وَقِرَى الضَّيْفِ۔ بچوں کا بہلاوا ہے اور مہمان کی ضیافت (یہ کھجور کی صفت بیان کی کہ کچھ جب روئے اُس کو ایک کھجور دیدو تو اُس کو کھانے لگتا ہے اور خاموش ہو جاتا ہے اسی طرح اگر کوئی مہمان آئے اور گھر میں کھانا جلدی نہ پک سکے تو کھجور پر اُس کی ضیافت ہو سکتی ہے)۔
مِنْ جَزِيْلِ عَطَائِكَ الْمَعْلُوْلِ۔ تیری بے انتہا بخشش جو بار بار ہوتی ہے۔ (ایک نعمت کے بعد دوسری نعمت عطا فرماتا ہے)۔
كَاْسٌ مُنْهَلٌ بِالرَّاحِ مَعْلُوْلٌ۔ گویا وہ ایک شربت ہے جس میں شراب کثرت (دوبارہ سہ بارہ) پلایا گیا ہے۔

Marfat.com

مَنْ ضَرَبَ بِالْعَصَا رَجُلاً فَقَتَلَهٗ فَقَالَ اِذَا عَلَّهٗ ضَرْبًا فَفِيْهِ الْقَوَدُ۔ (عطا یا ابراہیم نخعیؒ نے کہا) اگر کسی شخص لاٹھی سے دوسرے کو مارے وہ مرجائے تو اگر کئی بار پے در پے مارے تو اُس سے قصاص لیا جائے گا (کیونکہ پے در پے مارنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مارنے والے کی نیت قتل کی تھی)۔

اَلْاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ۔ ہر پیغمبر سب علاتی بھائی ہیں (جن کا باپ ایک ہوتا ہے لیکن مائیں مختلف اسی طرح تمام پیغمبروں کے اصول ایمان ایک ہیں جیسے توحید الٰہی، ایمان بر ملائکہ و حشر و نشر وغیرہ صرف فروعی احکام شریعت میں اختلاف ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ اور ہر قوم کے حالات کے موافق اُتارے تھے)۔

يَتَوَارَثُ بَنُو الْاَعْيَانِ مِنَ الْاُخُوَّةِ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ۔ سگے بھائی بہن وارث ہونگے (سوتیلے (یعنی جب سگے بھائی بہن موجود ہوں تو سارا ترکہ وہ لے لیں گے اور سوتیلوں کو کچھ نہ ملے گا)۔

عَلَّاتٌ۔ جمع ہے عَلَّةٌ کی بمعنے سوکن۔

فَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَضْرِبُ رِجْلَيْ بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ۔ عبدالرحمٰنؓ اونٹ کو مارنے کے لئے میرے پاؤں پر مارتے تھے۔ (میں اُن کے ساتھ سوار تھی۔ یہ حضرت عائشہؓ نے کہا۔ ہوا یہ تھا کہ حضرت عائشہؓ نے اور ڈھنی آنا ردی تھی تو عبدالرحمٰنؓ اونٹ کو مارنے کے بہانے اُن کے پاؤں پر مارتے تھے مطلب یہ تھا کہ اور ڈھنی اور ڈھر لو۔ چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اُس وقت کہا یہاں کوئی غیر آدمی ہے جس سے میں پردہ کروں۔ بعضوں نے کہا ٹھیک بِنَعْلَةِ السَّيْفِ ہے یعنی تلوار کی کو تھی سے مارتے تھے)۔

مَا عَلَيَّ وَاَنَا جَدٌّ نَابِلٌ۔ (عاصم بن ثابتؓ نے کہا) جہاد نہ کرنے کے لئے میرا عذر کیا ہے۔ میں مضبوط طاقتور تیروں والا آدمی ہوں۔ (یعنی قوت اور طاقت بھی ہے اور ہتھیار بھی موجود ہیں پھر جہاد سے بیٹھ رہنے کی کوئی وجہ نہیں)۔

لَا يُجَمِّعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَةِ لِغَيْرِ عِلَّةٍ۔ بغیر کسی ضرورت یا وجہ کے غلام کو نماز کی جماعت میں شریک ہونے سے منع نہ کیا جائے گا۔ (یعنی مولیٰ کو یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے غلام کو جماعت میں جاکر نماز پڑھنے سے روکے البتہ اگر کوئی ایسی ہی سخت ضرورت ہو تو اور بات ہے)۔

اَلرُّخْصَةُ فِي الْمَطَرِ وَعِنْدَ الْعِلَّةِ۔ جماعت بارش اور کسی ضرورت کی وجہ سے ترک کرسکتا ہے۔ (اسی طرح بارش اور کیچڑ ہو تو جمعہ کی نماز کے لئے بھی آنا معاف ہے۔ ضرورت سے مراد یہ ہے جیسے بیماری یا ظالم کا ڈر ہو یا آندھی یا کیچڑ وغیرہ ہو اسی طرح اگر آدمی اندھا ہو اور اُس کا کوئی لے کر چلنے والا نہ ہو)۔

يُخْرِجُ الْمَيِّتَ بِعِلَّتِهٖ۔ اگر کوئی شرعی وجہ ہو تو میت کو دفن ہو جانے کے بعد بھی قبر سے نکال سکتے ہیں (مثلاً بغیر غسل دیئے دفنا دیا گیا ہو، یا وہ زمین غصبی نکلے یا اُس کا کفن غصبی ہو، یا وہاں پانی کے سیلاب کا ڈر ہو یا ظاہر حال کفر اور ظلم کرے اگر بن نماز پڑھے دفن کر دیا گیا ہو تو اُس کی قبر پر نماز پڑھ لیں میت کا نکالنا ضروری نہیں)۔

فَعَلَّلْتُهُمْ۔ بچوں کو بہلا پھسلا کر سُلا دے۔ (مثلاً کہے بیٹا تھپ تھپ کھانا آتا ہے یا کوئی نقل و حکایت بیان کرے یہاں تک کہ اُن کے سونے کا وقت آجائے وہ سو جائیں۔ یہ اُس وقت ہے جب بچے ایسے معصوم نہ ہوں کہ نہ کھانے سے اُن کی جان کا ڈر ہو اگر ایسے سخت بھوکے ہوں تب تو بچوں کو کھلانا مہمانوں کے کھلانے پر مقدم ہوگا)۔

Marfat.com

إِعْتَلَّ بَعِيْرُ صَفِيَّةَ۔ حضرت ام المؤمنین صفیہؓ کا اونٹ بیمار ہوگیا۔

اَعْيَانُ بَنِي الْاُمِّ اَحَقُّ بِالْمِيْرَاثِ مِنْ وَلَدِ بَنِي الْعَلَّاتِ۔ سگے ماں جائے بھائی بہنیں سوتیلے بھائی بہنوں سے ترکہ کے زیادہ حقدار ہیں (مثلاً ایک شخص مرگیا اُس کی صرف ایک سگی بہن تھی ایک سوتیلی تو سارا ترکہ سگی بہن لے لیگی سوتیلی بہن کو کچھ نہ ملے گا، کذا فی مجمع البحرین)۔

لَعَلَّ۔ شاید، امید ہے۔

عَلَمٌ۔ داغ دینا، نشان کرنا، چیرنا۔

عِلْمٌ۔ جاننا، دریافت کرلینا، یقین کرنا۔

عَلَمٌ۔ اوپر کا ہونٹ پھٹ جانا۔

تَعْلِيْمٌ۔ سکھانا، علم ہو یا صنعت یا ہنر، نشان کرنا۔

عَلَمٌ۔ جھنڈا، نشان۔

اِعْلَامٌ۔ آگاہ کرنا، جتلانا۔

مُعَالَمَةٌ۔ علم میں مقابلہ کرنا۔

تَعَلُّمٌ۔ سیکھنا۔

تَعَالُمٌ۔ جاننا۔

عَلِيْمٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے (اُس کا علم تمام اشیائے ظاہری اور باطنی اور جزئی اور کلی سب کو محیط ہے ایسا علم کہ ایک ذرہ آسمان یا زمین میں اُس کے علم سے باہر نہیں ہے ایسا علم محیط سوائے اُس کے کسی مخلوق کو نہیں ہے فرشتہ ہو یا پیغمبر)

اَيَّامٌ مَعْلُوْمَاتٌ۔ ذی الحجہ کے دسویں دن (یعنی غزوہ ذی الحجہ دسویں تاریخ تک)۔

تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قُرْصَةَ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا مَعْلَمٌ لِاَحَدٍ۔ قیامت کے دن زمین ایسی صاف اور ہموار ہوگی جیسے میدے کی روٹی اُس میں کوئی نشان کسی کا باقی نہیں رہے گا (جیسے مینار یا پہاڑ یا میل کا پتھر یا حد بندی یا عمارت کا کوئی نشان ایک روایت میں عَلَمٌ ہے معنے وہی ہیں، یعنی کوئی عمارت یا بنا باقی نہ رہے گی)۔

لَيُغْزَرَنَّ فِيْ جَنْبِ عَلَمِهٖ۔ ایک پہاڑ کے دامن میں اُترے گا۔

عِنْدَ الْعَلَمِ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ فُلَانٍ۔ اُس جھنڈے کے پاس جو فلاں شخص کے گھر پر لگا تھا۔

اِنَّهٗ كَانَ اَعْلَمَ الشَّفَةِ۔ اُس کا اوپر کا ہونٹ پھٹا ہوا تھا، ایسی عورت کو عَلْمَاءُ کہیں گے۔

اِنَّكَ عُلِّمْتَ مُعَلَّمًا۔ تو ایک لڑکا ہے نیک توفیق دیا گیا (تجھ کو اللہ تعالیٰ نے راہِ صواب بتلائی ہے اور بہتری سکھلائی ہے)۔

تَعَلَّمُوْا اَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ۔ تم یہ جان رکھو کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔ (وہ ہر عیب سے پاک ہے)۔

تَعَلَّمُوْا اَنَّهٗ لَيْسَ يَرَى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ۔ تم یہ جان رکھو کہ تم میں سے کوئی دنیا میں اپنے پروردگار کو نہیں دیکھے گا یہاں تک کہ مر جائے۔ (البتہ آخرت میں اُس کا دیدار موعود ہے نصیب ہوگا)۔

اَرَادَ اَنْ تَعَلَّمُوْا۔ اُنھوں نے یہ چاہا کہ تم علم حاصل کرو۔

اِنَّهٗ يَحْمِلُ اَبَاهُ يَجُوْزُ بِهِ الصِّرَاطَ فَيُنْظَرُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عَيْرٌ اَرْمَدُ۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو اُٹھا کر یہ چاہیں گے کہ اُن کو لے کر پل صراط کے پار ہو جائیں پھر اُن کو دیکھیں گے تو وہ ایک خاکی رنگ یا پھولے بڑے پیٹ والے بجو ہیں۔ (اللہ تعالیٰ اُن کی شکل بدل دے گا تا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اُن سے اُلفت نہ رہے دوسرے اُن کے دوزخ میں جانے سے

Marfat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذلت نہ ہو لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ ہیں بلکہ ایک بچو سمجھیں)۔

اَخْسَفُتَ اَمْ اَعْلَمُتَ۔ (حجاج نے کنواں کھودنے والے سے پوچھا) تو نے بہت کثرت سے پانی دیکھا یا معمولی طور سے۔ (اَعْلَمُ الْحَافِرِ) اُس وقت کہتے ہیں جب کنواں کھودنے والا کنوئیں کو عَیْلَمٌ پائے یعنی بہت پانی والا لیکن یہ خسف سے کم ہے خسف جب بہت زیادہ پانی ہو۔

عَبْدُ خَضِرٌ اَعْلَمُ مِنْكَ۔ ایک بندہ خضر سے تو تم سے زیادہ علم رکھتا ہے (یعنی علم کا ایک شعبہ اُس کو دیا ہے جو تم کو نہیں دیا گیا اگرچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام علم شریعت میں حضرت خضر سے کہیں افضل تھے)۔

لَا یَبْتَغِیْ لَكَ اَنْ تُعَلِّمَهٗ۔ تم کو اُس علم کا حاصل کرنا سزاوار نہیں۔ (کیونکہ تم پیغمبر ہو اور تمھارا کام ظاہر شریعت پر لوگوں کو چلانا ہے اور میں اور خاص کاموں پر مامور ہوں جو ظاہر شریعت کی رُو سے درست معلوم نہیں ہوتے لیکن چونکہ بحکمِ الٰہی کئے جاتے ہیں اس لئے مجال ستر اضی نہیں ہے)۔

لَیْسَ بِاَعْلَمَ مِنَ السَّاْبِلِ۔ جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ (دونوں اُس کی لاعلمی میں برابر ہیں)۔

قَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ۔ میں جانتا تھا کہ اخیر زمانہ کے پیغمبر آنے والے ہیں دیکھ کہ اُس کے پاس پیغمبروں کی تصویریں نہیں یا کلمی کتابوں سے اُس نے آپ کی نبوت کی نشانیاں معلوم کر لی تھیں۔ کہتے ہیں ابوسفیان اُس کے ایک گرجا میں گیا وہاں نصاریٰ تصویریں دیکھیں اُن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی بھی تصویر تھی)۔

كَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا۔ ابوبکرؓ ہم لوگوں میں سب سے زیادہ علم اور سمجھ رکھتے تھے (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں فرمایا کہ ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے آخرت میں روانہ ہو تو اُس نے آخرت کو اختیار کیا۔ ابوبکرؓ سمجھ گئے کہ اس بندے سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ کی جُدائی کا خیال کر کے رونے لگے۔ دوسرے صحابہؓ یہ مطلب نہ سمجھے اور انہوں نے ابوبکرؓ کے رونے پر تعجب کیا)۔

اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَتَمُّوْا اَوْ لِتَعْلَمُوْا۔ میں نے یہ اس لئے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور سیکھو۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِیْنَ۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ یہ بچے جو بچپنے میں مرگئے بڑے ہو کر کیسے کام کرنے والے تھے (بُرے یا اچھے تو اللہ تعالیٰ اپنے علم کے موافق اُن کے ساتھ سلوک کرے گا۔ کہتے ہیں کہ یہ حدیث اُس وقت کی ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ کافروں کے بچے جو بچپنے میں مر جائیں بہشت میں جائیں گے۔ بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ وہ بڑے نہ ہوں گے اور وہ کام نہ کریں گے جن کی وجہ سے اُن کو عذاب دینا پڑے)۔

خَیْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَهٗ۔ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے یا سکھلائے (یعنی لوگوں کو قرآن پڑھائے اُس کا مطلب سمجھائے)۔

عَلِّمْنَا كَیْفَ نُسَلِّمُ فَكَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ۔ ہم کو آپ پر سلام کرنا تو معلوم ہو گیا (السلام علی النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ) یا سلام علیك ایھا النبی مگر آپ پر درود کیونکر بھیجیں (جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دیا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً)۔

وَالسَّلَامُ كَمَا عَلَّمْتُكُمْ یا كَمَا عُلِّمْتُمْ۔ یعنی سلام اُس طرح کرو جو تم کو معلوم ہے یا جس طرح تم کو سکھایا گیا ہے۔

Marfat.com

اِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ۔ اے پروردگار اگر میرا یہ عمل تیری درگاہ میں قبول ہوا ہے جس کو تو ہی جانتا ہے (ظاہری منتے یہ ہیں کہ اے پروردگار اگر تو جانتا ہے مگر یہ نہیں بنتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے اُس کے علم میں شک نہیں ہو سکتا)۔

لَا تَعْلَمُ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ۔ اُس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو جو داہنا ہاتھ خرچ کرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی پر اپنی خیرات ظاہر نہ کرے مجھ پر کرنے اُس میں بہت زیادہ ثواب ہے)۔

لَا عْلَمُ حِيْنَ اُنْزِلَتْ وَاَيْنَ اُنْزِلَتْ۔ میں جانتا ہوں یہ آیت کب اُتری اور کہاں اُتری۔ (ایک روایت میں حَيْثُ اُنْزِلَتْ ہے بجائے حِيْنَ اُنْزِلَتْ کے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اُس میں تکرار ہوتی ہے)۔

اَنَا اَعْلَمُ لَكَ۔ میں تیرے لئے خوب جانتا ہوں۔

اِعْلَمْ لِيْ عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ۔ اس شخص کا حال میرے لئے دریافت کر (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو کہ یہ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں)۔

اِنِّيْ اَعْلَمُهُمْ وَمَا اَنَا بِخَيْرِهِمْ۔ میں اُن سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں لیکن میں اُن سے افضل نہیں ہوں (بلکہ عشرہ مبشرہ مجھ سے افضل ہیں کیونکہ صرف علم کی زیادتی فضیلت مطلقہ کا موجب نہیں بلکہ اور امور بھی درکار ہیں جیسے اخلاص، تقویٰ، توکل، قناعت، صبر وغیرہ)۔

اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ۔ جب تو اپنے تعلیم یافتہ (سدھے ہوئے) کتے کو شکار پر چھوڑے (تعلیم یافتہ وہ کتا ہے جو اشارہ کرنے پر حملہ کرے اور بُلانے سے لوٹ آئے اور شکار کے جانور کو پکڑ کر رکھے اُس میں سے کھائے نہیں۔ اس حدیث سے کتے کے جھوٹے اور اُس کے لعاب کی طہارت نکلتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم نہیں دیا کہ جہاں پر کتے کا مُنہ لگا ہو اُس کو دھو ڈالو)۔

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْاِسْلَامِ

اسلام کے زمانہ میں نبوت کی نشانیاں۔

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهٗ اَلْجَمَهُ اللّٰهُ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ۔ جو شخص دین کا مسئلہ جاننے پر چھپائے پوچھنے والے کو نہ بتلائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے مُنہ میں آگ کی لگام لگائے گا۔ (مثلاً کوئی اسلام لانا چاہے اور اسلام کے عقائد اور ارکان پوچھے یا حلال حرام کا فتویٰ چاہے یا اور کسی شرعی مسئلہ کا اور وہ جان بوجھ کر نہ بتائے تو سخت گنہگار ہوگا لیکن دنیاوی علوم وفنون اور ہنر اور کمال اور سخنوں اور دواؤں کا چھپانا جائز ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ مسلمان بھائیوں سے اُن کے بتلانے اور سکھانے میں بھی بخیلی نہ کرے)۔

اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ۔ دیکھو قرآن حدیث کا علم دین کا علم ہے تو یہ سمجھ لو کہ کس شخص سے تم اُس کو حاصل کرتے ہو (سوخوب سمجھ لو نیک اور پرہیزگار سچے راست باز طمع عالم سے دین کا علم حاصل کرو ورنہ گمراہ اور بدکار اور بدعتی عالم سے اگر تم دین کا علم حاصل کرو گے تو وہ تم کو بھی گمراہ اور خراب کرے گا)۔

لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا اَعْلَمُ مِنِّيْ۔ اگر میں جانتا ہوتا کہ کوئی شخص (صحابہ میں) مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے (یعنی اللہ کی کتاب کا یہ حضرت علی رضی نے فرمایا)۔

لَا تَعْلَمُوْنَ بِخَيْرٍ مِّمَّا اَعْلَمُ۔ تم اُس اچھی بات کو نہیں جانتے جو میں جانتا ہوں (یعنی یہ کہ عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنی چاہئے)۔

قَدْ تَرَكَ مَا اَعْلَمُ مِنْ تَقْدِيْمِ الصَّلٰوةِ۔ اُس نے وہ بات چھوڑ دی جو تم جانتے ہو یعنی خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھنا۔

Marfat.com

نَوَدُّ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔ اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو روتے رہتے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کے عذابات اور قیامت کے احوال وغیرہ)۔

تَعْلَمُ مَا عِلْمُهُ الْخَضِرُ۔ کیا تم وہ جانتے ہو جو خضر علیہ السلام جانتے تھے (کہ فلاں کا خاتمہ کفر پر ہوگا اُس کو مار ڈالو، فلاں کا ایمان پر اُس کو چھوڑ دو)۔

ذَكَرُوْا اَنْ يُّعْلِمُوْا وَقْتَ الصَّلٰوةِ۔ انھوں نے یہ تذکرہ کیا کہ نماز کے وقت کے لئے کوئی نشان مقرر کریں (کہ اُس وقت لوگ جمع ہو جائیں)۔

لِتَعْلَمُوْا صَلٰوتِيْ۔ تاکہ تم میری نماز سیکھ لو۔

جَاءَ رَسُوْلُ ابْنِ الْعُلَمَاءِ۔ ابن علماء کا (یعنی ایلہ کے حاکم کا) سفیر آیا۔

جُعِلَتْ لِيْ عَلَامَةٌ۔ میرے لئے ایک نشانی مقرر کی گئی (یعنی سورہ اذا جاء جو نصرت اور فتح مکہ کی نشانی ہے اور ابن عباسؓ نے اُس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سمجھی ہے)۔

عَلَامَهُ تَدْعُوْنَ۔ تم کس وجہ سے اپنے بچوں کا حلق دباتی ہو (تو ہائی سکتہ) کے بعد لگائی گئی ہے)۔

تَعْلَمُوْنَ اَيُّهَا النَّاسُ۔ لوگو تم یہ جان لو۔

ثُمَّ تَعْلَمُوْنَهَا۔ پھر تم اُس کو جان لو۔

مِنْ عِلْمٍ اَتَى ذُوْ قُدْرَةٍ عَلٰى مَغْفِرَتِهَا۔ جو بندہ یہ سمجھے کہ میں اُس کو خدا ہوں اُس کے گناہ بخش سکتا ہوں (ایسا سمجھنے والے کو اُس کی مغفرت کی اُمید ہے گو وہ توبہ نہ کرے)۔

اَعْلَمُ الشَّيْءِ۔ کسی چیز کے نشان۔

قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا۔ (منکر بحیر کہیں گے) ہم تو جانتے تھے کہ تو ان باتوں کا قائل تھا (یعنی خدا کی وحدانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اور اسلام کے دین کا)۔

اَدْعُوْ عِلْمٍ يُّنْفَعُ۔ (جن باتوں کا ثواب آدمی کو مرنے کے بعد بھی پہنچتا ہے اُن میں سے ایک) وہ علم ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے (مثلاً دینی کتابیں وقف کرے یا تصنیف اور تالیف کرے یا اُن کی اشاعت کرے مدرسہ دین کے علم کا بناء، درس و تدریس وغیرہ)۔

وَهُوَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا اَنْ يُّعْلِمَهُمْ۔ وہ لوگوں کو سکھانا چاہتے تھے بس (کیونکہ وہ کسی فرض نماز کا وقت نہ بتلایا وہ فرض پڑھ چکے ہوں گے)۔

اِنَّهٗ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ۔ تم تو جانتے ہو وہ کون شخص ہیں یعنی اُن کے علم و فضیلت کے قائل ہو۔

فِيْمَا عَلَّمْنَا۔ جہاں تک ہم کو معلوم ہے (آپ نے ان مورتوں کو مستثنیٰ رکھا جو کپڑوں پر منقش ہوں)۔

فَعَلِمَ فِيْ قَلْبِ ذٰلِكَ الْعِلْمَ النَّافِعُ وَعَلِمَ فِي اللِّسَانِ فَذٰلِكَ حُجَّةُ اللّٰهِ۔ ایک تو علم قلب ہے یعنی علم باطن یہی علم نفع دینے والا ہے۔ دوسرے علم زبان یعنی علم ظاہر یہ اللہ کی حجت ہے (جس کی وجہ سے مخالفین اسلام کا رد کیا جاتا ہے، اُن کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ دونوں علموں کا حاصل کرنا ضروری ہے)۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ۔ خدا کی پناہ اُس علم سے جس سے کچھ فائدہ نہ ہو (نہ دین کا نہ دنیا کا ایسا علم حاصل کرنا تضییع اوقات ہے)۔

اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا۔ بعض علم جہالت اور نادانی ہے (مراد وہ علم ہے جو جھوٹ اور غلط ہے جیسے علم جفر اور رمل اور سحر اور شعبدہ وغیرہ)۔

لَوْ عَلِمَ اَنَّكَ تَنْتَظِرُ۔ اگر یہ معلوم ہوتا کہ تو انتظار کر رہا ہے (تو تیری آنکھ میں کونچا نہ مارتا)۔

اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ۔ خوب سمجھ لے تو کیا کہتا ہے۔

اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا۔ کیا میرا بندہ یہ جانتا

Marfat.com

لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ۔ جو شخص اُس علم کو جو اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے سیکھنے میں (جیسے قرآن حدیث فقہ کا علم) کسی دنیاوی غرض کے لئے حاصل کرے (مثلاً ذکری، روزگار، عہدہ، فخر (افتخار)، بحث مباحثہ خطاب کے لئے) تو وہ بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا (حالانکہ بہشت کی خوشبو ہزار ہا کوس سے سونگھائی دیتی ہے)۔

مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔ جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے اپنے وطن سے نکلا وہ اللہ کی راہ میں ہے یہاں تک کہ لوٹ کر آئے (جب تک سفر میں علم حاصل کرتا رہے گا گویا اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ طلب علم زکوٰۃ کا مصرف ہے یعنی طالب علم کی خوراک اور پوشاک اور کتب اور سامانِ تعلیم میں زکوٰۃ کا روپیہ دینا درست ہے کیونکہ فی سبیل اللہ میں داخل ہے)۔

اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوهَا۔ یہ حق ہے اُس کو پڑھو اور سیکھو (پڑھاؤ اور سکھاؤ)۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَأَدْرَكَهُ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلَانِ۔ جس شخص نے علم کو حاصل کرنا چاہا پھر حاصل کر لیا تو اُس کو دو ہرا ثواب ملے گا۔ (ایک علم حاصل کرنے کے قصد کا دوسرے حصول کا)۔

ذَاكَ عِنْدَ ذَهَابِ الْعِلْمِ۔ یہ اُس وقت ہوگا جب دنیا سے دین کا علم اُٹھ جائے گا (صحابہؓ نے پوچھا علم کیونکر اُٹھ جائے گا ہم تو خود قرآن پڑھتے رہتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی پڑھاتے رہیں گے۔ فرمایا کیا یہود اور نصاریٰ توراۃ اور انجیل کو نہیں پڑھتے؟ ضرور پڑھتے ہیں لیکن فائدہ کیا۔ اُن کتابوں کی کسی بات پر عمل نہیں کرتے (بلکہ اپنے دل سے کچھ قانون بنالئے ہیں اُن پر چلتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنا بالکل چھوڑ دیا ہے)۔

لَوْلَا أَهْلُ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَادُوا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ۔ اگر اہل علم لوگ علم کی حفاظت کرتے اور جو شخص اُس کا اہل ہوتا اُسی کو سکھاتے تو اپنے زمانہ کے سردار بنے رہتے (بادشاہ اور امیر سب اُن کے محتاج ہوتے) لیکن اُنہوں نے کیا کیا دنیا کی طمع سے دنیا داروں کو علم سکھانا شروع کر دیا اور تعلیم کے لئے دنیا داروں کے دروں پر جانے لگے علم کو ذلیل کر دیا۔

قِيلَ مَنْ أَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ۔ کعب احبار سے پوچھا گیا عالم کون لوگ ہیں؟ اُنہوں نے کہا جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں (ورنہ بغیر عمل کے علم سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا)۔

إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ إِيَّاهُ۔ جب تم میں کوئی اپنے بھائی مسلمان سے محبت رکھتا ہو تو اُس کو جتلادے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں (تاکہ اُس کا بھی دل اُس کی طرف مائل ہو)۔

لَيْسَ عَمَلٌ بَعْدَ الْفَرَائِضِ أَفْضَلَ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ۔ فرض کاموں کے بعد پھر علم حاصل کرنے سے افضل کوئی کام نہیں ہے (علم حاصل کرنا شب بیداری اور تہجد گزاری سے بھی افضل ہے)۔

يَدْعُوْ لِلْعَالِمِ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ وَالطَّيْرُ فِي الْهَوَاءِ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ۔ عالم کے لئے اللہ کی سب مخلوقات دعا کرتی ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اور پرندے ہوا میں اور فرشتے آسمان میں۔

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ۔ یا اللہ تیرے علم غیب کی قسم یا اُس کے وسیلہ سے۔

اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ۔ میں تیرے علم سے بھلائی چاہتا ہوں اُس سے مدد لیتا ہوں۔

Marfat.com

اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔ اگر اُن کو علم ہوتا تو مدینہ میں رہنا اپنے لئے بہتر سمجھتے۔

لَا اَعْلَمُ۔ (ابن عباسؓ سے میں نے کہا تم خوشبو لگاتے ہو اُنھوں نے کہا) میں یہ مسئلہ نہیں جانتا۔ یعنی اُس کا مستحب ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول اس باب میں مجھ کو یاد نہیں ہے۔

ھٰذَا اَوَانُ یُخْتَلَسُ فِیْہِ الْعِلْمُ۔ یہ وہ وقت ہو گا جب علم دین لوگوں سے سلب کر لیا جائے گا۔

تَحِیْضِیْنَ فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ۔ اللہ کے علم میں جتنے حیض کے دن ہیں اُتنے حیض کے دن رکھ۔

فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْکَ فَاَعْلِمْھُمْ۔ اگر وہ یہ بات مان لیں تو پھر اُن کو یہ بتلا کر اللہ نے اُن پر ہر روز پانچ نمازیں فرض کی ہیں)۔

وَبِالنَّجْمِ ھُمْ یَھْتَدُوْنَ قَالَ النَّجْمُ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَالْعَلَامَاتُ ھُمُ الْاَئِمَّۃُ۔ (علامات وہ ائمہ ہم ہتدون کی تفسیر بدوں کی کہ نجم سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور علامات سے اہل بیت علیہم السلام (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

اَلْمَاءُ طَھُوْرٌ کُلَّہٗ اِلَّا مَا عَلِمْتَ اَنَّہٗ قَذِرٌ ہر ایک پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے مگر جو پلیدی کے ساتھ تو جانتا ہو کہ وہ پلید ہے (تو جب تک ناپاکی کا یقین نہ ہو ہر ایک پانی پاک ہی سمجھا جائے گا)۔

اِنَّمَا سُمِّیَ اللّٰہُ عَالِمًا لِاَنَّہٗ لَا یَجْھَلُ شَیْئًا اللہ تعالیٰ کو عالم کہتے ہیں کیونکہ کوئی چیز ایسی نہیں جو اُس کو معلوم نہ ہو (بلکہ وہ ہر ایک چیز کو جانتا ہے واجب ہونا ممکن یا ممتنع کلی ہونا جزئی)۔

رَاَیْتُ الْعِلْمَ عِلْمَیْنِ فَمَسْمُوْعٌ وَمَطْبُوْعٌ۔ علم کی دو قسمیں ہیں ایک سمعی دوسرے طبعی اگر طبعی نہ ہو تو سمعی سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ جیسے آنکھ کی روشنی نہ ہو تو سورج یا چراغ کی روشنی بے فائدہ ہے اسی طرح عقل کی بھی دو قسمیں ہیں ایک وہبی دوسری کسبی اگر وہبی نہ ہو تو کسبی کچھ فائدہ نہ دے گی)۔

اَعْلَمُ۔ وہ شخص جس کا ادبیہ کا ہونٹ پھٹا ہو۔

عَلَّامَۃٌ۔ نشانی

عَلَّامَۃٌ۔ بہت علم والا۔

مَعْلُوْمٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا نام تھا۔

اَعْلَامُ الْاَزِمَّۃِ۔ ائمۂ اہل بیت علیہم السلام کیونکہ اُن کی وجہ سے دین کی راہ ملتی ہے۔

نَصَبَ فِیْہِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَمًا لِّلنَّاسِ حضرت علیؓ نے غدیر کے دن لوگوں کو خبردار کرنے کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کیا۔

عَلَنٌ۔ یا عُلُوٌّ یا عَلَانِیَۃٌ۔ ظاہر ہونا، کھل جانا، پھیل جانا۔

مُعَالَنَۃٌ۔ اور اِعْلَانٌ۔ ظاہر کرنا۔ تَغْلِیْنٌ کے بھی یہی معنے ہیں)۔

اِعْتِلَانٌ۔ اور اِسْتِعْلَانٌ۔ کھل جانا، ظاہر ہونا

عُلْبَۃٌ۔ جو شخص بھید نہ چھپائے۔

عُلْوَانٌ۔ عنوان، دیباچہ۔

تِلْکَ امْرَأَۃٌ اَعْلَنَتْ۔ اُس عورت نے تو علانیہ بدکاری کی۔

وَلَا یَسْتَعْلِنُ بِہٖ وَلَسْنَا بِمُقِرِّیْنَ لَہٗ۔ ابوبکرؓ کو چاہئے کہ اپنے دین کو ظاہر نہ کریں نہ تلاوت قرآن کو (چھپے چھپے نماز پڑھیں اسی طرح قرآن بھی آہستہ پڑھیں کہ کوئی اور نہ سُنے کیونکہ ہماری عورتیں، بچے قرآن سُن کر بدراہ ہو جاتے ہیں (بُت پرستی سے بیزار ہو کر باپ دادا کا دین چھوڑ دیتے ہیں) ہم کبھی اُن کا علانیہ یہ کام کرنا گوارہ نہ کریں گے (یہ مشرکین مکہ نے کہا تھا)۔

Marfat.com

اَثْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ اَعْدَاءُ السَّرِيْرَةِ۔ کچھ لوگ جو ظاہر میں دوست اور باطن میں دشمن ہوں گے۔

اَلسَّرِيْرَةُ بِالسَّرِيْرَةِ اَلْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ۔ پوشیدہ گناہ سے پوشیدہ توبہ کرے اور کھلم کھلا گناہ سے کھلم کھلا۔

عَلَنْدٰی۔ غلیظ اور ایک کانٹے دار درخت (اُس کی جمع عَلَانِدُ اور عَلَادٍ اور عُلُدٌ ہے۔ عَلَنْدَاۃٌ اُس کا مؤنث ہے)۔

اِعْلَنْدَادٌ۔ غلیظ ہونا۔

تَجُوْبُ بِیْ الْاَرْضَ عَلَنْدَاۃٌ شَخْتَۃٌ۔ موٹی طاقت دار، ٹھوس بدن کی اونٹنی مجھ کو لے کر زمین طے کرتی ہے۔

عِلْهِزٌ۔ بڑی موٹی جُوں (جس کو کلاّ کہتے ہیں) اور ایک کھانا ہے جو خون اور بال سے ملا کر بناتے ہیں۔ خون کو اونٹ کے بالوں میں ملا کر آگ پر بھونں لیتے ہیں اور قحط کے دنوں میں عرب لوگ اُس کو کھاتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ فَابْتَلَوْا بِالْجُوْعِ حَتّٰى اَكَلُوا الْعِلْهِزَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے کافروں پر بددعاء کی۔ فرمایا اللہ اُن پر ایسے برسے قحط کے سال بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئے تھے آپ کی دعاء قبول ہوئی وہ بھوک میں مبتلا ہوئے یہاں تک کہ علہز بھی کھالیا۔

(بعضوں نے کہا علہز ایک بوٹی ہے جو بنی سلیم کے ملک میں اُگتی ہے)

وَلَا تَتَّبِعْ مُمَاشِيَةً كُلَّ النَّاسِ عِنْدَ كَاسِرِي الْحَنْظَلِ الْعَاجِزِ وَالْعِلْهِزِ الْفَشِلِ وَلَيْسَ لَنَا اِلَّا اِلَيْكَ فِرَارُنَا وَاَيْنَ فِرَارُ النَّاسِ اِلَّا اِلَى الرُّسُلِ۔ ہمارے پاس کھانے کو جو لوگ کھاتے ہیں کچھ نہیں ہے۔ البتہ قحط کے سال کی اندرائن ہے اور خراب علہز اور ہم لوگ بھاگ کر کہ ھر جائیں آپ ہی کی طرف بھاگیں گے لوگ پیغمبروں کے سوا اور کس کی طرف بھاگیں۔

كَانَ طَعَامُ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ الْعِلْهِزَ۔ جاہلیت کے لوگ علہز کھایا کرتے (یعنی خون اور بال)۔

عُلُوٌّ۔ بلند ہونا، تکبر کرنا، غرور کرنا، بڑائی جتلانا، چڑھ جانا، سوار ہو جانا، غالب ہونا، قہر کرنا، مارنا، شریف ہونا۔

عَلَاءٌ۔ بلند ہونا، شریف ہونا۔

تَعْلِيَةٌ۔ بلند کرنا، چڑھا جانا، اُٹھانا، عنوان کرنا۔

مُعَالَاۃٌ۔ اُٹھانا، چڑھ جانا، بلند مقام پر آنا۔ جیسے اِعْلَاءٌ۔

تَعَالِيْ۔ بلند ہونا، نفاس یا بیماری سے پاک ہونا۔

تَعَالٰی۔ بلند ہونا۔

تَعَالَ۔ آجا اُوپر آجا۔

اِعْتِلَاءٌ اور اِسْتِعْلَاءٌ۔ بلند ہونا۔

اِعْلِيْلَاءٌ۔ چڑھ جانا۔

عَلَاوَۃٌ۔ جوزائد ہو۔

عُلَاوَۃٌ۔ ہر چیز کا بلند حصّہ۔ (اُس کی ضد سُفَالَہٗ ہے)۔

عَلَايَۃٌ۔ بلند مقام۔

عَلِيٌّ اور مُتَعَالٍ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ یعنی سب سے بلند مرتبہ اور ہر تہمت کرنے والوں کی تہمت سے عالی باہر ایک وصف اور ثنا سے بالاتر۔

فَاِذَا هُوَ يَتَعَلّٰى عَنِّيْ۔ ناگاہ کیا دیکھتا ہوں وہ اپنے آپ کو مجھ سے بلند اور عالیشان سمجھنے لگے۔

فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا۔ جب وہ نفاس سے پاک ہوئیں۔

تَعَلَّى الرَّجُلُ مِنْ عِلَّتِهٖ۔ آدمی اپنی بیماری سے صحت یاب ہو گیا۔

اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔ اُوپر والا ہاتھ (جو دیتا ہے) یا کسی سے سوال نہیں کرتا نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے (جو لیتا ہے یا مانگتا ہے)۔

Marfat.com

إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّينَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ۔ بہشتی لوگ علیین والوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم چمکتے ہوئے ستارے کو آسمان کے کنارے دیکھتے ہو (علیین ان ساتوں آسمان پر فرشتوں کا دفتر جہاں نیک لوگ کے اعمال چڑھ کر جاتے ہیں۔ یا سب مکانوں سے زیادہ بلند مکان اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب مطلب یہ ہے کہ بہشتی لوگ نیچے طبقہ والے بلند طبقہ والوں کو اپنے سے اتنا اونچا دیکھیں گے جتنا زمین سے ستارہ اونچا دکھلائی دیتا ہے)۔

صَلٰوةٌ فِي إِثْرِ صَلٰوةٍ كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز جس کے بیچ میں گناہ کا کام نہ ہو علیین کے دفتر میں لکھی جاتی ہے۔

فَلَمَّا وَضَعْتُ رِجْلِي عَلٰى مُذَمَّرِ أَبِي جَهْلٍ قَالَ أَعْلِ عَيْنَ۔ (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں) جب میں نے (بدر کے دن) اپنا پاؤں ابوجہل کی گردن پر رکھا (جو زخمی ہو کر پڑا تھا) تو کہنے لگا میرے اوپر سے سر جا (وہ لوگ کہتے ہیں اَعْلِ عَنِ الْوِسَادَةِ یا اَعْلِ عَنَّا تو شک سے سر جا۔ اَعْلُ عَلَى الْوِسَادَةِ تو شک پر جا اَعْلِ عَيْنَ بمعنے عَنِّيْ ہے۔ یہ بعضے عربوں کی لغت ہے جو اپنے متکلم کو حالتِ وقف میں جیم سے بدل دیتے ہیں)۔

قَالَ أَبُوْسُفْيَانَ لَمَّا أَنْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ وَ ظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ اُعْلُ هُبَلْ فَقَالَ عُمَرُ اللّٰهُ أَعْلٰى وَ أَجَلُّ فَقَالَ يَعْمَرُ نَعِمَتْ فَعَالٍ عَنْهَا وجب جنگ اُحد میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور مشرک اُن پر غالب ہو گئے تو ابوسفیان کہنے لگا ہُبَلْ جو ایک بُت کا نام تھا) اب بلند ہو جا، یہ سُنکر حضرت عمرؓ نے کہا اللہ جل شانہٗ بہت بلند اور برتر ہے۔ مرتبہ والے ابوسفیان نے کہا ہبل نے مجھ کو "ہاں" کا جواب دیا تھا تو تم اس کی بُرائی مت کرو۔ (مشرکوں کا دستور تھا جب کسی بڑے مقام کا قصد کرتے تو دو پانسے لیتے ایک پر "ہاں" کا لفظ لکھتے دوسرے پر "نہیں" پھر بُت کے پاس جاتے اور دونوں پانسوں کو گھماتے اگر "ہاں" کا پانسہ نکلتا تو اس کام کو کر لیتے اگر "نہیں" کا نکلتا تو نہ کرتے۔ ابوسفیان جب اس جنگ کے لئے نکلنے لگا تو اس نے اسی طرح فال کھولی اور ہاں کا پانسہ نکلا اور اتفاق سے اُس کو اس جنگ میں بعضے مسلمانوں کی عدول حکمی اور طمع کی وجہ سے فتح ہو گئی تو جہل کا معتقد بن گیا اور حضرت عمرؓ کو اُس کی بدگوئی سے منع کرنے لگا)۔

لَا يَزَالُ كَعْبُكَ عَالِيًا۔ (تیرا ٹخنہ ہمیشہ بلند رہے۔ (یعنی تو ہمیشہ عالیشان اور بلند مرتبہ اپنے دشمنوں پر غالب اور فتح مند رہے)۔

كَانَتْ تَجْلِسُ فِي الْمِرْكَنِ ثُمَّ تَخْرُجُ وَهِيَ عَالِيَةُ الدَّمِ۔ حمنہ بنت جحش ایک کٹورے گنگال میں نہانے کو بیٹھتیں جب اُس میں سے تکلیں تو خون کی سرخی پانی کے اوپر آجاتی (استحاضہ کا خون آتا جاتا رہتا)۔

أَخَذْتُ بِعَالِيَةِ رُمْحِي۔ برچھے کا سرا پکڑ لیا (جو انی کے قریب ہوتا ہے)۔

عَالِيَةٌ۔ اور عَوَالِي۔ وہ گاؤں جو مدینہ کے اطراف بلندی پر واقع ہیں۔ نزدیک والا گاؤں مدینہ سے بیچ میل برابر اور دور والا آٹھ میل پر واقع ہے۔

جَاءَ أَعْرَابِيٌّ عُلَوِيٌّ جُفَاءٌ۔ ایک بلند گاؤں کا رہنے والا گنوار اکھڑ آیا۔

فَارْتَقٰى عُلِّيَّةً۔ وہ بالاخانے میں چڑھ گیا۔ (اُس کی جمع عَلَالِيُّ ہے)۔

عُلِّيَّةُ أَصْحَابِهٖ۔ آپؐ کے اصحاب میں بلند مرتبہ۔

كَمْ عَطَاؤُكَ قَالَ أَلْفَانِ وَخَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْعَلَاوَةِ بَيْنَ الْفَرِيْضَتَيْنِ۔ (معاویہ نے سعید شاعر سے پوچھا) تمہاری معاش سالانہ کیا ہے؟ اُس نے کہا دو ہزار پانسو۔ معاویہ نے کہا اور دونوں پوچھوں کے بیچ میں

Marfat.com

جو اور کچھ رکھ دیا جاتا ہے وہ کہاں گیا اونٹ کے دونوں طرف دو گٹھڑے رستے ہیں اور زائد بوجھ بیچ میں رکھ دیا جاتا ہے معاوبہ کا مطلب یہ تھا کہ اس معاشں کے سوا اور اوپر سے جو تم کو مل جاتا ہے وہ کہاں گیا)۔

نِصْفُ الْعَدْلَانِ وَالْعِلَاوَةِ۔ دونوں بوجھے اور بیچ والا بوجھ سب اچھے ہیں۔

ضَرَبَ عِلَاوَتَهُ۔ اُس کے سر پر مارا۔

هَبَطَ بِالْعِلَاةِ۔ حضرت آدم ؑ سندان لے کر اُترے۔ (یعنی آہرن جس پر لوہار لوہا رکھ کر کوٹتے ہیں)۔

خِنْدِفٌ عِلْيَاءُ۔ عالیشان خاندان۔

عَلَى۔ ایک مقام کا نام ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ ہنوک میں اُترے تھے وہاں ایک مسجد بھی ہے۔

تَعْلُوْ عُنُقُ الْعَيْنُ۔ اُن پر نظر نہیں ٹھہرتی، یا نظر نہیں لگتی۔

وَكَانُوْا بِهِمْ أَعْلَى عَيْنًا۔ وہ اُن کے حال کو خوب جانتے تھے، اُن کو اچھی طرح دیکھتے تھے۔

تَعَالَى النَّهَارُ۔ دن چڑھ گیا۔

قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ ایک مسلمان پر چڑھ بیٹھا تھا (اُس پر غالب ہو گیا تھا، اُس کو پچھاڑ دیا تھا، مار ڈالنے کو تھا)۔

فَمَنْ إِيَّهُمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ۔ مرد اور عورت دونوں میں سے جس کا نطفہ غالب ہوا یا آگے ہو گیا (بچہ اُسی کے مشابہ ہوتا ہے)۔

نَزَلَ فِيْ عُلْوِ الْمَدِيْنَةِ۔ مدینہ کے بلند حصہ میں اُترے۔

وَأَبُوْ أَيُّوْبَ فِي الْعُلْوِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیچے کے درجہ میں اُترے) اور ابو ایوب اوپر بالاخانہ میں ہے۔

فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِيْ۔ جانے والا مدینہ کے اطراف بلند گاؤں میں جاتا (جو آٹھ میل اور تین میل پر تھے وہاں عصر کی نماز پڑھ کر جاتا اور پہنچ جاتا اور ابھی آفتاب زردنہ ہوتا۔ غرض یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اوّل وقت میں پڑھتے تھے یعنی ایک مثل سایہ کے)۔

اَلْمَلَأُ الْأَعْلَى۔ اوپر والا گروہ مراد فرشتے ہیں۔

مَنْ صَامَ الدَّهْرَ ضُيِّقَتْ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ۔ جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اُس پر دوزخ تنگ کر دیجائے گی۔

فَإِذَا انْقَطَعَ مِنْ عَلْيَائِهَا رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيْمَانُ۔ جب یہ کام موقوف ہو جاتا ہے تو پھر ایمان اُس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

عَلَيْكُمْ بِكُذَا۔ یہ کام ضرور کرو۔

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ۔ اسلام پانچ باتوں سے مل کر بنا ہے۔ یعنی پانچ چیزوں کے مجموعہ کا نام اسلام ہے۔

لَا عَلَيْكِ أَنْ لَّا تَعْجَلِيْ۔ اگر تو جلدی نہ کرے تو کچھ حاجت نہیں (یعنی جلدی ضروری نہیں ہے)

لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَلَّتِهٖ۔ شکر ہے تیرا گو میرا صدقہ ایک بدکار عورت کو پہنچا کیونکہ ہر کام تیرے ہی ارادے اور قدرت سے ہوتا ہے)۔

مِنْبَرِيْ عَلَى حَوْضِيْ۔ میرا منبر حوض کوثر پر ہے۔ (یعنی قیامت کے دن حوض کوثر پر میرا منبر رکھا جائے گا یا اب جہاں منبر ہے وہاں قیامت کے دن حوض کوثر ہو گا یا جو میرے منبر کے پاس عبادت کرے وہ قیامت کے دن حوض کوثر سے پانی پئے گا)۔

اَلْمَرْأَةُ الَّتِيْ قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ۔ جس عورت کا حمل ساقط ہو گیا تھا اور اُس کو ایک بردہ دیت میں دلانے کا فیصلہ ہوا تھا وہ مر گئی (اب دیت اُس کے وارث قاتلہ کے عصبہ سے دیت لیں گے)۔

يَرَى مَا لَا صَبْرَ عَلَيْهَا۔ وہ نعمت اور لذت دیکھے گا جس سے صبر نہ کر سکے گا (آخر سوال کرے گا)۔

لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوْا۔ اگر تم یہ کام کرو تو بھی

Marfat.com

کوئی قباحت نہیں ہے (یعنی عزل) بعضوں نے عزل جائز نہیں رکھا۔ وہ اُس کا زجر یوں کرتے ہیں عزل نکروتم پر لازم ہے کہ عزل نکرو تو پہلا اے نفی ہے اُن کے سوال کی اور علیکم ان لا تفعلوا جملہ مستأنفہ ہے۔

اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ۔ اللہ تعالیٰ اُس کو بہشت میں لے جائے گا خواہ کیسے ہی اعمال کرتا ہو۔

حَجَّ عَلَيْنَا ابْنُ عَمْرٍو۔ عمرو بن عاص کے بیٹے حج کی نیت سے ہم پر سے گزرے۔

هٰذَا عَلٰى مُعَاوِيَةَ اَنْ يَّنْهَى النَّاسَ۔ معاویہ پر اُس کا وبال ہے کہ لوگوں کو اُس کام سے منع کرتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ عتار یعنی تمتع)۔

صِرَاطٌ عَلٰى مُسْتَقِيْمٍ۔ یہ طریقہ ہدایت کا میرے جو درست اور صحیح ہے۔

عَلِيُّوْنَ فِى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ تَحْتَ الْعَرْشِ۔ علیین ساتویں آسمان پر ہے عرش کے تلے۔

مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ عَقَّبَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كُتِبَتَا لَهٗ فِىْ عِلِّيِّيْنَ۔ جو شخص مغرب کی نماز پڑھ کر بات نہ کرے اُس کے بعد دو رکعتیں سنت کی پڑھے تو وہ علیین کے دفتر میں لکھی جائیں گی۔

اما تَشْتَهِى اَنْ تَكُوْنَ مِنْ عِلِّيَّةِ الْاِخْوَانِ۔ کیا تم کو یہ خواہش نہیں ہے کہ تم اشراف اور عالی مرتبہ بھائیوں میں سے ہو۔

اَنْبَتَ مِنْ عَلٍ۔ میں اُوپر سے اُس کے پاس آیا۔

وَيُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَوَالِىْ۔ تیمم اونچی زمین پر کرنا مستحب ہے (کیونکہ ایسی زمین کی مٹی اکثر خشک اور پاک ہوتی اور نجاستیں وہاں بہہ کر نہیں جاتیں)۔

يَأْتِيْهِمْ رِزْقُهُمْ مِنْ ثَلٰثَةِ سُبُلٍ مِنْ اَعْلَاهَا وَاَسْفَلِهَا وَالثَّنِيَّةِ۔ مکہ میں روزی تین طرف سے آتی ہے اوپر کی جانب سے اور نیچے کی جانب سے اور گھاٹی کی طرف سے (یعنی ثنیۃ العلیٰ کی طرف سے)۔

يُسْتَحَبُّ دُخُوْلُ مَكَّةَ مِنْ اَعْلَاهَا۔ مکہ میں بالائی جانب سے آنا بہتر ہے۔

اَللّٰهُمَّ الْحَقِنِىْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى۔ یا اللہ مجھ کو اُوپر والے رفیقوں کے ساتھ رکھ (یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ)۔

اُتِىَ بِزِنْدِيْقٍ فَقَطَعَ عِلَاوَتَهٗ۔ ایک ملحد بے دین شخص اُن کے پاس لایا گیا اُنھوں نے اُس کا سر کاٹ ڈالا۔

مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِىْ۔ جو کوئی میری اُمت میں سے یاد کرلے (لو علی من کے معنی میں ہے)۔

عَدَوْتُ مِنْ عَلَيْهِ۔ میں اُس کے اوپر سے آیا۔

اِنَّ الْكُرَيْمَ يُعَدُّ اِيْلَافُهٗ يَعْقِلُ اِنْ لَّمْ يَجِدْ يَوْمًا عَلٰى مَنْ يَّتَكِلُ۔ جو شخص شریف ہے وہ قسم تیرے ہاتھ کی محنت مزدوری کرتا ہے اگر ایسا شخص نہ پائے جس پر بھروسا کرے (تو علی یہاں زائد ہے)۔

عَلَيْهِ اَنْ يَّفْعَلَ كَذَا۔ اُس کو ایسا کرنا چاہئے۔

مَنْ تَرَكَ الْحَجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا۔ جو شخص قدرت ہوتے ساتھے حج نہ کرے تو یہ کچھ تعجب نہیں کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے یا اُس کے یہودی یا نصرانی نہ کر مرنے کا افسوس نہ ہوگا یا یہ بعید نہیں ہے کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُدِيْمُ بِطَاعَةِ الْاَئِمَّةِ وَوُلَاةِ اَمْرِهِمْ۔ یا اللہ میں اماموں کی اطاعت اور اُن کی حکومت تسلیم کرتا ہوں (خوشی سے قبول کرتا ہوں)۔

تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ۔ بڑی برکت والا ہے تو اور بہت بلند ہے (طارٔ و ہم بھی تجھ تک نہیں پہنچ سکتا)۔

Marfat.com

باب العین مع المیم

عَمَّ بستون لگانا، چلنا، قصد کرنا، دُور بلا کرنا، دُور مند کرنا، گرا دینا مگر زمے مارنا، رنجیدہ کرنا۔

حَمَدَ غصہ ہونا، ملازم ہونا، مٹی کا تر ہو جانا، تعجب کرنا۔

تَعْمِیْدٌ بند کرنا، معمودیہ کا استعمال کرنا۔

اِعْمَادٌ ستون لگانا۔

تَعْمُّدٌ قصد کرنا۔

اِعْتِمَادٌ بھروسہ کرنا۔

اِنْعِمَادٌ ستون پر ٹیکا رکھنا۔

عِمَادٌ ستون، اٹا نا، کھمبا۔

رَجُلٌ رَفِیْعُ الْعِمَادِ میرا خاندان بلند ستون والا ہے۔ یعنی بہت شریف اور عالی خاندان ہے (عرب لوگ کہتے ہیں **فُلَانٌ طَوِیْلُ الْعِمَادِ**۔ یعنی اس کے مکان پر نشان سے مہمانوں کے لئے)۔

عِمَادٌ اور **عَمُوْدٌ** وہ لکڑی جس پر گھر کھڑا ہوتا ہے۔

بَانِیْ بِہٖ اَحَدُھُمْ عَلٰی عَمُوْدِ بَطْنِہٖ تم میں سے کوئی اُس کو اپنی پیٹھ پر لاد کر لاتا ہے۔ **عَمُوْدُ الْبَطْنِ** سے پشت مراد ہے۔ یعنی تعب اور مشقت کے ساتھ اُس کو لاتا ہے گو وہ چیز اُس کی پیٹھ پر نہ ہو۔ بعضوں نے کہا **عَمُوْدُ الْبَطْنِ** ایک رگ ہے پیٹ کی جو سینہ سے ناف تک آتی ہے)۔

جَلَبَ عَلٰی عَمُوْدِ کَبِدِہٖ اپنی پیٹھ پر لاد کر لایا۔

اَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلَہٗ قَوْمُہٗ۔ (ابوجہل نے مرتے وقت کہا) اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ ایک شخص کو اُس کی قوم کے لوگوں نے مارا (یعنی یہ مارا جانا میرے لئے کوئی باعث ننگ و عار نہیں ہے کیونکہ میں غیر لوگوں کے ہاتھ سے نہیں مارا گیا بلکہ اپنی ہی قوم کے لوگوں کے ہاتھ سے مارا جاتا ہوں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اس سے بھی بڑھ کر کوئی امر عجیب ہوگا کہ ایک شخص اپنی ہی قوم والوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ بعضوں نے یوں کہا ہے کہ مجھ کو سخت غصہ اس وجہ سے ہے کہ میں اپنی قوم کے ہاتھ سے مارا جاتا ہوں یا مجھ کو سخت افسوس اور رنج اس بات کا ہے)۔

اِنَّ نَادِبَۃَ عُمَرَ قَالَتْ وَاعُمَرَاہُ اَقَامَ الْاَوَدَّ وَشَفَی الْعَمَدَ۔ حضرت عمرؓ پر رونے والی عورت یوں رونے لگی ہائے عمرؓ جس نے کج کو سیدھا کیا اور بیماری کو چنگا کیا۔ (**عَمَدٌ** ایک درد یا زخم ہے جو پیٹھ میں ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے خلافت کا انتظام ایسا عمدہ کیا کہ ساری خرابیاں دور ہوگئیں کجی راستی ہوگئی اور بیماری رفع ہوگئی)۔

لِلّٰہِ بَلَاءُ فُلَانٍ فَلَقَدْ قَوَّمَ الْاَوَدَ وَدَوَی الْعَمَدَ۔ فلاں شخص کی بزرگی اللہ ہی خوب جانتا ہے اُس نے کجی کو راست کیا اور بیماری کو چنگا کیا۔

کَمْ اَدَارِیْکُمْ کَمَا تُدَارَی الْبِکَارُ الْعَمِدَۃُ۔ میں کہاں تک تمہاری خبر گیری اور خاطر داری کروں جیسے جوان اونٹنیوں کی جن کی پیٹھ لگ گئی ہو خبر گیری کی جاتی ہے (بعضوں نے کہا **عَمِدَۃٌ** وہ اونٹ جو بہت بوجھ کی وجہ سے شکستہ ہو گئے ہوں)۔

وَاعْمَدْنَاہُ رِجْلَۃً۔ (حسن نے طالب العلم کے بارے میں کہا) اُس کے دونوں پاؤں نے اُس کو ستون اور اڑانا لگانے کے لائق کر دیا۔ (اتنا ضعیف اور ناتوان ہو گیا کہ بغیر اڑانا لگائے تھم نہیں سکتا)۔

فَعَمَدَ الْخَفِیْرُ حضرت عثمانؓ نے ایک لوٹے کی طرف تو تھ کی (اُس کا سر کھینچ ڈالا)۔

جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ یَسَارِہٖ وَعَمُوْدًا عَنْ یَّمِیْنِہٖ۔ **یَّمِیْنِہٖ** یا **عَمُوْدَیْنِ عَنْ یَّمِیْنِہٖ**۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر گئے تو ایک ستون اپنی داہنی طرف کیا اور ایک ستون بائیں طرف یا دو ستون داہنی طرف

Marfat.com

(دوسری روایت ہی صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ کعبہ کے اندر تین ستون برابر لگے ہوئے ہیں اس لئے جب ستونوں کے درمیان کوئی کھڑا ہو تو ایک ستون داہنی طرف ہوگا یا بائیں طرف اور دو بائیں طرف یا داہنی طرف ہوں گے اور ممکن ہے کہ اُس وقت تینوں ستون برابر نہ لگے ہوں اور ایک سامنے یا پیچھے تو پہلی روایت بھی صحیح ہو سکتی ہے۔ بعضوں نے کہا عمود جنس ہے جو ایک اور دو دونوں پر اُس کا اطلاق ہو سکتا ہے)۔

وَعُمُدُهُ خُشُبٌ۔ اُس کے ستون لکڑیوں کے تھے۔

حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بَيْنَ الْعُمُوْدَيْنِ۔ سعد بن معاذؓ کا جنازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لکڑیوں کے درمیان اُٹھایا۔

مَنْ زَنَى فَمُتَعَمِّدًا۔ جو شخص خاص میری زیارت کی نیت سے میری قبر کی زیارت کرے (معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی خاص زیارت کی نیت کرنا بہتر ہے اور اسی لئے بعضے لوگوں نے سفرِ حج کے ذیل میں آپ کی قبر کی زیارت بہتر نہیں سمجھی ہے (کذا فی مجمع البحار)

لَاَعْتَمِدَنَّ بِكَبِدِ مَنْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ۔ میں اپنا پیٹ بھوک کے مارے زمین سے لگا دیتا (تاکہ ذرا تسلی ہو)۔

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ۔ نماز دین کا ستون ہے (جس نے نماز چھوڑ دی اُس کا خانۂ دین گر گیا)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ السَّمَآءَ بِكَرْسِيِّهٖ عِمَادًا۔ شکر اللہ کا جس نے آسمان کو اپنی کرسی کا ستون بنایا۔

اَرْفَعُوْا هٰذَيْنِ الْعَمُوْدَيْنِ وَاَوْقِدُوْا هٰذَيْنِ الْمِصْبَاحَيْنِ۔ ان دو ستونوں کو کھڑا کرو (یعنی شہادتین کہو) اور ان دو چراغوں کو روشن کرو (یعنی توحید اور اتباعِ سنّت کو)۔

قَتْلُ الْعَمْدِ۔ جو اَلہ جارحہ سے بہ قصد قتل ہو (یہ تعریف حنفیہ کے مذہب پر ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک قصداً بہ نیتِ ہلاکت کسی چیز سے مار ڈالنا)۔

شِبْهُ الْعَمْدِ۔ قتل خطا، (جیسے کوڑے یا چھری سے کسی کو مارے وہ مر جائے)۔

مَنْ يَجِيْدُ هٰذَا الْجَيْشَ۔ اس لشکر کا سردار کون ہے۔

اَلْحَائِضُ تَعْمَدُ بِرِجْلِهَا الْيُسْرٰى عَلَى الْحَائِطِ۔ حائضہ عورت اپنا بایاں پاؤں دیوار پر ٹیکے (یعنی بایاں پاؤں اُٹھائے)۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ۔ جس شخص نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا (یعنی حقیقتاً کافر ہو گیا اسلام سے باہر ہو گیا جیسے امام احمدؒ اور علمائے ظاہر کا قول ہے اب اس کا قتل واجب ہو گیا اور اُس کے جنازے پر نماز پڑھنا درست نہیں۔ بعضوں نے کہا کفر سے یہاں کفر عملی مراد ہے یا ناشکری بعضوں نے کہا کفر کے قریب ہو گیا۔ ان لوگوں کے نزدیک تارک الصلوٰۃ دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہے اور اُس کے جنازے پر نماز پڑھی جائے گی)۔

اَعْمَدُ مَنْ سَيِّدٍ قَتَلَهُ قَوْمُهٗ۔ اُس سردار سے زیادہ عجیب کون ہے جس کو اُسی کی قوم نے مار ڈالا (یہ ابوجہل نے مرتے وقت کہا)۔

مَعْمُوْدِيَّة۔ نصاریٰ کی ایک رسم ہے یعنی نئے کرسچن کو باپ بیٹے، روح القدس کے نام پر پانی یا رنگ میں ڈبونا۔

عَمَّرَ۔ آباد کرنا، سکونت کرنا، بنا کرنا۔

عِمَارَة۔ بنا کرنا۔

عُمُر۔ یا عُمْر۔ یا عُمَارَة۔ ایک زمانۂ دراز تک باقی

Marfat.com

رہنا۔

عُمُوْرٌ اور عَمَارَۃٌ۔ لازم ہونا، بہت ہونا۔

عَمْرٌ اور عِمَارَۃٌ۔ عبادت کرنا، روزہ نماز کرنا۔

عُمْرٌ اور عَمْرٌ اور عَمَارَۃٌ۔ مدت دراز تک زندہ رہنا۔

تَعْمِیْرٌ۔ بنانا، مدت دراز تک زندہ رہنا، ایک مدت عمر کی مقرر کرنا، عمر دینا، عمر دراز کرنا، عمدہ بننا، باقی رکھنا، عمر بھر کے لئے کوئی چیز دینا، اور جو چیز عمر بھر کے لئے دی جائے اُس کو عُمریٰ کہتے ہیں۔

اِعْمَارٌ۔ آباد کرنا۔

اِعْتِمَارٌ۔ عمرہ کرنا، بے عمامہ ہونا، ہاتھ سے منی نکالنا، قصد کرنا، زیارت کرنا۔

اِسْتِعْمَارٌ۔ آبادی کی اجازت دینا۔

عُمْرَۃٌ فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّۃً۔ رمضان کے مہینہ میں عمرہ کرنا حج کا ثواب رکھتا ہے۔ اصل میں اعتمار کے معنی زیارت کرنا، قصد کرنا، اور شریعت میں عمرہ کرنے کو کہتے ہیں یعنی احرام باندھ کر طواف اور سعی کرنا)

فائدہ۔ عمرے کا احرام باہر والے حج کی طرح اپنے اپنے میقات سے باندھیں اور جو لوگ مکہ میں رہتے ہیں یا مکہ میں آگئے ہوں وہ حرم ہی سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کر سکتے ہیں اُن کو حرم کی حد سے باہر جا کر جیسے تنعیم یا جعرانہ جا کر وہاں سے احرام باندھنا ضروری نہیں۔ اکثر اہل حدیث کا یہی قول ہے اور ہمارے اصحاب میں سے صاحب سبل السلام نے اسی کو ترجیح دی ہے۔ اور بعضے اہل حدیث اور حنفیہ اور جمہور علماء کے نزدیک مکہ والوں کو احرام حرم کی حد سے خارج ہو کر باندھنا چاہیے۔

خَرَجْنَا عُمَّارًا فَلَمَّا الصَّرَفْنَا مَرَرْنَا بِاَبِیْ ذَرٍّ فَقَالَ اَحْلَقْتُمْ اَشْعَثْتُ وَقَضَیْتُمُ التَّفَثَ۔ ہم عمرہ کی نیت سے نکلے جب لوٹ کر آئے تو ابوذر غفاریؓ سے ملے انہوں نے کہا تم نے پریشان بالوں کو مونڈا اور میل کچیل دور کیا یا نہیں۔ (عرب لوگ کہتے ہیں عَمَّرَ اللّٰہُ اللہ کی عبادت کی عَمَّرَ رَکْعَتَیْنِ دو رکعتیں پڑھیں)۔

یَعْمُرُ رَبَّہٗ۔ اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہے روزہ نماز کرتا ہے۔

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ۔ اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد رکھتا ہے (یعنی نماز اور اذان وغیرہ سے اُن کی مرمت کرتا ہے، جھاڑو جھوڑی صفائی کرتا ہے، اُن میں چٹائیاں، بوریے بچھاتا ہے، پانی کے لوٹے رکھتا ہے، رات کو ضرورت کے موافق بلا اسراف روشنی کرتا ہے، فضول دنیا کی لغو اور بیہودہ باتیں اُن میں نہیں کرتا، ہاں چیخا چیخا نہیں آہستہ ذکر الٰہی اور درس و تدریس علوم دینی کرتا ہے)۔

لَا تُعْمِرُوْا وَلَا تُرْقِبُوْا فَمَنْ اَعْمَرَ شَیْئًا اَوْ اَرْقَبَہٗ فَھُوَ لَہٗ وَلِوَرَثَتِہٖ مِنْ بَعْدِہٖ۔ عُمری مذکر و مؤنث رُقبیٰ اور جو کوئی عمری کرے یا رُقبیٰ تو وہ شئی اُسی کی ہو جائے گی جس کو عمری یا رُقبیٰ کے طور پر دی گئی اور اُس کے بعد اُس کے وارثوں کو ملے گی (فرمی اور رُقبیٰ کرنے والے کو واپس نہ ملے گی۔ عُمری یہ ہے کہ کوئی شئی کسی کو اُس کی عمر بھر کے لئے دے اور رُقبیٰ یہ ہے کہ اُس کی حیات تک دے اُس کے مرنے پر واپس ہونے کی شرط لگا دے جاہلیت میں یہ کیا کرتے تھے اسلام نے اُس کو باطل کر دیا اور یہ حکم دیا کہ اب جو کوئی عمری یا رُقبیٰ کرے تو وہ شئی ہبہ کے طور پر اُسی کی ہو جائے گی جس کو دی گئی اُس کے بعد اُس کے وارثوں کو ملے گی اور دینے والے کو اور اُس کے وارثوں کو پھیر نہ ملے گی۔ بعضوں نے عمری اور رُقبیٰ کو عاریت قرار دیا ہے اور حدیث کی تاویل کی ہے۔ بعضوں نے کہا رُقبیٰ یہ ہے کہ ایک شئی کسی کو دے اُس سے یوں کہے کہ اگر میں پہلے مر جاؤں تب تو یہ شئی تیری اور تیرے وارثوں کی ہو جائے گی اور اگر تو پہلے مر جائے تو پھر وہ شئی میری ہو گی۔ رُقبیٰ اُس کو اس لئے

Marfat.com

کہتے ہیں کہ ہر ایک اُس میں دوسرے کی موت کا انتظار کرتا ہے)۔

اَللّٰہُ اشْتَرٰی مِنْ اَعْرَابِیٍّ جَمَلًا خَبِطَ فَلَمَّا وَجَبَ الْبَیْعُ قَالَ لَہٗ اِخْتَرْ فَقَالَ لَہٗ اَرْعٰی اِلٰی عَمَرَکَ اللّٰہُ بَیْعًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گنوار سے جارہ کا گٹھا خریدا جب بیع پوری ہوچکی (واجب وقبول ہوگیا اور مجلس بھی بدل گئی تو) تو آپ نے اس گنوار سے فرمایا اب بھی تجھ کو اختیار ہے (خواہ اس قیمت سے بیچ یا اپنا مال واپس رکھ لے یہ آپ کا رحم وکرم تھا) گنوار بولا اللہ تمہارے جیسے خریدار کی عمر دراز کرے۔

لَعَمْرُ اِلٰھِکَ۔ اللہ تعالیٰ کے بقا اور دوام کی قسم۔

اِنَّ لِھٰذِہِ الْبُیُوْتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْھَا شَیْئًا فَحَرِّجُوْا عَلَیْہِ ثَلٰثًا۔ دیکھو ان گھروں میں بڑی عمر والے سانپ رہا کرتے ہیں (اُن میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں) جب تم اُن میں سے کسی کو دیکھو تو بار ڈالنے سے پہلے تین بار اُن کو تنگ کرو (اُن کو قسم دو کہ ہم کو مت ستاؤ) اگر اس پر بھی نکلیں تو اُن کو مار ڈالو)۔

مَارَاَیْتُ حُرْوًا بَیْنَ رَجُلَیْنِ قَبْلَھُمَا مِثْلَھُمَا قَامَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا اِلٰی صَاحِبِہٖ عِنْدَ شَجَرَۃِ عُشْرٍ یَّتَلَوَّطُ فِیْھَا۔ میں نے اس سے بیشتر دو مردوں کی جنگ ایسی نہیں دیکھی جیسے ان دو مردوں (محمد بن سلمہ اور مرحب) نے کی دونوں ایک بڑی عمر والے درخت کے پاس کھڑے ہوئے اور ہر ایک اُس کی آڑ لیتا۔ (عشری بڑا) بڑی عمر والا درخت۔ یا بڑا بیر کا درخت جو نہر کے کنارے پر اُگا ہے)۔

اِنَّہٗ کَتَبَ لِعَمْرِو بْنِ کَلْبٍ وَّ اَخْلَاطِھَا کِتَابًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلب قبیلے کے عمّاراور اُن کے طفیلوں کے لئے ایک پروانہ لکھا (عمار کی جمع ہے عَمَّارٌ کے یہ بطن ہے اُوپر ہے پہلے شعب ہے پھر قبیلہ پھر عمارہ پھر بطن پھر فخذ۔ نہایہ میں ہے کہ اگر عَمَّارٌ بہ فتحہ عین ہو تو وہ عمامہ کی طرح اُس کے لوگ ایک پر ایک لپٹے ہوتے ہیں اس لئے اُس کو عَمَّارہ کہا اگر بہ کسرۂ عین ہو تو اس وجہ سے کہ اُن سے زمین آباد ہوتی ہے)۔

اَدْخَلَنِیْ جِبْرِیْلُ بِالسِّوَاکِ حَتّٰی خَتَیْتُ عَلٰی عُمُوْدِیْ۔ جبرئیل علیہ السلام کو مسواک کرنے کا اتنا حکم دیتے رہے کہ میں نے اپنے مسوڑھوں پر خوف کیا کہ ہیں مسواک کرتے کرتے وہ چھل نہ جائیں)۔

لَا بَاْسَ اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ عَلٰی عَمَرِ یْہِ۔ کچھ قباحت نہیں اگر آدمی اپنی آستینوں پر نماز پڑھے (اُن کو زمین پر بچھا کر اُن پر سجدہ کرے)۔

اِعْتَمَّ الرَّجُلُ۔ عمامہ باندھا۔

عَمَارَۃٌ۔ عمامہ کو باندھا۔ (عَمَّارٌ کو عمامہ کو کہتے ہیں)

کَانَ اَعْمَارُھُمْ مِنْ ثَلٰثِمِائَۃٍ اِلَی اَلْفٍ۔ قوم عاد کے لوگوں کی عمریں تین سو برس سے لے کر ہزار برس تک کی ہوتی تھیں۔

فَاَعْمَرَنِیْ مِنَ التَّنْعِیْمِ۔ (حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں) میرے بھائی عبدالرحمٰن رضؓ نے مجھ کو تنعیم سے عمرہ کا (یا تنعیم قریب ترین مکان ہے حل کا مکہ سے تین کوس پر عمرے کا وہاں سے اکثر لوگ احرام باندھتے ہیں۔ یہ حدیث اُن لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ عمرے کا احرام حرم کی حد سے باہر جاکر باندھنا چاہئے۔ اہل حدیث کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں مواقیت کا بیان ہے اُس میں یوں ہے حتّٰی اھل مکۃ من مکۃ اور یہ عام ہے عمرہ اور حج دونوں کو شامل ہے۔ اس حدیث کی یہ توجیہ کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضؓ کا دل خوش کرنے کے لئے اُن کو تنعیم بھیج کر احرام بندھوایا کیونکہ دوسری بیویوں نے حل میں سے احرام باندھ کر عمرہ ادا کیا تھا اور حضرت عائشہ رضؓ حیض آجانے کے اپنا عمرہ پورا نہ کرسکیں)۔

Marfat.com

بِعُمْرِهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ ۔ تنعیم سے اُن کو عمرہ کرادیں ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ۔ پھر یہ طواف عمرہ نہیں سمجھا گیا۔ یا حَمْرَةً ۔ بہ رفع یعنی عمرہ نہ ہوا۔

اِنَّ عَدَدَ مَحَجَّاتِهِ اَرْبَعٌ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہجرت کے بعد) چار عمرے کئے تھے۔ (ایک عمرہ حدیبیہ ۶ھ ہجری میں جس کو مکہ والوں نے پورا کرنے نہ دیا۔ دوسرا عمرۂ قضا ۷ھ ہجری میں تیسرے وہ عمرہ جو حج کے ساتھ آپ نے کیا۔ چوتھے ذیقعدہ میں ایک عمرہ۔ بعضوں نے کہا صرف تین عمرے آپ نے ہجرت کے بعد کئے)۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّتَعَجَّلَهَا عُمْرَةً ۔ جو شخص چاہے وہ اپنے حج کو عمرہ کردے یعنی اگر میقات سے حج کا احرام باندھا اور اُس کے ساتھ ہدی نہیں ہے (یعنی قربانی کا جانور) اور ابھی حج کے دن دور ہوں تو حج کا احرام فسخ کرکے اُس کو عمرہ کرسکتا ہے اور عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے پھر آٹھویں ذی الحجہ کو مکہ ہی سے حج کا احرام باندھ لے اگر ہدی ساتھ ہو تب بغیر حج کئے اور قربانی کاٹے احرام نہیں کھول سکتا۔

وَعَامِرُهُنَّ غَيْرِيْ ۔ میرے سوا آسمان زمین کو درست اور آباد رکھنے والا کون ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ ۔ میں بدتر عمرے پناہ مانگتا ہوں (یعنی اخیر بہت بڑھاپے کی عمر جس میں آدمی کے ہوش وحواس میں فرق آجاتا ہے)۔

عِمْرَانُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ خَرَابُ يَثْرِبَ ۔ بیت المقدس میں کافروں کی حکومت اور آبادی مدینہ طیبہ کی ویرانی ہے اور مدینہ طیبہ کی ویرانی ایک بڑی جنگ ہے (جو مسلمانوں اور نصاریٰ میں ہوگی) اور بڑی جنگ قسطنطنیہ کی فتح ہے (جس کو مسلمان بار دیگر نصاریٰ سے چھینیں گے) اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا نکلنا ہے۔ (قسطنطنیہ کو دوبارہ فتح اور دجال کے نکلنے میں صرف سات مہینے کا فاصلہ ہے)۔

اَعْمَارُ اُمَّتِيْ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ ۔ میری اُمت کی عمریں ساٹھ، ستر سال کے بیچ میں ہوں گی۔ (یعنی اکثر لوگوں کی عمریں یہی ہوں گی گو شاذ و نادر کسی کی عمر اس سے زیادہ ہو)۔

مَنْ خَيْرُ النَّاسِ قَالَ مَنْ طَالَ عُمْرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ ۔ لوگوں میں بہتر کون ہے؟ فرمایا جس کی عمر لمبی ہو اور اُس کے اعمال اچھے ہوں۔

اَلْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ يَدْخُلُهٗ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ ۔ بیت معمور جو آسمان پر کعبہ کے سامنے ہے، اُس میں ستر ہزار فرشتے ہر روز داخل ہوتے ہیں پھر وہ دوبارہ اُس میں نہیں جانے (معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے بے حد اور بے حساب ہیں)۔

مُحِيَ عَنْ قَتْلِ عَوَامِرِ الْبُيُوْتِ ۔ گھروں میں رہنے والے سانپوں کے قتل سے منع فرمایا کیونکہ بعضے اُن میں جن ہوتے ہیں اُن کو قتل کرے تو آدمی کو نقصان پہنچتا ہے)۔

اَرْبَعَةٌ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ مُعَمَّرُوْنَ لَمْ يَمُوْتُوْا هُمْ فِيْ قَبَائِلِ الْحَيْوَةِ الْخَضِرُ وَالْيَاسُ فِي الْاَرْضِ وَعِيْسٰى وَاِدْرِيْسُ فِي السَّمَاءِ ۔ چار پیغمبر بڑی عمر والے ہیں جو مرے نہیں اب تک زندہ ہیں خضر اور حضرت الیاس زمین میں اور حضرت عیسیٰ اور حضرت ادریس آسمان میں۔

اَبُوْ عَامِرٍ ۔ راہب پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا یا تھا پھر اسلام سے پھر گیا۔ اُس کا بیٹا حنظلہ سچا مسلمان تھا جو حالتِ جنابت میں شہید ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اُس کو غسل دے رہے ہیں۔

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ۔ خلیفۂ ثانی، جن کا لقب فاروق اعظم ہے۔

Marfat.com

عَمَرِّسٌ ۔ قوی مضبوط آدمی یا بدخُلق طاقت ور۔
عَمْرُوْسٌ ۔ ہلکا پھلکا بچہ، یا بکری کا بچہ (اُس کی جمع عَمَارِس اور عَمَارِیْس ہے)۔
اَیْنَ اَنْتَ مِنْ عَمْرُوْسٍ رَاضِعٍ۔ تم دودھ پیتا بکری کا بچہ کیوں نہیں لیتے (نہایہ میں ہے کہ عمروس وہ اونٹ کا بچہ جو خوب موٹا ہو اور ابھی دودھ پیتا ہو)۔
عَمِسٌ ۔ پرانی ہونا، چھپانا، تجاہل کرنا، سخت اور سیاہ اور تاریک ہونا۔
مُعَامَسَۃٌ ۔ چھپانا، دل میں دشمنی رکھنا، ظاہر نہ کرنا۔
اِعْمَاسٌ ۔ چھپانا۔
تَعَامُسٌ ۔ تغافل۔
عَمَاسٌ ۔ سخت جنگ، تاریک رات، طاقت ور شیر۔
یَوْمٌ عَمَاسٌ ۔ سخت دن۔
عَمُوْسٌ ۔ گمراہ۔
عَمْوَاسٌ ۔ پہلا طاعون جو لشکرِ اسلام میں ملکِ شام میں پھیلا تھا۔
اَلَا وَاِنَّ مَعَاوِیَۃَ قَادَ لُمَّۃً مِّنَ الْغُوَاۃِ وَعَمَسَ عَلَیْھِمْ الْخَبَرَ۔ معاویہ گمراہوں کی ایک جماعت کو ہنکا کر لایا اور اصل حال اُن سے چھپایا (معاذ نے شام والوں سے یہ بیان کیا کہ حضرت عثمان رضؓ کو حضرت علی رضؓ ہی نے قتل کرایا اور جھوٹی گواہی لوگوں سے اس بات کی دلوائی اور شام والوں کو حضرت علی رضؓ سے لڑنے اور حضرت عثمان رضؓ کا قصاص لینے پر مستعد کیا۔ حالانکہ معاویہ کو یہ خوب معلوم تھا کہ حضرت علی رضؓ سب لوگوں سے زیادہ حضرت عثمان رضؓ کو بچانا چاہتے تھے بلکہ آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت امام حسنؓ کو اُن کی حفاظت کے لئے بھیجا تھا لیکن بدبخت لوگ عقب سے بالاخانہ پر چڑھ گئے اور حضرت عثمان رضؓ کو شہید کیا)۔
عَمِیْسٌ ۔ ایک وادی ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کو جاتے ہوئے ٹھہرے تھے
اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ ۔ پہلے جعفر بن ابی طالب کے نکاح میں تھیں، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے نکاح میں آئیں انہی کے بطن سے محمد بن ابی بکر رضؓ پیدا ہوئے۔ پھر حضرت علی رضؓ کے نکاح میں آئیں انہوں نے ہی محمد کی پرورش کی۔
عَمْشٌ ۔ بن قصد کے مارنا، ہنرمی، جسم کی درستی جو چیز موافق ہو۔
عَمَشٌ ۔ آنکھ کی بینائی کم ہونا، اُس میں سے پانی بہتے رہنا۔
تَغْمِیْشٌ ۔ تغافل کرنا۔ آنکھ کا ضعف دور کرنا۔
تَعَامُشٌ ۔ تغافل کرنا۔
اِسْتِعْمَاشٌ ۔ احمق بنانا۔
اَعْمَشُ ۔ جس کی بینائی میں ضعف ہو، اور نقب زنی سلیمان رحؒ بن مہران تابعی کا حدیث کے بڑے عالم تھے۔
نَکَحْتُ جَارِیَۃً عَمْشَاءَ ۔ میں نے ایک چھوکری سے نکاح کیا جس کی بینائی ضعیف اور آنکھوں سے پانی جاری رہتا تھا۔
عَمْقٌ ۔ یا عَمَاقَۃٌ ۔ دور ہونا، لمبا ہونا، پھیلا ہوا گہرا ہونا۔
عَمْقٌ ۔ ایک ندی کا نام ہے طائف میں یا ایک وادی کا۔
عَمَقٌ ۔ حق
عُمْقٌ ۔ ایک منزل ہے۔
عَمِیْقٌ ۔ گہرا۔
عِمَاقٌ ۔ ایک مقام کا نام ہے۔
اَعْمَاقٌ ۔ ایک شہر ہے حلب اور انطاکیہ کے درمیان۔
تَعَمُّقٌ ۔ غور کرنا، دور تک پہنچنا۔
عُمْقٌ ۔ تیسرے امتداد کو بھی کہتے ہیں جیسے پہلے کو طول دوسرے کو عرض اور تیسرے کو گہرائی۔
لَوْتَمَادَی بِیَ الشَّھْرُ لَوَاَصَلْتُ وِصَالَ الْمُتَعَمِّقِیْنَ تَعَمُّقَھُمْ ۔ اگر مہینہ میں اور گنجائش ہوتی

Marfat.com

(رمضان کے زیادہ دن باقی ہوتے) تو میں ایسے ط (وصل) کے روزے رکھتا کہ بڑے بڑے مبالغہ کرنے والے اپنا مبالغہ چھوڑ دیتے (جو طے (وصل) کے روزے میں بڑے کامل ہیں وہ بھی عاجز ہو جاتے)۔

وَاعْقِلُوْا وَاحْبِسُوْا۔ فبر کو گہرا کھودو (قد آدم یعنی آدمی ہاتھ اٹھائے تو اس کی انگلیاں جہاں تک پہنچیں) اور اس کو صاف کرو (کچرے کوڑے نجاست وغیرہ سے)۔

حَتّٰی تَنْزِلُوْا الرَّوْمَ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ دَبِقٍ۔ یہاں تک کہ نصاریٰ اعماق یا دابق میں اگر اتریں گے۔ (یعنی مدینہ کے اطراف تک آجائیں گے۔ یہ دونوں مقام مدینہ کے قریب واقع ہیں)۔

عَمَلٌ۔ مزدوری کرنا، محنت کرنا، کام کرنا، ہمیشہ رہنا، تحصیلدار یا عامل بننا۔

تَعْمِیْلٌ۔ کام کی اُجرت دینا، عامل بنانا، عرف میں حکم کے موافق عمل کرنا، قاضی کا فیصلہ نافذ کرانا۔

مُعَامَلَةٌ۔ کوئی تصرف جیسے بیع، شراء، ہبہ، اجارہ وغیرہ۔

اِعْمَالٌ۔ عامل کرنا۔

اِعْتِمَالٌ۔ عمل کرنا یا عمل میں اضطراب کرنا۔

اِسْتِعْمَالٌ۔ عامل بنانا، عمل کی درخواست کرنا، چلانا، بولنا۔

عُمَالَہ۔ اور عُمَالَہ۔ اُجرت۔

دَفَعَ اِلَیْھِمْ اَرْضَھُمْ عَلٰی اَنْ یَّقُوْمُوْھَا مِنْ اَمْوَالِھِمْ۔ آپ نے یہودیوں کو اُن کی زمین اس شرط پر حوالہ کی کہ وہ اپنے خرچ سے اُس میں کھیتی باڑی کریں (تمام کام جیسے ہل، نگر، تخم، آب رسانی، کھاد وغیرہ سب اپنے روپیہ سے کریں)۔

مَا تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ عِیَالِیْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِیْ صَدَقَةٌ۔ جو میں چھوڑ جاؤں اُس میں سے میری بیویوں کا خرچ اور عامل کی تنخواہ دے کر جو بچ رہے وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے (مطلب یہ ہے کہ میرا ترکہ وارثوں میں تقسیم نہ ہو بلکہ میری بیویوں کے اخراجات اُس میں سے دیئے جائیں اس لئے کہ وہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتیں اور تحصیل دار اور عامل کی اُجرت بھی اُس میں سے دی جائے جو بچ رہے صدقہ ہے) زکوٰۃ کے تحصیلدار کو عامل کہتے ہیں اور اُس کی تنخواہ کو عُمَالَہ کہتے ہیں۔

خُذْ مَا اَعْطَیْتُ بَانِیْ عُمِلْتُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَمِلَنِیْ۔ (حضرت عمرؓ نے ابن سعد رضے کہا) جو تجھ کو دیا جائے وہ لے لے (یعنی جو بے سوال ملے) کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کام کیا زکوٰۃ کا تحصیل کرنے کا) آپؐ نے مجھ کو اُس کی اُجرت دی (اس سے معلوم ہوا کہ شرعی خدمات پر جیسے قضا اور احتساب وغیرہ ہے بلا شرط اُجرت لینا درست ہے)۔

یَا کُلُّ مِنْہُ بِقَدْرِ عُمَالَتِہٖ۔ یتیم کا ولی اگر محتاج ہو تو اپنی اجرت کے موافق اُس کے مال میں سے کھا سکتا ہے (یعنی اُس کی محنت کی جو اُجرت حسب دستور ہوتی ہے اتنی یتیم کے مال میں سے لے سکتا ہے)۔

اِسْتَعْمَلْتُ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِیْ قَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً۔ آپؐ نے فلاں شخص کو کام دیا (عامل بنایا) اور مجھ کو کوئی کام نہیں دیا۔ آپؐ نے فرمایا دیکھو انصار تم میرے بعد یہ دیکھو گے کہ دوسرے لوگ مقدم رکھے جائیں گے تم پر (ان کو بڑی بڑی خدمتیں ملیں گی اور تم محروم رہو گے)۔

ثُمَّ تَسْتَعْمِلُ مَنْ اَرَادَہٗ۔ پھر جو کوئی خدمت کی درخواست کرے گا تم اُس کو خدمت دو گے (یہ خوب نہیں ہے جو کوئی سرکاری خدمت کی درخواست کرے اُس کو کوئی خدمت نہیں دینا چاہئے۔ جو کوئی سرکاری خدمت

Marfat.com

سے بھاگے اُس کو خدمت دیں)۔

رِانَّا لَا نَسْتَعْمِلُ مَنْ سَأَلَ مِنَّا الْعَمَلَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کوئی ہم سے تحصیلداری یا اور کسی خدمت کی درخواست کرے اُس کو ہم خدمت نہیں دیتے (البتہ جو کوئی خدمت سے بھاگے اور اپنی روٹی محنت مزدوری کرکے حلال طریقہ سے پیدا کرتا ہو اُس کو خدمت دیتے ہیں۔ یہ نہایت عمدہ قاعدہ ہے کیونکہ سرکاری خدمت سے وہی بھاگے گا جو خدا ترس اور متقی اور پرہیزگار ہوگا اور خدمت کی درخواست وہ کرے گا جس کی نیت پکھنے کی ہوگی)۔

وَاِنِ اسْتَعْمَلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ۔ (تم کو اطاعت کرنا چاہئے) اگرچہ امام ایک حبشی غلام کو تم پر حاکم کرے۔ (کیونکہ امام کی اطاعت واجب ہے اور بلا وجہ شرعی اُس سے بغاوت اور سرکشی کرنا حرام ہے۔ پس امام جس کو کوئی خدمت دے گو وہ ایک حبشی غلام ہو رعایا کو اُس کی حکومت قبول کرنا چاہیئے تاکہ امام کی نافرمانی نہ ہو)۔

وَاِنَّ نَعْمَلَ فِيهَا بِمَا كَانَ يَعْمَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ سے کہا) میں نے تو یہ جائداد تم دونوں کو اس شرط پر حوالہ کی تھی کہ تم اُس کو اُسی طرح خرچ کرو گے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے دہائی یہ جائداد بطور ملک اور میراث تقسیم نہیں ہو سکتی بلکہ تم دونوں صرف اُس کے متولی رہو گے)۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ مشرکوں کی اولاد (جو بچپنے میں مر گئی) بڑے ہو کر کیسے کام کرنے والی تھی۔ (تو اللہ تعالیٰ اپنے علم کے موافق اُن سے سلوک کرے گا۔ جو نیک کام کرنے والے تھے اُن کو تو بہشت میں رکھے گا اور جو بُرے کام کرنے والے تھے وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ میں رہیں گے۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ مشرکوں کی اولاد جو صغر سنی میں گزر جائے اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ میں رہیگی بعضوں نے کہا اس مسئلہ میں توقف کرنا چاہئے امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ بہشت میں جائیں گے کیونکہ جب وہ بچپنے میں گزر گئے اور گناہ نہیں کئے تو صدر جرم سے پہلے سزا دینا عدل اور رحمت الٰہی کے خلاف ہے۔ بعضے اولیاء اللہ سے منقول ہے کہ مشرکوں اور کافروں کی ایسی اولاد بہشت میں رہ کر بہشت والوں کی خدمت کیا کریں گے)۔

كَيْسَ فِي النَّوَاضِحِ شَيْءٌ۔ جو بیل یا اونٹ کام کرنے والے ہوں (جیسے ناگر کے بیل یا اونٹ یا پانی لانے والے یا سینچنے والے یا گاڑی میں جتنے والے یا وجہ لادنے کے جانور) اُن میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی (بلکہ زکوٰۃ انہی جانوروں میں ہے جو جنگل میں چرتے ہیں اور اُن کی نسل بڑھانا مقصود ہو)۔

اُتِيَ بِشَرَابٍ مَعْمُوْلٍ۔ ایک بنایا ہوا شربت اُس کے سامنے لایا جائے گا۔ (بنایا ہوا شربت جس میں دودھ اور شہد اور برف ہو)۔

لَا يُعْمَلُ الْمَطِيُّ اِلَّا فِيْ ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ۔ اونٹ نہ چلائے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف (یعنی بقصد ثواب اور زیارت کوئی سفر نہ کیا جائے مگر ان تین مسجدوں کے لیئے)۔

فَعَمِلْتُ بِاُذُنِهَا۔ اُس نے اپنے کانوں کو ہلایا۔ (یعنی براق جلدی بھاگا)۔

يُعْمِلُ النَّاقَةَ وَالسَّانِيَ۔ وہ سوار اور پاپیادہ دونوں طرح چلنے میں کامل اور ماہر ہے۔

وَهَلْ تَرٰى اَنْ اَجْمَعَ وَزَرْنَقٌ عَامِلٌ عَلَى اَرْضٍ يَعْمُلُهَا۔ ابن شہاب نے زریق کو لکھا جو عمر بن

عبد العزیز کی طرف سے ایک زمین پر عامل تھا جس میں وہ زراعت کرتا تھا کہ وہاں جمعہ پڑھے (معلوم ہوا کہ گاؤں اور دیہات اور صحرا میں بھی اگر جماعت مل سکے تو جمعہ ادا کرے اور حنفیہ نے اُس میں اختلاف کیا ہے)۔

كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَالَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ۔ جیسے تو اُن چیزوں کو اپنی حاجت سے فاضل روکے جو تیرے ہاتھوں نے نہیں بنائیں (جیسے چشموں اور دریاؤں کا پانی جنگل کی گھاس نمک کا چشمہ وغیرہ)۔

عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ۔ جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل۔

اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ۔ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو جھانکا اور فرمایا اب تم کیسے بھی کام کرو (بشرطیکہ کفر اور شرک تک نہ پہنچیں) میں نے تم کو بخشدیا (تم بہشت میں جاؤ گے۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ دوسرے لوگ اگر گناہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہے چاہے اُن کو معاف کرے چاہے ایک مدت تک عذاب کرے لیکن بدر والوں کے گناہ اللہ تعالیٰ نے بخشدیئے ہیں اُن کے لئے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے اب اگر وہ چھوٹے گناہ کریں جو کفر تک نہ پہنچیں تو اُن کو نقصان نہ ہوگا۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ تمہارے گذشتہ بُرے اعمال بخش دیئے گئے)۔

كُلُّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ۔ ہر بُرے کام کا ایک کفارہ ہے (جس سے وہ بخش دیا جاتا ہے)۔

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ۔ بعض آدمی ایسے نیک کام کرتا رہتا ہے جو بہشت والے کرتے ہیں مگر وہ دوزخ والا ہونا ہے (اُس کا خاتمہ بُرا ہوتا ہے اخیر میں وہ ایک ایسا بُرا کام کرتا ہے جس کی وجہ سے دوزخ اُس کے لئے واجب ہو جاتی ہے چونکہ خاتمہ کا حال معلوم نہیں اس لئے ظاہری اعمال پر آدمی کو مغرور نہ ہونا چاہیئے اور نہ اعمال کو دیکھ کر کسی کو یقیناً بہشتی

اَنْ تَبْسُطَ وَتَعْمَلَ۔ خوب کھل کر رہیں مزے اڑائیں (اچھا کھانا، اچھا پہننا، اچھا بچھونا، اچھا گھر)۔

فَاِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَّغَدًا حِسَابٌ وَّلَا عَمَلَ آج یعنی دنیا عمل کا گھر ہے اور کل یعنی حشر حساب کا دن ہے وہاں کوئی نیک عمل کرنا فائدہ نہ دے گا۔

اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ۔ جہاں آدمی مرگیا اُس کا عمل کٹ گیا (یعنی نامۂ اعمال بند کر دیا گیا اب کوئی عمل جو وہ عالم برزخ میں کرے اُس کے نامۂ اعمال میں شریک نہیں کیا جاتا)۔

اَلْعَامِلُ بِالصَّدَقَةِ الْحَقِّ كَالْغَازِيْ۔ زکوٰۃ کا تحصیلدار جو انصاف کے ساتھ زکوٰۃ تحصیل کرتا ہے ثواب اور اجر میں غازی کے برابر ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔ تیری پناہ اُن کاموں سے یعنی اُن کی بُرائی سے جو میں نے کئے اور اُن کاموں کی بُرائی سے جو میں نے نہیں کئے (جو کام نہیں کئے اُن کی بُرائی سے پناہ مانگنے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن میں مبتلا نہ کرے یا اُن سے بچنے پر مغرور نہ ہو بلکہ اللہ کا فضل سمجھے کہ اُس نے بچائے رکھا اپنی قوت اور طاقت اور دانائی پر بھروسہ نہ کرے)۔

وَعَلَيْهِ الْعُمَّالَةُ۔ اُس کو کام کی اُجرت دینا ہوگی۔

اَعْتَقَ يَدْرُوْزًا وَعِيَاضًا وَرَبَاحًا وَعَلَيْهِمْ عُمَالَةٌ كَذَا وَكَذَا۔ حضرت علی رضؓ نے نوروز اور عیاض اور رباح غلاموں کو آزاد کر دیا اور اُن پر اتنی اجرت مقرر کی۔

اِعْمَلْ لِدُنْيَاكَ كَاَنَّكَ تَعِيْشُ اَبَدًا وَّاعْمَلْ لِاٰخِرَتِكَ كَاَنَّكَ تَمُوْتُ غَدًا۔ دنیا کے کام تو ایسا سمجھ کر کر کہ تو ہمیشہ دُنیا میں رہنے والا ہے (تو جلدی کیا ہے کریں گے) اور آخرت کے کام ایسے سمجھ کر کر کہ تو کل مرنے والا ہے (اُن کے بجالانے میں جلدی کر مطلب

Marfat.com

یہ ہے کہ نیک کاموں میں دیر مت کر دنیا کے کاموں میں اس قدر اہتمام اور جلدی ضروری نہیں ہے)۔

لَا تَتَوَضَّأْ بِالْمَاءِ الْمُتَعَمِّلِ۔ مستعمل پانی سے وضو نہ کر۔

عُمَلَقَةٌ۔ عمدہ نجیب سانڈنی (یہ عُمَلَاتٌ جمع ہے)۔

عَمْلَقَةٌ۔ پاخانہ کرنا، پیشاب کرنا۔

عَمَالِقَہ۔ عاد کی ایک قوم جو ملک شام میں آباد تھی۔

اَنَّہٗ رَاٰی اِبْنَہٗ مَعَ قَاصٍّ فَاَخَذَ السَّوْطَ وَ قَالَ اَمَعَ الْعَمَالِقَۃِ ھٰذَا اَفْرَقُ قَدْ طَلَعَ۔ جناب ارت صحابی رضؓ نے اپنے بیٹے کو ایک داستان گو (جھوٹے قصے اور نقل و حکایات بیان کرنے والے) کے ساتھ دیکھا تو اُس پر کوڑا اُٹھایا اور کہا تو عمالقہ کے ساتھ ہوا۔ یہ ایک نئی قوم پیدا ہوئی ہے جو اگلے مسلمانوں یعنی صحابہؓ میں نہ تھی جو واعظ جھوٹے قصے اور بے سند حکایات بیان کر کے لوگوں کو پھسلاتے ہیں اُن کو قاص کہتے ہیں سلف ایسے واعظوں کو نہایت بُرا جانتے اور اُن کو مسجدوں میں سے نکال دیتے وعظ نہ بیان کرنے دیتے کیونکہ وعظ کی اصلی غرض یہ ہے کہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم کرے بُری باتوں سے منع کرے اور سامعین میں جو خلاف شرع باتیں دیکھے اُن پر تنبیہ کرے اور صحیح صحیح حدیثیں صحیح کتابوں سے پڑھ کر سنائے

عَمٌّ۔ شامل ہونا، عام ہونا۔ جیسے عُمُوْمٌ ہے)۔

عَمَّ عَمًّا۔ اُس پر عمامہ لپیٹا گیا۔

عَمٌّ۔ چچا۔

عُمُوْمَۃٌ۔ چچا ہونا۔

تَعْمِیْمٌ۔ عام کرنا۔ (یہ ضد ہے تخصیص کی) عمامہ پہننا، جوکش مارنا۔

اِعْمَامٌ۔ چچاؤں کا شریف ہونا۔

تَعَمُّمٌ۔ عمامہ پہننا، (جیسے اِحْتِمَامٌ ہے) پیچھے نکالنا، لمبا ہونا۔

اِسْتِعْمَامٌ۔ عمامہ پہننا۔ (اُس کی جمع عَمَائِمُ اور عِمَامٌ ہے)۔

وَاِنَّھَا لَنَخْلٌ عُمٌّ۔ وہ پورا درخت ہے کھجور کا (یہ عُمَّۃٌ کی جمع ہے)۔

وَاَسْبَغَ نَعْمًا عُمًّا۔ پوری نعمتیں اُس نے ہم پر ڈالیں (عرب لوگ کہتے ہیں اِمْرَأَۃٌ عُمَّۃٌ پورے بدن کی عورت)

کُنَّا اَھْلَ ثَمَّتِہٖ وَرُمَّتِہٖ حَتّٰی اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی عُمَّتِہٖ۔ ہم تو اُس کو تربیت کرنے والے اور درست کرنے والے تھے جب وہ اچھی طرح جوان ہو کر اپنے بل بوتہ پر کھڑا ہوا۔ (ایک روایت میں عُمَّتِہٖ ہے یہ صفت ہے بمعنے عَمِیْمٍ کے اجمع سے اُس کی اور عَمِیْمِہٖ بہ تشدید میم ہے ایک میم زائد ہے جو حالت وقف میں زائد کی جاتی ہے جیسے کہتے ہیں ھٰذَا عُمَّرْ یَا فَرَجْ۔ ایک روایت میں عَمَّتِہٖ ہے بمعنے مصدر)۔

مَرْعًی عَمٌّ۔ پورا کندھا۔ مونڈھا۔

یَھُبُّ الْبَقَرَۃَ الْعُمَّۃَ۔ پورے جسم کی گائے ہبہ کرتا ہے (بخشتا ہے)۔

فَاَتَیْنَا عَلٰی رَوْضَۃٍ مُعَمَّمَۃٍ۔ ہم ایک چمن پر آئے جو خوب ہرا بھرا تھا (اُس کے درخت خوب لمبے اور سرسبز تھے)

اِذَا تَوَضَّأْتَ فَلَمْ تَجِدِ الْمَاءَ فَتَیَمَّمْ عَمَّمْ ثُمَّ بَاءِ النَّاعِسِ۔ جب اتنا پانی نہ ہو کہ وضو پورا نہ کر سکے تو تیمم کرے۔ ایک مثل ہے۔ جب کوئی حلّہ ایک شہر میں ہو وہاں سے دوسرے شہروں میں پھیل جائے تو یہ مثل کہی جاتی ہے۔

سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُھْلِکَ اُمَّتِیْ بِسَنَۃٍ عَامَّۃٍ۔ میں نے پروردگار سے یہ دعا کی کہ میری امت کو ایک خط سالی سے تباہ نہ کرے (جو سارے ملکوں میں ہو) (عَامَّۃٍ میں بازائد ہے یا عَامَّۃٍ بدل ہے سَنَۃٍ سے جیسے کہتے ہیں مَرَرْتُ بِاَخِیْکَ بَعْضِ وَبِعُمَرَ دل ہے عُمَرَ سے)

Marfat.com

ہے)۔

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا كَذَا وَكَذَا اَمِنْهَا حُوَيْصَةُ اَحَدِكُمْ وَاَمْرُ الْعَامَّةِ۔ چھ چیزوں سے پہلے نیک اعمال کر لو اُن میں سے ایک موت کو دوسرے قیامت کو بیان کیا۔

كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى مَنْزِلِهٖ جُزْءً دُخُوْلَهٗ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ جُزْءً لِلّٰهِ وَجُزْءً لِاَهْلِهٖ وَجُزْءً لِنَفْسِهٖ ثُمَّ جَزَّءَ جُزْءَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاسِ فَيَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَى الْعَامَّةِ بِالْخَاصَّةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے مکان میں آتے تو اپنے وقت کے تین حصے کرتے ایک حصہ تو اللہ کی یاد کے لئے اور دوسرا اپنی بیویوں کے لئے اور تیسرا اپنی ذات کے لئے پھر ایک حصہ اپنے اور لوگوں کے درمیان کے لئے رکھتے اور خاص لوگوں کے ذریعہ سے عام لوگوں کو اپنی باتیں پہنچا دیتے یا عام لوگوں کے لئے خاص لوگوں کے بعد وقت رکھتے۔

اَكْرِمُوْا عَمَّتَكُمُ النَّخْلَةَ۔ اپنی پھوپھی کھجور کے درخت کی عزت کرو اُس کی خدمت اور خبر گیری اچھی طرح کرو کھجور کا درخت آدمی کے مشابہ ہے کیونکہ جب اس کا سر کاٹ ڈالیں تو وہ مر جاتا ہے۔ بعضوں نے کہا کھجور کا درخت اُس بچی ہوئی مٹی سے پیدا ہوا جو آدم کا پتلا بنانے کے بعد رہ گئی تھی اس لئے اُس کو پھوپھی کہا یعنی باپ کی بہن۔

اِئْذَنْ لَهٗ فَاَتَهٗ عَمَّتِهٖ۔ (ابو قیس حضرت عائشہ رضؓ کے رضاعی چچا اُن کو دیکھنے کے لئے آئے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ اُن کو آنے دوں یا نہ آنے دوں) آپ نے فرمایا وہ تیرا چچا ہے اُس کو آنے دے (عَمَّتِهٖ بجائے عَمِّكِ ہے یہ یمن والوں کا محاورہ ہے وہ بجائے کاف خطاب کے جیم کہتے ہیں)۔

فَعَمَّ ذٰلِكَ۔ تو نے یہ کام کیوں کیا (اصل میں عَنْ مَّا تھا)۔

جَاءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔ میرا رضاعی چچا آیا۔

مِنْ عُمُوْمَةٍ لَّهٗ۔ اپنے چچاؤں میں سے۔

اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَعَمِّمُوْا۔ جب مجھ پر درود بھیجو تو اور پیغمبروں پر بھی بھیجو (یعنی درود کو عام کر و میرے ساتھ اور پیغمبروں پر بھی بھیجو مثلاً یوں کہو اللھم صل علی محمد وعلی انبیاءك ورسلك۔ یا میرے ساتھ میری آل پر بھی درود بھیجو جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ جو میری آل پر درود نہ بھیجے اُس کا درود ناقص ہے)۔

كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ۔ گویا وہ لوگوں کے عمامے ہیں (یعنی آفتاب کی کرنیں جو اُن کے منہ پر پڑتی تھیں اُن کو عمامہ سے تشبیہ دی)۔

فَرْقٌ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ اَعْمِمَتُهُمْ عَلَى الْقَلَانِسِ۔ ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہم ٹوپیوں پر عمامہ باندھتے ہیں اور مشرک ننگے سروں پر عمامہ لپیٹتے ہیں۔

يَسْجُدُوْنَ عَلٰى عَمَائِمِهِمْ۔ عمامہ پر سجدہ کرتے تھے۔ (حنفیہ نے عمامہ کے اوپر سجدہ کرنا جائز رکھا ہے)۔

مَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ۔ پیشانی اور عمامہ پر مسح کیا (یعنی وضو میں سر کا مسح پیشانی سے شروع کیا اور عمامہ پر پورا کر لیا۔ اہل حدیث اور امام احمدؒ کے نزدیک جب سر پر عمامہ ہو تو اُس کا کھولنا ضروری نہیں عمامہ پر مسح کر لینا کافی ہے)۔

فَهِيَ لِلْعَامَّةِ حَتّٰى يُصِيْبَهٗ۔ لوٹ کے مال میں سب مسلمانوں کا حصہ ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ بیان فرما دیں کہ وہ خاص لڑنے والوں کو ملے گا۔

اِنَّكَ اِمَامُ عَامَّتِكَ۔ تم ہی عام سب لوگوں کے امام ہو (اور تم پر یہ آفت آئی ہے کہ باغیوں نے تم کو گھیر رکھا ہے تم نماز نہیں پڑھا سکتے تو باغی امام کے پیچھے ہم نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں۔ یہ لوگوں نے حضرت عثمان رضؓ سے کہا جب

Marfat.com

ان پر جلوہ ہوا حضرت عثمانؓ نے فرمایا نماز تو دین کا عمدہ کام ہے اس لئے اُس کے بیچے بھی پڑھ لو۔

لَاَعْذَرُ اَعْظَمُ مِنْ اَمِیْرٍ عَامَّۃٍ۔ اس سے بڑھ کر کوئی دغابازی نہیں ہے کہ کوئی شخص عام اور کمینہ لوگوں کے زور سے امام بن جائے (امّت کے علماء اور فضلاء اور اشراف اور صلحا (اہل حل وعقد) کی رائے اور مشورے سے وہ امام نہ بنا ہو)۔

لَایُعَذِّبُ الْعَامَّۃَ بِعَمَلِ الْخَاصَّۃِ۔ چند خاص لوگوں کے بُرے اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عام خلقت پر عذاب نہیں کرتا مگر جب اکثر لوگ بداعمالی کرنے لگیں تو اللہ کا عذاب اُترتا ہے اُن کے ساتھ نیک لوگ بھی پس جاتے ہیں یہاں تک کہ جانور بھی جو محض بے گناہ ہوتے ہیں)۔

هٰذِهٖ حَدِیْثُ عَنْعَنَۃٍ۔ یہ حدیث سنعنی کی حدیث ہے (ایک روایت میں عَنْعَنَۃٍ بہ فتح عین ہے یعنی میرے چچاؤں نے یا ایک جماعت نے مجھ سے یہ حدیث نقل کی)۔

اَمِیْنُ الْعَامَّۃِ۔ عام لوگوں کا امانتدار۔

لَاتَعْمُمْ عَنْعَۃَ الْاَعْرَابِ۔ گنوار لوگوں کا سا عمامہ مت باندھو۔

سَهْمُ الْمُؤَلَّفَۃِ وَالرِّقَابِ عَامٌّ۔ مؤلفۃ القلوب اور رقاب کا حصہ عام ہے (ہر قسم کے کافروں پر تالیف قلوب کے لئے اور ہر قسم کے بردوں کے آزاد کرانے میں زکوٰۃ کی رقم صرف ہوسکتی ہے)۔

تُوْبُ اِلَیْكَ مِنْ عَوَامِرَ خَطَایَانَا۔ ہم اپنے عام گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔

خُذْ مَا خَالَفَ الْعَامَّۃَ۔ اُس قول پر عمل کر اُس کو لے جو عام لوگوں کے خلاف ہو (یہ حدیث اُمامیہ نے روایت کی ہے مطلب یہ ہے کہ جس مسئلہ میں دو قول مروی ہوں ایک تو عام اہل سنّت کے موافق دوسرا اُن کے خلاف تو وہ قول اختیار کر جو اہلسنّت کے خلاف ہو۔ مثلاً اہل سنّت پاؤں دھوتے ہیں تو تم پاؤں کا مسح کر لو۔ اہل سنّت ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں تو تم ہاتھ چھوڑ کر پڑھو اہلسنّت جمع بین الصلوٰتین کی عادت نہیں کرتے تم ہمیشہ جمع کیا کرو اُس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ جب امامو سے قول مردی ہوں تو جو قول عامۂ اہل سنّت کے موافق ہو اُس میں احتمال ہوتا ہے کہ شاید تقیہ کی راہ سے ہو برخلاف اُس قول کے جو اُن کے خلاف ہو)۔

عَمْنٌ۔ اقامت کرنا، ٹھہرنا۔

تَعْمِیْنٌ اور **اِعْمَانٌ**۔ عُمّان کو جانا (جو ایک علاقہ ہے یمن میں)۔

عَمَّانُ۔ بہ تشدید میم دوسرا شہر ہے شرق اُردن میں۔

عُمَانِیَۃٌ۔ ایک کھجور کا درخت ہے بصرے میں جو ہمیشہ پھلتا رہتا ہے۔

عَمْنٌ۔ اقامت کرنے والے۔

عَمِیْنَۃٌ۔ نرم ہموار زمین۔

عَرْصَۃٌ مِنْ مُقَامِیْ اِلٰی عَمَّانَ۔ میرے حوض کا عرض اس مقام سے لے کر عمان تک ہے۔ (جو ایک شہر ہے شرق اردن میں۔ لیکن عُمّان بضم عین ایک دوسرا مقام ہے بحرین کے پاس)۔

عَمِمَ۔ **اَعْمُوْ**۔ **یَا عُمُوْمِیَۃٌ یَا عُمُوْمَانٌ**۔ سرگشتہ اور حیران ہونا، گمراہ پھرنا۔

یَا کَیْفَ تَعْمَهُوْنَ۔ تم کیسے اندھے (بے عقل) ہو گئے ہو۔

عَمِیَ۔ بہنا، کچرا اوپر لانا، بھیس سخت گرمی میں آنا۔

عَمًی۔ اندھا ہونا، جاہل ہونا، ملتبس ہونا۔

تَعْمِیَۃٌ۔ اندھا کرنا، چھپانا، (جیسے اِعْمَاءٌ ہے)۔

تَعَمِّیٌ اور **تَعَامٍ**۔ اندھا ہونا۔

اِعْمَاءٌ۔ اختیار کرنا، قصد کرنا

Marfat.com

مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ یا عِمِّيَّةٍ جو شخص ایک اندھا دھند جھنڈے کے تلے رہ کر لڑے (اور مارا جائے تو اُس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی یعنی شہادت کا ثواب اُس کو نہیں ملے گا۔ شہادت کا ثواب جب ملتا ہے جب امام برحق کے جھنڈے کے تلے رہ کر خاص اللہ کا دین بلند کرنے کے لئے لڑے نہ کہ مال یا دولت یا حکومت یا قومی ہیج اور تعصب کے لئے)۔

مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا۔ جو شخص اندھا دھند میں مارا جائے (جس کا حق یا باطل ہونا معلوم نہ ہو۔ یا اُس کے قاتل کا پتہ نہ ملے مثلاً ایک دنگا ہوا اُس میں کوئی مارا گیا معلوم نہیں کس نے مارا تو اُس کا حکم قتل خطا کا ہے یعنی دیت دینا ہوگی لیکن قصاص نہ ہوگا۔ بعضوں نے کہا عِمِّيَّا سے یہ مراد ہے کہ چھڑی یا چھوٹے پتھر سے مارا جائے جس سے آدمی غالباً نہیں مرتا)۔

اَشَرَّ كَانَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهٗ فَقَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَّ فَوْقَهٗ هَوَاءٌ۔ (صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہمارا پروردگار مخلوقات پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ فرمایا وہ عما میں تھا یعنی ابر میں۔ بعضوں نے کہا عما سے یہ مراد ہے کہ کوئی چیز نہ تھی (خلا تھا) بعضوں نے کہا ایسے امر میں جس کو آدمیوں کی عقلیں سمجھ نہیں سکتیں اُس کے نیچے ہوا تھی اور اوپر ہوا تھی (تو پروردگار کے دونوں طرف خلا نہ تھا بلکہ ہوا تھی)۔ ایک روایت میں یوں ہے مَا تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَّ لَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ اُس کے نیچے ہوا تھی نہ اُوپر ہوا تھی (مطلب یہ ہوا کہ یہ ابر بھی متعارف ابر نہ تھا جس کے اوپر نیچے ہوا ہوتی ہے کیونکہ ایسا ابر بھی ایک مخلوق چیز ہے اور سوال یہ تھا کہ مخلوقات پیدا کرنے سے پیشتر وہ خدا وند کہاں تھا حقیقت یہ ہے کہ عما سے پوشیدگی اور نیستی (عدم) مراد ہے یعنی وہ پروردگار مخلوقات پیدا کرنے سے پہلے عالم خفا میں تھا جیسے ایک روایت میں ہے کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق۔

فَاِنْ عُمِّيَ عَلَيْكُمْ۔ اگر چاند پر بکلا ابر آجائے (جس کی وجہ سے چاند نہ دکھائی دے مشہور روایت یوں ہے فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ۔ غین معجمہ سے یعنی اگر چاند پر ابر آجائے اور وہ دکھائی نہ دے۔

لَاُعْمِيَنَّ عَلٰى مَنْ وَّرَائِيْ۔ میں تمہارے پیچھے جو لوگ ہیں اُن پر پردہ ڈال دوں گا (وہ تم کو نہ دیکھ سکیں گے)

مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ فَقُتْلَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ جو شخص اندھا دھند جھنڈے کے تلے مارا جائے (یعنی جو شرعی جہاد نہ ہو) اُس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ (اُس کو شہید نہیں کہیں گے)۔

لِئَلَّا تَمُوْتَ مِيْتَةً عِمِّيَّةً۔ تاکہ تو اندھا دھند موت سے نہ مرے (یعنی فتنہ و فساد جاہلیت کی موت)۔

يَنْزُوْ الشَّيْطَانُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَكُوْنُ دَمًا۔ فِيْ عَمْيَاءَ فِيْ غَيْرِ ضَغِيْنَةٍ۔ شیطان لوگوں کے درمیان کود پڑتا ہے اور اندھا دھند خون خرابہ ہوتا ہے (یعنی عداوت اور دشمنی کے دلکیا یک فساد کھڑا کر دیتا ہے پہلے سے نہ دلوں میں عداوت ہوتی ہے نہ دشمنی)۔

تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْاَعْمَيَيْنِ۔ اللہ کی پناہ مانگو دو اندھوں سے (یعنی پانی کی بہیا طغیانی اور آگ سے کیونکہ یہ دونوں اندھا دھند تباہ کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں نہ اچھا چھوڑتے ہیں نہ بُرا۔ جیسے اندھا بن دیکھے بھالے بگٹٹ ایک طرف چلا جاتا ہے)۔

مِنْ عَمَاكَ اِلٰى هُدَاكَ۔ (حضرت سلمان فارسیؓ سے پوچھا کہ ذمی لوگوں سے ہم کیا کام لے سکتے ہیں۔ یعنی اُن سے کونسی خدمت بجا لے سکتے ہیں) انھوں نے کہا جب کوئی راستہ بھٹک جائے تو اُس کو راہ بتانا۔ (حضرت سلمان فارسیؓ

Marfat.com

نے اپنے زمانۂ حکومت میں ذمیوں سے یہ شرط بھی کی تھی کہ جب کوئی مسلمان راستہ بھول بھٹک جائے تو وہ اُس کو راستہ بتادیں۔ اس لئے یہ کہا کہ راستہ بتانے کا کام اُن سے بجبر لیا جاسکتا ہے لیکن جہاں یہ شرط نہ ہو وہاں بغیر اُجرت دیئے یہ کام نہیں لے سکتے)۔

اِنَّ لَنَا الْمَعَاجِرَ۔ جس زمین کا کوئی مالک نہ ہو اور اُس میں عمارت وغیرہ کا کوئی نشان نہ ہو تو وہ ہماری ہے۔

تَسْفَعُوْا عَمَائِمَهُمْ۔ اُنہوں نے حماقت سے اُن کی گمراہی اختیار کی۔

نُهِيَ عَنِ الصَّلٰوةِ اِذَا قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ صَكَّةٌ عُمَيْرِيَّةٌ۔ جب ٹھیک دوپہر دن ہو (آفتاب بالکل سمت الرأس ہو) تو اُس وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا (جب تک سورج ڈھل نہ جائے)۔ (عرب لوگ کہتے ہیں لَقِيَتْهُ صَكَّةَ عُمَيْرٍ۔ میں اُس سے ٹھیک دوپہر کو ملا (کیونکہ یہ وقت ایسی گرمی کا ہوتا ہے کہ انسان کی آنکھ سورج کے مقابل اندھی ہو جاتی ہے)۔

اِنَّهُ كَانَ يَغِيْرُ عَلَى الصَّرْحِ فِيْ عَمَايَةِ الصُّبْحِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فروں کے ایک گروہ پر اُس وقت حملہ کرتے جب صبح کی تاریکی ہوتی (یعنی ابھی رات کی تاریکی باقی ہوتی)۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ شَاةٍ بَيْنَ رَبِيْضَتَيْنِ تَعْمِدُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً۔ منافق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بکری دو ٹھانوں کے درمیان کبھی اِدھر جھکتی ہے کبھی اُدھر جھکتی ہے (وہ کسی ٹھان کی مستقل طور پر نہیں ہے بلکہ مذبذب ہے)۔

فَعُمِّيَتْ عَلَيْنَا۔ وہ درخت (یعنی شجرۂ رضوان) ہم پر چھپ گیا (اللہ تعالیٰ نے اُس کو چھپا دیا (یہ اسلئے ہوا کہ لوگ اُس کی تعظیم و تکریم کرنے لگیں رفتہ رفتہ شرک تک پہنچ جائیں)۔

حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَعَمِيَ عَلَيْهَا۔ یہاں تک کہ ہم اُس صخرے پر پہنچے (جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ خضر سے ملاقات ہوگی) (یہ وہ صخرہ ہے جسے چھپا لیا گیا) ہم اُس کو نہ دیکھ کر آگے بڑھ گئے (ایک روایت میں عُمِّيَ ہے جسے دیکھا ہی ہیں)۔

مُحِبُّكَ الشَّيْءُ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ۔ محبت آدمی کو اندھا اور بہرا کردیتی ہے (محبوب کی کوئی بات بُری نہیں دکھلائی دیتی نہ کانوں کو اُس کا کوئی عیب سنائی دیتا ہے۔ اسی طرح آدمی کسی چیز کی محبت میں اندھا بہرا ہو جاتا ہے ایسا دیوانہ ہو جاتا ہے کہ حق اور ناحق اور اچھے اور بُرے کی بھی تمیز نہیں رہتی۔ پیسہ کی محبت جب دل میں سما جاتی ہے تو نہ حلال دیکھتا ہے نہ حرام نہ انجام سوچتا ہے بیدریغ پیسہ جوڑنا شروع کرتا ہے آخر بلا میں گرفتار ہوتا ہے، قید ہوتا ہے ذلیل وخوار ہوتا ہے)۔

اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا۔ تم دونوں بھی کیا اندھے ہو یعنی تم تو اندھی نہیں ہو وہ اندھا ہے تو خیر (یہ آپ نے اپنی بیویوں سے فرمایا جب اندھا اُن کے پاس زنانہ میں آگیا) مجمع البحار میں ہے کہ یہ حدیث ورع اور تقویٰ پر محمول ہے اور فقہی اس پر ہے کہ عورتوں کو اجنبی مردوں کا ناف کے اوپر اور گھٹنے کے نیچے دیکھنا درست ہے لہٰذا اُس کی دلیل یہ ہے کہ وہ جماعت میں شریک ہوکر قریب سے اپنی

باب العين مع النون

عَنْ۔ حرف جر ہے بمعنے از اور عن اور مجاوزت اور بدل اور استعلاء اور تعلیل اور بمعنے بعد اور باد استثناء بھی مستعمل ہوتا ہے۔

عِنَبٌ۔ تازہ انگور اور شراب۔

تَعْنِيْبٌ۔ انگور دار کرنا۔

عُنَابٌ۔ بڑی ناک والا، بھوٹا پہاڑ، سیاہ یا لمبا گول۔

Marfat.com

عَنَبُ الثَّعْلَبِ۔ مکوہ (کامنی)۔
عَنَّابٌ۔ انگور فروش۔
عُنَّابٌ۔ ایک قسم کا بیر۔
مُعَنَّبٌ۔ غلیظ، لمبا۔
بِئْرُ اَبِیْ عُنَبَۃَ۔ ایک مشہور کنواں ہے مدینہ میں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کو جاتے ہوئے اُس پر سے گزرے تھے)
عُنَابَہ۔ ایک مقام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان۔ امام زین العابدینؒ وہیں رہا کرتے تھے۔
اِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الزَّبِیْبِ خَمْرًا۔ تازے انگور کی شراب ہوتی ہے اور سوکھے انگور کی بھی۔
لَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ مَا کَانَ خَمْرُ الْعِنَبِ بِالْمَدِیْنَۃِ۔ جب شراب حرام ہوئی تو اُس وقت انگور کی شراب مدینہ میں تھی ہی نہیں (بلکہ کھجور اور جَو وغیرہ کی شراب لوگ استعمال کرتے تھے)۔
لَا تَقُوْلُوا الْمُعِبَ الْکَرْمَ۔ انگور کو کرم مت کہو۔ (رشتہ دار بی لوگ انگور کو کرم کہا کرتے ہیں کیونکہ شراب پینے سے آدمی میں سخاوت اور ہمت پیدا ہوتی ہے)۔
عَنْبَرٌ۔ ایک قسم کی خوشبو ہے جب اُس کو پیسیں یا جلائیں تو خوشبو مہکتی ہے۔ بعضوں نے کہا عنبر ایک دریائی جانور کی لید ہے اور ایک قسم کی مچھلی کو بھی کہتے ہیں اور غلّہ کے گودام کو بھی (اُس کی جمع عَنَابِر ہے)۔
فَاَلْقَی لَھُمْ دَابَّۃٌ یُقَالُ لَھَا الْعَنْبَرُ۔ سمندر نے اُن کے لئے ایک جانور کنارے پر پھینکا جس کو عنبر کہتے ہیں (اُس کی کھال سے ڈھالیں بنائی جاتی ہیں ڈھال کو بھی عنبر کہتے ہیں)۔
سُئِلَ عَنْ زَکٰوۃِ الْعَنْبَرِ فَقَالَ اِنَّمَا ھُوَ شَیْءٌ دَسَرَہُ الْبَحْرُ۔ ابن عباسؓ سے پوچھا گیا عنبر کی زکاۃ واجب ہے یا نہیں؟ انھوں نے کہا عنبر تو ایک ایسی چیز ہے جس کو دریا کنارے پر پھینک دیتا ہے (اُس میں زکوٰۃ نہیں ہے)۔
عُنْبُلٌ۔ عورت کی فرج کا زائد گوشت، مٹنا، اور جس عورت کا مٹنا لمبا ہو۔
عَنَابِلُ۔ موٹا چلّہ کمان کا۔
وَالْقَوْسُ فِیْھَا وَتْرٌ عُنَابِلٌ۔ اور کمان جس میں ایک سخت اور موٹا چلّہ لگا ہوا ہے۔
عَنَتٌ۔ خراب ہونا، بگڑ جانا، مشکل اور دشوار کام میں پڑنا، سختی اُٹھانا، ہلاک ہونا، ناتوان ہونا، ٹوٹ جانا، گناہ کرنا۔
تَعْنِیْتٌ۔ سختی کرنا، بوجھ ڈالنا، تکلیف میں پھنسانا۔
تَعَنُّتٌ۔ کسی کی تکلیف چاہنا، یا لغزش تلبیس کے ساتھ سوال کرنا۔
عَنَتٌ۔ خطا اور زنا، فسق و فجور۔
مُتَعَنِّتٌ۔ جو خواہ مخواہ دوسرے کی لغزش کا طالب ہو۔
اَلْبَاغُوْنَ الْبُرَاءَ الْعَنَتَ۔ فساد اور خرابی یا زنا، بدکاری اور خطا کے طالب۔
وَشِدَّۃُ مَا عَنِتُّمْ۔ اور سختی اُن کاموں کی جو اُن کو دشواری میں ڈالیں (اُن پر سختی نہ ہو)۔
فَیُعْنِتُوْا عَلَیْکُمْ دِیْنَکُمْ۔ تمہارا دین خراب کریں اُس میں مشکلات ڈالیں۔
حَتّٰی تَعْنِتَہٗ۔ یہاں تک کہ تو اُس کو سخت مشقت میں ڈالے۔
اَیُّمَا طَبِیْبٍ تَطَبَّبَ وَلَمْ یُعْرَفْ بِالطِّبِّ فَاَعْنَتَ فَھُوَ ضَامِنٌ۔ جو شخص علاج اور معالجہ کرے اور طب کا علم نہ جانتا ہو (یونہی دو چار نسخے سیکھ کر اگر لوگوں کی دوا کرنا چاہے) پھر وہ کسی کو ضرر پہنچائے تو اُس کو تاوان دینا ہوگا۔
اَرَدْتُ اَنْ تُعَنِّتَنِیْ۔ تو نے یہ چاہا کہ مجھ کو گرادے خراب کردے، مشکل میں پھنسادے۔

Marfat.com

اَعْقَلُ دَابَّتَہٗ فَعَقَلَتْ۔ کسی شخص کے جانور کا نعل باندھا وہ لنگڑا ہوگیا (بے ترکیب نعل باندھ دیا، پاؤں کو زخمی کر دیا جس سے جانور کو نقصان پہنچا۔ ایک روایت میں **فَعَقَلَتْ** ہے یعنی جانور ہلاک ہوگیا)۔

اِنَّ مَلَکًا مِنْ مَلٰٓئِکَۃِ اللّٰہِ کَانَتْ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃٌ عَظِیْمَۃٌ عُتِبَتْ عَلَیْہِ۔ ایک فرشتہ کا اللہ تعالیٰ کے فرشتوں میں سے بڑا مرتبہ تھا پھر اللہ تعالیٰ اس پر عتاب ہوا۔

لَا تَتَّخِذُوْا شَیْئًا فِیْہِ رُوْحٌ غَرَضًا۔ خواہ مخواہ بن ضرورت کسی کو الزام دینے یا ذلیل کرنے یا خطا میں پھانسنے کے لئے سوالات مت کرو۔

عُنْتُرٌ۔ یا **عُنْتُرَۃٌ** یا **عُنْتُرَۃٌ** مکھی، یا نیلا مکھا

عُنْتُرَۃٌ۔ آوارا کرنا، محنتوں میں گھسنا، لڑائی میں شجاعت کرنا، بھالا مارنا، یا **عُنْتُرَۃٌ۔** حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن رضؓ کو کہا تھا یہ تحقیر کی راہ سے کہا یا اس وجہ سے کہ کبھی بہت موذی ہوتی ہے (ایک روایت میں **عُنْتُرَۃٌ** ہے۔ یعنی معجمہ وثائی مثلثہ اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

عَنَجٌ۔ اونٹ کو سکھانے کے لئے اس کی نکیل گھٹنا عناج سے ڈول کو باندھنا۔

عِنَاجٌ۔ ایک رسّی جو بڑے ڈول کے تلے باندھتے ہیں۔

اِعْنَاجٌ۔ کام کو ٹھیک کرنا، نکیل پہنچنا۔

عُنُجُوْجٌ۔ عمدہ ٹھوڑا، اچھا اونٹ، شروع جوانی۔

اِنَّ رَجُلًا سَارَ مَعَہٗ عَلٰی جَمَلٍ فَجَعَلَ یَتَقَدَّمُ الْقَوْمَ ثُمَّ یَعْنُجُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ فِیْ اٰخِرِیَاتِ الْقَوْمِ۔ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار ہوکر چلا وہ گھڑی گھڑی سب لوگوں سے آگے بڑھ جاتا آخر اس کی باگ کھینچنے لگا تاکہ وہ لوگوں کے پیچھے رہے۔

عَنَجَۃٌ یُعْنَجُہٗ۔ اُس کو موڑا یا موڑتا ہے (بعضوں نے کہا **عَنَجٌ** کے معنے تعلیم دینا۔ عرب لوگ کہتے ہیں **عَنَجْتُ الْبَکْرَ** یعنی اونٹ کی نکیل اُس کے ہاتھ میں باندھ دی اُس کو سکھلانے کے لئے)۔

وَعَنَرْتُ نَاقَتَہٗ فَعَنَجَہَا بِالرِّمَامِ۔ اُس کی اونٹنی نے ٹھوکر کھائی (گرنے کو تھی) اُس نے باگ کھینچ کر روک لیا۔

عُوْدٌ یُعْلَمُ الْعَنَجَ۔ یہ ایک مثل ہے یعنی بوڑھے طوطے کو اب تعلیم دی جاتی ہے۔

عَنَزٌ۔ بوڑھا۔

کَاَنَّہٗ قَلَمٌ دَارِیٌّ عَنَجَتْہُ نُوْبَتِیَّۃٌ۔ گویا وہ کشتی کا بادبان ہے جس کو ملاح نے موڑ دیا۔

قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَالْاِبِلُ قَالَ تِلْکَ عَنَاجِیْجُ الشَّیْطَانِ۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! اونٹوں کا کیا حکم ہے فرمایا وہ تو شیطان کی سواریاں ہیں (یہ **عُنْجُوْجٌ** کی جمع ہے بمعنے عمدہ اونٹ یا لمبی گردن والا اونٹ یا گھوڑا۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اونٹ خوفناک جانور ہے کبھی بدک جاتا ہے اور لوگوں کو ایذا پہنچاتا ہے)۔

اِنَّ الْاَحْزَابَ وَافَوُا الْخَنْدَقَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ کَانُوْا ثَلٰثَۃَ عَسَاکِرَ وَعَنَاجُ الْاَمْرِ اِلَی اَبِیْ سُفْیَانَ۔ خندق کی لڑائی میں مشرکوں کے تین لشکر آئے تھے لیکن تمام کاموں کا بانی اور چلانے والا ابوسفیان تھا وہی سب کا سرغنہ اور سردار تھا۔ اصل میں **عِنَاجٌ** اُس رسّی کو کہتے ہیں جو ڈول کے نیچے باندھ کر اُس کو مضبوط کرتے ہیں)۔

اَعْلِ عَنَجَکَ۔ میرے اُوپر سے سرک جا۔ یہ ابوجہل نے کہا تھا۔ (**عَنَجٌ** ایک لغت ہے **عَنَجٌ** میں جیسے اور پیچھے گزر چکا)

عَرَبَۃٌ عَنْجَۃٌ۔ خالص عرب کی عورت، اپنے خاوند کی پھپھیری محبوبہ۔

عِنْدَ۔ ظرف مکان اور ظرف زمان دونوں معنی میں آتا ہے

Marfat.com

اور عِنْدَ اور لَدٰی میں یہ فرق ہے کہ عِنْدَ اعیان اور معانی دونوں میں مستعمل ہے اور لَدٰی صرف اعیان میں مثلاً عِنْدَہٗ عِلْمٌ کہیں گے نہ کہ لَدَیْہِ عِلْمٌ اور لَدٰی میں حضور شرط ہے نہ کہ عِنْدَ میں مثلاً عِنْدِیْ مَالٌ اُس وقت بھی کہیں گے جب مال حاضر نہ ہو برخلاف لَدَیَّ مَالٌ کے وہ اُس وقت کہیں گے جب مال سامنے موجود ہو۔

مَغْفِرَۃٌ مِّنْ عِنْدِکَ۔ اپنے پاس سے مجھ کو بخشش عطا فرما (جو کوئی گناہ نہ چھوڑے یا اپنے فضل سے)۔

حَتّٰی تَوَضَّأُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِھِمْ۔ یہاں تک کہ سب نے وضو کر لیا پہلے جس نے وضو کیا اُس سے لے کر اخیر وضو کرنے والے تک۔

عِنْدَ۔ جانب، گوشہ، ایک طرف۔

عُنُدٌ۔ بحرکات ثلثہ کے یہی معنے ہیں۔

عِنْدٌ۔ قلب اور معقول۔

عِنْدِیَہ۔ ایک فرقہ ہے جو کہتا ہے ہر ایک چیز اعتقاد کے تابع ہے اگر جو ہر سمجھیں تو جوہر ہے اگر عرض سمجھیں تو عرض ہے۔

عُنُوْدٌ۔ مائل ہونا، عدول کرنا، خون بہتے رہنا، اکیلے چرنا، جان بوجھ کر مخالفت کرنا۔

عِنَادٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں یعنی حق بات معلوم ہونے پر بھی خواہ مخواہ ضد اور عداوت سے اُس کو نہ ماننا۔

اِعْنَادٌ۔ خون بہنا، نہ تھمنا۔

تَعَانُدٌ۔ ایک دوسرے سے دشمنی کرنا۔

طَعْنٌ عَانِدٌ۔ داہنے بائیں بھالا مارنا۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَنِیْ عَبْدًا کَرِیْمًا وَّ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا عَنِیْدًا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو نیک اور خلیق بندہ بنایا اور مغرور گھمنڈی جان بوجھ کر حق بات کو نہ ماننے والا مجھ کو نہیں بنایا۔

سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ مُلْکًا عَضُوْضًا وَّ مُلْکًا عُنُوْدًا

میرے بعد تم کٹنی بادشاہت اور ظالم بادشاہ دیکھو گے (یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا)۔

وَاضِعُ الْعُنُوْدِ۔ میں اُس اُونٹ کو جو گلہ سے الگ ہو جائے (اکیلا ایک طرف ہو کر چلدے)، پھر گلہ میں ملا دیتا ہوں (مطلب یہ ہے کہ جماعت کو لوٹنے نہیں دیتا اگر کوئی جماعت سے الگ ہو جاتا ہے تو اُس کو سمجھا بجھا کر پھر جماعت میں شریک کر دیتا ہوں۔ یہ حضرت عمرؓ نے اپنی سیرت بیان کی)۔

عَلٰی عُنُوْدِھِمْ عَنْکَ۔ تجھ سے عناد اور مخالفت کرنے پر۔

اِنَّہٗ عِرْقٌ عَانِدٌ۔ یہ ایک رگ ہے جو تھمنے والی نہیں (ہمیشہ خون بہاتی رہے گی)۔ (یہ مستحاضہ کے باب میں فرمایا)۔

عَنْزٌ۔ تجاوز کرنا، عدول کرنا، گالنی سے مارنا۔

اِعْنَازٌ۔ جھکانا۔

اِعْتِنَازٌ۔ یا اِسْتِعْنَازٌ۔ ایک طرف ہٹ جانا، گوشہ میں چلا جانا۔

عَنْزٌ۔ بکری کو بھی کہتے ہیں یا ایک سال کی بکری کو اور ہرنی اور جنگلی بکری کو بھی (اُس کی جمع اَعْنُزٌ اور عُنُوْزٌ اور عِنَازٌ ہے)۔

لَمَّا طَعَنَ اُبَیُّ بْنُ خَلَفٍ بِالْعَنَزَۃِ بَیْنَ ثَدْیَیْہِ قَالَ قَتَلَنِیْ ابْنُ اَبِیْ کَبْشَۃَ۔ جب اُبَی بن خلف (ملعون) کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی برچھی سے ابی بن خلف (ملعون) کو ایک کو نچا اُس کی دونوں چھاتیوں کے بیچ میں لگایا (وہ خود چڑھ کر آیا تھا اور کہنے لگا محمدؐ تم خود میرے مقابل ہو آپؐ نے ایک شخص سے برچھی مانگ کر اُس کو ایک کونچا لگایا وہ تڑپتا ہوا بھاگا آخر اسی زخم سے مر گیا اور جانور ہوا) کہ رہا تھا مجھ کو ابوکبشہ کے فرزند نے مار ڈالا (اُس نے حقارت کی راہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوکبشہ کا

Marfat.com

بیٹا کہا جو آپؐ کے رضاعی باپ تھے۔ عَنَزَۃ چھوٹی برچھی جس کے نیچے لوہا لگا ہوتا ہے اور اوپر برچھے کی طرح لوہے کی انی لگی ہوتی ہے وہ طول میں برچھے کی آدھی ہوتی ہے)۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ الْعَنَزَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ إِذَا صَلّٰى۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (میدان میں) نماز پڑھتے تو سترے کے لئے اپنے سامنے برچھی گاڑ لیتے (برچھی آپؐ کے ساتھ ہمیشہ رہتی۔ اکثر علماء نے اس کا رکھنا مستحب کہا ہے)

كَانَ يَغْدُ إِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو عیدگاہ تشریف لے جاتے (تو حضرت بلال رضؓ آپؐ کے سامنے برچھی اٹھا کر لے جاتے اور عیدگاہ میں آپؐ کے سامنے کھڑی کی جاتی آپؐ اس کی طرف نماز پڑھتے۔

رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةَ فَرَكَزَهَا۔ میں نے بلال رضؓ کو دیکھا انھوں نے ایک برچھی لی اس کو زمین میں گاڑا۔

عَيْرُوْتٌ ۔ گوند۔

عَنَشٌ ۔ موڑنا، اُلٹنا۔

عُنُوْشٌ ۔ اور **عِنَاشٌ** ۔ لڑکی کا بغیر شادی کے اپنے لوگوں میں پڑی رہنا۔

عِنَاشٌ ۔ آئینہ

عَنَشٌ ۔ یمن کے ایک قبیلہ کا بھی نام ہے۔

لَا عَانِسٌ وَلَا مُقَيِّدٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (عرب میں شادی والے یوں ہی مجرد بسر کرنے والے تھے اور نہ بڈھے بجوا سی تھے۔ (افتادہ اور تقیید بوڑھے ہو کر بے فائدہ باتیں کرنا، مسٹیا جانا۔ اکثر عانس اس عورت کو کہتے ہیں جو بن شادی کئے گھر بیٹھی رہے اور بوڑھی ہو جائے۔ اور جو مرد شادی نہ کرے اور یونہی عمر گزارے اس کو بھی عانس کہتے ہیں)۔

اَلْعَنْزَةُ يُذْهِبُهَا التَّعْنِيْسُ وَالْحَيْضَةُ۔ بکارت (کنوار پن) ایک مدت تک بن شادی کے پڑی رہنے سے اور حیض آنے سے زائل ہو جاتی ہے (جب عورت جوان ہو کر ایک مدت تک شادی نہ کرے تو بکارت جاتی رہتی ہے)۔

عَنْشٌ ۔ موڑنا، ہٹانا، ہانکنا، جھگانا۔

مُعَانَشَةٌ ۔ معانقہ۔

تَعَانُشٌ ۔ گلے ملنا۔

اِعْتِنَاشٌ ۔ لڑائی میں گلے ملنا، ظلم کرنا۔

عِنَاشٌ ۔ دشمن سے لڑنے والا۔

اَعْنَشُ ۔ جس کی چھ انگلیاں ہوں، چھنگا۔

عُنُقٌ مُعْنُقَةٌ ۔ لمبی گردن۔

كُوْنُوْا اُسُدَ اِعْنَاشًا۔ (عمرو بن معدی کرب نے جنگ قادسیہ میں مسلمانوں سے کہا) شیر ہو جاؤ دشمن سے گلے ملنے والے (یعنی لڑائی میں)۔

عُنْصُرٌ یا عُنْصُرٌ ۔ اصل، منبع، جڑ، آنت، ہمت، حاجت، مادّہ، حسب نسب۔ (اس کی جمع عَنَاصِر ہے)۔

عِيْدُ الْعُنْصُرَةِ۔ یہود اور نصاریٰ کی عید ہے۔

هٰذَا اَلْيَنْبُوْعُ وَالْفُرَاتُ عُنْصُرُهُمَا۔ نیل اور فرات ان دونوں کا منبع (جہاں سے وہ پھوٹے ہیں)۔

يَرْجِعُ كُلُّ مَاءٍ اِلٰى عُنْصُرِهٖ۔ ہر پانی اپنی اصل کی طرف لوٹ جائے گا۔

فَهُوَ اَبِي الْقُرَّانُ عُنْصُرُ الْمَعَارِفِ۔ قرآن تمام علموں کا منبع ہے (اصل ہے) اس میں سب علوم موجود ہیں

عَنَطٌ ۔ گردن کی لمبائی یا اس کا حسن یا لمبائی۔

عَنَطَنَطٌ ۔ لمبا۔ (اس کا مؤنث عَنَطَنَطَةٌ ہے)۔

فَتَاةٌ مِثْلُ الْبَكَرَةِ الْعَنَطَنَطَةِ۔ ایک چھوکری

Marfat.com

لمبی گردن والی خوبصورت۔

عُنُقٌ ۔ (بکسر تین) مدتِ دراز، سخت کرنا، درشت کلامی۔

تَعْنِیْفٌ ۔ اور **اِعْنَافٌ** ۔ سختی کرنا، سختی سے ملامت کرنا، عتاب کرنا۔

اِعْتِنَافٌ ۔ سختی کے ساتھ لینا، نادانستہ کوئی کام کرنا، شروع کرنا۔

عَنَفٌ ۔ پن چکی کا وہ لکڑا جس کو پانی گھماتا ہے۔

عَنِیْفٌ ۔ مُتَخلق، درشت خُو، سخت کلام۔

اِنَّ اللّٰہَ یُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ ۔ اللہ تعالیٰ نرمی اور خوش خلقی پر وہ عطا فرماتا ہے جو سختی اور بدخلقی پر نہیں دیتا۔

اِذَا زَنَتْ اَمَۃُ اَحَدِکُمْ فَلْیَجْلِدْھَا وَ لَا یُعَنِّفْھَا ۔ تم میں سے کسی کی لونڈی اگر زنا کرائے تو اُس کو کوڑے لگائے اور زبان سے سخت سُست نہ کہے کیونکہ کوڑے مارنا ہی کافی سزا ہے اب سخت گوئی اور درشت کلامی سے کیا فائدہ۔ بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اُس کو کوڑے لگائے اور صرف سخت کلامی پر اکتفا نہ کرے جیسے جاہلیت والوں کا فاعدہ تھا وہ لونڈیوں کے زنا کرانے کی چنداں پرواہ نہیں کرتے تھے بلکہ اُس کو عیب ہی نہیں سمجھتے تھے)۔

فَلَمْ یُعَنِّفْ ۔ آپؐ نے اُن کو سخت نہیں کہا۔

لَمْ یُعَنِّفْ وَاحِدٌ ۔ (کسی کو ملامت نہیں کی)

اَلْعَاقِلُ لَا یَرْجُوْ مَنْ یُعَنِّفُ بِرَجَائِہٖ ۔ جو شخص امیدوار سے درشتی کرے اُس سے عقلمند کو اُمید نہیں رکھنا چاہئے۔

عُنْفُوَانٌ ۔ آغاز، شروع، ابتداء

عَنْفَقَۃٌ ۔ ہلکا ہونا، کم ہونا۔

عَنْفَقَۃٌ ۔ وہ بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھڈی کے درمیان ہوتے ہیں، کبھی اُس مقام کو بھی عنفقہ کہتے ہیں۔ **کَاَنَّ فِیْ عَنْفَقَتِہٖ شَعَرَاتٍ یَبِیْضُ** ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عنفقہ میں کچھ بال سفید تھے۔

عُنْفُوَانٌ ۔ شروع، آغاز، ابتداء۔

عُنْفُوَانُ الْمُکْرَہِ ۔ پانی پینے کا شروع (یعنی اُس نے ابتداء میں خوب صاف پانی پیا اور دوسروں نے اخیر میں بچا بچایا، کچرا ملا ہوا)۔

عَنَقٌ ۔ لمبی گردن والا ہونا۔

تَعْنِیْقٌ ۔ چلنا، اُوپر سے نمودار ہونا، لمبا ہونا، پک جانا، نا اُمید کرنا، گردن تھامنا۔

مُعَانَقَۃٌ ۔ گلے ملنا (جسے عناقؔ اور تعانقؔ ہے)۔

تَعَنُّقٌ ۔ چھے کا دوسرے چھید میں داخل ہونا۔

اِعْتِنَاقٌ ۔ کسی امر کو تیزی سے لینا۔

اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔ مؤذن لوگ قیامت کے دن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے (یعنی اُن کے اعمال خیر زیادہ ہوں گے یا حقیقۃً لمبی گردن مراد ہے کیونکہ عرب لوگ سردار وں کو لمبی گردن والا کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کے سردار ہوں گے۔ یہ جمع ہے عُنُقٌ یا عُنْقٌ کی بمعنی گردن۔ ایک روایت میں **اَطْوَلُ اِعْنَاقًا** ہے یعنی بہشت میں بہت جلد جائیں گے یہ عَنَقٌ سے ماخوذ ہے جو متوسط دوڑ کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا **اَطْوَلُ اَعْنَاقًا** سے یہ مراد ہے کہ اُن کو امید زیادہ ہوگی یا گردن لمبی ہونے کی وجہ سے وہ دوسروں کی طرح پسینہ میں ڈوب نہ جائیں گے)۔

عَنَقٌ ۔ ایک چال جو دوڑ اور آہستہ چلنے کے درمیان ہے۔

لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا ۔ ہمیشہ مومن نیک کاموں میں جلدی کرنے والا اور صالح رہتا ہے جب تک ناحق خون نہ کرے)۔ جب ناحق خون کرتا ہے تو نیک اعمال کی توفیق جاتی رہتی ہے یا دل کی فراخی اور خوشی جاتی رہتی ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہمیشہ ہلکا پھلکا

Marfat.com

نیک رہتا ہے۔

كَانَ يُسَيِّرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حج میں) اونٹ کو ہلکا پوپر چلاتے جب راستہ کشادہ پاتے تو دوڑاتے۔

اَعْنَقَ لِيَمُوْتَ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو روانہ کیا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط حرام بن ملحان کو دے کر بنی سلیم کے پاس بھیجا لیکن عامر بن طفیل نے اُن کو مار ڈالا تب آپؐ نے فرمایا ہائے موت حرام کی طرف لپکی اُن کو لے گئی (یعنی موت آن کو گھسیٹ کر لے گئی)۔

فَانْطَلَقْنَا إِلَى النَّاسِ مَعَانِيْقَ۔ ہم جلدی بھاگتے ہوئے لوگوں کی طرف چلے۔

فَانْطَلَقُوْا مُعَانِقِيْنَ۔ (وہ یعنی غار والے جب غار کا منہ کھل گیا) تو لیک کر وہاں سے چل دیئے۔

يَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ۔ ایک گردہ لوگوں کا دوزخ سے نکلے گا دریا ایک گردن دوزخ سے منہ نکالے گی)۔

وَإِنْ نَجَا تَكُنْ عُنُقٌ قَطَعَهَا اللّٰهُ۔ اگر وہ بچ گئے تب بھی ایک ایسا گروہ ہوں گے جس کو اللہ تعالیٰ نے کاٹ دیا۔

فَانْظُرُوْا إِلَى عُنُقٍ مِّنَ النَّاسِ۔ لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھو۔

لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً أَعْنَاقُهُمْ فِيْ طَلَبِ الدُّنْيَا۔ ہمیشہ لوگوں کے کچھ گروہ دنیا کی طلب میں مصروف رہیں گے (بعضوں نے کہا اَعْنَاق سے رئیس اور بڑے لوگ مراد ہیں)۔

دَخَلَتْ شَاةٌ فَأَخَذَتْ قُرْصًا تَحْتَ دِرَّةٍ لَنَا فَقُمْتُ فَأَخَذْتُهُ مِنْ بَيْنِ لَحْيَيْهَا فَقَالَ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لَكَ أَنْ تَعْنُقَهَا۔ ایک روایت میں تَعْنُكَهَا ہے ایک میں تَعْنِيْفُهَا ہے)۔ (حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں) ایک بکری گھر میں گھس آئی اور ایک روٹی جو مٹھو کے تلے رکھی تھی لے کر چلی میں نے اُٹھ کر اُس کے دونوں جبڑے تھامے اور روٹی اُس کے مُنہ سے نکال لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ کو اُس کی گردن دبانا لازم نہ تھا یا اُس کو نا اُمید کرنا۔

إِيَّاكُمْ وَإِيَّايَ كُنْ وَتَعْنُقُ الشَّيْطِيْنَ (جب عثمان بن مظعونؓ مر گئے تو اُن کی عورتیں رونے لگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رونا کچھ مضائقہ نہیں ہے رؤد لیکن شیطان کے دباؤ میں مت آؤ (یعنی چیخو چلاؤ نہیں گویا شیطان گردن دبا کر چیخنے چلانے پر مجبور کرتا ہے۔ ایک روایت میں يَعْنُقُ الشَّيْطَانِ ہے یعنی شیطان کی چیخ سے بچی رہو اُس کی طرح آواز نہ نکالو)۔

عِنْدِيْ عَنَاقُ جَذَعَةٍ۔ میرے پاس بکری کا ایک بچہ ہے (جو ابھی ایک سال پورے کا نہیں ہوا)۔

لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب وہ خلیفہ ہوئے اور بعضے عرب کے قبیلوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا) فرمایا اگر وہ ایک بکری کا بچہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے اب مجھ کو نہ دیں گے تو میں اُن پر جہاد کروں گا۔

فَإِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقَ جَذَعَةٍ۔ میرے پاس ایک سال سے کم کا ایک بکری کا بچہ ہے۔

عَنَاقُ لَبُوْنٍ۔ ایک دودھ پیتا بکری کا بچہ ہے۔

فَإِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقًا لَبُوْنًا جَذَعَةً۔ میرے پاس بکری کا ایک بچہ ایک سال سے کم کا ہے۔

يَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ أَرْضِ الْحِجَازِ يُضِيْءُ أَعْنَاقَ بُصْرَى۔ ایک آگ حجاز کے ملک سے نکلے گی جو بصرہ ای کے اونٹوں کی گردنیں دکھلا دے گی یا خود اونٹوں کو یا اُن کے

Marfat.com

سواروں کو یا وہاں کے ٹیلوں اور پہاڑوں کو۔

عُنَاقُ الْأَرْضِ مِنَ الْجَوَارِحِ ۔ عناق دندہ جانوروں میں سے ہے (یعنی اُس کو شکار کے لئے تعلیم دے سکتے ہیں جیسے کُتے کو تعلیم دیتے ہیں۔ یعنی سیاہ گوش جو ایک درندہ جانور ہے کُتے سے چھوٹا ہوتا ہے۔ عرب میں ایک مثل ہے **لَقِیَ عُنَاقُ الْأَرْضِ وَأُذُنُ عُنَاقِ الْأَرْضِ** زمین کے عناق سے ملا اور عناق کے کانوں سے یعنی آفت میں پڑ گیا)۔

نَحْنُ فِی الْعُنُوْقِ وَلَمْ تَبْلُغِ النُّوْقَ ۔ ابھی تو ہم بکری کے بچوں میں ہیں اونٹوں تک کہاں پہنچے (یعنی ابھی ہماری پونجی تھوڑی ہے)۔ (عرب میں ایک مثل ہے **اَلْعُنُوْقُ بَعْدَ النُّوْقِ**۔ اونٹوں کے بعد بکری کے بچے۔ (یعنی کثرتِ مال و زر کے بعد قلّت اور تونگری کے بعد محتاجی)۔

وَالْأَسْوَدُ الْعَنَقُ إِذَا بَدَا يُحَمَّقُ ۔ اور کالا لمبی گردن والا جب نمودار ہوتا ہے تو لوگ اُس کو احمق بناتے ہیں۔

رَجُلٌ أَعْنَقُ ۔ لمبی گردن والا مرد۔

اِمْرَأَةٌ عَنْقَاءُ ۔ لمبی گردن والی عورت۔

كَانَتْ اُمُّ جَمِيْلٍ يُعْنِي اِمْرَأَةَ أَبِي لَهَبٍ عَوْرَاءَ عَنْقَاءَ ۔ اُمِّ جمیل ابولہب کی بیوی (ابوسفیان کی بہن معاویہ کی پھوپھی) کانی اور لمبی گردن والی تھی۔

طَيْرٌ أَبَابِيْلُ ۔ کی تفسیر میں عکرمہ نے کہا یعنی عنقاء مغرب[1] جو ایک پرندہ ہے جس کا نام تو مشہور ہے لیکن کسی نے اُس کو دیکھا نہیں۔ (عرب لوگ کہتے ہیں **خَلَقَتْ بِهٖ عُنْقَاءُ مُغْرِبٍ بِاطَارَتْ بِهٖ عُنْقَاءُ مُغْرِبٍ**۔ یعنی عنقاء مغرب اُس کو اُڑا لے گیا یا گھر لے گیا۔ مطلب یہ ہے کہ فنا ہو گیا تو عکرمہؓ کی تفسیر کا مطلب یہ ہے کہ طَيْرًا أَبَابِيْلَ سے عنقاء مراد ہے یعنی ہم نے اُن کو (یعنی اصحاب الفیل کو) ہلاک کر دیا فنا کر ڈالا۔ بعضوں نے کہا عنقاء ایک بڑا پرندہ جانور ہے جس کو سیمرغ بھی کہتے ہیں وہ ہاتھیوں کو چونچ میں اُٹھا لاتا ہے مگر آج تک سوا قصّے کہانیوں کے عنقاء کو کسی نے آنکھوں سے نہیں دیکھا اور یہی وجہ ہے کہ جو چیز کمیاب یا معدوم ہوتی ہے اُس کو عنقاء کہتے ہیں

طَيْرًا كَعُنَاقِ الْبُخْتِ ۔ پرندے جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح یعنی اُن کی گردنوں کے برابر ہوں گی یا طرح بڑے ہوں گے۔

وَلَا تَعْنُقْ بِهِنَّ ۔ اُن کو دوڑا کر مت چلاؤ۔

فَخَرَجَ عُنُقٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَعُنُقٌ إِلَى النَّارِ ۔ ایک گروہ بہشت کی طرف جائے گا اور ایک گروہ دوزخ کی طرف۔

عَنَاقٌ ۔ مصیبت اور آفت (اُس کی جمع **أَعْنُقٌ** ہے)۔

عَنَاقٌ ۔ حضرت آدمؑ کی بیٹی کا بھی نام تھا سب سے پہلے زمین پر اُسی نے شرارت شروع کی۔ کہتے ہیں ایک بکسر جریب زمین میں بیٹھا کرتی اُس کی بیس انگلیاں تھیں اور ہر انگلی میں دو دو ٹانگوں دریتی کی طرح۔ اللہ تعالیٰ نے اُس پر ایک شیر اور ایک بھیڑیئے اور ایک گرگس کو مسلّط کیا اُن تینوں نے اُس مار ڈالا۔

عَنَاقُ الْأَرْضِ ۔ ایک جانور ہے شکاری۔

فَخَرَجُوْا إِلَى شِبْهِ الْمَعَاطِيْقِ ۔ پھر وہ اُن فرشتوں کی طرف گئے جو عمدہ لمبی گردن والے گھوڑوں کے شابہ تھے (یہ **مِعْنَاق** کی جمع ہے بمعنے عمدہ گھوڑا)۔

عَنْقَدٌ ۔ ایک قسم کی مچھلی ہے۔

---

[1] عنقاء مغرب کو مغرب اس لئے کہتے ہیں کہ یہ پرندہ مغرب کی طرف رہتا ہے اسی لئے اُس کو عنقاءِ مغرب کہتے ہیں فارسی میں سیمرغ اُس کا نام ہے

Marfat.com

عُنْقَادٌ اور عُنْقُوْدٌ۔ خوشہ انگور کا ہو یا اور کسی میوے کا۔
فَتَاوَلَتْ عُنْقُوْدًا۔ میں نے ایک خوشہ بہشت کے میوے کا لینا چاہا۔
عُنْقُرٌ۔ یا عُنْقُنٌ۔ نرکل (بانس) کی جڑ یا اُس کا مولکہ جو تروتازہ ہو۔
کَرِیْمُ الْعُنْقُرِ۔ شریف الاصل، کریم النسب۔
عُنْقُرٌ۔ عمدہ ذات والی اونٹنی۔
عَنْقَرٌ۔ تازے نرکل (بانس) کی جڑ یا مزنجوش کی جڑ۔ (عَنْقَرَانٌ اُس کا تثنیہ ہے)۔
عَنْقَفِیْرٌ۔ آفت، مصیبت، بدزبان عورت، بچھو۔
وَلَا سَوْدَاءَ عَنْقَفِیْرٌ۔ نہ کالی آفت کی پرکالی۔
عَنَكٌ۔ جم جانا، بیٹھ جانا، اونچی ہو جانا، اونچی ہو جانا، فربہی کرنا، شرارت کرنا، بند کرنا، پھٹ جانا، حملہ کرنا، بہت پُرخ ہونا، ریت میں چلنا، اُس سے نکل نہ سکنا۔
تَعَنُّكٌ۔ ڈانٹنا، مصیبت میں پھانسنا۔
اِعْنَاكٌ۔ بند کرنا، رسّی میں پہنچنا، کپڑے کی تہائیں کرنا۔
تَعَنُّكٌ۔ بسنا ہونا۔
اِعْتِنَاكٌ۔ ایسی ریت میں گھسنا جس سے نکلنا دشوار ہو۔
عَانِكٌ۔ لازم، موٹی عورت، وہ ریتی جس میں اونٹ چل نہ سکے، پُرخ۔
عُنُكٌ۔ جڑیات کا پہلا یا آخری ثلث، یا سخت تاریک حصہ رات کا۔
عَنَكٌ۔ جڑ۔
عَنِیْكٌ۔ ریت کا جما ہوا تودہ (اُس کی جمع عُنُكٌ ہے)۔
بَیْنَ سَلِیْمٍ وَّاَرَاكٍ وَّحُمُوْضٍ وَّعَنَاكٍ سلم اور اراک (دو درخت ہیں) اور ترش جھاڑ اور ریتی کے ٹیلہ کے درمیان۔

مَا كَانَ لَكَ اَنْ تُعَنِّتَهَا۔ تجھ کو یہ لازم نہ تھا کہ اُس کو تکلیف اور مشقت میں پھنسائے۔
اِعْتَنَكَ الْبَعِیْرُ۔ اونٹ ریت میں ایسا پھنس گیا کہ نکلنا دشوار ہو گیا۔
اَعْنَكَ الْبَابَ یا عَنَكَ الْبَابَ۔ دروازہ بند کر دیا۔
عَنَمٌ۔ ملک حجاز کا ایک درخت جس کا پھل اُنگلی کے سُرخ پوروں کے مشابہ ہوتا ہے۔
تَعْنِیْمٌ۔ خضاب کرنا، رنگ دینا۔
اِعْنَامٌ۔ عنم چرنا۔
وَاَخْلَفَ الْخَرَاجِیُّ وَاَیْنَعَتِ الْعَنَمَةُ۔ خراجی (ایک درخت ہے) نے پتے نکالے اور عنمہ پک گئی۔
عَنَّ۔ یا عَنَّ۔ آگے آنا، پیش آنا، ظاہر ہونا، اعراض کرنا، لوٹنا، دیباچہ لکھنا، باگ لگانا، باگ لگا کر روکنا، گالی دینا۔
عَنَّ فُلَانٌ۔ قاضی نے اُس کو نامرد ٹھہرایا۔
عُنَّةٌ۔ نامردی، عورت پر فاروٹہ ہونا۔
اِعْنَانٌ۔ بھیرنا، پیش کرنا، باگ لگانا۔ (جیسے تَعْنِیْنٌ ہے)۔
مُعَانَّةٌ اور عِنَانٌ۔ معارضہ کرنا۔
اِعْتِنَانٌ۔ ظاہر ہونا، سامنے آنا۔
لَوْ بَلَغَتْ خَطِیْئَتُهٗ عَنَانَ السَّمَاءِ۔ اگر اُس کے گناہ آسمان کے ابر تک پہنچ گئے ہوں۔ (یہ جمع ہے عَنَانَةٌ کی بمعنے ابر) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر اُس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہوں یعنی سر اُٹھاتے وقت جو آسمان دکھائی دیتا ہے۔ (ایک روایت میں اَعْنَانَ السَّمَاءِ ہے یعنی آسمان کے کناروں تک یہ جمع ہے عِنَانٌ اور عَنَانٌ کی)۔
مَرَّتْ بِهٖ سَحَابَةٌ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا اسْمُ هٰذِهٖ؟ قَالُوْا هٰذَا السَّحَابُ قَالَ وَالْمُزْنُ

Marfat.com

فَالُوْا وَالْمُزْنُ قَالَ وَالْعَنَانُ قَالُوْا وَالْعَنَانُ۔ ایک ابر کا ٹکڑا آپؐ کے سامنے سے گزرا آپؐ نے صحابہؓ سے پوچھا اُس کا کیا نام ہے۔ اُنھوں نے کہا سحاب، فرمایا اور مزن اُنھوں نے کہا مزن بھی۔ فرمایا اور عنان اُنھوں نے کہا عنان بھی (یعنی یہ تینوں کے معنے ابر ہیں)۔

كَانَ رَجُلٌ فِيْ أَرْضٍ لَهٗ إِذْ مَرَّتْ بِهٖ عَنَانَةٌ تُرْهِيَاءُ۔ ایک شخص اپنی زمین میں تھا اتنے میں ایک ابر اُس پر سے گزرا جو برسنے کو تھا۔

فَيُطِلُّ عَلَيْهِ الْعَنَانُ۔ اُس پر ابر نمودار ہوا۔

أَعْنَانُ الشَّيَاطِيْنِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُونٹوں کو پوچھا فرمایا وہ تو) شیطان کے گوشے اور اطراف ہیں۔ (کیونکہ اونٹ اکثر شرارت کرتے ہیں اور لوگوں کو ایذا پہنچاتے ہیں کبھی بدک جاتے ہیں تو اُن کو شیطان کے کنارے اور نواحی فرمایا)۔

يَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ۔ ابر میں اترتا ہے یعنی آسمان میں۔

تَحَدَّثُ فِي الْعَنَانِ۔ آسمان میں باتیں کرتے ہیں۔

لَا تُصَلُّوْا فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ لِأَنَّهَا خُلِقَتْ مِنْ أَعْنَانِ الشَّيَاطِيْنِ۔ اونٹوں کے ٹھکان میں نماز مت پڑھو اُن کی پیدائش شیطان کے کونوں سے ہے۔

بَرِئْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْوَثَنِ وَالْعَنَنِ۔ ہم بتوں سے اور ناحق کاموں سے بیزار ہوئے (اور خالص تیری پرستش اور حق بات کی پیروی اختیار کی۔ عَنَنٌ بمعنے شرک اور ظلم یا خلاف اور باطل)

اَمْرٌ فَازَّ فَازَّ لَمَّ بِهٖ شَأْوُ الْعَنَنِ۔ اگر وہ کامیاب بھی ہو تو موت کا قدم اُس کو پالے گا۔

دَ هَمَّتْهُ الْمَنِيَّةُ فِيْ عُنُنِ جِمَاحِهٖ۔ یکایک موت کی سرکشی نے اُس کو آدبایا۔

هِيَ الْمُتَصَدِّيَةُ الْعَنُوْنُ۔ دنیا لوگوں کو پیش آنے والی اُن کا سامنا کرنے والی ہے۔

ذُوْ الْعَنَانِ السَّرْكُوْبُ۔ باگ والا سواری کے لائق (یعنی سجیدہ گھوڑا جو سواری میں شرارت نہ کرے نہ غریب ہو)۔

تَخْتَبِبُ عَنِّيْ نَائِمَةٌ۔ تم مجھ کو سوتی ہوئی سمجھے۔

(اصل میں اپنی مخاطبہ تمیم الداری کو عین سے بدل دیتے ہیں)۔

اَخْبَرَنَا فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ حَدَّثَهٗ۔ (اصل میں اَنَّ فُلَانًا حَدَّثَهٗ تھا) ہم نے فلاں سے بیان کیا اُس سے فلاں نے کہا۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ عَدَدَ الْعَنَانِ الْمَكْفُوْنِ۔ یا حی یا قیوم آسمان کے کناروں کے شمار میں۔

اَلْعِيْنُ يُؤَجِّلُهُ الْحَاكِمُ سَنَةً۔ جو شخص نامرد ہو (اور اُس کی بیوی قاضی کے پاس فریاد کرے) تو قاضی اُس کو ایک سال کی مہلت دے (اگر سال بھر میں وہ جماع کرے تو بہتر ورنہ عورت کو جُدا کر دے)۔

شَرِكَةُ الْعَنَانِ۔ شرکت کی ایک قسم ہے جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں ہے۔

عُنْوَان۔ شروع، ابتدا، دیباچہ، سرنامہ۔

وَاكْتُبْ عَلٰى عُنْوَانِهٖ كَذَا۔ اس خط کی پُشت پر یہ مضمون لکھ یا اُس کے شروع میں یہ لکھو۔

عُنُوٌّ۔ یا عَنَاءٌ۔ عاجزی کرنا، ذلیل ہونا، قید ہونا، ظاہر کرنا، قصد کرنا، نکالنا، اُگانا، سونگھنا۔

عَنُوْءٌ۔ قہر اور جبر۔

عَانٍ۔ قیدی۔

عَنَاءٌ۔ رنج۔

عَنِيٌّ۔ حادث ہونا، اُترنا، ظاہر کرنا۔

عَنَايَةٌ۔ حفاظت، نگہبانی، ارادہ قصد، پیش آنا، نکریں ڈالنا۔

تَعْنِيَةٌ۔ ایذا دینا، رنج دینا، مشقت میں ڈالنا۔

مُعَانَاةٌ۔ جھگڑا کرنا، رنج کرنا، رنج دینا۔

مُعْنًى۔ رنج کشیدہ، مطلب، مقصود۔

Marfat.com

اِعْنَاءٌ: رنج دینا۔

اَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُعِيْنُكَ۔ اللہ کے نام سے تجھ پر منتر کرتا ہوں ہر بیماری کا کہ تجھ پر آ جا چاہے۔ یہ عَنِیٌ یَعْنِیْ سے ہے یعنی قصد کیا جا قصد کرے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ہر ایک بیماری سے جو تجھ کو فکر مند کرے (عرب لوگ کہتے ہیں هٰذَا اَمْرٌ لَا يُعْنِيْنِيْ۔ یہ کام مجھ سے نہیں یعنی اُس کی مجھ کو فکر نہیں ہے)۔

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيْهِ۔ اچھا اسلام کا آدمی یہ ہے کہ جس بات کی ضرورت نہ ہو اُس کو چھوڑ دے یا بے فائدہ کام کو ترک کرے (جو نہ دنیا میں کام آئے نہ دین میں)۔

لَقَدْ عَنَّى اللّٰهُ بِكَ۔ اللہ تعالیٰ نے تیری حفاظت اور نگہبانی کی رنجہ کو ہر آفت اور فتنہ سے بچایا۔

لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اُعَانِهٖ۔ اگر میں نے ایک بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سُنی ہوتی تو میں اُس کام میں (تیر اندازی) میں مشغول نہ ہوتا۔ (ایک روایت میں لَمْ اُعَانِيْهِ ہے معنے وہی ہیں)۔

اُطْعُمُوا الْجَائِعَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور قیدی کو چھڑاؤ (عَانِیٌ، عَنَا یَعْنُوْ سے یعنی قیدی اور ہر ذلیل عاجز بے وسیلہ شخص کو کہتے ہیں اس کا مؤنث عَانِيَةٌ ہے اور جمع اُس کی عَوَانٍ ہے)۔

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَاِنَّهُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ۔ عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہو اُن کے نان نفقہ کی خبر رکھو اُن کو ناحق تنگ نہ کرو، کیونکہ وہ تمہارے پاس قیدیوں کی طرح ہیں (تمہاری حکومت میں ہیں)۔

قَدْ عَنَّانَا۔ ہم کو مصیبت میں ڈالا یا تنگ کر دیا۔ (یہ محمد بن مسلمہ نے کعب بن اشرف یہودی سے کہا تھا)۔

مَا تَرَكْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعُعَاءِ۔ تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تکلیف دینا نہ چھوڑا (بار بار آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہے کہ عورتیں نہیں مانتیں روئے جاتی ہیں)۔

مِنْ طُوْلِهَا وَعُنَاوِهَا۔ اُس رات کی درازی اور تکلیف سے۔

اَلْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ يَفُكُّ عَانَهٗ۔ جس کا کوئی وارث نہ ہو ماموں وارث ہوگا وہی اُس کی بندش چھڑائے گا (یعنی اُس کے جنایات کی وہی دیت دے گا)، ایک روایت میں عُرْضِيَّتَهٗ ہے معنے وہی ہیں۔

اِسْتَشْعِرُوا الْخَشْيَةَ وَعُنُّوْا بِالْاَصْوَاتِ۔ بھاگنے والے کو چھوڑ دینا اپنا شعار (شیوہ) کر لو اور آوازوں کو روک کر رکھو (یعنی غل نہ مچاؤ)۔

لَاَنْ اَتَعَنَّى بِعَنْزَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقُوْلَ فِيْ مَسْئَلَةٍ بِرَأْيِيْ۔ امام شعبیؒ نے کہا اگر میں خارشتی اونٹ پر لگانے کا روغن اپنے بدن پر مل لوں (جس میں پیشاب بھی پڑتا ہے) تو وہ مجھ کو اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ کسی شرعی مسئلہ میں اپنی رائے سے فتویٰ دوں (اور خدا و رسول کے حکم کو نہ دیکھوں)۔

عَنْزَةٌ تَشْفِي الْجَرْبَ۔ خارشتی روغن ہے جو کھجلی کو دفع کرتا ہے۔

اِنَّهٗ دَخَلَ مَكَّةَ عَنْوَةً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں زور اور جبر کے ساتھ داخل ہوئے (یعنی مکہ بزور شمشیر فوجی قوت سے فتح ہوا نہ کہ مکہ والوں کی رضامندی سے)۔

عَنَتِ الْوُجُوْهُ۔ اُس کے سامنے سب منہ ذلت اور عاجزی کر رہے ہیں۔

Marfat.com

اَصَبْنَاهَا عَنْوَةً۔ ہم نے خیبر کو بزور شمشیر حاصل کیا۔
وَعَنَتْ لَكَ الْوُجُوْهُ۔ تیرے سامنے منہ عاجزی دکھا رہے ہیں۔
عِنْدَ اللّٰهِ اَحْتَسِبُ عَنَائِیْ۔ میں اپنی تکلیف کا ثواب اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَخْدَمَنَا فِیْ عَانِیْنَ۔ اللہ کا شکر جس نے ہم تکلیف زدوں کو خادم عنایت کئے۔
مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ وَعَنَّتْ نَفْسُهٗ بِالصِّیَامِ وَ الْقِیَامِ۔ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اور اپنے اوپر روزے اور عبادت کی تکلیف ڈالی۔
اَللّٰهُ جَلَّ اَنْ یُّعَانِیَ الْاَشْیَاءَ بِمُبَاشَرَةٍ۔ اللہ کی شان اس سے برتر ہے کہ وہ آدمی کی طرح اشیاء کے پاس ہو کر اُن کو دیکھے (بلکہ وہ اپنے مقام یعنی عرش معلّٰی کے اوپر سے ہر نزدیک اور دور کو یکساں دیکھ رہا ہے)۔
عَنَیْتُ بِحَاجَتِكَ فَاَنَا عَانٍ۔ میں تو تیرے کام میں مشغول ہوں۔
وَمَنْ یُّعَنِّیْنِیْ اَمْرُهٗ۔ جس کام کی مجھ کو فکر ہو۔
وَاحِدِیْ مَحْمَدِیٌّ وَاحِدُ الْمَعْنٰی۔ وہ خداوند اکیلا ہے بے نیاز ہر طرح سے واحد ہے نہ اُس کی ذات میں کوئی شریک ہے نہ صفات میں۔

باب العین مع الواو

عَوْجٌ۔ یا مَعَاجٌ۔ اقامت کرنا، ٹھہر جانا، مڑ جانا، رجوع کرنا، التفات کرنا۔
عَوَجٌ۔ کج ہونا، ٹیڑھا ہونا، بد خُلق ہونا۔
عِوَجٌ۔ کجی۔
تَعْوِیْجٌ۔ ٹیڑھا کرنا، عاج لگانا (ہاتھی دانت)۔
تَعُوْجٌ۔ اور اِعْوِجَاجٌ۔ ٹیڑھا ہونا۔
اِنْعِیَاجٌ۔ مڑ جانا۔ (نہایہ میں ہے کہ عَوَجٌ وہ کجی جو اجسام میں ہو جن کا مشاہدہ ہوتا ہے اور عِوَجٌ بکسرہ عین وہ کجی جو غیر محسوسات یعنی معانی میں ہو جیسے رائے کی کجی یا کلام کی کجی۔ مجملاً میں ہے کہ عَوَجٌ منصوب چیز مثلاً دیوار یا عصا کی کجی اور عِوَجٌ زمین اور دین اور معاش کی کجی۔ بعضوں نے کہا عِوَجٌ دونوں میں کہتے ہیں)۔
حَتّٰی یُقِیْمَ بِهَا الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ۔ تاکہ اُس کے ذریعہ سے اُس دین کو سیدھا کرے جس میں کجی ہو گئی ہو۔ (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کو جس کو عربوں نے بدل کر خراب اور کج کر دیا تھا)۔
اِسْتَمْتَعْتُ بِهَا وَبِهَا عَوَجٌ۔ میں نے اُس سے فائدہ اُٹھایا گو اُس میں کجی تھی۔
رَكِبَ اَعْوَجِیًّا۔ عمدہ ذات والے گھوڑے پر سوار ہوئے۔
اَعْوَجُ۔ ایک عمدہ نر گھوڑا تھا۔ اچھی ذات والے گھوڑوں کو اُسی کی طرف نسبت دیتے ہیں۔
هَلْ اَنْتُمْ عَائِجُوْنَ۔ کیا تم یہاں رہنا اقامت کرنا چاہتے ہو۔ (عرب لوگ کہتے ہیں عَاجَ بِالْمَكَانِ یا عَوَّجَ یعنی اقامت کی) بعضوں نے کہا عَاجَ بِهٖ کے معنے یہ ہیں کہ اُس طرف جھکا اور مائل ہوا اور اُس پر سے گزرا اور عَاجَةٌ یَعُوْجُهٗ اُس کو موڑا۔
ثُمَّ عَاجَ رَاْسَهٗ اِلَی الْمَرْاَةِ فَاَمَرَهَا بِطَعَامِهٖ۔ پھر اپنا سر عورت کی طرف جھکایا اور اُس کو کھانا تیار کرنے کا حکم دیا۔
كَانَ لَهٗ مُشْطٌ مِّنْ عَاجٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کنگھی عاج کی تھی (یعنی کچھوے کی پشت یا ہاتھی دانت)۔ (امام شافعی رح کے نزدیک ہاتھی دانت نجس ہے

اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک پاک ہے اور یہی قول صحیح ہے)۔

اِشْتَرِ لِفَاطِمَةَ سِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ۔ فاطمہ رض کے لئے دو کنگن عاج کے خرید کر دے۔

اِنَّ اَبَا الْحَسَنِ كَانَ يَتَمَشَّطُ بِمُشْطِ عَاجٍ وَ رُوِيَ اَيْضًا اَنَّهٗ يَذْهَبُ بِالْوَبَاءِ۔ امام ابوالحسن رح عاج کی کنگھی کیا کرتے تھے (ایک روایت میں ہے کہ اُس سے وبا دُور ہوتی ہے)۔

اِنَّهٗ كَانَ لِفَاطِمَةَ سِوَارٌ مِّنْ عَاجٍ۔ حضرت فاطمہ رض کا ایک کنگھن عاج کا تھا۔

عَوْجُ بْنُ عُنُقٍ۔ ایک مشہور ظالم کافر بادشاہ تھا (ملک باشان) بعض نے عوج بن عوق اور بعض نے عاج بن عوق کہا ہے۔ کہتے ہیں اُس کا قد اتنا لمبا تھا کہ سمندر کی تہ سے مچھلی نکالتا اور آفتاب سے بھون کر اُس کو کھا جاتا اُس کی عمر تین ہزار پچھتر سو برس کی ہوئی جب نوح کا طوفان آیا تو عوج ان کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو بھی سوار کر لیجئے لیکن حضرت نوح علیہ السّلام نے جواب دیا کہ تجھ کو سوار کرنے کے لئے مجھ کو حکم نہیں ہوا آخر وہ یوں ہی رہا لیکن طوفان کا پانی اُس کے گھٹنوں تک پہنچا پھر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے زمانہ تک زندہ رہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اُس کو قتل کیا۔ (کذا فی مجمع البحرین)

اِبْنُ اَبِي الْعَوْجَاءِ۔ امام حسن بصری رح کا شاگرد تھا لیکن اُن سے منحرف ہو گیا۔

عَوْدٌ۔ یا عَوْدَةٌ یا مَعَادٌ۔ لوٹنا، رجوع کرنا، بوجانا، پھیرنا۔

عَوْدٌ اور عِيَادٌ اور عِيَادَةٌ اور عُوَادَةٌ۔ بیمار کی زیارت کرنا۔

عَادَهٗ عَوْدًا۔ بار بار اُس کام کو کیا یعنی عادت کر لی۔

تَعْوِيدٌ۔ عوادہ کھانا، عادت کر دینا۔

تَعْيِيدٌ۔ عید میں حاضر ہونا۔

مُعَاوَدَةٌ۔ لوٹنا۔ (جیسے حِوَادٌ ہے) دوبارہ کرنا، عادت کر لینا۔

اِعَادَةٌ۔ لوٹانا، دوبارہ کرنا، طاقت رکھنا

تَعَوُّدٌ۔ عادت کر لینا۔

اِعْتِيَادٌ۔ عادت کر لینا۔

اِسْتِعَادَةٌ۔ عادت کر لینا، دوبارہ کرنے کی درخواست کرنا۔

عَائِدَةٌ۔ فائدہ، صلہ، بخشش، احسان۔

عُوَادَةٌ۔ وہ کھانا جو خاص ایک شخص کے لئے لوگوں کے فارغ ہونے کے بعد لایا جائے۔

عِيدٌ۔ موسم یا مجمع کا دن۔ (اُس کی اصل عَوِدٌ تھی چونکہ ہر دن برسال لوٹ کر آتا ہے اس لئے اُس کو عید کہا یا اس لئے کہ ہر سال اُس میں خوشی اور مسرّت لوٹ کر آتی ہے)۔

مُعِيدٌ۔ اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ یعنی خلقت کو لوٹانے والا، آخرت میں پھر زندہ کرنے والا۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرَّجُلَ الْقَوِيَّ الْمُبْدِئَ الْمُعِيدَ عَلَى الْفَرَسِ۔ اللہ تعالیٰ زور آور شخص کو جو گھوڑے پر سوار ہو کر ایک بار جہاد کرے پھر دوسری بار (پھر تیسری بار) دوست رکھتا ہے یا اُس شخص کو جو جنگ کا بارہا تجربہ کر چکا ہو۔

اَلْفَرَسُ الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ۔ وہ گھوڑا جس پہ اُس کا مالک سوار ہو کر کئی بار جہاد کر چکا ہو، یا جو گھوڑا اپنے سوار کا تابعدار اور شائستہ تربیت یافتہ سدھا ہوا ہو۔

وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ۔ میری آخرت درست کر جہاں مجھ کو لوٹ کر جانا ہے (یعنی ہمیشہ

Marfat.com

سے لوٹ کر)۔

وَالْحَكَمُ اللّٰهُ وَالْمَعْوُدُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ فیصلہ کرنے والا اللہ ہی ہے (وہی قیامت کے دن سب کے جھگڑے چکائے گا) اور اُسی کے پاس قیامت کے دن لوٹ کر جانا ہے۔

اَحُدَثَ فُتَانًا يَا مُعَاذُ۔ معاذ کیا تم فساد کرنے والے لوگوں کو بُلا میں ڈالنے والے ہو گئے (لمبی لمبی سورتیں نماز میں پڑھ کر یہ چاہتے ہو کہ لوگ نماز میں شریک ہونا چھوڑ دیں یا نماز کی رغبت اُن کو نہ رہے)۔ (یہ عَوْدٌ بمعنی صَيْرُوْرَةٌ ہے جیسے اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ میں)۔

عَادَلَهَا النِّقَادُ مُجْرِنْثِمًا۔ چھوٹی چھوٹی بکریاں اُس قحط کی وجہ سے جمع ہو گئیں (ایک جگہ اکٹھا ہو گئیں اس لئے کہ چرنے کے لئے چارہ نہ تھا)۔

وَدِدْتُ اَنَّ هٰذَا اللَّبَنَ يَعُوْدُ قَطِرَانًا۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ دودھ چار کول ہو جائے (یعنی ڈامر جو خارشتی اونٹوں پر ملا جاتا ہے۔ یہ کعب نے قریش لوگوں کے حق میں کہا۔ جب لوگوں نے اُن سے اسکا سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ قریش نے (جہاد چھوڑ کر) اونٹوں کی دُمیں تھامیں (لگے کھیتی باڑی تجارت کرنے) اور جماعت میں آنا چھوڑ دیا)۔

اِلْزَمُوْا تُقًى اللّٰهِ وَاسْتَعِيْدُوْهَا۔ اللہ کا ڈر لازم کر لو اور اُس کی عادت رکھو (تاکہ پرہیزگاری تمہارا کشیوہ ہو جائے)۔

فَاِنَّهَا اِمْرَأَةٌ يَتَعَوَّدُهَا۔ وہ تو ایسی عورت ہے جس سے ملنے کے لئے بہت لوگ آتے رہتے ہیں (نہایہ میں ہے کہ جو کوئی تیرے پاس آئے اُس کو عَائِدٌ کہیں گے اگرچہ عِيَادَةٌ بیمار پرسی کے لئے زیادہ مستعمل ہے گویا اُس سے خاص ہو گیا ہے)۔

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا سَيَّاحِيْنَ عِبَادَتُهَا حَلَّ دَارِفِيْهِ اَحْمَدُ اَوْ مُحَمَّدٌ۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے سیر کرتے پھرتے ہیں وہ ہر ایک گھر میں جاتے ہیں جن میں کوئی احمد یا محمد نام کا کوئی شخص ہوتا ہے۔

وَلٰكِنِّيْ لَا اُرِيْدُ اَنْ اُدْخِلَ فِيْهِ مُعَادًا۔ میں نہیں چاہتا کہ کوئی حدیث مکرر لاؤں (یعنی بے فائدہ تکرار کرنا نہیں چاہتا البتہ اگر اسناد یا متن سے کوئی نیا فائدہ متصور ہو تو ایسی جگہ تکرار کی ہے)۔

لَبِئْسَ مَا عَوَّدَتْكُمْ اَقْرَانُكُمْ۔ تمہارے حریفوں نے تمہاری عادت خراب کر دی ہے (تمہارا تعاقب کرنا اور بھاگتے وقت تم کو قتل کرنا چھوڑ دیا اس لئے تم کو بھاگنے کی عادت ہو گئی)۔

فَسَمِعْتُهُ مِنْهُ عَوْدًا وَّبَدْءً۔ میں نے اُن سے شروع اور اخیر میں یہ سُنا۔

عُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَءْتُمْ۔ جیسے تم شروع میں تھے (کمزور اور غریب) ویسے ہی پھر ہو گئے (یعنی تم زمانہ میں ویسے ہی ہو جاؤ گے)۔

يُعَرِّضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيْدُ اِنْ لَهٗ تِلْكَ الْمَقَالَةَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب پر اُن کے مرنے کے قریب یہ کلمہ (لا الٰہ الا اللہ) پیش کرتے تھے اور ابوجہل اور ابن امیہ وہی اپنی بات دُہراتے (کہتے) ابوطالب تم اپنے باپ دادا اور عبدالمطلب کے دین سے پھرے جاتے ہو لوگ کہیں گے ابوطالب مرتے وقت ڈر گئے)۔

لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ۔ اب اس گھوڑے کو مت خرید اور اپنی دی ہوئی خیرات کو مت لوٹا۔

اَلْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔ دی ہوئی چیز کو پھر لینے والا ایسا ہے جیسے قے کر کے پھر اُس کو چاٹنے والا معلوم ہوا کہ ہبہ کر کے پھر رجوع مکروہ ہے مگر باپ

Marfat.com

اپنے بیٹے کو اگر کچھ ہبہ کرے تو اُس میں رجوع جائز ہے دوسری حدیث کی رو سے)۔

زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّ لَا تَعُدْ۔ اللہ تم کو عبادت کی حرص اس سے زیادہ دے اب دوبارہ ایسا نہ کرنا (صف میں شریک ہونے سے پہلے رکوع کر دینا یا جلدی مت بھاگنا نماز کے لئے بلکہ معمولی چال سے آنا اور جتنی نماز امام کے ساتھ ملے اس کو امام کے سلام کے بعد پڑھ لینا)۔

فَلَمْ يَعُدْ اَنْ صَلّٰى وَفَرَغَ۔ تو نماز سے فارغ ہو کر ابھی اپنے گھر میں نہ آئے تھے کہ قربانیوں کا گوشت دیکھا۔

فَاِذَا رَكَعَهَا وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا۔ جب آپ رکوع کرتے تو امامہ بنت زینب (اپنی نواسی) کو مونڈھے پر سوار کر لیتے (معلوم ہوا اتنی حرکت مفسد نماز نہیں ہے کیونکہ آپ ایک ہاتھ سے اُن کو اُتار دیتے پھر ایک ہاتھ سے کاندھے پر بٹھا لیتے)۔

عَلَيْكُمْ بِالْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ۔ تم عود ہندی (جس کو قسط بحری کہتے ہیں) اپنی ادلا پر لازم کر لو۔

ذِكْرُ الْعُوْدَتَيْنِ۔ دونوں لڑائیوں کا بیان (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار و حصار کا)۔

اِنَّمَا الْقَضَاءُ جُمَّعٌ فَاِذَا فَهِمَ الْجُمَّ عَنْكَ بِعُوْدَيْنِ۔ حاکم کا عہدہ ایک انگارہ ہے (جو تجھ کو جلا دے گا) تو اُس انگارہ کو دو لکڑیوں سے سرکا دے (یعنی دو گواہوں کی گواہی سے اپنی صفائی پیش کر)۔

قَدْ اَنْ لَكُمْ اَنْ تَبْعَثُوْا اِلٰى هٰذَا الْعَوْدِ اب وہ وقت آگیا ہے کہ تم اس بوڑھے آزمودہ کار اونٹ کو بلا بھیجو۔ (عَوْدٌ کے عَود والا نجر بہ کار اُونٹ اُس سے اپنے آپ کو مروا دیا۔ یہ حسان بن ثابتؓ نے کہا)۔

فَقُلْتُ اِنَّمَا هِيَ عَوْدَةٌ فَلَعَلَّهَا اَلْبَلَحُ وَ التَّلَطُ فَسَمِنَتْ۔ میں ایک بکری کی طرف جھکا اُس کو ذبح کرنے کی وہ چلانے لگی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھ دودھ اور نسل کا جانور مت کاٹ)، میں نے عرض کیا وہ ایک عود والی بکری ہے جس کو ہم نے گدر اور تازی کھجور یں کھلائیں وہ موٹی ہو گئی۔

تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ عَرْضَ الْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا۔ دلوں پر گمراہیوں کے خیالات (فتنے) بار بار پیش کئے جائیں گے (ایک روایت میں عُوْدًا عُوْدًا ہے جمع بمعنی عین یعنی بوریے کی تیلیوں کی طرح ایک کے بعد ایک فتنے دلوں پر طاری ہوں گے)۔

قَدْ حُمَّ مِنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ يَبُوْلُ فِيْهِ۔ لکڑی کا ایک پیالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پلنگ کے تلے رہتا آپ اُس میں پیشاب کیا کرتے۔

عَادَ مَرِيْضًا۔ ایک بیمار کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔

عَادَةٌ۔ طریقہ اور خصلت اور شیوہ اور جس کام کو آدمی کئی بار کرے (اُس کی جمع عَادَاتٌ اور عَوَائِدُ ہے)

عَاد۔ ایک قوم تھی جس کے لوگ بڑے تنومند اور سرکش اور ظالم تھے۔ ہودؑ پیغمبر اُن کی طرف بھیجے گئے تھے۔

عُوْدُوْا بِالْفَضْلِ عَلٰى مَنْ حَرَمَكُمْ۔ جو تم کو محروم کرے تم اُس سے زیادہ سلوک کرو۔

شَيْءٌ عَادِيٌّ۔ پرانی چیز۔

اَلْقَلِيْبُ الْعَادِيَةُ۔ وہ کنواں جس کا کھودنے والا معلوم نہ ہو۔

عَادِيُ الْاَرْضِ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔ جو زمین پرانی پڑی ہو اُس کا کوئی مالک معلوم نہ ہو تو وہ اللہ اور رسول کی ہوگی۔

لَا مَالَ اَعْوَدُ مِنَ الْعَقْلِ۔ عقل سے بہتر کوئی فائدے کی چیز نہیں ہے۔

اِلٰهِيْ عَوْدِيْ بِرَدِّ تَوْنُسِيْ۔ یا اللہ تیری عنایتیں مجھ کو مانوس کر رہی ہیں۔

Marfat.com

عُوْد ستار کو بھی کہتے ہیں یا طنبور سے کو۔

فَرَجَعْتُ عَوْدِیْ اِلٰی بَدْأِیْ اِلٰی مَنْزِلِیْ۔ میرا آخری حال شروع حال پر لوٹ کر میرے ٹھکانے آگیا۔

اِنَّمَا جُعِلَ یَوْمُ الْفِطْرِ الْعِیْدَ لِیَکُوْنَ لِلْمُسْلِمِیْنَ مُجْتَمَعًا یَجْتَمِعُوْنَ فِیْهِ۔ یوم الفطر کو عید کا دن اس لئے مقرر کیا کہ مسلمان اُس دن جمع ہوں (اور اللہ کا شکر بجا لائیں کہ اُن کو روزے رکھنے کی توفیق دی اور اُس دن کھانے پینے کی اجازت دی)۔

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا۔ میری قبر کو عید نہ بناؤ (عید کی طرح وہاں اجتماع نہ کرنا، ہر سال وہاں میلہ نہ لگایا کرنا جیسے عیدگاہ میں ہوتا ہے)۔

عَوْذٌ یا عِیَاذٌ یا مَعَاذٌ یا مَعَاذَةٌ۔ پناہ لینا، التجا کرنا، جھگڑ مارنا، لازم کر لینا، فریاد چاہنا۔

تَعْوِیْذٌ۔ حفاظت کی دعا کرنا (جیسے اِعَاذَةٌ یا اِعْوَاذٌ ہے)۔

تَعَاوُذٌ۔ ایک دوسرے کی پناہ لینا (جیسے تَعَوُّذٌ پناہ لینا، اعوذ باللہ پڑھنا، اِسْتِعَاذَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں)۔

عَائِذٌ۔ نئی جنی ہوئی مادہ (اس کی جمع عُوْذٌ ہے)۔

مَعَاذَ اللّٰهِ یا مَعَاذَةَ اللّٰهِ۔ اللہ کی پناہ۔

اِنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَءَةً فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَیْهِ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ لَقَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ فَالْحَقِیْ بِاَهْلِكِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے نکاح کیا جب وہ آپ کے پاس آئی تو کہنے لگی میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں۔ آپ نے فرمایا تو نے ایسے کی پناہ چاہی جس سے پناہ مانگنی چاہیئے (یعنی خداوند کریم کی) اب جا اپنے لوگوں میں چلی جا (یہی لفظ گویا طلاق تھا۔ ایک روایت میں لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِیْمٍ ہے یعنی تو نے بڑے شخص کی پناہ لی)۔

اَعُذْتُكِ مِنِّیْ۔ میں نے تجھ کو اپنے سے پناہ دی (یعنی اب میں تجھ پر دست درازی نہیں کروں گا)۔

اِنَّمَا قَالَهَا تَعَوُّذًا۔ اُس نے کلمۂ شہادت اپنی جان بچانے کو پڑھا (دل سے)۔

عَائِذٌ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ میں دوزخ سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں (جسے مُسْتَجِیْرٌ بِاللّٰهِ ہے۔ ایک روایت میں عَائِذًا بِاللّٰهِ ہے یعنی اللہ کی پناہ)۔

وَمَعْهُمُ الْعُوْذُ الْمَطَافِیْلُ۔ اُن کے ساتھ نئی جنی ہوئی بچہ والی عورتیں ہیں (یعنی عورتیں اور اطفال بھی اپنے ساتھ لائے ہیں تاکہ اُن کے مرد دل توڑ کر لڑیں اور عورتوں اور بچوں کو چھوڑ کر میدانِ جنگ سے مُنہ نہ موڑیں)۔

عَائِذٌ۔ وہ اونٹنی جو نئی جنی ہو یا جنے ہوئے چند دن گزرے ہوں، اُس کا بچہ طاقتور ہوگیا ہو۔

فَاَقْبَلْتُمْ اِلَیَّ اِقْبَالَ الْعُوْذِ الْمَطَافِیْلِ۔ تم بچے والی اونٹنیوں کی طرح میرے پاس آئے۔

فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ۔ اللہ سے پناہ مانگے (جب شیطان یہ وسوسہ ڈالے کہ سب چیزوں کو تو اللہ نے پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال کو دل سے دُور کرے دوسرے کسی کام میں مشغول ہو اگر یہ خیال جم جائے تو غور اور فکر سے اُس کو دور کرے)۔

اَلْمُعَوِّذَتَیْنِ۔ قل اعوذ بربّ الفلق قل اعوذ بربّ النّاس کیونکہ یہ دونوں سورتیں شیطان اور جادو سے پناہ دینے والی ہیں۔

نَفَثَ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر پھونکا (کبھی جمع کا اطلاق دو پر بھی ہوتا ہے یا سورۂ اخلاص کو بھی اُن میں شریک کر لیا یا دوسرے کلمات مراد ہیں جن میں شیطان

Marfat.com

سے اللہ کی پناہ چاہی گئی ہے۔ بعضوں نے کہا معوّذات سے چاروں قل مراد ہیں پھونکنے سے یہ مقصود ہے کہ ان سورتوں کو پڑھ کر جسم کے ایک حصّے پر پھونکا پھر اپنا ہاتھ سارے جسم پر پھیرا۔

مَنِ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيذُوْهُ۔ جو شخص تم سے اللہ کی پناہ چاہے اس کو پناہ دو (اللہ کے نام کا ادب کرو اُس کو فوراً چھوڑ دو)۔

هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ۔ یہ تجھ سے پناہ مانگنے والے کا مقام ہے (ناطے سے اللہ کی پناہ چاہی تھی)۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ۔ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں محتاجی سے (یعنی دل کی محتاجی سے جس میں دولت کی خواہش اور بے صبری ہوتی ہے اور ناشکری۔ فقیری سے مال کی قلت مراد نہیں ہے وہ تو نیک بندوں کے لئے باعثِ فخر ہے۔ اسی حدیث میں آپؐ نے سستی سے اور عاجزی سے اور بہت بڑھاپے اور نامردی اور غرور سے بھی پناہ مانگی ہے۔ سُوْءِ الْكِبَرِ سے غرور اور سُوْءِ الْكِبَرِ سے سخت بڑھاپا مراد ہے جس میں عقل جاتی رہتی ہے حواس میں خلل آجاتا ہے عَادَتْ بِزَيْنَبَ۔ زینبؓ نے پناہ چاہی۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ جَهْدَ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ۔ دوزخ جب الحزن سے اللہ کی پناہ چاہتی ہے (وہ ایک مقام ہے دوزخ میں جہاں ایسا سخت عذاب ہے کہ خود دوزخ اُس سے ڈرتی ہے)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے۔

اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ یا اللہ اُس کو قبر کے عذاب (وہاں کی وحشت) سے محفوظ رکھ۔

اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يَعُوْذُ بِهِمَا۔ تمھارے باپ ان کلمات سے پناہ مانگتے تھے۔

يَكْفِيْكَ الْمُعَوِّذَتَانِ۔ تم کو یہ دونوں سورتیں فلق اور ناس کافی ہیں (ہر شر اور آفت سے بچانے والی ہیں)۔

سَاَلْتُهُ عَنِ التَّعْوِيْذِ يُعَلَّقُ عَلَى الْحَائِضِ۔ حائضہ عورت پر تعویذ لٹکانا (جس میں آیاتِ قرآنی اور اسمائے الٰہی ہوں) کیسا ہے؟ میں نے اُن سے پوچھا۔

اِقْرَءِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ۔ قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس پڑھ۔

ثُمَّ اقْرَءِ الْمُعَوِّذَاتِ الثَّلٰثَ۔ پھر تینوں معوّذات (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ ناس اور سورۂ اخلاص) پڑھ۔

عَائِذُ الْاَحْمَسِيُّ۔ ایک راوئ حدیث کا نام ہے۔

عَائِذ۔ ایک قبیلہ کا بھی نام ہے۔

مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ۔ مشہور صحابی ہیں۔

عَوْرٌ۔ کانا کرنا، لے جانا، تلف کرنا۔

عَوَرٌ۔ کانا ہونا۔

اَعْوَرُ۔ کانا مرد۔

عَوْرَاءُ۔ کانی عورت۔

تَعْوِيْرٌ۔ کانا کرنا، نامرد پھیر دینا، تلف ہونے کے لئے چھوڑ دینا، پھیر دینا۔

مُعَاوَرَةٌ۔ عاریت دینا۔

مُعَايَرَةٌ۔ اندازکرنا۔

اِعَارَةٌ۔ عاریت دینا۔

اِعْوَارٌ۔ کانا کرنا۔

تَعَوُّرٌ۔ عاریت طلب کرنا۔

تَعَاوُرٌ۔ اور تَعَاوُرٌ۔ بار بار لینا۔

اِعْتِوَارٌ۔ تناول اور تعاطی یعنی بار بار لینا اور دینا۔

اِسْتِعَارَةٌ۔ عاریت مانگنا۔

عَاوِرٌ۔ جو آنکھ کو خراب کرے کوڑا، کچرا، آشوب وغیرہ اور ایک کنوئیں کا نام ہے اور وہ تیر یا پتھر جس کا مارنے والا

Marfat.com

معلوم نہ ہو۔
عَوَارِیَۃٌ۔ وہ مال اور اسباب جو دریا کے پانی سے بھیگ کر خراب ہو گیا ہو، اُس کی قیمت گھٹ گئی ہو۔
عَوَاہِر۔ مُردیوں کے متفرق دل۔
عَوَرٌ۔ بدطینت۔
عُوْرَان۔ کانے (یہ جمع ہے اَعْوَر کی)۔
لَا یُؤْخَذُ فِی الصَّدَقَۃِ ھَرِمَۃٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ۔ زکوٰۃ میں بوڑھا جانور اور عیب دار جانور نہ لیا جائے گا (جیسے کانا، لنگڑا، اندھا وغیرہ)۔
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِیْ مِنْھَا وَمَا نَذَرُ۔ اپنی عورت (ستر) میں سے ہم کس کو چھپائیں کس کو کھلا چھوڑ دیں (اصل میں عورت آدمی کے جسم کا وہ ٹکڑا ہے جس کے کھولنے میں شرم کی جاتی ہے۔ مرد کے لئے عورت ناف اور گھٹنے کے درمیان ہے اور آزاد عورت کے لئے سارا بدن، منہ اور دونوں ہاتھ کے پہنچوں اور قدموں میں اختلاف ہے اور لونڈی کی عورت مرد کی طرح ہے اگر اُس کا سر یا گردن یا بازو کام کاج کے لئے کھل جائے تو وہ عورت نہیں ہے۔ عورت کا چھپانا نماز میں واجب ہے اسی طرح غیر نماز میں۔ لیکن خلوت اور تنہائی میں واجب ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے)۔
اَلنِّسَاءُ عَوْرَۃٌ۔ عورتیں عورت ہیں (اُن کا چھپانا ضروری ہے)۔
اَلْمَرْأَۃُ عَوْرَۃٌ۔ عورت عورت ہے (کیونکہ عورت کا بے پردہ ہونا اور کھل جانا باعث شرم ہوتا ہے)۔
لَا یَطْلُبُ عَوْرَتَہٗ۔ اُس کا عیب نہ ڈھونڈھے۔
رَاَیْتُہٗ وَقَدْ ظَلَعَ فِیْ طَرِیْقٍ مُّعْوِرَۃٍ۔ میں نے اُس کو دیکھا وہ ایک عیب دار راستہ میں آنکلا (جہاں گر ہی اور خرابی میں پڑ جائے گا)۔
لَا تُجْھِزُوْا عَلٰی جَرِیْحٍ وَّلَا تُصِیْبُوْا مُعْوِرًا۔ جو زخمی ہو گیا ہو اُس کو قتل نہ کرو اور نہ اُس کو جس کو صدمہ پہنچ گیا ہو۔
لَمَّا اعْتَرَضَ اَبُوْلَھَبٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِظْھَارِہِ الدَّعْوَۃَ قَالَ لَہٗ اَبُوْطَالِبٍ یَا اَعْوَرُ مَا اَنْتَ وَھٰذَا۔ جب ابولہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوتِ اسلام سے روکا (اور آپ پر اعتراض کیا) تو حضرت ابوطالب نے اُس سے کہا ارے کانے! تو اپنے آپ کو دیکھ اور اُس کو (میرے بھتیجے کو) دیکھ (تو ان باتوں کو کیا سمجھے یا تیری کیا حقیقت ہے؟ یا تجھے اُس سے کیا مطلب (حالانکہ ابولہب کانا نہ تھا اُس کی بیوی اُمِّ جمیل کانی تھی)، مگر عرب لوگ اُس شخص کو جس کا کوئی سگا بھائی نہ ہو کانا کہتے ہیں یا کانے سے مراد خراب اور بداخلاق شخص ہے)۔
یَتَوَضَّأُ اَحَدُکُمْ مِنَ الطَّعَامِ الطَّیِّبِ وَلَا یَتَوَضَّأُ مِنَ الْعَوْرَۃِ۔ یَعْنُوْنَھَا۔ تم میں کوئی اچھا اور پاکیزہ کھانا کھانے سے تو وضو کرتا ہے (سمجھتا ہے کہ جو کھانا آگ سے پکا ہوا اُس کے کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے ابتداءِ اسلام میں یہی حکم تھا پھر منسوخ ہو گیا) مگر بُری بات منہ سے نکالنے پر (جیسے جھوٹ، گالی گلوچ، غیبت، فحش) وضو نہیں کرتا۔ حالانکہ انجیل مقدس میں ہے کہ آدمی اُس چیز سے ناپاک نہیں ہوتا جو حلق کے اندر جاتی ہے (یعنی کھانے پینے سے)، بلکہ اُس سے ناپاک ہوتا ہے جو مُنہ سے نکلتی ہے (یعنی کفر اور شرک اور غیبت اور جھوٹ کی باتیں نکالنے سے)۔
فَاسْتَبْدَلْتُ بَعْدَہٗ وَکُلُّ بَدْلٍ اَعْوَرُ۔ میں نے اُس کے بعد کئی خاوند بدلے اور ہر ایک خاوند پہلے سے بدتر نکلا (کُلُّ بَدْلٍ اَعْوَرُ۔ عرب کی ایک مثل ہے یعنی جو بدل ہوا وہ بدتر)۔
اِفْتَقَرَ عَنْ مَعَانٍ عُوْرٍ۔ (حضرت عمرؓ نے امرءالقیس

Marfat.com

شاعر کے حق میں فرمایا) اُس کو باریک اور دقیق مضامین میں مہارت ہی رہی (اپنے اشعار میں ایسے عمدے اور پھسپھے مضامین لانا کہ پچھلے زمانہ کے شاعر اُس پر ہنستے ہیں۔ البتہ متنبّی اور ابوتمام اور بحتری اور معرّی یہ شاعر عمدہ اور باریک مضامین باندھتے ہیں)۔

عَوَّرْتُ التَّرْكِيَةَ يَا اَعْوَرُ ثُهَا یا عُرْ ثُهَا سے ماخوذ ہے یعنی میں نے پانی کا سوتا بند کر دیا جس میں سے پانی پھوٹتا تھا۔

اَمَرَهُ اَنْ يُعَوِّرَ اٰبَارَ بَدْرٍ۔ آپؐ نے اُن کو حکم دیا کہ بدر کے کنوئیں پاٹ دے (بند کر دے)۔

اِيَّاكُمْ وَالْغُلُوْلَ فَاِنَّهَا عَارٌ۔ دیکھو لوٹ کے مال میں چوری کرنے سے بچے رہو قیامت کے دن وہ فضیحت ہو گی (جب سب لوگوں کے سامنے وہ چوری کھل جائے گی)۔

مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ۔ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے عیب کی ٹوہ لگاتا رہے اُس کی کھوج اور تلاش رکھے۔

اِنَّكَ اِذَا تَتَبَّعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَهُمْ جب تو لوگوں کے چھپے ہوئے عیوب کی کھوج کرتا رہے گا تو اُن کو خراب کر دے گا (آخر میں وہ بے حیا ہو جائیں گے اور کھلم کھلا بُری باتیں کرنے لگیں گے)۔

اِنَّ سَائِرَ الْعَوْرَةِ كَمُحْيِيْ مَوْءُوْدَةٍ۔ جو شخص مسلمان بھائی کا عیب چھپائے اُس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے جیتی گاڑی ہوئی لڑکی کو جلایا (اُس کو قبر سے نکال لیا کیونکہ اگر اُسکا عیب فاش کرتا تو وہ شرم سے مردہ بن جاتا جب اُس کو چھپایا تو گویا مردے کو زندہ کیا)۔

مِنْ حَلِّيْ تَعَوَّرَهُ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ۔ اُس زیور سے جو بنی اسرائیل نے (قبطیوں سے مانگ کر لیا تھا)۔

تَعَوَّرَ اور اِسْتَعَارَ۔ مانگ کر لیا۔ (جیسے تَعَجَّبَ اور اِسْتَعْجَبَ تعجب کیا)۔

كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ۔ وہ عورت کیا کرتی تھی کوئی چیز مانگ کر لیتی پھر مُکر جاتی (کہتی میں نے نہیں لی۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا)۔

يَتَعَاوَرُوْنَ عَلٰى مِنْبَرِيْ۔ میرے منبر پر ایک کے بعد ایک چڑھیں گے (یعنی بنی امیہ و بنی عباس جو ایک کے بعد ایک حاکم ہوں گے)۔

عَارِيَةٌ مَضْمُوْنَةٌ مُؤَدَّاةٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ سے فرمایا میں جو زرہیں تم سے لیتا ہوں تو وہ عاریت کے طور پر جن کا میں اور تم کو واپس کی جائیں گی (اس حدیث سے یہ نکلا کہ عاریت کی چیز اگر بجنسہٖ قائم ہو تو مالک کو پھیر دی جائے اگر تلف ہو جائے تو اُس کی قیمت ادا کرنی ہو گی (المحدیث اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تاوان دینا لازم نہیں)۔

لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ اَخِيْهِ عَوْرَةٍ۔ عَرِيَّةٍ۔ آدمی کسی کے ستر کی طرف نہ دیکھے (البتہ خاوند اور بیوی کو ایک دوسرے کا ستر دیکھنا درست ہے اسی طرح اپنی لونڈی کا ستر دیکھ سکتا ہے۔ بعضوں نے فرج کا دیکھنا حرام یا مکروہ رکھا ہے اور مشرک عورتیں مردوں کی طرح ہیں اُن کا سر اور بازو اور پاؤں وغیرہ دیکھنا درست ہے اسی طرح خادمہ عورتوں کا۔ اور غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے اُس کا سر اور بازو اور پاؤں وغیرہ دیکھ سکتا ہے)۔

فَاِذَا نَقَصَ قَالَ دُوْنَ الْعَوْرَةِ۔ جب کم ہوتا تو فرج سے کچھ کم۔

وَلَا تُعَوِّرُهَا۔ اُس کو مت مٹا۔

ثَلٰثُ عَوْرَاتٍ۔ تین وقت پردہ پوشی کے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِيْ۔ یا اللہ

Marfat.com

میرا ستر چھپایا میرا عیب چھپا اور میرے دل کو اطمینان اور امن دے (میرا ڈر دور کر دے)۔

عَوْرَةُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ۔ ایک مسلمان کا عیب دوسرے مسلمان پر حرام ہے (یعنی اُس کا فاش کرنا)۔

اِنَّ اللّٰهَ اَعَارَ اَعْدَائَهٗ اَخْلَاقًا مِّنْ اَخْلَاقِ الْاَوْلِيَاءِ لِيُعَيِّشَ اَوْلِيَاءَهٗ مَعَ اَعْدَائِهٖ فِيْ دُوْلَتِهِمْ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بعضے دشمنوں کو (کافروں اور فاسقوں کو) کچھ اخلاق اور عادات اپنے دوستوں کے عاریت کے طور پر دیتا ہے (جیسے انصاف اور رحم وغیرہ) اس سے یہ غرض ہے کہ اللہ کے دوست اُن کی حکومت میں اپنی زندگی بسر کریں (ورنہ اُن کی حکومت میں نیک بندوں کی زندگی دشوار ہو جاتی)۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُعَارِيْنَ۔ یا اللہ مجھ کو اُن لوگوں میں سے مت کر جن کا ایمان عاریتی ہے (جب چاہے تو سلب کرلے)۔

وَكَانَ اَبُو الْخَطَّابِ اَعْنِيْ اَبَا زَيْنَبَ مِمَّنْ اُعْجِبُ الْاِيْمَانُ۔ ابو خطاب اُن لوگوں میں سے تھا جن کو عاریتی ایمان دیا گیا تھا۔

عَوَرٌ۔ آنکھ کا کچرا۔

عَوَزٌ۔ محتاج ہونا اور نہ پانا۔

عَوَزٌ۔ نادر اور کمیاب ہونا، محتاج ہونا۔

اِعْوَازٌ۔ حاجت مند ہونا، محتاج ہونا۔

اَعْوَزُ۔ فقیر، محتاج۔

تَخْرُجُ الْمَرْاَةُ اِلٰى اَبِيْهَا يَكِيْدُ بِنَفْسِهٖ فَاِذَا خَرَجَتْ فَلْتَلْتَمِسْ مَعَاوِدَهَا۔ اگر کسی عورت کا باپ مرنے کے قریب ہو تو وہ اپنے باپ کے پاس جا سکتی ہے (اُس کے دیکھنے کے لئے اگرچہ خاوند اجازت نہ دے) لیکن اگر وہ جائے تو اپنے پرانے دھرانے کپڑے پہن کر جائے (یہ نہیں کہ بن ٹھن کر عمدہ کپڑے پہن کر۔ یہ مِعْوَرٌ کی جمع ہے یعنی پرانا کپڑا)۔

اَمَا لَكَ مِعْوَرٌ۔ کیا تیرے پاس کوئی پرانا کپڑا بھی نہیں ہے۔

عَوْزَمٌ[1]۔ بوڑھی ادھیڑ اونٹنی جس میں جوانی کا کچھ اثر باقی ہو یا پست قد اونٹنی۔

رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْعَوَازِمِ۔ بوڑھی اونٹنیوں کو ذرا آہستہ ہانکو (بعضوں نے کہا مراد عورتیں ہیں)۔

عَوْصٌ۔ یا عِيَاصٌ۔ سخت ہونا، دشوار ہونا۔

عَوِيْصٌ۔ سخت اور دشوار۔

تَعْوِيْصٌ۔ اور اِعْوَاصٌ۔ دشوار کلام یا بیت ڈالنا۔

جَاءَنِيْ خَبَرٌ مِّنَ الْاَعْوَصِ۔ میرے پاس اعوص سے ایک خبر آئی (اعوص ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب)۔

عِوَضٌ۔ یا عِوَضٌ۔ یا عِيَاضٌ۔ بدلہ دینا جیسے تَعْوِيْضٌ اور مُعَاوَضَةٌ ہے)۔

اِعْتِيَاضٌ۔ بدلہ لینا۔

اِسْتِعَاضَةٌ۔ بدلہ چاہنا

فَلَمَّا اَحَلَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ لِلْمُسْلِمِيْنَ يَعْنِي الْجِزْيَةَ عَرَفُوْا اَنَّهُمْ قَدْ عَاضَهُمُ اللّٰهُ اَفْضَلَ مِمَّا خَافُوْا

جب اللہ تعالیٰ نے جزیہ مسلمانوں کے لئے حلال کر دیا (یعنی جو ٹیکس کافروں سے لیا جاتا ہے) تو اُن کو معلوم ہو گیا کہ جس بات کا اُن کو ڈر تھا اُس سے بہتر اللہ نے اُن کو بدلہ دیا

اَيْعَاضُ زَوْجِهَا مِنْهَا۔ کیا اُس کے خاوند کو اُس سے بدلہ دلایا جائے گا (ایک روایت میں يُعَارِضُ مِنْهَا ہے معنے وہی ہیں)۔

---

[1] اُس کو باب الیمن مع الزاء میں ذکر کرنا تھا مگر متابعت صاحب نہایہ و مجمع ہم نے یہاں ذکر کیا ۱۲ منہ سلمہ ربہ۔

Marfat.com

وَعَوَضًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ ۔ ہر چیز جو فوت ہو جائے اُس کا بدلہ اللہ کے پاس ہے (وہ بہتر بدلہ دے سکتا ہے)۔

عِیَاض۔ حضرت علی رضؓ کے غلام کا نام تھا۔

عِیَاضُ بْنُ حِمَارٍ۔ ایک صحابی کا نام ہے۔

عِیَاضُ بْنُ جُمَازٍ یا حُمَادٍ ۔ قاضی تھا عکاز والوں کا جاہلیت کے زمانہ میں۔

عَوَضٌ۔ کبھی

عَوَضُ الْعَائِضِیْنَ۔ ہمیشہ، تمام عمر۔

عَوْفٌ۔ ایک قسم کی گھاس خوشبودار، اُس کو لازم کر لینا، گرد گھومنا، حال شان، نصیبہ، ایک پرندہ، مُرغا، بُت، شیر، بھیڑیا، اپنے بچوں کے لئے مشقت اُٹھانے والا۔

اَبُوْعَوْف ۔ ٹڈا

اُمُّ عَوْف ۔ ٹڈی

تَعَوَّفَ۔ رات کو گھومنا، شکار کرنا۔

عَوَّاف اور عَوَّافَہ ۔ جو رات کو شیر شکار کرے اُس کو کھالے۔

هُوَ اَدْنٰی مِنْ عَوْفٍ۔ عوف سے زیادہ وفادار وہ عوف بن محلم ہے یا عوف بن کعب۔

نَجِمَ عَوْفُكَ یَا اَبَا سَلَمَۃَ فَقُلْتُ وَعَوْفُكَ فَنَجِمَ۔ (جنادہ نے کہا جب کسی شخص کی شادی پر ساتواں دن ہوتا تو وہ سنان بن سلمہ کے پاس جاتا۔ انھوں نے کہا میں بھی اُن کے پاس گیا اور میں ڈڈو کالی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھا اُنھوں نے کہا، تمہارا نصیب اچھا ہے یا تمہارا حال اچھا ہے۔ میں نے کہا تمہارا نصیب بھی اچھا ہے۔

عُوَاف۔ ایک باغ تھا جو حضرت فاطمہؓ پر وقف تھا۔

عَوْقٌ۔ روکنا، پھیر دینا، باز رکھنا۔

تَعْوِیْقٌ۔ اور اِعَاقَۃٌ۔ دیر کرنا، روکنا۔ دیر لگانا۔

تَعَوَّقَ۔ رُکنا۔

اِعْتِیَاقٌ۔ روکنا۔

عَائِقٌ۔ روک، مانع۔

عُوَّقٌ۔ مانع الخیر۔

عَاقَ مِنَ الْاَمْرِ۔ اس کام سے روک دیا۔

عَوِیْقٌ۔ بھوک۔

عَتِیْقٌ۔ روکنے والا۔

عَاقٌ عَاقٌ۔ کوّے کی آواز۔

عَوِیْقٌ لَوِیْقٌ۔ شرمندہ، احمق۔

عُوْذٌ۔ عوج کے باپ کا نام تھا اور جس نے عُنُقٌ کہا اُس نے غلطی کی۔

مَا عَاقَتِ الْمَرْأَۃُ عِنْدَ زَوْجِهَا وَلَا لَاقَتْ عورت اپنے خاوند کے دل کو نہیں لگی۔

مُعَوِّقِیْنَ۔ روکنے والے (مراد منافق ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کے لئے نکلنے والے لوگوں کو روکتے تھے)۔

رَجُلٌ تَزَوَّجَ بِامْرَأَۃٍ عَائِقٍ۔ ایک شخص نے ایسی عورت سے نکاح کیا جو جماع سے روکتی ہے۔

عَوَائِقُ الدَّهْرِ۔ زمانہ کے مشغلے اور کام۔

عَوْدٌ۔ مڑنا، دوبارہ حملہ کرنا، سامنے آنا، اپنے گھر آکر سب کھا جانا، کمانا۔

تَعَاوُدٌ۔ آپس میں لڑنا۔

اِعْتِوَادٌ۔ ازدحام کرنا۔

مَا بِهٖ عَوْدٌ۔ وہ حرکت نہیں کرتا۔

مَعُوْدَكَ اور عَوْدَيْكَ۔ جنگ و جدل۔

لَقِيْتُهٗ اَوَّلَ عَوْدٍ وَّبَوْدٍ ۔ میں اُس سے سب سے پہلے ملا۔

عَوْلٌ۔ ظلم کرنا، ستم کرنا، زیادہ ہونا، بلند ہونا، کثیر العیال

Marfat.com

ہونا۔ (جیسے عِیَالَۃٌ ہے) خبر گیری کرنا، پرورش کرنا، روٹی کپڑا دینا۔

عَالَ صَبْرُہٗ یا عِیْلَ۔ اُس کا صبر ختم ہوگیا۔

مَالَہٗ عَالَ وَمَالَ۔ اللہ اُس کے عیال بہت کرے اور اُس کو ظالم بنائے یا اُس کے پاس ایک ٹکا نہیں ہے۔

تَعْوِیْلٌ۔ پکار کر رونا، مدد چاہنا، لاذنا۔

اِعْوَالٌ۔ کثیر العیال ہونا۔

مُعَوَّلٌ۔ جس سے مدد لی جائے۔

تَعْیِیْلٌ۔ پرورش کرنا، خبر گیری کرنا۔

اِعَالَۃٌ۔ محتاج ہونا۔

عَوِیْلٌ۔ رونے کی آواز جو چلّا کر ہو۔

عِیَالٌ۔ متعلقین۔ جیسے بیوی، غلام، لونڈی، بال بچے۔

مِعْوَلٌ۔ سیل پتھر چھوڑنے کا، یا کھودنے کا کدال۔

عَوْلٌ۔ علم فرائض کا ایک عمل ہے وہ یہ ہے کہ سہام کو بڑھا دینا جب حصہ والوں پر برابر تقسیم نہ ہو سکے۔

وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ پہلے اُن لوگوں سے شروع کر جن کی تو پرورش کرتا ہے (اُن کا نان نفقہ تجھ سے متعلق ہے اُن سے جو بچے وہ اجنبی فقیروں اور محتاجوں کو دے۔ اوّل خویش بعد، درویش)۔

مَنْ عَالَتْ لَہٗ جَارِیَۃٌ فَعَالَھَا وَعَلَّمَھَا جس کے پاس ایک لونڈی ہو وہ اُس کی پرورش کرے اور تعلیم دے۔

مَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ۔ جو شخص تین بیٹیوں کی پرورش کرے (اُن کو پالے پوسے تعلیم دے پھر اُن کی شادی کر دے)۔

یَتِیْمٌ عَائِلٌ لَیْسَ لَہٗ عَائِلٌ۔ یتیم محتاج ہے کوئی اُس کا خبر گیران نہیں ہے۔

وَلٰکِنِّیْ اَعُوْلُ۔ میں پرورش کرتا ہوں۔

مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ۔ جو شخص دو چھوکریوں کی پرورش کرے (دو لڑکیوں کی قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح ملے رہیں گے۔ آپؐ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا)۔

مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَرْحَمَ بِالْعِیَالِ۔ میں نے بال بچوں پر اتنا مہربان کسی کو نہیں دیکھا۔

عَالَتِ الْفَرِیْضَۃُ۔ فرائض میں عول ہوگیا (یعنی سہام کے عدد بڑھ گئے۔ مثلاً کوئی مرگیا اس نے دو بیٹیاں چھوڑیں اور ماں باپ بیوی۔ تو بیٹیوں کو دو ثلث اور ماں باپ کو دو سدس اور بیوی کو ثمن ملنا چاہیئے سب ملا کر نو حصے ہوگئے ایک ثمن زائد ہوا تو اصل مسئلہ ۲۴ سے ہوتا ہے لیکن عول ہو کر ۲۷ حصے کرنا ہوں گے اب تقسیم یوں ہوگی۔

المسئلہ ۲۴ و تعول الی ۲۷

	بنت	بنت	اب	ام	زوجہ
	۸	۸	۴	۳	۳

اس مسئلہ کو مسئلہ منبر یہ کہتے ہیں کیونکہ حضرت علیؓ جب منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے تو آپ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا آپ نے فی البدیہہ جواب دیا اور فرمایا کہ بیوی کا ثمن نو اُن حصہ ہوگیا یعنی ستائیس کا نواں حصہ تین ہے وہ اُس کو ملیگا) عَالَ قَلَمُہٗ ذَکَرَیَّا۔ حضرت زکریاؑ کا قلم پانی کے اُوپر ہوگیا (تیرآیا)۔

اَلْمُعَوَّلُ عَلَیْہِ یُعَذَّبُ۔ جس پر چلّا کر رو رہے ہیں اُس کو عذاب ہوتا ہے (یعنی مُردے پر۔ بعضوں نے کہا مراد وہ شخص ہے جو چلّا کر رونے پیٹنے کی وصیت کر جائے یا کافر ہو یا کوئی شخص خاص مراد ہے جس کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے معلوم ہوا ہوگا)۔

وَیَا لَلْمُسْلِمِیْنَ عَوِّلُوْا عَلَیْنَا۔ چلّا چلّا کر ہم پر لوگوں کو بھیج لائے (فریاد کرکے) بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ چیخ پکار کر ہم پر حملہ کر رہے ہیں کہ شجاعت اور بہادری سے

Marfat.com

يَضْرِبُ صَفَاتَهُمَا بِمِعْوَلَةٍ۔ اُس کے سخت اور چکنے پتھر کو اپنی سَتِیل (کدال گر) سے مار رہا ہے۔

كَانَ إِذَا سَمِعَ الْحَدِيثَ أَخَذَهُ الْعَوِيلُ حَتَّى يَحْفَظَهُ۔ شعبہ جب حدیث سُنتے تو اُس کے پیچھے لگ جاتے (برابر رٹے جاتے پکار پکار کر) یہاں تک کہ اُس کو یاد کر لیتے)۔

فَلَمَّا عَيِلَ صَبْرُهُ۔ جب اُس کا صبر ختم ہوگیا۔ (اب تحمل کی طاقت نہ رہی)۔

كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ إِنِّي لَسْتُ بِمِيزَانٍ لَا أَعُولُ۔ (حضرت عثمانؓ نے کوفہ والوں کو لکھا) میں کچھ ترازو نہیں ہوں کہ کسی طرف نہ جھکوں۔

فَإِذَا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْهَدَ إِلَيْكَ عُلْتَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم کو وصیت کرنا چاہتے تو بھی تم ٹھیک راستہ سے مُڑ جاتیں لوگوں کے بہکانے میں آجاتیں (ایک روایت میں عُلْتَ سے یہ کسرہ عین یعنی تم مغلوب ہو جاتیں لوگ تم کو مجبور کر ڈالتے۔

عِيلَ صَبْرُكِ۔ تمہارا صبر تمام ہو جاتا (بعضوں نے کہا لَوْ کا جواب محذوف ہے یعنی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم کو کچھ وصیت کرنا چاہتے تو کرتے اور عُلْتَ الگ جملہ ہے یعنی تم سیدھے راستہ سے بھٹک گئی ہو۔ یہ حضرت اُمِّ سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا)۔

إِنَّهُ دَخَلَ بِهَا وَأَعْوَلَتْ۔ قاسم بن محمد نے اُن سے صحبت کی وہ صاحب اولاد ہو گئیں (ایک روایت میں أَغْيَلَتْ ہے معنے وہی ہیں)۔

رَجُلٌ يَبْتَدِخِلُ عَلَى عَشَرَةِ عِيَالٍ وِعَاءً مِنْ طَعَامٍ۔ ایک شخص جو دس بال بچوں پر ایک برتن کھانے کا لے جائے (عِيَالٌ واحد ہے عِيَالٌ کا اُس کی جمع عِيَالٌ بھی ہے)۔

فَإِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي دَنَتْ مِنِّي الْمَرْأَةُ وَعَيِّلٌ أَوْ عَيِّلَانِ۔ جب میں گھر جاتا ہوں تو میری بیوی میرے پاس آتی ہے اور ایک دو بچے یا متعلقین۔

أَتَرَى اللهَ قَدَّرَ عَلَى الذِّئْبِ يَأْكُلُ حَلُوبَةَ عِيَالِ عَائِلٍ ضَرَائِكَ۔ کیا اللہ تعالیٰ نے بھیڑیئے کی تقدیر میں یہ رکھا ہے کہ وہ دودھ والی بچوں والی بکری کو کھالے یا محتاج بدحال فقیر کو۔

الَّذِي أَحْصَى رَمْلَ عَالِجٍ يَعْلَمُ أَنَّ السِّهَامَ لَا تَعُولُ۔ جو خداوند عالج کی ریتی کا شمار جانتا ہے وہ یہ بھی جانتا ہے کہ سہام میں عول نہیں ہوتا ہے۔

أَوَّلُ مَنْ أَعَالَ الْفَرَائِضَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اوّل جس نے فرکوں میں عول کا قاعدہ نکالا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ (اُوپر گزر چکا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی عول کو مسلم رکھا)۔

أَنْتَ مُعَوِّلِي۔ تجھی پر میرا بھروسہ ہے۔

عُمْرٌ تیرنا۔

تَعْوِيمٌ۔ ایک سال پھلنا ایک سال نہ پھلنا (جیسے مُعَاوَمَةٌ ہے)۔

عَامٌ۔ پورا سال، جس میں جاڑا اور گرمی دونوں ہوں۔ اور سَنَةٌ عام سے جہاں سے چاہو شروع کر لو سال پورے ہوئے تک۔

عَوَّامٌ۔ حضرت زبیرؓ کے والد کا نام تھا۔

نَهَى عَنِ الْمُعَاوَمَةِ۔ معاومہ سے منع کیا یعنی درخت کا میوہ دو تین یا زیادہ سالوں تک بیچنا۔ کیونکہ اُس میں دھوکا ہے شاید میوہ اُن سالوں میں پیدا نہ ہو)۔

عَامُ سَنَةٍ۔ قحط کا سال۔

سِوَى الْحُنْظَلِ الْعَامِّيِّ وَالْيَعْلَمِ الْغُسْلِ۔ کوئی کھانا نہ رہا صرف اندرائن کا پھل جو قحط کے سال میں مستعمل ہوتا ہے اور خراب علہزہ گیا۔ (علہز کا ذکر اوپر

Marfat.com

ہو چکا ہے)۔

عَلِّمُوْا صِبْيَانَكُمُ الْعَوْمَ۔ اپنے بچوں کو تیرنا سکھاؤ (چونکہ تیرنا ایک بڑے کام کا ہے اور ڈوبنے کی آفت سے بچاتا ہے)۔

عَوْنٌ ۔ مددگار، حامی، پشتیبان (اَعْوَانٌ جمع)۔

عَوِيْنٌ ۔ مدد، اعانت۔

مُعَوَّنٌ اور **مَعَانَةٌ** ۔ مدد کرنا (جیسے اِعَانَتٌ ہے)۔

تَعْوِيْنٌ ۔ مدد کرنا، میانہ عمر ہونا۔

اِسْتِعَانَةٌ ۔ مدد چاہنا۔

كَانَتْ ضَرَبَاتُهُ مُتَبَتِّكَاتٍ لَا عَوْنًا۔ حضرت علیؓ کی ضربیں قاطع اور ماضی ہوتیں دوبارہ مارنے کی احتیاج نہ ہوتی (آپ ایک ہی ضرب میں دشمن کا کام تمام کر دیتے) عَوْنٌ جمع ہے عَوَانٌ کی یعنی جھڑپ، بھڑوتی جس میں دوبارہ مارنے کی ضرورت پڑے۔ اسی سے ہے حَرْبٌ عَوَانٌ یعنی وہ جنگ جس میں کئی بار قتال واقع ہو گو یا پہلا قتال بحر ہوا دوسرا عوان یعنی میانہ۔

عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ۔ یعنی وہ گائے نہ بوڑھی ہے نہ بچھیا بلکہ بیچ کی عمر کی ہے۔

لَا تَكُوْنُوْا عَوْنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى اَخِيْكُمْ۔ اپنے بھائی کے مقابلہ میں شیطان کی مدد نہ کرو (اُس کو جہالت کہو ورنہ شیطان جو مسلمان کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اور زیادہ خوش ہو گا)۔

اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى حَوَائِجِكُمْ بِالْكِتْمَانِ۔ اپنی حاجتوں کو اللہ تعالیٰ سے پورا کرانے کے لئے صبر سے مدد لو (جلدی نہ کرو اُس نے ہر کام کا ایک وقت رکھا ہے پیغمبروں کی دعائیں بھی فوراً قبول نہیں ہوئیں بلکہ سال ہا سال گزرنے کے بعد قبول ہوئیں۔ بعضوں نے کہا صبر سے یہ مراد ہے کہ نماز اور دوسری عبادات کی تکالیف پر صبر کرو)۔

اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى حَوَائِجِكُمْ بِالْكِتْمَانِ۔ اپنی حاجتوں کو راز داری سے پورا کرو (یعنی اپنی حاجات اور مطالب کو پوشیدہ رکھو ہر کس و ناکس سے اُن کا اظہار نہ کرو ورنہ دشمن مخالفانہ کوشش شروع کر دیں گے)۔

كَانَ يَسْتَعِيْنُ بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص لوگوں سے عام لوگوں پر مدد لیتے (یعنی خاص لوگوں کو دین کی باتیں اور احکام بتلاتے وہ عام لوگوں کو پہنچا دیتے)۔

وَحَلْقُ الْعَانَةِ۔ اور زیر ناف کے بال مونڈنا۔ (جو قُبل اور دُبر پر ہوں اور اُکھیڑنا اور نورہ لگانا بھی کافی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیر ناف اپنے ہاتھ سے نورہ لگاتے بعضوں نے کہا عورتوں کو اُکھیڑنا بہتر ہے)۔

اَللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ۔ اللہ اُس بندے کا مدد گار ہے جب تک وہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرتا ہے۔

اِنَّ مِنْ اَحَبِّ عِبَادِ اللّٰهِ عَبْدًا اَعَانَهُ اللّٰهُ عَلٰى نَفْسِهٖ۔ سب سے زیادہ اللہ کو وہ بندہ محبوب ہے جس کی اللہ نے اُس کے نفس کے مقابل مدد کی ہو (یعنی نفس پر اُس کو فادر کیا ہو وہ اللہ سے ڈرے نفسانی خواہشوں اور گناہوں سے بچا رہے)۔

عَوْن۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا بھی نام تھا۔

مَا عِنْدَكَ مَعُوْنَةٌ وَّلَا مَعَانَةٌ وَّلَا عَوْنٌ۔ تیرے پاس کوئی مدد نہیں ہے۔

تَنْزِلُ الْمَعُوْنَةُ عَلٰى قَدْرِ الْمُؤْنَةِ۔ جتنی ذمہ داری ہو (لوگوں کے کھلانے پلانے کا خرچہ) اُتنی ہی اللہ کی مدد اُترے گی (تو آدمی کو کثرتِ عیال و اطفال

Marfat.com

سے معنی وہی ہیں)۔

مُعَاوِیَۃُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ۔ مشہور صحابی ہیں یہ اُس وقت مسلمان ہوئے جب مکہ فتح ہوگیا نہ مہاجرین میں سے تھے نہ انصار میں سے بلکہ طلقاء میں سے یعنی جن کافروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد آزاد کر کے اُن کو امن دیا تھا۔

باب العین مع الہاء

عَہْدٌ۔ وصیت کرنا، اقرار لینا، نگہبانی کرنا، حفاظت کرنا، ملاقات کرنا، وعدہ پورا کرنا، نصیحت کرنا، اقرار کرنا، قسم کھانا، پہنچا نا... ، جاننا، اللہ کو جاننا۔

مُعَاہَدَۃٌ۔ اقرار کرنا، محالفہ (یعنی دونوں طرف سے قسموں کے ساتھ کوئی اقرار کرنا)۔

اِعْہَادٌ۔ بری کرنا، بے ڈر کرنا۔

تَعَہُّدٌ۔ اور تَعَاہُدٌ۔ خبرگیری کرنا، اصلاح کرنا، انتظام کرنا، تعاقد اور تحالف کرنا۔

اِسْتِعْہَادٌ۔ اقرار کرنا، اپنی طرف سے کسی کو اطمینان دلانا۔

اِعْتِہَادٌ۔ از سرِ نو اقرار کرنا، خبرگیری کرنا۔

وَاَنَا عَلٰی عَہْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ۔ میں تو اے پروردگار جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں (عہد یہ کہ تیری وحدانیت کا اقرار کرتا رہوں گا تجھ پر ایمان لاؤں گا جو وزیر است روح انسانی سے لیا گیا تھا۔ وعدہ یہ کہ دوبارہ جی اُٹھنے اور ثواب اور عقاب کی تصدیق کرتا رہوں)۔

لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِکَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَہْدٍ فِیْ عَہْدِہٖ۔ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کریں گے اور نہ اُس کافر کو قتل کریں گے جس سے عہد کیا گیا ہو جب تک عہد قائم ہے (مطلب یہ ہے کہ ذمی کافر جو دارالاسلام میں رہتے ہیں اور اُن سے جزیہ لیا جاتا ہے مسلمان اُن کے جان و مال کی حفاظت کریں گے۔ اسی طرح اُس کافر کی جو تجارت یا اور کسی غرض سے دارالاسلام میں آیا ہو اور اُس کو امن دیا گیا ہو (ایسے کافر کو مستأمن کہتے ہیں) اُس کو بھی قتل نہ کریں گے جب تک وہ اپنے ملک اور وطن اور امن کی جگہ نہ پہنچ جائے)۔

مَنْ قَتَلَ مُعَاہَدًا لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ جو شخص اُس کافر کو مارے جس سے عہد کیا گیا ہو (یعنی ذمی یا مستأمن کو) اللہ تعالیٰ اُس کا نہ نفل قبول کرے گا نہ فرض (یعنی اُس کی کوئی عبادت قبول نہ ہوگی)۔

وَلَا لُقْطَۃُ مُعَاہِدٍ۔ تم کو اُس کافر کی پڑی ہوئی چیز بھی لے لینا درست نہیں ہے جس سے عہد کیا گیا ہو (کیونکہ ایسے کافر کا مال مسلمان کے مال کی طرح محفوظ ہے)۔

حُسْنُ الْعَہْدِ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ عہد کا خیال رکھنا اُس کو اچھی طرح پورا کرنا ایمان میں داخل ہے۔ (جو شخص بدعہدی اور دغابازی کرے اُس کے ایمان میں نقص ہے)۔

تَمَسَّکُوْا بِعَہْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ۔ عبداللہ بن مسعودؓ جو تم کو شریعت کی باتیں بتلائیں (دین کے احکام سکھلائیں جو وصیت اور نصیحت کریں) اُس پر عمل کرو۔ دوسری روایت میں یوں ہے بجائے عبداللہ بن مسعود میری امت کے لئے پسند کریں میں بھی اُس کو پسند کرتا ہوں)۔

عَہِدَ اِلَیَّ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) مجھ کو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ وصیت کی۔

اَنْشُدُکَ عَہْدَکَ۔ پروردگار! میں تجھ سے تیرا وعدہ بیان کرتا ہوں (جو تو نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں کو

Marfat.com

فتح حاصل ہوگی میں اُن کی مدد کروں گا۔ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین تھا کہ وعدۂ الٰہی ضرور پورا ہو گا مگر مسلمانوں کو تسلی دینے کے لئے اور اُن کا دل مضبوط کرنے کے لئے آپؐ نے یوں دُعاء فرمائی اور شاید آپؐ کو یہ ڈر ہوا ہو کہ کسی قصور کی وجہ سے اس وعدے کے ایفاء میں دیر ہو جائے)۔

لَعَلِّیْ اَعْمِدُ۔ شاید میں کچھ لوگوں کو وصیت کر سکوں

هُوَ ابْنُ اَخِیْ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ اَخِیْ۔ یہ تو میرے بھائی کا بیٹا ہے اُس کے لئے میرے بھائی نے مجھکو وصیت کی تھی (کہ تم اُس بچہ کو لے لینا اُس کی پرورش کرنا وہ تمہارا بھتیجا ہے)۔

وَلَا یَسْئَلُ عَمَّا عَمِدَ۔ اور گھر کی چیزیں جو اُس کو معلوم تھیں اُن کو بھی نہیں پوچھتا کہ وہ کہاں گئیں۔ یعنی غلہ، کپڑا یا نہ وغیرہ۔ مطلب یہ ہے کہ بہت سخی اور سیر چشم ہے)۔

وَتَرَکَتْ عَمْدَاءَ۔ (حضرت اُم سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا) تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک چھوٹے حکم کو چھوڑ دیا کہ میرے بعد اپنی گھروں میں بیٹھی رہنا)۔

عُمُدَةُ السَّرَاوِیْلِ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ۔ غلام لونڈی اگر کوئی خریدے تو تین دن تک اُس کو اختیار ہے (چاہے تو بائع کو واپس کر دے اور اپنے دیئے ہوئے دام اُس سے پھیرلے اسی طرح اگر تین دن کے اندر اُس میں کوئی عیب ہو جائے تو بائع کو اُس کا نقصان دینا ہوگا اور خریدار اُس کو پھیر بھی سکتا ہے گو اہوں کی ضرورت نہیں لیکن تین دن کے بعد اگر عیب نکلے تو بغیر شہادت کے واپس نہیں کر سکتا۔ اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ لاعلاج مرضوں میں جیسے جذام وغیرہ ہے مشتری کو ایک سال تک پھیرنے کا اختیار ہوگا۔ اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اُس عیب کو دیکھیں گے اگر تین دن کی مدت میں وہ حادث ہو سکتا ہے تو بائع کا قول مقبول ہوگا ورنہ مشتری کو پھیر دینے کا اختیار حاصل ہوگا)۔

کَانَ اَخِرُ عَمَدِ هِمْ بِالْبَیْتِ۔ اُن کا اخیر کام مکہ میں طواف ہوتا خانۂ کعبہ کا (مراد طواف الوداع ہے جو واجب ہے مگر حائضہ عورت اُس کو چھوڑ دے سکتی ہے)۔

تَذْکُرُ مَا کُنْتَ تَعْمِدُ۔ تم اپنے عیش و نشاط اور جوانی کا زمانہ یاد کرو (اور ایک نکاح کر لو)۔

وَاَعْمِدُ اَنْ یَّقُوْلَ قَائِلٌ۔ میں وصیت کر جاؤں (کہ میرے بعد ابوبکرؓ خلیفہ ہوں ایسا نہ ہو کوئی کہنے والا یوں کہے کہ میں خلافت کا زیادہ حق دار ہوں (پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا قصد کیا تھا کہ ابوبکرؓ کی خلافت کی صاف وصریح وصیت کر دیں۔ پھر فرمایا اُس کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی خود اللہ جل جلالہٗ اور مومنین ابوبکرؓ کے سوا دوسرے کی خلافت تسلیم نہ کریں گے)۔

قَدْ مَتْ اُمِّیْ فِیْ عَمَدِ قُرَیْشٍ وَّمُدَّتِهِمْ۔ میری ماں اُن دنوں میں آئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے لوگوں میں صلح کی میعاد باقی تھی۔

حَتّٰی یَعْمِدَ اِلَیْنَا مُحَمَّدُ الْمَجْدِ۔ تاکہ ہم سے دادا کا مسئلہ صاف بیان فرمادیں (کہ بھائیوں کے ہوتے دادا ترکہ سے محروم ہوتا ہے یا بھائی اُس کی وجہ سے محروم ہوتے ہیں یا دونوں میں مقاسمہ ہوتا ہے۔ دوسرے کلالہ کا مسئلہ۔ کلالہ وہ ہے جس کی اولاد اور باپ نہ ہو یا چچا کے بیٹے یا وہ وارث جو نہ اولاد ہو نہ والد۔ تیسرے ربٰو کا مسئلہ یعنی سود کا یہ بھی گول رہا اور لوگوں نے اُس میں بہت اختلاف کیا۔ یہاں تک کہ بعضے کہتے ہیں ربٰو ہمیشہ اُدھار میں ہوتا ہے اور نقد نقد میں ربٰو نہیں ہے)۔

اِتَّخَذْتُ عِنْدَكَ مُحَمَّدًا قَائِمًا اَیَّامَ رَجُلٍ

Marfat.com

سَبَبْتُهُ أَوْ عَنَّتُهُ فَاجْعَلْهُ زَكٰوةً وَّصَلٰوةً۔ میں نے اپنے پروردگار سے عہد کر لیا ہے کہ جس شخص کو (بشرطیکہ وہ مسلمان ہو) میں برا کہوں یا اُس پر لعنت کروں تو یہ میری برائی کرنا اور لعنت اُس کے لئے گناہوں سے صفائی اور رحمت کر دے۔

تُعَاهِدُوْنَ الْقُرَانَ۔ قرآن کی مزاولت رکھو (اُس کو پڑھتے اور سُنتے رہو) دور کرنے رہو ایسا نہ ہو کہ بھول جائے)۔

وَيُصَيِّرُ مَعْهَدُهَا قَاعًا صَفْصَفًا۔ اُس کا مقام ایک چٹیل (بنجر) میدان میں ہو گا جہاں درخت وغیرہ کچھ نہ ہوں۔

يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ۔ جو مسجد میں ہر وقت آیا کرتا ہے یا مسجد کی نگرانی اور خبر گیری کرتا ہے۔

لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ أَشَدَّ تَعَاهُدًا۔ مجھ کو کسی چیز کا اتنا خیال اور اہتمام نہ تھا۔

يَتَعَاهَدُنَا۔ آپ وعظ و نصیحت میں ہمارا خیال رکھتے (موقع بہ موقع فرصت اور خوشی اور فراغت کا وقت دیکھ کر وعظ فرماتے یہ نہیں کہ ہر وقت ہم کو مشغول رکھتے)۔

لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ۔ جو شخص وعدہ وفا نہ کرے وہ بے دین ہے (یعنی اس کا ایمان کامل نہیں)۔

الْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ۔ ہم میں اور منافقوں میں جو عہد ہے وہ نماز کا ہے (اگر نماز کے پابند رہیں گے تو ہم ظاہر پر حکم کر کے اُن کو مسلمان سمجھیں گے اگر نماز ترک کر دیں گے تو پھر کافروں کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے وہ اُن سے کیا جائے گا)۔

لَا يَحِلُّ أَهْوَالُ الْمُعَاهِدِيْنَ إِلَّا بِحَقِّهَا۔ ذمی کافروں کے مال ناحق لے لینا حلال نہیں ہے (البتہ حق پر اُن کا لینا درست ہے جیسے مسلمانوں کے مال)۔

إِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے کہ میں خلافت کو اپنی مرضی سے نہ چھوڑوں یا دشمنوں سے جنگ نہ کروں (یہ حضرت عثمانؓ نے فرمایا جب باغیوں نے آپ کا محاصرہ کر لیا تھا اور خلافت چھوڑنے کے لئے مجبور کر رہے تھے)۔

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قَبْلَكُمْ۔ اُن لوگوں سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد تھا یعنی جن لوگوں کے پاس آپ نے قاریوں کو بھیجا تھا انہی کی جانب سے بعضے لوگوں سے عہد بھی تھا یعنی قبیلۂ رعل اور ذکوان اور عُصَیّہ سے مگر اُن لوگوں نے عہد کی پروا نہ کی اور بعوض اس کے کہ دشمنوں کے مقابلہ میں اُن کی مدد کرتے اُن کو مار ڈالا۔ ایک روایت میں قَبْلَهُمْ ہے یعنی جو اُن لوگوں سے پہلے اور اسی جانب میں تھے یعنی اُن کے ملک پہلے ملتے تھے)۔

فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ۔ جو شخص نماز بجماعت کی محافظت نہ کرے اُس کے لئے اللہ کا عہد نہیں ہے۔ اگر چاہے تو اُس کو عذاب کرے چاہے تو بخش دے)۔

عَهْدُنَا إِلَيْهِ فِيْ مُحَمَّدٍ وَّالْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهٖ فَتَرْكُهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَزْمٌ۔ یعنی ہم نے آدم سے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے بعد آپ کے اوصیاء کا حال بیان کر دیا لیکن وہ بھول گئے اور ہم نے اُس میں مضبوطی نہیں پائی۔ (امامیہ کی روایت ہے)۔

لَمْ يَبْعَثْنِيْ رَبِّيْ فِيْ بِأَنْ أَظْلِمَ مُعَاهَدًا وَّلَا غَيْرَهٗ۔ مجھ کو میرے مالک نے اس لئے نہیں بھیجا کہ میں ذمی کافر پر یا اور کسی پر ظلم کروں۔

اِسْتَقَلَّ لِسَانُ رَجُلٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کی زبان بند ہو گئی۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا۔

Marfat.com

یا اللہ میں دنیا میں تجھ سے یہ اقرار کرتا ہوں۔

عَهْدِيْ بِهٖ قَرِيْبٌ۔ ابھی تو میں اُس سے مل چکا ہوں (یعنی تھوڑا زمانہ میری اور اُس کی ملاقات پر گزرا ہے)۔

تَعَاهَدُوْا جِيْرَانَكُمْ۔ اپنے ہمسایوں کی خبر رکھ۔

فِي الْأَمْرِ عُمْدَةٌ۔ ابھی اس کام میں اصلاح کی ضرورت ہے، دوبارہ توجہ کی۔

فِيْ عَقْلِهٖ عُمْدَةٌ۔ اُس کی عقل ضعیف ہے۔

عُمْدَةٌ۔ ضمان، ذمہ داری۔

لَا عُمْدَةَ فِي الْعَبْدِ۔ غلام میں کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

لَيْسَ فِي الْإِبَاقِ عُمْدَةٌ۔ اگر غلام بھاگ جائے تو بائع کو کوئی تاوان نہ دینا ہوگا۔

بَرِئْتُ مِنْ عُهْدَةِ هٰذَا الْعَبْدِ۔ میں اس غلام کے عیب کا ذمہ دار نہیں۔

يَدْخُلُ فِي الْأَمَانِ ذُوْ عَهْدٍ وَّمُعَاهِدٌ۔ امان میں جس سے عہد ہو اور ذمی سب داخل ہوتے ہیں

عَهْدِيْ إِلَى أَكْبَرِ وَلَدِيْ۔ میں اپنے بڑے بیٹے کو وصی بناتا ہوں۔

يَوْمُ النَّذِيْرِ يُسَمّٰى فِي السَّمَاءِ يَوْمَ مَعْهُوْدٍ الْمَعْهُوْدِ۔ غدیر کا دن جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے لئے فرمایا تھا کہ میں جبکا دوستوں علی رضؓ بھی اُس کا دوست ہے آسمان میں یوم العہد المعہود کہلاتا ہے (امامیہ کی روایت ہے)۔

وَتَجِدُنِيْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ لَاحِقًا بِهٖ عَهْدًا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تاکہ میں نئی باریابی حاصل کروں۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِيْ۔ یا اللہ اسکو میری آخری زیارت مت کر (بلکہ دوبارہ زیارت کرنے کی توفیق دے)۔

إِنَّ لِكُلِّ إِمَامٍ عَهْدًا وَّشِيْعًا فِيْ رِقَابِ أَوْلِيَائِهِمْ۔ ہر امام کا اُس کے دوستوں کی گردنوں پر ایک عہد ہے (کہ زندگی بھر اُس کی اطاعت کریں اور مرنے کے بعد اُس کی قبر کی زیارت کریں)۔ (روایت امامیہ)

تَعَاهَدُوْا بَابَ كُلِّ مَسْجِدٍ عِنْدَ أَبْوَابِ مَسَاجِدِكُمْ مسجدوں کے دروازوں پر اپنے جوتوں کی حفاظت کرو۔

مِيْثَاقٌ تَعَاهَدْتُهٗ۔ میرا اقرار جس کو میں نے تازہ کیا۔

عِمْر يَاعْمَرُ يَاعْمُوْرُ يَاعُمُوْرَةُ يَاعِمَارَةُ۔ رات کو حرام کاری کے لئے آنا، یا دن کو برائی کے پیچھے لگنا، زنا یا چوری کرنا۔

عَاهِرٌ۔ زنا کار مرد یا عورت۔

عَاهِرَةٌ۔ چھنال (اور جمع عُهَّارٌ اور عَوَاهِرُ ہے)

عِهَارٌ۔ زنا کار۔

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔ بچہ اُسی شخص کا ہوگا جس کی بیوی یا لونڈی ہے اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر (یعنی زانی کا کوئی حق اُس بچہ میں نہ ہوگا۔ دوسری روایت میں ہے لَهُ التُّرَابُ اُس کو مٹی ملے گی۔ بعضوں نے کہا پتھر سے یہ مراد ہے کہ وہ سنگسار کیا جائے گا۔ اُس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہر زانی کو سنگسار نہیں کر سکتے دوسرے سنگسار کرنے سے بچے کے نسب کی نفی نہیں ہوتی تو صحیح یہی ہے کہ لَهُ الْحَجَرُ سے یہ مراد ہے کہ زانی کو خاک کچھ نہیں ملے گا)۔

اَللّٰهُمَّ بَدِّلْهُ بِالْعِهْرِ الْعِفَّةَ۔ یا اللہ حرامکاری کے بدلے اُس کو پاک دامنی نصیب کر۔

أَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ أَوْ أَمَةٍ۔ جو شخص کسی آزاد عورت یا لونڈی سے زنا کرے۔

ذُوْ مُعَاهِرٍ۔ ایک شاخ ہے قبیلۂ حمیر کی۔

Marfat.com

عَهِنْ۔ اقامت کرنا، نکلنا، کوشش کرنا، عہد کرنا، جلدی کرنا، سوکھ جانا۔
عَاهِنْ۔ مقیم، فقیر، سست، ڈھیلا۔
عِهْنْ۔ اُون یا رنگا ہوا اُون۔
اَنَا قُلْتُ قَلَاصِيْ هٰذِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِهْنٍ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کے بارے جو رنگے ہوئے اُون کے تھے۔
اَلدُّبْرَةُ مِنْ عِهْنٍ۔ اون کا کھلونا۔
كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ۔ دھنکے ہوئے اُون کی طرح۔
اِعْتَنِيْ بِحَرِيْدَةٍ وَاثِقِ الْعُوَاهِنِ۔ ایک کھجور کی ڈالی لے کر آ کیس اُن ڈالیوں سے بچا رہ جو ڈھنڈھ کے پاس ہوتی ہیں کیونکہ اُن کے کاٹنے سے احتمال ہے درخت کو نقصان پہنچے وہ سوکھ جائے۔
اِنَّ السَّلَفَ كَانُوْا يُرَسِّلُوْنَ الْكَلِمَةَ عَلٰى عَوَاهِنِهَا۔ اگلے لوگ مطلق العنانی سے باتیں کیا کرتے (یعنی جو ذہن میں حاضر ہوتا وہ کہہ ڈالتے خطا اور صواب کی پرواہ نہ کرتے۔ مطلب یہ ہے کہ چاہے کر الفاظ جوڑ کر سوچ سوچ کے کلام نہیں کرتے تھے جیسے پچھلے لوگوں کا دستور ہے۔ عَوَاهِنْ جمع ہے عَاهِنَةٌ کی راستہ چھوڑ کر اور طرف چلنے والا۔ بعضوں نے کہا یہ عِهْنٌ لَهٗ سے ماخوذ ہے یعنی جلدی کی۔ یا عِهْنٌ اَلشَّيْءُ سے وہ شی حاضر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو دل میں آتا ہے وہ کہہ ڈالتے کلام کو سنوارتے نہیں)۔

باب العين مع الياء

عَيْبٌ۔ عیب کرنا۔
مَعِيْبٌ اور مَعْيُوْبٌ۔ عیب دار۔
عَابَ السِّقَاءُ۔ مشک کا دودھ جم کر دہی ہو گیا۔
تَعْيِيْبٌ۔ عیب دار کرنا۔ (جیسے تَعْيِيْبٌ ہے)۔
عَائِبٌ۔ جما ہوا گاڑھا دودھ۔
عَيَّابٌ۔ بہت عیب والا۔
اَلْاَنْصَارُ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ۔ انصاری لوگ میرا معدہ اور گٹھری ہیں (یعنی میرے خالص دوست اور محرم راز ہیں)۔
وَاِنَّ بَيْنَهُمْ عَيْبَةً مَكْفُوْفَةً۔ اُن کے درمیان تو ایک بندھی ہوئی گٹھری ہے (یعنی صاف سینہ جو بیر اور کینہ سے خالی صلح اور رضامندی سے بھرا ہوا۔ بعضوں نے کہا عیبۃ مکفوفہ سے یہ مراد ہے کہ اُن میں ایک مدت کے لئے مصالحت قرار پائی ہے جو جنگ کو روکتی ہے)۔
مَالِيْ وَلَكَ يَا بْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بِعَيْبَتِكَ۔ (جب حضرت عمرؓ نے حضرت عائشہؓ کو ملامت کی کہ تم ہی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیویوں کو بھی جرأت دلائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کیا تو حضرت عائشہؓ نے کہا خطابؓ اپنے گھر والوں میں مشغول رہو۔ (یعنی جاؤ اپنا کام کرو تم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بیویوں کے درمیان دخل دینے والے کون؟ وہ جانیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانیں)۔
اِصْطَلَحُوْا عَلٰى دَخَلٍ الْحَرْبُ عَشْرَ سِنِيْنَ عَلٰى اَنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ عَيْبَةً مَكْفُوْفَةً۔ مکہ کے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی کہ دس برس تک لڑائی موقوف رہے گی اور ہمارے اور آپ کے درمیان ایک بندھی ہوئی گٹھری ہے گی (یعنی صلح اور صفائی پھر خود مکہ کے کافروں نے چوتھے سال اس صلح کو توڑ ڈالا آخر آپؐ نے مکہ پر فوج کشی کی اور مکہ فتح کر لیا)۔
مَا عَابَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کا عیب

Marfat.com

نہیں کیا (کہ بدمزہ ہے یا پھیکا ہے یا تلخ ہے یا بدبودار ہے) بلکہ اچھا معلوم ہوا تو کھایا ورنہ چھوڑ دیا دکھایا۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَاسْتُرْ عُیُوْبَنَا۔ یا اللہ ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمارے عیبوں کو چھپائے رکھ (لوگوں میں فاش کرکے ہم کو ذلیل مت کر)۔

وَاسْتُرْ لِیْ عُیُوْبِیْ۔ میرے عیبوں کو چھپائے رکھ

عَابَ الْمَتَاعُ۔ مال میں عیب ہوگیا۔

عِبْتُہٗ۔ میں نے اُس کو عیب دار کر دیا۔

عَبِیْثٌ۔ بگاڑنا، خراب کرنا، تباہ کرنا، فساد کرنا۔

تَعْبِیْثٌ۔ ہاتھ سے اندھیرے میں ٹٹولنا، شروع کرنا۔

تَعْبِیْثٌ۔ سیرابی سے کم پینا۔

عُبُوْثٌ اور عَبَثَاتٌ۔ بڑا فسادی۔

کِسْرٰی وَقَیْصَرُ یَعْبِثَانِ فِیْمَا یَعْبِثَانِ فِیْہِ وَاَنْتَ ھَالِکٌ۔ ایران اور روم کے بادشاہ خوب فضول خرچی کیا کرتے ہیں تم بھی یہی کرتے ہو (مال کو تباہ کرتے ہو اور لُٹاتے ہو)۔

فَعَاثَ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا۔ پھر دجال داہنے اور بائیں دونوں طرف فساد پھیلائے گا، لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ (ایک روایت میں فَعَاثَ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا کے بجائے یعنی مفسد لوگوں کو داہنے اور بائیں اپنی طرف سے بھیجے گا)

عَاثَتْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃُ فِیْ دِمَائِھَا۔ اس اُمت نے خوب خوں ریزی کی (آپس ہی میں جنگ شروع کی ہزارہا مسلمان مارے گئے)۔

عِیْثٌ۔ بے پرواہ کرنا، راضی ہونا، سیراب ہونا، نفع اُٹھانا۔

عِیْثٌ۔ خوشی اور مسرت کا دن جو ہر سال بار بار آتا ہے

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا۔ میری قبر کو عید نہ بناؤ (عید کی طرح وہاں اجتماع نہ کیا کرو، یا ہر سال وہاں میلہ نہ لگا کرو جیسے عید گاہ میں مجمع ہوتا ہے)۔

عَیْرٌ۔ ناک کی سیدھ پر بھاگنا، اِدھر اُدھر بھاگنا، بار بار آنا جانا، عیب کرنا۔

تَعْیِیْرٌ۔ عیب کرنا، بُرا کہنا، سرزنش اور ملامت کرنا، شرم کی بات منسوب کرنا، دھبوں یا اشرفیوں کا تولنا، اُن کا وزن جانچنے کے لئے کانی لگنا۔

مُعَایَرَۃٌ۔ جانچنا، پرکھنا۔

اِعَارَۃٌ۔ اِدھر اُدھر بھاگنا۔

تَعَایُرٌ۔ ایک دوسرے کو ملامت اور سرزنش کرنا۔

عِیَارٌ۔ کسوٹی، کانٹا جس سے وزن دریافت کریں۔

عَارٌ۔ ہر کام یا امر جس سے شرم لاحق ہو۔

عَیْرٌ۔ گدھا یا جنگلی گدھا۔

عَیَّارٌ۔ بڑا پھرنے والا شخص، عقلمند یا جو نفس کو ڈھیلا چھوڑ دے اور شیر کو بھی کھٹے ہیں۔

اِنَّہٗ کَانَ یَمُرُّ بِالتَّمْرَۃِ الْعَائِرَۃِ فَمَا یَمْنَعُہٗ مِنْ اَخْذِھَا اِلَّا مَخَافَۃُ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَۃِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں پڑی ہوئی کھجور پر گزرتے پھر اُس کے لے لینے سے آپ کو یہی ڈر روکتا کہ شاید صدقہ کی کھجور ہو اور صدقہ آپ کو اور بنی ہاشم کو لینا درست نہ تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسی ہلکی کم قیمت کھانے پینے کی چیز کا جو کہیں پڑی ہو اُٹھا لینا اور کھا جانا منع نہیں ہے)۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الشَّاۃِ الْعَائِرَۃِ بَیْنَ غَنَمَیْنِ۔ منافق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بکری دو گلّوں کے درمیان گھومتی رہتی ہے دیکھی اِدھر جاتی ہے کبھی اُدھر اور کسی گلے میں اطمینان سے نہیں ٹھہرتی۔

اِنَّ رَجُلًا اَصَابَہٗ سَھْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَہٗ۔ ایک

لہ اس کو باب العین مع الواو میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے صرف مناسبت لفظی سے یہاں بیان کیا ۱۲ منہ سلمہ ربہ

Marfat.com

شخص کو ایک تیر لگا جس کا مارنے والا معلوم نہ ہوا اور اُس کو قتل کر ڈالا۔

فِی الْکَلْبِ الَّذِیْ دَخَلَ حَائِطَہٗ اِنَّمَا ھُوَ عَیْرٌ۔ ایک کتا اُن کے باغ میں گھس گیا اُنھوں نے کہا بھاگا ہوا گدھا ہے (جو اپنے مالک کے پاس سے نکل بھاگا ہے)۔

اِنَّ فَرَسَہٗ عَارٌ۔ ایک گھوڑا عبداللہ بن عمرؓ کا بھاگ نکلا (سید حامدؒ نے ترجمہ پر چل دیا)۔

اِنَّ عَبْدَہٗ عَارٌ۔ اُن کا ایک غلام بھاگ نکلا۔

اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ شَرًّا اَمْسَکَ عَلَیْہِ بِذُنُوْبِہٖ حَتّٰی یُوَافِیَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّہٗ عَیْرُ حِمَارٍ۔ جب اللہ کسی بندے کے ساتھ بُرا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے گناہ اُس کے پاس اسی طرح قائم رکھتا ہے (معاف نہیں کرتا) یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ گدھے کی طرح (گناہوں کے بوجھ سے لدا ہوا) آئے گا۔ (بعضوں نے کہا عَیْرٌ مدینہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اُس کے گناہ پہاڑ کے برابر ہوں گے)۔

عَیْرَانَۃٌ قُذِفَتْ بِالنَّحْضِ عَنْ عُرُضٍ۔ ایک سانڈنی ہے تیز رو جو پُر گوشت ہونے کی وجہ سے ایک طرف سے پھینک دی گئی (تیز روی کی وجہ سے اُس سانڈنی کو جنگلی گدھے سے تشبیہ دی)۔

اِنَّہٗ حَرَّمَ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کا حرم عَیر پہاڑ سے ثور پہاڑ تک مقرر کیا۔ (یہ دونوں پہاڑ مدینہ میں ہیں۔ بعضوں نے کہا ثور راوی کی غلطی ہے اور صحیح اُحد ہے جو شہر سے پہاڑ مدینہ سے قریب۔ ایک روایت میں مَا بَیْنَ عَائِرٍ اِلٰی کَذَا ہے۔ عَائِر بھی ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ میں۔ بعضوں نے کہا مابین عیر الی ثور صحیح ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ مدینہ میں حرم کی مسافت اتنی مقرر کی جتنی مسافت عیر اور ثور پہاڑوں میں ہے جو کہ میں ہیں)۔

اُغْتَلُ مُحَمَّدًا ثُمَّ اٰخُذُ فِیْ عَیْرِ عَدُوِّیْ۔ ایک شخص نے کہا میں حضرت محمدؐ کو دھوکے سے مار کر غیر پہاڑ پر سے چل دوں گا۔

اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاصْرُخْ عَلٰی عَیَّارِ الْاُذُنَیْنِ۔ جب تو وضو کرے تو کالوں کی بلندیوں پر بھی ہانک پھیر (عَیَّار جمع ہے عَیْرٌ کی بمعنے بلند اور اُٹھا ہوا حصہ کان کا، اور ہر ایک اُٹھی ہوئی ہڈی کو بھی عَیْر کہتے ہیں)۔

اِنَّہٗ کَانَ یَشْتَرِی الْعَیْرَ حُکْرَۃً ثُمَّ یَقُوْلُ مَنْ یَّرْبَحُنِیْ عُقُلَھَا۔ حضرت عثمانؓ سارا قافلہ اونٹوں کا (جن پر غلہ لدا ہوتا) اکٹھا خرید کر لیتے پھر یوں کہتے کون مجھ کو اُن کے باندھنے کی رسّیاں نفع میں دیتا ہے (عَیْرٌ گویا جمع ہے عَیْرٌ کی)۔ بعضوں نے کہا عَیْر کہتے ہیں گدھوں کے قافلہ کو اردو میں اُس کو بیر بھیر کہتے ہیں)۔

اِنَّھُمْ کَانُوْا یَتَرَصَّدُوْنَ عِیْرَاتِ قُرَیْشٍ۔ وہ قریش کے قافلوں کی تاک میں رہتے (یعنی اونٹوں اور دوسرے جانوروں کا قافلہ جو غلہ اور دوسرا سامان وغیرہ لے کر آتا ہے)۔

اَجَازَ لَھَا الْعِیْرَاتِ۔ اُس کے قافلوں کو چھوڑ دیا۔ (عِیْرَات بہ فتحہ یاء بہ لغت ہے ہذیل کی اور دوسرے عرب بہ سکون یاء کہتے ہیں)۔

اِذَا اَقْبَلَتْ عِیْرٌ مِّنَ الشَّامِ۔ شام کے ملک سے غلہ کا قافلہ آیا۔

مَا صَنَعَتْ عِیْرُ اَبِیْ سُفْیَانَ۔ ابوسفیان کا قافلہ کدھر چل دیا، کہاں گیا۔

سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَیَّرْتُہٗ۔ میں نے ایک شخص سے بدزبانی کی تو ایک شرم کی بات اُس پر لگائی اُس کو ابن الاسود، کالے کا بیٹا کہا۔ یہ شخص حضرت بلال تھے جو

Marfat.com

حبش کے رہنے والے اور کالے رنگ کے تھے)۔

اَلْبَرِیْدُ مَابَیْنَ ظِلِّ عَیْرٍ اِلٰی فَیْءِ عَیْرٍ۔ برید کی مسافت اتنی ہے جتنی عیر کے شرقی اور غربی سایہ میں ہے۔

لَاَنْ اَمْسَحَ عَلٰی ظَهْرِ عَیْرٍ بِالْفَلَاةِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَمْسَحَ عَلٰی ظَهْرِ خُفٍّ۔ اگر میں گورخر کی پشت پر جنگل میں ہاتھ پھیروں تو وہ موزوں کی پشت پر ہاتھ پھیرنے سے مجھ کو زیادہ پسند ہے۔

فَرَضَ اللّٰهُ الْمَكَایِیْلَ وَالْمَوَازِیْنَ تَعْیِیْرًا لِلْحُسْنٰی۔ اللہ تعالیٰ نے ماپ اور تول اس لئے مقرر کئے ہیں کہ کمی کی جانچ ہو سکے۔

مَنْ عَیَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ۔ جو شخص اپنے بھائی مسلمان پر ایک گناہ کا عیب لگائے۔

عَیْبٌ۔ زکا مادہ پر چڑھنا۔

اِعْیَاسٌ۔ سوکھ جانا۔

تَعْیِیْسٌ۔ سیندی کا الگ میں ہونا۔

عَیْسٌ۔ زکا پانی۔

عِیْسٌ۔ سفید اونٹ، سرخ بال والے یا عمدہ ذات والے اونٹ۔

عِیْسٰی۔ مشہور پیغمبر ہیں۔ (بعضوں نے کہا وہ مقلوب ہے یَسُوْعُ کا جو ایک عبرانی لفظ ہے)۔

عِیْسَوِیٌّ۔ حضرت عیسیٰؑ کی امت والے (یعنی نصرانی جیسے مُوْسَوِیٌّ حضرت موسیٰؑ کی امت والے یعنے یہودی)۔

تَرْعٰی بِنَا الْعِیْسُ۔ ہم کو سفید اونٹ لے جا رہے تھے۔

وَشُدَّهَا الْعِیْسَ بِاَحْلَاسِهَا۔ اُس کو سفید اونٹ کملیوں سمیت باندھ کر دیئے۔

عَیْشٌ۔ اِ مَعَاشٌ یا مَعِیْشٌ یا مَعِیْشَةٌ یا عِیْشَةٌ یا عَیْشُوْشَةٌ۔ زندہ رہنا، زندگی۔

عَایِشٌ۔ جینے والا۔

عَایِشَةُ۔ جیونی

تَعْیِیْشٌ۔ زندہ کرنا۔

تَعَیَّشَ۔ تکلف کے ساتھ زندگی بسر کرنا یعنی آرام اور راحت اور آسائش کے ساتھ۔

عَایِشَةُ۔ مشہور بیوی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ بڑی ذی علم اور فصیح اور بلیغ تھیں۔

عِنَیْشَةٌ۔ زندگی۔

عَیْشٌ۔ کھانے اور روٹی کو بھی کہتے ہیں چونکہ آدمی اُس کے استعمال سے زندہ رہتا ہے۔

فَمَا كَانَ یَعِیْشُكُمْ (ایک روایت میں یَقِیْتُكُمْ ہے) مِنْ خَیْرٍ مَعَاشِ النَّاسِ۔ بہتر زندگی سب لوگوں میں اُس کی ہے۔ (مَعَایِش جمع ہے مَعِیْشَةٌ کی یعنی سامانِ زندگی)۔

عَاشَ بِخَیْرٍ۔ وہ خیریت کے ساتھ زندگی گزارے گا۔

عِیْصٌ۔ جھنڈ درختوں کا، جھاڑی (اُس کی جمع عِیْصَانٌ اور اَعْیَاصٌ ہے) اور جڑ۔ (جیسے ھُوَ مِنْ عِیْصِ صِدْقٍ وہ سچائی کی جڑ سے نکلا ہے)۔

وَقَدْ فَتَیْتُ بَیْنَ عِیْصٍ مُؤَنَّثٍ۔ تو نے مجھ کو ایک جھنڈ جھاڑی میں پھینک دیا۔

عِیْص۔ ایک مقام کا بھی نام ہے ساحل سمندر پر مدینے کے قریب۔

عَیَطٌ۔ لمبا ہونا، ایک مدت تک حاملہ نہ ہونا۔

عَیَطٌ۔ گردن لمبی ہونا۔

تَعْیِیْطٌ۔ چیخنا۔

تَعَیُّطٌ۔ لمبا ہونا، پانی پھوٹنا، لوگوں کو بُلا کر لانا، چیخنا۔

عِیَاطٌ۔ چیخ، پکار۔

Marfat.com

عِطْطٌ۔ عمدہ اونٹ۔
فَانْطَلَقْتُ إِلَى امْرَأَةٍ كَأَنَّهَا بَكْرَةُ عَيْطَاءَ۔ میں ایک عورت کی طرف گیا وہ گویا لمبی گردن کی جوان اونٹنی تھی۔

عَيْفٌ۔ یا عَيَفَانٌ یا عَيَافَةٌ یا عِيَافٌ۔ ناپسند کرنا، مکروہ جاننا، گھن آنا۔

عِيَافَةٌ۔ پرندے کے نام اور آواز اور گرنے سے فال لینا نیک یا بد۔

اِعَافَةٌ۔ جانور کا پانی نہ پینا۔

اِعْيَانٌ۔ سفر کے لئے توشہ لینا۔

عَيْفَةٌ۔ چھاتی کا منہ کھولنے کے لئے زچہ کا کسی کو دودھ پلا دینا۔

عِيفَةٌ۔ بہتر مال

مُتَعَيِّفٌ۔ پرندوں سے فال لینے والا۔

مَعِيفٌ۔ مکروہ، ناپسند۔

اَلْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ۔ پرندوں سے فال لینا اور لکیریں سے جبت میں داخل ہے (جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے یؤمنون بالجبت والطاغوت) عرب لوگوں میں عیافت کا بہت رواج تھا یعنی پرندوں کے اڑنے اور گرنے اور آواز کرنے سے نیک یا بد فال لینا اور بنی اسد کے لوگ اس فن میں مشہور تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک بار جنات نے ان کی عیافت کا تذکرہ کیا اور آدمی بن کر آن کے پاس آئے کہنے لگے ہماری ایک اونٹنی گم ہوگئی ہے تو ایک عیافت داں کو ہمارے ساتھ کر دو انھوں نے ایک لڑکے کو ساتھ کر دیا۔ جنوں میں سے ایک جن نے اس کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا لیا اور چلے راستہ میں ایک عقاب ملا جس نے اپنا ایک پنکھ سمیٹ لیا تھا اور ایک پنکھ اٹھائے ہوئے تھا یہ حال دیکھ کر وہ لڑکا لرز گیا اور رونے لگا جنوں نے اس سے پوچھا کیوں روتا ہے؟ اس نے کہا اس عقاب نے ایک پنکھ گرا دیا اور ایک اٹھا لیا اور قسم کھا رہا ہے کہ تم لوگ آدمی نہیں ہو نہ تمہاری کوئی اونٹنی گم ہوئی ہے)۔

اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَبَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَأَةٍ تُنْظِرُ وَتَعْتَافُ فَدَعَتْهُ إِلَى أَنْ تَسْتَبْضِعَ مِنْهَا فَأَبَى۔ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد ایک عورت پر سے گزرے جو دیکھتی تھی اور عیافت جانتی تھی (یعنی فال لینا) اس نے حضرت عبداللہ کی پیشانی میں نور محمدی دیکھ کر ان کو بلایا تاکہ ان کا نطفہ اپنے پیٹ میں لے لیکن انھوں نے انکار کیا (کہتے ہیں کہ پھر حضرت عبداللہ کا نکاح حضرت آمنہ سے ہوگیا اور اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حمل ان کو رہ گیا اس کے بعد جو حضرت عبداللہ اس عورت پر سے گزرے اور اس کی درخواست قبول کی تو اس نے کہا اب مجھ کو تمہاری خواہش نہیں ہے اس نے پہچان لیا کہ نور محمدی ان کی پیشانی سے منتقل ہوگیا)۔

اِنَّ شَرَّ الطَّيْرِ كَانَ عَائِفًا۔ شریح کوفہ کے قاضی عیافت جانتے تھے (یہاں عیافت سے یہ مراد ہے کہ قیافہ شناس اور صادق الحدس اور صائب الخیال تھے سچے کو جھوٹے سے پہچان لیتے تھے یہ نہیں کہ وہ پرندوں سے فال لیتے تھے جیسے عرب کے جاہلوں کا دستور تھا)۔

أُتِيَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ فَعَافَهُ وَقَالَ أَعَافُهُ لِأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِ قَوْمِي۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بھنا ہوا گھوڑ پھوڑ سوسمار لایا گیا آپ نے اس کا کھانا ناپسند کیا (نفرت کی) لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وہ حرام ہے؟ فرمایا حرام نہیں لیکن ہماری قوم کے لوگ (یعنی قریش) اس کو نہیں کھاتے (ان میں گھوڑ پھوڑ کھانے کا رواج نہیں ہے اس لئے میں نے

Marfat.com

اُس کو ناپسند کیا۔ مجھ کو نفرت سی آتی ہے۔ یعنی کراہت طبعی پیدا ہوئی ہے۔ معلوم ہوا کہ گھوڑ چھوڑ حلال ہے)۔

لَا تُحَرِّمُ الْعَیْفَۃُ۔ عیفہ سے حرمت ثابت نہیں ہوتی (لوگوں نے پوچھا عیفہ کیا ہے؟ کہا عیفہ یہ ہے کہ ایک عورت بچہ جنے اس کی چھاتی میں دودھ بھر کر رُک جائے پھر وہ کسی چھوکری کو چھاتیوں کے مُنہ کھولنے کے لئے دودھ پلائے۔ ابو عبید رحمہ نے کہا ہم عیفہ کو نہیں پہچانتے البتہ عُفَّۃ۔ ایک لفظ ہے یعنی وہ دودھ جو چھاتی میں رہ جائے۔ ازہری نے کہا عَیْفَۃ صحیح ہے یہ عِفْتُ الشَّیْءَ أَعَافُہُ سے نکلا ہے یعنی مجھ کو اُس سے کراہت آتی ہے نفرت ہوتی ہے)۔

وَرَاَی طَیْرًا عَایِفًا عَلَی الْمَاءِ۔ اُن لوگوں نے ایک پرندہ دیکھا جو پانی پر منڈلا رہا تھا (اُن کو تعجب ہوا کہ اس خشک بے آب و گیاہ میدان میں پانی کہاں سے آیا)۔

فَعَافَ النَّاسُ۔ لوگوں نے اُس کو ناپسند کیا۔

عَیِّلٌ۔ یا عَیِّلَۃٌ۔ یا عَیُّوْلٌ یا مُعَیِّلٌ۔ محتاج ہونا۔ عَیِّلَۃٌ۔ محتاجی، تنگ دستی، افلاس۔

عَیَّلَ اور مُعَیِّلٌ۔ محتاج کرنا، ازاکر چلنا ناز اور تبختر سے، گم شدہ جانور کا پتہ معلوم نہ ہونا، چل دینا، گھومنا۔

تَعْیِیْلٌ۔ کافی ہونا، خبر گیری کرنا، عیال بنانا یا چھوڑ دینا۔

اِعْیَالٌ۔ بہت عیال ہونا۔

عَایِلٌ۔ محتاج۔

اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْعَایِلَ الْمُخْتَالَ۔ اللہ تعالیٰ مغرور محتاج کو مبغوض جانتا ہے (جیسے کہتے ہیں بگڑ شت وانگدایاں زشت تر)۔

اَمَّا اَنَا فَلَا اُعَیِّلُ فِیْہِمَا۔ میں اُس میں محتاج نہیں رہتے کا۔

مَا عَالَ مُقْتَصِدٌ قَطُّ۔ جو شخص میانہ روی کرے (پنج کی چال چلے نہ اسراف اور نہ بخل، فضول خرچی سے بچا رہے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔

وَتُرِکَ الْعَالَۃُ وَمُوْسَ النَّاسِ۔ (قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ) تو عجب محتاج لوگوں کو سردار پائے گا (جن کو ایک پیسہ میسّر نہ تھا وہ مالدار اور امیر لوگوں کے سرتاج بنیں گے)۔

خَیْرُکُمْ مَنْ اَنْ تَتْرُکَ لِوَرَثَتِکَ عَالَۃً۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے وارثوں کو محتاج اور نادار چھوڑ جائے (لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں)۔

وَعَالَۃً فَاَغْنَاکُمْ۔ اُس نے تم کو محتاج پایا پھر مالدار کر دیا۔

یَشْکُو الْعَیْلَۃَ۔ محتاجی اور تنگدستی کا شکوہ کرتا تھا۔

اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عَیْلًا۔ بعضی بات اُس شخص سے کہی جاتی ہے جو اُس کو سُننا نہیں چاہتا یا اُس کا اہل نہیں ہوتا۔ (یہ عَنَتِ الصَّالَّۃُ سے نکلا ہے۔ یعنی گمشدہ جانور کا پتہ معلوم نہ ہوا اور اُس کو کہ ڈھونڈھے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ یعنی بات بیکار ہوتی ہے۔ جیسے نااہل کو نصیحت)۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلَی الْعَایِلِ الْمُزْھِوِ۔ اللہ تعالیٰ مغرور محتاج کو دیکھے گا بھی نہیں (یہ اسم مفعول سمجھنے اسم فاعل کے ہے جیسے اُوپر گزر چکا)۔

اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عَیْلًا۔ بعضی بات وبال ہوتی ہے (مثلاً ایسی بات کہنا جس سے کوئی ناراض ہو یا خلاف مصلحت ہو یا گناہ کی بات ہو یا مخاطب اُس کے سمجھنے کے لائق نہ ہو یا مخاطب اُس کو خود جانتا ہو لیکن بیفائدہ کہی جائے)۔

وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ جو مال اپنی ضرورت سے زائد ہو وہ پہلے اُن لوگوں کو دیا جائے جو اپنے سے متعلق ہیں۔

Marfat.com

رَسُوْلُہُ الْمُجْتَبٰی مِنْ خَلْقِہٖ وَالْمُعْتَمَدُ لِشَرْعِ حَفَظِ بِقِیَّتِہٖ۔ اُس کے پیغمبر جو اُس کی مخلوقات میں سے چنے گئے ہیں اور شریعت کے حقائق بیان کرنے کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔

عَیْنٌ ج۔ نظر لگانا، جاری ہونا۔

عِیَانًا ج۔ خبر لانا، جاسوسی کرنا۔

عَیْنٌ ج۔ جاسوس کو بھی کہتے ہیں، آنکھ تک کھودنا۔

عَیْنٌ ج۔ اور **عَیْنَۃٌ** ج۔ آنکھ کی سیاہی بڑی ہونا۔

تَعْیِیْنٌ ج۔ عین لکھنا، بیع یا شراءِ عینہ کرنا، تازہ اور شگوفہ دار ہونا، ایک معزز پراسباب بھیجنا، پھر اُس قیمت سے کم پر نقد خرید کر لینا (اسی کو بیع عینہ کہتے ہیں) لڑائی ڈالنا، موتی میں سوراخ کرنا، مُنہ پر تراٹی کرنا، تازی مشک میں پانی ڈالنا، خاص کرنا، واضح کرنا۔

عَیْنٌ ج۔ آنکھ اور چشمہ اور آفتاب اور شہر کے رہنے والے اور معتبر اور شریف اور معزز آدمی کو بھی کہتے ہیں۔

مَجْلِسُ الْاَعْیَانِ۔ ذی عزت دوں کی مجلس اور گوسائے مُلک کی یعنی ہاؤس آف لارڈس۔

مُعَایَنَۃٌ ج۔ دیکھنا، حقیقی بھائی ہونا۔

اِعْتِیَانٌ ج۔ جاسوس بننا۔

اِنَّہٗ بَعَثَ بَسْبَسَۃَ عَیْنًا یَوْمَ بَدْرٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبسہ کو جاسوس بنا کر بدر کے دن بھیجا۔

اِعْتَانَ لَہٗ۔ خبر لایا اُن کے لئے۔

کَانَ اللّٰہُ قَدْ قَطَعَ عَیْنًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی ایک جاسوسی ٹکڑی ہم پر سے اُٹھا دی۔

خَیْرُ الْمَالِ عَیْنٌ سَاھِرَۃٌ لِعَیْنٍ نَائِمَۃٍ۔ عمدہ اور بہترین مال ایک چشم ہے جو جاری رہے جس کا مالک سو رہا ہو (آرام کے ساتھ بے فکری سے گزر رہا ہو)۔

اِذَا نَشَأْتَ بِحَرِیَّۃٍ ثُمَّ تَشَاءَمْتَ فَتِلْکَ (یعنی محتاج عزیز و اقرباء کو اُن سے جو بچے وہ غیر محتاجوں کو دے۔ مطلب یہ ہے کہ خیرات میں ناطہ داروں کو مقدم رکھے)۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَیْلَۃِ۔ تیری پناہ محتاجی سے۔

مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰہِ کَانَ غِنَاہُ فِی الْعَیْلَۃِ۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے عقل دی وہ محتاجی میں بھی بے پروا رہے گا جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اُسی پر خوش رہے گا اور زیادہ کی طمع نہ کرے گا نہ اُس کے لئے رنجیدہ ہوگا۔

جِیْلٌ صَبُوْرٌ۔ میرا صبر ختم ہوگیا اب تحمل کی طاقت نہیں ہے۔

عَیْلَمٌ ج۔ یا **عَیْلَمَۃٌ** ج۔ دودھ کی خواہش کرنا۔

عَیْمَانٌ ج۔ دودھ کی خواہش کرنے والا مرد۔

عَیْمٰی ج۔ اُس کا مؤنث۔

اِعَامَۃٌ۔ بن دودھ چھوڑ دینا، بن دودھ رہ جانا۔

کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْعَیْمَۃِ وَالْغَیْمَۃِ وَالْاَیْمَۃِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دودھ کی خواہش اور پیاس کی شدت اور بن عورت (مجرد رہنے) سے پناہ مانگتے تھے۔

اِذَا وَقَفَ الرَّجُلُ عَلَیْکَ غَیْمَۃً فَلَا تُغَیِّمْہُ۔ جب کوئی شخص اپنی بکریاں سامنے لاکر کھڑی کرے تو عمدہ بکریاں مت چھانٹ (یہ آپ نے زکوٰۃ کے تحصیلدار سے فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ میں اوسط درجہ کا مال لے نہ بہت عمدہ نہ بالکل خراب)۔

اِغْتِیَامٌ ج۔ عمدہ مال لینا۔

عِیْمٌ۔ بہترین مال۔

یُعْتَامُہَا صَاحِبُہَا شَاۃً شَاۃً۔ اُن میں سے عمدہ عمدہ چُن کر ایک ایک بکری لے۔

بَلَغَنِیْ اَنَّکَ تُنْفِقُ مَالَ اللّٰہِ فِیْمَنْ تَغْتَامُ مِنْ عَشِیْرَتِکَ۔ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم اللہ کا مال (یعنی بیت المال میں سے) اپنے کنبہ والوں میں جن کو پسند کرتے ہو خرچ کرتے ہو۔

Marfat.com

انڈے کو اتنے فاصلہ پر رکھنے کہ اچھی آنکھ والا اُن لکیروں کو دیکھ سکے پھر اتنے فاصلہ پر کہ جس کی بینائی میں نقص آگیا ہو وہ دیکھ سکے اب دونوں فاصلوں کے درمیان فرق معلوم کرنے سے یہ جان لیا کہ بصارت میں اتنا فرق آگیا ہے اُسی حساب سے جنایت کرنے والے کو دیت دینا ہوگی۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ عمل ابر کے دن کرنا چاہیئے جیسے عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کیونکہ ابر میں روشنی کی حالت یکساں نہیں رہتی ہر ساعت کمی اور زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ دوسرے ایک اور شبہ اس عمل میں یہ ہے کہ صحیح بصارت والوں کی بھی بصارت میں قوت اور ضعف کے ساتھ اختلاف ہوتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جس شخص کے ضرب لگی ہے اُس کی بصارت خلقۃً ضعیف ہو مثلاً شارٹ سائٹ والوں کی آنکھ گو صحیح ہوتی ہے مگر دور کی چیز اُن کو برابر نظر نہیں آتی۔

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَحُوْرًا عِیْنًا۔ بہشت میں بڑی آنکھ والی حوروں کا جمگھٹا ہے۔ (عِیْنٌ جمع ہے عَیْنَاءُ کی یعنی بڑی آنکھ والی عورت۔ مرد کو اَعْیَنُ کہیں گے)۔

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ الْعَيْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی آنکھ والے کُتّوں کے قتل کا حکم دیا۔ (کیونکہ اس قسم کے کُتّے اکثر موذی ہوتے ہیں اور جلدی دیوانے ہو جاتے ہیں)۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَعْيَنَ اَدْعَجَ۔ اگر اس عورت کا بچہ کالی اور بڑی آنکھ والا پیدا ہوا۔

وَاللّٰهِ لَعَيْنُكَ اَكْبَرُ مِنْ اَمْدَكَ۔ (حجاج نے امام حسن بصریؒ سے کہا) قسم خدا کی تمہارا منظر اور مشاہدہ تمہاری عمر کی سیاہی سے بڑھ کر ہے۔

اَعْيَنَ ذُوْ الْيَتَيْنِ۔ بڑی آنکھ والا دو بڑے بڑے سرین والا۔

اَللّٰهُمَّ عَيْنٌ عَلٰى سَارِقِ اَبِیْ بَكْرٍ۔ یا اللہ ابوبکرؓ کے چور کو بھیجا تو اسے اُس کو ٹھا ہر کر دے)۔

اَوْ عَيْنَ الرِّبْوِ۔ ہائیں یہ تو بالکل سود ہے۔

اِنَّ اَعْيَانَ بَنِی الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِی الْعَلَّاتِ۔ سگے بھائی وارث ہوتے ہیں اُن کے ہوتے ہوئے سوتیلوں کو کچھ نہیں ملتا۔

اِنَّهٗ كَرِهَ الْعِيْنَةَ۔ بیع عینہ کو انہوں نے مکروہ جانا اُس کی تعریف اوپر گزر چکی ہے اکثر علماء نے اُس کو اس وجہ سے مکروہ رکھا ہے کہ سود خوروں نے اُس کو ایجاد کیا ہے)۔

اِنِّیْ لَمْ اَفْرِیْ يَوْمَ عَيْنَيْنٍ۔ (عبدالرحمٰن بن عوف نے طنز اور تعریض کی راہ سے حضرت عثمانؓ سے کہا) میں تو عینین کے دن نہیں بھاگا تھا (یعنی اُحد کے دن جس دن حضرت عثمانؓ بھاگ نکلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اُن کا قصور معاف کر دیا اور قرآن میں اُتار اَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ۔ اسی لئے حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ تم اُس قصور پر مجھ پر کیوں ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا)۔

عَيْنَيْنِ۔ وہ پہاڑ ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اُحد میں تیر انداز دن کو مقرر کیا تھا۔

عَامَ عَيْنَيْنٍ۔ جنگ اُحد کے سال۔

فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا۔ اُن کی آنکھ بیمار ہو گئی۔

لَكَانَ عَيْنًا مَعِيْنًا۔ (اگر حضرت ہاجرہؑ اُس پانی کی حرص کر کے اُس کو مشک میں نہ بھر لیتیں (یا اُس کے گرد مینڈ نہ باندھتیں)، تو زمزم ایک بہتا ہوا چشمہ رہتا ہے۔ (مجمع البحار میں غلطی سے بجائے حضرت ہاجرہؑ کے حضرت سارہؑ کا نام لکھا ہے یہ سہو ہے)۔

سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا۔ تم اپنے مالک کو ٹھہرا

Marfat.com

دیکھو گے (یعنی بے حجاب سامنے یہ آنکھ بہشت کی ہوگی ورنہ دنیا کی آنکھ اُس کو نہیں دیکھ سکتی)۔
فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْیَانِهِمْ۔ ایک شخص نے اُن لوگوں کو جن سے سائل نے سوال کیا تھا پیچھے چھوڑا اور خود آگے بڑھ کر چکے سے سائل کو دیا۔ (ایک روایت میں تَخَلَّفَ عَنْ اَعْیَانِهِمْ ہے یعنی اُن کے پیچھے رہ گیا اور چھپ کر سائل کو دیا)۔
لَوْ سَمِعْتَ كَانَتْ لَهُ اَرْبَعَةُ اَعْیُنٍ۔ اگر وہ (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کہیں تیری بات سُن پائیں کہ تو نے اُن کو نبی کہا تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (خوشی کے مارے پھولے نہ سمائیں گے کہ یہودیوں نے میری نبوت کی تصدیق کی)۔
وَاَنْوَا الْاَمْرَ عَیَانًا۔ اگر تم کھلا بغیر مکر اور تدلیس کے اِسا کرتے۔
یُقْبَلُ التَّوْبَةُ مَالَمْ یُعَایِنْ مَلَكَ الْمَوْتِ۔ توبہ اُس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک آدمی موت کے فرشتہ کو نہیں دیکھتا۔
لَسَبَقَتْهُ الْعَیْنُ۔ البتہ بدنظر اُس سے آگے بڑھ جاتی ہے۔ (مجمع البحار میں ہے کہ بعضے لوگوں نے اس میں یہ اشکال کیا ہے کہ بدنظر بغیر قصد کے کیونکر اثر کرتی ہے اور معیون کو اُس سے کیوں نقصان پہنچتا ہے اُس کا جواب یہ ہے کہ لوگوں کے طبائع مختلف ہیں کبھی کوئی عورت اپنا ہاتھ دودھ کے برتن میں ڈال دیتی ہے تو وہ دودھ پھٹ جاتا ہے اور کبھی باغ میں جاتی ہے تو وہاں کے درخت سوکھ جاتے ہیں گویہ اُن کو ہاتھ نہ لگائے)۔
مَا اَبْیَنَ الْحَقَّ لِذِی عَیْنَیْنِ۔ آنکھ والے کے لئے حق بات خوب روشن ہے (آنکھ سے مراد یہاں دل کی آنکھ ہے یعنی بصیرت اور عقل سلیم)۔

اِحْذَرِ الْمَجَالِسَ عَلٰی اَعْیُنِكَ۔ مجلسوں کو اپنی آنکھ سے دیکھ کر چن (جس مجلس میں بیٹھنے سے دین یا دنیا کا فائدہ ہو اُس کو اختیار کر۔ اور جہاں نقصان ہو یا کچھ فائدہ نہ ہو اُس کو چھوڑ دے)۔
قَالَ لَا بَاْسَ بِبَیْعِ الْعَیْنَةِ۔ (امام ابوعبداللہؒ نے فرمایا) بیع عینہ میں کچھ قباحت نہیں۔
عَیْنٌ۔ نقد کو بھی کہتے ہیں (اس کے مقابل دَیْنٌ ہے یعنی اُدھار)۔
عَیٌّ۔ یا عَیَاءٌ۔ تھک جانا، ہار کر جانا، راہ نہ پانا، عاجز ہونا۔
تَعْیِیَةٌ۔ اور مُعَایَاةٌ۔ ایسی بات کہنا جس سے ہدایت نہ ہو۔
اِعْیَاءٌ۔ عاجز ہونا، تھک جانا، تھکا دینا، عاجز کرنا، تَعْیِیٌ۔ یَتَعَایٰ۔ یا اِسْتِعْیَاءٌ۔ تھک جانا۔
زَوْجِیْ عَیَایَاةٌ طَبَاقَاءُ۔ میرا خاوند تو بالکل ڈھیلا، نامرد، بات کرنے سے عاجز ہے۔
شِفَاءُ الْعِیِّ السُّوَالُ۔ جاہل کا علاج یہ ہے کہ جاننے والوں سے دریافت کرے۔
فَاَرْحَفْتُ عَلَیْهِ بِالطَّرِیْقِ فَعَیَّ بِشَاتِهَا۔ راستہ میں ہدی کا جانور سقط ہو جائے پھر ہدی لے جانے والا اُس کے باب میں حیران ہو (کہ اب اُس کو کیا کروں وہ تو مکہ تک جا نہیں سکتا)۔
فَعُلِّمُوْا الدَّاءَ الْعَیَاءَ۔ اُن کا کام ایک لاعلاج بیماری ہے۔ (جس کے علاج سے اطباء عاجز ہیں)۔
وَمُهِمَّةٍ اَعْیَا الْقُضَاةَ عَیَاؤُهَا۔ وہ مہم مسئلہ جس نے قاضیوں کو تھکا دیا (یعنی اُس میں فتویٰ دینا دشوار ہو گیا۔ وہ مسئلہ ہے کہ ایک مرد کی فرج بھی ہے عورت کی طرح یعنی خنثیٰ ہے تو اُس کو مرد کا سا حصہ ترکہ میں ملے گا یا عورت کا۔ ابن شہابؒ زہری نے اُس کا جواب

Marfat.com

یہ دیکھ کر صدمے سے اُس کی منی نکلتی ہے اس کا اعتبار ہوگا۔
فَاَبْطَاَ بِیْ جَمَلِیْ وَاَعْیٰنِیْ۔ میرا اونٹ سُست چلا اُس نے دیر لگائی اور تھک گیا۔
اَلْحَیَاءُ وَالْعِیُّ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ شرم اور کم گوئی (ہر بات کو سوچ سمجھ کر کہنا ایمان کی نشانی ہے) اور بد زبانی اور بک بک نفاق کی نشانی ہے۔
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْحَیِیَّ الْحَیِیَّ۔ اللہ تعالیٰ کم گو شرم کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔
فَاِنْ نَسِیَ الْاِمَامُ اَوْ تَعَایَا فَقَوِّمُوْہُ۔ اگر امام نماز میں بھول جائے یا رُک جائے تو اُس کو درست کر دو بتلا دو۔
فَاِنْ اَعْیَانَا شَیْءٌ لَمْ نَلْفَ نَابِہٖ رُوْحَ الْقُدُسِ۔ اگر ہم لوگ کسی بات کے بتانے میں عاجز ہو جاتے ہیں تو روح القدس ہمارے پاس آکر بتلا دیتی ہے۔

کتب خانہ میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

تنظیم الاشتات لحل عویصات المشکوٰۃ (شرح اردو)
کامل در ۲ جلد مجلد پشتہ سنہری ڈائی عمدہ کاغذ۔ ۲۱۲/-

التوضیحات الوضیحہ (شرح اردو علم الصیغہ)
گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔ ۱۶/-

التوضیح الضروری (مجلی مسائل المختصر القدوری)
(از مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب) عمدہ کاغذ
مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۔ ۱۰۰/-

تیسیر الباری ترجمہ وشرح صحیح البخاری (ترجمہ وشرح
علامہ وحید الزماں" جلد اول ۵۶/- جلد دوم ۴۸/-

حصن حصین (مترجم) مع ترجمہ ومکمل شرح اردو)
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۱۰۰/-

حیات وحید الزماں (اردو) ۲۰/-

خدائی وعدہ اردو ترجمہ الوعد الحق۔
عمدہ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔
" " مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔ ۳/-

خلاصۃ الحواشی (شرح اردو) اصول الشاشی
(مولانا مفتی ابراہیم صاحب) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۸/-

درود اکسیر اعظم ۱/-

دروس البلاغۃ (مع ترجمہ وشرح اردو شرح البلاغۃ)
گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔ (کتاب) ۴/-

دیوان حافظ (مترجم) مجلد ریگزین سنہری ڈائی

دیوان متنبی (عربی مع ترجمہ اردو) حواشی جدیدہ مع حل لغات
گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔ ۸۸/-

رباعیات اقبال (اعلیٰ آرٹ پیپر) ۱/۵۰

رکن الدین (اردو) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ ۱۲/-

روایت النحو (شرح اردو ہدایۃ النحو)
گلیز کاغذ۔ رنگین ٹائیٹل۔ ۲۴/-

سراج المعانی (شرح اردو) شرح جامی (مع بحث الفعل)
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ ۱۲۰/-

شمائل ترمذی مع اردو شرح خصائل نبوی ورسالہ
"نبوی لیل ونہار" گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۶۴/-

الصبح النوری (شرح اردو مختصر القدوری)
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ ۱۲۰/-

صحیح بخاری شریف جلد اوّل ۴۰/-
جلد سوم ۴۰/-

ظفر المحصلین باحوال المصنفین (مع اضافات جدیدہ و
فی آخرہ تذکرۃ العیون فی تذکرۃ الفنون)
گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۱۱۶/-

عربی کا معلم
" " اوّل ۴/-
" " دوم ۴/-
" " سوم ۱۱/-
" " چہارم ۱۵/-
عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل۔ کامل ۳۴/-

عربی کی کلید
" " اوّل ۲/-
" " دوم ۲/-
" " سوم ۴/-
" " چہارم ۶/-

عقد الفرائد علی شرح العقائد (عربی اردو)
گلیز کاغذ رنگین سنہری ڈائی ۳۶/-

عین الہدایہ (ہدایہ کا اردو ترجمہ) امتیازی ایڈیشن
بڑا سائز۔ اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی (مکمل ۴ جلد)

تفصیلی فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

تازیانے ترجمۃ المنبہات

طول ۱۴، انچ، عرض ۵، انچ، جملہ صفحات ۲۸۸ (عربی سادہ و ترجمہ و تشریحات)

یہ کتاب پند و موعظت اور حکمت و نصیحت کا ایک بیش بہا گنجینہ ہے جس کو عام مسلمین کی نصیحت کی خاطر نہایت دلنشیں اور مرغوب انداز میں جمع کیا گیا ہے۔

پوری کتاب میں نو باب ہیں اور ہر باب نصائح کی تعداد کے اعتبار سے مئون ہے یعنی اگر اس میں نصیحت کے دو بول ہیں تو "باب الثنائی" اور اگر تین ہیں تو "باب الثلاثی"، اس طرح آخری باب "باب العشاری" ہے جس میں نصیحت کی دس باتیں مذکور ہیں، ہر باب میں رسول اللہ کی احادیث مبارکہ، صحابۂ کرام، سادات و بزرگان دین اور حکماء عالم کے اقوال میں سے نصائح اور مواعظ کا وہ انتخاب درج ہے کہ جو دل میں اتر جائے اور قلب کو سحر کرے۔

عام حضرات کے علاوہ عربی داں حضرات بھی اسکے مطالعہ سے ذوق عربیت محسوس کریں گے بلکہ یہ کتاب فصاحت زبان اور خوبی مضامین دونوں لحاظ سے اس قابل ہے کہ اسے فصل نصاب کیا جائے اور عربی کی ابتدائی تعلیم میں ایک ریڈر کی حیثیت سے اسکو رواج دیا جائے ——— فی الحقیقت یہ دعوتی انداز کی کتاب ہے اس میں فطرت انسانی کو ایسے امور کی انجام دہی پر ابھارا گیا ہے جو مرغوب اور مطلوب ہیں اور ان باتوں سے روکا گیا ہے جو نامرغوب اور غیر مطلوب ہیں۔

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "غ"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ جات لغات وسعی مالا کلام!

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الغین

غین معجمہ انتیسواں حرف ہے حروفِ تہجی میں سے، اور حسابِ جمل میں اس کا عدد ایک ہزار ہے۔

غُاغاء پہاڑی کوّوں کی آواز۔

باب الغین مع الباء

غِبٌّ ۔ ایک دن آنا اور ایک دن نہ آنا۔

غَبًّا اور **غُبُوْبٌ** ۔ ایک دن جانوروں کا پانی پینا، ایک دن پیاسے رہنا۔

غِبٌّ ۔ گوشت کا باسی یا بدبودار ہونا۔

حُمَّى الْغِبِّ ۔ ایک دن درمیان کا بخار، باری کا بخار۔

تَغْبِيْبٌ ۔ مبالغہ نہ کرنا، حلق پکڑنا، دفع کرنا، بگڑ جانا۔

اِغْبَابٌ ۔ ایک دن درمیان آنا۔

زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا ۔ ایک دن بیچ ملاقات کیا کر محبت زیادہ ہوگی۔ (اہل عرب کہتے ہیں:

غِبَّ الرَّجُلِ ۔ جب کئی روز کے بعد ملاقات کو آئے)

(حسن نے کہا ہر ہفتہ میں ایک بار)

اَغِبُّوْا فِيْ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ ۔ بیمار کی پرسش کو ایک دن درمیان جاؤ (کیونکہ روزانہ جانے سے اس کو تکلیف ہوگی)۔

نَهٰى عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا ۔ بالوں میں روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا (ایک دن بیچ کر کے مضائقہ نہیں، کیونکہ روز کنگھی کرنا اور بناؤ سنگار کرنا عورتوں ہی کو زیب دیتا ہے، مردوں کو ایسی زیب زینت میں مشغول ہونا نہیں چاہئے)۔

لَا يَأْكُلُوْنَ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا ۔ ایک دن بیچ گوشت کھاتے تھے (روزانہ نہیں کھاتے تھے تاکہ اس کی عادت نہ پڑ جائے اور بغیر گوشت کے کھانا دل کو نہ لگے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ گوشت کو روزانہ مت کھاؤ، اس کی لت شراب کی سی پڑ جاتی ہے)۔

يُغَبِّبُ عَنْ هَدَاكِ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ مسلمانوں کی زیادہ ہلاکت کی خبر نہیں دیتے تھے۔

غَبَّبَ فِيْمَا ۔ اس نے میری حاجت پوری کرنے میں مبالغہ نہیں کیا۔

فَقَاءَتْ لَحْمًا غَابًّا ۔ اس نے قے میں بدبودار گوشت نکالا۔

Marfat.com

غَبَّ اللَّحْمُ اور اَغَبَّ فَهُوَ مُغِبٌّ۔ گوشت بدبو دار ہوگیا۔

لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ ذِي غَبَغَةٍ۔ فسادی آدمی کی (فتنہ پرداز کی) گواہی قبول نہ ہوگی۔

مَا صَرَفَكَ مَا زُوِيَ عَنْكَ إِذَا حَمِدْتَ مَغَبَّتَهُ۔ جو چیز تجھ کو نہ ملے اُس سے کچھ نقصان نہ ہوگا جب انجام اچھا ہو۔

مَغَبَّةٌ اور غِبٌّ۔ عاقبت اور انجام کو بھی کہتے ہیں

غَبْثٌ۔ مسکہ اور پنیر ملانا، لت کرنا۔

اِغْبَاثٌ۔ خاکی رنگ ہونا۔

غَبِيثَةٌ۔ مسکہ اور پنیر لت کیا ہوا۔

اَغْبَثُ۔ خاکی رنگ۔

غَبَرٌ۔ زخم مندمل ہونا اس طرح کہ اُس میں چورہ رہ جائے، پھر اس میں سے خون اور سیب رواں ہو۔

غَبُوْرٌ۔ ٹھہرنا، باقی رہنا، گزر جانا، خاکی رنگ ہونا۔

تَغْبِيرٌ۔ غبار اُڑانا، خاکی رنگ ہونا، کوشش کرنا۔

تَغَبَّرَ۔ عورت سے بچہ حاصل کرنا، جو دودھ تھن میں رہ گیا ہو اُس کو دوہ لینا۔

اِغْبِرَارٌ۔ گرد آلود ہونا۔

غَابِرٌ۔ باقی اور ماضی

غُبَّرٌ۔ باقی (اُس کی جمع غُبَّرَاتٌ ہے)

غُبَارٌ۔ گرد، باریک خاک جو ہوا میں اُڑتی ہے۔

غُبْرٌ۔ دودھ کا بقیہ یا حیض کا۔

بَيْنَا رَجُلٌ فِي مَفَازَةٍ عَبْرَاءَ۔ ایک شخص ایک جنگل میں تھا جس میں سے نکلنے کا راستہ اس کو معلوم نہ ہوتا تھا۔

مَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ وَلَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ أَصْدَقَ لَهْجَةً مِنْ أَبِي ذَرٍّ۔ نہ زمین نے اُٹھایا اور نہ آسمان نے سایہ کیا اُس شخص پر جو ابوذر رضؓ سے زیادہ زبان کا سچا ہو (مطلب یہ ہے کہ حضرت ابوذر غفاریؓ انتہائی سچے آدمی ہیں، اُن سے بھی زیادہ سچا شخص کوئی زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے نہیں گزرا)۔

يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ۔ ہر خاک آلود جگہ سے نکلیں گے (یعنی عزت زدہ جھونپڑوں سے جو ہمیشہ خاک آلود رہتے ہیں)۔

لَوْ تَعْلَمُونَ مَا يَكُونُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الْجُوعِ الْغَبِيرِ وَالْمَوْتِ الْأَحْمَرِ۔ اگر تم اس کو جانتے ہوتے جو اس امت میں گرد آلود، بھوک اور لال موت ہوگی (گرد آلود بھوک سے قحط اور خشک سالی مُراد ہے کیونکہ اُس میں برسات نہ ہونے سے گرد اُڑتی رہتی ہے اور آسمان بھی گرد آلود رہتا ہے۔ اور لال موت سے قتال اور خون ریزی مُراد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس امت میں قحط ہوں گے اور خون ریزیاں اور جنگیں ہوں گی)۔

يُخَرِّبُ الْبَصْرَةَ الْجُوعُ الْغَبِيرُ وَالْمَوْتُ الْأَحْمَرُ۔ بصرہ قحط اور خون ریزی سے تباہ ہوگا۔

فَخَرَجُوا مُغْبِرِينَ هُمْ وَدَوَابُّهُمْ۔ وہ اور ان کے جانور غبار اُڑاتے ہوئے نکلے (یعنی بڑی کوشش سے اس کی طلب میں دوڑتے ہوئے۔ کیونکہ جو کوئی اس طرح سے کسی چیز کے حاصل کرنے کے لئے نکلے گا وہ خاک اُڑاتا ہوا جلدی جلدی چلے گا) (عرب کہتے ہیں:

اُغْبُرْ فِي طَلَبِهِ۔ اُس کی طلب میں کوشش کی۔ (خوب خاک اُڑائی)۔

قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَرَأَيْتُهُ مُغْبِرًا فِي جِهَازِهِ۔ ایک شخص مدینہ والوں میں سے آیا میں نے اُن کو دیکھا، اُس کا سامان تیار کرنے میں وہ کوشش کر رہے تھے۔

إِنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُنَا عَبْرَ مِنَ السُّورَةِ۔ یعنی سورۃ باقی تھی اُس کو آپ جلدی جلدی پڑھ رہے تھے۔

إِنَّهُ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْغَوَابِرَ مِنْ شَهْرِ

Marfat.com

میں تو اُس کا قائم مقام رہ (یعنی ان کی حفاظت اور نگہبانی کر)۔
اَخْلُفْ عَلٰی اَهْلِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ یا اَللّٰهُمَّ اخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ (معنی وہی ہیں جو اوپر بیان ہوئے یعنی اُس کے دارثوں اور پس ماندوں میں تو اُس کا جانشین ہو)۔
كُمَّتِ الْبَیْتَ حَتّٰی اُغَبِّرَتْ ثِیَابُهَا۔ حضرت فاطمہؓ اپنے گھر میں خود جھاڑو دیا کرتیں یہاں تک کہ آپ کے کپڑے خاک آلودہ ہو گئے (آپ خود اپنے ہاتھ سے چکّی پیستیں، روٹی پکاتیں اور گھر کے تمام کاروبار کو خود ہی انجام دیتیں)۔
اِنَّهُمْ عَنْ غُبَیْرَاءِ السُّكَّرِ۔ ان کو جواری کا شراب پینے سے جو نشہ لاتی ہے منع کر (غُبَیْرَاء کو سُکر کی طرف اس لئے مضاف کیا کہ ایک "غبیراء التمر" ہوتا ہے جو عُنّاب کی طرح ایک میوہ ہے)۔
غَبَسٌ ۔ تاریک ہونا۔ (جیسے اِغْبِسَاس اور اِغْبِیْسَاس ہے)۔
لَاَتِیَنَّكَ مَا غَبَسَ غُبَیْسٌ۔ میں تیرے پاس اس وقت تک نہیں آؤں گا جب تک بھیڑ یا ایک دن بیچ بکریوں کے پاس آنا رہے (یعنی کبھی نہیں آؤں گا)۔
اِذَا اسْتَقْبَلُوْكَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاسْتَقْبِلْهُمْ حَتّٰی تَغْبِسَهُمْ۔ جب لوگ جمعہ کی نماز پڑھ کر تیرے ملنے آئیں اور تو اُس وقت پہنچے جب وہ جمعہ کی نماز سے فارغ ہو چکے ہوں، تو ان کی طرف اپنا منہ کر اُس کو کالا کرنے کے لئے یعنی جب تو ایسا عمل کرے گا تو تیرا ضمیر مجروح ہو گا۔ ممکن ہے اس احساسِ ندامت کے بعد تیری نماز جمعہ قبول نہ ہو)۔
كَالدِّبْیَةِ الْعُبَسَاءِ فِیْ ظِلِّ السَّرْبِ۔ خاکی بھیڑیے کی طرح جو تنگ کے سایہ میں ہو۔
غَبَشٌ ۔ بقیہ تاریکی جس میں سفیدی ملی ہو (جیسے اِغْبَاش ہے)۔
تَغَبَّشَ۔ ظلم کرنا، کسی پر جھوٹا دعویٰ کرنا۔
غَابِشٌ۔ جھوٹا، مکّار، فریبی۔

اِنَّهٗ صَلَّی الْفَجْرَ بِغَبَشٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز تاریکی میں پڑھی (یعنی اوّل وقت صبح صادق ہوتے ہی، جب رات کی تاریکی کے اثرات باقی تھے)۔
غَبَشٌ۔ عین صبح صادق کے وقت کو کہتے ہیں۔
غَبَسٌ۔ یہ وقت غَبَشٌ کے بعد کا ہے۔
غَلَسٌ۔ یہ وقت غَبَسٌ کے بعد کا ہے۔ (مذکورہ بالا حدیث جو ایک دوسری روایت کے ذریعہ بیان ہوئی ہے اُس میں بِغَبَسٍ کا لفظ بیان ہوا ہے سین مہملہ سے)۔
فَمَشٰی عِلْمًا غَارًّا بِاَغْبَاشِ الْفِتْنَةِ۔ ایک حکما دینے والا علم فتنہ کی تاریکیوں میں حاصل کیا۔
اَغْبَشَ اللَّیْلُ۔ رات تاریک ہو گئی سفیدی کے ساتھ
غَبَطٌ ۔ جانور کے سر پر تن ٹولنا، اُس کا مٹّی پایا دلدل میں دریافت کرنے کے لئے۔ رشک کرنا (یعنی دوسرے کے مال وجاہ کی آرزو کرنا۔ اس کے زوال کی خواہش نہ کرے اور اگر دوسرے کا زوال چاہ کر اپنے لئے خواہش کرے تو وہ حسد ہے)۔
غِبْطَةٌ۔ رشک
تَغْبِیْطٌ۔ رشک دلانا، آرزومند بنانا۔
اِغْبَاطٌ۔ آرزو کرنا، نیک حال ہونا، خوش ہونا۔
اِغْبَاطٌ۔ ہمیشہ پالان اونٹ کی پشت پر رکھنا، ہمیشہ بخار رہنا، گھاس کا زمین کو ڈھانپ لینا، برابر پانی بہنا۔
غَبُوْطٌ۔ وہ اونٹنی کہ جب تک ہاتھ اُس کی پیٹھ پر نہ پھیرے اُس کا موٹاپن یا دبلا پن معلوم نہ ہو۔
سَمَاءٌ غَبَطِیٌّ۔ مسلسل برسنے والا ابر۔
اَرْضٌ مُغْبِطَةٌ۔ وہ زمین جو سبزی سے ڈھکی ہوئی ہو (یعنی سرسبز و شاداب ہو)۔
سُئِلَ هَلْ یَضُرُّ الْغَبَطُ قَالَ لَا اِلَّا كَمَا یَضُرُّ الْعِضَاهَ الْخَبَطُ۔ آنحضرت سے پوچھا گیا کیا رشک کرنا بھی نقصان پہنچاتا ہے (رشک یعنی دوسرے کی نعمت کی آرزو کرنا مگر اس کا زوال نہ چاہنا) آپؐ نے فرمایا نہیں مگر اس قدر نقصان

Marfat.com

پہنچاتا ہے جیسے جنگلی کانٹے دار درخت کے پتے جھاڑنا اگرچہ پتے جھاڑنے سے درخت کو کسی قدر نقصان پہنچتا ہے مگر پھر پتے آگ اٹھتے ہیں اور درخت سرسبز رہتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ رشک کرنے سے اگرچہ ثواب میں کمی ہو جاتی ہے مگر آدمی کا یہ عمل قائم رہتا ہے، برخلاف حسد کے کہ اس سے تو نیک اعمال سب اکارت ہو جاتے ہیں۔)

عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمْ اَهْلُ الْجَمْعِ۔ نور کے منبروں پر ہوں گے، تمام مجمع والے (اہل حشر) اُن پر رشک کریں گے۔

يَغْبِطُهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ۔ اگلے اور پچھلے سب اُن پر رشک کریں گے۔

اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ۔ جو لوگ میرے جلال اور بزرگی کا خیال رکھ کر آپس میں خلوص کے ساتھ دوستی رکھیں وہ قیامت کے دن نور کے منبروں پر ہوں گے اور پیغمبر بھی ان پر رشک کریں گے (حالانکہ پیغمبروں کا درجہ اُن سے بہت بلند ہوگا مگر وہ یہ آرزو کریں گے کاش اور فضائل کے ساتھ یہ فضیلت بھی اُن کو حاصل ہو جاتی)۔

اَحْسَنْتُمْ يَغْبِطُهُمْ اَنْ صَلُّوْا لِوَقْتِهَا۔ آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا، نماز وقت پر پڑھنے سے اُن کی تعریف کی۔

اَغْبَطُ اَوْلِيَائِيْ۔ میرے اولیا میں سب سے زیادہ رشک کے قابل۔

يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْبِطُ الرَّجُلُ بِالْوَضْحِ كَلَحْقَةِ الْمَوْتَةِ وَيُرْثٰى لِصَاحِبِ الْعِيَالِ۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں کو معاش کی تنگی ہوگی، جو آدمی مجرد اکیلا ہوگا (یال بچے نہ رکھتا ہوگا) اس پر رشک کریں گے اور یال بچے والے کے حال پر روئیں گے، رنج کریں گے (مطلب یہ ہے کہ جب تک اسلامی خلافت باقی تھی، تمام مسلمانوں کو بیت المال سے روپیہ ملتا بظاہر فراغت بسر کرتے تھے، اس وقت لوگ یال بچے والوں پر رشک کیا کرتے تھے۔ جب سے خلافت شرعی جاتی رہی اور طوائف الملوکی پھیل گئی، بادشاہوں نے بیت المال کو اپنا ذاتی مال سمجھا، مسلمان فاقوں سے مرنے لگے اور وہ اپنی نفسانی عیش وعشرت میں روپیہ اُڑانے لگے۔ ایسے وقت مجرد آدمی پر رشک ہوتا ہے کہ وہ بے فکر ہے اور عیال دار آدمی پر رونا آتا ہے)۔

جَاءَ هُمْ يُصَلُّوْنَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَجُعِلَ يَغْبِطُهُمْ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، لوگوں نے جماعت کھڑی کر دی تھی نماز پڑھ رہے تھے، آپ اُن کی تعریف کرنے لگے یا ان کو رشک دلانے لگے (ایک روایت میں يَغْبِطُهُمْ ہے تخفیف کے ساتھ، یعنی ان پر رشک کرنے لگے کاش میں بھی تمہاری طرح نماز میں سبقت کرتا)۔

اَللّٰهُمَّ غَبْطًا لَا هَبْطًا۔ یا اللہ! ہم کو ایسا درجہ اور مرتبہ عنایت فرما کہ لوگ ہم پر رشک کریں اور ہم کو تنزل اور ذلت سے بچا (یعنی ہمارے قدر و مرتبہ میں روز بروز ترقی عطا فرما نہ کہ تنزل اور انحطاط)۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَغْبِطَ اَهْلَ الْقُبُوْرِ۔ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی (جب تک) زندہ لوگ مُردوں پر رشک نہ کریں۔ (ایسے مصائب اور ایسی آفات طاری ہوں گی کہ زندہ لوگ تمہیں گے کہ کاش ہم بھی مر کر قبر میں دفن ہو گئے ہوتے تاکہ ان بُرے حالات سے دوچار نہ ہوتے)۔

وَاغْتَبَطْتُ۔ میں نے رشک کیا۔

وَاغْتَبَطْتُ۔ مجھ پر رشک ہونے لگا۔

مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاغْتَبَطَ بِهٖ۔ جو شخص کسی مسلمان کو قتل کر کے اُس پر خوش ہو (ایک روایت میں فَاعْتَبَطَ ہے عین مہملہ سے، جس کا بیان اُس کے باب میں گزر چکا ہے)۔

كَاَنَّهَا غَبْطُ ذُيُّخَرَ۔ گویا وہ ہوڈے ہیں باریک تیر میں۔

Marfat.com

غُبُطٌ ۔ جمع ہے **غَبِیطٌ** کی۔ یعنی وہ جگہ جو اونٹ پر عورت کے لئے ہودے کی طرح تیار کی جاتی ہے (اور یہاں مراد اس کی کوئی لکڑی ہے جو مڑی ہوئی ہوتی ہے۔ فارسی کمانوں کو اسی سے تشبیہ دی)۔

اِغْبَطْتُ عَلَیْہِ الْحُمّٰی ۔ آنحضرتؐ کو دائمی بخار ہو گیا (جو وفات تک نہیں اُترا یعنی حمی مطبقہ کنتی ہوڈغیرہ)۔

فَغَبَطَ مِنْہَا شَاۃً فَاِذَا ھِیَ لَا تُنْقِیْ ۔ انھوں نے ایک بکری کو ٹٹولا (دودھ دیا نہ کرنے کے لئے کہ آیا دُبلی ہے یا فربہ۔ دیکھا تو اس کی ہڈیوں میں مغز ہی نہیں ہے (اس قدر دُبلی ہے) (ایک روایت میں **فَعَبَطَ** ہے عین مہملہ سے یعنی ایک بکری کاٹی) (عرب لوگ کہتے ہیں:

اِعْتَبَطَ الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ ۔ جب اونٹ یا بکری بغیر کسی بیماری کے ذبح کرے)۔

مَا اَغْبِطُ اَحَدًا یَمُوْتُ مَوْتًا بَعْدَ الَّذِیْ رَاَیْتُ مِنْ شِدَّۃِ مَوْتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (حضرت فاطمہؓ فرماتی ہیں کہ کسی کی آسان موت پر مجھ کو رشک نہیں آتا جب سے میں نے آں حضرتؐ کی موت کی سختی دیکھی (معلوم ہوا کہ موت کی سختی عمدہ چیز ہے جب ہی تو آنحضرتؐ پر سختی ہوئی۔ یہ حضرت عائشہؓ کی رائے تھی حالانکہ آپؐ پر کوئی ایسی زیادہ سختی نہیں ہوئی تھی، بلکہ ملک الموت نے نہایت نرمی سے روح مبارک کو قبض کیا تھا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آپؐ نے کوئی اضطراب نہیں فرمایا صرف پیشانی پر پانی ملتے رہے اور وفات تک نماز کی وصیت فرماتے رہے۔ اور آخری کلمہ آپؐ نے یہ فرمایا:

"اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی"

یَغْبِطُھُمُ الْاَوَّلُوْنَ ۔ ان پر اگلے لوگ رشک کریں گے (اس بات پر کہ اُن کو اُن کی طرح خوف نہ ہوگا یا محشر کا ڈر ہے یعنی بہشت میں داخل ہونے سے پہلے وہ رہے ہیں کہ پیغمبر اگرچہ اُن سے عالی درجہ ہوں گے مگر اُن کو اپنی بہشت کا ڈر ہوگا)

فِیْ غِبْطَۃٍ ۔ سرور اور خوشی اور فارغ البالی میں۔

مَنْ یَّزْرَعْ غَیْرَ یَحْصُدْ غِبْطَۃً ۔ جو شخص بھلائی کا تخم بوئے گا وہ سرور اور خوشی کا غلہ کاٹے گا اور جو شخص بدی کا تخم لگائے گا وہ ندامت اور شرمندگی کا پھل کاٹے گا۔

اِنْ تُصَبِّرْ تُغْبَطْ ۔ اگر تو صبر کرے گا تو (اتنی نعمتیں) تجھ کو ملیں گی کہ لوگ تجھ پر رشک کریں گے۔

عَلَیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَاِنَّھَا غِبْطَۃُ الطَّالِبِ السَّرِیْحِ ۔ اللہ کا ڈر رکھو، اُس پر اللہ کے طالبوں (اس کے رحم کے امیدوار کو خوشی کرنا چاہئے بارشک کرنا چاہئے۔

وَبِئْسَ اَنْ یَّغْبِطَ وَیْرَی مَا تَقَرَّبَ بِہٖ عَبْدٌ ۔ خوشی اور سرور اور آنکھوں کی ٹھنڈک دیکھنے کے درمیان

غَبْغَبٌ ۔ وہ گوشت مرغ یا بحرے کا جو اُن کی ٹھوڑی تلے لٹکا رہتا ہے۔ اور مثانہ میں نجر کرنے کا مقام۔ (بعض نے کہا کہ اُس مقام کا نام ہے جہاں طائف میں "لات" بُت نصب تھا)

غُبُقٌ ۔ جو شراب بوقت شام پلائی جاتی ہے (اس کے پلانے کو **غَبُوْقٌ** کہتے ہیں۔ اس کے مقابل وہ شراب جو صبح کے وقت پی جاتی ہے اُس کو **صَبُوْحٌ** کہتے ہیں)۔

تَغَبُّقٌ ۔ شام کو دودھ دوہنا۔

اِغْتِبَاقٌ ۔ شام کی شراب پینا۔

غَبْقَانٌ ۔ شام کی شراب پینے والا مرد۔

غَبَقٌ ۔ یہ **غَبْقَانٌ** کا مونث ہے۔

وَکُنْتُ لَمْ اَغْبِقْ قَبْلَھُمَا اَھْلًا وَّلَا مَالًا ۔ میں اپنے ماں باپ سے پہلے کسی عزیز کو شام کا دودھ نہیں پلاتا تھا نہ کسی لونڈی غلام کو (بلکہ سب سے پہلے ماں باپ کو پلاتا تھا پھر دوسرے اہل وعیال اور خدمت گاروں کو)۔

مَا لَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا ۔ جب تم کو صبح کو ایک پیالہ نہ ملے یا شام کو ایک پیالہ نہ ملے (مطلب یہ ہے کہ جب صبح یا شام کو کھانا نہ ملے اور بھوکے ہو تو مدارکھا لینا درست ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر تھوڑی سی بھوک ہو تو مدار رکھا جا سکتا ہے گو بقدر

Marfat.com

ہو۔ اور اکثر علماء نے جب تک بھوک سے بیقرار نہ ہو مردار کھانا درست نہیں کہا۔

لَا تُحَرِّمُ الْغَبْقَةُ۔ ایک بار شام کے وقت دودھ پینے سے رضاعت کی حرمت نہیں ہوتی (جب تک دس بار یا پانچ بار نہ پیئے)۔

غَبْغَبًا غَبْغَبًا۔ بہت گہرا، بہت گھٹا۔

غَبْنٌ۔ کپڑے کو موڑ کر سینا چھوٹا کرنے کے لئے یا تنگ کرنے کے لئے حال معلوم نہ ہونا۔

غَبْنٌ اور **غَبَنٌ**۔ بھول جانا، غلطی کرنا، کم عقل ہونا (جیسے **غَبَانَةٌ** ہے) اور فریب دینا (خرید و فروخت یا رائے میں جو فریب سے اس کو غلبن کہتے ہیں، اور جس کو فریب دیا جائے اسکو **مَغْبُوْنٌ** کہیں گے)۔

غَبْنٌ فَاحِشٌ۔ وہ نقصان جو کسی قیمت لگانے والے کی قیمت میں دیکھا جائے (مثلاً ایک روپیہ کی چیز دو روپیہ کو خریدنا)۔

غَبِيْنٌ۔ ضعیف الرائے، ضعیف العقل۔

غُبَيْنَةٌ۔ کمر و فریب۔

تَغْبِيْنٌ۔ ایک دوسرے کو نقصان میں ڈالنا۔

تَغْبِيْنٌ۔ نقصان دینا

اِغْتِبَانٌ۔ بغل میں چھپا لینا۔

مُغَابَنَةٌ۔ بیع میں نقصان ہونا۔

كَانَ اِذَا اطَّلٰى بَدَأَ بِمَغَابِنِهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نورہ لگانے کو چوتڑوں سے شروع کرتے یا بغلوں سے۔ (یہ **مَغْبُنٌ** کی جمع ہے)۔

مَنْ مَسَّ مَغَابِنَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ۔ جو شخص چوتڑوں کو چھوئے تو (احتیاطاً) وضو کرے (اس لئے کہ چوتڑے چھونے میں اکثر ہاتھ ذکر تک پہنچ جاتا ہے)۔

يَوْمُ التَّغَابُنِ۔ قیامت کا دن۔

نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ۔ اللہ تعالیٰ کی دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان میں اکثر لوگ فریب کھاتے ہیں نقصان اُٹھاتے ہیں (ان کی قدر نہیں کرتے ان کا شکر بجا نہیں لاتے۔ (مجمع البحار میں ہے کہ **تَحْقِيْقٌ** بہ سکون باء بیع و شراء میں مستعمل ہے اور **غَبْنٌ** بہ فتحہ باء رائے میں)۔ رفتنی الادب میں ہے کہ **تَحْقِيْقٌ** بیع میں کہیں گے اور **غَبْنٌ** رائے ضعف رائے اور سخافت عقل میں)۔

غَبُوْنٌ خَبِيْرُهَا۔ اس کی خبران کو معلوم نہیں ہوئی۔

اِحْتَلَمَ فَغَسَلَ مَغَابِنَهٗ۔ احتلام ہوا تو اپنے چوتڑوں کو دھویا (ران کی جڑوں کو۔ یہاں مراد شرم گاہ ہے)۔

بَيْعُ الْمَغْبُوْنِ لَا مَحْمُوْدٌ وَلَا مَشْكُوْرٌ۔ جس شخص کو فریب دیا جائے اس کی بیع نہ تعریف کے قابل ہے نہ شکریہ کے۔

فَامْسَحْ بِالْكَفُوْرِ جَمِيْعَ مَغَابِنِهٖ۔ میت کی تمام بغلوں اور چوتڑوں میں کافور لگا۔

غَبًّا۔ **غَبَاوَةٌ**۔ بیوقوف ہونا، کند ذہن ہونا۔

غَبَاوَةٌ۔ حماقت اور بیوقوفی، ابد تمیزی اور غفلت۔

غَبِيٌّ۔ جاہل، کند ذہن اور بے وقوف۔

تَغَابِيٌ۔ غفلت کرنا۔

غُبَيْرَاءُ۔ چھوٹا مینڈھا کوڑا۔

غُبَيْرَاءُ التُّرَابِ۔ جوگر داوپر اُڑ گئی ہو۔

غُصْنٌ اَغْلٰى۔ شاخ پیچیدہ۔

مُغْبِيَةٌ۔ تھوڑا برسنے والا ابر۔

تَغْبِيَةٌ۔ چھپانا، بالوں کو چھوٹا کرنا یا چوٹے اُکھیڑنا۔

جَاءَ عَلٰى غُبَيْبَةِ التَّمْرِ۔ سورج ڈوبنے وقت آیا۔

اِلَّا اشْتَارِطِيْنَ وَاَغْبِيَاءَ بَنِيْ اٰدَمَ۔ مگر شیطان اور جاہل بے وقوف آدمی۔

قَلِيْلُ الْفِقْهِ خَيْرٌ مِّنْ كَثِيْرِ الْغَبَاوَةِ۔ تھوڑی سمجھ بہت جہالت اور کم عقلی سے بہتر ہے۔

نَغَابَ عَنْ كُلِّ مَالَا يَصِحُّ لَكَ۔ جو چیز تجھ کو موافق

Marfat.com

آدمیوں کا گروہ۔

غُثْرٌ کپڑے کا ٹکڑا یا ریشہ۔

غُثْرٌ ج کمینے لوگ۔

غُثَارٌ بھوسا۔

اَغْثَرُ نادان، سفلہ، کمینہ۔

غَثْرَةٌ ج بغیر پیاس کے پانی پینا، سر کے بال جھڑ جانا۔

اِغْثَارٌ مغثور نکلنا جو ایک قسم کا بدبودار گوند ہے شہد کی طرح میٹھا۔

مِغْثَرٌ یہ اِغْثَارٌ کا مترادف ہے اور اس کی جمع مَغَاثِیْرُ ہے۔

تَمَغْثُرٌ مغثور ہونا۔

یُؤْتٰی بِالْمَوْتِ کَاَنَّہٗ کَبْشٌ اَغْثَرُ قیامت کے دن موت کو ایک خاکی رنگ کے مینڈھے کی شکل میں لے کر آئیں گے۔

اِنَّ ھٰؤُلَاءِ النَّفَرَ رِعَاعٌ غُثْرَۃٌ یہ لوگ تو کم ذات، بے وقوف جاہل ہیں (اصل میں اَغْثَرُ کا لفظ بھوسے کے لئے استعمال ہوتا تھا جو خاکی رنگ کا ہوتا ہے۔ پھر بطور تشبیہ یہ لفظ بے وقوف، کوڑن اور جاہل کے لئے بھی استعمال ہونے لگا)۔

اُحِبُّ الْاِسْلَامَ وَاَھْلَہٗ وَاُحِبُّ الْغُثَرَاءَ میں مسلمانوں اور اسلام کا خیر خواہ ہوں اور عام لوگوں اور ان کی جماعت کو پسند کرتا ہوں۔

اَکُوْنُ فِی غُثَرَاءِ النَّاسِ میں عام لوگوں میں رہوں (کوئی مجھ کو نہ پہچانے نہ میری عظمت کرے) (یہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا)۔

غُثْوٌ یا **غُثَاءٌ** وہ کچرا کوڑا کرکٹ، جھاڑ جھنکار لاتا ہے، پھینں، جھاگ، تباہ شدہ درخت کا پرانا سوکھا پتہ جو سیلاب کے پھین (جھاگ) کے ساتھ ملا ہوا ہو۔

غُثِّیَ الْوَادِیْ غُثَاءً نالے میں خوب کچرا کوڑا بہہ کر آیا۔

غُثِّیَ السَّیْلُ الْمَرْتَعَ بہاؤ نے چراگاہ کو کوڑے کچرے سے خراب بدمزہ کر دیا۔

غَثَّی اور **غُثِّیَ** ناپاک ہونا، مضطرب ہونا، ابر آلود ہونا، خلط کرنا، ملا دینا، بہت ہونا۔

اَغْثٰی شیر۔

کَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّۃُ فِیْ غُثَاءِ السَّیْلِ جیسے تخم رُو کی مٹی اور میل کچیل میں اُگ آتا ہے۔

ھٰذَا الْغُثَاءُ الَّذِیْ کُنَّا نُحَدِّثُ عَنْہُ یہی کوڑا کچرا ہے جس سے حدیث ہم سے روایت کی جاتی تھیں (یہاں کوڑے کچرے سے کینے، خراب، ذلیل اور بے اعتبار لوگ مراد ہیں)۔

کَمَا یُنْبِتُ الْغُثَاءُ جیسے وہ دانے اُگ آتے ہیں جو (پانی کی رَو) کی پھین میں بہہ آتے ہیں۔

وَلٰکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ تم تو کوڑے کچرے ہو، جیسے سیلاب کا کوڑا کچرہ ہوتا ہے (یعنی آخری زمانہ کے خراب لوگ ہو)۔

اَلنَّاسُ ثَلٰثَۃٌ عَالِمٌ وَّ مُتَعَلِّمٌ وَّ غُثَاءٌ آدمی تین قسم کے ہیں۔ ایک تو عالم، دوسرے طالب علم، تیسرے کوڑا کرکٹ (یعنی وہ لوگ جو نہ عالم ہیں نہ علم کے طالب، وہ کوڑے کچرے کی طرح محض بے کار اور بے مقصد لوگ ہیں)۔ مسلم معاشرے کو ان کی تعداد سے کوئی قوت نہیں پہنچتی)

بابُ الغین مع الدّال

غَدٌّ غدود (یعنی جوڑی یا گلٹیں) نکلنا۔

تَغَدُّدٌ اپنا حصہ لے لینا۔ غدود والا ہونا۔

اِغْدَادٌ غدود نکلنا۔ غصہ ہونا۔

غُدَّۃٌ ج گلٹی یا رسولی یا جوڑی (اس کی جمع غُدَدٌ ہے۔

Marfat.com

مُغْدِقٌ۔ گلٹی ڈالا یا غضب ناک۔

مِغْدَاقٌ۔ جو ہمیشہ غصہ کرتا رہے۔

إِنَّهُ ذَكَرَ الطَّاعُونَ فَقَالَ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَعِيرِ تَأْخُذُهُمْ فِي مَرَاقِّهِمْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر فرمایا تو کہا وہ ایک گلٹی ہے اونٹ کی گلٹی کی طرح جو اُن کے پیٹ کے حصہ میں نکلتی تھی (اصل میں یہ اونٹ کی بیماری ہے اور ایسی سخت ہے کہ شاذ و نادر ہی کوئی اونٹ اس میں بچ جاتا ہے ورنہ تیسرے روز مر جاتا ہے آدمیوں میں یہ بیماری کیڑوں کے ذریعہ پھیلتی ہے۔ طاعون کے جراثیم پہلے چوہوں کے جسم میں سرایت کرتے ہیں اور وہ مرنا شروع ہوتے ہیں بعد ازاں یہ وبا انسانوں پر متعدی ہوتی ہے۔ طاعون میں اوّلاً بخار اور شدید درد سر عارض ہوتا ہے پھر اسی روز یا دوسرے روز ایک گلٹی بغل، ران کے جوڑ یا پٹھے یا کسی دوسرے مقام میں نمودار ہوتی ہے۔ پہلے بہت چھوٹی ہوتی ہے پھر بڑھتی ہے اور اس کا زہر اور اثرات سارے بدن میں سرایت کر جاتے ہیں حتیٰ کہ آدمی ہلاک ہو جاتا ہے بعض بچ بھی جاتے ہیں)۔

غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَعِيرِ وَمَوْتٌ فِي بَيْتِ سَوْدَاءَ۔ (عامر بن طفیل نے کہا جب اُس کو طاعون ہوا گلٹی ہے اونٹ کی گلٹی کی طرح ایک عورت کے گھر میں جو سلول قبیلے کی ہے۔

مَا هِيَ بِمُغْدِقٍ فَيَسْتَحْيِي لَحْمُهَا۔ کیا اس اونٹنی کے گلٹی نکلی تھی کہ اُس کا گوشت بدبودار خراب ہو جاتا۔

فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَذْكُرُهَا وَمِنَ الْغَدِ لِلْوَقْتِ۔ (جو نماز بھول جائے یا نیند غالب آجانے کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تو جب یاد آئے اُس وقت پڑھ لے، دوسرے دن وقت پر پڑھے (خطابی نے کہا میں نہیں جانتا کہ کسی فقیہ کا مذہب ہو کہ نماز کی قضا دوسرے دن اُس نماز کے وقت پر پڑھنا چاہئے اور شاید یہ حکم استحبابی ہو۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دوبارہ نماز کی قضا کرے۔ میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو نماز بھول جائے تو جب یاد آئے اُس کو پڑھ لے اور دوسرے دن خیال رکھے کہ نماز کا وقت فوت نہ ہو، بلکہ مقررہ وقت پر ادا کرے)۔

سَمِعَ الْغَدَ مِنْ حِينِ بَايَعَ الْمُسْلِمُونَ۔ جس دن مسلمانوں نے بیعت کی تو دوسرے دن انھوں نے اُس کی خبر سُنی۔

غَدًا اللَّيْلَةَ مَوْدُ۔ کل کا دن (یعنی ہفتہ کا دن) یہودیوں کے لئے ہے۔

غَدَاءٌ۔ صبح کا کھانا۔

غَدْرٌ یا غَدَرَانٌ۔ عہد توڑنا، خیانت کرنا، گڑھے کا پانی پینا۔

غَدَرٌ۔ آسمان کا پانی پینا، تاریک ہونا، پیچھے رہ جانا۔

مُغَادَرَةٌ اور غِدَارٌ اور غُدَارٌ۔ چھوڑ دینا، باقی رکھنا۔

اِغْتِدَارٌ۔ گڑھا بنانا۔

اِسْتِغْدَارٌ۔ گڑھے پڑ جانا۔

مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فِي اللَّيْلَةِ الْمُغْدِرَةِ فَقَدْ أَوْجَبَ۔ جس نے اندھیری رات میں عشا کی نماز جماعت سے ادا کی (یعنی تاریکی کی حالت میں مسجد میں آیا) تو اُس نے بہشت واجب کر لی۔

غَدْرَاءُ۔ تاریک۔

نَوْرَ امْرَأَةٍ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ فِي لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ مُغْدِرَةٍ لَأَضَاءَتْ مَا عَلَى الْأَرْضِ۔ اگر بڑی آنکھ والی حوروں میں سے کوئی عورت اندھیری رات میں زمین کی طرف جھانکے تو زمین کی سب چیزیں روشن ہو جائیں۔

يَا لَيْتَنِي عُودِرْتُ مَعَ أَصْحَابِ الْجَمَلِ۔ کاش میں جنگِ جمل میں ان لوگوں کے ساتھ مارا جاتا جن کو آنحضرت نے پہاڑ کے دامن میں کھڑا کیا تھا اور عبداللہ بن جبیر کو اُن کا سردار مقرر کیا تھا کہ اگر وہ سے مشرکوں کو نہ آنے دینا، لیکن

Marfat.com

عبداللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے لوٹ کی طمع میں اس مقام کو چھوڑ دیا معدودے چند لوگ ان کے ساتھ رہ گئے جو مشرکین کے حملہ کی تاب نہ لاسکے اور نہایت جرأت کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے مشرکین کو اپنے ارادہ میں کامیابی ہو گئی اور انھوں نے آگے بڑھ کر لوٹ میں مصروف مسلمان مجاہدین پر عقب سے حملہ کر دیا اور جن مشرکین کے مقابلہ میں پیر اکھڑ چکے تھے اور وہ تاب نہ لاکر بھاگ چکے تھے، جب انھوں نے دیکھا کہ ہمارے ساتھیوں نے مسلمانوں پر اُن کے پیچھے سے دفعتاً حملہ کر دیا ہے تو وہ بھی واپس ہو گئے اور اس طرح پر مسلمانوں کے آگے اور پیچھے سے زد میں لے لیا، نقشۂ جنگ بگڑ گیا، بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی فتح شکست سے بدل گئی۔ بعضوں نے کہا ہے کہ شخص الجبل سے عزوۂ اُحد اور دوسری جنگوں کے شہید مراد ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ کاش میں بھی ان کے ساتھ شہید ہوتا اور شہادت کا درجہ پاتا)۔

فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَصْحَابِهٖ حَتّٰى بَلَغَ قَرْقَرَةَ الْكُدْرِ فَاعْدَوْدَى۔ آنحضرت اپنے اصحاب کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ قرقرۂ کدر کو پہنچے (قرقرۂ کدر ایک مقام کا نام ہے) لوگوں نے اُونٹ کو پیچھے چھوڑ دیا۔

وَلَوْلَا شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ سُقْمًا۔ اسی تندرستی اور صحت عنایت فرما جو کوئی بیماری باقی نہ چھوڑے۔

وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاعْذَرْتُ بَعْضَ مَا أَسُوْقُ۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو بعض رعیت کو جن کو میں ہانک رہا ہوں پتھروں میں لے جا کر ڈال دیتا اور رعیت کو جانوروں سے تشبیہ دی اور حضرت عزوۂ نے اپنے آپ کو راعی یعنی ان کا چرواہا فرمایا۔ ایک روایت میں لَعَذَرْتُهُ ہے۔ یعنی میں ان کو "عذر" میں ڈال دیتا عَذَرَ کردہ مقام جہاں بہت پتھر ہوں۔ عُذَيْرٌ۔ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں بہت پتھر ہوں۔

فَدَمْدَمَكَةٌ وَلَهُ أَدْبَرَ عُذَيْرٌ۔ آنحضرت جب مکہ میں تشریف لائے تو آپ کے سر پر چار چوٹیاں تھیں (سر کے بال چار زلفوں میں بٹ لئے تھے)۔

كَانَ رَجْلَاجًا أَشْعَرَ ذَا عَدِيْرَتَيْنِ۔ بنام ابن ثعلبہ بڑے مضبوط دل والے اور بہت بالوں والے آدمی تھے اُن کے بالوں کی دو چوٹیاں تھیں۔

بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ سِنُوْنَ عَدَّارَةٌ يُكْثِرُ الْمَطَرُ وَيُقِلُّ النَّبَاتُ۔ قیامت کے قریب اس کے آگے چند فریب دینے والے سال ہوں گے۔ پانی تو ان میں خوب برسے گا (لوگوں کو امید ہو گی کہ فصل اچھی ہو گی) مگر پیداوار کم ہو گی (یا سیال لوگوں کو فریب دیں گے۔ وجہ یہ ہے کہ قیامت کے قریب زمین کی قوت کم ہو جائے گی بارش ہونے پر بھی اناج اور سبزہ کم پیدا ہو گا)۔

قَالَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ لِلْمُغِيْرَةِ يَا عُدُدَ هَلْ غَسَلْتَ عَدْرَتَكَ إِلَّا بِالْأَمْسِ۔ عروہ بن مسعود ثقفی نے (جو صلح حدیبیہ میں مکہ کے مشرکوں کی طرف سے آنحضرت سے گفتگو کرنے آیا تھا) مغیرہ بن شعبہ سے کہا (جب مغیرہ نے عروہ کے ہاتھ پر تلوار کی کوٹھی سے مارا اور کہا اپنا ہاتھ آنحضرت کی ریش مبارک سے علیحدہ رکھ۔ وہ بار بار دوران گفتگو آنحضرت کی داڑھی کو ہاتھ لگاتا) ارے مکار دغاباز بھی کل کی بات ہے کہ میں نے تیری دغابازی کا داغ تجھ پر سے دھویا ہے (دانا پیسہ خرچ کر کے تجھ کو سزا سے بچایا۔ مغیرہ کسی کا مال لوٹ کر لے آئے تھے، عروہ نے جو اُن کے رشتہ دار تھے اپنا روپیہ خرچ کر کے اُس کے لوگوں کو راضی کر کے معاملہ کو طے کرایا تھا۔ اس موقعہ پر عروہ اپنے اسی احسان کا ذکر کرتا ہے)۔

أَلَسْتُ أَسْعَى فِيْ إِطْفَاءِ نَائِرَةِ غُدَرِكَ۔ کیا میں تیری آتش ضداد کے بجھانے میں کوشش نہیں کر رہا ہوں اور تیرے جرم کی سزا کو دفع نہیں کر رہا ہوں۔

إِجْلِسْ عُدَرَ۔ اے دغاباز بیٹھ! (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے بھتیجے قاسم بن محمد سے کہا جب وہ حضرت عائشہؓ کی نصیحت پر ناراض ہوئے۔ اکثر بزرگ اہل عرب اپنے سے چھوٹے لوگوں کو ان الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں)۔

يَا لَعُدَرَ يَا لَلْعُجُرِ۔ ارے او دغاباز! ارے او بدکار!

Marfat.com

مُعْدِقٌ۔ گلٹی والا یا غضب ناک۔

مِعْدَاقٌ۔ جو ہمیشہ غصہ کرتا رہے۔

إِنَّهُ ذَكَرَ الطَّاعُونَ فَقَالَ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَعِيرِ تَأْخُذُهُمْ فِي مَرَاقِّ بُطُونِهِمْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر فرمایا تو کہا وہ ایک گلٹی ہے اونٹ کی گلٹی کی طرح جو اُن کے پیٹ کے حصہ میں نکلتی تھی (اصل میں یہ اونٹ کی بیماری ہے اور ایسی سخت ہے کہ شاذ و نادر ہی کوئی اونٹ اس میں بچ جاتا ہے ورنہ تیسرے روز مر جاتا ہے آدمیوں میں یہ بیماری کیڑوں کے ذریعہ پھیلتی ہے۔ طاعون کے جراثیم پہلے چوہوں کے جسم میں سرایت کرتے ہیں اور وہ مرنا شروع ہوتے ہیں بعد ازاں یہ وبا انسانوں پر متعدی ہوتی ہے۔ طاعون میں اوّلاً بخار اور شدید درد سر عارض ہوتا ہے پھر اسی روز یا دوسرے روز ایک گلٹی بغل، ران کے جوڑ یا کنپٹی یا کسی دوسرے مقام میں نمودار ہوتی ہے۔ پہلے بہت چھوٹی ہوتی ہے پھر بڑھتی ہے اور اس کا زہر اور اثرات سارے بدن میں سرایت کر جاتے ہیں حتیٰ کہ آدمی ہلاک ہو جاتا ہے بعض بچ بھی جاتے ہیں)۔

غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَعِيرِ مَوْتٌ فِي بَيْتِ سُلُولِيَّةٍ (عامر بن طفیل نے کہا جب اُس کو طاعون ہوا) گلٹی ہے اونٹ کی گلٹی کی طرح ایک عورت کے گھر میں جو سلول قبیلے کی ہے۔

مَا هِيَ بِمُغْدٍ فَيَسْتَحِيَ لَحْمُهَا۔ کیا اس اونٹنی کے گلٹی تھوڑی نکلی تھی کہ اُس کا گوشت بدبودار خراب ہو جاتا۔

فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَدْكُرُهَا وَمِنَ الْغَدِ لِلْوَقْتِ۔ (جو نماز بھول جائے یا نیند غالب آجانے کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تو جب یاد آئے اُس وقت پڑھ لے، دوسرے دن وقت پر پڑھے (خطابی نے کہا میں نہیں جانتا کہ کسی فقیہ کا مذہب ہو کہ نماز کی قضا دوسرے دن اُس نماز کے وقت پر پڑھنا چاہئے اور شاید یہ حکم استحبابی ہو۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دوبارہ نماز کی قضا کرے۔ میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو نماز بھول جائے تو جب یاد آئے اُس کو پڑھ لے اور دوسرے دن خیال رکھے کہ نماز کا وقت فوت نہ ہو، بلکہ مقررہ وقت پر ادا کرے)۔

سَمِعَ الْغَدَ مِنْ حِينِ بَايَعَ الْمُسْلِمُونَ۔ جس دن مسلمانوں نے بیعت کی تو دوسرے دن انھوں نے اُس کی خبر سُنی۔

فَغَدًا الْيَهُودُ۔ کل کا دن (یعنی ہفتہ کا دن) یہودیوں کے لئے ہے۔

غَدَاءٌ۔ صبح کا کھانا۔

غَدْرٌ یا غَدَرَانٌ۔ عہد توڑنا، خیانت کرنا، گڑھے کا پانی پینا۔

غَدْرٌ۔ آسمان کا پانی پینا، تاریک ہونا، پیچھے رہ جانا۔

مُغَادَرَةٌ۔ اور غِدَارٌ۔ اور اِغْدَارٌ۔ چھوڑ دینا، باقی رکھنا۔

اِغْتِدَارٌ۔ گڑھا بنانا۔

اِسْتِغْدَارٌ۔ گڑھے پڑ جانا

مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فِي اللَّيْلَةِ الْمُغْدِرَةِ فَقَدْ أَوْجَبَ۔ جس نے اندھیری رات میں عشا کی نماز جماعت سے ادا کی (یعنی تاریکی کی حالت میں مسجد میں آیا) تو اُس نے بہشت واجب کر لی۔

غَدْرَاءُ۔ تاریک۔

لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ فِي لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ مُغْدِرَةٍ لَأَضَاءَتْ مَا عَلَى الْأَرْضِ۔ اگر بڑی آنکھ والی حوروں میں سے کوئی حور اندھیری تاریک رات میں زمین کی طرف جھانکے تو زمین کی سب چیزیں روشن ہو جائیں۔

يَا لَيْتَنِي عُوِّدْتُ مَعَ أَصْحَابِ مُحَضِّ الْجَبَلِ۔ کاش میں جنگ اُحد میں ان لوگوں کے ساتھ مارا جاتا جن کو آنحضرت نے پہاڑ کے دامن میں کھڑا کیا تھا اور عبداللہ بن جبیر کو اُن کا سردار مقرر کیا تھا کہ اگر وہ مشرکوں کو نہ آنے دینا، لیکن

Marfat.com

عبداللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے ٹوٹ کی طمع میں اس مقام کو چھوڑ دیا معدودے چند لوگ ان کے ساتھ رہ گئے جو مشرکین کے عملہ کی تاب نہ لاسکے اور نہایت جرأت کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوگئے مشرکین کو اپنے ارادہ میں کامیابی ہوگئی اور انھوں نے آگے بڑھ کر ٹوٹ پر مصروف مسلمان مجاہدین پر عقب سے حملہ کر دیا اور جن مشرکین کے مقابلہ میں پیر اکھڑ چکے تھے اور وہ تاب مدافعت بھاگ چکے تھے، جب انھوں نے دیکھا کہ ہمارے ساتھیوں نے مسلمانوں پر اُن کے پیچھے سے دفعتاً حملہ کر دیا ہے تو وہ بھی واپس ہو گئے اور اس طرح پر مسلمانوں کو آگے اور پیچھے سے زرغے میں لے لیا، نقشۂ جنگ بگڑ گیا، بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی فتح شکست سے بدل گئی۔ بعضوں نے کہا ہے کہ شخص الجبل سے عزوۂ اُحد اور دوسری جنگوں کے شہید مُراد ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ کاش میں بھی ان کے ساتھ شہید ہوتا اور شہادت کا درجہ پاتا)۔

فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَصْحَابِهٖ حَتّٰى بَلَغَ قَرْقَرَةَ الْكُدْرِ فَاعْدَوْدَى۔ آنحضرت اپنے اصحاب کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ قرقرۂ کدر کو پہنچے (قرقرۂ کدر ایک مقام کا نام ہے) لوگوں نے آپ کو پیچھے چھوڑ دیا۔

وَلَوْلَا شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ سُقْمًا۔ ایسی سخت درستی اور صحت عنایت فرما جو کوئی بیماری باقی نہ چھوڑے۔

وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاعْذَرْتُ بَعْضَ مَا أَسُوْقُ۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو بعض رعیت کو جن کو میں ہانک رہا ہوں پتھروں میں لے جا کر ڈال دیتا اور رعیت کو جانوروں سے تشبیہ دی اور حضرت عمار رضی نے اپنے آپ کو راعی یعنی ان کا چرواہا قرار دیا۔ ایک روایت میں لَعَذَّرْتُ ہے۔ یعنی میں ان کے "عذر" میں ڈال دیتا عَذَرہ مقام جہاں بہت پتھر ہوں۔

عَذِرٌ۔ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں بہت پتھر ہوں۔

قَدِمَ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غُدَانٍ۔ آنحضرت جب مکہ میں تشریف لائے تو آپ کے سر پر چار چوٹیاں تھیں (سر کے بال چار لٹوں میں بٹے ہوئے تھے)۔

كَانَ رَجُلًا جَدْلًا أَشْعَرَ ذَا غَدِيْرَتَيْنِ۔ شہام ابن ثعلبہ بڑے مضبوط دل والے اور بہت بالوں والے آدمی تھے اُن کے بالوں کی دو چوٹیاں تھیں۔

بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ سَنَوَاتٌ غَدَّارَةٌ يَكْثُرُ الْمَطَرُ وَيَقِلُّ النَّبَاتُ۔ قیامت کے قریب اس کے آگے چند فریب دینے والے سال ہوں گے۔ پانی تو ان میں خوب برسے گا لوگوں کو امید ہوگی کہ فصل اچھی ہوگی، مگر پیداوار کم ہو گی لوگ یا پیاسے لوگوں کو فریب میں گے۔ وجہ یہ ہے کہ قیامت کے قریب زمین کی قوت کم ہو جائے گی بارش ہونے پر بھی اناج اور میوہ کم پیدا ہوگا۔

قَالَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ لِلْمُغِيْرَةِ يَا غُدَرُ وَهَلْ غَسَلْتُ غَدْرَتَكَ إِلَّا بِالْأَمْسِ۔ عروہ بن مسعود ثقفی نے (جو صلح حدیبیہ میں مکہ کے مشرکوں کی طرف سے آنحضرت سے گفتگو کرنے آیا تھا) مغیرہ بن شعبہ سے کہا (جب مغیرہ نے عروہ کے ہاتھ پر تلوار کی کوٹھی سے مارا اور کہا اپنا ہاتھ آنحضرت کی ریش مبارک سے علیحدہ رکھ۔ وہ بار بار دوران گفتگو آنحضرت کی ڈاڑھی کو ہاتھ لگاتا) ارے مکار دغاباز! ابھی کل کی بات ہے کہ میں نے تیری دغابازی کا داغ تجھ پر سے دھویا ہے (دنیا پیسہ خرچ کر کے تجھ کو سزا سے بچایا۔ مغیرہ کسی کا مال لوٹ کر لے آئے تھے، عروہ نے جوان کے رشتہ دار تھے اپنا روپیہ خرچ کر کے اُس کے لوگوں کو راضی کر کے معاملہ کو طے کرایا تھا۔ اس موقعہ پر عروہ اپنے اسی احسان کا ذکر کرتا ہے)۔

اَلَسْتُ أَسْعٰى فِيْ إِطْفَاءِ نَائِرَةِ غَدْرَتِكَ۔ کیا میں تیری آتش فساد کے بجھانے میں کوشش نہیں کر رہا ہوں اور تیرے جُرم کی سزا کو دفع نہیں کر رہا ہوں۔

اِجْلِسْ غُدَرَ۔ اے دغاباز بیٹھ! یہ حضرت عائشہ رضؓ نے اپنے بھتیجے قاسم بن محمد سے کہا جب وہ حضرت عائشہ رضؓ کی نصیحت پر ناراض ہوئے۔ اکثر بزرگ اہل عرب اپنے سے چھوٹے کو ان الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں)۔

يَا لَعْدَرِ يَا لَفُجَرِ۔ ارے او دغاباز! ارے او بدکار!

Marfat.com

اِنَّهٗ مَرَّ بِاَرْضٍ یُقَالُ لَهَا غُدَرَةُ قَسَمًا هَاضِرَةً۔ آنحضرتؐ ایک زمین پر سے گزرے جس کا نام "غدرہ" تھا (اس نام کو آپؐ نے مکروہ جانا یعنی فریب دینے والی) اس کا نام بدل کر آپ نے "خضرہ" رکھ دیا (یعنی سرسبز اور آباد) (عربوں نے اس زمین کا نام غَدِیرَہ اس لئے رکھا ہوگا کہ وہاں پہلا پانی اچھی نہ ہوتی ہوگی یا فصل اُگنے کے بعد خراب ہو جاتی ہوگی۔ گویا اس سے کاشت کار دھوکے میں رہتے ہوں گے)۔

وَمَا اَرَادُوا مِنَ الْغَدْرِ۔ اور جو اُن یہودیوں نے دغابازی کرنی چاہی تھی (اس حضرتؐ کو گڑھی کے نیچے بٹھلا دیا اور کہا آپؐ تشریف رکھئے کھانا وغیرہ کھائیے، ہم باہمی صلاح و مشورہ کر لیں تب آپ سے گفتگو کریں گے۔ دوسری طرف یہ منصوبہ بنایا کہ جب آپ غافل ہو کر بیٹھیں تو اوپر سے ایک پتھر گرا کر آپؐ کو ہلاک کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اُن کے اس فریب پر مطلع کر دیا لہٰذا آپؐ فوراً اُٹھ کر چلے آئے اور جبوراً جنگ کی تیاری کرنی پڑی)

یُنْصَبُ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ۔ قیامت کے دن ہر دغاباز پر ایک جھنڈا لگایا جائے گا (اس کی دغابازی لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے۔ عرب میں دستور تھا کہ جو شخص دغابازی کرتا تو ہر میلہ اور مجمع میں اس کے سامنے ایک جھنڈا کھڑا کرتے تاکہ لوگ اس کو پہچان لیں اور پھر ہوشیار رہیں)۔

هٰذِهٖ غُدْرَةُ فُلَانٍ۔ یہ فلاں شخص کی دغابازی کا جھنڈا یا نشان ہے۔

فَیُذْکَرُ بِغُدَرَاتِهٖ یَا غُدَرَاتِهٖ۔ وہ اپنی بعض دغابازیوں کو یاد کرے گا (یعنی گناہوں کو، کیونکہ ہر ایک گناہ اللہ تعالیٰ سے دغابازی کرنا ہے)۔

وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِکُمْ۔ اپنے کنوؤں (جوہڑوں) سے پانی پلاؤ۔

لَا تَغْدِرُوْا۔ دغابازی نہ کرو (یعنی نقض عہد)۔

وَهِیَ اَجَلُّ مِنْ اَنْ تُغَادِرَ۔ پروردگار تیری نعمتیں ان کی شان بڑی ہے وہ اضاعت کے وقت منقطع نہیں ہوتیں۔

غَدِیْر۔ گہنہ، جھیل، تالاب (کیونکہ اس کا پانی فریب دیتا ہے اکثر اوقات ضرورت کے وقت خشک ہو جاتا ہے)۔

غَدِیْرُ خُمّ۔ وہ مقام جہاں آنحضرتؐ نے حضرت علی رضؓ کے بارے میں یہ فرمایا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں (یعنی دوست ہوں) علی بھی اس کا دوست ہے (اور حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو مبارک باد دی کہ اے ابوالحسن تم کو مبارک ہو تم میرے مولیٰ اور ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے مولیٰ ہو گئے)۔ شیعہ اما میہ اس حدیث کو حضرت علی رضؓ کی خلافت کے لئے نص کا مقام دیتے ہیں۔ حالانکہ مولیٰ ایک ایسا لفظ ہے جس کے بہت سے معنے ہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی وفات کے بعد حضرت علی رضؓ کو خلیفہ (اوّل کر) منظور ہوتا تو آپؐ مرض الموت میں مہاجرین اور انصار کے سامنے اس مقام کو صاف کر دیتے اور آپؐ کی وفات کے بعد کسی کو مخالفت کی جرأت نہ ہوتی، نہ سقیفہ میں مشورہ کے لئے اجتماع ہوتا۔ لیکن اُس کے برخلاف آپؐ نے مرض الموت میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو نماز پڑھانے میں اپنا قائم مقام بنایا اور حضرت عائشہ رضؓ کی رائے نہ ہونے کے باوجود آپؐ نے اس بارے میں تاکید ی حکم دیا)۔

غُنْدُر۔ محمد بن بشار کا لقب ہے جو حدیث کے بڑے عالم ہیں۔

اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَفَاءً لَا غَدْرًا۔ اللہ اکبر عہد پورا کرنا چاہئے، عہد شکنی نہیں کرنا چاہئے (یہ عمرو بن عنبسہ نے معاویہؓ سے کہا جب وہ اہل رُوم کے نصاریٰ پر چڑھائی کر رہے تھے، اور ابھی عہد کی مدّت باقی تھی)۔

اَلْغَادِرُ لَهٗ لِوَاءٌ عِنْدَ اُسْتِهٖ۔ دغاباز کے شانے کے پاس ایک جھنڈا لگایا جائے گا قیامت کے دن اس کو ذلیل کرنے کے لئے)۔

غَدَفٌ۔ بہت ہونا بہت دینا (جیسے تَغَدَّفَ یُغْدِفُ)۔

اَغْدَافٌ۔ دامن لٹکانا، پامُنہ پر نقاب ڈالنا۔ لٹکانا

Marfat.com

پورے حشفہ کی کھالی فتنہ میں کاٹنا، جماع کرنا۔
اِعْتِدَافٌ۔ کاٹنا، بہت چیزیں لینا۔
غَادِفٌ۔ ملاح
عُدَافٌ۔ ایک قسم کا بڑا کوا (اس کی جمع غِدَفَانٌ ہے)۔
عُدَافِیَۃٌ۔ کالی کلوٹی۔
عَدَقٌ۔ نعمت اور ارزانی اور کشائش اور فراغت۔
عَدِقٌ۔ شیر۔
مِعْدَقٌ اور غَادُوقٌ۔ کسی کا بیل (کمال)
اِنَّہٗ اَعْدَقُ عَلٰی عَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ سِتْرًا۔ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ پر ایک پردہ ٹکایا۔
اَعْدَقَ اللَّیْلُ سُدُوْلَہٗ۔ رات نے اپنی تاریکی کے پردے ٹکائے (یعنی اندھیرا ہوا)۔
لَنَفَسُ الْمُؤْمِنِ اَشَدُّ اِرْتِکَاضًا عَلَی الْخَطِیْئَۃِ مِنَ الْعُصْفُوْرِ حِیْنَ یُعْدِقُ بِہٖ۔ مسلمان کا دل گناہ پر اس چڑیا کے دل سے بھی زیادہ بے قرار ہے، جس پر جال پڑ گیا (وہ پھنس کر اس میں کس قدر گھبراتی اور پھڑپھڑاتی ہے۔ اسی طرح مومن کا دل گناہ کے خیال اور اس کے صدور سے مضطرب ہوجاتا ہے اور گھبراتا ہے)۔
غَدَقٌ۔ بہت پانی سے تر ہوجانا۔
غَدَقٌ۔ بہت پانی ہونا موسلا دھار بارش (جیسے اِعْدَاقٌ اور اِعْدِیْدَاقٌ ہے)۔
اَسْقِنَا غَیْثًا غَدَقًا مُغْدِقًا۔ ہم کو موسلا دھار زور کی بارش سے پانی پلا (یعنی خوب زور کا مینہ برسا)۔
اِذَا نَشَأَتِ السَّحَابَۃُ مِنَ الْعَیْنِ فَتِلْکَ عَیْنٌ غَدِیْقَۃٌ۔ جب سمندر کی طرف سے ابر اٹھے تو وہ ایک بیشمار سے بہت پانی کا (یعنی خوب برسے گا)۔ (ایک روایت میں اس طرح ہے۔
اِذَا نَشَأَتْ بِحْرِیَّۃٌ فَتَشَأَمَتْ فَتِلْکَ عَیْنٌ غَدِیْقَۃٌ۔ یعنی، جب سمندر کی طرف سے ابر اٹھے، پھر ملک شام کی طرف جائے، تو وہ ایک چشمہ ہے بہت پانی کا)
بِئْرٌ غُدَافِیٌّ۔ ایک مشہور کنواں ہے مدینہ میں۔
مَاءٌ غَدَقٌ۔ بہت پانی۔
مَکَانٌ غَدَقٌ۔ مرطوب جگہ۔
عَیْشٌ غَیْدَاقٌ۔ فراغت کی زندگی چین کے ساتھ۔
غُدَانٌ۔ وہ لکڑی جس پر کپڑے لٹکاتے ہیں۔
تَغَدُّنٌ۔ مائل ہونا جھکنا۔
اِغْدِیْدَانٌ۔ لمبا ہونا، پورا ہونا، سبزہ ہونا یہاں تک کہ سیاہی مائل ہوجائے۔
غُدَانِیٌّ۔ جوان ناعم البدن۔
غُدُنَّۃٌ۔ نعمت اور نرمی۔
غَدُوْدِنٌ۔ سرعت۔ جلدی کرنے والا۔
مُغْدَوْدِنٌ۔ جوان نرم اندام۔
غُدُوٌّ۔ صبح کو جانا (یہ ضد ہے رَوَاحٌ کی جس کے معنی ہیں شام کو جانا، اس زیادہ میں عرب لوگ رُحْتُ کا یہ مفہوم لیتے ہیں کہ جاشام کو ہو یا صبح کو)، صبح سویرے آنا۔
غَدَاءٌ۔ دن کا پہلا کھانا۔ ناشتہ
تَغْدِیَۃٌ۔ صبح کا کھانا کھلانا (جیسے تَغَدَّیْتُ صبح کو کھانا)
مُغَادَاۃٌ۔ صبح سویرے آنا۔
اِغْتِدَاءٌ۔ صبح کو کھانا۔
غَدٌ۔ کل کا دن جو آئندہ آنے والا ہے (یہاں تک کہ ہر آئندہ زمانہ کو کہتے ہیں گو دور ہو جیسے اَمْسِ گزشتہ کل کا دن)
ھَلُمَّ اِلَی الْغَدَاءِ الْمُبَارَکِ۔ آصبح کا برکت والا کھانا کھا (سحری کو بھی غداء کہتے ہیں کیونکہ وہ صبح کے قریب کھائی جاتی ہے)۔
کُنْتُ اَتَغَدّٰی عِنْدَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فِیْ رَمَضَانَ (عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں، میں سحری کا کھانا رمضان کے مہینے میں حضرت عمرؓ کے پاس کھایا کرتا)۔
غَدْوَۃٌ اَوْ رَوْحَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ اللہ کی راہ

Marfat.com

میں (یعنی جہاد کے لئے) صبح کو جانا یا شام کو جانا دنیا سے ہو خواہ اپنے سفر سے یا مورچہ سے)۔

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغَدْوَۃِ۔ صبح کی عبادت سے مدد لو (جہاد ہو یا نماز یا اور کوئی عبادت)

یُحْیٰی عَنِ الْغَدَدِیِّ۔ جانوروں کے پیٹ میں جو بچے ہوتے ہیں اُن کے بچنے سے منع کیا گیا ہے (مشرکین زمانۂ جاہلیت میں ایسا کیا کرتے تھے کہ پیٹ کا بچہ اُس کے پیدا ہونے سے پیشتر فروخت کر دیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں دھوکا ہے)۔

لَا یَغْبِقَنَّ صَلِیْفُہُمْ وَمُحَالِفُہُمْ غَدًا وَاِھْمَالَکَ۔ (یہ حضرت عبدالمطلب نے اصحاب فیل کے حق میں کہا) یعنی ان کی صلیب اور طاقت اور قوت، تیری طاقت اور قوت پر غالب نہیں ہو سکتی۔

وَمَا النَّاسُ اِلَّا کَالدِّیَارِ وَاَھْلُھَا بِھَا یَوْمَ حُلُّوْھَا وَغَدْوًا بَلَاقِعُ۔ لوگوں کا حال شہروں اور شہر والوں کی طرح ہے ایک دن تو شہریں اور آباد ہیں اور کل اُجاڑ میدان ہیں۔

یُغَدِّیْہِ اَوْ قَدْرَ مَا یُعَشِّیْہِ۔ جو صبح کے کھانے کو کافی ہو یا رات کے کھانے کو۔

غُدِّیَ وَرِیْحَ عَلَیْہِ بِرِزْقِہٖ مِنَ الْجَنَّۃِ۔ صبح اور شام اُس کی روزی بہشت سے اُس کے پاس آیا کرے گی۔

یَغْدُوْنَ فِیْ غَضَبِ اللّٰہِ وَیَرُوْحُوْنَ فِیْ سَخَطِہٖ۔ صبح کو اللہ کے غصے میں رہتے ہیں اور شام کو بھی اُس کے غضب میں۔

یَغْدُوْ اَحَدُھُمْ فِیْ حُلَّۃٍ وَیَرُوْحُ فِیْ اُخْرٰی۔ صبح کو ایک جوڑا پہنتا ہے اور شام کو دوسرا جوڑا (یعنی دن میں دو بار کپڑے بدلتا ہے)۔

تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَتَرُوْحُ بِہٖ۔ صبح کو ایک برتن دودھ بھر کر لاتا ہے اور شام کو ایک برتن۔

مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ وَرَاحَ۔ جو شخص صبح کو مسجد میں جائے اور شام کو لوٹ کر آئے یا صبح اور شام جائے۔

مَا لِھٰذَا غَدَوْنَا۔ ہم نے اس کا قصد نہیں کیا ہم اُس کو سمجھ نہیں کریں گے)۔

مَا نَقُوْلُ وَنَتَغَدّٰی اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَۃِ۔ جمعہ کے دن ہم دوپہر کا قیلولہ اور دن کا کھانا جمعہ کی نماز کے بعد کرتے (یعنی جمعہ کی نماز اوّل وقت پڑھتے زوال کے فوراً ہی بعد)۔

وَاغْدُوْا اَوْ رُوْحُوْا۔ صبح اور شام نیک اعمال کرو اور کچھ دلجہ یعنی رات کو۔

کُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْا۔ ہر آدمی صبح کو کچھ کام کرتا ہے (یا تو رضائے الٰہی کے لئے یا شیطان کی خوشنودی کے لئے)۔

اُغْدُ یَا اَنَسُ۔ اَنس جاؤ۔

اُغْدُ ذَا اِلَی جَوَامِزِکُمْ۔ اپنے انعامات لینے کو صبح کو جاؤ۔

یَا کُلُّ یَوْمِ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْدُوْا اِلَی الْمُصَلّٰی۔ آپؐ عید الفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے کچھ کھا لیتے۔

نَوْمُ الْغَدَاۃِ مَشْئُوْمَۃٌ۔ صبح کا سونا منحوس ہے (اس سے آدمی بیمار ہوتا ہے، مفلسی آتی ہے، صحت کا مدار سویرے اُٹھنے پر ہے)۔

بابُ الغین مع الذّال

غِذَاءٌ۔ خوراک کھانا۔

غَذَاءٌ۔ اونٹ کا پیشاب۔

غَذُوٌّ۔ خوراک دینا۔

تَغْذِیَۃٌ۔ غذا دینا۔

اِغْتِذَاءٌ۔ غذا کھانا (جیسے تَغَذِّیْ ہے)۔

غُذِّیَ بِالْحَرَامِ۔ حرام غذا دی گئی ہو (یعنی حرام کا مال کھایا ہو اُس کے آگے فرمایا کُلُّ مُطْعِمِہٖ حَرَامٌ اُس کا کھانا حرام مال میں سے ہو۔ تو غُذِّیَ بِالْحَرَامِ سے کہنی کی حالت

Marfat.com

مُراد ہے۔ اور مطعمہ حرام سے بڑے ہونے کے بعد۔ بعضوں نے بالعکس کہا ہے۔

غَذَا نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِلْمِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو علم کی غذا کھلائی (یعنی ہم کو تعلیم دی)۔

طِفْلُ الْمُؤْمِنِ إِذَا مَاتَ يُدْفَعُ إِلَى فَاطِمَةَ تُغَذُّوْهُ حَتّٰى يُقَدِّمَ لِاَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ

مومن کا صغیر سن بچہ جب مر جاتا ہے تو (عالم برزخ میں) وہ حضرت فاطمہ زہرا رضی کے سپرد کیا جاتا ہے، آپ اس کو کھلاتی پلاتی رہتی ہیں، یہاں تک کہ اُس کے ماں باپ بھی فوت ہو کر دنیا سے آجاتے ہیں یا کوئی اُس کے گھر والوں میں سے آجاتا ہے (تب وہ بچہ اُن کے سپرد کر دیا جاتا ہے)۔

فَاِذَا جُرْحُهٗ يَغُذُّ وَدَمًا ۔ یکایک کیا دیکھتے ہیں اُن کا زخم خون بہا رہا ہے (یعنی اُس میں سے خون بہہ رہا ہے)۔

اِنَّ عِرْقَ الْمُسْتَحَاضَةِ يَغُذُّ ۔ مُستحاضہ (وہ عورت جس کا خون بند نہ ہوتا ہو) اُس کی رگ ہمیشہ خون بہاتی ہے

حَتّٰى يَدْخُلَ الْكُلْبُ فَيَغُذَّنِيْ عَلٰى سَوَارِي الْمَسْجِدِ

یہاں تک کہ کتا مسجد میں آکر اس کے ستونوں پر پیشاب کرے گا (اور وہاں کوئی نہ ہوگا جو اُس کو روکے) (عرب لوگ کہتے ہیں:

غَذَى بَوْلَهٗ ۔ اس نے اپنا پیشاب بار بار بہایا)۔

شَكَا بِلَبَنِهٖ اَهْلَ الْمَاشِيَةِ تَصْدِيْقَ الْغَذَاءِ فَقَالُوْا اِنْ كُنْتَ مُعْتَدًّا عَلَيْنَا بِالْغَذَاءِ فَخُذْ مِنْهُ صَدَقَتَهٗ فَقَالَ اَنَا لَا نَعُدُّ بِالْغَذَاءِ كُلِّهٖ حَتَّى السَّخْلَةَ يُرَوِّحُهَا الرَّاعِيْ عَلٰى يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ وَذٰلِكَ عَدْلٌ بَيْنَ غِذَاءِ الْمَالِ وَ

خبار ہ ۔ جانور والوں نے حضرت عمرؓ سے شکایت کی کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کی بھی زکوٰۃ لیتے ہیں (یعنی چھوٹے بچوں کو بھی بڑے جانوروں کے سا تھ شمار کر لیتے ہیں) وہ کہنے لگے، اگر آپ اُن کو بھی شمار کر لیتے ہیں تو زکوٰۃ میں بھی وہی لیجئے (یعنی بچوں کی زکوٰۃ میں بچے ہی قبول کیجئے) حضرت عمرؓ نے فرمایا ہم تو سب بچوں کو شمار میں شریک کریں گے یہاں تک کہ اُس چھوٹے بچہ کو بھی (جو اپنے پیروں سے چل بھی نہیں سکتا) گڈریا اُس کو اپنے ہاتھ پر اُٹھا کر لے جاتا ہے۔ اور آخر میں یہ کہا کہ اوسط درجہ کا مال ہم زکوٰۃ میں لیں گے، نہ تو بالکل خراب اور نہ بہت عمدہ۔

غِذَاءُ الْمَالِ ۔ ردّی اور خراب مال یا چھوٹے چھوٹے جانور۔

غِذَاءٌ یہ غَذِیٌّ کی جمع ہے (یعنی بکری کا چھوٹا اور کم عمر بچہ)۔

اِحْتَسِبْ عَلَيْهِمْ بِالْغُذَاءِ وَلَا تَاْخُذْهَا مِنْهُمْ (حضرت عمرؓ نے زکوٰۃ کے تحصیلدار سے کہا، جانوروں کے بچوں کو بھی شمار کر کے (ان کو مقدارِ نصاب میں شامل کر لے) مگر زکوٰۃ میں اُن کو نہ لے (بلکہ اوسط عمر اور میانہ قامت کے جانور لے)

لَا تَغْذُوْا اَوْلَادَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ مشرکین کی اولاد کو غذا نہ دو۔ (یعنی مشرک حاملہ عورتوں سے اُس وقت تک جماع نہ کرو جب تک اُن کا وضع حمل نہ ہو۔ آدمی کے نطفہ کو بچے کی غذا فرمایا جو پیٹ میں ہوتا ہے)۔

فَمَا غِذَاؤُهُمْ ۔ ان کا کھانا کیا ہے (ایک روایت میں فَمَا غَذَاؤُهُمْ یعنی صیغہ کو وہ کیا کھاتے ہیں)۔

فَغَذَاهَا فَاَحْسَنَ غِذَآءَهَا ۔ اُس کو کھلایا اور اچھا کھانا کھلایا۔

غَذٌّ ۔ بہنا یا دوڑ کر نا، گھسٹنا۔

اِغْذَاذٌ ۔ جلدی چلنا، چستی اور چالاکی اور نشاط کے ساتھ۔

فَاَتٰى كَاَغَذِّ مَا كَانَتْ ۔ وہ جانور خوب چالاک اور جلد چلنے کی حالت میں جو دنیا میں تھی آئیں گے (یعنی صحیح اور تندرست اور چالاک جس طرح دنیا میں تھے اسی حالت میں جزا کے دن جمع ہوں گے)۔

اِذَا مَرَرْتُمْ بِاَرْضِ قَوْمٍ قَدْ عُذِّبُوْا فَاَغِذُّوا السَّيْرَ ۔ جب تم ان لوگوں کی سرزمین پر گزرو جن پر عذاب

Marfat.com

الٰہی نازل ہوا تھا، تو جلد جلد چل کر وہاں سے پار ہو جاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مقام پر ٹھہرنا اور توقف کرنا مکروہ سمجھا)۔

فَجَعَلَ الدَّمُ يَوْمَ الْجَمَلِ يَغِذُّ مِنْ رُكْبَتِهِ۔ حضرت طلحہ رضؓ کے گھٹنے سے جنگِ جمل کے دن خون بہنا شروع ہو گیا۔ (مروان نے ایک تیر مارا وہ حضرت طلحہ رضؓ کے گھٹنے میں گھس گیا، بالآخر اسی زخم سے آپ کا انتقال ہوا)۔

غَذْمَرَةٌ ۔ غصہ ہونا، بڑبڑانا، ڈھیر لگا کر بیچ ڈالنا، جلدا جلدا کرنا، خلط ملط کرنا۔

تَغَذْمُرٌ ۔ چیخنا، چلّانا

سَأَلَهُ أَهْلُ الطَّائِفِ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمُ الْأَمَانَ بِتَخْلِيلِ الرِّبَا وَالْخَمْرِ فَامْتَنَعَ فَقَامُوا وَهُمْ تَغْذَمُرُ وَبَرْبَرَةٌ۔ اہلِ طائف نے حضرت علی رضؓ سے یہ درخواست کی کہ اُن کو سود خواری اور شراب خوری کی اجازت دے کر امان نامہ لکھ دیں۔ آپ نے نہ مانا تو وہ بڑبڑاتے، بکتے اور جھکتے اُٹھے (یعنی بڑے ناراض ہوئے۔ بھلا سُود اور شراب جیسے قطعی حرام ہیں حضرت علی رضؓ کی ان کی اجازت کیونکر دے سکتے تھے)۔

غَذَمٌ ۔ یک بارگی اچھا مال دینا، سختی سے اور حرص سے کھانا۔

غُذْمُوطٌ بِالْغُذْمَةِ۔ ایک سخت حادثہ پر پہنچے۔

اِغْذَامٌ ۔ سب ہی جانا۔

تَغَذُّمٌ ۔ بہت کھانا، چکھنا، کاٹنا۔

اِغْتِذَامٌ ۔ سختی اور حرص کے ساتھ کھانا۔

غُذْمَةٌ ۔ سخت تیرگی، اونٹوں کی مَنڈلی، دودھ جو بہت ہو۔

غَذَمٌ ۔ ایک بوٹی ہے۔

غَذْمَةٌ ۔ بات، سخن، کلمہ۔

وَقَعُوا فِي غَذْمَةٍ ۔ ایک سخت حادثہ میں پڑ گئے۔

عَلَيْكُمْ مُعْشَرَ قُرَيْشٍ بِدُنْيَاكُمْ فَاغْذَمُوهَا قریش کے لوگو! تم اپنی دنیا کو سنبھالو، اُس کو خوب چکھو (مزہ کے ساتھ کھاؤ)۔

بَيْرٌ غَذِمَةٌ غَذِيرَةٌ ۔ غذمہ کے کنویں میں پانی بہت

كَانَ رَجُلٌ يَرَى فُلَانًا يَمُرُّ بِقَوْمٍ الْأَغْذَمُوهُ ایک ریاکار شخص بظاہر وہ لوگوں پر سے گزرتا تو اُس کو خوب طعن و تشنیع کرتے (ایک روایت میں **عَذَمُوهُ** ہے عین ہمزہ سے دی صحیح ہے، اُس کا ذکر اوپر گزر چکا)

عَذُورِيٌّ ۔ سخت دل۔

لَا تَكُنْ مُنَافِقًا إِلَّا عَذُورِيًّا۔ تو منافق کو ہمیشہ جفاکار سخت دل پائے گا۔

باب الغین مع الراء

غَرْبٌ ۔ چل دینا، دور ہو جانا، کالا ہونا، عرب کی بیماری میں مبتلا ہونا۔

غَرَبٌ ۔ ایک بیماری ہے۔

غُرُوبٌ ۔ دور ہونا، چھپ جانا، ڈوب جانا۔

غَرَبَانِيَّةٌ ۔ مخفی ہونا، نادر ہونا، پوشیدہ ہونا۔

تَغْرِيبٌ ۔ دُور دُور سفر میں جانا، غائب ہونا، کالا بچھو یا سفید بچھو نکالنا، شہر بدر کرنا، جلاوطن کرنا، بچھو کی طرف جانا۔

اِغْرَابٌ ۔ سخت در ہونا، بچھو میں داخل ہونا، نادر نئی چیز لانا، مشک بھرنا، بہت پانی ہونا، اچھا حال ہونا سفر دُور دراز کرنا۔ گھوڑے کی پیشانی پر سفیدی ظاہر ہونا، چھوٹے کی سپیدی۔

(**غُرَابٌ** کے معنی گہرے سیاہ رنگ کا ہونا بھی ہیں)۔

غَرَابَةٌ ۔ ہر چیز کا شروع اور اس کی تیزی۔

تَغَرُّبٌ ۔ مغرب سے آنا، دور ہونا، جدا ہونا۔

إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ۔ اسلام غربت سے شروع ہوا (جیسے غریب مسافر اپنے اہل و عیال اور وطن سے دور رہ کر تنہائی میں بسر کرتا ہے۔ اسی طرح اسلام بھی ابتداء میں غریب اور تنہا تھا، کوئی اس کی اقامت کے لئے غم خواری اور چارہ سازی کرنے والا

Marfat.com

یعنی خدا پرست مسلمانوں کی تعداد بہت ہی کم تھی، اور ایک زمانہ میں پھر غریب ہو جائے گا (یعنی کفار، ملحدین اور برائے نام مسلمانوں کی کثرت ہو جائے گی، صادق الایمان، دین دار اور خدا ترس مسلمان کمزہ جائیں گے، تو غرباء کے لئے طوبیٰ یعنی بہشت ہے (دنیا کے مصائب اور دین فراموش لوگوں کی جانب سے دی گئی ایذا پر صبر کریں گے، خراب معاشرے اور بُرے ماحول میں نہ صرف اپنے ایمان کو محفوظ رکھیں گے بلکہ وہ ان حالات میں اسلام کو دوبارہ دیکھ کر اُس کو غالب کرنے کے لئے مسلسل عملاً سعی و کاوش کرتے رہیں گے تو ایسے سچے اور پکے مسلمانوں کو اس کے انعام میں بہشت کے اندر داخلی طور سے بسا دیا جائے گا)۔

اِغْتَرِبُوْا لَا تَضْوُوْا۔ ہمیشہ غیر خاندانوں میں نکاح کرو اپنی اولاد کو ناتوان مت کرو (یعنی قرابت مندوں میں عقد کرنے سے حلقۂ قرابت وہی کا وہی رہتا ہے اس میں توسیع نہیں ہوتی)۔

وَالْاِغْتِرَابُ غُرْبَةٌ۔ اور نہ غیر خاندان والی عمدہ اولاد نکالنے والی ہے (یعنی اگر جہیز غیر خاندان کی ہے مگر اچھی طاقتور اور نجیب اولاد نہیں نکالتی)۔

اِنَّ فِیْکُمْ مُغَرِّبِیْنَ قِیْلَ وَمَا الْمُغَرِّبُوْنَ قَالَ الَّذِیْنَ تَنْشَرِكُ فِیْهِمُ الْجِنُّ۔ تم میں بعض لوگ مغرب ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا، مغرب کون لوگ ہیں؟ فرمایا، وہ لوگ جن میں جنات شریک ہوتے ہیں (مردوں کے ساتھ جن بھی شریک ہو کر ان کی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں تو اولاد میں جنوں کا لطفہ بھی شریک ہوتا ہے۔ بعض نے کہا شرکت سے مراد یہ ہے کہ ان کی عورتوں کو زنا کی رغبت دلاتے ہیں تو اولاد نالائق پیدا ہوتی ہے)۔

هَلْ فِیْکُمُ الْمُغَرِّبُوْنَ۔ کیا تم میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے ماں باپ نے جماع کے وقت اللہ کا نام نہیں لیا تو شیطان بھی اُن کے نطفہ میں شریک ہو گیا۔ (دوسری حدیث میں ہے کہ تم میں کوئی عورت یہ محسوس کرتی ہے کہ جن اس سے خاوند کی طرح جماع کرتا ہے)۔

مجمع البحار میں ہے کہ یہ امر درجۂ شہادت کو پہنچ گیا ہے کہ بعض عورتوں پر جنات عاشق ہو جاتے ہیں اور ان سے جماع کرتے ہیں کبھی ان کے سامنے موجود بھی ہوتے ہیں، کبھی عورتوں کو اُڑا کر لے جاتے ہیں۔

بعضوں نے کہا مُغَرِّبِیْن سے مُراد یہ ہے کہ بعض لوگ جنوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ آسمان کی خبریں ان تک پہنچاتے ہیں اُن کو کاہن بناتے ہیں)۔

لَاَضْرِبَنَّکُمْ ضَرْبَ غَرِیْبَةِ الْاِبِلِ۔ دجاج نے کہا، میں تم کو ایسا ماروں گا جیسے اُس غیر اونٹ کو مارتے ہیں جو اپنے اونٹوں میں شریک ہو کر پانی پینے کے لئے آجاتا ہے (تو اُس کو خوب مار کر نکال دیتے ہیں)۔

اَمَرَ بِتَغْرِیْبِ الزَّانِیْ سَنَةً۔ زانی کو ایک سال تک جلاوطنی کا حکم دیا (یعنی جو زانی غیر محصن ہو اُس کو سو کوڑے لگائیں اور ایک سال تک ملک بدر کریں)۔

اِنَّ امْرَأَتِیْ لَا تَرُدُّ یَدَ لَامِسٍ فَقَالَ اَغْرِبْهَا یَا غَرِیْبُ۔ (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا میری عورت کسی سے انکار ہی نہیں کرتی (ہاتھ لگانے ہی پر راضی ہو جاتی ہے) آپؐ نے فرمایا اُس کو دُور کر دو (یعنی طلاق دیدیجئے کم بہاں پاک۔ پھر اُس نے عرض کیا میں اس کی جدائی پر صبر نہیں کر سکتا۔ فرمایا تو رہنے دے اُس سے مزہ اُٹھا تارہ)۔

هَلْ مِنْ مُغَرِّبَةِ خَبَرٍ۔ کوئی تازہ خبر دُور دراز ملکوں کی ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا جو سفر سے آیا تھا)۔

مُغَرِّبَةٌ۔ یہ غَرْبٌ سے نکلا ہے بمعنی دوری اور بُعد (اہل عرب کہتے ہیں:

شَأْوٌ مُغَرِّبٌ یا مُغْرِبٌ۔ دُور کی دوڑ۔

طَارَتْ بِهٖ عَنْقَاءُ مُغْرِبٌ۔ اُس کا دور دراز کا عنقا اُڑا لے گیا (یعنی غائب ہو گیا اُس کا نشان کہیں نہیں ملتا)

Marfat.com

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ
دنیا میں اس طرح سے رہ، بسر کر، جیسے تو گھر بار سے دُور کا پکا مسافر ہے، یا راہ چلتا مسافر ہے۔ اس شخص نہ دنیا کا بہت سازوسامان جمع کرتا ہے نہ لوگوں سے حسد اور بغض پیدا کرتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے یہاں ہمیشہ رہنا نہیں، چند روز میں جانا ہے)۔

إِذَا أَتَى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يَغْبُرْ بِهِمْ۔ جب رات کو کسی قوم پر آتے تو ان کو نہ نکالتے (بلکہ صبح تک انتظار کرتے)۔
(ایک روایت میں لَمْ يَقْبُرْ بِهِمْ ہے، یعنی رات کو اُن کے نزدیک نہ جاتے، اُن سے جنگ نہ کرتے)۔

فِي أَرْضٍ غُرْبَةٍ۔ غیر ملک میں، پردیس میں (کیونکہ اُن کا وطن مکہ تھا اور مے مدینہ میں)۔

اِغْرَبْ مَقْبُوحًا مَنْبُوحًا۔ دُور اُفتادہ خراب نکالا ہوا۔

فَاغْتَمَّهُمُ الدَّلْوُ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا۔
جب حضرت عثمانؓ نے اس ڈول کو لیا جس سے حضرت ابوبکرؓ پانی نکال رہے تھے، تو ان کے ہاتھ میں وہ چرسہ ہو گیا۔ (یعنی چرا ڈھول جو چمڑے یا بیل کی کھال سے بنایا جاتا ہے جس سے کھنوں اور باغوں کی آبیاری کرتے ہیں)۔

لَأَنَا غَرْبًا مِنْ جَهَنَّمَ۔ اگر دوزخ کا ایک ڈول (دنیا میں ڈال دیا جائے، تو مشرق سے مغرب تک ساری دنیا اس سے بدبودار ہو جائے گی)۔

وَاحْرُزْ غَرْبَهُ۔ آپ کا ڈول اُٹھا کر رکھتی۔

وَمَا سُقِيَ بِالْغَرْبِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔ جو کھیت مشک لگا کر سینچا جائے ڈولوں سے، اس میں بیسواں حصہ پیداوار کا دینا ہوگا۔ (سبحان اللہ قانون اسلامی میں رعایا پر کس درجہ آسانی ہے)۔

كَانَ وَاللهِ بَرًّا تَقِيًّا يُصَادِي عَرْبَهُ يَا يُصَادِي مِنْهُ عَرْبٌ۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق نیک اور پرہیزگار تھے، جب اُن کے مزاج کی تیزی سے لوگ چڑتے تھے (مزاج میں کسی قدر حدت تھی جو صاف دل، صاف گو اور سیدھے سادہ مسلمانوں کی علامت ہے)۔ (یہ عَرْبٌ السَّیْف سے ماخوذ ہے، یعنی تلوار کی دھار، تیزی)۔

فَسَكَنَ مِنْ عَرْبِهِ۔ ان کا غصہ تھم گیا (یعنی حضرت عمرؓ کا)۔

كُلُّ خِلَالِهَا مَحْمُودٌ مَا خَلَا سَوْرَةَ مِنْ عَرْبٍ۔ حضرت عائشہؓ نے حضرت زینبؓ کا حال بیان کیا اُن کی سب خصلتیں عمدہ اور قابلِ تعریف تھیں، مگر ایک بات مزاج میں ذرا تیزی تھی (مگر جلدی آجاتا)۔

إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ عَرْبَ الشَّبَابِ (امام حسنؒ بصری سے کسی نے دریافت کیا کہ، روزہ دار کو اپنی زوجہ کا بوسہ لینا کیسا ہے۔ اُنھوں نے جواب دیا اگر بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، مگر مجھ کو تیزیٔ جوانی کا ڈر ہے (مبادا ایسا ہو کہ بوسہ لینے سے شہوت کا غلبہ ہو جائے اور تو نفس کو روک نہ سکے اور جماع کر بیٹھے۔ اسی لئے جوان آدمی کو روزہ میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا مکروہ ہے)۔

فَمَا زَالَ يَقْتُلُنِي الذِّرْوَةُ وَالْغَارِبُ حَتَّى أَجَابَتْهُ عَائِشَةُ۔ حضرت زبیر بن عوام (جو حضرت عائشہؓ کے بہنوئی تھے) مسلسل کوہان کا بلند حصہ اور آگے کا حصہ رگڑتے رہے بٹھانے رہے یہاں تک کہ حضرت عائشہ رضؓ نے ان کا امکان لیا اور بصرہ کی طرف چلنے پر راضی ہو گئیں۔ عربوں کا قاعدہ ہے کہ شریر اور خدرے اونٹ کے کوہان پر ہاتھ پھیرتے ہیں، اس کے بال بٹتے ہیں اُس کو نرم کرنے اور اطاعت پر مائل کرنے کے لئے تاکہ وہ ذلیل ذلو لہ۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت زبیرؓ نے حضرت عائشہ رضؓ کو پھسلا کر اور کچھ اس طرح کی باتیں کر کے ان کو نکلنے پر راضی کر لیا، ورنہ وہ ہرگز بصرہ جانے پر راضی نہ تھیں)۔

رُعِيَ بَرَسَنِكَ عَلَى غَارِبِكَ۔ تمہاری رسّی تمہارے کوہان پر ڈالدی گئی (یعنی تم آزاد ہو جہاں چاہو جا سکتے ہو، آدمی کو اونٹ سے تشبیہ دی، جب اونٹ کی مہار اس کے کوہان پر ڈال دو تو وہ آزاد ہو جاتا ہے جہاں چاہے وہاں چرتا

Marfat.com

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ غُرَابٍ۔
آنحضرتؐ نے غُراب جو ایک شخص کا نام تھا بدل دیا تھا آپ کی عادت تھی بُرے اور مکروہ نام بدل دیتے تھے)۔

غُراب۔ کوّے کو کہتے ہیں اس لئے کہ وہ سخت سیاہ ہوتا ہے دوسرے وہ غربت سے مشتق ہے جو دوری کے معنی ہیں۔

فَاَصْبَحْنَ عَلٰى رُؤُسِهِمْ اَلْزَمَ الْغِرْبَانُ۔ (جب یہ آیت اُتری ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن یعنی اپنے گریبان پر اوڑھنیاں ڈالے رہیں تو) مسلمانوں کی عورتوں نے اس حالت میں صبح کی کہ ان کے سروں پر کالے کوے پڑے ہوئے تھے (یعنی سیاہ چادریں۔ اُن کو کوّوں سے تشبیہ دی)۔

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الشَّيْخَ الْغِرِّيْبَ۔ اللہ تعالےٰ کالے بوڑھے شخص کو پسند نہیں کرتا (یعنی جس نے معاصی سے تائب ہو کر اور گریہ و استغفار کر کے ماضی کے گناہوں کو اعمالنامہ سے ساقط نہ کرایا ہو اور اس وجہ سے اس بوڑھے کا اعمال نامہ سیاہ ہو)۔

اِتَّبِعُوْا غُرَابَ مُبَيْضَةٍ۔ قرآن کے لطائف اسرار اور باریکیوں کو سمجھ دانوں میں غور کر دیا حوا حکام قرآن میں دیئے گئے ہیں ان پر عمل کرو)۔

مَنْ صَامَ يَوْمًا يَبْتَغِيْ بِهٖ اللّٰهَ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ۔ جو شخص ایک روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اُس کو دوزخ سے اتنی دور کر دے گا جتنی دُور تک کوّا بچپن سے مرنے تک اُڑتا رہے (کہتے ہیں کوّے کی عمر بہت ہوتی ہے اور یہ جانور تیز پرواز ہے ہے۔ ظاہر ہے ساری عمر میں لاکھوں کوس تک اُڑ جائے گا)۔

اَلزَّكٰوةُ نِصْفُ الْعُشْرِ فِيْمَا يُسْقٰى بِالنَّوَاضِحِ وَالْغُرْبِ۔ جو کھیت پانی لانے کے اونٹوں سے اور موٹھ سے سینچا جائے، اُس میں زکوٰۃ بیسواں حصہ دینا ہوگی (اور جو غیر باش کے پانی سے کھیت تیار ہو اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا)۔

اَمْلِكْ حَيَّةَ اَنْفِكَ وَغُرْبَ لِسَانِكَ۔ اپنے تکبر اور غرور کو روک، اسی طرح اپنی زبان کی تیزی کو (یعنی ان دونوں کو اپنے اختیار میں رکھو زبان کو بے لگام مت کرو کہ جو چاہا بغیر سوچے سمجھے کہہ دیا)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَيُحِبُّ الْاِغْتِرَابَ فِيْ طَلَبِ الرِّزْقِ۔ اللہ تعالیٰ روزی کمانے کے لئے دوسرے ملک میں (پردیس میں) جانے کو اور سفر کرنے کو پسند کرتا ہے (کسفر پیسیلۃ الظفر)۔

اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ فِي النِّسَاءِ كَمَثَلِ الْغُرَابِ الْاَعْصَمِ فِيْ مِائَةٍ غُرَابٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْغُرَابُ الْاَعْصَمُ قَالَ الَّذِيْ اَحَدُ رِجْلَيْهِ بَيْضَاءُ۔ نیک بخت عورت، عورتوں میں ایسی ہے جیسے اعصم کوّا سو کوّوں میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اعصم کوّا کیسا ہوتا ہے؟ فرمایا جس کا ایک پاؤں سفید ہو (اس قسم کا کوّا بہت شاذو نادر دیکھا جاتا ہے)۔

غُرَابُ الْبَيْنِ۔ زاغ کا کوّا، یعنی جدائی کا دیہ کوّا مکان میں اُس وقت آتا ہے جب اہل مکان وہاں سے چلے جاتے ہیں سمجھتے ہیں یہ کوّا جب کوئی آباد مکان دیکھتا ہے اور یا اعزا و احباب کے اجتماعات پر اس کی نگاہ پڑتی ہے تو رخ کی آواز نکالتا ہے اور جب کوئی ویران وغیر آباد مکان دیکھتا ہے، تو توحشی کا نعرہ لگاتا ہے)۔

غَرِيْبٌ۔ کالا۔

اَسْوَدُ غِرْبِيْبٌ۔ کالا بھجنگ (اسی سے ہے قرآن شریف میں:

وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ۔ یعنی کالے بھجنگ)۔

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الشَّيْخَ الْغَرِيْبَ۔ اللہ تعالیٰ اُس بوڑھے کو ناپسند کرتا ہے (کہ جس کا نامۂ اعمال نافرمانی کے سبب) کالا بھجنگ بنا ہو۔

غَرْبَلَةٌ۔ چھاننا، پھلنی لگانا، کاٹنا، قتل کرنا، پیسنا۔

غِرْبَالٌ۔ چھلنی، دف، چغل خور (اس کی جمع غَرَابِيْلُ

Marfat.com

ہے)

مُغْزَبِلٌ۔ کمینہ، بخیل، جو منقول بھول گیا ہو، جو باد شناخت جانے والی ہو۔

اَغْلِبُوْا بِالنِّکَاحِ وَاضْرِبُوْا عَلَیْہِ بِالْغِرْبَالِ۔ نکاح کو ظاہر کرو (لوگوں میں اطلاع ہونی چاہئے، خاموشی یا اخفاء نہیں ہونا چاہئے) اور نکاح کے لئے دف بجاؤ تاکہ ہر خاص و عام کو خبر ہو جائے کہ فلاں مرد و عورت زوجین کی حیثیت سے معاشرہ کی خدمت کریں گے)۔

کَیْفَ بِکُمْ اِذَا کُنْتُمْ فِیْ زَمَانٍ یُغَرْبَلُ فِیْہِ النَّاسُ غَرْبَلَۃً۔ تمہارا اس زمانہ میں کیا حال ہوگا جب لوگ چھلنی میں چھانے جائیں گے (یعنی اچھے لوگ تو گزر جائیں گے اور بُرے اور کمینے رہ جائیں گے)۔

ثُمَّ اَتَیْتُ الشَّامَ فَغَرْبَلَتْنِیْ۔ پھر میں ملک شام میں آیا، اُس کو چھان ڈالا (وہاں کا حال دریافت کیا کہ کون عالم ہیں)۔

اَتَیْتُمُوْنِیْ فَاتِحِیْ اَفْوَاھِکُمْ کَاَنَّکُمُ الْغِرْبِیْلُ۔ تم چڑیا کی طرح منہ کھولے ہوئے میرے پاس آئے (یعنی مجھ سے طلب کرتے ہوئے)۔

لَابُدَّ لِلنَّاسِ اَنْ یُمَحَّصُوْا وَیُغَرْبَلُوْا۔ لوگوں کو آزمانا اور چھانا ضروری ہے۔

لَتُغَرْبَلُنَّ غَرْبَلَۃً۔ تم ضرور چھانے جاؤ گے۔

غَرْثٰی۔ بھوکا ہونا۔

غَرْثَانُ۔ بھوکا۔

غَرْثٰی اور غَرَاثٰی اور غِرَاثٌ یہ غَرْثَانٌ کی جمع ہے۔

غَرْثٰی الْوِشَاحِ۔ پتلی کمر کی عورت۔

تَغَرْثَیْتُ۔ بھوکا رہنا۔

کُلُّ عَالِمٍ غَرْثَانٌ اِلٰی عِلْمٍ۔ ہر عالم علم کا بھوکا ہے (اگر ایک علم جانتا ہے تو دوسرے علوم کو حاصل کرنے کی سعی میں لگ جاتا ہے۔ وہ جتنا تحصیل علم میں آگے بڑھتا جاتا ہے، اتنا ہی علم اس کے لئے مطمح نظر اور محبوب بنتا چلا جاتا ہے)۔

وَنُضِحَ عَنْ غَرْثٰی مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ۔ حسان بن ثابت رضی نے حضرت ام المومنین عائشہ رضؓ کی تعریف میں کہا۔ وہ غافل عورتوں کے گوشت سے بھوکی اُٹھتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں)۔

لَا یَدَ خُلْنَ الْاَضْیَافَ فَھُمْ وَغَرْثٰی فَھُمْ۔ میرے پاس اُن میں سے وہی لوگ آئیں گے جو مہمانوں ہیں اور بھوکے ہیں (ایک روایت میں عَجْرٰی فَھُمْ ہے۔ یعنی عاجز لوگ)۔

اَمْشِیْتُ وَمُطَانًا وَحَوْلِیْ بُطُوْنٌ غَرْثٰی۔ میں توپیٹ بھر کر رات گزارتا ہوں اور میرے گرد اگرد بھوکے ہوں۔

اِنْ اَکْلَتُہٗ غَرْثٰی وَاِنْ اُتْرِکَہٗ اَغْرَثُ۔ (یہ ابوخنزہ نے خشک انگور کی مذمت میں کہا کہ) اگر میں اس کو کھاؤں تو بھوکا رہوں (کیونکہ منفعت سے پیٹ نہیں بھرتا) اگر نہ کھاؤں تب بھی بھوکا رہوں (برخلاف کھجور کے کہ اس کے کھانے سے آدمی سیر ہو جاتا ہے)۔

عَوْثَرُ بْنُ حَارِثٍ۔ ایک شخص کا نام ہے جس نے حضرت عثمانؓ کو غفلت میں قتل کرنا چاہا تھا۔ لیکن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا قصور معاف کر دیا۔

غَرْدٌ۔ گانے کے وقت اور خوشی کے وقت پرندے کا آواز بلند کرنا۔ چہچہانا۔

اِغْرَادٌ اور تَغَرُّدٌ کے بھی وہی معنی ہیں جو غَرْدٌ کے۔

اِغْرِنْدٌ اِہ۔ گالی گلوچ اور مار پیٹ میں غالب آنا۔

اِسْتِغْرَادٌ۔ گانے کے لئے بلانا۔

اُغْرُوْدٌ۔ گانا۔

اَغَارِیْدُ۔ یہ اُغْرُوْدٌ کی جمع ہے۔

اِذَا غَرَّدَ السُّوْدُ الثَّنَایَا۔ جب کالی کالی چھوٹی چھوٹی پڑیاں گاتی ہیں (یہ کعب بن زہیر کے قصیدہ میں ہے اور کتاب الناء میں اُس کا ذکر ہو چکا ہے)

Marfat.com

غَرَّ یا غِرَارٌ۔ چرانا، پانی کا جذب ہو جانا۔

غِرْغِرٌ۔ ایک چہاچہ ہے۔ پرندہ کا اپنے بچے کو کھانا کھلانا

غُرُوْرٌ اور **غِرَّةٌ**۔ دھوکا دینا، طمع دینا، جرأت کرنا۔

غَرَرٌ اور **غُرَّةٌ** اور **غَرَارَةٌ**۔ سفید ہونا، حسین ہونا شریف ہونا، عزت دار ہونا۔

تَغْرِیْرٌ۔ ہلاکت میں ڈالنا، بھر دینا، اُڑنے کا قصد کرنا، پنکھ اُٹھانا۔

مَغَارَةٌ۔ پرندہ کا اپنے بچہ کو کھلانا۔

اِغْتِرَارٌ۔ غافل ہونا، دھوکا کھانا (جیسے اِسْتِغْرَارٌ ہے)۔

غِرَارٌ۔ برچھے، تلوار اور تیر کی دھار، تھوڑی نیند، نماز میں سجدہ کو رکوع طہارت کا نقصان، بازار مندا ہونا۔

غَرٌّ۔ زمین کی دراڑ، تلوار کی دھار، کپڑے کی شکن۔

غَرَارَةٌ۔ غفلت۔

غِرَارٌ۔ مثال۔

غِرٌّ۔ جوان، نا آزمودہ کار۔

غَرَرٌ۔ ہلاکت اور دھوکے میں پڑنا۔

غُرَّةٌ۔ مہینہ کا پہلا روز۔

غُرَرٌ۔ مہینہ کی پہلی تین راتیں۔

اَغَرٌّ۔ سفید پیشانی، گھوڑا، سردار، شریف کریم النفس، سخت گرمی کا دن۔

غُرُوْرٌ۔ نفس کی پیروی، شیطانی خواہش پر چلنا، خطا کو ثواب دکھانا۔

غُرُوْرٌ۔ دنیا۔

غَرِیْرٌ۔ مغرور، اچھا خلق (جیسے هَرِیْرٌ) اچھا خلق اور ضامن، کفیل۔

اَنَا غَرِیْرُكَ مِنْ فُلَانٍ۔ میں تجھ کو فلاں سے ڈراتا ہوں۔

اِنَّهٗ جَعَلَ فِی الْجَنِیْنِ غُرَّةً عَبْدًا اَوْ اَمَةً۔ پیٹ کے بچہ کی دیت آپ نے ایک بردہ مقرر کی غلام ہو یا لونڈی (یعنی جب کوئی حاملہ عورت کو ضرب لگا کر اس کا حمل گرا دے اور بچہ مُردہ نکلے تو ایک بردہ دیت میں دینا ہوگا، اگر زندہ بچہ پیدا ہو کر بعد میں مر جائے تو پوری دیت لازم ہوگی۔ اصل میں **غُرَّةٌ** اس سفیدی کو کہتے ہیں جو گھوڑے کی پیشانی پر ہوتی ہے، پھر سفید رنگ بردے کو کہنے لگے، لیکن یہاں مراد مطلق بردہ ہے سفید ہو یا کالا جس کی قیمت دیت کے بیسویں حصہ تک پہنچے)۔

(ایک روایت میں **بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ** ہے) بعضوں نے کہا ہے کہ فرس اور بغل کا ذکر راوی کی غلطی ہے)۔

تُعْرَفُ الْمَرْاَةُ الَّتِیْ تُقْضٰی عَلَیْهَا بِالْغُرَّةِ۔ پھر جس عورت کو بردہ دلایا گیا (یعنی جس کا حمل گرا دیا گیا تھا) یہ چاہیے کہ دو دن حدیثیں ایک ہی واقعہ سے متعلق ہوں، اگر الگ الگ واقعات ہوں تو **قُضِیَ عَلَیْهَا** سے حمل گرانے والی یعنی مجرم عورت مراد ہے۔

مَا كُنْتُ لِاُقْبِضَهُ الْیَوْمَ بِغُرَّةٍ۔ میں آج کے دن اُس کو ایک گھوڑا بدلہ میں نہیں دے سکتا، یہاں **غُرَّةٌ** سے گھوڑا مُراد ہے لیکن اس کا اکثر اطلاق غلام اور لونڈی پر ہوتا ہے)

غُرَّةٌ سے کبھی کوئی نفیس اور عمدہ چیز بھی مراد ہو سکتی ہے۔

جَعَلَ جَزَاءَ هَا هِبَةَ الْغُرَّةِ۔ اتا جب خدمت کرے گی (یعنی بچہ کو دودھ پلا چکے) تو اُس کو صلہ میں ایک غلام یا لونڈی دینا چاہئے۔

وَیَلُوْحُ فِیْ غُرَّةِ الْاِیْمَانِ لُمْعَةٌ۔ ایمان کی پیشانی میں چمک پیدا ہو (یعنی کیفیت ایمانی میں زیادتی ہو)۔

غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ۔ سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں ہوں گے وضو کے اثر سے (گویا اعضائے وضو نورسے منوّر ہو جائیں گے)۔

فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَهٗ۔ جو کوئی اپنی سفیدی بڑھانا چاہے وہ وضو میں کہنیوں اور ٹخنوں سے بڑھائے)

صَوْمُ الْاَیَّامِ الْغُرِّ۔ ایام بیض میں روزے رکھنا

Marfat.com

یعنی ہر مہینے کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں میں، ان کو غُرَّ اس لئے کہا کہ ان ہی راتوں چاند نی سے سفید اور نورانی ہوتی ہیں۔

لَیْلَۃٌ اَغَرَّۃٌ۔ روشن رات۔

غُرُّ الذَّرٰی۔ سفید کوہان والے۔

اِیَّاکُمْ وَمُشَاوَرَۃَ النَّاسِ فَاِنَّھَا تَذْھَبُ الْغِرَّۃَ وَتُظْھِرُ الْعِرَّۃَ۔ لوگوں کے ساتھ بُرائی کرنے سے بچے رہو ایسا کرنا نیک کاموں کو میٹ دیتا ہے اور عیب اور قباحت کو ظاہر کر دیتا ہے (لوگ ایسے شخص کے دشمن ہو کر اس کے ہنر کو چھپا دیتے ہیں اور عیب کھول دیتے ہیں)۔

عَلَیْکُمْ بِالْاَبْکَارِ فَاِنَّھُنَّ اَغَرُّ غُرَّۃً۔ کنواری عورتوں سے شادی کرو، اُن کے اخلاق پاکیزہ ہوتے ہیں اُن کو ابھی بُری صحبت اور اُس کے اثرات نے متاثر نہیں کیا ہوتا ہے اور اُن میں جوانی کا شباب اور خوبصورتی بھی ہوتی ہے)۔

مَا اَحَدٌ یَفْعَلُ ھٰذَا فِیْ غُرَّۃِ الْاِسْلَامِ مِثْلَ الْاَعْمَشِ وَرَدَّتْ فَرْجِیْ اَوْ لَھَا فَتَفَرَّاخُرُھَا۔ اس نے جو کام کیا اس کی مثال مجھ کو ابتدائے اسلام میں معلوم نہیں، مگر بکریوں کی مثال جن کا گلہ سامنے آئے اور کوئی شریر کی بکریوں کو مارے، پھر دیکھ کر) اخیر کی بکریاں بھی ڈر کر بھاگ جائیں۔

مُنْذُ یَصُوْمُ مِنْ غُرَّۃٍ۔ جب سے وہ پہلی تاریخ سے روزہ رکھ رہا ہے۔

اُمْتُلُوا الْکَلْبَ الْاَسْوَدَ ذَا الْغُرَّتَیْنِ۔ اس کالے کتے کو مار ڈالو جس کی آنکھ پر دو سفید پٹے ہوں (نقطہ)

اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَالْمُنَافِقُ خَبٌّ لَئِیْمٌ۔ مسلمان بھولا کریم النفس ہوتا ہے اور منافق مکار و بخیل ہوتا ہے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان کا سینہ مکر اور فریب سے صاف اور سیدھا ہوتا ہے وہ اپنی طرح دوسروں کو بھی صاف باطن سمجھ کر دھوکا کھا جاتا ہے اور منافق تو خود مکار اور بے ایمان ہوتا ہے، وہ دوسروں کو بھی ایسا ہی سمجھ کر خوب چاق و چوبند رہتا ہے اور دھوکہ میں مبتلا نہیں ہوتا)۔

یُدْخِلُنِیْ غِرَّۃَ النَّاسِ۔ (بہشت کہتی ہے کہ میری حسین عمارت میں) وہ لوگ داخل ہوں گے جو جھوٹے بھالے ہیں (کسی سے مکر و فریب نہیں کرتے۔ مراد وہ لوگ ہیں جو کم تعلم آخرت میں سرگرداں اور دنیا میں اللہ کے بول کو بالا کرنا چاہتے ہیں، اُن کے لئے دنیا کا حسن، خانم اور اُس کی زینت نامکمل اور وقتی ہے، اسی وجہ سے وہ اس کے حاصل کرنے کے لئے کسی کو ایذا نہیں پہنچاتے)۔

اِنَّ مُلُوْکَ حِمْیَرَ مَلَکُوْا مَعَاقِلَ الْاَرْضِ وَقَرَارَھَا وَرُؤُسَ الْمُلْکِ وَغِرَارَھَا۔ حمیر کے بادشاہ زمین کے تمام مورچوں اور شہروں کے مالک ہو گئے تھے اور جملہ بادشاہوں کے جوشاہوں کے مزاج اور کار آزمودہ اور جو ناتجربہ کار بھولے بھالے تھے۔

اِنَّکَ مَا اَخَذْتَھَا بِبَیْضَاءَ غِرِّیْرَۃٍ۔ تو نے اُس کو اس وقت نہیں لیا تھا، جب وہ سفید رنگ بھولی بھالی جوان تھی۔

قَاتَلَ مُحَارِبٌ خَصَفَۃَ فَرَاَوْا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ غِرَّۃً فَصَلّٰی صَلٰوۃَ الْخَوْفِ۔ محارب نے خصفہ سے جنگ کی، مسلمانوں کو غافل پایا، پھر انھوں نے خوف کی نماز پڑھی۔ (غِرَّۃً ج غِرَّات۔ یہ معنی غفلت یعنی اپنے مورچہ کی حفاظت اور جنگی تدابیر سے غافل تھے)۔

یُرِیْدُ غِرَّۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ وہ چاہتے تھے کہ اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غفلت سے کام لیں (چنانچہ آپ کو غافل سمجھ کر وہاں اُترے۔ آپ نے اُن کو گرفتار کر لیا)۔

اَغَارَ عَلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ وَھُمْ غَارُّوْنَ۔ آپ نے بنی مصطلق کے کافروں پر چھاپہ مارا وہ غافل تھے۔

کَتَبَ اِلٰی اَبِیْ عُبَیْدَۃَ اَنْ لَّا یُعْصٰی اَمْرُ اللّٰہِ اِلَّا بِعَبِیْدِ الْغِرَّۃِ حَصِیْفِ الْعُقْدَۃِ

Marfat.com

نے اُس شخص کے بچے کے بارے میں جس کو دھوکا دیا جائے فیصلہ کیا کہ وہ لونڈی کے مالک کو ایک غلام یا لونڈی ہرجانہ میں دے اور اس کا تاوان اس سے وصول کرے جس نے اس کو دھوکا دیا (اس کی صورت یہ ہے: زید نے عمرو کو یہ فریب دیا کہ ہندہ ایک آزاد عورت ہے اور عمرو نے اس کے چکر میں آکر ہندہ سے نکاح کر لیا اور اس کے بطن سے ایک بچہ پیدا ہوا۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ ہندہ تو خالد کی لونڈی تھی۔ تو عمرو خالد کو ایک بردہ دے کر اپنا بچہ چھڑالے اس کا بچہ آزاد ہوگا اور اس بردہ کی قیمت زید سے وصول کرے)

لَا غِرَارَ فِي صَلٰوةٍ وَّ لَا تَسْلِيْمٍ۔ نماز میں اور سلام میں کمی نہ کرنا چاہئے (نماز میں کمی یہ ہے کہ ارکان کو اچھی طرح سنت کے موافق ادا نہ کرے اور سلام میں کمی یہ ہے کہ جواب میں عرف وَعَلَيْكُمْ کہے وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ نہ کہے۔)

غِرار کے معنی اصل میں کم سونا ہے۔ بعضوں نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں کمی نہ کرنی چاہئے نہ سلام نماز کی حالت میں کرنا چاہئے، تو لَا تَسْلِيْمٍ معطوف ہوگا غِرَار پر۔

قَمَشَ عِلْمًا غَارًّا بِاَعْبَاشِ الْفِتْنَةِ۔ ایک جھوٹے کا جھنڈا قفہ کی تاریکیوں میں کھڑا کیا۔

لَا تُغَارُّ التَّحِيَّةَ۔ سلام میں کمی نہ کی جائے (بلکہ بڑھانا) مستحب ہے۔ اگر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہے، تو جواب میں وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہے)۔

كَانُوْا لَا يَرَوْنَ بِغَرَارِ النَّوْمِ بَاْسًا۔ اگر خفیف سا سونا ہو، مثلاً کھڑے یا بیٹھے، تو اُس میں کوئی قباحت نہیں پاتے تھے (یعنی اُس کو ناقضِ وضو نہیں سمجھتے تھے)۔

رُدَّ نَشْرُ الْاِسْلَامِ عَلٰى غِرَّتِهٖ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسلام کے پھیلاوے کو اس کی اصلی شکوں پر تہہ کر دیا (یعنی اُلٹ پلٹ کر نئی شکیں اسلام میں نہیں ڈالیں) (عرب لوگ کہتے ہیں:

طَوٰى الثَّوْبَ عَلٰى غِرَّتِهِ الْاَوَّلِ۔ کپڑے کو پہلی شکوں پر لپٹ کر دیا (مطلب یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے اسلام کو اس کی اصلی صورت پر باقی رکھا اور مخالفینِ اسلام کی قوت توڑ دی)۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغُرُّ عَلِيًّا بِالْعِلْمِ (معاویہؓ نے کہا) آں حضرتؐ، حضرت علی کو علم کے لقمے بنا بنا کر کھلاتے تھے (جیسے پرندہ اپنے بچے کو غذا کے لقمے اُس کے حلق میں ڈالتا ہے)۔

مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ يَغُرُّهٗ كَمَا يَغُرُّ الْغُرَابُ بُحَّتَهٗ۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا کہ) جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کو اس طرح کھلاتا ہے جیسے کوا اپنے بچہ کو کھلاتا ہے (بھراتا ہے یعنی اپنے منہ سے چبا چبا کر اس کے حلق میں ڈالتا ہے (مطلب یہ ہے کہ غیب سے اُس کو روزی ملتی ہے۔ بعضوں نے کہا يَغُرُّهٗ سے مراد یہ ہے کہ علمی مسائل اس کو بتلاتا ہے، اور شریعت و طریقت کے اسرار اس پر کھول دیتا ہے)

ذَكَرَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَا يُغَرَّانِ الْعِلْمَ غَرًّا۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے) امام حسنؓ اور امام حسینؓ کا ذکر کیا تو کہا وہ دونوں تو علم کے لقمے بھراتے تھے (لوگوں کو علم سے بہرہ اندوز کرتے تھے)۔

كُنْتُ غِرًّا فِيْهِمْ۔ میں ان سے ملا جو اُن کے ساتھ چپکا ہوا تھا (بعض نے کہا صحیح كُنْتُ غَرًّا ہے اور زہری نے غِرًّا عین مہملہ سے کہا ہے یعنی غریب، پردیسی)۔

لَاَخَذْتُكَ عَلٰى غِرَّتِكَ۔ وہ تجھ کو غافل پا کر پکڑ لے گی۔

وَلَا تَغُرُّوْا وَتَجْتَرِءُوْنَ عَلَى الذَّنْبِ۔ (دو) مغرور گناہ معاف ہو جاتے ہیں، مگر وضو کامت کھاؤ (یہ سمجھ کر کہ وضو سے تو گناہ معاف ہو جاتے ہیں، گناہ کرنے کی جرأت نہ کرو۔ اس لئے کہ گناہوں کا معاف ہونا اس پر موقوف ہے کہ ہماری عبادتیں قبول ہوں اور اس کا قبول ہونا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے بندہ کو اس کا علم نہیں)۔

مِنَ الْاَفْنَابِ وَالْغِرَارِيْرِ۔ خوگیر (مردہ) اور گونوں سے (یہ جمع ہے غِرَارَةٌ کی بکسرۂ عین بہ معنی جوالق)۔

فَعَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ۔ اس پر دو گونیں لادیں۔

Marfat.com

لَغَرِيْرٌ بِاللّٰهِ۔ ذوالخویصرہ نے کہا جس کے پاس یہ چیزات کو ہے (اُس کو معلوم نہ ہو کہ اللہ کا کیا حکم ہے کیا کیا اس پر آجاتا ہے؟) اُس نے اللہ کے باب میں دھوکہ کھایا چیز سے مراد روپیہ مال و دولت ہے۔ یہ حضرت طلحہ نے اُس وقت کہا جب ان کی زمین کی قیمت میں سات لاکھ درہم ان کے پاس آئے اور انھوں نے وہ سب خیرات کر دیئے)

لَا تُغَرِّرْتَ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ۔ ایسا نہ ہو کہ تمھاری طرف سے تمھاری غفلت کی وجہ سے دشمن ہم پر یکایک آجائے۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّيْ فِيْهِ الْغِرَّةَ۔ یا اللہ رمضان کے مہینے میں میری غفلت دُور کر دے (میں تیری یاد اور تیری عبادت میں مصروف رہوں)۔

لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ غَرَّاءُ۔ جمعہ کی رات فضیلت کی رات ہے۔

اَخْبِرْ بِهٰذَا غُرَرَ اَصْحَابِكَ۔ اس بات کی خبر اپنے قابل اعتبار دوستوں کو کر دے (یعنی جن لوگوں کی دوستی اور محبت پر تجھ کو بھروسہ ہو)۔

وَاَذْهَبَ التَّمَحُّدَ غِرَارَ نَوْمِهٖ۔ تہجد اس کی تھوڑی نیند کو دُور کر دے۔

لَا يُغَرِّرُ الرَّجُلُ بِنَفْسِهٖ وَلَا بِدِيْنِهٖ۔ آدمی اپنے نفس اور اپنے دین کو ہلاکت میں نہ ڈالے۔

اَلدُّنْيَا قَدْ تَرَيَّنَتْ بِغُرُوْرِهَا وَغَرَّتْ بِزِيْنَتِهَا۔ دنیا اپنے سامانوں اور لذتوں سے آراستہ ہوئی اور اُس نے اپنے جوبن پر لوگوں کو فریفتہ کر لیا۔

غَرَّتْهُ الدُّنْيَا۔ دنیا نے اُس کو فریفتہ کر لیا (یعنی اپنی طلب میں دیوانہ اور اپنے خود رفتہ بنا دیا)۔

قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ۔ سفید منہ اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کو کھینچ کر لے چلنے والے (یعنی مومنین کے پیشوا)

غُرٌّ۔ پھونا، گاڑنا، گڑونا، رکھنا، گھسیڑنا۔

غُرُوْرٌ اور غِرَارٌ۔ دودھ کم ہونا، نافرمانی کے بعد اطاعت کرنا۔

تَغْرِيْرٌ۔ یعنی غُرُوْرٌ ہے اور دودھ دوہنا چھوڑ دینا۔

اِغْرَارٌ۔ غرر بھاجی والی ہونا۔

اِغْتِرَارٌ۔ داخل ہونا۔

غُرُوْزٌ۔ یعنی رکاب میں جو چمڑے کی ہر پاؤں رکھنا

غُرَيْرَةٌ۔ طبیعت نخواہ بُری ہو یا اچھی (جیسے قَرِيْحَةٌ ہے)۔

غَرِيْزِيٌّ۔ طبعی اور اصلی۔

حَمٰى غَرَرَ النَّقِيْعِ لِخَيْلِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ آنحضرتؐ نے نقیع کے غرر کو محفوظ کیا، مسلمانوں کے گھوڑوں کے لئے تاکہ مجاہدین کے گھوڑے اور زکوٰۃ کے جانور اُس کو چریں۔ نقیع ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب وہاں کا رمنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محفوظ کر لیا تھا)۔

اِنَّهٗ رَاٰى فِي الْحَاعَةِ رَدْتًا فِيْهِ شَعِيْرٌ فَقَالَ لَئِنْ عِشْتُ لَاَجْعَلَنَّ مِنْ غَرَرِ النَّقِيْعِ مَا يُغْنِيْهِ عَنْ قُوْتِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ حضرت عمرؓ نے قحط سالی میں گوبر دیکھا جس میں جو کے دانے موجود تھے (جانور کے مالک نے اُس کو کھانس نہ ہونے کی وجہ سے جو کھلائے تھے۔ یہ دیکھ کر) فرمایا اگر میں زندہ رہا تو نقیع میں جو غرر ہے وہ جانوروں کے لئے محفوظ کر دوں گا اور مسلمانوں کی خوراک سے بے پرواہ ہو جائیں گے۔ (یعنی جو کھلانے کی ضرورت نہ رہے گی۔ اس زمانہ میں بڑی خوراک آدمیوں کی جو تھی)

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُعَارِضُنَّ غَرَرَ النَّقِيْعِ۔ قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم نقیع کے غرر کو کام میں لاؤ گے۔

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ غَنَمَنَا قَدْ غَرَرَتْ۔ صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہماری بکریوں کا دودھ کم ہو گیا ہے۔ (اہل عرب کہتے ہیں:

غَرَرَتِ الْغَنَمُ غُرَارًا۔ بکریوں کا دودھ کم ہو گیا)۔

Marfat.com

غَزَرْتُهَا۔ میں نے ان کا دودھ دوہنا چھوڑ دیا تاکہ وہ موٹی ہو جائیں۔

بِغَارِزٍ لَمْ تُغْزَنْهُ الْأَحَالِيلُ۔ ایسے تھن کے ساتھ جس کو دودھ دوہنے نے ناتواں نہیں کیا۔

سُئِلَ عَنْ غُزْرِ لِبْلِ فَقَالَ إِنْ كَانَ مُبَاهَاةً فَلَا وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ تُصْلِحَ لِنَبِيِّهِ فَنَعَمْ۔ عطاء سے پوچھا گیا کہ اونٹوں کا دودھ دوہنا اگر چھوڑ دیا جائے تو کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ اگر فخر و افتخار کی نیت سے ہو (یعنی اپنی سیر چشمی اور امارت کے اظہار کے لئے) تب تو درست نہیں اور اگر اس لئے ہے کہ وہ فروخت کے لائق ہو جائیں تو درست ہے۔

اَلْغَرْغِيرُ۔ بچکنی اور بڑھاپا بھی مراد ہو سکتا ہے۔

غَرَرُ الشَّجَرِ۔ ماخوذ ہے)۔

كَمَا تَثْبُتُ الْغَارِزُ۔ جیسے کھجور کی شاخیں اگ آتی ہیں (ان کو ایک جگہ سے اکھیڑ کر دوسری جگہ لگا دیتے ہیں، یعنی کھجور کے بچے)۔

غَرْزٌ وَغَرْزٌ اور تَغْزِيزٌ دونوں کے ایک معنی ہیں۔

مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَدْ غَرَزَ صَفْرَ رَأْسِهِ۔ (راوی) امام حسن پر سے گزرے، انھوں نے اپنے بالوں کی چوٹی کو موڑ کر اندر کر لیا تھا (جیسے عورتیں جوڑہ باندھتی ہیں)۔

مَا طَلَعَ الشِّمَاكُ قَطُّ إِلَّا غَارِزًا ذَنَبَهُ فِي بُرْدٍ۔ سماک اعزل (جو ایک ستارہ ہے) برج میزان کا، جب وہ نکلتا ہے تو سردی کے موسم میں اپنی دُم لپیٹے ہوئے۔ (یہ ستارہ تشرین اوّل (راہ الکتوبر) میں جب پانچ دن گزر جاتے ہیں اس وقت نمودار ہوتا ہے۔ یہ موسم سرما کا آغاز ہے۔ اور یہ غَرَزَ الْجَرَادُ ذَنَبَهُ فِي الْأَرْضِ سے ماخوذ ہے۔ یعنی ٹڈی نے اپنی دُم زمین میں گاڑی (بچے دینے کے لئے)۔

كَانَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ يُرِيدُ السَّفَرَ يَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونٹ کی رکاب میں (جو چمڑے یا لکڑی کی ہوتی) پاؤں رکھتے، سفر کا ارادہ فرماتے تو بسم اللہ کہتے۔

غَرْزٌ۔ چمڑے یا لکڑی کی رکاب (اگر لوہے کی ہو تو اُس کو رکاب کہیں گے (بعض نے ہر ایک کو رکاب کہا ہے)۔

اِسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهِ۔ آپ کی رکاب کو تھامے رہ۔ (یعنی ہر بات میں آپ کی پیروی اور تابعداری کر۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا)۔

بَابُ الرِّكَابِ وَالْغَرْزِ۔ باب رکاب اور اس میں پاؤں رکھنے کے بیان میں۔ یا رکاب سے لوہے اور لکڑی کی رکاب مراد ہے اور غرز سے چمڑے کی رکاب۔

حِينَ وَضَعْتُ رِجْلِي فِي الْغَرْزِ۔ جب میں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا۔

سُئِلَ عَنْ أَفْضَلِ الْجِهَادِ فَسَكَتَ عَنْهُ حَتَّى أَعَادَ فِي الْجُمْعَةِ الثَّانِيَةِ۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، افضل جہاد کونسا ہے، آپ خاموش رہے یہاں تک کہ نیسرے ہفتے میں داخل ہو گئے (ہفتے پر شکریاں مارنے کے لئے)۔

اَلْجُبْنُ وَالْجُرْأَةُ غَرَائِزُ۔ نامردی (یعنی بزدلی) اور بہادری (دو جذبات) خلقی ہیں (یعنی یہ اوصاف پیدائشی ہیں اور اُن کو اکتساب کے ذریعہ بدلنا جُرأتمند کسی میں پرورش نہیں کیا جا سکتا)۔

اَنْ يَغْرُزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ۔ کوئی شخص اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے (اور ڈھالیہ بنا لینے سے)، نہ روکے (اس لئے کہ اس میں مکان دار کا کوئی نقصان نہیں، بلکہ اس کی دیوار کی مضبوطی اور بارش سے محفوظ رہنے کا باعث ہے۔ اور جو لوگ اپنے ہمسایوں کو اُس سے روکیں اور سیری پھیڑ دینے پر مجبور کریں، وہ اپنے پیغمبر صلعم کے حکم کے خلاف کرنے کے گنہگار ہونے ہیں)۔

فَإِنَّهَا تُحْيِي أَغَرَّ مَا كَانَتْ۔ وہ چوٹ (جو اللہ

Marfat.com

کی راہ میں) اُٹھائے اپنے پورے عدہ کے ساتھ آئے گی۔

مَغْرُوْرُ الظَّنِّ غَرِیْرَۃٌ۔ جوئی کی جڑ (یعنی جو پرسے لگی ہوئی ہے)۔

اَلْجُبْنُ وَالْبُخْلُ وَالْحِرْصُ غَرِیْزَۃٌ یَجْمَعُھَا سُوْءُ الظَّنِّ۔ نامردی اور بخل اور حرص یہ سب طبعی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی رکھنے سے پیدا ہوتے ہیں (کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ نیک گمان ہو گا تو انسان اس کی تقدیر پر بھروسہ کر کے نامردی نہ کرے گا۔ اسی طرح رزق کا کفیل اور رزاق اس کو سمجھ کر بخل اور حرص سے باز رہے گا)۔

فَاَخَذْتُ بِغَرْزِ رَاحِلَتِہٖ۔ میں نے اس کے اونٹ کی رکاب تھام لی۔

وَاغْرُزْھَا فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ لَفَفْتُ فِیْہِ الْخُرْقَۃَ۔ اُس کو اس مقام میں گاڑ دے جہاں تو نے خرقہ لپیٹا ہے۔

غَرْسٌ۔ گاڑنا، بونا (جیسے اِغْرَاسٌ ہے)۔

اِغْرَاسٌ۔ گاڑنا۔

غَرْاسٌ۔ جو مسہل پینے والے کے پیٹ سے نکلتا ہے۔

غِرْاسٌ۔ جو بویا جائے یا بونے کا وقت۔

بِئْرُ غَرْسٍ۔ ایک کنواں تھا مدینہ میں (واقدی نے کہا بنی نضیر کے مکانات اسی مقام پر تھے)۔

وَاِنَّ غِرَاسَھَا سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ بہشت کے درخت سبحان اللہ اور الحمد للہ ہیں۔

مَنْ زَرَعَ اَوْ غَرَسَ۔ جو شخص کھیت لگائے یا میوہ دار درخت بوئے (پھر اُس میں سے کوئی آدمی یا جانور کچھ کھائے تو اس کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے گا (جب تک کھلا میوہ قائم ہے)

یَا عَلِیُّ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاغْسِلْنِیْ بِسَبْعِ قُرَبٍ مِنْ بِئْرِ غَرْسٍ۔ اے علی جب میں مر جاؤں تو مجھ کو بیر غرس کے سات مشک پانی سے غسل دینا (یہ کنواں مشہور ہے مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی کے پانی سے غسل دیا گیا تھا۔ اس کا پانی بہشت کا ایک چشمہ ہے۔ (کذا فی مجمع البحرین)۔

لَا یَزَالُ اللّٰہُ یَغْرِسُ فِیْ ھٰذَا الدِّیْنِ غَرْسًا یَسْتَعْمِلُھُمْ فِیْ طَاعَتِہٖ۔ اللہ تعالیٰ اُس دین میں ہمیشہ کچھ پودے گاڑ دے گا جن سے اپنی تابعداری کے کام لے گا (یعنی زمانہ کے ہر دور میں کچھ صالحین اور مجددین پیدا ہوتے رہیں گے جو دین اسلام کے احیاء کے لئے کام کرتے رہیں گے)

مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ یَزْرَعُ زَرْعًا فَیَاْکُلُ مِنْہُ اِنْسَانٌ اَوْ طَیْرٌ اَوْ بَھِیْمَۃٌ اِلَّا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً۔ جو مسلمان میوہ دار درخت لگائے یا کھیت بوئے پھر اس میں سے کوئی آدمی یا پرندہ یا چارپایہ کھائے تو اُس کو صدقہ کا ثواب ملے گا (اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ تمام جائز ذرائع معاش میں زراعت اور باغات لگانا عمدہ کمائی ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ تجارت افضل ہے اور بعض نے صنعت اور دست کاری کو ترجیح دی ہے۔ بہرحال یہ تینوں پیشے عمدہ ہیں اگر خدا ترسی کے ساتھ کئے جائیں)۔

غَرْفٌ۔ برتن بھر دینا، اور پورا نہ بھرنا۔ وقت سے پہلے دودھ بھر دینا، تازہ لینا، بازر ہنا، وقت سے جلدی کرنا۔

غُرْفَۃٌ۔ لقمہ۔

غَرَضٌ۔ ملول ہونا، مشتاق ہونا، ڈرنا۔

غَرَضٌ۔ نروتازہ ہونا۔

تَغَرُّضٌ۔ تازہ گوشت کھانا، میوہ کھانا، خوش طبعی کرنا۔

اِغْرَاضٌ۔ بھر دینا۔

صَعْفَرَاضَۃٌ۔ صبح کو اونٹوں کو پانی پر لانا۔

تَغَرُّضٌ۔ ٹوٹ جانا۔

اِغْتِرَاضٌ۔ عرض کرنا۔

غَرْضٌ۔ وہ نسمہ جس سے کجاوہ باندھتے ہیں۔ (جیسے حِزَامہ زین کے لئے)۔

غَرَضٌ۔ نشانہ، ہدف، مقصود، مطلوب، علّتِ غائی، غایت۔

لَا تُشَدُّ الْغُرُضُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ ایک روایت میں **لَا تُشَدُّ الْغُرَضُ** ہے یعنی توشہ باندھا جائے، اگر تین مسجدوں کی طرف (یعنی صرف تین مساجد

Marfat.com

لَا تُخَدِّشْهُمْ بِمَا يُغَرِّغِرُهُمْ۔ لوگوں سے ایسی باتیں مت کر جو اُن کے حلق میں غرغر کرتی رہیں، نیچے نہ اُتریں (یعنی جو باتیں اُن کی سمجھ میں نہ آئیں)۔

فَجَعَلَ عَمُّهُمُ الْإِدْرَاكَ وَدَجَاجُهُمُ الْغِرْغِرَ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا انگور پیلو کا پھل کر دیا اور اُن کی مرغی کو غرغر بنا دیا (یعنی جنش کی مرغی جس کا گوشت بدبو کی وجہ سے کھانے کے قابل نہیں ہوتا)۔

تُقْبَلُ التَّوْبَةُ مَالَمْ يُغَرْغِرْ۔ توبہ اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک جان حلق میں آکر غرغر نہ کرے (لیکن جب ایسی حالت ہو جائے تو توبہ قبول نہیں، قرآن شریف کی صریح آیت اس پر دال ہے: وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ الآية۔ اسی طرح ایسے وقت کا ایمان لانا بھی فائدہ مند نہ دے گا۔ اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے اور شیخ ابن عربی رح کا قول اجماع کے خلاف ہے کہ فرعون کا ایمان صحیح تھا جو غرغرہ کے وقت ہوا تھا۔ نوٹ: قرآنی اور نص حدیث کی روشنی میں ابن عربی کی یہ صریح غلطی ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا الآية۔

غَرْغَرَةٌ ۔ کاٹنا، چلّو سے پانی لینا۔

غَرْغَرٌ ۔ غرغ سے چھڑا صاف کرنا۔

غَرَغٌ ۔ اونٹ کا بیمار ہونا غرغ کھا کر۔

تَغَرْغُرٌ ۔ ہر چیز ساتھ لینا۔

اِنْغِرَافٌ ۔ کٹ جانا۔

اِغْتِرَافٌ ۔ چلّو چلّو لینا۔

غَرْفٌ ۔ ایک درخت ہے جس سے کپڑا صاف کرتے ہیں۔

غَرَفٌ ۔ بھی وہی درخت یا وہ مراد درخت، اور اس درخت کے پتے۔

غُرْفَةٌ ۔ ایک چلّو، بالاخانہ (اس کی جمع غُرَفٌ غُرُفَاتٌ، غُرْفَاتٌ اور غُرُفَاتٌ ہے)۔

نَهٰى عَنِ الْغَارِفَةِ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو پیشانی کے بال کتر کر برابر کرنے سے (سری نکالنے سے) منع فرمایا۔ (بعضوں نے کہا غَارِفَہ سے وہ عورت مراد ہے جو مصیبت کے وقت پیشانی کے بال کتر ڈالے)۔

فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ۔ دونوں ہاتھ سے ایک لپ لیا۔ (اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی چادر میں ڈالدیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور برکت تھی، پانی کی طرح اُس کو دونوں ہاتھوں سے لے کر ڈالا)۔

غَسَلَ الْوَجْهَ مِنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ ۔ ایک ہی چلّو سے مُنہ دھویا۔

غُرْفَةً غُرْفَةً ۔ چلو چلو

غَرْفَةً ۔ چلو لینا۔

ثَلٰثُ غُرَفٍ ۔ تین چلّوں سے۔

بِثَلٰثِ غُرْفَاتٍ ۔ تین چلّوں سے۔

لَهُمْ غُرَفٌ ۔ اُن کو بالاخانے ملیں گے۔

يَا عَلِيُّ تِلْكَ غُرَفٌ بَنَاهَا اللّٰهُ لِاَوْلِيَائِهِ۔ (حضرت امام ابوجعفر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضؓ نے آنحضرتؐ سے پوچھا، بہشت میں بالاخانے کیوں بنائے گئے ہیں؟ آپؐ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اے علی! یہ وہ بالاخانے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کے لئے بنائے ہیں (موتی، یاقوت اور زمرد سے، ان کی چھتیں سونے کی ہیں جن میں چاندی کی میخیں ہیں۔ ہر بالاخانہ کے ایک ہزار دروازے سونے کے ہیں ہر دروازہ پر ایک فرشتہ تعینات ہے)۔

لَا تُنْزِلُوا النِّسَاءَ الْغُرَفَ ۔ عورتوں کو بالاخانوں میں مت ٹھہراؤ۔

مَغْرَفَةٌ ۔ کف گیر۔

غُرَفَةُ اُمِّ اِبْرَاهِيْمَ ۔ مدینہ میں ایک مقام ہے۔

غَرِيْفَةٌ ۔ جھنڈ، جھاڑی یا جوتی۔

مِغْرَفٌ ۔ تیز دوڑنے والا گھوڑا۔

غَرْقٌ ۔ ایک گاؤں کا نام ہے۔

Marfat.com

غَرَقٌ۔ ایک بار دودھ کی مقدار، دودھ لینا، ڈوب جانا۔

غُرْقَةٌ۔ ایک بار دودھ پینا یا اور کوئی شراب۔

غَرِقٌ اور غَرِيْقٌ اور غَارِقٌ۔ پانی میں ڈوبنے والا۔

اِغْرَاقٌ۔ ڈبانا، پیالہ خوب بھرنا، کمان کو زور سے کھینچنا، تعریف یا ہجو میں مبالغہ کرنا۔

تَغْرِيْقٌ۔ کمان کو سخت کھینچنا، قتل کرنا۔

اِغْتِرَاقٌ۔ پل جانا مشغول رہنا۔

اِسْتِغْرَاقٌ۔ سب کو گھیر لینا، خوب ہنسنا۔

اِغْرِيْرَاقٌ۔ آنکھوں کا آنسوؤں سے بھرنا۔

اَلْحَرْقُ شَهِيْدٌ وَالْغَرْقُ شَهِيْدٌ۔ جو شخص آگ میں جل کر یا پانی میں ڈوب کر مرے وہ شہید ہے۔

يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْجُوْ إِلَّا مَنْ دَعَا دُعَاءَ الْغَرِقِ۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس وقت وہی نجات پائے گا جو ڈوبتے ہوئے شخص کی طرح گڑگڑا کر دعا کرے (یعنی خلوص کے ساتھ مضطر ہو کر دعا کرے)۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ۔ یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ڈوب جانے سے (یعنی پانی میں) اور آگ میں جل جانے سے۔

فَلَمَّا رَأَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْرَوْرَقَتْ وَجْهُهُ وَاغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ۔ جب اس حضرتؐ نے ان کو دیکھا تو آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

إِنَّهُ مَاتَ غَرْقًا فِي الْخَمْرِ۔ وہ (جس نے جناب امیر حمزہؓ کو شہید کیا تھا) شراب پی پی کر مر گیا (یعنی کثرت شراب خواری سے)۔

يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِيْ حَتّٰى أَغْرَقَ أَعْمَالَهُ۔ اتنے گناہ کئے کہ نیک عمل ڈبا دیئے (رضائع کر دیئے)۔

لَقَدْ أَغْرَقَ فِي النَّزْعِ۔ اس نے خوب مبالغہ کیا (اصل میں اِغْراق کمان کو خوب زور کے ساتھ کھینچنے کو کہتے ہیں، پھر ہر ایک کام میں مبالغہ کرنے کو کہنے لگے)۔

وَأَنَا عَلَى إِحْلِيْ فَأَغْتَرِقُهَا۔ میں پیادہ تھا لیکن ان سے آگے بڑھ جاتا تھا۔

اِغْتِرَاقُ النَّفَرِ سَمُ الْخَيْلِ۔ گھڑ اگھوڑوں میں مل کر آگے بڑھ گیا۔

اِغْتِرَاقٌ۔ لمبی سانس لینا (ایک روایت میں اِغْتِرَاق عین مہملہ سے ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

هَلَكَ يَغُوْثُ وَيَعُوْقُ وَهُوَ الْغَارُوْقُ۔ (حضرت علیؓ نے کوفہ کی مسجد کا ذکر کیا اسی کے کونے میں تنور سے پانی اُبلنے لگا) اور وہیں یغوث اور یعوق (بُت) تباہ ہوئے اور اسی مسجد کو غاروق کہتے ہیں (کیونکہ حضرت نوحؑ کے زمانہ میں غرقابی وہیں سے شروع ہوئی تھی)۔

غَارِ يَغُوْث۔ ایک مشہور دوا ہے۔

وَغُرُوْقًا فِيْهِ وَبَاءٌ۔ اور شور ہا جس میں کہ وبا کا اظہار مشہور روایت مرفوعاً ہے یعنی شوربا)۔

تَكُوْنُ أُصُوْلُ السِّلْقِ غُرُوْقَةً۔ چقندر کی جڑیں پینے کے لائق ہو گئیں (ایک روایت میں غُرُوْقَة ہے یعنی چلو میں اٹھانے کے قابل)۔

إِذَا غَرِقْتُ وَجْهِيْ الْجَهَنَّمَةُ۔ (میں نے پوچھا کونسے کپڑے پر سجدہ کرنا درست نہیں فرمایا) جب پیشانی اس میں ڈوب جائے گا تو ناک غرقی البیض۔ ان پر ایسے سفید کپڑے تھے جیسے انڈے کی سفیدی کا چھلکا یا انڈے کی سفیدی)۔

غُرُوْق۔ جوان خوش بدن (عَرَنْبَق اس کی جمع ہے)۔

تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى۔ مراد بُت ہیں (اصل میں غُرُوْق۔ پانی کا سفید پرند۔ بتوں کو اس سے تشبیہ دی)

غَرِيْقُ الصَّوْتِ۔ ڈرا ہوا آواز بند۔

Marfat.com

غُرْقَدٌ اٹڑے کی سفیدی، اور ایک قسم کا بڑا درخت ہے جو مدینہ منورہ کے قبرستان میں بہت تھا اسی لئے اُسے بقیع الغرقد کہتے ہیں۔

اِلَّا الْغَرْقَدَ قَدْ فَاتَ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ ۔ سب درخت بول اُٹھیں گے کہ یہاں ایک یہودی چھپا ہوا ہے) مگر غرقد کا درخت وہ خاص یہودیوں کا ہے (یعنی ان کا محبوب درخت ہے)۔

مجمع البحار میں ہے کہ یہ ایک کانٹوں دار درخت ہے جو بیت المقدس کے شہروں میں مشہور ہے وہیں دجال قتل کیا جائے گا۔

غُرْلٌ غُرْلَةٌ ختنہ نہ ہونا۔

اَغْرَلُ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

غَرْلَاءُ وہ عورت جس کا ختنہ نہ ہوا ہو (اس کی جمع غُرْلٌ ہے)۔

غُرْلَةٌ سر ذکر کا پوست جو ختنہ میں کاٹا جاتا ہے اس کی جمع غُرَلٌ ہے۔

يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قیامت کے دن لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں بلا ختنہ حشر کے میدان میں جائیں گے (کیونکہ قیامت میں تمام اعضاء جسم کا اعادہ ہوگا۔ تو جو کھال ختنہ میں کاٹ ڈالی گئی، وہ بھی لوٹا دی جائے گی)۔

لَاَنْ اَحْمِلَ عَلَيَّ غُلَامًا كَبْشَ الْجَبَلِ عَلَيَّ مُحَوَّلَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَحْمِلَكَ عَلَيَّ ۔ اگر میں ایک بھیڑ کے کو جو گھوڑے پر بغیر ختنہ ہونے کے زمانہ سے سواری کر رہا ہو اس پر سوار کر دوں تو وہ مجھ کو تیرے سوار کرنے سے اچھا معلوم ہوتا ہے۔

كَانَ يَشُوْرُ نَفْسَهٗ عَلَى الْغُرَيْكَةِ ۔ طلوع اس زمانہ سے جب ان کا ختنہ بھی نہ ہوا تھا دوڑ دھوپ کر کے اپنے نیئں ہلکا بناتے تھے۔

اَحَبُّ صِيَانَنَا اِلَيْنَا الظَّنِيْنُ الْغُرَيْلَةِ ہم کو اپنے بچوں میں بہت پسند وہ بچہ ہوتا جس کا سر ذکر لمبا ہونا (یعنی حشفہ بڑا ہوتا کیونکہ وہ پوری خلقت کا ہے)۔

غَرِمَ یَغْرَمُ غُرْمًا **اِغْرَامًا** **مَغْرَمٌ** تاوان، ڈنڈ، قرض، دیت اور نقصان ہونا۔

تَغَرَّمَ اور **اِغْرَامٌ** ضامن کرنا، ذمہ دار کرنا۔

اِغْرَامٌ مغفون ہونا۔

تَغَرُّمٌ خواہ مخواہ ضامن بننا، مواخذہ دار ہونا۔

اِغْتِرَامٌ تاوان قبول کرنا۔

غَرَامٌ عشق اور محبت، دیوانگی، دائمی شر، ہلاکت، عذاب اور وہ محبت جو دل کو تکلیف پہنچائے۔

غَرِيْمَةٌ مشفعت، ضرر، تاوان، ڈنڈ جو روپے میں رضامندی سے دیا جائے یعنی جرمانہ۔

غَرِيْمٌ قرض خواہ اور قرض دار دونوں کو کہتے ہیں۔

اَلزَّعِيْمُ غَارِمٌ جو شخص ضامن ہو وہ تاوان دے گا (جس بات کی ضمانت لی ہے اس کو پورا کرنا پڑے گا)۔

اَلرَّهْنُ لِمَنْ رَهَنَهٗ لَهٗ غُنْمُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ ۔ گروی کی چیز راہن (یعنی گروی رکھنے والے) کی ہوگی جو کچھ اس کا مالک سمجھا جائے گا تو وہی اس کی منفعت لے گا اور وہی اس کا تاوان دے گا۔ (یعنی زر رہن اس کو ادا کرنا پڑے گا یا اگر وہ کوئی جنایت کرے تو راہن ہی کو دیت دینا ہوگی)۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ شے مرہون مرتہن کے پاس بطور امانت کے ہے اور جب راہن زر رہن ادا کر دے تو مرتہن کو اس کا چھوڑ دینا اور راہن کے حوالے کر دینا لازم ہوگا اور مرتہن شے مرہونہ سے کوئی منفعت نہیں اٹھا سکتا مگر دوسری حدیث سے مرتہن جانور مرہونہ کی خوراک کے بدلے اس کا دودھ لے سکتا ہے۔ اور بعضوں نے اس پر یہ قیاس کیا ہے کہ مرتہن مکان مرہونہ میں بوض اس کی صفائی اور روشنی اور مرمت وغیرہ کے سکونت کر سکتا ہے۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com

لَا تَحِلُّ الْمَسْأَلَةُ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلٰثَةٍ ذِیْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ۔ سوال اسی شخص کو درست ہے جس کو قرض دینے والی احتیاج ہو (یعنی سخت مجبوری کی حالت میں جب سوال کے بغیر چارہ نہ ہو) (اس حدیث میں آگے یہ ہے:

اَوْ لِذِیْ دَمٍ مُوْجِعٍ۔ یا جس نے قاتل کی طرف سے دیت کا بار اٹھایا ہو، اگر دیت ادا نہ ہو تو وہ قتل کیا جاتا ہے جس سے اس کو سخت درد پہنچتا ہے)۔

فَمَنْ خَرَجَ بِشَیْءٍ مِّنْهُ فَعَلَیْهِ غَرَامَةٌ مِثْلَیْهِ۔ (باغ میں گرا ہوا پھل کھالینا درست ہے، لیکن اگر کوئی باندھ کر لے جائے تو وہ دوگنا ڈنڈ دے (بعضوں نے کہا یہ حکم منسوخ ہے کیونکہ ڈنڈ برابر واجب ہوتا ہے نہ کہ زیادہ۔ بعضوں نے کہا تہدید اور تعزیر اً یہ حکم دیا تاکہ لوگ ایسا کرنے سے باز رہیں۔ اس حدیث سے تعزیر بالمال کا جواز نکلتا ہے اور حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے)۔

فِیْ نَاقَةِ الْفَدِیْلِ الْمُکْتَوِمَةِ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا۔ اگر سُھولا بھٹکا اونٹ کوئی پکڑ لے چھپالے تو وہ برابر کا ڈنڈ دے اور اتنا ہی اور (یعنی وہ اونٹ بھی دے اور ایک اور اونٹ دلیا ہی جرمانہ ہو، اگر ہلاک ہوگیا ہو تو قیمت دے) (اس حدیث سے بھی چرائے مال کا جواز نکلا)۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں گناہ سے اور قرض داری سے (نہایہ میں ہے کہ مراد وہ قرض داری ہے جو مکروہ کاموں میں روپیہ خرچ کرنے سے عائد ہو یا جس کے ادا کرنے سے عاجز ہو، لیکن ایسا قرض لینا جس کو ادا کرسکنا ہو منع نہیں ہے)۔

مترجم کہتا ہے نیک کاموں کے لئے جیسے غریبوں کو کھلانے یا ان کو پہنانے کے لئے بھی قرض لینا درست ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اتنا ہی قرض لے جس کو ادا کرنے کا عزم ہو، اس کا ارادہ ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کرادے گا۔

وَالزَّکٰوةُ مُغْرَمًا۔ لوگ زکوٰۃ کو ایک تاوان سمجھیں گے (ناخوشی کے ساتھ دیں گے جیسے ڈنڈ دیتے ہیں)۔

ضَرَبَهُمُ اللّٰهُ بِالذُّلِّ مَغْرَمِهِ۔ اللہ تعالیٰ ان کو دائمی ذلت نصیب کرے گا (یعنی لازمی ذلت جو کبھی دُور نہ ہوگی)۔

فَاشْتَدَّ عَلَیْهِ بَعْضُ غُرَّامِهِ فِی التَّقَاضِیْ۔ بعضے قرض خواہوں نے اُن پر سخت تقاضا کیا۔

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ۔ ہم ٹوٹے میں پڑ گئے (سارا خرچہ تاوان ہوگیا)۔

اَلْمُغْرَمُوْنَ مِنْ اَهْلِ الزَّکٰوةِ۔ قرض دار لوگ (جو ادائی کی جائداد نہ رکھتے ہوں) زکوٰۃ کا مصرف ہیں (یعنی زکوٰۃ کا روپیہ قرض داروں کو دینا درست ہے جنھوں نے نیک کاموں میں یا اپنے اہل و عیال کی پرورش میں بغیر اسراف اور فضول خرچی اپنے اوپر قرض کر لیا ہو)۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔ یا اللہ تیری پناہ نقصان اور گناہ کو دفع کرسکنا ہے۔

وَاقْضِ عَنْ مُغْرَمِنَا۔ جو ہم پر قرض ہے اس کا قرض ادا کر ادے۔

غُرُوْل ذکر یا مونث ذکر لٹکا ہوا۔

غُرْنُق سورج کی شعاع سے آنکھ میں ڈورہ پڑ جانا۔

غُرُوْنُق ایک آبی پرندہ سیاہ یا سفید رنگ۔ (غرانیق اس کی جمع ہے)۔

غُرَانِق جوان، سفید رنگ، خوبصورت۔

تِلْکَ الْغَرَانِیْقُ الْعُلٰی۔ یہ اونچے اونچے بت (چونکہ مشرک بتوں کو سفارشی اور اللہ سے نزدیک کرنے والا سمجھتے اس لئے ان کو پرندوں سے تشبیہ دی جو آسمان پر بلند ہوتے ہیں)۔

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی غُرُوْنُوْقٍ مِّنْ قُرَیْشٍ یَتَنَشَّطُ فِیْ دَمِهٖ۔ گویا میں ایک خوبرو جوان کو قریش کے دیکھ رہا ہوں

Marfat.com

جوابنے نحون میں لوٹ رہا ہے۔

لَمَّا أُتِيَ بِعَبَّادِ بْنِ الْوَادِي أَقْبَلَ طَائِرٌ يُعَرْنِقُ كَأَبْيَضَ كَأَنَّهُ قُبْطِيَّةٌ حَتَّى دَخَلَ فِي مَنْخِرِهِ جب عباد بن عباس کا جنازہ میدان میں لایا گیا تو ایک خوبصورت پرندہ آیا گویا وہ ایک قبط کا کپڑا ہے، وہ ان کی نعش کے اندر گھس گیا (راوی نے کہا میں اُس کو تاکتا رہا تو دفن تک وہ باہر نہ نکلا (شاید کوئی فرشتہ ہوگا پرندے کی صورت میں)

عُرَنٌ۔ سوکھ جانا۔ ایک پرندہ ہے یا عقاب (اس کی جمع اُعْرَانٌ ہے)۔

عَرِيضٌ۔ ضعیف

عَرِيضٌ۔ وہ نیچہ جو سیلاب بہا کر لاتا ہے پھر وہ زمین پر رہ جاتی ہے تر ہو یا خشک اور بھیں کو بھی کہتے ہیں۔

عُرَانٌ۔ ایک وادی ہے حدیبیہ کے نزدیک، وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُترے تھے۔

عُرَابٌ۔ ایک پہاڑ ہے مدینہ میں شام کے راستے پر۔

عَرُوقٌ۔ چپک جانا، سریش یا گوند سے چپکانا، تعجب کرنا۔

عَرَا اور عَرَّ اَعْرُّ۔ شیفتہ ہونا، ٹھنڈا ہونا، غصہ کرنا۔

تَعْرِيَةٌ۔ سریش یا گوند سے چپکانا۔

عُرْيَةٌ۔ اس پر فریفتہ ہوگیا۔

عِرَاءٌ۔ جس سے کوئی چیز چپکائی جائے۔

عَرِيٌّ۔ نیک منظر جیسے عَرِيَّ ہے۔

عَرَوِيٌّ۔ دشمنی پر ابھارنا کرنا۔

لَا تَنْدِ بِهَا وَهِيَ صَغِيرَةٌ لَمْ يَصْلُبْ لَحْمُهَا فَيَلْصَقَ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ كَالْعِرَاءِ۔ اُس کو کم میں مت کاٹ جب اُس کا گوشت سخت نہ ہوا ہو، بلکہ سریش کی طرح چپک کر رہ جائے۔

لَبَّدْتُ رَأْسِيَ بِغِسْلٍ أَوْ عِرَاءٍ۔ میں نے اپنے سر کے بال کھلی یا عراء سے جما لئے۔

فَرِعْوَا إِنْ شِئْتُمْ وَلَكِنْ لَا تَنْدُبُوهُ عَرَارَةٌ حتیٰ یکبر۔ اگر تم چاہو تو پہلوٹھا بچہ (اللہ کے لئے) ذبح کر سکتے ہو مگر کم سنی میں مت ذبح کرو بڑا ہو جائے دو۔ (مشرک لوگ فرع اور عتیرہ رجب کی قربانی کو واجب سمجھتے تھے۔ اسلام نے اس کو منسوخ کر دیا۔ فرع اونٹنی کا پہلا بچہ جو بتوں کے نام پر کاٹا جاتا ہے۔ اب اگر اللہ کے نام پر کاٹیں تو قباحت نہیں)۔

فَكَأَنَّمَا يَعْرِي فِي صَدْرِي۔ گویا میرے سینے سے چپک رہا ہے۔

اِعْرَاءٌ۔ برانگیختہ کرنا، آمادہ کرنا، غالب کرنا۔

لَا عَرْوَ إِلَّا أَكْلَةٌ بِمَطْعَةٍ۔ کچھ عیب نہیں مگر ظلم و زور سے باعث تعجب ہے۔

فَلَمَّا رَأَوْهُ أَعْرَوْا ذٰلِكَ السَّاعَةَ۔ جب انھوں نے آنحضرت کو دیکھا تو اور سخت تقاضا کرنے لگے اپنے قرضہ کا

عُرْيَانٌ۔ کو نہیں وہ مقام جہاں حضرت علی رضؓ مدفون ہیں۔

باب الغين مع الزای

غَرْزٌ۔ اِغْرَازَةٌ یا غَرْزٌ۔ پانی یا دودھ کا بہت ہونا۔

تَغْرِيزٌ۔ ایک بار دودھ دوہنا اور دوبار کے درمیان ناغہ کر دینا۔

مُغَارَزَةٌ۔ کوئی چیز دینا اس لئے کہ اس کے بدلے اس سے زیادہ لے لگی۔

اِغْزَارٌ۔ جانوروں کا دودھ زیادہ ہونا۔

اِسْتِغْزَارٌ۔ بمعنی مُغَارَزَةٌ ہے۔

مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ بِكِسْمَةٍ كَانَتْ أَوْ غَزِيرَةٌ۔ جو شخص دودھ کا جانور کسی کو عاریتاً دے کم دودھ والا ہو یا بہت دودھ والا۔

أَغْزَرُ الْقَوْمِ۔ ان کے جانوروں کا دودھ بہت ہے۔

هَلْ يَثْبُتُ لَكُمُ الْعَدُوُّ حَلَبَ شَاةٍ قَالُوا

Marfat.com

نَعَمْ وَارْبَعْ شِيَاهٍ عُجُرٍ بُكُمٍ یکا دشمن تمہارے سامنے اتنی دیر ٹھہرا ہے جتنی دیر میں ایک بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے۔ انھوں نے عرض کیا جی ہاں بلکہ چار بہت دودھ والی بکریوں کے دودھ دوہنے تک۔

(عُجُرٌ جمع ہے عَجْرَۂ کی یعنی بہت دودھ والی اور مشہور روایت عُجُرٌ ہے جو جمع ہے عَجُوزٌ کی جس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

اَلْجَابِ الْمُسْتَعْجِرُ رِبْطَةٌ مِنْ هِبَتِهٖ۔ جو شخص کوئی تحفہ بھیجے اس غرض سے کہ اُس کو زیادہ ملے گا تو اس کے تحفہ کا بدل دیا جائے (اور زیادہ دیا جائے کیونکہ وہ غریب آدمی ہے اُس کے ساتھ احسان کرنا اچھا ہے)۔

كَانَ يَغْزَرُ بِالْعِلْمِ غَزْرًا۔ حضرت علیؓ علم کے دریا تھے (تمام علوم کے چشمے آپ میں سے نکل رہتے تھے)

فَاَنَّهَا تَجْبِيْ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ۔ وہ زخم اس حالت میں آئے گا جب دنیا میں سے خوب خون نکل رہا تھا۔

اَلْاِمَامُ كَالْعَيْنِ الْغَزِيْرَةِ۔ امام اُس چشمہ کی طرح ہے، جو بہت پانی والا ہو دوسرے چشمے سے لوگ سیراب ہوتے ہیں اسی طرح امام کے علوم اور معارف سے سب فیضیاب ہوتے ہیں)۔

غَجْ۔ چیونا۔

غَجَرٌ۔ خاص کرنا، نظر بد سے بچنے کے لئے اون لٹکانا۔

غَجْرٌ۔ گلہیڑا، اور ترکوں کی ایک قوم۔

اِغْزَارٌ۔ کانٹے سخت ہونا، بوجھ دشوار ہونا۔

مُغَازَةٌ۔ جلدی کرنا، مقابلہ کے لئے آنا۔

تَغَازُرٌ۔ جنگ کرنا۔

اِغْتِزَارٌ۔ خاص کرنا۔

غَزَّةُ۔ ایک شہر کا نام ہے فلسطین میں، وہاں امام شافعیؒ پیدا ہوئے تھے اور ہاشم بن عبد مناف نے وہاں وفات پائی تھی۔

اِنَّ الْمَلْكَيْنِ يَخْلِسَانِ عَلٰى نَاجِذَيِ الرَّجُلِ يَكْتُبَانِ خَيْرَهٗ وَشَرَّهٗ يَسْتَمِدَّانِ مِنْ غُرْبِهٖ دو فرشتے (کراماً کاتبین) آدمی کے دونوں دانت پر بیٹھتے ہیں اور بُری اور اچھی سب باتیں اُس کی لکھتے جاتے ہیں اس کے دونوں گلپھڑوں سے سیاہی لیتے جاتے ہیں (گویا وہ ان کی دواتیں ہیں)۔

شَرْبَةٌ مِّنْ مَّاءِ الْغُزَيْزٰى۔ غزیز کے پانی سے ایک گھونٹ۔

غُزَيْزٰى۔ یہ ایک چشمہ ہے یمامہ کے قریب۔

غُزَيِّزٌ۔ اور غُزَيِّزَةٌ۔ گلہیڑا۔

غَزْلٌ۔ کاتنا۔

غَزَلٌ۔ عورتوں سے بات چیت کرنا۔

مُغَازَلَةٌ۔ عورتوں سے بات چیت کرنا، اُن کی خواہش کرنا، نزدیک ہونا۔

اِغْزَالٌ۔ چرخہ پھرانا۔

تَغَزُّلٌ۔ تکلف سے مغازلت کرنا۔

تَغَازُلٌ۔ باہم عورتوں سے بات چیت کرنا، عاشق ہونا۔

اَغْزَلُ الظَّبْيَةِ۔ ہرن بچہ مالی ہونی۔

اَغْزَلُ۔ وہ بخار جو بار بار آئے، بٹا غزل پڑھنے والا۔ عورتوں سے بات چیت کرنے والا۔

عَلَيْكُمْ غُدَّاوَكُدَّارُبُحْ الْمُغْزَلِ۔ اے یہود تم پر لازم ہوگا اور جو تمہاری عورتیں کاتیں اُس کا چوتھائی حصہ دینا ہوگا۔

مِغْزَلٌ۔ چرخہ کاتنے کا آلہ۔

مَغْزَلٌ۔ کاتنے کا مقام۔

مُغْزِلٌ۔ جس میں کات کر سوت رکھیں۔

قَالَ لِلْغَزَّالِيْنَ سُنَّتُكُمْ بَيْنَكُمْ رُبْحًا۔ سوت کاتنے والوں سے کہا تم اپنے دستور کے موافق خرید و فروخت کر سکتے ہو، نفع لے سکتے ہو۔

قَوْمٌ فِيْ حِرِ الْغَزَلِ۔ انصار ایسے لوگ ہیں جو عورتوں

Marfat.com

سے بات چیت کرتے ہیں اُن پر فریفتہ رہتے ہیں۔

غَزَل۔ شعراء کی اصطلاح میں اُن چند شعروں کو بھی کہتے ہیں جن کا قافیہ اور ردیف ایک ہو۔ کم سے کم پانچ ابیات کا شعر ایک غزل میں ہوتے ہیں۔

یَحْیَی ابْنُ حَکَمِ الْغَزَّال۔ یحییٰ، حکم کا بیٹا غزل کہنے والا۔

غَزَالُ اور غَزَالَہ۔ ہرن کا بچہ جو چالیس دن کا ہو۔

اِمَامُ مُحَمَّدٍ غَزَالِیْ۔ منسوب ہیں غزالہ کی طرف جو ایک موضع کا نام ہے۔ ان کا نام محمد بن محمد بن محمد ہے علوم عقلیہ و فلسفہ کے بڑے ماہر تھے اسی طرح اصول فقہ اور فقہ اور کلام اور تصوف کے گرعلم حدیث میں ان کی بضاعت نہایت قلیل تھی اسی لئے ان کی کتابوں میں ضعیف بلکہ موضوع حدیثیں بھی بھری ہوئی ہیں۔ مرتے وقت انھوں نے سب علوم سے منہ موڑ کر حدیث شریف کی طرف توجہ کی۔

غَلُّوْ هُنَّ الْمِغْزَلَ۔ عورتوں کو چرخہ کاتنا سکھاؤ۔ (کیونکہ یہ بہت عمدہ اور کارآمد صنعت ہے)۔

غَزَالَہ۔ شبیب خارجی کی عورت جو حجاج سے ایک سال تک لڑی۔

اَقَامَتْ غَزَالَۃُ سُوْقَ الضِّرَابِ لِاَھْلِ الْعِرَاقَیْنِ حَوْلًا قَمِیْطًا۔ غزالہ نے دونوں عراق والوں (کوفہ اور بصرہ) کے لئے عاریتاً کا بازار پورے سال بھر تک قائم رکھا۔

غَزْوٌ۔ ارادہ کرنا، طلب کرنا، قصد کرنا لڑائی کے لئے جانا یا لوٹ کے لئے (جیسے **غَزَاۃٌ** اور **غَزْوٌ اَنْ** ہے)۔

اِغْزَاءٌ۔ لڑائی کے لئے تیار کرنا، آمادہ کرنا۔

اَغْزَتِ الْمَرْاَۃُ۔ عورت کے خاوند نے جہاد کیا۔

تَغْزِیَۃٌ۔ لڑائی کے لئے اُبھارنا۔

اِغْتِزَاءٌ۔ خواہش کرنا، ارادہ کرنا، خاص ہونا۔

تَغَازِیْ۔ آپس میں ایک دوسرے سے جنگ کرنا۔

مَغْزَی الْکَلَامِ۔ سخن کا مطلب اور مقصود۔

نَاقَۃٌ مُغْزِیَۃٌ۔ وہ اونٹنی جس کے حمل پر ایک سال کی مدت گزری ہو۔

لَا تُغْزَی قُرَیْشٌ بَعْدَھَا۔ (آنحضرتؐ نے فتح مکہ کے دن فرمایا) اب اُس کے بعد قریش پر کوئی جہاد نہ ہوگا۔ (کیونکہ قریش قیامت تک مسلمان رہیں گے پھر کافر نہ ہوں گے تو پر جہاد کیا جائے۔ اس کی نظیر دوسری حدیث ہے **لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْیَوْمِ**۔ آج کے بعد پھر کوئی شخص قریش کا پکڑ کے قتل نہ کیا جائے گا (جس کو انگریزی میں کولڈ بلڈ کہتے ہیں)، یعنی وہ اسلام سے مرتد نہ ہو گا تو اُس کو جبراً قتل نہ کریں گے، جنگ میں قتل کرنا اور بات ہے)۔

لَا تُغْزَی ھٰذِہٖ بَعْدَ الْیَوْمِ اِلَی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ اب مکہ پر آج کے دن کے بعد قیامت تک جہاد نہ کیا جائے گا۔ (کیونکہ مکہ والے مسلمان رہیں گے اور مسلمانوں پر جہاد نہیں ہو سکتا)۔

کُلُّ غَازِیَۃٍ غَزَتْ۔ جو جہاد کرنے والی "ٹکڑی جہاد کرے"۔

مَا مِنْ غَازِیَۃٍ تُخْفَقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اَجْرُھَا۔ جو جہاد کرنے والی ٹکڑی مال غنیمت سے ہاتھ رہی اور اُس کو لوٹ کا مال نہ ملے) اور اُس کو صدمہ پہنچے (زخمی یا قتل ہو) تو اس کا ثواب پورا ہو گیا (اُس کو جہاد کا پورا اجر ملے گا)۔

کَانَ اِذَا اسْتَقْبَلَ مَغْزًی۔ آپ جب جہاد کے مقام کا رُخ کرتے (اُدھر روانہ ہونا چاہتے)۔

لَا یَزَالُ اَحَدُھُمْ کَاسِرًا وِسَادَۃً یَّعِدُ مُغْزِیَۃً۔ تم میں سے کوئی اس عورت کے پاس جا کر تکیہ لگاتا ہے (اُس سے باتیں کرتا ہے اُس پر مائل ہوتا ہے) جس کا خاوند جہاد کے لئے گیا ہوا ہو۔

کَانَ اِذَا غَزَا بِنَا لَمْ یَکَدْ یُغْزِیْ بِنَا۔ آپ جب ہمارے ساتھ جہاد کرتے تھے تو ہمارے ساتھ جہاد نہ کرتے اخیر تک

Marfat.com

ایک روایت میں یُغْزَوْنَا ہے یعنی ہم کو برانگیختہ نہ کرتے۔ ایک روایت میں یَغْدُ بِنَا ہے یعنی صبح کو ہم کو نہیں لے جاتے)

فَكَانَ عُثْمَانُ يُغَازِيْ اَهْلَ الشَّامِ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فِيْ اَرْمِيْنِيَةَ وَاَذْرَبِيْجَانَ۔ حضرت عثمان رضؓ شام اور عراق دونوں جگہ کے لوگوں کو آرمینیہ اور آذربیجان میں لڑنے کے لئے روانہ کرتے۔

كَانَ فِيْ مَغْزًى لَّهٗ۔ وہ جہاد کے ایک سفر میں تھے۔

اَلَا تَغْزُوْ۔ کیا تم جہاد نہیں کرتے۔

غَزَا بِسَبْعَةَ عَشَرَ غَزْوَةً۔ آنحضرتؐ نے اُنیس۱۹ جہاد کئے (یعنی جن میں بذاتِ خاص تشریف رکھتے تھے ورنہ آپؐ کے کل غزوات ستائیس ہیں اور سرایا یعنی لشکر کی ٹکڑیاں جو آپؐ نے روانہ فرمائیں اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ساتھ تشریف نہیں لے گئے تھے چھیانوے۹۶ ہیں) اُنیس۱۹ جہادوں میں آپؐ نے جنگ کی، (بعضوں نے کہا آٹھ میں، وہ کہتے ہیں کہ کمر باندھ جنگ کے فتح ہو گیا)

وَاغْزُهُمْ نَغْزُكَ۔ (تو اُن پر جہاد کر ہم تیری مدد کریں گے۔

يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ۔ (آخر زمانہ میں) ایک لشکر کافروں کا مکہ پر حملہ کرے گا یعنی جیش کا لشکر جس کا سردار ایک چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی ہوگا۔ وہ کعبہ کو گرا کر بالکل مسمار کر دے گا اونٹ سے اینٹ بجالے گا)۔

اَلْاٰنَ نَغْزُهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَا۔ اب سے ہم لوگ اُن کہ کے کافروں پر حملہ کریں گے وہ ہم پر حملہ نہیں کریں گے۔ (یہ آپؐ نے جنگ خندق کے بعد فرمایا، ایسا ہی ہوا ابوسفیان اور ان کے ساتھیوں کی قوت ٹوٹ گئی پھر اُس نے کوئی حملہ نہیں کیا، مسلمانوں نے ہی حملہ کر کے مکہ فتح کر لیا)۔

مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهٗ۔ جو شخص مر گیا اور اُس نے جہاد نہیں کیا نہ جہاد کی نیت کی، (وہ منافق مرگیا۔ مراد وہ شخص ہے جس نے آنحضرتؐ کے زمانہ میں اسلام کیا۔ یہ عبداللہ بن مبارک نے کہا۔ بعض نے ہر زمانہ کے مسلمانوں کے لئے عام رکھا ہے، کیونکہ جہاد اسلام کا ایک رُکن ہے اور اُس سے گریز کرنے والا منافق کی طرح ہے۔ کذا فی مجمع البحار)

اَلْغَزْوُ وَالْغَزْوَانِ۔ جہاد دو طرح کا ہے (ایک تو یہ کہ خالص اللہ کا دین پھیلانے کے لئے اُس کی رضامندی کے واسطے ہو، امام کی اطاعت کے ساتھ اپنے رفیقوں سے نرمی اور محبت سے پیش آئے، اپنا عمدہ مال اُس میں خرچ کرے، فساد اور ناحق خون ریزی اور لوٹ کھسوٹ سے بچا رہے۔ ایسے مجاہد کا تو سونا اور جاگنا سب عبادت ہے اور باعث اجر و ثواب۔ دوسرے وہ جہاد جو مال و دولت کی طمع میں ہو، فساد اور لوٹ کھسوٹ کے ساتھ اور عورتوں اور بچوں اور بے قصور بندگانِ خدا اور رعایا کے قتل کے ساتھ یہ جہاد نہیں بلکہ ایک بڑا گناہ ہے۔ اسی طرح بغیر الہام شرعی کے جہاد کرنا یا اُس کی نافرمانی کے ساتھ یہ بھی ایک وبال اور پاپ ہے)۔

بابُ الغين مع السين

غَشَّ۔ داخل ہونا، گزر جانا، عیب کرنا، غوطہ دینا، بلی کو جھڑکنا۔

غَشُّ الْبَعِيْرِ۔ اُونٹ کو غُساں کی بیماری ہوگئی (وہ اونٹ کی ایک بیماری ہے)۔

غَسَّانُ۔ ایک مشہور قبیلہ ہے یمن میں۔

غَسَّانِيَّةٌ۔ ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا جو کہتا ہے ایمان صرف اللہ و رسول کی معرفت کا نام ہے، غسان کوفی اُس کا پیشوا تھا۔

غَسِيْسٌ۔ بگڑی ہوئی تازہ کھجور۔

Marfat.com

غَسُوسٌ صِدْقٍ۔ سچائی کا کھانا۔
مَغْسُوسَۃٌ۔ بے حلاوت کھجور کا درخت، بلّی۔
غَسَّسَہٗ۔ بلّی کو ڈانٹنا۔
غَسَفٌ۔ تاریکی ظلمت۔
اَغْسَفَ الْقَوْمُ۔ لوگ تاریکی میں ہو گئے۔
غَسَقٌ۔ یا غَسَقَانٌ۔ سخت تاریک ہونا، آنکھ سے آنسو بہنا، زخم سے زرد پانی نکلنا (جیسے غَسُوقٌ ہے) دودھ یا پانی کا بہنا۔
غَسَقُ اللَّیْلِ۔ رات کی تاریکی۔
لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ یُهْرَاقُ فِی الدُّنْیَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْیَا۔ اگر غساق کا (جو دوزخیوں کا پلاوا ہے) ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو ساری دنیا والوں کو بدبودار کر دے۔
غَسَّاق اور غِسَاق۔ دوزخیوں کی پیپ جو اُن کے زخموں سے بہے گی اور اُن کا دُھواں یا اُن کے آنسو۔ (بعضوں نے کہا زمہریر)۔
نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا فَاِنَّهُ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ۔ (آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ رضؓ سے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا) اللہ کی پناہ مانگ اس سے مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ سے یہی مراد ہے (یعنی چاند جو کہ وہ گہن کے وقت چھپ جاتا ہے اور تاریک ہو جاتا ہے۔ آپ نے چاند کے شر سے پناہ مانگنے کو فرمایا اس لئے کہ اس کا تاریک ہو جانا خدا کی قدرت کی ایک بڑی نشانی اور قیامت کو یاد دلانے والی ہے اور حدوث بلیات اور آفات قریبہ سے)
بعض نے کہا من شرّ غاسق اذا وقب سے رات مراد ہے۔ یعنی جب تاریک ہو جائے اور تاریکی میں گھس جائے۔ بعضوں نے کہا غاسق سے آدمی کا ذکر مراد ہے چونکہ وہ فرج میں گھس کر غائب ہو جاتا ہے۔ یہ تمام خرابیوں کا سرچشمہ ہے۔

غَسَقَ عَیْنُهٗ۔ اُس کی آنکھ بہنے لگی۔
غَسَقَ الْجُرْحُ۔ زخم سے زرد پانی بہنے لگا۔
فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا اَغْسَقَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کا اندھیرا ہونے کے بعد تشریف لائے۔
اِنَّهٗ اَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَیْرَةَ وَهُمَا فِی الْغَارِ اَنْ یَّرُوْحَ عَلَیْهِمَا غَنَمَهٗ مُغْسِقًا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے عامر بن فہیرہ کو (جو اُن کا غلام تھا) یہ حکم دیا جب وہ اور آنحضرتؐ دونوں غارِ ثور میں چھپے ہوئے تھے کہ شام کو جب اندھیرا ہو جائے اُس وقت اپنی بکریاں لے کر غار پر آئے۔
لَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی یُغْسِقَ اللَّیْلُ عَلَی الْاَبْوَابِ۔ اُس وقت تک روزہ مت کھولو جب تک رات کا اندھیرا چھوٹے چھوٹے پیاڑوں کو ڈھانپ نہ لے۔
کَانَ یَقُوْلُ لِمُؤَذِّنِهٖ فِیْ یَوْمٍ غَیْمٍ اَغْسِقْ اَغْسِقْ۔ وہ اپنے مؤذن سے ابر کے دن کہتے اندھیرا ہونے دے اندھیرا ہونے دے (یعنی مغرب کی نماز میں دیر کرتے حتّٰی کہ اندھیرا ہو کر غروب کا یقین ہو جاتا)۔
غَسَقُ اللَّیْلِ انْتِصَافُهٗ۔ امام محمد باقرؒ نے فرمایا غَسَقُ اللَّیْلِ سے مراد آدھی رات کا وقت ہے (چونکہ اس وقت خوب اندھیرا ہوتا ہے)۔
مجمع البحار میں ہے کہ غَسَّاقٌ دوزخیوں کا مشروب جو سردی کی وجہ سے چلا دے گا جیسے "حمیم" گرمی کی وجہ سے بعضوں نے غَسَّاق کا مطلب سرد اور بدبودار بتایا ہے)
غَسْلٌ۔ یا غُسْلٌ۔ پانی سے دھونا پانی بہا کر میل کچیل دور کرنا، مار کر درد ناک کرنا، بہت جماع کرنا، منہ جلانے کا مادہ پر بہت چڑھنا۔
غُسْلُ الْفَرَسِ۔ گھوڑے کو پسینہ آگیا۔
تَغْسِیْلٌ۔ بہت جماع کرنا، اعضاء خوب دھونا، پاک کرنا۔

Marfat.com

اِغْسَال۔ نکاد ہ پر بہت چڑھنا۔
اِغْتِسَال۔ نہانا۔
اِغْتِسَال۔ نہانا، پسینہ آنا۔
غَسَالَۃ۔ دھونوں کا پانی یا جو کپڑا دھویا جائے۔
غُسْل۔ نہانا، سارے بدن پر پانی بہانا۔
غُسْل۔ پانی جس سے نہائیں، اور خطمی کھلی وغیرہ۔
مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ۔ جو شخص (اذانِ جمعہ سے پہلے) جماع کرے یا نہلائے اور خود بھی نہائے اور نماز کے لئے جلدی جائے اور سویرے پہنچے (خطبہ پالے)۔

بعضوں نے کہا غَسَّلَ کے معنی یہ ہیں کہ پہلے اعضائے وضو کو دھوئے پھر غسل کرے جمعہ کے لئے۔ بعضوں نے کہا دونوں کے ایک معنی ہیں اور تکرار صرف بہ طور تاکید کے ہے۔ بعضوں نے کہا غَسَّلَ سے یہ مراد ہے کہ پہلے سر کو خطمی یا مصالح یا کھلی سے دھوئے پھر غسل کرے۔
مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ۔ جو شخص غسلِ جنابت کی طرح جمعہ کے دن غسل کرے یا اپنی بیوی سے جنب ہو کر غسل کرے تو جمعہ کے دن اپنی عورت سے صحبت کرنا مستحب ہے تاکہ نگاہ نیچی رہے۔
حَتّٰى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ۔ یہاں تک کہ جنابت کی طرح غسل کرے (یعنی وہ عورت جو خوشبو لگا کر مردوں کی شہوت بھڑکائے اُس کو سزا کے طور پر غسل کرنے کا حکم دیا، کیونکہ اُس نے لوگوں کو زنا کے مقدمہ پر یعنی آنکھ کے گھورنے پر برانگیختہ کیا)
وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَأُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ۔ اور اُس نے تجھ پر ایسی کتاب اتاری، (قرآن شریف) جس کو پانی دھو نہیں سکتا (کیونکہ وہ صرف کاغذ پر نہیں لکھا ہے کہ پانی کے دھونے سے مٹ جائے بلکہ سینوں میں محفوظ ہے) تو اُس کو سوتے اور جاگتے (بآسانی اور سہولت سے) پڑھتا رہے گا۔
وَاغْسِلْنِي بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ مجھ کو برف اور اولے کے پانی سے دھوئے (یعنی گناہوں سے بالکل صاف کرے برف اور اولے کا پانی بہت صاف اور لطیف ہوتا ہے اس لئے اُس کا ذکر کیا) بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ مغفرت کی کئی اقسام سے مجھ کو پاک کر جیسے ظاہری نجاست سے پاک کرنے کے لئے کئی طرح کے پانی ہیں)۔
وَضَعْتُ لَهُ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ۔ میں نے آپ کے لئے جنابت سے نہانے کا پانی رکھا۔
غُسْل۔ اس پانی کو بھی کہتے ہیں جس سے نہاتے ہیں۔
لَبَّدَ رَأْسَهُ بِالْغَسْلِ۔ اپنے سر کے بالوں کو خطمی وغیرہ سے جمالیا
مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ فَلْيَغْتَسِلْ۔ جو شخص مردے کو نہلائے وہ خود بھی غسل کرے (شاید یہ حکم استحباباً ہو کیونکہ کسی فقیہ نے غسلِ میت سے غسل واجب نہیں رکھا ہے۔ میں کہتا ہوں امامیہ نے اس کو واجب رکھا ہے اور امام شافعیؒ نے کہا میں میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنا مستحب جانتا ہوں اور اگر حدیث صحیح ہو تو میرا قول وہی ہوگا)۔
إِذَا اسْتَعْسَلْتُمْ فَاغْسِلُوا۔ جب تم نظر بد لگ جانے میں تم کو غسل کرنے کے لئے کہا جائے (تو کہ وہ غسل کا پانی اُس شخص پر ڈالا جائے جس کو نظر لگ گئی ہو اُس کا یہی علاج ہے) تو غسل کرو (انکار نہ کرو کیونکہ اُس میں ایک مسلمان کا بچاؤ ہے اور غسل کرنے والے کا کوئی نقصان نہیں مگر بعض لوگوں میں یہ قاعدہ تھا کہ جب کسی آدمی کو نظر لگ جاتی تو وہ نظر لگانے والے کے پاس ایک پیالہ پانی کا لے کر اُس سے نظر لگانے والا اُس میں ہاتھ ڈال کر کلی کرتا پھر کلی کا پانی اسی پیالہ میں ڈال دیتا پھر منہ اُسی میں دھوتا، پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنا ہاتھ دھوتا پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بایاں ہاتھ دھوتا پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنی کہنی پر پانی ڈالتا پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں کہنی پر پانی ڈالتا پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے پاؤں

Marfat.com

پر پانی ڈالتا پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں پاؤں پر پانی ڈالتا پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے گھٹنے پر پانی ڈالتا پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں گھٹنے پر پانی ڈالتا، پھر اپنے تہہ بند کے اندر کا بدن دھوتا (شرم گاہ رانیں وغیرہ) اور پیالہ کو زمین پر نہ رکھتا ہاتھ میں لئے رہتا، پھر وہ مستعمل پانی پیچھے سے ایک ہی بار اُس شخص پر ڈالنے جس کو نظر لگی ہو انی اللہ کے حکم سے وہ چنگا ہو جاتا۔

مجمع البحار میں ہے کہ جس کی نظر لگی ہو اگر وہ غسل سے انکار کرے تو اس پر جبر کریں گے)۔

شَرَابُ الْحَمِيْمِ وَالْغِسْلِيْنُ۔ دوزخی کا مشروب کھولتا پانی اور دوزخیوں کا دھوون (پیپ، لہو، گوشت کے لوتھڑے جو اُن کے زخموں سے نکلیں گے) ہوگا۔

كِتَابُ الْغَسْلِ۔ بہ فتحہ غین زیادہ مشہور اور فصیح ہے اور بہ ضمۂ غین بھی ہو سکتا ہے (مترجم کہتا ہے ہم لوگوں کو تو استاذ نے بہ ضمۂ غین پڑھایا ہے)۔

بَابُ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الْغُسْلِ۔ یہ بھی بہ فتحہ غین یا بہ ضمۂ غین دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے۔

بَابُ غَسْلِ الْمَحِيْضِ۔ (اگر بہ فتحہ غین ہو تو ترجمہ یوں ہوگا حیض کا مقام دھونا (اگر بہ ضمہ غین ہو تو خود حیض کا دھونا)۔

اِغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوْا رُءُوْسَكُمْ وَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا جُنُبًا۔ جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سر دھوؤ اگرچہ تم کو نہانے کی حاجت نہ ہو (یعنی جنابت کی حالت میں تو سر کا دھونا اور بالوں کا کھولنا ضروری ہے مگر جمعہ کے غسل میں مستحب ہے)۔

قَدِ اغْتَسَلَ۔ انھوں نے ایک لونڈی سے صحبت کی (جو حبس میں سے ان کی ملک ہو گئی تھی اور استبرا کی حاجت نہ پڑی ہو گی کیونکہ وہ باکرہ ہو گی یا ابھی بالغ نہ ہوئی ہو گی، یا ان کی رائے میں استبراء ضروری نہ ہو گا)۔

كَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتیں (اگرچہ ہر نماز کے لئے مستحاضہ کو غسل واجب نہیں ہے)۔

فَغَسَلَ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ۔ پانی ڈال کر اپنے منہ سے خون دھویا (اگر زخم گہرا ہو اور پانی ڈالنے سے ضرر کا ڈر ہو، تب پانی سے نہ دھونا ضروری نہیں، اور راکھ ڈال کر خون بند کرنا قدیم معمول ہے)۔

وَابْنُ الْغَسِيْلِ۔ عبداللہ حضرت حنظلہ کا بیٹا جو غسیل تھے (ان کو غسیل اس لئے کہتے کہ وہ جنگ اُحد میں جنابت کی حالت میں شہید ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اُن کو غسل دے رہے ہیں)۔

فَاَدْرَيْتَ شَيْئًا غَسَلْتَهُ۔ کیا اگر میں کچھ دیکھتی تو اُس کو دھوتی (یعنی منی کا دھونا کچھ ضروری نہیں کیونکہ میں آنحضرت کے کپڑے میں اُس کا نشان دیکھتی تو اُس کو صرف کھرچ ڈالتی امام شافعی اور اہل حدیث کے نزدیک منی پاک ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نجس خفیف ہے)۔

غَسَّلْنَا صَاحِبَنَا۔ ہم نے اپنے ساتھی کو نہلایا (اُس کو نہانے کا پانی دیا)۔

يُغْسِلُهُ الصَّاعُ وَيُوْضِيْهِ۔ ایک صاع پانی وضو اور غسل دونوں کو کافی ہوتا۔

فَاَتَيْتُهُ بِالْمَاءِ فَيَغْسِلُ بِهِ۔ میں پانی لاتا آپ اُس سے آبدست کرتے (معلوم ہوا کہ صرف پانی سے استنجا کرنا صرف ڈھیلوں سے استنجا کرنے سے بہتر ہے لیکن دونوں کو استعمال کرنا بالاتفاق افضل ہے)۔

لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کر کے پھر اُس میں کوئی نہائے (یہ نہی بطریق تنزیہ ہے اور بطافت طبع کے لحاظ سے اس وجہ سے کہ وہ پانی نجس ہو جاتا ہے البتہ اگر پیشاب کرنے سے پانی کا کوئی وصف بدل جائے تو پانی نجس ہو جائیگا)۔

مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِّنْ جَنَابَةٍ لَمْ

Marfat.com

یُغْسِلُهَا۔ جس نے غسل جنابت میں بال برابر ایسی جگہ چھوڑ دی جس کو نہیں دھویا۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ وَیَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَمِنَ الْحِجَامَۃِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَیِّتِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کرتے تھے، اور جمعہ کے دن، اور جب پچھنے لگاتے اور جب مُردے کو غسل دیتے (حالانکہ آنحضرتؐ سے یہ ثابت نہیں کہ آپؐ نے خود کسی مُردے کو غسل دیا ہو۔ تو یہاں مراد یہ ہے کہ جو کوئی مُردے کو غسل دیتا، اُس کو غسل کرنے کا حکم دیتے)۔

اَسْلَمَ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ۔ وہ اسلام لایا تو آنحضرتؐ نے اُس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرنے کا حکم دیا (اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ یہ غسل مستحب ہے، اب اس میں اختلاف ہے کہ یہ غسل شہادتین سے پہلے کرے یا بعد؟ بعض نے اوّل کو اصح کہا ہے بعض نے دوم کو اور حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شہادتین کے اقرار کے بعد اُس کو غسل کرنا بہتر ہے تاکہ غسل حالتِ اسلام میں ہو)۔

فَحُمِلَ عَسِیْلَۃً۔ تراوٹ جو بادہ پر بہت چڑھنے والا ہو۔

غَسَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَجِدْ مِنْہُ شَیْئًا۔ میں نے آنحضرتؐ کو غسل دیا آپؐ کے پیٹ کو کاٹا، لیکن اُس میں سے کچھ نہیں نکلا جیسے دوسرے مُردوں کے پیٹ سے فضلہ وغیرہ نکل آتا ہے بلکہ مُشک کی سی خوشبو پھوٹی اور تمام مدینہ معطر ہوگیا، اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو زندگی اور موت دونوں حال میں پاکیزہ اور معطر اور خوشبودار رکھا)۔

مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ۔ جو شخص نہلائے اور نہائے (جمہور علماء کے نزدیک غسلِ جمعہ اُس شخص کیلئے جو جمعہ کی نماز کیلئے حاضر ہونا چاہے مسنون ہے اور محققین اہلِ حدیث اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک واجب ہے، مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا سافر یا غلام البتہ جس کی نیت جمعہ کی نمازمیں شریک ہونے کی نہ ہو اس کے لئے غسل مسنون نہیں ہے گو وہ جمعہ کا اہل ہو۔ لیکن بعض نے کہا جو جمعہ کا غسل ہر ایک کے لئے مسنون ہے خواہ جمعہ کی نماز میں شریک ہو یا نہ ہو، جیسے عید کا غسل اور یہ غسل جمعہ کی فجر طلوع ہونے کے بعد کرنا چاہئے۔ بعض نے کہا ہے کہ رات سے بھی درست ہے جیسے عید کا غسل، لیکن عید کا غسل رات رہے سے اس لئے درست رکھا ہے کہ عید کی نماز سویرے ادا کی جاتی ہے اگر غسل میں دیر ہو تو جماعت فوت ہو جانے کا ڈر ہے۔ اب بعض لوگوں نے جو یہ کہا ہے کہ جمعہ اور عید کے غسل کا ثواب اُس وقت ملے گا جب اسی غسل سے نماز پڑھے اور غسل کے بعد نماز سے پہلے حدث نہ ہو، اُس کی کوئی دلیل مجھ کو نہیں ملی)۔

فَوَضَعَ ثِیَابَہٗ عَلٰی حَجَرٍ فَاغْتَسَلَ۔ حضرت موسیٰؑ نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھے اور ننگے (نہانے) لگے معلوم ہوا خلوت اور تنہائی میں ننگے ہو کر نہانا جائز ہے اگرچہ لنگوٹ باندھ کر نہانا اَولیٰ ہے)۔

عَلٰی مَنْ غَسَّلَہُ الْغُسْلُ وَعَلٰی مَنْ حَمَلَہُ الْوُضُوْءُ۔ جو شخص میت کو غسل دے وہ غسل کرے اور جو جنازہ اُٹھائے وہ وضو کرے (کیونکہ میت کے اُٹھانے میں بوجھ کی وجہ سے یہ احتمال ہوتا ہے کہ شاید باؤ سرگرم ہو، بعض نے کہا یہ حکم اس لئے ہے کہ نماز کے لئے تیار رہے)۔

اِنَّ عَلِیًّا غَسَّلَ فَاطِمَۃَ وَصَلّٰی عَلَیْہَا وَدَفَنَہَا لَیْلًا۔ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ زہرا کو نہلایا، ان پر نماز پڑھی اور رات ہی کو دفن کر دیا (یہاں تک کہ آپ کا مزار اب تک بہ تحقیق معلوم نہیں کہ کہاں ہے۔ کوئی کہتا ہے حضورؐ کے مزار کے پاس کوئی کہتا ہے بقیع میں قبرۂ اہلِ بیت میں)۔

لَوْ مِتِّ لَغَسَّلْتُکِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اگر تو مر جائے تو میں تجھ کو غسل دوں گا (ان دونوں حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے)۔

Marfat.com

مُغْتَسَلٌ۔ نہانے کی جگہ۔
یَغْسِلُ مَا وَصَلَ إِلَيْهِ الْغُسْلُ۔ اتنا مقام دھوئے جہاں تک پانی پہنچ سکتا ہے یعنی جب چوٹی زخم پر بندھی ہو۔
غُسْلَۃٌ۔ کھلی یا مصالح یا خطمی۔ جس سے عورتیں سر دھوتی ہیں۔
إِذَا غَسَّلَ جَسَدَهُ فَاغْتَسَالَةٌ بِالْمَاءِ۔ جب اپنے بدن کو اس طرح دھوئے جیسے پانی سے دھوتا ہے تو اس کو کافی ہوگا۔
غَسِيلٌ۔ دھویا ہوا۔

باب الغین مع الشین

غَشٌّ۔ دھوکا دینا، دل میں تو کچھ ہو مگر زبان سے کچھ اور کہنا، خیر خواہی کے ساتھ نصیحت نہ کرنا، مصلحت کے خلاف جبابت ہو اس پر اُبھارنا۔
تَغْشِيشٌ۔ یہ غَشٌّ کا مترادف ہے۔ وہی معنی ہیں
إِغْشَاشٌ۔ جلدی کرنا۔
اِغْتِشَاشٌ۔ اور اِسْتِغْشَاشٌ۔ کسی پر فریب کا گمان کرنا، کسی کو فریبی جاننا۔
غِشٌّ۔ (بہ کسرہ غین) اسم مصدر ہے، یعنی کینہ، فریب اور دغا بازی کی شیت۔
غَاشٌّ۔ فریبی، دغا باز، منافق۔
غِشَاشٌ۔ بتاریخی کا شروع اور آخری حصہ۔
لَقِيتُهُ غِشَاشًا۔ میں نے اس سے جلدی میں ملاقات کی، یا سورج ڈوبتے وقت، یا رات کو۔
غُشَّۃٌ۔ تیرہ ملونی کیا ہوا۔
رَجُلٌ غَشِيشٌ۔ قوی مدل، بڑی توند والا مرد
مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ جو شخص ہم سے فریب کرے یا ملونی کرے (مثلاً دودھ میں پانی ملائے، یا گھی میں چربی یا تیل، شکر میں آٹا یا ریت وغیرہ) وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے (یعنی اس کا شمار مسلمانوں میں نہ ہوگا یا وہ مسلمانوں کے اخلاق پر نہیں ہے۔ مسلمانی کا اقتضاء ہے کہ آدمی سیدھا سچا ایمان دار ظاہر و باطن یکساں رہے نہ یہ کہ نفاق اور فریب اختیار کرے)۔
وَلَا تَغُلَّ وَلَا تُبَيِّتَنَّا تَغْشِيشًا۔ ہمارے گھر کو خیانت اور چغل خوری سے نہیں بھرتی۔
وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ۔ وہ اپنی رعیت کے ساتھ دغا بازی کر رہا ہو (مثلاً بیت المال کا مال اپنے ذاتی عیش و عشرت میں اُڑائے، غیر مستحقوں کو دے، رعایا کی خبر نہ لے، ظالموں کا ظلم ان پر سے نہ روکے، ان کے دشمن سے ان کو نہ بچائے، تو ایسا بادشاہ یا حاکم "غاشّ" ہے (خائن و دغا شعار)۔
وَاغْتَشُّوا فِيهِ أَهْوَاءَكُمْ۔ اپنی خواہشوں کو فریب دینے والا سمجھو۔
كَمْ مِنْ مُتَشَيِّعٍ لِلْحَدِيثِ مُتَغَشٍّ لِلْكِتَابِ۔ بعض لوگ بات کرنے میں تو مخلص ہیں، لیکن تحریر میں مکار اور فریبی ہیں۔
غَشْمٌ۔ ظلم کرنا، سارے بدن پر تلوار کو ل لگانا۔
غَشْمٌ کے بھی یہی معنی ہیں، اور رات کو لکڑیاں کاٹنا اور چننا بغیر غور و فکر کے جو ہاتھ میں آجائے۔
غَاشِمٌ۔ ظالم اور غاصب۔
غَشِيمٌ۔ جاہل، بیوقوف، کم عقل۔
غَشْمًا وَظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُونُ لَهُ فِيهِمَا۔ ظلم سے ناحق۔
غَشْمَرَۃٌ۔ ظلم و ستم، آواز آنا، بے پر واہی سے کام کرنا حق ہو یا باطل کسی کام کو بے سوچے سمجھے کرنا۔
تَغَشْمُرٌ۔ ظلم کرنا، غصہ ہونا۔
غَشَمِيرٌ۔ سختی اور شدت۔
قَاتَلَهُ اللهُ لَقَدْ تَغَشْمَرَهَا۔ اللہ اس کو تباہ کرے

Marfat.com

اُس نے ناحق ظلم سے لے لیا۔

غَشُوْمٌ آنا۔

غَشَیَانٌ ۔ آنا، مارنا، جماع کرنا۔

غَشَاوَۃٌ ۔ چھپانا، ڈھانپنا۔

اِسْتِغْشَاءٌ ۔ چھپ جانا، ڈھانپ لینا۔

غِشَادٌ ۔ بحرکات ثلثہ دربغل پردہ اوٹ۔

غَشْوٌ اور **غِشَایَۃٌ** ۔ چھپالینا۔

غَشْیُ اللَّیْلِ ۔ رات تاریک ہوئی (جیسے **غَسَقُ اللَّیْلِ**)، اُس کا مصدر **غَشْیٌ** ہے سین ہملہ سے "تاریک ہونے کے معنی میں۔ **اَغْشَی اللَّیْلُ** کے بھی وہی معنی ہیں)۔

غَشْیٌ اور **غَشْیٌ** اور **غَشَیَانٌ** ۔ بے ہوش ہونا۔

تَغْشِیَۃٌ ۔ ڈھانپ لینا (جیسے **اِغْشَاءٌ** ہے)۔

تَغْشِیٌ ۔ ڈھانپ لینا، جماع کرنا۔

غِشَاءٌ ۔ پردہ، اوٹ۔

غِشْیَانٌ ۔ جماع کرنا، آنا۔

غُشْیَۃٌ ۔ پردہ، اوٹ۔

فَاَنَّ النَّاسَ غَشُوْہُ ۔ لوگوں نے آپ کو ڈھانپ لیا ہے (یعنی ہجوم اور اژدہام کیا ہے)۔

غَشِیَہٗ یَغْشَاہُ غَشْیًا ۔ اُس کے پاس آیا۔

غَشَاہُ یَغْشَاہُ ۔ اُس کو ڈھانپ لیا۔

غَشِیَ الشَّیْءَ ۔ اُس سے مل گیا۔

غَشِیَ الْمَرْأَۃَ ۔ عورت سے جماع کیا۔

غُشِیَ عَلَیْہِ ۔ جب کوئی بے ہوش ہو جائے۔

اِسْتَغْشٰی ثَوْبَہٗ ۔ اپنے کپڑے میں چھپ گیا (یہ سب الفاظ احادیث میں آئے ہیں)۔

وَھُوَ مُتَغَشٍّ ثَوْبَہٗ ۔ وہ اپنا کپڑا اوڑھے ہوئے تھے (یعنی کپڑے سے اپنے آپ کو چھپائے ہوئے تھے)۔

تُغْشِیْ اَنَامِلَہٗ ۔ اپنے پوروں کو چھپاتی تھی۔

غَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اُن کو چھپالیتی ہے (ڈھانپ لیتی ہے)۔

غَشِیَھَا اَلْوَانٌ ۔ رنگ برنگ اُس پر نمودار تھے (یعنی کئی رنگ اُس پر نمایاں تھے)۔

فَلَا یَغْشَانَا فِیْ مَسَاجِدِنَا ۔ ہماری مسجدوں میں نہ آئے۔

فَاِنْ غَشِیَنَا مِنْ ذٰلِکَ شَیْءٌ ۔ اگر اس سے کوئی ہماری طرف قصد کرے یا ہم سے ملے۔

مَا لَمْ یَغْشَ الْکَبَائِرَ ۔ جب تک کبیرہ گناہ اُس سے سرزد نہ ہوں۔

فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْہِ وَجَدَہٗ فِیْ غَاشِیَۃٍ ۔ جب آنحضرتؐ سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس گئے تو دیکھا آفت میں مبتلا ہیں (مرنے کے قریب ہیں)۔ (**غَاشِیَۃٌ** کوئی آفت جو اچھی ہو یا بُری یا ناپسند ہو۔ قیامت کو بھی اسی وجہ سے "غاشیہ" کہتے ہیں۔ بعضوں نے ترجمہ یوں کیا ہے۔ دیکھا تو وہ موت کی بیہوشیوں میں سے ایک بیہوشی میں ہیں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ دیکھا تو ان کے پاس لوگ جمع ہیں (یعنی اُن کے خادم دوست آشنا وغیرہ) ایک روایت میں **فِیْ غَشْیَۃٍ** ہے یعنی غشی اور بے ہوشی میں)۔

فَقُمْتُ حَتّٰی عَلَا فِی الْغَشْیِ ۔ میں نماز میں کھڑی ہوئی یہاں تک کہ مجھ کو بیہوشی آگئی (یعنی غفلت ہونے لگی کیونکہ اُس کے آگے یہ ہے کہ میں نے اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع کیا)۔

لَمْ یَتَوَضَّأْ اِلَّا مِنَ الْغَشْیِ الْمُثْقِلِ ۔ وضو اسی بیہوشی سے کیا جو سخت ہو (جس میں بالکل ہوش وحواس نہ رہے، نہ خفیف بے ہوشی سے کیونکہ اس میں حدث سے غفلت کا احتمال نہیں ہے، وہ تو اُونگھ کی طرح ہے)۔

مَنْ یَغْشَ سُدَّۃَ السُّلْطَانِ یَقُمْ وَیَقْعُدْ ۔ جو شخص بادشاہ کی ڈیوڑھیوں پر آئے (بادشاہ سے ملنا چاہے) وہ کھڑا ہو اور بیٹھے (یعنی اپنے اوپر تکلیف گوارا کرے انتظار

Marfat.com

میں کھڑا اور بیٹھا رہے) (یہ ابوالدرداءؓ صحابی نے کہا جب وہ معاویہؓ کے پاس گئے اور ان سے اذن چاہا، انھوں نے اذن نہ دیا)۔

یُفْطِرُ لِمَنْ یَّغْشَاہُ ۔ جو شخص اُن کے پاس آتا، اس کو افطار کراتے (کھانا کھلاتے)۔

حَتّٰی یُغْشٰی اَنَا مِنْہُ ۔ اپنے پوروں کو چھپا لیتے۔

غَشِیَہُمَا مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ ۔ اللہ کے جلال اور عظمت نے اُس کو ڈھانپ لیا (اُس جلال کا نور سونے کے پروانوں کی طرح اُس پر گر رہا تھا)۔

اِمْرَاَۃً یَّغْشَاھَا اَصْحَابِیْ ۔ وہ تو ایسی عورت ہے جس کے پاس میرے اصحاب آئے جاتے رہتے ہیں (وہاں مَردوں کی آمد و رفت بہت ہے)۔

تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْیَانِہِنَّ ۔ اُن سے جماع کرنے کو بُرا سمجھا۔

فَلَمَّا غَشِیَنَا ہُ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ جب ہم نے ہر طرف سے اُس کو گھیر لیا تو کہنے لگا لا الٰہ الا اللہ (ڈر کی وجہ سے اسلام کا کلمہ پڑھنے لگا)۔

وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ سَبْعِیْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ یَغْشَوْنَ رَحْلَہٗ ۔ اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو اس پر معین کر دیتا ہے جو اُس کے ٹھکانے کو ڈھانپ لیتے ہیں (وہاں جمع رہتے ہیں)۔

غَشِیَنِیْ بِرَحْمَتِکَ ۔ مجھ کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لے۔

اَلْغِشْیَانُ عَلَی الْاِمْتِلَاءِ یُھْدِمُ الْبَدَنَ ۔ پیٹ بھرے پر جماع کرنا جسم کو ناتواں کر دیتا ہے (جب پیٹ کھانے پینے سے بھرا ہوا ہو تو اُس وقت جماع کرنا سخت مضر ہے اسی طرح جب بھوک بہت لگی ہو۔ جماع کا عمدہ وقت وہ ہے جب کھانا معدے سے اُتر گیا ہو، نہ آدمی بھوکا ہو نہ شکم پُر)۔

اَنْ تَخُوْفَ عَلَیْہِ الْغَشْیَانَ ۔ مجھ کو ڈر ہے کہیں بیہوش نہ ہو جائے۔

اَلْخِضَابُ یَدْھَبُ بِالْغَشْیَانِ ۔ خضاب کرنا بیہوشی کو رفع کرتا ہے۔

لَا تَغْشَاہُ اَلْاُ دْھَامُ ۔ پروردگار تک وہم کی بھی رسائی نہیں ہو سکتی۔ (اُس کی شان اس سے بلند ہے)۔

غَشِیْنَا رُفْقَۃً یَتَغَدَّوْنَ ۔ ہم ان رفیقوں کے پاس گئے جو صبح کا کھانا کھا رہے تھے۔

بابُ الغین مع الصّاد

غَصْبٌ ۔ زبردستی چھین لینا، زبردستی عورت سے جماع کرنا، کھال سے اکھیڑ کر بال نکالنا، ظلم کرنا، زور کرنا۔

مُغَاصَبَۃٌ ۔ ایک دوسرے سے چھیننا۔

اِغْتِصَابٌ ۔ زبردستی چھین لینا، زبردستی جماع کرنا۔ (یہ لفظ متعدد احادیث میں وارد ہے)۔

اِنَّہٗ غَصَبَھَا نَفْسَھَا ۔ اُس نے اُس عورت سے زبردستی جماع کیا۔

مَنْ غَصَبَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَ بِسَبْعِ اَرْضِیْنَ ۔ جو شخص ایک بالشت بھر زمین کسی کی زبردستی چھین لے تو سات زمینوں کا طوق (قیامت کے دن) اس کے گلے میں پہنایا جائے گا (یعنی وہ بالشت سات زمینوں تک چلی جائے گی، گویا اُس نے ساتوں زمینوں میں سے ایک بالشت چھینی)۔

غَصَصٌ ۔ اٹکنا ہونا، حلق میں کچھ اٹک جانا جس کی وجہ سے سانس برابر نہ دے سکے، بھر جانا، تنگ ہونا۔

غَصَّ ۔ کاٹنا۔

اِغْصَاصٌ ۔ تنگ کرنا۔

غُصَّۃٌ ۔ حلق میں اٹکاؤ، رکاوٹ اور تپش کو بھی کہتے ہیں اسی طرح رنج اور غم کو۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

Marfat.com

غَصَصْتُ بِالْمَاءِ اَغَصُّ غَصَصًا فَاَنَا غَاصٌّ وَغَصْبَانُ۔ مجھ کو پانی کا اچھو ہو گیا یعنی حلق میں اٹک گیا۔ میں اس کو اتار نہ سکا۔

غُصَّ بِالطَّعَامِ۔ کھانا اس کے حلق میں اٹک گیا جیسے کہتے ہیں شَرِقَ بِالْمَاءِ۔ پانی سے اچھو ہو گیا)۔

اَلْمَجْلِسُ غَاصٌّ بِاَهْلِهٖ۔ مجلس میں تمام لوگ بھرے ہوئے تھے (خوب جمع تھے)۔

وَاَغْضَيْتُ بِيَدِيَّ۔ میرا ہاتھ میرے گلے میں اٹکا (یعنی اپنا ہاتھ اور خود مجھ کو اتنا عنایت فرما کہ ٹھوک نیچے نہ اتار سکوں۔ طرح کے وقت آدمی کا ٹھوک ممنہ میں رہ جاتا ہے حلق کے نیچے نہیں اتر سکتا)۔

غَصَصْتُ۔ اپنی طرف کھینچ لینا، کاٹنا، لینا، موڑ دینا، باز رکھنا

تَغَصَّصْتُ اور اِغْصَاصٌ۔ بڑے بڑے دانے ہونا، دانت کی شاخیں بہت ہونا۔

غُصَّةٌ۔ شرنج، ٹالی (غُصَّتَانِ اور غُصَصٌ اور اَغْصَانٌ جمع ہے)۔

غُصَيْنَةٌ۔ چھوٹی باریک شاخ۔

اَغْصَصُ۔ وہ بیل جس کی دُم میں سفیدی ہو (غُصَّ کا لفظ متعدد احادیث میں وارد ہے)۔

بابُ الغينِ مع الضّادِ

غَضِبَ یا مَغْضَبَةٌ۔ ناراض ہونا، غصہ ہونا۔

غَضَبٌ اور غُضُوبٌ اور غَضُبٌ اور غُضُبٌ اور غَضْبَانُ۔ جو غصہ ہو (مؤنث غَضْبَى اور جمع غِضَابٌ اور غَضْبَى اور غِضَابَى ہے)۔

مَغْضُوبٌ عَلَيْهِ۔ جس پر غصہ کیا جائے۔

مُغَاضَبَةٌ۔ آپس میں ایک دوسرے پر غصہ ہونا۔

اِغْتِضَابٌ۔ غصہ ہونا (جیسے تَغَضُّبٌ ہے۔ محیط میں ہے کہ غَضَبٌ مغضوب علیہ سے بدلہ لینے کا قصد کرنا۔ اور محیط ایک حرکتِ نفسانی اور تغیرِ مزاج کا نام ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ کو غضب سے موصوف کرنے میں لیکن غیظ سے موصوف نہیں کرتے)

غُضَابٌ۔ اٹھ کا کچوا یا سیلا چیچڑ۔

غَضْبِيٌّ۔ سوا دنبوں کا گلہ۔

بَابُ التَّغَضُّبِ فِي الْعِظَةِ وَالتَّعْلِيْمِ۔ وعظ و نصیحت یا تعلیم میں غصہ کرنے کا بیان۔

تَغَضَّبَتْ فَاطِمَةُ وَهَجَرَتْ اَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهٗ حَتّٰى مَاتَتْ۔ حضرت فاطمہ غصہ ہو گئیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملنا چھوڑ دیا اور برابر وفات تک ان کو چھوڑے رہیں (یہ غصہ مقتضائے بشریت تھا اور مہاجرت سے ترکِ سلام مراد نہیں ہے جو شریعت میں ناجائز ہے بلکہ ترکِ ملاقات اور انبساط جو محبت اور الفت کی حالت میں ہوتا ہے)۔

وَكَلَ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ آئے اُن کو غصہ دلایا گیا تھا۔

لَا تَغْضَبْ۔ غصہ مت کر۔

فَاَسْنَدَ اِلَيْهَا مُغْضَبًا۔ آپ نے اُس پر ٹیک لگائی، آپ کو غصہ دلایا گیا تھا (غصہ آپ کو اس بات پر آیا ہوگا کہ انھوں نے پہلے ہی کیوں یاد نہیں دلایا یہاں تک کہ ذوالیدین کو عرض کرنا پڑا)۔

كَيْفَ تَصُوْمُ مُتَغَضِّبٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ایک شخص نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کیسے روزے رکھتے ہیں، پرسش کر آپ غصہ ہو گئے (کیونکہ اس کو یوں پوچھنا چاہئے تھا کہ میں کس طرح روزہ رکھوں۔ بھلا اس کو اتنی طاقت کہاں سے آئی کہ آں حضرت کی طرح روزے رکھ سکتا)۔

تَغَضَّبَ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى۔ یہود اور نصاریٰ غصہ ہو گئے (کہ ہمنے کام تو دو بتک کیا اور مزدوری کم ملی)۔

اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا۔ دجال جب نکلے گا تو غصہ ہی کی وجہ سے ایک بار غصہ کر کے نکل کھڑا ہوگا (جب اس کے نکلنے کا وقت آئے گا۔ مطلب یہ ہے کہ اس ضیا

Marfat.com

کو غصہ مت دلاؤ شاید وہی دجّال ہو اور تیرے غصّہ دلانے کی وجہ سے نکل کھڑا ہو)۔

اِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّأْ۔ جب کسی کو تم میں سے غصہ آجائے تو وضو کر ڈالے (تاکہ پانی کی سردی غصہ کی حرارت کو فرو کر دے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اللہ سے پناہ مانگ، یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کہے، اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، بیٹھا ہو تو لیٹ جائے یہ غُصّہ کے طبّی علاج ہیں اور قلبی علاج یہ ہے کہ دل میں یہ تصور کرے کہ کوئی کام بغیر اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور تقدیر کے نہیں ہوتا، نفع نقصان سب اسی کے اختیار میں ہے بندہ تو ظاہر میں ایک آلہ ہے تو آلہ پر غصہ کرنا ایسا ہے جیسے کوئی چھری یا چاقو پر غصہ ہو کہ تو نے کیوں کاٹا)۔

لَا یَقْضِی الْقَاضِیْ وَھُوَ غَضْبَانُ۔ حاکم اس وقت حکم نہ دے جب وہ غصہ میں ہو (تاکہ اُس کے فیصلہ میں غصہ کی وجہ سے غلطی نہ ہو جائے، ایسے ہی سخت گرمی یا سخت سردی یا بھوک یا پیاس یا بیماری کی حالت میں)۔

مَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ۔ جو شخص اللہ سے سوال نہ کرے اللہ اس پر غصہ ہوگا (اس لئے کہ سوال کرنا، مانگنا، گڑگڑانا بندگی کی نشانی ہے اور پروردگار کو عاجزی اور فروتنی پسند ہے، دُعا نہ کرنے میں ایک طرح کی خودسری اور بے پرواہی نکلتی ہے)۔

قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَمَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْہِ غَضَبِیْ فَقَدْ ھَوٰی ھُوَ الْعِقَابُ یَا عَمْرُو وَاِیَّاہُ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ زَالَ مِنْ شَیْءٍ اِلٰی شَیْءٍ فَقَدْ وَصَفَہٗ صِفَۃَ الْمَخْلُوْقِیْنَ۔ امام ابو جعفرؒ نے عمرو بن عبید سے اس آیت کی تفسیر وَمَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْہِ غَضَبِیْ فَقَدْ ہَوٰی میں فرمایا کہ غضب سے یہاں عذاب مراد ہے اور جو شخص یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ کی حالت بدل کر دوسری ہو جاتی ہے، اُس نے اُس میں گویا مخلوقات کی صفت ٹھہرائی

(یعنی تغیر و تبدل مزاج اور طبیعت)

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ۔ میری مہربانی میرے غصہ سے آگے بڑھ گئی (یعنی میری رحمت میرے غضب سے بہت زیادہ ہے)۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ النَّارَ اِلٰی اَنْ قَالَ وَخَلَقَ الرَّحْمَۃَ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ الْغَضَبَ۔ (امام محمد باقرؒ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے بہشت کو (جو اُس کی رحمت ہے) دوزخ سے (جو اُس کا غضب ہے) پہلے پیدا کیا اور رحمت کو غضب سے پہلے بنایا، مجمع البحرین میں ہے کہ رحمت اور غضب اللہ تعالیٰ کی صفاتِ ذاتیہ میں سے نہیں ہیں، بلکہ صفاتِ فعلیہ میں سے ہیں)۔

اَلْغَضَبُ شُعْلَۃٌ مِّنْ نَّارٍ تُلْقٰی صَاحِبَہَا فِی النَّارِ۔ غضب آگ کا ایک شعلہ ہے جو صاحبِ غضب کو آگ میں ڈال دیتا ہے (کیونکہ غضب کی وجہ سے گناہ کرتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے)۔

غَضَرٌ تنگی کے بعد فراغت اور ارزانی میں لانا، تجاوز کرنا، پھرنا، قید کرنا، روکنا۔

غَضَارَۃٌ بہت مالدار ہونا، تنگی کے بعد فراخ دست ہونا۔

تَغَضَّرَ عمدہ دل کرنا، پھرنا۔

اَغْضَفَ فُلَانٌ جوان شاکستارہ کر مرگیا۔

غُضَارٌ چکنی کپڑ سبز رنگ کی۔

غَضَارَۃُ عَیْشِہِمَا دنیا کی زندگی کی لذّت اور فراغت۔ (عرب لوگ کہتے ہیں):

اَنْعَمَ اللّٰہُ لَفِیْ غَضَارَۃٍ مِّنَ الْعَیْشِ۔ وہ تو زندگی کے خوب مزے اڑا رہے ہیں)۔

غُضْرُوْفٌ چینی کی کری ہڈی۔

اَعْرِفُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّۃِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ کَتِفِہٖ۔ میں نے آنحضرتؐ کو آپ کی مہرِ نبوت سے پہچانا جو مونڈھے کی کری ہڈی کے نیچے تھی۔

Marfat.com

عَاضِرَہ۔ ایک قبیلہ ہے بنی اسد کا۔ حسین بن عبید اللہ غضاری شیعہ مذہب کے بڑے محدث ہیں، ان کی بہت تصانیف ہیں۔ ابو جعفر طوسی ان کے استاد تھے۔

غَضٌّ۔ جھکانا، نیچے رکھنا، توڑنا، باز رہنا، عزت گھٹانا۔

تَغْضِیْضٌ۔ غض کھانا، خوش عیش، منعم ہونا۔

غَضٌّ تازہ، تر، نرم، شگوفہ، گائے کا نوزائیدہ بچہ (بچھڑا)۔

شَبَابٌ غَضٌّ۔ تروتازہ نوجوان۔

غَضِیْضٌ۔ تروتازہ۔

غَضِیْضَۃٌ۔ ذلت اور نقص۔

کَانَ اِذَا فَاجَأَہٗ غَضَّ طَرْفَہٗ۔ آنحضرتؐ جب خوش ہوتے تو اپنی نگاہ نیچی کر لیتے (آنکھیں نہ کھولتے تاکہ اترانا اور پھولنا نہ ہو)۔

اِذَا فَاجَأَہٗ غَضَّ بَصَرَہٗ۔ اس حضرت جب خوش ہوتے تو اپنی نگاہ جھکا لیتے (برخلاف دوسرے لوگوں کے، ان کو جب خوشی ہوتی ہے تو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہیں اترانے ہیں)۔

حُمَادَیَاتُ النِّسَاءِ غَضُّ الْاَطْرَافِ۔ اچھی عورتیں وہ ہیں جو رشم و حیا سے نگاہ نیچی رکھتی ہیں۔

وَمَا سَعَا غَدَاۃَ الْبَیْنِ اِذْ رَحَلُوْا اِلَّا غَضِیْضُ الطَّرْفِ مَکْحُوْلُ

جدائی کے دن جب لوگ چلنے لگے اس دن سعاد کا یہ حال تھا کہ، من من آواز نکلتی تھی نگاہ، اس کی نیچی تھی سُرمہ لگائے ہوئے تھی۔

کَانَ اِذَا عَطَسَ غَضَّ صَوْتَہٗ۔ اس حضرت جب چھینکتے تو اپنی آواز پست کرتے (زور سے چیخ نہیں مارتے جیسے عام لوگوں کا طریق ہے)۔

لَوْ غَضَّ النَّاسُ فِی الْوَصِیَّۃِ مِنَ الثُّلُثِ۔ اگر لوگ اپنا مال سے بھی کم کی وصیت کرتے۔

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّقْرَأَ الْقُرْاٰنَ غَضًّا کَمَا اُنْزِلَ فَلْیَسْمَعْہُ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ۔ جو شخص قرآن کو تروتازہ اس طرح پڑھنے سے جس طرح اترا خوش ہو تو اس کو چاہئے کہ ابن اُمّ عبد (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ) سے قرآن سُنے (ان کی قرأت سُن کر اسی طرح پڑھے (عبداللہ بن مسعودؓ قرآن کے حافظ اور نہایت عمدہ قاری تھے۔ ان کی قرأت کی خود آں حضرتؐ نے تقریب کی۔ بعضوں نے کہا مراد سورۂ نساء کی آیتیں ہیں۔ یعنی شروع سورہ سے تکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ھولاء شہیدا تک جو آں حضرتؐ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنی تھیں۔ جب وہ اس آیت پر پہنچے تو آپؐ آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا بس کرو۔ غرض عبداللہ بن مسعودؓ ویسے ہی قرأت اور تجوید میں بھی بے نظیر تھے)۔

ھَلْ یَنْتَظِرُ اَھْلُ غَضَاضَۃِ الشَّبَابِ۔ کیا جوانی کا مزہ اُٹھانے والے یہ انتظار کر رہے ہیں۔

بُرُوْدٌ غَضَّۃٌ جَدِیْدَۃٌ غَضٌّ۔ بہ تازگی نئی بردی ہے۔ (جو ایک قسم کی کھجور ہے)۔

اِنْ تَزَوَّجْتُ فَلَا نَۃَ حَتّٰی اٰکُلَ الْغَضِیْضَ فَھِیَ طَالِقٌ۔ اگر میں اس عورت سے اس وقت تک نکاح کروں جب میں غضیض کھاؤں تو اس پہ طلاق ہے (غضیض سے مراد نگوڑہ خرما ہے یا کوئی پھل جو شروع میں نمودار ہوتا ہے)۔

اِذَا انْکَشَفَ اَحَدُکُمْ بِاللَّیْلِ اَوْ غَیْرِہٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَغُضُّ بَصَرَہٗ۔ جب کوئی تم میں سے پیشاب وغیرہ کے لئے اپنا ستر کھولے (برہنہ ہو) تو بسم اللہ کہے، ایسا کہنے سے شیطان اپنی نگاہ نیچی کر لیتا ہے۔ (اور آدمی کے ستر کی طرف نہیں دیکھتا)۔

لَیْسَ عَلَیْکَ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ غَضَاضَۃٌ۔ اس کے دین اور ایمان میں نقص ہے۔

غَضَغَضَۃٌ۔ کم کرنا کسی چیز یا پانی کو، بالکم ہونا۔

Marfat.com

تَغَضْغُضٌ۔ کم ہونا۔
هَنِيْئًا لَكَ خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْيَا بِبِطْنَتِكَ لَمْ تَتَغَضْغَضْ مِنْهَا بِشَيْءٍ.
(جب عبد الرحمٰن بن عوف رضؓ کا انتقال ہوگیا تو عمرو بن عاص رضؓ نے ان کی تعریف میں کہا) مبارک ہو تم دنیا سے اپنا پیٹ بھر کر چل دیئے اُس کو کسی چیز سے تم نے نہیں گھٹایا (یعنی دنیا کی ولایت یا حکومت یا خلافت میں تم نہیں پھنسے کہ تمہارا اجر اور ثواب گھٹ جاتا۔ بلکہ پورا اجر لے کر دنیا سے پاک اور صاف گزر گئے)۔
رَكِيَّةٌ لَا تَغْضْغَضُ۔ ایسا کنواں جس کا پانی سینچنے سے ختم نہ ہو اور پانی سوتوں میں سے آتا جائے۔
عَضْفٌ۔ توڑنا، موڑنا، لٹکانا۔
عَضَفٌ۔ کان لٹکا دینا، سیاہ تاریک ہونا، خوش عیش ہونا۔
تَعْضِيْفٌ۔ لٹکانا۔
اِعْضَافٌ۔ تاریک اور سیاہ ہونا۔
تَعْضَفٌ۔ مائل ہونا، مڑ جانا، سامنے آنا، پیچ کھانا، داخل ہونا۔
غَاضِفٌ۔ خوش اور شریر ہیں، کان لٹکا ہوا عضہ سے یا کبر سے۔
اِنَّهٗ قَدِمَ خَيْبَرَ بِاَصْحَابِهٖ وَهُمْ مُسْغِبُوْنَ وَالثَّمَرَةُ مُعْضِفَةٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں اپنے اصحاب کو لے کر آئے وہ بھوکے تھے اور میوہ لٹک رہا تھا دبکنے کے قریب تھا۔ ابھی بالکل پکا نہ تھا)۔
اَعْضَفَتِ السَّمَاءُ۔ ابر برسنے کے لئے آمادہ ہوا۔
عَضَفٌ۔ کانوں کا اوپر کا حصہ لٹکنا۔

غَضٌّ۔ روکنا، قید کرنا، کیا کچھ جاننا۔
تَغْضِيْنٌ وَغَضَانٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔
اَغْضَنُ۔ وہ شخص جس کی آنکھ کے پوست میں شکن ہوں عضہ یا کبر کی وجہ سے۔
اِغْضَانٌ۔ مسلسل بارش رہنا۔
تَغَضُّنٌ۔ اکٹھ جانا، مڑ جانا۔
غَضَنٌ۔ تکلیف اور تعب۔
مُغْضَنٌ۔ روٹی گھی میں تلی ہوئی۔ (اس زمانہ میں تر لوگ اُس کو مُطَبَّجْ کہتے ہیں۔ یعنی پراٹھا یا پوری)۔
وَكَاشِفُ الْكُرْبَةِ فِي الْوَجْهِ الْغُضُنِ۔ اور اُس منہ کی سختی کو دور کرنے والے، جس میں رنج اور تکلیف سے شکنیں پڑ گئی ہوں یا سکڑ گیا ہو۔
غَضُوٌّ۔ تاریک ہونا، ہر چیز کو تاریکی کی وجہ سے چھپا لینا۔
غَضَى۔ غضا ایک قسم کا جھاڑ جس کا کوئلہ نہیں بجھتا اُس کی لکڑی بہت سخت ہوتی ہے) کھا کر پیٹ بیمار ہونا۔
اِغْضَاءٌ۔ خاموش رہنا، ظاہر نہ کرنا، آنکھ بند کر لینا، پلکوں کو ملا لینا، تاریک ہونا۔
تَغَاضِيْ۔ بے خبری، تغافل۔
غَضَلٌ۔ سوادتوں کا لگھ۔
نَارٌ غَاضِيَةٌ۔ خوب روشن آگ۔
غَضَاةٌ۔ مشہور درخت ہے۔
لَيْلٌ مُغْضٌ۔ اندھیری رات۔
حَمَّالَةُ الْحَطَبِ تَضَعُ الْغَضَاةَ وَهِيَ جَمْرَةٌ۔ لکڑیاں اٹھانے والی (یعنی ام جمیل ابولہب کی بیوی)، راستہ میں غضاۃ سُلگا کر انگارہ بنا کر رکھتی وغضاۃ کا انگارہ بہت تیز ہوتا ہے جیسے سجاکو کوئلہ بجھتا نہیں۔ یہ اُن حضرت صلی اللہ کو تکلیف دینے کے لئے آپؐ کے آنے جانے کے راستے میں انگارے رکھتی کبھی کانٹے بچھاتی۔
يُغْضِي حَيَاءً وَيُغْضِي مِنْ مَهَابَتِهٖ۔ شرم سے

Marfat.com

آنکھیں بند کر لیتے تھے اور لوگ ان کی ہیبت اور رعب سے آنکھیں بند کرتے (یہ امام زین العابدین کی تعریف میں کہا گیا ہے)

بابُ الغين مع الطاء

غَطْرَسَةٌ ۔ غرور کرنا، اترانا، فخر کرنا، غصہ دلانا۔
تَغَطْرُسٌ ۔ بخل اور کبر اور غرور، اترانا۔
غِطْرِسٌ ۔ اور **غِطْرِيسٌ** ۔ ظالم، متکبر (اس کی جمع غَطَارِسٌ اور غَطَارِيسُ ہے)۔
لَوْلَا التَّغَطْرُسُ مَا غَسَلْتُ يَدِيَّ ۔ اگر کبر و غرور کا خیال نہ ہوتا تو میں اپنے ہاتھ نہ دھوتا۔
غَطْرَشَةٌ ۔ تاریک ہونا۔
تَغَطْرُشٌ ۔ اندھا بننا۔
غَطْرَفَةٌ ۔ زعم، غرور اور بے فائدہ کام کرنا۔
غِطْرَافٌ اور **غِطْرِيفٌ** ۔ سردار، سخی، کریم النفس جوان، ظریف (اس کی جمع غَطَارِفَةٌ ہے)۔
غِطْرِيفُ بْنُ عَطَاءٍ ۔ ہارون رشید کے زمانے میں یہ خراسان کا گورنر تھا۔
غِطْرِيفِيَّةٌ ۔ روپیہ (سکہ) اسی حاکم غطریف کے نام سے منسوب ہے۔
أَصَمُّ أَمْ يَسْمَعُ غِطْرِيفُ الْيَمَنِ ۔ یمن کا سردار بہرا ہے یا سنتا ہے؟
غَطَارِيفُ بھی جمع ہے **غِطْرِيفٌ** کی۔ بہ معنی باز کا بچہ یا کبھی، اور خوبصورت کو بھی کہتے ہیں۔
غَطْسٌ ۔ ڈبو دینا، غوطہ دینا یا ڈوب جانا، منہ لگا کر پانی پینا۔
تَغَطْمُسٌ ۔ ڈبونا، غوطہ دینا۔
تَغَاطُسٌ ۔ تنفل۔
غَطَمُّوسٌ ۔ شجاع، بہادر، جنگ میں مستعد اور آگے ہونے والا۔
مِغْطَسٌ ۔ پانی کا بڑا برتن جس میں غوطہ مار لیں۔

مِغْنَاطِيسٌ یا مِغْنَاطِيسٌ ۔ وہ پتھر جو لوہے کو کھینچ لیتا ہے (اس قوت کشش کو جذب مقناطیسی کہتے ہیں نئے فلسفہ میں یہ قوت ہر چیز میں ثابت ہوئی ہے اور زمین، سورج، چاند، اور ستارے سب اسی کشش کی وجہ سے اپنی اپنی جگہ پر قائم ہیں)۔
غَطَشٌ ۔ تاریک ہونا، آہستہ چلنا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے (جیسے غَطَشَانٌ ہے)۔
غَطَشٌ ۔ ضعیف بصارت ایسی حالت میں کہ آنکھوں سے پانی بہتا ہو۔
غَطِّشْ لِي شَيْئًا ۔ میرے لئے کوئی تجویز کرو کوئی راستہ بتلاؤ۔
إِغْطَاشٌ ۔ تاریک کرنا۔
تَغَطُّشٌ ۔ تاریک ہونا۔
تَغَاطُشٌ ۔ تغافل، چشم پوشی۔
فَلَاةٌ غُطْشَاءُ ۔ بھول بھلیاں، جنگل جس میں راستہ نہ ملے۔
لَيْلَةٌ غَطْشَاءُ ۔ اندھیری رات۔
أَطَغَّ بِشُعَاعِهِ ظُلْمَةَ الْغَطَشِ ۔ اپنی شعاع سے تاریکی دور کر دی۔
غَطَّ ۔ ڈبو دینا، اونٹ کا غوطہ لگانا، آواز کرنا، خراٹے لینا (یعنی سوتے میں سانس کی آواز نکالنا)
إِغْطَاطٌ ۔ یہ غَطَّ کا ہم معنی اور مترادف ہے۔
مُغَاطَّةٌ ۔ اور **تَغَاطٌّ** ۔ ایک دوسرے کو غوطہ دینا۔
انْغِطَاطٌ ۔ ڈوب جانا۔
اغْتِطَاطٌ ۔ دوڑ میں آگے نکل جانا، اونٹ کا اونٹنی کو ٹھہانا، ملا دینا۔
غَطْغَطَةٌ ۔ جوش مارنا، غلبہ کرنا۔
تَغَطْغُطٌ ۔ موج مارنا۔
غُطَاطٌ ۔ مُرغِ سنگ خوار، جس کو "قطا" بھی کہتے ہیں۔
غُطَاطٌ ۔ آخرات کی سیاہی یا سحر کی سیاہی یا صبح

Marfat.com

تیری پناہ ان زخموں سے جو پردہ کھول دیتے ہیں (بے عزت کر دیتے ہیں۔ دوسری روایت میں وہ گناہ یوں بیان ہوئے ہیں، واپس ادا کرنے کی نیت ذکر کے فرض لینا، اسراف اور فضول خرچی کرنا۔ بخیلی، بدخلقی، بے صبری، سستی، دین داروں کی تحقیر)۔

غِطَایَۃٌ چھپانے کا کپڑا۔

بابُ الغین مع الفاء

غَفْرٌ چھپالینا، ڈھانپ لینا، برتن کے اندر رکھ کر پوشیدہ کرنا۔ **غَفْرٌ** اور **مَغْفَرٌ** اور **غُفْرٌ** اور **غُفْرَانٌ** اور **غُفَیْرٌ** اور **غُفَیْرَۃٌ** چھپالینا، بخش دینا، اصلاح کرنا۔ **غُفْرُ الْمَرِیْضِ**۔ بیمار کا مرض پھر لوٹ آیا (یعنی نکس ہوا)۔ **غُفْرُ الْجُرْحِ**۔ زخم پھوٹ نکلا۔ **غَفْرٌ** کپڑے کے پھونٹرے نکل آنا۔ **تَغْفِیْرٌ** ڈھانپنا، چھپالینا۔ **اِغْفَارٌ**۔ برتن کے اندر رکھ دینا۔ **تَغْفُرٌ**۔ مغافیر چننا۔ **اِغْتِفَارٌ** بخش دینا، معاف کر دینا۔ **اِغْفِیْرَارٌ**۔ پھونٹرے نکلنا۔ **غَفَّارٌ**۔ اور **غَفُوْرٌ** اللہ تعالیٰ کے نام ہیں، یعنی اپنے بندوں کے گناہ اور عیب چھپانے والا، بخش دینے والا۔ **کَانَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَکَ**۔ آنحضرتؐ جب پاخانہ سے فارغ ہو کر باہر نکلتے تو فرماتے **غُفْرَانَکَ**۔ یعنی یا اللہ میں تیری بخشش اور معافی چاہتا ہوں

(کیونکہ میں تیری نعمت کا یعنی فضلہ آسانی کے ساتھ نکل جانے کا پورا شکر ادا نہ کر سکا، یا جب تک پاخانہ میں رہا تیری یاد نہ کر سکا آنحضرتؐ ہر وقت اللہ کی یاد کیا کرتے، دل سے یا زبان سے صرف رفع حاجت کے وقت اُس کو موقوف نہ رکھتے، گویا یہ بھی ایک خطا ہے جس کی مغفرت آپ نے چاہی)۔

غَفَرَ **یَغْفِرُ** اللّٰہُ لَہُمَا وَسَالِمٌ سَالَمَہُمَا اللّٰہُ۔ غفار کی قوم کو اللہ نے بخش دیا، وہ زمانہ جاہلیت کے زمانہ میں حاجیوں کا مال چرایا کرتے تھے۔ جب خوشی سے مسلمان ہو گئے تو اُن سے توبہ کی، اور سالم کی قوم کو اللہ نے بچا دیا (تباہی اور قتل سے کیوں کہ مسلمان ہو گئے)۔

قُلْتُ لِعُرْوَۃَ کَمْ لَبِثَتْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ قَالَ عَشْرًا قُلْتُ فَابْنُ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ بِضْعَ عَشْرَۃَ قَالَ فَغَفَرَہٗ۔ میں نے عروہ بن زبیرؓ سے پوچھا کہ آنحضرتؐ (نبوت کے بعد) مکہ میں کتنی مدت تک رہے؟ انھوں نے کہا دس برس تک۔ میں نے کہا ابن عباسؓ تو کہتے ہیں کچھ اوپر دس برس۔ اس پر انھوں نے ابن عباسؓ کے لئے مغفرت کی دعا کی (یعنی یوں کہا **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ** اے خدا ان کو بخش دے)۔

کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ کو یہ دھوکا ایک شاعر کے شعر سے ہوا جس نے اپنے شعروں میں آنحضرتؐ کا کچھ اوپر دس سال مکہ میں رہنا بیان کیا ہے۔ ایک روایت میں **فَضَغْرَہٗ** ہے یعنی عروہؓ نے کہا ابن عباسؓ کم سن تھے اُن کو کیا معلوم کہ آنحضرتؐ مکہ میں کتنے برس رہے۔

میں کہتا ہوں کہ اکثر لوگوں نے ابن عباسؓ کے موافق

لہ مغافیر ایک قسم کا گوند ہوتا ہے۔ ۱۲ مص

مہ قبیلۂ غفار متعدد کی شاخ ہے ان کا موطن حجاز ہے، ۸ھ میں اسلام لائے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں فتح مکہ کے روز مکہ میں داخل ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد میں مرتدین سے جہاد کیا ۱۲ مص

نہ اس حدیث کے دوسرے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ قبیلۂ غفار کو خدا بخشے اور قبیلۂ سالم کو اللہ بچائے، بطور دعائے جلد کے اس حدیث میں اُس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند قبیلوں کے لئے دعا کی ہے اور چند کی مذمت کی ہے ۱۲ مص

Marfat.com

یہ کہا ہے کہ اُس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے بعد مکہ میں تیرہ برس تک رہے اور مدینہ میں دس برس گویا کل تیئیس برس تک آپ نبوت کے بعد زندہ رہے۔

لَمَّا حَضَرَ الْمَسْجِدَ قَالَ هُوَ اُعْفُرْ لِلنُّخَامَةِ۔ حضرت عمرؓ نے جب مسجد میں کنکریاں بچھائیں تو فرمایا، اس سے بلغم خوب ڈھنپتا ہے یعنی اگر کوئی شخص مسجد کے صحن میں تھوکے تو کنکریوں سے اُس کو خوب ڈھانپ سکتا ہے)۔

عَلَيْهِ الْمُغْفَرُ۔ مغیرہ بن شعبہ کے سر پر خود تھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر۔

إِنْ قَادِمًا قَدِمَ عَلَيْهِ مِنْ مَكَّةَ فَقَالَ كَيْفَ تَرَكْتَ الْحَرُورَةَ فَقَالَ جَادَهَا الْمَطَرُ فَاغْفَرَتْ بَطْحَاؤُهَا۔ ایک شخص مکہ سے آپ کے پاس آیا۔ آپ نے اس سے پوچھا حرورہ کی کیا خبر ہے (حرورہ مکہ میں ایک جگہ کا نام ہے) اُس نے کہا وہاں تو خوب مینہ برسا اور اس کا میدان چھوٹے دار ہو گیا یعنی سبزہ نکل آیا۔ یا وہاں کی زمین سے مغافیر گرگ آیا جو ایک گوند کی طرح عرفط کے درخت سے نکلتا ہے جو شیریں مگر ذرا بد ذائقہ ہوتا ہے)۔

غَفَرَ۔ عورت کی پیٹلی کے بالوں کو بھی کہتے ہیں۔

غُفَيْرَة۔ کان کے بالوں کو کہتے ہیں۔

قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ۔ ام المومنین حضرت سودہؓ نے (حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ کی صلاح سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، آپ نے شاید مغافیر کھایا ہے (جو ایک بدبودار گوند ہے) آنحضرتؐ کو اس سے بڑی نفرت تھی، آپ کے منہ سے ذرا سی بھی بدبو آئے۔ جب حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ نے بھی یہی کہا کہ آپ کے منہ سے مغافیر کی بدبو آتی ہے تو آپ کو یقین ہو گیا کہ حقیقت میں کوئی بُری بُو ہے۔ حالانکہ آپ نے حضرت زینبؓ کے پاس صرف شہد پیا تھا پھر آپ نے شہد اپنے اُوپر حرام کر لیا)۔

إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ لِأَخِيهِ عُفَيْرَةً فِي أَهْلٍ أَوْ مَالٍ فَلَا يَكُونَنَّ لَهُ فِتْنَةً۔ جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کے پاس بھاری جمع کنبے والوں کی یا مال کی دیکھے تو اُس کے لئے فتنہ نہ بنے اُس کو خود اور تجربہ میں نہ چاہتے۔ بلکہ اس کو شکر خداوندی کی تلقین کرے)۔

غَفِيرَةٌ۔ کثرت اور زیادتی۔ (اسی سے ہے جَمٌّ غَفِيرٌ یعنی بہت سے لوگ)۔

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ كَمِ الرُّسُلُ قَالَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَمٌّ الْغَفِيرِ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کتنے پیغمبر دنیا میں آئے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تین سو پندرہ ایک بڑی جماعت۔

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ۔ جو شخص رمضان کی راتوں میں قیام کرے (تراویح اور نوافل ادا کرے) اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے (یعنی صغیرہ گناہ)

مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ۔ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین سے لڑ جائے گی (دونوں ایک ہی وقت میں کہی جائیں) اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

إِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غُفِرَتْ لَكُمْ۔ (اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو دیکھا تو فرمایا) اب تم جیسے چاہو اعمال کرو میں نے تم کو بخش دیا (یعنی آخرت میں حقوق اللہ کا تم سے مواخذہ نہ ہوگا۔ یہ مراد نہیں کہ دنیا کی حدیں تم پر سے ساقط ہیں)۔

وَأَنَا أَسْتَغْفِرُ اللهَ سَبْعِينَ مَرَّةً۔ میں تو ہر روز ستر مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں (حالانکہ آپ گناہوں سے معصوم تھے، مگر بموجب "نزد بہاں را بیش بود حیرانی" آپ دم بھر کی غفلت کو بھی جو یادِ الٰہی سے ہو جاتی ایک گناہ عظیم سمجھتے اور اس سے استغفار کرتے۔ یا امت کی تعلیم کے لئے ایسا فرمایا کہ جب میں ہر روز ستر بار استغفار کرتا ہوں تو میری امت کو صد ہا اور ہزار ہا بار ہر روز استغفار کرنا چاہیئے)

Marfat.com

یَغْفِرُ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں۔

اِسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ لِمُضَرَ۔ مضر قوم کے لئے دعا فرمایئے (کہ اللہ ان کو اسلام کی توفیق عطا فرمائے ایک روایت میں اِسْتَسْقِ اللّٰهَ لِمُضَرَ ہے یعنی مضر کے لئے پانی برسنے کی دعا کیجئے)۔

اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ۔ کوئی بخشش چاہنے والا ہے کہ میں اس کو بخشوں۔

وَلِیَدِیْهِ فَاغْفِرْ۔ اس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے (جیسے اُس کے سارے اعضاء کو تونے بخشا ہے)۔

اَلَّا ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُ۔ مگر وہ گناہ جو بخشا نہیں جاتا۔

وَاللّٰهُ یَغْفِرُ لَهٗ۔ اللہ اُن کو یعنی حضرت صدیق اکبر کو بخش دے۔

اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا وَّلَا یُبَالِیْ۔ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے اُس کو کچھ پرواہ نہیں۔

اِنْ تُغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا۔ یا اللہ اگر تو بخشے تو کروڑوں کو بخش سکتا ہے۔

عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ خُثَیْمٍ قَالَ لَا یَقُوْلُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فَیَکْذِبُ دُنْیَا وَکَذَّبَا۔ ربیع بن خثیم نے کہا استغفار اللہ و اتوب نہ کہے، یہ تو گناہ اور جھوٹ ہے (کیونکہ دل حاضر نہیں اور زبان سے یہ رٹ رہا ہے، تو درحقیقت جھوٹ بول رہا ہے)۔

اُرِیْدُ اَغْفِرُ۔ میں چاہتا ہوں اُس کے سب گناہ بخش دوں۔

مَنْ عَلِمَ اَنِّیْ ذُوْقُدْرَةٍ عَلٰی مَغْفِرَةِ الذَّنْبِ۔ جو شخص اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ میں گناہوں کو معاف کر سکتا ہوں (تو وہ اس کے سب گناہ بخش دوں گا۔ یہ حدیث قدسی ہے)۔

مَنْ لَّزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مَخْرَجًا مِّنْ کُلِّ ضِیْقٍ۔ جو شخص ہمیشہ استغفار کیا کرے (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ یا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وغیرہ کہا کرے) تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ہر تنگی سے نکل جانے کا راستہ بنا دے گا (کیونکہ تنگی اور تکلیف گناہوں کا اور بدکاریوں کا نتیجہ ہے، لہٰذا جب استغفار بہت کرے گا تو گناہوں کی معافی ہو کر راحت اور رزق کی فراغت حاصل ہوگی)۔

فَدَاسْتُجِیْبَ وَغُفِرَ لِاُمَّتِیْ۔ اللہ نے دعا قبول کی اور میری امت کو بخش دیا۔

مَغْفِرَةٌ مِّنْ عِنْدِکَ۔ خاص اپنے پاس سے پوری بخشش۔

فَاِذَا اَعْرَفُوْهُمْ فَقَدْ غَفَرُوْا لَهُمْ۔ جب ان کو پہچان لیا تو گویا ان کو بخش دیا۔

وَاَنَا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ سَبْعِیْنَ اِسْتِغْفَارَةً۔ اور میں اللہ تعالیٰ سے ستر بار استغفار کرتا ہوں۔

اَلْعَالِمُ یَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰی الْحِیْتَانُ فِی الْمَاءِ وَالطَّیْرُ فِی الْهَوَاءِ۔ عالم کے لئے آسمان زمین میں جتنی مخلوق ہیں سب بخشش کی دعا کرتی ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی اور پرندے ہوا میں۔

فَاِنْ اَصَابَ اَحَدَکُمْ غَفِیْرَةٌ فِیْ رِزْقٍ اَوْ عُمُرٍ اَوْ وَلَدٍ اَوْ غَیْرِ ذٰلِکَ فَلَا یَکُوْنُ لَهٗ ذٰلِکَ فِتْنَةً۔ اگر تم میں سے کوئی روزی یا عمر یا اولاد وغیرہ میں کثرت اور زیادتی حاصل کرے تو اس کو اپنے لئے فتنہ نہ بنائے (اس میں غرق ہو کر خدا سے غافل نہ ہو جائے)۔

غَفْیٌ گڑ نکلنا، ریح خارج ہونا، کوڑے یا ہنٹر سے مارنا، گھڑی گھڑی پانی پینے کو آنا، نرکا مادہ پر بار بار چڑھنا، ہجوم کرنا، سونا۔

تَغْفِیْقٌ۔ اس طرح سونا کہ لوگوں کی باتیں سنتا رہے، سانپ کے کاٹے کی دوا کرنا، اُس کو بیدار رکھنا۔

Marfat.com

تَغَشْمُرٌ۔ سارے دن شراب پینا۔
اِغْتِفَاقٌ۔ گھر لینا۔
غَافِقٌ۔ اندلس میں ایک قلعہ کا نام ہے۔
غَفَقٌ۔ ہلکا مینھ، پھوار۔
مَغْفَقٌ۔ جہاں نوٹ کر جائے، واپس ہونے کی جگہ۔
مَرَّ بِیْ عُمَرُ وَاَنَا فَاعِدٌ فِی السُّوْقِ فَقَالَ لِیْ هٰكَذَا یَا سَلَمَةُ عَنِ الطَّرِیْقِ وَغَفَقَنِیْ بِالدِّرَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ لَقِیْنِیْ فَاَدْخَلَنِیْ بَیْتَهٗ فَاَخْرَجَ كِیْسًا فِیْهِ سِتُّ مِائَةٍ وَدَرَاهِمَ فَقَالَ خُذْهَا وَاعْلَمْ اَنَّهَا مِنَ الْغَفْقَةِ الَّتِیْ غَفَقْتُكَ عَامًا اَوَّلَ۔ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے، میں بازار میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں حضرت عمرؓ میرے سامنے سے گزرے۔ انھوں نے کہا سلمہ! راستہ سے ہٹ کر کیوں بیٹھا جاتا چاہئے (تاکہ دوسرے راستہ چلنے والوں کو تکلیف نہ ہو) اور مجھ کو دُرّہ سے مارا۔ جب دوسرا سال ہوا تو مجھ سے ملے اور مجھ کو اپنے گھر لے گئے اور ایک تھیلی نکالی جس میں چھ سو درہم تھے اور فرمایا یہ لے جاؤ اور مجھ کو یہ ہے اُس دُرّہ کا بدلہ ہے جو اگلے سال میں نے تجھ کو لگایا تھا (آپ نے ادب سکھانے کے لئے حضرت سلمہؓ کو دُرّہ لگایا، مگر سال بھر تک اس کا خیال رکھا کہ سلمہ کو مجھ سے رنج پہنچا ہے۔ سال کے بعد ان کو ایسا معقول انعام دیا کہ وہ سارا رنج بھول گئے اور شکر گزار بن گئے۔ یہ سب اس وجہ سے کیا کہ سلمہؓ نے آنحضرتؐ کے زمانہ میں اسلام کی بڑی بڑی خدمتیں انجام دی تھیں)۔
(نہایہ میں ہے کہ غَفَقٌ کے معنی کوڑے یا دُرّہ یا لکڑی سے مارنا)۔
غَفْقَةٌ۔ ایک مار (ایک روایت میں غَفَقَةٌ کی بجائے عَفَقَةٌ ہے عین مہملہ سے، یعنی بہت مار)۔
غَفْلَةٌ۔ یا غَفْلٌ۔ چھوڑ دینا، بھول جانا۔
تَغْفِیْلٌ۔ چھپا لینا، غافل بنانا۔
اِغْفَالٌ۔ غافل ہونا، کسی چیز کو بے اعتنائی سے چھوڑ دینا۔ کہ بھول کر، جانور پر داغ نہ لگانا۔
تَغَفُّلٌ۔ کسی کی غفلت تاکتے رہنا۔
تَغَافُلٌ۔ عمداً غفلت کرنا۔
اِنِّیْ رَجُلٌ مُّغْفَلٌ فَاَیْنَ اَسِمُ۔ (قفادہ اسلمی نے عرض کیا یا رسول اللہؐ) میں بے نشان اونٹوں والا ہوں (یعنی میں نے اپنے اونٹوں کو داغا نہیں ہے) تو میں کہاں نشان لگاؤں؟
وَكَانَ اَوْسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مُغْفَلًا۔ اَوس بن عبداللہ کے اونٹ بے نشان تھے (ان پر کوئی علامت نہ تھی)۔
وَلَنَا نَعَمٌ هَمَلٌ اَغْفَالٌ۔ ہمارے پاس چند جانور ہیں جو چھٹے پھرتے ہیں (ان کا کوئی چرواہا اور نگہبان نہیں ہے)، ان پر کوئی نشان ہے، یا وہ دودھ نہیں دیتے یا کسی کام کے نہیں۔ (یہ غُفْلٌ سے نکلا ہے۔ یعنی وہ شخص جس سے نہ بھلائی کی امید ہو نہ برائی کا ڈر ہو)۔
اِنَّ لَنَا الْمَنَاجِیَةَ وَكَذَا وَكَذَا وَالْمَعَاجِیَ وَاَغْفَالَ الْاَرْضِ۔ (اس حضرتؐ نے اکیدر دائی دومۃ الجندل کو لکھا) جنگل کی زمین اور یہ اور یہ اور وہ زمین جس کا مالک نہ معلوم ہو اور افتادہ وغیرآباد زمین ہماری ہے۔
مَنِ اتَّبَعَ الصَّیْدَ غَفَلَ۔ جو شخص شکار کے پیچھے لگا (اُس کو شکار کا شوق ہو گیا) وہ غافل ہو جائے گا (اس کو نماز کا خیال رہے گا نہ دنیا کے دوسرے کاموں کا)۔
لَعَلَّنَا اَغْفَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمِیْنَكَ۔ (ابوموسیٰ اشعری رضؓ نے کہا) آنحضرت صلعم نے جو قسم کھائی تھی کہ ہم تم کو سواری کے لئے اونٹ نہیں دیں گے) وہ ہم نے آپ کو یاد نہیں دلائی (آپ کو بہلائے رکھا اگر آپ کو وہ قسم یاد دلاتے تو آپ ہم کو اُونٹ نہ دیتے مطلب یہ ہے کہ آپ کو دوسرے کاموں میں مشغول رہنے کی وجہ سے

Marfat.com

اپنی قسم کا خیال نہیں رہا اور ہم نے بھی اس موقع کو غنیمت سمجھ کر آپ سے اونٹ لے لئے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:
اَغْفَلْتُهٗ اور اِسْتَغْفَلْتُهٗ۔ میں نے اس کی غفلت کا وقت ڈھونڈا)۔

رَاٰى رَجُلًا يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالْمَغْفَلَةِ وَالْمَنْشَلَةِ۔ ابوبکر صدیق رضی نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا تو کہا اپنی عنفقہ (وہ مقام جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان) کا اور انگوٹھے کے مقام کا خیال رکھ (ایسا نہ ہو وہ سوکھے رہ جائیں)۔

وَتُصْبِحُ عَزْبَى عَنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ۔ اور بھولی بھالی غافل عورتوں کے گوشت سے بھوکی رہتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں) یہ حسانؓ نے حضرت عائشہؓ کی تعریف میں کہا
فَاِنَّهُمَا سَاعَتَا غَفْلَةٍ۔ یہ دونوں غفلت کے وقت ہیں (یعنی جب غوب شروع ہوتا ہے رات کے اندھیرے ہونے تک اور جب صبح طلوع ہوتی ہے سورج نکلنے تک ان دونوں وقتوں میں شیطان اپنی فوج پھیلاتا ہے تو ان میں اللہ کی یاد سے کروا اور شیطان اور اس کی فوج سے پناہ مانگو، اور اپنے چھوٹے بچوں کو حفاظت میں رکھو)۔

مُغَفَّلٌ۔ بیوقوف غافل جو کسی کام کا خیال نہ رکھے۔

لَيْسَ مَا فِيْهِ اِعْلَامٌ كَالْاِغْفَالِ۔ جس میں آگاہی ہو وہ غفلت والے کی طرح نہیں ہے (یعنی ایک بات کو بتلا دینا اور آگاہ کر دینا، بتلانے اور بے خبر رکھنے کی طرح نہیں ہے)۔

غَفْوٌ اور غُفُوٌّ۔ سونا یا ذرا سا ہلکی نیند لینا، پانی کے اوپر تیرنا (اِغْفَاءٌ کے بھی یہی معنے ہیں)۔

فَغَفَوْتُ غَفْوَةً۔ میں نے ایک ہلکی نیند لے لی۔

اَغْفَى اِغْفَاءً یا اِغْفَاءَةً۔ ایک ہلکی نیند لے لی۔ (غَفَا اس معنی میں کم مستعمل ہے، ازہری نے کہا فصیح لغت اَغْفٰی ہے، اور اَغْفَیْتُ)۔

اِغْفَا۔ بعض اہل علم نے اس کے معنی اونگھنا کئے ہیں۔ جیسے نزول وحی کے وقت آن حضرتؐ کی حالت ہوتی اور شاید اونگھنے سے یہ مراد ہو کہ دنیاوی دھندوں سے غفلت اور توجہ الی اللہ)۔

باب الغین مع القاف

غَقْ غَقْ۔ اُلٹے کی آواز (یعنی جوش مارنے کی)۔

اِنَّ السَّقَمَ لَيَتَقَرَّبُ مِنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى اَنَّ بُطُوْنَهُمْ تَقُوْلُ غَقْ غَقْ۔ قیامت کے دن سورج لوگوں سے اتنا قریب ہو جائے گا کہ اُس کی گرمی سے لوگوں کے پیٹ اُبلنے لگیں گے، یہاں تک کہ اُن کے پیٹوں میں سے غَقْ غَقْ کی آواز نکلنے لگے گی (ایک روایت میں تُغَثْ ہے، یعنی اُن کے پیٹ اُبلنے لگیں گے)۔

غَقْ اور غَقِيْقٌ۔ جوش مارنا، اُبلنا، اس میں سے آواز نکلنا اور کتے کی آواز کو بھی کہتے ہیں (جیسے غَاقَ غَاقٌ کتے کی آواز)۔

غُقَاقَةٌ۔ وہ عورت جس کی فرج سے جماع کے وقت آواز نکلے۔

غَقِيْقُ الْمَاءِ۔ پانی کی آواز جب کشادہ جگہ سے تنگ جگہ میں جائے یا تنگ جگہ سے کشادہ مقام میں آئے۔ (غَقْغَقَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں)۔

غَقْغَقَةٌ۔ آواز کرنا۔

غَقْغَقَ الْغُرَابُ۔ کوے نے آواز نکالی۔

باب الغین مع اللام

غَلْبٌ یا غَلَبٌ یا غَلَبَةٌ یا مَغْلَبَةٌ یا مَغْلَبٌ یا غَلْبٰى یا غِلَبٰى یا غَلَبٰى یا غَلَبَةٌ یا غَلَابِيَةٌ۔ زور کرنا، دبانا، غالب ہونا، مار دکھانا، باز رہنا۔

غَلَبَ فُلَانٌ۔ وہ مغلوب ہو گیا زور سے اُس سے

Marfat.com

لے لیا گیا۔

غَلَبٌ۔ گردن موٹی ہونا۔

تَغْلِیْبٌ۔ غالب کرنا۔

مُغَالَبَۃٌ اور غِلَابٌ۔ قہر کرنا، زور کرنا، زور سے قابض ہو جانا۔

اِغْلِیْلٌ۔ خوب گھنی ہونا۔

اَھْلُ الْجَنَّۃِ الضُّعَفَاءُ الْمُغْلَّبُوْنَ۔ اہل بہشت وہ لوگ ہیں جو ناتوان کمزور مغلوب ہیں ان پر دوسرے لوگ جبر اور ظلم کرتے ہیں۔ وہ بدلہ نہیں لے سکتے کیونکہ ضعیف اور کم قوت ہیں)۔

مُغْلَبٌ۔ اس کو بھی کہتے ہیں جو غالب کیا جائے۔

مَا اجْتَمَعَ حَلَالٌ وَّحَرَامٌ اِلَّا غَلَبَ الْحَرَامُ الْحَلَالَ۔ جب حلال چیز اور حرام چیز مل جائے (اس طرح کہ تمیز دشوار ہو مثلاً پانی اور شراب یا پانی اور پیشاب یا گائے کی چربی اور سور کی چربی) تو حرام حلال پر غالب ہوگی (یعنی وہ حرام سمجھی جائے گی)۔

اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ۔ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہونی ہے (یعنی رحمت کا دائرہ بہ نسبت غضب کے دائرہ کے وسیع ہے)۔

غَلَبَتْ رَحْمَتِیْ غَضَبِیْ۔ میرا رحم میرے غضب پر غالب ہے (کیونکہ اس کا رحم مومن اور کافر دونوں پہ ہے دنیا میں دونوں آرام سے بسر کر رہے ہیں اور غضب صرف آخرت میں، اور وہ بھی کافروں پر ہوگا)۔

بِبَیْضٍ مُکَرَّزَۃٍ غُلْبٍ جَحَاجِحَۃٍ۔ سفید رنگ، بہادر موٹی گردن والے سردار کریم النفس (ایک ولایت میں بیضٍ مُغَالِبَۃٍ ہے۔ اس کا بیان اوپر گذر چکا) جو اپنے سرداروں کو موٹی گردن والا کہتے ہیں۔ یہ اَغْلَبُ کی جمع ہے مؤنث غَلْبَاءُ ہے)

غَلْبَاءُ وَجْنَاءُ عُلْکُوْمٌ مُدَرَّکَۃٌ۔ موٹی گردن والی بڑے بڑے رخسار والی اونٹنی سخت قوی تر اونٹ کی طرح۔

لَوْلَا اَنْ تَغْلِبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰی اَضَعَ الْجَمَلَ۔ آنحضرتؐ جب زمزم کے کنویں کے پاس آئے تو اپنے اونٹ پر سوار رہے (یعنی حج وداع میں) اور فرمایا اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ تم مغلوب کئے جاؤ گے (لوگ تم پر غلبہ اور زور کر کے ڈول رسی تم سے چھین لیں گے اور خود پانی پلانے لگیں گے یا تم ہمیں بھگنے لگو گے کہ زمزم سے پانی کھینچنا اور پلانا یہ بھی حج کا ایک رکن ہے یا الیسا نہ ہو کہ آئندہ زمانہ میں حج کا رکن ہوں وہ تم سے یہ خدمت بہ جبر چھین لیں۔ یعنی زمزم کا پانی پلانے کی خدمت) تو میں اونٹ سے اتر کر رسی اپنے کاندھے پر رکھتا (زمزم سے پانی کھینچتا اور لوگوں کو پلاتا) (ایک روایت میں لَنَزَعْتُ ہے یعنی میں خود پانی نکالتا)۔

فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تَغْلِبُوْا عَنْ صَلٰوۃٍ کَذَا فَافْعَلُوْا۔ اگر تم سے ہو سکے کہ تم اس نماز کو نہ چھوڑو (یعنی فجر اور عصر کی نماز کو) تو کر و مطلب یہ ہے کہ فجر اور عصر کے وقت بہت برکت کے ہیں، ان میں رات اور دن کے فرشتوں کا اجتماع ہوتا ہے اور صبح کے وقت رزق تقسیم ہوتا ہے تو ان نمازوں کا خیال رکھو اور مقدور بھر کوشش کرو کہ ان باتوں میں نہ پھنس جاؤ جن سے یہ نمازیں فوت ہو جائیں مثلاً سونا اور دنیا کے مشاغل وغیرہ ہیں)۔

طیبی نے کہا کہ فجر اور عصر کو اس لئے خاص کیا کہ ان دونوں اوقات میں لوگ سوئے رہتے ہیں یا دنیا کے دھندوں میں مصروف رہتے ہیں۔ حالانکہ پانچوں نمازیں اپنی فرضیت اور اہتمام میں برابر ہیں۔ تو جو شخص ان دو نمازوں کا خیال رکھے گا وہ لامحالہ دوسری نمازوں کو بھی وقت پر ادا کرے گا جو نسبتاً آسان اور سہل ہیں)۔

بَابُ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ لِمَنْ غُلِبَ۔ جس شخص پر نیند کا غلبہ ہو اس کا عشاء کی نماز سے پہلے سو رہنا

Marfat.com

کیسا ہے؟

مَنَعَنَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا ۔ حضرت علیؓ نے وہ جائداد جو حضرت عمرؓ نے اُن کو تفویض کر دی تھی، روکی اور حضرت عباسؓ کو دی ان پر غالب آئے۔

وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ ۔ وہ بیمار تھیں۔

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ ۔ میں مردوں کے غلبے (ان کے زور قہر ظلم) سے تیری پناہ میں آتا ہوں

لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ ۔ کہیں گنوار لوگ تمہارے اس نماز کے نام پر غالب نہ ہو جائیں (اس نماز کا نام عشاء ہے لیکن گنوار لوگ اُس کو عَتَمَہ کہتے ہیں (اس کی وجہ تسمیہ کتاب العین المہملہ میں گذر چکی ہے) الیسانہ ہو کہ تم بھی اس کو عَتَمَہ کہنے لگو۔

مَنْ طَلَبَ الْقَضَاءَ حَتَّى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلَهُ جَوْرُهُ ۔ جو شخص قاضی کا عہدہ طلب کرے پھر اُس کا ظلم اُس کے عدل پر انصاف پر غالب آئے۔

فَتُغْلِبُونِي فَتَحْمُونَ فِيهِمَا ۔ تم مجھ پر غالب اگر اُس میں گھسے جاتے ہو (یعنی دوزخ میں، میں تمہارے پیچھے سے کمریں پکڑ کر روک رہا ہوں اور تم نہیں مانتے اس میں گرے جاتے ہو)۔

إِنْ ظَهَرْتُ غَلَبْتُنَ ۔ جعفر کی عورتیں غالب آئیں (یہ کسی طرح رونا پیٹنا نہیں چھوڑتیں اور مجھ سے منع کرنے سے باز نہیں آتیں)۔

غَلَّابٌ اور **غَالِبٌ** ۔ اللہ تعالیٰ کے نام ہیں

كُلُّ مَا غَلَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ أَوْلَى بِالْعُذْرِ جس پر اللہ تعالیٰ غالب ہو وہ معذور ہے۔

تَغْلِبُ ۔ ایک قبیلہ ہے حضرت عمرؓ نے ان سے جزیہ طلب کیا، چونکہ وہ نصرانی ہے، تو انھوں نے انکار کیا، پھر دوچند زکوٰۃ پر اُن سے صلح ہو گئی۔

غَلَّتٌ ۔ بیع فسخ کرنا۔

غَلَتٌ ۔ بہ معنی غلط حساب میں ہو یا کلام میں۔

تَغَلَّتٌ اور **اغْتِلَاتٌ** ۔ دھوکہ سے غفلت میں لے لینا۔

غَلَسٌ ۔ شروع رات۔

لَا غَلَسَ فِي الْإِسْلَامِ ۔ اسلام میں غلطی کا اعتبار نہیں (بعضوں نے کہا)

غَلَتٌ ۔ حساب کی غلطی۔ اور **غَلَطٌ** کلام کی غلطی۔

كَانَ لَا يُجِيزُ الْغَلَتَ ۔ قاضی شریح غلطی کو جائز نہیں رکھتے تھے (مثلاً کوئی غلطی سے یہ کہہ دے کہ میں نے یہ کپڑا سو روپیہ کو خریدا پھر تحقیقات کے بعد معلوم ہوا کہ سو سے کم کو خریدا تھا تو صحیح بات ہے اُس کو اختیار کرے اور غلطی کو چھوڑ دے)۔

لَا يَجُوزُ التَّغَلُّتُ ۔ غلطی سے کوئی چیز لے لینا درست نہیں (مثلاً سو لاکھ گنڈے کے بدلے صراف نے غلطی سے ستر ہ گنڈے دیدیئے تو ایک گنڈہ جو غلطی سے اس نے زیادہ دے دیا اُس کا لینا درست نہیں واپس کر دینا چاہئے)۔

غَلَسٌ ۔ اخیرات کی تاریکی۔

تَغْلِيسٌ ۔ اس تاریکی میں چلنا، پانی پر آنا یا نماز ادا کرنا (یعنی فجر کی نماز)۔

إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ ۔ آنحضرتؐ صبح کی نمازیں اخیر کی تاریکی میں پڑھا کرتے تھے۔

كُنَّا نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى ۔ ہم مزدلفہ سے منیٰ کو رات کی تاریکی میں روانہ ہو جاتے۔ (یعنی دسویں ذی الحجہ کو)۔

وَالصُّبْحُ بِغَلَسٍ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصحابؓ صبح کی نمازیں اخیر کی تاریکی میں پڑھتے (خود حضرت عمرؓ نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ صبح کی نماز اُس وقت پڑھو جب تارے نمایاں اور گھنے ہو رہے ہوں)۔

ان حدیثوں کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ صبح کی نماز روشنی میں پڑھنا افضل ہے، صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر یہ امر

Marfat.com

افضل ہو تو آں حضرتؐ ضرور اس کو اختیار فرماتے۔ اب یہ ایک حدیث میں ہے کہ اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر یا نور وا بالفجر تو اس کا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز میں قرأت طویل کر دیں یہاں تک کہ روشنی ہو جائے نہ یہ کہ نماز روشنی میں شروع کر دو)۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَلِّسُ بِالْفَجْرِ. آنحضرتؐ فجر کی نماز تاریکی میں ادا کرتے۔

غَلْصَمَةٌ ۔ سر اور گردن کے بیچ کا گوشت کاٹنا، سر اور جماعت، نزاقت اور شمار۔

مُغَلْصَمَةٌ ۔ گردن بندھی ہوئی۔

مَذْحَجٌ هَامَتُهَا وَغَلْصَمَتُهَا۔ مذحج اس کا کاسۂ سر (کھوپڑی) اور حلق کا سرا ہے جو اٹھا ہوا ہوتا ہے

غَلَطٌ ۔ غلطی کرنا، چوک جانا۔

تَغْلِيطٌ ۔ غلطی میں ڈالنا، غلط بتانا۔

مُغَالَطَةٌ ۔ غلطی میں ڈالنا (جیسے **غِلَاطٌ** اور **اِغْلَاطٌ** ہے)۔

تَغَالُطٌ ۔ ایک دوسرے کو غلطی میں ڈالنا۔

مِغْلَاطٌ ۔ بہت غلطی کرنے والا۔

نَهٰى عَنِ الْغُلُوْطَاتِ یا عَنِ **الْاُغْلُوْطَاتِ**۔ آنحضرتؐ نے غلطی میں ڈالنے والے سوالوں سے منع فرمایا (**غَلُوْطَاتٌ** جمع ہے **غَلُوْطَةٌ** کی اور **اُغْلُوْطَاتٌ** جمع ہے **اُغْلُوْطَةٌ** کی یعنی مشکل سوال جس میں آدمی غلطی میں پڑ جائے، بعضوں نے کہا **غَلُوْطَات** میں ہمزہ ترک کر دیا گیا جیسے **جَاءَ الْاَحْمَرُ** میں **جَاءَ الْحَمْرُ**۔

اَنْذَرْتُكُمْ قَصِيْصَ اَصْحَابِ الْمَنْطِقِ۔ (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں) میں تم کو سخت اور مشکل کلام سے ڈراتا ہوں (یعنی دقیق مسائل طلاء ورت پیش کرنے سے)۔

غَلَظٌ یا **غَلَظَةٌ** یا **غِلَاظَةٌ** ۔ موٹا ہونا، بھدا ہونا، گاڑھا ہونا (یہ ضد ہے لطافت اور رقت کی) سخت ہونا، قوی ہونا، مضبوط ہونا۔

تَغْلِيْظٌ ۔ غلیظ کرنا، سختی کرنا، تاکید کرنا، قوت دار کرنا

اِغْلَاظٌ ۔ سختی کرنا، سخت زمین میں اترنا، سخت کلامی کرنا۔

تَغَلُّظٌ ۔ سخت ہونا، بڑا ہونا۔

اِسْتِغْلَاظٌ ۔ (اناج کی) بالی کا سخت اور مضبوط ہو جانا اس میں دانے نکل آنا، غلیظ ہو جانا یا غلیظ سمجھنا۔

فَقِيْمَةُ الدِّيَةِ مُغَلَّظَةٌ ۔ قتل خطا (شبہ عمد) میں سخت دیت ہے (سخت دیت یہ ہے کہ سو اونٹنیوں میں سے تیس حقہ ہوں (جو تین برس کے ہو کر چوتھے میں لگے ہوں)، اور تیس جذعہ ہوں (جو چار برس کے ہو کر پانچویں میں لگے ہوں) اور چالیس ثنے (جو پانچ سال کے ہو کر چھٹے میں لگے ہوں) نو سال کی عمر تک اور سب حاملہ ہوں۔

فَاَغْلَظَ ۔ اس نے آنحضرتؐ سے اپنا قرضہ طلب کرنے میں سختی کی (یعنی سخت تقاضا کیا)۔

اَتَجْعَلُوْنَ عَلَيَّ التَّغْلِيْظَ۔ کیا تم حاملہ عورت پر سختی کرتے ہو کہ چار مہینے دس دن سے بھی زیادہ اس کی عدت قرار دیتے ہو۔ اگر وضع حمل میں اس سے زیادہ دن باقی ہوں۔ ابن عباسؓ کا یہی قول ہے کہ حاملہ عورت کی عدت وفات البعد الاجلین ہے اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ حاملہ کی عدت وضع حمل کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے گو اس کے شوہر کا جنازہ ابھی رکھا ہی ہوا ہو دفن بھی نہ ہوا ہو)

اَنْتَ اَغْلَظُ وَاَفْظُّ۔ تم تو سخت اور اکھل کھرے ہو (آنحضرت صلعم خلیق اور ملنسار تھے۔ تو **اَغْلَظ** بہ معنی غلیظ کے ہے اگر تفضیل مراد ہو تو یہ مطلب ہو گا کہ آنحضرتؐ سے زیادہ تم میں سختی ہے، آپ صرف کافروں اور منافقوں پر اور حرام کاروں پر سخت تھے اور پرہیزگاروں اور مومنوں پر بہت مہربان تھے)۔

Marfat.com

مَا اَغْلَظَنِیْ فِیْ شَیْءٍ مَّا اَغْلَظْ فِیْہِ۔ کسی بات میں انھوں نے مجھ پر اتنی سختی نہیں کی جتنی اس میں کی (سختی کی وجہ یہ تھی) کہ انہوں نے ہر بات میں صاف صریح حکم پر مدار رکھا اور قیاس استنباط کو ترک کیا حالانکہ صاف و صریح احکام تھوڑے ہیں اور بہت سے مسائل ان پر قیاس کرنے سے حل ہوتے ہیں)۔

لِیُّ الْوَاجِدِ یُحِلُّ عُرْضَہٗ وَعُقُوْبَتَہٗ۔ جس شخص کو قرض ادا کرنے کا مقدور ہو (لیکن وہ شرارت اور ستانے کی نیت سے ادا نہ کرے) تو اس کی عزت ریزی کو وڈشت کر دیتا ہے (قرض خواہ اُس کو سخت سُست کہہ کر اس کی عزت لے سکتا ہے اور حاکم اُس کو قید بھی کر سکتا ہے)۔

ذَکَرْتُ مَا یُغْلَظُ عَلَیْہِ۔ کافر پر عذاب کی جو سختی ہوگی اُس کا بیان کیا۔

کُنْتُ عَلَی الْکَافِرِیْنَ غِلْظَۃً وَّغَیْظًا۔ تم تو کافروں پر سختی اور غضب تھے (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ کی توصیف میں فرمایا)۔

غَلْغَلَۃٌ۔ جلد چلنا، سختی اور مشقت سے داخل ہونا۔

تَغَلْغُلٌ۔ جلدی چلنا۔ استعمال کرنا۔

مُغَلْغَلَۃٌ۔ ایک شہر سے دوسرے شہر کو لائی گئی۔

قَالَ اِذَا قَامَتْ تَشَنَّتْ وَاِذَا تَکَلَّمَتْ تَغَنَّتْ فَقَالَ لَہٗ قَدْ تَغَلْغَلَتْ یَا عَدُوَّ اللّٰہِ۔ ہیت نخت نے ایک عورت کی تعریف میں کہا جب وہ کھڑی ہوتی ہے تو دُبری ہو جاتی ہے (مشک مشک کر چلتی ہے) اور جب بات کرتی ہے تو نک سے بات نکالتی ہے (گاتی ہے۔ آنحضرت نے اُس سے فرمایا ارے خدا کے دشمن تو نے مبالغہ کی حد کر دی (ایسی تعریف کی کہ اُس سے زیادہ کوئی نہیں کر سکتا)۔

غَلْغَلَۃٌ۔ ایک چیز کو دوسری چیز میں اس طرح گھسیڑنا کہ وہ اسی ہو کر رہ جائے اسی کا ایک جزو بن جائے۔

مُغَلْغَلَۃٌ مَعَاقِلُھَا تَعَالٰی اِلٰی صَنَاءَ مِنْ ذِیْ جَمِیْلٍ۔ یہ شعر ابن ذی یزن کے قصہ میں آیا ہے۔ اسمیں مُغَلْغَلَۃٌ (بہ فتح میم و غین) جو رسالت (سفارت) ایک شہر سے دوسرے شہر کر کے بھیجیں اور بہ کسرۂ غین ثانی۔ جلد چلنے والی۔

غَلَفٌ۔ ڈھانپ دینا، غلاف میں رکھنا، ضاد لگانا۔

غَلَفٌ بے ختنہ ہونا (جیسے قُلْفَۃٌ اور عُرْلَۃٌ ہے)۔

اَغْلَفُ اور اَقْلَفُ اور اَعْرَلُ۔ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو مونث غَلْفَاءُ اور جمع غُلْفٌ ہے۔

غُلْفَۃٌ۔ وہ کھال جو ختنہ میں کاٹی جاتی ہے۔

یَقْتُمُ قُثُوْءًا غُلْفًا۔ غلاف چڑھے ہوئے دلوں کو کھول دیں گے (یہ آنحضرت کی صفت میں ہے) (یعنی اگر لوگوں کو گمراہ بتلائیں گے اور جن دلوں پر کفر اور ضلالت کا غلاف چڑھا ہوا ہے ان کا غلاف اُتار ڈالیں گے)۔

اَلْقُلُوْبُ اَرْبَعَۃٌ فَقَلْبٌ اَغْلَفُ۔ دل چار طرح کے ہیں ایک وہ دل جس پر غلاف چڑھا ہوا ہے (حق بات اُس میں جا ہی نہیں سکتی)۔

کُنْتُ اُغَلِّفُ لِحْیَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْغَالِیَۃِ۔ میں آنحضرت کی ریش مبارک پر غالیہ (خوشبو) (جو ایک مرکب خوشبو ہے)۔

وَغَلْغَلَھَا بِالْحِنَّاءِ۔ اس پر مہندی کا لیپ کیا۔

تَغْلِیْنَ بِالسِّدْرِ یَا تَغْلِیْنَ بِالسِّدْرِ (دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی) بیری کا لیپ کر کے (یعنی بیری کے پانوں پیستی مت لگا کہ غلاف کی طرح ہو جائے)۔

تَغَلَّفَ بِہٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْہِ۔ اپنی ڈاڑھی پر اُس کو لتھیڑ (میں دیکھ رہا تھا)۔

اَلْاَغْلَفُ لَا یَؤُمُّ الْقَوْمَ۔ جو شخص بے ختنہ ہو وہ لوگوں کی نماز میں امامت نہ کرے (حنفیہ نے اس کی امامت کو مکروہ رکھا ہے)۔

غَلَقٌ۔ بند کرنا، دُور جانا۔

غَلَقٌ۔ ہر وہ چیز کا رکنا، راہن کو نہ دینا، ختنہ ہونا، تنگ دل ہونا۔

تَغْلِیْقٌ اور اِغْلَاقٌ۔ بند کرنا۔

Marfat.com

مُغَالَقَۃٌ۔ شرط لگانا۔
تَغَالُقٌ۔ باہم شرط لگانا۔
اِنْغِلَاقٌ۔ بند ہو جانا۔
اِسْتِغْلَاقٌ۔ زبان بند ہو جانا، بیع میں واپسی کا اختیار نہ رکھنا۔
غِلَافَۃٌ۔ کسی چیز کا بقیہ جس سے وہ پوری ہو جائے۔
غَلَقٌ۔ مشکل۔
غُلُقٌ۔ بند
مُغْلَقٌ۔ مشکل۔
لَا یُغْلَقُ الرَّھْنُ بِمَا فِیْہِ۔ گروی چیز نہیں رُکے گی۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:
غَلَقَ الرَّھْنُ یَغْلَقُ غُلُوْقًا۔ جب گروی مرتہن کے پاس رہ جائے اور راہن اُس کو چھڑا نہ سکے (مطلب ہے کہ اگر گروی کا مالک یعنی راہن اپنی چیز چھڑائے تو مرتہن اُس کا مالک نہ ہو جائے گا۔ جیسے زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ جب راہن معین وقت تک زر رہن ادا نہ کرتا تو شے مرہون مرتہن کی ملک ہو جاتی۔ اسلام نے یہ قاعدہ باطل کر دیا)۔ (زہری نے کہا، عرب لوگ کہتے ہیں:
غَلَقَ الْبَابُ اور الْغَلَقُ اور اِسْتَغْلَقَ۔ جب دروازہ کا کھلنا مشکل ہو) اور غَلَقُ رہن میں فَکّ کی ضد ہے، یعنی چھڑانا یعنی کہ جب راہن نے رہن کو فک کرا پایا تو گویا اُس کو مرتہن کی قید سے چھڑا دیا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:
قَدْ اَغْلَقْتُ الرَّھْنَ فَغَلَقَ۔ یعنی میں نے شے مرہون کو روک رکھا تو وہ رُک گئی (یعنی مرتہن کی ملک ہو گئی) یا نبی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ شئے مرہون مرتہن کے پاس امانت ہے تو مالک اس میں تصرف کرنے سے روکا نہ جائے گا۔ اگر شئے مرہون تلف ہو جائے تو مرتہن کا دین ساقط ہو گا وہ راہن سے اپنا قرضہ بھرے گا)۔
جِئْتُ اِرْدَاضِعَکَ الرِّھَانَ قَالَ بَلْ غَدَوْتَ لِتُغْلِقَہٗ۔ (حذیفہ بن بدر نے قیس بن زہیر سے کہا، تم صبح صبح کیوں آئے؟ انھوں نے کہا اس لئے کہ میں رہن کو باطل کروں حذیفہ نے کہا نہیں تم اس لئے آئے کہ رہن کو صحیح اور لازم کرو)
رَجُلٌ اِرْتَبَطَ فَرَسًا اَلْغَالِقُ عَلَیْہِمَا۔ ایک شخص نے گھوڑا اس لئے باندھا کہ اُس پر شرط لگائے (ہار جیت کی جیسے جاہلیت کے زمانے میں کیا کرتے تھے)۔
مَغَالِیْق جمع ہے مِغْلَقٌ کی جو کھلنے کا تیر۔
مُعْلَغِلَۃٌ مَغَالِیْقُھَا۔ اُس کے پانسے ایک شہر سے دوسرے شہر جاتے ہیں۔
لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِیْ اِغْلَاقٍ۔ زبردستی سے نہ طلاق پڑتی ہے نہ بردہ آزاد ہوتا ہے۔ (یعنی اگر کسی نے جبر کر کے خاوند کو ڈرا کر اُس سے زبردستی طلاق دلوائی تو ایسی طلاق باطل ہے۔ اہل حدیث کا یہی قول ہے)۔
بَابُ الطَّلَاقِ فِی الْاِغْلَاقِ وَالْکُرْہِ وَالسَّکْرَانِ۔ اس باب میں یہ بیان ہے کہ زبردستی اور جبر سے طلاق پڑتی ہے یا نہیں اور نشہ میں جو شخص مست ہو اُس کا بیان ہے۔
ثُمَّ غَلَقَ الْاَغَالِیْقَ عَلٰی وَدٍّ۔ پھر کنجیاں ایک کھڑکی پر لٹکا دیں (یہ ابو رافع یہودی کے قتل کے قصہ میں ہے)۔
شِفَاءُ الْبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَنِ اتَّقٰی نَفْسَہٗ وَاَغْلَقَ ظَھْرَہٗ۔ آنحضرت کی سفارش اس شخص (گنہگار) کے لئے ہو گی، جس نے اپنے تئیں گناہوں کے چھندے میں پھانس دیا اور اپنی پیٹھ لگا دی (زخمی کر دی)۔ یہ غَلَقَ ظَھْرُ الْبَعِیْرِ سے ماخوذ ہے۔ یعنی اونٹ کی پیٹھ لگ گئی۔ مطلب یہ ہے کہ گناہوں کا بوجھ اُس نے اپنی پیٹھ پر اس قدر لاد کہ پیٹھ لگ گئی۔ مجمع البحار میں ہے اَوْبَقَتْ نَفْسَہٗ۔ یعنی اپنے آپ کو ہلاک کر دیا۔
اِیَّاکَ وَالْغَلَقَ وَالضَّجَرَ۔ توبے صبری اور تنگ دلی سے بچارہ۔
غَلَقٌ۔ سینہ کی تنگی اور قلت، صبر (عرب لوگ

Marfat.com

معاہدہ ہوا اُس میں یہ تھا) نہ خیانت اور چوری کی جائے گی اور نہ علانیہ شمشیر کشی ہوگی (مطلب یہ ہے کہ ظاہر اور پوشیدہ کسی طور سے بھی ایک فریق دوسرے فریق کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ بعضوں نے کہا اِغْلَال زرہوں کا پہننا ہے اور اِسْلَال علانیہ لُوٹ مار)۔

ثَلٰثٌ لَا یُغِلُّ عَلَیْہِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ۔ تین باتیں ہیں جن پر مومن کا دل خیانت نہیں کرتے گا (یعنی ان باتوں کو مومن ضرور اختیار کرکے اپنا قلب صاف اور پاک کرے گا۔ ایک روایت میں لَا یَغِلُّ ہے یعنی حسد اور بغض نہیں کرے گا۔ ایک روایت لَا یَغِلُّ ہے دُغُوْل سے یعنی شر میں داخل ہونا۔ وہ باتیں یہ ہیں اخلاص اور حاکم وقت کی خیر خواہی اور جماعت کے ساتھ رہنا)۔

غُلَّتْ مُرُوْا اللّٰہِ۔ قسم خدا کی تم نے خیانت کی دقول و عمل میں سچائی کا خیال نہ رکھا)۔

لَیْسَ عَلَی الْمُسْتَعِیْرِ غَیْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ وَلَا عَلَی الْمُسْتَوْدَعِ غَیْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ۔ جو شخص مانگے پر کوئی چیز لے اور اس میں خیانت نہ کرے، پھر وہ چیز تلف ہو جائے تو اُس پر تاوان نہیں ہے۔ اسی طرح اگر اُس کے پاس کوئی شے امانت رکھی جائے (مطلب یہ ہے کہ عاریتاً لینے والا اور امین اگر اس کی حفاظت اور نگرانی میں کوئی قصور نہ کرے تو اُس کو تاوان دینا لازم نہ ہوگا)۔

فَکَّہٗ عَدْلٌ اَوْ غَلَّہٗ جَوْرٌ۔ اُس کے عدل و انصاف نے اُس کو چھڑا دیا یا اُس کے جور و ظلم نے اُس کو پھانس دیا ہو (اُس کے گلے میں طوق ڈال دیا ہو)۔

مِنْھُنَّ غُلٌّ فَمِثْلٌ۔ بعض عورت چڑیے کے اُس طوق کی طرح ہے جس میں جوئیں پڑ گئی ہوں (عرب لوگ قیدی کو چمڑے کے تسمے سے باندھتے اُس پر بال لگے ہوتے، جب وہ سوکھ جاتا تو اس میں جوئیں پڑ جاتیں، قیدی کو دُہری تکلیف ہوتی، ایک تو قسمہ سے بندھنے کی دوسرے جوئیں کاٹتیں۔

یہ حضرت عمرؓ نے عورتوں کے بیان میں فرمایا۔ مُرادہ عورت ہے جو بدزبان اور بدخلق ہو اور اُس کا مہر بہت گراں ہو تو خاوند کو اُس سے دُہری مصیبت ہوتی ہے، نہ تو اُس کو چھوڑ سکتا ہے نہ رکھ سکتا ہے)۔

اَلْغَلَّۃُ بِالضَّمَانِ۔ آمدنی اس کو ملے گی جو اُس شے کا ذمہ دار ہو (یہ حدیث وہی مطلب رکھتی ہے جو الخراج بالضمان کا ہے، اُس کا ذکر اوپر گذر چکا۔ غلّہ سے مراد ہر ایک آمدنی ہے، کھیت کی ہو یا میوے کی یا دُودھ کی یا کرایہ کی یا بچوں کی)۔

خُفِّفَ عَنْ غَلَّتِہٖ۔ اُس کی کمائی کو ہلکا کر دیا (یعنی اُس سے جو پیسہ روزانہ لیتے تھے اُس کو کم کر دیا)۔

کُنْتُ اُغْلِلُ لِحِصَّۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْغَالِیَۃِ۔ میں آنحضرتؐ کی ڈاڑھی کو غالیہ سے لتیھڑتی۔

غَالِیَۃٌ۔ ایک مرکب خوشبو کا نام ہے۔

تَغَلَّلْتُ یَا تَغَلَّیْتُ۔ میں نے لتیھڑا۔

وَلَا صَدَقَۃَ مِمَّنْ غُلُوْلٌ وَکُنْتُ عَلَی الْبَصْرَۃِ۔ ابن عمرؓ نے فرمایا چوری کے مال میں سے خیرات قبول نہیں ہوتی اور تم تو بصرہ کے حاکم رہ چکے ہو (تو غلول سے کہاں بچے ہوگے۔ یہ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا، جب ابن عامر کی بیماری میں اُن کی عیادت کو گئے اور اُن سے دُعا کے طالب ہوئے مطلب یہ ہے کہ تم حقوق الناس میں مبتلا ہو پہلے اُن سے سبکدوشی حاصل کر لو، تو تمہارے لئے دُعا فائدہ دے گی۔ یہ فرما کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اُن کو تنبیہ کرنا چاہی تاکہ وہ آئندہ اپنے بُرے اعمال سے تائب ہوں، اُس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ فاسق اور فاجر لوگوں کے لئے دُعا نے کا رہے، کیونکہ آنحضرتؐ اور سلف و خلف سب کافروں اور فاسقوں کے لئے ہدایت و اصلاح اور توبہ کی دعائیں کرتے رہے)۔

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَقَالَ لِاَصْحَابِہٖ عَلَّامَ تُصَاحِفُوْنَ۔ (جب حضرت عثمانؓ نے سات مصحف لکھوائے اور اُن کو سات

Marfat.com

دلا تیوں کو روانہ کیا تو دوسرے مصحف جو لوگوں کے پاس تھے آئندہ اختلاف نہ رہنے کی غرض سے ان کو جلوا دیا عبداللہ بن مسعود اور ان کے شاگردوں سے بھی ان کے مصحف طلب کیے لیکن عبداللہ نے اپنا مصحف نہ دیا اور یہ آیت پڑھی جو شخص کوئی چیز چھپا رکھے گا وہ قیامت کے دن اس کو لے کر آئے گا۔ اور اپنے شاگردوں سے کہا۔ اپنے اپنے مصحف چھپا رکھو۔ قرآن کو یہ شرف حاصل ہو گا کہ قیامت کے دن ان کو لے کر آؤ گے عبداللہ نے یہ بھی کہا تم مجھ سے کیا چاہتے ہو میں کس کی قرأت اختیار کروں۔ کیا میں اُس مصحف کو پھینک دوں جس کو میں نے خاص آنحضرت سے سن کر جمع کیا ہے۔ غرض عبداللہ بن مسعود نے اپنا مصحف نہ دینا تھا نہ دیا۔ لیکن اُس مصحف کا اب کہیں پتہ نہیں لگتا۔ البتہ اُن کا اختلاف قرأت روایات میں منقول ہے اسی طرح حضرت علیؓ کے مصحف کا بھی کہیں سُراغ نہیں ملتا۔ اب ساری دنیا میں یہی ایک مصحف ہے جس کو حضرت عثمانؓ نے تمام ملکوں میں بھجوایا تھا اور اسی پر سب اہل اسلام کا اتفاق ہے۔ شیعہ ہوں یا سُنی یا خارجی یا معتزلی)

اَسْتَغِلُّ غُلَامِیْ۔ میں اپنے غلام کی کمائی لوں گا۔

اِبْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهٗ ثُمَّ ظَهَرْتُ عَلٰی عَیْبٍ۔ میں نے ایک غلام خریدا پھر اس کی کمائی بھی لی اس کے بعد ایک عیب اس میں معلوم ہوا۔

مَا غُلُّهُمُ الْغُلُوْلُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّا الْغَیْظُ فِیْهِمْ الرُّعْبُ جن لوگوں نے لوٹ کے مال کی چوری پھیلی، ان کے دلوں میں دشمن کا رعب ڈال دیا جائے گا (اور جن لوگوں میں زنا پھیلا اُن میں موت نمودار ہو گی) (وبا اور طاعون کی یا زہریلے بخار کی بیماری آئے گی، ہزاروں، لاکھوں آدمی ہلاک ہوں گے)

کُنْتُ الْغَلِیْلَا۔ میں سخت پیاسا تھا۔

کَانَ لِاَبِیْ عَتَّابٍ غُلْمَةٌ شَدِیْدَةٌ وَکَانَ اثْنَانِ یَغْلِبَانِ عَلَیْهِ۔ عبداللہ بن عباس کے تین غلام تھے اُن میں سے دو اُن کے لئے کمائی کرتے تھے۔

دِرْعٌ طَلْحَةُ اُخِذَتْ غُلُوْلًا۔ طلحہ کی زرہ چوری کے طور پر لی گئی۔ (یعنی تقسیم سے پہلے)

بَعَثْنَا بِالْغِلَّةِ قُصَرَفُوْا اَلْفًا وَّخَمْسِیْنَ وَمِنْهَا بِاَلْفٍ۔ ہم نے تھوڑے روپے بھیجے تو لوگوں نے اُن میں سے ایک ہزار پچاس دے کر ہزار کھرے لئے۔

اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلْیُبَاشِرْ بِکَفَّیْهِ الْاَرْضَ کَمَا لَا یَعَضُّ اَحَدُکُمْ یَدَهٗ فَمَّ عَنْهُ الْغُلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ جب کوئی تم میں سے سجدہ کرے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر جمادے شاید اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو طوق نہ پہنائے آزاد کرے (یہ طوق ہاتھ اور گردن کو باندھ دے گا)

شَهْرُ رَمَضَانَ تُغَلُّ فِیْهِ الشَّیَاطِیْنُ۔ رمضان کے مہینے میں شیطانوں کو طوق پہنا یا جاتا ہے (وہ قید کئے جاتے ہیں)۔

غِلَالَةُ الْحَائِضِ۔ حائضہ عورت کا وہ کپڑا جو کپڑوں کے نیچے بدن سے لگا کر پہنتی ہے تاکہ دوسرے کپڑے خون آلودہ نہ ہوں۔

غُلَامٌ یَافِعٌ۔ سخت شہوت۔

اِغْلَامٌ شہوت بھڑکانا (جیسے اِغْتِلَامٌ بھی غُلَامٌ سے ہے۔ بعضوں نے کہا اِغْتِلَامٌ انسان کے سوا دوسرے جانوروں کے لئے کہا جاتا ہے)۔

اِغْتِلَامٌ۔ خوب تیز ہونا۔

غُلَامٌ مُحْتَلِمٌ۔ لڑکا جب تک جوان ہو (اُس کی جمع غِلْمَانٌ اور اَغْلِمَةٌ اور غُلَمَةٌ ہے)۔

فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِیْنَ اغْتَلَمَ۔ ہم سمندر پر اُس وقت پہنچے جب وہ جوش مار رہا تھا (غرب و عجم اُٹھ رہی تھیں)

اِذَا اغْتُلِمَتْ عَلَیْکُمْ هٰذِهِ الدَّشْرِیَةُ فَاکْسِرُوْهَا بِالْمَاءِ۔ جب یہ شربت جوش مارے (مگس (ان میں تیزی پیدا ہو جائے) تو ان کی تیزی پانی ملا کر

Marfat.com

قوڑ ڈالو (جب پانی ملا لو گے تو ان پر نشہ نہ رہے گا) معلوم ہوا کہ جو شربت تیز ہو جائے وہ جس نہیں ہے بلکہ صرف اُس کا پینا حرام ہے اگر اس کا نشہ جاتا رہے تو اس کو استعمال کر سکتے ہیں)۔

إِذَا اغْتَلَمَتِ الدَّوْحِيَةُ۔ جب شربت کی شکیں حرکت کرنے لگیں (اُن کے شربت میں جوش اور تیزی پیدا ہو جائے)۔

تَجِيءُ تُرْكٌ يُقَاتِلُ الْمَارِقِينَ الْمُغْتَلِمِينَ۔ (حضرت علی رضؓ نے مسلمانوں سے فرمایا) باغیوں اور حد سے بڑھ جانے والوں سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ (یعنی معاویہ اور ان کے ساتھیوں سے جو اہلِ برحق کی اطاعت سے نکل کر باغی اور سرکش ہو گئے ہیں)۔

خَيْرُ نِسَاءٍ الْغَنِمَةُ عَلَى زَوْجِهَا الْعَفِيفَةُ بِقَدْحِهَا۔ بہتر عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کے ساتھ پُر شہوت ہو (خاوند سے جماع کرانے کی اس کو خواہش ہو جب خاوند جماع کے لئے بلائے تو خوشی سے جماع کرائے) اور اپنی ستر گاہ کو حرام کاری سے پاک رکھتی ہو۔

بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔ آنحضرتؐ نے عبد المطلب کی اولاد نابالغ بچوں کو مزدلفہ سے رات ہی کو منیٰ بھجوا دیا (کیونکہ صبح کو آدمیوں کا اور سواریوں کا بڑا ہجوم ہوتا ہے۔ بچوں اور عورتوں کو صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے)۔

لَا يَقُولَنَّ عَبْدِي وَأَمَتِي وَيَقُولَنَّ غُلَامِي وَفَتَايَ۔ کوئی تم میں سے اپنے غلاموں کو یوں نہ کہے میرا عبد (یا میرا بندہ) اور لونڈی کو میری امۃ (یا باندی)، اس لئے کہ عبد اور امۃ کے ایک معنی بندہ اور بندی کے بھی ہیں حالانکہ تمام آدمی اللہ کے بندے ہیں)، بلکہ یوں کہے میرا غلام اور میری چھوکری۔

قَدِمْنَا أُغَيْلِمَةً۔ ہم بچے لوگ آئے۔

هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ أُغَيْلِمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ (ابو ہریرہؓ نے کہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت کی تباہی قریش کے چند بچوں کے ہاتھوں ہو گی (ابو ہریرہ ان کے نام بھی جانتے تھے مگر فتنہ و فساد کے ڈر سے اُن کے نام نہیں لئے)۔

هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ۔ میری اُمت کی تباہی چند چھوکروں کے ہاتھ سے ہو گی۔

إِنَّ غِلَاظًا لِأَدْنَى النَّاسِ فُقَرَاءَ قَطْعٌ أَدْنَى غِلَظِ الْأَعْنِيَاءِ۔ فقروں، محتاجوں کے ایک غلام نے امیر مالداروں کے غلام کا کان کاٹ ڈالا (غلام سے مراد یہاں آزاد لڑکا ہے اور جرم خطا کے طور پر سرزد ہوا تھا جس میں دیت واجب ہوتی ہے)۔

نَامَ الْغُلَيِّمُ۔ کیا بچہ سو گیا (تصغیر بطور شفقت کے ہے یہ آنحضرتؐ نے عبداللہ بن عباس کو کہا)۔

رَبِّ هَذَا غُلَامٌ تَعَنَّتُهُ بَعْدِي۔ (حضرت موسیٰ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا) پروردگار! یہ تو ایک لڑکا ہے جس کو تو نے میرے بعد دنیا میں بھیجا حالانکہ آنحضرتؐ نے بوڑھے ہو کر انتقال فرمایا تھا مگر موسیٰ نے آپ کو لڑکا کہا، اس لحاظ سے کہ آپ ان کے بہت مدت بعد دنیا میں پیدا ہونے والے تھے)۔

سُئِلَ عَنْ مَجْنِيِّ اغْتَلَمَ فَخَرَجَ مِنَ الدَّارِ۔ ایک بختی اونٹ غلبۂ شہوت میں گھر سے نکل بھاگا اور ایک شخص کو مار ڈالا، یہ سوال کیا گیا۔

نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْبَعِيرِ وَقَدْ اغْتَلَمَ۔ اونٹ کا گوشت جب وہ شہوت سے مست ہو رہا ہو کھانے سے منع فرمایا (شاید اُس کا کھانا مضر ہو گا)۔

غَلَاءٌ۔ بڑھ جانا، بڑھ جانا، گراں ہو جانا۔

غُلُوٌّ۔ زیادتی، بلندی، حد سے بڑھ جانا، بڑا ہونا۔

Marfat.com

غَلْوٌ اور غُلُوٌّ۔ دونوں ہاتھ اُٹھا کر زور سے تیر چلانا۔
غُلُوٌّ فِی الدِّیْنِ۔ دین میں تعصّب اور تشدّد جو حدِّ شرعی سے زائد ہو۔
مُغَالَاۃٌ۔ مہنگا کرنا، مبالغہ کرنا۔
اِغْلَاءٌ۔ مہنگا کرنا، مہنگے داموں سے لینا۔
اِعْتِلَاءٌ۔ جلدی چلنا۔
غَالِجٌ۔ سخت اور متعصّب۔
اِیَّاکُمْ وَ الْغُلُوَّ فِی الدِّیْنِ۔ دیکھو، دین میں غلو کرنے سے بچے رہو (یعنی سختی اور مبالغہ کرنے سے۔ وہ اس طرح کہ جائز چیز کو واجب یا حرام کر لے یا ناجائز چیز کو جائز کر لے۔ سنّت کو فرض کی طرح ضروری قرار دے۔ پاک کو نجس سمجھے۔ نجس کو پاک۔ وہم میں گرفتار ہو کر بے نواہ خواہ طہارت اور وضو اور غسل میں حدِّ شرعی سے بڑھ جائے)۔
(دوسری حدیث میں ہے):
اِنَّ ھٰذَا الدِّیْنَ مَتِیْنٌ فَاَوْغِلْ فِیْہِ بِرِفْقٍ۔ یہ دین استوار اور محکم ہے، اس میں نرمی اور آسانی کے ساتھ داخل ہو (اور سختی اور تشدد سے بچا رہ، ورنہ لوگ اس دین کو دشوار سمجھ کر اس کو قبول کرنے سے گھبرائیں گے)۔
وَحَامِلُ الْقُرْاٰنِ غَیْرُ الْغَالِیْ فِیْہِ وَ لَا الْجَافِیْ عَنْہُ۔ قرآن کو یاد کرنے والا بشرطیکہ حد سے نہ بڑھ گیا ہو اور نہ قصور کرنے والا ہو (قرآن میں غالی۔ یعنی حد سے بڑھنے والا وہ ہے جو صرف الفاظ کی تجوید اور حسنِ قرأت میں مصروف رہے، معنی اور مطلب میں غور نہ کرے) (اور جافی یعنی تصور کرنے والا وہ ہے، جس نے قرآن کی تلاوت بالکل چھوڑ دی ہو یا اس پر عمل کرنے کا خیال نہ رکھتا ہو، تفسیر اور تاویل ہی میں مصروف رہے۔ غرض یہ کہ توسّطِ مومنین کا طریقہ ہے قرآن کی تلاوت حسنِ صوت اور سادی طرح سے بغیر تکلف کے اور بغیر تصنّع بگاڑنے کے معنی اور مطلب سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے رہنا۔ یہی عمدہ طریق ہے اور افراط اور تفریط دونوں منع ہیں۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے تَعَاھَدُوا الْقُرْاٰنَ وَ لَا یَقُوْلُ اَحَدُکُمْ عَنْہُ یعنی قرآن کو پڑھتے رہو (ورنہ بھولنے لگو گے) اور اس کے پڑھنے میں تصنّع مت کرو (اُس کی تلاوت کو چھوڑ نہ دو)۔
لَا تُغَالُوْا صُدُقَ النِّسَاءِ یا لَا تُغْلُوْا فِیْ صُدُقَاتِ النِّسَاءِ۔ عورتوں کے مہر میں مبالغہ مت کرو (حد اور مقدور سے زیادہ ان کو گراں نہ کرو)۔
اِنَّہٗ اَھْدٰی لَہٗ بَکْسُوْمُ سِلَاحًا وَ فِیْہِ سَہْمٌ فَسَمَّاہُ قُثَمُ الْغَلَاءِ۔ بیسوم نے آپ کو تحفہ کے طور پر ہتھیار بھیجے۔ اُس میں ایک تیر بھی تھا، آپ نے اُس کا نام "قثم الغلاء" رکھا۔ (یعنی تیر بازی کا وہ تیر جو نشانہ پر لگتا ہے۔ بعضوں نے کہا قثم گھوڑے کی دوڑ کی مسافت)۔
بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ الطَّرِیْقِ غَلْوَۃٌ۔ اس میں اور راستہ میں ایک تیر کا فاصلہ ہے (یعنی تیر جتنی دُور تک جاتا ہے اُتنا فاصلہ)۔
غُلُوُّ الشَّبَابِ۔ شروع جوانی۔
شَمُّوْخُ اَنْفِہٖ وَ سُمُوُّ غَلْوَائِہٖ۔ اُس کی ناک کی بلندی اور جوانی کی ابتدا اور بہار۔
لَا تُغَالُوْا فِی الْکَفَنِ۔ کفن بہت گراں مت کرو (مثلاً شال دوشالے، زردوزی وغیرہ کا، بلکہ سادہ سفید بہتر ہے)۔
غُزُوُّ النُّرْقَۃِ اَوْسَطِی یَرْجِعُ الْیَکُمُ الْغَالِیْ وَ یَلْحَقُ بِکُمُ التَّالِیْ۔ بیچ کا تیکیر ہتا لڑکر سے بڑھ جانے والا تم تک لوٹ کر آجائے اور پیچھے رہ جانے والا تم سے آکر مل جائے (یعنی طریق توسّط پر قائم رہیں)
اِنَّ رَبَّنَا اَھْلَ الْبَیْتِ فِیْ کُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلًا

Marfat.com

يَنْفُوْنَ عَنَّا تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ۔ ہم اہل بیت میں سے پچھلے لوگوں میں ہمیشہ کچھ ایسے عادل اور نیک رہیں گے جو حد سے بڑھ جانے والوں کی تحریف ہم پر سے دور کرتے رہیں گے۔ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ۔ حد سے بڑھ جانے والوں کا غلو اور جھوٹوں کی بندش اُس سے دور کریں گے۔

غُلُوّ یا غَلَیَان۔ جوش مارنا، اُبلنا۔

غَلْیہ۔ جوش دلانا، اُبالنا۔

غَلِیّ۔ غالیہ (ایک مرکب خوشبو ہے) لگانا۔

غَلْیُوْن۔ حقہ۔

رَأْسُ الْغَالِیُوْن۔ چلم جس کو بوری بھی کہتے ہیں۔

غَالِیَہ۔ ایک مرکب خوشبو ہے جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں موجود تھی، اور جس نے یہ کہا کہ یہ نام سب سے پہلے سلیمان بن عبدالملک نے رکھا، اُس نے غلطی کی کیونکہ حضرت عائشہؓ کی حدیث میں ہے "كُنْتُ أُغَلِّفُ لِنَبِيِّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَالِيَةِ" میں اُس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی پر غالیہ کا غلاف چڑھا دیتی (یعنی خوب لتھیڑ دیتی) رہتا ہے کہ غالیہ مُشک اور عنبر اور عود اور تیل ملا کر تیار کرتے ہیں)۔

يُغَلِّي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ۔ حضرت ابوطالب کو دو جوتیاں آگ کی پہنائی جائیں گی جن کی وجہ سے اُن کا بھیجا پگھلتا رہے گا (اُبلنے لگے گا)۔

بابُ الغین مع المیم

غَمْتٌ۔ کھانے کا دل پر بھاری ہونا، ڈبونا، ڈھانپنا۔

غِمْتٌ۔ کھانے کے بوجھ سے بے ہوش ہو گیا۔

غَمْجٌ۔ گھوڑے گھونٹ پینا (جیسے تفاعُلٌ ہے)۔

غَمِجٌ۔ اونٹ کا بچہ اور کھاری پانی۔

غَمْدٌ۔ تلوار کو نیام میں کرنا، ڈھانپ لینا، چھپا لینا، اصلاح کرنا۔

غُمُوْدٌ۔ اِس قدر پتے نکلنا کہ انے چھپ جائیں۔

غَمَدٌ۔ بہت پانی ہونا، اکٹھا ہونا، تاریک ہونا۔

تَغْمِیْدٌ اور **اِغْمَادٌ**۔ چھپا لینا، تلوار کو نیام میں کر دینا۔

ایک چیز کو دوسری چیز میں گھسیڑنا۔

تَغَمُّدٌ۔ بھر دینا۔ چھپا لینا، ڈبو دینا۔

اِغْتِمَادٌ۔ داخل ہونا۔

غَامِدَۃ۔ ایک قبیلہ ہے جس میں کی ایک وہ عورت تھی جس نے آنحضرتؐ کے سامنے زنا کا اقرار کیا تھا آخر سنگسار کی گئی۔

غُمْدَان۔ ایک محل کا نام ہے یمن میں صنعاء کے اطراف میں۔ کہتے ہیں حضرت سلیمانؑ نے اُس کو بنایا تھا۔

اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ۔ (کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے نجات نہیں پائے گا۔ بہشت میں نہیں جائے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو اعمال کی وجہ سے بہشت میں جائیں گے؟ فرمایا، میں بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لے۔

ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِّنْ غَامِدٍ مِّنَ الْأَزْدِ۔ پھر ازد قبیلہ کی ایک شاخ جو غامد ہے، اُس میں کی ایک عورت آپ کے پاس آئی (غامد اُس شاخ کے بڑے دادا کا لقب تھا اُس کا نام عمرو بن عبداللہ تھا اُس کو غامد اس لئے کہنے لگے کہ اُس نے اپنی قوم کے ایکام کی اصلاح کی تھی)

تَغَمَّدَهُ اللّٰهُ بِغُفْرَانِهٖ۔ اللہ اپنی مغفرت سے اُس کے گناہ ڈھانپ لے یا اُس کو ہر ایک مکروہ سے بچائے۔

غِمْدٌ۔ تلوار کا نیام (اُس کی جمع اَغْمَادٌ ہے)۔

اَبُوْ غَامِدٍ۔ سفیان بن عوف کی کنیت ہے۔

غَمْرٌ۔ اوپر آجانا، ڈھانپ لینا، مبالغہ کرنا۔

Marfat.com

غَمْرٌ۔ گوشت کی چکنائی لگ جانا، کینہ۔
غَمَارَۃٌ اور غُمُوْرَۃٌ۔ بہت ہونا۔
تَغْمِیْرٌ۔ دھکیلنا، ٹھیک دینا۔
غُمْرَۃٌ۔ زعفران ملنا۔
مُغَامَرَۃٌ۔ بے جگری سے حملہ کرنا، موت کی پرواہ نہ کرنا۔
اِغْمَارٌ۔ کسی کے سُست ہو جانے کے بعد دلیر ہونا۔
تَغَمُّرٌ۔ زعفران لگانا۔
اِنْغِمَارٌ اور اِغْتِمَارٌ۔ پانی میں ڈوب جانا۔

مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ غَمْرٍ۔ پانچوں نمازوں کی مثال ایک نہر کی سی ہے جس میں ڈبا ڈوب ہو (جو کوئی اُس میں جائے تو ضرور اُس کو چھپا لے)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَوْتِ الْغَمْرِ۔ یا اللہ تیری پناہ ڈوب کر مرنے سے (دوسری روایت میں ہے جل کر مرنے سے۔ حالانکہ ان دونوں موتوں کو آپؐ نے شہادت فرمایا۔ مگر ان سے پناہ مانگی۔ کیونکہ ایسی موتوں میں آدمی کو وصیت اور توبہ اور استغفار کی مہلت نہیں ملتی)۔

جَعَلَ عَلٰى كُلِّ جَرِيْبٍ عَامِرٍ اَوْ غَامِرٍ دِرْهَمًا وَّ قَفِيْزًا۔ حضرت عمرؓ نے ہر جریب (۴۲ گز) زمین پر ایک درہم اور ایک قفیز (ناپ کا نام ہے) غلّہ سال گزاری کا مقرر کیا، خواہ وہ زمین مزروعہ ہو (آباد) یا غیر آباد مگر زراعت کے قابل ہو کیونکہ جو زمین زراعت کے قابل ہے اس پر محصول لگانے سے یہ فائدہ ہے کہ لوگ زمین کو خالی اور بیکار نہیں چھوڑیں گے)۔

فَيُقْذَفُ فِيْهِمْ فِيْ غَمَرَاتِ جَهَنَّمَ۔ پھر ان کو دوزخ کے ان مقاموں میں جھونک دے گا جہاں بہت آگ ہے (اتنی آگ کہ آدمی اُس میں ڈوب جائے)۔

وَجَدْتُهٗ فِيْ غَمَرَاتٍ مِّنَ النَّارِ۔ میں نے ابوطالب کو دوزخ کے ڈوبا مقاموں میں پایا (جہاں آگ گہری تھی

پھر آپ کی سفارش کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُن کو وہاں سے نکال کر اس مقام میں کر دیا جہاں ٹخنوں تک آگ ہے)۔

وَلَاخْضَتُ بِرِجْلِيْ غَمَرَةً اَلَّا قَطَعْتُهَا عَرْضًا۔ (معاویہ کہتے ہیں میں نے جب کسی گہرے پانی میں پاؤں ڈالا (اُس میں گھسا) تو آڑا کاٹتا ہوا اُس کے پار نکل گیا (یعنی پانی کا بہاؤ اور زور مجھ کو اپنی جگہ سے ہٹا نہ سکا۔ مطلب یہ ہے کہ سخت اور اہم معاملوں میں میری رائے نہایت صائب ہے ہر ایک مشکل سے مشکل معاملہ کو حل کر دیتا ہوں اور اپنے تئیں بچا کر اس میں سے صاف نکل جاتا ہوں)۔

اِذَا جَاءَ مَعَ الْقَوْمِ غَمَرَهُمْ۔ آنحضرتؐ جب لوگوں میں مل کر آتے تو سب سے بالا رہتے (یہ آپ کا معجزہ تھا باوجودیکہ آپ کا قد میانہ تھا۔ مگر آپ ہر ایک سے لمبے اور بلند دکھائی دیتے)۔

اَكُوْنُ فِيْ غُمَارِ النَّاسِ۔ (حضرت اویس قرنیؓ نے کہا) میں لوگوں کے جھنڈ میں رہوں (عام لوگوں میں ملا جلا رہوں کوئی امتیاز مجھ کو پسند نہیں ہے)۔

اِنِّيْ لَمَغْمُوْرٌ فِيْهِمْ۔ میں ان لوگوں میں چھپا ہوا ہوں (کوئی امتیاز یا شہرت مجھ کو نہیں ہے)۔

حَتّٰى اَغْمَرَ لَطْمَتَهٗ۔ (آنحضرتؐ نے جنگ خندق میں خود بھی کھودنا شروع کیا۔ اور صحابہ کے ساتھ شریک ہو گئے یہاں تک کہ خاک اور گرد نے آپ کے پیٹ کو چھپا لیا۔

اِشْتَدَّ بِهٖ حَتّٰى غَمَرَ عَلَيْهِ۔ آنحضرتؐ پر بیماری کی اتنی سختی ہوئی کہ آپ بے ہوش ہو گئے (بیماری نے آپ کے ہوش و حواس پر غلبہ کر لیا)۔

اَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ۔ تمہارے ساتھی نے تو لڑائی جھگڑے میں قدم ڈالا (اُس میں گھس پڑے انجام نہ سوچا)۔

شَكَا بَنُو السَّلَاحِ بَطْنَ حَمْغَامِرٍ۔ (بنو عامر سلمہ بن اکوع

Marfat.com

کے بھائی مرحب۔ یہودی کے مقابلہ پر کہا) یعنی میں ہتھیار بند بہادر بے دھڑک لڑائی میں گھسنے والا ہوں (اس کا پہلا مصرعہ ہے "قد علمت خیبر انی عامر" یعنی سارا خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں)۔

وَلَا فِیْ عِنْزٍ عَلٰی اَخِیْہِ۔ دشمن کی گواہی اپنے بھائی (مسلمان) کے خلاف مقبول نہ ہوگی۔

مَنْ بَاتَ وَفِیْ یَدِہٖ غَمَرٌ۔ جو شخص رات اس طرح گزارے کہ اُس کے ہاتھ میں گوشت کی بساند اور چکنائی ہو) پھر اُس کو کوئی تکلیف پہنچے (کوئی جانور یا کیڑا کاٹ کھائے) تو اپنے آپ کو خود ملامت کرے، خود کردہ را چہ علاج۔ اگر ہاتھوں کو صاف پاک کر کے سوتا تو ایسا کیوں ہوتا)۔

لَا تَجْعَلُوْنِیْ کَعُثْمٍ التَّرَاکِبِ صَلُّوْا عَلَیَّ اَوَّلَ الدُّعَاءِ وَاَوْسَطَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔ (آنحضرت ﷺ نے فرمایا) مجھ کو سوار کے اُس پیالے کی طرح مت کرو (جو سب سامان کے آخر میں ایک طرف لٹکا دیا جاتا ہے) بلکہ ہر دُعاء کے شروع اور درمیان اور آخر میں مجھ پر درود بھیجو (یعنی مجھ پر درود بھیجے کو ایک زائد اور بے ضرورت شے مت سمجھو بلکہ دُعاؤں کی قبولیت کا باعث سمجھ کر شروع اور آخر اور درمیان ہر درجہ میں دُعاء کے مجھ پر درود بھیجو تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ درود شریف کی برکت سے تمہاری دُعا قبول کرے گا)

اَطْلُقُوْا اِلَیَّ عُمَیْرًا۔ (لوگوں نے سفر میں آنحضرت ﷺ سے پیاس کا شکوہ کیا۔ آپ نے فرمایا اچھا میرا پیالہ کھول کر لاؤ۔

اِنَّ الْیَہُوْدَ قَالُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَعْرِفُکَ اِنْ قَتَلْتَ نَفَرًا مِّنْ قُرَیْشٍ اَعْمَارًا (یہودیوں نے (شیخی کی راہ سے) آنحضرت ﷺ سے کہا آپ کو ہرگز نہ ہوگا آپ نے قریش کے نامجربہ کار نوعمر جنگ سے ناواقف لوگوں کو قتل کیا (تو ان ہی پر قیاس کر کے ہم سے بھی جنگ پر مستعد ہو جاویں گے ہم سے آپ جنگ کریں گے تو قدر عافیت معلوم ہوگا گویا یہودیوں نے اپنے آپ کو بڑا سپاہی اور جنگ آزمودہ فنون جنگ میں باہر قرار دیا۔ مگر جنگ کے وقت ساری شیخی کرکری ہو گئی، ٹوک دم جاگے اور اپنا ملک سب مسلمانوں کے حوالہ کر دیا)

اَصَابَنَا مَطَرٌ ظَہْرَ مُنْذُ الْغُمَیْرِ۔ ایک مدت ہم پر اجاڑ کی وجہ سے سوکھی گھاس میں سبزی نکل آئی (ہریالی نمودار ہوگئی)

غُمَیْرُ حُوْرَانَ۔ ایک بھاجی ہے۔ بعضوں نے کہا اُس بھاجی سے دُھنیا ہوا مقام۔

غُمَرٌ۔ ایک بڑا نالہ کنواں تھا مکہ میں جسکو بنی ہم نے کھوداتھا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ۔ یا اللہ تیری پناہ موت کی سختیوں سے۔

غَمْرَۃٌ۔ غفلت اور بے خبری اور سختی۔

اَغْمَرَ نَوَالَہٗ۔ اپنی بخشش بہت کی (بخشش کا دریا بہا دیا)۔

دَعْوَۃٌ فَاِنَّہٗ کَانَ فِیْ غُمَرِ الدُّنْیَا۔ اسی اُس کو دو یعنے دو (اور آرام کرنے دو) ابھی تو یہ دنیا کی سختیاں جھیل کر آیا ہے (جب کوئی نیا مُردہ دنیا سے جاتا ہے تو پرانے مُردے اُس کے پاس جمع ہو کر دنیا کے حالات اور اپنے عزیز واقارب کی کیفیات دریافت کرتے ہیں۔ پھر ایک روح ان سے کہتی ہے ذرا ٹھہرو دم لینے دو، موت اور بیماری اور مفارقت اہل وعیال کے صدمے ابھی اٹھا کر آیا ہے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مِنْ خَشْیَتِہٖ تُمَوَّجُ الْبِحَارُ مَنْ یَّتَجَشَّمْ فِیْ غَمَرَاتِہَا۔ سب تعریف اُس خداوند کو زیبا ہے جس کے ڈر سے سمندر موجیں مارتے ہیں اور جو ان کے پانیوں میں تیرتے ہیں۔

یَکْلَمُ فَرَّجَ اللّٰہُ عَنَّا غَمَرَاتِ الْکُرُوْبِ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری وجہ سے سختیوں کے طوفان ہم پر سے رفع کئے (یہ اُمّہ اہل بیت علیہم السلام کی تعریف میں کہا گیا ہے)

مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ کَمَثَلِ نَھْرٍ جَارٍ غَمْرٍ

Marfat.com

پانچوں نمازوں کی مثال ایک نہر کی ہے جس میں دُباؤ ہو۔
غُسْلُ الْیَدَیْنِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَہٗ زِیَادَۃٌ فِی الْعُمْرِ وَاِمَامَۃٌ لِلْعَمْرَۃِ۔ دونوں ہاتھوں کا دھونا کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد عمر بڑھاتا ہے اور پچنائی اور بانڈ کو دور کرتا ہے
لَایَبِیْتَنَّ اَحَدُکُمْ وَدَیُہٗ خَمِرَۃٌ۔ تم میں سے کوئی رات اس طرح نہ گزارے کہ اس کا ہاتھ چکنا ہو۔
غَمْزٌ۔ دبانا، پکڑ لینا، چھونا، ٹھونسا مارنا، اشارہ کرنا طعنہ مارنا، ظاہر ہونا۔
مُغَامَزَۃٌ۔ عیب کرنا۔
اِغْمَارٌ۔ خراب مال حاصل کرنا، عیب کرنا، طعنہ مارنا ناتوان اور حقیر سمجھنا۔
تَغَامُزٌ۔ باہم آنکھوں سے اشارہ بازی کرنا۔
اِغْتِمَازٌ۔ طعنہ کرنا، ناتوان سمجھنا۔
غَمْرٌ۔ ناتوان مرد اور خراب ذلیل مال۔
غَمَّازٌ اور غَمَّازَۃٌ۔ طعنہ مارنے والا اور مارنے والی اب جُمل خور کو بھی کہتے ہیں۔
اِغْمِرِیْ فُرُوْنَکِ۔ اپنے بالوں کی چوٹیاں پیچھے ڈال۔ دبا۔
اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی عُمَرَ وَعِنْدَہٗ عَلِیْمٌ اَسْوَدُ یَغْمِزُ ظَھْرَہٗ۔ وہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے دیکھا تو ایک چھوٹا سیاہ فام لڑکا ان کی پیٹھ دبا رہا ہے (حضرت عمرؓ کے عوض لڈو کرنے کا جن حدیثوں میں ذکر ہے وہاں غَمْزٌ کے کوبے کو دبانا مراد ہے۔ عرب کی عورتوں کی عادت تھی، بچوں کو جب کوّا تاک جاتا تو اس کو انگلیوں سے دبا کر اوپر چڑھا دیتیں۔ آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اس کے بدلے لدرو کا استعمال کرو۔ یعنی حلق میں دوا لگاؤ۔ لَاتُعَذِّبُوْا بِالْغَمْزِ میں غَمْز، عذاب کے یہی معنی مراد ہے)۔
لَیُعَرِّضَنَّ الْحَجَّاجِیُّ فِی الطَّرِیْقِ یَغْمِزُ مُخَّ رَاْسِہٖ۔ حاجی راستہ میں پھر کر لوں کو چھیڑتا، ان کے چٹکیاں لیتا۔ (یعنی محتاج بھیک منگا ہو گیا۔ یہ سعد بن ابی وقاص کی بددُعا کا اثر تھا۔ اس حضرتؐ نے ان کو مستجاب الدعوۃ ہونے کے لئے دعا کی تھی)۔
وَکَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّتَھَجَّدَ غَمَزَ رِجْلَیْھَا۔ (اس حضرتؐ تہجد کی نماز میں، جب سجدہ کرنا چاہتے تو حضرت عائشہؓ کے پاؤں دبا دیتے (وہ اپنے پاؤں سمیٹ لیتیں اس وقت آپ سجدہ کرتے، کیونکہ وہ آپ کے سامنے قبلہ کی طرف لیٹی رہتیں اور آپ نماز پڑھا کرتے)۔
فَغَمَزَہٗ جِبْرِیْلُ فَصَرَعَ طُوْمَۃً سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِہٖ۔ حضرت جبرئیل نے آدم کے پتلے کو دبایا، اس کو اپنا شتر ہاتھ کا کر دیا۔ آن ہی کے ہاتھوں سے۔
مَغْمُوْزٌ۔ تہمت کیا گیا۔
مَغْمَزَۃٌ۔ عیب۔
غَمْسٌ۔ غائب ہونا، ڈبو دینا۔
تَغْمِیْسٌ۔ ڈبونا خوطہ دینا کم کرنا۔
مُغَامَسَۃٌ۔ ایک دوسرے کو خوطہ دینا۔ لڑائی کے بیچا بیچ اپنے آپ کو لے جانا۔
اِنْغِمَاسٌ۔ ڈوبنا، داخل ہونا۔
غَمُوْسٌ۔ سخت کام، وہ کنوئیں جو پر ہو جائے، وہ اونٹنی جس کا حمل ظاہر نہ ہو۔
اَلْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ تَدُرُّ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ۔ جو جھوٹی قسم کھالی جائے گھروں کو اجاڑ دیتی ہے (جھوٹی قسم کھانے والا محتاج ہو کر اس کا گھر ویران ہو جاتا ہے ایسی قسم کو "غَمُوْس" اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ایسی قسم کھانے والے کو دوزخ کی آگ میں ڈبو دے گی)۔
وَقَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِیْ اٰلِ الْعَاصِ۔ عاص بن وائل کی اولاد کے ساتھ اس سے کمر کر کے ہاتھ ڈبویا تھا (اہل عرب میں دستور تھا کہ معاہدہ اور حلف کے وقت ایک کٹورے میں خوشبو یا خون یا راکھ لے کر آتے اور

Marfat.com

عہد کرنے والے اُس میں اپنا ہاتھ ڈبوتے، جب عہد مکمل سمجھا جاتا)۔

یَکُوْنُ غَمِیْسًا اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً ۔ نطفہ چالیس راتوں تک تو رحم میں ڈوبا رہتا ہے (غائب رہتا ہے)

فَانْغَمَسَ فِی الْعَدُوِّ فَقَتَلَہٗ ۔ وہ دشمنوں میں گھس گیا آخر انہوں نے اُس کو مار ڈالا۔

فَلْیَغْمِسْہُ ۔ (حب) مکھی کھانے یا پینے میں گر جائے تو پہلے اُس کو ڈبو دے (اس حدیث کا بیان اور پرگزر چکا ہے)

فَلَا یَغْمِسْ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُہٗ ۔ جب کوئی تم میں سے سو کر اُٹھے تو اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈبوئے کیونکہ معلوم نہیں اُس کا ہاتھ کہاں کہاں لگا ہے (عرب لوگوں کی عادت تھی کہ صرف ڈھیلوں سے استنجا کرنے پر اکتفا کرتے اور سوتے وقت پسینہ آتا ہے تو احتمال ہوتا ہے کہ کسی نجس مقام پر ہاتھ لگا ہو اس کے علاوہ کسی چھوٹے پھنسی یا کھٹمل یا جُوں پر ہاتھ پڑا ہو اس کا خون لگ گیا ہو اس لئے ہاتھ دھو کر برتن میں ہاتھ ڈالنا چاہئے اگرچہ جب تک پانی کا کوئی وصف نہ بدلے، وہ نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوتا، قلیل ہو یا کثیر مگر بطورِ نفاست اور پاکیزگی کے آپ نے یہ حکم فرمایا۔ بعضوں نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ تھوڑا پانی نجاست پڑنے سے نجس ہو جائے گا، گو اس کا وصف نہ بدلے۔ مگر یہ استدلال خود اس حدیث سے ٹوٹ جاتا ہے کہ کوئی تم میں سے تھے پانی میں پیشاب کر کے پھر اُس میں غسل نہ کرے کیونکہ اگر پانی کثیر ہو تو ان لوگوں کے نزدیک بھی وہ نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوتا۔ حالانکہ حدیث کا مقتضیٰ یہ ہے کہ اگر ایک بڑا تالاب بھی ہو تو نجاست گرنے سے وہ نجس ہو جائے بس معلوم ہوا کہ یہ نہی بطورِ تنزیہ اور نظافت طبع کے ہے نہ یہ کہ ہاتھ ڈالنے سے پانی نجس ہو جائے گا۔ البتہ اگر ہاتھ پر کوئی نجاست ہو اور ہاتھ ڈالنے سے اُس پانی کا کوئی وصف بدل جائے تو بیشک وہ نجس ہو جائے گا (محققین اہل حدیث کا یہی مذہب ہے)۔

اِذَا اَرَادَ قَضَاءَ الْحَاجَۃِ خَرَجَ اِلَی الْمَغْمَسِ ۔ آپ جب حاجت کا ارادہ کرتے تو مغمس کی طرف جاتے (حج ایک موضع کا نام ہے، مدینے سے دو میل پر)۔

اَلْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ ھِیَ الَّتِیْ عَقَدَ بِھَا الْحَالِفُ عَلٰی اَمْرٍ وَھُوَ کَاذِبٌ ۔ غموس وہ قسم ہے جس کی سزا دوزخ میں جانا ہے (یعنی جھوٹی قسم جس کی وجہ سے کسی مسلمان کا مال یا حق ناحق مارے) ایسی قسم کا شریعت نے دنیا میں کوئی کفارہ نہیں کیا، بلکہ اس کی سخت ترین سزا یعنی آخرت کا عذاب اُس کا منتظر رکھا ہے)۔

غَمْص ۔ حقیر جاننا، شکر نہ کرنا، عیب بیان کرنا جھوٹ بولنا۔

غَمَصَ ۔ آنکھ سے چیپڑ ہونا۔

اِغْتِمَاصٌ ۔ حقیر جاننا۔

غُمُوْصُ الْحُجَّۃِ ۔ جھوٹا کذاب۔

اِنَّمَا ذٰلِکَ مَنْ سَفِہَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ ۔ یہ وہ شخص ہے جو حق بات کو ناحق کرے یا حق سے پہلو تہی کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے (اپنے آپ کو بڑا جانے)

لَمَّا قَتَلَ ابْنُ اٰدَمَ اَخَاہُ غَمَصَ اللّٰہُ الْخَلْقَ ۔ جب آدم کے بیٹے (قابیل) نے اپنے بھائی (ہابیل) کو مار ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کو حقیر اور ذلیل کر دیا ان کے قد و قامت کو چھوٹا کر دیا، ان کی طاقت اور قوت کو کم کر دیا)۔

اَلْغَمْلُ الصَّیْدُ وَنَغْمِصُ الْفُتْیَا ۔ تو شکار مارتا ہے اور شریعت کے حکم کو حقیر سمجھتا ہے۔

اِنْ رَاَیْتَ مِنْہُمَا اَمْرًا اَغْمِصُہٗ عَلَیْہِمَا ۔ اگر میں اُن کی کوئی بُری بات دیکھوں جس پر اُن کا عیب بیان کروں،

اِلَّا مَغْمُوْصٌ عَلَیْہِ النِّفَاقُ ۔ مگر اس پر منافقت

Marfat.com

کی تہمت ہونی۔

كَانَ الصِّبْيَانُ يُضَحِّيْنَ عُضْمًا وَصُمَّادًا يُصْلِمُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَمِيْلًا وَهُيَيْمًا

بچپنے میں اس حضرتؐ جب صبح کو اٹھتے تو بیک صاف چکنے تیل لگائے ہوئے اور دوسرے بچے آنکھوں میں میل کچیل جمے ہوئے لے (یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت تھی بچپنے میں بھی اللہ نے آپ کو صاف ستھرا اور خوش رنگ رکھا)۔

غَصَصْتُهُ الْكُفْرَ غَصًّا۔ کافروں نے ان کو حقیر جانا۔

غُبَيْصَاءُ۔ ایک سناء ہے جس کو شعرِ شامی بھی کہتے ہیں (عربوں کا ایک فاسد خیال ہے بھی تھا کہ پہلے سہیل اور شعریٰ یمانی اور شعریٰ شامی تینوں ستارے ایک جگہ پر جمع تھے پھر سہیل نیچے اتر آیا یمن کے ملک پر اور شعریٰ یمانی بھی اس کے پیچھے ہو کر سجدہ کو عبور کر گیا۔ اس لئے اس کا نام عبور ہوا اور غبیصاء اُس کا قائم مقام ہوا وہ اپنے دو ساتھیوں کے فراق پر رونے لگا یہاں تک کہ اس کی آنکھ جرک آلودہ ہو گئی بی بی اُم سلیم کو بھی "غبیصاء" کہتے ہیں کیونکہ ان کی آنکھوں میں چیچڑ بہتا۔ یہ غصاء کی تصغیر ہے۔ یعنی وہ عورت جس کی آنکھوں سے چیچڑ بہتا رہے)۔

أَعْظَمُ الْكَبْرِ غَمْصُ الْحَقِّ وَسَفَهُ الْخَلْقِ۔ بڑا غرور یہ ہے کہ آدمی حق بات کو حقارت سے دیکھے یا اس سے چشم پوشی کرے اور مخلوقِ خدا کو بے وقوف بنائے (ان کا عیب نکالے اور خود کو بڑا مدبر اور دانشمند سمجھے)۔

مَغْمُوْصٌ عَلَيْهِ۔ جو کوئی دین میں مطعون ہو۔

غَمْضٌ۔ چلنا، سیر کرنا، غائب ہونا۔

غُمُوْضٌ۔ باریکی اور پوشیدگی۔

تَغْمِيْضٌ۔ چشم پوشی، تساہل کرنا۔

تَغْمِيْضٌ۔ بند کرنا، بیچ و شد میں مسامحت کرنا۔

إِغْمَاضٌ۔ چشم پوشی، اغراض، مسامحت، قیمت کم کرنا

لہ "غمص" اور "مص" کے ایک ہی معنی ہیں بعضوں نے کہا غمص سوکھا چیچڑ اور مص جو بہہ رہا ہو ۱۲ منہ۔

، باریک کرنا، تجاوز کرنا، تحمل کرنا، راضی ہونا۔

إِغْمَاضٌ۔ بند ہو جانا۔

فُلَانٌ غَامِصٌ فِي النَّاسِ۔ لوگوں میں پوشیدہ تھے (یعنی مشہور اور نامی نہ تھے)۔

إِيَّاكُمْ وَمُحْمَصَاتِ الْأُمُوْرِ۔ بڑے گناہوں سے بچے رہو (ایک روایت میں بہ فتحِ میم ہے یعنی چھوٹے گناہوں سے، جن میں آدمی شبہہ کی بنا پر گرفتار ہو جاتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ ان پر مواخذہ ہوگا)۔

إِلَّا أَنْ تَغْمُضُوْا فِيْهِ۔ مگر جب کہ تم کچھ زیادہ لو اور قیمت میں کمی کر دیا چشم پوشی اور رعایت کرو (عرب لوگ کہتے ہیں أَغْمِضْ لِيْ یا غَمِّضْ لِيْ یعنی مجھ کو کچھ زیادہ دے اور قیمت میں کمی کر۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں عمدہ اور پاکیزہ مال خرچ کرو، یہ نہیں کہ خراب ردّی خدی جس کو اگر تم خریدنا چاہو تو بدون اس کے کہ زیادہ مقدار اور قیمت کم دو ہرگز نہ خریدو گے)۔

غَوَامِضُ۔ باریکیاں، مخفی نکات (یہ جمع ہے غَامِضَةٌ کی)۔

فَاغْمِضْهُ۔ اس سے چشم پوشی کر۔

أَصَبْتُ مَالًا أَغْمَصْتُ فِيْ مَطَالِبِهِ۔ کوئی ایسا مال ملا جس کے حاصل کرنے میں میں نے چشم پوشی کی (حرام حلال کا خیال نہ رکھا)۔

مَا أَغْمَضْتُ غُمَاضًا۔ ذرا بھی میری آنکھ نہیں لگی (کچھ نہیں سویا)۔

مَا فِيْ الْأَمْرِ غَمِيْضَةٌ۔ اس کام میں کوئی عیب نہیں ہے۔

إِنَّ مِنْ أَغْبَطِ أَوْلِيَائِيْ عِنْدِيْ مَنْ كَانَ غَامِصًا فِي النَّاسِ۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میرے اولیاء میں سے وہ ولی جس پر شک کرنا چاہئے وہ ہے جو لوگوں میں چھپا ہوا ہو

Marfat.com

غَمْطٌ حقیر جاننا، ذلیل سمجھنا، ناشکری کرنا، اٹھانا بختی سے گھونٹ لینا، ذبح کرنا۔

اِغْمَاطٌ ہمیشہ کرنا، لازم کرلینا۔

تَغَمُّطٌ ڈھانپ لینا۔

اِغْتِمَاطٌ آگے بڑھ جانا، غالب ہونا، نکل جانا، اس طرح کہ نشان تک معلوم نہ ہو۔

غَمْطٌ پھوار اور نرم زمین۔

اَلْکِبْرُ اَنْ تَسْفَهَ الْحَقَّ وَتَغْمِطَ النَّاسَ کبر اور غرور یہ ہے کہ حق بات کو نہ پہچانے (اس کو تسلیم نہ کرے) اور لوگوں کو حقیر سمجھے (اپنے آپ کو بڑا علوی اور کامل درویش سمجھے)

غَمْصٌ کے بھی یہی معنے ہیں جو **غَمْطٌ** کے ہیں۔

اِنَّمَا ذٰلِکَ مَنْ سَفِهَ الْحَقَّ وَغَمَطَ النَّاسَ یہ تو اس کا کام ہے جو حق بات سے چشم پوشی کرے (دیدہ دانستہ حق بات کو نہ مانے) اور دوسرے بندگان خدا کو حقیر سمجھے۔

اَصَابَتْهُ حُمّٰی مُغْمِطَةٌ اس کو تو دائمی بخار (کنٹی نیوڈ فیور) جو برابر چڑھا رہے اگ گیا ہے۔

غَمْغَمَةٌ گنگنانا، لڑائی کے وقت آواز نہ نکالنا۔

تَغَمْغُمٌ گنگنانا، اس طرح بات کرنا جو صاف سمجھ میں نہ آئے، یعنی بڑبڑانا۔

لَیْسَ فِیْهِمْ غَمْغَمَةُ قُضَاعَةَ ان لوگوں میں قضاعہ کے لوگوں کی طرح گنگنانا نہیں ہے۔

غَمْقٌ تر ہونا، مرطوب ہونا۔

اِنَّ الْاَرْدُنَّ اَرْضٌ غَمِقَةٌ (حضرت عمرؓ نے ابوعبیدہ بن جراح کو لکھا کہ اردن کی زمین (جو ملک شام میں ہے) مرطوب اور نمناک ہے (پانی سے قریب ہے)۔

نُزُوْزٌ اور **حَضَرٌ** اور **غَمْقٌ** بدھوائی کو کہتے ہیں جو کثرت رطوبت سے پیدا ہو۔

غَمْلٌ ڈھانپ لینا، چھپا لینا، ایک کے اوپر ایک چڑھ جانا، پگاڑنا۔ بال اُڑانے کے لئے ریت میں گاڑنا، اصلاح کرنا۔

غَمْلٌ بگڑ جانا

تَغَمُّلٌ کشادہ ہونا۔

اِنْغِمَالٌ پھول کر بال اُڑانے کے قابل ہو جانا۔

مَغْمُوْلٌ گنہا۔

اِنَّ بَنِیْ قُرَیْظَةَ نَزَلُوْا اَرْضًا غَمِلَةً وَّبِیْلَةً۔ بنی قریظہ کے یہودی ایسی زمین میں اُترے جہاں بہت بیری تھی (جس نے زمین کو چھپا لیا تھا) وہاں کی آب و ہوا اُن کو موافق نہ تھی (بدہوائی وہاں بہت ہوتی تھی)۔

غَمٌّ ریخ دینا، منہ پر غلاف چڑھانا، ڈھانپ لینا سخت گرمی ہونا۔

غُمَّ الْهِلَالُ چاند پر خفیف ابر آگیا جس نے اس کو چھپا لیا۔

غُمَّ عَلَیْهِ الْخَبَرُ اس پر یہ خبر پوشیدہ رہی۔

غَمْغَمٌ پیشانی اور گردن بالوں سے چھپ جانا۔

مُغَامَّةٌ ایک دوسرے کو ریخ دینا۔

اِغْمَامٌ ابر آلود ہونا، پوشیدہ ہونا۔

غُمٌّ ریخ، اُس کی جمع **غُمُوْمٌ**

یَوْمٌ غَمٌّ گرم گھٹن کا دن، جس میں دم لینا مشکل ہو۔ (ایسے ہی)

لَیْلَةٌ غَمَّةٌ سخت گرم گھٹن کی رات)۔

تَغَامٌّ غمگین بننا۔

اِغْتِمَامٌ غمگین ہونا (جیسے **اِغْتِمَامٌ** ہے)۔

یَوْمٌ غَامٌّ سخت گرم دن۔

غَمَامٌ زکام

غَمَامٌ ابر، یا سفید ابر۔

فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوا الْعِدَّةَ اگر چاند تم پر چھپ جائے نظر نہ آئے تو تیس دن رمضان

Marfat.com

کے پاشبان کے) پورے کرلو۔

فَغَمَّهَا بِقَطِيفَةٍ۔ ایک چادر سے اُس کو ڈھانپ دیا سب طرف سے کہ سانس نہ نکل سکے اور مر جائے۔

وَلَا غُمَّةَ فِي فَرَائِضِ اللهِ۔ اللہ کے حکم چھپائے نہیں جاتے بلکہ کھول کر بیان کئے جاتے ہیں (یعنی ان کو چھپانا نہیں، جو کوئی فرائض ترک کرے، اس کا عیب بیان کردو)

لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا۔ جب آنحضرتؐ کی وفات ہونے لگی (موت آن پہنچی) تو آپ نے ایک چادر منہ پر ڈالنی شروع کی جب دم رک جاتا تو آپ چادر اٹھا دیتے۔

كُنَّا نُسِيرُ فِي أَرْضٍ غُمَّةٍ۔ ہم ایک تنگ زمین میں چل رہے تھے۔

عَتَبُوا عَلَى عُثْمَانَ مَوْضِعَ الْعَمَامَةِ الْمُحْمَاةِ۔ حضرت عثمانؓ پر لوگ اس وجہ سے غصہ ہوئے کہ انھوں نے گھاس کو محفوظ کر دیا کوئی اس میں اپنے جانوروں کو نہ چرانے پائے حالانکہ گھاس کا محفوظ کرنا جائز نہیں اس میں سب بندگانِ خدا کا حق ہے۔ مُراد وہ گھاس ہے جو بنجر اور ناآباد زمین میں پیدا ہو جو کسی کی ملک نہ ہو)

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ۔ تیری پناہ مانگ اور رنج سے (ہم اور حزن میں بعضوں نے فرق کیا ہے حزن اُمر گزشتہ پر ہوتا ہے رنج ہو۔ اور غم وہ جو آئندہ امر پر ہو۔ بعضوں نے کہا غم وہ رنج جو آدمی کو تنگ کر کے بے ہوش کرنے کے قریب ہو۔ تو وہ حزن سے خاص ہے)

يَغُمُّ فِكْرُهُ۔ اپنی فکر اور اندیشہ کو چھپاتا ہے۔

هُوَ فِي غُمَّةٍ۔ وہ حیرانی اور پریشانی میں ہے۔

فُطِرْتُ وَاللهِ بِغَمَّاتِهَا۔ میں اُس کی آفتوں کے ساتھ پیدا کیا گیا۔

اِغْتَمَّ رَسُولُ اللهِ فَأَمَرَهُ جِبْرِيلُ فَغَسَلَ رَأْسَهُ بِالسِّدْرِ۔ آنحضرتؐ غمناک ہوئے تو حضرت جبریلؑ نے آپ کو بیری کے پتے سے سر دھونے کا حکم دیا (کیونکہ یہ صاف کرتا اور اس پر پانی ڈالنا غم کی حرارت کو دفع کرتا ہے)۔

أَغَمُّ الْوَجْهِ وَالْقَفَا۔ تنگ پیشانی تنگ گردن۔

وَخَالِدٌ بِالْغُمَيْمِ۔ خالد بن ولید غمیم میں تھے (جو ایک موضع ہے مکہ سے دو منزل پر) اس کو کراع الغمیم بھی کہتے ہیں)۔

غُمَّى۔ مٹی اور لکڑی سے ڈھانپ دینا، بے ہوش ہونا ابر کا دھواں ہونا۔

اِغْمَاءٌ۔ بے ہوش رہنا برابر رہنا۔

تَغْمِيَةٌ۔ چھپانا۔

فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ يَا فَإِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ۔ یعنی اگر چاند نہ پر چھپ جائے نظر نہ آئے ابر یا غبار وغیرہ سے (عرب لوگ کہتے ہیں:

صُمْنَا لِلْغُمَّى۔ ہم نے تو بن چاند دیکھے روزہ رکھ لیا)۔

أُغْمِيَ عَلَى الْمَرِيضِ۔ بیمار بے ہوش ہو گیا۔

وَالسَّمَاءُ مُغْمِيَةٌ فَحَشِيَ الطَّبْعَ۔ آسمان پر ابر تھا، ڈھوا بھی صبح نہ ہو گئی ہو۔

غَامَتْ اور أَغَامَتْ اور تَغَيَّمَتْ۔ ابر آلود ہوا (ان سب کے ایک ہی معنی ہیں)۔

أُغْمِيَ عَلَيْنَا الْهِلَالُ۔ چاند ہم پر چھپ گیا۔

تَرَكْتُهُ غَمًّا۔ میں نے اس کو بیہوش چھوڑا۔

بَابُ الغين مع النون

غَنْثَرَةٌ۔ بہت بال ہونا۔

تَغَنْثُرٌ۔ بغیر دباس یا بغیر خواہش پینا یا غُنْثُرٌ

Marfat.com

ارے جاہل یا احمق یا کمینے یا گراں جان، جس کی صحبت ناگوار ہو، بعضوں نے کہا یہ عُثَارَۃٌ سے نکلا ہے بمعنی جہالت اور سفاہت۔ ایک روایت میں عُنُزٌ ہے بتائے فوقانی وعین مہملہ، اس کا ذکر اوپر گزر چکا۔ محیط میں ہے کہ عُنْتُرٌ اور عُنْتُرَۃٌ اور عُنُتُرٌ یہ عرب لوگوں کی گالی ہے۔ ابوبکر صدیق رضؓ نے اپنے بیٹے عبدالرحمن کو خطا ہو کر صیکا را تو یہ لفظ استعمال کیا۔

غَنَجٌ ۔ ناز کرنا، لاڈ کرنا۔

مِغْنَاجٌ اور **غَنِجَۃٌ** ۔ ناز و کرشمہ والی عورت۔

غَنَاجٌ ۔ ناز و کرشمہ۔

غِنَاجٌ ۔ تیل کا دھواں۔

غَنَجٌ ۔ بڑھاپا۔

اَلْغَرِیْبَۃُ هِیَ الْغَنِجَۃُ ۔ عرب کے معنی غنجہ یعنی ناز و کرشمہ والی عورت (جس کے اعضاء میں لچک (بکسر و تذ ل) ہو۔

غَنَظٌ ۔ ہلاکت کے قریب ہونا، شاق ہونا مشکل میں ڈالنا، موت کے قریب ہو کر پھر اس سے بچ جانا۔

غَیْظٌ اور **غِیَاظٌ** ۔ غم اور محنت و مشقت۔

غَنْظٌ اور **غَنَظٌ** ۔ سختی اور لازمی اندوہ۔

وَذِکْرُ الْمَوْتِ فَقَلِّ غَنْظٌ لَیْسَ کَالْغَنْظِ۔ موت ایسی سختی ہے کہ کوئی سختی اس کے برابر نہیں ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

غَنَظَہٗ یَغْنَظُہٗ ۔ اس کو بھر یا غصہ سے یا سخت رنج پہنچایا۔

اِغْنَاظٌ ۔ مشقت اور رنج میں ڈالنا۔

غُنْمٌ ۔ **اِغْنَمْ یَا غُنْمُ یَا غُنَیْمَۃُ یَا غُنَیْمَانُ** ۔ لوٹ کا مال پانا۔

تَغْنَمٌ اور **اِغْتِنَامٌ** ۔ لوٹ کا مال سمجھنا۔

غُنَامَاکَ ۔ تیری انتہائی کوشش (جیسے **قُصَاوَاکَ**)

ہے۔ احادیث میں غنیمت اور غُنْم اور مَغْنَم اور غنائم یہ الفاظ مکرر آئے ہیں۔ ان کے معنی وہ مال ہے جو اہل حرب سے حاصل کیا جائے (۸۰۰۳ھ) جس پر مسلمانوں نے سوار اور پیادے دوڑائے ہوں، گھوڑے اور اونٹ چلائے ہوں۔ یعنی لشکر اور حملہ کر کے حربی کافروں سے لیا ہو۔ غنائم جمع ہے غنیمت کی اور مغانم معنم کی۔ اور غُنْم یہ ضمہ غین اسم مصدر ہے اور فتحہ غین مصدر ہے)۔

غَانِمٌ ۔ غنیمت لینے والا اس کی جمع **غَانِمُوْنَ** ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

فُلَانٌ یَتَغَنَّمُ الْاُمُوْرَ ۔ وہ اس کام پر اسی حرص کرتا ہے جیسے مال غنیمت پر حرص ہوتی ہے)۔

لِنَغْنَمَ عَلَی اَقْدَامِنَا ۔ تاکہ ہم پیدل جا کر لوٹ کمائیں۔

اَلصَّوْمُ فِی الشِّتَاءِ الْغَنِیْمَۃُ الْبَارِدَۃُ ۔ جاڑے کا روزہ گویا مفت کی لوٹ ہے (جس میں جان کا نقصان نہ ہو اور مال ہاتھ آئے)۔

مَنْ رَهَنَہٗ لَہٗ غُنْمُہٗ وَعَلَیْہِ غُرْمُہٗ ۔ گروی کی چیز کا فائدہ بھی راہن کا ہے اور اسی کو اس کا نقصان بھی اٹھانا پڑے گا اگر گروہ کوئی جنایت کرے تو راہن ہی اس کا تاوان دے گا اسی طرح اگر تلف ہو جائے تو راہن ہی کا نقصان ہوگا۔ اگر اس کی قیمت بڑھ جائے تو فائدہ بھی راہن ہی کو ملے گا۔ اسی طرح اگر جانور رہن ہوں تو ان کی اولاد بھی راہن ہی کی ہوگی)۔

اَلسَّکِیْنَۃُ فِیْ اَهْلِ الْغَنَمِ ۔ بردباری اور اطمینان بکری والوں میں ہے (یعنی یمن کے لوگوں میں کیونکہ وہ اکثر بکریاں پالتے ہیں۔ برخلاف مضر اور ربیعہ کے وہ اونٹ رکھتے ہیں)۔ **اَعْطُوْا مِنَ الصَّدَقَۃِ مَنْ اَبَتْ لَہُ السَّنَۃُ غَنَمًا وَلَا تُعْطُوْهَا مَنْ اَبَتْ لَہٗ غَنَمَیْنِ**

Marfat.com

زکوٰۃ کے مال میں سے اُس شخص کو دو جس کے پاس قحط سالی نے بکریوں کا صرف ایک گلہ چھوڑا ہو (تعداد کی کمی کی وجہ سے وہ اُس کے دُودھ کو نذر کر سکے) اور اُس کو مت دو جس کے پاس بکریوں کے دو گلے ہوں (کیونکہ ایسے شخص کو حاجت نہیں جس کے پاس اتنی بہت بکریاں ہوں کہ اُن کے دو گلے کر سکے)۔

فَیَکُوْنُ لَہٗ ھٰنَا غُنْمٌ وَّ ھٰنَا غُنْمٌ ۔ اس کو یہاں ایک ٹوٹ ملے اور وہاں ایک ٹوٹ۔

فَقَامَ اِلٰی غَنِیْمَۃٍ ۔ چند بکریوں کی طرف بڑھے

لَنَا غُنْمُ مِائَۃٍ ۔ ہم کو سو کا فائدہ ہے۔

اِذْ قَسَمَ غَنِیْمَۃً ۔ جب حُنین کی ٹوٹ تقسیم کی۔

وَالْاَمَانَۃُ مَغْنَمًا ۔ (قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ) امانت کا مال گویا ٹوٹ کا مال سمجھا جائے گا (اُس میں خیانت کرنا ٹوٹ کے مال کی طرح حلال سمجھیں گے یا ٹوٹ کے مال کی طرح بے غل و غش اُس کو منقسم کریں گے)

وَالْغَنِیْمَۃُ مِنْ کُلِّ بِرٍّ ۔ ہر نیکی کی ٹوٹ ہم کو عنایت فرما (شیطان آدمی کا دشمن ہے۔ جب آدمی نیک کام کرتے گویا شیطان کو ٹوٹ لیا۔ اُس کو تباہ کیا)۔

غَنٌّ ۔ ناک سے باتیں کرنا (یعنی غُنّہ نکالنا)، درخت بہت ہونا، درخت کا میوہ پک جانا۔

تَغْنِیْنٌ ۔ غنّہ نکالنا۔

اَغَنُّ الْوَادِیْ ۔ اس میدان میں گنجان درخت ہیں

اِغْنَانٌ ۔ گانے کی سی آواز نکالنا۔ بھنبھنانا۔ بھر جانا، تازہ کرنا۔

غُنَّۃٌ ۔ وہ آواز جو ناک سے نکلے (مُغرب میں ہے غُنّہ وہ آواز جو مُنہ اور ناک سے نکلے جیسے مِنْکَ اور عِنْکَ کا نون۔ اور خُنّہ اُس سے بھی سخت)۔

اَغَنُّ ۔ ناک سے بات کرنے والا مرد۔ **غَنَّاءُ**

اُس کا مؤنث ہے۔

اِنَّ رَجُلًا اَتٰی عَلٰی وَادٍ مُغِنٍّ ۔ ایک شخص ایسی وادی میں آیا جہاں مکھیوں کی بھنبھناہٹ گن گن کی آواز بہت تھی۔

اِلَّا اَغَنَّ غَضِیْضَ الطَّرْفِ مَکْحُوْلٌ ۔ ناک میں باتیں کرنا والا، نیچی نگاہ والا، سُرمگیں آنکھوں والا۔

کَانَ فِی الْحُیَیْنِ غُنَّۃٌ حَسَنَۃٌ ۔ جناب امام حسینؓ کی آواز میں غُنّہ تھا جو بہت اچھا معلوم ہوتا۔

عُنُوَّۃٌ ۔ تونگری، بے پروائی

غِنًی ۔ نکاح کرنا، غانیہ ہونا، اقامت کرنا، زندگی بسر کرنا، ملاقات کرنا، باقی رہنا، بے پرواہ ہونا (رسمے عُثمان ہے)۔

غِنَاءٌ ۔ تونگر ہونا، مالدار ہونا، انتفاع کرنا۔

تَغْنِیَۃٌ ۔ آواز نکالنا، مالدار بنانا، گانا، شعر میں کسی عورت کے حُسن و جمال اور اُس کے ساتھ معاشرت کا ذکر کرنا، تعریف کرنا، ہجو کرنا۔

اِغْنَاءٌ ۔ تونگر کرنا، کفایت کرنا، قائم مقام ہونا، قائم کرنا، نفع دینا، فائدہ دینا، فائدہ دُور کرنا۔ بہیروپیا کام آنا۔

تَغَنِّیٌ ۔ مالدار ہونا، گانا۔

تَغَانِیْ ۔ مال دار ہونا، بے پرواہ ہونا ایک دوسرے سے۔

اِغْنَاءٌ اور **اِسْتِغْنَاءٌ** ۔ بے پرواہ ہونا، مال دار ہونا۔

اِسْتِغْنَاءٌ ۔ تونگری مانگنا۔

غَانِیَۃٌ ۔ وہ عورت جس کی مردوں کو خواہش ہو، لیکن اُس کو مَردوں کی خواہش نہ ہو۔ یا حسینہ اور جمیلہ جو اپنے حُسن و جمال کی وجہ سے بے پرواہ ہو، یا ماں باپ کے گھر بیٹھنے والی عفیفہ، پاکدامن یا خاوند والی پاکدامن جو

Marfat.com

اپنے خاوند پر خوش اور دوسرے لوگوں سے بے پرواہ ہو (اس کی جمع غَانِیَات اور غَوَانِی ہے)۔

غِنَاءٌ۔ گانا۔

غُنَاءٌ۔ گانے کے ساتھ تالی بجانا۔

اَغْنَاءٌ۔ شادی کا سامان۔

غَنِیّ۔ اللہ تعالیٰ کا نام بھی ہے چونکہ وہ سب سے زیادہ بے پرواہ ہے اُس کو کوئی احتیاج نہیں لیکن اُس کے سب محتاج ہیں اسی لئے اُس کو غنی مطلق بھی کہتے ہیں جو خاص اُسی کی صفت ہے۔

مُغْنِیٌ۔ بھی اُس کا ایک نام ہے یعنی تونگر بنانے والا اور بے پروا کرنے والا۔

خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا اَبْقَتْ غِنیً۔ بہترین خیرات وہ ہے جس کے بعد آدمی محتاج نہ ہو (اپنی ذاتی ضروریات اور اہل وعیال کی ضروریات سے جو زائد ہو وہ خیرات کرے یہ نہیں کہ خیرات کر کے محتاج بن جائے۔ دوروں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرے۔ ایک روایت میں مَا کَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی ہے مطلب وُہی ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ بہترین خیرات وہ ہے کہ جس کو دے اُس کو بے پروا کر دے (یعنی پھر اُس کو سوال کی حاجت نہ رہے اتنا دے رَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّیًا وَّ تَعَفُّفًا۔ وہ شخص جس نے گھوڑے اس لئے رکھے کہ دوسروں سے بے پروا رہے ان سے مانگنے کی ضرورت نہ رہے (یعنی گھوڑوں کی تجارت کی یا ان کی بکہ کشی اُس کے ذریعہ سے اپنی روٹی پیدا کی اور سوال اور محتاجی سے بچا پھر اللہ کا حق ان میں نہ بھولا یعنی زکوٰۃ دی۔ اور ان کی پشت میں جو حق ہے اُس کو بھی فراموش نہیں کیا یعنی اللہ کی راہ میں غازیوں کو اور مجاہدین کو اور تھکے ماندہ مسافروں کو سواری کے لئے دیا)

وَاغْنِنِی بِهٖ بَعْدَ عَیْلَةٍ۔ میں اس کے سبب سے محتاجی کے بعد اُس کو غنی کر تا ہوں۔

مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ فَلَیْسَ مِنَّا۔ جو شخص قرآن کی وجہ سے دوسری چیزوں سے بے پرواہ نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی جس کو قرآن کا علم حاصل ہو گیا اس کو دنیا کی سب چیزوں سے بے پرواہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بڑی نعمت عطا فرمائی)۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، جو قرآن کو خوش آوازی سے جہر کے ساتھ نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ کَاَذَنِهٖ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ یَجْهَرُ بِهٖ۔ اللہ تعالیٰ اتنا متوجہ ہو کر کسی چیز کو نہیں سنتا جتنا پیغمبر کے قرآن کو سنتا ہے۔ جب وہ اُس کو پکار کر پڑھے (یا خوش آوازی اور لطافت کے ساتھ پڑھے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ قرآن کو اپنی آوازوں سے آراستہ کرو) مترجم کہتا ہے "تغنی بالقرآن" سے یہ مطلب ہے کہ آہستہ آہستہ خوش آوازی سے ہر ایک حرف کو اپنے مخرج سے ادا کر کے پڑھے، جہاں ٹھہرنا چاہئے وہاں ٹھہرے جہاں وصل چاہئے وہاں وصل کرے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ موسیقی کے طور پر گانے والوں کے لہجے پر پڑھے یہ بالکل منع ہے۔

مَنِ اسْتَغْنٰی بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ اِسْتَغْنَی اللّٰهُ عَنْهُ۔ جو شخص کسی کھیل یا سودا گری میں مصروف ہو کر جمعہ کی نماز سے بے پرواہی کرے، اللہ تعالیٰ بھی اُس کی پرواہ نہ کرے گا۔

وَعِنْدِیْ جَارِیَتَانِ تُغَنِّیَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثٍ۔ میرے پاس دو چھوکریاں بعاث کی جنگ کے حالات گا رہی تھیں۔ (بعاث ایک جنگ کا نام ہے جو انصار کے قبیلوں میں آنحضرت کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے ہوئی تھی)

اِنَّ غُلَامًا لِاَنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاَغْنِیَاءَ فَاَبٰی اَهْلُهُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِ شَيْئًا۔ چند محتاج لوگوں کا ایک غلام تھا اس نے چند امیر لوگوں کے ایک غلام کا کان کاٹ ڈالا۔ اس کے لوگ آں حضرتؐ کے پاس فریاد لائے آپ نے اس کا کچھ تاوان نہیں دلایا۔ (خطابی نے کہا یہاں مجرم غلام سے لڑکا مراد ہے جو آزاد تھا اور اس کا قصور بطور خطا کے ہوگا۔ چونکہ اس کے عزیز واقربا محتاج تھے آپ نے ان سے کوئی دیت نہیں دلائی اور جس کا کان کاٹا گیا وہ بھی آزاد لڑکا ہوگا۔ کیونکہ اگر وہ غلام ہوتا تو عاقلہ غلام کی دیت نہیں اٹھاتی بلکہ خود غلام کی گردن اس کا بوجھ اٹھاتی ہے)

اِنَّ عَلِيًّا بَعَثَ اِلَيَّ بِصَحِيْفَةٍ فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ اَعْلِمْنَا عَنَّا۔ حضرت علی رضؓ نے حضرت عثمان رضؓ کے پاس ایک کتاب بھیجی (جس میں زکوٰۃ کے احکام تھے تاکہ وہ اس کے مطابق عمل کریں) انھوں نے حضرت علی رضؓ کے بھیجے ہوئے شخص سے کہا یہ کتاب ڈالیے لے جا اپنے پاس بیٹھ کے ہم کو بتلانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم کو زکوٰۃ کے احکام معلوم ہیں

وَاَنَا لَا اُعْطِيْ وَكَانَتْ لِيْ مَنْعَةٌ۔ میں کیا کر سکتا تھا۔ اگر میرے حمایتی لوگ ہوتے تو میں ان کو دفع کرتا ہٹاتا، ان کے شر کو روکتا۔

وَرَجُلٌ سَمَّاهُ النَّاسُ عَالِمًا وَلَمْ يَغْنِ فِي الْعِلْمِ يَوْمًا سَالِمًا۔ اور ایک وہ شخص جس کو لوگ مولوی اور عالم کہیں حالانکہ وہ پورے ایک دن بھی علم میں نہیں رہا سالم (ایک دن بھی اس نے علم حاصل کرنے میں نہیں گزارا)

طَرَحْتُ بِغُلَامَيْهِمَا وَفَرَرْتُ بِجِلْدِهِمَا۔ (حضرت علی رضؓ نے ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا) تم نے تو دنیا کا مزہ بھی اٹھالیا اور اس کی بارش سے کامیاب ہوئے۔

اَلَمْ اَكُنْ اَعْتَنِيْكَ عَمَّا تَرَى۔ ایوب کیا میں نے تم کو اس سے بے پرواہ نہیں کیا، جو تم دیکھ رہے ہو (یعنی سونے کی ٹڈیاں دیکھ کر ان کے لینے کو کیوں لپکے میں نے تو تم کو بہت مال اور دولت دے رکھی ہے حضرت ایوبؑ نے کیا عمدہ جواب عرض کیا)۔

لَا غِنًى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ۔ بھلا میں تیری عطا اور بخشش سے بھی کہیں بے پروا ہو سکتا ہوں (لاکھ مالدار ہو جاؤں پر تیرا تو محتاج اور بھک منگا رہوں گا)۔

كَانَ مِنْ اَعْظَمِ الْمُسْلِمِيْنَ غَنَاءً۔ وہ سب مسلمانوں سے زیادہ قائم مقامی اور کفایت کے لائق تھے۔

مَنْ يَقْتَعِنِ بِاللّٰهِ يُغْنِهِ اللّٰهُ۔ جو اللہ کے دیئے ہوئے پر دوسروں سے بے پرواہ رہے گا، (اُن سے اپنی حاجت نہیں چاہے گا) تو اللہ تعالیٰ اُس کو بے پرواہ کر دے گا (اُس کو اتنا دے گا کہ غیروں سے اُس کو بالکل کی ضرورت نہ رہے گی۔ یا اُس کے دل کو ایسا غنی کر دے گا کہ وہ سوال کو پسند نہ کرے گا اور جو موجود ہے اس پر قناعت کرے گا)۔

يَا عَائِشَةُ اَلَا تَغْنَيْنَ يَا تَغِيْنَ۔ عائشہ گانے والیاں نہیں گاتیں (یہ صیغۂ غائب کیونکہ اکثر لونڈیاں اور کم درجہ کی عورتیں گایا کرتی ہیں اور آزاد شریف عورتیں اُس سے پرہیز کرتی ہیں) یا عائشہ تم گانا کیوں نہیں کرتیں

اِنَّ عُمَرَ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ فَتَغَنَّى فَقَالَ هَلْ زَجَرْتُمُوْنِيْ اِذْ غَنَّيْتُ۔ حضرت عمرؓ ایک سفر میں جا رہے تھے (دل گھبرایا) تو وہ یکایک گانے لگے (جب صحابہؓ نے ان پر اعتراض کیا تو) فرمایا تم نے مجھ کو ڈانٹا کیوں نہیں، جب ہم نے ایک لغو کام کیا گانے کو ایک لغو اور بیہودہ کام قرار دیا کیونکہ اُس میں دنیا کی فائدہ ہے اور نہ آخرت کا کچھ ثواب۔ گویا ایسا کا نافع وحشت کے لئے جائز ہے)۔

اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ۔ میں شرکت سے بے پرواہ ہوں (یعنی میرا کوئی شریک نہیں ہے اس لئے اگر کوئی نیک کام خالص میری رضامندی کے لئے کرے تو میں قبول کر لیتا ہوں۔ اگر میرے ساتھ اور کسی کو بھی شریک کرے تو

Marfat.com

میں بے پرواہ ہوں میں اس کام میں کوئی حصہ نہیں لیتا بلکہ سارا اسی کے سرمار دیتا ہوں جس کو میرے ساتھ شریک کیا گیا تھا۔)

اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ۔ گانا منافقت کو اگاتا ہے (اس کا ثمرہ نفاق ہے مُراد وہی گانا ہے جو حرام ہو)۔

اَلْغِنَاءُ رُقْيَةُ الزِّنَا۔ گانا زنا کا منتر ہے (جہاں گانے بجانے کا شوق ہوا تو رفتہ رفتہ زنا اور بدکاری بھی کرنے لگتا ہے)۔

اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهُ بِالْغِنَاءِ۔ اللہ تعالیٰ عنقریب اُس کو کافی ہوگا (یا تو وہ مرجائے گا اس کو دولت کی حاجت ہی نہ رہے گی یا مالدار ہو جائے گا)۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو دوست رکھتا ہے جو پرہیزگار اور مالدار (یا لوگوں سے بے پروا ہو صبر کرنے والا) گمنام پوشیدہ ہو (لوگوں میں نامور اور مشہور نہ ہو۔ ایک روایت میں اَلْخَفِيَّ کا ئے حطی سے ہے۔ یعنی مہربان رحم دل سب لوگوں سے نیک سلوک کرنے والا)۔

اَسْاَلُكَ الْغِنَاءَ۔ میں تجھ سے دل کی تونگری اور بے پرواہی مانگتا ہوں (یہاں غنا سے دنیا کی مال و دولت مُراد نہیں ہے بلکہ دل کی وسعت اور کشائش۔ جیسے ایک بزرگ نے فرمایا ہے "تونگری بدل است نہ بہ مال")۔

نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ اِنِ احْتِيْجَ اِلَيْهِ نَفَعَ وَ اِنِ اسْتَغْنٰى عَنْهُ اَغْنٰى نَفْسَهٗ۔ عالم آدمی بھی کیا اچھا آدمی ہے اگر لوگ اپنی احتیاج اُس کے پاس لے جائیں (اُس سے دینی مسائل اور علم کی باتیں دریافت کریں) تو وہ فائدہ پہنچائے (دین کی باتیں بتائے شریعت کا علم سکھائے) اور اگر اُس سے بے پرواہی کریں تو وہ بھی اپنے آپ کو بے پرواہ رکھے (جاہلوں سے کوئی اپنی حاجت پیش نہ کرے۔ نہ ان سے کسی دنیاوی منفعت کا طالب ہو بلکہ عبادتِ الٰہی)

تلاوتِ قرآن، درس و تدریس حدیث میں اپنا وقت گزارے)

لَا تُبْقِيْنِيْ حَدَّ رَكْنٍ قَدِيْرٍ۔ جو تقدیر میں ہمارے اُس سے بچنا کوئی فائدہ نہیں دیتا بلکہ لاکھ احتیاط کرو لیکن تقدیر میں جو مصیبت لکھی ہے وہ ضرور آئے گی)۔

اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آدمی احتیاط اور ہوشیاری اور انجام بینی چھوڑ دے کیونکہ دوسری حدیثوں میں اس کی تاکید کی گئی ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ سب طرح ہوشیاری اور احتیاط پر چلنا رہے مگر دل میں یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ ضرور پورا ہوگا۔ اگر باوصف احتیاط اور ہوشیاری کے کوئی مصیبت پیش آئے تو تقدیر پر شاکر رہے بے صبری اور بے قراری نہ کرے)۔

اِنَّ الْقُرْاٰنَ نَزَلَ بِالْحُزْنِ فَاِذَا قَرَاْتُمُوْهُ فَابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكَوْا وَ تَغَنَّوْا بِهٖ فَمَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ فَلَيْسَ مِنَّا۔ قرآن رنج و غم کے ساتھ اترا ہے جب تم قرآن پڑھو تو رو، اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ اور خوش آوازی سے قرآن پڑھو جو شخص خوش آوازی سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں ہے (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ قرآن کی وجہ سے بے پرواہ ہو جو شخص قرآن کو حاصل کر کے (دنیا داروں سے بے پرواہ نہ رہے) وہ ہم میں سے نہیں ہے)۔

جَوَارٍ تُغَنِّيْنِ وَ يُضْرَبُ بِالْعُوْدِ۔ لونڈیاں گا رہی تھیں ستار بجا رہی تھیں۔

باب الغین مع الواؤ

غَوْثٌ۔ مدد کرنا، اعانت کرنا۔

تَغْوِيْثٌ۔ یا غوثاہ کہنا (یعنی فریاد کرنا)

غَوْثٌ اور غُوَاثٌ اور غَوَاثٌ۔ فریاد رسی۔

اِغَاثَةٌ۔ فریاد رسی کرنا، مدد کرنا۔

غِيَاثٌ۔ فریاد رسی۔

اِسْتِغَاثَةٌ۔ فریاد کرنا، مدد چاہنا۔

Marfat.com

فَهَلْ عِنْدَكَ غَوَاثٌ۔ کیا تو فریاد رسی کر سکتا ہے (ہماری کچھ مدد الٰہی سخت مصیبت میں کر سکتا ہے۔ یہ حضرت ہاجرہ نے حضرت جبرئیل کی آواز سن کر فرمایا تھا)۔

اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا۔ یا اللہ ہماری فریاد کو پہنچ (ہماری مدد کر)

فَاَغَاثَ اللّٰهُ یُغِیْثُ۔ اللہ سے دعا فرمائیے وہ ہم پر پانی برسائے (یہ غَاثَ یَغِیْثُ سے نکلا ہے۔ یعنی پانی برسایا)

(عرب لوگ کہتے ہیں:

غَاثَ اللّٰهُ الْبِلَادَ۔ اللہ نے شہروں پر پانی برسایا)۔

خَرَجَتْ قُرَیْشٌ مُغِوْثِیْنَ لِعِیْرِهِمْ۔ قریش کے لوگ اپنے قافلہ کی مدد کرنے کے لئے نکلے (اگر مُغِوْثِیْنَ مروی ہو تو بھی معنی وہی ہوں گے)۔

وَكَانَ یَغُوْثُ قُبَالَ بَابِ الْكَعْبَةِ یَعُوْثُ کعبہ کے داہنی طرف ایک بت تھا (اور) نسر بائیں طرف، اور یغوث دروازۂ کعبہ کے سامنے۔

یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ۔ اے فریاد یوں کے فریاد رس (سب کی فریاد سننے والے)۔

مَنْ كَانَ لَهٗ بِنْتَانِ فَاَغْوَثَاهُ۔ جس کی دو بیٹیاں ہوں ہائے فریاد (اس کی حالت واجب الرحم ہے بیٹیوں کی پرورش تعلیم و تربیت پھر اُن کی شادی بیاہ پھر داماد وں کی بے اعتنائیاں بڑی فکروں اور مصیبتوں کا سامنا ہوتا ہے)

غَوْجٌ۔ مُرغابی (جیسے تَغُوْجٌ)

غَوْرٌ یا غُوْرٌ۔ پست جگہ میں آنا، ٹھکانا، داخل ہونا، بایں نظر کرنا، زمین میں جذب ہو جانا، اندر دھس جانا، ڈوب جانا

غَارَهُمُ اللّٰهُ یَغُوْرُ غَیْرًا۔ اللہ اُن کو بارش اور ارزانی عطا فرمائے، روئی رزق دے۔

غَارَ النَّهَارُ غَوْرًا۔ سخت گرمی کا دن ہے

تَغْوِیْرٌ۔ پست جگہ میں داخل ہونا۔ زمین میں جذب ہو جانا، ڈوب جانا، دوپہر دن کو آنا، یا اکثر نا یا سونا یا چلنا، ہزیمت دینا، شکست دینا۔

مُغَاوَرَةٌ۔ لوٹ لینا، غارت کرنا۔

اِغَارَةٌ۔ پستی میں آنا، جلد چلنا، دشمن کو ہٹانا، خوب ہٹانا، سوکن کرنا، خوب دوڑنا۔

تَغَوُّرٌ۔ پستی میں آنا۔

تَغَاوُرٌ۔ ایک دوسرے کو غارت کرنا۔

اِغْتِیَارٌ۔ نفع اٹھانا۔

اِسْتِغَارَةٌ۔ لوٹنا، پستی میں جانے کا ارادہ کرنا۔

اِنَّهٗ اَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ مَعَادِنَ الْقَبَلِیَّةِ جَلْسِیَّهَا وَغَوْرِیَّهَا۔ آں حضرت نے بلال بن حارث کو قبلیہ کی کانوں کا ٹھیکہ دیا (یا نوالی)، بلند اور پست دونوں مقاموں کی کانوں کا قَبَلِیَّہ منسوب ہے قبل کی طرف جو ساحل سمندر پر ایک مقام ہے۔ مدینہ سے پانچ دن کی مسافت پر)۔

اِنَّكُمْ قَدْ اَخَذْتُمْ فِیْ شِعْبَیْنِ بَعِیْدَیِ الْغَوْرِ (آں حضرت نے چند لوگوں کو دیکھا وہ تقدیر میں بحث کر رہے ہیں تو فرمایا) تم تو ایسی دو گھاٹیوں میں اُترے ہو جو بہت گہری ہیں (اُن کی تہہ تک پہنچنا دشوار ہے اسی طرح تقدیر کی حکمت سمجھنا دشوار ہے)۔

وَمِنْ اَبْعَدِ غَوْرٍ فِی الْبَاطِلِ مِنِّیْ۔ مجھ سے زیادہ باطل کی تہہ میں جانے والا کون ہے یا جو مجھ سے بھی زیادہ باطل کی تہہ میں دُور جانے والا ہے۔

وَیْحَكَ مَا رَاَیْتُكَ فَوَاللّٰهِ مَا بِتُّ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ اِلَّا تَغْوِیْرًا (رہنما وند سے ساتھ حضرت عمرؓ کے پاس آئے فتح کی بشارت دینے کو۔ آپ نے فرمایا ہائے افسوس (جلد بتا) کیا خبر لایا ہے، میں تو اس رات کو سویا تک نہیں، مگر اس قدر کم جتنا دوپہر کو قیلولہ کرتے ہیں (آپ کو رات بھر اسلام کی فکر اور تشویش رہی ایک روایت میں تَغْرِیْرًا ہے یعنی ایک ہلکی نیند کے سوا۔ بےخبر اسے نکالا ہے یعنی نوم قلیل)۔

Marfat.com

فَاَتَيْنَا الْجَيْشَ مُعْوِرِيْنَ۔ ہم لشکر میں اُس وقت پہنچے جب وہ دوپہر کو آرام لینے کیلئے اُترے ہوئے تھے۔

اَهْهُنَا عُرِّسْتَ۔ کیا یہاں تک تو گیا تھا۔

اَشَرِّ شَيْءٍ كَيْمَا نَغِيْرُ۔ ارے شبیر دمرد لغہ کا پہاڑ چک جا تاکہ ہم جلدی سے چلیں یا قربانیوں کے گوشت آڈالیں، لوٹیں یا پستی میں داخل ہو جائیں۔

فَغَارَ سَهْمُ اللّٰهِ ذِي التَّرْقِيْبِ (اس کا بیان کتاب الرّاء میں گزر چکا ہے ملاحظہ ہو مادہ رقب)۔

مَنْ دَخَلَ اِلٰى طَعَامٍ لَمْ يُدْعَ اِلَيْهِ دَخَلَ سَارِقًا وَّخَرَجَ مُغِيْرًا۔ جو شخص بن بلائے کھانے پر آجائے (ضیافت میں جائے) گا، وہ چور بن کر گیا اور ڈاکو بن کر نکلا۔

كُنْتُ اَغَارُ هُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ میں جاہلیت کے زمانہ میں اُن کو لوٹا کرتا (وہ ہم کو لوٹتے)۔

وَبِيَضٌ يَتَلَأْلَأُ فِي اَكُفِّ الْمَغَاوِرِ۔ سفید تلواریں جو بڑے لٹیروں کے ہاتھوں میں چمکتی ہیں (مَغَاوِر۔ جمع ہے مَغَاوِرِيّ کی یا مِغْوَارٌ کی۔ یعنی بہت لوٹنے والا بڑا ڈاکو)۔

بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمَغَارَ اسْتَحَثَّتْ فَرَسِيْ۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک جہاد میں بھیجا، جب ہم لوٹ کے مقام پر پہنچے تو میں نے اپنے گھوڑے کو تیز کیا۔

مَا ظَنُّكَ بِامْرِئٍ جَمَعَ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَارَيْنِ تم اس شخص کو کیا سمجھتے ہو جو ان دو لشکروں کو بلا دے (غار جماعت اور گروہ کو بھی کہتے ہیں)۔

لِيَجْمَعَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَارَيْنِ۔ ان دونوں گروہوں کو بلا دیں۔

عَسَى الْغُوَيْرُ اَبُؤْسًا۔ کہیں ایسا نہ ہو یہ چھوٹا غار آفت بن جائے (یہ ایک مثل ہے جو زبان عرب میں تہمت کے وقت کہی جاتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے یہ اس وقت کہا جب ایک شخص پڑا ہوا سچ کے کر آیا تھا۔ مطلب یہ تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تو نے اُس بچہ کی ماں سے زنا کیا ہو پھر اب اُس کو اُٹھا لایا ہو۔ اور یہ کہتا ہے کہ میں نے پڑا ہوا پایا۔ یہ مثل اُس وقت سے شروع ہوئی کچھ لوگ دشمن سے بھاگ کر ایک غار میں جا کر چھپ گئے لیکن دشمن وہیں پہنچا اور اُن سب کو قتل کیا وہ غار سے نکل نہ سکے، گویا غار ان کے لئے آفت اور مصیبت ہو گیا)

فَسَاحَ وَلَزِمَ اَطْرَافَ الْاَرْضِ وَغَيْرَانَ الشِّعَابِ۔ انھوں نے سیاحت شروع کی اور زمین کے اور زمین کے اطراف لازم کرلئے اور گھاٹیوں کے غار (غَيْرَان۔ جمع ہے غار کی)

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنُكِبَتْ اِصْبَعُهٗ۔ آنحضرتؐ ایک لشکر میں تھے آپ کی انگلی کو مار لگی۔

حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ وَاَغَارَ۔ آپ جب کسی قوم پر رات کو پہنچے تو صبح تک انتظار کرتے اگر ان میں اذان کی آواز سنتے تو اُن کو نہ لوٹتے ورنہ صبح کو سویرے اُن پر حملہ کر دیتے۔

كَانَ يُغِيْرُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ۔ جب صبح کی روشنی نمودار ہوتی تو آپ حملہ کرتے (اُن کو لوٹتے اگر اذان کی آواز نہ سنتے، کیونکہ معلوم ہو جاتا کہ وہ کافر ہیں)۔

يُغِيْرُوْنَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهَا۔ اُس عورت کے گرد و پیش جو گاؤں تھے ان کو لوٹتے (جس گاؤں میں وہ عورت تھی اُس کو چھوڑ دیتے)۔

فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمُغَارَ۔ جب ہم لوٹنے کے مقام پر پہنچے

شَنُّ الْغَارَةِ۔ لوٹ کسوٹ کرنا، چھینا جھپٹی کرنا۔

مَغَارَةٌ۔ غار، ہر وہ مقام جس میں داخل ہو کر تو غائب ہو جائے۔

كَانَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ غُدَيْرَةٌ۔ آنحضرتؐ راستہ میں پڑی ہوئی کھجور سے گزرتے

Marfat.com

ثُمَّ يَغُوْرُ مَا وَرَاءَهُ مِنَ الْقُلُبِ۔ پھر جو بے حصار کنوئیں اُس کے پیچھے ہیں ان کو بند کر دے یا خراب کرے (ایک روایت میں یَغُوْرُ ہے یعنی شیطان اُن کو برباد کرے)۔

غَارِ ثَوْرٍ۔ وہ غار جہاں آں حضرتؐ ابوبکر صدیق رضؓ کے ساتھ ہجرت کے وقت چھپے تھے۔ یہ مکّہ سے تین میل پر ہے۔

غَوْر۔ تہامہ اور ممالکِ یمن کو بھی کہتے ہیں چونکہ وہ پست حصّہ میں واقع ہیں جیسے نجد بلند حصّہ میں۔

غُوْر۔ ملک خراسان کے چند شہر مشرق کی جانب۔

مُغِيْرَةُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ۔ وہ شخص جس کا خون آنحضرتؐ نے ہدر کر دیا تھا۔ حضرت علیؓ نے اُس کو مار ڈالا۔

مُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ۔ مشہور صحابی ہیں۔ جنگِ احزاب کے بعد ۶ھ میں اسلام لائے۔ معاویہؓ کے زمانہ میں کوفہ کے عامل تھے۔ یزید کی خلافت کو انہوں نے ہی جمایا۔

غَوْصٌ۔ یا مَغَاصٌ یا غِيَاصَةٌ یا غِيَاصٌ۔ ڈوب جانا، غوطہ کھانا، حملہ کرنا، غور کرنا۔

غَوَّاصٌ۔ غوطہ خور۔

نَهٰى عَنْ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ۔ غوطہ خور کے غوطہ بیٹھنے سے آپ نے منع فرمایا وہ یہ ہے کہ غوطہ خور ایک شخص سے کہے، میں اپنا ایک غوطہ اتنے روپیوں کے بدلے تیرے ہاتھ بیچتا ہوں۔ یعنی جو مال اِس غوطہ میں نکلے وہ تیرا ہے اگر کچھ نہ نکلے تو تیری قسمت۔ اِس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں دھوکا ہے شاید کچھ نہ نکلے)۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْغَائِصَةَ وَالْمَغُوْصَةَ۔ اللہ نے لعنت کی اُس عورت پر جو حیض میں ہو اور اپنے خاوند کو خبر نہ کرے۔ وہ اُس سے (پاک سمجھ کر) جماع کرے۔ اور اُس عورت پر جو پاک ہو لیکن اپنے خاوند سے کہے میں حائضہ ہوں۔

اِنِّي دُلِّيْتُ الْغُوَّصَ فَاَصَبْتُ مَالاً۔ مجھ کو غوطہ مارنے کا اختیار دیا گیا اور مال نکالنے کا۔

غَائِص فِي الْمَعَانِيْ۔ معانی اور مطالب میں غور کیا۔

لَا يَنَالُهٗ غَوْصُ الْفُطِنِ۔ بڑے عقلمند آدمی کا بھی غور اس کو نہیں پا سکتا (یعنی ذاتِ الٰہی کا ادراک نہیں کر سکتا اس کی کنہ تک نہیں پہنچ سکتا)۔

غَوْطٌ۔ کھودنا، داخل ہونا، دھنس جانا۔

تَغْوِيْطٌ۔ لقمہ دینا یا بڑا کرنا یا گہرا کنواں کھودنا۔

تَغَوُّطٌ۔ پاخانہ پھرنا۔

تَغَاوُطٌ۔ ڈوبنا

اِنْغِمَاطٌ۔ مٹنا، دُہرا ہونا۔

غَائِط۔ نرم، کشادہ، ہموار زمین (اب پاخانہ کے مقام کو کہنے لگے بلکہ خود پاخانہ پھرنے کو کیونکہ عرب لوگ پاخانہ پھرنے کے لئے ایسی ہی جگہ تلاش کرتے تھے)۔

وَانْشَدَّتْ بَنَايَتِيْعُ الْغُوْطِ الْاَكْبَرِ وَاَبْوَابُ السَّمَاءِ۔ زمین کی تہہ کے چشمے بند ہو گئے (یعنی سوتے جن میں سے پانی پھوٹ رہا تھا) اور آسمان کے دروازے بھی (جہاں سے پانی برس رہا تھا)۔

لَا يَذْهَبُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ يَتَحَدَّثَانِ۔ دو آدمی اس طرح نہ جائیں کہ پاخانہ پھرتے وقت باتیں کرتے رہیں (بلکہ رفعِ حاجت کے وقت خاموشی اور تنہائی لازم ہے)۔

اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ۔ جب تم حاجت کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ کر کے پاخانہ نہ پھرو۔

وَكَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَتَغَوَّطَ انْشَقَّتِ الْاَرْضُ فَاسْتَعَاذَتْ غَائِطَهٗ وَبَوْلَهٗ لِمَا رَاَتْ مِنْ عَائِشَةَ اَوْ مَا عَلِمَتْ اَنَّ الْاَرْضَ تَبْتَلِعُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ پھرنے کا ارادہ فرماتے تو زمین پھٹ جاتی اور آپؐ کا پیشاب یا

Marfat.com

غَاغٌ ۔ پودینہ، بہت سے آدمی یا بے جوڑ جتھے (جن میں ہر قسم کے لوگ ہوں)۔

غَوْغَاءٌ ۔ ٹڈی جب وہ پر نکالے اور ایک کیڑا مچھر کے مشابہ لیکن وہ کاٹتا نہیں۔

يَتَغَمْغَمُ غَوْغَاءُ النَّاسِ ۔ آپ کے پاس عام کم درجہ کے لوگ جن کا میلان شر و فساد کی طرف ہوتا ہے جمع ہوں گے (غوغاء کے معنی غل غپاڑا، چیخ پکار بھی آئے ہیں)۔

غَوْلٌ ۔ ہلاک کرنا، بے خبری میں پکڑ لینا، عقل کی خرابی۔

مُغَاوَلَةٌ ۔ جلدی چلنا، جلدی کرنا۔

تَغَوُّلٌ ۔ رنگ بدلنا۔

تَغَالُ ۔ شر و آگے بڑھنا، جلدی کرنا

اِغْتِيَالٌ ۔ ہلاک کرنا، دھوکے سے مار ڈالنا ایکلے مقام میں لے جانا، یا پوشیدہ قتل کرنا۔

غَائِلَة ۔ آفت، فساد، شر، بھاگنا، فسق و فجور وغیرہ۔

لَا غُوْلَ وَلَا صَفَرَ ۔ نہ غول کوئی چیز ہے نہ تیرہ تیزی کا مہینہ (عرب لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ غول جنگل میں ایک قسم کا شیطان ہوتا ہے جو مختلف صورتوں میں ظاہر ہو کر مسافر کو راستہ بھلا دیتا ہے۔ آنحضرتؐ نے اس خیال کو باطل فرمایا اور بتلایا کہ غول کوئی چیز نہیں ہے بعضوں نے کہا کہ غول کے وجود کی نفی منظور نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ غول کچھ نہیں کر سکتا یعنی کسی کو راستہ نہیں بھلا سکتا۔ اور دلیل اس کی دوسری حدیث میں ہے)۔

لَا غُوْلَ وَلٰكِنِ السَّعَالٰى ۔ غول کوئی چیز نہیں ہے البتہ جنوں میں بعضے جادوگر ہوتے ہیں۔ (جو مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتے ہیں اور آدمی کو پریشان کرتے ہیں)۔

مترجم کہتا ہے تیرہ تیزی کے مہینے یعنی صفر کو عرب لوگ منحوس جانتے تھے اور ہندوستان کے جاہل لوگ بھی اب تک اس کو منحوس جانتے ہیں یہ خیال غلط ہے

غَائِطٌ ۔ پاخانہ نکل جاتی۔ کیونکہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ اُن حضرت ﷺ نے فرمایا اے عائشہ ایسا نہ کہو کہ معلوم نہیں کہ زمین اُن چیزوں کو نگل جاتی ہے جو پیغمبروں کے جسم سے نکلتا ہے (پیشاب، پاخانہ وغیرہ۔ ذہبی نے کہا یہ حدیث موضوع ہے اس کو حسین بن علوان نے بنایا جو جھوٹا کذاب ہے)۔

غَاطَ يَغُوْطُ ۔ داخل ہوا، داخل ہوتا ہے۔

اِنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِاَهْلِ الْغَائِطِ يُحْسِنُوْا مَعَاطِنَنَا ۔ ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ اس زمین والوں سے فرما دیجئے جہاں میں رہتا ہوں کہ میرے ساتھ اچھی طرح مل کر رہیں۔

تَنْزِلُ اُمَّتِيْ بِغَائِطٍ يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ ۔ میری اُمت ایک نرم ہموار پست زمین پر اُترے گی جس کو بصرہ کہیں گے (طیبی نے کہا بصرہ سے مراد یہاں بغداد ہے کیونکہ دجلہ وہیں ہے اور بصرہ اس کو اس لئے کہہ دیا کہ وہ توابع بصرہ میں سے ہے یا وہاں ایک موضع ہے جس کو باب البصرہ کہتے ہیں)۔

اِنَّ مُسْلِمَةَ الْمُلْحِمَةِ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ اِلٰى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ ۔ بڑی جنگ کے دن جو مسلمانوں اور نصاریٰ میں قیامت کے قریب ہوگی مسلمانوں کا خیمہ غوطہ میں ہوگا۔ ایک شہر کے کوٹنے پر جس کا نام دمشق ہوگا (غوطہ اُن باغوں اور کھیتوں کا نام ہے جو شہر دمشق کے گرداگرد ہیں۔ بعضوں نے کہا غوطہ خود ایک بستی ہے دمشق کے قریب، غرض یہ ہے کہ اس جنگ میں مسلمانوں کا لشکر وہاں قیام کرے گا)۔

لَا يَتَغَوَّطُوْنَ ۔ (بہشتی لوگ) پاخانہ، پیشاب نہیں کریں گے (ایک خوشبودار پسینہ ان کے جسم سے نکلے گا اسی سے غذا کی تحلیل ہو جائے گی۔ کیونکہ بہشت کی غذا ایسی لطیف اور نورانی ہوگی کہ اس میں سے غلیظ فضلہ نہیں نکلے گا)

اِذَا دَخَلْتُمُ الْغَائِطَ ۔ جب تم پاخانہ میں جاؤ۔

Marfat.com

دوسری حدیث میں ہے کہ سب دن اللہ ہی کے دن ہیں اور غول کے وجود کی نفی فلسفۂ جدیدہ کی رُو سے قرینِ قیاس بلکہ کیونکہ عرب لوگ غول اس روشنی کو سمجھتے تھے جو دُور سے جنگل میں نظر آتی ہے، خصوصاً قوستانوں اور برگھٹوں میں، جب اُس کے پاس جاؤ تو وہ روشنی ہٹ کر دوسرے مقام میں چلی جاتی ہے اب تحقیق اور تجربہ سے معلوم ہوا کہ بعض زمینوں میں، خصوصاً ہڈیوں میں فاسفورسی مادہ ہوتا ہے جو رات کو چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہی مادہ اللہ تعالیٰ نے جگنو میں رکھا ہے جو رات کو چمکتا رہتا ہے اور اسی مادہ سے دیا سلائی بنتی ہے)۔

اِذَا تَغَوَّلَتِ الْغِيْلَانُ فَبَادِرُوْا بِالْاَذَانِ۔ جب غول طرح طرح کے رنگ بدل کر نمودار ہوں تو اذان میں جلدی کرو (اذان سے شیطان بھاگ جاتے ہیں غول بھی ایک قسم کے شیاطین ہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ غول کے وجود کی نفی اگلی حدیث میں منظور نہیں ہے واللہ اعلم)۔

اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ۔ تیری پناہ اس سے کہ میں نیچے کی طرف سے بیخبری میں ہلاک کیا جاؤں۔

لَا يَنْهَا غُوْلٌ۔ بہشت کی شراب میں عقل کی خرابی اور ہلاکت نہ ہوگی۔

اَلْغَضَبُ غُوْلُ الْحِلْمِ۔ غصہ تحمل اور بردباری کا غول ہے (اُس کو ہلاک کر دیتا ہے یعنی جب غصہ کی عادت پڑ گئی تو تحمل کی صفت مٹ جاتی ہے)۔

كَانَ لِيْ تَمْرٌ فِيْ سَهْوَةٍ فَكَانَتِ الْغُوْلُ تَجِيْئُ فَتَاْخُذُ۔ میرے پاس کوٹھے (یا چوبان یا خزانے) میں کھجور رہتی، غول آکر اس میں سے لیجاتے (یعنی شیطان کھجور چرا کر لے جاتے۔ یہ ابوالدرداءؓ کا قول ہے اور دوسری صحیح حدیث سے جو ابوہریرہؓ سے مروی ہے شیطان کا کھجور چرانا ثابت ہوتا ہے)۔

اِنَّهٗ اَوْجَزُ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كُنْتُ اُغَاوِلُ حَاجَةً لِيْ۔ عمار بن یاسرؓ نے ایک بار مختصر نماز پڑھی اور فرمایا ایک ضروری کام کے لئے مجھے جلد جانا تھا۔

بِئْسَ مَا نَزَلْتُمْ اُغَاوِلِيْنَ۔ بہت دُور چلنے کے بعد اُترے۔

كُنْتُ اُغَاوِلُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ میں تو جاہلیت کے زمانہ میں اُن کو لوٹنے اور غارت کرنے میں جلدی کیا کرتا۔

لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ۔ نہ اس غلام میں کوئی عیب (بیماری وغیرہ) ہے اور نہ اس معاملہ میں کوئی فریب و دغا بازی ہے (مثلاً وہ غلام چوری کا مال ہو اس کا مالک اگر اُس کو لے لے۔ اب خریداری رقم تباہ و برباد ہو وہ بائع پر نالش کرتا پھرے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: غَالَهٗ يَغُوْلُهٗ اور اِغْتَالَهٗ يَغْتَالُهٗ۔ اُس کو ہلاک کیا یا کرتا ہے)۔

بِاَرْضٍ غَائِلَةُ الْبِطَاءِ۔ ایسے ملک میں جس کی دُوری چلنے والوں کو ہلاک کرتی ہے۔

وَيَبْغُوْنَ لَهُ الْغَوَائِلَ۔ اس کے ہلاک کرنے کی فکر میں ہیں (مہلک تدبیریں کر رہے ہیں)۔

رَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهَا مَغُوْلٌ مَا هٰذَا قَالَتْ مَغُوْلٌ اَبْغَعُ بِهٖ بَطْنَ الْكَافِرِ۔ آنحضرتؐ نے بی بی اُم سلیمؓ کے پاس ایک خنجر یا ایک چھرا دیکھا، پوچھا یہ کیا ہے۔ انھوں نے عرض کیا یہ ایک چھرا ہے جس سے میں کافروں کے پیٹ پھاڑوں گی اگر کوئی کافر میرے پاس آگیا تو اس کو اس سے ماروں گی سبحان اللہ عرب کی عورتوں کی بہادری کا کیا کہنا۔ حضرت صفیہؓ آنحضرتؐ کی پھوپی نے جنگِ احزاب میں ایک یہودی کو مار گرایا جو مجاہدین کی خواتین میں گھسنا چاہتا تھا۔

اِنْ نَزَعْتَ مَغْوَلًا فَوَجَاْتُ بِهٖ كَبِدَهٗ۔

Marfat.com

میں نے ایک خنجر لیا اور اُس سے اُس کا جگر نکال ڈالا (یعنی کلیجہ پھاڑ ڈالا)۔

ضَرَبَهٗ بِالْمِعْوَلِ عَلٰی رَأْسِهٖ۔ اُس کے سر پر چھرا مارا۔

مُقَارَبَةُ النَّاسِ فِی اَخْلَاقِهِمْ اَمَنَةٌ مِنْ غَوَائِلِهِمْ۔ لوگوں کے اخلاق اور عادات میں شریک رہنا ان کی ضرر رسانیوں سے محفوظ رہنا ہے۔

لَا تَتَّخِذُوْا مَوَدَّتَكُمْ لِمَنْ بَغَاكُمُ الْغَوَائِلَ۔ تم اُس شخص سے دوستی مت رکھو جو تم کو نقصانات پہنچانا چاہے (ظاہر میں دوست دل میں دشمن ہو)۔

لَا یَثْقُبُ الْاَرْضَ وَلَا یَخْرُقُهٗ۔ وہ نہ زمین کو چھیدتا ہے نہ اُس پر غالب ہوتا ہے۔

اِذَا تَغَوَّلَتْ بِكُمُ الْغُوْلُ فَاَذِّنُوْا۔ جب غول طرح طرح کے رنگ بدل کر ظاہر ہوں تو اذان دو۔

مَا مِنَّا اَحَدٌ اِخْتَلَفَتْ اِلَیْهِ الْكُتُبُ وَاُشِیْرَتْ اِلَیْهِ بِالْاَصَابِعِ وَسُئِلَ عَنِ الْمَسَائِلِ وَحُمِلَتْ اِلَیْهِ الْاَمْوَالُ اِلَّا اَغْتِیْلَ۔ ہم اہل بیت میں سے جس کے پاس جگہ جگہ سے خطائیں لوگ انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کریں شریعت کے مسائل اس سے پوچھے جائیں لوگ روپیہ اس کو بھیجیں وہ دھوکے سے ضرور قتل کیا جائے گا حاکم وقت اس کی طرف سے متنبہ ہو کر اُس کے قتل کی فکر کرے گا۔ خلفائے بنی اُمیّہ اور عباسیہ کے زمانہ میں بہت سادات اہل بیت اسی گمان سے مارے گئے ان کو زہر دیا گیا۔ سب سے پہلے امام السادات قائم مقام خواجۂ کائنات جناب امام حسن علیہ السلام کو زہر دیا گیا، ان کے بعد اکثر ائمۂ کرام کو کبھی تو اصحاب اور خوارج نے طرح بہ طرح شہید کر ایا۔ گو اس زمانہ میں امام حسین علیہ السلام نہیں ہیں مگر یزید اور یزید کے چیلے بے شمار پھیلے ہوئے ہیں کسی سید بنی فاطمہ کو ذرا سی بھی حکومت حاصل نہیں ہونے دیتے۔ ۱۳۰۰ھ ہجری میں سید احمد صاحب بریلوی نے امامت شرعی قائم کرنے کی فکر کی تھی، لیکن ایسے ہی نام کے مسلمانوں نے ان کو شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون خیر ان سب خونوں کا بدلہ ہم امام مہدی علیہ وعلیٰ آبائہ السلام کے عہد میں لے لیں گے)۔

اَخَافُ اَنْ تُغْتَالَ فَتُقْتَلَ۔ مجھ کو ڈر ہے کہیں تم کو اکیلے پاکر دھوکے سے مار نہ ڈالیں۔

وَلَمْ یَبْقَ مِنْهَا غَائِلَةٌ۔ اُس کی خرابی اور ضرر رسانی نہیں رہی چاہیے۔

اَلْاَبْیَضُ یَذْهَبُ بِقَرْمِ اللَّحْمِ وَلَیْسَ لَهٗ غَائِلَةٌ اللَّحْمِ۔ انڈے گوشت کی خواہش اور لذت دور کر دیتے ہیں اور ان میں گوشت کا ضرر بھی نہیں ہے (بہت گوشت کھانے سے دردِ جگر سرطان پیدا ہونا ہے۔ خون بگڑ کر خارشت اور کھجلی پیدا ہوتی ہے)۔

غَیْلَةٌ۔ کہاں آگے آگے۔

غُوْغٰی۔ پیٹ دودھ سے بگڑ جانا، یا دودھ نہ مل کر ناتوان اور قریب بہ ہلاکت ہو جانا۔

غُغٌ (اصل میں غُغٰی تھا) گمراہ ہونا، نامراد ہونا، جہالت میں ڈوب جانا، گمراہ کرنا۔

غَوَایَةٌ۔ گمراہی اور ضلالت۔

تَغْوِیَةٌ اور اِغْوَاءٌ۔ گمراہ کرنا۔

تَغَاوِیْ۔ گمراہ بننا۔

اَلْغَوَاءُ۔ گمراہی چاہنا، گمراہ کرنا۔

اِسْتَغْوَاءٌ۔ گمراہی چاہنا، گمراہ کرنا۔

مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰی۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے (اُن کا حکم مانے یعنی قرآن و حدیث پر عمل) اُس نے راہ پائی اور جو کوئی اُن کی نافرمانی کرے وہ بھٹک گیا (راہ راست سے دور پڑ گیا)۔

Marfat.com

لَوْ اَخَذْتُ الْخَمْرَ عُوْتِبَتْ اُمَّتُكَ ۔ شبِ معراج میں جب آنحضرتؐ کے سامنے دو گلاس لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور ایک میں شراب۔ آپ نے دودھ کا پیالہ لے لیا۔ پھر آپ سے کہا گیا) اگر آپ شراب کا گلاس لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی (جیسے نصاریٰ گمراہ ہوئے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ تمام امت یا اکثر گمراہ ہو جاتی۔ کیونکہ اب بھی آپ کی امت میں کچھ لوگ گمراہ ہیں خصوصاً وہ نام کے مسلمان جو نصاریٰ سے بھی بڑھ کر شراب خواری اور سینہ زوری اور ناٹی نوشی میں مصروف رہتے ہیں بڑے شرم کی بات ہے کہ نصاریٰ کے دین میں شراب پینا حرام نہیں بلکہ متوالا ہونا منع ہے اس پر بھی نصاریٰ شراب کم پیتے ہیں اور اب تو اکثر نصاریٰ ایک قلم شراب خواری بالکل بند کر تے جاتے ہیں۔ مگر مسلمان جن کے دین میں شراب قطعی حرام ہے اس کا ایک قطرہ بھی پینا درست نہیں، خطاطوط شراب کی بوتلیں آڑا جاتے ہیں نہ اللہ اور رسول سے شرماتے ہیں نہ اپنی جان پر رحم کرتے ہیں، اکثر نوجوان مرتے جاتے ہیں لیکن کسی طرح اُن کی آنکھ نہیں کھلتی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ!

لَاُعَوِّيَنَّ النَّاسَ ۔ (حضرت آدم سے حضرت موسیٰ نے کہا) تم نے (ممنوع درخت کھا کر) لوگوں کو بے راہ اور خراب کر دیا (اگر تم اُس درخت میں سے نہ کھاتے تو ہم سب راہ راست پر قائم رہ کر جنت اور آرام سے بہشت میں زندگی بسر کرتے)۔

سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةٌ اِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ غَوَّيْتُمْ ۔ قریب ہے وہ زمانہ تم پر ایسے لوگ حاکم بنیں گے کہ اگر تم اُن کا کہا مانو تو تم گمراہ ہو جاؤ گے (مراد معاویہ اور یزید اور مروان وغیرہ ہیں۔ معلوم ہوا کہ حاکم اسلام کی اطاعت بھی وہیں تک لازم ہے جہاں تک کہ اُس کا حکم خلاف شرع نہ ہو۔ شریعت کے خلاف کسی کا حکم ماننا ناجائز ہے)

فَتَغَاوَدَا دَاللّٰهِ عَلَيْهِ حَتّٰى قَتَلُوْهُ ۔ قسم خدا کی یہ لوگ حضرت عثمانؓ کو برابر اکھٹا ہوتے گئے یہاں تک کہ اُن کو مار ڈالا۔

فَتَغَاوَى الْمُشْرِكُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى قَتَلُوْهُ ۔ (ایک مشرک نے آنحضرتؐ کو مجرا کہنا شروع کیا۔ ایک مسلمان نے اُس کو مار ڈالا۔ اِس پر سب مشرک اُس مسلمان پر اکٹھا ہو گئے اور اُس کو مار ڈالا۔ (ایک روایت میں فَتَعَادَوْا ہے عین ہمعنی ہے۔ جس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

اِنَّ قُرَيْشًا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مُغْوِيَاتٍ لِمَالِ اللّٰهِ ۔ قریش کے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے مال کو برباد کریں (سارا بیت المال خود ہضم کر جائیں۔ یہ حضرت عمرؓ نے فرمایا) (عرب کے لوگوں میں مُغْوِيَاتٌ مستعمل ہے یہ جمع ہے مُغْوَاةٌ کی۔ یعنی وہ گڑھا جو بھیڑیے کے مارنے کو کھودتے ہیں اُس میں ایک بکری کا بچہ باندھ دیتے ہیں۔ بھیڑیا اُس کو پکڑنے کے لئے گڑھے میں کود پڑتا ہے پھر وہاں سے نکل نہیں سکتا)۔

مَنْ حَفَرَ مُغْوَاةً اَوْ شَكَّ اَنْ يَّقَعَ فِيْهَا ۔ جو شخص دوسرے مسلمان بھائی کے لئے گڑھا کھودے، وہ قریب ہے کہ خود اُس میں گرے گا (چاہ کن را چاہ در پیش)

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ لِصٍّ غَاوٍ ۔ ہر چور گمراہ کرنے والے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغَاوِيْنَ ۔ یا اللہ ہم کو گمراہوں میں سے مت کر۔

اَلْوَاحِدُ فِيْهِ غَاوٍ وَالْاِثْنَانِ غَاوِيَانِ وَالثَّلٰثَةُ نَفَرٌ ۔ سفر میں اکیلا شخص گمراہ ہے۔ دو ہوں تو دونوں گمراہ ہیں۔ تین ہوں تو البتہ ایک جماعت ہیں (کم سے کم سفر میں تین رفقاء کو مل کر جانا چاہئے)

مُغْوٍ ۔ گمراہ کرنے والا پہنچانے والا۔

بابُ الغين مع الهاء

غَمْهٌ ۔ غافل ہونا، بھول جانا۔

اِغْتِمَاهٌ ۔ تاریکی میں چلنا۔

غَيْمَهٌ ۔ تاریکی سخت سیاہی (اُس کی جمع

Marfat.com

غَیَاهِبُ ہے)

اَصَابَ صَیْدًا غَیْهَبًا۔ غفلت میں ایک شکار کیا (یعنی بلاقصد۔ عطاء نے کہا اس کو بدل دینا ہوگا یعنی جب احرام میں ایسا کرے یا حرم میں)۔

اَرْقُبُ الْکَوْکَبَ وَاَرْمُقُ الْغَیْهَبَ۔ ستارے کو تاکتا رہ اور ستاریکی کو دیکھتا رہ۔

غِرْبَتِی الشَّبَابِ یا غِرْبَتَا شَبَابٍ۔ شروع جوانی۔

غَیْهَبَانُ۔ تاریکی اور شکم۔

بابُ الغین مع الیاء

غَیْبٌ اور غَیْبَةٌ اور غِیَابٌ اور غُیُوْبٌ اور مَغِیْبٌ دور ہونا، ڈوب جانا، چھپ جانا، غائب ہونا، غیر حاضر، سفر کرنا۔

غِیْبَةٌ۔ عیب بیان کرنا۔ پیٹھ پیچھے بدگوئی کرنا (یعنی جو سچ ہو، اگر جھوٹ ہو تو اس کو افترا اور بہتان کہیں گے)۔

تَغْیِیْبٌ۔ چھپانا، دور کرنا۔

مُغَایَبَةٌ۔ غائب میں کہنا۔

اِغَابَةٌ۔ خاوند کا غائب ہونا۔

مُغِیْبَةٌ۔ وہ عورت جس کا خاوند اس کے پاس نہ ہو۔

تَغَیُّبٌ۔ غائب ہونا۔

اِغْتِیَابٌ۔ غیبت کرنا۔

غَیَابٌ۔ قبر۔

غَیْبٌ۔ جو آنکھ کے سامنے نہ ہو اگرچہ دل میں حاضر ہو۔ علم بالغیب اور ایمان بالغیب کا یہی مطلب ہے (یعنی جو چیز میں آنکھ سے نہیں دیکھتیں۔ مثلاً باری تعالیٰ ملائکہ، بہشت، دوزخ، ان پر یقین کرنا)۔

لَادَاءَ وَلَاخِبْثَةَ وَلَاتَغْیِیْبَ۔ اس غلام میں نہ کوئی عیب ہماری ہے نہ وہ حرام کا مال ہے (مثلاً آزاد ہوا اور اس کو غلام بنا کر بیچا ہو) اور نہ کہیں اس کو بڑا بتایا ہے (مثلاً وہ اپنے مالک کا گھر بھول گیا ہو)

اَمْهِلُوْا حَتّٰی تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَةُ۔ اتنی مہلت دو کہ جس عورت کے بال پریشان بکھرے ہوئے ہوں وہ کنگھی چوٹی کرلے اور جس عورت کا خاوند غائب ہو وہ استرہ لے لے (بال کترلے)

لَایَدْخُلَنَّ رَجُلٌ عَلٰی مُغِیْبَةٍ اِلَّا وَمَعَهٗ رَجُلٌ۔ کوئی مرد اس عورت کے پاس نہ جائے جس کا خاوند غائب ہو (اس کے پاس نہ ہو اگرچہ اسی شہر میں ہو) مگر جب اس کے ساتھ ایک اور مرد ہو (یعنی دو یا تین مرد مل کر ایسی عورت کے پاس جاسکتے) ہیں، بشرطیکہ وہ بدکاری میں ایک دوسرے کے ساتھ متفق نہ ہوں بلکہ نیک اور صالح ہوں)

اِنَّ امْرَأَةً مُغِیْبًا اَنْتَ رَجُلًا تَشْتَرِیْ مِنْهُ شَیْئًا فَتَعْرِضُ لَهَا فَقَالَتْ وَیْحَكَ اِنِّیْ مُغِیْبٌ فَتَرَكَهَا۔ ایک عورت ایک شخص کے پاس کچھ مول لینے کو آئی، اس نے اس کو چھیڑا۔ وہ کہنے لگی۔ ارے تجھ پر افسوس میرا خاوند غائب ہے (یعنی میں خاوند والی ہوں) تب اس نے اس کو چھوڑ دیا۔

وَاِنَّ نَفَرًا غُیَّبٌ۔ ہمارے مرد باہر گئے ہوئے ہیں (یہاں ہم سب عورتوں کو چھوڑ گئے ہیں)۔

غُیَّبٌ۔ جمع ہے غَائِبٌ کی۔

وَكَانَ اَهْلُهَا غُیَّبًا۔ اس کے گھر والے غائب تھے۔

اِنَّ حَسَّانًا لَمَّا هَجَا قُرَیْشًا قَالَ لَیْسَ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ مَا غَابَ عَنْهُ ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ۔ جب حسان بن ثابت نے قریش کے کافروں کی ہجو کی تو وہ کہا کرنے لگے، اس گالی میں تو ابوقحافہ کے بیٹے (ابوبکر صدیق رضؓ) کی شرکت ضرور ہے (انہوں نے ہی حسان کو قریش کے بزرگوں کے نسب اور حالات بتلائے، ورنہ حسان کو یہ باتیں کیونکر معلوم ہوسکتی تھیں۔ حضرت ابوبکرؓ کو علم انساب میں بڑا دخل تھا اس فن کے بڑے عالم تھے،

Marfat.com

آنحضرتؐ نے حسّانؓ سے کہا تھا۔ قریش کے عیب ابوبکرؓ سے پوچھ لے وہ اُن کی ہفتاد پشت تک سے واقف تھے)۔
وَتَصْلِيْ بِهَا غَائِرِيْ۔ اور تو اُس کے سبب سے میرے باطن یعنی میرے ایمان کو درست کرے۔
وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ۔ اور میرے ظاہر یعنی اعمال کو بلند کرے (قبول فرمالے کیونکہ اچھے اعمال عرش مقدس تک چڑھائے جاتے ہیں)۔
اِنَّهٗ عَمِلَ مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ۔ آنحضرتؐ کا منبر غابہ کے جھاؤ سے بنایا گیا تھا۔ غابہ ایک موضع کا نام ہے مدینہ کے قریب بلند جانب میں۔ وہاں جھاؤ کا درخت بہت تھے۔ اصل میں غَابَہ۔ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں گنجان درخت ہوں کیونکہ وہ اپنے اندر کی چیزوں کو چھپالیتے ہیں۔ اُس کی جمع غَابَاتٌ ہے)
كَلَّمَتْ غَابَاتِ شَدِيْدِ الْقُتُوْرَةِ يَا گِرْيَهِ الْمُنْتَظِرَةِ۔ (یہ حضرت علیؓ رمز کے رجز کا ایک مصرعہ ہے جو آپ نے مرحب یہودی کے مقابلہ میں پڑھا تھا۔ اس کے شروع کا مصرعہ یہ ہے اَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ اُمِّيْ حَيْدَرَهْ یعنی میں وہ ہوں جس کا نام میری ماں نے حیدر رکھا (یعنی شیر) جھاڑیوں کے شیر کی طرح بہت سخت حملہ کرنے والا یا بدصورت (مہیب شکل)۔
اُسُوْدُ الْغَابَاتِ۔ جھاڑیوں کے شیر۔
اِنَّمَا نُغَيِّبُ عُثْمَانَ عَنْ بَدْرٍ۔ حضرت عثمانؓ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے جبکہ حاضر تھے (کیونکہ آنحضرتؐ کی صاحبزادی مُلّا حضرت رُقیہ بیمار تھیں، آپ نے حضرت عثمانؓ کو ان کی خبر گیری اور تیمارداری کے لئے مدینہ میں چھوڑا تھا۔ اب رافضیوں کا یہ طعن کہ حضرت عثمان جنگ بدر میں شریک نہ تھے محض لغو ہے۔ انھوں نے آنحضرتؐ کے ارشاد کی تعمیل کی جو سب باتوں پر مقدم تھی)۔
مَا كَانَ يُغَيِّبُ بَعْضُهُمْ عَنْ مَشَاهِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اُن میں کوئی آنحضرتؐ کے دیدار سے غائب نہیں ہوتا تھا دہر وقت آپ کا جمال مبارک دیکھتا رہتا)۔
حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ قَلِيْلًا۔ حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ۔ یہاں تک کہ سورج تھوڑا غائب ہو گیا یہاں تک کہ اس کا گڑھ چھپ گیا۔
لَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ۔ ان میں کوئی اُدھار نقد کے بدلے نہ بیچو (یعنی ایک شے اُدھار دی جائے اور اُس کے بدل دوسری شے نقد لی جائے)۔
مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْغِيْبَةِ۔ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے پیٹھ پیچھے اُس کا گوشت سنبھالے (کسی کو کھانے نہ دے، یعنی اس کی برائی اور غیبت کرنے والے کا رد کرے)۔
يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ۔ غیب پر (یعنی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے اُمور پر) ایمان لاتے ہیں۔
وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ۔ اللہ ہی آسمانوں اور زمین کی چھپی باتوں کو جانتا ہے۔
اِذَا اللّٰهُ يُعَلِّمُ مَفَاتِيْحَ الْغَيْبِ۔ یا کوئی یہ اعتقاد رکھے کہ آنحضرتؐ غیب کی کنجیاں جانتے تھے (وہ پانچ باتیں ہیں غیب کی جو قرآن شریف میں مذکور ہیں۔ یعنی قیامت کب آئے گی۔ ابر سے پانی برسے گا یا نہیں۔ پیٹ میں نر ہے یا مادہ۔ کل کیا ہوگا۔ کہاں مرے گا) تو اس نے بڑا بہتان کیا (اس لئے کہ قرآن شریف میں صاف مذکور ہے قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللّٰہ اور دوسری آیت میں ہے و لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر پس یہ کہنا کہ آنحضرتؐ کو علم غیب تھا نص قرآنی کا انکار ہے جو موجب کفر ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا وہ غیب کی بات آپ کو بتلا دیتا اور بات ہے، کلام علم ذاتی میں ہے)۔

Marfat.com

إِنَّ اللّٰهَ عَالِمٌ بِمَا غَابَ عَنْ خَلْقِهٖ فِيمَا يُقَدِّرُ مِنْ شَيْءٍ وَّ يَقْضِيْهِ فِيْ عِلْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّخْلِقَهٗ۔ آخر تک۔ (امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا) اللہ تعالیٰ ہر ایک بات کو جانتا ہے جو اس کی مخلوقات سے پوشیدہ ہے یعنی وہ باتیں جن کو وہ قرار دیتا ہے اور اپنے علم میں ان کا فیصلہ کرتا ہے ابھی اس کی خبر فرشتوں تک کو نہیں ہوتی۔ تو یہ علم خاص اسی تک ہے جب چاہتا ہے اُس کے محبوب ظاہر کرتا ہے اور کبھی کوئی بات اُس کو ایسی پیش آتی ہے کہ اُس کو ظاہر نہیں کرتا اور ملتوی کر دیتا ہے، لیکن وہ علم جس کو اللہ تقدیر کر کے نافذ کر دیتا ہے (فرشتوں تک) اُس کا علم آجاتا ہے وہ تو آنحضرتؐ کو پہنچ گیا۔ پھر آپ کے بعد ہمارے بیت کو پہنچا۔

عَنْ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ خَمْسَةُ اَشْيَاءَ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ۔ اخیر تک۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا، پانچ باتوں کو (جن کا ذکر ابھی کریں گے) اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا (ان میں ایک بات یہ بھی ہے کہ کل کیا ہوگا۔ پس نجومی اور پنڈت سب جھوٹے ہیں جو آئندہ ہونے والی باتیں بتلاتے ہیں)۔

هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فَقَدْ بَهَتَّهٗ۔ آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے پوچھا تم جانتے ہو غیبت کس کو کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا اللہ اور اُس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا اس طرح ذکر کرے جو اگر وہ حاضر ہوتا تو اُس کو ناگوار ہوتا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ اگر میرے بھائی میں عیب کی وہ بات موجود ہو تو کیا جب بھی وہ غیبت ہوگی؟ فرمایا، یہی تو غیبت ہے (یعنی واقعی عیب کسی کا اس کے پیٹھ پیچھے بیان کرنا، اگر اُس میں وہ عیب نہ ہو تب تو (غیبت سے بھی زیادہ سخت) افترا اور بہتان ہے۔ رفع اضرار میں ہے کہ کسی غرض شرعی کے لئے غیبت کرنا درست ہے۔ مثلاً مظلوم کو ظالم کا ظلم بیان کرنا۔ یا حدیث کے راویوں کا حال کھولنا یا نکاح کے مشورے کے وقت کسی کا نسب یا رویہ بیان کرنا یا کوئی مسلمان کسی سے کوئی معاملہ امانت یا شرکت کا کرنا چاہتا ہے تو اس مسلمان کا مال محفوظ رکھنے کے لئے اس کا رویہ بیان کر دینا اور غیبت میں تعریض بھی حرام ہے جیسے تعریض اور یہ بالاجماع حرام ہے۔ بعضوں نے کہا بالاجماع کبیرہ گناہ ہے بعض نے کہا صغیرہ ہے)۔

اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا۔ غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے کیونکہ غیبت حق العباد ہے اور زنا اکثر حق اللہ ہوتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیبت گناہ کبیرہ ہے کیونکہ زنا بالاتفاق گناہ کبیرہ ہے)۔

لَكَيْسَ بِفَاسِقٍ غِيْبَةٌ۔ فاسق (بدکار شخص) کی جو علانیہ فسق و فجور کرتا ہو) کی غیبت نہیں ہے (یعنی اُس کا عیب بیان کرنا غیبت میں داخل نہیں ہے)۔

اِغْتَبْتُمُوْهُمَا۔ (حضرت عائشہؓ نے کہا ہمارے پاس ایک عورت آئی جب وہ چلی گئی تو میں نے اُس کا ٹھگنا پن ہاتھ سے اشارہ کر کے بیان کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تو نے اس کی غیبت کی کیونکہ تعریضاً بھی کسی کا عیب بیان کرنا غیبت میں داخل ہے)۔ البتہ اگر کوئی شخص کسی لقب سے مشہور ہو جیسے اعرج اعمیٰ اعور اعمش وغیرہ تو معرفت کے لئے نہ تحقیری نیت سے اس کا لقب بیان کرنا درست ہے۔ اسی طرح گواہ کو گواہی کی حالت میں سچے واقعہ اور حال کا بیان ضرور ہے گو اس میں کسی کا عیب ہو۔ اسی طرح دینی مسائل میں ایک عالم کی خطا اور لغزش (تہذیب کے ساتھ) بیان کر دینا ضروری ہے تاکہ دوسرے لوگ دھوکہ نہ کھائیں)۔

مَنْ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ خَلْفِهٖ بِمَا هُوَ فِيْهِ مِمَّا عَرَفَهُ النَّاسُ لَمْ يَغْتَبْهُ۔ اگر کوئی شخص کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی وہ بات بیان کرے جس سے لوگ اس کو پہچان لیں (نہ اس کی تحقیر و تذلیل کے لئے) تو یہ غیبت نہ ہوگی۔

Marfat.com

غَيَابَةُ اَلْوَادِیْ۔ وادی کی تہہ۔
غَيْثٌ ج۔ پانی برسانا یا برسنا بارش، روشن ہونا۔
غُثَيْثٌ۔ موٹا ہونا۔
غَيْثٌ ج۔ چارے اور گھاس کو بھی کہتے ہیں۔
اَلَا تُغِيْثُوْنَا مَاشِيَتُكُمْ۔ تم جتنا چاہتے تھے اُتنا تم پر مینھ برسا۔
غِثْنَا۔ ہم پر پانی برسا۔
اَغِثْنَا۔ ہماری مدد کر۔
اِنَّمَا هُوَ ذُبَابُ غَيْثٍ۔ وہ تو شہد کی مکھی ہے (اس کو غیث اس لئے کہا کہ شہد کی مکھی سبزی اور پھولوں کو ڈھونڈتی رہتی ہے گویا بارش کی طلب گار ہے کیونکہ سبزی اور پھول بارش ہی کے آثار ہیں)۔
اَللّٰهُمَّ غِثْنَا۔ یا اللہ ہم پر پانی برسا (بعضوں نے کہا یہ **اِغَاثَةٌ** سے ہے یعنی ہماری فریاد رسی کر پانی دے)۔
اَسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا۔ ہم کو ایسا پانی پلا جو ہماری فریاد رسی کرے (ہم کو سیراب کرے)۔
كَالْغَيْثِ اِسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ۔ دجّال زمین میں ایسا جلد پھرے گا جیسے ابر جس کو آندھی لئے بھاگی جاتی ہے (بظاہر حال ریل گاڑی بھی دجّال کی سواری ہوگی جب ریل کو خوب تیز کر دو تو ہوا کی طرح جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔ دوسری روایت میں ہے **مَعَهٗ مَاءٌ** ج **وَّنَارٌ**۔ دجّال کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ۔ ریل میں یہ دونوں چیزیں ہوتی ہیں۔ مگر اس صورت میں حدیث کے اس جملہ کا مطلب نہیں کھلتا کہ اُس کا پانی آگ ہوگا اور اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگی۔ اور شاید اُس کا مطلب یہ ہو کہ جو کوئی دجّال کو نہ مانے گا اور وہ اُس کو آگ میں ڈال دے گا نو آخرت میں اس کو ٹھنڈا پانی ملے گا۔ اور جو کوئی اس کو مان کر اس کا پانی پیئے گا وہ آخرت میں دوزخ یعنی آگ میں ڈالا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو اصل مطلب ہے اور ہمارا کام ایمان لانا ہے اللہ اور رسول کے ارشاد پر اور دل سے اس پر یقین کرنا)۔
اُدْعُ اللّٰهَ يُغِثْنَا۔ اللہ سے دعا کیجئے ہم کو پانی دے۔
اَلْحِجَامَةُ فِي الرَّأْسِ هِيَ الْمُغِيْثَةُ۔ سر میں پچھنے لگوانا بڑا فائدہ مند ہے۔
غَيْدٌ۔ ایک طرف گردن جھکی ہونا، بدن کے جوڑ زخم ہونا۔
اَغْيَدُ۔ جس مرد کی گردن جھکی ہوئی ہو **غَيْدَاءُ** اُس کا مؤنث ہے اور جمع **غِيْدٌ** ہے)۔
تَغَايُدٌ۔ جھکنا، دُہرا ہونا۔
رِعْيٌ غِيْدٌ۔ جلدی کر۔
غَيْدَاءُ۔ وہ عورت جس کا بشرہ لطیف اور نرم اور خوبصورت ہو گردن لمبی ہو۔ (**غَادَةٌ** کا بھی یہی مطلب ہے)۔
عِظَامُ الْكَرَاوِيْسِ اَغْيَدُ۔ بڑے جوڑوں والے ایک طرف گردن جھکی ہوئی خواب آلودہ (یہ حضرت علی رضؓ کی صفت ہے)۔
غَيْدِي۔ ابر۔
مَرَّتْ سَحَابَةٌ ج فَنَظَرَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهِ قَالُوْا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوْا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْغَيْدِيَ۔ ایک ابر کا ٹکڑا اوپر سے گزرا آں حضرتؐ نے اس کو دیکھا اور صحابہ سے فرمایا، تم اس کا کیا نام رکھتے ہو؟ انھوں نے کہا سحاب۔ آپ نے فرمایا اور "مُزن"؟ انھوں نے کہا مُزن بھی۔ فرمایا اور "غَیدَنی"؟
غَيْدَانُ۔ جس کا گلان ٹھیک نکلتا ہو۔
مُغْتَادٌ۔ غصّہ ناک۔ غضب ناک۔
غِيَرٌ۔ دیت دینا بدل جانا، پھیر دینا۔
غِيَارٌ۔ پانی پلانا، دینا، فائدہ کرانا۔
غَيْرَةٌ ج اور **غَارٌ** اور **غِيَارٌ**۔ رشک کرنا حمیت غیر کی شرکت سے۔

Marfat.com

تَغْيِيْرٌ۔ بدل دینا۔
مُغَايَرَةٌ اور غِيَارَةٌ۔ معارضہ کرنا، مخالفت کرنا، اجنبی ہونا۔
اِغَارَةٌ۔ سوکن لانا غیرت دلانا۔
تَغَيُّرٌ۔ بدل جانا۔
تَغَايُرٌ۔ اختلاف اور تباین۔
اِغْتِيَارٌ۔ ایک شہر سے دوسرے شہر غلہ لے جانا۔
بَنَاتُ غِيَرٍ۔ جھوٹ اور لغو۔
غَيْرٌ۔ سوا۔

لَا اِلٰهَ غَيْرُ اللّٰهِ۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔

اَلَّا تَقْبَلُ الْغِيَرَ۔ کیا تم دیت منظور نہیں کرتے (اس کی جمع اَغْيَارٌ ہے۔ بعضوں نے کہا غِيَرٌ خود جمع ہے غِيَرَةٌ کی بمعنی دیت)۔

اِنِّيْ لَمْ اَحْمِلْ مِمَّا فَعَلَ هٰذَا فِيْ غِرَّةِ الْاِسْلَامِ مُتَلَاوِمًا اِلَّا غَمًّا وَرَدَتْ فَرْمَى اَدْنَاهَا فَنَفَرَ اٰخِرُهَا اُسْتُنُّ الْيَوْمَ وَغَيْرُ غَدٍ۔ اُس شخص کی مثال شروع زمانۂ اسلام میں ایسی ہے جیسے بکریوں کا مندہ (گلہ) ہو اور کوئی آگے والی بکریوں کو مارے تو پچھلی بھی ڈر کر بھاگ نکلیں آج ایک طریقہ قائم کر دو اور کل اس کو بدل ڈالو (مطلب یہ ہے کہ اگر حلم بن جثامہ کی یہ خواہش قبول کی جائے کہ خون کرے اور اُس سے قصاص نہ لیا جائے دیت پر اکتفاء کی جائے تو لوگ اسلام کے دین سے نفرت کرنے لگیں گے اور کہیں گے اس دین میں خون کا بدلہ خون نہیں ہے بلکہ مال لینا ہے حالانکہ عرب لوگ خون کے بدلے خون کرنے کو پسند کرتے تھے اور دیت لینا ننگ و عار سمجھتے تھے)۔

لَوْ غَيَّرْتَ بِالدِّيَةِ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ وَفَاءٌ لِهٰذَا الَّذِيْ لَوْ يَعْفُ وَكُنْتَ قَدْ اَثِمْتَ لِلْعَافِيْ عَفْوُهٗ (حضرت عمرؓ نے ایک شخص کے باب میں جس نے ایک عورت کو قتل کر ڈالا تھا اور اُس کے کچھ وارثوں نے خون معاف کر دیا تھا کچھ قصاص کے خواستگار تھے۔ یہ کہو یا کہ قاتل سے قصاص لیا جائے تب عبداللہ بن مسعودؓ نے ان سے کہا) اگر تم خون کے بدلہ دیت دلانے کا حکم دو تو جس نے خون معاف نہیں کیا اس کا بھی حق پورا ہو جاتا ہے اور معاف کرنے والے کی معافی بھی قائم رہتی ہے (یہ سنکر حضرت عمرؓ نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ کیا ہی ایک عقیدہ ہیں جو علم سے بھرا ہوا ہو بیشک عبداللہ بن مسعودؓ بڑے فقیہ اور عالم تھے اگر مقتول کے ورثہ میں ایک وارث بھی خون معاف کر دے تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے)۔

لَوْلَا اَنْ يَّتَتَابَعَ فِيْهِ الْغَيَرَانُ وَالسُّكَّرَانُ۔ اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ غیرت مند اور نشہ باز ایسے کام برابر کرنے لگیں گے (چور تو کوڑا ڈالیں گے اور کہیں گے ہم نے اُن کے پاس غیر مردوں کو پایا)۔

اِنَّهٗ لَكِرَةٌ تَغْيِيْرُ الشَّيْبِ۔ آں حضرتؐ نے فرمایا بدلنا مکروہ سمجھا (یعنی سفید بال کو مہندی اور زرد خضاب کا حکم تو دوسری حدیث میں وارد ہے)۔

اِنَّ لِيْ بِنْتًا وَّاَنَا غَيُوْرٌ۔ میری ایک بیٹی ہے اور میں غیرت مند ہوں۔

غَارَتْ اُمُّكُمْ۔ تمہاری ماں (یعنی حضرت عائشہؓ کو غیرت آگئی (انھوں نے اپنی سوکن کا بھیجا ہوا ہدیہ گرا دیا)۔

اِنِّيْ امْرَاَةٌ غَيْرَى۔ میں ایک غیرت والی عورت ہوں۔

مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اللہ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں ہے اس بات پر کہ اس کا بندہ زنا کرے (جیسے آدمیوں کو اس بات پر غیرت آتی ہے کہ ان کا غلام یا لونڈی زنا کرے ویسے ہی اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کے زنا کرنے پر غیرت آتی ہے)۔

لَا شَخْصَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ۔ اللہ سے بڑھ کر کوئی

Marfat.com

شخص غیرت دار نہیں ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اللہ کو شخص کہہ سکتے ہیں)۔

فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ۔ میں نے ان کی غیرت کا خیال کیا۔

مَا تَدْرِي الْغَيْرَاءُ عَلَى الْوَادِي مِنْ أَسْفَلِهِ۔ غیرت والی عورت وادی کے بلند حصہ کو نشیبی حصہ سے نہیں پہچانتی۔

وَاللّٰهُ أَشَدُّ غَيْرًا۔ اللہ بہت غیرت دار ہے۔

أَغِرْتَ فَقُلْتُ مَالِيَ لَا يَغَارُ مِثْلِي عَلَى مِثْلِكَ۔ کیا تجھ کو غیرت آگئی، میں نے عرض کیا بھلا میری ایسی عورت کو آپ جیسے مرد پر کیوں نہ غیرت آئے گی۔

اِمْرَأَةٌ غَيْرَى۔ بڑی غیرت والی عورت۔

مَنْ يَكْفُرُ اللّٰهَ يَلْقَ الْغِيَرَ۔ جو شخص اللہ کو زمانے کا وہ آفت میں پڑے گا (زمانہ کے حوادث اور تغیرات سے اُس کے دل پر بُرا اثر پڑے گا۔ کیونکہ اُس کو اللہ تعالیٰ سے سرو کار نہیں، برخلاف مومن کے اُس کو کیسی ہی مصیبت پڑے وہ اللہ کے رحم و کرم پر بھروسا کر کے مطمئن رہتا ہے)۔

بِمَدْرَجَةِ الْغِيَرِ۔ آفتوں کے رستے میں۔

لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي۔ میرے باپ نے جو میرا نام رکھا میں اُس کو نہیں بدلوں گا (معلوم ہوا کہ آپ نے جو تبدیل نام کے لئے فرمایا تھا وہ وجوب کے طور پر نہ تھا ورنہ وہ انکار کیسے کر سکتے۔ اس پر بھی اُن کو آنحضرت کے ارشاد کے موافق نام نہ بدلنے کی سزا ملی، ہمیشہ اُن کے خاندان میں تکلیف اور سختی ہی رہی۔ ارے اس حضرت پر سے تو باپ تصدق ہیں)۔

بَابُ مَنْ أَمَرَ غَيْرَ الْإِمَامِ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ غَائِبًا عَنْهُ۔ جو شخص امام کے سوا دوسرے کسی کو حد مارنے کا حکم دے جب امام وہاں موجود نہ ہو۔

قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ وَغَيْرِهِ۔ بے وضو قرآن پڑھنا وغیرہ (یعنی اُس کا لکھنا، پڑھنا)۔

لَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنٌ غَيْرُ وَاحِدٍ۔ اس حضرت کا ایک ہی مؤذن تھا (یعنی جمعہ کے دن ایک ہی مؤذن اذان دیتا۔ کیونکہ آپ کے تین مؤذن تھے ایک بلالؓ دوسرے ابن اُم مکتومؓ تیسرے سعیدؓ۔

أَوَغَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ۔ کیا اور کچھ کہتی ہے اے عائشہ (مطلب آپ کا یہ تھا کہ جلدی سے ایک حکم قطعی بلا دلیل لگا دینا خوب نہیں ہے یا یہ حدیث اُس وقت کی ہے جب آپ کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ مسلمانوں کے اطفال بہشت میں جائیں گے)۔

غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ۔ آنکھیں اندر گھسی ہوئیں (یہ صاحب مجمع البحار کی غلطی ہے انھوں نے اس لغت کو اس باب میں بیان کیا حالانکہ غَائِرٌ غور سے نکلا ہے جس کا بیان اوپر گزر چکا)۔

غِبَارٌ۔ ذمی کافروں کا نشان جیسے زُنّار وغیرہ یا دوسرے رنگ کا ایک کپڑا جو اپنے کپڑوں پر سی لیں۔

اَلشُّكْرُ أَمَانٌ مِنَ الْغِيَرِ۔ شکر تمام آفتوں کا بچاؤ ہے۔

إِذَا الرَّجُلُ يَغِرُ الرَّجُلَ فَهُوَ مَنْكُوسُ الْقَلْبِ۔ بے غیرت آدمی کا دل اوندھا ہے۔

غَيْضٌ۔ یا مَاءٌ غَيْضٌ۔ کم ہونا، جذب ہو جانا۔

غَاضَ الْكِرَامُ وَفَاضَ اللِّئَامُ۔ شریف سخی غریب پرور کم لوگ ہیں اور بخیل بدذات بہت ہیں۔

تَغَيُّضٌ۔ گھٹ جانا۔

اِغَاضَةٌ۔ گھٹانا۔

تَغَيُّضٌ۔ گھٹنا۔

غَيْضَةٌ۔ پانی کے مقام پر گنجان درخت، اور ایک مقام کا نام ہے موصل کے قریب۔

يَدُ اللّٰهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا شَيْءٌ۔ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے اس کو کوئی چیز نہیں گھٹا سکتی (وہ کتنا ہی خرچ کرے لیکن اس کے ہاتھ میں جو جمع ہے وہ کم نہیں ہوتا)۔

Marfat.com

لَا يَغِيضُ سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔ کم نہیں ہوتا رات دن عطاؤں اور بخششوں کی بارش کرتا رہتا ہے۔

إِذَا كَانَ الشِّتَاءُ فَيْظًا وَغَاضَتِ الْبُحَارُ مُغِيضًا۔ جب جاڑوں میں سخت گرمی ہوگی اور اچھے شریف لوگ فنا ہو جائیں گے (باقی اور بد ذات رہ جائیں گے)

وَغَاضَتْ مُحَيْرَةُ سَاوَةَ۔ اور ساوہ کا بحیرہ خشک ہو جائے گا (ساوہ ایک مقام کا نام ہے)۔

وَغَاضَتْ لَهُمَا الدِّرَّةُ۔ اور قحط سالی کی وجہ سے جانوروں کا دودھ کم ہو گیا۔

وَغَاضَ نَبْعُ الرَّسِّ قُرَّةُ۔ از نماد اور کفر کا چشمہ سوکھ گیا (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا یعنی ان کی خلافت کی وجہ سے مرتدوں کا استیصال ہو گیا اب کسی کو اسلام سے پھر جانے کی جرأت نہ رہی)۔

لَدِرْهَمٌ يُنْفِقُهُ أَحَدُكُمْ مِنْ جَهْدِهِ خَيْرٌ مِنْ عَشَرَةِ الَّذِينَ يُنْفِقُهَا أَحَدُنَا غِيضًا مِنْ فِيضٍ۔ اگر کوئی شخص محنت مزدوری کر کے ایک روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو وہ ہم مالداروں کے دس ہزار روپے خرچ کرنے سے بڑھ کر ہے جن کے پاس دھڑا دھڑ روپیہ چلا آتا ہے۔

لَا تُنَفِّرُوا الْمُسْلِمِينَ الْغِيَاضَ فَتُفَتِّنُوهُمْ۔ مسلمانوں کو جھنڈ جھاڑیوں میں آتار کر تباہ مت کرو (کیونکہ ایسے مقاموں میں اکثر دشمن چھپے رہتے ہیں وہ کمین گاہ سے حملہ کر بیٹھیں گے)۔

مَرَّ رَجُلٌ بِشَجَرٍ فِيهِ غَيْضَةٌ مِنْ مَاءٍ عِدَّةُ۔ ایک شخص ایک گھاٹی پر سے گزرا جہاں میٹھے پانی سے گنجان درخت تھے۔ مشہور روایت عُيَيْنَةٌ ہے یعنی ایک چھوٹا چشمہ نما میٹھے پانی کا۔

مَرَرْتُ بِغَيْضَةٍ۔ میں ایک گنجان جھاڑی پر گزرا۔

لَا يَغِيضُهُ سُؤَالُ السَّائِلِينَ۔ سائلوں کے سوال کرنے سے اللہ کی درگاہ میں کچھ کمی نہیں ہوتی (اگر وہ اپنے سب بندوں کو سکندر اور سلیمان کی طرح غنی کر دے تب بھی اس کے خزانے میں کچھ کمی نہ ہوگی)۔

غَيْطٌ ۔ داخل ہونا۔

مُغَايَطَةٌ ۔ مخلف گفتگو۔

غَيْطَلَةٌ ۔ بیلوں کی تجارت۔ بات چیت میں آواز بلند ہونا۔

غَيْطَلٌ ۔ ہلڑ۔

غَيْطُولٌ ۔ تاریکی، آوازوں کی ملاوٹ (اس کی جمع غَيَاطِيلُ ہے)۔

غَيْظٌ ۔ غصہ دلانا (جیسے تَغْيِيظٌ اور اِغَاظَةٌ ہے)۔

تَغَيُّظٌ اور **اِغْتِيَاظٌ** ۔ غصہ ہونا، دیر یا سخت گرمی ہونا۔

أَغْيَظُ الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ۔ اللہ جل جلالہٗ کو سخت غصہ دلانے والا وہ شخص ہے جو اپنا لقب ملک الاملاک (شہنشاہ امیر) رکھے (کیونکہ شہنشاہی خاص پروردگار کو شایان ہے وہ سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے)۔

أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ وَأَخْبَثُ رَجُلٍ يُسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ۔ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن سخت ناگوار اور پلید تر اور بہت غصہ دلانے والا وہ شخص ہوگا جو اپنا لقب ملک الاملاک (شہنشاہ امیر) رکھے (اس حدیث میں أَغْيَظُ کا لفظ دو بار وارد ہے۔ بعضوں نے کہا تکرار کی کوئی وجہ نہیں ہے شاید دوسرا لفظ أَغْيَظُ ہو عَنَظٌ سے بمعنی سختی اور کرب یا أَغْيَظُ ہو غَيْظٌ سے)۔

غَيْظُ جَارَتِهَا۔ اپنی سوکن کو غصہ اور رشک وحسد دلانے والی (وجہ اپنے حسن وجمال کی)۔

غِيقٌ ۔ پرندوں کا جھنڈ۔

Marfat.com

غَيْفَانٌ۔ داہنے بائیں جھکنا۔
تَغَيُّفٌ۔ جھکنا، نامردی کرنا۔
غَافٌ۔ ایک درخت ہے جس کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔
غَيْقَةٌ۔ ایک موضع کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان۔ بعضوں نے کہا بئی نعلبہ کے ایک پانی کا۔
اُغْتُنَا بَعْدَ وَقْعَةِ غَيْقَةَ۔ ہم کو یہ خبر پہنچی کہ غیقہ میں ایک دشمن آیا ہے۔
تَغْيِيْقٌ۔ بگاڑ نا، حیران کر دینا۔
غَاقٌ۔ کوا اور ایک آبی پرندہ۔
غَاقٍ۔ کتے کی آواز غَاقٍ بھی وہی ہے۔
غَيْلٌ۔ دودھ پلانے کی حالت میں جماع کرانا یا حمل کی حالت میں دُودھ پلانا۔
اِغَالَةٌ یا اِغْتِيَالٌ۔ یہ دونوں الفاظ غَيْلٌ کے مترادف ہیں۔
اَغَالَ وَلَدَهٗ۔ عورت سے اُس وقت جماع کیا جب وہ اپنے بچہ کو دودھ پلاہی رہی تھی۔
اُغِيْلَتِ الْغُلَامُ۔ بکری سال میں دو بار جنی۔
تَغْيِيْلٌ۔ مالیت یا شمار میں بہت زیادہ ہونا۔
اِغْتِيَالٌ۔ موٹا ہونا۔
اِسْغِيْلَالٌ۔ مغیلاں (کنجان، سایہ دار پتی اور شاخیں خوب لپٹی ہونا۔
غَائِلَةٌ۔ رنجش، پوشیدہ عداوت۔
غَوَائِلُ۔ یہ غَائِلَةٌ کی جمع ہے بمعنی آفتیں و شرور۔
اَمَّرَ غَيْلَانَ۔ بہول کا درخت جس کو سَمُرَہ بھی کہتے ہیں۔
هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ۔ میں نے قصد کیا کہ لوگوں کو ایامِ رضاعت میں جماع کرنے سے منع کر دوں یا ایامِ حمل میں دُودھ پلانے سے (کیونکہ الیسا کرنے سے بچہ بالکل ضعیف اور ناتوان ہو جاتا ہے جس بچہ کو ایسا دُودھ پلائیں اُس کو مُغال کہتے ہیں اور اس دودھ کو بھی غیل کہتے ہیں)
فَاِنَّ الْغِيْلَةَ تُدْرِكُ الْفَارِسَ۔ ایامِ حمل میں دودھ پینے کا اثر گھوڑے سوار پر ظاہر ہوتا ہے (الیسا سوار اپنے مقابل کا زور کے ساتھ معارضہ نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے قویٰ کمزور ہوتے ہیں) (طبیبی نے کہا عرب لوگ ایامِ رضاعت میں جماع کرنے سے پرہیز کرتے تھے تاکہ اولاد کو ضرر نہ ہو) عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس سے منع کرنا چاہا پھر بعد میں آپ کو معلوم ہوا کہ ایران اور روم کے لوگ ایسا کیا کرتے ہیں اور اُن کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ تو آپ نے ممانعت کا ارادہ ترک کر دیا۔
فَاِذَا هُمْ يُغِيْلُوْنَ۔ فارس اور روم کے لوگ ایامِ رضاعت میں جماع کیا کرتے ہیں۔
مَا سُقِيَ بِالْغَيْلِ فَفِيْهِ الْعُشْرُ۔ جو اناج نہروں اور ناوں کے پانی سے پیدا ہو (جس میں خرچہ کم ہوتا ہے اور محنت بھی کم ہوتی ہے) تو اس میں سے دسواں حصہ زکوٰۃ کا نکالیا جائے گا۔
اِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ اَوْ يُغِيْلُ۔ ربیع جن چیزوں کو اُگاتی ہے اُن میں سے بعض قاتل یا مہلک ہیں (جب جانور حد سے زیادہ کھا جائے تو بد ہضمی ہو کر مر جاتا ہے)
اِنَّ صَبِيًّا قُتِلَ بِصُغَاءِ غَيْلَةٍ فَقُتِلَ عُمَرُ بِهٖ سَبْعَةً۔ ایک بچہ صنعا میں (جو یمن کا پائے تخت ہے) پوشیدہ طور سے مار ڈالا گیا۔ تو حضرت عمرؓ نے اس کے بدلے سات شخصوں کو قتل کیا (یہ سب اس کے قتل میں شریک ہوئے)۔
غِيْلَةٌ اور اِغْتِيَالٌ۔ پوشیدہ طور پر فریب اور دغا سے مار ڈالنا اس طرح کہ کوئی نہ دیکھے۔
اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ۔ تیری پناہ اس سے کہ میں نیچے کی طرف سے بیخبری میں ہلاک کیا جاؤں (مثلاً زمین دھنس جائے)۔
اُسْتُطِيْرَ اَوِ اغْتِيْلَ۔ کوئی آپ کو اُڑا کر لے گیا، یا دھوکے سے پوشیدہ مار ڈالا۔

Marfat.com

اُسْدُ غِیْل۔ گنجان جھاڑ کے شیر۔
بِبَطْنِ عَمْرٍو غِیْلٌ دُوْنَهٗ غِیْلٌ۔ بطن عمرو میں انبوہ درخت ہیں ان کے پاس ہلاکتیں ہیں (وہاں جان کا ڈر ہے)
غَمٌّ۔ پیاسا ہونا، پیٹ میں گرمی ہونا، ابر آلود ہونا
تَغْتِیْم اور تَغْیِیْم اور اِغْتِیَام اور اِغَامَة۔ ابر کا محیط ہونا۔
اِغَامَة۔ اقامت کرنا۔
اُغْمُوْر۔ پیاسے ہوئے۔
اَغْیَمُ اللَّیْل۔ رات ابر کی طرح آئی (ایسے ہی غَیْمَر اللَّیْل بھی ہے)۔
غَیْم۔ ابر۔ اس کی جمع غُیُوْم ہے۔
کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْغَمِّ وَالْغَیْمَة۔ آنحضرتؐ دودھ کی خواہش اور پیاس کی شدت سے پناہ مانگتے تھے۔
غَیْن۔ پیاسا ہونا۔
غِیْنَ عَلٰی قَلْبِهٖ۔ اُس کے دل پر میل چڑھ گیا یا پردہ پڑ گیا، یا شہوت نے اس کو ڈھانپ لیا۔
تَغَیُّن۔ غین لگھنا۔
اَغَانَ الْغَیْنُ۔ ابر نے گھیر لیا چھپا لیا۔
غَیْن۔ پیپ جو زخم سے بہتی ہے، زرد آب۔
اِغْیَان۔ دل پر خواہش غالب ہونا یا کسی خیال کا دل کو گھیر لینا۔
اِنَّهٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ حَتّٰی اَسْتَغْفِرَ اللّٰهَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً۔ میرے دل پر بھائیں آجاتی ہے (جیسے آئیہ پر بھائیں آتی ہے یعنی انسانی خیالات دنیاوی فکریں) یہاں تک کہ میں ہر روز ستر بار استغفار کرتا ہوں (پیغمبروں کا مرتبہ بہت بلند ہے ذرا سی بھی غفلت ان کے حق میں گناہ سمجھی جاتی ہے جس سے وہ استغفار کرتے ہیں برخلاف اس کے ہم لوگ سارے دن اور ساری رات دنیا میں مشغول اور یاد الٰہی سے غافل رہتے ہیں ۵

غَیَّة۔ جھنڈ جھاڑی، جہاں پانی نہ ہو تو وہ غَیْضَة ہے
غَایَة۔ فاصلہ، حد، جھنڈا۔
تَغْیِیَة اور اِغَایَة۔ جھنڈا کھڑا کرنا۔
اَغْیَتِ السَّحَاب۔ ابر ایک جگہ ٹھہر رہ گیا۔
غَایَا الْقَوْمُ مُغَایَاةً۔ سایہ ڈالا لوگوں نے۔
تَجِیْءُ الْبَقَرَةُ وَالْ عِمْرَانَ کَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَیَایَتَانِ۔ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران ابر کے دو ٹکڑوں کی طرح یا دو چھتریوں کی طرح سر پر سایہ کئے ہوئے قیامت کے دن آئیں گی۔
فَاِنْ حَالَتْ دُوْنَهٗ غَیَابَة۔ اگر چاند پر کوئی آڑ آگئی (ابر یا غبار وغیرہ)۔
رُوْحِیْ غَیَایَاهُ طِبَاقًا۔ میرا خاوند نوگرفتہ ابر کی میں پڑا ہوا برابر تک نہیں کر سکتا۔
فَیُسِیْرُوْنَ الْیَوْمَ فِیْ ثَمَانِیْنَ غَایَةً۔ نصاریٰ مسلمانوں پر آستی جھنڈے لے کر آئیں گے (ہر جھنڈے کے ساتھ ایک بریگیڈ بارہ ہزار فوج کا)۔
سَاَتِیْ بِابْنِ الْخَیْلِ فَجْعَلُ غَایَةَ الْمُضَمَّرِ تَحْتَهٗ۔ آنحضرتؐ نے گھوڑ دوڑ کرائی تو جن گھوڑوں کو شرط کے لئے تیار کیا گیا تھا اُن کی حد تو فلاں مقام تک مقرر کی
یُصَلِّیْ عَلٰی کُلِّ مَوْلُوْدٍ یَمُوْتُ وَاِنْ کَانَ لِغَیَّة۔ ہر بچہ پر جنازے کی نماز پڑھی جائے اگرچہ زنا سے پیدا ہوا ہو (صاحب مجمع البحار نے اس حدیث کو اس باب میں ذکر کیا ہے صرف مناسبت لفظی سے ورنہ اس کا مقام باب الغین مع الواو و نقاء کیونکہ غَیَّة اصل میں غَوَیَ تھا)۔

ختم شد

شب چو عقد نماز بربندم ۔ چہ خورد بامداد فرزندم
ہمارے حسب حال ہے)۔

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "ف"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافۂ لغات و سعیٔ مالاکلام

باہتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب
آرام باغ، کراچی

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الفاء

یہ حرف حروفِ تہجی میں بیسواں[۲۰] حرف ہے حساب جمل میں اُس کا عدد اسّی[۸۰] ہے۔

ف۔ حرفِ غیر عامل ہے بعضوں نے اس کو ناصب، بعضوں نے خافض کہا ہے یہ حرف عطف ہے، ترتیب اور تعقیب کے لیئے ثم کے معنوں میں بھی آتا ہے اور سببیّت کے لیئے بھی اگر منعطوف علیہ محذوف ہو تو اس کو فاءِ فصیحہ کہتے ہیں۔ ف بالکسر امر کا صیغہ ہے وَقَی یَفِیُ سے یعنی پورا کر۔

بابُ الفاء مع الهمزة

فُؤَادٌ۔ گرم راکھ میں رکھنا، بھوننا، دل پر مارنا، نادر کرنا۔

فُئِدَ۔ اس کو دل کی بیماری ہوئی۔

تَفْؤِیْدٌ۔ جلانا

اِفْتِئَادٌ۔ آگ جلانا، بھوننا۔

اَفْرَعُ مِنْ فُؤَادِ اُمِّ مُوْسٰی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل سے بھی زیادہ فارغ (اس کے دو معنے ہیں ایک یہ کہ دل میں کوئی فکر اور تشویش اور رنج نہ ہو دوسرے یہ کہ بدحال ہو اُس میں کوئی آرزو اور طمع نہ ہو۔)

اِنَّهٗ عَادَ سَعْدًا وَ قَالَ اِنَّكَ رَجُلٌ مَفْؤُوْدٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن ابی وقاص رضؓ کی عیادت کی (بیمار پرسی) اور فرمایا تم کو دل کی بیماری ہے (یعنی تمہارے قلب میں کچھ خلل ہو گیا ہے) تم حارث بن کلدہ کے پاس جاؤ۔ (وہ ایک طبیب تھا لیکن کافر تھا معلوم ہوا کافر طبیب اور ڈاکٹر سے علاج کرانا درست ہے)

قِیْلَ لَهٗ رَجُلٌ مَفْؤُوْدٌ یَنْفُثُ دَمًا اَحَدَثَ هُوَ قَالَ لَهٗ عطاء رضؓ سے پوچھا

Marfat.com

گیا ایک شخص کو دل کی بیماری ہے وہ خون کی قے کیا کرتا ہے کیا اُس سے وضو ٹوٹ جائے گا؟ انہوں نے کہا نہیں۔ نہایہ میں ہے کہ فُؤَاد۔ دل یا دل کا بیچ۔ بعضوں نے کہا فُؤَاد دل کا پردہ اور قلب دل کا دانہ جس کو سویداء کہتے ہیں۔ (اُسکی جمع اَفْئِدَۃٌ ہے)

هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَّ اَلْيَنُ قُلُوْبًا۔ یمن کے لوگ رقیق القلب اور نرم دل ہیں۔

اِنَّ الْكَلَامَ عَلَى الْفُؤَادِ دَلِيْلٌ۔ کلام دل کی حالت بتلاتا ہے (یعنی دلی خیالات اُس سے معلوم ہوتے ہیں)

اَهْلُ الْجَنَّةِ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ۔ بہشتیوں کے دل پرندوں کے دل کی طرح (رقیق اور نرم) ہوں گے یا پرندوں کی طرح روزی رزق میں اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھیں گے۔

فَاَذْرَهُ۔ وہ دعا جو زہر کی سمیّت کو دفع کرے۔

فَأْرٌ۔ کھودنا، دفن کرنا، چھپانا، چوہا۔ (اُس کی جمع فِئْرَانٌ اور فِئْرَةٌ اور فُؤْرٌ ہے)

فَأْرٌ۔ مشک کے نافہ کو بھی کہتے ہیں۔

لَبَنٌ فَيْرٌ۔ جس دودھ میں چوہا پڑ گیا ہو۔

مَكَانٌ فَيْرٌ۔ جس جگہ چوہے بہت ہوں۔ (جیسے اَرْضٌ مَفْأَرَةٌ ہے) مترجم کہتا ہے جُرَذٌ بھی چوہے کو کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا جنگلی چوہا جو بڑا ہوتا ہے اُس کی دُم کالی ہوتی ہے۔ جاحظ نے کہا جُرَذ اور فَار میں ایسا فرق ہے جیسے بھینس اور گائے۔ میں اُس کی جمع جُرَذَانٌ ہے اب زمانۂ حال میں عرب لوگوں میں یہی لفظ مستعمل ہے)

خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ مِنْهَا الْفَأْرَةُ۔ پانچ بد جانور ہیں جو حل اور حرم میں ہر جگہ مار ڈالے جائیں اُن میں سے ایک چوہا ہے۔

فَارَانُ۔ مکّہ کے پہاڑوں کو کہتے ہیں۔ یہ لفظ عبرانی ہے۔

اَفْضَلُ اللّٰهُ مِنْ سَيْنَا وَ تَجَلّٰى مِنْ سَاعِيْرَ وَظَهَرَ مِنْ جِبَالِ فَارَانَ یا اِسْتَعْلَنَ مِنْ جِبَالِ فَارَانَ (یہ ۳۳ فصل ۲۔ آیت ہے تورات شریف ۵ سفر کی) یعنی اللہ تعالیٰ طور سینا سے آیا (جہاں حضرت موسیٰؑ سے کلام کیا تھا) اور ساعیر سے اُس نے تجلّی کی (ساعیر ایک مقام ہے ناصرہ میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جاکر رہے تھے) اور فاران سے ظاہر اور بلند ہوا۔ (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت سے)

لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ فَارَةِ الْمِسْكِ۔ اگر مشک کا نافہ کئے ہو تو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہ ہوگا۔ (کیونکہ مشک کا نافہ پاک ہے)

فَأْسٌ۔ چیرنا، کلہاڑی سے مارنا، کھانا ضع۔ اَلْفَأْسُ فِي الرَّأْسِ۔ یہ ایک مثل ہے یعنی اپنا کام کر، اپنے دھندے میں لگ جا۔

فَجَعَلَ اِحْدٰى يَدَيْهِ فِيْ فَأْسِ رَأْسِهٖ۔ اپنا ایک ہاتھ کھوپڑی کے آخری حصّہ پر رکھا جو اُوپر اُٹھا ہوتا ہے گردن کے پاس اُس کو بھی فاس کہتے ہیں اور جمع اَفْؤُسٌ اور فُؤُوْسٌ ہے)

Marfat.com

فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْفُؤُوْسَ فِيْ أُصُوْلِهَا۔ میں نے اُس کی جڑوں میں کلہاڑیاں دیکھیں۔

خَرَجُوْا بِفُؤُوْسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ۔ خیبر کے یہودی اپنی کلہاڑیاں اور ٹوکریاں (ٹوکریاں) لے کر نکلے تھے۔

فَأْفَأَةٌ۔ ف کا حرف بہت نکالنا، بعضوں نے کہا فَأْفَأَةٌ یہ ہے کہ آدمی بے تکلف بات نہ کرسکے۔ بلکہ جب بات کرنا چاہے تو شروع میں ف کی طرح آواز نکال کے پھر بات کرے۔

فَأْلٌ۔ اچھی فال لینا۔ بعضوں نے کہا عام ہے اچھی اور بُری دونوں کو کہتے ہیں۔ جیسے طِیَرَۃٌ بد فالی کو کہتے ہیں۔

تَفْئِيْلٌ۔ فال لینا۔ (جیسے تَقَوُّلٌ اور تَفَاؤُلٌ اور اِقْتِتَالٌ ہے)۔

لَا فَأْلَ عَلَيْكَ۔ کچھ حرج نہیں۔

فِيْلُ اللَّحْمِ۔ پُر گوشت۔

إِنَّهُ كَانَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچھی فال لیتے تھے۔ (جس سے خوشی ہوتی ہے مثلاً دیمار نے ایک آواز سُنی سَالِمٌ یعنی چنگا۔ اور لڑائی کو جاتے وقت ایک شخص ملا جس کا نام ظفر خان تھا یا فتح علی) اور بدشگون نہیں لیتے تھے۔ (نیک فالی میں اوّل تو دل کو اطمینان اور خوشی حاصل ہوتی ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کی اُمید داری ہوتی ہے یہ اُمید واری ہر حال میں بندے کے لئے بہتر ہے گو اس کی مراد پوری نہ ہو اور بدفالی اس لئے منع ہوئی کہ اس میں خواہ مخواہ رنج اور تردّد پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی اور اس کے رحم و کرم کی قطع اُمید ہوتی ہے۔ نہایہ میں نیک فالی کی ایک مثال یہ لکھی ہے کہ مثلاً کوئی چیز گم ہوجائے اُس کی تلاش کر رہا ہو اتنے میں یا واجد کی آواز سُنے تو اُس کو اپنی چیز دستیاب ہوجانے کی اُمید پیدا ہو)

كَانَ يَتَفَاءَلُ وَيُحِبُّ الْوَسْمَ الْحَسَنَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیک فال لیا کرتے اور اچھے نام کو پسند فرماتے (بُرے نام کو بدل دیتے)

فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْفَأْلُ فَقَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ۔ لوگوں نے عرض کیا — یا رسول اللہ! فال کیا ہے؟ فرمایا اچھا کلمہ (جس سے اپنی مراد حاصل ہونے کی توقع پیدا ہو)

أَصْدَقُ الطِّيَرَةِ الْفَأْلُ۔ سچا شگون نیک فالی ہے۔ ایک روایت میں أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ ہے۔ یعنی عمدہ شگون اچھا فال لینا ہے۔

فَأْرٌ۔ سیراب ہونا، تھکس اور چارے سے منہ بھر لینا، چربی سے بھر جانا۔

فِئَامٌ۔ جماعتیں، گروہ۔ اس کا مفرد نہیں ہے۔

يَكُوْنُ الرَّجُلُ عَلَى الْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ۔ ایک آدمی لوگوں کی کئی جماعتوں پر مقرر ہوگا۔ ایک روایت میں فِيَامٌ ہے ایک میں فِيَامٌ وہ بطن سے کم ہے اور بطن قبیلہ سے کم ہے۔

مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ يَشْفَعُ الْفِئَامَ۔ میری اُمت میں سے بعضے لوگ ایسے ہوں گے جو کئی جماعتوں کی سفارش کریں گے (اور اللہ تعالیٰ اُن کی سفارش قبول کرے گا)

Marfat.com

تَكْفِي الْفِئَامَ اللَّفْحَةُ۔ لوگوں کی کئی جماعتوں کو ایک دوہیل اونٹنی کفایت کرے گی (اتنا بہت دودھ دے گی کہ سب کو کافی ہو جائے گا)

قُلْتُ وَمَا الْفِئَامُ قَالَ مِائَةُ اَلْفٍ۔ میں نے عرض کیا فِئام کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا ایک لاکھ آدمیوں کو

فَائٌ۔ یا فَاءٌ۔ مارنا، چیرنا

اِفَاءٌ۔ چیرنا تلوار سے۔

اِنْفِيَاءٌ۔ کھل جانا، چر جانا۔

فَافِيَہ۔ بلند کشادہ جگہ۔

فَأَوْتُ رَأْسَہٗ۔ میں نے اس کا سر چیر دیا۔

فَاوِي۔ سر (ذکرہ حنشف)

اَنَا فِئَتُكُمْ۔ میں تمہارے گروہ میں سے ہوں (اصل میں فِئَۃٌ لشکر کا وہ ٹکڑا جو پیچھے رہتا ہے جس کو ساقہ کہتے ہیں اگر آگے والوں کو کوئی ڈر ہوتا ہے یا شکست ہوتی ہے تو اس میں آکر پناہ لیتے ہیں۔ پھر ہر گروہ اور ہر جماعت کو کہنے لگے۔ اس کی جمع فِئَاتٌ اور فِئَوْنَ ہے)

لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بَيْنَ فِئَتَيْنِ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام حسن علیہ السلام کے حق میں کہ یہ میرا بیٹا سردار ہے) اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دو گروہوں کو ملا دے (جو آپس میں جنگ کرنے پر تلے ہوں گے یہ پیشین گوئی پوری ہوئی)۔

حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوٰهُمَا وَاحِدَۃٌ۔ (قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی) یہاں تک کہ دو گروہ ایک دوسرے سے لڑیں گے اور دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

(یعنی ایک فریق یہ کہے گا کہ میں حق پر ہوں اور دوسرا باطل پر ہے مراد معاویہ اور حضرت علی رضؓ کا گروہ دونوں گروہ اپنے اپنے اجتہاد کے موافق یہ دعویٰ کرتے تھے کہ وہ حق پر ہیں)

اَنَا فِئَۃُ الْمُسْلِمِيْنَ۔ میں مسلمانوں کی پناہ ہوں (جو جنگ میں شکست پاتے ہیں وہ میرے پاس آکر پناہ لیتے ہیں)

اِفَاءَۃٌ۔ پھیر دینا۔ عطا کرنا۔

تَفَيَّأَتِ الظِّلَالُ۔ سایے لوٹ گئے۔

فَيْءٌ۔ وہ سایہ جو سورج ڈھلنے کے بعد پڑتا ہے

تُلْقٰى فِيْهِ الْمِسْكُ وَالْاِذْفَاوِيُّ۔ اس میں مشک اور اذفاوی ڈالی جاتی ہے (وہ ایک دوا ہے خوشبودار لونگ اور دار چینی کی طرح)

فُوْتَۃٌ۔ ایک شاخ ہے رنگ کی اس سے کپڑا رنگا جاتا ہے

ثَوْبٌ مُّفَوَّفٌ۔ فوّہ سے رنگا ہوا کپڑا۔

باب الفاء مع الباء

فَيْأَۃٌ۔ وہ بیٹھ جو بلندی سے برس کر پھر تھم جائے۔ چھینٹا۔

فَتٌّ۔ ایک مقام کا نام ہے کوفہ میں یا ایک قبیلہ کا نام ہے۔

باب الفاء مع الثاء

فَتَّ۔ توڑ ڈالنا، بھادینا۔

فَتَحَ عَنْہُ۔ ٹھلا دیا۔ باز رہا۔

مَا فَتَأَ يَا فَتَحَ۔ برابر، ہمیشہ۔

فَتٌّ۔ ریزہ ریزہ کرنا، انگلیوں سے چورا کرنا

Marfat.com

ناتواں کرنا۔
فَتْفَتَۃٌ۔ پارہ پارہ کرنا۔
تَفَتَّتَ۔ پارہ پارہ ہونا۔
اِنْفِتَاتٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں (یعنی پارہ پارہ ہونا)
فُتَاتٌ۔ وہ چیز جو ریزہ ریزہ ہوگئی ہو۔
فَتَّہٗ اور فُتَّہٗ۔ سوکھی مینگنی جس سے آگ سُلگائی جاتی ہے۔
فَتِیْتٌ یا مَفْتُوْتٌ۔ توڑی ہوئی یا ریزہ ریزہ کی ہوئی۔
اَمْشِلْیْ یُفْتَاتُ عَلَیْہِ فِیْ اَمْرِ بَنَاتِہٖ۔ کیا مجھ جیسے شخص کی بیٹیوں کا مقدمہ مجھ سے پوچھے بغیر طے کر دیا جائے گا (یہ لفظ اس باب میں سے نہیں ہے بلکہ فوت یعنی باب الفاء مع الواؤ سے جیسا آگے آئے گا مگر مناسبت لفظی سے صاحب نہایہ اور مجمع نے اُس کو یہاں ذکر دیا)
فَتَتَ بِکَدِیْ۔ میرا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا
فَتْحٌ۔ کھولنا، کشادہ کرنا، بہانا، فیصلہ کرنا، حکم دینا، غالب ہونا، مالک ہوجانا، مدد کرنا (جھگڑنے والے کو سکھلانا (یعنی امام کو لقمہ دینا)
تَفْتِیْحٌ۔ کھولنا۔
مُفَاتَحَۃٌ۔ جماع کرنا، محاکمہ کرنا، درخ چکانا۔
اِفْتَاحٌ یا اِفْتِتَاحٌ۔ پستان کا سوراخ کشادہ ہونا
فَتُوْحٌ۔ وہ اونٹنی جس کے پستان کا سوراخ کشادہ ہو۔
اِسْتِفْتَاحٌ۔ کھولنے کی درخواست کرنا، شروع کرنا، فتح و فیروزی اور مدد چاہنا۔

فَاتِحَہ۔ شروع۔
فَوَاتِحُ الْقُرْاٰنِ۔ اوائل سورہ (جیسے الم، حٰمٓ وغیرہ)
فَتَّاحٌ۔ اللہ تعالیٰ کا نام بھی ہے۔ یعنی روٹی، رزق اور رحم و کرم اپنے بندوں پر کھولنے والا۔ بعضوں نے کہا اُن کے درمیان فیصلہ کرنے والا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں فَتَّحَ الْحَاکِمُ بَیْنَ الْخَصْمَیْنِ۔ حاکم نے دونوں فریق کا فیصلہ کر دیا بعضوں نے کہا فَتَّاحٌ کے معنے مدد کرنے والا)۔
اُوْتِیْتُ مَفَاتِیْحَ الْکَلِمِ یا مَفَاتِحَ الْکَلِمِ۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے حکمت کے خزانے عطا فرمائے ہیں۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے الفاظ کی کنجیاں عنایت فرمائی ہیں (میں مشکل سے مشکل مطالب کو نہایت فصیح اور بلیغ الفاظ میں ادا کرتا ہوں جیسے کسی شخص کے پاس خزانے کی کنجیاں ہوں تو وہ آسانی سے اُس کو نکال سکتا ہے جو خزانہ میں ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام الفاظ اور لغات عرب کو مجھ پر آسان کر دیا ہے میرے کلمات نہایت فصیح و بلیغ اور جامع اور مانع ہوتے ہیں اس میں کیا شک ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں غور کرے اُس کو روز روشن کی طرح یہ ظاہر ہوجائے گا کہ ایک اُمّی شخص جس نے کسی مدرسہ میں یا کسی اُستاد سے تعلیم نہ پائی ہو اور ایک جاہل اور وحشی قوم میں اُس کی عمر گذری ہو وہ ایسے دقیق اور باریک مضامین اور احکام کو اس خوبی سے بیان کرے کہ بڑے بڑے متقن اور وکیل اور بارسٹر اُن کے سمجھنے سے قاصر ہوں)
اُوْتِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ۔ مجھ کو زمین کے خزانے کی کنجیاں دی گئیں (یعنی اُن

Marfat.com

ملکوں کے خزانے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ہاتھوں فتح کرائے جیسے ایران، روم، مصر، ہند وغیرہ۔ یا زمین کی کانیں مراد ہیں)۔

كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین میں جو غریب اور نادار شخص تھے اُن سے مدد چاہتے تھے (اُن سے فتح اور فیروزی کی دعا کراتے تھے جیسے کہتے ہیں دعائے درویشاں مددِ خدا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ محتاج اور غریب لوگوں کی دعا امیر اور مالداروں کی دعا سے جلد قبول ہوتی ہے)

اَهُوَ فَتْحٌ۔ کیا حدیبیہ کی صلح فتح ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سورۂ فتح یعنی اِنَّا فَتَحْنَا میں بیان کیا ہے)

وَجَاءَكُمْ بِالْمِفْتَحِ۔ تمہارے پاس کنجی لے کر آیا۔

مِفْتَحٌ اور مِفْتَاحٌ۔ کھولنے کا آلہ یعنی کنجی۔

فُتِحَ الْيَوْمَ۔ آج آسمان کھولا گیا (کیونکہ آسمان میں اللہ تعالیٰ نے دروازے رکھے ہیں جو کھولے اور موندے جاتے ہیں)

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ۔ یا اللہ ہم کو بتلا دے کیونکر اُس کا فیصلہ کریں۔

فَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِالْفَتْحِ۔ قرآن میں سورۂ اِنَّا فَتَحْنَا اُتری (اُس صلح کو اللہ تعالیٰ نے فتح فرمایا کیونکہ یہی صلح تقویت اسلام اور فتح مکہ کی باعث ہوئی اور صلح کے بعد ہی لوگوں نے فوج در فوج اسلام لانا شروع کر دیا)

اَنْتُمْ تَعُدُّوْنَ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ وَقَدْ كَانَ فَتْحًا لٰكِنَّ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ هُوَ الْفَتْحُ الْعَظِيْمُ۔ تم سورہ انا فتحنا میں جو فتح مذکور ہے اُس سے مکہ کی فتح سمجھتے ہو بیشک وہ بھی فتح ہے لیکن بڑی فتح بیعت رضوان تھی (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضہ سے ایک ببول کے درخت کے تلے لی تھی جس کا ذکر قرآن میں ہے)

يُفْتَحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ نماز کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے (یعنی دعائی استفتاح اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ سے پڑھتے تھے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بسم اللہ ترک کرتے تھے)

يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو تکبیر تحریمہ سے شروع کرتے اور قرأت کو الحمد للہ سے۔

مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ۔ غیب کی کنجیاں پانچ ہیں (جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ایک روایت میں مَفَاتِحُ ہے ایک میں مَفَاتِيْحُ ہے)

فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ يَا فُتِّحَتْ (دونوں طرح مروی ہے) آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں (یعنی اللہ کی رحمت اور مہربانی اُترتی ہے اور دوزخ کے دروازے بند ہوتے ہیں یعنی روزے کی وجہ سے لوگ اُن گناہوں سے باز رہتے ہیں جو دوزخ میں پہنچانے والے ہیں)

اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ۔ پیر اور جمعرات کے دن آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْاَمْصَارُ۔ قریب ہے کہ شہر کے شہر مسلمان فتح کریں گے (یہ غیب کی

Marfat.com

آپ کی پوری ہوئی اور حضرت عمرؓ کی خلافت میں بڑے بڑے شہر فتح ہوئے)

اِفْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ

آپ تہجد کی نماز دو ہلکی پھلکی رکعتوں سے شروع کرتے (یعنی شروع میں دو رکعتیں ہلکی پڑھتے پھر لمبی لمبی قراءت کرتے اس میں یہ حکمت ہے کہ نفس کو عبادت کی آمادگی خوشی اور نشاط کے ساتھ ہو)

فَارُوْقٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ہے کیونکہ آپ نے نور ایمان دنیا میں پھیلایا اور شرک کی تاریکی اور اشکال کو دور کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر آپ کو حاکم مقرر کیا اور مشکل اور مغلق مسائل کو آپؐ نے کھول کر بیان فرمادیا۔

وَجَعَلَنِيْ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ابتداء اور انتہا بنایا (ابتداء تو اس طرح کہ سب پیغمبروں سے پہلے آپؐ کے نور کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور انتہا اس طرح کہ دنیا میں پیغمبری آپ پر ختم ہو گئی۔ آپؐ سب پیغمبروں کے اخیر میں آئے یا فاتح سے یہ مراد ہے کہ آپؐ نے اُمت کی بصیرت کو کھول دیا وہ حق کو باطل سے پہچاننے لگے)

فَتَحَهَا عَلَيَّ۔ مجھ کو یہ آیت بتلا دی۔

لَا نَبْرَحُ اَوْ نَفْتَحَهَا۔ ہم تو طائف سے اُس کو فتح کئے بغیر نہیں جائیں گے۔

مَا سُقِيَ بِالْفَتْحِ فَفِيْهِ الْعُشْرُ۔ جو کھیت ندی یا نالہ کے ذریعہ سے سینچا جائے (جس میں محنت نہیں ہوتی) تو اُس میں سے دسواں حصہ زکوٰۃ کا لیا جائے گا۔

لَا يُفْتَحُ عَلَى الْاِمَامِ۔ امام کو بتلایا نہ جائے (یعنی جب وہ قراءت سے اٹک جائے۔ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ حاکم وقت جو حکم دے اُس کی مخالفت نہ کی جائے)

كُنْتُ اِذَا فَاتَحْتُ عُرْوَةَ۔ میں جب عروہ سے بحث کرتا یا اُن کو کسی مسئلہ میں حاکم بناتا (اُن سے کسی مسئلہ کا فیصلہ چاہتا)

تَعَالَ اُفَاتِحْكَ۔ آ میں تجھ کو حاکم بناؤں، تجھ سے بحث کرتا ہوں۔

لَا تُفَاتِحُوْا اَهْلَ الْقَدَرِ۔ قدریہ لوگوں کو حاکم مت بناؤ (دین کے مسائل کا تصفیہ اُن کی رائے پر مت رکھو یا اُن سے بحث اور مباحثہ مت کرو)

مَنْ يَّاْتِ بَابًا مُّغْلَقًا يَجِدْ اِلٰى جَنْبِهٖ بَابًا مُّفَتَّحًا۔ جو شخص ایک بند دروازے پر آئے تو اُس کے پہلو میں ایک کھلا دروازہ پائے گا (یعنی اللہ کا کرم بہت وسیع ہے اگر ایک رخ پیش آئے گا تو اُس کے بعد ایک خوشی بھی ہو گی۔ یا جو کوئی کسی کی روٹی بند کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے دوسرا کوئی ذریعہ رزق کا کھول دے گا جیسے کہتے ہیں "ایک در بند تو سو در کشادہ")

قَدْرَ شَاةٍ فَتُوْحٍ۔ ایک بکری کا دودھ دوہنے میں جس کے پستان کا سوراخ کشادہ ہو جتنی دیر ہوتی ہے۔

لَوْ تُفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطٰنِ۔ اگر مگر شیطان کے کام کو کھولتا ہے (یعنی بے فائدہ سوالات کرنا اگر ایسا ہو ویسا ہو تو کیا حکم ہے جیسے متاخر فقہاء کی عادت ہے)۔

يَفْتَحُ اللّٰهُ۔ عرب کا محاورہ ہے۔ اُس وقت کہتے ہیں جب خریدار کی بیان کی ہوئی قیمت پر بائع راضی نہ ہو۔ یعنی اللہ تجھ کو عطا فرمائے یا تجھ کو سمجھ دے کہ تو اس چیز کی واجبی قیمت پر راضی ہو

Marfat.com

جائے۔

فُتِحَتْ اَسْمَاعُنَا۔ یا فُتِحَتْ۔ ہمارے کان کھل گئے (ہم اپنے ٹھکانوں میں رہ کر آپ کا کلام سنتے تھے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھا)

مَفَاتِیْحُ الْجَنَّۃِ شَھَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ بہشت کی کنجی توحید کی گواہی ہے (لیکن ہر کنجی میں دندانے ہونا لازم ہیں وہ دندانے اعمالِ صالحہ ہیں جن کی وجہ سے بہشت جلدی کھل جائے گی، اگر بے دندانوں کی کنجی ہو تو قفل نہیں کھلے گا)

اَسْاَلُکَ خَیْرَ ھٰذَا الْیَوْمِ وَ فَتْحَہٗ میں تجھ سے اُس دن کی بھلائی اور فتح و فیروزی چاہتا ہوں

لَا تُفَاتِحُوْا اَھْلَ الْقَدَرِ۔ تقدیر کے منکروں کے ساتھ مت بیٹھو (اُن سے صحبت مت رکھو)

اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فُتِحَ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ اَبْوَابُ الْجِنَانِ۔ جب سورج ڈھلتا ہے تو آسمان کے اور بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں (اور دعا قبول ہوتی ہے)

لَمَّا وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فُتِحَ لِاُمَّتِہٖ بِیَاضُ فَارِسَ وَ قُصُوْرُ الشَّامِ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو آپ کی اُمت کے لئے ایران کی سفیدیاں اور شام کے محل کھول دیئے گئے۔

مَنْ سَبَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ فَلَا تُفَاتِحُوْہُ جو شخص اولیاء اللہ کو بُرا کہے اُس کے پاس مت بیٹھو (اُس سے بحث و مباحثہ مت کرو)

مَنْ شَکَّ فِیْ مَا لَحْنُ فِیْہِ فَلَا تُفَاتِحُوْہُ۔ جو شخص اُن مسائل میں شک کرے جو ہمارے مذہب کے ہیں اُس کے ساتھ مت بیٹھو۔

مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ۔ نماز کی کنجی طہارت ہے۔

تَزَوَّجُوا الْاَبْکَارَ فَاِنَّھُنَّ اَفْتَحُ شَیْءٍ اَرْحَامًا۔ کنواری عورتوں سے شادی کرو اُن کے رحم کھلے ہوتے ہیں (اُن سے اولاد ہونے کی زیادہ توقع ہے)

دُعَاءِ اِسْتِفْتَاحُ۔ وہ دعاء جو تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان آہستہ پڑھی جاتی ہے جیسے سبحانک اللھم وبحمدک اخیرتک یا اللہ کبیرا اخیرتک یا اللّٰھم باعد بینی وبین خطایای اخیرتک یا انی وجھت وجھی اخیرتک)

فَتْحٌ۔ چوڑا کرنا، ڈھیلا کر دینا، انگلیوں کے سرے قدم کی پشت کی طرف موڑنا، نرم ہونا۔

فَتَحَ اور تَفْتِیْحٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

اِفْتِکَاحٌ۔ تھک جانا، سانس پھول جانا، دَمہ ہو جانا۔

فَتْحَۃٌ۔ بڑا چھلا۔ ہاتھ یا پاؤں کی انگلیوں کا جس میں نگینہ نہ ہو اگر نگینہ ہو تو اُس کو خاتم کہیں گے۔

کَانَ اِذَا سَجَدَ جَافٰی عَضُدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ وَ فَتَحَ اَصَابِعَ رِجْلَیْہِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو پسلیوں سے جدا رکھتے اور پاؤں کی انگلیوں کو قدم کی پشت کی طرف موڑ لیتے یا قبلہ کی طرف۔ اصل میں فتح کے معنی نرمی کے ہیں اسی لئے عقاب

Marfat.com

کو فَحْشَاء کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ جب اُترتا ہے تو اپنی پنکھ نرم کر کے موڑ لیتا ہے۔ بعضوں نے کہا فَنَخ ہاتھ کی انگلیوں کو ہتھیلی کی طرف موڑنا اور پاؤں کی انگلیوں کو ظاہر قدم کی طرف۔

وَفِي يَدِهَا فَتْخٌ كَثِيرَةٌ يَا فُتُوخٌ۔ اُس کے ہاتھ میں بڑے بڑے چھلے بہت تھے یا بڑی بڑی انگوٹھیاں تھیں۔

وَبِلَفِيفَيْ الْفَتْخِ۔ اپنے اپنے چھلے بلال رضؓ کے کپڑے میں ڈال رہی تھیں۔

فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا قَالَتْ الْقُلْبُ وَ الْفَتَخَةُ۔ حضرت عائشہ رضؓ نے اس آیت کی تفسیر میں ولا یبدین زینتھن فرمایا کھلی زینت سے مراد کنگن اور چھلے ہیں (یعنی یہ ستر نہیں ہیں کیونکہ ضرورت کر ہاتھ کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے)

فَتْرَةٌ۔ انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے سروں کے درمیان کی مسافت سے ناپنا۔ فِتْرٌ اس مسافت کو کہتے ہیں۔

فُتُورٌ اور فَتَارٌ۔ تیزی کے بعد تھم جانا، سست ہوجانا چالاکی کے بعد گرمی کم ہوجانا۔

مَاءٌ فَاتِرٌ۔ کنکنا پانی، نیم گرم۔

اِفْتَارٌ۔ ضعیف کرنا، سست کرنا۔

تَفَتُّرٌ۔ سست ہونا۔

اِسْتِفْتَارٌ۔ جماع چھوڑ دینا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں اِسْتَفْتَرَ الْفَرَسُ یعنی گھوڑے نے جفتی چھوڑ دی اُس کے بدن میں منی جمع ہوگئی)۔

فُتَارٌ۔ نشے کی ابتداء۔

فُتْرٌ۔ بوریا جس پر آٹا چھانتے ہیں۔

فَتْرَةٌ۔ ضعف و سستی اور بخار کی باریوں کے بیچ میں کا وقت جو راحت کا ہوتا ہے۔

نَهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَ مُفْتِرٍ۔ ہر نشہ لانے والے اور سستی پیدا کرنے والے چیز سے منع فرمایا (نشہ لانے والی شراب کا تو قلیل و کثیر سب حرام ہے۔ اور سستی پیدا کرنے والی وہ چیزیں ہیں جیسے افیون بھنگ وغیرہ اُن کی وہ مقدار منع ہے جس سے سستی پیدا ہو) طیبیؒ نے کہا اس حدیث سے بھنگ وغیرہ کی حرمت پر استدلال ہوسکتا ہے جو مفتر ہیں نہ کہ مسکر۔

إِنَّهُ مَرِضَ فَبَكَى فَقَالَ إِنَّمَا أَبْكِي لِأَنَّهُ أَصَابَنِي عَلَى حَالٍ فَتْرَةٍ وَ لَمْ يُصِبْنِي فِي حَالِ اجْتِهَادٍ۔ عبداللہ بن مسعود رضؓ اپنے مرض موت میں (جب وہ بوڑھے ہو گئے تھے) رونے لگے (لوگوں نے وجہ پوچھی وہ سمجھے کہ شاید دنیا سے جدائی پر روتے ہیں) انہوں نے کہا میں اس لئے روتا ہوں کہ موت مجھ کو ایسے زمانہ میں آئی جب میں ضعیف اور ناتوان ہوگیا۔ (عبادت کی طاقت گھٹ گئی) اور جس وقت عبادت میں خوب محنت اور مشقت کیا کرتا تھا اُس وقت نہ آئی۔ زمانۂ فَتْرت اُس زمانہ کو بھی کہتے ہیں جو دو پیغمبروں کے درمیان خالی زمانہ گذرا ہو جیسے حضرت عیسیٰؑ کے بعد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور تک۔)

فَتْرَةٌ مَا بَيْنَ عِيسَى وَ مُحَمَّدٍ سِتُّمِائَةٍ۔ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان فترت کا زمانہ چھ سو برس کا تھا۔

فَتَرَ الْوَحْيُ۔ وحی آنا بند ہوگیا (یعنی ڈھائی یا تین برس تک سورۂ اقرأ اُترنے کے بعد آپؐ پر وحی نہیں آئی پھر جب آنا شروع ہوئی تو برابر پے در پے

Marfat.com

وفات تک آتی رہی)

لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةٌ وَ فَتْرَةٌ فَمَنْ كَانَتْ إِلَى سُنَّةٍ فَقَدِ اهْتَدَى

ہر ایک چیز کی ایک تیزی اور شدت ہوتی ہے اور ایک سکون اور ٹھہاؤ تو جس کا سکون اور ٹھہاؤ سنت کے موافق ہوگا اُس نے راہ پائی (مطلب یہ ہے کہ کسی کام میں مبالغہ کرنا اور حد سے بڑھ جانا گو وہ عبادت ہو خوب نہیں ہے ہر بات میں طریقۂ سنت کی پیروی کرنا یہی سیدھا راستہ ہے)۔

فَتْشٌ ۔ ڈھونڈنا، تلاش کرنا۔ (جیسے **تَفْتِيشٌ** ہے)

فَتَّاشٌ ۔ بڑا کھوج لگانے والا۔

فَتِيتَةٌ ۔ خنگ، ہوائی جو ایک قسم کی آتشبازی ہے۔

بَحْرٌ مُفْتَشٌ عَلَيْكُمْ تَفْتِيشَ مَا وَرَاءَ ذٰلِكَ ۔ اس کے آگے تم کو تلاش کرنا، کھوج لگانا منع ہے۔

فَتْقٌ ۔ چیرنا، پھاڑنا، اُدھیڑنا، پھوٹ ڈالنا (تفصیل سے بیان کرنا۔ (**تَفْتِيقٌ** کے بھی یہی معنے ہیں)

اِفْتَاقٌ ۔ پھٹن پانا، جانور موٹے ہونا، خُرما کی ڈالیوں سے مسواک کرنا، سورج یا چاند کا ابر کی پھٹن سے نمودار ہونا۔

اِنْفِتَاقٌ اور **تَفَتُّقٌ** ۔ چرنا، پستان اور ناف کے درمیان بیماری ہونا۔

فِي الْجَائِحَةِ أَوِ الْفَتْقِ ۔ آفت میں یا فتق میں فتق سے مراد یہاں وہ لڑائی اور دنگہ ہے جو لوگ آپس میں کریں اُس میں کچھ زخمی ہوں خون بہے کبھی فتق عہد شکنی کے معنی میں بھی آتا ہے۔

اِذْهَبْ فَقَدْ كَانَ فَتْقٌ بِحَرْشٍ ۔ جاؤ حرش کے پاس جنگ اور فساد ہے (حرش ایک گاؤں کا نام ہے یمن میں)

خَرَجَ حَتّٰى أَفْتَقَ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی کی تنگ جگہ سے نکل کر دو پہاڑوں کے درمیان کھلے میدان میں آگئے (عرب لوگ کہتے ہیں **أَفْتَقَ السَّحَابُ** ابر چھٹ گیا)

كَانَ فِي خَاصِرَتِهِ إِفْتَاقٌ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں کھوکھوں میں کشادگی تھی۔ (یعنی کمر موٹی تھی جو مردوں میں خوبی گنی جاتی ہے اور عورتوں میں برائی)۔

فَمُطِرُوا حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ وَ سَمِنَتِ الْإِبِلُ حَتّٰى تَفَتَّقَتْ ۔ ایسی بارش ہوئی کہ ہر چارہ خوب نکلا اور اُونٹ موٹے ہو کر اُن کی کھوکھیں پھول گئیں۔

عَامُ الْفَتْقِ ۔ وہ سال جس میں خوب بارش اور ارزانی ہو۔

فِي الْفَتْقِ الدِّيَةُ ۔ اگر شانہ پھٹ جائے یا پیٹ یا تہیگن تو دیت واجب ہوگی (عرب لوگ کہتے ہیں **أَفْتَقَ الْحَيُّ** جب کسی قوم کے اونٹ موٹے ہو کر اُن کی کھوکھیں پھوٹ جائیں)

فَتْقٌ ۔ ایک مقام کا نام ہے تہالہ کے راستہ میں (جو ایک شہر ہے یمن میں) وہاں قطبہ بن عامر گئے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو خثعم پر عامل کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

اَلْمَا فَتَقَ الْمَعَاءَ ۔ اُسی دودھ سے رضاعت کی حرمت ہوئی ہے جو آنتوں کو چیرے (یعنی دو برس کے اندر ہو)

مَنْ جَلَسَ وَهُوَ مُتَتَوِّرٌ خَيْفَ

Marfat.com

عَلَيْهِ الْفَتْقُ ۔ جو شخص نورہ لگا کر بیٹھ رہے اُس پر مشانہ پھٹ جانے کا ڈر ہوتا ہے (کیونکہ نورہ میں بڑی گرمی ہوتی ہے جو ایک سخت زہر ہے اگر جلد پر دیر تک لگا رہے تو زخم ہو جانے کا خطرہ ہے)

مُحَمَّدٌ الْفَاتِقُ الرَّاتِقُ ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو ظلم کو چیرنے والے اور خلل اور رخنہ کو بند کرنے والے ہیں۔

خَرَجَ حَتّٰى اَفْتَقَ مِنَ الصَّدَمَتَيْنِ آپ نکلے یہاں تک کہ پہاڑ کے دونوں کناروں کے پار ہو گئے۔

فَتْكٌ ۔ يَا فَتْكُ يَا فُتُكُ يَا فُتُوكُ اپنے ارادے کو پورا کرنا، غفلت میں پکڑ لینا، یا مار ڈالنا، یا فرصت پاکر زخمی یا قتل کرنا، الحاح کرنا بے باک ہو جانا، مبالغہ کرنا۔

تَفْتِيكٌ ۔ روئی دھننا۔

مُفَاتَكَةٌ ۔ علانیہ جنگ کرنا، سختی سے کسی چیز پر گرنا، ہمیشگی کرنا، بیعانہ دینا۔

مُفَاتَكَةٌ ۔ قیمت چکانا، لیکن بیعانہ کے طور پر کچھ نہ دینا۔

اِفْتَاكٌ ۔ بخت فَتْكٌ ہے

تَفَتُّكٌ ۔ ایک کام کو خود رائی سے کئے جانا، کسی سے صلاح نہ لینا۔

فَاتِكٌ ۔ جری اور شجاع بہادر صاحب عزم۔

اَلْاِيْمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ ۔ ایمان نے فتک کو روک دیا۔ (یعنی کسی کو غفلت میں مار ڈالنے کو مثلاً کوئی شخص غافل بیٹھا ہو یا سورہا ہو اُس کو مار ڈالے جو انتہا کی بزدلی اور نامردی ہے بطریقہ فریب اور حیلہ دے کر مار ڈالنا۔

اَلْمُؤْمِنُ لَا يَفْتِكُ ۔ مومن غفلت میں کسی کو نہیں مارتا۔ (بلکہ اطلاع اور ہوشیار کر کے مقابلہ کرتا ہے جو لازمہ سپاہگری اور شجاعت ہے۔ اب کعب بن اشرف یہودی اور ابو رافع کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کر دیا یہ خاص بحکم الٰہی تھا بعضوں نے کہا اس ممانعت سے پہلے کا یہ واقعہ ہوگا)

اَلْفَتْكُ بِاَهْلِ الْحَرْبِ ۔ حربی کافروں سے جن سے کوئی عہد نہ ہو فریب کرنا (اُن کو غفلت میں مار ڈالنا)

جَعَلَ يَفْتِكُ ۔ وہ غفلت میں لوگوں کو قتل کرنے لگا۔

قَصَدْتُ لِقَتْلِ عَلِيٍّ وَ الْفَتْكِ بِهٖ ۔ میں نے حضرت علیؓ کو غفلت میں مار ڈالنے کا قصد کیا یا تو نے ایسا قصد کیا۔

مَنْ فَتَكَ بِمُؤْمِنٍ يُرِيْدُ نَفْسَهٗ وَمَالَهٗ قَدَمُهٗ مُبَاحٌ ۔ جو شخص کسی مسلمان کو غفلت میں مار ڈالنا چاہے یا اُس کا مال لوٹنا تو اُس کا قتل کرنا درست ہے۔

فَتْلٌ ۔ بٹنا، پھیر دینا، آواز کرنا۔

فَتَلَ زُوَابَتَهٗ ۔ اُس کی رائے پھیر دی۔

مَازَالَ فُلَانٌ يَفْتِلُ فِي الذُّرْوَةِ وَالْغَارِبِ اُس کو فریب دینے کے لئے گھومتا رہا۔

فَتْلٌ ۔ کہنی سخت اور باہر نکلی ہونا، یا کہنی اور اُس کے پہلو میں دوری ہونا۔ (اُسی سے ہے نَاقَةٌ فَتْلَاءُ یعنی اونٹنی جس کی کہنی سخت اور نکلی ہوئی ہو)

تَفْتِيلٌ ۔ بٹنا۔

Marfat.com

اِفْتِعَالٌ۔ دانے کا خلاف نکلنا۔
اَنْفِتَالٌ اور تَفَتُّلٌ۔ بٹ جانا۔
فَتْلَةٌ۔ ایک بار بٹنا اور سلم اور سمر کے دانہ کا غلاف۔
مَا اُغْنِیْ عَنْكَ فَتْلَةً یا فَتِیْلَةً۔ میں تیرے کچھ کام نہیں آسکتا۔
فَتِیْلَةٌ۔ بتی یا جو انگلی سے میل نکالا جائے ایک انگلی پر رگڑ کر۔
فَتِیْلٌ۔ وہ چھلکا جو گٹھلی کے شگاف پر ہوتا ہے
فَلَمْ یَزَلْ فِی الذِّرْوَةِ وَالْغَارِبِ حَتّٰی اَجَابَتْهُ۔ زبیرؓ برابر حضرت عائشہؓ کو مٹھارتے رہے۔ (اُن کو جنگ سے نکلنے کی ترغیب دیتے رہے آخر وہ عورت تھیں زبیرؓ کے کہنے میں آگئیں اور نکل کھڑی ہوئیں یہاں تک کہ انہوں نے زبیرؓ کا کہنا مان لیا۔ (یہ ایک مثل ہے زبانِ عرب کی جب کوئی کسی کو فریب یا چکمہ دینا ہے اُس کو اپنے مطلب کے لئے مٹھارتا ہے تو کہتے ہیں فتل فی الذروۃ والغارب اس کا بیان کتاب الذال میں گزر چکا ہے)
اَلَسْتُ تَرٰی عَوْرَتَهَا وَفَتْلَتَهَا۔ کیا تو اُس کے پھل اور لپٹے ہوئے پتے نہیں دیکھتا (فَتْلَة لپٹا ہوا پتہ جیسے جھاؤ وغیرہ کا ہوتا ہے) بعضوں نے کہا جنگلی درخت کا شگوفہ یا پھول)
اِفْتِلَاتٌ۔ فتل نکالنا۔
یَفْتِلُهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابن عباسؓ کا کان مَل رہے تھے (اُن کو ادب سکھانے کے لئے کہ جب ایک مقتدی ہو تو امام کے داہنے طرف کھڑا ہو۔ یا اُن کو نیند سے ہوشیار کرنے کے لئے)
كَانَ یَفْتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ۔ آپ صبح کی نماز سے لوٹتے (یا فارغ ہو کر مقتدیوں کی طرف التفات کرتے)
یَفْتِلُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَیَسَارِهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر داہنی طرف جاتے اور بائیں طرف بھی (تو خواہ مخواہ داہنے طرف مڑنا ضروری نہیں ہے گو اکثر آپ داہنی ہی طرف نماز پڑھ کر جایا کرتے)
فَضَرَبَ بِهَا رِجْلَهٗ وَفِیْهَا النَّعْلُ فَفَتَلَهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں جوتی تھی آپ نے پاؤں دھونے کے بدلے پانی کا ایک چلو لے کر پاؤں پر پھیر لیا (یعنی سب طرف تر یہ دھونے کی طرح ہو گیا اس حدیث سے اُن لوگوں نے دلیل لی ہے جو وضو میں مسح رجلین کے قائل ہیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ نمازی کو اختیار ہے خواہ وہ وضو میں پاؤں دھوئے یا ان پر مسح کرے امام ابن جریر طبری رح کا یہی قول ہے اور شیخ محی الدین ابن عربی رح بھی جوازِ مسح کے قائل ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اِس سے استدلال صحیح نہیں ہے اور احتمال ہے کہ یہ چلو پانی کا پاؤں کی پشت اور تلوے سب طرف پہنچ گیا ہو تو وہ دھونا ہوا اور پاؤں دھونے کے دلائل قطعی اور متواتر ہیں۔ دوسرے یہ کہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور پاؤں پر مسح کیا پھر فرمایا کہ یہ اُس شخص کا وضو ہے جس کو حدث نہ ہوا بلکہ مزید ثواب کے لئے تازہ وضو کرنا چاہتا ہو۔
فَتَنٌ۔ یا فَتُوْنٌ۔ اچھا لگنا، پسند آنا، مائل کرنا، شیفتہ کرنا، فتنہ میں ڈالنا۔
فُتِنَ الرَّجُلُ فِیْ دِیْنِهٖ۔ دین کی خرابی

Marfat.com

میں پڑ گیا آزمایا گیا۔

فَتَنَ۔ گمراہ کرنا، جلانا، روکنا، گلانا۔

تَفْتِنُوْنَ۔ اچھالنا، فتنہ میں ڈالنا، شیفتہ اور دیوانہ کرنا۔

اِفْتِنَانٌ۔ فتنہ میں ڈالنا۔

اُفْتُتِنَ فِیْ دِیْنِہٖ۔ دین کی خرابی میں پڑ گیا۔

فَاتِنٌ۔ بہکانے والا، چور۔

فَاتُوْنَ۔ فرعون کا نام جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا گیا۔

فَتَّانٌ۔ چور، گمراہ کرنے والا، بہکانے والا فتنہ اور خرابی میں ڈالنے والا، گلانے والا شیطان۔

فَتَّانٍ۔ روپیہ، اشرفی، یا منکر نکیر۔

فَتْنَانٍ۔ میٹھا اور کڑوا یا صبح اور شام۔

فِتْنَۃٌ۔ امتحان، ابتلا، گمراہی، گناہ کفر، فضیحت، عذاب، بیماری، جنون، محنت عبرت، مال، اولاد، وغیرہ۔

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ یَتَعَاوَنَانِ عَلَی الْفَتَّانِ یا عَلَی الْفَتَّانِ۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا گمراہ کرنے والے شیطان کے مقابل مددگار ہے (اُس کی مدد کرکے شیطان کے اغوا سے اُس کو محفوظ رکھتا ہے)۔ فَتَّان بفتحہ فاء جمع ہے فَاتِنٌ کی یعنی گمراہ کرنے والوں کی گمراہی سے اُس کو بچاتا ہے۔

اَفَتَّانٌ اَنْتَ یَا مُعَاذُ۔ کیا معاذ تم لوگوں کو خرابی میں ڈالنا چاہتے ہو (مصیبت اور بلا میں پھنسانا) یعنی لمبی لمبی سورتیں نماز میں پڑھ کر یہ چاہتے ہو کہ لوگ نماز سے نفرت کرنے لگیں۔ جماعت میں شریک ہونا چھوڑ دیں گنہگار ہوں (ایک روایت میں فَاتِنٌ سے معنی وہی ہے)

مَفْتُوْنٌ بِطَلَبِ الدُّنْیَا۔ دنیا کی طلب میں دیوانہ ہو رہا ہے۔

اِنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ۔ تم قبر میں آزمائے جاؤ گے (منکر نکیر آکر تم سے سوالات کریں گے تم کو جانچیں گے کہ مومن ہو یا کافر)

تُفْتَلُوْنَ کَفِتْنَۃِ الدَّجَّالِ۔ دجال کی آزمائش کی طرح تمہاری آزمائش ہوگی (یعنی سخت امتحان ہوگا جس کو اللہ چاہے گا وہ ثابت قدم رہے گا)

مِثْلُ اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ۔ دجال کے فساد کے برابر یا اُس کے قریب قریب۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَ الْمَمَاتِ۔ تیری پناہ قبر کی آزمائش اور زندگی اور موت کی آفت سے

فَبِیْ تُفْتَنُوْنَ وَ عَنِّیْ تُسْاَلُوْنَ۔ تمہارا امتحان میری نسبت کیا جائے گا اور تم سے پوچھا جائے گا کہ میں کون ہوں (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون تھے مومن کہے گا اللہ تعالےٰ کے سچے پیغمبر تھے جو دین حق لے کر آئے تھے۔ اور کافر کہے گا میں نہیں جانتا لوگوں سے کچھ سُنا تھا معلوم نہیں کون تھے۔ بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک صورت سامنے آجائے گی اور مومن آپ کو دیکھتے ہی پہچان لے گا)

اَلْمُؤْمِنُ خُلِقَ مُفْتَنًّا۔ مومن تو امتحان کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ (اللہ تعالیٰ بار بار

Marfat.com

اُس کو جا پہنچاتے ہے ایک گناہ میں پھنس جاتا ہے پھر اُس سے توبہ کرتا ہے پھر وہی گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے عرض بار بار اس کا امتحان ہوتا رہتا ہے۔ بعضوں نے کہا اللہ تعالیٰ اُس پر تکالیف اور شدائد ڈال کر اُس کا امتحان کرتا ہے کہ وہ ناشکرا تو نہیں بنتا)

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔ جن لوگوں نے مسلمانوں کو تکلیف دی اُن کو آگ میں جلایا یا اور کوئی ایذا دی۔

اِنَّهٗ یُحِبُّ الْمُفْتَنَ التَّوَّابَ۔ اللہ تعالیٰ اُس گنہگار کو پسند کرتا ہے جو بہت توبہ کرتا ہے (یعنی وہ شخص جس سے بار بار گناہ سرزد ہو لیکن ہر بار وہ نادم اور شرمندہ ہو اور بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑا کر توبہ اور استغفار کرے)

اِنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا یَتَعَوَّذُ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ اَتَسْاَلُ رَبَّكَ اَنْ لَّا یَرْزُقَكَ اَهْلًا وَّ لَا مَالًا۔ حضرت عمرؓ نے سُنا ایک شخص فتنہ سے پناہ مانگ رہا تھا تو فرمایا کیا تو اپنے پروردگار سے یہ چاہتا ہے کہ وہ تجھ کو مال اور اولاد نہ دے (کیونکہ مال اور اولاد کو بھی فتنہ کہتے ہیں آدمی اُن کی محبت میں غرق ہو کر پروردگار سے غافل ہو جاتا ہے فتنہ سے یہاں فساد اور جنگ اور دین کی خرابی مراد نہیں ہے)

فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِیْ اَهْلِهٖ وَ فِیْ وَلَدِهٖ۔ آدمی کے بیوی بچوں کا فتنہ کیا اس کو پوچھتے ہو؟ نہیں میں بڑا فتنہ پوچھتا ہوں (جس میں جنگ اور فساد اور دین کی خرابی ہو گی)

اَوْ فِتْنَةٌ فِیْهِمْ۔ یا ان کے لئے فتنہ ہو گا (یعنی اولاد کے لئے جب اُن کی تعلیم اور تادیب برابر نہ کرے)

فَهَمَمْنَا اَنْ نَّفْتِنَ۔ ہم نے یہ چاہا کہ فتنہ میں پڑ جائیں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی خوشی میں نماز ہی بھول جائیں)

اِمَامَةُ الْمَفْتُوْنِ۔ بے وقوف اور دیوانہ کی امامت کا بیان (حس کی عقل میں مالی نقصانات کی وجہ سے فتور آگیا ہو)

یُصَلِّیْ لَهٗ اِمَامُ فِتْنَةٍ۔ فتنہ کا امام نماز پڑھاتا ہے (یعنی عبدالرحمٰن بن عدیس بکری جو مصر کے باغیوں میں ایک سردار تھا جنھوں نے حضرت عثمان رضؓ کا محاصرہ کیا تھا)

یُصَلِّیْ بِنَا اِمَامُ فِتْنَةٍ۔ فتنہ کا امام ہم کو نماز پڑھاتا ہے (نماز میں امامت کرتا ہے حالانکہ اس وقت امام برحق حضرت عثمان رضؓ تھے)

فِتْنَةُ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔ زندگی اور موت کے فتنے سے۔ زندگی کا فتنہ یہ ہے کہ آدمی نفسانی اور شہوانی خواہشات میں غرق ہو کر شرعی احکام کی پرواہ چھوڑ دے موت کا فتنہ یہ ہے کہ خاتمہ بُرا ہو اور قبر کے عذاب میں مبتلا ہو۔ بعضوں نے کہا زندگی کا فتنہ آفات میں گرفتار ہونا بے صبری اور ناشکری کے ساتھ یا بُرے کاموں پر اصرار کرنا اور موت کا فتنہ منکر نکیر کے سوالات کا برابر جواب نہ دینا قبر کا عذاب ہول وغیرہ)

فِتْنَةُ الصَّدْرِ۔ سینہ کا فتنہ۔ یعنی حسد بغض عقائدِ باطلہ میں مبتلا ہونا۔

شَرُّ فِتْنَةِ الْغِنٰی۔ تونگری اور مالداری کا فتنہ (وہ یہ ہے کہ مالداری پر مغرور ہو جائے،

Marfat.com

زکوٰۃ نہ دے عزیزوں کی حاجت روائی نہ کرے)

لَا رَیْبَ الْفِتَنُ تَقَعُ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ۔ میں دیکھتا ہوں تمہارے گھروں میں پانی کی بوندوں کی طرح فتنے برس رہے ہیں (یعنی ایک کے بعد ایک۔ مراد حضرت عثمانؓ کے قتل کا فتنہ ہے پھر جنگ جمل اور صفین پھر شہادت جناب حضرت امام حسین علیہ السلام پھر واقعہ حرّہ مدینہ طیبہ کی خرابی اور بربادی)

هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ۔ وہاں تو یعنی ملک نجد اور عراق میں زلزلے آئیں گے فتنے پیدا ہوں گے۔ (واقعہ جمل اور صفین اور خارجیوں کا ظہور وہیں ہوا)

فَاَنَا خَشِیْنَا اَنْ تُفْتَنَ اَبْنَاءَنَا۔ ہم کو ڈر ہے کہ کہیں ہمارے بچے قرآن سن کر خراب نہ ہو جائیں (باپ دادا کا طریق چھوڑ کر قرآن کی ہدایت پر لگ جائیں۔ یہ مکہ کے مشرکوں نے اس وقت کہا تھا جب حضرت ابوبکر صدیق رضؓ قرآن بلند آواز سے پڑھا کرتے اور مشرکوں کے بچے عورتیں وغیرہ جمع ہو کر اُس کو سُنتے)

اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّیْ وَاَخَافُ اَنْ تُفْتَنَ فِیْ دِیْنِهَا۔ فاطمہ رضؓ میرا ایک ٹکڑا ہے اور مجھ کو ڈر ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو اُس کے دین میں خرابی پڑ جائے (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت فرمایا تھا جب حضرت علی رضؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ فاطمہ رضؓ بہ مقتضائے بشریت کے جو سوکن کے ساتھ عورتوں کو ہوا کرتا ہے کوئی کام خلافِ عدل اور انصاف کر بیٹھیں اور اُس کے سبب سے اطاعتِ الٰہی میں خلل واقع ہو کر اُن کو ایذا ہو اور اُن کی ایذا سے مجھ کو ایذا ہو۔ مسور بن مخرمہ نے یہ حدیث امام زین العابدینؒ سے اس لئے بیان کی کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضؓ کی ایذا اور تکلیف گوارا نہیں کرتے تھے ویسا ہی میں نہیں چاہتا کہ آپ کو بھی دشمنوں سے کوئی تکلیف پہنچے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار آپ سے چھین لیں)

اَتَیْتُکَ فِیْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَیْرِ۔ عبداللہ بن زبیر کے فتنہ میں (یعنی جب حجاج نے ان کا محاصرہ کیا تھا) اُن کے پاس آئے (اس روایت میں آگے یہ ہے اِنَّ النَّاسَ قَدْ ضَیَّعُوْا لوگوں نے ایک کام کیا ایک روایت میں ضَیَّعُوْا ہے یعنی اپنا دین اور ایمان ضائع کیا)

اَمِنَ الْفِتَنِ۔ جانچنے والوں کے شر سے محفوظ رہے گا (ابوداؤد کی روایت میں اَمِنَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ ہے یعنی قبر کے دونوں امتحان لینے والوں سے بے ڈر رہے گا)

اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے (یعنی صرف دینداری اور حسنِ اخلاق پر نظر نہ رکھو گے بلکہ مال و دولت حسن و جمال شرافت نسب چاہو گے) تو بڑی خرابی ہو گی (اکثر عورتیں جو مالدار نہیں ہیں یا حسن و جمال نہیں رکھتیں بے نکاح رہ جائیں گی اور زنا اور حرام کاری کی کثرت ہو گی) یہ حدیث امام مالکؒ کی دلیل ہے وہ کفاءت میں صرف دینداری کا اعتبار کرتے ہیں۔

وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کاروناں سُنتے (جب آپؐ نماز میں ہوتے) تو نماز کو ہلکا کر دیتے (چھوٹی سورتیں پڑھ کر نماز کو ختم کر دیتے) اس ڈر سے کہ کہیں اُس کی ماں فکر میں نہ پڑ جائے (حیران پریشان نہ ہو جائے)

مَنْ دَخَلَ عَلَى السُّلْطَانِ فُتِنَ۔
جو شخص بادشاہ کے پاس جائے گا وہ خرابی میں پڑے گا (کیونکہ اگر بادشاہ کی ہر بات میں موافقت کرے تو خدا کا گنہگار بنے گا اگر مخالفت کرے تو جان جوکھم ہے۔ از قُربِ بادشاہاں پُرحذر بودن کا یہی مطلب ہے)

إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا۔ جب یہ مشرک لوگ فساد کا قصد کریں (شرک وکفر لوٹ مار وغیرہ کا) تو ہم اُن کی نہیں سُنتے۔

اَلْمَوْتُ خَيْرٌ مِنَ الْفِتْنَةِ۔ فتنے میں پڑنے سے مرجانا بہتر ہے (کیونکہ فتنہ میں گرفتار ہونے سے دین کی بربادی کا اندیشہ ہے)

مِنْ فَائِدِ فِتْنَةٍ يَبْلُغُ مِنْهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک ہونے والے گمراہ کرنے والے اس اُمت میں پیدا ہونے والے تھے جن کے پیروؤں کا شمار تین سو تک بھی پہنچتا تھا اُن کے نام بتلا دیئے۔ (یعنی گمراہ کرنے والے مولوی اور مشائخ اور بادشاہ جن کے تابعدار تین سو تک بھی پہنچیں گے اُن کے نام آپ نے بیان فرما دیئے)

فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ۔ اندھا بہرا فتنہ (یعنی جس میں پڑ کر لوگ اندھے بہرے بن جائیں گے حق راستہ اُن کو نہ سوجھے گا نہ حق بات کان لگا کر سُنیں گے)

إِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ۔ جب تو اے پروردگار کسی قوم کو فتنہ میں ڈالنا چاہے (اُن کو بداعتقادی اور گمراہی میں ڈالنا) تو مجھ کو فتنہ سے بچا کر اپنے پاس اٹھالے۔ ایک روایت میں إِذَا أَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ ہے معنے وہی ہیں۔

مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔ رات دن کے فتنے کے شر سے (یعنی اُن فتنوں سے جو رات یا دن میں پیدا ہوتے ہیں)

مَا تَرَكْتُ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ میں نے مردوں پر کوئی فتنہ عورتوں سے زیادہ نقصان پہنچانے والا نہیں چھوڑا (اکثر فساد عورتوں کی وجہ سے واقع ہوں گے جیسے کہتے ہیں دنیا میں تین چیزیں مادۂ نزاع ہیں زن زر زمین سارے جھگڑے ان ہی تین چیزوں کے لئے ہوا کرتے ہیں اور جو تھا سب جھگڑے کا نشہ ہے۔ پاکبازیں کسی کی عزت آبرو پر حملہ کرنا اُس کی توہین کرنا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو اسلام میں حرام کر دیا)

وَيُؤْمَنُ الْفُتَّانُ۔ (اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو چوکی پہرے پر رہے، وہ منکر نکیر کے فتنہ سے بچایا جائے گا (یا تو منکر نکیر اُس کے پاس آئیں گے نہیں یا آئیں گے تو نرمی اور ملائمت کے ساتھ سوالات کر کے چلے جائیں گے)

يُفْتَنُونَ فِي الدِّينِ كَمَا يُفْتَنُ الذَّهَبُ ثُمَّ يُخْلَصُونَ كَمَا يُخْلَصُ الذَّهَبُ۔ امام ابوالحسنؒ نے اس آیت کی تفسیر میں اَحْسَبُ النَّاسَ

Marfat.com

ان یترکوا ان یقولوا امنا و هم لا یفتنون۔ فرمایا لوگوں کی دین میں اس طرح جانچ ہوگی جیسے سونا (گلا کر) جانچا جاتا ہے پھر وہ اس طرح چھٹ جائیں گے جیسے سونا (گلانے سے) چھٹ کر صاف اور پاک ہو جاتا ہے۔

فتیٌ۔ جوان ہونا (جیسے فتوۃٌ اور فتاءٌ ہے)

فتیبۃٌ۔ لڑکی کو پردے میں رکھنا، اُس کو لڑکوں کے ساتھ کھیلنے سے روک دینا۔

مفاتاۃٌ۔ جوانی میں مقابلہ کرنا۔

افتاءٌ۔ کسی مسئلہ کا جواب دینا اُس میں حکم شرعی بیان کرنا۔

فتوٰی۔ شریعت کا حکم اور فیصلہ۔

تفتی۔ لڑکی کا جوان ہو کر لڑکوں کے ساتھ کھیل کود سے باز رہنا (جیسے تفانی ہے)

فتاءٌ۔ جوانی۔

فتیان۔ رات اور دن۔

لا یقولن احدکم عبدی و امتی و لکن فتای و فتاتی۔ کوئی تم میں سے اپنے غلام لونڈی کو یوں نہ کہے کہ میرا بندہ یا میری بندی (تاکہ شرک کی بو پیدا نہ ہو کیونکہ عبودیت خالص خدا ہی کے لئے ہے سب اُسی کے بندے ہیں) بلکہ یوں کہے میرا چھوکرا یا میری چھوکری یا میرا غلام یا میری باندی (یہ نہی تنزیہی ہے اگر عبد کے معنے غلام ہی سمجھے کیونکہ بہت سی احادیث میں غلام اور لونڈی کے لئے عبد اور امۃ کا لفظ بھی وارد ہے اور قرآن شریف میں ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر کو اپنا رب کہا)

جذعۃٌ احبّ الیّ من هرمۃٍ اللّٰہُ احقّ بالفتاء و الکرم۔ ایک برس کی بکری یا بھیڑ مجھ کو ایک بوڑھی بکری سے زیادہ پسند ہے اللہ تعالیٰ جوانی اور حسن وجمال کا زیادہ مستحق ہے (یعنی عمدہ اور جوان اور تازہ مال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے لائق ہے)

ان اربعۃً تفانوا الیکہ۔ چار آدمی آپ ہی سے مسئلہ پوچھنے گئے۔

الاثم ما حاک فی صدرک و ان افتاک الناس عنہ و افتوک۔ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے (اُس پر تیرے دل کو اطمینان نہ ہو) گو لوگ تجھ کو اُس کے جواز کا فتوٰی دے دیں (مثلاً کوئی قاضی جھوٹے گواہوں کی شہادت پر نکاح کا فتوٰی دے دے اور امرد جانتا ہو کہ یہ شہادت جھوٹ ہے اور میں نے اُس عورت سے نکاح نہیں کیا ہے تو گو قاضی کے حکم سے نکاح اُس کے لئے جائز کر دیا گیا مگر اُس کے دل میں کھٹکا رہے گا کہیں قیامت میں مجھ سے اس کا مواخذہ نہ ہو۔ غرض فتوٰی اور چیز ہے اور تقوٰی اور چیز)

استفت قلبک و ان افتاک المفتون۔ تو اپنے دل سے فتوٰی لے اگرچہ کوئی گمراہ شخص تجھ کو فتوٰی دیدے (جب بھی اُس کے فتوے کو نہ دیکھ اور اپنے دل میں غور کر مومن جب خلوص کے ساتھ خدا کی طرف رجوع ہو تو حق بات کی توفیق اُس کو دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ حق بات اُس کے دل میں ڈال دے گا۔ بعضوں نے کہا یہ حکم آپؐ نے خاص وابصہ بن معبد کو دیا تھا یا اُن کی طرح جس کا دل صاف اور

Marfat.com

شرور سے پاک ہو واللہ اعلم)

مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاہُ۔ جس شخص کو بے علمی کی وجہ سے کوئی شریعت کا مسئلہ بتایا جائے پھر وہ اس پر عمل کرے تو گناہ اُس شخص پر ہوگا جس نے اُس کو غلط فتوٰی دیا (کیونکہ فتوٰی لینے والا بوجہ بے علمی کے معذور ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو شخص بغیر علم کے فتوٰی دے تو گناہ فتوٰی لینے والے پر ہوگا یعنی جس نے اُس کو مفتی بنایا کیونکہ اُس کو لازم تھا کہ عالم سے مسئلہ پوچھتا اُس سے فتوٰی لیتا اُس نے جاہل سے فتوٰی لیا اس لئے گناہ اسی پر ہوگا)

اِنَّ امْرَأَۃً سَالَتْ اُمَّ سَلَمَۃَ اَنْ تَرِیَہَا الَّذِیْ کَانَ یَسْؤُنَّا مِنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَتْہُ فَقَالَتِ الْمَرْأَۃُ ھٰذَا مَلُوْکُ الْمُفْتِیْ۔ ایک عورت نے حضرت اُمّ سلمہؓ سے کہا مجھ کو وہ برتن دکھلا یئے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے انہوں نے وہ برتن نکالا تب وہ عورت کہنے لگی یہ تو مفتی کا پیمانہ ہے (مفتی ہشام بن سہیرہ کے پیمانہ کو کہتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَفْتٰی الرَّجُلُ۔ مفتی پیمانہ سے پیا۔ یہ شاطروں کا ایک قدح ہے یا شراب پینے والوں کا جس سے شراب ماپتے ہیں)

اَلْحَرْبُ اَوَّلُ مَا تَکُوْنُ فُتَیَّۃً یا فَتِیَّۃً۔ لڑائی ابتداء میں تو ایک جوان چھوکری کی طرح بھلی اور خوشنما معلوم ہوتی ہے (لیکن اخیر میں جاکر ایک بوڑھی بدشکل عورت کی طرح ناگوار خاطر ہوتی ہے)

نَاقَۃٌ فَتِیَّۃٌ۔ جوان اونٹنی

فَتِیَّۃٌ۔ جوان (یہ جمع ہے فَتٰی کی۔ حدیث میں ہے کہ اصحاب کہف بوڑھے تھے لیکن اللہ تعالےٰ نے ایمان کی وجہ سے اُن کو جوان فرمایا)

تَظُنُّوْنَ اَنَّ الْفُتُوَّۃَ بِالْفِسْقِ وَالْفُجُوْرِ کیا تم سمجھتے ہو کہ جوانمردی فسق و فجور کے بعد ہوتی ہے (جیسے بعضوں لوگوں کا گمان تھا کہ گناہوں کے بعد تائب ہونا یہ اُس سے اچھا ہے کہ شروع ہی سے آدمی زاہد اور متقی ہو)

اَنَا الْفَتٰی ابْنُ الْفَتٰی اَخُو الْفَتٰی۔ میں جوانمرد ہوں جواں مرد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کا بیٹا (جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فَتٰی فرمایا) سو نبیا ہیں ہے قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًی یَّذْکُرُھُمْ اور جوانمرد (حضرت علی مرتضیٰ رض) کا بھائی (جیسے دوسری حدیث میں ہے لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفَقَارِ)

باب الفاء مع التاء

فَثْءٌ۔ تسکین دینا، تیزی توڑ دینا۔

فُثُوْءٌ۔ ہانڈی کا جوش کم کر دینا، گرم کر کے سردی کا زور توڑ دینا، روک رکھنا، جوش مار کر نیچین اُوپر آکر بیٹھ جانا۔

اِفْثَاءٌ۔ تھک جانا، ساکن ہو جانا، اقامت کرنا۔

اِنْفِثَاءٌ۔ ساکن ہونا، تھم جانا۔

لَھُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ رَشْفَۃٍ فُثِئَتْ بِسُلَافَۃٍ۔ وہ مجھ کو اُس دودھ سے اچھا معلوم ہوتا ہے جس کا زور مار دیا اور لطیف پانی سے توڑ لگایا ہو۔

فُثَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ۔ پھسکی یا پاد (یہ صاحب مجمع البحار نے توسط شرح سنن ابی داؤد سے نقل

Marfat.com

کیا ہے حالانکہ لغت میں فُثَاءٌ اس معنی میں نہیں آیا بلکہ فُسَاءٌ سین مہملہ سے بمعنے پھُسکی ہے جیسے آگے مذکور ہوگا)

اِفْثَاءٌ۔ پتھر کو گرم کرکے اُس پر پانی ڈال کر درد مند آدمی کو لٹانا تاکہ اُس کو پسینہ آئے۔

یَفُثُّہٗ بِہٖ حَدُّ الشَّدَائِدِ۔ اُس کے سبب سے سختیوں کی تیزی توڑے۔

فث

بھیلا دینا۔

اِنْفِثَاثٌ۔ ٹوٹ جانا۔

اِفْتِثَاثٌ۔ قہر اور غلبہ۔

فَانْثُوْرٌ۔ خوان، طشت، یا جام چاندی یا سونے کا۔

وَتَکُوْنُ الْاَرْضُ کَفَانْثُوْرِ الْفِضَّۃِ۔ قیامت کے دن زمین چاندی کے طشت کی طرح (ہموار) ہو جائے گی۔

فَانْثُوْرُ الشَّمْسِ۔ سورج کا گرہ یعنی قرص خورشید۔

کَانَ بَیْنَ یَدَیْہِ یَوْمَ عِیْدٍ فَانْثُوْرٌ عَلَیْہِ خُبْزُ السَّمْرَاءِ۔ عید کے دن حضرت علیؑ کے سامنے ایک خوان تھا جس پر گیہوں کی روٹی رکھی تھی۔

فَانْثُوْرٌ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے۔

فَجْءٌ، فُجَاءَۃٌ، فُجَاءَۃً۔ ناگاہ حملہ کرنا، یکایک جب توقع یا شناسائی نہ ہو جانا، ہجوم کرنا۔

فُجَاءٌ۔ پیٹ بڑا ہونا۔

مُفَاجَاۃٌ اور اِفْتِجَاءٌ۔ جلدی سے آن پڑنا۔

مَوْتُ الْفُجَاءَۃِ۔ ناگہانی موت جس کے اوّل بیماری وغیرہ کوئی سبب نہ ہو (ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس کا سبب دل کی حرکت بند ہونا ہے جیسے گھڑیال چلتے چلتے یکایک رُک جاتی ہے کبھی اُس کی وجہ بے انتہا خوشی ہوتی ہے یا بے حد سرخ اور صدمہ اور کبھی ضعف قلب)

حَتّٰی فُجِئَہُ الْحَقُّ۔ یہاں تک کہ حق بات یکایک اُس تک آ پہنچی۔

فَلَمْ یُفْجَاْ مُوْسٰی۔ یا لَمْ یُفْجَ۔ یعنی موسیٰ علیہ السلام پر یکایک نہیں آئی۔

مَوْتُ الْفُجَاءَۃِ اَخْذَۃُ اَسَفٍ۔ ناگہانی موت اللہ کے غصہ کے پکڑ ہے۔ (کیونکہ اُس میں آدمی کو توبہ اور وصیت وغیرہ کی مہلت نہیں ملتی)

نَظَرُ الْفُجَاءَۃِ یا نَظَرُ الْفُجَاءَۃِ۔ ناگہانی نظر جو بے اختیار اور ارادہ کسی چیز پر پڑ جائے۔

فُجَاءَۃِ نِعْمَتِکَ۔ دفعۃً تیرا عذاب آنے سے۔

فَمَا فَجِئَھُمْ مِنْہُ اِلَّا وَھُوَ یَکْبِصُ۔ جس پر ناگہاں آن پہنچی وہ اُلٹے پاؤں پھرنے لگا۔

مَوْتُ الْفُجَاءَۃِ رَاحَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِ وَ اَخْذَۃُ اَسَفٍ عَلَی الْکَافِرِ۔ ناگہانی موت مومن کے لئے تو آسائش ہے (درد اور تکلیف سے حق تعالیٰ نے اُس کو بچایا) اور کافر پر غصہ کی پکڑ ہے۔

اِذَا حَمَلَ الْمُؤْمِنُ الْمَیِّتَ فَلْیُفَاجِئْ بِہِ الْقَبْرَ۔ جب مومن جنازہ اُٹھائے تو جلدی سے اُس کو قبر میں نہ گھسیڑے (بلکہ تھوڑی دیر قبر کے پاس توقف کرکے پھر اُس کو گاڑے)

فَاجَأَتْنَا الْمَضَایِقُ۔ دفعۃً ہم پر آفتیں ٹوٹ پڑیں۔

مَاتَ دَاوٗدُ النَّبِیُّ مَفْجُوْءًا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی موت ناگہانی ہوئی۔

فَجْءٌ۔ کمان کا چلہ اُٹھانا، کھولنا، دور کرنا۔

Marfat.com

فَجَجٌ ۔ دونوں پاؤں میں چلتے وقت کشادگی ہونا۔ ایسے شخص کو اَفْجُجُ کہتے ہیں۔

فَجٌّ ۔ دونوں پہاڑوں کے درمیان کشادہ راستہ (جسے شِعْبٌ تنگ راستہ)

فِجَاجٌ ۔ کے بھی یہی معنے ہیں۔

اَلْفَجَاجَۃُ ۔ کچا میوہ ۔ جیسے فَجٌّ ہے (فَجَاءٌ مؤنث ہے اَفْجَحُ کا)

کُلُّ فِجَاجِ مَکَّۃَ مَنْحَرٌ ۔ مکہ کے سب راستے قربانی کے مقامات ہیں (جہاں چاہے وہاں قربانی کرے کیونکہ سب حرم کی حدیں ہیں)

مَا سَلَکْتَ فَجًّا اِلَّا سَلَکَ الشَّیْطَانُ فَجًّا غَیْرَکَ ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا) تم جس راستہ چلو گے شیطان اُس کو چھوڑ کر دوسرا راستہ لے گا (اس قدر دہ تم سے کانپتا اور لرزتا ہے کہ تم کو جس راستہ سے آتے دیکھ لے وہ راستہ ہی چھوڑ کر دوسرے راستہ میں چل دے گا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا ہے)۔

تَفَاجَتِ النَّاقَۃُ ۔ اونٹنی کے پاؤں کھول دیئے۔ (دودھ دوہوانے کے لئے)

کَانَ اِذَا بَالَ تَفَاجَّ حَتّٰی نَاوِیْ لَہٗ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تو دونوں پاؤں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ ہم کو ترس آجاتا (آپ کی تکلیف دیکھ کر)۔

فَتَفَاجَجْتُ عَلَیْہِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ ۔ اُس بکری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے دونوں پاؤں کھول دیئے اور دودھ بہایا اور جگالی کی۔

فَرَکِبْتُ الْفَحْلَ فَتَفَاجَّ لِلْبَوْلِ ۔ میں ایک نر اونٹ پر سوار ہوا اور اُس نے پیشاب کرنے کے لئے

ہلاک ہوگا۔ ایک روایت میں اَوِ الْبَحْرَ ہے اُس کا ذکر کتاب الباء میں گزر چکا)۔

اُحْرِسُ اِذَا اَفْجَرْتُ وَاَرْتَحِلُ اِذَا اَسْفَرْتُ ۔ جب صبح قریب ہوتی ہے تو میں ذرا آرام کرنے کے لئے سفر میں اُتر پڑتا ہوں پھر جب روشنی ہو جاتی ہے تو کوچ کرتا ہوں۔

اِنَّ التُّجَّارَ یُبْعَثُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَی اللّٰہَ ۔ سوداگر لوگ قیامت کے دن بدکاروں میں اُٹھیں گے مگر وہ سوداگر جو اللہ سے ڈرتا ہو (سوداگری میں جھوٹ نہ بولتا ہو نہ دغا بازی اور فریب کرتا ہو)

اِنَّ اَمَۃً لِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَجَرَتْ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کی ایک لونڈی نے حرام کاری کی۔

اِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَاِنَّہٗ مَعَ الْفُجُوْرِ وَھُمَا فِی النَّارِ ۔ جھوٹ بولنے سے بچے رہو وہ اور بدکاری ساتھ ہوتے ہیں۔ دونوں کو دوزخ میں لے جائیں گے۔

اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ مَا مَسَّھَا مِنْ نَقَبٍ وَّلَا دَبَرٍ فَاَغْفَرَ لَہُ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ فُجُرٌ ۔ (ایک گنوار نے حضرت عمرؓ سے سواری کا اونٹ مانگا اور کہنے لگا میرے اونٹ کا کھر گھس گیا (یا وہ خارشتی ہو گیا) حضرت عمرؓ نے کہا قسم خدا کی تو جھوٹا ہے اور اس کو اونٹ نہ دیا جب اُس گنوار نے کہا) ابوحفص عمرؓ نے اللہ کی قسم کھائی کہ میرے اونٹ کا نہ تو کھر گھس گیا ہے نہ اس کی پیٹھ چھلی ہے یا اللہ اگر اُس نے جھوٹی قسم کھائی ہے تو اُس کا گناہ بخش دے۔

اِنَّ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَہٗ فِی الْجِھَادِ

Marfat.com

فَمَنَعَهُ بِضَعْفِ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ إِنْ أَطْلَقْتَنِي وَإِلَّا فَجَرَحْتُكَ۔ ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے جہاد میں جانے کی اجازت چاہی آپ نے اُس کے جسم کی کمزوری کی وجہ سے اُس کو اجازت نہ دی تب وہ کہنے لگا یا تو مجھ کو اجازت دیجئے ورنہ میں آپ کی بات نہ مانوں گا (اور جہاد کے لئے روانہ ہو جاؤں گا)

وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ۔ اور ہم اُس سے الگ ہیں اُس کو چھوڑ بیٹھے ہیں جو تیری نافرمانی کرتا ہے۔

يَا فُجَرُ۔ اے بدکار نابکار۔

اُسْتَعْمِلْ عَلَيْهِمِ الْقَوِيَّ فَيَفْجُرُ (کوفہ والے بھی عجیب لوگ ہیں) اگر میں اُن پر زبردست شخص کو حاکم مقرر کرتا ہوں تو وہ بُرے کام کرتا ہے۔

فَجَرْتَ بِنَفْسِكَ۔ تو نے اپنے آپ کو بدکار بنا دیا۔

كُنْتُ يَوْمَ الْفِجَارِ أَنْضِلُ عَلَى عُمُومَتِي۔ میں فجار کے دن اپنے چچاؤں کو تیر لا لاکر دیتا (تاکہ وہ دشمنوں پر ماریں۔ فجار ایک جنگ کا نام ہے جو قریش اور قیس قبیلے میں ہوئی تھی جاہلیت کے زمانہ میں اُس کو فجار اس لئے کہا کہ یہ جنگ حرام مہینوں میں ہوئی تھی جن میں لڑنا حرام تھا تو گویا بدکاری اور گنہگاری کی جنگ تھی)

مَثَلُ الْفَاجِرِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ۔ منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے۔ (یہاں فاجر سے منافق مراد ہے کیونکہ آپ کے مقابل مومن کا ذکر ہے)

مِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ۔ اسی میں سے بہشت کی نہریں پھوٹتی ہیں (ایک روایت میں يُفَجَّرُ ہے معنے وہی ہیں)

فَاجِرُهَا۔ (اگر اس کے بعد آپ کوئی لڑائی قریش سے ہونے والی نہیں ہے) تو زخم کو رواں کر دے (اسی میں میری موت کر۔ تا مجھ کو شہادت کا ثواب حاصل ہو)

تَفَجَّرْ يَا تَفَجَّرْ دَمًا۔ خون بہا رہی ہو گی۔

لَا تَجْعَلْ لِفَاجِرٍ عَلَيَّ يَدًا وَلَا مِنَّةً۔ یا اللہ کسی بدکار کا مجھ کو احسان مند نہ بنا۔

إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔ جب کسی سے جھگڑا کرے تو گے اول فول گالی گلوچ بکنے۔

لَا تُحْمِلُوا الْفُرُوجَ عَلَى السُّرُوجِ فَتُهَيِّجُوهُنَّ لِلْفُجُورِ۔ دیکھو عورتوں کو زین پر سواری مت کراؤ۔ ایسا کرو گے تو اُن کو بدکاری پر اُبھارو گے۔

اَلتَّاجِرُ فَاجِرٌ مَا لَمْ يَتَفَقَّهْ۔ سوداگر بدکار (گنہگار) ہو گا جب تک شریعت کا علم حاصل نہ کرے (کیونکہ بے علم سوداگر... ایسے معاملات کر بیٹھے گا جو سودی اور حرام ہیں جھوٹ سے پرہیز نہ کرے گا)

فَجْعٌ۔ رنج پہنچانا، دکھ دینا (جیسے تَفْجِيعٌ ہے)

تَفَجُّعٌ۔ دردناک ہونا۔

اِنْفِجَاعٌ۔ بھوک کا غلبہ ہونا۔

فَجِيعَةٌ اور فَجِيعٌ۔ مصیبت، درد، دکھ (جمع فَجَائِعُ ہے جیسے فَاجِعَةٌ اور فَوَاجِعُ ہے)

شِمْ سَيْفَكَ لَا تُفَجِّعْنَا يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ۔ رسول کے خلیفہ اپنی تلوار نیام میں کر لیجئے ہم کو دُکھ نہ پہنچائیے (صاحب مجمع البحار نے شِمْ کے بدلے شَمِّمْ لکھا ہے جو صریح غلطی ہے)

شَيْمٌ۔ کے معنے تلوار کھینچنا اور تلوار نیام

Marfat.com

میں کرنا، دونوں معنے آئے ہیں اُس کا مرتبہ ہے۔
فُجْفَاجٌ۔ یا فُجْفُجٌ یا فُجْفُجَۃٌ۔ بکی۔ بہت باتیں کرنے والا، بڑ مارنے والا۔
اِنَّ ھٰذَا الْفَجْفَاجَ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ۔ یہ بڑبڑیا نہیں جانتا اللہ کہاں ہے (ایک روایت میں بجُبجاج ہے اُس کے بھی معنے ایسے ہی ہیں یا وہی ہیں)
فَجْوٌ۔ کھولنا، کشادہ کرنا۔
فَجٌّ۔ دونوں رانوں یا گھٹنوں یا پنڈلیوں کے درمیان کُشادگی۔
تَفَاجِیْ۔ کشادگی ہونا۔
اِنْفِجَاءٌ۔ کھل جانا۔
کَانَ یُسَیِّرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَۃً نَصَّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج میں اونٹ کو یونہی چلاتے (آہستہ ڈگی) جب راستہ میں کشادگی پاتے تو دوڑاتے۔
فُجُوَاءٌ۔ کشادہ زمین۔
وَھُمْ فِیْ فُجُوَّۃٍ مِنْہُ۔ وہ دھوپ سے سایہ میں ہیں۔
لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ وَبَیْنَہٗ وَ بَیْنَ الْقِبْلَۃِ فُجْوَۃٌ۔ کوئی تم میں سے اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اپنے اور سُترے کے درمیان کشادہ جگہ چھوڑ دے (بلکہ سُترے سے نزدیک ہے تاکہ کوئی سامنے سے نہ گزرنے پائے)

باب الفاء مع الحاء

فَجٌّ۔ تجر کرنا، عزور کرنا، قدموں کے سرے چلنے میں نزدیک اور ایڑیوں کو دور رکھنا۔
تَفْجِیْجٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں۔

اِفْحَاجٌ۔ خاموش ہو جانا، بند ہو جانا، پیچھے سرکنا، مُڑ جانا، جانور کے دونوں پاؤں کھولنا دودھ دوہنے کے لئے۔
تَفَحُّجٌ۔ دونوں پاؤں میں کشادگی کرنا۔
اَفْحَجُ۔ وہ شخص یا جانور جس کے پاؤں کے سرے تو نزدیک ہوں مگر دونوں ایڑیوں میں فاصلہ ہو یا دونوں پنڈلیوں میں معمول سے زیادہ فاصلہ ہو۔
اِنَّہٗ بَالَ قَائِمًا فَفَحَّجَ رِجْلَیْہِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے پیشاب کیا تو دونوں پاؤں کو ایک دوسرے سے دُور رکھا۔ (نہایہ میں ہے کہ)
فَحَجٌ۔ دونوں رانوں میں معمول سے زیادہ فاصلہ ہونا۔
اِنَّہٗ اَعْوَرُ اَفْحَجُ۔ دجال کانا ہوگا۔ دونوں پاؤں میں اُس کے معمول سے زیادہ کشادگی ہوگی۔
کَاَنِّیْ بِہٖ اَسْوَدُ اَفْحَجُ یَقْلَعُھَا حَجَرًا حَجَرًا۔ جیسے میں اُس حبشی کو دیکھ رہا ہوں (گبشت) کالا دونوں پاؤں میں اُس کے معمول سے زیادہ فاصلہ ہوگا (چھوٹی چھوٹی پنڈلیاں) وہ کعبہ کو ایک ایک پتھر کر کے توڑنے والے گا۔
مَنْ اَرَّقَظَ مَرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ فَاِنْ قَامَ وَ اِلَّا فَحَجَ الشَّیْطَانُ فَمَالَ فِیْ اُذُنِہٖ۔ جو شخص صبح کی نماز کے لئے ایک بار یا دو بار جگایا جائے پھر اگر وہ اُٹھ کھڑا ہو تو بہتر ہے ورنہ شیطان پاؤں کھول کر اس کے کان میں پیشاب کر دے گا۔
فُحْشٌ۔ بد ہونا، بُرا ہونا، بہت ہونا۔
اِفْحَاشٌ۔ فحش بکنا، فحش کرنا، فحش کی تہمت لگانا، بخیلی کرنا۔

Marfat.com

غَبْنٌ فَاحِشٌ۔ قیمت میں حد سے زیادہ زیادتی مثلاً ایک روپیہ کا مال دس روپیہ کو۔

رَجُلٌ فَاحِشٌ۔ فحش گو مرد۔

فَاحِشَہ۔ گناہ، بدکاری، چھنال، زانیہ عورت۔ (اُس کی جمع فَوَاحِشُ ہے)

فَحْشَاء۔ بُری، بے شرمی کی بات، زکوٰۃ میں بخیلی۔

فَحَّاش۔ بڑا فحش گو، یا فحش کام کرنے والا۔

اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ۔ اللہ تعالیٰ فحش بات کہنے والے یا فحش کام کرنے والے سے دشمنی رکھتا ہے جو عمداً فحش بکتا ہے یا فحش کام کرتا ہے۔ (نہایہ میں ہے کہ فحش اور فاحشہ ہر بُرے بے شرمی کی بات یا کام کو کہتے ہیں اسی طرح ہر سخت بُرے گناہ کو اور کبھی فاحشہ زنا کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے اور ہر ایک بُری اور قبیح خصلت میں قول ہو یا فعل۔ کرمانی نے کہا حدیث میں فاحش سے مراد وہ شخص ہے جو خَلْقَۃً فحش گو ہو اور متفحش وہ جو خواہ مخواہ فحش گوئی مثلاً مسخرہ بھانڈ وغیرہ بجمع البحار میں ہے کہ اکثر فحش جماع کے متعلق الفاظ میں ہوتا ہے۔ (مثلاً گالی گلوچ وغیرہ، جیسے ہندوستان کے نیچے ماں باپ کی گالیاں دیا کرتے ہیں یا زنانی اور بدکار رنڈی باز صریح فحش الفاظ زبان سے نکالتے ہیں اور نیک لوگ ان مطالب کو کنایۃً بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ پاخانہ اور پیشاب کو بھی کنایۃً کہتے ہیں مثلاً حاجت کو جاتا ہوں یا استنجا کو یا عرب لوگ اھریق الماء یا اعزک اللہ کہتے ہیں)۔

لَا تَقُوْلِیْ ذٰلِکَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفَحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ۔ ایسی بات منہ سے مت نکال کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادتی کو پسند نہیں کرتا نہ آپس میں ایک دوسرے سے سخت کلامی کو۔ (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضؓ سے اُس وقت فرمایا تھا جب حضرت عائشہ رضؓ نے یہودیوں کو اُن کے کلام سے بڑھ کر سخت جواب دیا۔ یہاں فحش سے تعدیہ اور زیادتی مراد ہے نہ کہ گالی گلوچ کیونکہ حضرت عائشہ رضؓ نے گالیاں نہیں دی تھیں)

اِنْ لَّمْ یَکُنْ فَاحِشًا فَلَا بَاْسَ۔ اگر کھٹملوں کا خون اتنا بہت نہ ہو تو کچھ قباحت نہیں یعنی اگر ذرا سا کپڑے وغیرہ میں لگ جائے تو اُس کپڑے میں نماز پڑھ سکتے ہیں)

دُوْنَ الْفَاحِشَۃِ۔ زنا یعنی شرمگاہ میں دخول کرنے سے کم۔

وَاَتَیْنَا الْفُوَاحِشَ۔ ہم نے فحش کام کئے (گالی گلوچ، زنا، بدکاری)۔

اَوْتَبْغُوْا عَلٰی اَھْلِھَا بِفَاحِشَۃٍ۔ اپنے گھر والوں میں فحش کرے (فعل شنیع یا گالی گلوچ سخت کلامی)

اِنْ کَانَ الْوَلِیْفَاتُ فَاحِشًا فِی الصَّلٰوۃِ اگر نماز میں بہت حدسے زیادہ ادھر اُدھر دیکھے۔

فَحَصَ۔ کھودنا، کھوج کرنا، ڈھونڈنا، اُلٹ دینا کھولنا، جلدی کرنا۔

مُفَاحَصَۃٌ۔ ایک دوسرے کی عیب جوئی کرنا۔

اَلْفَحْوُصُ اور مَفْحَصٌ۔ سنگ خوار مرغ جو زمین میں کھود کر انڈے دینے کے لئے ایک گڑھا بناتا ہے (اُن کی جمع اَفَاحِیْص اور مَفَاحِیْص ہے)

فُحِصَتِ الْاَرْضُ اَفَاحِیْصَ۔ زمین میں افاحیص کھودے گئے (یعنی گڑھے)

مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا وَلَوْ کَمَفْحَصِ قَطَاۃٍ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے

Marfat.com

فَحْلٌ فَحِيلٌ۔ عمدہ نر، خوب گلن کرنے والا۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَحْلٌ مِّنْ تِلْكَ الْفُحُوْلِ فَاَمَرَ بِهٖ فَنُكِّسَ وَرُشَّ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے مکان میں تشریف لے گئے گھر کے کونے میں ایک بورا پڑا تھا آپ نے حکم دیا وہ جھاڑ دیا گیا اور اس پر پانی چھڑکا گیا پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی (بوریے کو مجازاً فحل کہا چونکہ نر کھجور کے پتوں سے وہ بنایا گیا تھا)

لَا شُفْعَةَ فِيْ بِئْرٍ وَّلَا فَحْلٍ۔ کنویں میں اور کھجور کے نر درخت میں شفعہ نہ ہوگا۔ اس لئے کہ انکی تقسیم ممکن نہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ اگر ایک باغ مشترک ہو پھر کوئی شریک اپنا حصہ مع حقوق فروخت ڈالے تو دوسرے شریکوں کو فروخت میں شفعہ کا حق نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر ایک کنواں مشترک ہو جس میں سے سب شریک اپنے باغ کو پانی دیتے ہوں پھر کوئی شریک اپنے باغ کا حصہ بیچ ڈالے تو دوسرے شریکوں کو کنویں کے حقوق میں شفعہ کا حق نہ ہوگا)

لَبَنُ الْفَحْلِ۔ نر کا دودھ۔ (اس کی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ کتاب اللام میں آئے گی)

لَا يُخَطُّ مَخْلَانِ فِيْ سُوْلٍ۔ دو نر اونٹ ایک مادہ پر دُم نہیں ہلا سکتے۔ بلکہ ایک نر دوسرے نر کو دفع کرے گا، مارے گا۔ (یہ عبدالملک نے کہا جب اُس نے عمرو بن سعید کو قتل کیا)

تَصَاوَلَ الْفَحْلَانِ۔ دو نر اونٹوں کے حملہ کی طرح (ہر ایک دوسرے پر غالب ہونا اُس سے وَرْ رہنا چاہتا ہے جو وہ کرے یہ بھی کرتا ہے)

خَرَجُوْا بِسُيُوْفِهِمْ يَتَسَامَوْنَ بِهَا كَمَا يَتَسَامَى الْفَحْلُ۔ وہ اپنی تلواریں لے کر اتراتے ہوئے فخر کرتے ہوئے نر اونٹوں کی طرح نکلے۔

اِشْتَرَيْتُ كَبْشًا فَحِيْلًا۔ ایک اچھا خوب گلن کرنے والا مینڈھا خریدا۔ (یعنی قربانی کرنے کے لئے۔ انہوں نے نر جماع کرنے والے مینڈھے کو خصی سے بہتر سمجھا۔ بعضوں نے کہا فحیل سے یہ مراد ہے کہ نر کی طرح تنومند اور جسیم ہو)

لَمْ يُضْرِبْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اِمْرَاَتَهٗ ضَرْبَ الْفَحْلِ۔ کوئی تم میں سے اپنی بیوی کو ایسا کیوں مارتا ہے جیسے نر اونٹ کو مارتے ہیں (جب وہ ایک کہ ذات یا اپنے سے بڑھ کر نجیب اونٹنی پر چڑھنا چاہتا ہے اُس کی نسل روکنے کو)

يَسْتَجْعِبُوْنَ الْفُحُوْلَةَ۔ لوگ مردی کو دوست مجامعت زیادہ ہونے کو) پسند کرتے تھے۔

لَمَّا قَدِمَ الشَّامَ تَفَحَّلَ لَهٗ اُمَرَاءُ الشَّامِ۔ جب حضرت عمرؓ شام کے ملک میں تشریف لائے تو وہاں کے امیر لوگ سادہ لباس اور سادہ وضع میں آپ سے ملے (حضرت عمرؓ کے ڈر کے مارے فوق البھڑک لباس اور زیب و زینت نہ کر سکے کیونکہ حضرت عمرؓ کو اس سے نفرت تھی کہ مرد عورتوں کی طرح زیب و آرائستگی کریں)

كَمَا يَفْتَحِمُ الْفَحْلُ۔ جیسے نر اونٹ چڑھا جاتا ہے

كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ۔ جیسے نر اونٹ کاٹ لیتا ہے

فَحْلٌ۔ بہ کسرۂ فاء و سکون حاء ایک موضع کا نام ہے ملک شام میں جہاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ ہوئی تھی (اُسی سے ہے یَوْمُ فَحْلٍ یعنی فحل کی جنگ کا دن)۔

Marfat.com

فُحَابِیْن۔ ایک موضع ہے اُحد پہاڑ میں۔
فَحَلْتُ اِرْسَالِیْ۔ میں نے اپنی اونٹنیوں میں نر کو چھوڑا۔
فَحْم۔ خاموش ہو جانا، لاجواب ہو جانا۔
اَفْحَمَہٗ۔ کنوئیں کا پانی تھم جانا۔
فَحْم۔ رات کی تاریکی میں پینا۔
فَحَامٌ اور فُحُوْمٌ اور فُحُوْم۔ رونا یہاں تک کہ آواز بند ہو جائے۔
اِفْحَامٌ۔ دلیل اور حجت سے خاموش کر دینا، لاجواب کر دینا۔
فَحْمَۃ۔ کالک۔
فَحْم۔ کوئلہ۔
تَفْحِیْم۔ کالا کرنا، کوئلہ سے کالا کرنا۔
فَحَّامٌ۔ کوئلہ فروش
فَحْمُ الْحَجَرِ۔ زمین کا کوئلہ، پتھر کا کوئلہ (جو ریل اور جہاز میں جلاتے ہیں)
اَکْفِتُوْا صِبْیَانَکُمْ حَتّٰی تَذْھَبَ فَحْمَۃُ الْعِشَاءِ۔ اپنے بچوں کو اپنے پاس ٹھہرائے رکھو یہاں تک کہ عشاء کی تاریکی جاتی رہے (شروع رات میں جو تاریکی چھاتی ہے یعنی مغرب اور عشاء کے درمیان اُس کو فَحْمَہ کہتے ہیں اور عشاء کی نماز سے صبح تک جو تاریکی ہوتی ہے اُس کو عَسْعَسَہ کہتے ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ شروع رات کی تاریکی ستاروں وغیرہ کے خوب نکل آنے سے کم ہو جاتی ہے انتہیٰ۔ اُس وقت بچوں کا چھوڑ دینا بُرا نہیں لیکن شروع رات میں جو اُن کو چھوڑنے سے منع فرمایا اُس کی وجہ حدیث میں یہ مذکور ہے کہ اُس وقت شیطان پھیلتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سانپ اُس وقت اپنے بلوں سے نکل کر ہوا کھاتے ہیں تو بچوں کو صدمہ پہنچے گا اندیشہ ہے)
فَلَمَّا اَلْبَثْتُ اَنْ اَفْحَمْتُھَا۔ تھوڑی دیر میں میں نے حضرت زینبؓ کو خاموش کر دیا (وہ لاجواب ہو گئیں)
کَلَّمْتُہٗ حَتّٰی اَفْحَمْتُہٗ۔ میں نے اُس سے گفتگو کی اور خاموش کر دیا۔
رَبِّ اَفْحَمَتْنِیْ ذُنُوْبِیْ۔ پروردگار میرے گناہوں نے تجھ سے کچھ مانگنے کے لئے منہ نہیں رکھا (یعنی اس قدر تیرا گنہگار اور قصوروار ہوں کہ دعاء کرنے میں شرم دامنگیر ہوتی ہے۔ اور زبان یاری نہیں دیتی)
فُحُوْ۔ ایک طرف جانا (جیسے تَفَحِّیْ ہے)
فَحَی الْقِدْرَ۔ دیگ میں گرم مصالح ڈالے (جیسے مرچ زیرہ پیاز وغیرہ)
فَحَا اور فَحِیَ۔ گرم مصالح، دھنیا، مرچ وغیرہ
فَحْوَی الْکَلَامِ۔ کلام کا مقصود و مضمون جدھر ہوا جاتا ہے۔
مَنْ اَکَلَ مِنْ فَحَا اَرْضِنَا لَمْ یَضُرَّہٗ مَاؤُھَا۔ جو شخص ہمارے ملک کے قوابل (یعنی مصالح جیسے دھنیا مرچ، زیرہ وغیرہ) کھائے اُس کو پانی کچھ ضرر نہ کرے گا۔ بعضوں نے کہا فحا سے مراد پیاز ہے (درحقیقت پیاز پانی اور ہوا کے سمی مادے کو دفع کرتی ہے اور وباء اور طاعون کے زمانہ میں پیاز اور سرکہ کا استعمال بہت مفید ہے)
کُلُوْا مِنْ فَحَا اَرْضِنَا فَقَلَّ مَا اَکَلَ قَوْمٌ مِنْ فَحَا اَرْضٍ فَضَرَّھُمْ مَاؤُھَا۔ (معاذ رضی نے لوگوں سے کہا) تم ہمارے ملک کے قوابل کھاؤ جو لوگ کسی ملک کے قوابل کھاتے ہیں اُن کو وہاں کا پانی کم نقصان پہنچاتا ہے (قوابل یعنی مصالحہ جات)

Marfat.com

باب الفاء مع الخاء

فَخَّ ۔ سوتے میں خراٹے لینا، بہکنا، پھنکار مارنا، لٹک جانا، ڈھیلا ہو جانا۔ (جیسے فَخِیخ ہے)

فَخٌّ ۔ جال کو بھی کہتے ہیں جس سے شکار کرتے ہیں (اُس کی جمع فِخاخ اور فُخُوخ ہے)

اِنَّہٗ نَامَ حَتّٰی سَمِعَ فَخِیخَہٗ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ آپ کے خراٹے کی آواز سُنی گئی۔

اَنَا مِمَّنْ کَانَ لَہٗ مِزْخَدٌ یَزْخُرُھَا ثُمَّ یَنَامُ الْفَخَّۃَ ۔ کامیاب ہوا وہ شخص جس کی ایک بیوی ہو وہ اُس سے صحبت کرے پھر سو کر خراٹے لگائے (یہ حضرت علی رضؓ کا قول ہے)

اَلَا لَیْتَ شِعْرِیْ ھَلْ اَبِیْتَنَّ لَیْلَۃً بِفَخٍّ وَّحَوْلِیْ اِذْخِرٌ وَّ جَلِیْلٌ

کاش میں ایک رات فخ میں بسر کرتا۔ (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ میں یا ایک وادی ہے جس میں عبداللہ بن عمرو دفن کئے گئے اور ایک مقطہ کا بھی نام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عظیم بن حارث صحابی کو دیا تھا) اور میرے گرد اذخر اور جلیل کی بوٹیاں ہوتیں۔

مُحَدَّدُ الشِّبَّانِ مِنْ فَخٍّ ۔ بچے فخ میں سے نکلے گئے جائیں (اُن کو احرام باندھا جائے)

یَوْمُ فَخٍّ ۔ فخ کا دن (جس دن امام حسین بن علی بن حسنؓ جو امام موسیٰ کاظمؒ کے چچازاد بھائی تھے اور انھوں نے لوگوں کو اپنی امامت کی طرف بُلایا فخ میں مارے گئے۔ امام موسیٰ کاظمؒ نے اُن سے فرمایا تھا کہ اے میرے چچا کے بیٹے تم قتل کئے جاؤ گے آخر وہی ہوا)

فَخِذٌ ۔ ران پر مارنا۔

تَفْخِیذٌ ۔ کہ پھیڑنا، جُدا جُدا کر دینا، ایک فخذ کا نام لے کر بلانا۔

مُفَاخَذَۃٌ ۔ کہ پھیڑنا، جُدا جُدا کرنا۔

تَفَخُّذٌ ۔ پیچھے ہٹنا۔

فَخِذَھَا اور تَفَخَّذَھَا اور فَاخَذَھَا ۔ عورت کی دونوں رانوں کے درمیان بیٹھا۔

فَخِذٌ اور فَخْذٌ اور فُخْذٌ ۔ ران (یعنی گھٹنے اور سرین کا درمیانی حصہ اُس کی جمع اَفْخَاذ ہے)

فَخِذٌ ۔ قبیلے سے نیچے قریب کے عزیز واقربا۔

لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ بَاتَ یُفَخِّذُ عَشِیْرَتَہٗ

جب یہ آیت اُتری کہ اپنے نزدیک کے کُنبے والوں کو ڈرا تو آپ ایک ایک فخذ کا نام لے لے کر اُن کو پکارنے لگے۔ (نہایہ میں ہے کہ نسب کا انتہائی بالائی حصہ شعب ہے پھر قبیلہ پھر فصیلہ پھر عمارہ پھر بطن پھر فخذ۔ غرض فخذ سب سے قریبی رشتہ داروں کو کہیں گے)

اَلْفَخِذُ عَوْرَۃٌ ۔ ران ستر ہے (اُس کو چھپانا چاہئے)

غَطِّ فَخِذَیْکَ فَاِنَّ الْفَخِذَیْنِ عَوْرَۃٌ ۔ رانوں کو چھپا کیونکہ رانیں ستر ہیں۔

لَا تُبْرِزْ فَخِذَکَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی فَخِذِ حَیٍّ وَّ لَا مَیِّتٍ ۔ اپنی ران مت کھول اور نہ زندہ یا مُردہ کسی کی ران مت دیکھ۔

وَفَخِذِیْ تَمَسُّ فَخِذَہٗ ۔ جنگ خیبر میں آپ گھوڑے پر سوار تھے آپ کی رانیں کھُلی تھیں میری ران آپ کی ران سے چھو جاتی تھی۔ (معلوم ہوا کہ اگر سواری میں ران کھُل جائے تو کوئی قباحت

Marfat.com

نہیں ہے)

جَاءَ تِخِذْ جُمَّةً مِّنَ الْاَنْصَارِ۔ انصار میں سے ایک قبیلہ آیا۔

صَحِیْفَۃً مِّثْلُ فِخِذِ الْبَعِیْرِ۔ ایک کتاب اونٹ کی ران کی طرح۔

فَفَخَذْتُ لَھَا۔ میں نے اُس سے جماع کیا۔

فَخْرٌ یا فَخَارَۃٌ یا فِخِّیْرٰی یا فِخِّیْرَاءُ۔ اترانا، اپنے حسب نسب یا مالداری یا علم یا صفات یا اخلاق پر خواہ یہ صفات اُس کی ذات میں ہوں یا اُس کے باپ دادا میں۔

فَخَرَہٗ عَلَیْہِ۔ اُس نے اُس کو اُس پر فضیلت دی۔

فَاخَرَہٗ فَخَرَہٗ ایک نے دوسرے پر فخر کیا پھر وہ اُس پر غالب آیا فخر میں۔

تَفْخِیْرٌ۔ فضیلت دینا۔

مُفَاخَرَۃٌ یا فَخَارٌ۔ ایک دوسرے پر فخر کرنا۔

اِفْخَارٌ۔ فضیلت دینا فخر میں۔

تَفَخُّرٌ۔ بڑا ہونا، متکبر ہونا۔

تَفَاخُرٌ۔ ایک دوسرے پر فخر کرنا۔

اِفْتِخَارٌ۔ بمعنے فخر ہے۔

اِسْتِفْخَارٌ۔ قابلِ فخر سمجھنا، فخر کے ساتھ خریدکرنا۔

فَاخُوْرٌ۔ ایک قسم کی گھاس ہے خوشبودار۔

فَخَّارَۃٌ۔ مٹی کا گھڑا، یا ٹھیکرا، یا پکائی ہوئی مٹی اگر پکائی ہوئی نہ ہو تو اُس کو خزف یا صلصال کہیں گے)۔

فَخِیْرٌ۔ اور فَخُوْرٌ۔ بڑا فخر کرنے والا۔ اترانے والا۔

اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ۔ میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں۔ اور کچھ فخر کی راہ سے یہ نہیں کہتا (بلکہ جو واقعی امر ہے وہ اللہ کا فضل اور احسان بیان کرنے کے لئے اور اُس کا شکر کرنے کے لئے کہتا ہوں معلوم ہوا اظہارِ نعمت اور فضلِ الٰہی کے لئے کوئی آدمی اپنے مناقب اور فضائل بیان کرسکتا ہے)

لَا اَفْتَخِرُ بِہٖ۔ میں یہ فخر کی راہ سے نہیں کہتا۔

اَلْفَخْرُ فِی الْاَنْسَابِ۔ اپنے نسب (باپ دادا) پر فخر کرنا (یعنی دوسروں کو حقیر جان کر)

اِنَّہٗ خَرَجَ یَتَبَرَّزُ فَاَتْبَعَہٗ عُمَرُ بِاِدَاوَۃٍ وَّ فِخَارَۃٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لئے نکلے حضرت عمرؓ پانی کا ڈول اور مٹی کا لوٹا لے کر آپ کے پیچھے ہوئے۔

مَالِ ابْنِ اٰدَمَ وَ الْفَخِّرِ۔ بھلا آدم کے بیٹے کو فخر کیا زیب دیتا ہے (اُس کی پیدائش تو ایک قطرۂ ناچیز سے ہے اور نو مہینے تک خونِ حیض گندہ اُس کی خوراک رہی ہے اور مرتے ہی ایک بدبودار مُردار بن جاتا ہے اور جب تک زندہ رہتا ہے اُس کے پیٹ میں پاخانہ موت بھرا رہتا ہے)

خُذْ مِنَ الْمَبْثَۃِ الْوَبُرَ وَ اجْعَلْہُ فِیْ فَخَّارَۃٍ۔ مُردار کے بال لے کر ایک مٹی کے گھڑے میں ڈال دے (تاکہ خون وغیرہ جو اُس میں لگا ہو وہ گھڑے میں خشک ہوجائے)

فَخْمٌ۔ اور مَفْخَرٌ۔ تکبر و غرور۔ (جیسے تَفَخَّرَ ہے)

فَخِیْرٌ۔ بڑے ذکر والا۔

فَخْمٌ۔ عالی مرتبت، عالی شان۔

فَخَامَۃٌ۔ موٹا ہونا، ضخیم ہونا۔

تَفْخِیْمٌ۔ تعظیم کرنا، بڑا جاننا، حروف کو پُر

Marfat.com

پڑھنا۔

مُفَخَّمٌ۔ معظم

كَانَ فَخْمًا مُفَخَّمًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی نگاہ میں بڑے عالی شان معلوم ہوتے تھے (آپ کا رعب اور دبدبہ دلوں پر پڑتا تھا گو آپ جسامت سب لوگوں سے زیادہ نہیں رکھتے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہیبت تھی جو اُس نے آپ کے چہرۂ مبارک پر باوجود حسن وجمال ظاہری کے رکھی تھی)

بَابُ الْفَاءِ مَعَ الدَّالِ

فَدْحٌ۔ گراں کرنا، دشواری میں ڈالنا۔

فَادِحٌ۔ مشکل اور دشوار اور گراں۔

اِفْدَاحٌ۔ گراں کرنا۔

اِسْتِفْدَاحٌ۔ گراں اور سخت پانا۔

وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ لَّا يَتْرُكُوْا فِي الْاِسْلَامِ مَفْدُوْحًا فِيْ فِدَاءٍ اَوْ عَقْلٍ۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ کسی شخص کو جس پر فدیہ یا دیت کا بوجھ ہو خالی نہ چھوڑیں (اُس کی مدد کریں اس بارِ گراں سے اُس کو ہلکا کریں)۔

لِكَشْفِكَ الْكَرْبَ الَّذِيْ فَدَحَنَا۔ تم نے اُس سختی کو جس نے ہم کو بوجھل کر دیا تھا دور کیا۔

اِذَا اَتَيْتَ بِاَخِيْكَ الْمَيِّتِ اِلَى الْقَبْرِ فَلَا تَفْدَحْهُ۔ جب تو اپنے بھائی مسلمان کا جنازہ قبر کے پاس لائے تو اُس کو جلدی سے قبر میں مت گھسیڑ دے۔

مَنْ كَانَ لَهٗ اِبِلٌ فَهُوَ مَفْدُوْحٌ۔ جس شخص کی ایک بیٹی ہو تو وہ بوجھ میں دبا ہوا ہے۔

فَدِيْدٌ۔ خوب چلا کر آواز کرنا، بکریوں کے دوڑنے کی آواز اور اُن کے چرواہوں کی۔

تَفَدِّيْدٌ۔ غرور اور تبختر سے چلنا۔

فَدَادَهٗ اور فَدَّادَهٗ۔ نامرد، بزدل۔

فُدَادِهٗ۔ ایک پرندہ ہے۔

فَدَّادٌ۔ سخت آواز والا اور دو سو اونٹوں سے ہزار اونٹوں تک کا مالک اور متکبر مغرور اور اونٹ والا۔

اِنَّ الْجُفَاءَ وَالْقَسْوَةَ فِي الْفَدَّادِيْنَ۔ اکھڑ پنا اور سخت دلی اونٹ والوں میں ہے یا کھیت اور مویشی والوں میں یا گائے بیل والوں میں یا گھر ہے والوں میں۔

هَلَكَ الْفَدَّادُوْنَ اِلَّا مَنْ اَعْطٰى فِيْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا۔ اونٹ والے تباہ ہوئے۔ مگر جو کوئی سختی اور آسانی دونوں حالوں میں اللہ کا حق ادا کرے (یعنی جب اونٹ موٹے تازے ہوں زکوٰۃ کا زمانہ ہو اُس وقت بھی لوگوں کے ساتھ سلوک کرے اسی طرح جب قحط اور سختی کا وقت ہو۔ مجمع البحار میں ہے کہ جب کسی کے پاس دو سو اونٹ ہو جاتے تھے تو اُس کو فَدَّاد کہتے۔ ایک روایت میں فَدَادُوْن ہے بہ تخفیف دال۔ یہ جمع ہے فَدَادٌ کی یا فَدَّادٌ کی یعنی کھیت کا بیل۔ مطلب یہ ہے کہ کسان اور اونٹ والے مویشی والے یعنی دیہاتی لوگ اکھڑ اور سخت دل والے ہوتے ہیں)۔

مَا لَكُمَا تَفِدَانِ فَدِيْدَ الْجَمَلِ۔ (حضرت ابوہریرہؓ نے دو شخصوں کو دیکھا جو نماز کے لئے جلدی جلدی بھاگ رہے تھے تو کہا) تم کو کیا ہوا ہے جو اونٹ کے دوڑنے کی طرح آواز نکال رہے ہو۔

اِنَّ الْاَرْضَ تَقُوْلُ لِلْمَيِّتِ رُبَّمَا

Marfat.com

مَشَيْتُ عَلَيَّ فَدَادًا۔ (جب آدمی زمین میں گڑا جائے گا تو زمین اُس سے کہے گی) کبھی تو میری پیٹھ پر اکڑتا ہوا، اترا تا ہوا چلا کرتا تھا، یا بڑی بڑی آرزوئیں کرتا ہوا گھمنڈ کے ساتھ (اور اب اس طرح مسکین بنا ہے)۔

فَدَرٌ۔ یا فُدُرٌ۔ جماع سے سُست ہو جانا، پکا ہوا گوشت ٹھنڈا ہو جانا۔

فَدَرَ اور اَفْدَرَ بھی فَدَرَ ہے۔

حِجَارَةٌ فُدَّرٌ۔ جو پتھر ٹوٹا جاتا ہے بڑا ہو یا چھوٹا۔

فَادِرٌ۔ جو نر جماع میں سُست ہو گیا ہو، یا جنگلی بوڑھی بکری یا جوان پوری عمر کی۔ (اس کی جمع فَوَادِرُ ہے اور فُدُرٌ اور فُدَّرٌ اور مَفْدَرَةٌ ہے اور اونٹنی جو دوسرے اونٹوں سے الگ ہو کر اکیلی رہ گئی ہو۔

فَدِرٌ۔ احمق۔

فِدْرَةٌ۔ گوشت کا ایک ٹکڑا۔

فُدُرٌ۔ مونڈا کا، یا جوانی کے قریب لڑکا۔

أُهْدِيَتْ لِي فِدْرَةٌ مِّنْ لَحْمٍ۔ مجھ کو گوشت کا ایک ٹکڑا تحفہ بھیجا گیا (اس کی جمع فِدَرٌ ہے)

فَكُنَّا نَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالتَّوَرِ۔ ہم اُس میں سے بیل برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے (ایک روایت میں كَفِدْرِ الثَّوْرِ ہے یعنی بیل برابر)

فِي الْفَادِرِ الْعَظِيمِ مِنَ الْأَرْوَى بَقَرَةٌ۔ بڑی جنگلی بوڑھی بکری کا فدیہ ایک گائے دینا ہوگی۔

أُهْدِيَتْ لَهُ فِدْرَةٌ مِّنْ لَحْمٍ۔ آپ کے پاس گوشت کا ایک ٹکڑا تحفہ بھیجا گیا۔

إِنَّ عُمَرَ كَانَ يُصَوِّمُ الدَّهْرَ زَمَانَ قَحْطِ الرَّمَادَةِ وَيُفْطِرُ بِخُبْزٍ ثُرِّدَ بِزَيْتٍ فَنَحَرْتُ جَزُورًا مَرَّةً وَأَطْعَمَهَا النَّاسَ وَنَحَرْتُ لَهُ فِدْرًا مِّنْ سَنَامٍ وَكَبِدٍ فَقَالَ ثُمَّ ثُمَّ بِئْسَ الْوَالِي أَنَا أَكَلْتُ طَيِّبَهَا وَأَطْعَمْتُ النَّاسَ كَرَادِيسَهَا اِعْمِلُوا إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ بِشَحْمٍ۔ حضرت عمرؓ کی خلافت میں جب رمادہ کا قحط پڑا (اُس کو عام الرمادہ اس لئے کہتے ہیں کہ اُس سال لوگوں کے رنگ خشک سالی اور فاقہ کشی سے راکھ کی طرح ہو گئے تھے) تو آپ ہر روز روزہ رکھتے اور شام کو اُس روٹی پر افطار کرتے جو زیتون کے تیل میں چوری جاتی (بس یہی سالن تھا) ایک بار ایسا ہوا آپ نے ایک اونٹ کاٹا (نحر کیا) اور لوگوں کو اس کا گوشت کھلا دیا اُنہوں نے کچھ ٹکڑے کوہان اور کلیجہ کے (جن کا گوشت بہت مزیدار ہوتا ہے) حضرت عمرؓ کے لئے رکھ لئے (اور شام کو آپ کے سامنے لائے) آپ نے فرمایا واہ واہ میں بُرا حاکم ہوں اگر عمدہ عمدہ گوشت میں کھا جاؤں اور دوسرے لوگوں کو ہڈیاں اور جوڑ کھلاؤں۔ جاؤ یہ گوشت شحم میں کچھ گھر بار والے ہیں اُن کے پاس لے جاؤ۔

فَدْعٌ۔ ہاتھ پاؤں کا کج ہونا، یا پاؤں کی پشت پر چلنا، یا چلتے میں تلوہ زمین سے اُٹھا رہنا اتنا کہ اگر اُس کے نیچے چڑھ یا آجائے تو اُس کو صدمہ نہ پہنچے۔

تَفْدِيعٌ۔ اَفْدَعَ کرنا۔

اَفْدَعُ۔ وہ شخص جس کو فدع ہو۔

إِنَّهُ مَضَى إِلَى خَيْبَرَ فَفَدَّعَهُ أَهْلُهَا۔ عبداللہ بن عمرؓ خیبر کی طرف گئے خیبر والوں نے اُن کے پاؤں اور ہاتھ کج کر دیئے (اُن کو مروڑ ڈالا)

نَكَاحٌ بِهِ أَفْيَدِعُ أَصْيَلِعُ۔ گویا میں

Marfat.com

اُس حبشی کو دیکھ رہا ہوں (جو کم بخت کعبہ گرائے گا) ہاتھ پاؤں کے موٹے پٹھے اور کچ سر کے سامنے بال ندارد۔ (مجمع البحار میں ہے کہ اَفْدَعُ وہ شخص جو پاؤں کی پشت پر چلتا ہو)

فَدَعٌ ۔ چھوڑ ڈالنا، توڑ ڈالنا، جوف دار چیز کا، گھی کھانے کے اوپر کرنا۔

فَدَعٌ ۔ پاؤں کی کجی۔

اِنْفِدَاعٌ ۔ خشک ہوکر نرم ہوجانا۔

اِنَّهٗ دَعَا عَلٰی عُتَیْبَةَ بْنِ اَبِیْ لَهَبٍ فَضَمَّهُ الْاَسَدُ ضَمْعَمَةً فَدَعَهٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتیبہ بن ابی لہب پر بددعا کی۔ آخر شیر نے اُس کو کاٹا تو پھوڑ ڈالا۔ (اُس کا سر چبا ڈالا۔ کھوپڑی پھوڑ دی)

اِذَا تَفْدَعُ قُرَیْشٌ الرَّاْسَ۔ تب تو قریش کے لوگ سر توڑ ڈالیں گے۔

اِنْ لَّمْ یَفْدَعِ الْحَلْقُوْمَ فَکُلْ۔ اگر حلق کو توڑے نہیں (یعنی پتھر بلکہ کاٹ ڈالے) تو اُس جانور کو کھا (کیونکہ وہ ذبح کئے ہوئے جانور کی طرح ہے اگر پتھر حلق کو پھوڑ ڈالے کاٹے نہیں تب وہ موقوذہ کی طرح حرام ہے)

سُئِلَ عَنِ الذَّبِیْحَةِ بِالْعُوْدِ فَقَالَ کُلْ مَالَمْ یَفْدَعْ۔ ابن سیرینؒ سے پوچھا گیا اگر لکڑی سے جانور ذبح کیا جائے۔ انہوں نے کہا جو چیز بوجھ ڈال کر نہ توڑے (بلکہ دھارے کاٹے) تو اُس کے ذبیحہ کو کھا اور جو بوجھ ڈال کر جانور کی جان لے اُس کو مت کھا۔

اِذَا وَطِئَ بَعْضَ الطَّعَامِ وَفَدَغَهٗا۔ اگر شتر مرغ کا انڈا روند کر پھوڑ ڈالے۔

فَدْفَدَةٌ ۔ دوڑنا، درندے یا دشمن سے بھاگ کر۔

فَدٌ فَدٌ ۔ بے آب و دانہ میدان یا سخت اور غلیظ جگہ یا ٹیلہ (نہایہ میں ہے کہ فَدْفَدٌ وہ مقام جس میں غلظت اور بلندی ہو)

فَلَجَأُوْا اِلٰی فَدٍّ فَاَحْصَلُوْا بِهِمْ۔ انہوں نے ایک بلند جگہ (ٹیلے) پر پناہ لی لیکن کافروں نے اُن کو گھیر لیا۔ (کرمانی نے کہا فَدٌ فَدٌ ٹیلہ (ٹبہ) یا غلیظ زمین کا حصّہ یا کنکر یلی اونچی یا مسطح زمین)

کَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرٍ فَمَرَّ بِفَدْفَدٍ اَوْ نَشْزٍ فَکَبَّرَ ثَلَاثًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے لوٹ کر آتے پھر کسی اونچی زمین یا ٹیلے پر گزرتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے۔

وَاَرْمُقُ فَدَفَدَهَا۔ میں اُس کے بلند حصّہ کو تاک رہا تھا۔

عَدَلْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ فَاَخَذْتُ بِهٖ فِیْ طَرِیْقٍ لَهَا فَدَافِدُ۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو راستے سے موڑ کر ایک ایسی راہ میں لے گیا جہاں ٹیلے تھے فَدَافِدُ جمع ہے فَدْفَدٌ کی)۔

فَدْمٌ ۔ ڈھانپ لینا، مُنہ بند رکھنا۔ (جیسے تَفْدِیْمٌ اور اِفْدَامٌ ہے)

فِدَامٌ ۔ وہ چیتھڑا جو مراحی یا چھاگل کے مُنہ پر پانی چھاننے کے لئے باندھا جاتا ہے۔ اور عجم کے لوگ پانی پیتے وقت جو کپڑا مُنہ پر باندھ لیتے ہیں اُس کو فدام کہتے ہیں۔

اِنَّکُمْ مَدْعُوُّوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُفَدَّمَةً اَفْوَاهُکُمْ بِالْفِدَامِ۔ بے قیامت کے دن بلائے جاؤ گے ایسے حال میں کہ تمہارے مُنہ فدام سے بند ہونگے (مطلب یہ ہے کہ مُنہ سے کچھ بات چیت

Marfat.com

ذکر سکو گے اور ہاتھ پاؤں تمہارے اعمال پر گواہی دیں گے)

مَحْشُرٌ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلَیْهِمِ الْفِدَامُ۔ قیامت کے دن لوگ مُنہ بندھے ہوئے حشر کئے جائیں گے (مُونہوں پر ایک مُنہ بندھن ایسا چڑھا ہوگا جس کی وجہ سے بات نہ کر سکیں گے)

اَلْحِلْمُ فِدَامُ السَّفِیْهِ۔ تحمل اور بردباری احمق کا مُنہ بند ھن ہے (جب کوئی شخص تحمل اختیار کرے اور احمق بے وقوف کی باتوں کا جواب نہ دے تو آخر وہ خود ہی بک بک کر خاموش ہو جائے گا اُس کا مُنہ بند ہو جائے گا) (یہ حضرت علی رضؓ کا قول ہے)

اِنَّهٗ نَهٰی عَنِ الثَّوْبِ الْمُفْدَمِ۔ ڈھڈھاتے سُرخ کپڑا پہننے سے منع فرمایا (یعنی جو بہت سُرخ ہو اُس کو مفدم اس لئے کہا کہ وہ شدّت سُرخی کی وجہ سے دوسرا رنگ پڑھنے سے روک دیا گیا ہے)

نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفْدَمِ۔ کسم میں رنگا ہوا خوب سُرخ کپڑا پہننے سے آپؐ نے منع فرمایا۔

اِنَّهٗ کَرِهَ الْمُفْدَمَ لِلْمُحْرِمِ وَ لَمْ یَرَ بِالْمُضَرَّجِ بَأْسًا۔ عروہؓ نے خوب ڈھڈھاتا سُرخ کپڑا احرام والے کو پہننا مکروہ رکھا لیکن اگر ہلکا سُرخ (یا گلابی رنگ) ہو تو قباحت نہیں (مُضَرَّج جس کی سرخی مفدم سے کم ہو اور مُوَرَّد جو بالکل ہلکا سرخ ہو گلاب کی طرح)

اِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ لِلنَّصَارٰی بِذُلِّ مُقْدَمٍ۔ اللہ تعالیٰ نے نصرانیوں کو سخت ذلّت دی۔ (مسلمان اُن پر غالب ہو گئے)

فُدَنٌ۔ سُرخ رنگ اور عالیشان محل۔

فَدَنْکَسٌ۔ شیر

تَفْدِیْنٌ۔ موٹا کرنا، لمبا کرنا۔

فَادِنٌ۔ امام، معماروں کا وہ آلہ جس سے دیوار یا عمارت کا سیدھا پن ناپتے ہیں۔

فَدَانٌ اور **فَدَّانٌ**۔ کھیتی کا بیل (اُس کی جمع **فَدَادِیْنُ** ہے)

فِدْیٌ۔ **یا فِدًی یا فِدَاءٌ**۔ کچھ مال لے کر چھوڑ دینا۔ صدقہ اور قربان ہونا

تَفْدِیَةٌ۔ کسی سے یوں کہنا کہ میں تجھ پر صدقے

مُفَادَاةٌ اور **فِدَاءٌ**۔ چھوڑ دینا، فدیہ لینا بعضوں نے کہا **مُفَادَاةٌ** ایک شخص کو دے کر اُس کے بدلے دوسرے شخص کو لینا اور **فِدَاءٌ** فدیہ دے کر چھڑانا۔

اِفْدَاءٌ۔ فدیہ قبول کرنا۔

تَفَادٰی۔ باہم فدیہ دینا۔

اِفْتِدَاءٌ بمعنے **فِدَاءٌ** ہے۔ (نہایہ میں ہے کہ **فِدَاءٌ** اور **فِدًی** قیدی کو چھڑانا، اور **مُفَادَاةٌ** فدیہ دینا اور **تَفْدِیَةٌ** یوں کہنا **جُعِلْتُ فِدَاكَ**)

فَطَالَ عَلَیْنَا الْعُرُوْبَةُ وَرَغِبْنَا فِی الْفِدَاءِ۔ ہم بہت دنوں تک مجرّد رہے اور ہم نے فدیہ لینے میں رغبت کی (مطلب یہ ہے کہ بوجہ مجرّدی کے جماع کی تو ہم کو خواہش ہوئی لیکن اُس کے ساتھ ہی یہ بھی چاہتے تھے کہ قیدی لونڈیوں کو حمل نہ رہے ورنہ جب وہ اُمّ ولد ہو جائیں گی تو اُن کو بیچ کر کوڑے نہ کر سکیں گے)

فَاغْفِرْ فِدًی لَّكَ مَا اَفْقَدْنَا۔ یا اللہ تیرے صدقے ہمارے اُن گناہوں کو بخش دے جن کا ہم نے ارتکاب کیا ہے (اللہ کے صدقے ہونا یہ مجاز ہے بجز تعظیم اور تکریم کے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا کہ حقیقۃً صدقہ ہونے

Marfat.com

کے معنی بن سکیں)

جَعَلَنَا اللّٰہُ فِدَاءَکَ۔ اللہ ہم کو آپ پر قربان کرے (آپ پر سے تصدق ہوں)

فِدًی لَکُنَّ اَبِیْ وَاُمِّیْ۔ تم پر سے میرے ماں باپ تصدق ہوں (یہ حضرت بلال رضؓ نے خیرات کرنے والی عورتوں سے کہا تھا)

مَا رَاَیْتُہٗ یَفْدِیْ رَجُلاً بَعْدَ سَعْدٍ۔ (حضرت علی رضؓ نے فرمایا) میں نے سعد بن ابی وقاصؓ کے سوا اور کسی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے نہیں دیکھا کہ ماں باپ تجھ پر صدقے (یہ کلمہ آپ نے سعد بن ابی وقاصؓ سے اُحد کے دن فرمایا تھا جب وہ کافروں کو تیر مار مار کر گرا رہے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کے لئے بھی ایسا ہی فرمایا شاید حضرت علی رضؓ نے اس کو نہ سنا ہوگا۔ مجمع البحار میں ہے کہ اس تعدیہ کے معنے دُعاء تھے۔ بعضوں نے کہا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کفر پر مرے تھے لہٰذا آپؐ نے اُن کو شُبہ پر سے تصدق کیا جو مومن تھے)۔

اِنَّ الْفِدَاءَ کَانَ اَرْبَعِیْنَ اُوْقِیَۃً وَالْاُوْقِیَۃُ اَرْبَعُوْنَ مِثْقَالاً اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّ فِدَاءَہٗ کَانَ مِائَۃَ اُوْقِیَۃٍ۔ وہ فدیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں پر مقرر کیا تھا ہر شخص کی طرف سے چالیس اوقیہ چاندی تھی ہر اوقیہ چالیس مثقال کا (بعضوں نے کہا چار ہزار درہم بعضوں نے کہا ہزار درہم بعضوں نے کہا بتیس اوقیہ چاندی۔ ابن سیرین نے کہا ستّر اوقیہ) مگر حضرت عباسؓ کی فدیہ ستّر اوقیہ تھا۔

بابُ الفاء مع الذال

فَذٌّ۔ اکیلا ہونا، زور سے ہانک دینا۔

اِفْذَاذٌ۔ ایک ہی بچہ جننا، اگر اُس کی عادت ایسی ہی ہو تو اُس کو مِفْذَاذٌ کہیں گے،

تَفَذُّذٌ اور اِسْتِفْذَاذٌ۔ خود رائی، استقلال۔

فَذَاذِی یا فُذَاذِی۔ متفرق، الگ الگ۔

فَاذٌّ۔ اکیلا مرد۔

فَاذَّۃٌ۔ اکیلی عورت۔

ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ الْفَاذَّۃُ الْجَامِعَۃُ۔ یہ آیت جو اکیلی بے نظیر اور بہت سی عبادتوں کو جامع ہے (یعنی نیک اور بد کام کو شامل ہے یعنی فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ۔ اور وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ط اس میں گدھوں کے ساتھ بھی اچھا اور بُرا سلوک کرنا آگیا اور یہ بھی اُس سے نکل سکتا ہے کہ گدھوں کی بھی جو زکوٰۃ دے گا اس کو اجر حاصل ہوگا۔ اکیلی اور بے نظیر سے یہ مطلب ہے کہ یہ آیت ایسی جامع اور حاوی ہے کہ دوسری کوئی آیت اس کے جوڑ کی نہیں ہے)

فَضْلُ صَلٰوۃِ الْجَمَاعَۃِ عَلٰی صَلٰوۃِ الْفَذِّ۔ جماعت سے نماز پڑھنے کی فضیلت اکیلے پڑھنے پر۔ (ایک روایت میں پچیس ۲۵ درجہ دوسری میں ستائیس ۲۷ درجہ زیادہ ہے۔ اسی طرح دوسری حدیث میں ہے کہ ایک مقتدی کے ساتھ نماز بہتر ہے اور دو کے ساتھ اس سے بھی بہتر ہے اور جتنی جماعت زیادہ ہو اتنی ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ یہ فضیلت مسجد میں جماعت کی ہے یا مطلق جماعت کی اگرچہ گھر ہی میں ہو اور عمرو بن عاصؓ نے کہا ہے کہ یہ فضیلت اُس نماز کی ہے جو مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کی جائے)۔

یَفْضُلُ صَلٰوۃُ الْفَذِّ۔ اکیلے شخص کی نماز پر فضیلت رکھتی ہے۔

Marfat.com

جگر گوشہ کو پارہ پارہ کیا (ایسے جگر گوشہ کو جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم برزخ میں پریشانی ہوئی)

لَوْ تَفَرَّثَتْ كَبِدُهُ عَطْشًا لَمْ يَسْتَسْقِ مِنْ دَارِ صَيْرِيٍّ رِيًّا۔ اگر پیاس کے مارے جگر پھٹ جائے تب بھی صرات کے گھر کا پانی نہ پیئے۔

اِنْفِرَاث۔ پھٹ جانا، پھیل جانا۔

لَا تَفْرُثُ۔ دُور میں جماع ذکر۔

اَلدُّبُرُ لَيْسَ بِمَحْرَثٍ بَلْ هُوَ فَرْثٌ۔ دُبر کھیتی نہیں ہے (وہاں سے کچھ پیدا نہیں ہوتا) بلکہ گوہ غلیظ کا مقام ہے۔ (اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَأْتُوا حَرْثَكُمْ تو اس سے مراد فرج میں جماع کرنا ہے)

فَرَثَتْ كَبِدَهُ۔ اس کے جگر پر مارا، صدمہ دیا۔

فَرُثٌ۔ سیر ہونا، متفرق ہونا۔

سَبَقَ الْفَرْثُ۔ پیٹ کے گوبر سے آگے نکل گیا۔ (یعنی تیر اس طرح تیز صفائی کے ساتھ پار نکل گیا کہ اس کو کچھ نہ لگا۔)

فَرْجٌ۔ کھول دینا، لے جانا۔

تَفْرِيجٌ۔ کھول دینا، بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی جگہ دینا۔

فَرْجٌ۔ شرمگاہ کھلی رہنا، دونوں سرین نہ ملنا یوجہ کلانی اور ضخامت کے، کشائش، رنج و غم کا دور کرنا۔

فَرْجٌ۔ شرمگاہ اندام نہانی۔

اِفْرَاجٌ۔ راستہ کھول دینا، سرک جانا، چھوڑ جانا، بچ دار ہونا۔

اِنْفِرَاجٌ۔ کھل جانا۔

فَرْجَانٌ۔ خراسان اور سیستان یا سندھ۔

فَرْجٌ۔ جو آدمی راز کو نہ چھپائے یعنی بھڑ بھڑیا جو دل میں ہو وہ کہہ ڈالے۔

فَرْجٌ۔ جس کی شرمگاہ کھلی رہے۔

فَرْجٌ بَعْدَ الشِّدَّةِ۔ ایک مشہور کتاب کا نام ہے یعنی سختی کے بعد آسانی اور راحت۔

اَلْعَقْلُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً فَلَا يُتْرَكُ فِي الْاِسْلَامِ مُفْرَجٌ۔ دیت تمام مسلمانوں پر ہے اسلام کے ملک میں کسی کا خون بے کار نہیں جاسکتا (کہ نہ دیت ملے نہ قصاص مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی جنگل میں مقتول پایا جائے جہاں قریب میں کوئی آبادی نہ ہو تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ بعضوں نے کہا ایک غیر شخص جو کسی قوم میں رہتا ہو تو وہ اس کی طرف سے دیت ادا کریں گے۔ بعضوں نے کہا مفرج وہ ہے کہ ایک کا فر مسلمان ہو اور کسی سے عقد موالاۃ نہ کرے وہ اگر کوئی جنایت کرے گا تو اس کی دیت بیت المال میں سے دی جائے گی کیونکہ اس کا کوئی عاقلہ نہیں ہے غرض مُفْرَج وہ شخص ہے جس کے کنبے والے اور قوم والے نہ ہوں۔ بعضوں نے کہا جس پر دیت یا فدیہ یا تاوان کا بوجھ ہو)

صَلِّ وَعَلَيْهِ فُرُوْجٌ مِّنْ حَرِيْرٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور آپؐ ریشمی قبا پہنے ہوئے تھے (جو پیچھے سے چاک ہوتی ہے یعنی فراک کوٹ معلوم ہوا کہ ریشمی کپڑے میں جب وہ پاک ہو تو نماز درست ہو جائے گی مرد کو اس کا پہننا حرام ہے اور شاید یہ واقعہ حرمت سے پہلے کا ہو گا۔ بعضوں نے کہا حرمت کے بعد کا بھی ہو سکتا ہے آپؐ کو یہ منظور ہوا کہ جس نے یہ تحفہ بھیجا ہو اس کے دل کو رنج نہ ہو لیکن پھر آپؐ نے اس کو اتار ڈالا کیونکہ اس کے پہننے میں رغونت پیدا ہوتی ہے)

وَلَا تَدُرُوْا فُرُوْجَاتِ الشَّيْطَانِ۔ شیطان کی خالی جگہیں نماز کی صف میں مت چھوڑو۔

Marfat.com

(ایک روایت میں فُرُجَ الشَّیْطٰنِ ہے معنی وہی ہیں یہ جمع ہے فُرْجَۃٌ کی مطلب یہ ہے کہ صفوں میں جو خالی جگہیں ہوں اُن کو بھر دو خالی نہ چھوڑو یہ خالی چھوڑ دینا شیطانی کام ہے)

قَدِمَ رَجُلٌ مِّنْ بَعْضِ الْفُرُوْجِ۔ ایک شخص کسی سرحدی گھاٹی سے آیا۔

اِسْتَعْمَلْتُكَ عَلَى الْفَرَجَيْنِ وَالْمِصْرَيْنِ میں نے تجھ کو فرجین اور مصرین کا حاکم بنایا۔ (فرجین سے مراد خراسان اور سیستان ہے اور مصرین سے بصرہ اور کوفہ)

فَمَلَأْتُ مَا بَيْنَ فُرُوْجِيْ۔ میں نے اپنے دونوں پاؤں کے درمیان کو بھر لیا۔ یعنی خوب دوڑا (عرب لوگ گھوڑے کے لئے کہتے ہیں مَلَأٌ فَرْجَةً یا فُرُوْجَةً جب وہ دوڑے اور بھاگے اور شرمگاہ کو بھی فرج کہتے ہیں کیونکہ وہ دونوں پاؤں کے درمیان ہے)۔

اِنَّهٗ كَانَ اَجْلَعَ فَرَجًا۔ زیرؔ کے سامنے کے دانت کھلے رہتے اور بیٹھے میں اُن کا ستر کھل جاتا (یعنی شرمگاہ کھل جاتی)

اُدْرُكُوا الْقَوْمَ عَلٰى فُرْجَتِهِمْ۔ ان لوگوں کو پالو اُن کی شکست اور ہزیمت پر۔

مَنْ رَاٰى فُرْجَةً یا فُرْجَةً۔ جو شخص بیچ میں خالی جگہ دیکھے۔

فُرْجَةٌ۔ بحرکاتِ ثلثہ در فا بمعنی راحت اور تسکین۔

كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ آپ جب نماز پڑھتے تو سجدے میں اپنے ہاتھ بغل سے جدا رکھتے۔

اِنْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ۔ ابر پھٹ گیا اور مدینہ قمیص کے گریبان کی طرح گول دائرہ بن گیا (یعنی گرداگرد ابر اور بیچ میں کھلا ہوا)

فَاَفْرُجْ یا فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً۔ ہم پر ایک روزن کھول دے (جس میں سے ہم باہر نکل جائیں)۔

فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفْرَجَ عَنْكُمْ۔ نماز پڑھو یہاں تک کہ یہ گہن کھل جائے (سورج صاف ہو جائے)

فُرِّجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِيْ۔ میرے حجرے کی چھت کھول گئی (فرشتے چھت توڑ کر اُدھر سے آئے یہ واقعہ حضرت اُمِّ ہانی کے گھر میں ہوا) دوسری روایت میں جو حلیمہ کا ذکر ہے یہ اُس کے مخالف نہیں ہے کیونکہ معراج آپ کو دوبارہ ہوا ایک بار سوتے میں ایک بار بیداری میں)

فَفَرَجَ صَدْرِيْ۔ میرا سینہ چاک کیا (یہ دوسرا شقِّ صدر ہے ایمان اور نبوت کا نور داخل کرنے کے لئے اور پہلا شقِّ صدر جو حلیمہ سعدیہ کے پاس ہوا تھا وہ قوی ہیہمیہ اور نفسانیہ نکالنے کے لئے)

وَفَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ دونوں ہاتھوں کے درمیان کشادگی رکھی (یعنی سجدے میں ہاتھوں کو پہلو سے جدا رکھا)

حَتّٰى فُرْجَةُ بِفَرْجِهٖ۔ (اللہ تعالیٰ اُس کے ہر عضو کو اُس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرے گا) یہاں تک کہ اُس کی شرمگاہ کو بھی اُس کی شرمگاہ کے بدلے

مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً۔ جو شخص کسی مسلمان پر سے کوئی مصیبت اور سختی دور کرے گا (یعنی تکلیف رفع کرے گا یا اس کے رفع کرنے میں مدد دے گا)

لَعَنَ اللّٰهُ الْفُرُوْجَ عَلَى السُّرُوْجِ۔ اللہ تعالیٰ نے اُن فرجوں پر (عورتوں پر) لعنت کی

Marfat.com

جوزین پہ سواری کریں (یعنی مردوں کی طرح موقع بے موقع ہر وقت گھوڑے پہ سواری کیا کریں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ضرورت کے وقت بھی عورتیں گھوڑوں پر سوار نہ ہوں کیونکہ کئی مسلمان سلف کی بیویوں نے گھوڑوں پہ سوار ہوکر کافروں سے جہاد کیا ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جوزین مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں اُن پہ سواری نہ کریں کیونکہ عورتوں کو مردوں کی مشابہت کرنا ممنوع ہے)

أَهْدِيَ لَهُ فَرْوٌ حَرِيرٌ فَلَبِسَهُ فَنَزَعَهُ۔ آپؐ کو ایک ریشمی قبا تحفہ گزرانی گئی آپؐ نے اُس کو پہنا پھر اُتار ڈالا کیونکہ آپؐ کو ایسا کپڑا پسند نہ تھا جس میں شان و شوکت اور رعونت ہو۔ اور پہن اس واسطے لیا کہ تحفہ دینے والے کے دل کو ملال نہ ہو)

اَللّٰهُمَّ مِنْ قِبَلِكَ الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ۔ یا اللہ تیری ہی طرف سے راحت اور آسائش ہے (یعنی تو ہی چین اور خوشی دینے والا اور رنج اور مصیبت کو دور کرنے والا ہے)

دُعَاءُ الْفَرَجِ۔ مشکل رفع کرنے کی دعاء۔ (وہ یہ ہے لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ ربّ السّمٰوٰت السّبع و ربّ العرش العظیم والحمد للہ ربّ العٰلمین۔ یا یہ دعاء اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئاً۔ یا لاحول ولا قوۃ الّا باللہ العلی العظیم)

كَانَ النَّاسُ يَفْرَحُونَ لِرَسُولِ اللّٰهِ إِذَا انْتَهَى إِلَى الْحَجَرِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (طواف میں) حجرِ اسود پر پہنچتے تو لوگ آپ کے لئے جگہ کشادہ کر دیتے (تاکہ آپؐ کو حجرِ اسود کے استلام میں تکلیف نہ ہو)

اِسْتَفْرَجْتُ النَّاسَ فَأَفْرَجُوا لِي۔ میں نے لوگوں سے یہ چاہا کہ میرے لئے جائے کشادہ کریں تو انہوں نے کشادہ کی۔

فُرُوْج۔ جزءُ مُرغ (اُس کی جمع فَرَارِیج ہے)

رُبَّمَا تَكْرَهُ النُّفُوسُ مِنَ الْأَمْرِ لَهُ فُرْجَةٌ كَحَلِّ الْعِقَالِ۔ بعضے کاموں کو نفس ناپسند کرتا ہے لیکن اُن میں اتنی خوشی ہوتی ہے جیسے قید سے چھٹنے کی۔

فَرَحٌ۔ خوش ہونا، اترانا۔

تَفْرِيحٌ اور اِفْرَاحٌ۔ خوش کرنا۔

اِفْرَاحٌ۔ گراں بار اور متفکر کرنا۔

فَارِحٌ اور فَرْحَانٌ۔ خوش مرد

فَرِحَةٌ اور فَرْحَى اور فَرْحَانَةٌ۔ خوش عورت۔

مُفَرِّح۔ وہ دوا جو نشاط اور خوشی اور سرور پیدا کرے۔

وَلَا تُشْرِكْ فِي الْإِسْلَامِ مُفْرِحٌ۔ اسلام میں کوئی شخص قرضوں اور ڈنڈوں (جرمانوں) کے بوجھ میں دباہوا نہ چھوڑا جائے۔ (ایک روایت میں مُفْرِجٌ ہے جس معنے سے اُس کا ذکر اوپر گزر چکا)

ذَكَرْتُ أُمَّنَا يُتْمَنَا وَجَعَلَتْ تُفْرِحُ لَهُ۔ (عبداللہ بن جعفر طیّار رضؓ نے کہا جب اُن کے والد ماجد حضرت جعفر بن ابی طالبؓ جنگِ مؤتہ میں شہید ہو گئے تھے) میری والدہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم سے ہماری یتیمی کا حال بیان کرنے لگیں اور اپنے بوجھوں کا حال کہنے لگیں (کہ ایسی قومندار اور زیرباری اور بال بچوں کا بارِ گراں مجھ پر ہے اور میں مصیبت زدہ

Marfat.com

ہوں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو محتاجی سے ڈرتی ہے حالانکہ میں ان بچوں کا دلی موجود ہوں تجھ کو کیا فکر ہے میں ان کی فکر کروں گا۔ طبرانی نے جعلت تفرح له کا جملہ اپنی روایت میں سے نکال ڈالا کیونکہ وہ اس کا مطلب نہ سمجھے۔ نہایہ میں ہے کہ تُفْرِحُ جیم معجمہ سے بھی ہو سکتا ہے یعنی عبداللہ رضؓ کی والدہ اپنی بے کسی اور بے وارثی کا شکوہ کرنے لگیں۔ یہ مُفْرِحُ سے ہے یعنی وہ شخص جس کے عزیز واقربا، کہنے والے رشتہ دار نہ ہوں)

اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ۔ اللہ اپنے بندے کے توبہ کرنے پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا۔ روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے یا خوش ہو گا ایک تو افطار کی خوشی دوسرے خوشی اس وقت ہوگی جب روزے کا ثواب اپنے پروردگار سے پائے گا)

اِذَا رَاَيْتَ الْهِلَالَ فَلَا تَفْرَحْ۔ جب تو چاند دیکھے تو اترا نہیں (بلکہ اللہ کا شکر بجا لا کہ اس نے تجھ کو اب تک زندہ رکھا)

فَرَحٌ۔ اطمینان ہونا، ڈر اور خوف جاتے رہنا، چھک جانا۔

تَفْرِيخٌ۔ پرندوں کا چوزہ دار ہونا، انڈا پھوٹ کر اس میں سے بچہ نکلنا، موقوف ہو جانا، ضعیف اور ناتوان ہونا، کھیت میں سے مولے کا نکلنا۔

اِفْرَاخٌ کے بھی یہی معنے ہیں۔

اَفْرِخْ رَوْعَكَ۔ اپنے دل کو اطمینان سے رکھ۔

اَفْرَخَ الْاَمْرُ۔ اب یہ امر مکمل گیا، اشتباہ دور ہو گیا۔

فَرْخٌ۔ پرندے کا چوزہ، اور ناتوان ذلیل آدمی اور شاخ۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْفُرُوْخِ بِالْمَكِيْلِ مِنَ الطَّعَامِ۔ جو غلہ ابھی بالی میں لگا ہوا ہو اس کو تولے ہوئے غلہ کے عوض (اندازے کے ساتھ) بیچنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں کمی بیشی کا احتمال ہے) فُرُوْخٌ وہ بالی جس میں دانے بندھ گئے ہوں۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَفْرَخَ الزَّرْعُ۔ جب بالیوں میں دانے پھوٹنے لگیں)۔

اَتَاهُ قَوْمٌ فَاسْتَامَرُوْهُ فِيْ قَتْلِ عُثْمَانَ فَنَهَاهُمْ وَقَالَ اِنْ تَفْعَلُوْا فَبَيْضًا فَلْتُفْرِخَنَّهُ۔ (باغیوں میں سے) کچھ لوگ حضرت علیؓ کے پاس آئے اور اُن سے حضرت عثمانؓ کے قتل کے باب میں رائے لی (یعنی اگر ہم حضرت عثمانؓ کو مار ڈالیں تو کیسا ہے) حضرت علیؓ نے اُن کو اس سے منع کیا اور فرمایا کہ ایسا کرو گے تو انڈے کے بچے نکلو گے (یعنی اب تو ایک ہی فتنہ ہے اگر حضرت عثمانؓ قتل ہوئے تو اس فتنہ کے بہت بچے نکلیں گے مطلب یہ ہے کہ بہت فسادات پیدا ہوں گے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَفْرَخَتِ الْبَيْضَةُ جب انڈے میں سے بچہ نکل جائے اور انڈا خالی رہ جائے)

يَا اَهْلَ الشَّامِ تَجَهَّزُوْا لِاَهْلِ الْعِرَاقِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ بَاضَ فِيْهِمْ وَفَرَّخَ۔ اے شام والو! عراق والوں سے لڑنے کی تیاری کر لو کیونکہ شیطان نے اُن لوگوں میں انڈے دیئے ہیں اور بچے نکالے ہیں۔

اَفْرِخْ رَوْعَكَ قَدْ وَلَّيْنَاكَ اَكْوَفَةَ وَكَانَ يَخَافُ اَنْ يُّوَلِّيَهَا غَيْرَهٗ۔ (معاویہؓ

Marfat.com

نے عبیداللہ بن زیاد رض کو لکھا) اپنے دل میں اطمینان رکھ ہم نے تجھی کو کوفہ کا حاکم مقرر کیا ہے۔ وہ ڈرتا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کسی دوسرے شخص کو کوفہ کا حاکم مقرر کر دیں۔

وَلْيَفْرَحْ رَوْعَكَ ۔ تیرا دل اطمینان سے ہے تو گھبرا نہیں۔

يَا بَنِيْ فَرْوَخَ ۔ اے فروخ کی اولاد۔ (کہتے ہیں کہ فروخ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک بیٹا تھا جو حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق کے بعد پیدا ہوا تھا اُسی کی اولاد میں ایرانی اور عجمی لوگ ہیں۔ (اس کے آگے یہ ہے کہ اگر میں جانتا کہ تم یہاں ہو تو میں وضو نہ کرتا۔ اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ عالم اور مجتہد شخص اگر ضرورت کی وجہ سے کسی رخصت پر یا شاذ قول پر عمل کرے تو عام جاہلوں کے سامنے نہ کرے ایسا نہ ہو کہ وہ بغیر ضرورت کے بھی ایسا کرنے لگیں یا کچھ فتنہ و فساد مچائیں)

فَجُبِّيَ بِنَا كَأَنَّا أَفْرَاخٌ ۔ پھر ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا گویا ہم پرندے کے بچوڑے تھے (بے بال و پر یعنی بہت کمسن تھے)

فَإِنْ قَتَلَ فَرْخًا ۔ اگر پرندے کا بچوڑہ مار ڈالے۔ (یعنی احرام والا شخص)۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ بَاضَ وَفَرَّخَ فِيْ صَدْرِهِمْ ۔ شیطان نے اُن کے سینوں میں انڈے بچے دیئے ہیں۔

فَرْدٌ ۔ طاق عدد جیسے تین، پانچ وغیرہ اور زوج کا نصف اور ایک کنارہ ڈاڑھی کا، اور بے نظیر اور یگانہ اور غریب نادار۔

فُرُوْدٌ ۔ فرد ہونا۔

تَفَرُّدٌ ۔ کسی کام کو تنہا خود کرنا، یا اکیلے ایک شخص کا حدیث روایت کرنا، جُدا ہو جانا، گوشہ گیری کرنا۔

تَفْرِيْدٌ ۔ سمجھ دار ہونا، لوگوں سے عزلت کرنا، تیار کرنا۔

إِفْرَادٌ ۔ ایک ہی بچہ جننا۔

اِسْتِفْرَادٌ ۔ بے نظیر اور یگانہ ہونا، اکیلے آپ ہی ایک کام کرنا، تنہائی کرنا، تنہا شخص کی طرف قصد کرنا، یار دوستوں میں سے نکال دینا۔

فَرْدٌ ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے چونکہ وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی جوڑ اور نظیر نہیں۔

سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ يَا طُوْبٰى لِلْمُفَرِّدِيْنَ قِيْلَ مَا الْمُفَرِّدُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ اهْتَرُّوْا فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَا اُهْتِزُّوْا فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مفرد لوگ آگے بڑھ گئے، یا خوشی اور مبارکبادی ہے مفرد لوگوں کے لئے عرض کیا مفرد لوگ کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی یاد میں جھومتے رہتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی یاد پر حریص ہیں۔ (بعضوں نے کہا مفرد لوگ وہ عورتوں والے لوگ ہیں جن کے ہم سن سب مر گئے اور وہ اکیلے اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہوئے رہ گئے۔ حضرات صوفیہ نے فرمایا مفردہ لوگ ہیں جن کو خداوند کریم کا عشق ماسوائے اللہ سے اُن کو کچھ غرض نہیں)۔

لَأُقَاتِلَنَّهُمْ حَتّٰى يُفْرَقَ سَافَتِيْ ۔ میں تو اُن سے برابر لڑے جاؤں گا یہاں تک کہ مجھ سے میری گردن اکیلی رہ جائے سارے بدن سے جُدا ہو جائے۔ یہ موت سے کنایہ ہے)

لَا تُعَدُّ فَارِدُكُمْ ۔ نصاب زکوٰۃ سے جو کچھ زائد ہو وہ معاف ہوگا دوسرے نصاب میں نہ ملایا جائے گا۔

Marfat.com

يَاخَيْرَ مَنْ يَّمْشِيْ بِنَعْلٍ فَرْدٍ - اُن لوگوں میں بہتر جو ایک تلے کی جوتی پہن کر چلتے ہیں (تلہ پر تلہ نہیں جوڑتے جیسے عجمیوں کی عادت ہے مراد عرب لوگ ہیں)

فَمِنْكُمُ الْمُزْدَلِفُ صَاحِبُ الْعِمَامَةِ الْفَرْدَةِ - تم میں وہ صاحب ہیں جو نزدیک ہونے والے ہیں (یعنی دشمنوں سے مقابلہ کرنے والے) اکیلا عمامہ باندھے ہوئے (اکیلے عمامے سے مطلب یہ ہے کہ جب وہ سوار ہوتے ہیں تو اُن کے سوا دوسرے لوگ عمامہ نہیں باندھتے اُن کی تعظیم اور بزرگی ظاہر کرنے کو)

فَرْدَكَة - ایک پہاڑ کا نام ہے طے قبیلے کے ملک میں اُس کو فَرْدَةُ الشَّمُوْس بھی کہتے ہیں اور ایک پانی کا بھی نام ہے جو قبیلۂ جرم کا ہے طے کے ملکوں میں اُس کا ذکر زید الخیل کی حدیث میں اور زید بن حارثہ رض کے سریہ میں ہے - بعضوں نے اُس کو ذُو الْفَرْدَة پڑھا ہے -

تَرْمِيْ الْغُيُوْبَ بِعَيْنَيْ مُفْرِدٍ لِهِقِ (یہ کعب بن زہیر کے قصیدے کا ایک مصرع ہے) مُفْرِد جنگلی نر گاؤ (جس کو ہندی میں نیل گائے کہتے ہیں) اور لِهِق سفید (اونٹنی کو اُس سے تشبیہ دی ہے)۔

اَفْرَدْتُ الْحَجَّ - صرف حج کی نیت سے میں نے احرام باندھا (ایسے حج کو حج مفرد کہتے ہیں اگر حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے تو اُس کو قران کہتے ہیں)

فَرْدَسَة - پچھاڑنا، زمین پر دے مارنا، کشادگی

رَجُلٌ فُرَادِسٌ - بڑی چوڑی ہڈیوں والا۔

فِرْدَوْس - وہ باغ جس میں انگور ہوں اور دوسرے میوہ دار درخت (جنّة جس میں انگور کا باغ اگر انگور نہ ہوں دوسرے میوہ کے درخت ہوں تو اُس کو حَدِيْقَة کہیں گے رَوْضَة اور بُسْتَان ہر باغ کو کہیں گے)

فِرْدَوْس - بہشت کا بالائی طبقہ جو بیچوں بیچ میں سب سے بلند ہے۔ (جَنَّةُ الْفِرْدَوْس بھی اسی کا نام ہے)۔

مِنْهَا تُفَجَّرُ الْاَنْهَارُ - اُسی جنت الفردوس سے سب نہریں پھوٹتی ہیں (یعنی سب کا منبع وہیں ہے)

فَرّ - يَا فِرَارُ يَا مَفَرُّ يَا مَفَرُّ - بھاگ جا، سرک جا، جانور کا منہ کھولنا اُس کے دانت دیکھنے کو تاکہ اُس کی عمر معلوم ہو جانا، بحث کرنا۔

فُرِّ الْاَمْرُ جَذَعًا - جیسا شروع میں تھا ویسا ہی ہو گیا۔

اِفْرَارٌ - بھگانا، چیرنا۔

تَفَرُّرٌ - ہنسنا۔

تَفَارٌّ - بھاگنا۔

اِفْتِرَارٌ - تبسم کرنا، ہنسنا، چمکنا۔

فُرَارٌ - بھیڑ یا بکری یا نیل گائے کا بچہ۔

فَرَّار - بھاگنے والا۔

مَا يَفُرُّكَ اِلَّا اَنْ تَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ - تجھ کو کوئی بھگانے والا نہیں مگر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا۔ (یعنی جب کوئی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو اُس سے الگ ہو جا اُس کو مت مار) ایک روایت میں مَا يَفُرُّكَ ہے لیکن صحیح نہیں ہے صحیح يُفِرُّكَ ہے۔

اَفْرَصِيَاحُ الْقَوْمِ عَزَّمَ قُلُوْبِهِمْ فَهُنَّ هَوَاءٌ وَّ الْحُلُوْمُ عَوَازِبُ

Marfat.com

لوگوں کی آواز پر جمع ٹپکارنے اُن کے دلوں کی ہمت کو بھگا دیا۔ وہ ہوا ہوگئی اور عقلیں غائب غلّہ ہوئیں۔

کَانَّکَ اَرَدْتَ الْفَرَارَ۔ وہ اُس شخص کی طرح ہے جو بھاگ جانے کے بعد لوٹے اور دوبارہ حملہ کرے۔

اَلْفَرَارُ مِنَ الطَّاعُوْنِ کَالْفَرَارِ مِنَ الزَّحْفِ۔ طاعون سے ڈر کر (دوسرے ملک کو) بھاگنے والا ایسا ہے جیسے کوئی کافروں کے مقابلہ سے بھاگے (یعنی سخت حرام اور گناہ ہے البتہ یہ منع نہیں ہے کہ جس محلہ یا مکان میں طاعون ہو وہاں سے نقلِ مکان کرکے دوسرے محلہ یا مکان میں چلا جائے یہ جو دوسرے ملک میں جانے سے منع فرمایا اس میں بڑی حکمت یہ ہے کہ طاعون کا مارہ دوسرے ملک والوں میں نہ پھیلے اور اسی لئے جہاں طاعون ہو وہاں جانے سے بھی منع فرمایا)

کَرَّارًا غَیْرَ فَرَّارٍ۔ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں (یہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ کی صفت بیان فرمائی جب جنگِ خیبر میں لڑائی کے لئے اُن کو سردار بناکر بھیجا)

هٰذَانِ فَرُّ قُرَیْشٍ اِلَّا اَرُدَّ عَلٰی قُرَیْشٍ فَرَّهَا۔ (سراقہ بن مالک بن جعشم نے کہا) یہ دونوں (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضؓ) قریش کے بھاگے ہوئے ہیں کیا میں قریش کو اُن کے بھاگے ہوئے لوگ نہ لوٹادوں۔ (فَرّ بمعنی فَارٌّ کے ہے اور اُس کا اطلاق واحد اور تثنیہ اور جمع سب پر ہوتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ فَرٌّ اور رَجُلَانِ فَرٌّ اور رِجَالٌ فَرٌّ یعنی بھاگے ہوئے لوگ)

وَیُفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہنستے تھے تو گویا اولے کھولتے تھے (اور نہایت سفید اور شفاف اور چمک دار ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ دندان مبارک اولوں کی طرح صاف اور سفید تھے اور آپ ہنسی میں صرف اُن کو کھولتے تھے یعنی تبسّم فرماتے تھے قاہ قاہ آواز نہیں نکالتے تھے)

اَرَادَ اَنْ یَّشْتَرِیَ بَدَنَةً فَقَالَ فُرَّهَا۔ ایک اُونٹ خریدنا چاہا تو کہا اُس کے دانت کھول کر دیکھو (تاکہ عمر معلوم ہو یہ **فَرَرْتُ الدَّابَّةَ اَفُرُّهَا** سے نکلا ہے یعنی میں نے جانور کا ہونٹ کھولا اُس کا سن دریافت کرنے کو)

کَانَ یَبْلُغُنِیْ عَنْكَ اَشْیَاءُ کَرِهْتُ اَنْ اُفِرَّكَ عَنْهَا۔ (حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا) مجھ کو تمہاری طرف سے ایسی باتیں پہنچیں جن کا کھولنا، تم سے بیان کرنا مجھ کو ناپسند ہے۔

لَقَدْ فُرِرْتُ عَنْ ذِکَاءٍ وَّتَجْرِبَةٍ۔ مجھ کو عقلمندی اور تجربہ سے کھل گیا۔

فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا۔ جب طاعون کسی ملک میں آئے اور تم وہاں ہو تو بھاگنے کی نیت سے وہاں سے مت نکلو (اگر بھاگنے کی نیت نہ ہو بلکہ کسی ضرورت سے نکلے تو منع نہیں ہے۔ کیونکہ طاعون اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے وہ بھاگنے سے رفع نہیں ہوسکتا بلکہ اُس کے لئے توبہ اور استغفار ضروری ہے ہر شخص کو چاہئے کہ اپنے آپ کو گنہگار سمجھ کر یہ تصوّر کرے کہ شاید طاعون اُس کی شومئی اعمال کی وجہ سے آیا اور توبہ اور استغفار کرے)

وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ۔ کافروں کے مقابلہ سے (جب وہ دوچند سے زیادہ نہ ہوں) بھاگنا گناہ کبیرہ ہے

فُرْفِرَةٌ۔ خفت اور طیش۔

Marfat.com

فَرْزٌ۔ جدا کرنا، علیحدہ کرنا، ہٹا دینا۔
تَفْرِیْزٌ۔ قطع کرنا۔
مُفَارَزَۃٌ۔ جدا کرنا، قطع کرنا۔
اِفْرَازٌ۔ جدا کرنا، تقسیم کرنا، علیحدہ کرنا۔
اِفْتِرَازٌ۔ قطع کرنا۔
کَلَامٌ فَارِزٌ۔ کھلی ہوئی صاف بات۔
مَنْ اَخَذَ فِرْزًا فَھُوَ لَہٗ۔ جو شخص کوئی حصہ لے لے تو وہ اُسی کا ہوگا۔ (یعنی تقسیم کے بعد جو شریک کوئی حصہ پسند کرلے تو وہ اُسی کا ہوگا اب دوسرے شریکوں کو اُس میں مداخلت نہ ہوگی)
مَالٌ مُفْرَزٌ۔ جو مال علیحدہ ایک ہی شخص کی ملک ہو یا کئی شخصوں کی مگر چُرانے والے کا اُس میں کوئی حصہ نہ ہو اگر چور کا بھی اُس میں حصہ ہو تو اُس کے چُرانے میں اُس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔
فُرْزٌ۔ صحیح سالم غلام یا آزاد تندرست شخص۔
فِرْزَۃٌ۔ ایک ٹکڑا جو علیحدہ کیا گیا۔
اَلتَّخَتُّمُ بِالْفِیْرُوْزَجِ یُقَوِّی الْبَصَرَ وَیَزِیْدُ فِیْ قُوَّۃِ الْقَلْبِ۔ فیروزہ کی انگوٹھی پہننا نگاہ کو قوی کرتا ہے اور دل کو زیادہ قوت دیتا ہے (فیروزہ ایک مشہور سبز پتھر ہے جو ملک ایران کے پہاڑوں میں سے نکلتا ہے)
فِیْرُوْزٌ۔ اَبُوْ لُؤْلُؤَ حضرت عمرؓ کے قاتل کا نام تھا۔
فَرْسٌ۔ گردن توڑ ڈالنا۔
فِرَاسَۃٌ۔ کسی کو دیکھ کر اُس کے باطن کا حال دریافت کرلینا۔
فَرَسٌ۔ ہمیشہ فراس (سیاہ کھجور) کھانا۔
فَرَاسَۃٌ۔ گھوڑے کی سواری میں ماہر ہونا۔ (جیسے فُرُوْسَۃٌ اور فُرُوْسِیَّۃٌ بھی ہے)۔

تَفْرِیْسٌ۔ گھوڑا سوار بنانا، گھوڑے پر چڑھانا، یا چھت پر سفید مٹی لگانا۔
اِفْرَاسٌ۔ پچھاڑ لینا، کچھ چھوڑ دینا، غفلت کرنا، کسی کو چھوڑ دینا اس لئے کہ شیر اُس کو لے جائے اور خود بچ جائے۔
تَفَرُّسٌ۔ نظر جمانا باطن کا حال دریافت کرنے کے لئے۔
اِفْتِرَاسٌ۔ شکار کرنا۔
فَرَسٌ۔ گھوڑا اور گھوڑی (اور مرکوحِصَانٌ اور مادہ کو حِجْرٌ بھی کہتے ہیں)۔
فُرِّسَ۔ قتل کیا گیا۔
اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ۔ مومن کی فراست سے ڈرو وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے (اور دلوں کے اندر کی حالت معلوم کرلیتا ہے بعضوں نے کہا فراست سے وہ تجربہ مراد ہے جو مختلف لوگوں کی صورتیں دیکھنے سے آدمی کو حاصل ہوتا ہے یعنی علم قیافہ جس سے انسان کی باطنی خصلتیں دریافت کی جاتی ہیں)
اَفْرَسُ النَّاسِ ثَلٰثَۃٌ۔ تین آدمی سب سے زیادہ فراست رکھتے ہیں (اُن کی فراست سچ نکلتی ہے)
اِنَّہٗ عَرَضَ یَوْمًا الْخَیْلَ وَعِنْدَہٗ عُیَیْنَۃُ بْنُ حِصْنٍ فَقَالَ لَہٗ اَنَا اَعْلَمُ بِالْخَیْلِ مِنْکَ فَقَالَ وَاَنَا اَفْرَسُ بِالرِّجَالِ مِنْکَ۔ ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گھوڑے لائے گئے اُس وقت عُیَیْنَہ بن حصنؓ موجود تھے وہ کہنے لگے میں گھوڑوں کو آپ سے زیادہ پہچانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا میں آدمیوں کو تجھ سے زیادہ پہچانتا ہوں۔ (عرب

Marfat.com

لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ فَارِسٌ بِالْاَمْرِ اس کام کو خوب جاننے والا)

عَلِّمُوْا اَوْلَادَكُمُ الْعَوْمَ وَالْفُرَاسَةَ۔ اپنی اولاد کو پانی میں تیرنا اور گھوڑے کی سواری سکھلاؤ (تیرنے میں تمام بحری فنون متعلقہ جنگ آگئے اور گھوڑے سواری میں تمام بری فنونِ حرب۔ مطلب یہ ہے کہ اپنی اولاد کو جنگ بحری اور بری دونوں کے لئے تیار رکھو)

كَرِهَ الْفُرْسَ فِي الذَّبِيْحَةِ۔ ذبح کئے ہوئے جانوروں میں اُن کے ٹھنڈے ہونے سے پہلے گردن توڑنا بُرا جانا۔ (جب ذبیحہ ٹھنڈا ہوجائے اُس کی جان بالکل نکل جائے اُس وقت گردن توڑنی چاہئے)

اَمَرَ مُنَادِيَهُ فَنَادَى اَنْ لَّا تَعْقِرُوْا وَلَا تَفْرِسُوْا۔ حضرت عمرؓ نے منادی کو حکم دیا۔ اُس نے یہ ندا کی دیکھو ذبح کئے جانوروں کی گردن نہ کاٹو نہ توڑو۔ (جب تک ٹھنڈے نہ ہوجائیں، بعضوں نے کہا نحر یہ ہے کہ چھری یا تلوار کی نوک سے جانور کو مارنا)

يُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فَيَفْرِسُ فَرْسَى۔ اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج پر نغف کی بیماری بھیجے گا سبھے سب ایک ہی دن میں مرے پڑے ہوں گے (نغف وہ کیڑے کی بیماری جو اُونٹ یا بکری کی ناک میں ہوجاتی ہے)، یہ فَرَسَ الذِّئْبُ الشَّاةَ سے ماخوذ ہے یعنی بھیڑیئے نے بکری کو مار ڈالا۔ اِفْتَرَسَ کے بھی یہی معنے ہیں فَرْسَى جمع ہے فَرِیْس کی بمعنے قَتِیْل۔

وَمَعَهَا اِبْنَةٌ لَهَا اَخَذَتْهَا الْفَرَسَةُ۔ اُس کے ساتھ اُس کی ایک بیٹی تھی جس کی گردن بیماری کی وجہ سے ٹوٹنے کو تھی بیٹھ میں ریاح کی بیماری تھی جس کی وجہ سے آدمی کبڑا ہوجاتا ہے۔

فِيْ رَجُلٍ اَلٰى مِنِ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ طَلَّقَهَا فَقَالَ هُمَا كَفَرَسَيْ رِهَانٍ اَيُّهُمَا سَبَقَ اُخِذَ بِهٖ۔ ایک شخص نے اپنی عورت سے ایلاء کیا پھر اُس کو طلاق دے دی تو ضحاکؒ نے کہا ایلاء اور طلاق دونوں شرط کے گھوڑوں کی طرح چلتے رہیں گے جو آگے نکل جائے گا اسی کے موافق حکم ہوگا (یعنی اگر عدت تین طہر یا تین حیض ایلاء کی مدت یعنی چار مہینے سے پیشتر گزر گئے تو عورت بائن ہوجائے گی اب ایلاء کا اُس پر کوئی اثر نہ ہوگا اور اگر ایلاء کی مدت پیشتر پوری ہوگئی تب وہ عورت ایلاء کی وجہ سے ایک طلاق پاکر بائن ہوجائے گی اور ایک طلاق اور یعنی دو طلاق پڑ جائیں گی)

كُنْتُ شَاكِيًا بِفَارِسَ فَكُنْتُ اُصَلِّيْ قَاعِدًا۔ میں فارس کے ملک میں بیمار ہوگیا تو بیٹھ کر نماز پڑھا کرتا تھا۔ (ایک روایت میں بِنَفْرِسَ ہے یعنی نفرس کی بیماری میں مبتلا ہوگیا تھا جو ایک مشہور مرض ہے پاؤں کے انگوٹھے میں سخت درد ہوتا ہے)

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْهِمُ الْاُنْثٰى مِنَ الْخَيْلِ فَرَسًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مادیاں گھوڑی کو بھی فرس کہتے (کیونکہ فرس نر اور مادہ دونوں کو کہتے ہیں اور مادہ کو فرسۃ نہیں کہتے۔ بعضوں نے فَرْسَة کہا (نادرست رکھا ہے)

فَارِسِيٌّ۔ ایک گروہ ہے آدمیوں کا جو ملک ایران میں رہتا ہے وہاں کے باشندوں کو فارس کہتے ہیں، ایرانی۔

Marfat.com

سَلْمَانُ فَارِسِیٌّ۔ اپنی (ایرانی) لوگوں میں سے تھے۔ اصفہان یا مرازم کے رہنے والے اُن کی عمر تین سو پچاس سال یا دو سو پچاس سال کی ہوئی۔

کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْرَاسٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی گھوڑے تھے رشات جن کے نام سکب اور مرتجز اور لزاز اور طرب اور لحیف اور ورد اور خرسن تھے۔ بعضوں نے کہا آپ کے اور گھوڑے بھی تھے جیسے البحر اور ذو العقال اور ذوالمہم اور مرتجل اور سرحان اور یعسوب اور بحر اور ادہم وغیرہ)

اِیَّاکَ وَ فَرِیْسَۃَ الْاَسَدِ۔ تو نماز میں اُس جانور کی طرح مت ہو جس کو شیر اب لیتا ہے (یعنی سجدے میں سینہ وغیرہ زمین سے مدار کھ)

اَبُوْ فِرَاسٍ۔ شیر کی کنیت ہے۔

فَرَسَخَۃٌ۔ ٹوٹ جانا، کشادہ ہونا۔

فَرْسَخٌ اور اَفْرَسَخَ۔ ٹوٹ جانا، تیزی موقوف ہوجانا، کھل جانا۔

فَرْسَخٌ۔ سکون اور ساعت اور راحت تین میل کی مسافت یا بارہ ہزار یا دس ہزار ہاتھ اور روزن اور وہ چیز جس میں روزن نہ ہو اور جو چیز ہمیشہ ہو ہمیشہ رہے (اُس کی جمع فَرَاسِخُ ہے)

مَا بَیْنَکُمْ وَ بَیْنَ اَنْ یُّصَبَّ عَلَیْکُمُ الشَّرُّ فَرَاسِخُ اِلَّا مَوْتُ رَجُلٍ یَغْنِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ۔ (حذیفہ بن یمان نے کہا) تم پر بے حد اور بے حساب مصیبت اور شر آنے میں ایک شخص کی موت صرف حائل ہے (جب تک وہ زندہ ہے یہ بے انتہا مصیبت نہیں سکتی۔ شخص سے مراد حضرت عمرؓ کو لیا)

فِرْسِقٌ۔ یا فِرْسِلٌ۔ زرد آلو یا اُس کی ایک عمدہ قسم جو سُرخ ہو، بن ریشہ۔

اِنَّ قَبْلَنَا جِبَالًا یُقَالُ لَہَا مِنَ الْفِرْسِلِ مَا ھُوَ اَکْثَرُ غَلَّۃً مِّنَ الْکَرْمِ۔ (سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے جو طائف کے عامل تھے حضرت عمرؓ کو لکھا) ہمارے ملک میں کچھ پہاڑ ہیں اُن میں زرد آلو اتنے ہیں جن کی آمدنی انگور سے زیادہ ہے۔

فِرْسِکٌ۔ بمعنی فِرْسِقٌ جو اُوپر گذرا۔

فِرْسِنٌ۔ اُونٹ کا کھُر یا بکری کا کھُر جس کو ظلف بھی کہتے ہیں۔

فَرَاسِنٌ۔ شیر۔

فَرَاسِیُوْنُ۔ جنگلی گدھا (بعضوں نے کہا) فِرْسِنٌ صرف اونٹ کے کھُر کو کہتے ہیں جیسے قَدَمٌ انسان کے لئے)۔

لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا وَّ لَوْ فِرْسِنَ شَاۃٍ۔ کسی تحفہ یا ہدیہ یا احسان کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ بکری کا ایک کھُر ہو (جس پر ذرا سا گوشت ہوتا ہے باقی سب ہڈی پٹھی، مطلب یہ ہے کہ غریب آدمی بھی کوئی حصّہ یا تحفہ بھیجے تو اس کی حقارت نہ کرنا چاہئے ورنہ اس کے دل کو رنج ہوگا بلکہ بڑی خوشی سے اُس کو قبول کرنا اور بھیجنے والے کا دل خوش کرنا چاہئے ۱۲ دل بدست آور کہ حج اکبر است)۔

لَا تَحْقِرَنَّ جَارَۃٌ لِجَارَتِہَا وَ لَوْ فِرْسِنَ شَاۃٍ۔ کوئی عورت اپنی پڑوسن کے حصّہ کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ ایک بکری کا کھُر ہی بھیجے۔

فَرْشٌ۔ یا فِرَاشٌ۔ بچھانا، کشادہ کرنا، اندر کا حال بیان کر دینا، جھوٹ بولنا۔

فَرَّشَ۔ پنکھ پھیلانا، پھیل جانا۔

اِفْرَاشٌ۔ بہت فرش ہونا، علیحدہ ہونا۔

Marfat.com

برائی بیان کرنا، غیبت کرنا، سواری کا جانور دینا، باریک اور تیز کرنا، زمین پر لٹانا، ذبح کرنے کے لئے، نکاح کرنا۔

تَفَرَّشَ ۔ پنکھ پھیلانا۔

اِفْتِرَاشٌ ۔ روندنا، پھیلا دینا، بچھا دینا، غالب آنا، پھاڑ دینا، جو چاہے وہ زبان سے نکالنا، غضب کرنا، نکاح کرنا۔

فِرَاشٌ ۔ خاوند اور بیوی۔

نَهٰى عَنْ اِفْتِرَاشِ السَّبُعِ فِي الصَّلٰوةِ ۔ نماز میں درندے کی طرح بانہیں زمین پر پھیلا دینے سے منع فرمایا (یعنی سجدے میں بانہیں زمین سے اٹھی رکھے کتے اور بھیڑیئے کی طرح زمین پر نہ پھیلا دے)۔

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ لڑکا خاوند ہی کا یا لونڈی کے مالک کا سمجھا جائے گا اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہے (یعنی اُس کو کچھ نہیں ملے گا)

اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ مَالًا مُّفْتَرَشًا ۔ مگر جب وہ غصب کا مال ہو۔ (جس پر خاصوں نے ہاتھ پھیلایا ہو دست درازی کی ہو۔ (یہ **اِفْتَرَشَ عِرْضَ فُلَانٍ** سے ماخوذ ہے یعنی فلاں شخص کی عزت لی اُس کو بُرا بھلا کہا گویا بچھونے کی طرح اُس کو پاؤں سے روندا)

كُلُوا الْفَارِصَ وَالْفَرِيْشَ ۔ بوڑھی اونٹنی اور جو نئی جنی ہو وہ تم کھو۔ (یہ دونوں زکوٰۃ میں نہ لی جائیں گی پہلی اس واسطے کہ خراب اور ناکارہ ہے اور دوسری اس واسطے کہ عمدہ اور بہترین مال ہے اور زکوٰۃ میں اوسط درجہ کا مال لینا چاہئے۔ ایک روایت میں **وَكُلُوا الْعَارِضَ وَالْفَرِيْشَ** ہے یعنی بیمار جانور تم کھو اور فریش سے بعضوں نے وہ سبزی مراد رکھی ہے جو زمین پر پھیلی ہوئی ہو اور جڑ پر سیدھی نہ کھڑی ہو۔)

وَتَرَكْتُ الْفَرِيْشَ مُسْتَحْلِكًا ۔ میں نے گھاس کو اس حال میں چھوڑا کہ جل کر کالی ہو گئی تھی۔

فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفَرَّشُ ۔ لال کی مادہ آئی اور اپنے پر پھیلانے لگی (زمین پر گر رہی تھی)

فِي الظُّفُرِ فَرْشٌ مِّنَ الْاِبِلِ ۔ ناخن میں ایک چھوٹا اونٹ دینا ہوگا۔ بعضوں نے کہا **فَرْش** وہ اونٹ یا گائے یا بکری جو کاٹنے کے سوا اور کام میں نہ آئے)

فُرُش ۔ ایک وادی کا بھی نام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کو جاتے وقت اُس میں سے گئے تھے۔

فَتُقَادَعُ بِهِمْ جَنْبَتَا الصِّرَاطِ تَقَادُعَ الْفَرَاشِ فِي النَّارِ ۔ دونوں کنارے پُل صراط کے اُن کو دوزخ میں اس طرح گرائیں گے جیسے پروانے آگ پر گرتے ہیں۔

تَقَادُعٌ ۔ پے درپے گرنا یا مرنا۔

جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِيْهَا ۔ پروانے اور اُن جانوروں کو آگ میں گرانے والے بنایا۔

غَشِيَهَا فَرَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ ۔ سونے کے پر والوں نے اُس کو ڈھانپ لیا تھا (وہ فرشتے تھے جن کے پر سونے کی طرح چمکتے تھے۔)

زَوْجَتُكَ وَفَرْشَتُكَ ۔ تیری بیوی اور تیرا بچھونا۔ (بیوی کو بھی بچھونا کہتے ہیں کیونکہ مرد اس پر سوار ہوتا ہے وہ فرش کی طرح نیچے رہتی ہے)

فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِلْمَرْأَةِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ ۔ ایک بچھونا خود مرد کے لئے چاہئے اور دوسرا بیوی کے لئے (اگر کوئی عذر ہو جس کی وجہ سے اس کا الگ سونا

Marfat.com

مناسب ہو اور بے عذر بھی الگ سلانا جائز ہے بعضوں نے کہا مستحب ہے اکثر علماء کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ بیوی اور خاوند دونوں ایک ہی بچھونے پر سوئیں۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا) اور تیسرا بچھونا مہمان کے لئے اور چوتھا شیطان کے لئے ہے (کیونکہ بے ضرورت اور فضول ہے خالی رہے گا تو شیطان اُس پر آرام کرے گا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ بے ضرورت سامان اکٹھا کرنا، اور بے ضرورت فرنیچر وغیرہ سے گھر کو آراستہ کرنا خوب نہیں ہے ضرورت کے موافق فرنیچر وغیرہ رکھے تو قباحت نہیں ہے)۔

فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ۔ بہشت کا ایک فرش اُس کے لئے بچھاؤ۔

كَانَ يَفْرُشُ۔ بچھونا کرتا تھا۔

كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوْضَعُ فِيْ قَبْرِهٖ وَ كَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا ایسا ہی تھا جیسا قبر میں آپ کے لئے بچھایا گیا تھا۔ (ایک سُرخ چادر آپ کی قبر میں بچھا دی گئی تھی، اور آپ جب آرام فرماتے تو سر مبارک مسجد کی طرف رہتا (مسجد کی طرف پاؤں نہ کرتے)۔

ضَرْبٌ يُطِيْرُ فِرَاشَ الْهَامِ۔ تلوار کی ایسی ضرب جس سے سر کی پتلی پتلی ہڈیاں اُڑیں۔

فِرَاشَةُ الْقَفْلِ۔ قفل کے پر۔

فِي الْمُنْقِلَةِ الَّتِيْ تُطِيْرُ فِرَاشُهَا خَمْسَةَ عَشَرَ۔ اُس زخم میں جو ہڈی کو سرکا دے اُس کی پرتیں اُڑ جائیں پندرہ اونٹ دینا ہوں گے۔ (دیت کے)

اِنَّكُمْ تَنْهَا فَتَوْنَ فِي النَّارِ تَهَافُتَ الْفَرَاشِ۔ تم تو آگ میں اس طرح گرے پڑتے ہو جیسے پروانے گرتے ہیں (جل کر مر جاتے ہیں۔ آدمی پروانہ سے بھی بڑھ کر جاہل ہے گناہوں میں مبتلا ہو کر اپنے آپ کو دوزخ کی آگ میں گراتا ہے پھر پروانہ اچھا ہے وہ تو اُسی وقت جل کر فنا ہو جاتا ہے مگر آدمی تو ابدالآباد یا مدت دراز تک دوزخ میں جلتا رہے گا۔ نہ مرے گا کہ چین ہو جائے نہ دوزخ سے چھوٹے گا)۔

لَا تَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْكَ۔ اپنی بانہیں سجدے میں زمین پر مت بچھا دے جیسے کتا بچھا دیتا ہے اُس کا ذکر اُوپر گزر چکا)

فُرْشَحَةٌ۔ کودنا، بیٹھنے میں رانوں کو زمین سے لگا دینا، دونوں پاؤں میں فاصلہ رکھنا۔

فِرْشَاحٌ۔ کشادہ عریض زمین۔

فِرْشِيْحٌ۔ ذکر۔

كَانَ لَا يُفْرِشُ شِرَاحَ رِجْلَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ۔ عبداللہ بن عمر رضؓ نماز میں اپنے دونوں پاؤں کے درمیان فاصلہ نہ کرتے (ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں سے خوب الگ کر کے بیچ میں فاصلہ دے کر نہ کھڑے ہوتے جس کو عربی میں تَفَجُّج کہتے ہیں)

فَرْصٌ۔ کاٹنا، پھاڑنا، چیرنا۔

فَرِيْصَةٌ۔ پرہانا۔

تَفَرُّصٌ۔ لقمہ کرنا۔

مُفَارَصَةٌ۔ باری کرنا۔

اِفْرَاصٌ۔ قدرت دینا۔

تَفَارُصٌ۔ باری باری کرنا۔

اِفْتِرَاصٌ۔ فرصت پانا۔

فِرَاصٌ۔ کپڑا۔

فَرْصَةٌ۔ وہ ہوا جس سے قحط سالی ہوتی ہے۔

فُرْصَةٌ۔ وہ چیتھڑا یا روئی کا ٹکڑا جس سے

Marfat.com

عورتیں حیض کا خون پونچھتی ہیں۔

فُرْصَةٌ ۔ نوبت، وقت، وہ وقت جب آدمی اشغال سے خالی ہو۔

فَرِيْصَةٌ ۔ گردن کی رگ یا گوشت کا وہ لوتھڑا جو پہلو اور مونڈھے کے درمیان ہوتا ہے، یا چھاتی اور مونڈھے کے درمیان ڈر کے وقت وہ کپکپانے لگتا ہے۔

خُذِيْ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرِيْ بِهَا یا **خُذِيْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ**۔ یعنی مشک لگا ہوا ایک چیتھڑا یا روئی کا پھایہ لے اس سے پاکی کر (ایک روایت میں **فَرْصَةً** ہے یعنی چمکی برابر مشک لے اور ایک میں **فَرْضَةً** ہے یعنی ایک ٹکڑا)

إِنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ أَرَى الرَّجُلَ تَأْيِرًا فَرِيْصُ رَقَبَتِهِ فَلَوْمًا عَلَى مُرَيَّتِهِ يَضْرِبُهَا۔ میں اس بات کو برا جانتا ہوں کہ آدمی کی گردن کی رگیں مارے غصہ کے پھولی دیکھوں وہ اپنی چھوٹی عورت کو کھڑا مار رہا ہو (بیوی کو مارنا آپ نے مکروہ جانا)۔

فَيُخْنِيْ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا۔ پھر اُن دونوں آدمیوں کو لایا گیا (ڈر کے مارے) اُن کے فریصے پھڑک رہے تھے۔

تُرْعَفُ فَرِيْصَةُ يَا بُوَادِرُهُ۔ اُس کے مونڈھے کے گوشت پھڑک رہے تھے۔

رَفَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ إِلَّا مَنِ افْتَرَضَ مُسْلِمًا ظُلْمًا۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص پر تنگی نہ کرے گا (اُس کا قصور معاف کر دے گا) مگر جس نے کسی مسلمان کی جان یا عزت کو ظلم کی راہ سے موقع پاکر نقصان پہنچایا ہو (یہ بہت سخت قصور ہے جو معافی کے قابل نہیں ہے جیسے حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں ؎

مباش در پئے آزار و ہر چہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہے نیست)۔

وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا أَخَذَ لَهَا الْفَرِيْصَةَ۔ اُس کے ساتھ اُس کی ایک بچی تھی جس کو سرسام کی بیماری نے بُرا کر دیا تھا (پشت میں ریحی درد تھا)

ارْتَعَدَتْ فَرَائِصُهُ وَاصْطَكَّتْ فَرَائِصُ الْمَلَائِكَةِ۔ مونڈھے کے گوشت لرزنے لگے اور فرشتوں کے مونڈھوں کے گوشت رگڑا کھانے لگے۔

فَرْضٌ۔ وقت مقرر کرنا، کاٹنا، واجب کرنا، لازم کرنا، اندازہ کرنا، تصور کرنا، معین کرنا، ٹھہرانا، سوچنا، بچار کرنا، حکم دینا، ادا کرنا، حصہ ٹھہرانا، تنخواہ مقرر کرنا۔

فُرُوْضٌ اور **فَرَاضَةٌ**۔ معمر ہونا، بڈھی ہونا۔

تَفْرِيْضٌ۔ فریضہ ہونا، کاٹنا، ایک فرض کے بعد دوسرا فرض بیان کرنا۔

إِفْرَاضٌ۔ نصاب تک پہنچا دینا، عطا کرنا۔

إِفْتِرَاضٌ۔ واجب کرنا، لازم کرنا، اگر جانا، اپنی اپنی ماہواریں لے لینا۔

فَارِضٌ۔ بوڑھی عمر والی۔

فَرْضٌ۔ اصطلاح فقہ میں وہ کام جس کا ضروری ہونا آیت قرآنی یا حدیث نبوی سے ثابت ہو وہ دو قسم کا ہے ایک فرض عین جو ہر شخص پر فرض ہے دوسرے فرض کفایہ جو اگر کچھ لوگ کر لیں تو کافی ہے جیسے جہاد، نماز جنازہ وغیرہ۔

هٰذِهِ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ۔ یہ زکوٰۃ فرض ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر مقرر کی ہے۔

فَاِنَّ لَهٗ عَلَيْنَا سِتَّ فَرَائِضَ۔ ہم کو اُنھیں چھ اونٹ دینا ہے (زکوٰۃ میں جو اونٹ لیا جاتا ہے اُس کو فریضہ کہتے ہیں کیونکہ وہ اونٹ کے مالک پر دینا فرض ہوتا ہے پھر ہر ایک اونٹ کو فریضہ کہنے لگے)۔

مَنْ مَّنَعَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ۔ جو شخص اللہ کے فرضوں میں سے کسی فرض کو روکے (اُس کو ادا نہ کرے)۔

فِى الْفَرِيْضَةِ يَجِبُ عَلَيْهِ وَ لَا تُوْجَدُ عِنْدَهٗ۔ اگر زکوٰۃ کا معینہ جانور (جیسے بنت مخاض یا بنتِ لبون یا حقہ یا جذعہ) ایک شخص پر دینا ہو لیکن ویسا جانور (اُس عمر کا) اُس کے پاس نہ ہو۔

لَكُمُ فِى الْوَظِيْفَةِ الْفَرِيْضَةُ۔ نصاب زکوٰۃ میں جو بوڑھا جانور ہو وہ تم ہی رکھو (زکوٰۃ میں نہیں لیا جائے گا۔ ایک روایت میں عَلَيْكُمْ فِى الْوَظِيْفَةِ الْفَرِيْضَةُ ہے یعنی ہر نصاب میں جو زکوٰۃ مقرر ہے وہ تم کو دینا ہوگی)۔

لَكُمُ الْفَارِضُ وَالْفَرِيْضُ۔ بوڑھا جانور تم ہی رکھو (ایک روایت میں اَلْعَارِضُ ہے اُس کا ذکر اُدپر گزر چکا ہے)

رَكَضَتْنِىْ فَرِيْضَةٌ مِّنَ الْفَرَائِضِ۔ زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک اُونٹ نے مجھ کو لات ماری۔

اَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ۔ علم دین تین علم ہیں ایک تو انصاف اور عدل کے ساتھ ترکوں کے حصوں کا علم یعنی علمِ فرائض جو قرآن و حدیث میں صاف مذکور ہے (بعضوں نے کہا فریضہ عادلہ میں پورہ حصہ بھی داخل ہے جو قرآن و حدیث سے نکالا گیا ہو گو صاف طور سے اُن میں مذکور نہ ہو۔ بعضوں نے کہا فریضہ عادلہ پورہ فرض ہے جس کی فرضیت پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور اس کا منکر کافر ہے مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ جہاد وغیرہ)

تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْاٰنَ۔ اسلام کے فرائض اور قرآن سیکھو (کیونکہ میں دنیا سے جانے والا ہوں۔ بعضوں نے فرائض سے علمِ فرائض یعنی ترکہ کی تقسیم کا علم مراد رکھا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ سب سے پہلے میری اُمت سے علمِ فرائض اُٹھا لیا جائے گا)۔

عِنْدَ فُرْضَةِ الْمَاءِ۔ پانی کے اُتار کے پاس۔

طَلَبُ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ۔ حلال روزی طلب کرنا ایک فرض ہے دوسرے فرضوں کے بعد یا ہمیشہ فرض ہے ایک کے بعد ایک۔

فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِىْ ثَلَاثَةِ الْاٰفٍ وَ خَمْسِ مِائَةٍ۔ (حضرت عمرؓ نے) اُسامہ بن زیدؓ کی سالانہ تنخواہ بیت المال میں سے تین ہزار پانچسو درہم مقرر کی۔ (اور اپنے فرزند عبداللہؓ کی تین ہزار درہم اُس پر عبداللہؓ نے شکایت کی کہ خیر دوسرے انصار اور مہاجرین کا تو مرتبہ مجھ سے اعلیٰ ہے جن کی تنخواہیں آپ نے زیادہ مقرر کیں مگر اسامہؓ کو مجھ پر کیوں ترجیح دی وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جہاد میں مجھ سے سابق نہیں ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا تمہارا کہنا صحیح ہے لیکن بات یہ ہے کہ اُسامہؓ کے باپ حضرت زیدؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے باپ سے زیادہ چاہتے تھے

Marfat.com

تو کیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اپنی محبت پر ترجیح نہ دوں)

اِنَّ لِلْاِیْمَانِ فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَ حُدُوْدًا وَّ سُنَنًا۔ ایمان کے کچھ فرائض ہیں یعنی وہ اعمال جن کا بجالانا فرض ہے اور کچھ عقائد ہیں اور کچھ ممنوعات (حرام) ہیں اور کچھ سُنن اور آداب ہیں (یہ سب ایمان میں داخل ہیں اسی لئے ایمان کم وزیادہ ہوتا ہے)

فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ۔ مہاجرین کے لئے سالانہ معاش مقرر کی۔

مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِشَیْءٍ اَحَبَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ۔ بندہ میری نزدیکی حاصل کرنے کیلئے جو کام کرتا ہے اُن میں فرضوں سے زیادہ کوئی چیز مجھ کو پسند نہیں ہے (تو پہلے انسان کو فرائض کے ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے یعنی سُنن اور آداب کے ساتھ اگر فرضوں سے فرصت اور فراغت ہو تب نوافل ادا کرے یہ نہیں کہ نوافل میں مشغول ہو اور فرض کا خیال نہ رکھے)۔

اَتَیْتُ عُمَرَ فِیْ اُنَاسٍ مِّنْ قَوْمِیْ فَجَعَلَ یَفْرِضُ لِلرَّجُلِ مِنْ طَیِّءٍ فِی الْفَیْنِ وَیُعْرِضُ عَنِّیْ۔ (عدی بن حاتم طائی نے کہا) میں حضرت عمرؓ کے پاس اپنی قوم کے چند لوگوں سمیت آیا وہ قبیلۂ طی کے ایک ایک شخص کے لئے دو دو ہزار درہم سالانہ مقرر کر رہے تھے اور میری طرف توجہ ہی نہ کرتے تھے۔

اِتَّخَذَ عَامَ الْجُدُبِ قَدْحًا فِیْهِ فُرُوْضٌ۔ حضرت عمرؓ نے قحط کے سال میں تیر کی ایک لکڑی رکھی تھی اُس میں کٹاؤ تھا۔

لَمْ یَفْتَرِضْهَا وَلَدٌ۔ حضرت بی بی مریم علیہا السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی (بلکہ آپ کنواری تھیں پہلی اولاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے)۔

اِسْتَقْبَلَ فُرْضَتَیِ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کے دونوں اُتاروں کی طرف منہ کیا۔

فُرْضَةُ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کا نشیبی حصہ جہاں سے پانی بہہ کر نیچے آتا ہے (اور فُرْضَةُ النَّهْرِ نہر کا دہانہ۔ کرمانی رح نے کہا فُرْضَةُ الْجَبَلِ پہاڑ پر جانے کا راستہ)

حَتّٰی اَرْفَابِهٖ عِنْدَ فُرْضَةِ النَّهْرِ۔ نہر کے دہانہ کی جانب کشتی ٹھہرائی (اُس کا لنگر ڈالا)

وَاجْعَلُوا السُّيُوْتَ لِلْمَنَايَا فُرُضًا۔ تلواروں کو موت کا دہانہ بناؤ (یعنی شہادت حاصل کرو)۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ۔ علم حاصل کرنا (یعنی بقدرِ ضرورت دین کا علم حاصل کرنا) ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے (بقدرِ ضرورت کی قید اس واسطے لگائی کہ اگر کسی کے پاس مال ہی نہ ہو تو اُس کو زکوٰۃ کے مسائل سیکھنا فرض نہیں ہے اسی طرح جس کو حج کا مقدور نہ ہو اُس کو حج کے ارکان اور آداب کا سیکھنا فرض نہیں ہے باقی ایمان کے ضروری عقائد اور نماز روزے کے ضروری احکام سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اسی طرح عورتوں کو حیض اور نفاس کے مسائل سیکھنا)

اِنَّهَا فَرِيْضَةٌ وَّاجِبَةٌ۔ زکوٰۃ فرض ہے اور واجب ہے۔

اَلسُّجُوْدُ عَلَی الْاَرْضِ فَرِيْضَةٌ۔ سجدہ زمین پر کرنا فرض ہے (یعنی بہتر ہے گو اور پاک

Marfat.com

چیزوں پر بھی سجدہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ کھانے اور پہننے کی چیزیں نہ ہوں۔ علمائے امامیہ کا یہی قول ہے)

فَرَضَ اللّٰهُ عَلَى النِّسَاءِ۔ اللہ نے عورتوں کے لئے یہ مقرر کیا ہے۔

فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ وَ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ اَوْجُهٍ۔ اللہ تعالیٰ نے نماز کو فرض کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دس قسمیں سنّت ٹھہرائیں (یعنی مقرر کیں اور تفصیل سے بیان کیں جیسے صلوٰۃ السفر، صلوٰۃ الخضر، صلوٰۃ الخوف صلوٰۃ المسافر، صلوٰۃ المریض، صلوٰۃ الکسوف، صلوٰۃ الخسوف، صلوٰۃ الجنازۃ، صلوٰۃ العیدین، صلوٰۃ الجمعۃ اب جو شخص صرف قرآن کو دیکھے اور حدیث کو نہ مانے وہ گمراہی میں پڑ گیا۔)

فَرْطَحٌ ۔ چپٹا۔ موٹا بلند آدمی۔

فَرْضَاخٌ ۔ بڑی چھاتیوں والی عورت۔

اِنَّ اُمَّتَهٗ كَانَتْ فَرْضَاخِيَةً۔ دجال کی ماں بڑی موٹی تازی، بڑی چھاتیوں والی ہے۔

اَلْمُفَرْطَحُ ۔ ضعیف، ناتوان۔

فَرَطٌ ۔ قصور کرنا، اور ضائع کرنا یہاں تک کہ فوت ہو جائے۔

فُرُوْطٌ ۔ آگے بڑھنا، سابق ہونا۔

فَرْطٌ ۔ ایک بات منہ سے بن سوچے نکل جانا، ضائع ہونا، فوت ہونا، اسراف کرنا بچوں کا چھٹپن میں مرجانا، بھیجنا، آگے کرنا، جلدی کرنا زیادتی کرنا، غالب آنا۔

فَرَطٌ اور **فَرَاطٌ** ۔ قافلہ سے آگے بڑھ کر پانی اور چارے کا انتظام کرنا۔

تَفْرِيْطٌ ۔ کمی کرنا، قصور کرنا، بھیجنا، چھوڑ دینا، عمداً کرنا، حد سے زیادہ تعریف یا ہجو کرنا، علیحدہ کرنا۔

مُفَارَطَةٌ اور **فِرَاطٌ** ۔ پانا، سابقت کرنا، بھرنا، یہاں تک کہ پانی بہہ نکلے، بھول جانا، چھوڑ دینا، طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا۔

اِفْرَاطٌ ۔ حد سے بڑھ جانا زیادتی اور کمال کی جانب میں۔

تَفْرِيْطٌ ۔ جانب نقصان اور تقصیر میں حد سے بڑھ جانا۔

تَفَرُّطٌ ۔ آگے بڑھنا۔

تَفَارُطٌ ۔ سابقت کرنا۔

اِنْفِرَاطٌ ۔ گھل جانا۔

اِفْتِرَاطٌ ۔ بچی کا چھٹپن میں مرجانا۔

فَارِطٌ اور **فَرَطٌ** ۔ وہ شخص جو لوگوں کے آگے جاکر اُن کے واسطے چارہ کھانے پانی کا انتظام کرتا ہے (بعضوں نے کہا جو حوض اور ڈول رسّی وغیرہ کا انتظام کرتا ہے)

اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔ میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا (نہایہ میں ہے کہ عرب لوگ کہتے ہیں **فَرَطٌ يَفْرُطُ فَهُوَ فَارِطٌ** اور **فَرَطٌ** جب کوئی شخص آگے بڑھ کر لوگوں کے لئے پانی کی تلاش کرے اور رسّیاں ڈول حوض وغیرہ اُن کے لئے درست کرے)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا۔ یا اللہ اس بچہ کو ہمارا ہمیشہ خیمہ بنا دے (یعنی اجر اور ثواب جو ہم نے آگے بھیجا آخرت میں کام آنے کے لئے ہمارا سفارشی بنا دے جیسے دوسری حدیث میں ہے

Marfat.com

کہ صغیر سن بچہ جو گذر گیا ہو اپنے ماں باپ کی سفارش کرے گا)۔

عَلٰی مَا فَرَطْتُ مِنِّیْ۔ مجھ سے جو قصور سرزد ہوا یا جو کام آگے کر چکا ہوں۔

اَنَا وَ النَّبِیُّوْنَ فُرَّاطُ الْقَاصِفِیْنَ۔ میں اور دوسرے پیغمبر ہجوم کرنے والوں کے پیش خیمہ ہوں گے۔ (اپنی اپنی اُمتوں کی شفاعت اور نجات دلانے کے لئے آگے بڑھیں گے۔ یہ جمع ہے فَارِطٌ کی)۔

تَقَدَّمْنَ عَلٰی فَرَطِ صِدْقٍ تَعْنِیْ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَبَا بَکْرٍ۔ (عبداللہ بن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا اُس بیماری میں جس میں وہ گرگئیں، تم تو سچے پیش خیموں کے پاس جاتی ہو (جو تمہاری راحت اور آرام کا سب سامان وہاں کرلیں گے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضؓ)

فَاَلَتْ لِعَائِشَۃَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَاکِ عَنِ الْفُرْطَۃِ فِی الدِّیْنِ۔ حضرت بی بی اُم سلمہؓ نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو دین کے کاموں میں حد سے زیادہ بڑھ جانے سے منع فرمایا ہے (یعنی غلو اور افراط سے وہ یہ ہے کہ مباح کو مستحب یا سنت اور مستحب کو واجب اور لازم یا مکروہ کو حرام کر ڈالے)

مَنْ یَّسْقِیْنَا اِلَی الْاُثَایَۃِ فَیَمُدُّ حَوْضَھَا وَ یُفْرِطُ فِیْہِ فَیَمْلَؤُہٗ حَتّٰی تَاْتِیَہٗ۔ کون شخص ہم میں سے اُثایہ کی طرف آگے بڑھ کر جاتا ہے (اُثایہ ایک موضع کا نام ہے مکہ کے راستہ میں) وہاں حوض کو لیپ پوت کر تیار کرتا ہے پھر اُس میں اتنا پانی بھرتا ہے کہ لبالب ہوجائے ہمارے آنے تک۔

اَلَّذِیْ یُفْرِطُ فِیْ حَوْضِہٖ۔ جو شخص اپنے حوض کو پانی سے بھر دے۔

تَنْقِی الرِّیَاحُ الْقَذٰی عَنْہُ وَ اَفْرَطَہٗ۔ ہوائیں اُس پر سے کوڑا (کچرا) اُڑا دیتی ہیں اور اُس نے اُس کو بھر دیا، یا چھوڑ دیا۔

مُلْکُ بَنِیْ سَاسَانَ اَفْرَطَھُمْ۔ سلطنت نے بنی ساسان کو چھوڑ دیا (یعنی اُن کی بادشاہت جاتی رہی ہے)

لَا یُرَی الْجَاھِلُ اِلَّا مُفْرِطًا اَوْ مُفَرِّطًا۔ (حضرت علی رضؓ نے فرمایا، جاہل کو جب دیکھو گے یا تو ایک کام میں حد سے بڑھ جانے والا پاؤ گے یا کمی کرنے والا پاؤ گے (یعنی ہمیشہ افراط یا تفریط میں مبتلا رہے گا اعتدال کا درجہ کبھی اُس کو نصیب نہ ہوگا۔ ہر کام میں اعتدال کرنا علم اور دانش مندی کی نشانی ہے)

اِنَّہٗ نَامَ عَنِ الْعِشَاءِ حَتّٰی تَفَرَّطَتْ۔ آپؐ عشاء کی نماز پڑھ کر سو گئے یہاں تک کہ قضا ہو گئی (اُس کا وقت گزر گیا)

حَتّٰی اَسْرَعُوْا وَ تَفَارَطَ الْغَزْوُ۔ یہاں تک کہ انہوں نے جلدی کی اور جہاد کا وقت گزر گیا۔ (ایک روایت میں تَفَرَّطَ ہے معنے وہی ہیں۔ مجمع البحار میں ہے یعنی مجاہدین آگے نکل گئے)۔

کَانَ النَّاسُ اِنَّمَا یَذْھَبُوْنَ فَرَطَ الْیَوْمَیْنِ فَیَعْبُرُوْنَ کَمَا تَبْعُرُ الْاِبِلُ۔ لوگ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) دو دن کے بعد پاخانہ کو جایا کرتے اور اونٹ کی طرح سوکھی

Marfat.com

میگنیاں نکالتے۔ (کیونکہ کھانا کم میسر ہوتا دوسرے ملتا بھی تو خشک کھانا اُس میں چکنائی نہ ہوتی۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِئتِنِیْ فَرْطَ یَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ۔ میں تیرے پاس ایک دن یا دو دن بعد آیا کروں گا۔ اور لَقِیْتُہُ الْفَرْطَ بَعْدَ الْفَرْطِ۔ میں اُس سے وقت بہ وقت ملتا رہا)

فَرَطْنَا فِیْ فَرَائِطَ کَثِیْرَۃٍ۔ ہم نے تو بہت قیراطوں کا نقصان کیا (یعنی اُن ثوابوں کا جو جنازے کے ساتھ دفن تک شریک رہنے سے ملتے ہیں کیونکہ ہم جنازے پر نماز ادا کرتے ہی اپنے گھر کو لوٹتے رہے دفن میں شریک نہیں ہوئے)

فَرَطَ مِنْہُ اَمْرٌ۔ اُس سے ایک قصور سرزد ہوا (یا ایک کام اُس نے بے سوچے سمجھے کر لیا)

عَلٰی مَا فَرَطَ مِنِّیْ۔ اُن کاموں پر جو میں آگے کر چکا ہوں۔

نَحْنُ اَفْرَاطُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَبْنَاءُ الْاَوْصِیَاءِ ہم اہل بیت پیغمبروں کے نشان ہیں جن سے لوگ راہ پاتے ہیں اور وصی کی اولاد ہیں (یعنی حضرت علیؓ کی جو امامیہ کے اعتقاد کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی تھے)

اَسْوَاکُ لَا یَضُرُّکَ تَرْکُہٗ فِیْ فَرْطِ الْاَیَّامِ۔ اگر بعض اوقات مسواک چھوڑ دے تو تجھ کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔ (ابو عبیدہؒ نے کہا فرط کی مقدار پندرہ دن سے زائد نہیں ہوتی)۔

فَرْطَمَۃٌ اُونچا کرنا۔

فُرْطُوْمٌ موزے کی چونچ (اُس کی جمع فَرَاطِیْمُ ہے)۔

خِفَافُھُمْ مُفَرْطَمَۃٌ۔ اُن کے جوتوں کی نوکیں لمبی ہوں گی، چونچ دار (جیسے سلیم شاہی جوتوں کی نوک ہوتی ہے)۔

فَرْعٌ چڑھنا، اُترنا، ازالۂ بکارت کرنا، اوپر اُٹھانا، خوبصورتی یا شرافت میں بلند ہونا، روکنا، حائل ہونا، اصلاح کرنا۔

فَرَعٌ پورے سر پر بال ہونا۔

تَفْرِیْعٌ نیچے اُترنا، اُوپر چڑھنا، فرع کا ذبح کرنا، (اُس کا بیان آگے آئے گا) شاخیں کرنا، ایک اصل قاعدۂ کلیہ سے اور باتیں نکالنا۔

اِفْرَاعٌ نیچے اُترنا۔

تَفَرُّعٌ شاخدار ہونا، ایک اصل سے دوسرے مسائل نکلنا۔

اِفْتِرَاعٌ ازالۂ بکارت کرنا۔

اِسْتِفْرَاعٌ فرع کو ذبح کرنا۔

لَا فَرَعَۃَ یَا لَا فَرْعَ وَلَا عَتِیْرَۃَ۔ اسلام میں فرع کوئی چیز نہیں ہے نہ عتیرہ (رجب کی قربانی) (فَرَع کہتے ہیں اونٹنی کے پہلوٹھے بچہ کو، مشرک لوگ اُس کو اپنے معبودوں کے نام پر کاٹتے اُن کی نذر کرتے مسلمانوں کو اُس سے منع فرمایا، بعضوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں یہ رواج تھا کہ جب سَو اونٹ کسی کے پورے ہو جاتے تو وہ ایک جوان اونٹ بُت کے نام پر کاٹتا۔ اُس کو فَرَع کہتے۔ ابتدائے اسلام میں مسلمان بھی ایسا کیا کرتے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا)

فَرِّعُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَلٰکِنْ لَّا تَذْبَحُوْہُ عَزِیْزَۃً حَتّٰی یَکْبُرَ۔ (اگر تم چاہو تو اب بھی فرع کی قربانی کر سکتے ہو) لیکن بالکل بچہ جس کا گوشت سریش کی طرح چپک دار اور ملائم ہو نہ کاٹو جب بڑا

لہ یعنی سَو اونٹ پورے ہونے پر ایک اونٹ کی قربانی اللہ کے نام پر کیا کرتے ۱۲ منہ

Marfat.com

ہو تو کاٹو۔

فِیْ کُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ ہر چرنے والے جانور (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ) میں فرع کی قربانی ہے (یعنی نوزاس پورے ہونے پر ایک جانور کی قربانی کرنا)۔ مجمع البحار میں ہے کہ مشہور قول یہ ہے کہ فرع اور عتیرہ میں کوئی قباحت نہیں ہے اگر اللہ کے نام پر کی جائے بلکہ مستحب ہے اور لا فرع ولا عتیرة کی حدیث سے یہ مراد ہے کہ وہ واجب نہیں ہیں جس کا جی چاہے کرے جس کا جی نہ چاہے نہ کرے اور فقراء اور مساکین کو گوشت بانٹنا صدقہ ہے اور نیک کام ہے۔

اِنَّ جَارِیَتَیْنِ جَاءَتَا تَشْتَدَّانِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَاَخَذَتَا بِرُکْبَتَیْہِ فَفَرَعَ بَیْنَھُمَا دو چھوکریاں دوڑتی ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں آپ نماز پڑھ رہے تھے انھوں نے آپ کے گھٹنے تھام لئے آپ نے ان دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا (ان کو لڑائی سے روک دیا)۔

اِخْتَصَمَ عِنْدَہٗ بَنُوْ اَبِیْ لَھَبٍ فَقَامَ یُفَرِّعُ بَیْنَھُمْ۔ ابولہب کے بیٹے آپس میں ایک دوسرے سے لڑنے لگے آپ کھڑے ہو کر ان میں بیچ بچاؤ کرنے لگے۔

کَانَ یُفَرِّعُ بَیْنَ الْغَنَمِ۔ آپ بکریوں کو جب وہ ایک دوسرے سے لڑتیں جدا کر دیتے (زہری نے یفرع قاف سے ذکر کیا ہے ابوموسیٰ رح نے کہا یہ ان کی غلطی ہے)۔

یَکَادُ یُفَرِّعُ النَّاسَ طُوْلاً۔ آپ لوگوں سے بلند اور دراز معلوم ہوتے۔

کَانَتْ تُفَرِّعُ النِّسَاءَ طُوْلاً۔ حضرت ام المومنین سودہؓ کا قد سب عورتوں سے اونچا تھا۔

تُفَرِّعُ النِّسَاءَ جِسْمًا وَتَخْفٰی عَلٰی مَنْ یَّعْرِفُھَا۔ حضرت ام المومنین سودہؓ اپنے بھاری بھر کم جسم اور درازیٔ قامت سے پہچان لی جاتیں جو شخص ان کو جانتا ہوتا وہ ان کو پہچان لیتا اگرچہ کپڑے میں لپٹی ہوئی نکلتیں)۔

کَانَ یُرَفِّعُ یَدَیْہِ اِلٰی فُرُوْعِ اُذُنَیْہِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) اپنے ہاتھوں کو کانوں کے بالائی حصہ تک اٹھاتے۔ (ایک روایت میں مونڈھوں تک ہے اور امام شافعیؒ نے دونوں روایتوں میں یوں جمع کیا ہے کہ انگوٹھے تو کانوں کی لو کے برابر آجاتے اور ہتھیلیاں مونڈھوں تک رہتیں۔ بعضوں نے دونوں طرح جائز رکھا ہے)۔

فَمَا کُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِیْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ ہم رمضان میں تراویح سے اُس وقت فارغ ہوتے جب صبح کی ابتداء قریب ہوتی۔

اِنَّ لَھُمْ فُرَاعَھَا۔ زمین کا بلند حصہ دہ لے لیں۔

فُرُوْعٌ۔ اونچا پہاڑ

سُئِلَ مِنْ اَیْنَ تُرْمَی الْجَمْرَتَیْنِ قَالَ تُفَرِّعُھُمَا۔ عطاء رح سے پوچھا گیا ہم دونوں جمروں پر کہاں سے کنکریاں ماریں۔ انھوں نے کہا بلند جانب پر کھڑے ہو کر۔

اَنَّ الشَّجَرَةَ اَبْعَدُ مِنَ الْخَارِفِ فَاَتَوْا فُرُوْعَھَا فَاَلَ وَکَذٰلِکَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ۔ درخت کا کونسا حصہ میوہ توڑنے والے کو دور پڑتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اوپر کی شاخیں، فرمایا صف اول کی یہی مثال ہے۔ (یہ حدیث کتاب الخاء میں گذر چکی ہے)۔

Marfat.com

اَعْطَى الْعَطَايَا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَارِعَةً مِّنَ الْغَنَائِمِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حُنین کی لُوٹ میں سے لوگوں کو عطیات دیئے یا پنجوانْ حصّہ نکالنے سے پہلے (یعنی اصل مال میں سے خمس علیحدہ کرنے سے پہلے)

كَانَ يَجْعَلُ الْمُدَبَّرَ مِنَ الثُّلُثِ وَ كَانَ مَسْرُوْقٌ يَجْعَلُهُ فَارِعًا مِّنَ الْمَالِ۔ شریح قاضی مدبر غلام یا لونڈی کی آزادی نہائی مال میں سے نافذ کرتے (یعنی نہائی مال میں جہاں تک گنجائش ہو نفی اتنا حصّہ اُس کا آزاد ہو جاتا) اور مسروق تابعی اُس کو کُل مال سے نافذ کرتے۔

اَلْفُرْعَانُ اَفْضَلُ اَمِ الصُّلْعَانُ فَقَالَ الْفُرْعَانُ قِيْلَ فَاَنْتَ اَصْلَعُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَعَ۔ حضرت عمرؓ سے پوچھا گیا وہ لوگ بہتر ہیں جن کے سر کے بال انبوہ ہوں، سارے سر پر بال ہوں یا جن کے سامنے کا حصّہ سر کے بالوں سے صاف ہو؟ پہلے لوگوں کو افرع کہتے ہیں اور دوسروں کو اصلع، آپؓ نے فرمایا افرع بہتر ہیں۔ لوگوں نے کہا آپ تو اصلع ہیں کہنے لگے (میں اصلع ہوا تو کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افرع تھے (آپ کے سارے سر مبارک پر گھنے ہوئے بال تھے۔ بعضوں نے کہا افرع وہ شخص جس کے بال مونڈھوں تک ہوں۔ غرض حضرت عمرؓ کی یہ ہے کہ جو صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی وہی افضل ہے)

لَا يُؤْمَنُ شَرُّكُمْ وَ لَا اَرْجُوْ وَ لَا اَفْرَعُ۔ جو شخص بے فتنہ ہو یا بے گمان پیشاب کر دے کے ہوئے ہو یا وسواس والا ہو وہ شخص تمہاری امامت نہ کرے۔

فُرْعٌ۔ ایک مقام کا نام ہے حرمین شریفین کے درمیان۔

يُفْتَرَعُهَا۔ اُس کی اُزالۂ بکارت کرے (یعنی لونڈی کی تو عاکم اُس سے اس قدر نقصان لونڈی کے مالک کو دلوائے جو ثیبہ کی قیمت میں بہ نسبت باکرہ کے ہے)

مَضَتْ اُصُوْلٌ نَحْنُ فُرُوْعُهَا۔ جڑیں گزر گئیں ہم ان کی شاخیں ہیں (یعنی باپ دادا گزر گئے بیٹے پوتے باقی ہیں)

عَلَيْنَا اَنْ نُّثَفِّيَ اِلَيْكُمُ الْاُصُوْلَ وَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَفْرَعُوْا۔ امام محمد باقرؒ اور امام جعفر صادق علیہما السّلام نے فرمایا ہمارا کام یہ ہے کہ تم کو اصلیں (قواعد کلیہ) بتلائیں پھر تم اُن سے شاخیں نکال لو (جزئی مسائل ایک کلی قاعدے سے نکال لو جیسے تمام فقہاء کی عادت ہے مثلاً امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ شراب اس وجہ سے حرام ہے کہ اُس سے نشہ ہوتا ہے اب سب نشہ لانے والی چیزوں کی حرمت اس سے سمجھ لو۔)

فَلَمَّا افْتَرَعَهَا غَلَبَ الدَّمُ۔ جب اُس کی اُزالۂ بکارت کی تو خون بہت بہنے لگا۔

اِذَا فُرِّعَتِ الْمَرْاَةُ ذَهَبَ حُزُّ مِنْ حَيَائِهَا۔ جب کسی عورت کی بکارت زائل کی جائے تو اس کی شرم اور حیا کا ایک حصّہ جاتا رہے گا (کیونکہ کنواری کو بہ نسبت ثیبہ کے زیادہ شرم ہوتی ہے)

اِيَّاكُمْ وَ الْكِذْبَ الْمُفْتَرَعَ قِيْلَ لَهٗ وَمَا الْكِذْبُ الْمُفْتَرَعُ قَالَ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِحَدِيْثٍ فَتَتْرُكُهٗ فَتُرَوِّيْهِ عَنْ غَيْرِ الَّذِيْ حَدَّثَكَ بِهٖ۔ مفترع جھوٹ سے بچے رہو۔ لوگوں نے عرض کیا مفترع جھوٹ کیا ہے؟ فرمایا وہ یہ ہے کہ ایک شخص تم سے کوئی بات بیان کرے اور تم اُس کو چھوڑ کر دوسرے شخص سے اُس کو نقل کرو

Marfat.com

(یعنی دوسرے شخص کا نام لو کہ اُس نے تم سے یہ بیان کیا تھا)

فِرْعَوْن۔ ایک عجمی نام ہے (اُس کی جمع ــــ فَرَاعِیْن ہے) ابن جوزیؒ نے کہا فرعون تین گزرے ہیں۔ ایک حضرت ابراہیمؑ کا فرعون اُس کا نام سنان تھا۔ دوسرے حضرت موسیٰؑ کا فرعون اُس کا نام ولید بن مصعب تھا۔ تیسرے حضرت یوسفؑ کا فرعون اُس کا نام ریان بن ولید تھا اور حضرت یوسف علیہ السّلام جب مصر میں گئے تھے اُس دن میں اور جس دن حضرت موسیٰ علیہ السّلام وہاں گئے تھے چار سو برس کا فاصلہ تھا اور ہر ایک شریر اور سرکش کو فرعون کہتے ہیں اور سرکشوں کو فَرَاعِنَہ اور عرب لوگ کہتے ہیں ــــ تَفَرْعَنَ یَا ذُوْ فَرْعَنَۃٍ یعنی مکر اور فریب اور شرارت والا۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَعَ وَاَبُوْ بَكْرٍ اَفْرَعُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ دونوں کے سارے سر پر جھڈ بال تھے (سر کا سامنے کا حصّہ بالوں سے خالی نہ تھا یعنی اصلع نہ تھے لیکن حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ دونوں اصلع تھے)

فُرْعُلٌ۔ بچو کا بچہ (مگر فُرْعُلَان کہتے ہیں اور زیادہ کو فُرْعُلَۃٌ اُس کی جمع فَرَاعِلُ اور فَرَاعِلَۃٌ

سُئِلَ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ اَلْفُرْعُلُ تِلْكَ نَخْتَۃٌ مِّنَ الْغَنَمِ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا گیا کہ بجو کا کھانا کیسا ہے (یعنی حلال ہے یا حرام ہے) انھوں نے کہا بجو تو ایک بھیڑیے بجری کی قسم میں سے (یعنی بجری کی طرح وہ حلال ہے)۔

فَرَغٌ۔ بہہ جانا۔

فُرُوْغٌ اور فَرَاغٌ۔ خالی ہونا، قصد کرنا، بیکار جانا۔

فَرَاغَۃٌ۔ کشادگی، بے صبری، بے قراری۔

تَفْرِیْغٌ۔ بہانا، خالی کرنا۔

اِفْرَاغٌ۔ بہانا، اُتارنا۔

تَفَرُّغٌ۔ بیکاری، کوشش کرنا۔

اِفْتِرَاغٌ۔ اپنے اوپر پانی بہانا۔

اِسْتِفْرَاغٌ۔ قے کرنا، بہت کوشش کرنا۔

كَانَ يُفْرِغُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ اِفْرَاغَاتٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غسل میں تین بار اپنے سارے بدن پر پانی بہاتے تھے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں اَفْرَغْتُ الْاِنَاءَ اِفْرَاغًا یا فَرَغْتُهٗ تَفْرِیْغًا۔ جب برتن کو اُلٹ کر جو کچھ اُس میں ہے وہ سب بہادے)

ثُمَّ تَفْرُغَانِهٖ فِیْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ۔ پھر لوگوں کے مونہوں میں اُس کو بہاؤ (یعنی پلاؤ)

فَاَفْرِغْهَا فِیْ صَدْرِیْ۔ پھر اُس کو میرے سینے میں اُنڈیل دیا (یعنی اُس طشت کو جس میں فرشتے ایمان اور علم بھر کر لائے تھے)

اُفْرُغْ اِلَیَّ اَخَاكَ فُلَانًا۔ اپنے مہمانوں کی طرف جا، یا دل کھول کر فراغت کے ساتھ اُن کی مہمانی کر۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ حَمَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ لَّنَا قَطُوْفٍ فَنَزَلَ عَنْهُ فَاِذَا هُوَ فَرِغٌ۔ لَا یُسَایِرُ۔ ایک انصاری شخص نے بیان کیا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ایک گدھے پر سوار کیا جو سُست اور سُست دیر میں چلنے والا تھا جب (آپؐ سواری کر کے) اُس پر سے اُترے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ چالاک اور تیز رو ہو گیا

Marfat.com

ہے کوئی جانور اُس کے برابر چل نہیں سکتا (یہ آپؐ کا ایک معجزہ تھا کہ مٹھا جانور آپؐ کی سواری کی برکت سے تیز اور چالاک ہوگیا)۔

وَلَا یَعْجَلَنَّ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهُ۔ جلدی نہ کرے اچھی طرح فراغت کے ساتھ پیٹ بھر کر کھالے۔

مَنِ اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ حَتّٰی یُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ۔ جو شخص جنازے کے ساتھ رہے اخیر تک یعنی دفن سے فراغت تک اُس کو ثواب کے دو قیراط ملیں گے (ان قیراطوں کا وزن اللہ ہی جانتا ہے)

وَدِدْتُ عَمَلًا اَعْمَلُهٗ فَاُفْرَغَ مِنْهُ۔ میں چاہتی ہوں کہ نیک کام ایسا کروں جس سے فراغت کروں (جیسے معیّن کام کی نذر کرنا مثلاً ایک بُردہ آزاد کرنے کی یا ایک مہینہ روزہ رکھنے کی بخلاف غیر معیّن کام کے اُس میں دل کو اطمینان نہیں ہوتا کہ وہ کام پورا ہوا یا نہیں)۔

لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَ لِتَنْكِحَ۔ جس عورت کو پیغام نکاح دیا جائے وہ اپنی سوکن کو طلاق دے ڈالنے کی خواہش نہ کرے تاکہ اُس کی کھانے کی رکابی بھی خود مارلے (یعنی اُس کے حصّہ کا جو نان ونفقہ ہے وہ مجھ ہی کو مل جائے) اور نکاح کرلے۔

فُرِّغَ اِلٰی كُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ۔ ہر بندے کی پیدائش میں اُس کی پانچ باتوں سے فراغت ہوجاتی ہے (اُسی وقت لکھ دی جاتی ہیں جن میں تغیّر وتبدل نہیں ہوسکتا)

فُوْسٌ فَرِیْغٌ۔ وہ کمان جس سے جلد جلد تیر ماریں یا جس کا تیر دُور تک جائے۔

اِنْشَرْ بَامْتُهٗ وَاَفْرِغَا۔ اس پانی میں سے پیتے رہو اور بدن پر ڈالتے رہو۔

فُرُوْغُ الدَّلْوِ۔ ڈول کا وہ حصّہ جہاں سے پانی نکلتا ہے۔

فَرْغَانَةُ۔ ایک ملک کا نام ہے۔

طَعْنَةٌ فَرْغَاءُ۔ ایسا زخم جو بھالے کا جو کشادہ اور وسیع ہو۔

ذَهَبَ دَمُهٗ فِرْغًا۔ اس کا خون بیکار گیا (ضائع ہوا نہ دیت نہ قصاص)

وَاِنْ لَّا یَدْعُوْ لِاَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ۔ (دُعاء قبول ہونے کی کئی شرطیں ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے) ایسے امر کی دعاء نہ کرے جس سے فراغت ہو چکی ہے (جو بیدا ہوتے لکھ دیا گیا ہے اُس میں تغیّر وتبدل نہیں ہوسکتا مثلاً یہ کہ میں کبھی نہ مروں ہمیشہ زندہ رہوں یا میرا حشر نہ ہو یا محبوب کو غیب کا علم حاصل ہوجائے)۔ مترجم کہتا ہے کہ رزق اور روزی اور سعادت اور شقاوت اور عمر بھی پیدا ہوتے ہی لکھ دی جاتی ہے مگر اُن کے لئے دُعا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے جیسے اَللّٰهُمَّ اجعلنی طویل العمر کثیر الرزق اور اللّٰهم وسع لی فی رزقی وفی اجلی اللّٰهم اجعلنی سعیداً تو اس حدیث میں قد فرغ منه سے وہ امر مراد ہیں جن کے خلاف ہونا محال ہے مثلاً ہر آدمی کے لئے ایک دن موت لازمی ہے اب یہ دعاء کرنا کہ میں کبھی نہ مروں سفاہت اور نادانی ہے۔

سَاَفْرُغُ لَكَ۔ یہ تہدید کے لئے کہا جاتا ہے یعنی اب میں سب کام چھوڑ کر تمہاری خبر لوں گا۔

سَنَفْرُغُ لَكُمْ۔ اب ہم تم سے حساب لیں گے۔

Marfat.com

خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَلَمَّا فَرَغَ۔ اللہ تعالیٰ نے بہشت پیدا کی جب اُس سے فارغ ہوا۔

اُفٍّ لِرَجُلٍ لَا يَفْرُغُ نَفْسَهٗ بِكُلِّ جُمُعَةٍ لِاَمْرِ دِيْنِهٖ۔ افسوس ہے اُس شخص پر جو جُمعہ کے دن اپنے دین کے کام کے لئے فارغ نہ ہو (جمعہ کے دن بھی دنیا کے کام نہ چھوڑے اور جمعہ کی نماز ادا نہ کرے)

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كَثْرَةَ الْفَرَاغِ۔ اللہ تعالیٰ بہت بیکاری کو بُرا جانتا ہے (یعنی بطالت اور بے شغلی کو۔ آدمی کو چاہئے کہ اپنے اوقات ضائع نہ کرے دنیا اور دین دونوں کے اشغال میں مصروف رہے)

اَفْرَغَ عَلَيْكِ النِّعْمَةَ۔ اُس پر نعمتوں کو اُنڈیلا۔ یعنی اُس کے ساتھ بہت احسانات کئے۔

اَفْرَغْتُ الدِّمَاءَ۔ مَیں نے خونریزی کی

فَرْفَرَةٌ۔ چہچہانا، آمیزش کرنا، بہت کرنا، توڑنا کاٹنا، ہلانا، کسی کی عزت لینا، اپنا بدن جھاڑنا، جلدی کرنا، چھوٹے چھوٹے قدم رکھنا، ہلکا ہونا، پھاڑنا، زبان کو دانتوں پر ملنا، سر ہلانا۔

فَرْفَارٌ۔ ایک کالا درخت ہے آنبوس کی طرح خوشبودار۔

فُرْفُورٌ۔ بھیڑ کا بچہ۔

مَا رَاَيْتُ اَحَدًا يُفَرْفِرُ الدُّنْيَا فَرْفَرَةً هٰذَا الْاَعْرَجُ۔ مَیں نے کسی شخص کو دنیا کی بُرائی کرتے اور پھاڑتے اس لنگڑے سے زیادہ نہیں دیکھا (یعنی ابوحازم رضؓ سے وہ دنیا کی بہت مذمت کرتے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَلذِّئْبُ يُفَرْفِرُ الشَّاةَ۔ بھیڑیا بکری کو پھاڑ ڈالتا ہے)

فِرْفَارٌ۔ وہ شیر جو اپنے برابر والے شیر کو پھاڑ ڈالے۔

فَرْقٌ۔ جُدا کرنا، بیٹ کرنا، فیصلہ کرنا، تفصیل سے بیان کرنا، چیرنا، کھُل جانا، واضح ہونا۔

فَرَقٌ۔ ڈرنا، اور ایک پیمانہ ہے سولہ رطل یا تین صاع کا۔

تَفْرِيْقٌ اور **تَفْرِقَةٌ**۔ جُدا کرنا، پراگندہ کرنا، ڈرانا۔

مُفَارَقَةٌ اور **فِرَاقٌ**۔ جدا ہونا، علیحدہ ہو جانا۔

اِفْرَاقٌ۔ پرندے کا بیٹ کرنا، چنگا ہونا،

تَفَرُّقٌ۔ جُدا ہونا۔

فَارُوْقٌ۔ جُدا کرنے والا۔ اور حضرت عمرؓ کا لقب ہے کیونکہ انہوں نے حق کو باطل سے اور مسلمان کو منافق سے جُدا کیا۔

يَغْتَسِلُ مِنْ اِنَاءٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے جس کو فَرَق کہتے (اُس میں بارہ مُد یا سولہ رطل یا تین صاع پانی آتا ہے بعضوں نے کہا فَرَق پانچ قسط ہوتا ہے ایک قسط نصف صاع کی۔ اور **فَرْقٌ** بسکون راء ایک سو بیس رطل کا ہوتا ہے) کرمانی نے کہا یہ اُس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ ایک ایک صاع پانی سے غسل کیا کرتے۔ کیونکہ مختلف حالات اور مواقع میں کبھی ویسا بھی کرتے ہوں گے۔ بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فَرَق بھر پانی سے غسل کرتے بلکہ برتن کا بیان کرنا منظور ہے یعنی غسل کا برتن فَرَق تھا جس میں تین صاع پانی سماتا۔

مَا اَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَالْحَسْوَةُ

Marfat.com

اُس سے لے لیگا۔ اسی طرح اگر کسی شخص کے اونٹ مختلف شہروں میں ہوں اگر اُن سب کو ایک جگہ جمع کرلیں تو زکوٰۃ واجب ہوگی اگر جمع نہ کریں تو اُس کو کچھ نہ دینا ہوگا۔ (کذا فی النہایۃ)

اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا یا مَالَمْ یَفْتَرِقَا۔ بائع اور مشتری دونوں کو بیع کے فسخ کر ڈالنے کا اختیار رہے گا جب تک ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوں (جہاں معاملہ ہوا اسی مجلس میں رہیں۔ نہایہ میں ہے کہ لوگوں نے اس تفریق کی جس سے بیع لازم ہوجاتی ہے مختلف تفسیریں کی ہیں۔ بعضوں نے کہا تفرق بالابدان مراد ہے اکثر امام اور فقہاء صحابہؓ اور تابعین ہیں سے اسی طرف گئے ہیں (اہل حدیث کا بھی یہی قول ہے) اور امام شافعی رح اور امام احمد رح کا یہی مذہب ہے لیکن امام ابوحنیفہ رح اور امام مالک کہتے ہیں کہ جب ایجاب وقبول ہوگیا تو بیع لازم ہوگئی گو ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوں اور تفرق سے تفرق بالاقوال یعنی ایجاب قبول ہونا مراد ہے اور ظاہر حدیث پہلے قول کی تائید کرتی ہے کیونکہ خود ابن عمرؓ جو اس حدیث کے راوی ہیں وہ جب کسی سے بیع کا معاملہ کرتے تو ایجاب وقبول کے بعد چند قدم اِدھر اُدھر چل دیتے تاکہ تفرق ہوکر بیع لازم ہوجائے دوسرے یہ کہ اگر تفرق سے تفرق بالاقوال مراد ہو یعنی ایجاب وقبول تو اس کلام سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اس لئے کہ جب تک مشتری قبول نہ کرے اُس کو اور نیز بائع کو اختیار ہونا بدیہی ہے اُس کے بیان کی ضرورت کیا تھی)۔

صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ رَکْعَتَیْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِکُمُ الطُّرُقُ۔ (عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا) میں نے حج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں (یعنی قصر کیا) اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ بھی دو دو رکعتیں پڑھیں پھر اُس کے بعد جُدا جُدا راستے تم لوگوں نے اختیار کرلئے (کوئی تو پوری چار رکعتیں پڑھنے لگا کوئی قصر کرتا رہا غرض لوگوں نے سنّت کی پیروی چھوڑدی)

فُرُّوْا عَنِ الْمَنِیَّۃِ وَاجْعَلُوا الرَّاْسَ رَاْسَیْنِ۔ اپنے مال کو موت کے صدمے سے علیحدہ کرو (مہنگے اور بیش قیمت غلام یا جانور نہ خریدو) ایک کے بدلے (اتنی ہی قیمت سے) دو سستے جانور غلام خریدو (اگر ایک مرجائے گا تو ایک تو رہے گا)

کَانَ یُفَرِّقُ بِالشَّکِّ وَیَجْمَعُ بِالْیَقِیْنِ۔ عبداللہ بن عمر رح جس طلاق کے پڑنے اور نہ پڑنے میں شک ہوتا (اُس میں لوگوں کا اختلاف ہوتا) تو اس کی وجہ سے میاں بیوی میں احتیاطاً جدائی کرا دیتے (تاکہ حرام کاری کا گناہ نہ ہو) اور جہاں طلاق نہ پڑنے کا یقین ہوتا تو وہاں میاں بیوی کو ملا دیتے۔

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ فَمِیْتَتُہٗ جَاھِلِیَّۃٌ۔ جو شخص جماعت سے جُدا ہوجائے (یعنی اُس جماعت سے جو قرآن اور حدیث کی پیرو ہو اور قرآن وحدیث کے موافق انہوں نے اجتماع کیا ہو) تو اُس کی موت جاہلیت کے زمانہ کی موت کی طرح ہوگی۔ (وہ گمراہی اور جہالت پر مرے گا) دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص مرجائے

Marfat.com

اور امام کی بیعت اس کی گردن میں نہ ہو یا جو شخص مرجائے اور اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ باوجود قدرت کے اور امام شرعی موجود ہونے کے اس سے بیعت نہ کرے خود سری اور سرکشی اختیار کرے)

مَا اُنْزِلَ فِی التَّوْرٰیۃِ وَلَا الْاِنْجِیْلِ وَلَا الزَّبُوْرِ وَلَا فِی الْفُرْقَانِ مِثْلُھَا۔ سورہ فاتحہ کی طرح کوئی سورت نہ توراۃ میں اُتری نہ انجیل میں نہ زبور میں نہ فرقان میں (یعنی قرآن میں قرآن کا ایک نام فرقان بھی ہے کیونکہ وہ حق کو باطل سے جُدا کرتا ہے یا حلال وحرام کی تمیز پیدا کرتا ہے)

مُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَیْنَ النَّاسِ۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں میں جدائی ڈالنے والے ہیں (مومنوں کو کافروں سے جُدا کرتے ہیں اور مخلصوں کو منافقوں سے اور اچھوں کو بُروں سے اور نیکوں کو بدکاروں سے)۔

اِنَّ اِسْمَہٗ فِی الْکُتُبِ السَّالِفَۃِ فَارِقٌ لَیْطًا۔ اگلی آسمانی کتابوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام فارق لیطا مذکور ہے یعنی حق اور باطل کو جُدا کرنے والے۔

فَرَقَ لِیْ رَأْیٌ۔ مجھ کو ایک رائے ظاہر ہوئی (ایک تجویز میرے ذہن میں آئی)

قَالَ لِخُنَیْفَانَ کَیْفَ تَرَکْتَ اَفَارِیْقَ الْعَرَبِ۔ تم نے عرب کے فرقوں کو کس حال میں چھوڑا۔ (اَفَارِیْقَ جمع ہے اُفْرَاق کی اور اُفْرَاق جمع ہے فِرْقٌ کی۔ فِرْقٌ اور فِرْقَۃٌ اور فِرْقَۃٌ سب کے معنے ایک ہیں یعنی گروہ)۔

مَا فِیْ ثَمَانِ عَادِیَاتٍ اَصَابَا فُرَیْقَۃَ غَنَمِہِمْ۔ دو حملہ کرنے والے بھیڑیئے جو بکریوں کے بھٹکے ہوئے مندے پر جا پڑیں (یعنی بکریوں کی اُس ٹکڑی پر جو اپنے گلے سے علیحدہ ہوگئی ہوں یا راستہ بھول گئی ہوں)

سُئِلَ عَنْ مَالِہٖ فَقَالَ فِرْقٌ لَنَا وَذَوْدٌ۔ حضرت ابوذر غفاری رضؓ سے پوچھا گیا تھا تمہارے پاس کیا مال ہے؟ انہوں نے کہا کچھ بکریاں ہیں کچھ اونٹ (ذَوْد دو اونٹوں سے لے کر اونٹوں تک کو کہتے ہیں۔ حضرت ابوذر رضؓ بڑے متوکل اور درویش صفت تھے جو ملتا وہ اُڑا دیتے اور کھلا دیتے اسی حال میں اُن کی عمر بسر ہوئی)

بَارِکْ لَھُمْ فِیْ مَذْقِھَا وَفُرْقِھَا۔ یا اللہ اُن کے دودھ میں چوپانی سے ملا ہوا اور اُن کے ماپ میں برکت دے۔ (فُرْق یا فِرْق ایک پیمانہ ہے جس سے دودھ ناپ کر دیتے ہیں)

تَأْتِی الْبَقَرَۃُ وَالْ عِمْرَانَ کَاَنَّھُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَّافَّ۔ سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران قیامت کے دن جھنڈ پرندوں کی طرح پَر اجمائے ہوئے آئیں گی۔

عُدُّوْا مَنْ اَفْرَقَ مِنَ الْحَیِّ۔ شمار کرو قبیلہ میں سے کتنے آدمی طاعون سے چھٹ گئے ہو گئے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں اَفْرَقَ الْمَرِیْضُ۔ جب بیمار کو افاقہ ہو جائے بعضوں نے کہا اَفْراق اُسی بیماری میں مستعمل ہوتا ہے جو آدمی کو ایک ہی بار ہوتی ہے۔ جیسے سیتلا چیچک وغیرہ)۔

اِنَّہٗ وَصَفَ لِسَعْدٍ فِیْ مَرَضِہِ الْفُرَیْقَۃَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کے لئے جب وہ بیمار تھے فریقہ تجویز کیا۔ (فریقہ کھجور کو کہتے ہیں جو میتھی کے ساتھ پکائی جاتی ہے اکثر یہ کھانا زچہ کو دیتے ہیں)۔

Marfat.com

اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں محبت پر اکٹھا ہوتے ہیں اور جُدا ہوتے ہیں (یعنی ملتے ہیں تو حُب فی اللہ کی وجہ سے نہ کہ دنیاوی اغراض سے اور جب ایک دوسرے سے جُدا ہوتے ہیں تب بھی محبّت فی اللہ بدستور قائم رہتی ہے۔ بعضوں نے کہا حُب للہ پر اجتماع سے یہ مراد ہے کہ ایک دوسرے کو وہ امور بتلائیں جن کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور تفرق علیہ سے یہ مراد ہے کہ اہلِ حقوق کے حقوق ادا کرنے کے لئے جُدا ہوں جیسے زوجین اور والدین اور اولاد کی خدمت اور پرورش کے لئے)

فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔ جو شخص اس امّت کے کام میں پھوٹ ڈالنا چاہے (یعنی اُمّت میں اتحاد ہو اور وہ ایک امام کی بیعت پر متفق ہوں پھر کوئی اُن میں پھوٹ ڈالنا اور امام سے بغاوت اور سرکشی کرانا چاہے)

خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اُمَّتِيْ۔ وہ میری اُمّت میں پھوٹ ڈالنا چاہے (حالانکہ وہ سب متفق اور متحد ہوں)۔

تَفَرَّقَ النَّاسُ۔ لوگ ابوہریرہؓ کے پاس سے جُدا ہو گئے (یعنی چل دیئے پہلے اُن کے پاس جمع ہوئے تھے)۔

فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا اَفْقَرَ مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ۔ جس وقت ہم کو دنیا میں اُن سے ملنے کی احتیاج تھی (یعنی کافروں اور مشرکوں سے چونکہ ہمارے دنیا کے کام اُن سے نکلتے تھے) اُس وقت ہم اُن سے الگ ہو گئے (اب آج آخرت میں جب کہ ہم کو اُن کی کوئی احتیاج نہیں ہے اُن سے کیوں ملنے لگے)۔

فَاِنِّيْ قَدْ فُرِقَ لِيْ۔ میرے اوپر کھول دیا گیا۔ (حمیدی نے اُس کو فَرِق بکسر ڈرا نقل کیا ہے یہ غلط ہے)۔

فَتَفَرَّقُ فِيْ جَسَدِهٖ۔ اُس کے جسم میں پھیل جاتی ہے (یعنی کافروں کی روح عذاب سے ڈر کر جسم سے نکلنا نہیں چاہتی)

فَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ۔ دس دس برس کے ہو جائیں تو بھائی بہن کو الگ الگ بستر پر سلاؤ۔ (کیونکہ دس برس کی عمر میں شہوت پیدا ہو جاتی ہے احتمال ہے کہ گناہ میں گرفتار ہوں)۔

فَرَّقَهَا فِيْ رَكْعَتَيْنِ۔ اس سورت کو دو رکعتوں میں پڑھا (یعنی ایک حصّہ اُس کا ایک رکعت میں دوسرا دوسری رکعت میں)

فَاِنَّ فِي الْفَرَقِ السَّلَفَ۔ وبائی امراض میں بیماری کے مقام میں رہنے سے آدمی کی جان تلف ہوتی ہے (تو جس مقام کی ہوا موافق نہ ہو وہاں سے چلے جانے میں قباحت نہیں ہے۔ طیبی نے کہا یہ عَدْوٰی نہیں ہے بلکہ طبّاً اصلاح ہوا صحت کے لئے تمام چیزوں سے زیادہ مفید ہے)۔

لَا يُفَرَّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ۔ دو آدمی ملے بیٹھے ہوں تو اُن کو جُدا نہ کرے اُن کے بیچ میں نہ گھسے (اس لئے کہ تنگی کی وجہ سے شدّت گرما میں اُن کو تکلیف پہنچے گی مطلب یہ ہے کہ جمعہ کی نماز کے لئے سویرے آئے تاکہ اچھی طرح فراغت کی جگہ میں بیٹھ جائے۔ دیر میں آئے گا تو گردنیں پھاندنے کی بیچ میں گھسنے کی ضرورت ہو گی)۔

لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے فرمایا) میں تو اُس سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق

Marfat.com

کرے (نماز کو فرض سمجھے اور زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کرے یا امام وقت کو باوجود طلب کے زکوٰۃ نہ دے تو حضرت صدیق رضؓ نے زکوٰۃ کو نماز پر قیاس کیا کیونکہ نماز ترک کرنے والوں پر بالاتفاق جہاد کرنا جائز ہے اور حضرت عمر رضؓ نے جو حدیث شنائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کلمۂ توحید کہے اُس نے اپنا مال بچا لیا مگر کسی حق پر اُس کا مطلب یوں بیان کیا کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے جیسے نماز جسم کی تندرستی اور سلامتی کا حق ہے)

لَا بَأْسَ اَنْ تُفَرِّقَ۔ کچھ حرج نہیں اگر رمضان کے روزوں کی قضا متفرق طور پر کرے (یعنی لگاتار نہ رکھے)

حِیْنَ فُرْقَۃٍ مِّنَ النَّاسِ۔ جب لوگوں میں پھوٹ پڑ جائے گی (ایک روایت میں خَیْرٌ فِرْقَۃٍ ہے یعنی بہتر فرقہ)

فَذَھَبَ فِرْقَۃٌ نَحْوَ الْجَبَلِ۔ چاند کا ایک ٹکڑا تو پہاڑ (حرا) کی طرف چلا گیا (اور ایک ٹکڑا اپنی جگہ رہا) مجمع البحار میں ہے کہ اس حدیث کو انس رضؓ اور ابن عباس رضؓ نے روایت کیا ہے اور شق القمر کے وقت یہ لوگ عاقل بالغ نہ تھے نہ انس رضؓ مکہ میں تھے تو یہ صحابہ رضؓ سے سنا ہوگا جنہوں نے اس دوسرے صحابہ رضؓ سے سنا ہوگا جنہوں نے اس واقعہ کو بحالت بلوغ دیکھا تھا۔

اَمَا اِنِّیْ لَمْ اُفَارِقْہُ۔ دیکھو میں اُن سے جدا نہیں ہوا (یعنی اکثر اوقات میں ورنہ حبش کی طرف جب ہجرت کی تھی تو جدا ہوئے تھے)

سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّ سَبْعِیْنَ۔ قریب میں میری اُمت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے۔

فَرْقٌ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ الْعَمَائِمُ عَلَی الْقَلَانِسِ۔ ہم میں اور مشرکوں میں یہ فرق ہے (بایں الامتیاز کہ ہم ٹوپی پر عمامہ باندھتے ہیں اور وہ ننگے سر پر پگڑی لپیٹتے ہیں۔

اِیَّاکُمْ وَالتَّفَرُّقَ فَاِنَّ مَعَکُمْ مَنْ لَا یُفَارِقُکُمْ۔ تم پھوٹ سے بچے رہو کیونکہ تمہارے ساتھ کچھ ایسے لوگ ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے (یعنی کراماً کاتبین فرشتے)

کَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَفْرَۃً لَمْ یَبْلُغِ الْفَرْقَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانوں تک تھے جب آپ اُن کو نہ لٹکاتے اور نہ چھوڑتے۔

مَنِ اتَّخَذَ شَعْرًا فَلْیُفَرِّقْہُ فَرَّقَہُ اللّٰہُ بِمِنْشَارٍ مِّنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ جو شخص سر کے بال رکھے پھر اُس میں مانگ نہ نکالے اس کے ڈوڑھے نہ کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک آرے سے اُس کے بال چیرے گا

اَنَا الْفَارُوْقُ الْاَعْظَمُ۔ حضرت علی رضؓ نے فرمایا میں بڑا فاروق ہوں۔ یعنی حق اور باطل میں فرق کرنے والا۔

فَارُوْقٌ۔ بہت ڈرنے والا۔

دِیْکٌ اَفْرَقُ۔ سفید مرغ۔

اِفْرِیْقَہُ۔ دنیا کا ایک حصہ جس کے مغرب پر بربر کا قبیلہ فارُوق۔ مشہور دوا دافع سم

فُرْقُبٌ۔ ایک مقام کا نام ہے وہاں سفید کتان کے کپڑے بنے جاتے ہیں۔

فَاَقْبَلَ شَیْخٌ عَلَیْہِ جُبَّۃٌ وَّ ثَوْبٌ فُرْفِیٌّ۔ ایک بوڑھا شخص آیا وہ یہ

Marfat.com

چادر پہنے ہوئے تھا اور ایک کپڑا فرقب کا زعفرانی نے کہا فُرُقُبِیَّہ اور ثُرُقُبِیَّہ مصر کے سفید کپڑے جو کتان سے بنے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں فُرقُبِیَّہ ہے یہ نسبت ہے فُرقُوب کی طرف واو محذوف ہوگئی جیسے سابور کی نسبت میں سَابِرِیّ کہتے ہیں)

فَرْقَعَہ۔ زور سے دوڑنا، گردن موڑ دینا، انگلیاں چٹخانا، گوز لگانا۔

تَفَرْقُع۔ چیخنا، کھل جانا، ہٹ جانا۔

فُرْقُعَۃ۔ سرین۔

کَرِہَ اَنْ یُفَرْقِعَ الرَّجُلُ اَصَابِعَہٗ فِی الصَّلٰوۃِ۔ نماز میں انگلیاں چٹخانا مکروہ رکھا۔

فَافْرَنْقَعُوْا عَنَّہٗ۔ اُس سے ہٹ گئے۔

فَرْک۔ ملنا، رگڑنا، دشمن رکھنا (جیسے فُرُوْک اور فِرکان ہے)

فَرَاک۔ لگ آنا۔

تَفْرِیْک۔ خوب ملنا۔

مُفَارَکَۃ۔ چھوڑ دینا۔

اِفْرَاک۔ دانہ تیار ہو جانا۔

تَفْرُّک۔ شکستگی چال میں یا کلام میں۔

اِنْفِرَاک۔ گر جانا۔

اِسْتِفْرَاک۔ موٹا ہونا، سخت ہونا۔

فُرُوک۔ بُغض۔

نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْحَبِّ حَتّٰی یُفْرِکَ۔ غلہ کے پھٹنے سے منع فرمایا جب تک سخت نہ ہو جائے (اصل میں اِفْرَاک ملنے کو کہتے ہیں جب غلہ پختہ ہو جاتا ہے تو اُس کی بالیں مل کر غلہ نکال لیتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَفْرَکَ

الزَّرْعُ کھیتی پکنے کے قابل ہوگئی)۔

لَا یَفْرَکُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَۃً۔ کوئی مسلمان مرد مسلمان عورت سے بُغض نہ رکھے (مطلب یہ ہے کہ اپنی بیوی سے محبت رکھے اُس کے ساتھ حُسنِ معاشرت کرے)

اَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً شَابَّۃً وَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَفْرُکَنِیْ فَقَالَ اِنَّ الْحُبَّ مِنَ اللّٰہِ وَالْفُرْکَ مِنَ الشَّیْطَانِ۔ عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے ایک جوان عورت سے شادی کی ہے اور میں ڈرتا ہوں کہیں وہ مجھ سے بغض نہ رکھے (میری دشمن ہو کر مجھ کو تُرا سمجھے) انہوں نے کہا محبت تو اللہ کی طرف سے ہے اور بغض شیطان کی طرف سے (یعنی شیطان کے اغوا سے بغض پیدا ہوتا ہے۔ یا شیطان بغض اور عداوت کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ محبت اور اُلفت کو)

اِنِّیْ لَاَفْرُکُ یَا اَفْرُکُ الْمُنِیَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی رگڑ ڈالتی رکھُرچ کر پھینک دیتی۔ جب منی گاڑھی ہو تو اُس کا کھُرچ ڈالنا کافی ہے دھونا ضروری نہیں اسی طرح جب رقیق ہو تب بھی دھونا واجب نہیں کیونکہ منی پاک ہے اور حنفیہ نے اُس کو نجس اور اُس کا دھونا ضروری کہا ہے)

لہ ایک روایت میں لَا یَفْرُکُ دیکھا ہے اور مشہور بہ سکون کاف ہے کیونکہ بعضے لوگ اپنی بیوی سے سخت بُغض رکھتے ہیں تو یہ خبر کہہ کر صحیح ہوگی اور بہ سکون کاف اپنی ہوگی یعنی کوئی اپنی بیوی سے سخت بغض نہ رکھے یعنی بالکل ناپسند نہ کرے اس لئے کہ اگر کوئی بات اُس میں بُری ہوگی تو کوئی اچھی

اَلْفٌ مِنَ اللّٰهِ وَ الْفَرْكُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ محبت اور اُلفت اللہ کی طرف سے ہے اور بغض اور عداوت شیطان کی طرف سے۔

خُذْ مِنْ اَظْفَارِكَ كُلَّ جُمُعَةٍ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا شَيْءٌ فَفَرِّكْهَا۔ ہر جمعہ کو اپنے ناخن تراش اگر اُن میں کچھ میل کچیل نہ ہو تب اُن کو رگڑ ڈال (ایک روایت میں فَنَرِّكْهَا ہے یعنی اُن کو پاک صاف کر)۔

فُرُمٌ۔ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹنا ایک ٹکڑے کو فُرْمَةٌ کہیں گے)۔

تَفْرِيْمٌ۔ دانت بدلنا۔

اِفْرَاءٌ۔ بھر دینا۔

اِفْتِرَامٌ۔ فرج میں چیتھڑا یا لتہ رکھنا جس کو فِرَامَہ کہتے ہیں۔

اِسْتِفْرَامٌ۔ فرج میں دوا رکھنا اُس کو تنگ کرنے کے لئے۔

فِرَامٌ۔ وہ دوا جس سے فرج تنگ کی جاتی ہے۔

فَرْمَاءُ۔ وہ عورت جو دوا رکھ کر فرج کو تنگ کرے۔

اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ لَهْوٍ وَّ فِرَامٍ۔ ایام تشریق (یعنی گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ) کھیل کود اور جماع کے دن ہیں (حالانکہ فِرَام اُس دوا کو کہتے ہیں جو فرج کو تنگ کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے مگر یہاں فِرَام سے کنایۃً جماع مراد ہے)

كَتَبَ اِلَى الْحَجَّاجِ لَمَّا شَكَا مِنْهُ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَا ابْنَ الْمُسْتَفْرِمَةِ بِعَجْمِ الزَّبِيْبِ۔ (حضرت انس رضؓ نے عبدالملک بن مروان سے حجاج کے ظلم کی شکایت کی تو) عبدالملک نے حجاج کو لکھا، ارے مستفرمہ کے بچے! (مستفرمہ وہ عورت جو فرج کو تنگ کرتی ہے) انگور کے تخم سے (یعنی منقی کے بیج سے جو فرج تنگ کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

اِنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْكَ بِفَرْ اِمِّ اُمِّكَ۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے ایک شخص سے (جس کی ماں ثقیف قبیلے کی تھی) فرمایا ارے جا اپنی ماں کا فرام لے (چونکہ ثقیف کی عورتوں کی فرج کشادہ ہوتی ہے اور وہ شخص اسی قبیلہ کا تھا اس لئے اُس کی ماں اپنی فرج دواؤں سے تنگ کرتی ہوگی آپ نے فرمایا جا اپنی ماں کی فلاں کی دوا کر)۔

حَتّٰى لَا تَكُوْنُوْا اَذَلَّ مِنْ فَرْمَةِ الْاَمَةِ۔ تاکہ لونڈی کی اُس دوا سے بھی زیادہ ذلیل نہ ہو جاؤ جس سے وہ اپنی فرج تنگ کرتی ہے (بعضوں نے کہا فَرْمَہ سے حیض کا لتہ (چیتھڑا) مراد ہے)

فِرِنْدٌ۔ تلوار کا جوہر۔

فَرَهٌ۔ اترانا، خوشحال ہونا، مغرور ہونا۔ فَرَاهَةٌ۔ اور فَرَاهِيَةٌ۔ حاذق ہونا ماہر ہونا، خوش اور ہلکا ہونا۔

فُرُوْهَةٌ۔ عقل مندی۔

اِفْرَاهٌ اور تَفْرِيْهٌ۔ عقلمند بچہ جننا، عقلمند غلام رکھنا۔

اِسْتِفْرَاهٌ۔ اچھا گھوڑا حاصل کرنا، گھوڑے کی خبر گیری اچھی کرنا۔

فَارِهٌ۔ عقلمند۔

فَارِهَةٌ۔ نمکین، جوان چھوکری۔

دَابَّةٌ فَارِهَةٌ۔ اچھا، چست اور چالاک تیز طاقت دار جانور۔ (عرب لوگ ترکی گھوڑے اور خچر اور گدھے کو فَارِهٌ کہتے ہیں اور عربی گھوڑے کو رَائِعٌ اور جَوَادٌ یعنی تیز اور چالاک خوش مزاج

Marfat.com

اِسْتَفْرِهُوْا صِحَابَکُمْ۔ اپنی قربانی کے جانور عمدہ اور چالاک رکھو۔ (ایک روایت میں اِسْتَعْثِرُوْا ہے یعنی قرض لو)

فَارِهِیْنَ۔ اترائے ہوئے ناز و نخرے کے ساتھ گھمنڈ کرتے ہوئے۔

فَرْوٌ۔ پوستین۔

تَفْرِیَۃٌ۔ پوستین پہنانا۔

اِفْتِرَاءٌ۔ پوستین پہننا۔

فَرْوَۃٌ۔ سر کی کھال، امیری، تونگری۔

فَرَّاءٌ۔ پوستین بنانے والا۔

اِنَّ الْخَضِرَ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَۃٍ بَیْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهٗ خَضْرَاءَ۔ حضرت خضر علیہ السّلام ایک سفید سوکھی زمین پر بیٹھے تو وہ یکایک جھوم کر سرسبز ہوگئی (اسی لئے اُن کا لقب خضر ہوا)

ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَیْهِ فَرْوَۃً۔ پھر میں نے اُس پر ایک کھال بچھائی (بعضوں نے کہا فَرْوَۃ سے پوستین مراد ہے)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ مَلَلْتُهُمْ وَمَلُّوْنِیْ وَسَئِمْتُهُمْ وَسَئِمُوْنِیْ فَسَلِّطْ عَلَیْهِمْ فِیْ ثَقِیْفَ الذَّبَّالَ اَلْمَنَّانَ یَبْتَسُّ فَرْوَتَهَا وَیَاْکُلُ خَضِرَتَهَا (جب حضرت علی رضؓ کوفہ والوں سے تنگ آگئے تو یوں دُعا کی) یا اللہ میں اُن سے تنگ آگیا اور یہ مجھ سے تنگ آگئے اور میں اُن سے بیزار ہوا یہ مجھ سے بیزار ہوئے اب اُن پر ثقیف کے ایک اترانے والے احسان جتانے والے جوان کو حاکم بنا جو اس سرزمین کا عمدہ عمدہ کپڑا خود پہنے اور خوش مزہ پاکیزہ کھانا وہاں کا خود کھائے (اور اُن کو غلام بنا کر رکھے۔ ایسا ہی ہوا۔ حضرت علی رضؓ کی دُعا قبول ہوئی اللہ تعالیٰ نے اُن پر ثقیف کے ایک ظالم بے رحم شخص کو مسلط کیا یعنی حجاج بن یوسف ثقفی کو۔ کہتے ہیں کہ جس سال حضرت علی رضؓ نے یہ دُعا کی تھی اُسی سال حجاج پیدا ہوا)

سُئِلَ عُمَرُ عَنْ حَدِّ الْاَمَۃِ فَقَالَ اِنَّ الْاَمَۃَ الْقَتْ فَرْوَۃَ رَاْسِهَا مِنْ وَرَاءِ الدَّارِ یَا مِرْ وَرَاءِ الْجِدَارِ۔ حضرت عمرؓ سے پوچھا گیا کہ لونڈی کو کتنی حد مارنا چاہیئے۔ فرمایا لونڈی نے تو اپنے سر کی کھال گھر یا دیوار کے پرے سے پھینک دی ہے (اُس کو یہ دے کر کہ اُنہاں ممکن ہے وہ نوکام کاج اور خدمت کے لئے ہر جگہ جائے گی۔ کھال سے مراد یہاں سر بند ہے یا برقع کی چادر)

اِنَّ الْکَافِرَ اِذَا قُرِّبَ اِلَیْهِ لِیَشْرَبَ مِنْ فِیْهِ سَقَطَتْ فَرْوَۃُ وَجْهِهٖ۔ کافر کے منہ سے جب دوزخ میں پگھلا ہوا تانبا نزدیک کیا جائے گا (اُس کو پلانے کے لئے) تو اس کے منہ کی کھال نکل کر گر پڑے گی۔

اُمُّ فَرْوَۃَ۔ حضرت امام جعفر صادقؒ کی والدہ ماجدہ کا نام ہے۔ بعضوں نے کہا آپ کی صاحبزادی۔

اَلشَّهِیْدُ یُنْزَعُ عَنْهُ الْخُفُّ وَالْفَرْوُ۔ شہید اگر موزہ یا پوستین پہنے ہو تو وہ اُتار لیا جائے (باقی کپڑے ویسے ہی رہنے دیئے جائیں انہی میں دفن کر دیا جائے)

فَرْیٌ۔ کاٹنا، چیرنا، بہتان لگانا۔

یَفْرِی الْفَرِیَّ۔ عجیب عمدہ کام کرتا ہے۔

تَفْرِیَۃٌ اور اِفْرَاءٌ۔ کاٹنا، چیرنا یا

Marfat.com

اصلاح کرنا۔

تَفْرِیَۃ۔ پھٹ جانا (جیسے اِنْفِرَاجٌ ہے)

اِفْتِرَاءٌ۔ طوفان جوڑنا، بہتان لگانا۔

فِرْیَۃٌ۔ طوفان، جھوٹ۔

فَرِیٌّ۔ جھوٹی بنی ہوئی بات یا جھوٹا بنایا ہوا

امر۔

فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا یَفْرِیْ فَرِیَّہٗ۔ میں نے ان کا سا سردار نہیں دیکھا جو اُن کی طرح کام کرتا ہو۔ (ایک روایت میں یَفْرِیْ فَرْیَہٗ ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کی شان میں فرمایا)

لَاَفْرِیَنَّھُمْ فَرْیَ الْاَدِیْمِ بِحَدِّ۔ (حسان بن ثابتؓ نے کہا) میں مشرکوں کو (اُن کی ہجو کرکے) اس طرح کاٹ ڈالوں گا جیسے چمڑا کاٹ ڈالتے ہیں (یعنی اُن کی عزت اور آبرو کو چمڑے کی طرح کاٹ کر رکھ دوں گا)

فَجَعَلَ الرُّوْمُ یَفْرِیْ بِالْمُسْلِمِیْنَ۔ رومی کافر (جنگِ مونہ میں) مسلمانوں کو کاٹنے لگا۔ (بہتوں کو مارنے لگا)

فَرَاَیْتُ حَمْزَۃَ یَفْرِی النَّاسَ فَرْیًا۔ امیر حمزہؓ کو (جنگِ اُحد میں) میں نے دیکھا کہ کافروں کو خوب کاٹ رہے تھے (جو مقابل ہوتا اُس کو صاف کر دیتے آخر دھوکے سے وحشی نے آپ پر حربہ پھینکا جس سے آپ شہید ہوئے)

کُلُّ مَا اَفْرَی الْاَوْدَاجَ۔ جو چیز گردن کی رگوں کو کاٹ دے (دھار دار ہو) تو اُس سے کاٹا ہوا جانور کھا (گو لکڑی یا پتھر ہی ہو)

مِنْ اَفْرَی الْفِرْیِ اَنْ یُّرِیَ الرَّجُلُ عَیْنَیْہِ مَالَمْ تَرَیَا۔ بڑا سخت جھوٹ اور طوفان یہ ہے کہ آدمی خواب میں وہ دیکھنا بیان کرے جو اُس کی آنکھوں نے نہ دیکھا ہو (کیونکہ جھوٹا خواب بیان کرنا اللہ تعالیٰ پر طوفان جوڑنا ہے وہی خواب کا فرشتہ بھیجتا ہے۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ سچا خواب نبوت کے حصوں میں سے ایک حصّہ ہے اور نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنا سخت گناہ ہے گو بیداری میں بھی جھوٹ بولنا اور طوفان جوڑنا گناہ ہے)۔

فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَۃَ عَلَی اللّٰہِ۔ (حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا) جو کوئی یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کی کنجیوں کا علم تھا اُس نے اللہ تعالیٰ پر سخت طوفان جوڑا (کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل لا یعلم من فی السّمٰوٰت و الارض الغیب الا اللّٰہ)۔

وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ۔ جھوٹ طوفان جوڑ کر نہ لائیں (کہ نطفہ کسی کا ہو اور بچہ دوسرے کا بتلائیں)

لَادِیْنَ لِمَنْ دَانَ بِفِرْیَۃٍ بَاطِلٍ عَلَی اللّٰہِ۔ اُس شخص کا دین ایمان بالکل نہیں ہے جو اللہ پر جھوٹا طوفان جوڑے (کہے میں اللہ کا پیغمبر ہوں یا مجھ پر وحی آتی ہے یا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یوں فرمایا، یا اللہ مجھ سے کلام کرتا ہے یا بے جا باتیں کرتا ہے یہ سب افترا اور بہتان ہے)

فِرْیَابُ۔ ایک شہر کا نام ہے ترکستان میں۔ بعضوں نے فِیْرِیَاب کہا ہے۔ فِرْیَابِیْ محدث اُسی طرف منسوب ہیں۔

بَابُ الْفَاءِ مَعَ الزَّاءِ

فَرْزٌ۔ پھرنا، پھاڑنا، توڑنا، پیٹھ پر مارنا۔

فُرُوْزٌ۔ پھٹ جانا۔

اِفْرَازٌ۔ ریزہ ریزہ کرنا۔

Marfat.com

فَفَرْزٌ۔ ریزہ ریزہ ہوجانا۔

فَزَارَۃ۔ عرب کا ایک مشہور قبیلہ ہے۔

اِنَّ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ اَخَذَ لِحْیَ جُرْذٍ فَضَرَبَ بِہٖ اَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَہٗ۔ ایک انصاری مرد نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی لی اور سعدؓ کے ناک پر ماری اُن کی ناک پھوڑ ڈالی۔

خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَاَوْطَأَ رَجُلٌ مِّنَّا رَاحِلَتَہٗ ظَبْیًا فَفَزَرَ ظَھْرَہٗ۔ ہم لوگ حج کی نیت سے نکلے ہم میں سے ایک شخص کی اونٹنی نے ایک ہرن کو روند کر اُس کی پیٹھ توڑ ڈالی (اپنی اونٹنی کو ہرن کی پشت پر چلا دیا)

فِزْرَۃٌ۔ گرہ جو جسم پر نکل آتی ہے اُس کی جمع فِزَرٌ ہے)

اَفْزَرُ۔ وہ شخص جس کی پیٹھ یا سینہ پر فِزْرَۃ ہو۔

فِزٌّ۔ بکریوں کا گلہ جو دس سے لے کر چالیس تک یا تین سے دس تک ہو۔

فَرٌّ۔ ہٹ جانا، سرک جانا، اکیلا ہونا، گھبرا جانا، مٹا دینا، سرکا دینا، بہہ جانا، تر ہونا۔

فَزَارَۃٌ۔ اور فِزْرَۃٌ۔ اضطراب، کود۔

اِفْزَارٌ۔ ڈرانا، گھبرا دینا، ہٹا دینا۔

تَفَزُّرٌ۔ غالب ہونا۔

تَفَازُرٌ۔ ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔

اِفْتِزَارٌ۔ غالب ہونا۔

اِسْتِفْزَازٌ۔ ہلانا، نکالنا، ہٹانا۔

فَزٌّ۔ ہلکا پھلکا آدمی، نیل گائے کا بچہ۔

لَا یَغْضَبُ شَیْءٌ وَّ لَا یَسْتَفِزُّہٗ۔ کوئی بات آپؐ کو غصہ نہ دلاتی نہ ہلکا اور سُبک کرتی (کہ بن سوچے سمجھے جو چاہیں مُنہ سے نکالنے لگیں)

اِنَّ فُلُوْبَ الْجُھَّالِ تَسْتَفِزُّھَا الْاَطْمَاعُ۔ جاہلوں کے دلوں کو طمع ہلکا کرتی ہے (وہ طمع میں اگر بیوقوف بن جاتے ہیں)

اِسْتَفَزَّہُ الْخَوْفُ۔ ڈر نے اُسے گھبرا دیا۔

قَعَدَ مُسْتَفِزًّا۔ بے اطمینانی سے بیٹھا۔

فَزْعٌ۔ یا فِزْعٌ یا فَزَعٌ۔ ڈرنا، سہمنا، فریاد کرنا، فریادرسی کرنا، پناہ لینا، جاگنا۔

تَفْزِیْعٌ۔ ڈرانا۔

فُزِّعَ عَنْہُ۔ اُس کا ڈر جاتا رہا۔

اِفْزَاعٌ۔ ڈرانا، مدد کرنا، فریادرسی کرنا، جگانا، موقوف کرنا۔

اِنَّکُمْ لَتَکْثُرُوْنَ عِنْدَ الْفَزَعِ وَ تَقِلُّوْنَ عِنْدَ الطَّمَعِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری کی شان میں فرمایا) جب کوئی ڈر کا وقت ہوتا ہے تو تم بہت سے اکٹھا ہو جاتے ہو اور جب طمع کا موقع ہوتا ہے (کچھ مال آتا ہے اور روپیہ ملنے کی توقع ہوتی ہے) تو کم آدمی تم میں سے آتے ہیں (تم میں طمع نہیں ہے سراپا ایثار ہو)۔

لَقَدْ فَزِعَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ لَیْلًا فَرَکِبَ فَرَسًا لِّاَبِیْ طَلْحَۃَ۔ ایک بار ایسا ہوا کہ مدینہ والوں کو دشمن کا کچھ ڈر ہوا، رات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یکہ و تنہا ابو طلحہؓ کے گھوڑے پر سوار ہو کر (جدھر سے دشمن کے آنے کا ڈر تھا اُدھر تشریف لے گئے اور لوٹ کر لوگوں کو اطمینان دلایا کہ ڈر اور گھبراہٹ کی کوئی وجہ نہیں ہے)۔

Marfat.com

فَاَفْزَعُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ۔ جب سورج گہن ہو تو نماز سے مدد چاہو۔ (یعنی نماز کی طرف لپکو اللہ تعالیٰ اُس کی برکت سے بلا کو دفع کرے گا)

فَاِذَا فُزِعَ فُزِعَ اِلٰی ضَرِسٍ حَدِیْدٍ

حضرت علیؓ کے پاس جب کوئی ڈر کر یا گھبرا کر پناہ لیتا تو گویا اُس نے ایک سخت آہنی چیز کی پناہ لی (کیا مجال کہ پھر اُس کو کوئی ستا سکے)

فَفَزِعُوْا اِلٰی اُسَامَۃَ۔ آخر اُس مخزومی عورت کے لوگ گھبرا کر اُسامہ بن زیدؓ کے پاس گئے (شاید وہ کچھ سفارش کریں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سُنیں۔ اُسامہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت چاہتے تھے)

اَنَّہٗ فَزِعَ مِنْ نَوْمِہٖ مُحْمَرًّا وَجْھُہٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر نیند سے جو اُٹھے آپؐ کا چہرۂ انور سُرخ تھا (آپؐ ہنس رہے تھے) یہ حدیث اُس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ مبارک سوتی تھی دل نہیں سوتا تھا کیونکہ اکثر ایسا ہی ہوتا تھا اور یہ واقعہ نادر ہے کہ دل کو بھی غفلت ہو گئی۔ دوسرے یہ کہ سورج نکلنا دل کی بیداری سے معلوم نہیں ہو سکتا)۔

اَلَا اَفْزَعْتُمُوْنِیْ۔ تم نے مجھ کو کیوں نہیں جگا دیا۔

فَزِعُوْہُ بِالصَّلٰوۃِ۔ نماز کے لئے اُن کو ہوشیار کرو۔

فَقَالَ اَشَمَّ ھُوَ فَفَزِعْتُ۔ اُنھوں نے کہا کیا وہاں وہ شخص ہے۔ یہ سُنکر میں ڈر گیا۔

فَاَفْزَعَ ذٰلِکَ اَشْرَافَ قُرَیْشٍ۔ اس امر نے قریش کے شریف لوگوں کو گھبرا دیا۔ وہ ڈر گئے کہیں حضرت ابو بجرہؓ کا قرآن سُن کر ہمارے بچے عورتیں اسلام کی طرف مائل نہ ہو جائیں)

فَقَامَ فَزِعًا۔ گھبرا کر کھڑے ہوئے (یا فَزَعًا معنے وہی ہیں)

لَنَفْزَعَنَّ بِھَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ۔ تم اس حدیث سے ابو ہریرہؓ کو ڈرا دو گے (جو کہتے ہیں کہ اگر کوئی جنابت کی حالت میں صبح تک رہے تو اُس کا روزہ صحیح نہ ہوگا)۔

یَا مَنْ مِنَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ۔ بڑی گھبراہٹ سے (جس وقت آخری صور پھونکا جائے گا یا دوزخیوں کو دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا یا جس وقت موت ذبح کی جائے گی یا جس وقت دوزخ کا دروازہ کافروں پر بند کر دیا جائے گا، وغیرہ ڈر ہوگا)۔

فَفَزِعْنَا فَقُمْنَا۔ ہم گھبرا کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔

فَفَزِعَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَضْنَعِیْنَ۔ آپؐ نیند سے چونک کر فرمانے لگے یہ کیا کرتی ہو۔

فَفَزِعَ فَاَخْطَأَ۔ گھبرا کر غلطی کی۔

فَقِیْلَ لَہٗ لِمَ یَاْکُلُ فَفَزِعَ۔ لوگوں نے کہا آپ نے نہیں کھایا تب وہ گھبرا گئے (کہ نہ کھانے کا کیا سبب ہے)

لَمْ اَرَاکَ فَزِعْتَ اِلٰی بَکْرٍ وَّعُمَرَ کَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَیِیٌّ۔ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ ابو بکرؓ اور عمرؓ کے آنے سے اس طرح تیار نہ ہوئے (کپڑے اپنے جسم پر درست نہیں کئے) جیسے حضرت عثمانؓ کے آنے

Marfat.com

پر ہوئے۔ زہایا کہ عثمان رض بڑے شرم والے آدمی ہیں (اس لئے میں نے بھی اُن سے شرم کی)

قَالَ لَهُ الْأَشْعَثُ لَأُضِرَّنَّكَ قَالَ كَلَّا إِنَّهَا لَعَزْمٌ مُعَزَّعَةٌ۔ اشعث بن قیس نے عمرو بن معدی کرب سے کہا میں تجھ کو پدا دوں گا۔ عمرو نے کہا ہرگز نہیں میری سرین ہمت والی بہت ڈر کے موقعے دیکھی ہوئی ہے (یعنی میں بہت جنگیں کر چکا ہوں، خوف اور ہلاک کے مواقع دیکھ چکا ہوں میں تجھ سے پادو دینے والا نہیں)

فَإِذَا جَاءَ فَزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ جب وحی اُترکر آجاتی ہے اُس وقت اُن کی گھبراہٹ موقوف ہوتی ہے (ایک روایت میں فُزِّعَ ہے یعنی جب وحی آچکتی ہے اُس وقت اُن کے دل ڈر سے خالی ہوتے ہیں)

إِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَافْزَعُوا إِلَى مَسَاجِدِكُمْ۔ جب سورج میں گہن لگے تو مسجدوں کی پناہ لو اور وہاں جاکر نماز پڑھو، دُعا مانگو۔

باب الفاء مع السّین

فَسَأَ۔ پھاڑنا، چیرنا، پیٹھ پر کشمی مارنا، روکنا۔

تَفْسِيءٌ۔ پھاڑنا۔

تَفَسُّؤٌ۔ پھٹنا۔

فَسَحَ۔ کشادگی، جگہ دینا، پروانہ راہداری۔

فَسَاحَةٌ۔ وسعت اور کشادگی۔

تَفْسِيحٌ۔ جگہ دینا۔

تَفَشُّحٌ۔ کشادہ ہونا۔

فَسِيحٌ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ہے) دونوں مونڈھوں میں کشادگی تھی (سینہ چوڑا تھا)

مَنْزِلٌ فَسِيحٌ۔ کشادہ مکان۔

اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهُ مَفْسَحًا فِي عَدْنِكَ۔ یا اللہ انصاف کے گھر میں (یعنی قیامت کے دن) اُس کو کشادہ جگہ دے (وہاں کی تنگی اور ضیق سے بچادے، ایک روایت میں فِي عَدْنِكَ ہے یعنی جنت العدن (بہشت) میں)

وَبَيْتُهَا فُسَاحٌ۔ اُس کا گھر اچھا وسیع اور کشادہ ہے۔

الكِنْ تَفَسَّحُوا۔ لیکن کھول کر جگہ دیدو۔

لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِّنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا۔ مسلمان کے دین میں ہمیشہ کشادگی اور وسعت رہتی ہے جب تک وہ ناحق خون نہ کرے (یعنی دوسرے گناہوں سے اُس کے دین میں ایسا خلل نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامیدی ہو جب ناحق خون کیا تو خدا کی رحمت سے مایوس ہوگیا۔ بعضوں نے کہا فسحت سے یہ مراد ہے کہ اُس کو اعمال خیر کی توفیق رہتی ہے مگر ناحق خون کرنے والا۔ اُس کی شومی سے دوسرے اعمال خیر کی توفیق نہیں پاتا)

يَفْسَحَانِ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ۔ دونوں فرشتے اُس کی قبر کو جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے کشادہ کردیتے ہیں۔

يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ۔ اُس کی قبر ستر ہاتھ مکرر کشادہ کردی جاتی ہے۔

فَسْخٌ۔ ضعیف ہونا، جاہل ہونا، خراب ہونا، بگاڑنا توڑنا، کسی معاملہ کو باطل کرنا، موقوف کرنا، جُدا کرنا، ہٹانا، ڈال دینا پھینک دینا۔

فَسَخَ۔ فاسد ہونا، بگڑ جانا۔

Marfat.com

تَفْرِیْحٌ۔ خوب بگاڑنا۔
اِفْسَاخٌ۔ پھول جانا۔
تَفَسُّخٌ۔ زائل ہو جانا، پھوٹ جانا۔
تَفَاسُخٌ۔ بل جُل کر کسی معاملہ کو توڑ ڈالنا۔
کَانَ فَسْخُ الْحَجِّ رُخْصَةً لِاَصْحَابِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ حج کے احرام کو فسخ کر کے عمرہ کر ڈالنا یہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لئے ایک رخصت تھی (اور لوگوں کو ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن امام احمدؒ اور اہلحدیث کے نزدیک یہ رخصت عام ہے)
وَاِنَّ یُوْنُسَ تَفْسَخُ مِنْہَا تَفْسَخُ الرَّبَعَ تَحْتَ الْحَمْلِ الثَّقِیْلِ۔ حضرت یونس علیہ السّلام مچھلی کے پیٹ میں ایسے پھنس گئے جیسے پہلوٹھا اونٹ بھاری بوجھ کے تلے بے طاقت ہو جاتا ہے (اس کا پوست پھٹنے لگتا ہے)
فَسَادٌ۔ یا فُسُوْدٌ۔ بگڑ جانا
تَفْسِیْدٌ اور اِفْسَادٌ۔ بگاڑنا۔
اِنْفِسَادٌ۔ بگڑنا۔
تَفَاسُدٌ۔ ناطہ توڑنا۔ (فاسد ضد ہے صحیح کی)
کَرِہَ عُشَرُ خِلَالٍ مِنْہَا اِفْسَادُ الصَّبِیِّ غَیْرَ مُعَشَّرٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو ناپسند کرتے تھے مگر اُن کو حرام نہیں کیا۔ اُن میں سے ایک بچہ کا خراب کرنا (شیر خوارگی کی حالت میں اس کی ماں سے جماع کرنا جس کو غِیْلَہ بھی کہتے ہیں کیونکہ ایسا کرنے سے کبھی عورت کو حمل رہ جاتا ہے اور بچہ اُس کا دودھ پی کر ناتواں ہو جاتا ہے)
اَلْفَقْرُ اَلْمُ اَفْسَدُ غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ۔ عورت خرچ کرے مگر بگاڑ کی نیّت نہ ہو (یعنی معمول سے زیادہ خراب کرنا منظور نہ ہو جس کو خاوند بالبشرہ کرے)
اَمْسِکُوْا عَلَیْکُمْ اَمْوَالَکُمْ وَلَا تُفْسِدُوْھَا۔ اپنے مال و دولت کو محفوظ رکھو تباہ نہ کرو۔

دَمُ الْاِسْتِحَاضَۃِ دَمٌ فَاسِدٌ۔ استحاضہ کا خون خراب خون ہے (بے کار، برخلاف حیض کے خون کے وہ تو رحم کی غذا ہے)
مَبِیْعٌ فَاسِدٌ۔ جو بیع صحیح نہ ہو۔
فَسْخٌ۔ بیان کرنا، کھولنا، واضح کرنا، بیمار کا قارورہ دیکھنا بیماری پہچاننے کے لئے۔
تَفْسِیْرٌ۔ خوب کھول کر بیان کرنا، کھول دینا، واضح کرنا
اِسْتِفْسَارٌ۔ پوچھنا، مطلب کو کھول کر بیان کرنے کی درخواست کرنا
مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَاْیِہٖ۔ جو شخص اپنی رائے سے (جس کو سلف، صحابہؓ اور تابعین کے اقوال اور لغت کی تائید نہ ہو) قرآن کی تفسیر کرے (وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے)۔
فُسْطَاطٌ۔ خیمہ، ڈیرہ اور پرانے مصر کو بھی فسطاط کہتے ہیں اور ہر شہر کو۔
عَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ فَاِنَّ یَدَ اللّٰہِ عَلَی الْفُسْطَاطِ۔ جماعت کے ساتھ رہو اس لئے کہ لازم کر لو اللہ تعالیٰ کا ہاتھ شہر رہے (یہاں فسطاط سے مراد شہر ہے جہاں لوگ جمع رہتے ہیں، اور حمر اور بصرہ کو بھی فسطاط کہتے ہیں)۔
اِنَّہٗ اُتِیَ عَلٰی رَجُلٍ قَدْ قُطِعَتْ یَدُہٗ فِیْ سَرِقَۃٍ وَھُوَ فِیْ فُسْطَاطٍ فَقَالَ مَنْ اَدٰی ھٰذَا الْمُصَابَ فَقَالُوْا اٰخَرُ یَمِیْنٍ بْنُ فَاتِکٍ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی اٰلِ فَاتِکٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے جس کا چوری کی ملت میں ہاتھ کاٹا گیا تھا وہ ایک ڈیرے میں تھا آپ نے فرمایا اس مصیبت کے مارے کو کس نے ٹھکانا دیا۔ لوگوں نے کہا خریم بن فاتک اسدی نے۔ فرمایا اللہ! فاتک کی اولاد پر اپنی برکت اُتار (گردہ چور تھا مگر جب اُس کا ہاتھ کاٹا گیا تو سزا کافی ہو گئی اب اُس پر رحم کرنا اور اُس کی دادار دکر نا ضروری ہے)
اِذَا اَخَذَ فِی الْفُسْطَاطِ فَفِیْہِ عَشَرَۃُ دَرَاھِمَ وَاِذَا اُخِذَ خَارِجَ الْفُسْطَاطِ فَفِیْہِ اَرْبَعُوْنَ۔

Marfat.com

اگر بھاگا ہوا غلام شہر کے اندر پکڑا جائے تو جو پکڑ کر لائے اُس کو دس درہم ملیں گے اگر بستی کے باہر پکڑا جائے تو اُس کو چالیس درہم ملیں گے۔

ضُرِبَ فُسْطَاطٌ عَلٰی قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کی قبر پر ایک سایہ بان لگایا گیا۔

جِرْوُ کُلَیْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ۔ ڈیرے کے تلے ایک کتے کا بچہ پایا۔

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ وَّ مَنِیْحَةُ خَادِمٍ۔ بہتر خیرات یہ ہے کہ سایہ کے لئے کسی کو ڈیرہ یا سایہ بان دے یا خدمت کے لئے لونڈی غلام عاریت دے۔

حَتّٰی یَصِیْرَ اِلٰی فُسْطَاطَیْنِ فُسْطَاطِ اِیْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِیْهِ وَ فُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِیْمَانَ فِیْهِ۔ یہاں تک کہ لوگوں کے دو گروہ ہو جائیں گے ایک گروہ ایمان والوں کا جن میں نفاق اور کفر کا نام نہ ہوگا۔ دوسرا گروہ منافقوں اور کافروں کا جن میں ایمان کا نام نہ ہوگا۔

(قیامت کے قریب یہ فتنہ ہوگا جس کو فتنۂ اجلاس فرمایا۔ اُس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے)

دَخَلْتُ عَلٰی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ فُسْطَاطَهٗ۔ امام ابو عبداللہؒ کے پاس میں اُن کے ڈیرے میں گیا۔ (جمع الجمع میں ہے کہ فسطاط بالوں کا گھر جو خیمہ سے بڑا ہوتا ہے اُس کی جمع فَسَاطِیْطُ ہے)

فُسْفَاسٌ۔ احمق، بے وقوف، اور ایک بوٹی ہے بدبودار۔

فُسُوْقٌ۔ یا فُسُوْقٌ۔ نافرمانی کرنا۔ اللہ کا حکم نہ ماننا۔ سیدھے راستہ سے مُڑ جانا، حق بات کو چھوڑ دینا، اطاعت سے نکل جانا۔

تَفْسِیْقٌ۔ بدکار بنانا، جھوٹا کہنا۔

اِنْفِسَاقٌ۔ نکلنا۔

فَاسِقٌ۔ بدکار، نافرمان، اللہ کے احکام سے نکل جانے والا۔ (اُس کی جمع فُسَّاقٌ اور فَسَقَةٌ ہے)

خَمْسٌ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ۔ پانچ بدجانور ہیں، یا شریر، یا موذی اُن کو حل میں ہوں یا حرم میں مار ڈالا جائے۔

فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَةَ تَضْرِمُ عَلَی النَّاسِ۔ چوہیا لوگوں پر آگ لگا دیتی ہے۔ (یعنی کے جھاگ ہے اُس سے آگ لگ جاتی ہے۔ (چوہیا کو فُوَیْسِقَة فرمایا کیونکہ وہ اپنے بِل سے نکلتی ہے اور لوگوں کو ستاتی ہے فساد مچاتی ہے)

سُئِلَتْ عَنْ اَکْلِ الْغُرَابِ فَقَالَتْ وَمَنْ یَّاْکُلُهٗ بَعْدَ قَوْلِهٖ فَاسِقٌ۔ حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کہ کوا کھانا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو فاسق فرمایا تو اب کون اُس کو کھائے گا (کوّا امام شافعیؒ اور اکثر علماء کے نزدیک حرام ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک حلال ہے مگر چونکہ ایذا دیتا ہے اس لئے اُس کو فاسق فرمایا)

اُنْظُرْ وَا اِلٰی اَمِیْرِنَا یَلْبَسُ ثِیَابَ الْفُسَّاقِ۔ ہمارے حاکم کو دیکھو فاسقوں کا لباس پہنتا ہے (اُس کا لباس ریشمی ہوگا جس کا پہننا مَردوں کو حرام ہے یا باریک ہوگا جیسے دنیا دار امیروں کا طریق ہے)

وَاِذْرَاُعْرِیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔ یا اللہ! بدکار آدمیوں اور جنّوں کی ایذا دہی سے مجھ کو بچالے۔

فَتِیْقٌ۔ ہمیشہ بدکاری کرنے والا۔

اَلْفُسُوْقُ اَلْکَذِبُ۔ قرآن شریف میں ہوا ہے فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ تو فسوق سے مراد جھوٹ ہے۔

فَسْکَلٌ۔ کمینہ بن، پیچھے رہنا۔

Marfat.com

معلوم ہوا) رجعت کر لی اور عورت یوں ہی رہی یہاں تک کہ اُس کی عدت گزر گئی تو اب خاوند کا کوئی حق اُس عورت پر ہوگا یا نہیں۔ شریح نے کہا ایسی صورت میں خاوند کو بجو کی پھسکی ملے گی (یعنی خاوند اب کوئی حق اُس عورت پر نہ رکھے گا اور وہ اپنا نکاح دوسرے شخص سے کر سکتی ہے۔ بجو بہت کھاتا ہے اس لئے پادتا بھی بہت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خاوند کو اُس رجعت کے دعوٰی سے کچھ فائدہ نہ ملے گا۔ بعضوں نے کہا فسوۃ الضیع ایک درخت ہے جس کا پھل کچھ کام نہیں آتا۔ بعضوں نے کہا ایک بھاجی ہے بدبودار)

فُسَاءً أَوْ ضُرَاطًا۔ پھسکی یا پاد۔

إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ۔ جب کوئی تم میں سے پاد سے (گوز لگائے)

مَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ إِلَّا ضَرْطَةٌ تَسْمَعُ حِسَّهَا أَوْ فُسْوَةٌ تَشُمُّ رِيحَهَا۔ وضو اس پاد سے ٹوٹے گا جس کی آواز سنے یا پھسکی سے جس کی بدبو سونگھے۔

هُوَ أَخْبَثُ مِنْ فَاسِيَةَ۔ (یہ ایک مثل ہے یعنی) وہ گبریلے سے زیادہ خبیث ہے۔

باب الفاء مع الشين

فَشْخٌ۔ دونوں پاؤں کھول کر رکھنا پشاب کرنے کے لئے۔

تَفْشِيخٌ کے بھی یہی معنے ہیں۔

إِنَّ أَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَفَشَخَ فَبَالَ۔ ایک گنوار مسجد میں آیا اُس نے دونوں پاؤں کشادہ کر کے پشاب کر دیا رنہایہ میں ہے فَشْخٌ تفاعل سے کہا ہے اور تَفْشِيخٌ زیادہ سخت ہے فعل سے)

فَفَشَخَتْ ثُمَّ بَالَتْ۔ اونٹنی نے پاؤں کشادہ کئے پھر پشاب کیا ایک روایت میں فَشَجَتْ ہے اُس کا بیان کتاب الشین میں گذر چکا)

فَشْخٌ۔ چپت لگانا، ظلم کرنا، جھوٹ بولنا، جاتا مارنا۔

فَشٌّ۔ ہوا نکال دینا، ڈکار لینا، جلدی دوڑنا، چغلخوری کرنا، بن کہنی کے قفل کھولنا، ہکا اور حیلہ سے تحلیل ہو جانا، سست چلنا۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفُشُّ بَيْنَ أَلْيَتَيْ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُخَيَّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ أَحْدَثَ۔ شیطان تم میں سے کسی کے دونوں چوتڑوں کے درمیان پھونک مار دیتا ہے اُس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وضو ٹوٹ گیا حالانکہ ریح نہیں نکلی صرف شیطان کے پھونک دینے سے وہم ہو گیا ہر عرب لوگ کہتے ہیں فَشُّ السِّقَاءِ۔ جب مشک میں سے ہوا نکال ڈالے)

لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ فَشِيشَهَا۔ (اگر نماز میں وہم ہو کہ حدث ہو گیا تو) نماز نہ چھوڑے جب تک حدث کی آواز نہ سنے (خواہ بڑی آواز ہو یا ہلکی آواز سرسراہٹ جیسے پھسکی میں ہوتی ہے)

فَشِيشُ الْأَفْعَى۔ سانپ کے چلنے کی سرسراہٹ

وَإِنِّي لَأَسْمَعُ بَيْنَ فَخِذَيْهَا مِنْ لَفِيفِهِمَا مِثْلَ فَشِيشِ الْحَرَاشِفِ۔ میں اُس چھوکری کے دونوں سُرین ملے ہوئے ہونے کی وجہ سے اُس کی رانوں کے درمیان سے سانپوں کی سی سرسراہٹ کی آواز سن رہا تھا۔

جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَتَيْتُكَ مِنْ عِنْدِ رَجُلٍ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ مِنْ غَيْرِ مُصْحَفٍ فَغَضِبَ حَتَّى ذَكَرْتُ الزِّنْقَ وَالْفِشْقَةَ قَالَ مَنْ قَالَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ فَذَكَرْتُ الزِّنْقَ وَالْفِشْقَةَ۔ ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں آپ کے پاس ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو مصحف لکھتا ہے (یعنی قرآن شریف) اور اُس کے پاس مصحف نہیں ہوتا (حفظ سے وہ نقل کرے بلکہ اپنی یاد اور حافظہ سے لکھتا ہے) یہ سُن کر حضرت عمرؓ ایسے غصہ ہوئے کہ مجھ کو شک اور اُس کے چھوٹے

Marfat.com

قَدْ مُسَمَّلَتِيْ اُمُّكُمْ۔ (اسماء بنت عمیسؓ نے حضرت علیؓ سے کہا تین آدمی جن میں تم سب کے بعد ہو تیک ہیں۔ اسماءؓ پہلے حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کے نکاح میں تھیں پھر اُن کی شہادت کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کی زوجیت میں آئیں پھر اُن کے بعد حضرت علیؓ سے نکاح کیا۔ اسماءؓ کا مطلب یہ ہے کہ یہ تینوں شخص نیک اور صالح ہیں اور تم اُن کے آخری ہو۔ حضرت علیؓ نے اسماءؓ کی اولاد سے کہا، تمہاری ماں نے مجھ کو آخیر میں رکھا (یعنی سب کے بعد مجھ سے نکاح کیا۔ اصل میں فَسُكُلٌ اور فِسْكِلٌ اُس گھوڑے کو کہتے ہیں جو شرط میں سب کے پیچھے رہے)

فُسُوْلٌ۔ تابع، پیچھے رہنے والا۔

فَسْلٌ۔ دودھ چھڑانا۔

فَسَالَةٌ۔ اور فَسُوْلَةٌ۔ بے مروت، ذلیل اور خوار ہونا۔

فَسْلٌ۔ ذلیل، بے مروت۔ (اُس کی جمع اَفْسُلٌ اور فُسُوْلٌ اور فِسَالٌ اور فُسَالٌ ہے)

فِسْلٌ۔ احمق۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُفَسِّلَةَ وَالْمُسَوِّفَةَ۔ اللہ نے اُس عورت پر لعنت کی جس کو اُس کا خاوند صحبت کے لئے بلائے وہ جھوٹ موٹ بہانہ کرے کہ میں ناپاک ہوں (حائضہ ہوں) اور اُس عورت پر جو ٹال مٹول کرے (اپنے خاوند کو صحبت نہ کرنے دے کیلے کل کرنا، پرسوں کرنا۔ بہانہ میں ہے کہ فُسُوْلَةٌ۔ معنی سستی اور درماندگی۔ جب اُس عورت نے حیض کا بہانہ کیا تو گویا خاوند کی شہوت اور خواہش کو سست کر دیا)۔

اِشْتَرَى نَاقَةً مِّنْ رَجُلَيْنِ وَشَرَطَ لَهُمَا مِنَ النَّقْدِ رِضَاهُمَا فَاَخْرَجَ لَهُمَا كِيْسًا فَاَسْلَاعَلَيْهِ ثُمَّ اَخْرَجَ كِيْسًا اٰخَرَ فَاَسْلَاعَلَيْهِ حَدِيْثٌ نے ایک اونٹنی دو شخصوں سے خریدی اور کہا تم تمہاری پسند کے موافق نقد روپیہ دیں گے۔ پھر ایک تھیلی نکالی لیکن اُن دونوں نے اُس کے روپیوں کو خراب اور کھوٹا کہا۔ آخر دوسری تھیلی نکالی اُس کو بھی خراب اور کھوٹا کہا۔

سِوَى الْحَنْظَلِ الْعَامِيِّ وَالْعِلْهِزِ الْفَسِلِ ایسا قحط پڑا کہ کھانے کو کچھ نہ رہا صرف اندرائن جس کو قحط کے سال میں تیار کرتے ہیں۔ اور خراب علہز رہ گیا۔ (علہز خون جس میں اونٹ کے بال ملا کر بھونتے ہیں اور قحط کے دنوں میں کھاتے ہیں)

كَثْرَةُ النَّوْمِ دَلِيْلٌ عَلَى الْفُسُوْلَةِ۔ بہت سونا سستی اور رذالت کی دلیل ہے۔

وَاَنَا اُعَالِجُ فُسْلَانِيْ۔ میں اپنے کھجور کے پودوں پر کام کر رہا تھا (فَسِيْلَةٌ کھجور کا پودا جو جڑ سے اُکھیڑ لیا جائے)۔

كَانَ يَسْتَقْرِضُ الدَّرَاهِمَ الْفُسُوْلَةَ وَيَرُدُّ الْجِيَادَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھوٹے روپیہ قرض لیتے (یعنی جن میں بٹہ لگتا) اور ادائی میں کھرے روپیہ دیتے۔

فُسُوْخٌ یا فُسَاخٌ۔ پھسکی مارنا (یعنی ایسا یا ذا جس میں آواز نہ ہو)۔

تَفَاسِيْخُ۔ یرخ خارج کرنے کے لئے سُرین نکالنا، پاؤں کے لئے چوتڑ اُٹھانا۔

فَسَّاخٌ۔ بڑا پھسکی باز۔

مُفْسِخٌ۔ گانڈ، دُبر۔

سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْمَرْاَةَ ثُمَّ يَرْتَجِعُهَا فَيَكْتُمُهَا رَجْعَتَهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَقَالَ لَيْسَ لَهُ اِلَّا فُسُوْخَةُ الضَّبْعِ۔ کسی نے شریح قاضی سے پوچھا ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی پھر چپکے سے (صرف زبان سے جس کو عورت نے نہیں سُنا نہ اُس کو

Marfat.com

خیال بندھ گیا۔ پھر انہوں نے پوچھا یہ کون شخص ہے اُس نے کہا ابن اُم عبدؓ (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ جو قرآن شریف کے حافظ اور بڑے قاری تھے) پس یہ سُن کر اُن کا غصّہ جاتا رہا یہاں تک کہ مجھ کو مشک اور اُس میں سے ہوا نکل جانے کا خیال بندھا۔ (مطلب یہ ہے کہ پہلے تو حضرت عمرؓ کا یہ غصّہ کے مشک کی طرح پھول گئے جب عبداللہؓ بن مسعود کا نام سُنا تو غصّہ بالکل جاتا رہا اور مشک میں سے جب ہوا نکل جاتی ہے اُس طرح دب گئے غصّہ جاتے رہنے کی یہ وجہ ہوئی کہ عبداللہ بن مسعودؓ خود حافظِ قرآن اور بڑے عالم اور قاری تھے وہ اگر اپنی یاد سے مصحف لکھیں تو اُن کو سند وار تھا۔ پہلے حضرت عمرؓ یہ سمجھے کہ کوئی عامی کم علم شخص ایسا کر رہا ہے تو اس خیال سے غصّہ ہوئے کہ کہیں لکھنے میں غلطی نہ کرے اور لوگ اس کے لکھے ہوئے مصحف کو پڑھ کر گنہگار نہ ہوں)۔

فَقُلْتُ لَهُ اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَكَانَ كَمَا قَالَ سِقَاءٌ فَشٌّ۔ میں نے ابن صیاد سے کہا ارے کمبخت دُور ہو (دُور ہو) یہ سُن کر وہ اُس مشک کی طرح ہو گیا جس کا دہانہ کھول دیا گیا ہو (جو کچھ اُس میں تھا وہ نکل گیا ہو)

اَعْطِهِمْ صَدَقَتَكَ وَاِنْ اَتَاكَ اَهْدَلُ الشَّفَتَيْنِ مُنْفَشُ الْمَنْخَرَيْنِ۔ تو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دے اگرچہ تیرے پاس زکوٰۃ تحصیل کرنے کو ایسا شخص آئے جس کے ہونٹ لٹکے ہوئے اور نتھنے کشادہ ہوں (نک چپٹی جیسے حبشی لوگ ہوتے ہیں مطلب یہ ہے کہ امام کی طرف سے جو شخص سوار بنا یا گیا ہو گو وہ ایک حبشی غلام حقیر شخص ہو اُس کی اطاعت کرنا اور زکوٰۃ اُس کے حوالہ کر دینا چاہیئے)

لَيْسَ فِيهَا عَزُوزٌ وَلَا فَشُوشٌ۔ اُن بکریوں میں کوئی بکری ایسی نہ تھی جس کے تھن کا سوراخ تنگ ہو (کہ اُس میں سے دودھ نہ نکلے) یا کشادہ ہو (کہ اُس میں سے دودھ برابر بہتا رہے)

خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَعَلَيْهِ فِشَاشٌ۔ مسجد کو گئے ایک موٹا کمبل اوڑھے ہوئے۔

لَاَفُشَّنَّكَ فَشَّ الْوُطْبِ۔ میں تیرا غرور ناپاک کی راہ نکال دوں گا۔

فُشُوعٌ۔ اوپر چھا جانا، اُوپر ہونا۔

تَفَشْغُغٌ۔ یعنے فشغ ہے اور غالب ہونا۔

مُفَاشَغَةٌ۔ اُونٹنی کا ایک بچہ کھینچ کر اُس کو نحر کر ڈالنا دوسرا بچہ اُس کے تلے ڈال دینا۔

اِفْشَاغٌ۔ قلیل الخیر ہونا، مارنا۔

تَفَشُّغٌ۔ موٹے جوٹھے خراب کپڑے پہننا (بعضوں نے کہا اچھے کپڑے پہننا) پھیل جانا۔

فُشَاغٌ۔ ایک قسم کی بیل ہے جس کے پتے نہیں ہوتے درختوں پر چڑھ کر اُن کو خراب کر دیتی ہے۔

هَلْ تَفَشَّغُ فِيكُمْ اُولَدُ۔ (حبشی حبش کے بادشاہ نے قریش کے لوگوں سے پوچھا) کیا تم میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے دشمن بیٹے ہوں (انہوں نے کہا ہاں بعضوں کے اُس سے بھی زیادہ ہوتے ہیں)۔

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ۔ (مالک اشتر نے حضرت علیؓ سے کہا) یہ بات تو پھیل گئی (مشہور ہو گئی)۔

مَا هٰذِهِ الْفُشُوُّ الَّتِي تَفَشَّغْتَ فِي النَّاسِ۔ یہ کیا فتوی ہے جو لوگوں میں پھیل گیا ہے (ایک روایت میں تَشَغَّفَتْ ایک روایت میں تَشَغَّفَتْ ایک میں تَشَغَّبَتْ ہے اُن کا ذکر اُوپر گزر چکا ہے)

اِنَّ وُفُودَ الْبَصْرَةِ اَفْوَهُ وَقَدْ تَفَشَّغُوا۔ بصرہ کے لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اپنے موٹے جوٹھے کپڑے پہنے ہوئے (زمخشری نے کہا شاید صحیح تَفَشَّقُوا ہو لیکن انہوں نے کوئی اَراستگی نہیں کی)۔

Marfat.com

كَانَ اٰدَمُ ذَا ضَفِيْرَتَيْنِ اَفْشَعَ الشَّيْتَيْنِ۔ حضرت آدم علیہ السلام کے سر پر دو زلفیں تھیں سامنے کے دانت باہر نکلے ہوئے (اُوپر اُٹھے ہوئے)۔

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ الَّذِيْ قَدْ نَفْشَعَ فِي النَّاسِ اَهْوَشَيْءٍ عَهِدَهُ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یہ امر جو لوگوں میں پھیل گیا ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو اس کی خبر دی تھی یا تم کو اس بات میں کچھ وصیت کی تھی۔

فَشْفَشَةٌ۔ ضعیف الرائے ہونا، کم عقل ہونا، بہت جھوٹ بولنا۔ چھوٹا۔

سَمَيْتُكَ الْفُشُوْشَ۔ میں نے تیرا نام (یعنی تلوار کا) فشاش رکھا (یعنی کند، خراب جو اچھی طرح نہ بنائی گئی ہو۔ عرب لوگ کہتے ہیں فُشْفِشَ فِي الْقَوْلِ جب کوئی بہت جھوٹ بولے)۔

فَشَلٌ۔ سُست ہونا، ناتوان ہونا، بودا ہونا، نامرد ہونا۔

فَشِلٌ۔ بودا، نامرد۔

تَفْشِيْلٌ۔ اور اِفْشَالٌ اور اِفْتِشَالٌ اور تَفَشُّلٌ۔ فُشل رکھنا، یعنی ہودے کا پردہ یا جو کپڑا عورت ہودے میں اپنے نیچے رکھتی ہے۔

كُنْتُ لِلدِّيْنِ يَعْسُوْبًا اَوَّلَ الرَّاجِعِيْنَ نَفَرَ النَّاسُ عَنْهُ وَاِخْرَاجِيْنَ فَشِلُوْا۔ (حضرت علیؓ نے حضرت صدیق رضؓ کی تعریف میں کہا) تم تو دین کے سردار اور پیشوا رہے شروع میں جب دوسرے لوگ اُس سے بھاگے اور اخیر میں بھی جب لوگوں نے نامردی کی (اسلام سے پھر جانے والوں کے ساتھ لڑنے میں سُستی کی لیکن تم لڑائی پر مستعد ہو گئے اور دین کو سنبھال لیا)

فَبِنَا نَزَلَتْ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا۔ جابرؓ نے کہا یہ آیت جب تم میں سے دو گروہوں نے نامردی اور بُزدلی کا ارادہ کیا ہم لوگوں (یعنی انصاریوں کے دو گروہ) کے باب میں اُتری۔

سِوَى الْحُنْظَلِ الْعَامِّيِّ وَالْعِلْهِزِ الْفَشْلِ۔ (کچھ کھانے کو نہ رہا) سوائے حنظل اور علہز کے جس کا رکھنے والا اور کھانے والا ضعیف اور ناتوان ہوتا ہے۔ (علہز کے معنے اوپر گزر چکے ہیں وہ فَشِلٌ ہیں)

فَشْوٌ۔ یا فُشُوٌّ۔ یا فِشْيٌ۔ پھیلنا، مشہور ہونا، ظاہر ہونا

اِفْشَاءٌ۔ پھیلانا، ظاہر کرنا، مشہور کرنا، بہت جانور رکھنا۔

فَوَاشِي۔ بھٹنے مواشی۔ یعنی گائے، بیل، بکری اونٹ وغیرہ۔

ضُمُّوْا فَوَاشِيَكُمْ۔ اپنے جانوروں کو ملا کر اپنے پاس رکھو۔

لَا تُرْسِلُوْا فَوَاشِيَكُمْ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ۔ اپنے جانوروں کو اُس وقت تک مت چھوڑو جب تک عشاء کی تاریکی باقی ہے جب تاریکی جاتی رہے اُس وقت چھوڑ دو۔

اَلَرَاْيُ اَنْ نُدْخِلَ فِي الْحُصْنِ مَا قَدَرْنَا عَلَيْهِ مِنْ فَاشِيَتِنَا۔ (جب ہوازن کے لوگوں نے مسلمانوں کے مقابلہ میں شکست پائی تو کہنے لگے) اب رائے یہ ہے کہ جتنے جانور ہم اپنے قلعہ میں لے جا سکیں لے جائیں۔

فَلَمَّا رَاٰهُ اَصْحَابُهٗ قَدْ تَخَتَّمَ بِهٖ فَشَتْ خَوَاتِيْمُ الذَّهَبِ۔ (پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مُہر بنوا کر سونے کی انگشتری پہنی تھی) جب آپ کے اصحابؓ نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہے تو سونے کی انگوٹھیاں پھیل گئیں (بہت لوگ اُن کو پہننے لگے)۔

اَفْشَى اللّٰهُ صَنِيْعَهٗ۔ اللہ تعالیٰ اُس کی معاش میں ترقی دیتا ہے (یا کہ وہ دنیا میں مشغول ہو کر آخرت سے

Marfat.com

غافل ہو جائے۔ ایک روایت میں اَفْسَدَ اللّٰہُ ضَیْعَتَہٗ ہے یعنی اللہ اُس کی معاش بگاڑ دیتا ہے)۔

وَاٰیَۃُ ذٰلِکَ اَنْ یَّفْشُوَ الْفَاقَۃُ۔ اُس کی نشانی یہ ہے کہ محتاجی پھیل جائے گی۔

وَلْیَفْشُوِ الْعِلْمُ۔ علم کو ظاہر کریں (لوگوں کو پڑھائیں سکھائیں)۔

کَانَ النَّاسُ فِیْ جَھْدٍ فَاَرَدْتُّ اَنْ یَّفْشُوَ فِیْھِمْ۔ لوگ تکلیف میں تھے (اُن کو کھانا میسر نہ تھا) تو میں نے چاہا کہ قربانی کا گوشت اُن میں پھیلے (اُسی کو کھا کر پیٹ بھریں اور اسی وجہ سے میں نے تین دن سے زیادہ اُس کو جوڑ رکھنے سے منع کیا)۔

اَفْشُوا السَّلَامَ۔ سلام علیک ظاہر کرو (آپس میں جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے تو سلام علیک کہے نہ کہ آداب اور بندگی اور کورنش جو کافروں کا طریق ہے)۔

ثُمَّ یَفْشُوْ فِیْھِمُ السِّمَنُ۔ پھر اُن میں مٹاپا پھیلے گا (اکثر لوگ موٹے اور فربہ ہوں گے)۔

فَتَشَاجَرُوْہُ۔ اُس کی خبر تو مشہور ہو گئی۔

اِنْ رَاٰی حَسَنَۃً دَفَنَھَا وَاِنْ رَاٰی سَیِّئَۃً اَفْشَاھَا۔ اگر اچھی بات دیکھے تو اُس کو چھپا رکھے (کسی سے بیان نہ کرے) اگر بُری بات دیکھے تو اُس کو فاش کر دے (لوگوں میں پھیلا دے)

بابُ الفاء مع الصّاد

فَصَحَ۔ کھل جانا، روشنی غالب ہونا۔

فَصَاحَۃٌ۔ عمدہ اور صحیح اور شیریں کلام کرنا، دودھ پر سے پھین اُتار لینا۔

اِفْصَامٌ۔ فصاحت کے ساتھ کلام کرنا، صاف ہونا، عَجَمِ الفصح آنا، ظاہر ہونا، روشنی نمود ہونا۔

تَفَصُّحٌ اور تَفَاصُحٌ۔ فصیح بننا۔

غُفِرَ لَہٗ بِعَدَدِ کُلِّ فَصِیْحٍ وَّ اَعْجَمَ۔ اُسکی بخشش ہو گئی ہر آدمی اور جانور کے شمار پر (نہایت ہی سے کہ یہاں فصیح سے آدم زاد اور اعجم سے بے زبان جانور مراد ہے اور لغت میں فصیح اُس شخص کو کہتے ہیں جس کی زبان خوب چلتی ہو اور عمدہ اور خراب کلام کی معرفت رکھتا ہو، عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ فَصِیْحٌ اور لِسَانٌ فَصِیْحٌ۔ اور کَلَامٌ فَصِیْحٌ۔)

اِفْصَاحٌ۔ کھولنا، بیان کر دینا۔

اَلْاِفْصَاحُ جَزْمٌ بِاِفْصَاحِ الْاَلِفِ وَالْھَاءِ (اذان کے اخیر حرف کو جزم دینا چاہئے یعنی ہر کلمے کے اخیر حرف کو) اور اللہ میں الف اور ہو کو خوب ظاہر کرنا چاہئے۔

مَنْ ذَکَرَ اللّٰہَ فِی الْاَسْوَاقِ غُفِرَ لَہٗ بِعَدَدِ مَا فِیْھَا مِنْ فَصِیْحٍ وَّ اَعْجَمَ۔ جو شخص بازاروں میں اللہ کی یاد کرتا رہے (غافل نہ ہو) اُس کے لئے گناہ بخشے جائیں گے جتنے وہاں آدمی اور جانور ہوں گے۔

عِیْدُ الْفِصْحِ۔ نصاریٰ کی مشہور عید ہے وہ اکتالیس دن روزہ رکھتے ہیں پھر جو اتوار کا دن اُن کے بعد آتا ہے اُس میں عید کرتے ہیں اور اُس دن گوشت کھاتے ہیں۔

اَفْصَحُ الْاَعْجَمِیِّ۔ عجمی شخص نے عربی زبان میں بات کی اور غلطی نہیں کی۔

فَصْدٌ۔ یا فِصَادٌ۔ رگ چیر کر خون نکالنا، فصد کھولنا، قطع کرنا، جاری کرنا۔

تَفْصِیْدٌ۔ تھوڑے پانی میں بھگونا۔

اِفْصَادٌ۔ پھٹ جانا۔

تَفَصُّدٌ۔ اور اِنْفِصَادٌ۔ جاری ہونا، بہنا۔

کَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَیْہِ الْوَحْیُ تَفَصَّدَ عَرَقًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اُترتی تو آپ کے جسم سے پسینہ بہہ نکلتا (اُس کی شدت اور سختی سے)۔

Marfat.com

وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔ آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ نکلتا۔

وَفَصَدْنَا عَلَيْهَا فَلَا أَسْلَى تِلْكَ الْأُكْلَةَ

(جب ہم کو خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو قتل کرنا شروع کیا ہے تو ہم بھاگے اور ایک خرگوش کا ٹکڑا زمین میں گڑا ہوا پایا ہم نے اُس پر اونٹ کا خون بہایا (یعنی اونٹ کی فصد لے کر پھر اس کو پکایا اور کھایا) میں اُس کھانے کو کبھی نہیں بھولوں گا (عرب لوگ ضرورت کے وقت زندہ اونٹ کا خون نکال کر اُس کو کھاتے)

لَمْ يُحْرَمْ مَنْ فُصِدَ لَهُ۔ (یہ ایک مثل ہے یعنی جس کا کچھ مقصود اسا بھی مطلب پورا ہوگیا تو وہ محروم نہیں ہوا گو پورا مطلب حاصل نہ ہوا جیسے انگریزی میں کہتے ہیں Something is better than Nothing

محبط میں ہے کہ دو شخص ایک شخص کے پاس رات کو جاکر مہمان رہے تھے جب صبح ہوئی تو دونوں مہمان ملے اور ایک نے دوسرے سے پوچھا کہو تم کو کیا مہمانی ملی یعنی ضیافت میں کیا کھایا اُس نے کہا مَا قُرِّبَتْ وَلٰكِنْ فُصِدَ لِي میری کچھ ضیافت نہیں ہوئی لیکن اونٹ کی فصد کھولی گئی اور اُس کا خون میں نے کھایا پھر یہ ایک مثل ہوگئی جو اُس وقت کہی جاتی ہے جب آدمی کی کلّی احتیاج پوری نہ ہو لیکن کسی قدر حصّہ مل جائے)۔

فَصٌّ۔ نگینہ جو انگشتری میں جمایا جاتا ہے، حقیقت اور اصل جوڑ۔

فَصِيصٌ۔ ترہونا، بہنا، آہستہ رونا، حاصل ہونا، جُدا کرنا، نکالنا۔

تَفْصِيصٌ۔ انگشتری میں نگ لگانا۔

اِنْفِصَاصٌ۔ جُدا ہونا۔

اِقْتِصَاصٌ۔ جُدا کرنا۔

اِسْتِفْصَاصٌ۔ نکالنا۔

وَجَعَلَ فَصَّهَا مِمَّا يَلِي الْكَفَّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتری کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا (گو اوپر بھی رکھا جائز ہے جیسے ابن عباسؓ کیا کرتے تھے)

كَانَ فَصُّهُ مِنْهُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتھی کا نگینہ بھی چاندی کا تھا جیسے انگشتھی چاندی کی تھی، ایک روایت میں فَصُّ حَبَشِيٌّ ہے یعنی نگینہ عقیق کا تھا۔ کیونکہ عقیق حبش اور یمن میں پیدا ہوتا ہے)

اَلْفَصُّ يُتَّخَذُ مِنْ أَحْجَارِ زَمْزَمَ۔ زمزم کے کنوئیں سے جو پتھر نکلیں اُن کا نگینہ بنایا جائے (کیونکہ وہ متبرک ہیں۔ مراد وہ پتھر ہیں جو زمزم کے کنوئیں کو صاف کرنے پر اُس کے اندر سے نکلیں)۔

فَصْعٌ۔ پچوڑنا، یا پوست میں سے نکالنا، انگلیوں سے ملنا نرم کرنے کے لئے، عطا کرنا، اُتارنا۔

تَفْصِيعٌ۔ گوز یا پھٹکی مارنا، عطا کرنا۔

اِنْفِصَاعٌ۔ نکلنا۔

اِفْتِصَاعٌ۔ بمعنے فَصْعٌ ہے۔

اَجْلَعُ اَفْصَعُ۔ ننگا، سر کھلا ہوا، برہنہ۔

نَهَى عَنْ فَصْعِ الرُّطَبَةِ۔ کھجور کا پوست نکالنے سے منع کیا۔ (اس غرض سے کہ جلد پک جائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں فَصَعْتُ الشَّيْءَ مِنَ الشَّيْءِ میں نے اُس چیز کو اُس چیز میں سے نکال لیا)

فَصْفَصَةٌ۔ جلدی کرنا، سچی خبر لانا، جُدا کرنا۔

تَفَصْفُصٌ۔ جُدا ہونا۔

فُصَافِصٌ۔ مضبوط، سخت آدمی۔

فُصَافِصَةٌ۔ شیر

فِصْفِصَةٌ۔ ایک گھاس ہے۔ (اُس کی جمع فَصَافِصُ ہے)۔

Marfat.com

كَيْسَ فِي الْفُصَافِصِ صَدَقَةٌ۔ ہرے چارے میں جو بالوں کھاتے ہیں) زکوٰۃ نہیں ہے (جس کو وقت کہتے ہیں سوکھ جائے تو اُس کو قصب کہیں گے)۔

فَصْلٌ۔ نکل جانا، چھڑانا، دانہ نکالنا، کاٹنا، جُدا کرنا، فیصلہ کرنا، آڑا کرنا، دودھ چھڑانا، جس کو فِصال بھی کہتے ہیں۔

تَفْصِيلٌ۔ جدا جدا فصلیں مقرر کرنا، کھول کر بیان کرنا۔ (یہ ضد ہے اِجمال کی) جُدا کرنا۔

اِفْصَالٌ۔ دودھ چھڑانے کا وقت آنا۔

اِنْفِصَالٌ۔ جُدا ہونا، ہٹ جانا، فیصل ہونا۔

اِفْتِصَالٌ۔ دودھ چھڑانا۔

فَوَاصِلُ۔ قرآن مجید کی آیتوں کے اخیر جلے جیسے اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وغیرہ)

فَصْلٌ لَا نَزْرٌ وَّ لَا هَذْرٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام کھلا ہوا صاف تھا، یا حق اور باطل میں جُدا کرنے والا تھا نہ تو ضرورت سے کم تھا اور نہ فضول تھا (بے ضرورت)۔

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ۔ قرآن ایک فیصلہ کرنے والا کلام ہے۔

فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ۔ ہم کو ایسا حکم دیجئے جو قطعی ہو پلٹ نہ سکے۔

هُوَ الْفَصْلُ۔ قرآن حق اور باطل میں جُدائی کرنے والا ہے۔

فَصْلٌ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتٰبِ اَكْلَةُ السَّحَرِ۔ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں یہی فرق ہے کہ ہم سحری کھاتے ہیں وہ سحری نہیں کھاتے۔

مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فَاصِلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبِسَبْعِمِائَةٍ۔ جو شخص اللہ کی راہ میں ایسا خرچ کرے جو اُس کے ایمان اور کفر میں جدائی کر دے یا اپنے مال میں سے اُس کو علیحدہ اور جُدا کر دے تو اُس کو سات سو گنا اجر ملے گا۔

مَنْ فَصَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ اَوْ قُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔ جو شخص اللہ کی راہ میں اپنے شہر یا مکان سے جُدا ہو پھر وہ مر جائے یا مارا جائے تو وہ شہید ہے۔ (یعنی جہاد کے لئے جب گھر سے نکل چکا تو اگر اپنی موت سے بھی مر جائے تو وہ شہید ہوگا)۔

لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِصَالٍ۔ دودھ چھُٹنے کے بعد (یعنی دو برس کے بعد) پھر دودھ پینے سے رضاعت کی حُرمت نہ ہوگی۔

فَصِيْلٌ۔ اونٹ کا وہ بچہ جو اپنی ماں سے جُدا کر دیا جائے اُس کا دودھ چھُٹ گیا ہو اور کبھی گائے کے بچے کو بھی فَصِيْل کہتے ہیں جیسے فَاشْتَرَيْتُ بِهٖ فَصِيْلًا مِّنَ الْبَقَرِ میں۔ ایک روایت میں فَصِيْلَةٌ ہے یعنی گائے کا وہ بچھڑا جس کا دودھ چھُٹ گیا ہو)۔

اِنَّ الْعَبَّاسَ كَانَ فَصِيْلَةَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔ حضرت عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت نزدیک کے رشتہ دار تھے (یہ فَصِيْلَة سے ماخوذ ہے یعنی ران کے گوشت کا ایک ٹکڑا)۔

كَانَ عَلٰى بَطْنِهٖ فَصِيْلٌ مِّنْ حَجَرٍ۔ اُن کے پیٹ پر پتھر کا ایک ٹکڑا تھا۔

فِيْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ ثُلُثُ دِيَةِ الْاِصْبَعِ۔ انگلی کی ہر پور کی دیت ایک تہائی ہے۔ انگلی کی دیت کی (یکساں) ہر انگلی میں تین پوریں ہوتی ہیں)۔

كَانَتِ الْفَصِيْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ۔ میرے اور اُن کے درمیان قطع تعلق ہوتا۔

فَلَوْ عَلِمَ بِهَا لَكَانَتِ الْفَصِيْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ اگر وہ اُس کو جان لیتے تو میری اور اُن کی ترکِ ملاقات ہو جاتی۔

Marfat.com

لَمْ یَسْجُدْ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مفصّل کی کسی سورت میں سجدہ نہیں کیا۔ مُفَصَّل قرآن شریف کی اُس منزل کو کہتے ہیں جو سورۂ حجرات سے لے کر اخیر تک ہے)

لَا تُبَاعُ حَتّٰی تُفَصَّلَ۔ اگر جُڑاؤ زیور ہو تو جب تک اُس کے نگ سونے یا چاندی سے جُدا نہ کئے جائیں اُس کو نہ بیچا جائے (یعنی اگر وہ زیور سونے کا ہو تو سونے کے بدلے اگر چاندی کا ہو تو چاندی کے بدلے اُس کا بیچنا درست نہیں کیونکہ کمی بیشی کا احتمال ہے)

اِنْ مَاتَا وَ کَانَتْ فُصِلَتْ الْهَدِیَّةُ۔ اگر تحفہ بھیجنے والا اور جس کو تحفہ دیا گیا دونوں مر گئے اور تحفہ بھیجنے والے سے تحفہ جُدا ہو گیا (یعنی اُس نے رد نہ کر دیا) یَفْصِلُ بَیْنَ الْمَضْمَضَةِ وَ الْاِسْتِنْشَاقِ کُلَّمَا اور ناک کے اندر پانی ڈالنے میں جُدائی کرتے (یعنی کلی کے لئے علیحدہ چلّو لیتے اور ناک کے لئے علیحدہ مگر صحیح روایت یہ ہے کہ ایک ہی چلّو لے کر آدھے سے کلی کرتے اور آدھا ناک میں ڈالتے)

هُمْ اَصْلِیْ وَ فَصْلِیْ۔ وہ میرے اصل ہیں (یعنی خاندان) اور میری زبان ہیں۔

فَصْلُ الصَّیْفِ موسم کو بھی کہتے ہیں (وہ جُدا ہیں ربیع (بہار) اور خریف (خزاں) اور شتاء (سرما) اور صیف (گرما)

فَاصَلْتُ شَرِیْکِیْ۔ میں اپنے ساجھی سے جُدا ہو گیا۔

فَصَمَ۔ توڑنا بن الگ کئے ہوئے (اگر الگ کر دیا جائے تو اُس کو فَصْم کہتے ہیں) کاٹنا۔

فُصِمَ الْبَیْتُ۔ گھر گر گیا۔

اِنْفِصَامٌ۔ موقوف ہو جانا، دور ہو جانا۔

تَفَصُّمٌ اور اِنْفِصَامٌ۔ ٹوٹ جانا، کٹ جانا۔

دُرَّةٌ بَیْضَاءُ لَیْسَ فِیْهَا وَصْمٌ وَّ لَا فَصْمٌ سفید چمکدار موتی ہے بے داغ بے پھٹن۔

اِنِّیْ وَجَدْتُ فِیْ ظَهْرِیْ اِنْفِصَامًا۔ میں نے اپنی پشت میں ٹوٹن پائی (یعنی پٹھے ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے ٹوٹ گئی) پھٹ گئی۔ ایک روایت میں اِنْفِصَامًا ہے قاف سے معنی قریب قریب وہی ہیں)

اِسْتَغْنُوْا عَنِ النَّاسِ وَ لَوْ عَنْ فَصْمَةِ السِّوَاكِ۔ لوگوں سے بے پروا ہو (اُن کی طرف اپنی احتیاج نہ لے جاؤ) اگر مسواک کا ایک ٹوٹا ہوا ٹکڑا تم کو درکار ہو (جب بھی اُن سے نہ مانگو۔ جب آدمی کسی سے اپنی حاجت پیش نہ کرے گا تو سب اُس کے دوست ہوں گے اُس سے ملاقات کرنے میں خوش ہوں گے)

فَیَفْصِمُ عِنَبًا وَ قَدْ عَیِیْتُ۔ پھر وحی کا سلسلہ موقوف ہو جاتا ہے (کٹ جاتا ہے) اور میں وحی کو یاد کر چکتا ہوں (اُس کا مضمون میرے دل میں جم جاتا ہے)

فَیُفْصِمُ عَنْهُ الْوَحْیُ وَ اِنَّ جَبِیْنَهٗ لَیَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔ پھر وحی آپ پر سے بند ہو جاتی ہے (اُس کا سلسلہ کٹ جاتا ہے) اور آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ پھوٹ نکلتا ہے (وحی کی سختی اور شدّت سے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَفْصَمَ الْمَطَرُ۔ یعنی پانی برسنا موقوف ہوا، اَبر کھل گیا۔ بعضوں نے یَفْصِمُ باب ضَرَبَ سے روایت کیا ہے)۔

فَصْیٌ۔ جُدا کرنا، دور کرنا۔

تَفْصِیَةٌ۔ چھڑانا۔ جُدا کرنا۔

مُفَاصَاةٌ۔ جُدا ہونا۔

اِفْصَاءٌ۔ خلاصی پانا، گزر جانا، موقوف ہو جانا، جُدا ہونا۔

اِنْفِصَاءٌ۔ خلاصی پانا، نکل جانا۔

فَصًی۔ انگور کا دانہ۔

لہ یا الصّفت سے اخیر تک یا جائیہ سے یا قال (محمد) سے یا انافتحنا سے یا قی سے یا صف سے یا تبارک سے یا بیح سے یا الضحیٰ سے

۱۴

اخیر تک ۱۲ منہ

Marfat.com

لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ قُلُوْبِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا۔ قرآن شریف لوگوں کے دلوں سے اُس سے بھی جلد نکل جاتا ہے جتنا جلد جانور اپنے بندھنوں سے نکل بھاگتے ہیں (اُن کی رسّی ٹوٹ جائے یا کھل جائے تو فوراً نکل بھاگتے ہیں۔ ایسا ہی قرآن کو نہ پڑھتے رہو تو بالکل بھول جاتا ہے دل سے نکل جاتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں تَفَصَّيْتُ مِنَ الْاَمْرِ تَفَصِّيًا میں نے اُس کام سے خلاصی پائی)۔

اَلْفَضِيَةُ وَاللّٰهِ لَا يَزَالُ كَعْبُكَ عَالِيًا قسم خدا کی اب تو فراغت اور چین ہے خدا کرے تمہارا مرتبہ ہمیشہ بلند رہے (یعنی اب تنگی اور تکلیف سے نجات مل گئی)۔

بَابُ الْفَاءِ مع الضَّاد

فَضِيْحٌ۔ پسینہ۔

تَفَضُّحٌ۔ بالوں کی جڑیں پسینہ سے تر ہونا لیکن بہنا نہیں، کشادہ ہونا۔

اِنْفِضَاحٌ۔ کے بھی وہی معنے ہیں۔ اور ناتوان ضعیف ہونا، بہت موٹا ہونا۔

لَقَدْ تَلَافَيْتُ اَمْرَكَ وَهُوَ اَشَدُّ اِنْفِضَاحًا مِنْ حَقِّ الْكَهُوْلِ۔ (عمرو بن عاصؓ نے معاویہ سے کہا میں نے تمہارا کام اُس وقت درست کیا جب وہ مکڑی کے جالے سے بھی زیادہ بودا تھا۔ (حقیقت میں اگر عمرو بن عاصؓ جو تدبر اور رائے اور مکر و فریب میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے معاویہ کی مدد نہ کرتے تو کبھی اُن کو حکومت اور خلافت نصیب نہ ہوتی۔ معاویہ نے بھی عمرو بن عاصؓ کے اس احسان کا یہ بدلہ دیا کہ اُن کو مصر کا حاکم بنا دیا)۔

فَضْحٌ۔ ذلیل کرنا، رسوا کرنا، عیب کھولنا۔

فَضِيْحَةٌ۔ ذلّت، رسوائی۔ (جیسے فُضُوْحٌ اور فُضُوْحَةٌ اور فَضَاحَةٌ اور فَضَاحٌ ہے) اور ظاہر ہونا، روشنی غالب ہونا۔

فَضَائِحُ۔ عیوب۔ (یہ جمع ہے فَضِيْحَةٌ کی)

اِنَّ بِلَالًا اَتٰى لِيُؤْذِنَهُ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَشَغَلَتْ عَائِشَةُ بِلَالًا حَتّٰى فَضَحَهُ الصُّبْحُ۔ حضرت بلالؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز کی خبر دینے کو آئے حضرت عائشہؓ نے اُن کو کسی کام میں لگا دیا یہاں تک کہ صبح کی روشنی آدھمکی یا نمودار ہو گئی۔

فَضَحْتِ النِّسَاءَ۔ تم نے عورتوں کو فضیحت (رسوا کیا (ایسی بات بیان کی جس سے عورتوں کا پردہ شہوت ہونا نکلتا ہے)۔

فَنَفْضَحُهَا عَلٰى اَعْيُنِ النَّاسِ۔ ہم لوگوں کی آنکھوں کے سامنے اُس کو فضیحت کریں گے۔

خَشِيْتُ اَنْ اَفْتَضِحَ۔ مجھ کو رسوائی کا ڈر ہوگا۔

مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرٰةِ قَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے پوچھا تمہاری توراۃ میں زنا کی کیا سزا ہے؟ انہوں نے کہا یہی کہ زنا کرنے والوں کو فضیحت کریں اور اُن کو کوڑے لگائیں۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَفْضَحْنَا بَيْنَ خَلْقِكَ۔ یا اللہ اپنی مخلوق کے سامنے ہم کو فضیحت مت کر (قیامت کے دن اپنے بندوں کے سامنے ہمارے عیب اور گناہ مت کھول)۔

صِفْ لِيْ بُغْلَةً فَضْفَاضَةً۔ میرے لئے ایک فضفاض خچر تلاش کر۔ (میں نے عرض کیا فضفاض کیا؟ فرمایا کالے رنگ کا سفید پیٹ سفید پاؤں سفید تھوتنی)۔

فَضْخٌ۔ جوف دار چیز کو توڑنا۔ (جیسے خربوزہ، انار، تربوز، کدو وغیرہ، سر توڑنے میں بھی فَضْخُ رَاْسِهٖ کہتے ہیں) پھوڑنا۔ (جیسے فَضْخُ عَيْنِهٖ اُس کی آنکھ پھوڑی

Marfat.com

اِفْضَاض۔ پھوڑنے اور توڑنے کا وقت آپہنچا۔
اِنْفِضَاض۔ ٹوٹنا پھوٹنا، کشادہ ہونا، کھل جانا، خوب رونا۔
اِفْتِضَاض۔ توڑنا، پھوڑنا۔
تَفْضِیخ۔ پھوڑنا۔
اِذَا رَاَیْتَ فَضَخَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ۔ جب پانی کو دنا دیکھے (یعنی منی نکلنا) تو غسل کر۔
فَضِیخ۔ وہ شراب جو گدر کھجور سے توڑ کر بنائی جائے اُس کو آگ نہ دکھائی جائے۔ اگر اس میں پختہ سوکھی کھجور ملادی جائے تو اُس کو خلیط کہیں گے۔
نَعْمِدُ اِلَی الْخُلَّقَانَةِ فَنَفْضَخُهَا۔ ہم گدر کھجور کو لیتے اُس کو توڑتے۔
سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْفَضِیخِ فَقَالَ لَیْسَ بِالْفَضِیخِ وَلٰکِنْ هُوَ الْفُضُوخ۔ عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا فضیخ پینا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا وہ فضیخ نہیں ہے بلکہ فضیحت کرنے والا ہے (جو پیئے گا وہ ذلیل اور رسوا ہوگا)۔
اِنْ قَرَبَهُمَا فَضَخَتْ رَاْسَكَ بِالْحِجَارَةِ۔ اگر تو اُس کے نزدیک جائے تو پتھر سے تیرا سر پھوڑ ڈالے گی۔
مَسْجِدُ الْفَضِیخ۔ مدینہ کی ایک مسجد ہے۔
فَضّ۔ توڑنا، جُدا کرنا، ازالۂ بکارت کرنا، سوراخ کرنا، پھاڑنا، تقبیر کرنا، دانت توڑنا۔
تَفْضِیض۔ آہستہ کرنا، چاندی کا ملمع کرنا یا چاندی جوڑنا۔
تَفَضُّض۔ اور اِنْفِضَاض۔ متفرق ہونا۔
اِنْفِضَاض۔ ٹوٹنا، بہنا۔
اِفْتِضَاض۔ ازالۂ بکارت کرنا، عدت توڑنا، خوشبو لگا کر یا پردے کو فرج پر پھیر کر جیسے جاہلیت کے زمانہ کی رسم تھی۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی اُمْتَدِحُكَ فَقَالَ قُلْ لَا یُفْضِضُ اللّٰهُ فَاكَ۔ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے آپؐ کی مدح کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہو اللہ تمہارا منہ نہ توڑے (یعنی تمہارے دانت نہ ٹوٹیں)۔ (اور نابغہ جعدی نے جب اپنا رائی قصیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنایا اور اس شعر پر پہنچا ؎

بلغنا السماء مجدنا وجفارنا وانا لنرجو فوق ذلك مظهرا

یعنی ہم بزرگی اور فخر اور سرداری میں آسمان تک پہنچ گئے اور اب اُمید ہے کہ اُس سے بھی اُوپر چڑھیں گے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو لیلےٰ اب کہاں جانا چاہتے ہو یعنی آسمان سے بھی اوپر کیا چیز ہے؟ نابغہ نے عرض کیا بہشت یا رسول اللہؐ۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تیرے دانت نہ توڑے۔ پھر وہ ایک سو بیس برس جیئے اُن کا ایک دانت بھی نہ گرا)
ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ لِبَیْتِكَ لِتَفُضَّهَا۔ پھر آپ اُن کو اپنے انڈے کے پاس لے کر آئے تاکہ اُس کو توڑ ڈالیں۔
حَتّٰی یَفُضَّ كُلَّ شَیْءٍ مِنْهُ۔ یہاں تک کہ ہر چیز اُس کی توڑ ڈالے گا۔
لَا یَحِلُّ لَكَ اَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ۔ تجھ کو مُہر توڑنا (یعنی ازالۂ بکارت کرنا) حلال نہیں۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّ خَدَمَتَكُمْ۔ شکر اللہ کا جس نے تمہارا جتھا توڑ ڈالا۔
فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ فَضِّ الْحَصٰی اَقْبَلَ عَلٰی سَلْمَانَ بْنِ رَبِیْعَةَ فَكَلَّمَهٗ۔ جب کنکریوں کے پھیلاؤ سے پار ہوگئے تو سلمان بن ربیعہ کی طرف متوجہ ہوئے اُن سے بات کی۔

Marfat.com

قَالَتْ لِمَرْوَانَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اَبَاکَ وَاَنْتَ فَضَضٌ مِنْ لَعْنَۃِ اللّٰہِ۔ حضرت عائشہؓ نے مروان سے کہا۔ (جب اُس نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے بدزبانی کی اور کہا کہ یہ آیت وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْہِ اُفٍّ لَّکُمَا اخیر تک تمہاری ہی شان میں اُتری ہے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے باپ (حکم) پر لعنت کی ہے اور تو اللہ کی لعنت کا ایک ٹکڑا ہے (ملعون کا نطفہ ہے تو تو بھی ملعون ہوا۔ ایک روایت میں فُظَاظَۃٌ مِّنْ لَعْنَۃِ اللّٰہِ ہے۔ یعنی اللہ کی لعنت سے بچا ہوا ہے یعنی ملعون کا نطفہ ہے)

لَوْ اَنَّ اَحَدًا اَلْفَضَ مِمَّا صَنَعَ بِابْنِ عَفَّانَ لَحَقَّ لَہٗ اَنْ یَّنْفَضَّ۔ حضرت عثمانؓ کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اگر کوئی اُحد اُس سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے تو واجبی ہے۔

فَجَاءَ رَجُلٌ بِنُطْفَۃٍ فِیْ اِدَاوَۃٍ فَاَفْضَضْتُھَا۔ پھر ایک شخص تھوڑا سا پانی ایک ڈول میں لے کر آیا اور اُس کو بہا دیا۔ (ایک روایت میں فَاَنْقَضْتُھَا ہے قاف سے یعنی اُس کا پیٹ نہ کھول دیا)

کَانَتِ الْمَرْاَۃُ اِذَا تُوُفِّیَ عَنْھَا زَوْجُھَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِیَابِھَا حَتّٰی تَمُرَّ عَلَیْھَا سَنَۃٌ ثُمَّ تُؤْتٰی بِدَابَّۃٍ شَاۃٍ اَوْ طَیْرٍ فَتَفْتَضُّ بِہٖ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَیْءٍ اِلَّا مَاتَ۔ جاہلیت کے زمانہ میں جب عورت کا خاوند مرجاتا تو وہ ایک کھنڈر میں جلی جاتی اور خراب کپڑے پہن لیتی ایک سال تک وہیں پڑی رہتی اس کے بعد ایک جانور لے کر آتے بکری یا پرندہ وہ اُس کو اپنی شرمگاہ سے رگڑتی پھر کہ ایسا ہوتا کہ جس جانور سے وہ شرمگاہ رگڑتی وہ زندہ رہتا بلکہ مرجاتا۔

کَانَتِ الْمُعْتَدَّۃُ لَا تَمَسُّ طِیْبًا وَّلَا تَغْتَسِلُ وَلَا تَقْلِمُ ظُفُرًا وَّلَا تَقْرَبُ شَیْئًا مِّنْ اُمُوْرِ التَّنْظِیْفِ ثُمَّ تَخْرُجُ بَعْدَ الْحَوْلِ بِاَقْبَحِ مَنْظَرٍ فَتَفْتَضُّ عِدَّتَہٗ بِطَائِرٍ۔ جاہلیت کے زمانہ میں عدّت والی عورت نہ خوشبو لگاتی نہ غسل کرتی نہ ناخن تراشتی غرض کوئی کام صفائی اور پاکی کا نہ کرتی سال بھر تک اسی حال میں رہتی پھر سال کے بعد ایک بھیانک شکل میں باہر نکلتی اور اپنی عدّت ایک پرندے سے توڑتی (اُس کو شرمگاہ پر رگڑ کر عدّت ختم کرتی)۔

جَمَعُوا الْقُرْاٰنَ عَلٰی عَھْدِ عُثْمَانَ وَفَضَضُوا الْمَصَاحِفَ۔ لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں قرآن کو جمع کیا اور دوسرے تمام مصحفوں کو چاک کر ڈالا (جو پہلے لکھے گئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ دوسرے سب مصحف جلا دیئے گئے)

ھِیَ طَالِقٌ اِنْ نَکَحْتُھَا حَتّٰی اَکُلَّ الْفُضَیْضَ جب تک میں فضیض نہ کھاؤں اور اُس سے نکاح کروں تو اُس کو طلاق ہے (فضیض کہتے ہیں کھجور کے خوشہ کو جو شروع میں نکلے اور متفرق اور پریشان اور خوش اور رواں پانی اور ریزہ اور پراگندہ کو بھی کہتے ہیں)

فَقَبَضَ ثَلٰثَۃَ اَصَابِعَ مِنْ فِضَّۃٍ فِیْھَا مِنْ شَعْرٍ۔ یہاں فضّہ سے چاندی کی بنی ہوئی چیز مراد ہے جس میں بال چھوڑ دیئے گئے ہوں ایک روایت میں مِنْ فِضَّۃٍ ہے یعنی بالوں کا گچھا۔

اِنْفَضَتْ اَوْصَالُہٗ۔ اُس کے جوڑ جدا ہو گئے۔

فَضَّ الْمَاءَ یَا فُضَیْلَۃُ۔ پانی بہا یا۔

اَقْبَلَ عَلَیْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَۃَ فَانْفَضَّ النَّاسُ اِلَیْھَا فَمَا بَقِیَ غَیْرُ اِثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا وَّاَنَا مِنْھُمْ۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز

Marfat.com

میں تھے (یعنی خطبہ سن رہے تھے) اتنے میں غلہ کا ایک قافلہ آیا لوگ جلدی اُدھر چل دیئے (قافلہ دیکھنے کو) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے اُن میں ایک میں تھا۔

لِجَامٌ مُفَضَّضٌ۔ چاندی جڑی ہوئی لگام۔

فَضْفَضَةٌ۔ کشادہ ہونا، فارغ ہونا۔

فَضْفَاضٌ۔ وسیع اور کشادہ۔

فَضْفَاضَةٌ۔ موٹی۔ لمبی جسیم عورت۔

اَبْيَضُ فَضْفَاضُ الرِّدَاءِ وَالْبَدَنِ سفید رنگ کشادہ سینہ کشادہ ہاتھ۔ (رِدَاء سے سینہ اور بَدَن سے ہاتھ مراد ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ بہت دینے والے سخی تھے)۔

كُنْتُ مَعَ اَنَسٍ فِيْ يَوْمٍ مَطِيْرٍ وَّالْاَرْضُ فَضْفَاضٌ۔ ابن سیرین رحمہ نے کہا میں ایک بارش کے دن انس رضؓ کے ساتھ تھا اور زمین پر پانی ہی پانی تھا (اس قدر بارش زور سے ہوئی تھی)

الْحَوْضُ مَلْاٰنُ يَتَفَضْفَضُ۔ حوض بھرا ہوا ہے چھلک رہا ہے۔

اَلثَّوْبُ فَضْفَاضٌ۔ کپڑا کشادہ ہے۔

فَضْلٌ۔ باقی رہنا، بچنا، زیادہ ہونا۔

مُفَاضَلَةٌ۔ ایک دوسرے پر فضیلت جتانا۔

تَفْضِيْلٌ۔ فضیلت دینا، افضل کہنا، افضل بنانا۔

اِفْضَالٌ۔ احسان کرنا، افضل ہونا، زائد ہونا۔

تَفَضُّلٌ۔ احسان کرنا، یا فضیلت کا دعویٰ کرنا۔ تو شیخ کرنا، کام کاج اور محنت کے کپڑے پہننا، یا صرف ایک ہی کپڑا بدن پر رکھنا، جیسے سوتے وقت کرتے ہیں۔

تَفَضَّلْ یا تَفَضَّلُوْا۔ بصیغۂ امر آجکل کے محاورہ میں اس مطلب میں مستعمل ہوتا ہے کہ آیئے، بیٹھئے یا کھایئے یا ملاقات کو آیا کیجئے۔

تَفَاضُلٌ۔ ایک دوسرے پر فضیلت کا دعویٰ کرنا یا زیادتی کا۔

اِسْتِفْضَالٌ۔ کچھ باقی چھوڑنا یا حاجت سے زیادہ مال رکھنا۔

لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ۔ بچا ہوا پانی جو اپنی ضرورت سے زیادہ ہو اُس کو نہ روکا جائے (بلکہ مفت اور بلاقیمت دوسرے مسلمان بھائی کو دیا جائے یہ اُس حالت میں ہے جب وہ پانی اُس کی ملک نہ ہو یا اُس شخص کے مذہب پر ہے جو کہتا ہے پانی پر ملک نہیں ہو سکتی۔ نہایہ میں ہے کہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جب پانی سے اپنا کھیت سیراب ہو گیا ہو اور پانی بچ رہا ہو تو اب اُس کا بیچنا یا کسی کو استعمال سے روکنا درست نہیں)

لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ۔ بچا ہوا پانی (اپنی ضرورت سے زیادہ) اس لئے نہ روکا جائے کہ اُس کی وجہ سے گھاس کی روک ہو گی (یعنی ایک کنواں ہے جنگل میں جو ہر ایک کے لئے مباح ہے اب کوئی شخص اُس کے اطراف کی گھاس بچانے کے لئے اُس کا پانی روک دے کیونکہ جب پانی نہ ملے گا تو کوئی اپنے جانوروں کو وہاں چرانے بھی نہیں لائے گا یہ درست نہیں)

فَضْلُ الْوِزَارِ فِي النَّارِ۔ جو شخص اپنی ازار (غرور اور تکبر کی راہ سے) لٹکائے (ٹخنوں سے نیچے رکھے) تو وہ دوزخ میں جائے گا۔

اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّارَةً فُضَّلًا۔ اللہ جل جلالہٗ کے کچھ فرشتے ہیں جو سیر کرتے پھرتے ہیں وہ فاضل فرشتے ہیں (یعنی اُن فرشتوں کے سوا ہیں جو خلوقات پر متعین ہیں یہ جمع ہے فَاضِلٌ کی، اور بعضوں نے فُضُلًا اور فُضَّلًا بھی روایت کیا ہے)

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ سَالِمًا مَوْلَى اَبِيْ حُذَيْفَةَ يَرَانِيْ فُضُلًا۔ (ابوحذیفہ رضؓ کی بیوی نے کہا یا رسول اللہ

Marfat.com

سالم جو ابو حذیفہؓ کا غلام ہے وہ مجھ کو کام کاج محنت کے لباس میں دیکھتا ہے یا ایک ہی کپڑے میں۔

فُضُوْل ضَبَّاث۔ بکھرا اکٹھا کرنے والی مکارہ ہے گویا وہ بُغاث ہے (جو ایک شریر حیلہ باز پرندہ ہے)

شَهِدْتُ فِيْ دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُدْعَانَ حِلْفًا لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى مِثْلِهٖ فِي الْاِسْلَامِ لَاَجَبْتُ یعنی حِلْفِ فُضُوْل۔ عبداللہ بن جدعان کے گھر میں جو قسم کے ساتھ ایک عہد کیا گیا تھا اگر وہ لیے عہد کے لئے میں اسلام کے زمانہ میں بھی بلایا جاتا تو ضرور جاتا یعنی حِلْفِ فُضُوْل (جو ہم قبیلے کے لوگوں نے کیا تھا۔ چونکہ اُن کے لوگوں میں ہر ایک کا نام فضل تھا کوئی فضل بن حارث کوئی فضل بن وداعہ کوئی فضل بن فضالہ تو اُس کو حِلفِ فضول کہنے لگے۔ وہ عہد یہ تھا کہ ہر حال میں انصاف پر قائم رہیں گے۔ کمزور کا حق زور آور سے دلوائیں گے۔ اسی طرح غریب الوطن پردیسی کا شہر کے باشندے اور رئیس سے)

اِنَّ اسْمَ دِرْعِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ كَانَتْ ذَاتَ الْفُضُوْل۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ کا نام ذات الفضول تھا کیونکہ وہ کشادہ اور وسیع تھی۔

اِذَا عَزَبَ الْمَالُ قَلَّتْ فَوَاضِلُهٗ۔ جب جائداد دور جگہ پر واقع ہو تو اُس کے منافع بھی کم ہوں گے۔

مَا الْعَمَلُ فِيْ اَيَّامِ اَفْضَلُ مِنْهَا فِيْ هٰذَا الْعَشْرِ۔ ان دس دنوں میں نیک عمل جو کیا جائے اُس سے کوئی نیک عمل افضل نہیں ہے جو اور دنوں میں کیا جائے۔ (مراد ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ ایک روایت میں فِيْ هٰذِهٖ ہے یعنی ایام تشریق میں نیک عمل سب سے افضل ہے اس لئے کہ وہ کھیل کود اور غفلت اور عیش و عشرت کے دن ہوتے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ جمعہ کا دن سب دنوں سے افضل ہے مگر ذی الحجہ کے دس دنوں سے تو ذی الحجہ کے دس دن جمعہ سے بھی افضل ہوئے۔ بعضوں نے کہا هٰذَا الْعَشْرِ سے صرف دن مراد ہیں یعنی ذی الحجہ کے دس دن رمضان کے اخیر دس دنوں سے افضل ہیں نہ یہ کہ اُن کی راتیں رمضان کی راتوں سے افضل ہیں کیونکہ رمضان کی اخیر کی دس راتیں تمام راتوں سے افضل ہیں اُن میں شبِ قدر ہے اور صحیح یہ ہے کہ هٰذَا الْعَشْرِ میں اُن کی راتیں بھی داخل ہیں تو ذی الحجہ کی دس راتیں رمضان کی راتوں سے بھی افضل ہیں۔ اور دلیل اس کی ترمذی کی روایت ہے کہ ذی الحجہ کی راتوں میں ایک رات عبادت کرنا شبِ قدر کی عبادت کے برابر ہے بعضوں نے کہا ذی الحجہ کی دس راتیں رمضان کی دس راتوں سے افضل ہیں یعنی ایک مجموعہ دوسرے مجموعہ سے گو رمضان میں جو شبِ شب قدر ہے وہ سب راتوں سے افضل ہے اسی طرح رمضان کا روزہ تمام دنوں کے روزوں سے افضل ہے)

بَابُ اِسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوْءِ النَّاسِ۔ اس باب میں یہ بیان ہے کہ لوگوں کے وضو سے بچا ہوا پانی استعمال کرنا اُس کا پینا یا اُس سے طہارت کرنا یا آٹا گوندھنا کیسا ہے (الحدیث کے نزدیک جو پانی برتن میں وضو یا غسل کے بعد بچ رہے اسی طرح جو پانی وضو یا غسل میں اعضاء سے بہے بشرطیکہ اعضاء پر کوئی نجاست ظاہری نہ ہو پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک پاک ہے لیکن پاک کرنے والا نہیں ہے اور حنفیہ کے نزدیک نجس ہے اور بعضے حنفیہ شافعی رح کے قول سے متفق ہیں)

فَاَخَذَ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ فَشَرِبَهٗ۔ وضو سے بچا ہوا

لہ جنگلی بیل سفید رنگ کا ہوتا ہے، گدھے سے چھوٹا اور آرٹے میں سست ہوتا ہے ۱۲ مص

Marfat.com

پانی لیا اور اُس کو پی گئے۔

فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ اگر کچھ بچ رہے (یہ لفظ نصر ینصر اور ضرب یضرب اور سمع یسمع اور کرم یکرم سب بابوں سے آیا ہے)۔

لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ۔ اس سے بڑھ کر فضیلت نہیں (یعنی صوم داؤدی سے ایک روز روزہ رکھنا دوسرے روز افطار کرنا کیونکہ اس میں آدمی کو زیادہ مشقت ہوتی ہے نہ روزے کی عادت ہوتی ہے نہ افطار کی)

اَلَمْ اَعْطِکَ وَ اُفَضِّلْ۔ کیا میں نے تجھ کو نہیں دیا، بہتر اور بڑا احسان نہیں کیا۔

فَضَلَتْ عَلَیْهِنَّ۔ دوزخ کی آگ دنیا کی آگوں سے بڑھ کر ہے (یعنی حرارت اور تپش میں)

ثُمَّ مَا تَرَکَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفَاضُلَ بَیْنَهُمْ۔ پھر حضرت عثمانؓ کے بعد ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کو چھوڑ دیتے تھے اُن میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے (یہ عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے۔ بعضوں نے کہا لَا تَفَاضُلَ بَیْنَهُمْ سے یہ مراد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان تینوں کے سوا اور لوگوں میں کوئی تخصیص نہیں کرتے تھے بلکہ بوڑھے اور جوان سب کو برابر رکھ کر ضرورت کے وقت ہر ایک سے صلاح اور مشورہ لیتے تھے)۔

مَسَحَ بِمَاءٍ غَیْرِ فَضْلِ یَدَیْهِ۔ ہاتھوں میں جو تری بچی ہوتی تھی اُس کے سوا نیا پانی لے کر اُس سے مسح کرتے۔

بِمَا اَفْضَلَتْهُ الْحُمُرُ۔ جس پانی کو گدھے پی کر کچھ بچا ہوا چھوڑ گئے ہوں۔

فَضْلُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ۔ تین دن کی فضیلت

یَتَحَرّٰی صِیَامَ یَوْمٍ فَضَّلَهٗ عَلٰی غَیْرِهٖ۔ کسی دن روزہ رکھنے کا قصد کرتے اُس کو دوسرے دنوں پر فضیلت دیتے (ایک روایت میں فَضَّلَهٗ عَلٰی غَیْرِهٖ ہے یعنی اُس دن کی فضیلت کا دوسرے دنوں پر قصد کرتے)

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔ یا اللہ اپنے فضل (روٹی رزق) کے دروازے ہم پر کھول دے (یہ مسجد سے نکلتے وقت کہے کیونکہ مسجد سے نکلے ہر آدمی اپنے اشغال میں مصروف ہو کر روٹی کمانا چاہتا ہے اور مسجد میں جاتے وقت اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ کہے)

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ۔ یہ (یعنی غنا اور تونگری) اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عنایت فرماتا ہے (معلوم ہوا کہ شکر کرنے والا مالدار صبر کرنے والے فقیر سے افضل ہے لیکن مالدار کو کئی قسم کے خطرے درپیش ہیں جن سے فقیر کو کوئی ڈر نہیں ہے)۔

اَلرَّجُلُ بِفَضْلِهٖ یَقُوْلُ اَفْضَلَ۔ مگر جو شخص اس سے بھی زیادہ اس دعاء کو کہے۔

فَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِی الْجَنَّةِ۔ بلالؓ کو بہشت میں جو روزی ملے گی وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔

اَلصَّدَقَةُ اَفْضَلُ۔ صدقہ فضیلت میں زیادہ ہے (یعنی سب عملوں سے بڑھ کر ہے۔ دوسری حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ روزہ افضل ہے)۔

اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ۔ سب سے زیادہ فائدہ مند اللہ کو یاد کرنے والی زبان ہے۔

اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ۔ چار کلام سب میں افضل ہیں (یعنی بشر کے کلاموں میں ورنہ اللہ کا کلام سب سے افضل ہے)۔

مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ۔ مجھ پر احسان کیا اور بہت احسان کیا۔

Marfat.com

فَضْلُ ظَهْرٍ۔ ضرورت سے زیادہ کوئی سواری ہو۔

اِنَّ لَهٗ فَضْلًا فَقَالَ هَلْ تَنْصُرُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ۔ وہ تو بزرگی اور فضیلت والا شخص ہے آپؐ نے فرمایا تم کو انہی لوگوں کی وجہ سے مدد ملتی ہے جو ضعیف اور ناتواں ہیں (غریبوں ہی کی دعاء کی برکت سے یا انہی کے طفیل سے اُس کو یہ شجاعت اور سخاوت حاصل ہوئی ہے)

لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ۔ پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو (یعنی اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی اہانت یا تحقیر نکلے بلکہ سب پیغمبروں کی تعظیم اور تکریم شرط ایمان ہے)

بِهٰذَا فَضَّلَكُمُ۔ اسی وجہ سے اُس کو تم پر فضیلت ہوئی۔

فَعَرَفْتُ فَضْلَ عِلْمِهٖ بِاللّٰهِ عَلَيَّ۔ میں نے پہچانا کہ جبرئیل علیہ السلام کو مجھ سے زیادہ اللہ کی معرفت ہے (بعضوں نے کہا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تواضع اور انکسار کی راہ سے فرمایا ورنہ اللہ کی معرفت آپ سب سے زیادہ رکھتے تھے)

لَا يَزَالُ الْجَنَّةُ تَفْضُلُ۔ بہشت میں برابر خالی مقامات رہیں گے (یعنی گنجائش بہت ہوگی بہشتیوں کے اُترنے کے بعد بھی بہت سے مکانات اور مقامات خالی رہیں گے۔ ایک روایت میں یَفْضُلُ ہے)۔

اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔ کیا میں تم کو اس سے بہتر عطا نہ کروں (یعنی اُس عطاء سے بہتر جو میں کر چکا ہوں)۔

مُوْسٰى فِي السَّابِعَةِ بِتَفْضِيْلِ كَلَامِ اللّٰهِ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ساتویں آسمان پر ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اُن سے کلام کیا تھا اس لئے اُن کو یہ بزرگی ملی کہ سب سے بلند آسمان پر اُن کا ٹھکانا ہے)۔

اِذَا نَظَرَ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْخَلْقِ۔ جب اُس کو دیکھے جو صورت اور مال یا اولاد میں اُس سے بڑھ کر ہے (یعنی دنیاوی سامان میں لیکن دینداری اور تقویٰ اور پرہیزگاری میں اپنے سے بڑھ کر شخص کو دیکھنا اچھا ہے)

لَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ۔ تم سے کوئی شخص افضل نہ ہوگا۔ (نہ تمہارے برابر ہوگا مگر جو کوئی ایسا کرے جو تم کرتے ہو۔

مَا رَاَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَ عَلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ کسی دن خاص روزہ رکھنے کا قصد کرتے اُس کو دوسرے دنوں پر افضل سمجھ کر مگر اُس دن یعنی عاشورا کے دن اور اس مہینے یعنی رمضان میں (یعنی عاشورا اور رمضان کے دنوں کا روزہ دوسرے دنوں کے روزے سے افضل سمجھتے)

اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْجِهَادُ۔ سب عملوں میں افضل جہاد ہے۔ (دوسری روایت میں ہے کہ کھانا کھلانا سب سے افضل ہے۔ ایک روایت میں نماز کو سب اعمال میں افضل فرمایا ہے اور اُن میں تطبیق یوں دی ہے کہ باعتبار احوال اور اشخاص اور وجوہ اور اوقات کے ہر ایک دوسرے سے افضل ہے یعنی موقع بہ موقع۔ مثلاً جب غزاء بھوک سے مر رہے ہوں تو کھانا کھلانا سب سے افضل ہوگا۔ جب مخالفین کا ظلم ہو رہا ہو تو جہاد سب سے افضل ہوگا جب نماز کا وقت آجائے تو نماز پڑھنا سب سے افضل ہوگا)

اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ بڑی فضیلت والا جہاد یہ ہے کہ ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہی جائے (اور اس کی ناراضی کا کچھ خیال نہ کیا جائے)

Marfat.com

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کھانا لایا جاتا تو آپ اُس میں سے کچھ کھالیتے اور جو بچتا اُس کو دوسروں کے پاس بھیج دیتے (کیونکہ آپ کا جو ٹھا لوگ تبرک سمجھ کر کھانے بلکہ اُس کے لئے لڑا کرتے تھے)۔

اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ مُجَاهِدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ۔ لوگوں نے عرض کیا کون شخص افضل ہے؟ فرمایا جو مسلمان اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے پھر اُس کے بعد وہ مسلمان (جو بستی سے الگ ہو کر) پہاڑ کی ایک گلی میں اللہ کی عبادت کر رہا ہے۔

فَاَوْحَى اِلَيْهِ فِيْ فَضْلِ السِّوَاكِ اَنْ كَبِّرْ۔ آپ کو یہ وحی آئی کہ پہلے مسواک اُس کو دے جو بڑا ہے۔

اَلْعُقَلَاءُ تَرَكُوْا فُضُوْلَ الدُّنْيَا۔ عقلمند لوگ دنیا کی بے ضرورت چیزیں ترک کر دیتے ہیں (گو وہ مباح ہوں تو گناہ کیونکر نہ کریں گے)۔

اِنْ خَرَجَ بِطَلَبِ الْفُضُوْلِ فَلَا وَلَا كَرَامَةَ۔ اگر مسافر کھیل کود فضول کاموں کے لئے نکلے تو نماز کا قصر نہ کرے اُس کی کوئی عزت نہیں۔

عُدُوْا يَا لَفْضَلِ عَلٰى مَنْ حَرَمَكُمْ۔ جو شخص تم کو محروم کرے تم اُس کے ساتھ سلوک کرو (احسان کرو اُس کو دو)

اِنَّ الصِّبْيَانَ فَضْلًا عَنِ الرِّجَالِ۔ مرد تو کیا بچے تک (جانتے ہیں کہ میں زکوٰۃ دیتا ہوں)

اَلْبَوْلُ يَخْرُجُ مِنْ فَضْلِ الشَّرَابِ الَّذِيْ يَشْرَبُهُ الْاِنْسَانُ۔ پیشاب اُن چیزوں کا فضلہ ہے جو آدمی پیتا ہے (پانی شربت وغیرہ)

اَلْغَائِطُ يَخْرُجُ مِنْ فَضْلِ الطَّعَامِ۔ پاخانہ کھانے کا فضلہ ہے۔

فَضْلُ الْاِزَارِ۔ ازار کا وہ حصہ جو ٹخنوں سے نیچا زمین پر گھسٹتا جائے۔

يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْحَائِضِ۔ حائضہ عورت کے غسل سے جو پانی بچ رہا ہو مرد اُس سے وضو کر سکتا ہے۔

فَضْغٌ۔ يَا فَضَاءٌ۔ کشادہ ہونا جیسے اِفْضَاءٌ ہے۔

اِفْضَاءٌ۔ عورت کے دونوں رستوں کو ایک کر دینا اور جماع کرنا، خلوت کرنا، ہتھیلی سے چھپنا، میدان میں نکلنا، اطلاع دینا، پہنچ جانا۔

تَفَضَّيْ۔ فارغ ہونا۔

فَضَاءٌ۔ میدان، کشادہ زمین۔

فِضَاءٌ۔ پانی جو زمین پر بہتا ہو، یا خانہ۔

بَقِيْتُ فَضًا۔ میں اکیلا رہ گیا۔

اَمْرُهُمْ فَضًا بَيْنَهُمْ۔ اُن کا کوئی سردار نہیں ہے۔

لَا يُفْضِيَ اللّٰهُ فَاكَ۔ اللہ تعالیٰ تیرا منہ کھول کر دے (یعنی دانت گر کر)

ضَرَبَهٗ بِمِرْفَضَةٍ وَسْطَ رَاْسِهٖ حَتّٰى يُفْضِيَ مِنْهُ كُلُّ شَيْءٍ۔ ایک گرم پتھر اُس کی چندیا پر مارے گا اُس مار سے ہر چیز اُس کی کھل جائے گی۔

لَا يُفْضِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ ثَوْبٍ وَلَا الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ۔ دو مرد ایک دوسرے سے ایک کپڑے میں نہ لیٹیں نہ دو عورتیں ایک دوسرے سے (مطلب یہ ہے کہ دونوں ننگے ہوں اور ایک کپڑے میں ایک دوسرے سے لپٹیں یہ تو حرام ہے اگر بیچ میں کپڑا حائل ہو تو نہی تنزیہی ہے)۔ اور جو ایسا کرے اُس کو سزا دی جائے۔

اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهٖ۔ جب کوئی تم میں سے اپنا ہاتھ پہنچائے۔

اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيْ۔ بڑی امانت جس میں اللہ کے نزدیک

Marfat.com

خیانت کرنا قیامت کے دن بڑا گناہ ہو گا یہ ہے کہ ایک شخص اپنے جماع کے حالات بیان کرے (جماع کے وقت وہ جو باتیں کرتا ہے یا کام کرتا ہے، لیکن ضرورت کے وقت جماع کا ذکر منع نہیں)

اَفضٰی بِیَدِہٖ اِلٰی زَوجِہٖ۔ اپنی سُرین زمین سے لگا دی۔

لَاتَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّھُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَاقَدَّمُوْا۔ مُردوں کو بُرا مت کہو وہ اپنے کئے ٹھیک پہنچ گئے (جو اعمال اُنھوں نے آگے بھیجے تھے اُس کا نیتجہ دیکھ لیا اب اُن کو بُرا کہنے سے کیا حاصل)

اَفْتُوْبُ لَکَ مُفْضِیَۃٌ۔ تیرے واسطے دل کُشادہ اور خوش ہیں۔

ثُمَّ خَرَجُوْا اِلَی الْفَضَاءِ۔ پھر فضا کی طرف نکلے (جو ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں)

اَلْمَیِّتُ یُغْسَلُ فِی الْفَضَاءِ۔ مُردے کو آسمان کے تلے نہلانا چاہئے (یعنی کھلی جگہ میں نہ کہ چھت کے نیچے، اگر غُسل دیتے وقت آڑ کر لیں تو وہ مستحب ہے)

مُفْضَاۃٌ۔ وہ عورت جس کے پیشاب اور پاخانہ کا مقام ایک ہو گیا ہو۔

بَابُ الفاء مَعَ الطّاء

فَطَّ۔ پھوڑنا، پُشت پر بوجھ کی وجہ سے ہموار ہو جانا اور اندر گھس جانا، پُشت پر مارنا، جماع کرنا، ڈال دینا

فَطَأَ۔ پیٹھ اندر گھس جانا اور سینہ باہر نکل آنا۔

مُفَاطَاۃٌ۔ دے مارنا۔

اِفْطَاءٌ۔ فراغت ہونا، نیک خُلقی کے بعد بدخُلق ہو جانا، بہت جماع کرنا۔

تَفَاطُؤ۔ پیچھے ہٹ جانا، ٹوٹ جانا شکست پانا۔

اِنَّہٗ رَاٰی مُسَیْلِمَۃَ اَصْفَرَ الْوَجْہِ اَفْطَسَ الْاَنْفِ رَقِیْقَ السَّاقَیْنِ۔ انھوں نے مسیلمہ کذاب کو دیکھا اُس کا مُنہ زرد تھا اور ناک پھیلی ہوئی پنڈلیاں پتلی اور باریک۔ (اَفْطَسُ بمعنے اَفْلَسُ پھیلی ناک والا، چپٹی ناک والا)

فَطْرٌ۔ چوڑا کرنا، لکڑی سے مارنا۔

فَطَرٌ۔ چوڑا ہونا۔

فِطْحَلٌ۔ وہ زمانہ جب آدمی پیدا نہیں ہوئے تھے یا حضرت نوح علیہ السّلام کا زمانہ۔

فَطَاحِلٌ۔ بڑے عالم۔

فَطْرٌ۔ چیرنا، کلمہ کی انگلی اور انگوٹھے سے دودھ دوہنا، یا انگلیوں کے سروں سے تازہ آٹا گوندھنا اس کو خمیر نہ کرنا۔

فَطْرٌ اور فُطُوْرٌ۔ نکلنا، پیدا کرنا، اختراع کرنا، کھانا پینا۔ (جیسے فِطْرَتٌ ہے)۔

تَفْطِیْرٌ۔ افطاری دینا۔

اِفْطَارٌ۔ روزہ کھلانا، روزہ کھولنے کا وقت آنا۔

تَفَطُّرٌ اور اِنْفِطَارٌ۔ پھٹ جانا، چر جانا۔

کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ۔ ہر بچہ اپنی خلقی اور پیدائشی حالت (صحیح فطرت) پر پیدا ہوتا ہے۔ (اگر اس کو اُسی حالت پر چھوڑ دیا جائے تو گمراہ نہ ہو لیکن باپ دادا کی تقلید سے وہ یہودی یا نصرانی بن جاتا ہے۔ کوئی شرک ہو جاتا ہے جلد تاروں اور دیگر اشیاء کو دیکھ کر نے لگتا ہے۔ اگر اصلی اور فطری حالت پر قائم رہے تو ان خلافِ عقل باتوں میں کبھی نہ پھنسے اور صرف خدائے واحد کی پرستش کرتا رہے)

عَلٰی غَیْرِ فِطْرَۃِ مُحَمَّدٍ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے سوا دوسرے دین پر۔

مُتْ عَلٰی غَیْرِ الْفِطْرَۃِ۔ تو جو پیدائشی (فطری) دین ہے یعنی دینِ اسلام اُس کے سوا دوسرے دین پر مرے گا (معاذ اللہ تیرا خاتمہ کفر اور شرک پر ہو گا۔ اس حدیث میں بڑی تہدید ہے اُن لوگوں کے لئے جو نماز کے

Marfat.com

ارکان اچھی طرح اطمینان سے ادا نہیں کرتے)۔

عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ - دس شی باتیں لگے پیغمبروں کی سُنّت ہیں (جن کی پیروی کا ہم کو حکم ہوا۔ کرمانی نے کہا یعنی یہ باتیں قدیم سُنّت ہیں جن پر لگے پیغمبر چلتے رہے اور تمام شریعتیں اُن پر متفق ہیں۔ کویا دہ فطری اور خلقی باتیں ہو گئی ہیں۔ ایک روایت میں پانچ باتیں مذکور ہیں لیکن یہ روایت جس میں دس باتیں ہیں اُن کے خلاف نہیں ہے)۔

اِخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ - تم نے پیدائشی غذا کو لیا (یعنی دودھ کو جس سے آدمی کی پیدائش ہوتی ہے اور اسی پر پرورش ہوتی ہے برخلاف شراب کے وہ نہ غذا ہے نہ دوا ہے اُس کا یہ مطلب نہیں کہ شراب حرام تھی اس لئے تم نے اُس کو نہ لیا کیونکہ شراب کی حرمت اُس وقت تک نہیں ہوئی تھی دوسرے یہ بہشت کی شراب حرام نہیں ہے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَاكَ الْفِطْرَةَ - سب تعریف اُس خدا کو ہے جس نے تم کو پیدائشی حالت پر چلنے کی راہ بتلائی۔ (تم نے دودھ کو اختیار کیا جو طرح فائدہ مند ہے نہ کہ شراب کو جو معزاور عقل کو خراب کرنے والی اور انسان کی فطرت کو بدل دینے والی ہے)۔

هُدِیْتَ الْفِطْرَةَ - تم کو فطرت کی ہدایت دی گئی (دودھ کا پیالہ تم نے لیا)۔

عَلَی الْفِطْرَةِ لِمَنْ قَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ - مُؤَذِّنًا۔ ایک شخص نے اذان دیتے ہوئے اللہ اکبر کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو فطرت پر ہے (سچے دین پر تیرے ماں باپ نے تجھ کو یہودی نہیں بنایا) مُتَ عَلَی الْفِطْرَةِ - تیرا خاتمہ اسلام پر ہوگا۔

وَجَبَّارُ الْقُلُوْبِ عَلٰی فِطْرَتِهَا - اور دلوں کو اُن کی اصل خلقتوں پر لانے والا (یہ جمع ہے فِطْرَةٌ کی جو جمع ہے فِطْرَةٌ کی یا خود فِطْرَةٌ جمع کی جمع ہے جیسے کِسْرَةٌ جمع ہے کِسْرَةٌ کی)۔

مَا کُنْتُ اَدْرِیْ مَا فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰی اَتَانِیْ اَعْرَابِیَّانِ فِیْ بِئْرٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اَنَا فَطَرْتُهَا - عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں، مجھ کو فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ والارض کے معنے معلوم نہ تھے پھر ایسا ہوا کہ دو عرب کے گنوار ایک کنوئیں کا مقدمہ میرے پاس لائے کہ میں اس کا فیصلہ کروں اُن میں سے ایک کہنے لگا اَنَا فَطَرْتُهَا یعنی میں نے اُس کا کھودنا شروع کیا تھا۔ (اس گنوار کے کہنے سے ابن عباسؓ کو فطر کے معنے معلوم ہو گئے یعنی ابتداءً کسی چیز کو بنانا، ایجاد کرنا، کسی چیز کو بالکل نئے سرے سے بنانا)۔

اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ - جب رات ادھر سے (یعنی مغرب کی طرف سے) پیٹھ موڑ کر چل دے تو روزہ دار کا روزہ کھولنے کا وقت آگیا (اُس کو افطار کرنا درست ہوا) یا روزہ دار اُس وقت افطار کرنے والوں کی طرح ہو گیا (کچھ کھائے پیئے نہیں یا روزہ دار کو اُس وقت روزہ افطار کرنا چاہئے (یہ نہیں کہ طے کا روزہ رکھے یعنی وصال کرے جو منع ہے)۔

اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ - پچھنے لگانے والا اور لگوانے والا دونوں روزہ ٹوٹنے کے قریب ہو گئے یا اُن کو روزہ افطار کرنے کا وقت آگیا (بعضوں نے کہا یہ بد دُعا ہے اُن کے لئے اور امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا قول یہ ہے کہ ظاہر حدیث کے بموجب دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے)۔

کَانَ یَاْمُرُ بِالْفِطْرِ لِمَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا - جو شخص جنابت کی حالت میں صبح کرتا (یعنی غسل سے پہلے صبح صادق نمودار ہو جاتی) تو اُس کو افطار کا حکم کرتے (یعنی اُس کا روزہ درست نہیں ہوا۔ یہ حدیث اتنی صحیح نہیں ہے جتنی دوسری حدیث امہات المومنینؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم جنابت کی حالت میں صبح کرتے اور روزہ دار ہوتے یعنی صبح ہونے کے بعد غسل کر لیتے روزے میں کچھ خلل نہ آتا)

فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تَفَطَّرَتْ قَدَمَاہُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اتنی اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں مبارک پھٹ گئے (ایک روایت میں یوں ہے کہ سوج گئے)

سُئِلَ عَنِ الْمَذْیِ فَقَالَ ھُوَ الْفَطْرُ۔ حضرت عمرؓ سے پوچھا گیا مذی کیا ہے؟ فرمایا وہ ایک قطرہ ہے (جو نطفہ کے وقت ذکر پر نمودار ہوتا ہے اُس کی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔ ایک روایت میں ھُوَ الْفُطْرُبہ۔ فَطْرٌ بہ فتح فا مصدر ہے فَطَرْتُ النَّاقَۃَ اَفْطُرُھَا کا، یعنی میں نے انگلیوں کے سروں سے اونٹنی کا دودھ دوہا۔ ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں دودھ بہت کم نکلتا ہے تو مذی کو اُس سے مشابہت دی وہ بھی بہت کم مقدار میں نکلتی ہے اور فُطُرٌ بضمۂ فا اُس دودھ کے قطرے کو کہتے ہیں جو چھاتی کی پاتھن کی بھُنڈی پر نمودار ہوتا ہے)۔

مَازِلْتُ اَفْطُرُ النَّاقَۃَ حَتّٰی سَعَدْتُ۔ میں اونٹنی کا دودھ انگلیوں سے برابر دوہتا رہا یہاں تک کہ میری باہنھ تھک گئی۔

کَیْفَ تَجِدُھَا مَصِرًّا اَمْ فَطُرًا۔ تم کس طرح اُس کا دودھ دوہتے ہو تین انگلیوں سے یا دو انگلیوں سے۔

مَاءٌ نَمِیْرٌ وَّحَیْسٌ فَطِیْرٌ۔ خوشگوار شیریں پانی اور تازہ جیس (جیس وہ کھانا جو کھجور اور پنیر اور گھی سے ملا کر بنایا جاتا ہے)

اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ۔ تمہارے پاس روزہ داروں نے روزہ کھولا اور تمہارا کھانا نیک آدمیوں نے کھایا۔

فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ فَاِنَّہٗ بَرَکَۃٌ۔ کھجور پر روزہ افطار کرے وہ باعثِ برکت (ثواب) ہے۔ (کیونکہ کھجور پیغمبروں کی خوراک ہے)۔

فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی مَاءٍ فَاِنَّہٗ طَھُوْرٌ۔ اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے روزہ کھول لے وہ پاکیزہ ہے۔ (حلال مال ہے)

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا کَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ۔ جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ کھلوائے اُس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا روزہ دار کو ملے گا۔

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ سُئِلَ عَنِ الْحَنِیْفِیَّۃِ فَقَالَ ھِیَ الْفِطْرَۃُ الَّتِیْ فَطَرَ اللّٰہُ النَّاسَ عَلَیْھَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ قَالَ فَطَرَھُمُ اللّٰہُ عَلَی الْمَعْرِفَۃِ۔ ابوجحیفہؓ سے پوچھا گیا حنفاء۔ حدیث حنیفیہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا حنیفیت وہ فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا اور اللہ کی خلقت بدل نہیں سکتی فرمایا کہ اللہ نے آدمیوں کی فطرت میں اپنی معرفت رکھی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ النَّاسَ کُلَّھُمْ عَلَی الْفِطْرَۃِ الَّتِیْ فَطَرَھُمْ عَلَیْھَا لَا یَعْرِفُوْنَ اِیْمَانًا بِشَرِیْعَۃٍ وَّلَا کُفْرًا بِجُحُوْدٍ ثُمَّ بَعَثَ اللّٰہُ الرُّسُلَ یَدْعُوْا الْعِبَادَ اِلَی الْاِیْمَانِ۔ اللہ نے سب لوگوں کو اُن کی اصل فطرت پر پیدا کیا وہ کسی شریعت سے ایمان کو نہیں جانتے تھے اور نہ انکار کر کے کفر کو پہچانتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا وہ بندوں کو ایمان کی طرف بُلاتے ہیں۔

اَفْضَلُ مَا یَتَوَسَّلُ بِہِ الْمُتَوَسِّلُوْنَ کَلِمَۃُ الْاِخْلَاصِ فَاِنَّھَا الْفِطْرَۃُ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّھَا الْمِلَّۃُ۔ جن چیزوں سے وسیلہ کرنے والے وسیلہ کرتے ہیں اُن میں سب میں افضل کلمۂ اخلاص ہے (یعنی لا الٰہ الا اللہ) یہ تو فطرت ہے اور نماز قائم کرنا یہ ملت ہے۔

اِنَّمَا اَفْطَرَ الْاِنْھَمَا تُسَابَا وَکَذَا بِاَیِّ سَبَّتِھِمَا

Marfat.com

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ لَا الْحَجَامَۃُ۔ (ابن بابویہ نے معانی الاخبار میں روایت کی کہ عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ کیا روزہ دار کو رمضان میں پچھنے لگانا درست ہے؟ انہوں نے کہا ہاں بشرطیکہ منعف اور ناطاقتی محسوس نہ کرے۔ میں نے کہا کیا پچھنے لگانے سے اُس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ انہوں نے کہا نہیں تب میں نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رمضان میں ایک شخص کو پچھنے لگاتے دیکھا تو فرمایا اَفطر الحاجم والمحجوم۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا) اُن کا روزہ اُس وجہ سے جاتا رہا کہ انھوں نے گالی گلوچ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گالی گلوچ میں جھوٹ باندھا اس وجہ سے کہ انہوں نے پچھنے لگائے۔ (ابن بابویہ نے کہا میں نے نیشاپور میں بعضے مشائخ سے سُنا وہ کہتے تھے افطر الحاجم والمحجوم کے معنے یہ ہیں کہ دونوں میری فطرت اور سنت میں داخل ہوئے اس لئے کہ پچھنے لگانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق ہے)۔

نَحْنُ مَعْشَرُ الشَّوَارِبِ وَنُعْفِی اللُّحٰی وَھِیَ الْفِطْرَۃُ۔ ہم لوگ (یعنی اہل بیت) مونچھوں کو کترتے ہیں اور داڑھیوں کو چھوڑ دیتے ہیں یہی فطرت ہے (یعنی دین اور سنت)

قَصُّ الْاَظْفَارِ مِنَ الْفِطْرَۃِ۔ ناخن کترنا، فطرت میں داخل ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اَعْطٰی مُحَمَّدًا الْفِطْرَۃَ الْحَنِیْفِیَّۃَ السَّھْلَۃَ لَا رَھْبَانِیَّۃَ وَلَا سِیَاحَۃَ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدھی، یعنی آسان شریعت فطرت کے موافق عنایت کی نہ اُس میں درویشی ہے اور نہ رہبانیت ہے نہ سیاحی (ملکوں میں مارے مارے پھرنا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ میری اُمت کی سیاحت جہاد ہے)۔

زَکٰوۃُ الْفِطْرَۃِ۔ صدقۂ فطر۔

فَطَسٌ۔ ناک چپٹی ہوئی ہونا، ناک چپٹی ہونا۔

فُطُوْسٌ۔ مرجانا۔

تَفَطِّیْسٌ۔ مار ڈالنا۔

فِطِّیْسَۃٌ۔ سور کی ناک۔

تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا فُطْسَ الْاُنُوْفِ۔ تم قیامت کے قریب ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے ناک کے بانسے جھکے ہوئے اور پھیلے ہوئے ہوں گے (مراد ترک لوگ ہیں)۔

فُطْسٌ خُشْنٌ۔ یہ کھجوریں ٹھوس اور چپٹی ہیں اُن کی گٹھلیاں چھوٹی ہیں۔

اَفْطَسُ۔ چوڑی ناک والا، اور جس کی ناک کا بانسہ پست ہو، چپٹی ناک والا۔

حَسَنُ اَفْطَسُ۔ حسن بن علی بن حسین جو چوڑی ناک رکھتے تھے۔ اور اَفْطَسُ لقب ہے عبداللہ بن امام جعفر صادقؑ کا۔

فَطْمٌ۔ کاٹنا، دودھ چھڑانا

اِفْطَامٌ۔ دودھ چھڑانے کا وقت آنا۔

اِنْفِطَامٌ۔ دودھ چھٹ جانا۔

اِنَّہٗ اَعْطٰی عَلِیًّا حُلَّۃَ سِیَرَاءَ وَقَالَ شَقِّقْھَا خُمُرًا بَیْنَ الْفَوَاطِمِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو ایک ریشمی کپڑے کا جوڑا دیا اور فرمایا اُس کو پھاڑ کر تینوں فاطمہؓ کو بانٹ دو (یعنی فاطمۃ الزہراء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی جو حضرت علیؓ کی زوجہ تھیں، ایک فاطمہ بنت اسد جو اُن کی چچا زاد بہن تھیں۔ ایک فاطمہ بنت حمزہ جو اُن کی چچا زاد بہن تھیں۔ محیط میں ہے کہ فاطمہ بیس صحابہ عورتوں کا نام ہے)۔

قِیْلَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اِنَّمَا الْفَوَاطِمِ۔ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو فاطموں کے بیٹے کہا

Marfat.com

کرتے تھے (کیونکہ اُن کی والدہ حضرت فاطمہؓ زہرا تھیں اور دادی فاطمہ بنت اسد تھیں اور فاطمہ بنت عبداللہ بن عمرو بن عمران بن مخزوم نانا کی دادی تھیں)۔

بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَقْرَعَ بَیْنَ الْفُطُمِ فَقَالَ مَا اَرٰی هٰذَا اِلَّا مِنَ الْاِسْتِقْسَامِ بِالْاَزْلَامِ۔ ابن سیرینؒ کو یہ خبر پہنچی کہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے مسلمانوں کے بچوں میں قرعہ ڈالتے ہیں (قرعہ میں جس کا حصہ زیادہ نکلتا ہے وہ اُس کو دیتے ہیں جس کا کم نکلتا ہے اُس کو کم ملتا ہے) تو کہنے لگے یہ تو پانسے ڈال کر بانٹنا ٹھہرا (جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں حرام کیا فرمایا وَ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ)

اِبْنَتِیْ دَهِیَ فَطِیْمٌ۔ میری بیٹی جس کا دودھ چھٹ گیا ہے۔

بِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔ جب حکومت جاتی رہتی ہے تو اُس کا جانا کیسا بُرا ہوتا ہے (حکومت سے معزول ہونے کو فُطم یعنی دودھ چھٹنے سے تعبیر کیا)

لَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفُطَامِ۔ دودھ چھڑائی یعنی دو برس کے بعد پھر رضاعت کا کوئی اثر نہیں (یعنی اُس سے حُرمت ثابت نہیں ہوتی جیسے کوئی بڑا آدمی کسی عورت کا دودھ پی لے)۔

اِنَّمَا سُمِّیَتْ فَاطِمَةُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی فَطَمَهَا وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ النَّارِ۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا نام فاطمہ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اور اُن کی اولاد کو دوزخ سے چھڑا دیا ہے (یعنی اُن کی اولاد میں جو دینِ اسلام پر مرے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کو دوزخ سے نجات دے گا۔ اگر اُن کی اولاد میں کوئی کفر یا شرک پر مرے تو اُس کو ہرگز نجات نہ ہوگی گویا وہ آپ کی اولاد ہی نہیں ہے جیسے حضرت نوح علیہ السلام کے کافر بیٹے کے باب میں ارشاد ہوا۔ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ)۔

وَلَدَ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِیَّةِ ثَلَاثٌ فَوَاطِمَ۔ محمد بن حنفیہ کو تین فاطمہ نے جنا۔ (یعنی فاطمہ بنت عمران بن عائذ اور فاطمہ بنت اسد اور فاطمہ بنت زائد بن اصم)۔

فَطِیْمٌ۔ وہ بچہ جس کی رضاعت کی مدت ختم ہوگئی ہو اُس کی جمع فُطُمٌ ہے)

فَطِنٌ۔ سمجھدار ہونا۔ (جیسے فَطَانَةٌ ہے)

بابُ الفاء مع الظاء

فَظٌّ۔ پھوڑنا، پی جانا۔

فَظَاظَةٌ اور فِظَاظٌ اور فَظَظٌ۔ سخت گو سخت مزاج ہونا۔

اِفْتِظَاظٌ۔ پھوڑنا، پینا۔

فَظَاظَةٌ۔ مُکّا اور نطفہ۔

اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ تم سخت مزاج اور درشت خصلت ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نرم مزاج اور خلیق تھے (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سخت مزاج ہو کیونکہ آپ صرف کافروں پر سخت تھے مسلمانوں پر بڑے شفیق اور رحم دل تھے تم ہر ایک پر سخت ہو)

اِنَّ صِفَتَهٗ فِی التَّوْرٰةِ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت توراۃ شریف میں یہ لکھی ہے کہ آپ سخت گو ہوں گے نہ درشت خو بلکہ نہایت شفیق اور مہربان اور ملنسار ہوں گے)۔

اَنْتَ فَظَاظَةٌ مِّنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ۔ تو تو اللہ کی لعنت کا ایک مُکّا ہے (یہ حضرت عائشہؓ نے مروان سے کہا یعنی تیرے باپ حکم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی تھی تو اُسی کے نطفہ سے پیدا ہوا۔ اس کا بیان پہلے بھی

Marfat.com

گزر چکا ہے ملاحظہ ہو مادہ فَضّ۔)

فَظَعٌ۔ ایک کام کو بڑا سمجھ کر اُس سے عاجز ہونا، بھر جانا، دل تنگ ہونا۔

فَظَاعَۃٌ۔ شناعت اور قباحت حد سے بڑھ جانا۔

تَفَظُّعٌ۔ قبیح کرنا۔

اِفْظَاعٌ۔ قبیح ہونا، قبیح پانا۔

اُفْظِعَ بِہٖ۔ ایک بڑے خراب کام میں پھنس گیا۔

تَفَظُّعٌ اور اِسْتِفْظَاعٌ۔ بڑا سمجھنا، خراب سمجھنا۔

فَظِیْعٌ۔ حد سے زیادہ خراب کام۔

لَا تَحِلُّ الْمَسْئَلَۃُ اِلَّا لِذِیْ عُرْمٍ مُّفْظِعٍ

سوال کرنا اُسی کو درست ہے جو سخت قرضداری میں پھنس جائے (اور بن مانگے چارہ نہ ہو)

لَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا اَفْظَعَ۔ آج کے دن کا سا قبیح اور ہولناک منظر میں نے نہیں دیکھا (یعنی آج بہت سخت اور ہولناک چیز میں نے دیکھی)۔

لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ وَاَصْبَحْتُ بِمَکَّۃَ فَظِعْتُ بِاَمْرِیْ۔ جب مجھ کو معراج ہوا تو صبح کو مکہ میں میں ڈر گیا (معلوم نہیں میرا کیا حال ہوتا ہے)۔

اُرِیْتُ اَنَّہٗ وُضِعَ فِیْ یَدَیَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَھَبٍ فَفَظِعْتُھُمَا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے ہیں گھبرا گیا (اُن کے پوجھ سے)

مَا وَضَعْنَا سُیُوْفَنَا عَلٰی عَوَاتِقِنَا اِلٰی اَمْرٍ یُفْظِعُنَا اِلَّا اَسْھَلَ بِنَا۔ ہم نے جب کسی کام کے لئے جس نے ہم کو ڈرا دیا تھا (اُس کو بڑا اہم سمجھتے تھے) تلواریں اپنے کاندھے پر رکھیں تو وہ سہل اور آسان ہو گیا (اللہ نے اُس سے نجات دی مگر یہ کام یعنی معاویہ کے ساتھ جنگ روز بروز مشکل ہوتی جاتی ہے اور اُس سے خلاصی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی)۔

بابُ الفاء مع العین

فَعْلٌ۔ کرنا۔

فِعْلٌ۔ کام۔

اِفْعَالٌ۔ فعل قبول کرنا۔

اِفْتِعَالٌ۔ جھوٹ بنانا، بٹ لینا۔

اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِھٰذَا الشَّیْخِ۔ یا اللہ اس بوڑھے سے سمجھ لے (اُن پر بددعاء کی کیونکہ گھوڑے کو پکڑنے کے لئے نماز چھوڑ کر چل دیئے)۔

اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔ اب کرے کچھ حرج نہیں (کیونکہ ترتیب فرض نہیں ہے آگے پیچھے ہو جائیں تو قباحت نہیں یعنی حج کے افعال جیسے رمی جمار حلق وغیرہ ہے)

اَکْثَرُ النَّاسِ فِیْمَا فَعَلَ بِہٖ۔ حضرت عثمانؓ نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے ساتھ جو کیا (اُس کو شراب کی حد مارنے میں دیر کی) تو اس باب میں لوگ بہت باتیں بنانے لگے (اُن کو مطعون کرنے لگے)۔

اِنْ کُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ۔ تم تو ایرانی لوگوں کی طرح کرنے کو تھے (کہ وہ بیٹھے رہتے ہیں اور نوکر چاکر خدمت گار غلام اُن کے سامنے کھڑے رہتے ہیں یہ منع اور مکروہ ہے)۔

لَا یَمْنَعُنِیْ الَّذِیْ فُعِلَ فِیْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ محمد بن ابی بکرؓ کے ساتھ جو کیا گیا (کہ مُردہ گدھے کے اندر اُن کو ڈال کر جلا دیا گیا) وہ بھی مجھ کو روک نہیں سکتا۔ (معاویہ بن خدیج اور عمرو بن عاصؓ نے جو معاویہ بن ابی سفیان کی طرف سے مصر پر چڑھ کر آئے تھے محمد بن ابی بکرؓ کو جو حضرت علیؓ کی طرف سے مصر کے حاکم تھے ایک مُردہ گدھے کی کھال میں ڈال کر اُن کو جلا دیا تھا)

مَا فَعَلَ السِّتَّۃُ اَوِ السَّبْعَۃُ۔ وہ چھ یا سات دینار کیا ہوئے۔ (تو نے اُن کو خرچ کیا یا نہیں)۔

Marfat.com

لَا بَأْسَ لِلْحُرِّ بِقَتْلِ الْأَفْعَوَانِ۔ اگر احرام والا شخص افعی کو مار ڈالے تو مجھ قباحت نہیں (کیونکہ وہ موذی ہے اُس کے کاٹے کا نہ ہے نہ علاج ہے)

تَفَقَّأَ الرَّجُلُ۔ آدمی سانپ کی طرح ضرر دینے والا ہوگیا (یہ ایک محاورہ ہے)۔

بابُ الفاء مع الغين

فَغْرٌ۔ کھولنا، کھل جانا۔

اِفْغَارٌ۔ کھولنا۔

اِنْفِغَارٌ۔ کھل جانا۔

مَفْغَرَةٌ۔ کشادہ زمین

فُغْرَةٌ۔ وادی کا دہانہ۔ (اس کی جمع فُغَرٌ ہے)

فَيُفَغْرُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا۔ وہ اپنا مُنہ کھولتا ہے تو ایک پتھر اُس کے منہ میں ڈال دیتا ہے (لقمہ کے طور پر)۔

اُخْذُ عَشَرَاتٍ فَلَاكُهُنَّ ثُمَّ غَرْغِرْ فَاسْقِ وَتَرَكُهَا فِيهِ۔ آپ نے کچھ کھجوریں لیں اُن کو چبایا پھر بچہ کا مُنہ کھول کر اُس میں چھوڑ دیں۔

فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ عَظِيمَةٌ فَاغِرَةٌ فَاهَا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی کو پھینکا) وہ یکایک ایک بڑا سانپ بن گئی جو اپنا مُنہ کھولے ہوئے تھا۔

كُلَّمَا سَقَطَتْ لَهُ سِنٌّ فَغَرَتْ سِنٌّ (زائدہ حبدی جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء دی تھی) جب کوئی دانت اُن کا گرتا تو دوسرا اُس کے بدلے نکل آتا ہے۔ (مرتے دم تک اُن کے مُنہ میں دانت رہے)۔

إِنِّي لَأُبْغِضُ الرَّجُلَ فَاغِرًا فَاهُ إِلَى رَبِّهِ يَقُولُ يَا رَبِّ ارْزُقْنِي۔ میں اُس شخص کو اچھا نہیں سمجھتا جو اپنا مُنہ کھولے ہوئے پروردگار سے کہہ رہا ہو پروردگار مجھ کو روٹی دے۔

فَغْمٌ۔ یا فَغْوٌ۔ ناک بند کر دینا یا کھول دینا، بوسہ لینا، دودھ پینا، کھل جانا۔

فَغْمٌ۔ کسی چیز کے پیچھے لگ جانا، حرص کرنا، اقامت کرنا، لازم کر لینا۔

مُفَاغَمَةٌ۔ بوسہ بازی

اِفْغَامٌ۔ خوشبو یا بدبو پھیلا دینا، بھر دینا۔

تَفَغْمٌ۔ کھل جانا۔

اِنْفِغَامٌ۔ کشادہ ہونا، بو پھیل جانا۔

تَفَاغُمٌ۔ ایک دوسرے کا بوسہ لینا۔

فَغْمٌ۔ جو زبان چلا کر دانتوں سے نکالا جائے۔ كُلُوا الْوَغْمَ وَاطْرَحُوا الْفَغْمَ (کھانے میں جو ہاتھ سے گر جائے اُس کو کھا لو اور جو دانتوں کے درمیان سے نکلے رخلال کرنے سے یا زبان چلانے سے) اُس کو پھینک دو۔

لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ أَشْرَفَتْ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ رِيحُ الْمِسْكِ۔ اگر بہشت کی بڑی آنکھ والی حوروں میں سے کوئی جھانکے تو آسمان اور زمین کے درمیان مشک کی خوشبو سے بھر دے (عرب لوگ کہتے ہیں فَمَمْتُنِي رِيحُ الطِّيبِ۔ خوشبو نے میری ناک بھر دی۔ نتھنے بند کر دیئے۔ ایک روایت میں لَأَفْغَمَتْ ہے) فَغُوثٌ۔ فاش ہونا، پھیلنا، سوکھ جانا۔

اِفْغَاءٌ۔ کلیاں نکلنا۔

سَيِّدُ رَيَاحِينِ الْجَنَّةِ الْفَاغِيَةُ۔ بہشت کے سبزوں کی سردار فاغیہ ہے (یعنی مہندی (حنا) کا پھول یا ریحان کا یا ہر ایک جنگلی درخت کا پھول۔ بعضوں نے کہا فاغیہ وہ پھول جو مہندی کی شاخ کو اُس گاڑ دینے سے نکلتا ہے اور وہ حنا کے پھول سے اچھا اور خوشبودار ہوتا ہے)۔

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

فُجَيْهَةُ الْفَاغِيَةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاصہ (مناجات کی رانی) بہت پسند تھی (حقیقت میں اُس کی بھینی بھینی خوشبو خصوصاً چاندنی رات میں نہایت بھلی اور دلکش معلوم ہوتی ہے)

سُئِلَ عَنِ السَّلَفِ فِي الزَّعْفَرَانِ فَقَالَ إِذَا فَغَا۔ امام حسن بصریؒ سے پوچھا گیا زعفران میں بیع سَلَم کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا اُس وقت درست ہے جب اُس کا پھول نکل آئے (اُس کی خوشبو پھیل جائے۔ نہایت میں ہے کہ پھول نکلنے کو افغا کہتے ہیں نہ کہ فغا اور **فَغَتِ الرَّائِحَةُ فَغْوًا** کے معنے یہ ہیں کہ اسکی بو پھیل گئی **فَغْوَةُ الطِّيبِ**۔ خوشبو کی بھڑک۔

بابُ الفاءِ مع القاف

فَقَأَ۔ توڑنا، اُکھیڑنا، پھوڑنا، چیرنا، غصہ بجھانا، مٹی مل جانا۔

تَفَقُّعَةٌ۔ پھوڑنا، توڑنا۔

تَفَقَّأَ۔ پھوٹ جانا، پھٹ جانا، بھر جانا

لَوْ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَفَقَأُوا عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ شَيْءٌ۔ اگر کوئی شخص لوگوں کے گھر میں بغیر اُن کے اذن کے جھانکے وہ اُس کی آنکھ پھوڑ دیں تو اُن پر کچھ الزام نہ ہوگا۔

اِنَّهُ فَقَأَ عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے ملک الموت یعنی حضرت عزرائیل علیہ السلام کی آنکھ پھوڑ دی (ایک طمانچہ اُن کو مارا اُن کی آنکھ پھوٹ گئی وہ آدمی کے لباس میں اُن کے پاس آئے تھے انہوں نے نہیں پہچانا کہ یہ ملک الموت ہیں)۔

كَاَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْهِهِ حَبُّ الرُّمَّانِ۔ گویا آپ کے منہ پر انار کا دانہ پھوڑا گیا (ایسا چہرہ سُرخ ہوگیا)

تَفَقَّأَتْ۔ پھوٹ گئی، چر گئی، مکمل۔

نَحْنُ عَشَرَةٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُيَيْضَتُهُ الَّتِي تَفَقَّأَتْ عَنْهُمْ۔ (یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا قول ہے)۔ ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کے لوگ ہیں اور وہ انڈا ہیں جو انہی میں سے پھوٹا ہے (یعنی قریشی ہیں)۔

وَاللّٰهِ مَا هِيَ بِكَذَا وَكَذَا وَلَا هِيَ بِفُقَيْعٍ فَتَشْرَقَ۔ خدا کی قسم یہ اونٹنی نہ ایسی ہے نہ ویسی نہ اُس کا پاخانہ پیشاب مُرکا ہے کہ اُن کو اُبل آتا (**فُقَيْعٌ**) وہ اونٹنی جس کے پیٹ میں بیماری ہو کر پاخانہ پیشاب بند ہو جائے کبھی اُس کی رگوں اور گوشت میں خون بھر جاتا ہے اور کبھی اس کا معدہ پھول کر پھٹ جاتا ہے اب اگر اُس کو کاٹیں اور اُس کا گوشت پکائیں تو ساری ہانڈی میں خون بھر جاتا ہے)۔

اِفْقَأْ عَيْنَ عَيُّوْنَ الْكَفَرَةِ الْفَجَرَةِ۔ یا اللہ کافر اور فاسقوں کی آنکھیں میری طرف سے اندھی کر دے۔ (وہ مجھ کو نہ دیکھ سکیں)۔

كَاَنَّمَا الرُّمَّانُ تَفَقَّأَ فِي وَجْهِهٖ۔ گویا انار آپ کے منہ پر پھوٹا ہے۔

تَفَقَّأَتِ السَّحَابَةُ عَنْ مَائِهَا۔ ابر پانی سے پھوٹ گیا۔

فُقْحٌ۔ پہلے پہل (کسی جانور کے)، بچہ کا آنکھیں کھولنا دُور پہار نا۔

فُقْحَةٌ۔ دُبر کا حلقہ۔

فُقَيْرٌ۔ بجمع **فُقْحٌ** ہے۔

فَقَحْنَا وَصَاصَتُمْ۔ ہم نے آنکھیں کھولیں اور تم آنکھیں ہلا کر رہ گئے (اُن کو کھولا نہیں مطلب یہ ہے کہ ہم نے سیدھی راہ دین کی دیکھ لی اور تم اندھے رہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں **فَقَحَ الْجَرْوُ**۔ کتے کے پلے نے آنکھیں کھولیں)۔

Marfat.com

تَفَاخُ۔ ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کرنا۔
فَقَاحَۃٌ۔ تھیلی۔
فُقَاحٌ۔ کلی، عشریا اذخر یا ہر پھول، خوبصورت عورت۔
تَفَقَّحَ۔ تیار ہونا، آمادہ ہونا۔
فَفَحَ النَّوْرُ۔ کلی کھل گئی۔
تَفَقَّحَتِ الْوَرْدَۃُ۔ گلاب کی کلی کھل گئی۔
فَفْخٌ۔ یا فِفَاخٌ۔ سہ پہر، مارنا یا خولدار چیز پر۔
فَقَدَ۔ یا فَقِدَ اَنْ یا فَقُدَ اَنْ یا فُقُوْدٌ۔ گم ہو جانا، غائب ہو جانا، کھو جانا۔
اِفْقَادٌ۔ گم کرنا، کھو دینا، غائب کر دینا۔
تَفَقُّدٌ۔ گمی ہوئی چیز کو ڈھونڈنا، گم شدہ کی تلاش کرنا۔
تَفَاقُدٌ۔ ایک دوسرے سے گم ہو جانا۔
اِفْتِقَادٌ۔ غائب ہونے پر طلب کرنا۔
فَاقِدٌ۔ جس کی چیز گم ہو گئی ہو یا جس عورت کا خاوند مر گیا ہو یا جس نے اپنے خاوند کے مر جانے پر دوسرا نکاح کیا ہو یا جس کا بچہ زندہ نہ رہا ہو۔
فَقِیْدٌ۔ گمی ہوئی چیز۔ (جیسے مَفْقُوْدٌ ہے)
عَاشَ غَیْرَ حَمِیْدٍ وَّمَاتَ غَیْرَ فَقِیْدٍ۔ برے حال میں جیا اور مرا تو کسی کو اُس پر افسوس نہ ہوا۔
اِفْتَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً۔ ایک رات میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا یا آپ غائب ہو گئے میں نے آپ کی تلاش کی)۔
مَنْ یَّفْتَقِدْ یَفْقِدْ۔ جو شخص تجسس کرے گا (لوگوں کے حالات کی کھوج کرے گا) وہ کم کرے گا (کوئی شخص اچھا نہ پائے گا ہر ایک شخص میں کچھ نہ کچھ برائی نکلے گی)۔
اُغَیْلِمَۃَ حَیَاۃِ تَفَاقَدُوْا۔ ارے جوان لڑکو! خود کرے تم مرو۔
تَفَقُّدُ الْحُوْتِ۔ جہاں مچھلی کو گم کرے۔
مَا فَقَدْنَا یَا فَقَدْتُ جَسَدَ مُحَمَّدٍ وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ اَسْرٰی بِرُوْحِہٖ۔ (حضرت عائشہؓ نے کہا) معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم غائب نہیں ہوا تھا (اپنے مقام پر موجود تھا) لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو سیر کرائی۔ (یہ روایت گو موضوع نہیں ہے لیکن منقطع ہے مراد وہ معراج ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ہوا تھا کیونکہ معراج کئی بار ہوا ہے)
فَقْرٌ۔ کھودنا، سوراخ کرنا، پیٹھ کی ہڈیاں توڑنا، محتاج ہونا۔
فَقَارَۃٌ۔ محتاجی۔
اِفْقَارٌ۔ محتاج ہونا۔
تَفْقِیْرٌ۔ کھودنا، سوراخ کرنا۔
اِفْقَارٌ۔ فقیر کرنا، سواری کے لئے جانور مانگے دینا۔
فَقِیْرٌ۔ غریب، محتاج۔ (حدیث شریف میں فَقْرٌ اور فَقِیْرًا اور فَقْرًا متعدد مقاموں میں مذکور ہیں بعضوں نے کہا فقیر وہ ہے جس کے پاس کوئی چیز نہ ہو اور مسکین وہ ہے جس کے پاس بقدر کفایت کچھ ہو۔ بعضوں نے بالعکس کہا ہے)۔
اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ۔ تیری پناہ محتاجی سے۔ (یعنی جب ضروری حاجتوں کے لئے بھی مال نہ ہو اور نفس مال کی خواہش اور حرص رکھتا ہو کیونکہ ایسی محتاجی آدمی کو گناہوں میں ڈالتی ہے۔ بعضوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ غناء اور تونگری فقر سے افضل ہے مگر وہی غنا افضل ہے جو مال حلال سے ادائے حقوق کے ساتھ ہو اور خداوند کریم کی یاد سے غافل نہ کرے ورنہ ایسی غناء سے بھی دوسری حدیث میں پناہ مانگی ہے)
کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا۔ محتاجی قریب ہے کہ

Marfat.com

آدمی کو کافر بنا دے (دنیا کمانے کے لئے وہ کفر اختیار کرے اسلام کو چھوڑ دے)۔

اَغْلَقَ اللّٰهُ بَابَهٗ اَفْقَرَ مَا يَكُوْتُ۔ اللہ تعالیٰ اُس کے رزق کا دروازہ اُس کی سخت محتاجی کے وقت میں بند کر دیتا ہے۔

مَا اَفْقَرَ بَيْتٌ مِّنْ اُدْمٍ۔ وہ گھر سالن کا محتاج نہ ہوگا (جس میں سرکہ موجود ہو)۔

هَلْ يَمْنَعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّفْقِرَ الْبَعِيْرَ مِنْ اِبِلِهٖ۔ اپنے اونٹوں میں سے ایک اونٹ کی پیٹھ سواری کے لئے دینے سے کونسی چیز روکتی ہے۔ (یہ اَفْقَرَ الْبَعِيْرَ سے نکلا ہے اپنی اونٹ کی پیٹھ اچھ پر سواری کے لئے دی)

مِنْ حَقِّهَا اَفْقَارُ ظَهْرِهَا۔ جانوروں میں ایک حق یہ بھی ہے کہ اُن کو سواری کے لئے دے (یعنی کوئی تھکا ماندہ ہو تو اُس کو سوار کرے)۔

اِنَّهٗ اشْتَرٰى مِنْهُ بَعِيْرًا وَّ اَفْقَرَهٗ ظَهْرَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے ایک اونٹ خریدا اور مدینہ تک اُس کی پیٹھ سواری کے لئے اُن کو دی (یعنی اُن کو اجازت دی کہ مدینہ تک اُس پر سوار رہیں)۔

عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهٖ۔ اس شرط پر کہ میں اُس کی پیٹھ پر سواری کروں گا۔

اَفْقِرْنِيْ ظَهْرَكَ۔ ہم نے اس کی پیٹھ سواری کے لئے تجھ کو دی۔

حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَهٗ۔ یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر آجائے (یعنی پیٹھ کے جوڑ)۔

سُئِلَ عَنْ رَّجُلٍ اِسْتَقْرَضَ مِنْ رَّجُلٍ دَرَاهِمَ ثُمَّ اِنَّهٗ اَفْقَرَ الْمُقْرِضَ دَابَّتَهٗ فَقَالَ مَا اَصَابَ مِنْ ظَهْرِ دَابَّتِهٖ فَهُوَ رِبًا۔ عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے زید سے کچھ روپیہ قرض لئے پھر زید کو اپنا جانور (مفت) سواری کے لئے دیا۔ اُنھوں نے کہا زید نے جتنا اُس کے جانور سے سواری کا فائدہ لیا وہ سب سود میں داخل ہے (کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ رِبًا گو یہ حدیث ضعیف ہے مگر اُس کی تائید صحابہؓ کے اقوال سے ہوتی ہے)۔

اَفْقِرْهَا اَخَاكَ۔ اپنے بھائی مسلمان کو یوں ہی زمین مانگے پر دے (اُس سے مزارعت کرنا یعنی پیداوار کا ایک حصہ ٹھہرانا کیا ضروری ہے گو اکثر علماء نے اُس کو جائز رکھا ہے مگر جو زمین اپنی ضرورت سے زیادہ ہو اُس کو بلا کرایہ عاریت کے طور پر مسلمان بھائی کو دینا عمدہ اور ثواب کی بات ہے)۔

ثُمَّ جَمَعْنَا الْمَفَاتِيْحَ وَتَرَكْنَا هَا فِيْ فَقِيْرٍ مِّنْ فُقُوْرِ خَيْبَرَ۔ پھر ہم نے کنجیوں کو اکٹھا کیا اور خیبر کے کنوؤں میں سے ایک کنوئیں میں ڈال دیں۔

اِنَّهٗ كَانَ يَشْرَبُ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ مِّنْ فَقِيْرٍ فِيْ دَارِهٖ۔ حضرت عثمانؓ کو جب باغیوں نے گھیر لیا تھا (اور پانی بند کر دیا تھا) تو آپ اپنے گھر کے ایک کنوئیں کا پانی پیتے۔ (بعضوں نے کہا فَقِيْرِهٖ کنواں جس میں پانی کم ہو)۔

اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قُتِلَ وَطُرِحَ فِيْ عَيْنٍ اَوْ فَقِيْرٍ۔ عبداللہ بن سہلؓ (خیبر کے یہودیوں کے ہاتھ سے) مارے گئے اور ایک چشمے یا کنوئیں میں ڈال دیئے گئے۔ (فَقِيْر کا رزین نے دہانہ کو بھی کہتے ہیں اور اُس گڑھے کو جو کھجور کے پودے کے لئے طیار کھودتے ہیں تاکہ اُس میں گاڑا جائے۔ بعضوں نے کہا فَقِيْر وہ کنواں جس کا منہ کشادہ ہو اور گہرائی کم ہو)

اَلْفَقْرُ مُخْتَرٰى۔ فقیری نو پیدا فخر ہے (یہاں فقیری سے محتاجی مراد نہیں ہے بلکہ دنیا سے بے پرواہی اور

Marfat.com

عاجزی اور تواضع جو فقیروں کی خصلت ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ یہ جو فرمایا کہ الفقر فخری تو اس سے تقرب الی اللہ مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں پیش کرنا۔)

قَالَ لِسَلْمَانَ اِذْهَبْ فَفَقِّرِ الْفَسِيْلَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسیؓ سے فرمایا جاکھجور کے پودے کے لئے ایک گڑھا کھود۔ (اس گڑھے کو فقیر کہتے ہیں اور فقیر کہتے ہیں)۔

اَلْمَرْكُوْبُ مِنَّةُ الْفَقِيْرِ اَلْاَرْبَعُ يَا الْفَقِيْرُ اَلْاَرْبَعُ۔ (حضرت عائشہؓ نے فرمایا حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کے بارے میں) یہ لوگ چار جوڑوں پر بیٹھ کے یا چار جوڑے گاھوں پر سوار ہوئے ان کے منتجب ہونے ایک تو مدینہ طیبہ کی مشک حرمت کی وہاں ناحق خون کیا دوسرے خلافت کی توہین کی۔ تیسرے ماہ حرام کی۔ چوتھے صحبت رسول اور داماد رسول کی)۔

اِسْتَحَلُّوْا فِيْهِ الْفَقِيْرَ الثَّالِثَ۔ (حضرت عثمانؓ کے قتل میں) انھوں نے تین حرمتوں کو حلال بنالیا (ایک تو ماہ حرام کی حرمت کو دوسرے مدینہ طیبہ کی حرمت کو تیسرے خلافت کی حرمت کو۔ ان تینوں میں سے ایک کا بھی خیال نہ کیا)

فُقَرَاتُ ابْنِ اٰدَمَ ثَلَاثَاتٌ يَوْمَ وُلِدَ وَ يَوْمَ يَمُوْتُ وَ يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا۔ آدمی کے تین بڑے اہم دن ہیں (بڑے فکر اور اندیشہ کے دن) ایک جس دن پیدا ہوا دوسرے جس دن مرے گا تیسرے جس دن مرنے کے بعد پھر زندہ ہوگا (یعنی قیامت کا دن)۔

مَا بَيْنَ عَجْبِ الذَّنَبِ اِلٰى فَقِرَةِ الْقَفَا ثِنْتَانِ وَ ثَلٰثُوْنَ فَقِرَةً فِيْ كُلِّ فَقِرَةٍ اَحَدٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ دِيْنَارًا۔ (ریڑھ کی ہڈی سے لے کر گردن کے جوڑ تک تینتیس جوڑ ہیں ہر جوڑ کی دیت اکتیس دینار ہیں (کل جوڑوں کی دیت کے نو سو بانوے دینار ہوئے یعنی قریب قریب ہزار دینار کے جو اس زمانہ میں دس ہزار درہم کے مساوی تھے)۔

عَادَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ فِيْ فُقَارَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ۔ براء بن مالکؓ لوٹ کر اپنے لوگوں میں اس وقت آئے جب وہ مہاجی میں مبتلا تھے۔

ثَلَاثٌ مِّنَ الْفَوَاقِرِ۔ تین باتیں آفت ہیں کمر کو یا پشت کے جوڑ توڑ ڈالتی ہیں)۔

لِمَالِ الْمَرْءِ يُصْلِحُهٗ فَيُغْنِيْ مَفَاقِرَهٗ اَعَفُّ مِنَ الْقُنُوْعِ۔ (یہ معاویہ کا شعر ہے)۔ آدمی کا مال اس کو درست کرتا ہے اس کی اعتیاجوں کو قناعت سے زیادہ بے پروا کر دیتا ہے (یعنی گو قناعت سے بھی آدمی بے پروا ہوتا ہے۔ مگر مالداری اس سے بھی زیادہ اعتیاجوں کو رفع کرکے آدمی کو بے پرواہ کر دیتی ہے)۔

فَاَشَارَ اِلٰى فَقِيْرِيْ اَنْفِهٖ۔ اس کی ناک میں کچھ چراڑ تھا اس کی طرف اشارہ کیا۔

سَيْفٌ مُّفَقَّرٌ۔ وہ تلوار جس میں رخنے ہوں (دندانے پڑے ہوں)

عَلٰى فَقِيْرٍ مِّنْ خَشَبٍ۔ لکڑی کی ایک سیڑھی پر (مشہور روایت تَقْتَدِرُ ہے یعنی کھدی ہوئی لکڑی پر)۔

اَفْقَرَ عَنْ مَّعَانٍ عُوْرٍ۔ (امرؤ القیس شاعر نے باریک مضامین کو کھود کر نکالا۔ (اُن کو کھولا)۔

قَبْلَنَا نَاسٌ يَّتَفَقَّرُوْنَ الْعِلْمَ۔ ہماری طرف کچھ لوگ ہیں جو علم کی بال کی کھال نکالتے ہیں (مراد قدریہ لوگ ہیں جو باریک باریک تاویلیں کیا کرتے تھے۔ مشکل مضامین کی تفسیر اور تشریح میں مصروف رہتے تھے۔ ایک روایت میں يَتَفَقَّرُوْنَ بہ تقدیم قاف ہے)۔

اَفْقَرَ بَعْدَ مَسْلَةِ الصَّيْدِ ثَمَنَ رَمْيِهٖ۔ سلمہ کے بعد شکار کے جانور نے اپنی پیٹھ تیر مارنے والے کے لئے

Marfat.com

سامنے کردی (سہ تیر انداز کو موقع دے دیا کہ اُس کو فراغت سے مارے شکار کے جانور سے مراد دین اسلام ہے یعنی مسلم بن عبدالملک جو ولید کا چچا تھا بڑا غازی اور مجاہد تھا جب سے وہ مرگیا اب اسلام کا کوئی حامی نہ رہا ہر ایک اُس پر اعتراض کرنے لگا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَفْقَرَكَ الصَّيْدُ فَارْمِهِ۔ جالور نے تجھ کو موقع دے دیا اب اُس کو تیر مار)

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ۔ تیری پناہ مانگتا ہوں سے (یعنی نفس کی محتاجی اور بے صبری سے یہ حدیث اُس کے مخالف نہیں ہے جو فرمایا اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا کیونکہ مسکنت سے مراد عاجزی اور تواضع ہے اور اگر مسکنت سے محتاجی مراد ہو تو لازم آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا قبول نہیں ہوئی کیونکہ آپ کی وفات حالت غناء اور تونگری میں ہوئی اگرچہ آپ نے نقد ایک درم بھی اپنے پاس نہیں رکھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰى (خدا نے تجھے محتاج غریب پایا تو مالدار کردیا) تو مالداری کو اپنا احسان فرمایا۔ اسی طرح یہ حدیث اَلْفَقْرُ فَخْرِيْ کے بھی مخالف نہیں ہے کما پہلے گزرا)۔

اِنَّ الْفَقْرَ بِالْمُؤْمِنِ اَحْسَنُ مِنَ الْعِذَارِ (یا الْعِذَارِ) اَلْحُسْنَ عَلٰى خَدِّ الْفَرَسِ۔ مسلمان کے لئے فقیر ہونا اُس خوبصورت پوزی کے نشان سے اچھا ہے جو گھوڑے کے رخسار پر ہوتا ہے (اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر فقیری مسلمان پر آجائے اور وہ اُس پر صبر کرے تو بڑے اجر اور ثواب کا مستحق ہوگا۔ اور ہم کسی پیغمبر یا صحابی کو نہیں جانتے کہ اُس نے فقیری اور بلا کی درخواست کی ہو بلکہ اُن دونوں سے پناہ مانگی ہے۔ اور مطرف بن عبداللہؒ نے کہا اگر میں تندرست رہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاؤں تو اس سے بہتر ہے کہ بلا میں مبتلا ہوں اور صبر کروں)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غِنًى مُّبْطِرٍ وَّ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ

یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسی تونگری سے جو سرکشی اور تکبر پیدا کردے اور ناشکر گزار بنادے اور ایسی فقیری سے جو خاک آلود اور محتاج کردے۔ (اس میں آپ نے اُس تونگری سے پناہ مانگی ہے جو آدمی کو شیخی اور تکبر میں ڈال دے اور اگر محتاجی تونگری سے افضل ہوتی تو پیغمبر اور صحابہؓ سب فقیر اور محتاج ہوتے۔ حالانکہ پیغمبروں میں سوائے حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے کوئی فقیر نہیں گزرا اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے باغات چھوڑے اور جو مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا اُس سے بڑے درجے پائے اور حضرت عمر رضؓ نے بھی جائداد چھوڑی اور حضرت ابوذر غفاریؓ جن سے فقیری کو افضل کہنے والے دلیل لیتے ہیں اُن کے پاس بھی اونٹ اور بکریوں کے گلے تھے اور حضرت زبیرؓ اور حضرت طلحہؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف تو ہزاروں لاکھوں روپیہ چھوڑ کر مرے اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ میرے پاس اسّی برس کا خراج ہے ہر دن ہزار درہم صرف کرنے پر اور حضرت سعید بن مسیبؒ نے کہا کہ اُس شخص میں کچھ بھلائی نہیں جو مال جمع نہیں کرتا اور مال سے اپنا قرض ادا نہیں کرتا اپنے ناطے والوں سے سلوک نہیں کرتا اپنی عزت اور آبرو کو نہیں بچاتا۔ اور جب سفیانؒ مرے تو اُن کے پاس ایک سو پچاس دینار بطور بضاعت کے تھے۔ کذا فی مجمع البحار)

اِنَّ فُقَرَاءَ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ عَامٍ۔ میری امت کے محتاج لوگ امیروں اور مالداروں سے پچاس ہزار برس پہلے بہشت میں جائیں گے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فقیروں کا درجہ مالداروں سے بڑھ کر ہے۔ اور اُس میں علماء نے بہت اختلاف کیا ہے کہ فقر افضل ہے یا غنا اور حق یہ ہے کہ غنا اگر شکر اور ادائے حقوق کے ساتھ ہو تو وہ افضل ہے ورنہ فقر افضل ہے)۔

Marfat.com

اَلْفَقِيْرُ الَّذِيْ لَا يَسْئَلُ النَّاسَ وَالْمِسْكِيْنُ اَجْهَدُ مِنْهُ وَالْبَائِسُ اَجْهَدُهُمْ۔ فقیر وہ ہے جو لوگوں سے سوال نہ کرتا ہو اور مسکین وہ ہے جو اس سے زیادہ تکلیف میں ہو اور بائس وہ ہے جو اس سے بھی زیادہ تکلیف میں ہو۔

نَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ۔ تیری پناہ محتاجی اور کمی سے۔

ذُوالْفِقَار۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا نام ہے جو آپ نے حضرت علی رضؓ کو دی تھی اس میں چھوٹے چھوٹے خوبصورت گڑھے تھے یا پشت کی ہڈیوں کی طرح جوڑ تھے اس کا حلقہ چاندی کا تھا۔ بعضوں نے کہا یہ تلوار منبہ بن حجاج کی تھی جو بدر کے دن اُس کے بیٹے عاص کے پاس تھی حضرت علی رضؓ نے اُس کو قتل کیا اور یہ تلوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے آپ نے وہ انہی کو دیدی اور حضرت علی رضؓ نے اُحد کے دن اُسی سے کافروں کو دفع کیا۔ بعضوں نے کہا اُس کا لوہا جرہم قبیلہ کے زمانہ میں کعبہ کے پاس ملا تھا یہ تلوار اسی سے بنائی گئی تھی۔

فَفَسْ۔ توڑنا، بگاڑنا۔

فَفْوْسٌ۔ مرجانا۔ (فَفْسٌ کے معنے بھی توڑنا ہلاک ہونا)

فَقْصٌ۔ توڑنا۔

فَقُوْسٌ۔ کاخرپزہ (خربوزہ)۔ بڑا کھیرا۔

فَقَصُ الْبَيْضَةِ۔ یا فَقَسُهَا۔ انڈا پھوڑ ڈالو۔

فَقَطْ۔ مشہور کلمہ ہے جو حکم بر کو ختم کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے۔ یہ فا اور قط سے مرکب ہے اور معنے لاغیر کے ہیں یعنی صرف، بس۔

تَفْقِيْطٌ۔ فقط لکھنا۔

فَقْعٌ۔ رنگ زرد ہونا، ہلاک کرنا، گرمی سے مرجانا، گوز لگانا، چرانا، پھٹ کر آواز نکلنا۔

تَفْقِيْعٌ۔ منہ کھول کر باتیں کرنا، چٹخانا، پھٹ کر آواز نکلنا، سرخ کرنا۔

اِفْقَاعٌ۔ بدحال ہونا، محتاج ہونا۔

نَفَاقٌ۔ سفید ہونا۔

اِنْفِقَاعٌ۔ پھٹ جانا۔

فَاقِعٌ۔ ڈھٹہا سُرخ یا زرد رنگ۔ (اور مشہور یہ ہے کہ فَاقِعٌ زرد ڈھٹہا تا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَصْفَرُ فَاقِعٌ اور اَحْمَرُ قَانٍ یا قَرْمٌ اور اَخْضَرُ حَانٍ اور اَبْيَضُ يَقَقٌ اور اَسْوَدُ حَالِكٌ وغیرہ فَقَاعٌ۔ سخت خبیث۔

اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ نَهٰى عَنِ التَّفْقِيْعِ فِي الصَّلٰوةِ۔ عبداللہ بن عباسؓ نے نمازیں اُنگلیاں چٹخانے اور اُن کو دبانے سے (تاکہ آواز دیں)، منع فرمایا۔

وَاِنْ تَفَاقَعَتْ عَيْنَاكَ۔ اگرچہ تیری آنکھیں چرک آلودہ یا سفید ہو جائیں۔

يَا ابْنَ فَقْعِ الْقَرْدَدِ۔ (عائشہ نے ابن جرموز سے کہا جس نے حضرت زبیرؓ کا سر سوتے میں کاٹ لیا تھا) ارے قردد کی کھنبی کے بیٹے (فَقْعٌ ایک قسم کی خراب کھنبی اور قَرْدَدٌ ٹیلہ جو لیست زمین کے بازو ہو)۔

فُقَّاعٌ۔ جو کی شراب یا کچی شراب جو منقی وغیرہ سے بنائیں۔

وَعَلَيْهِمْ خِفَافٌ لَهَا فُقْعٌ۔ اُن کے جوتوں میں کچ نوکیں ہوں گی۔

خُفٌّ مُفَقَّعٌ۔ جوتا یا موزہ نوک دار جڑھا ہوا۔

فَقٌّ۔ کھولنا۔

اِنْفِقَاقٌ۔ چر جانا۔

فُقَاقٌ۔ یاوہ گو، بے وقوف۔

فَفَقَةٌ۔ احمق عورت۔

فَقْمٌ۔ جڑے سے پکڑنا، جماع کرنا، بھر جانا۔

فَقْمٌ۔ سامنے کے اُوپر کے دانت باہر نکلے ہوئے ہونا

Marfat.com

جو نیچے کے دانتوں پر بڑیں ایسے شخص کو اَفْقَمُ کہتے ہیں۔

فَقَامَةٌ۔ بڑا ہونا۔

مُفَاقَمَةٌ۔ جماع کرنا۔

تَفَقُّمٌ۔ جڑے سے پڑنا۔

تَفَاقُمٌ۔ بڑا ہونا، سخت ہونا۔

مَنْ حَفِظَ مَا بَيْنَ فُقْمَيْهِ وَرِجْلَيْهِ۔ جو شخص اُن چیزوں کو محفوظ رکھے گا جو اُس کے دو جبڑوں اور پاؤں کے درمیان ہیں (یعنی زبان اور شرمگاہ کو) وہ بہشت میں جائے گا۔

لَتَصَارَتْ عَصَاهُ حَيَّةً وَصَعِدَتْ فُقْمًا لَهَا اَسْفَلُ وَفُقْمًا لَهَا فَوْقُ۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی لاٹھی سانپ بن گئی تو اُس نے (دشمنوں کو لالا) ایک جبڑا نیچے رکھا اور ایک جبڑا اُوپر۔

فَاَخَذَتْ بِفُقْمَيْهِ۔ اُس نے اُس کے دونوں جبڑے تھامے۔

يَصِفُ اِمْرَأَةً فَقْمَاءَ سَلْفَعَ۔ وہ ایک عورت کا حال بیان کرتے تھے جس کا نالو ایک طرف جھکا ہوا تھا اور مَردوں پر دلیر (یعنی بدزبان) تھی۔ (بعضوں نے کہا فَقْمَاءُ وہ عورت جس کے نیچے کے دانت باہر نکلے ہوئے ہوں اوپر کے دانت اُن پر نہ بیٹھتے ہوں۔ ایسے مرد کو اَفْقَمُ کہیں گے)

حَرَمُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذُبَابٍ اِلٰى فَاقِمٍ۔ مدینہ کا حرم ذباب سے فاقم تک ہے (جو ایک موضع کا نام ہے)

فَقُهَ۔ علم میں غالب ہونا۔

فَقِهَ۔ سمجھنا۔

لَا يَفْقَهُ وَلَا يَفْقَهُ۔ نہ سمجھتا ہے نہ شعور رکھتا ہے

فَقَاهَةٌ۔ علم رکھنا۔

فَقِيْهٌ۔ سمجھدار عالم (اُس کی جمع فُقَهَاءُ ہے)۔

تَفْقِيْهٌ۔ اور اِفْقَاهٌ۔ سکھانا، سمجھانا۔

مُفَاقَهَةٌ۔ علم میں ایک دوسرے پر غلبہ ڈھونڈنا

فِقْهٌ۔ مشہور علم ہے۔ یعنی مسائل شرعیہ کا اُن کے دلائل تفصیلی سے معلوم کرنا، اور کبھی فقہ کہتے ہیں نفس کی مفید اور مضر باتیں معلوم کرنا تو وہ علم کلام اور عقائد کو بھی شامل ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔ یا اللہ ابن عباسؓ کو دین کی سمجھ دے (اُن کو دین کا عالم بنا دے۔ یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبول ہوئی ابن عباسؓ اس اُمّت کے بڑے عالم ہوئے)

وَدَعَا لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنْ يُّفَقِّهَهُ فِي التَّاوِيْلِ۔ اور ابن عباسؓ کے لئے آپ نے یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اُن کو تاویل یعنی قرآن کی تفسیر کا علم دے (یہ دعا بھی آپ کی قبول ہوئی ابن عباسؓ بڑے مفسر القرآن ہوئے)

اِنَّهُ نَزَلَ عَلٰى بَطِيْحَةِ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ لَهَا هَلْ لَّهَا مَكَانٌ نَظِيْفٌ اَصْلِيْ فِيْهِ فَقَالَتْ طَهِّرْ قَلْبَكَ وَصَلِّ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ فَقِهْتِ۔ حضرت سلمان فارسیؓ ایک نبطی عورت کے پاس ملک عراق میں جا کر اُترے اُس سے پوچھا یہاں کوئی پاک صاف جگہ ہے جہاں میں نماز پڑھوں اُس عورت نے کہا تم اپنا دل پاک کرو اور جہاں چاہو وہاں نماز پڑھ لو تب سلمانؓ کہنے لگے میں حق بات سمجھ گیا۔

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاكِحَةَ وَالْمُسْتَفْقِهَةَ۔ اللہ نے اُس عورت پر لعنت کی جو نوحہ کرتی ہے اور جو اُس کو جواب دیتی جاتی ہے۔

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی پہنچانا چاہتا ہے اُس کو دین کی سمجھ دیتا ہے (دین کا علم اس کو عنایت کرتا ہے)۔

مَثَلُ مَنْ فَقُهَ۔ جو شخص دین کا عالم ہو گیا اُس کی مثال۔

Marfat.com

سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ يَقْوَلُوْنَ نَأْتِي الْاُمَرَاءَ۔ کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو دین کے عالم ہونے کا دعویٰ کریں گے (اور دنیا داروں کے پاس آمد و رفت رکھیں گے حالانکہ یہ دونوں امر ایک دوسرے کے منافی ہیں۔ جب اُن سے اُس کا سبب پوچھا جائے گا تو کیا کہیں گے) ہم ان امیروں کے پاس آمد و رفت رکھتے ہیں (ان سے دنیا حاصل کرتے ہیں اور اپنے دین کو اُن سے بچا رکھتے ہیں حالانکہ یہ امر ممکن نہیں جب دین کا عالم دنیا داروں کی صحبت اختیار کرے تو اُس کے دین میں ضرور خلل آئے گا)

لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ۔ جو شخص تین دن سے کم میں قرآن کا ختم کرے وہ قرآن کو نہیں سمجھا۔

دَعْهُ فَاِنَّهٗ فَقِيْهٌ۔ معاویہ کو چھوڑ دے وہ فقیہ ہے (یعنی دین کا علم رکھتا ہے یہ ابن عباسؓ کا قول ہے)

اَفَةُ الدِّيْنِ ثَلَاثَةٌ فَقِيْهٌ فَاجِرٌ وَ اِمَامٌ جَائِرٌ وَمُجْتَهِدٌ جَاهِلٌ۔ دین کی آفت تین شخص ہیں ایک تو فقیہ یعنی دین کا عالم بدکار (جو خلاف شرع کاموں سے پرہیز نہ کرتا ہو) دوسرے ظالم حاکم، تیسرے جاہل درویش عبادت کرنے والا۔

فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔ ایک دین کا عالم شیطان پر ہزار جاہل درویشوں سے زیادہ بھاری ہے۔

مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا عَالِمًا۔ جو شخص میری اُمت میں سے چالیس حدیثیں یاد کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو فقیہ عالم کر کے اُٹھائے گا۔

اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔ یا اللہ علیؓ کو دین کی سمجھ دے (یہ آپؐ نے اُس وقت فرمایا جب اُن کو یمن کی طرف بھیجا)

لَا يَفْقَهُ الْعَبْدُ كُلَّ الْفِقْهِ حَتّٰى يَمْقُتَ النَّاسَ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ۔ بندہ پورا سمجھدار اُس وقت تک نہیں ہوتا یہاں تک کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے لئے بُرا سمجھے (یعنی حُب اور بُغض للہ اختیار کرے)

تَفَقَّهْ يَا بُنَيَّ فِي الدِّيْنِ۔ (حضرت علیؓ نے امام حسنؓ سے فرمایا) بیٹا دین کی سمجھ حاصل کر۔

فَقُوْحٌ۔ پیچھے ہونا، تاخیر ہونا۔ (یہ مقلوب ہے فَقُوْحٌ کا)

فَاَحَدْتُ بِفَقُوْيَهِ۔ میں نے اُس کے دونوں جبڑے پکڑے (ایک روایت میں ایسا ہی ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی۔ اور صحیح بِفُقْمَيْهِ ہے جیسے اوپر گزر چکا۔ مادّہ فقم میں)۔

بابُ الفاء مع الكاف

فِكْرٌ۔ یا فِكَرٌ۔ سوچنا، تامل کرنا، بچارنا۔

تَفْكِيْرٌ اور اِفْكَارٌ اور تَفَكُّرٌ اور اِفْتِكَارٌ کے بھی یہی معنے ہیں۔

فَاْكُوْرَةٌ۔ وہ آگ کی لکڑی جو دروازے پر نہ کھلنے کے لئے لگائی جاتی ہے اردو میں اسے بلّی کہتے ہیں۔

تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً۔ ایک ساعت فکر کرنا، سو پچنانوے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اُس کے عجائب مخلوقات اور انتظامات میں غور کرنا ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر ہے کیونکہ عبادت اعضاء کا فعل ہے اور فکر قلب کا اور قلب جوارح سے اشرف ہے یا اس وجہ سے کہ فکر موصل الی اللہ ہے اور عبادت موصل الی الثواب ہے)۔

تَفَكَّرُوْا فِي الْآءِ اللّٰهِ وَلَا تَتَفَكَّرُوْا فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ۔ اللہ کی نعمتوں میں فکر کرو اور اُس کی ذات میں فکر نہ کرو کیونکہ اُس کی ذات کی کُنہ کوئی نہیں معلوم

Marfat.com

کرسکتا تو اُس میں فکر کرنا لاحاصل ہے بقول شاعر ؎
تواں دریلاغت بہ سبحان رسید ۔ نہ در نکتہ بیچوں سبحان رسید۔
مَنْ تَفَكَّرَ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ تَزَنْدَقَ ۔ جس نے اللہ کی ذات میں فکر کی وہ زندیق (بے دین ملحد) ہوگیا
كُلَّمَا قَدَّمَ فِكْرِيْ فِيْكَ شِبْرًا فَرَّ مِيْلًا ۔ پروردگار جب میرا فکر تجھ میں ایک بالشت آگے بڑھاتا ہے تو ایک میل پیچھے ہٹ جاتا ہے۔
لَيْسَ لِيْ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ بُكْرٌ ۔ مجھ کو اس کام سے کوئی غرض یا احتیاج نہیں ہے۔
فَكٌّ ۔ جُدا کرنا، کھولنا، چھڑانا، ہٹا دینا، توڑنا، چھوڑ دینا جیسے فَكَّ اَسِيْرٌ اور فَكَّ رَقَبَةٌ ہے) آزاد کردینا، دوا مُنہ میں ڈالنا، اوہام نکرنا، بڑھا ہونا۔ (جیسے فَكُّ ۔ احمق ہونا۔
فُكُوْكٌ ۔ موج آجانا، اپنی جگہ سے سرک جانا، بوجھنا۔
تَفْكِيْكٌ ۔ چھڑانا، جُدا کرنا۔
اِفْكَاكٌ اور تَفَكُّكٌ ۔ سرین لٹک جانا، چھاتیاں بڑھ جانا، بڈھے کے قریب ہونا۔
اِنْفِكَاكٌ ۔ سرکھجانا، اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔
مَا انْفَكَّ ۔ ہمیشہ۔
اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ ۔ جان کو آزاد کردے (یعنی پورا بُردہ آزاد کردے) اور گردن چھڑا دے (یعنی آزاد کرانے میں مدد کر)۔
عُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ ۔ بیمار کو پوچھنے کے لئے جاؤ اور بندی (قیدی) کو چھڑاؤ۔ (بندی سے مراد ہر شخص ہے جو مصیبت میں گرفتار ہو یا قید ہوا لونڈی یا غلام)
اِنَّهٗ رَكِبَ فَرَسًا فَصَرَعَهٗ عَلٰى جِذْمِ نَخْلَةٍ فَانْفَكَّتْ قَدَمُهٗ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے اُس نے آپؐ کو کھجور کے ایک ٹنڈھ پر گرا دیا آپؐ کے پاؤں کا جوڑ سرک گیا (موچ آگئی)
فَكَاكٌ الْاَسِيْرِ ۔ قیدی کو چھڑانا۔ (یعنی اُس کے احکام اور فضائل اُس میں مذکور ہیں)۔
هٰذَا فِكَاكُكَ ۔ یہ شخص دوزخ سے تیری چھٹکارا ہے (یعنی کافر جو مسلمان کے بدلے دوزخ میں جگہ لیگا)۔
وَفُكَّ رِهَانِيْ ۔ میری گرویاں چھڑا دے (یعنی اُن کے حقوق سے مجھ کو سبکدوش کردے جو تیرے مجھ پر ہیں، مطلب یہ ہے کہ جو حق میں نے ادا نہ کیا ہو وہ معاف کردے)۔
فَكَّانِ ۔ مُنہ کے دونوں جانب جہاں دونوں گلپھڑے ملے ہیں)۔
اَفْكَلُ ۔ لرزہ، کپکپی۔ (اس کا فعل نہیں آیا بعضوں نے کہا آیا ہے جیسے حدیث میں ہے)۔
وَجَدَتْنِيْ اَفْكَلُ ۔ انھوں نے مجھ کو کپکپاتا ہوا پایا۔
اَوْحَى اللّٰهُ اِلَى الْبَحْرِ اَنْ مُوْسٰى يَضْرِبُكَ فَاطْعِمْهُ فَبَاتَ وَلَهٗ اَفْكَلُ ۔ اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم بھیجا کہ موسیٰ علیہ السّلام تجھ کو (لاٹھی سے) ماریں گے اُن کی اطاعت کیجیو۔ وہ ساری رات ڈر سے کپکپاتا رہا۔
فَاَخَذَنِيْ اَفْكَلٌ وَارْتَعَدْتُ ۔ مجھ کو لرزہ چڑھ آیا اور کانپنے لگی (غیرت اور غصہ سے)۔
فَكْنٌ ۔ شرمندہ ہونا، گھسنا، چل دینا۔
تَفَكُّنٌ ۔ تعجب کرنا، نادم ہونا، افسوس کرنا۔
فُكْنَةٌ ۔ ندامت اور شرمندگی۔
حَتّٰى اِذَا غَاضَ مَاؤُهَا بَقِيَ قَوْمٌ يَتَفَكَّنُوْنَ ۔ جب اُس کا پانی جذب ہوگیا تو کچھ لوگ رہ گئے جو نادم اور شرمندہ تھے۔
فَكَهٌ ۔ یا فَكَاهَةٌ ۔ دل لگی، خوش طبعی، مذاق، ہنس مکھ ہونا، خندہ پیشانی ہونا، لوگوں کو ہنسانا، تعجب کرنا

Marfat.com

تَفَکِّیہٌ۔ میوہ لانا، احباب کو نادر کلام سے خوش کرنا۔
فَکِہَۃٌ۔ اور فُکَاھَۃٌ۔ مزاح، دل لگی۔
اِفْکَاہٌ۔ دوھیل ہونا، ہری گھاس کھا کر مویشی کا دودھ والا ہونا۔
تَفَکُّہٌ۔ ندامت، شرمندگی، میوہ کھانا، میوے سے پرہیز کرنا، تعجب کرنا، مزہ اُٹھانا۔
تَفَاکُہٌ۔ ایک دوسرے سے مزاح اور دل لگی کرنا۔
فَاکِھَانِیٌ۔ میوہ فروش۔
فِکْہٌ۔ خوش خُلق، میوہ خوار، مسخرا نے والا۔
کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَفْکَہِ النَّاسِ مَعَ صَبِیٍّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے ساتھ سے زیادہ مزاح کرنے والے تھے۔
کَانَ مِنْ اَفْکَہِ النَّاسِ اِذَا خَلَا مَعَ اَھْلِہٖ۔ جب آپ اپنے گھر والوں کے ساتھ اکیلے ہوتے تو سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج ہوتے (اپنے گھر والوں، بیوی بچوں سے ہنسی خوشی دل لگی کے ساتھ صحبت رکھتے)۔
اَرْبَعٌ لَیْسَ غِیْبَۃٌ بِغِیْبَۃٍ مِنْھُمُ الْمُتَفَکِّہُوْنَ بِالْاَمْھَاتِ۔ تین شخصوں کی برائی کرنا غیبت نہیں ہے اُن میں ایک وہ لوگ ہیں جو ماں باپ کو گالی دیا کرتے ہیں (ہنسی اور ٹھٹھے کی راہ سے)۔
فَاکِھُوْنَ۔ خوش و خرم مزے اُڑاتے۔
فَاکِھَۃٌ۔ میوہ۔ (اُس کی جمع فَوَاکِہ ہے تر ہو یا خشک کھجور اور انار بھی اُس میں داخل ہیں)۔

بَابُ الفاء مَعَ اللَّام

فَلَتْ۔ چھوڑ دینا، چھوٹ جانا۔
فَلَاتٌ۔ ناگاہ آپڑنا۔
اِفْلَاتٌ۔ چھوڑ دینا۔
تَفَلُّتٌ۔ چھوٹ جانا، کھو دینا۔
اِفْلَاتٌ۔ نجات پانا، چھوٹ جانا۔
اِفْتِلَاتٌ۔ فی البدیہہ کہنا، ناگاہ موت آنا۔
اِنَّ اللّٰہَ یُمْلِیْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَہٗ لَمْ یُفْلِتْہُ۔ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے (اِک مدت تک وہ لوگوں پر ظلم کرتا رہتا ہے)، پھر جب اُس کو پکڑتا ہے تو وہ اُس کی پکڑ سے چھوٹ نہیں سکتا یا پھر اُس کو نہیں چھوڑتا (اس کا کام تمام کر دیتا ہے)۔
اِنَّ رَجُلًا شَرِبَ خَمْرًا فَسَکِرَ فَانْطَلَقَ بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَاذَی دَارَ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَیْہِ فَذُکِرَ لَہٗ ذٰلِکَ فَضَحِکَ وَقَالَ افْعَلُوْا لَہٗ کَمَا تَفْعَلُوْنَ بِشُرَّابِکُمْ۔ ایک شخص نے شراب پی اُس کو نشہ ہو گیا لوگ اُس کو (پکڑ کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لانے لگے جب وہ حضرت عباسؓ کے گھر کے برابر پہنچا تو چھڑا کر بھاگ نکلا اور اُن کے پاس پہنچ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کا ذکر کیا گیا تو آپؐ ہنس دیئے اور فرمانے لگے کیا اُس نے ایسا کیا (حضرت عباسؓ کی پناہ لی) پھر اُس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا کہ اُس کو پکڑ کر لاؤ اور حد لگاؤ بلکہ درگزر کی اور خاموش ہو رہے)۔
فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ یَّدَیَّ۔ میں تو تمہاری کمریں تھام رہا ہوں (پیچھے سے) اور تم میرے ہاتھ سے چھٹے جاتے ہو (آگ میں گرے پڑتے ہو نفس کی خواہشوں پر چل کر)۔
اِنَّ اُمِّیْ اُفْتُلِتَتْ نَفْسُھَا۔ میری ماں یکایک مر گئی (اُس کو بات کرنے کی اور وصیت کرنے کی مہلت نہ ملی)، یا اللہ تعالیٰ نے یکایک اُس کی جان لے لی۔
تَعَاھَدُوا الْقُرْاٰنَ فَلَھُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِّنَ الْاِبِلِ مِنْ عُقُلِھَا۔ قرآن کو پڑھتے پڑھاتے رہو وہ تو اُس اونٹ سے بھی جلدی بھاگ نکلنے والا ہے جو

Marfat.com

اپنے پاؤں کی رسّی چھڑا کر بھاگ نکلتا ہے (یعنی اگر قرآن کو پڑھتے نہ رہو گے تو بھول جاؤ گے)۔

اِنْ عُفْرِیْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَیَّ الْبَارِحَةَ ایک جھوٹ جنوں میں سے مجھ پر کود پڑا (میری نمازیں خلل ڈالنا چاہا)۔

فَاَفْلَتَ الرَّجُلَانِ۔ دو آدمی نکل بھاگے (اُنھوں نے قسم نہیں کھائی)۔

اِنَّ بَیْعَةَ اَبِیْ بَکْرٍ کَانَتْ فَلْتَةً وَقَی اللّٰہُ شَرَّھَا۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) ابوبکر صدیقؓ کی بیعت تو ناگہانی یکایک (بغیر غور و فکر کئے) ہو گئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس قسم کی بیعت سے جو خرابی اور فساد پیدا ہوتا ہے اُس سے اپنے بندوں کو محفوظ رکھا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ابوبکرؓ صدیق کی امامت گویا لوگوں سے چھین اور اُچک کر ہوئی تھی کیونکہ دوسرے کئی شخص اُس کے طلبگار تھے۔ بعضوں نے کہا فلتہ کہتے ہیں حرام مہینوں کی آخری رات کو اُس میں لوگوں کا اختلاف ہونا ہے کوئی کہتا ہے وہ بھی حرام ہے کوئی کہتا ہے وہ حلال ہے اور اُس میں شر اور فساد اور خونریزی کو جائز سمجھتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دنوں کو حرام مہینے سے تشبیہ دی اور آپ کی وفات کے دن کو فلتہ سے کیونکہ آپ کی وفات ہوتے ہی بعضے عرب اسلام سے پھر گئے۔ بعضوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا)۔

لَا تُشْنِیْ فَلَتَاتُہٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کی کوئی غلطی بیان نہیں کی جاتی (یعنی آپ کی مجلس غلطیوں اور بیہودگیوں سے پاک رہتی)۔

وَھُوَ فِیْ بُرْدَةٍ لَّہٗ فَلْتَةٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھوٹی چادر اوڑھے ہوئے تھے (چھوٹی ہونے کی وجہ سے اُس کے دونوں کنارے نہ ملنے سامنے سے کھل جاتی ہاتھ سے چھٹ جاتی)۔

وَعَلَیْہِ بُرْدَةٌ فَلُوْتٌ۔ وہ ایک چھوٹی چادر اوڑھے ہوئے تھے (بعضوں نے کہا فلوت وہ چادر جو آدمی کے جسم پر نہ جمے سختی یا نرمی کی وجہ سے)۔

سَیُغْنِیْنَا یَنْطِقُوْنَ بِنُوْرِ اللّٰہِ وَھُمْ یُخَافِتُوْنَ بِہٖ مَا یَنْطِقُوْنَ بِہٖ فَلَتٌ۔ ہمارے گروہ کے لوگ اللہ کے نور سے بات کرتے ہیں اور مخالفین بن سوچے سمجھے بکا کرتے ہیں۔

قَلَّ مَنْ تُفْلَتُ مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ۔ قبر کے بھینچنے سے کم لوگ بچ نکلتے ہیں (ورنہ اکثر لوگوں کو یہ ضغطہ ہوتا ہے یعنی قبر اُن کو دبوچتی ہے)۔

فَلْجٌ۔ یَا فُلُوْجٌ۔ مراد کو پہنچنا، فتح پانا، غالب ہونا، ثابت کرنا، تقسیم کرنا، چیرنا، اُدھو اُدھو کرنا، اکثر کرنا، مقرر کرنا۔

فَلَجَ الرَّجُلُ۔ اُس کو فالج ہو گیا۔

اَفْلَاجٌ۔ فتح پانا، بامراد ہونا، فتح دینا آگے کرنا، ظاہر کرنا، پیش کرنا۔

تَفَلَّجَ۔ پھٹ جانا۔

فَالِجٌ۔ ایک مشہور بیماری ہے۔ جس میں جسم کا ایک جانب بے حس و حرکت ہو جاتا ہے۔

اِنَّہٗ کَانَ مُفَلَّجَ الْاَسْنَانِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دانتوں کے درمیان کشادگی تھی۔ (یہ فلج سے نکلا ہے بمعنے وہ کشادگی جو سامنے کے دانتوں اور کچلیوں کے درمیان ہوتی ہے۔ اور فرق اُس کشادگی کو کہتے ہیں جو دونوں سامنے کے دانتوں کے درمیان ہو)

اَفْلَجُ الثَّنِیَّتَیْنِ۔ دونوں سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی تھی (یہاں فلج بمعنے فرق ہے)۔

لَعَنَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ۔ اللہ تعالیٰ نے اُن عورتوں پر لعنت کی جو حُسن اور خوبصورتی کے لئے اپنے دانتوں میں کشادگی کرائیں (اکثر بوڑھی عورتیں کم سن بننے کے لئے دانتوں کو رگڑا کر سوہن چلا کرایسا کرتی ہیں کیونکہ بڑھاپے

Marfat.com

میں دانت بڑے ہو کر مل جاتے ہیں ان کے درمیان دراڑ نہیں رہتی)۔

اِنَّ الْمُسْلِمَ مَالَمْ یَفْشُ دَنَاءَۃٌ یَخْشَعُ لَھَا اِذَا ذُکِرَتْ وَتُغْزٰی بِھَا لَئِیْمُ النَّاسِ کَاَیْسَرِ الْفَالِجِ۔ جس مسلمان نے کوئی ایسا خراب کام نہ کیا ہو جس کے ذکر ہونے پر وہ سر جھکا لے (شرمندہ ہو جائے)، اور جس میں ذلیل کمینے لوگ پھنس جاتے ہیں وہ اُس جُوا کھیلنے والے کی طرح ہے جو کھیل میں غالب ہو سب کو ہرا دے۔ یہ فَلْجٌ بہ صغۂ فاء سے نکلا ہے بمعنی غلبہ اور جیت)۔

اَیْنَا فَلَجَ اَصْحَابُہٗ۔ ہم میں جو غالب ہوا اُس کے ساتھی بھی غالب ہوئے۔

فَاَخَذَتْ سَھْمِیَ الْفَالِجَ۔ میں نے اپنا جیتنے والا حصّہ لیا یا آگے بڑھا ہوا تیر۔

بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَخَاصَمْتُ بِیَدِہٖ فَاَفْلَجَنِیْ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپؐ کے پاس اپنا جھگڑا لے گیا (مقدمہ پیش کیا)، آپؐ نے مجھ کو جتایا (غالب کیا)۔

اِنَّہٗ بَعَثَ حُذَیْفَۃَ وَعُثْمَانَ بْنَ حُنَیْفٍ اِلَی السَّوَادِ فَعَلَیْھَا الْجِزْیَۃَ عَلٰی اَھْلِہٖ۔ حضرت عمرؓ نے حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کو سواد کی طرف بھیجا اُنھوں نے وہاں کے لوگوں پر جزیہ کی تقسیم کی (یعنی جزیہ کی مقدار ہر شخص پر مقرر کی۔ اصل میں فَلْجٌ اور فَالِجٌ ایک مشہور پیمانہ ہے اُس سے غلّہ ناپتے ہیں اب تقسیم جزیہ کو بھی فلج کہنے لگے۔ کیونکہ جزیہ میں غلّہ ہی دیا کرتے تھے)۔

فَلْجٌ۔ ایک موضع کا نام ہے یمامہ کی طرف اور یمن میں بھی ایک موضع ہے جہاں قومِ عاد کے لوگ رہا کرتے تھے۔

فَلْجٌ۔ ایک وادی ہے بصرہ اور حمیٰ ضریہ کے درمیان۔

اِنْ فَالِجًا تَرُدِّیْ فِیْ بِئْرٍ۔ تُدْ کوہان والا ایک اونٹ کنوئیں میں گر گیا۔

اَلْفَالِجُ دَاءُ الْاَنْبِیَاءِ۔ فالج پیغمبروں کی بیماری ہے۔

لَا یَؤُمُّ صَاحِبُ الْفَالِجِ الْاَصِحَّاءَ۔ جو شخص فالج کی بیماری میں مبتلا ہو وہ تندرست لوگوں کی امامت نہ کرے۔

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَّقِلَّ الْفَالِجُ۔ قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ فالج کی بیماری پھیلے گی (اکثر لوگ اسی عارضہ سے ناگہانی مر ہیں گے اس بیماری میں سات دن کے اندر آدمی مر جاتا ہے بعضے فوراً مر جاتے ہیں اگر دل پر فالج گرتا ہے سات دن کے بعد اس کی تیزی جاتی رہتی ہے اور ستّرہ دن کے بعد تو مزمن ہو جاتا ہے)۔

اَعْطَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنَ ثَلٰثَ خِصَالٍ مِنْھَا الْفَلْجُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کو تین باتیں عطا فرمائی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ دنیا اور آخرت میں بامراد ہونا، فتحیاب ہونا۔

یَا مَعْشَرَ الشِّیْعَۃِ خَاصِمُوْا بِسُوْرَۃِ الْقَدْرِ تَفْلِجُوْا۔ اشیعہ لوگو! تم سورۂ قدر (اَنَّا اَنْزَلْنَاہ) پڑھ کر لوگوں سے جھگڑا کرو تم غالب ہو گے اپنی مراد کو پہنچو گے۔

وَاَسْاَلُکَ الْفَلْجَ بِالصَّوَابِ۔ میں چاہتا ہوں کہ ٹھیک راستہ پاؤں (اس پر فائز ہوں)۔

ھِیَ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ عَرْضِ الْاَدِیْمِ۔ مِثْلُ فَخِذِ الْفَالِجِ۔ جامعہ یعنی صحیفہ حضرت فاطمہؓ ستر ہاتھ طول میں تھا اور عرض اتنا جتنے ذکر کوہان والے اونٹ کی ران کے چمڑے کا ہوتا ہے۔

فَلَاجٌ۔ کاشتکار۔

Marfat.com

فَلْحٌ۔ چیرنا، کاٹنا، مکر کرنا، نقصان اُٹھانا۔
فَلَاحَۃٌ۔ زمین کھودنا، کھیتی کرنا۔
تَفْلِیحٌ۔ ٹھٹا کرنا، مکر کرنا۔
اَفْلَاحٌ۔ مراد کو پہنچنا، فائز ہونا، زندگی حاصل کرنا، کوشش میں کامیاب ہونا۔
اِسْتِفْلَاحٌ۔ فائز ہونا، ظفر پانا۔
اِسْتَفْلِحْ بِاَمْرِکَ (طلاق کا کنایہ ہے یعنی اپنی فکر آپ کرلے اب میں تجھ سے الگ ہوا۔
فَلَاحٌ۔ نجات، فوز، خیر میں باقی رہنا، سحری کھانا۔
فَلَّاحٌ۔ کاشتکار۔
فُلُوْحٌ۔ پھٹنیں، شگاف (یہ جمع ہے فَلْحٌ کی بمعنے پھٹن)۔
اَفْلَحُ۔ جس کا نیچے کا ہونٹ پھٹا ہوا ہو۔
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ یعنی نجات اور بقاء اور فتح و فیروزی کی طرف آؤ (مطلب یہ ہے کہ جماعت سے نماز پڑھنا بہشت پر فائز کرے گا ہمیشہ کا چین اور آرام دے گا)۔
مَنْ رَبَطَهَا عُدَّةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ شِبَعَهَا وَجُوْعَهَا وَرِیَّهَا وَظَمَاهَا وَاَرْوَاثَهَا وَاَبْوَالَهَا فَلَاحٌ فِیْ مَوَازِیْنِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ جو شخص گھوڑوں کو جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری کر کے باندھے تو اُن کا پیٹ بھرنا، بھوکا رہنا، سیراب ہونا، پیاسا رہنا، لید کرنا، پیشاب کرنا یہ سب اُس کے ترازوئے اعمال میں قیامت کے دن باعث نجات اور کامیابی ہوں گے (یعنی اُن گھوڑوں کا ہر ایک کام اس کے لئے باعث اجر ہوگا)۔
حَتّٰی خَشِیْنَا اَنْ یَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ۔ یہاں تک کہ ہم کو ڈر ہوا کہ کہیں سحری کھانے کا وقت فوت ہو جائے۔
بُشْرٰکَ اللّٰهُ بِخَیْرٍ وَّ فَلْحٍ۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بھلائی اور کامیابی کی خوشخبری دی (یا دے)۔
اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاِمْرَاَتِهٖ اِسْتَفْلِحِیْ بِاَمْرِکِ فَقَبِلَتْهُ فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ۔ جب کوئی شخص اپنی عورت سے (کہے) اب تو اپنا کام آپ دیکھ لے اپنے لئے دوسرا راستہ نکال لے پھر عورت خاوند کی یہ بات منظور کرلے تو ایک طلاق بائن پڑ جائے گی۔
کُلُّ قَوْمٍ عَلٰی مُفْلِحَةٍ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ۔ ہر قوم اپنے خیال اور اعتقاد پر خوش ہے (وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم حق دین پر ہیں اور آخرت میں ہم ہی اچھے رہیں گے)۔
لَوْلَا شَیْءٌ یَسُوْءُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَصَرَبْتُ فَلْحَتَکَ۔ اگر مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی اور مرا ماننے کا خیال نہ ہوتا تو میں تیرا ہونٹ چیر ڈالتا (اُس پر تلوار کی مار لگاتا)۔
اِتَّقُوا اللّٰهَ فِی الْفَلَّاحِیْنَ۔ کاشتکاروں کے باب میں اللہ سے ڈرتے رہو (اُن پر ظلم نہ کرو حد سے زیادہ اُن پر محصول نہ لگاؤ)۔
اَلْمَرْاَةُ اِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَلَحَّتْ وَتَنَکَّبَتِ الزِّیْنَةَ۔ جب کسی عورت کا خاوند غائب ہو تو سادے طور سے رہے (میلے کچیلے پرانے کپڑے استعمال میں رکھے) زینت اور آرائش اور سنگار سے الگ رہے (ایک روایت میں فَلَحَتْ ہے یعنی دانتوں کو میلا اور زرد رہنے دے)۔
اَفْلَحْتَ کُلَّ الْفَلَاحِ۔ جب تو تو پورا کامیاب ہوگا (اگر قید ہونے سے پہلے مسلمان ہو جائے)۔
اَفْلِحْنِیْ مُفْلَحًا مُّنْجَحًا۔ مجھ کو کامیابی اور بامراد موقع بدل دے۔
اَلدُّعَاءُ مِفْتَاحُ الْفَلَاحِ۔ دعاء کامیابی کی کنجی ہے۔
فَلْحٌ۔ عطاء کرنا، یا اذن دینا، یا ہبت دینا، یا کیشت دینا۔

Marfat.com

تَقْلِيدٌ کا ٹیا۔
مُفَالَكَةٌ گفتگو کرنا، بات پر بات کرنا۔
اِفْتِلَادٌ مال میں سے ایک حصّہ لے لینا۔
فَالُوذَةٌ فالودہ جو آٹے اور پانی اور شہد سے بنایا جاتا ہے۔ عرب لوگ سب مٹھائیوں سے زیادہ اُس کو عمدہ سمجھتے ہیں۔
وَتُقِيءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا۔ زمین اپنے جگر کے ٹکڑے تے کر دے گی (یعنی سونے چاندی کے خزانے جو اُس میں ہیں سب باہر آجائیں گے اُن کو اُگل دے گی۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانی بتلائی شاید یہ مطلب ہو کہ معدنیات کا کام بڑے زور وشور سے جاری ہوگا، ہر ملک کی کانیں نکالی جائیں گی)۔
هٰذِهٖ مَكَّةُ قَدْ رَمَتْكُمْ بِاَفْلَاذِ كَبِدِهَا۔ یہ مکہ ہے اُس نے اپنے جگر کے ٹکڑے (یعنی رئیس اور امیر) تمہاری طرف پھینک دیئے (وہ سب اس جنگ میں حاضر ہیں یعنی جنگ بدر میں)۔
اِنَّ الْفَرَقَ مِنَ النَّارِ فَلَذَ كَبِدَهٗ۔ (ایک انصاری جوان کو دوزخ کا ڈر ہوا، اس ڈر اور خوف نے اُس کو اپنے گھر میں سے نکلنے نہ دیا آخر مر گیا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) آگ کے ڈر نے اُس کا جگر کاٹ ڈالا۔ (مومنوں کے احوال مختلف ہوتے ہیں بعضوں پر خوف کا غلبہ ہوتا ہے۔ بعضوں پر اُمید اور رجاء کا۔ بعضوں پر عشق و محبت کا اور سب اپنے اپنے مقام پر اچھے ہیں)۔
اَفْلَاذٌ كَثِيرَةٌ مِّنْ لَطَائِفِ اللَّذَّاتِ۔ طرح طرح کی لذتیں، بہت قسم کے مزے۔
فِلِزٌّ سفید دھاتی، یا پتھر، یا جواہر، یا ہر معدنی چیز جو بھٹی میں گل جاتی ہے، جیسے سونا، چاندی، پیتل تانبا وغیرہ۔
كُلُّ فِلِزٍّ اُذِيبَ۔ ہر فلز جو گلائی جائے۔

مِنْ فِلِزِّ اللُّجَيْنِ وَالْعِقْيَانِ۔ چاندی اور سونے کے ظراف میں سے۔
فَلْسٌ تانبے کا پیسہ۔ (اُس کی جمع فُلُوسٌ اور اَفْلُسٌ ہے)۔
فَلِسٌ مفلس ہونا، محتاج ہونا۔
تَفْلِيسٌ کسی کو مفلس قرار دینا۔
اِفْلَاسٌ نادار ہونا، محتاج ہونا۔
مَنْ اَدْرَكَ مَالَهٗ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔ اگر کسی شخص کا مال بجنسہٖ (جس طرح اُس نے دیا تھا) اُس شخص کے پاس ملے جو مفلس ہو گیا۔ (قاضی نے عدالت سے اُس کو مفلس قرار دے دیا یعنی دیوالیہ) تو وہ دوسرے قرض خواہوں کی بہ نسبت اُس کا زیادہ حقدار ہے (مثلاً کسی نے ایک گھوڑا زید کے ہاتھ بیچا ابھی قیمت وصول نہیں ہوئی تھی کہ زید دیوالیہ ہو گیا تو گھوڑے کا بائع اُس گھوڑے کو لے لے گا دوسرے قرضخواہ اُس میں شریک نہ ہو سکیں گے)۔
فُلُسٌ۔ ایک بُت تھا، قبیلہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ کو اُس کے توڑنے کے لئے ۹ھ میں بھیجا تھا۔
مَا الْمُفْلِسُ۔ حقیقت میں مفلس کون ہے؟۔ (غالباً تم اُسی کو مفلس سمجھتے ہو جس کے پاس پیسہ نہ ہو حالانکہ وہ دم بھر میں مالدار ہو سکتا ہے)۔
فَلَّاسٌ۔ صرّاف۔
فِلَسْطِينُ۔ بحر روم کے مشرقی ساحل پر ایک ملک ہے جو اُردن اور ممالک مصر کے درمیان واقع ہے۔ پہلے یہ ملک شام کا ایک حصّہ تھا۔ اس کا بڑا شہر بیت المقدس ہے۔
(فِلَسْطُونَ بھی اسی کو کہتے ہیں)۔
فَطَعَمَ لَهُمْ قَطْعَةً مِّنْ فِلَسْطِينَ۔ (جب حضرت

Marfat.com

ابراہیم علیہ السّلام نے یہ دعا کی کہ مکّہ والوں کو میوے کھلا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السّلام کو حکم دیا) انھوں نے فلسطین میں سے (جو ملک شام کا بڑا سرسبز اور شاداب اور میوہ دار قطعہ ہے) ایک ٹکڑا زمین کا اُکھیڑا اور کعبہ کے گرد اُس کو سات بار پھرایا پھر مکّہ کے قریب رکھ دیا اسی لئے اُس کو طائف کہتے ہیں)۔

فَلَسْفَةٌ۔ یونانی لفظ ہے اُس کے معنے حکمت کی

فَيْلَسُوْفٌ۔ حکمت کا محبّ، فلسفہ کا عالم، حکیم اور ارسطو طالیس کا لقب ہے۔

تَفَلْسُفٌ۔ فلسفہ پر چلنا، اُس کی پیروی کرنا مجمع البحرین میں ہے کہ قَدْ جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ صِفَةُ الْمُتَفَلْسِفِیْنَ حدیث میں فلسفیوں کی صفت آئی ہے)

فَلْطٌ۔ دست پانا۔

اِفْلَاطٌ۔ ناگاہ آپڑنا (جیسے اِفْتِلَاطٌ ہے)

فِلَاطٌ۔ فی البدیہہ۔

فَلَطٌ۔ ناگاہ۔

اِضْرِبْ فِلَاطًا۔ ناگہانی مارو۔ (یہ ہذیل قبیلہ کا محاورہ ہے)۔

فِلَاطُوْنُ۔ مشہور حکیم تھا ارسطو طالیس کا اُستاد۔

فَلْطَحَةٌ۔ پھیلانا، عریض کرنا۔

رَاْسٌ فَلْطَاحٌ۔ هَفْلَطَحٌ۔ چوڑا سر۔

عَلَيْهِ حَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عَقِيْفَةٌ۔ ایک چوڑا کانٹا ہے اُس پر ایک بل کھایا ہوا چھوٹا کانٹا۔

اِذَا اَضْنَوْا عَلَيْهِ بِالْمُفَلْطَحَةِ۔ جب اُس پر پھیلی ہوئی چپاتی کی بخیلی کی۔ (بعضوں نے کہا مُفَلْطَحَةٌ سے روپیہ مراد ہے۔ ایک روایت میں مُطَلْفَحَةٌ ہے)۔

فَلْعٌ۔ چیرنا یا کاٹنا۔ (تَفْلِیْعٌ کے بھی یہی معنے ہیں)۔

تَفَلَّعَ۔ پھٹ جانا۔ (جیسے اِنْفِلَاعٌ ہے)۔

فَالِعَةٌ۔ آفت (فَوَالِعُ اس کی جمع ہے)۔

سَيْفٌ فَلُوْعٌ۔ کاٹنے والی تلوار۔

فَلَعٌ۔ پھوڑنا۔

اِنَّ اَلْهِمْ يُفْلَعُ رَاْسِیْ كَمَا تُفْلَعُ الْعِتْرَةُ۔ اگر میں اُن کے پاس جاؤں تو میرا سر اس طرح پھوڑ دیا جائے گا جیسے عترت (ایک ترکاری ہے) پھوڑی جاتی ہے۔

كَاَنَّ مُخَرَّجَ يَدَيْهِ فِی التَّجْوِيْدِ وَهُمَا مُتَفَلِّعَتَانِ۔ حضرت عمرؓ اپنے دونوں ہاتھوں کو سجدے میں باہر نکالتے وہ (سردی سے) پھٹے ہوئے تھے۔

فَلْفَلَةٌ۔ چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا، اترانا، ملنا، کھانے میں مرچ ڈالنا، لوٹ جانا۔ (تَفْلَفُلٌ کے بھی یہی معنے ہیں)۔

فُلْفُلٌ اور فِلْفِلٌ۔ مرچ، عقلمند، خدمت گار۔

رُزٌّ مُفَلْفَلٌ۔ پھرےرے چاول جس کے دانے خوب نرگلے ہوں۔

فَاِذَا هُوَ يَتَفَلْفَلُ۔ (عبد خیر نے کہا میں سحر کے وقت نکلا اور جلدی چلا اس لئے کہ حضرت علیؓ سے وتر کا وقت پوچھوں) دیکھا تو وہ مسواک دانتوں پر پھیر رہے ہیں یا اترائے ہوئے آرہے ہیں یعنی چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے (قتیبی نے کہا میں نے یَتَفَلْفَلُ کے معنے مسواک کرتے ہوئے نہیں سُنے شاید صحیح یَتَنَفَّلُ ہوگا یعنی تھوتھو کر رہے ہیں کیونکہ مسواک کرنے والا تھوکتا ہے)۔

فَلْقٌ۔ چیرنا، کھال اُتارنا۔ (تَفْلِیْقٌ کے بھی یہی معنے ہیں)۔

اِفْلَاقٌ۔ ایک عجیب امر لانا۔

تَفَلُّقٌ۔ پھٹ جانا، خوب دودھ نا کہ لوگ اُس پر تعجب کریں۔

اِنْفِلَاقٌ۔ پھٹ جانا۔

اِفْتِلَاقٌ۔ عجیب بات لانا۔

Marfat.com

فَارِقٌ مِثْلُ فَلَقٍ الصُّبْحِ اَلْآ. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شروع زمانۂ نبوت میں جب کوئی خواب دیکھتے تو وہ صبح کی روشنی کی طرح نمودار ہوتا (یعنی سچا ہوتا۔ جیسا خواب میں دیکھتے ویسا ہی بیداری میں ظاہر ہوتا۔

فَلَقٌ۔ صبح کی روشنی یا خود صبح۔

یَافَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی۔ اے چیرنے والے (یعنی اُگانے والے) دانے اور گٹھلی کے (اسے بیج اور گٹھلی کے پھاڑنے والے)۔

وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ۔ قسم اُس کی (یعنی پروردگار کی) جس نے دانہ چیرا اور جان پیدا کی (حضرت علی رضؓ اکثر یوں ہی قسم کھایا کرتے تھے)

اِنَّ الْبُکَاءَ فَالِقُ کَبِدِیْ۔ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔

کَانَ یُخْرِجُ یَدَیْهِ فِی السُّجُوْدِ وَهُمَا مُتَفَلِّقَتَانِ قَدْ شَرِقَ بَیْنَهُمَا الدَّمُ۔ وہ دونوں ہاتھ سجدے میں باہر نکالتے جو سردی سے پھٹے ہوئے اور اُن پر خون چمکتا ہوتا

جَمْعُ فَلَقِ الصَّخْفَةِ۔ آپ نے ٹوٹی ہوئی رکابی کے ٹکڑوں کو اکٹھا کیا۔

فَاَخْرَجَ اِلَیْنَا فِلَقًا۔ ٹوٹے ہوئے ٹکڑے ہمارے پاس لائے۔

فَعَلَقْنَا هَامَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ مشرکوں کے سر چیرے (یعنی تلوار سے)

فَاِذَا فِلَقُ خُبْزٍ۔ ناگاہ روٹی کے چند ٹکڑے نظر آئے

اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّنْفَلِقُ الْاَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِهٖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن) سب سے پہلے زمین میرے سر پر سے پھٹے گی (یعنی میں سب سے پہلے قبر سے اُٹھوں گا)۔

فَاَشْرَفَ عَلٰی فَلَقٍ مِّنَ اَفْلَاقِ الْحَرَّةِ۔ پھر دجال مدینہ کی پتھریلی زمین کے دو ٹیلوں کے درمیان ہموار مقام پر کھڑا ہوگا۔ فَلَقٌ وہ ہموار قطعہ جو دو ٹیلوں کے درمیان ہو (اس کی جمع فُلْقَانٌ بھی آتی ہے)۔

صَنَعْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَقَةً یُسَمِّیْهَا اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ الْفَلِیْقَةَ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک شوربا تیار کیا مدینہ کے لوگ اُس کو فلیقہ کہتے ہیں (بعضوں نے کہا فلیقہ وہ ہانڈی گوشت کی جس میں روٹی کے ٹکڑے توڑ کر ڈالے جاتے ہیں)۔

مَا یَقُوْلُ فِیْهَا هٰؤُلَاءِ الْمَفَالِیْقُ۔ (امام شعبیؒ سے ایک مسئلہ پوچھا گیا انہوں نے کہا) یہ قلاش مفلس لوگ اس میں کیا کہتے ہیں (فلاش مفلسوں لوگوں سے کم علم مراد ہیں یعنی جن کے پاس علم کی دولت نہیں ہے)۔

رَاَیْتُهٗ فَاِذَا رَجُلٌ فَیْلَقٌ اَعْوَرُ۔ میں نے دجال کو دیکھا وہ ایک بڑا موٹا تازہ کانا آدمی ہے (فَیْلَقٌ کہتے ہیں بڑے لشکر کو پھر موٹے بھاری بھرکے آدمی کو بھی کہنے لگے۔ قتیبیؒ نے کہا شاید صحیح عَیْلَمٌ ہو یعنی بڑے قد و قامت کا آدمی)۔

فَلَقٌ۔ دوزخ کے ایک شگاف کا نام ہے، صبح، کُل مخلوق، دو ٹیلوں کے درمیان ہموار زمین، پہاڑ کا شگاف۔

هِیَ صَحِیْفَةٌ مِّنْ فَلَقِ فِیْهِ۔ وہ ایک کتاب ہے جو اُس کے شگاف سے نکلی ہے۔

یَا فَالِقَهٗ مِنْ حَیْثُ لَا اَرٰی۔ اے پوپھاڑنے والا جہاں سے میں نہیں دیکھتا۔

فَلَكٌ۔ بھاتی اور پستان کا گول ہونا (جیسے تَفْلِیْكٌ ہے)

تَفَلُّكٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں۔

تَفْلِیْكٌ اور تَفَلُّكٌ۔ آسمان کی خبر دینا، غیب کی خبر دینا۔

فَالِكٌ۔ گول پستان والی۔

فُلْكٌ۔ کشتی (اس کی جمع بھی فُلْكٌ ہے)۔

Marfat.com

فَلْكَةُ الْمِغْزَلِ۔ چرخہ کا چرخ جس کے بیچ میں تکلہ (ڈنڈا) لگایا جاتا ہے۔

فَلَكٌ۔ گول دائرہ، دریا کی موج (اُس کی جمع فِلَاكٌ اور اَفْلَاكٌ ہے)۔

تَرَكْتُ فَرَسَكَ كَاَنَّهٗ يَدُوْرُ فِيْ فَلَكٍ۔ میں نے تیرا گھوڑا اس حال میں چھوڑا گویا وہ دائرے میں گھوم رہا تھا یا سمندر کی موج کی طرح بے قرار تھا۔

اِنَّ الْفَلَكَ دَوَارَانُ السَّمَاءِ۔ فلک آسمان کی گردش ہے (یعنی تاروں کا مدار جیسے قرآن شریف میں ہے كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ)۔

فَلٌّ۔ کند کر دینا، روزن کر دینا، دھار جھڑ جانا، دندانے ہو جانا، توڑنا، ہزیمت دینا، باندھ دینا، جاکر پھر لوٹنا۔ (تفعیل کے بھی یہی معنے ہیں)۔

اِفْلَالٌ۔ دولت چلی جانا۔

اِفْتِلَالٌ۔ اور تَفَلُّلٌ اور اِنْفِلَالٌ۔ روزن پڑنا، دھار جھڑ جانا، دندانے پڑ جانا، شکست پانا۔

اِسْتِفْلَالٌ۔ ایک ادنیٰ حصہ شبلاً دسواں حصہ لینا۔

فَلٌّ۔ شکست یافتہ۔

شَجَجْتُ اَوْ فَلَلْتُ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكَ۔ وہ تجھ کو زخمی کرے (تیرا سر پھوڑے یا تیرا کوئی عضو توڑے یا دونوں باتیں کرے (بعضوں نے فَلَّكَ کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ تجھ سے لڑے جھگڑے)۔

فِيْهِ فَلَّةٌ۔ فَلَّهَا يَفُلُّهَا فَلًّا۔ حضرت زبیرؓ کی تلوار میں کچھ شکستگی تھی جو بدر کی جنگ میں ہوگئی تھی کافروں کو مارتے مارتے تلوار ٹوٹ گئی تھی اُس کی دھار جھڑ گئی تھی)۔

بِهِنَّ فُلُوْلٌ مِّنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ۔ اُن میں کوئی عیب نہیں ہے صرف یہی عیب ہے کہ (لشکروں سے لڑتے لڑتے اُن کی تلواروں میں ٹوٹن ہوگئی ہے (جو سراسر فضیلت ہے)

وَلَا تَفُلُّوا الْمُدٰى بِالْاِخْتِلَافِ بَيْنَكُمْ۔ آپس میں پھوٹ کر کے اپنی چھریوں کو کُند نہ کرو (جب تمہاری تلواریں اور چھریاں کُند و شکستہ ہوں گی تو دشمن تم پر غالب ہو جائیں گے۔ اسلام کا شیوہ یہ ہے کہ تلواریں تیز اور بارود خشک رہے)۔

وَلَا فَلُّوْا اٰلَهٗ صَفَاةً۔ اُن کے کسی پتھر کو لوگوں نے نہیں توڑا۔ (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا۔ مطلب یہ ہے کہ اُن کی قوت اور طاقت کا کوئی مقابلہ نہ کر سکا)۔

يَسْتَنْزِلُ لُبَّكَ وَيَسْتَفِلُّ حَزْبَكَ۔ تیری عقل کو ڈگمگا دے اور تیری دھار کو کُند کر دے۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ يُّصِيْبَ مِنْ فَلِّ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِهٖ۔ شاید میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کی شکست سے کچھ فائدہ اٹھاؤں (اُن کا لٹا ہوا مال و اسباب مول لے کر اُس سے نفع کماؤں)۔

فَلَّ مِنَ الْقَوْمِ هَارِبٌ۔ بھاگنے والا شکست پا گیا۔

اَنْ يَّتْرُكَ الْقِرْنَ اِلَّا وَهُوَ مَفْلُوْلٌ۔ اپنے حریف کو شکست دے کر چھوڑ دے۔

اِنَّهٗ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فِيْ يَدِهٖ فَلِيْلَةٌ۔ وہ ہاتھ میں ایک طَرِيْدَةٌ۔ معاویہ منبر پر چڑھے اُن کے ہاتھ میں ایک بالوں کا گچھا اور ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا۔

اَنَا فَلُّ اَلَمْ اُرْمِلْكَ وَاُسَوِّدْكَ۔ ارے فلانے کیا میں نے (دنیا میں) تجھ کو عزت نہیں دی تھی تجھ کو سردار نہیں بنایا تھا (تو فَلُّ تخفیف ہے فُلَانٌ کی جو اکثر پکارتے وقت کہتے ہیں)۔

فِي الْوَالِيْ الْجَائِرِ يُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَرِقُ اَقْتَابُهٗ فَيُطَافُ اَيْ فَلُّ اَيْنَ مَا كُنْتَ تَصِفُ۔ ظالم حاکم دوزخ میں ڈالا جائے گا اُس کی آنتیں باہر نکل پڑیں گی

Marfat.com

پھر اُس سے کہا جائے گا ارے فلا نے اب وہ کہاں گیا جو تو بیان کیا کرتا تھا۔

فَلْكَةٌ ۔ بڑا موٹا، بھاری بھرکم۔

أَفْمَرُ فَيْلَمٌ ۔ دجّال گورے رنگ کا بڑے تن و توش کا آدمی ہوگا۔ (ایک روایت میں فَيْلَمَانِيٌّ ہے معنے وہی ہیں)

إِفْتِلَاعٌ ۔ کاٹنا۔

فُلَانٌ ۔ فلاں آدمی۔ یہ کنایہ ہے مرد سے، جیسے **فُلَانَةٌ** عورت سے اور اس صورت میں اُس پر الف لام لانا جائز نہ ہوگا، لیکن اگر غیر عاقل سے کنایہ ہو تو اُس پر الف لام آسکتا ہے مثلاً رَكِبْتُ الْفُلَانَ کہہ سکتے ہیں جب کہ فلاں سے مراد ایک خاص اونٹ ہے۔ اسی طرح حَلَبْتُ الْفُلَانَةَ جب اُس سے ایک خاص اونٹنی مراد ہو۔

لَوْ أَتَيْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَهُ ۔ کاش تم فلاں (یعنی حضرت عثمانؓ) کے پاس جاتے اُن سے کہتے۔

إِنَّ آلَ بَنِي فُلَانٍ ۔ فلاں شخص کی اولاد۔ (مجھ سے کچھ علاقہ نہیں رکھتی نہ نسباً اُس سے قرابت اور رشتہ داری ہے۔ مراد حکم بن العاص ہے جس کی اولاد مروان وغیرہ نے وہ ظلم اہل بیت رسالت پر کیا کہ معاذ اللہ اس حدیث سے حلوم ہوا کہ قرابت نسبی بغیر صلاح اور تقویٰ کے کچھ کام نہیں آتی)۔

هٰذَا فُلَانٌ لِأَمِيرِ الْمَدِينَةِ ۔ یہ فلاں شخص ہیں یعنی امیر المومنینؓ۔

لَا يَحْدُثُ بَنُو فُلَانٍ وَفُلَانَةَ ۔ میری خدمت نہ غلام کرے نہ لونڈی۔

قُلْتُ لِفُلَانٍ وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ لمرتے وقت دینے سے کیا فائدہ (تو کہتا ہے یہ فلانے وارث کو دینا وہ تو اس کی ہو چکی (تو کہے یاد رکھ۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ وارث کے لئے وصیت کرنا درست نہیں ہے خصوصاً جب دوسرے وارثوں کی اُس میں حق تلفی ہو تو وہ ایسی ناجائز وصیت کو باطل کر سکتے ہیں)۔

فَلْهَجٌ ۔ فرج، عورت کی شرمگاہ کشادہ کنواں۔

إِفْتَقَدْتُ سِحَابَ فَتَاتِهِمْ فَأَتَاهُمُوا **امْرَأَةٌ فَجَاءَتْ عَجُوزٌ فَفَتَّشَتْ فَلْهَمَهَا** ۔ اُن کی ایک لڑکی کا ہار گم گیا۔ انھوں نے ایک عورت پر گمان رکھا، ایک بڑھیا آئی، اُس نے اُس عورت کی تلاشی لی اُس کی شرمگاہ بھی ٹٹولی (بعضوں نے **قَلْهَمَهَا** قاف سے روایت کیا ہے)۔

فَلُوحٌ ۔ یا **فَلُوٌّ** ۔ دودھ چھڑا دینا، پالنا، مارنا، سفر کرنا نادانی کے بعد دانا ہونا۔

إِفْلَاءٌ ۔ کے بھی یہی معنے ہیں، اور جنگل میدان میں جانا، دودھ چھڑائی کی عمر تک پہنچنا۔

إِفْتِلَاءٌ ۔ سے **فَلَاءٌ** ہے۔

فَلُوٌّ یا **فَلُوحٌ** یا **فِلْوٌ** ۔ بچھیرا، یا اونٹ کا بچہ جو دودھ چھڑانے کے قابل ہو یا دودھ چھڑا دیا ہو۔

كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ ۔ جیسے کوئی تم میں سے اپنے بچھیرے کو پالتا ہے۔

وَالْفَلُوُّ الْعَنِيفُ ۔ سخت اور سرکش بچھیرا جو سواری میں رام نہ ہوا ہو جس کو تعلیم نہ دی گئی ہو)

فَلَاةٌ ۔ جنگلی میدان یا جس میدان میں پانی نہ ہو، وسیع بیابان۔

فَأُرَبِّيهَا كَمَا يُرَبِّي الرَّجُلُ فَلُوَّهُ وَفَصِيلَهُ ۔ (آدمی ایک مجور یا آدھی کھجور خیرات کرتا ہے) پھر میں اُس کو پالتا ہوں جیسے کوئی تم میں سے اپنے گھوڑے کے بچھیرے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے (یہ حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ ایسا فرماتا ہے)

فَلْيٌ ۔ جوئیں دیکھنا، جوئیں نکالنا، سوچنا، باریکیاں نکالنا، انجام دیکھنا، مارنا۔

فَلِيَ ۔ کٹ جانا۔

Marfat.com

تَقْلِیَۃٌ۔ جوئیں نکالنا۔
تَقَلِّیْ۔ جوؤں سے صاف کرنا، سر کو یا کپڑے کو۔
تَقَالِیْ اور اِسْتِقْلَاءٌ۔ جوئیں نکالنے کی خواہش کرنا۔
اَمَرَّ الدَّمُ رِیْمًا کَانَ قَاطِعًا مِّنْ تِیْطَۃٍ فَالِیَۃٍ
کسی چیز سے خون بہادے جیسے کانٹے والی کھجور (بالس) وغیرہ سے۔ (کھجور کو بھی فالیہ کہتے ہیں یعنی ٹکڑا)
دَعْہُ عَنْکَ فَقَدْ فَلَیْتُہٗ کُلَّ الْفَلْیِ۔ اب اس کو چھوڑ دے میں نے اس کو جوؤں سے ایسا صاف کر دیا ہے جیسے گنجا صاف ہوتا ہے (گنجے کے سر پر بال ہی نہیں ہوتے تو جوئیں کہاں سے آئیں۔ یہ معاویہ نے سعید بن عاص سے کہا)۔
تَفْلِیْ رَأْسَہٗ۔ آپ کے سر کی جوئیں نکالتی تھی۔
فَلَتْ رَأْسِیْ۔ میرے سر کی جوئیں نکالیں۔ (معلوم ہوا کہ سر کی جوں کا مارنا درست ہے اور اُمِّ حرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محرم رشتہ دار تھیں)۔

بابُ الفاء مع المیم

فَمٌ۔ منہ۔
فُمَّ۔ بمعنے ثُمَّ۔ یعنی پھر۔

بابُ الفاء مع النّون

فِنْجَانٌ۔ پیالی جس میں چائے یا قہوہ پیتے ہیں۔ (اُس کی جمع فَنَاجِیْن ہے)۔
قَنٌ۔ غالب ہونا، ذلیل کرنا، ریزہ ریزہ کرنا۔
تَفْنِیْخٌ کے بھی وہی معنے ہیں۔
فَنِیْخٌ۔ نرم، ناتوان۔
مِفْنَخٌ۔ جوڑوں کا سر توڑے اُن کو ذلیل کرنے۔
فَفَنَخَ الْکَفَرَۃَ۔ حضرت عمرؓ نے کافروں کا زور توڑ دیا، اُن کو ذلیل و خوار کیا۔

بُرْدٌ غَیْرُ مَفْنُوْخٍ۔ ایک چادر جو پھٹی پرانی کمزور نہیں ہے۔ فَنَخْتُ رَأْسَہٗ۔ میں نے اُس کا سر پھوڑ ڈالا۔
فَنَدٌ۔ سٹیا جانا، بوڑھا ہو کر بے وقوف ہو جانا، ہنکنے لگنا، بھوسٹ ہونا، پیر فرتوت ہونا، غلطی کرنا، خطا کرنا، جھوٹ بولنا۔
تَفْنِیْدٌ۔ جھٹلانا، جاہل بنانا، ملامت کرنا، خطاکار ٹھہرانا، ضعیف کرنا، ارادہ کرنا، جھک پڑنا، گھوڑ دوڑ کے لئے تیار کرنا، تفصیل کرنا، بے فائدہ شاخیں کاٹ ڈالنا، چھٹائی کرنا، گھوڑے کو چھیر بڑا اور دُبلا کرنا۔
مُفَانَدَۃٌ۔ ارادہ کرنا۔
اِفْنَادٌ۔ خطاکار کلام بلدائے میں خطاکار ٹھہرانا۔
فَنَدٌ۔ عاجزی، کفرانِ نعمت۔
فَنْدٌ۔ بڑا پہاڑ۔
فِنْدٌ۔ بڑا پہاڑ، ٹہنی، نوع، پہاڑ کی بینی، جمع شدہ قوم، گردہ، زمین جس پر بارش نہ ہوئی ہو۔ (اُس کی جمع فُنُوْد اور اَفْنَاد ہے)۔
تَفَنُّدٌ۔ شرمندہ ہونا۔
مَا یَنْتَظِرُ اَحَدُکُمْ اِلَّا ھَرَمًا مُّفْنِدًا اَوْ مَرَضًا مُّفْسِدًا۔ تم میں کوئی کسی بات کا منتظر نہیں مگر بڑھاپے کا جو اُس کی عقل کو خراب کر دے یا بیماری کا جو اُس کی صحت بگاڑ دے (مطلب یہ ہے کہ جس وقت آدمی جوان طاقتور صحیح سالم ہوتا ہے اور اُس کو روزی بھی بقدرِ ضرورت ملتی ہے تو اُس کو چاہئے کہ عبادتِ الٰہی میں خوب مصروف رہے اور اس موقع کو غنیمت جانے ایسا نہ ہو کہ بالکل محتاجی آجائے پیٹ کی فکر میں عبادت نہ ہو سکے یا بہت مالدار ہو کر خدا سے غافل ہو جائے یا بوڑھا ہو کر سٹھیا جائے عقل میں خرابی آجائے، یا بیمار ہو جائے اور بیماری کی وجہ سے عبادت نہ کر سکے)۔

Marfat.com

اَفْنَدَ۔ بیہودہ بکے بکا۔

لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِیْ۔ اگر تم یہ نہ کہو کہ بوڑھا سٹھیا گیا ہے، اغویکتا ہے (یعنی مجھ کو دلوادہ بیوقوف نہ بناؤ)

وَکَانَ شَیْخًا کَبِیْرًا قَدْ بَلَغَ الْفَنَدَ۔ وہ بڑا بوڑھا آدمی تھا جو سٹھیا گیا تھا یا سٹھیانے کے قریب ہو گیا تھا۔

لَاعَاجِزٌ وَّلَا مُفَنَّدٌ۔ نہ نرشن رُو نہ بیہودہ بکنے والے۔

اَلَا اِنِّیْ مِنْ اَوْکَرْمٍ وَفَاۃً تَلِیْعُوْنِیْ اَفْنَادًا اَفْنَادًا یُّھْلِکُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا۔ میں تم سب سے پہلے مرنے والا ہوں تم میرے پیچھے گروہ گروہ ہو کر آؤ گے ایک گروہ دوسرے گروہ کو مارے گا۔ (ایک کا ایک دشمن جان ہو گا)۔

اَسْرَعُ النَّاسِ بِیْ لُحُوْقًا قَوْمِیْ وَیَعِیْشُ النَّاسُ بَعْدَھُمْ اَفْنَادًا یَقْتُلُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا۔ سب سے پہلے میری قوم کے لوگ (قریش مہاجرین اور انصار) مجھ سے مل جائیں گے۔ (دنیا سے گذر جائیں گے) اُن کے بعد لوگوں کے الگ الگ گروہ زندگی گزاریں گے ایک گروہ دوسرے گروہ کو قتل کرے گا۔ (یعنی میری امت میں مختلف فرقے پیدا ہو جائیں گے ایک ایک دشمن ہو گا)۔

لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی عَلَیْہِ النَّاسُ اَفْنَادًا اَفْنَادًا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو لوگوں نے الگ الگ گروہ ہو کر آپ پر نماز پڑھی (یعنی ایک امام کے پیچھے سب نے مل کر جنازے کی نماز ادا نہیں کی بلکہ ایک ایک گروہ آتا اور آپ پر نماز پڑھ کر چلا جاتا پھر دوسرا گروہ آتا)۔

اُرِیْدُ اَنْ اُفْنِدَ فَرَسًا۔ میں چاہتا ہوں کہ ایک گھوڑے کو اپنی پناہ بناؤں۔ (ضرورت کے وقت اُس سے بچاؤ کروں۔ یہ فِنْدُ الْجَبَلِ سے نکلا ہے یعنی پہاڑ کی بینی۔ بعضوں نے کہا تفنید سے یعنی گھوڑے کا دوڑا کر نا اور اُس کو دوڑ کے لئے تیار کرنا مراد ہے)۔

لَوْکَانَ جَبَلاً لَکَانَ فِنْدًا۔ اگر وہ پہاڑ ہوتے تو پہاڑ کی بینی ہوتے یا سب پہاڑوں سے الگ ایک ہوتے

فَنَعٌ۔ بہت مالدار ہونا، مال بڑھنا، بہت بخشش، فیاضی مشک کی جھڑک، خیر اور کرم اور فضل اور زیادت اور حسن ذکر (معاویہ نے ابن ابی محجن ثقفی سے کہا تیرے باپ کا یہ شعر ہے

اِذَامِتُّ فَادْفِنِّیْ اِلٰی جَنْبِ کَرْمَۃٍ تُرَوِّیْ عِظَامِیْ فِی التُّرَابِ عُرُوْقُھَا وَلَا تَدْفِنَنِّیْ فِی الْفَلَاۃِ فَاِنَّنِیْ اَخَافُ اِذَامَامِتُّ اَنْ لَّا اَذُوْقُھَا

یعنی جب میں مر جاؤں تو مجھ کو انگور کی بیل کے پاس گاڑ دینا اُس کی شاخیں مٹی میں میری ہڈیوں کو سیراب کرتی رہیں گی، اور مجھ کو بیاباں میدان میں مت گاڑنا، وہاں ڈر ہے کہ انگور چکھنے کے لئے مجھ کو نہ لے گا۔ یہ سنکر ابن ابی محجن نے جواب دیا میرے باپ نے یہ شعر بھی تو کہا ہے

وَقَدْ اَجُوْدُ وَمَا مَالِیْ بِذِیْ نَفَعٍ وَاَکْتُمُ السِّرَّ فِیْہِ ضَرْبَۃُ الْعُنُقِ۔ میرا مال بہت نہیں ہوتا نہ اُس میں ترقی ہوتی ہے۔ جب بھی سخاوت کرتا ہوں (یعنی باوجود قلت مال کے میں جود اور کرم کرتا رہتا ہوں اور راز کی بات کو میں چھپاتا ہوں گو اس میں گردن ماری جائے۔ (ابن ابی محجن نے اپنے باپ کا یہ شعر سُنکر معاویہ کو اپنے باپ کی فضیلت بتلائی کہ جہاں اُس میں یہ عیب تھا کہ شراب خوری کا عاشق تھا وہاں یہ ہنر بھی تھا کہ سخی اور راز دار تھا)۔

فَنِیْعٌ۔ بہت مالدار۔

فَنَقٌ۔ اور فَائِقٌ۔ ناز و نعمت سے پالا۔

تَفَنُّقٌ۔ ناز و نعمت سے زندگی بسر کرنا، مبالغہ کرنا۔

فَنِیْقٌ۔ وہ عمدہ اونٹ جس پر عرب لوگ سواری کرتے ہیں نہ بوجھ لادتے ہیں۔ اُس کی شرافت اور عمدگی

Marfat.com

کی وجہ سے۔

كَالْفَحْلِ الْفَنِيْقِ۔ نر عمدہ اونٹ کی طرح ہے (اُس کی جمع فُنُقٌ اور اَفْنَاقٌ آئی ہے)۔

خَطَّارٌ كَالْجَمَلِ الْفَنِيْقِ۔ بڑے خطرے والی عمدہ نر اونٹ کی طرح (یہ حجاج ظالم نے اپنی منجنیق کے بارے میں کہا جو اُس نے کعبہ پر لگائی تھی)۔

تُفَنِّيْقٌ۔ چین سے رکھنا، آسائش میں رکھنا۔

اَفْنَقَ۔ اور تَفَنَّقَ۔ تکلیف کے بعد آسائش میں آیا۔

جَارِيَةٌ فُنُقٌ۔ عمدہ لونڈی، ناز و نعمت میں پلی ہوئی لڑکی۔ (جیسے مِفْنَاقٌ ہے)۔

عَيْشٌ مُفَانِقٌ۔ آرام کی زندگی، خوش عیش زندگی۔

فَنَكٌ۔ زیادتی کرنا، غالب ہونا۔

فَنُوْكٌ۔ اقامت کرنا، ہمیشہ کرنا، گھس جانا، داخل ہونا، جھوٹ بولنا، بیہودہ بکنا۔

مُفَانَكَةٌ۔ داخل ہونا۔

اِفْنَاكٌ۔ جھوٹ بولنا، موانعت کرنا، اصرار کرنا۔

فُنُوْكٌ۔ در واژہ، رات کا ایک حصہ (جیسے فَنَكٌ ہے)۔

اَمَرَ فِيْ جِبْرِيْلَ اَنْ اَتَعَاهَدَ فَنِيْكَيْ عِنْدَ الْوُضُوْءِ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھ کو حکم دیا کہ وضو میں میں اُن دونوں ہڈیوں کا خیال رکھوں جو کانوں کے نیچے کنپٹی اور گال کے بیچ میں ہیں۔ (بعضوں نے کہا فَنِيْكَيْنِ وہ دو ہڈیاں جو چبانے کے وقت کنپٹی کے پاس ہلتی ہیں)۔

اِذَا تَوَضَّأْتَ فَلَا تَنْسَ الْفَنِيْكَيْنِ۔ جب تو وضو کرے تو فنیکین کو مت بھول (اُن کو اچھی طرح دھو۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ داڑھی کے نیچے بالوں کی جڑوں میں خلال کر)۔

اُصَلِّيْ فِي الْفَنْكِ۔ میں فنک کی پوستین میں نماز پڑھتا ہوں۔ (فَنَكٌ ایک جانور ہے لومڑی کی جنس سے، اُس سے قدر سے چھوٹا۔ اس کی کھال سے پوستین بناتے ہیں۔ اُس کی کھال نہایت لطیف اور ملائم اور سمور سے بھی زیادہ ٹھنڈی ہوتی ہے)۔

فَنٌّ۔ ہانک دینا، معاملہ میں دھوکا اور نقصان دینا، ادائی میں ٹال مٹول کرنا، آراستہ کرنا۔

تَفْنِيْنٌ۔ لوگوں کو فن دار کرنا، ملانا، کئی قسم کی چیزیں کرنا۔

تَفَنُّنٌ۔ کئی طرح کرنا، مختلف طور سے باتیں کرنا۔

اِفْنَانٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں۔

اِسْتِفْنَانٌ۔ کئی طرح پر چلانا۔

فَنٌّ۔ حال، قسم، پیشہ، ہنر، علم۔ (اُس کی جمع فُنُوْنٌ اور اَفْنَانٌ ہے)۔

اَفَانِيْنُ الْكَلَامِ۔ گفتگو کے طرز اور طریقے اور اقسام۔

فَنَنٌ۔ شاخ۔ (اُس کی جمع اَفْنَانٌ اور اَفَانِيْنُ ہے)۔

اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ مُكَحَّلُوْنَ اَوْلَادُهُمْ اَفَانِيْنُ۔ بہشتی لوگ (اُن کے بدن پر بال نہ ہوں گے بے ریش و بروت ہوں گے۔ سُرمگیں آنکھیں سر پر چوٹیاں (بالوں کے پٹے)۔

يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ۔ بہشت میں اتنے بڑے بڑے درخت ہوں گے کہ سوار اُس کی ایک ڈالی (شاخ) کے سایہ میں سو برس تک چلتا رہے گا۔

مَثَلُ الْمُحْسِنِ فِي السَّرِيِّ مَثَلُ الْفَنِيْنِ فِي التَّرَبِّ۔ عمدہ اور شریف آدمی کی خطا کی مثال ایسی ہے جیسے مضبوط کپڑے میں کوئی ٹکڑا باریک اور جھجھرا بودا ہوتا ہے۔ (محیط میں ہے کہ تَفْنِيْنٌ کپڑے کا کل جاننا بن پھٹے

Marfat.com

یا جوڑ لگائے یا اُس کی بناوٹ کا اختلاف کہ کہیں مضبوط ہو اور کہیں بودا جھر جھرا۔

رَجُلٌ مُتْفَنِّنٌ۔ فنون والا شخص۔

فَنَاةٌ۔ پیلگی۔ (اُس کی جمع فَنَوَاتٌ ہے) اور کمرہ۔ (عنب الثعلب)۔

فَنُوْءٌ۔ بہت بالوں والی عورت اور بہت شاخوں والا درخت۔

فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْفَنَا۔ کمرہ (کا مونی) کی طرح اُگ آئیں گے (اُس کا درخت جلد اُگ آتا اور بڑھ جاتا ہے)۔

فَنَاءٌ۔ مٹ جانا، نیست ہو جانا، بوڑھا پھونس ہو جانا۔

مُفَانَاةٌ۔ خاطرداری کرنا، مداراۃ کرنا۔

تَفَانِيْ۔ ایک دوسرے کو فنا کرنا۔

رَجُلٌ مِّنْ اَفْنَاءِ النَّاسِ۔ ایک شخص جس کا خاندان اور قبیلہ معلوم نہ تھا (مجہول النسب)۔

فِنَاءٌ۔ گھر کے سامنے جو آنگن ہو صحن۔ (اُس کی جمع اَفْنِيَةٌ اور فُنِيٌّ ہے)۔

بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِيْ اَفْنَاءِ الْاَنْصَارِ۔ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو اُن انصاریوں کے پاس بھیجا جن کے خاندان نامعلوم تھے۔ (ایک روایت میں اَمْصَارِ ہے یعنی نامعلوم شہروں میں)۔

حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ دَارِهٖ۔ یہاں تک کہ اپنے گھر کے سامنے کے آنگن میں ڈال دیا۔

بَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ۔ اپنے گھر کے سامنے کے آنگن میں مسجد بنائی۔

فِنَاءُ الْكَعْبَةِ۔ کعبہ کا صحن۔

فَنَزَلَ بِفِنَائِهٖ۔ وہ اُس کے صحن میں اُترا (ایک روایت میں بِقَنَاۃٍ ہے وہ مدینہ میں (ایک وادی کا نام ہے)

كُنَّا قُعُوْدًا بِالْاَفْنِيَةِ۔ ہم آنگنوں میں بیٹھے ہوئے تھے۔

لَوْ كُنْتَ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ يُعِتُّ الْفَانِيَةَ وَاشْتَرَيْتَ النَّامِيَةَ۔ (معاویہؓ نے کہا) اگر میں دیہات والوں میں ہوتا (گنواں تو عمر والے (بوڑھے) جانوروں کو بیچ ڈالتا اور جوان بڑھنے والے جانور خرید لیتا۔

شَيْخٌ فَانٍ۔ بوڑھا پھونس۔

اَكْنِسُوْا اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ۔ اپنے مکانوں کے صحن جھاڑ پونچھ کر صاف رکھو اور یہودیوں کی طرح میلے کچیلے غلیظ مت رکھو۔

نَازِلٌ بِفِنَائِكَ۔ تیرے صحن میں اُترا ہوں (یعنی تیری بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں)۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فَرْحِ الْفِنَاءِ وَصَغِيْرِ الْاِنَاءِ۔ اللہ کی پناہ مکان اُجاڑ ہونے سے اور برتن چھوٹا ہونے سے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ۔ تیری پناہ ان گناہوں سے جو آدمی کو جلد فنا کر دیتے ہیں (جھوٹ، زنا، شراب خواری، ناطا توڑنا، جھوٹی قسم کھانا، راستہ بند کرنا وغیرہ۔ یہ وہ گناہ ہیں جو انسان کی عمر گھٹا دیتے ہیں)۔

بابُ الفاء مع الواو

فَوْتٌ۔ یا فَوَاتٌ۔ وقت گزر جانا، مر جانا، چل دینا، آگے بڑھ جانا۔

اِفَاتَةٌ۔ فوت کرانا۔

تَفَوُّتٌ۔ غلبہ کرنا، سبقت لے جانا۔

تَفَاوُتٌ۔ فرق ہونا، دوری ہونا، اختلاف ہونا۔

اِفْتِيَاتٌ۔ ایجاد کرنا، حکومت کرنا۔

لَا يُفْتَاتُ عَلَيْهِ۔ اُس کے بغیر حکم کوئی کام نہیں کیا جاتا۔

Marfat.com

تَفَوَّتَ ۔ فوت کرانا، گزر جانا۔
مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مَائِلٍ فَأَسْرَعَ وَقَالَ اَخَافُ مَوْتَ الْفَوَاتِ. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیوار کے نیچے سے گزرے جو جھک گئی تھی (گر جانے کے قریب تھی) آپ وہاں سے جلد نکل گئے (لوگوں نے عرض کیا آپ جلدی چلے اُس کی وجہ کیا ہے؟) فرمایا میں ناگہانی موت سے ڈرتا ہوں۔ (کیونکہ اُس میں توبہ اور وصیت وغیرہ کی مہلت نہیں ملتی)۔
فَاتَنِيْ فُلَانٌ بِكَذَا ۔ (یہ اہلِ عرب کا محاورہ ہے یعنی) فلاں شخص اس کام میں مجھ سے آگے نکل گیا۔
اِنَّ رَجُلاً تَفَوَّتَ عَلٰى اَبِيْهِ فِيْ مَالِهٖ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اُرْدُدْ عَلٰى اَبِيْكَ مَالَهٗ فَاِنَّمَا هُوَ سَهْمٌ مِّنْ كَنَانَتِكَ. ایک شخص نے اپنے باپ سے پوچھے بغیر اپنے مال میں (صرف اپنی رائے سے) تصرف کیا کسی کو اپنا مال ہبہ کر دیا باپ سے نہ پوچھا) آخر باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ نے فرمایا تیرے بیٹے نے جس کو مال دیا ہے اُس سے واپس لے کر پھر وہ مال اپنے بیٹے کو دیدے تیرا بیٹا تیرے ہی ترکش کا ایک تیر ہے (خود وہ اور اس کا مال تیری ملک ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں **تَفَوَّتَ فُلَانٌ عَلٰى فُلَانٍ فِيْ كَذَا** یا **اِفْتَاتَ عَلَيْهِ** جب اپنی خود رائی سے کوئی کام کرے)۔
اَمِمَّا تُفْتَاتُ عَلَيْهِ فِيْ بُنَاتِهٖ. (عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضؓ نے کہا جب حضرت عائشہ رضؓ نے اُن سے پوچھے بغیر اُن کی بیٹی کا نکاح کر دیا) کیا میں ایسا ہوں کہ میری بیٹیوں میں کوئی مجھ سے پوچھے بغیر تصرف کرے۔
لَا تُفْتِنَّا تُؤْجَرْ. اللہ تعالیٰ پر پیش قدمی مت کرو۔
لَا تُفْتِنِّيْ يَا مِيْنَ. میری آمین فوت نہ کرا (یعنی ایسا مت کر کہ میرے نماز میں شریک ہونے سے پہلے تو

وَلَا الضَّالِّيْنَ پڑھ جائے۔ ہوا یہ تھا کہ ابو ہریرہؓ مروان کی طرف سے تکبیر کہنے اور صفوں کے برابر کرنے پر مامور تھے اور مروان اُن کے فارغ ہونے سے پیشتر نماز شروع کر دیتا تھا تو ابو ہریرہؓ کو ڈر ہوا کہ کہیں میرے شریک ہونے سے پہلے سورہ فاتحہ سے فارغ نہ ہو جائے اور میری آمین کا موقع ضائع ہو جائے)۔
اَتَخَوَّفُ مِنَ الْفَوْتِ قُلْتُ وَمَا الْفَوْتُ قَالَ الْمَوْتُ. میں فوت سے ڈرتا ہوں عرض کیا فوت کیا ہے؟ فرمایا موت۔
اِنَّمَا يُخَالُ مَنْ يَّخَافُ الْفَوْتَ. وہ شخص کا خیر میں جلدی کرتا ہے جو موت سے ڈرتا ہے۔
مَوْتُ الْفَوَاتِ. مرگ ناگہانی۔
فَاتَتِ الصَّلٰوةُ. نماز کا وقت گزر گیا۔
فَوْحٌ ۔ پھیلنا، ٹھنڈا ہونا۔
تَفْوِيْحٌ ۔ ٹھنڈا ہونا۔
اِفَاحَةٌ ۔ جلدی کرنا۔
اِسْتِفَاحَةٌ ۔ جلدی چاہنا۔
فَوْجٌ ۔ ایک جماعت جو جلدی گزرنے والی ہو اور گروہ۔
يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا. لوگ گروہ گروہ مجھ سے ملتے جاتے تھے (مجھ کو توبہ کے قبول کی مبارک بادی دیتے جاتے تھے۔ یہ کعب بن مالکؓ نے کہا)۔
فَيْحٌ بھی بمعنے **فَوْحٌ** ہے۔
وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا. اور تم دیکھو کہ لوگ گروہ در گروہ خدا کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔
فَوْحٌ ۔ خوشبو پھیلنا۔ (اور بدبو پھیلنے کو **هَوْبٌ** کہیں گے۔ بعضوں نے کہا **فَوْحٌ** خوشبو اور بدبو دونوں کے پھیلنے میں مستعمل ہوتا ہے)

Marfat.com

جوش مارنا۔

اِفَاحَۃٌ ج۔ جوش دینا، بہا دینا۔

شِدَّۃُ الْحَرِّ مِنْ فَوْحِ جَھَنَّمَ ۔ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش مارنے سے ہے (ایک روایت میں ہے مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ ہے)۔

کَانَ یَأْمُرُنَا فِیْ فَوْحِ حَیْضِنَا ۔ آپ ہم کو شروع حیض میں جب اُس کا زور ہوتا یہ حکم کرتے۔

فَوْحٌ ج۔ آواز کے ساتھ گوز نکلنا، پادنا۔

اِفَاحَۃٌ ۔ گوز لگانا۔

تَنَحَّ عَنِّیْ فَاِنَّ کُلَّ بَاْیِلَۃٍ تَفِیْحُ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لئے نکلے آپ کے ساتھ صحابہؓ میں سے کوئی گیا آپ نے اُس سے فرمایا، سرک جا دور ہٹ جا اس لئے کہ ہر ایک پیشاب کرنے والا گوز لگاتا ہے (لہٰذا مناسب نہیں کہ تم قریب ہو اور اس کی آواز سنو)۔

فَوْدٌ ۔ مرجانا، بلا دینا، چلا دینا۔

فَادِیَۃٌ ج۔ لفع۔

اِفَادَۃٌ ۔ ہلاک کرنا، مار ڈالنا، مال کمانا۔

فَوْدٌ ۔ سر کا کونا، سر کے دونوں طرف کی چوٹیاں، کنپٹی، پٹی کے بال، بڑا عقیلا، لبدی، فوج، گروہ، کنارہ۔

کَانَ اَکْثَرُ شَیْبِہٖ فِیْ فُوْدَیْ رَاْسِہٖ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑھاپا آپ کے سر کے دونوں کناروں پر زیادہ معلوم ہوتا تھا (یعنی زیادہ سفیدی سر کے دونوں جانب تھی۔ بعضوں نے کہا فُوْدٌ کہتے ہیں سر کے زیادہ بالوں کو)

مَا بَالُ الْعِلَاوَۃِ بَیْنَ الْفُوْدَیْنِ۔ (معاویہ نے کہا) دونوں کونوں کے درمیان یہ گھاتا (جو اونٹ کی پیٹھ پر بیچ میں رکھ دیا جاتا ہے) کیسا ہے۔

اَمْرٌ فَادِحٌ لَمْ یَہِ شَاْوُ الْعَنَنِ۔ بامر گراں کے قدم نے اُس کو پایا (جلدی سے ملا لیا)۔

بَدَا الثَّیْبُ بِفُوْدَیْہِ۔ اس کے سر کے دونوں جانب میں سفیدی آگئی۔

فَوْرٌ، یَفُوْرُ، فَوَرَانٌ ۔ جوش مارنا، خوشبو کا بھڑکنا، اُبلنا، پھوٹ نکلنا، جاری ہونا، پھیلنا۔

تَفْوِیْرٌ ۔ عورتوں کے لئے ادار کی دوا (فیڑی) بنانا۔

فَوَارَۃٌ ج۔ جو ہانڈی کے جوش میں اُبل آئے۔

فَوَارَۃٌ ۔ پانی کا منبع۔

فَوْرٌ ۔ جلدی، ہر چیز کا اوّل۔

فَوْرَۃٌ ۔ شدت، تیزی، ابتداء، آغاز، اجتماع گاہ۔

فَیْفُوْرٌ ۔ سریع الغضب، جلد غصہ ہونے والا، تیز مزاج۔

فَجَعَلَ الْمَاءُ یَفُوْرُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِہٖ۔ پانی آپ کی انگلیوں میں سے پھوٹ کر نکل رہا تھا۔

کَلَّا بَلْ ھِیَ حُمَّیٰ تَفُوْرُ اُدْ تَفُوْرُ۔ ہرگز نہیں یہ بخار ہے جو پھوٹ رہا ہے یا جوش مار رہا ہے۔

اِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَوْرِ جَھَنَّمَ۔ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش مارنے سے ہوتی ہے۔

مَالَمْ یَسْقُطْ فَوْرُ الشَّفَقِ۔ جب تک شفق کی سرخی گر نہ جائے۔ (ایک روایت میں فَوْرُ الشَّفَقِ ہے اُس کا ذکر پہلے گزر چکا)۔

قَالُوْا اٰخِرُ جُنَامِنْ فَوْرَۃِ النَّاسِ۔ انہوں نے کہا کہ ہم کو لوگوں کے جماؤ میں سے نکالو (یعنی ہزاروں سے جہاں لوگوں کا جماؤ ہوتا ہے، لوگ جمع ہوتے ہیں)۔

نُعَطِّیْکَ خَمْسِیْنَ مِنَ الْاِبِلِ فِیْ فَوْرِنَا۔ تم کو شروع ہی میں ہم پچاس اونٹ دیں گے۔

فِیْ فَوْرِ حَیْضِھَا۔ حیض کے جوش اور زور میں (ایک روایت میں فِیْ فَوْرِ حَیْضِھَا ہے)۔

حَتّٰی یَذْھَبَ فَوْرَۃُہٗ۔ یہاں تک کہ اُس کا جوش

Marfat.com

مٹ جائے (یعنی دھواں نکلنا)۔
اَلْحُمّٰی فَوْرَۃٌ مِّنَ النَّارِ۔ بخار آگ کا جوش ہے (بدن کی حرارت جوش مارتی ہے جیسے ہانڈی میں اُبال آتا ہے)۔
جَاءَ مِنْ فَوْرِہٖ۔ فوراً آگیا، جلدی آگیا، اُسی وقت آگیا۔
فَارَ فَارُہٗ۔ اُس کا اُبلنے والا اُبل آیا (یعنی اُس کو سخت غصہ آیا، پارہ چڑھ گیا)۔
فَوْزٌ۔ مرجانا، ہلاک ہوجانا، نجات پانا، کامیاب ہونا۔
تَفْوِیْزٌ۔ مرجانا، ظاہر ہونا، گذر جانا، طے کرنا
اِفَازَۃٌ۔ کامیاب کرانا۔
مَفَازَۃٌ۔ وہ جنگل بیابان جہاں پانی نہ ہو، ہلاکت کا مقام، یا نجات کا مقام، کامیابی، ہلاکت، نجات، سعادت۔
اَمْرٌ فَازَ لَہٗ بِہٖ شَاۃُ الْعَنَزِ۔ یا مر گیا موت کے قدم نے اُس کو پالیا۔ (ایک روایت میں فَادَ ہے اُس کا ذکر گزر چکا)۔
وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِیْدًا وَّ مَفَازًا۔ وہ دور دراز سفر کے لئے چلا اور ایسے جنگل کو جہاں پانی نہیں (ہلاکت کا مقام) اُس کی جمع مَفَاوِزُ ہے)۔
فِیْ فَازَۃٍ۔ ایک راستی میں (جو دو ستونوں کے درمیان لگائی جاتی ہے سایہ کے لئے) دو خیموں والے خیمہ میں۔
فَوْضٌ۔ سپرد کردینا، بغیر مہر کے نکاح کرنا۔
تَفَاوُضٌ۔ برابر ہونا، شریک ہونا، گفتگو کرنا آپس میں
فَوْضٰی۔ برابر والے، جن کا کوئی سردار نہ ہو، ہم رتبہ، ایسی قوم جس میں سب برابر ہوں، یا مستغرق یا ملے جلے۔
تَفْوِیْضٌ۔ پھیر دینا، سپرد کرنا، سونپنا، بن مہر کے بیاہ دینا۔
مُفَاوَضَۃٌ۔ برابری کرنا، ہمسری کرنا، بحث کرنا، مقابلہ کرنا، شرکت کرنا، ساجھا کرنا۔

فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ۔ میں نے اپنا کام تجھ کو سونپ دیا (تو جیسا چاہے ویسا حکم دے)۔
فَوَّضَ اِلٰی عَبْدِہٖ۔ میرے بندے نے اپنا کام مجھ کو سونپ دیا۔ (یا اپنے آپ کو میرے حوالے کردیا)۔
بِمَ ضَبَطْتَ مَا اَرٰی قَالَ بِمُفَاوَضَۃِ الْعُلَمَاءِ۔ (معاویہ نے وغفل بن حنظلہ سے کہا) تم نے اتنا علم جو میں دیکھ رہا ہوں کیسے حاصل کیا؟ انھوں نے کہا عالموں کے ساتھ معاملہ کرنے سے۔ (معاویہ نے کہا کہ عالموں کے ساتھ معاملہ کیا معنے؟ اُنھوں نے کہا میں جس عالم سے ملا تو جو علم اُس کے پاس تھا اُس سے حاصل کیا اور جو میرے پاس تھا وہ اُس کو دیا)۔
وَلَا مُفَاوِضَ الْبُطُنِ۔ نہ بڑے پیٹ والے تھے۔
اِنَّ اللّٰہَ فَوَّضَ اِلَی الْمُؤْمِنِ اُمُوْرَہٗ کُلَّھَا۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کو اُس کے سب کام سپرد کر دیئے۔ (یعنی مباح امور میں اُس کو اختیار ہے جو چاہے کرے اُن پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا)۔
مُفَوَّضَۃٌ۔ ایک گراہ فرقہ ہے جو کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرکے دنیا کا سب کام اُن کے سپرد کر دیا۔ یا حضرت علی رضؓ کے سپرد کر دیا۔
مَنْ قَالَ بِالتَّفْوِیْضِ فَقَدْ اَخْرَجَ اللّٰہَ عَنْ سُلْطَانِہٖ۔ جس نے یہ کہا کہ اللہ نے دنیا کے کام کسی کو سپرد کر دیئے ہیں (وہ جو چاہے کرے) اُس نے اللہ کو حکومت سے خارج کیا۔ (اس کی حاکمیت کو ختم کر دیا، اسے وجود معطل بنا دیا)۔
لَا جَبْرَ وَلَا تَفْوِیْضَ وَلٰکِنْ اَمْرٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ۔ اسلام میں نہ جبر ہے (یعنی یہ کہ بندہ بالکل مجبور ہے جمادات کی طرح) اور نہ یہ کہ سب کام بندے کو سپرد کر دیئے گئے ہیں (وہ اپنے افعال میں بالکل مختار ہے) بلکہ دونوں کے بیچوں بیچ ایک امر ہے۔ (جو سچا اسلام ہے یعنی نہ بندہ بالکل

Marfat.com

مجبور ہے نہ بالکل قادر اور مختار ہے بلکہ ظاہراً ایک طرح کی قدرت اُس کو دی گئی ہے اُس پر بھی وہ کوئی کام بغیر ارادہ اور مشیت اور تقدیر خداوندی کے نہیں کر سکتا۔

فُوطَۃٌ ج۔ ایک قسم کا کپڑا جو ممالک سندھ سے آتا ہے، اور رومال یا تولیہ، انار جس کو خدام استعمال کرتے ہیں۔

فَوْظٌ۔ مرجانا۔

حَانَ فَوْظُہٗ۔ یعنی اس کی موت کا وقت آگیا۔

فَوْحٌ خوشبو کی پہلی مہک، تیزی، شروع، بہت نکلنا۔

تَفَوُّحٌ۔ تے کرنا۔

اِحْبِسُوْا صِبْیَانَکُمْ حَتّٰی تَذْھَبَ فَوْعَۃُ الْعِشَاءِ اپنے بچوں کو گھر کھو اُن کو باہر مت پھرنے دو) یہاں تک کہ تاریکی کا شروع گزر جائے۔

فَوْعَۃُ الطِّیْبِ۔ خوشبو کی پہلی مہک (ایک روایت میں فَوْعَۃٌ ہے)۔

فَوْعٌ۔ بُو سُنگھنا۔

فَاغِیَۃٌ۔ جو بُو ناک کی جڑ تک پہنچے۔

فَوْعَۃُ الْعِشَاءِ۔ عشاء کی تیزی، ابتداء۔ (یعنی تاریکی کے شروع میں کا زمانہ)۔

فَمٌ اَفْوَعُ۔ بڑا دلدار، موٹا منہ۔

رَجُلٌ اَفْوَعُ۔ ضخیم آدمی، موٹے منہ والا۔

فُوْقٌ۔ انگوٹھے کا ناخن، کلمہ کی اُنگلی کے ناخن پر رکھ کر سائل کو کچھ دینے کا اشارہ کرنا۔

فُوْقٌ یا فُوْقٌ۔ گائے بیل کا شانہ، جوانوں کے ناخنوں کی سفیدی۔

فُوْقٌ یا فُوْقَۃٌ۔ دانہ یا گٹھلی کا چھلکا۔

خَرَجَ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ اَفْوَاقٌ۔ حضرت عثمان رضؓ نکلے وہ روئی کے کپڑے کا ایک جوڑا پہنے ہوئے تھے۔ (اَفْوَاقٌ جمع ہے فُوْقٌ کی بمعنے روئی۔ اصل میں

فُوْقَۃٌ کہتے ہیں اُس چھلکے کو جو گٹھلی یا دانہ پر ہوتا ہے عرب لوگ کہتے ہیں **بُرْدٌ اَفْوَاقٌ** اور **حُلَّۃٌ اَفْوَاقٌ** جو سین کی ایک قسم کی چادر ہے)۔

بُرْدٌ مُفَوَّقٌ۔ جس چادر میں سفید دھاریاں ہوں،

تُرْفَعُ لِلْعَبْدِ عُرْفَۃٌ مُفَوَّقَۃٌ۔ بندے کے لئے ایک بلا خانہ اُٹھایا جائے گا جس کی ایک اینٹ سونے کی ہوگی ایک چاندی کی۔

فَوْقٌ۔ اور **فَوَاقٌ**۔ بلند ہونا، غالب ہونا، رجح ہونا، برتر ہونا۔

فُوَاقٌ۔ ہچکی، سانس پھولنا۔

فُوَیْقٌ۔ دم نکلنے کے قریب ہونا، یا مر جانا۔

تَفْوِیْقٌ۔ تیر میں فوق (سوفار) لگانا۔

فُوْقٌ۔ تیر کا وہ مقام جو چلّہ سے لگکر مارتے ہیں یعنی سوفار۔

اِفَاقَۃٌ۔ تیر کا فوق (سوفار) چلّہ پر رکھنا مارنے کے لئے، بیماری سے چنگا ہونا، دو دفعہ دودھ دوہنے کے بیچ میں آرام لینا، وقفہ کرنا، تھن میں دودھ جمع ہونا، ہوش میں آنا، بیدار ہونا، ہوشیار ہونا، تنگی کے بعد فراخی آنا، جوکنا ہونا۔

تَفَوُّقٌ۔ برتر ہونا، بالا ہونا۔

اِنْفِیَاقٌ۔ تیر کا فُوق (سوفار) ٹوٹ جانا،

اِفْتِیَاقٌ۔ تماج ہونا، یا ہچکی کی کثرت سے ہلاک ہونا۔

اِنَّہٗ لَسَمِیْنُ الْغَنَمِ یَؤُمُّ بَدْرًا عَنْ فُوَاقٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ٹوٹ کے مالوں کو اتنی دیر میں بانٹ دیا جتنی دیر میں دوسری بار دودھ دوہا جاتا ہے (دونوں دوہنے میں جتنا وقفت ٹھہرتے ہیں، بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ٹوٹ کے مالوں میں کمی اور بیشی کی یعنی کسی کو زیادہ دیا کسی کو کم ہر ایک کو اُس کی حالت اور محنت کے موافق۔

Marfat.com

عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ قَدْرَ فُوَاقِ النَّاقَةِ۔ بیمار پرسی اتنی دیر تک ہو سکتی ہے جتنی دیر اونٹنی کے دوسری بار دودھ دوہنے میں کرتے ہیں (ایک بار دودھ دوہ کر پھر اس کے بچہ کو چھوڑ دیتے ہیں جب دودھ اُترا آتا ہے تو پھر دوہتے ہیں یا ایک ظرف بھر جاتا ہے تو دوسرا ظرف لانے میں جتنی دیر لگتی ہے)۔

اَنْظِرْنِيْ فُوَاقَ نَاقَةٍ۔ (اشترؓ نے حضرت علیؓ سے صفین کی جنگ میں کہا) مجھ کو اتنی مہلت دو جتنی مہلت اونٹنی کے دونوں بار دودھ دوہنے کے درمیان ہوتی ہے (اتنی دیر میں میں دشمن کو پسپا کر دوں گا اس کا کام تمام کر دوں گا مگر خود حضرت علیؓ کے ساتھیوں نے نہ مانا اور فوراً جنگ موقوف کرنے پر اصرار کیا آخر حضرت علیؓ کو بادلِ ناخواستہ منظور کرنا پڑا اور آپ نے مالک اشترؓ کو میدانِ جنگ سے واپس بلا لیا)۔

اَمَّا اَنَا فَاَنْفَرُقُهٗ فَوَاقًا۔ میں تو اپنا ورد وظیفہ تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھتا ہوں (کچھ رات کو کچھ دن کو ایک بارگی سب نہیں پڑھ لیتا)۔

اِنَّ بَنِيْ اُمَيَّةَ لَيَفُوْقُوْنَنِيْ تُرَاثَ مُحَمَّدٍ فَوَاقًا۔ بنی اُمیہ مجھ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تھوڑی تھوڑی کر کے دیتے ہیں۔

مَنْ سُبِلَ فُوَاقَهَا فَلَا يُعْطَهٗ۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے زکوٰۃ کی مقدار معیّن کر دی اور فرمایا) اگر کوئی شخص اس سے زیادہ مانگے تو ہرگز نہ دینا (اُس کی بات نہ ماننا کیونکہ وہ خائن ہے)۔

حُبِّبَ اِلَيَّ الْجَمَالُ حَتّٰى مَا اُحِبُّ اَنْ يَفُوْقَنِيْ اَحَدٌ بِشِرَاكِ نَعْلٍ۔ مجھ کو حُسن اور خوبصورتی پسند ہے یہاں تک کہ میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ کسی کی جوتی کا تسمہ بھی میری جوتی کے تسمے سے اچھا ہو۔ (عرب لوگ کہتے ہیں فُقْتُ فُلَانًا اَفُوْقُهٗ میں فلاں شخص سے بہتر اور برتر یا عالی رتبہ ہوں)۔

اَلسَّبْقُ الْفَائِقُ۔ اچھی عمدہ چیز۔

فَمَا كَانَ حِصْنٌ وَّلَا حَابِسٌ يَفُوْقَانِ مِرْدَاسَ فِيْ مَجْمَعٍ

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حُنین کی لُوٹ کے مال میں سے حِصْنؓ اور حابسؓ کو زیادہ دیا اور مِرداس کو کم دیا تو اُس نے یہ شعر پڑھا) یعنی حِصْن اور حابس کسی مجمع میں بھی مِرداس پر نہیں بڑھے۔

كُنْتُ اَحْقَصَهُمْ صَوْتًا وَّاَعْلَاهُمْ فُوْقًا۔ (حضرت علیؓ نے ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا) تم تو سب لوگوں میں پست آواز تھے لیکن دینداری میں سب سے بلند رتبہ تھے۔

اِجْتَمَعْنَا فَاَمَّرْنَا عُثْمَانَ وَلَمْ نَأْلُ عَنْ خَيْرِنَا ذَا فُوْقٍ۔ ہم سب نے جمع ہو کر اتفاق رائے سے حضرت عثمانؓ کو سردار بنایا اور جو شخص ہم سب میں بہتر اور بلند رتبہ تھا اُس کے باب میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔

وَجَدَتْهَا حَارِفَةً طَارِفَةً فَاِيْقَةً۔ میں نے اُس کو تنگ فرج والی یا مغلوب الشہوۃ عالی خاندان بلند رُتبہ پایا۔

حَتّٰى يَعُوْدَ السَّهْمُ اِلَى فُوْقِهٖ۔ یہاں تک کہ تیر جس مقام سے نکلا تھا وہاں پھر پورٹ آئے۔

مَنْ رَمٰى بِكُمْ فَقَدْ رَمٰى بِاَفْوَقَ نَاصِلٍ۔ جس شخص نے تم میں سے تیر ارادہ ٹوٹا ہوا بے پیکان۔

وَيَمَارِيْ فِي الْفُوْقِ۔ اور شک کرے تیر کے فوق (سوفار) میں (کہ اُس میں بھی جانور کا کچھ خون وغیرہ لگا ہے یا نہیں بلکہ صاف نکل گیا آر پار اُس میں کچھ نہ لگا)۔

حَتّٰى يَرْتَدَّ عَلٰى فُوْقِهٖ۔ یہاں تک کہ تیر اپنے مقام پر پھر لوٹ آئے (جیسے یہ محال ہے ویسے ہی اُن کا دوبارہ دین میں داخل ہونا محال ہے)۔

Marfat.com

مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا۔ جو شخص چڑیا کو قتل کرے یا اُس سے بڑے جانور کو یا اُس سے بھی چھوٹے جانور کو (اور اُس کی نیت کھانے کی نہ ہو نہ وہ جانور موذی ہو تو قیامت کے دن اُس سے پرسش ہوگی کہ تو نے ایک جاندار کو ناحق اور بے فائدہ کیوں مارا)۔

مِنْ فَوَاقٍ۔ راحت سے یا افاقہ سے۔

اَذًی فَمَا فَوْقَهَا۔ ایذا ہو یا اُس سے بھی زیادہ یا کم۔

وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔ اُس کے اوپر پروردگار کا تخت ہے۔

وَكَانُوْا اَهْلَ بَيْتٍ فَاقَةٍ۔ وہ گھر والے محتاج تھے۔

فَاسْتَفَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ الصَّبِيُّ۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آیا (وحی کی حالت جاتی رہی) فرمایا بچہ کہاں گیا۔

اِفَاقَةُ الْمَرِيْضِ وَالْمَجْنُوْنِ وَالْمُغْشٰى عَلَيْهِ وَالنَّائِمِ۔ بیمار اور دیوانے اور غشی والے اور سونے والے کا افاقہ (یعنی اُن کا ہوشیار اور بیدار ہونا)۔

فَلَا اَدْرِيْ اَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْ قَامَ مِنْ غَشْيَتِهٖ (میں جب حشر میں اٹھوں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ تھامے کھڑے ہیں) اب مجھ کو معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام مجھ سے پہلے ہوش میں آئیں گے یا وہ اُس غشی کی وجہ سے جو اُن کو کوہ طور پر ہوئی تھی کھڑے رہیں گے (بیہوش ہی نہ ہوں گے)۔

اَسْتَرْجِعُ عِنْدَ اِفَاقَةٍ بَعْدَ مُصِيْبَةٍ۔ مصیبت کے بعد جلدی سے تسلی پانے والا۔

اَفَاقَ الْمَرِيْضُ۔ بیمار کو آرام ہوا۔ بیماری میں کمی ہوئی یا چنگا ہوگیا۔

فَكَمَّنَا مُحِيْطًا فَمَا فَوْقَهٗ۔ پھر ہم نے ایک سوئی یا اُس سے بھی کم یا زیادہ چھپالے (یعنی مالِ غنیمت میں سے)۔

فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ۔ تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے (بلکہ تو سب سے بلند اور بالا تر ہے)۔

مَنْ كَتَبَهُ اللّٰهُ سَعِيْدًا وَاِنْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا فُوَاقُ نَاقَةٍ خُتِمَ لَهٗ بِالسَّعَادَةِ۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے (لوحِ محفوظ میں) نیک بخت لکھا ہے اُس کا خاتمہ نیکی ہی پر ہوگا گو دنیا کا زمانہ اتنا باقی رہ گیا ہو جتنا دوبار دودھ دوہنے میں وقفہ ہوتا ہے۔

فُوْلٌ۔ باقلا کا دانہ، لوبیا۔

فُوَّالٌ۔ باقلا بیچنے والا یا کھانے والا۔

مَا كَانَ طَعَامُ الْجِنِّ قَالَ الْفُوْلُ۔ (حضرت عمرؓ نے مقدود سے پوچھا) جنات کیا کھاتے ہیں؟ اُس نے کہا باقلا۔ (لوبیا)۔

فُوْمٌ۔ گیہوں، یا روٹی، لہسن، چنا، بڑا لقمہ، وہ تمام غلے جن کی روٹی پک سکے۔

فُوْمُوْا لَنَا۔ ہمارے لئے روٹی بناؤ۔

فَوْهٌ۔ بولنا، مُنہ کھولنا۔

فَوْهٌ۔ کشادہ مُنہ ہونا۔

تَفْوِيْهٌ۔ کشادہ منہ کرنا۔

مُفَاوَهَةٌ۔ ایک دوسرے کے ساتھ مُنہ کھولنا، باتیں کرنا، مفاخرت کرنا۔

تَفَاوُهٌ۔ ایک دوسرے سے بات کرنا۔

اِسْتِيْفَاهٌ۔ کمی کے بعد خوب کھانا پینا، یا پی کر پیاس بجھ جانا۔

فَاهٌ اور فُوْهٌ اور فِيْهٌ اور فَمٌ۔ مُنہ۔ (جمع اَفْوَاهٌ اور اَفْمَامٌ ہے)۔

فَلَمَّا تَفَوَّهَ الْبَقِيْعَ۔ جب بقیع کے دہانہ پر (یعنی ابتدائی

Marfat.com

حصہ پر) پہنچے۔

فُوْهَةُ النَّهْرِ۔ نہر کا دہانہ۔ (یعنی شروع)۔

فُوْهَةُ الزِّقَاقِ۔ گلی کا دہانہ۔

خَشِيْتُ اَنْ تَكُوْنَ مُفْوِهًا۔ مجھ کو ڈر ہے کہیں تو ہڑبات کرنے والا فصیح و بلیغ ہو جائے۔

اَثَرَ اَبِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ اِلٰى فِيَّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ سورت منہ در منہ پڑھائی۔ (یعنی بالشافہ آپ کا منہ میرے منہ کے سامنے تھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں کَلَّمَنِیْ فُوْهُ اِلٰى فِیَّ۔ اُس نے مجھ سے منہ در منہ باتیں کیں)۔

اَفْوَاهُ السِّكَكِ۔ گلیوں کے دہانے۔

فِیْ نَهْرِ بِیْ اَفْوَاهُ الْجَنَّةِ۔ ایک نہر میں جو بہشت کے ابتدائی راستوں میں ہے۔

اِنْ جَامَعْتَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَكَانَ بَيْنَكُمَا وَلَدٌ فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ خَطِيْبًا قَوَّالًا مُفْوِهًا۔ اگر تو جمعہ کی رات کو جماع کرے اور تم خاوند بیوی میں ایک لڑکا پیدا ہو تو وہ بڑا بات کرنے والا فصیح اور بلیغ ہوگا۔

باب الفاء مع الهاء

فَهْدٌ۔ پیٹھ پیچھے کسی کے ساتھ احسان کرنا۔

فَهْدٌ۔ سوجانا، اپنے کام میں غفلت کرنا۔ (گویا فَهْدٌ چیتے کی طرح سوجانا)۔

فَهْدٌ۔ چیتا، تیندوا۔ (اُس کی جمع فُهُوْدٌ اور اُفْهُدٌ ہے)۔

فَهَّادٌ۔ چیتے کو شکار سکھلانے والا۔

فُهْدٌ۔ موٹا، تازہ، قریب البلوغ لڑکا۔

فُهْدَتَا الْبَعِيْرِ۔ اونٹ کی دونوں ٹہریاں جو کانوں کے پیچھے اٹھی ہوئی ہوتی ہیں۔

مُفَاهَدَةٌ۔ جھگڑا کرنا۔

اِنْ دَخَلَ فُهِدَ۔ جب گھر میں آتا ہے تو چیتے کی طرح پھر کر سوجاتا ہے (یعنی گھر کے کاموں کی کچھ پروا نہیں کرتا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ چیتے کی طرح مجھ پر کود پڑتا ہے، ایک بارگی جماع کرنے لگتا ہے)۔

فَاَرْسَلَ الْفُهُوْدَ عَلٰى صَيْدٍ فَتَبِعَتِ الصَّيْدَ اِلٰى مَكَانِ قَبْرِهٖ فَوَقَفَتْ۔ ہارون رشید نے چیتوں کو ایک جانور پر چھوڑا وہ اُس کے پیچھے لگے یہاں تک کہ وہ جانور اُس جگہ پہنچ گیا جہاں حضرت علی رضؓ کی قبر شریف تھی تو چیتے تھم گئے اور اُس جانور کو پکڑ نہ سکے۔ (رشید نے اُس پر تعجب کیا تب ایک شخص خیرہ والوں میں سے آیا اور رشید کو بتلایا کہ یہاں اُس کے چچازاد بھائی حضرت علی رضؓ کی قبر ہے)۔

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اُفْهُدَ فَتًى۔ عبد اللہ رضؓ بڑے نیکوکار جوان تھے یا بڑے سونے والے جوان۔

فَهْرٌ یا فَهْرٌ۔ جماع کرنا اس طرح سے کہ ایک عورت سے دخول کیا اور انزال سے پہلے عضو کو نکال کر دوسری عورت سے دخول کیا اور وہاں انزال کیا۔

اِفْهَارٌ کے بھی یہی معنے ہیں۔ یہودیوں کی عید میں شریک ہونا، موٹاپے کی وجہ سے سلوٹ والا ہونا۔

تَفْهِيْرٌ۔ سانس پھول جانا۔

تَفَهُّرٌ۔ درشتی، مال یا کلام میں وسعت ہونا۔

فِهْرٌ۔ دوا پینے کا پتھر، چھوٹا پتھر جس سے بادام ٹوٹ جائے یا جو ہتھیلی کو بھر دے۔

فُهْرٌ۔ یہودیوں کا مدرسہ۔

فَهَى عَنِ الْفِهْرِ۔ فہر سے منع کیا۔ (اُس کے معنے گزر چکے بعضوں نے کہا فہر یہ ہے کہ ایک لونڈی سے دوسری لونڈی کے سامنے یا اس طرح کہ وہ جماع کی حرکات سنتی ہو جماع کرنا۔

وَفِیْ يَدِهَا فِهْرٌ الوالب کی بیوی جب سوؤ بنت

Marfat.com

کیا تم لوگ مجھ سے بیعت کرتے ہو اور تم میں حضرت صدیق اکبرؓ موجود ہیں (جو سب سے زیادہ خلافت اور امامت کے مستحق ہیں)۔

بابُ الفاء مع الیاء

فِی ۔ حرفِ جر ہے جو ظرفیتہ زمان اور مکان اور مصاحبت اور تعلیل اور استعلاء وغیرہ معانی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور فِی کے معنے مُنہ کے بھی آتے ہیں (حالتِ جر میں) جیسے سَمِعْتُ مِنْ فِیْہِ اُس کے مُنہ سے سُنا۔

فَیْئٌ ۔ رجوع کرنا، لوٹنا، پھر جانا، سرک جانا، سمت بدلنا، ڈھلنا، لوٹ حاصل کرنا۔

تَفِیْئِیْ ۔ سایہ کرنا۔

اَفَاءَ یُفِیْءُ ۔ لوٹنا، لوٹ کا مال کما دینا، دلا دینا۔

تَفَیُّءٌ ۔ پلٹ جانا۔

اِسْتِفَاءَۃٌ ۔ لوٹنا، مالِ غنیمت حاصل کرنا۔

فِئَۃٌ ۔ گروہ، جماعت

فَیْئٌ ۔ مالِ غنیمت، خراج، جو مال مسلمانوں کو بدون جنگ کے ہاتھ آئے، سایہ جو لوٹ کر آئے یعنی زوال سے غروب تک (جیسے ظِلٌّ) وہ سایہ جو طلوع سے زوال تک ہو۔

تَفِیْئَۃٌ ۔ پیچھے، اُس کے قریب۔ (نہایہ میں ہے کہ فَیْئٌ وہ مال جو مسلمانوں کو کافروں سے بدونِ جنگ اور جہاد کے ملے۔ اصل میں یہ فَاءَ یَفِیْءُ فِئَۃً سے نکلا ہے گویا یہ مال پہلے سے مسلمانوں کا تھا پھر لوٹ کر اُن کے پاس آگیا اور اسی لئے فَیْئٌ اُس سایہ کو کہتے ہیں جو زوال کے بعد ہوتا ہے وہ بھی مغرب سے لوٹ کر شرق کی طرف آجاتا ہے۔ بعضوں نے کہا ظِلٌّ عام ہے ہر سایہ کو کہتے ہیں)۔

وَالشَّمْسُ فِی حُجْرَتِهَا لَمْ تَفِیْءْ ۔ اَلْفَیْءُ ابھی دھوپ اُن کے حجرے کے اندر تھی مشرقی دیوار پر سایہ نہیں چڑھا تھا۔ (یعنی عصر کی نمازبہت سویرے اوّل وقت پڑھی جب سایہ ایک مثل ہو گیا تھا۔ شاید وہ حجرہ تنگ ہوگا اور دیواریں چھوٹی چھوٹی ہوں گی)۔

وَقَدِ اسْتَفَاءَ عَمَّهُمَا مَالَهُمَا وَمِیْرَاثَهُمَا (ایک انصاری عورت اپنی دو لڑکیوں کے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان لڑکیوں کا باپ جنگِ اُحد میں آپ کے ساتھ شہید ہو گیا (اور ان کے چچا (یعنی شہید کے بھائی نے) اُن کا کل مال اور متروکہ لے لیا ہے جو اُن کے باپ نے چھوڑا تھا۔

فَلَقَدْ رَاَیْتُنَا نَسْتَفِیْءُ سُهْمَانَهُمَا ۔ ہم نے اپنے آپ کو دیکھا ہم اُن کے حصّے اپنے لئے لیتے تھے اُن کو تقسیم کر لیتے تھے۔

اَلْفَیْءُ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ اپنے ناطہ والے پر احسان کرنا چاہئے (وہ غیر محتاجوں پر مقدم ہے)۔

لَایَدِیْنُ مُفَاءٌ عَلٰی مُقِیْءٍ ۔ مفتوح شخص فاتح پر حملہ نہ کیا جائے (یعنی جس ملک کو صحابہؓ اور تابعین نے جنگ کر کے بزورِ شمشیر فتح کیا ہے اُس ملک والے صحابہؓ اور تابعین پر حاکم نہ بنائے جائیں)۔

مَاعَدَا سُوْرَۃٌ مِّنْ حَدِّ ثَبِیْرٍ عَنْهَا اَلْفَیْئَۃُ (حضرت زینبؓ اُمّ المومنین میں سب خوبیاں ہی خوبیاں تھیں، ایک ذرا غصہ کی تیزی تھی اُن کو جلد غصّہ آجاتا تھا مگر جلد فرو ہو جاتا تھا۔ (جھٹ غصّہ دور کر کے راضی ہو جاتیں)۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَیْثُ اَتَتْهَا الرِّیْحُ تُفَیِّئُهَا ۔ مومن کی مثال اُس پودے کی سی ہے جو تازہ ہرا بھرا کھیتی میں نکلا ہو جدھر سے ہوا آئی اُدھر ہی مڑ گیا۔ (ہوا اُس کو دائیں بائیں ہر طرف جھکاتی رہتی ہے لیکن پھر سیدھا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح

Marfat.com

مومن پر ہزاروں مصیبتیں آتی ہیں لیکن وہ صبر کرکے پھر مضبوط اور درست ہوجاتا ہے برخلاف کافر اور منافق کے وہ دنیا میں بڑے آرام سے رہتا ہے لیکن جب مصیبت آتی ہے تو ایمان نہ ہونے کی وجہ سے اُس پر صبر نہیں کرتا اور جان کھو بیٹھتا ہے)۔

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا مَرَّتْ بِكُمْ اَئِمَّةٌ مِنْ بَعْدِيْ يَسْتَاْثِرُوْنَ بِهٰذَا الْفَيْءِ۔ تم اُس وقت کیا کروگے (لڑو کے یا صبر کروگے)، جب میرے بعد تمہارے حاکم ایسے لوگ ہوں گے جو کافروں کا مال (جو جنگ ختم ہونے کے بعد اُن سے وصول ہو اُس میں سب مسلمانوں کا حق ہے برخلاف مالِ غنیمت کے یعنی جو جنگ میں ہاتھ لگے وہ تو لڑنے والوں کا ہے) خود اپنے لئے رکھ لیں گے، اپنے عیش وآرام میں اُڑائیں گے غیر مستحقوں کو ہزاروں، لاکھوں روپے دیں گے اور مستحق محروم اور تکلیف اُٹھاتے رہیں گے)۔

اِذَا رَاَيْتُمُ الْغُنْمَ عَلٰى رُؤُوْسِهِنَّ۔ جب تم بالوں کا جوڑا عورتوں کے سروں پر بختی اونٹوں کو ہانوں کی طرح دیکھو تو اُن سے کہہ دو اللہ تعالیٰ اُن کی نماز قبول نہیں کرے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ اپنے بالوں میں اور بال ملاکر سر پر بڑے بڑے جوڑے رکھیں گی فخر اور تجمّل کی راہ سے اُن کو ہلائیں گی)۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ ثُمَّ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى قَفِيْفَةِ ذٰلِكَ۔ حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بات کی اُن کے بعد ہی ابوبکرؓ آئے یعنی اُن کے پیچھے ہی۔ (ایک روایت میں قَبِيْضَةَ ذٰلِكَ ہے یہ مقلوب ہے معنے وہی ہیں)۔

وَاَنْهُمْ مِنْكُمْ فِيْ غُنْمِنَا۔ اگر تم کو شکست ہوتی تو ہمارے پاس لوٹ آتے۔

وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَنْظُرُوْا اِلٰى

رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ۔ بہشت میں لوگوں میں اور پروردگار کے دیدار میں کوئی چیز حائل نہ ہوگی مگر ایک عظمت کی چادر جو پروردگار کے منہ پر ہوگی۔

اِنَّ امْرَاَةً دَخَلَتِ النَّارَ فِيْ هِرَّةٍ۔ ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے دوزخ میں گئی۔

فِيْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةً۔ چالیس بکریاں پوری ہونے کے سبب سے ایک بکری زکوٰۃ کی دینا ہوگی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا فِيْ جَاْبِعِيْنَ۔ شکر اُس خدا کا کہ جب ہم بھوکوں میں تھے تو ہم کو کھانا کھلایا۔

فَيْحٌ۔ جلد چلنے والا ہرکارہ جو بادشاہی پیغام لے کر بھاگا ہوا جاتا ہے، گروہ، جماعت، پست ہموار زمین۔ (اُس کی جمع فُيُوْحٌ ہے)۔

فَيْحٌ۔ یا فَيْحَانُ۔ جوش مارنا، بھاپ دینا، پھوٹ نکلنا مہکنا، کھل جانا۔

فَيْحٌ۔ کشادہ ہونا، وسیع ہونا، منتشر ہونا۔

اِفَاحَةٌ۔ ٹھنڈا کرنا

فَيَاحٌ۔ اسم ہے غارت کا، لٹیروں کی جماعت

فَيْحٌ۔ کشادگی

فَيَاحَةٌ۔ وہ اونٹنی جس کے بعض بڑے بڑے ہوں اور بہت دوصیل ہو۔

تَفْيِيْحٌ۔ بکھیرنا، متفرق کرنا۔

بَحْرٌ فَيْاحٌ۔ کشادہ دریا۔

اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش مارنے سے ہے۔

اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔ بخار بھی دوزخ کے جوش سے آتا ہے اُس کو نہر کا پانی سے ٹھنڈا کرنا چاہئے

وَبَيْنُهَا فَيَاحٌ۔ یا فَيَافٍ۔ اُس کا گھر کشادہ اور وسیع ہے

Marfat.com

لوگ تیروں پر جوا کھیلتے تھے)۔

ثُمَّ اَفِضْهَا فِي مَالِكَ ۔ پھر اُس پڑی ہوئی چیز کو جو تو نے پائی اپنے مال میں شریک کردے (ملا دے)۔

مُفَاضُ الْبَطْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ سینہ کے برابر تھا یعنی تو ند نہ تھی پیٹ باہر نکلا ہوا نہ تھا۔ بعضوں نے کہا مَفَاض کے یہ معنے ہیں کہ بھرا ہوا تھا)۔

ثُمَّ يَكُوْنُ عَلٰى اَثَرِ ذٰلِكَ الْفَيْضُ۔ پھر اُس کے ساتھ ہی موت ہوگی (اصل میں فیض وہ لعاب ہے جو مرتے وقت ہونٹوں پر آجاتا ہے۔ عرب لوگ فَاضَ الْمَيِّتُ اور فَاظَ الْمَيِّتُ ضاد اور ظا دونوں سے کہتے ہیں سیبویہ نے کہا فیض اور فیظ اور فوظ سب کے معنے موت ہیں)۔

اَمَّا اَنَا فَاُفِيْضُ عَلٰى رَاْسِيْ ثَلٰثًا۔ میں تو اپنے سر پر تین بار پانی انڈھاتا ہوں (یعنی غسل میں)۔

وَالنَّاسُ يُفِيْضُوْنَ۔ لوگ باتوں میں لگے تھے۔

اَلَمْ تَكُنْ اَفَضْتَ۔ کیا اُس نے طواف الافاضہ نہیں کیا تھا۔

بِيَدِهِ الْفَيْضُ۔ اُس کے ہاتھ میں یہاں یعنی دینا ہے (ایک روایت میں اَلْقَبْضُ ہے یعنی روکنا)۔

فَمَا اَتٰى عَلَيْهِ يَوْمٌ اِلَّا وَهُوَ مُفِيْضٌ عَلَيْهِ نُطْفَةً۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ آپ نے اپنے اوپر تھوڑا سا پانی نہ بہایا ہو (یعنی ہر روز غسل کرتے)۔

فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔ آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔

فَاَفَاضَتْ۔ پھر انہوں نے طواف الافاضہ کیا۔

فَاضَ الْخَبَرُ۔ بات پھیل گئی، مشہور ہوگئی۔

اَفِضْ عَلٰى رَاْسِكَ الْمَاءَ۔ اپنے سر پر پانی بہا۔

اَثَرٌ مُسْتَفِيْضٌ۔ مشہور حدیث جس کو دو یا دو سے زیادہ شخص نے روایت کیا ہو۔

فَيْظٌ۔ یا **فَيْظُوْظَةٌ** یا **فَيْظَانٌ** یا **فَيْظُوْظٌ**۔ سرجانا، قے کرنا، اُگل دینا۔

اِفَاظَةٌ۔ مار ڈالنا۔

تَفَيْظُطٌ۔ اُگل دینا۔

حَانَ فَيْظُهٗ۔ اُس کی موت کا وقت آپہنچا۔

اِنَّهُ اَقْطَعُ الزَّبْرِ لِحُضْرِ فَرَسِهٖ فَاَجْرَى الْفَرَسَ حَتّٰى فَاظَ ثُمَّ رَمٰى بِسَوْطِهٖ فَقَالَ اَعْطُوْهُ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ کو جہاں تک اُن کا گھوڑا دوڑ کے انتہی زمین قطعہ کے طور پر دی وہ گھوڑے پر چڑھے اُس کو یہاں تک دوڑایا کہ وہ مرگیا۔ پھر اپنا کوڑا پھینک مارا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک اُن کا کوڑا پہنچا اتنی زمین اُن کو دیدو۔

فَاظَ وَالِهٗ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ۔ بنی اسرائیل کا دلوالہ مرگیا۔

اَرَاَيْتَ الْمَرِيْضَ اِذَا حَانَ فَوْظُهٗ۔ بیمار کے مرنے کا وقت آگے (مشہور روایت فَيْظُهٗ ہے)۔

فَيْفٌ۔ ہموار جگہ، بادیہ میدان جہاں پانی نہ ہو اُس کی جمع اَفْيَافٌ اور فُيُوْفٌ ہے)۔

فَيْفٰى اور **فَيْفَاةٌ**۔ ہموار جگہ یا وہ میدان جہاں پانی نہ ہو اُس کی جمع اَفْيَافٌ ہے)۔

يُصَبُّ عَلَيْكُمُ الشَّرُّ حَتّٰى يَبْلُغَ الْفَيَافِيْ۔ تم پر شر اور فساد ڈالا جائے گا یہاں تک کہ (بستیوں کو گھیر کر) جنگلوں اور میدانوں تک پہنچے گا۔

فَيْفُ الْخَبَارِ۔ ایک موضع ہے مدینہ کے قریب وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عربینہ والوں کو اُتارا تھا۔ (خَبَار کہتے ہیں نرم زمین کو۔ بعضوں نے خَبَار روایت کیا ہے)۔

فَيْفَا عُمْدَانٍ۔ مدان کا جنگل (مجمع البحرین میں ہے کہ فَيْف چکنی چٹان کو کہتے ہیں اُس کی جمع فَيَافٍ جیسے

Marfat.com

صَحرا کی صَحارِیٰ ہے)۔

فَیْنَقٌ۔ جان دینا، اور مرغی کی آواز۔

فِیْنِقٌ۔ وہ پہاڑ جو دنیا کو گھیرے ہوئے ہے اور لمبا آدمی۔

تُرْوِیْہِ فِیْنَۃُ الْبَقَرَۃِ۔ (وہ اتنا کم خوراک ہے کہ) اُس کو گائے کے تھن میں بچا ہوا دودھ سیراب کر دیتا ہے (اُس کی جمع فِیْنٌ اور فُوْقٌ ہے)۔

فَیْلٌ۔ یا فَیْلَۃٌ یا فَیْلُوْلَۃٌ۔ کم عقل ہونا، خطا کرنا، کوتہ اندیش ہونا۔

تَفْیِیْلٌ۔ خطا کار ٹھہرانا، بُرا ٹھہرانا، ضعیف الرائی ٹھہرانا۔

تَفَیْلٌ۔ ضعیف الرائے ہونا، زیادہ ہونا، موٹا ہونا۔

اِسْتِفْیَالٌ۔ ہاتھی کی طرح ہونا۔

فَالِجُ الرَّأْیِ۔ ضعیف العقل، بیوقوف۔

فَیَالَۃٌ۔ کم عقل۔

فِیْلٌ۔ ہاتھی۔ (اُس کی جمع اَفْیَالٌ اور فُیُوْلٌ اور فِیَلَۃٌ ہے)۔

کُنْتَ لِلدِّیْنِ یَعْسُوْبًا اَوَّلَ الْحِیْنِ نَفَرَ النَّاسُ عَنْہُ وَاَخِرَ الْحِیْنِ فَیْلُوْلًا۔ (حضرت علیؓ نے ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا) تم دین کے سردار تھے اُس وقت جب لوگ دین سے بھاگ گئے تھے (اُس کو بُرا سمجھتے تھے یعنی شروع زمانۂ اسلام میں) اور اخیر زمانہ میں بھی جب اُن کی عقل پر پتھر پڑ گئے (حق بات کو نہ سمجھے خطا میں مبتلا ہوئے یعنی زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کیا عرب لوگ کہتے ہیں فَالَ الرَّجُلُ اور فَیَّلَ جب ٹھیک رائے نہ ہو بلکہ غلطی اور خطا کرے۔ ایک روایت میں ہے حِیْنَ فَشِلُوْا جب وہ نامرد بن گئے جہاد کرنے میں سستی کی)۔

اِنْ یَتَمَوَّا عَلٰی فَیْلَۃِ ھٰذَا الرَّأْیِ اِنْقَطَعَ نِظَامُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اگر اس رائے کی بیہودگی پر قائم رہے تو مسلمانوں کا رشتۂ انتظام کٹ جائے گا۔

اِجْعَلُوْہُ عَلَی الشَّکِّ الْفِیْلَ اَوِ الْقَتْلَ۔ اس حدیث میں یہ لفظ مشکوک رکھو یعنی فیل ہے یا قتل یعنی راوی کو شک ہے کہ فیل کہا یا قتل لیکن ابونعیم کے سوا اور لوگوں نے فیل روایت کیا ہے اور بعضوں نے فَشَلٌ جس کے معنی ناکامی مارد (النہایہ)۔

اِذَانُ الْفَیْلَۃِ۔ جیسے ہاتھیوں کے کان۔

حَبَسَھَا حَابِسُ الْفِیْلِ۔ اُس کو اُسی پروردگار نے روک دیا جس نے ابرہہ کے ہاتھی کو روک دیا تھا (جو کعبہ گرانے کی نیت سے آرہا تھا)۔

بَابُ الْفِیْلِ۔ کوفہ کی مسجد کے ایک دروازہ کا نام تھا۔

کَانَ الْفِیْلُ مَلِکًا زَانِیًا فَمُسِخَ۔ ہاتھی ایک زانی بادشاہ تھا جو مسخ ہو گیا (اُس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر ایک ہاتھی اُسی کی اولاد ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہاتھی کی صورت ایک بادشاہ زانی کی ہو گئی تھی)۔

فَیْنٌ۔ آنا۔

فَیْنَانٌ۔ اچھے لمبے بال، خوبصورت لمبے بالوں والا۔

فَیْنَۃٌ۔ ساعت، وقت، بجل، نامردی۔

مَامِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا وَلَہٗ ذَنْبٌ قَدِ اعْتَادَہُ الْفَیْنَۃَ بَعْدَ الْفَیْنَۃِ۔ ہر آدمی میں جو پیدا ہوتا ہے ایک گناہ رہتا ہے اُس کی عادت کر لیتا ہے جس کو وہ وقت بوقت کیا کرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کی طبیعت کسی نہ کسی گناہ کی طرف مائل رہتی ہے جو اُس سے چھوٹ نہیں سکتا)۔

فِیْ فَیْنَۃِ الدُّنْیَا وَرَاحَۃِ الْاَجْسَادِ۔ طلب اور صحتِ جسمانی کے زمانہ میں۔

لہ یعنی فیقر کی ۱۲ منہ

Marfat.com

جَاءَتْ اِمْرَأَةٌ تَسْئَلُ زَوْجَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَتْرُكِيْ ذَا جَمَّةٍ فَيَنَالَهٗ عَلٰى كُلِّ خُصْلَةٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ۔

ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اپنے خاوند کی شکایت کرتی تھی۔ آپ نے فرمایا کیا تو چاہتی ہے کہ ایک ایسے مرد سے نکاح کرے جس کے بال بڑے بڑے خوبصورت ہوں اور بالوں کی ہر لٹ پر ایک شیطان بیٹھا ہو۔

فِیْ۔ حرف جر ہے جیسے اوپر گزر چکا۔ فِ امر کا صیغہ ہے وَفٰی یَفِیْ سے جیسے قِ، وَقٰی یَقِیْ سے۔

فَفِیْ لَهٗ۔ اُس سے وفا کرو۔

فِیْ رِجَالٍ۔ سعدؓ اور عروہؓ نے اور کئی آدمیوں نے اُن سے یہ بیان کیا یا سعدؓ اور عروہؓ نے اُس حالت میں بیان کیا جب اور لوگ بھی وہاں موجود تھے سُن رہے تھے۔

مَاتَتْ فِیْ بَطْنِهٖ۔ زچگی میں مرگئی۔

فِی السَّبْعِ فِی الْعُشْرِ اَلْاَوَاخِرِ۔ اخیر دہے کی اخیر رات راتوں میں۔

فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ۔ قیامت کا علم اُن پانچ باتوں میں ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (اُن کو مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ کہتے ہیں۔ یہ علم حق تعالیٰ سے مخصوص ہے کسی نبی کو ہے نہ ولی کو البتہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو غیب کی کوئی بات کسی نبی یا ولی کو بتلا دیتا ہے مگر بن اللہ کے بتلائے اُن کو ذاتی طور سے غیب کا علم نہیں ہے)۔

یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّةِ فِیْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا۔ ایک درخت کے کاٹنے کی وجہ سے جنت میں لوٹ پوٹ کر رہا ہے (وہاں کے مزے اُٹھا رہا ہے)۔

قَالَتْ فِی السَّمَاءِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لونڈی سے پوچھا اللہ کہاں ہے؟) اُس نے کہا آسمان پر (یہاں فِیْ بمعنے عَلٰی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس کو آزاد کر دے یہ مومنہ ہے۔

وَیَتَوَضَّأُ فِیْهَا۔ آپ وضو بھی اُن میں کر لیتے تھے (یعنی اُن کو پہنے پہنے پاؤں دھو لیتے تھے یا پاؤں دھو کر اُن کو پہن لیتے ابھی پاؤں گیلے ہوتے)۔

فِیْمَ اُطَهِّرُكِ۔ کس وجہ سے میں تجھ کو پاک کروں

حَدِیْثٌ فِی الْجَاهِلِیَّةِ۔ جاہلیت کی بات ہے۔

یَخْرُجُ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔ اس اُمت میں ایک گروہ پیدا ہوگا۔ (جو اُمت میں داخل نہ ہوگا اسی لئے یوں نہ فرمایا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ جس کا مطلب یہ ہوتا کہ وہ اُمت محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں داخل ہے یعنی مسلمان ہے)۔

یَأْتِیْهَا فِیْ۔ (اتنا کہہ کر امام بخاریؒ نے چھوڑ دیا اور شاید اُس کے بعد مَا نُفِیَ ہے) یعنی کھیتی کے مقام میں یعنی فرج میں جماع کرے۔

لہ یہ لفظ صاحب مجمع نے یہاں ذکر کر دیا حالانکہ اس کا محل کتاب الواؤ تھا ۱۲ منہ

تمت

تیسیر الباری

ترجمہ وشرح

صحیح بخاری

از حضرت علامہ وحید الزماںؒ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔

ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔ صحیح بخاری کا یہ ترجمہ اپنی نظیر آپ ہے۔

ناشر

میر محمد کتب خانہ مرکز علم وادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

صحیح احادیث سے ثابت ادعیہ اوراد اذکار کا عدیم النظیر مجموعہ

حصن حصین مترجم

مؤلفہ علامہ محمد ابن جزریؒ (۷۵۱-۸۳۳ھ)

مترجم مولانا عبدالعلیم ندوی

مؤلف نے یہ کتاب اثناء محاصرہ دمشق میں مرتب فرمائی تھی یہ تیموری یورش کا زمانہ تھا، دمشق کے تمام دروازے بند تھے بالآخر جب یہ مجموعہ مرتب ہو گیا تو خواب میں رسول اللہ کی بشارت ہوئی اور مقبولیت کو فتح حاصل ہوئی۔

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوت وخلوت کی مناجات کا سب سے صحیح ترین وجامع مجموعہ ہے جس میں عبد ومعبود کے صحیح راز ونیاز ہیں۔ فی الحقیقت ایک بندہ جس قدر بھی اظہار عبودیت اپنے مالک حقیقی کے سامنے کر سکتا ہے وہ جامع کلمات اس میں مرتب ہیں۔

مؤلف نے اس امر کی بھی ذمہ داری لی ہے کہ اس میں کوئی حدیث غیر صحیح یا غیر مستند نہیں ہوگی ایک عرصہ سے علی الاطراف عالم میں ادعیہ کا یہ مجموعہ خواص وعوام میں مقبول اور بر طبقہ کا معمول ہے اس کی مناذل (۱۷) پر منقسم ہیں تاکہ ورد میں بھی سہولت رہے۔

میر محمد کتب خانہ کے زر اہتمام پیش کش مجموعہ ضیائت دیدہ زیب صورت میں شائع ہوا ہے عربی متن کے ساتھ ترجمہ اردو زبان میں فوائد اس مناسبت سے قائم کئے گئیں کہ آج تک اس خوبی سے ان ادعیہ مبارکہ کی طباعت کا سلسلہ ادا نہ ہوا ہوگا۔

Marfat.com

دلائل احکام پر مشتمل احادیث کا بہترین مجموعہ

بلوغ المرام مترجم

مترجم: مولانا امجد العلی صاحب

اس عظیم القدر کتاب کے مؤلف علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی ڈیڑھ سو سے زائد کتب کے مصنف ہیں شارح احادیث نبویہ کی حیثیت سے جس قدر آپکا درجہ امت میں بلند ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ بلوغ المرام میں آپنے دینی احکام مشتمل احادیث نبوی مسند احمد، صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، صحیح ابن حبان، مستدرک للحاکم مسند ابی عوانہ، دارقطنی، مسند بزار، سنن بیہقی، المنتقی لابن جارود، اور موطا امام مالک وغیرہ کتب احادیث سے منتخب فرما کر جمع کی ہیں، مختصر ہونے کے باوجود اتنا بڑا ذخیرہ اور اس طرز پر تالیف کی گئی ہے کہ طالعہ کرنیوالا نہایت عمدگی کیساتھ شرعی احکام پر عبور حاصل کرلیتا ہے حتیٰ کہ ابتدائی معلومات کا انسان بھی مستفیض ہوجاتا ہے اور منتہی شخص بھی اس مجموعہ سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔

احادیث نبوی کی یہ بے بہا کتاب شائقین علم حدیث کے لئے ایک نہایت عجیب تحفہ ہے اور اعتقادات و اعمال کو پاکیزہ تر بنانے کے لئے بہترین مددگار و معاون ثابت ہوگی۔ آسان ۱۵۹۶ احادیث جمع ہیں۔ اصل عربی اور اردو ترجمہ بالمقابل درج ہیں۔ مع فوائد ضروریہ۔

ناشر: میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "ق"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رح

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی مالا کلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

ایک ڈیرہ لگا ہوا دیکھا۔

ثُبَةٌ مِّنْ لُّؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ۔ موتی اور زمرد کا ڈیرہ۔

كَانَ اِذَا اَحْرَمَ اَمَرَ بِقِدْحٍ اَمَرَ بِقَدْحِ الْفِضَّةِ وَالْعَاجِبِيْنِ۔ امام محمد باقر جب احرام باندھتے تو کہہ دیتے کہ ہوے پر کا قدح نکال ڈالو اسی طرح دونوں طرف کے بڑے بڑے پیالے نکال ڈالو۔

يَا عَالِمَ الْعَيْشِ فِيْ ثَلٰثَةِ دَارٍ لَوْسَاءَ وَمَا رِيْحٍ حَسْنَاءَ وَفَرَسٍ قَبَّاءَ۔ اے علی زندگی کا مزہ تین چیزوں میں ہے، روشن گھر اور خوبصورت لونڈی اور پچکے پیٹ کا گھوڑا دبلا پتلی کمر کا)۔

مَلَاكُ الْمَرْئِ فِيْ ثَلٰثٍ قَبَقَبَةٍ وَّدَبَدَبَةٍ وَّقَلْقَلَةٍ۔ آدمی کی تباہی تین چیزوں سے ہوتی ہے، پیٹ سے اور ذکر سے اور زبان سے (پیٹ کے لیے ہر ایا ل مارتا ہے چوری کرتا ہے حد یا مُفر غذائیں کھا لیتا ہے اور ذکر سے زنا اور حرام کاری اور لواطت میں گرفتار ہوتا ہے۔ زبان سے جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ، افترا، بہتان وغیرہ صدہا گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے)۔

قِثٌّ۔ وہ بڑی جو دونوں سرینوں کے درمیان ہے اور قوم کا بزرگ اور سردار۔

قَبْحٌ۔ بھلائی سے دُور کرنا پھوڑنا۔

قُبْحٌ اور قَبَاحٌ اور قُبُوْحٌ اور قَبَاحَةٌ اور قُبُوْحَةٌ۔ برائی اور بُرائی۔

تَقْبِيْحٌ۔ بُرائی بیان کرنا، بُرا ٹھہرانا۔

مُقَابَحَةٌ۔ گالی گلوچ کرنا۔

اِقْبَاحٌ۔ بُرا کام کرنا۔

اِسْتِقْبَاحٌ۔ بُرا سمجھنا۔

قَبِيْحٌ۔ بُرا۔

اَشَحُّ الْاَسْمَاءِ حَرْبٌ وَّمُرَّةٌ۔ سب میں بُرے نام حرب اور مرّہ ہیں (کیونکہ حرب جنگ اور لڑائی کو کہتے ہیں اور جنگ بڑی خراب چیز ہے اس میں کشت وخون اور فساد اور بربادی ہے اور مُرّہ بمعنی تلخی جو طبیعت کو ناپسند ہے۔ بعضوں نے کہا ابلیس کی کنیت "ابو مرّہ" ہے اس وجہ سے یہ نام قبیح ہوا)۔

فَيَقُوْلُ لَا اَقُوْلُ فَلَانٌ اُقَبِّحُ۔ میں اس کے پاس باتیں کرتی ہوں تو بُری نہیں ٹھہرتی (یہ مجھ کو کسی بات پر ملامت نہیں کرتا، کیونکہ میری عزّت کرتا ہے، مجھے محبت رکھتا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

قَبَّحَتْ فُلَانًا۔ میں نے اُس سے کہا اللہ تجھ کو بھلائی سے دُور رکھے خراب کرے)۔

لَا تُقَبِّحِ الْوَجْهَ۔ یُوں مت کہو، اللہ فلانے کا مُنہ قبیح کرے یا کسی کو قبیح خراب صورت نہ کہو کیونکہ سب صورتیں اللہ کی بنائی ہوئی ہیں)۔

اُسْكُتْ مَقْبُوْحًا مَّشْقُوْحًا مَّنْبُوْحًا۔ (ایک شخص نے حضرت عمار کے سامنے حضرت عائشہ رضؓ کو بُرا کہا۔ وہ سمجھا کہ حضرت عمار چونکہ جنگ جمل میں حضرت علیؓ کے طرفدار تھے تو حضرت عائشہ رضؓ کی بُرائی سے خوش ہوں گے) حضرت عمارؓ نے کہا، ارے کمبخت بدبخت گالی خور چپ رہ (تو محبوبۂ رسول اللہ اور اُم المومنین رضؓ کی بُرائی کرتا ہے۔ ان کے فضائل بے شمار ہیں اگر ایک فضلی ان سے ہو گئی جس سے وہ نادم ہوئیں اور توبہ اور استغفار کیا تو کیا اس سے ان کی قدر و منزلت اور فضیلت جاتی رہی)۔

اِنْ قُبِّحَ قَبَّحَ وَكَبَّحَ۔ اگر کسی نے اس کو نہ دیا تو اس کو بُرا کہنے لگا سونہہ بگاڑا۔

مَا اَقْبَحَ بِالرَّجُلِ مِنْكُمْ اَلْعَدِيْثُ۔ تم میں سے کسی شخص کی بات کیسی قبیح ہوتی ہے۔

اِشْتَرُوْا مِنَ الْاِبِلِ اَلْقِبَاحَ فَاِنَّهَا اَطْوَلُ الْاِبِلِ اَعْمَارًا۔ بدصورت اور بدشکل اونٹ خریدا کرو اُن کی عمر زیادہ ہوتی ہے (بہ نسبت خوبصورت اونٹوں کے، کیونکہ خوبصورت جانور پر نظر لگتی ہے)۔

Marfat.com

قُبُوْر۔ یا مَقْبَرَۃ۔ زمین میں گاڑ دینا۔

اِقْبَار۔ قبر بنانا، گاڑنے کا حکم دینا، مُردے کو گاڑنے کے لئے حوالہ کرنا۔

نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الْمَقْبَرَۃِ۔ قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا (یعنی جہاں مُردے گاڑے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہاں کی مٹی نجاست یعنی مُردوں کے خون اور پیپ سے مخلوط ہوتی ہے لیکن اگر مقبرہ میں پاک جگہ پر نماز پڑھے تو نماز صحیح ہو جائے گی اسی طرح اگر حمام میں ایک پاکیزہ مقام پر پڑھے اور بعضوں کے نزدیک صحیح نہ ہوگی۔ بعضوں کے نزدیک مکروہ ہوگی اگرچہ وہاں کی مٹی پاک ہو۔ اگر قبروں سے علیحدہ کوئی مقام ہو تو اس میں بالاتفاق نماز درست ہوگی۔ اکثر علماء کہتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قبر کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھے یا قبر کو سجدہ کرے یہ بالاتفاق حرام بلکہ شرک ہے)۔

لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا یا مَقَابِرَ۔ اپنے گھروں کو قبرستان بنا کر جیسے مُردہ قبر میں نماز نہیں پڑھتا۔ ایسے ہی تم گھر کو مت کرو بلکہ گھر میں نماز پڑھا کرو۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ گھر کو قبرستان کی طرح مت کرو جہاں نماز جائز نہیں ہے)۔

اِجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِکُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْھَا قُبُوْرًا۔ اپنی کچھ نماز گھر میں بھی پڑھا کرو (مثلاً نفل نماز جیسے سنّت وتر تراویح تہجد وغیرہ) اور گھروں کو قبرستان بنا کر جیسے قبر میں نماز نہیں ہوتی اس طرح گھر کو مت کرو یا جو اللہ کی یاد نہ کرے وہ مُردہ ہے اور اس کا گھر گویا قبر ہے)۔

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا۔ میری قبر کو عید نہ بناؤ (یعنی عید کی طرح اجتماع نہ کرنا، ہر سال میلہ نہ لگانا جیسے عید گاہ میں ہوتا ہے)۔

نَھٰی عَنْ زِیَارَاتِ الْقُبُوْرِ وَلَعَنَ الْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔ آں حضرتؐ نے عورتوں کو قبروں کی زیارت سے منع فرمایا اور ان لوگوں پر لعنت کی جو قبروں کو سجدہ بنالیں اور اُن پر چراغاں کریں (روشنی تماشا عُرس میلہ وغیرہ۔ مجمع البحار میں ہے کہ عورتوں کو زیارت قبور کی پہلے ممانعت ہوئی تھی پھر جب مَردوں کو اس کی اجازت ہوئی تو عورتوں کو بھی اجازت ہوگئی اور ممانعت کا حکم منسوخ ہوگیا۔ بعضوں نے کہا عورتوں کے لئے ممانعت کا حکم منسوخ باقی ہے، منسوخ نہیں ہوا اس لئے کہ عورتیں بے صبر ہوتی ہیں بہت رونی پیٹنی ہیں اور قبروں پر چراغاں کرنا اس لئے منع ہوا کہ وہ بے فائدہ مال کا ضائع کرنا ہے۔ دوسرے یہ مقصود ہے کہ مسجدوں کی طرح کہیں لوگ قبروں کی تعظیم نہ کرنے لگیں)۔

لَعَنَ اللّٰہُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔ اللہ تعالیٰ نے اُن عورتوں پر لعنت کی جو قبروں کی بہت زیارت کیا کرتی ہیں (اکثر قبروں پر گھومتی رہتی ہیں)۔

لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ۔ اللہ تعالیٰ نے یہود اور نصاریٰ پر لعنت کی، انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ بنالیا (قبروں کی طرف ان کو قبلہ بنا کر نماز پڑھنے لگے)۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ۔ یا اللہ میری قبر کو بُت کی طرح مت کر دیجو کہ لوگ اس کی پُوجا کریں (جیسے بُت کی طرف بار بار آتے ہیں، اس کے سامنے جھکتے ہیں، ڈنڈوت کرتے ہیں اس کو سجدہ کرتے ہیں یا اس کی طرف مُنہ کر کے عبادت کرتے ہیں، ایسا حال میری قبر کا مت کیجیو)۔

اَنْ تُقْبَرَ فِیْنَا۔ کہ ان دنوں میں ہم اپنے مردوں کو دفن کریں (بعضوں نے کہا تُقْبَرُ سے یہاں جنازے کی نماز مُراد ہے)۔

قَاتَلَ اللّٰہُ الْعَجَائِزَ دَکَانَ قَدْ صَلَبَ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَقْبَرَنَا مَصَالِحًا۔ لوگوں نے ظالم حجاج بن یوسف سے کہا جس نے صالح بن عبدالرحمٰن کو سُولی پر چڑھایا تھا کہ ہم کو صالح کی لاش کاٹنے دے۔

اِنَّ الدَّجَّالَ وُلِدَ مَقْبُوْرًا۔ دجّال کہتے ہیں جب

Marfat.com

پیدا ہوا تھا تو ایک جھلی میں دھنسا ہوا تھا جس میں کہیں سوراخ نہ تھا دایہ کہنے لگی یہ تو ایک جوڑی ہے، اس کی ماں نے کہا نہیں اس کھال کے اندر ایک بچہ ہے۔ آخر اس کو چیرا جب وہ رویا اس کے اندر سے زندہ نکلا۔ غرض اس کی پیدائش بھی عجیب تھی)۔

جَاءَتْ عَمَّتِيْ يَاْتِيْ لِتَدْفِنَهٗ فِيْ مَقَابِرِنَا فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدُّوْا الْقَتْلٰى اِلٰى مَضَاجِعِهَا۔ (جابر بن عبد اللہ انصاری رضؓ کہتے ہیں) میری پھوپی میرے باپ کی لاش اپنے قبرستان میں گاڑنے کے لئے (احد پہاڑ سے) لے کر آئی (جہاں وہ شہید ہوئے تھے) اتنے میں آں حضرتؐ نے منادی کی کہ جو لوگ اس جنگ میں مارے گئے ہیں ان کو اپنے مکانوں میں (جہاں وہ شہید ہوئے مرکر گرے) لوٹا دو (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو ایک مقام سے دوسرے شہر میں لیجانا درست نہیں۔ بعضوں نے کہا مرنے کے بعد ہی ایسا کرنا درست نہیں لیکن کچھ مدت کے بعد درست ہے کیونکہ جابرؓ نے اپنے باپ کی لاش چھ مہینے بعد اُحد سے لے کر آئے اور بقیع میں اُن کو دفن کیا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر ضرورت ہو تو نقل میت درست ہے بے ضرورت منع ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ عمرو بن جموح اور عبد اللہ بن عمرو دونوں ایک قبر میں دفن ہوئے تھے۔ پھر پانی کا بہاؤ اُن کی قبر پر آیا تو اُن کی لاشیں نکالی گئیں اور دوسرے مقام پر گاڑی گئیں)

نَهٰى اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهَا۔ آں حضرتؐ نے قبروں پر چونا کرانے سے اور عمارت بنانے سے (جیسے گنبد چھتڑی وغیرہ) منع فرمایا (اسی طرح قبر پر شامیانہ یا خیمہ گاڑنا بھی منع ہے)۔

نَهٰى اَنْ تُوْطَاَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّجْلَسَ عَلَيْهَا۔ قبروں کو پاؤں سے روندنے سے اور اُن پر بیٹھنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں مومنین کی قبروں کی اہانت ہے اور وہ جائز نہیں البتہ مشکوں یا کافروں کی قبریں روندنا یا اُن کی لاشیں کسی ضرورت سے اُکھیڑ کر پھینکوا دینا درست ہے۔ جیسے آنحضرتؐ نے مسجد نبوی بناتے وقت کیا تھا)۔

نَهٰى اَنْ تُمْشٰى بِالنِّعَالِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ۔ جوتیوں سمیت (مومنین کی) قبروں پر سے گزرنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں اہانت ہے۔ مومنین کی قبور کی خوبی یہ ہے کہ ہمارے شارح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مومنوں کی قبروں کی اہانت بھی جائز نہیں رکھی، جیسے بتوں اور مورتوں کی اہانت کا حکم دیا کہ توڑ پھوڑ کر جلا کر پھینک دیئے جائیں اور نہ حد سے زیادہ ان کی تعظیم درست رکھی کہ ان کو چومنے چاٹنے سجدہ کرنے لگے)۔

اَلْقَبْرُ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ۔ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔

لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا۔ قبروں پر بیٹھو نہیں نہ اُن کی طرف نماز پڑھو (بعضوں نے حاجت کے لئے بیٹھنے سے مُراد لیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نہ تو قبروں کو حد سے زیادہ ذلیل کرو نہ حد سے زیادہ ان کی تعظیم کرو کہ نماز میں ان کو قبلہ کرلو، بلکہ اعتدال پر چلو جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے کیا کہ جب کسی مومن کی قبر پر جاتے تو اس کے لئے دعا و استغفار کرتے)۔

طِيْنُ الْقَبْرِ سے مُراد امام حسینؓ کی قبر کی مٹی ہے۔

حُنُوْطُ الْقَبْرِ يَكُوْنُ فِيْ ثَوْبِ الْاِحْرَامِ۔ اگر احرام کے کپڑے میں قبر کی خوشبو ہو (قبر پر بکسرہ قاف اگر کی لکڑی کا وہ مقام جس کو کیڑا کھا گیا ہو۔ بعضوں نے غلطی سے اُس کو قبر بہ فتحہ قاف پڑھا ہے یعنی آں حضرتؐ کی قبر شریف کی خوشبو)

قُبَّرَةٌ۔ چنڈول، چکاوک (ایک قسم کی چڑیا ہے)۔

اَلْقُبَّرَةُ كَبَيْرَةِ التَّسْبِيْحِ لِلّٰهِ وَتَسْبِيْحُهَا لِلّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ مُبْغِضِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ قمبر اللہ کی بہت تسبیح کرتی ہے، اس کی تسبیح یہ ہے اللہ حضرت محمدؐ کے

Marfat.com

آل کی دشمنوں پر لعنت کرے (حیوٰۃ الحیوان میں کعب احبار سے ایسا ہی منقول ہے)۔

قَنْبَرٌ۔ حضرت علی رضؓ کا غلام تھا۔

لَمَّا رَأَيْتُ الْأَمْرَ أَمْرًا مُنْكَرًا
أَجَّجْتُ نَارِي وَدَعَوْتُ قَنْبَرًا

(یہ حضرت علی رضؓ کا شعر ہے آپ نے اُن لوگوں کو جو معاذ اللہ آپ کو خدا قرار دیتے تھے آگ میں جلوا دیا۔ ترجمہ یہ ہے) جب میں نے ایک بڑا خلافِ شرع کام دیکھا تو آگ سلگوائی اور قنبر کو بُلایا۔

قُبُّوسٌ۔ ایک مشہور جزیرہ ہے بحیرۂ رُوم میں انگریزی میں اس کو سائپرس کہتے ہیں پہلے یہ جزیرہ سلطان رُوم کے قبضہ میں تھا اب سلطنت برطانیہ نے اس پر قبضہ کیا ہے۔

قَبَسٌ۔ آگ کا شعلہ لینا، یہ کھانا، استفادہ کرنا، سکھانا۔

قَبَسٌ۔ زبان کا مادہ کو جلد حاصل کر دینا۔

قَبَاسَةٌ۔ یہ قَبَسٌ کا مترادف ہے۔

اِقْبَاسٌ۔ سکھانا، آگ کا شعلہ دینا، آگ کا شعلہ کسی کے لئے طلب کرنا۔

اِقْتِبَاسٌ۔ آگ کا شعلہ لینا، روشنی حاصل کرنا، استفادہ کرنا، نظم یا نثر میں آیتِ قرآنی یا حدیث کا مضمون لانا۔

قَابُوسٌ۔ خوبرو آدمی، خوش رنگ۔

اَبُوْ قُبَيْسٍ۔ مشہور پہاڑ ہے مکہ کے مشرقی جانب۔

مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ۔ جس نے نجوم کا علم حاصل کیا (آئندہ کی باتیں بتلانے کے لئے) اس نے جادو کی ایک شاخ حاصل کی جیسے جادو سیکھنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے ویسے ہی اس علمِ نجوم کا حاصل کرنا جس سے آئندہ ہونے والی باتیں بتلاتے ہیں، حرام ہے لیکن نجوم کا وہ علم جس سے دریا اور خشکی کے راستے اور جہاز رانی کے طریقے معلوم ہوتے ہیں یعنی علمِ ہیئت، اس کا سیکھنا اور سکھانا درست بلکہ ضروری ہے)۔

حَتّٰى اَدْرٰى قَبَسُ الْقَابِسِ۔ یہاں تک کہ روشنی کے طلب گار کے لئے روشنی کا ایک شعلہ ٹمٹما دیا (یعنی حق کے طلب گار کو راہِ حق بتا دی)۔

اَتَيْنَاكَ زَائِرِيْنَ وَمُقْتَبِسِيْنَ۔ ہم تو آپ سے ملنے اور آپ سے علم حاصل کرنے کو آئے ہیں۔

فَاِذَا سَاحَ اَقْبَسْنَاهُ مَا تَبِعْنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ جب وہ چلے جاتے تو جو دین کی باتیں ہم اس حضرت سے سُنتے وہ ان کو بتلا دیتے۔

قَبَاسٌ اور مِقْبَاسٌ۔ وہ لکڑی جس پر آگ لگی ہو (یعنی جلتی ہوئی)۔

اَبُوْ قَابُوْسَ۔ نعمان بن منذر کی کنیت ہے۔

قَبْصٌ۔ انگلیوں کے سروں سے لینا سیراب ہونے سے پہلے پانی موقوف کر دینا نیز اراکے سُوراخ میں ڈال کر کپیٹنا، مادہ پر کودنا، ہلکا پھلکا، چالاک ہونا۔

قَبِصٌ۔ سر بڑا ہونا، بُلہانا۔

تَقْبِيْصٌ۔ چپک جانا، لگ جانا۔

اِنْقِبَاصٌ۔ اندر گھس کر چھوٹی ہو جانا۔

قَبْصَةٌ۔ اُس مقام کو بھی کہتے ہیں جہاں بہت ریت ہو۔

قَمِصٌ۔ ہلکا، چالاک۔

اِنَّ عُمَرَ اَتَاهُ وَعِنْدَهٗ قَبْصُ مِّنَ النَّاسِ۔ حضرت عمرؓ آپ کے پاس آئے اُس وقت بہت سے لوگ آپ کے پاس جمع تھے (عرب لوگ کہتے ہیں):

اَنْهَرَ كِنَانَةَ قَبْصِ الْحُصٰى وہ تو کنکریوں کے بے شمار ڈھیر میں ہیں)۔

فَتَخْرُجُ عَلَيْهِمْ قَوَابِصُ۔ اُن پر گروہ در گروہ لوگ نکلیں گے۔

اِنَّا دَعَابَتِنَا فَجَعَلَ بِلَالٌ يُّجَيِّئُ بِهٖ قُبْصًا قُبْصًا۔ آں حضرتؐ کھجور سنگوائی تو بلال انگیوں

Marfat.com

کے سروں سے پکڑ کر مٹھے کے مٹھے لانے لگے (یہ قُبْضَةٌ کی جمع ہے جیسے غُرْفٌ، غُرْفَةٌ کی)۔

قَبْضٌ۔ انگلیوں کے سرے سے پکڑنا (جیسے قَبْضٌ ساری، تسلی سے پکڑنا)۔

يَعْنِي الْقَبْضَ الَّذِي تُعْطِي الْقُصَّاءُ عِنْدَ الْحَصَادِ (مجاہدؒ نے اس آیت کی تفسیر وَاٰتُوا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ میں کہا) مُراد وہ مٹھے ہیں انا کے یا میوے کے جو حصاجوں کو کاٹتے یا توڑتے وقت دیئے جاتے ہیں (ایک روایت میں قُبْضَتٌ کے ضاد بمعجمہ، معنی وہی ہیں یعنی مٹھیاں)

اِنْطَلَقْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فَفَتَحَ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لِيْ مِنْ زَبِيْبِ الطَّائِفِ۔ (ابوذر رضی نے کہا) میں ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ گیا انھوں نے (کوٹھری کا) ایک دروازہ کھولا اور اُس میں سے طائف کے خشک انگور انگلیوں کے سروں سے پکڑ پکڑ کر مجھ کو دینے لگے۔

مِنْ حِيْنِ قَبْضٍ۔ جب سے جوان ہوئے اور سر بڑا ہوا یا بلند ہوا۔

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَسَاَلْتُنِيْ كَيْفَ بَنُوْلِيْ قُلْتُ يُقْبَضُوْنَ قَبْضًا شَدِيْدًا فَاَعْطَانِيْ حَبَّةً سَوْدَاءَ كَالشُّوْنِيْزِ شِفَاءٌ لَّهُمْ وَقَالَ اَمَا اِنَّهُمْ سَالِمُوْنَ فَلَا اَشْفِيْ مِنْهُ۔ (اسماء بنت ابی بکرؓ کہتی ہیں) میں نے خواب میں آں حضرتؐ کو دیکھا، آپ نے مجھ سے پوچھا تمھارے بیٹے کیسے ہیں؟ میں نے عرض کیا سخت بخار میں مبتلا ہوکر مرنے والے ہیں (منقبض ہو رہے ہیں) یہ سُن کر آپ نے ایک کالا دانہ کلونجی کی طرح ان کی تندرستی کے لئے مجھ کو دیا اور فرمایا موت کا تو علاج نہیں ہے لیکن اور بیماریوں کے لئے اس سے بڑھ کر تندرست کرنے والی کوئی دوا نہیں ہے۔

فَعَلِمْتُ بِاُذُنَيْهَا وَقَبَضَتْ۔ براق نے اپنے کان ہلائے اور دوڑنے لگا۔

ثُمَّ تُوُفِّيَ يَدَ الرَّجُلِ شَاةٌ اَوْ طَيْرٌ فَتَقْبِضُ بِهٖ۔ پھر ایک جانور بکری یا پرندہ کو لے کر آتے (اس عورت کے پاس جو فاندنی کی وفات کے بعد عدت میں ہوتی) وہ اس کو لے کر اپنے ماں باپ کے گھر کی طرف بھاگتی (لوگوں سے اس کو شرم آتی کیونکہ اس کی صورت بگڑی ہوئی ہوتی۔ ایک روایت میں تَمْقُضُ ہے، اس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

وَتَطْعَمُ مِمَّا اَهْدَتْ قُبْضَةً۔ اس کے بدلے ایک مٹھی کھانا کھلادے (ایک روایت میں قُبْضَةٌ ہے اور قرآن شریف میں ایک قرأت یوں بھی ہے: فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ ایک مٹھی رسول کے قدم کے نشان پر سے اُٹھائی۔ ضاد سے اور مشہور قرأت ضاد سے ہے)۔

قَبِيْصَةُ۔ ایک مشہور صحابی ہیں یا صحابی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ان پر دُرّہ اُٹھایا تھا مارنے کو۔

قَبْضٌ۔ لے لینا، پکڑ لینا، تھام لینا، باز رہنا، مار ڈالنا روزی تنگ کرنا، پاخانہ رُک جانا، سمیٹ لینا۔

تَقْبِيْضٌ۔ قبضہ میں دیدینا، قابض کرانا، جمع کرنا علیحدہ رکھنا۔

اِقْبَاضٌ۔ تلوار کا قبضہ بنانا۔

تَقَبُّضٌ۔ سُکڑنا، سمٹ جانا، کود جانا۔

اِنْقِبَاضٌ۔ بل جانا، سمٹ جانا، اندر گھس کر چھوٹا ہوجانا۔

اِقْتِبَاضٌ۔ قبضہ کرنا۔

قَابِضٌ۔ وہ دوا جو پاخانہ روک دے۔

قَابِضٌ۔ اللہ کا ایک نام ہے، یعنی روزی روکنے والا یا ارواح کو قبض کرنے والا۔

يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ وَيَقْبِضُ السَّمَاءَ۔ اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹ لے گا اور آسمان کو سمیٹ لے گا (اپنی مٹھی میں لے لیگا)۔

فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اَنَّ اِبْنَائِيْ قُبِضَ۔ اُنھوں نے

Marfat.com

آں حضرت کو کہلا بھیجا کہ میرا ایک بیٹا مَرا ہے آپ تشریف لائیے۔ کہتے ہیں کہ یہ پیغام حضرت زینبؓ نے آں حضرت ﷺ کی خدمت میں کہلا بھیجا تھا ان کا بابا علی بن العاص مرنے کے قریب ہو رہا تھا۔ بعضوں نے کہا حضرت رُقیہؓ نے یہ پیغام دیا تھا ان کے بیٹے عبداللہ بن عثمان رضؓ قریب الوفات تھے بعضوں نے کہا حضرت فاطمہؓ نے ان کے صاحبزادے حضرت حسن مرنے کے قریب تھے)۔

اِنَّ سَعْدًا یَوْمَ بَدْرٍ قَتَلَ قَتِیْلًا وَّ اَخَذَ سَیْفَہٗ فَقَالَ لَہُ اَلْقِہِ فِی الْقَبَضِ۔ سعد بن ابی وقاص نے بدر کے دن ایک کافر کو مار ڈالا اُس کی تلوار لے لی، آں حضرتؐ نے ان سے فرمایا، اس کو لوٹ کے جمع شدہ مال میں ڈال دے۔

کَانَ سُلَیْمَانُ عَلَی الْقَبْضِ مِنْ قَبْضِ الْمُھَاجِرِیْنَ حضرت سلمان فارسی رضؓ مہاجرین نے جو ایک مال لوٹ کر جمع کیا تھا، اس کی محافظت پر مقرر تھے۔

فَاَخَذَ قَبْضَۃً مِّنَ التُّرَابِ۔ ایک مٹھی مٹی کی لی۔

قُبْضَۃٌ۔ بہ ضمہ قاف بہ معنی مقبوض اور قَبْضَۃٌ بہ فتحہ قاف ایک مٹھی لینا)۔

فَجُعِلَ یَجِیْئُ بِہٖ قُبْضًا قُبْضًا۔ بلال مٹھی بھر بھر کر کھجور لانے لگے۔

ھِیَ الْقُبُضُ الَّتِیْ تُعْطٰی عِنْدَ الْحَصَادِ۔ مجاہد نے اِس آیت کی تفسیر میں "وَاٰتُوْا حَقَّہٗ یَوْمَ حَصَادِہٖ" کہا۔ مُراد وہ سُٹیاں ہیں جو خوشہ کاٹتے وقت مزدوروں کو دی جاتی ہیں۔

فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِّنِّیْ یَقْبِضُنِیْ مَا قَبَضَھَا۔ فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے جو اس کو بُرا لگتا ہے وہ مجھ کو بُرا لگتا ہے اور جس چیز سے وہ منقبض ہوتی ہے اس سے میں بھی منقبض ہوتا ہوں۔

غَیْرَ مُعْتَرِضٍ شَیْئًا وَّ لَا قَابِضٍ یَمِیْنَہٗ۔ نہ تو ہاتھوں کو (سجدے میں) زمین پر پھیلانے ان کو سمیٹ کر پہلو سے ملا دیا۔

قَبْضَۃٌ شَعِیْرٍ۔ جَو کی ایک مٹھی (اور قُبْضَۃٌ شَعِیْرٍ بھی ہو سکتا ہے)۔

فَاَخَذَ قُبْضَۃً۔ پھر ایک مٹھی لی (ایک روایت میں قَبْضَۃً بہ فتحہ قاف ہے)۔

اِنَّ اللّٰہَ یَقْبِضُ الْعِلْمَ۔ اللہ تعالیٰ علم اُٹھالے گا (یعنی دین کا علم، اس طرح کہ دین کے عالم دنیا سے گزر جائیں گے)۔

لٰکِنْ یَّقْبِضُہٗ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِھِمْ۔ لیکن علم کو اُٹھالے گا اس طرح کہ عالم اور علم دونوں کو قبض کرلے گا (یا علم سے مُراد علم کی کتابیں ہیں اس طرح کہ کتاب پر سے حرف مٹ جائیں گے)۔

فَقَبَضَتْ اِمْرَاَۃٌ یَدَھَا۔ ایک عورت نے آنحضرتؐ سے بیعت کرتے وقت اپنا ہاتھ کھینچ لیا (حالانکہ آنحضرتؐ عورتوں سے صرف زبان سے بیعت لیتے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ سے نہ ملاتے۔ تو اِس حدیث میں ہاتھ کھینچ لینے سے یہ مراد ہے کہ دوسری عورتوں کی طرح اس نے اپنا ہاتھ نہیں بڑھایا بلکہ ہاتھ سمیٹ لیا)۔

کَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ قَبَضَ عَلٰی لِحْیَتِہٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَہٗ۔ عبداللہ بن عمر جب حج کرنے اور حج سے فارغ ہو کر احرام کھولتے تو اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جتنی مٹھی سے زیادہ ہوتی اس کو کتر ڈالتے۔ (شاید ان کے نزدیک احرام کھولتے وقت سر اور ڈاڑھی دونوں کا قصر کرنا ضروری ہو گا اور دوسری حدیث میں جو ہے کہ ڈاڑھیوں کو چھوڑ دو اس کو انھوں نے حج کے سوا اور حالتوں سے خاص رکھا ہو گا یا یہ کہ ڈاڑھی کا قصر جائز ہے اور منع یہ ہے کہ بالکل کتر اکر چھوڑ دے، یعنی ایک مٹھی سے کم کر دے۔ خ ش ی۔ بعض علمائے اہامیہ سے منقول ہے کہ ڈاڑھی اتنی رکھنا واجب ہے کہ اس کو ڈاڑھی کہیں اور امام مالک سے منقول ہے کہ وہ ڈاڑھی کو جو ایک مٹھی سے زائد ہوتی کتر ڈالتے)۔

Marfat.com

مَازَادَ یَقْبِضَۃٍ فِی النَّارِ۔ جنتی ڈاڑھی ایک مٹھی سے زائد ہو وہ آگ میں پڑے گی۔ یہ حدیث امامیہ سے منقول ہے اس سے یہ نکلتا ہے کہ ڈاڑھی کو بہت لمبا کرنا بھی عمدہ نہیں۔ لیکن اعفوا اللحی کی حدیث سے اس کا جواز بلکہ وجوب نکلتا ہے)۔

وَقَبَضَ اِسْرَائِیْلُ ثَلٰثَ اَصَابِعَ۔ اسرائیل نے جو اس حدیث کو عثمان سے روایت کرتا ہے تین انگلیوں کو بند کرلیا (یعنی تین بار ان کو سمیٹا تھا)۔

اَنَا اللّٰہُ وَیَقْبِضُ اَصَابِعَہٗ وَیَبْسُطُھَا۔ میں اللہ ہوں اور آں حضرتؐ نے اللہ تعالےٰ کے قبض وبسط کو اپنی انگلیاں بند کرکے اور کھول کر بتلایا (مطلب یہ ہے کہ قبض وبسط اپنی ظاہری معنی پر محمول ہے، اس میں تاویل کی ضرورت نہیں جیسے دوسری صفات میں۔ لیکن کیفیت اس کی اللہ ہی جانتا ہے۔ بعضوں نے کہا آنحضرتؐ نے انگلیاں بند کرکے اور کھول کر مقبوض کی صفت بیان کی، یعنی آسمان اور زمین کی ذکر قابض اور باسط کی، جو اللہ تعالےٰ ہے اور یہ تاویل بعید ہے)۔

فَیَقْبِضُ قَبْضَۃً مِّنَ النَّارِ۔ پھر اللہ تعالےٰ ایک مٹھی دوزخ والوں میں سے لے لیگا (اور جن کو چاہے گا اس مٹھی میں لے کر دوزخ سے نکال لے گا)۔

اِذَا قُبِضَتْ۔ جب رُوح قبض کی جاتی ہے معلوم ہوا کہ رُوح ایک جسم لطیف ہے جو اس جسم کثیف میں سمائی ہوئی ہے اور مرنے سے آدمی کا جسم فنا ہو جاتا ہے، لیکن روح اپنے حال پر باقی رہتی ہے صرف اس کی کیفیت بدل جاتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ رُوح خود ایک جوہر قائم بالذات ہے نہ کہ عرض اور خون)۔

بِیَدِہِ الْاُخْرٰی الْقَبْضُ۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں مارنا ہے (ایک روایت میں اَلْقَبْضُ ہے یعنی احسان اور جود وکرم۔ ایک روایت میں ہے، ایک ہاتھ میں اس کے ترازو ہے)۔

خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَۃٍ مِّنْ جَمِیْعِ الْاَرْضِ۔ اللہ تعالےٰ نے ساری زمین سے ایک مٹھی لے کر اس سے آدمؑ کو پیدا کیا (یعنی ہر طرح کی مٹی ان کے پتلے میں ملی، نرم اور سخت، پاکیزہ اور خبیث، نرم سے خوش اخلاق لوگ نکلے، اور سخت سے بداخلق اور پاکیزہ سے مومن اور خبیث سے کافر)۔

مَنْ قَبَضَ یَتِیْمًا مِّنْ بَیْنِ الْمُسْلِمِیْنَ بِخَیْرٍ۔ جو مسلمان یتیم لے لے (اس کی پرورش اپنے ذمہ کرلے)۔

یَاْخُذُ الْجَبَّارُ سَمٰوٰتِہٖ وَاَرْضِیْہِ بِیَدَیْہِ فَجَعَلَ یَقْبِضُھَا وَیَبْسُطُھَا۔ پروردگار جل شانہ اپنے آسمانوں اور زمین کو اپنے ہاتھ میں لے لیگا، آں حضرتؐ مٹھی کو بند اور کھولنے لگے (اللہ تعالےٰ کے قبض اور بسط کی طرف اشارہ کیا، یعنی حقیقۃً قبض اور بسط مراد ہے اس میں تاویل کی ضرورت نہیں)۔

لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا وَلٰکِنْ یَّقْبِضُ الْعُلَمَاءَ۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے قریب علم کو دلوں سے نہیں چھین لے گا بلکہ عالموں کو اٹھا کر علم اٹھالیگا (یعنی دین کے عالم مرجائیں گے، جاہل رہ جائیں گے۔ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب علم اٹھ جائے گا۔ یعنی عالم تو رہیں گے پر بے عمل۔ عبادہ بن صامت نے کہا خشوع اٹھ جائے گا۔ تو جامع مسجد میں جا کر دیکھے گا، ہزاروں آدمی جمع ہوں گے پر خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے والا ان میں ایک بھی نہ ہوگا)۔

فَقَبَضَ عَلَیْھِنَّ۔ ان کلموں کو انگلیاں بند کرکے شمار کیا۔

اَلَا اُنْقِبَاضُ عَنِ النَّاسِ مَکْسِبَۃٌ لِّلْعَدَاوَۃِ۔ کھنچے کھنچے رہو لوگوں سے مُرک جانا دشمنی پیدا کرتا ہے (یعنی پہلے پہل تو تحمل کرکے خوشی کے ساتھ ملا کرتا تھا اب ترک کرنے لگا تو اس سے عداوت پیدا ہوگی، وضعداری یہ ہے کہ جو وضع

Marfat.com

شروع کرے اسی کو قائم رکھے جس سے کھل کر ملتا تھا اس سے ہمیشہ کھل کر ملتا رہے)۔

تَغَيَّظَتِ الْجَلْدَةُ فِي النَّارِ۔ کھال آگ میں سمٹ گئی۔

كُلَّمَا انْقَبَضَ اللَّحْمُ عَلَى النَّارِ فَهُوَ ذَكِيٌّ وَكُلَّمَا اِنْبَسَطَ فَهُوَ مَيْتَةٌ۔ جو گوشت آگ پر رکھنے سے سمٹ جائے تو وہ پاکیزہ گوشت ہے اگر پھیل جائے تو وہ مُردار ہے۔

مَا مِنْ قَبْضٍ وَلَا بَسْطٍ إِلَّا وَلِلَّهِ فِيهِ مَشِيَّةٌ وَابْتِلَاءٌ۔ جو قبض اور بسط ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کی آزمائش سے ہوتا ہے (یہاں قبض سے دل کی تنگی اور کمزوری اور بسط سے خوشی اور کشادہ دلی مُراد ہے یہ دونوں آدمی کے اختیار میں نہیں ہیں۔ خداوند کریم کی طرف سے ہوتے ہیں)۔

قُبِضَ فُلَانٌ۔ وہ مرگیا۔

مَقْبَضُ السَّيْفِ۔ تلوار کا قبضہ

قَبَضَ قَبْضَةً فَقَالَ إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا أُبَالِي وَقَبَضَ قَبْضَةً وَقَالَ إِلَى النَّارِ وَلَا أُبَالِي۔ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کی ارواح میں سے ایک مٹھی لی اور فرمایا' یہ بہشت میں جانے والے ہیں مجھ کو کچھ پرواہ نہیں ہے اور ایک مٹھی اور لی اور فرمایا یہ دوزخ میں جانے والے ہیں مجھ کو کچھ پرواہ نہیں۔

قُبُطٌ۔ ہاتھ سے اُٹھا کر لانا۔

تَقْبِيطٌ۔ (یہ مقلوب ہے تَقْطِيبٌ کا) ترش رُو کرنا، مُنہ بنانا۔

كَسَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبْطِيَّةً۔ آں حضرت ﷺ نے مجھ کو قبطی کپڑا پہنایا (وہ ایک سفید جہین کپڑا ہوتا ہے جو مصر میں بنا کرتا تھا اس کے بنانے والے قبط تھے یعنی مصر والے اس لئے اس کو قُبطی کہنے لگے بہ فتحہ قاف اور مصر والوں کو قِبط بہ کسرہ قاف کہتے ہیں)۔

مَا رَأَيْنَا عَلَيْهِ إِلَّا بَيَاضَهُ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ كَأَنَّهُ قُبْطِيَّةٌ۔ ابن ابی الحقیق یہودی کو رات کی سیاہی میں اس کے رنگ کی سفیدی نے ہم کو دکھلا دیا گویا وہ ایک قبطی کپڑا تھا۔

إِنَّهُ كَسَا امْرَأَةً قُبْطِيَّةً فَقَالَ مُرُوهَا فَلْتَتَّخِذْ تَحْتَهَا غِلَالَةً لَا تَصِفُ حَجْمَ عِظَامِهَا۔ آنحضرت ﷺ نے ایک عورت کو قبطی کپڑا (جو جہین اور باریک ہوتا ہے) دیا اور فرمایا اس عورت سے کہو کہ اس کے نیچے ایک زیر جامہ ہونا چاہئے کپڑے کا پہنے جس سے اس کی ہڈیوں کا حال معلوم نہ ہو' (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو ایسے باریک کپڑے جن میں سے ان کا بدن نظر آئے پہننا درست نہیں البتہ اگر موٹا کپڑا نیچے رکھ کر اوپر سے باریک کپڑا پہنیں تو درست ہے)۔

لَا تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْقَبَاطِيَّ فَإِنَّهُ إِنْ لَا يَشِفْ فَإِنَّهُ يَصِفُ۔ اپنی عورتوں کو قباطی (مصر کے باریک کپڑے) مت پہناؤ اگرچہ ان میں صاف نظر نہیں آتا لیکن بدن کا حال (عضوی مقدار) تو معلوم ہوتا ہے۔

إِنَّهُ كَانَ مُجْلِبَ بَدَنَةِ الْقَبَاطِيِّ وَالْأَنْمَاطِ عَبْدَ اللهِ بن عرنمہ اپنے قربانی کے اونٹوں پر قباطی اور سوزنیوں کے جھولیں ڈالتے۔

آتِي بِقَبَاطِيٍّ۔ قباطی کپڑا لے کر آئے۔

فَأَعْطَانِي قُبْطِيَّةً۔ مجھ کو ایک قبطی کپڑا دیا۔

قُمْتُ بِالْقَبَاطِيِّ وَالْمَطَارِفِ حَتَّى نَزَعُوهَا۔ پھر قباطی اور مطارف سے بھر آگیا یہاں تک کہ اس کا سب پانی نچوڑ ڈالا۔

قُنْبُعٌ۔ آواز، فریاد، ہاتھی کی آواز چنگھاڑ، چھپ جانا، چیخنا، سر جھکانا، اُتار ڈالنا۔

قُبُوعٌ۔ سر اپنی کمال میں گھسیڑنا یا گریبان میں سر ڈالنا۔

اِنْقِبَاعٌ۔ جھونجھ (گھونسلہ) میں گھس جانا۔

Marfat.com

إِقْتِنَاعٌ۔ مشک کا مُنہ مُنہ میں لے کر پینا۔
يَا بْنَ قَالِيَةِ۔ گالی ہے یعنی اے احمق۔
قُبَاعٌ۔ احمق
قُبَارِيٌّ۔ بڑے سر والا مرد۔
كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ۔ آں حضرتؐ کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔
قَبِيْعَةٌ۔ بند شمشیر یا جو قبضہ کے سر پر ہو یا تلوار کے دونوں پھلوں کے تلے (طبیبی نے کہا قَبِيْعَةٌ۔ وہ جو قبضہ کے اس جانب ہو جو دھار کی طرف ہوتا ہے، چاندی ہو یا لوہا)
قَالَ اللّٰهُ فَلَانًا قَبَّحَ ضَبَّحَ الثَّعْلَبَ وَقَبَّحَ جَبَّحَ الْقُنْفُذَ اللہ فلاں شخص کو تباہ کرے لومڑی کی طرح چلایا اور سیہی کی طرح (یعنی سیہہ کی طرح) کھال میں سر گھسیڑ لیا۔ (چھپ گیا)۔
إِنْ وَلِيَكُمْ وَالٍ رَؤُوْفٌ يَكُمْ قُلْنَمٌ قُبَامٌ بُوْنٌ ضَبَّةَ۔ اگر تم پر کوئی ایسا حاکم مقرر کیا جاتا ہے جو تم پر مہربان ہو (زی سے پیش آئے تو تم کہتے ہو یہ تو قباع بن ضبہ ہے۔ (جو ایک احمق شخص تھا عرب میں، پھر جو شخص احمق اور بیوقوف ہو اس کو کہنے لگے اور حارث بن عبد اللہ کو جو قُبَاع کہتے ہیں تو اس وجہ سے کہ انھوں نے لوگوں کے ماپ بدل دیئے تھے اور ایک پیمانہ کو جو چھوٹا تھا لیکن اس میں آٹا بہت سما گیا تھا کہنے لگے تمھارا یہ پیمانہ تو قباع ہے، اُس روز سے خود حارث کا لقب قباع ہو گیا۔) (عرب لوگ کہتے ہیں)
قَبَعْتُ الْجَوَارِيَ۔ جب اس کے کناروں کو اندر یا باہر موڑ دے، مطلب یہ ہے کہ وہ گہرا ہے)۔
فَذَكَرُوْا لَهُ الْقُبُعَ۔ صحابہؓ نے آنحضرتؐ سے نرسنگے کا ذکر کیا (یعنی بوق کا کہ اذان کے وقت اس کو بجایا کرو)۔
قَبْعَرَتْنِي۔ بڑے تن و توش کا اونٹ۔
فَجَاءَ فِيْ طَائِرٍ عَنَاتُهٗ جَمَلٌ قَبْعَرَتْنِيْ۔ ایک پرندہ میرے پاس آیا گویا وہ ایک بڑا اونٹ تھا۔
قَبْقَبٌ۔ آواز کرنا اور پیٹ کو بھی کہتے ہیں چونکہ وہ آواز کرتا ہے۔
قَبْقَابٌ۔ جھوٹا، کذاب، بہت بڑبڑانے والا اونٹ
فرع، کھڑاؤں، بکی، کثیر الکلام۔
مَنْ وُقِيَ شَرَّ قَبْقَبِهٖ وَذَبْذَابِهٖ وَلَقْلَقِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو شخص پیٹ اور شرم گاہ اور زبان کے شر سے بچایا جائے (حرام مال سے پرہیز رکھے زنا اور حرام کاری نہ کرے، جھوٹ غیبت افترا لگانی گلوچ سے بار رہے) وہ بہشت میں جائے گا (اکثر گناہ انہی تین اعضاء سے ہوتے ہیں)۔
قَبُلَ يَقْبُلُ يَا قُبُوْلٌ۔ چلنا، لازم کرنا، شروع کرنا
قَبَالَةٌ۔ ضمانت
قَبْلٌ۔ جوتی میں تسمے لگانا۔
قَبُوْلٌ اور قُبُوْلٌ۔ لے لینا، تصدیق کرنا، مان لینا۔
تَقْبِيْلٌ۔ چومنا، بوسہ دینا۔
تَقَبُّلٌ۔ لازم کر لینا، قبول کرنا۔
مُقَابَلَةٌ۔ مواجہ ایک کتاب کو دوسری کتاب سے مطابق کرنا، جوتی میں تسمے لگانا (جیسے اِقبال ہے)۔
إِقْبَالٌ۔ آنا، سامنے مُنہ کرنا، بیوقوفی کے بعد عقلمند ہونا، لازم کرنا، شروع کرنا۔
تَقَابُلٌ۔ ایک دوسرے کے سامنے ہونا۔
اِسْتِقْبَالٌ۔ مُنہ قبلہ کی طرف کرنا (عرب میں استقبال کہتے ہیں پیش روی کو، یعنی آگے جا کر کسی کو لانا)۔
إِقْتِبَالٌ۔ شروع کرنا، فی البدیہہ کہنا۔
قَابِلٌ۔ آئندہ۔
قَابِلَةٌ۔ آئندہ شب، دائی، جنائی۔
إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ سَوَّاهُ قُبُلًا۔ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کا پُتلا اپنے ہاتھ سے بنایا (ان کو زیادہ عزت دینے کو ورنہ صرف کُن فرما دینا کافی تھا جس طرح اور چیزوں کو بنایا) پھر اپنے سامنے ہی اس کو ٹھیک کیا (اسی طرح توراۃ شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور جنۃ العدن کے درخت اپنے ہاتھ سے گاڑے)۔

إِنَّ اللّٰهَ كَلَّمَهٗ قِبَلًا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ سے بالمشافہ بات کی (بغیر حجاب اور بغیر توسط ملائکہ)۔

لِمَكَانِ لِنَعْلِهٖ قِبَالَانِ۔ آں حضرتؐ کی نعل مبارک (جوتی) میں دو تسمہ تھے (جو انگلیوں کے بیچ میں ہوتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں ؎ ؎ ؎ ؎ ؎ ؎ ؎ ؎ ؎ ؎ ؎ ؎ أَقْبِلْ نَعْلَهٗ يَا قَابِلَ نَعْلَهٗ۔ اپنی جوتی میں تسمہ لگا یا۔ طیبی نے کہا آں حضرت صلعم کے کفش مبارک میں دو تسمے تھے۔ ایک میں بیچ کی انگلی اور انگوٹھا ڈالتے اور دوسرے میں دوسری انگلیاں)۔

فَأَبْلُوا النِّعَالَ۔ جوتیوں میں لتے لگاؤ۔

نَعْلٌ مُقَبَّلَةٌ۔ تسمہ دار جوتی۔

نَعْلٌ مُقَبَّبَةٌ لَهٗ۔ تسمہ بندھی ہوئی جوتی۔

نَهٰى أَنْ يُضَحّٰى بِمُقَابَلَةٍ أَوْ مُدَابَرَةٍ۔ آنحضرت صلعم نے اُس بکری کی قربانی کرنے سے منع فرمایا جس کا کان سامنے سے کاٹ لیا گیا ہو اور کچھ لٹکتا چھوڑ دیا گیا ہو یا جیسے سے کچھ کاٹ لیا گیا ہو اور سامنے کچھ لٹکتا چھوڑ دیا گیا ہو (اس نشان کو عرب لوگ قَبَلَه اور إِقْبَالَه کہتے ہیں)۔

أَرْضٌ مُقْبِلَةٌ وَّ أَرْضٌ مُدْبِرَةٌ۔ وہ زمین جس میں کہیں کہیں پانی پڑے اور سب جگہ عام نہ ہو۔

ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ۔ پھر زمین کے لوگوں کے دلوں میں اس کی اُلفت اور محبت ڈال دی جاتی ہے (زمین والوں کے دل اس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں، اس کی محبت ان کے دلوں میں سما جاتی ہے) اُس کی تعظیم اور تکریم کرنے لگتے ہیں کرمانی نے کہا اللہ کے بندے جس سے محبت کریں تو یہ نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت رکھتا ہے اور عادۃ المسلمون حسنا فهو عِنْدَ اللّٰهِ حسن کا یہی مضمون ہے۔ مترجم کہتا ہے بندوں سے مراد نیک اور دیندار اور خدا پرست بندے ہیں ورنہ فساق اور فجار اور بدعتی تو کبھی نیک بندے سے محبت نہیں رکھتے بلکہ طرح طرح کے اتہامات اس پر کر کے اس کی ایذا دہی کے درپے رہتے ہیں)۔

قَبُوْلٌ۔ صاد (یعنی مشرقی ہوا) کو بھی کہتے ہیں (جیسے دَبُوْرٌ مغربی ہوا کو)۔

وَمَرَاى دَابَّةً يُوَارِيهِمَا شَعْرُهَا أَهْدَبَ الْقَبَالِ۔ اور ایک جانور دیکھا جس کے بال اس کو ڈھانپ رہے تھے اس کی پیشانی پر لمبے لمبے بال تھے۔

قَبَالٌ۔ ہر چیز کا سامنے کا حصہ جو پہلے دکھائی دیتا ہے۔

وَأَنْ تُرَى الْهِلَالُ قَبَلًا۔ اور ایک نشانی قیامت کی یہ ہے کہ چاند نکلتے ہی دکھائی دے (کیونکہ خوب بڑا اور خوب روشن ہوگا اس کے ڈھونڈنے کی ضرورت نہ رہے گی)۔

إِنَّ الْحَقَّ قَبْلَ۔ حق بات کھلی اور واضح ہوتی ہے، (اس کے لئے بحث اور تکلف کی ضرورت نہیں ہوتی)۔

فِي عَيْنِهٖ قَبَلٌ۔ حضرت ہارون کی دونوں آنکھوں کی سیاہی ناک پر رہتی (یعنی ایسا معلوم ہوتا کہ ناک کا کنارہ دیکھ رہے ہیں یا ترچھا پن تھا) ایک طرف مائل جیسے اَحول یعنی بھینگا ہوتا ہے)۔

إِنِّي لَأَجِدُ فِي بَعْضِ مَا أُنْزِلَ مِنَ الْكُتُبِ الْأُوَلِ قَبْلَ الْعُصَيْرَةِ الْقَصَّةِ صَاحِبِ الْعِرَاقَيْنِ مُبَدِّلِ السِّكَّةِ يَلْعَنُهٗ أَهْلُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَيْلٌ لَّهٗ ثُمَّ وَيْلٌ لَّهٗ۔ میں بعض آسمانی کتابوں میں اس اقبل کا حال پاتا ہوں جو چھوٹی گردن والا دونوں عراقوں (یعنی عراق عجم اور عراق عرب) کا حاکم ہے،

Marfat.com

لعنت نبوی کو بدلنے والا اُس پر آسمان اور زمین والے سب لعنت کرتے ہیں، اس کی خرابی ہو خرابی ہو۔

اَقْبَلُ۔ وہ شخص جس کی آنکھوں میں قَبَل ہو یعنی ایسا معلوم ہوتا ہو کہ اپنی ناک کو دیکھ رہا ہے۔ بعض نے کہا اَقْبَلُ "اَفجج" کو کہتے ہیں جس کے دونوں پاؤں کے سرے تو نزدیک ہوں اور ایڑیاں دُور دُور (شاید مراد حجاج بن یوسف ہے جو بڑا ظالم سفاک اور عبدالملک کی طرف سے دونوں عراق کا والی تھا)۔

رَاَیْتُ عَوْسَجًا یَقْبَلُ عُرُوْبَ زَمْزَمَ۔ میں نے قتیل بن ابی طالب کو دیکھا وہ زمزم کے ڈول کو تھام لیتے (یعنی پانی پلانے کے وقت)۔

فَزَجَمَ ثَنِیَّۃً اَقْبَلَ طَوِیْلَ الْعُنُقِ۔ پھر ایک شخص ترچھا بھینگا لمبی گردن والا نمودار ہوا۔

قَبِلَتِ الْقَابِلَۃُ الْوَلَدَ۔ دایہ نے بچہ کو پیدا ہوتے وقت تھام لیا۔

طَلِّقُوا النِّسَاءَ لِقُبُلِ عِدَّتِھِنَّ۔ عورتوں کو اُس وقت طلاق دو جب ان کی عدت شروع ہو سکے (یعنی اس طہر کے شروع میں جس میں صحبت نہ کی ہو تاکہ عدت گزارنے میں ان کو آسانی ہو۔ ایک روایت میں فِیْ قُبُلِ طُھْرِھِنَّ ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں فِیْ قُبُلِ الشِّتَاءِ۔ جاڑے کی آمد میں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مطلقہ عورت کی عدت تین طہر ہیں۔ کیونکہ جب طہر میں طلاق دے گا تو یہ طہر بھی عدت میں محسوب ہو جائے گا اور عدت اسی وقت سے شروع ہو جائے گی برخلاف اس کے اگر حیض میں طلاق دی یا اس طہر میں جس میں صحبت کر چکا تو حیض سے پاک ہونے کے بعد دوسرا طہر آنے تک عدت شروع نہ ہوگی)۔

فِیْ قُبُلِ ھٰذَا الْجِدَارِ۔ اس دیوار کے سامنے۔

قَتَشُوْا اَقْبُلَھَا۔ اس کی فرج تک ٹٹولی (کہ سیں اس میں نہ چھپا ہو)۔

صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ قُبُلَ الْکَعْبَۃِ۔ کعبہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں (یعنی باب کعبہ کی طرف منہ کر کے امام کو یہیں کھڑا ہونا بہتر ہے گو اور جوانب میں بھی کھڑا ہو سکتا ہے)۔

یُسْتَثْنٰی مَا عَلَی الْمَاذِیَانَاتِ وَاَقْبَالِ الْجَبَلِ۔ جو نہروں اور ٹیلوں کے سروں پر اوگے وہ مستثنیٰ کر لیا جائے۔

اَقْبَال جمع ہے قُبُل کی جو پہاڑ یا ٹیلہ کی چوٹی کو بھی کہتے ہیں۔ اور قَبَل کی جمع بھی ہو سکتی ہے جو بمعنی گھاس ہے۔ اور قَبَل اس کو بھی کہتے ہیں جو سامنے آئے۔

قُلْتُ لِعَطَاءٍ مُحْرِمٌ قَبَضَ عَلٰی قُبُلِ اِمْرَاَتِہٖ فَقَالَ اِذَا دَخَلَ اِلٰی مَا ھُنَالِکَ فَعَلَیْہِ دَمٌ۔ میں نے عطاء سے پوچھا اگر احرام والا شخص اپنی عورت کی فرج تھام لے؟ انھوں نے کہا اگر دخول کر دے تو اس کو دم (قربانی) دینا ہوگی۔

قُبُلُ۔ سامنے کی سرشگاہ، دُبر، پیچھے کی سرشگاہ (یعنی سرین)۔

نَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذَا الْیَوْمِ وَخَیْرِ مَا قَبْلَہٗ وَخَیْرِ مَا بَعْدَہٗ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْیَوْمِ وَشَرِّ مَا قَبْلَہٗ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ۔ یا اللہ ہم تجھ سے آج کے دن کی بھلائی چاہتے ہیں اور اس دن کی جو اس سے پہلے گزر گیا (یعنی گزشتہ دن کی نیکیاں قبول کر) اور اس دن کی جو اس کے بعد آنے والا ہے اور تیری پناہ چاہتے ہیں آج کے دن کی بُرائی سے اور اس دن کی بُرائی سے جو اس سے پہلے گزر گیا (یعنی اس کی بُرائیاں معاف کر دے) اور اس دن کی بُرائی سے جو اس کے بعد آنے والا ہے۔

اِیَّاکُمْ وَالْقَبَالَاتِ فَاِنَّھَا صَغَارٌ وَّ فَضْلُھَا رِبًا۔ ابن عباس نے کہا تم دنبہ داریوں (ضمانتوں) سے بچتے رہو یہ چھوٹی باتیں ہیں ان میں جو زیادتی لے وہ سود ہے

Marfat.com

(یعنی) کوئی محصول یا سرکاری مطالبہ کی ضمانت لی اور ضمانت میں جتنا دام اس سے زیادہ لیا تو یہ سود ہوگا اگر ضمانت کر کے خود اس زمین میں کھیتی کرے تو جائز ہوگی)۔

مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ۔ پورب اور پچھم کے درمیان قبلہ ہے (یعنی ان لوگوں کے لئے جن کا قبلہ جنوب یا شمال میں ہو۔ بعضوں نے کہا یہ مکہ والوں کے لئے فرمایا جن کا قبلہ جنوب یا شمال میں ہو، بعضوں نے کہا یہ مدینہ والوں کے لئے فرمایا جن کا قبلہ جنوب کی طرف ہے مطلب یہ ہے کہ جہت کعبہ کی طرف مُنہ کرنا کافی ہے ان لوگوں کے لئے جو کعبہ نہ دیکھتے ہوں کیونکہ عین کعبہ کی طرف مُنہ کرنا باہر والوں کو دشوار ہے)۔

مَنْ جَلَسَ بُيُوْلُ قُبَالَ الْقِبْلَةِ فَقَدْ كَفَرَ وَاجْتَرَحَ اِجْلًا لَا كَلَّهُ يُغْفَرُ لَهٗ۔ جو شخص قبلہ کی طرف مُنہ کر کے پیشاب کرتا ہوا بیٹھے پھر اس کو خیال آئے قبلہ کی بزرگی کا اور اُدھر سے مُڑ جائے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے (معلوم ہوا کہ پیشاب اور پاخانہ دونوں میں قبلہ کی طرف مُنہ کرنا منع ہے، اب اس میں اختلاف ہے کہ یہ ممانعت صحرا اور میدان میں ہے یا مکانوں میں بھی اسی طرح اس میں بھی اختلاف ہو کہ جماع کے لئے کشف عورت قبلہ کی طرف منع ہے یا نہیں؟ بعضوں نے پیشاب کرنے میں قبلہ کی طرف مُنہ کرنا منع نہیں رکھا اور صحیح یہ ہے کہ پیشاب اور پاخانہ دونوں میں منع ہے)۔

اَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ آں حضرتؐ نے بلال بن حارث کو "قبل" کی کانوں کا ٹھیکہ دیا قَبَل۔ ایک مقام کا نام ہے ساحل سمندر کے قریب مدینہ سے پانچ دن کی مسافت پر (بعضوں نے کہا وہ "فرع" میں ہے جو خلص اور مدینہ کے درمیان ایک موضع ہے۔ بعضوں نے مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ روایت کیا ہے)۔

لَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ۔ اگر پہلے سے مجھ کو یہ خیال آتا جو بعد کو آیا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا (یعنی اگر قربانی میں ساتھ نہ لایا ہوتا تو میں بھی حج کا احرام فسخ کر کے اس کو عُمرہ کر ڈالتا اور عمرہ کر کے احرام کھول ڈالتا جیسے میں نے تم کو حکم دیا ہے لیکن اب جب قربانی کا جانور میرے ساتھ ہے تو میں احرام نہیں کھول سکتا)۔

سُئِلَ عَنْ مُقَابِلِهٖ مِنَ الْعِرَاقِ۔ جب وہ عراق سے آئے تو ان سے پوچھا گیا۔

هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰذَا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ میرا مُنہ اس طرف ہے (میں پیٹھ کے پیچھے کچھ نہیں دیکھتا نہیں تمہارا رکوع اور خشوع کچھ مجھ پر پوشیدہ نہیں ہے۔ میں پیٹھ کے پیچھے سے بھی تم کو اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے سامنے سے)۔

اِذَا صَلَّيْتُمْ قِبَلَ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا۔ جب پاخانہ یا پیشاب کرنے کے لئے بیٹھو تو قبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ نہ کرو بلکہ پورب یا پچھم کی طرف مُنہ کرو (یہ حکم مدینہ والوں کے لئے ہے)۔

اِذَا صَلَّيْتَ فَلَا تَبُلْ اِلَى الْقِبْلَةِ وَلَا اِلَى الْيَمِيْنِ وَلَا اِلَى الشِّمَالِ وَلٰكِنْ بُلْ اِلَى الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ۔ جب پاخانہ کرنے بیٹھو تو قبلہ کی طرف یا داہنی یا بائیں طرف پیشاب نہ کرو بلکہ پورب یا پچھم کی طرف کرو (یہ حکم مدینہ والوں کے لئے ہے)۔

اِذَا صَلَّيْتَ فَلَا تَبُلْ اِلَى الْقِبْلَةِ وَلَا اِلَى الْيَمِيْنِ وَلَا اِلَى الشِّمَالِ وَلٰكِنْ بُلْ اِلَى الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ۔ جب پاخانہ کرنے بیٹھو تو قبلہ کی طرف یا داہنی یا بائیں طرف پیشاب نہ کرو بلکہ پورب یا پچھم کی طرف کرو (یہ حکم مدینہ والوں کے لئے ہے)۔

لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَى الْقِبْلَةِ۔ تم میں کوئی قبلہ کی طرف پیشاب نہ کرے (مکان میں ہو یا جنگل میں۔ بعضوں نے کہا مکان میں درست ہے جب اس کے اور قبلہ کے درمیان کوئی آڑ ہو جیسے دیوار وستون وغیرہ۔ ایک روایت میں لَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ہے یعنی پاخانہ پھرنے کے وقت قبلہ کی طرف مُنہ نہ کیا جائے)۔

لَمْ يَرَ الْوُضُوْءَ اِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ الْقُبُلِ

Marfat.com

وَلَدُ بَیْنٍ وہ اسی چیز سے لازم ہے جو قبل یا برے کے (یعنی نر یا فرج یا مقدمے)۔

حَتّٰی اِذَا انْتَصَفَ اللَّیْلُ اَوْ قَبْلَهٗ۔ آدھی رات کے وقت یا اس سے پہلے۔

اِذَا نَظَرَ قِبَلَ یَمِیْنِهٖ۔ جب اپنی داہنی طرف دیکھتے

فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ۔ اپنے مُنہ کی جانب نہ تھوکے (یعنی نماز میں کیونکہ اللہ کی رحمت سامنے سے آتی ہے)۔

وَکَانَ مِنْ قِبَلِ اُنَاسٍ اَصْبَتُکَ۔ ہم نے اُنس رضؓ کے ذریعہ سے آنحضرتؐ کا بال حاصل کیا۔

فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ۔ اللہ تعالیٰ نماز کے مُنہ کے سامنے ہے (اس وجہ سے اُدھر تھوکنا بے ادبی ہے اللہ تعالیٰ تو اپنے عرش پر ہے نماز کے مُنہ کے سامنے ہونے سے یہ مطلب ہے کہ اس کا قبلہ یا اس کا ثواب یا اس کی رحمت یا اس کی جہت جس کی تعظیم کا اُس نے حکم دیا ہے (یعنی کعبہ سامنے ہے)۔

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ۔ جو شخص اپنے دل سے (اپنی خوشی اور رغبت سے یا صدق دل سے) لا الٰہ الا اللہ کہے۔

وَکَانَ السَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ قِبَلِ عِبَادِهٖ۔ اللہ کو سلام کرنا بندوں کی طرف سے ایسا ہی ہے۔

اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا۔ جب اُدھر سے یعنی پورب کی طرف سے رات آن پہنچے اور ادھر سے یعنی پچھم کی طرف سے دن اپنی پیٹھ موڑے۔

اَلْقَبِیْلُ فِی التَّسْلِیْفِ۔ بیع سلم میں مال وقت پر دینے کی کوئی ضمانت کرے تو یہ درست ہے (یعنی مسلم الیہ کا کوئی ضامن ہو)۔

تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ۔ وہ چار ہڈیاں لے کر سامنے آتی ہے (مونڈھے سے اس کے پیٹ پر چار ہڈیاں ہیں۔ جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو یہی چار ہڈیاں دونوں طرف سے آٹھ معلوم ہوتی ہیں۔ اس عورت کا نام ہادیہ خنا خیلان کی بیٹی تھی۔

قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ۔ نماز فرض ہونے سے پہلے کپڑوں کو پاک رکھنے کا حکم ہوا تھا۔

وَکَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ صَالِحًا۔ سعد بن جبادہ حضرت عائشہ رضؓ کو تہمت لگنے سے پہلے اچھے نیک بخت آدمی تھے (ایماندار تھے مگر ان کو اپنی قوم کی رَخ آگئی چونکہ عبداللہ بن اُبی منافق ہوا اس تہمت کا بانی مبانی تھا، انہی کے قبیلہ کا تھا)۔

جَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ یُّوْحٰی اِلَیْهِ وَهُوَ عِنْدَ رَاْسِهٖ وَقَبْلَ رِجْلَیْهِ۔ آنحضرتؐ پر وحی اُترنے سے پہلے تین فرشتے آپ کے پاس آئے (یہ معراج کا قصہ ہے لیکن اس کے راوی شریک نے اس میں کئی غلطیاں کی ہیں، ان میں سے ایک غلطی یہ بھی ہے کہ معراج کو وحی اُترنے سے پہلے بیان کیا حالانکہ معراج نبوت کے بعد ہوئی تھی اور اسی رات کو نمازیں فرض ہوئی تھیں)۔

بَیْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقِبْلَةِ۔ منبر اور قبلہ کی دیوار کے درمیان۔

حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ۔ یہاں تک کہ اس کے مال کو کوئی نہ لے گا (کیونکہ لوگوں کی تعداد بہت کم ہوگی اور مال کی کثرت اور قیامت کے قرب کی وجہ سے خواہش نہ رہے گی)

یُصَلِّیْهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ۔ ان دو رکعتوں کو عصر سے پہلے پڑھ لیتے۔ (یعنی ظہر کے بعد کے دو گانہ کو)

فَقُبَیْلَ الصُّبْحِ۔ صبح ہونے سے کچھ ہی پہلے۔

فَلَیْسَ اَحَدٌ یَّقْبَلُنَا۔ ہماری مفلسی کی وجہ سے کوئی اپنے پاس ہم کو نہ رکھتا۔

لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوتَهٗ۔ اللہ تم شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں کرتا۔

فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ مُقْبِلًا عَلَیْهِمَا بِقَلْبِهٖ۔ دو رکعتیں دل لگا کر پڑھے۔

Marfat.com

فَقُبِلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْهُمْ پھر خالد بن ولید ایک پتھر لے کر آئے۔

اِنْ اَنْتَ خَبَّيْتَ بِهٖ فَلَنْ اَقْبَلَهٗ۔ اگر تو اس کو (یعنی جو لوث کے مال میں سے چرایا ہے) لے کر آئے گا تو میں قبول نہیں کرنے کا (یہ بطریق تغلیظ اور تشدد کے فرمایا، نہ قبول کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مال غنیمت بٹ گیا اور لوگ اپنا اپنا حصہ لے کر چلدیئے اب اس مال کا پھر سب کو تقسیم کرنا مشکل ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ چور کی توبہ قبول نہ ہوگی کیونکہ ہر ایک گناہ سے توبہ قبول ہوتی ہے)۔

لَا يَسْلَمُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ قَابِيْلَ۔ ایک ملک میں دو دین برابری کے ساتھ نہیں رہ سکتے (بلکہ ایک دن غالب ہو گا دوسرا مغلوب، جیسے دار الاسلام میں اسلام غالب ہوتا ہے اور دار الکفر میں کفر۔ بعضوں نے کہا ارض سے مراد مدینہ ہے یا عرب کا ملک اور مطلب یہ ہے کہ مدینہ سے کافر نکالدیئے جائیں یا سارے ملک عرب میں سے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جس ملک میں اسلام کا دین غالب نہیں ہے گو مسلمان وہاں امن سے رہتے ہوں، اس کو دار الاسلام نہیں کہیں گے، جیسے کافر اگر جزیہ دے کر دار الاسلام میں رہیں تو وہ دار الکفر نہیں کہلاتا)۔

اَقْبِلْ يَقُوْلُوْنَ هٰذِهٖ دِيَارُنَا لَنَا فِيْ صَائِغِنَا۔ یا اللہ یمن والوں کے دل مدینہ کی طرف مائل کردے (وہ ہجرت کر کے مدینہ چلے آئیں) اور ہمارے صاع میں برکت دے (کہ دو سیر تک سے آنے والوں کو کھانے کی اور اس ملک والوں کو ان کے کھلانے کی تکلیف نہ ہو، ان پر شاق نہ گزرے)

حِيْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ۔ جب ہم کو خبر پہنچی کہ ابوسفیان شام کا قافلہ لے کر آرہا ہے (اس میں غلہ اور سونا چاندی کا بہت مال تھا)۔

فَصَامُوْا اِلَى الْقَابِلَةِ۔ اور اگلے والی رات تک روزہ رکھا یا اگلے سال تک۔

ثُمَّ اَنْ تَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ۔ ہم کو دونوں قبلوں کی طرف پاخانہ میں منہ کرنے سے منع کیا (یعنی کعبہ اور بیت المقدس دونوں کی طرف اگر جگہ مدینہ والوں کے لئے ہو تو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ بیت المقدس کی طرف وہاں منہ کرنے سے کعبہ کی طرف پشت ہوتی ہے)۔

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِّنْ غُلُوْلٍ وَّلَا صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ۔ اللہ تعالیٰ چوری کے مال میں سے (یا حرام مال میں سے) خیرات کی جائے اس کو قبول نہیں کرتا اور نہ نماز بغیر طہارت کے قبول کرتا ہے (تو طہارت صحت نماز کی شرط ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث اشتراط پر دلالت نہیں کرتی، جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ بھاگے ہوئے غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی حالانکہ اس کی نماز صحیح ہو جاتی ہے اور حق یہ ہے کہ صحت باعتبار شرائط اور ارکان کے اور چیز ہے اور قبول ہونا دوسری چیز اور صحت قبول کو مستلزم نہیں ہے نہ قبول صحت کو بلکہ قبول اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کی پسند پر منحصر ہے)۔

فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ۔ دونوں ہاتھوں کو سر کے سمع سامنے سے لے گئے (گردن تک) اور پیچھے سے لے کر آئے۔

قَبِيْلٌ۔ جماعت اور گروہ جو ایک باپ کی اولاد نہ ہوں۔ اور قَبِيْلَةٌ وہ جماعت جو ایک باپ کی اولاد ہو۔

قَبَلْتُ الدَّلْوَ۔ میں نے ڈول کو سنبھال لیا۔

نُقِرَ كَلِمَةً قُبْلًا۔ پھر سنہ در سنہ ان سے کلام کیا۔ (یعنی بلا فاصلہ بلا واسطہ)۔

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اِلَى وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ اَنْ نُّفِرَضَ الصَّلٰوةُ۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ مدثر والی حرفاھجر تک نماز فرض ہونے سے

Marfat.com

پہلے اُتاری (مطلب یہ ہے کہ نماز فرض ہونے سے پہلے کپڑوں کو پاک رکھنے کا حکم ہوا تھا)۔

يَلْزَمُ الْمَرْءَ إِنْ وَلِيَ فِي أَمْوَالِهِ وَنِصْفُهُ إِنْ وَلِيَ فِي إِفْنَادِهِ۔ اگر میض کی تہری میں صحبت کی تو ایک دینار خیرات کرے اور اگر حیض کے ختم ہونے کے قریب صحبت کرے تو آدھا دینار خیرات کرے (اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ یہ حکم استحباباً ہے اور صرف توبہ اور استغفار کافی ہے اگر عورت یہ کہے کہ میں حیض سے ہوں اور اس پر جھوٹ بولنے کی تہمت نہ ہو تو اس سے وطی کرنا حرام ہوگا اور اگر معلوم ہو کہ وہ جھوٹ بولتی ہے تو وطی جائز ہوگی)۔

وَيُقْتَلُ مِنَّا قَابِلًا۔ آئندہ سال ہم میں سے لوگ قتل کئے جائیں (ہم اس پر راضی ہیں، اس سال ہم کو فدیہ دلا دیا جائے۔ یہ صحابہؓ نے اس وقت کہا جب حضرت جبرئیلؑ نے آنحضرت سے عرض کیا کہ آپ اپنے اصحاب سے پوچھئے یا تو وہ بدر کے قیدیوں کو قتل کریں یا اگر ان سے فدیہ لینے ہیں تو اتنے ہی لوگ اپنے شہید ہونے پر رضامند ہوں۔ آنحضرتؐ کے اصحاب تنگی میں تھے انھوں نے فدیہ لینا قبول کیا۔ آخر ان کے ستر آدمی جنگِ اُحد میں شہید ہوئے)۔

نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ۔ یمن کی طرف آپ نے دیکھا۔

لَسَلَّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ هُلَّالًا۔ البتہ فرشتے تم کو سامنے آکر سلام کرتے۔

عَلَى وَاعِظٍ جَلَّةٍ لَهُ وَعُوظٌ وَكُلُّ مَوْعُوظٍ قَبِيلَةٌ فَالْوَاعِظُ ہر وعظ کرنے والا جس کو وعظ کرتا ہے، اس کا قبلہ ہے اور جس کو وعظ کرتا ہے وہ وعظ کرنے والے کا قبیلہ ہے (کیونکہ ہر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوتا ہے)۔

إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ الطَّلَاقَ طَلَّقَهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ۔ جب کوئی اپنی عورت کو طلاق دینا چاہے تو ایسے وقت میں دے کہ اس کی عدت شروع ہو جائے یعنی اس طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو۔

اَلرَّسُلُ يَأْتِي عَلَيْهِ سِتُّونَ وَسَبْعُونَ سَنَةً مَا قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاةً۔ بعض آدمی ساٹھ یا ستر برس کی عمر تک پہنچ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی ایک نماز بھی نہیں قبول کی ہوتی (اس طرح بے اعتدالی اور بدتمیزی کی نماز کو بعض علماء کہتے ہیں کوئی نماز قبول نہیں ہوتی)۔

لَا بَأْسَ بِمَسِّهِ أُمُوْمُوْ مُقْبِلًا مُدْبِرًا۔ دونوں صبح کرنے میں ہاتھوں کو سامنے سے پیچھے لے جائے یا پیچھے سے سامنے لائے دونوں طرح درست ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ۔ اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا کیا تو اس سے فرمایا حق بات کو قبول کر، اس نے قبول کیا۔

هُوَ قِبْلَ بِلَادِ قَبِلٍ۔ پروردگار کی قبلیہ ہماری قبلیہ کی طرح نہیں ہے (ہماری قبلیہ تو زمانی ہوتی ہے اور وہ زمان سے پاک ہے)۔

لَا تُقْبَلُ الْأَرْضُ بِقِطَعٍ مُسْتَوِيَةٍ وَلٰكِنْ بِالنِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالْخُمُسِ۔ زمین کا ایک معین مقدار کے گیہوں پر لینا درست نہیں (مثلاً دس من گیہوں اس کی پیداوار میں سے دیں گے۔ البتہ پیداوار کے آدھے یا تہائی یا چوتھائی یا پانچویں حصے پر لینا درست ہے)۔

قَبَالَةٌ۔ وہ لکھا ہوا کاغذ جس میں آدمی اپنے اوپر کوئی حق یا دین یا معاملہ قبول کرے۔ اب عرف میں قَبَالَہ زمین یا مکان کی دستاویز کو کہتے ہیں جو سرکار سے لے یا کسی شخص سے)۔

تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكَ۔ اللہ تیری عبادت قبول کرے اور ہماری بھی (یہ عید الفطر میں فرمایا۔ اور عیدُ الاضحیٰ میں فرمایا تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكَ۔ چونکہ قربانی ہر شخص نہیں کرتا بلکہ امام اور حاکم اور مقتدر والے لوگ کرتے ہیں اس لئے کہ پہلے امام قربانی کرتا ہے پھر دوسرے

Marfat.com

لوگ کرتے ہیں)۔

قَبْوٌ۔ انگلیوں سے اٹھا کرنا، بلند کرنا، چُننا، خم کرنا، کمان کی طرح بنانا۔

تَقْبِیَۃٌ۔ بنانا، زیادتی کرنا، اوپر اُٹھانا۔

تَقْبِیْبٌ۔ گنبد کی طرح کر دینا، قبا پہننا، پیچھے سے آنا۔

اِقْبَاءٌ۔ پوشیدہ ہو جانا۔

اِقْبَاءٌ۔ بنانا۔

قَبَاءٌ۔ ایک قسم کا لباس جو دوسرے کپڑوں پر پہنا جاتا ہے۔ یا قمیص یا خیروانی

قِبَاءٌ۔ مقدار۔

قَبَا۔ تصغیر کیلئے۔

یُکْرَہُ اَنْ یَّدْخُلَ الْمُعْتَکِفُ قُبَّۃً مَقْبُوْبَۃً۔ اعتکاف والے شخص کو طاق میں داخل ہونا مکروہ ہے دوسرے لوگ کہتے ہیں: **فَسَبَوْتُ الْبِنَاءَ**۔ میں نے عمارت کو بلند کر دیا۔

اَیَمُرُّ الْمُعْتَکِفُ تَحْتَ قُبَّۃٍ مَقْبُوْبٍ۔ کیا اعتکاف کرنے والا بنے ہوئے طاق کے نیچے سے گزر سکتا ہے۔

قُبَاء۔ ایک موضع مدینے سے دو یا تین میل پر وہاں کی مسجد مشہور ہے۔ آں حضرت نے وہاں نماز پڑھی ہے اور قرآن میں اسی کا ذکر ہے آیت یہ ہے **لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی** تا آخر آیت۔

کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ قُبَاءَ کُلَّ سَبْتٍ۔ آنحضرتؐ مسجد قبا میں ہر ہفتہ کے دن آیا کرتے۔

کَانَ یَاْتِیْ قُبَاءَ رَاکِبًا وَّمَاشِیًا۔ آنحضرتؐ مسجد قبا میں سوار ہو کر اور پاپیادہ آتے۔

اَوَّلُ مَنْ لَبِسَ الْقَبَاءَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ۔ سب سے پہلے قبا حضرت سلیمان بن داؤد نے پہنی۔

باب القاف مع التاء

قَتَبٌ۔ آنبیں کھلانا۔

اِقْتَابٌ۔ پالان باندھنا، غلیظ اور سخت کرنا۔

قِتْبٌ۔ گول آنت (اس کی جمع اَقْتَابٌ ہے لمبی آنت کو قُصْبٌ کہتے ہیں اس کی جمع اَقْصَابٌ ہے)۔

قَتِبٌ۔ تنگ سر یا لغب۔

قِتْبَۃٌ۔ آنت۔

قَتَبٌ۔ پالان، کاٹھی۔

قَتُوْبَۃٌ۔ پالان لگایا ہوا اونٹ۔

قُتَیْبَۃٌ۔ ایک قبیلے کے باپ کا نام ہے۔

قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ۔ مشہور محدث ہیں جو بخاری اور مسلم اور اصحاب سنن کے شیخ ہیں۔

لَا صَدَقَۃَ فِی الْاِبِلِ الْقَتُوْبَۃِ۔ اُن اونٹوں پر زکوٰۃ نہیں ہے جن پر پالان لگائی جاتی ہے یعنی جو محنت، کام کاج کرنے والے اونٹ ہوں)۔

لَا تَمْنَعُ الْمَرْاَۃُ نَفْسَھَا مِنْ زَوْجِھَا وَاِنْ کَانَتْ عَلٰی ظَھْرِ قَتَبٍ۔ عورت اپنے خاوند کو صحبت کرنے سے نہ روکے اگرچہ کاٹھی کی پشت پر ہو یعنی اونٹ پر سوار جا رہی ہو۔ بعضوں نے کہا عرب کی عورتیں جب زچگی کا وقت قریب آتا تو اونٹ کی کاٹھی پر بیٹھتیں تاکہ بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہو جائے۔ مطلب یہ ہے کہ عورت کو کسی حال میں بھی خاوند کو ملی سے روکنا جائز نہیں ہر وقت اس کی اطاعت کرنی چاہئے)۔

وَاَنَا لَھُمْ فِیْھِمْ مَا کَانَ لَھُمْ مِنَ النَّعَمِ مَالًا وَّاِبِلًا وَّعُرُوْضًا مِنْ اَقْتَابٍ وَّحِبَالٍ۔ ان کا جو حصہ کھجور میں تھا اس کی قیمت میں ان کو نقد پیسہ اور اونٹ اور سامان جیسے کاٹھیاں رسیاں ملا۔ (کیوں کہ زمین میں ان کا کوئی حق نہ تھا، صرف پیداوار میں تھا)۔

فَتَدَلّٰی اُقْتَابُ بَطْنِہٖ۔ اُس کے پیٹ کی

Marfat.com

آتیں باہر نکل آئیں گی (نہایہ میں ہے کہ اَقْتَاب جمع ہے قِتْب کی بکسرۂ قاف۔ بعضوں نے کہا قِتْب بھی جمع ہے قِتْبَۃ کی بمعنی آست)

قَتٌّ۔ پھیلانا، چنل خوری کرنا، جھوٹ بولنا، پیٹھ کے پیچھے جانا، مطلب معلوم کرنے کے لیے بیمار اونٹ کا پیشاب سونگھنا، پھاڑنا کہ جاننا، تیار کرنا، تھوڑا تھوڑا جمع کرنا۔

تَقْتِیْتٌ۔ پھیلانا، مشہور کرنا، جمع کر کے پکانا۔

زَیْتٌ مُقَتَّتٌ۔ وہ تیل جس میں خوشبودار پھول یا بیج پکائے گئے ہوں۔

قَوْلٌ مَقْتُوْتٌ۔ جھوٹی بات۔

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ۔ چنل خور (لگانے بجھانے والا) بہشت میں نہیں جائے گا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

قَتَّ الْحَدِیْثَ۔ بات بٹ لی گھڑلی) (بعضوں نے کہا نمام وہ شخص جو لوگوں کے ساتھ ہوان کی باتیں سن کر دوسروں سے لگائے)۔

قَتَّاتٌ۔ وہ جو پوشیدہ ہو کر لوگوں کی بات سنے، اور دوسروں کو مطلع کرے۔ اور قَتَّاس وہ جو خبریں پوچھ پوچھ کر دوسروں کو جاکر سنائے۔ مجمع البحار میں اس کو فَتَّاش لکھا ہے)

اِنَّہٗ اَدْھَنُ بِدُھْنٍ غَیْرِ مُقَتَّتٍ وَّھُوَ مُحْرِمٌ

اس حضرت نے احرام کی حالت میں سادہ تیل لگایا (جس میں خوشبو نہ تھی)۔

فَاِنْ اَھْدٰی اِلَیْکَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَاِنَّہٗ رِبًّا۔ اگر قرض لینے والا بھوسہ کو گھاس کا ایک گٹھا یا قَتّ کا ایک گٹھا تحفہ بھیجے (اور تو لے لے) تو وہ بھی سُود میں داخل ہے (گو وہ اپنی رضامندی سے دیتا ہے)۔

قَتٌّ۔ ایک قسم کا جنگلی ہرا چارہ جس کو جانور کھاتے ہیں (بعضوں نے کہا قَتّ ایک دانہ ہے خود رو جو جنگل میں اُگتا ہے خط سالی میں لوگ اس کو پکا کر کھاتے ہیں۔

مترجم کہتا ہے اگر قرض لینے والا بلا شرط اپنی خوشی سے کچھ زیادہ دے تو اس کا لے لینا درست ہے۔ شاید عبداللہ بن سلام نے جو اس کو بھی سُود میں داخل کیا تو ان کا مطلب یہ ہوگا کہ جب کسی ملک میں ایسے تحفے بھیجنے کا رواج ہو تو یہ رواج بھی سشرط کرنے کے شامل ہوگا اور اس صورت میں اس کا لینا ناجائز ہوگا)۔

اَلْجَنَّۃُ مُحَرَّمَۃٌ عَلَی الْقَتَّاتِ۔ چنل خور پر بہشت حرام ہے۔

قَتَّاتٌ۔ قَتّ بیچنے والے کو بھی کہتے ہیں۔

قَتَلٌ۔ قتاد کھانے سے پیٹ میں درد ہونا۔

تَقْتِیْلٌ۔ قتاد کا ٹ کر بلا کر اونٹ کا چارہ بنانا۔

قَتَادٌ۔ ایک جنگلی درخت ہے سخت کانٹے دار اس کے کانٹے سوئیوں کی طرح ہوتے ہیں۔

حَرْثُ الْقَتَادِ۔ قتاد کا سُونا قتاد پر سخت مشکل کام کو کہتے ہیں)

لَا مُجْتَنًی مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الثَّوْکُ۔ قتاد سے سوائے کانٹوں کے اور کیا چن سکتا ہے (اس کو آگ میں جلائیں بس اسی کام کا ہے)۔

اِنَّ لِصَاحِبِ ھٰذَا الْاَمْرِ غُدَیْنَۃً اَلْمُتَمَسِّکُ فِیْھَا بِدِیْنِہٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْقَتَادِ۔ اس امامت کا صاحب ایک زمانہ میں غائب رہے گا (یعنی بارھواں امام) اس زمانہ میں اپنے دین پر قائم رہنے والا ایسا ہوگا جیسے قتاد کو مُٹھی میں لینے والا مطلب یہ ہے کہ جیسے طریق پر قائم رہنا اس زمانہ میں ایسا دشوار ہوگا جیسے قتاد کو مُٹھی میں لینا، اس کی وجہ یہ ہوگی کہ شرک و بدعت کا غلبہ ہوگا اور مسلمان موحد کو مخالفین سے سخت ایذائیں پہنچیں گی۔ یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

اَبُوْ قَتَادَۃَ۔ (رضی) مشہور صحابی ہیں جو سواری میں ماہر تھے۔

Marfat.com

قَتَادَۃٌ۔ مشہور تابعی ہیں۔
قَتَدٌ۔ زمین کی لکڑی (اس کی جمع اَقْتَادٌ اور قُتُوْدٌ ہے)
قَتَرٌ یا قُتُوْرٌ۔ تنگی کرنا، بُوچھیلنا، ملانا، لازم کرلینا، اندازہ کرنا، تمیز کرنا۔
تَقْتِیْرٌ۔ گھٹانا، کم کرنا، تنگ کرنا۔
اِقْتَارٌ۔ یہ تَقْتِیْرٌ کا مترادف ہے۔
اِقْتِیَاسٌ۔ عود کی خوشبو لینا۔
تَقَتُّرٌ۔ غصہ ہونا، تیار ہونا، فریب دینا، الگ ہوجانا۔
تَقَاتُرٌ۔ ایک دوسرے کو فریب دینا۔
قَتُوْرٌ۔ جاہل وعیال پر تنگی کرے۔
کَانَ اَبُوْ طَلْحَۃَ یَرْمِیْ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَتِّرُ بِیْنَ یَدَیْہِ۔ ابوطلحہؓ کافر لوگ پر تیر چلاتے تھے اور آں حضرت صلعم ان کے لئے تیر اٹھا کرتے جاتے تھے (ان کے پاس رکھتے جاتے تھے یا پیکان تیروں میں لگاتے جاتے تھے)۔
اِنَّہٗ اَھْدٰی لَہٗ یَکْسُوْمُ سِلَاحًا فِیْہِ سَہْمٌ فَقَوَّمُوْہُ وَسَاوَمُوْہُ فَاَتَرَ الْغُلَامُ ——— یکسوم نے آں حضرتؐ کو کچھ ہتھیار بھیجے ان میں ایک تیر بھی تھا آپ نے اس کا خوش (سوفار) سیدھا کیا اور اس کا نام مترالفلا رکھا (غلام معصد رہے غَالَی بِالسَّہْمِ کا۔ یعنی ایک تیر کی مار تک تیر پہنچایا)۔
تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ فَتْرَۃٍ وَمَا وَلَدَ۔ اللہ کی پناہ مانگو شیطان اور اس کی اولاد سے۔
فَتْرَۃٌ۔ ابلیس کا ایک نام ہے۔
اِبْنُ فَتْرَۃَ۔ ایک قسم کا خبیث سانپ۔
یُسْقِمُ فِیْ بَدَنِہٖ وَاِقْتَارٍ فِیْ رِزْقِہٖ۔ جسم کی بیماری اور روزی کی تنگی۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:
اَفْتَرَ اللّٰہُ رِزْقَہٗ۔ اللہ اُس کی روزی تنگ کرے)۔
اَفْتَرَ الرَّجُلُ یا فُتِرَ۔ وہ تنگدست ہوگیا۔
مُفْتِرٌ۔ متاع تنگدست۔
مُوَسَّعٌ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَمَقْتُوْرٌ عَلَیْہِ فِی الْاٰخِرَۃِ۔ دنیا میں تو اس کو کشادگی اور فراغت ہے اور آخرت میں تنگی۔
فَاَقْتَرَ اَبَوَاہُ حَتّٰی جَامَعَ الْاَوْفَاضِ اس کے ماں باپ تنگدست ہوگئے یہاں تک کہ فقیروں کے ساتھ بیٹھے۔
وَقَدْ خَلَّفَھُمْ فَتْرَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ ان کے پیچھے ہی آں حضرتؐ کے لشکر کا غبار آپہنچا۔
فَاِذَا ھُمْ بِقَتَرَۃِ الْجَیْشِ۔ یکایک وہ لشکر کے گرد و غبار میں تھے۔
عَلٰی وَجْہِہٖ اَذْرَۃٌ قَتَرَۃٌ وَّسَوَادٌ۔ قیامت کے دن آذر حضرت ابراہیمؑ کے والد آئیں گے ان کے مُنہ پر گرد اور سیاہی ہوگی۔
مَنِ اطَّلَعَ مِنْ فُتْرَۃٍ فَفُقِئَتْ عَیْنُہٗ فَھِیَ ھَدْرٌ۔ جو شخص موکھے روشندان یا سوراخ میں سے جھانکے پھر اس کی آنکھ پھوڑ دی جائے (دوسرے گھر والا جس کو وہ جھانکتا ہے اس کی آنکھ پھوڑ دے) تو اس کی آنکھ مفت جائے گی (پھوڑنے والے سے کوئی بدلہ نہیں لیا جائے گا نہ قصاص نہ دیت)۔
لَا تُؤْذِ اَخَاکَ بِقُتَارِ قِدْرِکَ۔ اپنی ہانڈی کی بُو سے ہمسایہ کو مت ستا (ایسی چیزیں مت پکا جن کی بُو سے پڑوسیوں کو تکلیف ہو)۔
سَاَلَہٗ رَجُلٌ عَنِ امْرَأَۃٍ اَسَاءَ لَیْلَھَا قَالَ وَیُقَدِّرُ آیِ النِّسَاءِ ھِیَ قَالَ قَدَّرَاتُ الْقِتْرِ قَالَ دَعْھَا۔ ایک شخص نے آنحضرت صلعم سے

Marfat.com

پوچھا کیا میں فلاں عورت سے نکاح کرلوں؟ آپ نے فرمایا وہ کس انداز کی عورت ہے (یعنی اس کی عمر کیا ہے) اس نے کہا بڑھاپا دیکھ رہی ہے (اس کے بال سفید ہوگئے ہیں) فرمایا جائے بھی دے (یعنی اس سے نکاح مت کر۔ مُجوّا یہ تھا کہ اس عورت کے باپ نے کچھ وعدہ کیا تھا جس کا ایفا اس نے نہیں کیا تھا اور یہ شخص اس وعدے کے پورا کرنے پر مُصر تھا تو آں حضرتؐ کو یہ خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو دونوں میں جھگڑا اور نزاع پیدا ہو اس لئے آپ نے ایک حکمت عملی سے یہ عقد فسخ کرا دیا۔ عورت سے اس کو نفرت دلا دی کہ وہ بوڑھی ہے اس کے نکاح سے تجھ کو کچھ حظ نہ ہوگا)۔

فَاِذَا اَقْتَرَتْ۔ جب وہ روشن ہوگئی اس میں سے شعلے نکلنے لگے (اکثر روایتوں میں فَاِذَا اَقْتَرَبَتْ ہے اور ایک روایت میں فَاِذَا قَتَرَتْ ہے یعنی جب آگ گرد ہوگئی۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کے بعد خَمَدَتْ ہے یعنی جب وہ بجھ گئی۔ اور حمیدی کی روایت میں فَاِذَا اَرْفَقَتْ ہے یعنی جب آگ بلند ہوگئی اور چڑھ گئی)۔

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فِتْرَۃٍ وَّمَا دَلَّہ۔ ابلیس اور اس کی اولاد سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

قَتْلٌ یَقْتُلُ۔ مارڈالنا، پانی ملا کر تیزی کھو دینا لعنت کرنا۔

تَقْتِیْلٌ۔ خوب قتل کرنا۔

مُقَاتَلَۃٌ اور قِتَالٌ اور قِیْتَالٌ۔ لڑائی، جنگ ایک دوسرے کو مار ڈالنا، لعنت کرنا، دشمن رکھنا۔

اِقْتَالٌ۔ قتل کے لئے پیش کرنا۔

تَقَتُّلٌ۔ دیر کرنا، اعضا کو موڑ کر دُہرا کرنا، ناز وبخترے کے ساتھ چلنا۔

تَقَاتُلٌ۔ ایک دوسرے سے لڑنا جنگ کرنا۔

اِقْتِتَالٌ۔ یہ تَقَاتُلٌ کا مترادف ہے۔

اِسْتِقْتَالٌ۔ قتل کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا۔

قَتَّالٌ۔ جان، نفس، قوت، بہت قتل کرنے والا اور آں حضرتؐ کا ایک نام ہے۔

قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ۔ اللہ یہودیوں کو ہلاک کرے یا لعنت کرے یا ان کا دشمن بنے۔

قَاتَلَ اللّٰہُ سَمُرَۃَ۔ اللہ سمرہ بن جندب کے سمجھے (انھوں نے شراب بیچی تھی۔ جب حضرت عمرؓ نے ان کی نسبت یہ فرمایا۔ نہایہ میں ہے کہ یہاں قَاتَلَ سے اس کا مشہور معنی مُراد نہیں ہیں بلکہ محض تعجب کے لئے بھی یہ لفظ مستعمل ہوتا ہے)۔

قَاتِلَہٗ فَاتَہٗ شَیْطَانٌ۔ (نماز میں سامنے سے گزرنے والا اگر اشارہ سے بھی نہ مانے اور ہٹانے سے بھی نہ ہٹے) تو پھر اس سے لڑو مشورہ یہ ہے (یہاں لڑنے قتال مُراد نہیں ہے بلکہ زور سے دھکیل دینا دفع کرنا)۔

قَتَلَ اللّٰہُ سَعْدًا اِذَا تَہٗ صَاحِبُ فِتْنَۃٍ وَّ شَرٍّ۔ اللہ تعالےٰ سعد بن عبادہ کو قتل کرے وہ تو فسادی اور شریر ہے (اس نے چاہا تھا کہ مسلمانوں میں اتفاقی پھیل جائے اور طوائف الملوکی ہو۔ سعد نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے بیعت نہ کی اور یہ رائے دی کہ مسلمانوں میں دو امیر رہیں ایک قریشی ایک انصاری۔ بھلا ایک نیام میں دو تلواریں کیسے رہ سکتی ہیں)۔

اُقْتُلُوْا سَعْدًا قَتَلَہُ اللّٰہُ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) سعد بن عبادہ کو یہ سمجھو کہ مرگیا ہے اللہ اس کو تباہ کرے۔ (اس کی بات مت سنو اُقْتُلُوْا سَعْدًا کے یہی معنی ہیں اور یہ مغلب نہیں ہے کہ سعد کو مار ڈالو۔[1] کیونکہ مومن کا قتل بدوں تین باتوں کے نہیں ہوسکتا اور ممکن ہے کہ قتل سے مشہور معنی ہی مُراد ہوں کیونکہ سعد نے وہ تجویز کی تھی جس سے مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جائے اور ہزاروں

[1] اس کو ہم اُردو میں یوں ادا کرسکتے ہیں کہ سعد کو گولی مار خدا اسے تباہ کرے ۱۲ مصحح

Marfat.com

آدمی مارے جائیں تو ایک شخص کا مار ڈالنا ہزاروں کی جان بچانے اور دین کو قائم رکھنے کے لئے کچھ بڑا نہیں ہو سکتا)۔

قَتَلْتُمْ سَعْدًا۔ تم نے سعد بن عبادہ کو مار ڈالا (اُن کی بات نہیں سُنی آخر وہ خفا ہو کر شام کے ملک چلے گئے وہاں ایک حمام میں مُردہ پائے گئے۔ ایک آواز آئی کہ ہم نے سعد کو مار ڈالا جو خزرج قبیلے کا سردار تھا دُو تیر اس کے دل پر لگائے جو خطا نہیں ہوئے۔ حضرت عمرؓ کا یہ کہنا قَتَلَهُ اللّٰهُ پورا ہوا)

مَنْ دَعَا إِلٰى اَمَارَةِ نَفْسِهٖ اَوْ غَيْرِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاقْتُلُوْهُ۔ جو شخص لوگوں کو اپنی امامت کی طرف بلائے یا کسی دوسرے مسلمان کی امامت کی طرف (حالانکہ ایک اور شخص باتفاق یا بہ غلبہ آرائے اہل حل وعقد خلیفہ اور امام ہو چکا ہو) تو اس کو قتل کر ڈالو (یعنی اس کی بات مت سنو اس کا کہا مت مانو اس کی مُردہ اور مقتول سمجھو اگر اس سے فساد اور نااتفاقی کا خوف ہو تو اس کو مار ڈالنا بھی درست ہے)۔

اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخِرَ مِنْهُمَا۔ جب دو خلفاء سے بیعت کی جائے تو (جس سے پہلے بیعت ہو چکے اس کو قائم رکھو اور) جس سے بعد میں ہوئی اس کو قتل کرو (اس لئے کہ ایک خلیفہ کے موجود ہوتے دوسرے کی بیعت اور خلافت صحیح نہیں ہو سکتی)۔

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ۔ سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن اُس شخص کو ہوگا جس نے اللہ کے پیغمبر کو مار ڈالا یا پیغمبر نے اس کو مار ڈالا وہ کافر تھا اور کفر پر مارا گیا۔ جیسے ابی بن خلف، جس کو آں حضرتؐ نے ایک برچھی سے مار دیا تھا وہ تڑپ تڑپ کر واصل جہنم ہوا)۔

لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بَعْدَ الْيَوْمِ صَبْرًا۔ آج کے دن (یعنی فتح مکہ کے) بعد قریش کا کوئی شخص روک کر (بے قابو کرنے کے بعد) نہ مارا جائے گا یا نہ مارا جائے (مطلب یہ ہے کہ آج کے بعد قریش کا کوئی شخص اسلام سے نہیں پھرے گا تاکہ اس کو پکڑ کر مارنے کی ضرورت ہو یا مطلب یہ ہے کہ آج کے بعد قریش کا کوئی شخص اس طرح بے وبا سے نہ مارا جائے جیسے میں نے ابن خطل وغیرہ کو مارا سے (انگریزی میں اس کو کولڈ بلڈ کہتے ہیں، یعنی ایک شخص کو پکڑ کر بے قابو کر کے مار ڈالنا)

اَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً اَهْلُ الْاِيْمَانِ۔ قتل سے بہت بچنے والے ایماندار لوگ ہیں (وہ خون ناحق سے سخت پرہیز کرتے ہیں)۔

اَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ۔ جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو (اس طرح کہ جانور کو تکلیف نہ ہو چھری کو خوب تیز کر لو اور جلدی سے گلے پر پھیر دو اور دوسرے ذبح کئے ہوئے جانور کو اُس کے سامنے نہ لاؤ، بُری طرح اُس کو کھینچتے ہوئے نہ لے جاؤ۔ پانی پہلے پلا دو، پیاسا نہ ذبح کرو، ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے تک چھوڑ دو، یہ نہیں کہ ابھی جان باقی ہو اور پوست کھینچنا یا اعضا کاٹنا شروع کر دو)

مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ جَدَعْنَا عَبْدَهٗ۔ جو شخص اپنے غلام کو مار ڈالے گا ہم اس کو (قصاص میں) مار ڈالیں گے اور جو شخص اپنے غلام کا کوئی عضو کاٹ ڈالے گا (ناک کان وغیرہ) ہم اس کا (بدلہ میں) اسی عضو (قصاص میں) کاٹ ڈالیں گے (اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے وہ کہتے ہیں آزاد شخص غلام کے عوض قتل نہ کیا جائے گا اور دلیل اس کی آیت قرآنی ہے اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ۔ اور یوں نہیں فرمایا الحر بالعبد اور اس حدیث کو زجر اور تشدد اور تخویف پر محمول کیا ہے، تاکہ لوگ غلاموں کو قتل کرنے سے باز رہیں)۔

۱؎ یہ حدیث منسوخ نہیں بلکہ آیت قرآنی کے بالکل مطابق ہے (الحر بالحر والعبد بالعبد) کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی آزاد شخص نے قتل کیا ہے تو اس کے بدلہ کوئی غلام نہیں بلکہ وہی آزاد شخص قتل کیا جائے گا۔

۲؎ اس طرح اگر کسی غلام نے کوئی قتل کیا ہے تو اس کے بدلے کوئی آزاد شخص نہیں بلکہ وہی غلام قتل کیا جائے گا یعنی قاتل ہی قتل کیا جائے گا یہی اس حدیث کا مضمون ہے

Marfat.com

إِلَى أَنْ جِيءَ بِهِ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَتَلْنَاهُ۔ (ایک شخص نے چوری کی، اس کا داہنا ہاتھ کاٹا گیا، پھر چوری کی تو بایاں پاؤں کاٹا گیا۔ پھر چوری کی تو بایاں ہاتھ کاٹا گیا پھر چوری کی تو داہنا پاؤں کاٹا گیا) پھر پانچویں بار چوری کی علت میں لے کر آئے تو فرمایا اس کو مار ڈالو، آخر ہم نے اس کو مار ڈالا (یہ حدیث دوسری حدیث سے منسوخ ہے اور چور کے قتل کا کوئی قائل نہیں ہوا)۔

فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ (پھر بار شراب پینے میں کوڑے لگاؤ) اگرچہ چوتھی بار پئے تو اس کو قتل کرو۔ (یہ حدیث بھی منسوخ ہے دوسری حدیث سے خود اسی روایت میں ہے کہ ایک شخص چوتھی بار شراب خواری کی علت میں لایا گیا تو آں حضرتؐ نے اس کو کوڑے مارے لیکن قتل نہیں کیا)۔

أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ۔ (بڑے گناہوں میں یہ بھی ہے) کہ تو اپنی اولاد کو مار ڈالے۔ اس خیال سے کہ وہ تیرے کھانوں میں شریک ہوگی۔

وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ۔ (بڑے گناہوں میں) اس شخص کا قتل کرنا ہے جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا مگر حق پر قتل کرے تو یہ اور بات ہے (مثلاً حد یا قصاص میں)

عَلَى الْمُقْتَتِلِينَ أَنْ يَتَعَجَّزُوا إِلَّا وَنِي فَإِنْ كَانَتْ إِحْدَاهُنَّ عَامَّةً۔ (قتال کے وارثوں کو چاہئے کہ قتل سے باز رہیں (یعنی مقتول کے وارث جب قاتل کو قصاص کے لئے طلب کریں تو فوراً اس کو حوالہ کردیں یہ نہیں کہ اس کو روکیں اور ان خوار کرائیں یا مقتول کے وارثوں کو لازم ہے کہ جب ایک وارث بھی ان میں سے قصاص معاف کردے تو قاتل کو قتل کرنے سے باز آجائیں) نزدیک والا وارث ہو چھوٹا نزدیک ہو اگرچہ عورت ہو (مثلاً مقتول کی دختر خون معاف کردے تو اب اس کے بیٹے بھی قصاص نہیں لے سکتے بعضوں نے مُقْتَتِلِينَ بفتح تائین روایت کیا ہے)۔

أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ جب یمامہ کے مرتد لوگ قتل کئے جارہے تھے (یعنی مسیلمہ کذاب کے ساتھی) تو حضرت ابوبکرؓ نے مجھ کو بُلا بھیجا۔

إِنَّ مَالِكَ بْنَ نُوَيْرَةَ قَالَ لِامْرَأَتِهِ يَوْمَ قَتَلَهُ خَالِدٌ اعْتَدِّي۔ (مالک بن نویرہ نے (جن کی بیوی بہت خوبصورت تھی) اپنی بیوی سے جس دن خالد نے ان کو قتل کیا ہے یہ کہا تو نے مجھ کو قتل کرایا (یعنی تیرے بچانے میں مارا جاتا ہوں یا تیری وجہ سے مارا جاتا ہوں۔ آخر خالدؓ نے مالک کو قتل کرکے ان کی بیوی سے نکاح کرلیا)۔

فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ۔ (جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں تو) قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہوں گے (یہ اس حالت میں ہے جب باوجہ شرعی خواہ مخواہ تعصب یا دنیاوی عداوت اور دشمنی سے ایک دوسرے کو قتل کرنے کے لئے اُتھیں صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ قاتل تو خیر دوزخ میں جائے گا، مگر مقتول کیوں دوزخی ہوگا، فرمایا وہ اپنے مقابل کو قتل کرنا چاہتا تھا تو قتل نہ کرسکا مگر اس کی نیت تو قتل کی تھی)۔

يُقَاتِلَانِ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ۔ (خوب لڑ رہے تھے دونوں سخت جنگ کررہے تھے۔

فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ۔ جو شخص مارا جائے اس کے وارثوں کو دو باتوں میں سے دو باتیں پہلی لگے وہ کرسکتے ہیں یا تو دیت لیں یا قاتل کو قصاصاً قتل کریں۔

اُقْتُلُوهُ قَاتَلَهُ اللَّهُ ابْنَ خَطَلٍ۔ (جس دن مکہ فتح ہوا تو آپ نے سب کے خون معاف کردیئے مگر ابن خطل کے لئے جو کعبہ کے پردے پکڑ کر لٹک رہا تھا یہ فرمایا کہ اس کو بھی مارڈالو (وہ مردود اسلام لاکر پھر مرتد ہوگیا تھا اور آں حضرتؐ کی

Marfat.com

ہو گیا کرتا تھا اور دو گانے والیاں رکھی تھیں، وہ مسلمانوں کی ہجو گایا کرتیں، اس کے علاوہ ایک مسلمان کا اس نے ناحق خون کیا تھا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ حرم میں حد اور قصاص قائم کر سکتے ہیں)۔

وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب قیامت کے قریب اتریں گے تو) سور کو قتل کر ڈالیں گے (مطلب یہ ہے کہ سور پالنا حرام کر دیں گے اسی طرح اس کا کھانا بھی، اور اس کا مار ڈالنا جائز کر دیں گے یہاں تک کہ لوگ سب سوروں کو مار فنا کر دیں گے)۔

فَتَقُوْلُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ وَرَائِيَ الْيَهُوْدُ۔ تم قیامت کے قریب یہودیوں کو (جو دجال کے ساتھی ہوں گے) قتل کرو گے اس وقت تم پر اول اٹھے گا کہے گا (اے مسلمان ادھر آ دیکھ) میرے پیچھے ایک یہودی ہے (اس کو مار ڈال)

لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔ تم دونوں نے اُس کو قتل کیا۔ (یعنی ابوجہل ملعون کو، یہ آپ نے عفرا کے دونوں بیٹوں سے فرمایا، پھر اس کا سامان معاذ بڑے بیٹے کو دلایا کیونکہ اس کی تلوار دیکھ کر آپ کو معلوم ہو گیا کہ اصل قاتل وہی ہے گو تلواریں دونوں بھائیوں یعنی معاذ اور معوذ نے چلائی تھیں اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو جب وہ مرا ہوا تھا اس کا سر کاٹ کر لائے تھے)

اِنَّ مُحَمَّدًا اَخْبَرَهُمْ اَنَّهُمْ قَاتِلِيْ۔ حضرت محمد صلعم نے اپنے اصحاب سے بیان کیا کہ ابوجہل اور اس کے ساتھی (ایک دن) مجھ کو قتل کرائیں گے (یہ آپ نے خلف بن ہشام کے کہا اس کا دل نہیں چاہتا تھا کہ میں لڑنے کے لئے جاؤں مگر ابوجہل وغیرہ زبردستی اس کو غیرت دلا کر اپنے ساتھ لائے آخر بدر میں مارا گیا)۔

لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ اِلَّا ظَالِمٌ اَوْ مَظْلُوْمٌ۔ آج یا ظالم مارا جائے گا یا مظلوم (جو ناحق مرے وہ ظالم ہے اور جو حق پر ہے وہ مظلوم ہے)۔

لَا اَرَانِيْ اِلَّا سَاُقْتَلُ مَظْلُوْمًا۔ (یہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل میں فرمایا) میں تو سمجھتا ہوں کہ میں مظلوم مارا جاؤں گا (ایسا ہی ہوا کہ جنگ جمل میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تھوڑی دیر تک لڑے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو پکارا اور تنہائی میں اس حضرت کی حدیث یاد دلائی یعنی اس حضرت نے زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا۔ تم ایک دن علی سے لڑو گے اور تم ظالم ہو گے یہ حدیث یاد کر کے زبیر رضی اللہ عنہ جنگ سے لوٹ کر مدینہ کی طرف چلے، راستہ میں ابن جرموز نے ان کو سوتا پا کر قتل کر ڈالا اور ان کی تلوار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بامید حصول انعام لے کر آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اس کو دوزخ کی خوش خبری سنا دو، کیونکہ اس حضرت نے فرمایا ہے: بَشِّرْ قَاتِلَ ابْنِ صَفِيَّةَ بِالنَّارِ۔ یعنی صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے یعنی زبیر رضی اللہ عنہ کے قاتل کو دوزخ کی خوش خبری دے)۔

لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔ میں ان کو اس طرح ماروں گا جیسے عاد کی قوم کے لوگ مارے گئے (کہ کوئی ان میں سے باقی نہ رہا سب ہلاک ہو گئے۔ مراد خارجی لوگ ہیں، جو امام برحق کی اطاعت سے نکل جائیں گے)۔

يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ۔ وہ لوگ (یعنی خارجی) مسلمانوں کو قتل کریں گے (ذرا ذرا سی باتوں میں ان کی تکفیر کر کے) اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔

فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ۔ اگر وہ سامنے سے گزرنا نہ چھوڑے اور منع کرنے سے بھی نہ مانے تو اس سے لڑے (اس کو خوب مارے) وہ شیطان ہے (آدمی کا ہے کو ہے اچھی بات نہیں سنتا)۔

اِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِنْهُ۔ اگر مقتول کا وارث قاتل کو قتل کرے (اس سے قصاص لے معاف نہ کرے) تو وہ بھی قاتل کی طرح ہو گا (یعنی اس کو کوئی فضیلت حاصل

Marfat.com

نہ ہوگی، گو قصاص لینا مباح ہے حرام نہیں ہے اور سلمان کو قتل کرنا حرام ہے)۔

فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ۔ اگر تو کسی شخص کو اسلام کا کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کرے تو اس کا وہ درجہ ہوگا جو اس کے قتل کرنے سے پہلے تیرا اعتقاد (یعنی معصوم الدم مسلمان) اور تیرا اس کے قتل کرنے کے بعد وہ درجہ ہوگا جو کلمۂ اسلام پڑھنے سے پہلے اس کا تمہارا یعنی مباح الدم گو تو کافر نہ ہوگا)۔

اَقَتَالًا اَبَا سَعْدٍ۔ سعد کیا تم لڑنا چاہتے۔

اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ۔ کتوں کے قتل کا آپ نے حکم دیا (جب کتے بہت ہو جاتیں اور ان سے ایذا کا ڈر ہو تو ان کا قتل کرنا جائز ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ پہلے آپ نے ایسا حکم دیا تھا پھر ان کے قتل سے منع فرمایا تو بہتر یہ ہے کہ جو کتا کاٹتا ہوا یا ایذا دیتا ہوا اس کو قتل کر ڈالے ورنہ چھوڑ دے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک امت ہے)۔

يُقْتَتِلَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ۔ ایک اینٹ کی جگہ پر ایک دوسرے سے لڑیں گے۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ دو بڑے گروہ آپس میں لڑیں اور دونوں کو مسلمانی کا دعوے ہو (مراد معاویہ اور حضرت علی کے گروہ ہیں)

اِسْتَحِقُّوْا قَتِيْلَكُمْ۔ اپنے مقتول کی دیت یا قصاص لینے کا حق حاصل کرو (ایک روایت میں صاحِبَکُمْ ہے)

لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا فَاِنَّ لَهٗ قَاتِلًا۔ بکار پر رشک مت کر اس کو تو دوزخ کی آگ قتل کرنے والی ہے)۔

قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوْهُ۔ انہوں نے سات کافروں کو مارا پھر کافروں نے ان کو مار ڈالا

فَقِتْلَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ۔ اس کا قتل ہونا جہالت کی موت ہے (نہ کہ شہادت)۔

قَتَلْتُ الشَّرَابَ۔ میں نے شراب کی تیزی توڑ دی۔

اَنْ يُقَاتِلَ مِنْ وَّرَآءِ ذِمَّتِهٖ۔ ذمی کافروں کو بچانے کے لئے ان کے دشمنوں سے لڑائی کی جائے (کیونکہ ذمی ہمارے حمایت میں ہیں اور ہر ایک بادشاہ پر اپنی رعیت کی حفاظت لازم ہے)۔

حَتّٰى يُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الدَّجَّالَ۔ میری امت میں جہاد باقی رہے گا قیامت تک یہاں تک کہ میری امت کا آخری گروہ دجال سے لڑے گا (یعنی حضرت عیسیٰ کے ساتھ ہو کر مسلمان دجال والوں سے مقابلہ کریں گے اور حضرت عیسیٰ خود دجال کو قتل کریں گے)۔

مَنْ وَجَدْتُّمُوْهُ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ

یعنی جو شخص چارپایہ جانور سے جماع کرے تو اس کو مار ڈالو اور اس جانور کو بھی مار ڈالو (اہل حدیث اور امام احمد بن راہویہ کا یہی قول ہے اور زہری کہتے ہیں اگر وہ محصن ہو اس کو سنگسار کر ڈالیں گے اور ائمہ اربعہ کے نزدیک اس کو تعزیر دی جائے گی یعنی جو سزا حاکم مناسب سمجھے)۔

اُقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ۔ قوم لوط میں فاعل اور مفعول دونوں کو مار ڈالو (اگر مفعول اپنی رضامندی سے یہ کام کرایا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوطیوں کو جلوا دیا تھا)۔

مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ۔ جو شخص جہاد میں کسی کافر کو قتل کرے اس کے ہتھیار اور سامان (وہی لے لے (دوسرے مجاہدین کا اس میں حصہ نہ ہوگا البتہ لوٹ کا مال سب میں تقسیم ہوگا)۔

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ مجھ کو لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم ہوا یہاں تک کہ وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیں (دوسری روایت میں ہے

Marfat.com

یہاں تک کہ وہ گواہی دیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور محمد رسول اللّٰہ کی اور نماز پڑھیں زکوٰۃ ادا کریں اور شاید یہ روایت حضرت صدیقؓ اور حضرت عمرؓ تک نہیں پہنچی ورنہ مانعین زکوٰۃ سے لڑنے میں بحث کی ضرورت نہ ہوتی۔ اس روایت سے پہلی روایت کی تشریح ہو جاتی ہے اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا کافی نہیں بلکہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے ساتھ نبوت کا اقرار اور نماز، زکوٰۃ وغیرہ تمام فرائض اور ارکان اسلام کا ادا کرنا ضروری ہے اگر ایک رُکن سے بھی انکار کریں تو ان سے جہاد کرنا درست ہے)۔

اِنَّہٗ قَتَلَہٗ عَلٰی دِیْنِہٖ وَلِاِیْمَانِہٖ (امام جعفر صادقؒ نے اس آیت وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا کی تفسیر میں فرمایا) مراد وہ شخص ہے جو کسی مومن کو اس کے دین اور ایمان کی وجہ سے مار ڈالے (یا مارنے والا تو کافر ہی ہوگا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا)۔

کَیْفَ نَقْتُلُ الْاَسْتَاذَ (جب بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ اپنے نہیں آپ مار ڈالو تو انھوں نے عرض کیا) ہم کیونکر اپنے تئیں آپ ماریں (حضرت موسیٰؑ نے کہا تم ایسا کرو، صبح کو ہر شخص تلوار یا چھری لے کر بیت المقدس میں ڈھاٹا باندھے ہوئے آئے جب میں ممبر پر چڑھوں تو ایک دوسرے کو مارنا شروع کر دو۔ انھوں نے ایسا ہی کیا ستر ہزار آدمی قتل ہوئے، اس وقت حضرت جبرئیل اترے، اور یہ پیغام لائے کہ اللہ تعالیٰ نے باقی لوگوں کو معاف کر دیا)

مَقَاتِلُ الْاِنْسَانِ۔ آدمی کے جسم کے وہ مقامات جن پر ضرب لگانے سے موت ہوتی ہے۔

قَائِمٌ یَا قُیُوْمُ۔ بلند ہونا۔

اِقْتِحَامٌ۔ کالا ہونا۔

قَتَامٌ۔ کالا غبار، سیاہی، تاریکی۔

اَنْظُرْ اَیْنَ تَرٰی عَلِیًّا فَاَتَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْکَبِیْشَۃِ الْقَمْرَاءِ فَقَالَ لِلّٰہِ دَرُّ ابْنِ عَمِّکَ وَابْنِ مَالِ یَقْتَالُ

لَہٗ اَیْ اَبَیْتَ فَمَا یَمْنَعُکَ اِذْ اَعْطَاکُمُ اللّٰہُ اَنْ تَرْجِعَ فَقَالَ یَا بُنَیَّ اَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ اِذَا حَکَکْتُ قُرْحَۃً دَمَّیْتُہَا۔ (جب صفین کی جنگ ہو رہی تھی تو عمرو بن عاصؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ بن عمرو سے پوچھا) علیؓ اس فوج میں کہاں ہیں انھوں نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس غبار آلود لشکر میں ہیں۔ پھر عمروؓ نے کہا۔ عبداللہ بن عمرؓ اور سعد بن ابی وقاص کی فضیلت کا کیا کہنا (یہ دونوں صاحب فریقین سے علیحدہ ہو کر اپنے گھر میں بیٹھ رہے تھے) تب عبداللہؓ نے اپنے باپ سے کہا، باوا جب تم ان دونوں صاحبوں پر شک کرتے ہو (ان کے کام کو اچھا سمجھتے ہو) تو پھر ٹوٹ کیوں نہیں جاتے؟ انھوں نے کہا، بیٹا میری کنیت ابوعبداللہ ہے میں کسی پھنسی کو کھجاتا ہوں تو جب تک خون نہیں نکال لیتا اس کو نہیں چھوڑتا (یہ ایک مثل ہے یعنی میں جب کسی کام کو شروع کرتا ہوں تو اس کو تمام کئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ عمرو بن عاصؓ نے ایسا ہی کیا برابر معاویہ کے ساتھ ہو کر حضرت علیؓ سے لڑتے رہے اور اس صلہ میں معاویہؓ سے مصر کی حکومت حاصل کی)۔

قَتَنٌ۔ چوڑی پھلی جو تیلی کے برابر ہوتی ہے۔

قُتُوْنٌ۔ سوکھ جانا، تری دُور ہو جانا۔

قَتَانَۃٌ۔ ذلیل ہونا۔

قَتِیْنٌ۔ بے مزہ۔

تَزَوَّجْتَ بِکْرًا اَمْ ثَیِّبًا۔ (ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے فلاں عورت سے نکاح کیا ہے فرمایا) واہ واہ تو نے کنواری عورت کی جو کم مزے والی ہوتی ہے (یعنی جماع کی بہت خواہشمند نہیں ہوتی) اِنَّمَا رَضِیَّۃٌ قَتِیْنٌ۔ وہ تو گوری خوبصورت جماع کی کم خواہش کرنے والی ہے۔

قَتُوْا یَا قَتَا یَا قِتِیْ یَا قُتِیْ یَا مَقْتِیْ۔ اچھی طرح خدمت کرنا۔

Marfat.com

إِقْتِنَاءٌ: خدمت لینا۔
قَتُوْءٌ: چنل خوری۔
سُئِلَ عَنْ إِمْرَأَةٍ كَانَ زَوْجُهَا مَمْلُوْكًا۔ فَاشْتَرَتْهُ فَقَالَ إِنِ افْتَرَتْهُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَإِنْ أَعْتَقَتْهُ فُهُمَا عَلَى النِّكَاحِ۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے پوچھا گیا ایک عورت کا خاوند غلام تھا، اس نے اپنے خاوند کو خرید کر لیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا اگر وہ اپنے خاوند سے خدمت لینے لگی (اس کو اپنا غلام رکھا تب تو دونوں میں جدائی کر دی جائے گی (کیونکہ اپنے غلام یا لونڈی سے نکاح درست نہیں بلکہ غلام اپنی مالکہ کا محرم ہوتا ہے) اور اگر اس نے خریدتے ہی اس کو آزاد کر دیا تب نکاح بدستور قائم رہے گا)۔

باب القاف مع الثاء

قَثَّ: کینچنا، ہنکانا، اُکھیڑنا، جمع کرنا۔
إِقْتِثَاثٌ: اُکھیڑنا۔
قَثَاثَةٌ: جماعت۔
قُثَاثٌ: سامان، متاع۔
قَثَاءٌ: چنل خور۔
قَثِيْثَةٌ: جماعت۔
حَتَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ بِمَالِهٖ كُلِّهٖ يَقُثُّهٗ۔ ایک دن آں حضرت نے خیرات کرنے کی لوگوں کو ترغیب دلائی تو ابو بکر صدیق رضہ اپنا سارا مال کھینچتے ہوئے یا ہنکاتے ہوئے لے کر آئے (گھر والوں کے لئے کچھ نہ چھوڑا) اور حضرت عمر آدھا مال لے کر آئے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:
قَثَّ السَّيْلُ الْغُثَاءَ۔ بہیا (سیلاب کچرے کو کھینچ لایا یا اکٹھا کر لایا۔
قُثَّاءٌ: کھیرا کھانا یا ککڑی کھانا۔
قُثَّاءٌ: کھیرا یا ککڑی یا دوسری کوئی ترکاری جو ککڑی کے مشابہ ہوتی ہے۔
كَانَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ وَالْقِثَّاءَ بِالْمَعَاجِيْنِ۔ آنحضرت ککڑی، کھیرا شہد کے ساتھ لگا کر کھاتے (شہد ککڑی کی گرمی کو روکتا ہے اس کی اصلاح کرتا ہے)
قَثْمٌ: ایک دفعہ دیدینا، اکٹھا کرنا، سوکھا گوبر اٹھا لینا۔
قُثَمَةٌ اور قُثَّمٌ: سوکھا گوبر اٹھا جانا۔
قَثْمٌ اور قَثَامَةٌ: گرد آلود ہونا۔
إِقْتِثَامٌ: بڑے اُکھیڑ لینا، جمع کرنا۔
أَنْتَ قُثَمٌ وَعَلَيْكَ قُثَمٌ۔ (ایک فرشتہ آنحضرت کے پاس آیا کہنے لگا) آپ "قثم" ہیں۔ یعنی مجتمع الخلق یا جامع کامل یا خیر کو جمع کرنے والے یا تمام صفاتِ حسنہ کے جامع۔
قُثَمٌ: آنحضرت کا ایک نام ہے (بعضوں نے کہا یہ قاثم سے نکلا ہے۔ یعنی بہت دینے والے)۔
أَنْتَ قُثَمٌ أَنْتَ الْمُقَفِّي أَنْتَ الْحَاشِرُ۔ آپ "قثم" ہیں اور "مقفیٰ" یعنی متبوع، لوگ آپ کی پیروی کرنے والے ہیں اور آپ "حاشر" ہیں یعنی لوگ آپ کے پیچھے حشر کے جائیں گے۔

باب القاف مع الحاء

قُحٌّ: خالص، پورا، اکل کھرا، الکھرا، کچا خربوزہ۔
قُحُوْحَةٌ اور قَحَاحَةٌ: خالص ہونا۔
أَعْرَابِيٌّ قُحٌّ: گنوار ہے الکھرا نرا گنوار ہے ابد گنوار ہے۔
عَرَبِيٌّ قُحٌّ: خالص عربی ہے (اَلْقُحُّ بمعنی ہے)۔
قُحْلٌ: کوہان بڑا ہونا۔
قُحْلَةٌ: کوہان یا کوہان کی جڑ۔
قَفَنْتُ إِلَى بَكْرَةٍ قُحْلَةٍ أُرِيْدُ أَنْ أَعْقِرَهَا۔ میں ایک جوان اونٹ کی طرف اٹھا جو بڑے کوہان والا تھا میں نے چاہا اس کی کونچیں کاٹ ڈالوں۔

Marfat.com

قُحُوْز۔ بوڑھا پونس، بوڑھا اونٹ۔

قَحَارَۃ۔ بڑھاپا۔

زَوْجِیْ لَحْمٌ جَمَلٍ غَثٍّ۔ میرا خاوند بوڑھے اونٹ کا گوشت ہے (یعنی دبلا سوکھا مفلس ہے)۔

قُحُوْز۔ کودنا، بے قرار ہونا، مارنا پچھاڑنا، تیر کا سامنے گر پڑنا۔

تَقْحِیْز۔ سخت کھانسی کرنا، کوانا۔

دَعَا الْحَجَّاجُ فَقَالَ لَہٗ اَحْبِسْنَا قَدْرَ وَغْنَاكَ فَقَالَ اَمَا اِنِّیْ بِتُّ اَحْمَزُ الْبَارِحَۃَ۔ حجاج ظالم نے ابو وائل کو بلا بھیجا (جب وہ گئے تو) حجاج ان سے کہنے لگا ہم سمجھتے ہیں ہم نے تم کو خوف زدہ کر دیا شریر اور ظالم حاکم کے سب ہی ڈرتے ہیں) ابو وائل نے کہا میں تو گزشتہ رات کو بے قرار اور پریشان رہا۔

وَقَدْ بَلَغَہٗ عَنِ الْحَجَّاجِ شَیْءٌ فَقَالَ مَا زِلْتُ اللَّیْلَۃَ اَحْمَزُ كَاَنِّیْ عَلَی الْجَمْرِ۔ امام حسن بصری کو حجاج کوئی بات پہنچی تو وہ کہنے لگے میری رات ایسی گزری جیسے کوئی انگارے پر پوٹ رہا ہو (بے قرار ہو)۔

قُحُوْط۔ کال پڑنا، بارش رُک جانا، سخت مارنا۔

تَقْحِیْط۔ پیوند لگانا، حاملہ کر دینا۔

اِقْحَاط۔ قحط پڑنا، جماع کر کے انزال نہ ہونے دینا، قحط ڈالنا۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَحِطَ الْمَطَرُ وَاَجْدَبَ الشَّجَرُ یَا رسول اللہ بارش رُک گئی اور درخت سرخ ہو گئے (یعنی سے ان کی سبزی جاتی رہی۔ ایک روایت میں **قَحَطَ الْمَطَرُ** ہے)

سُؤَالُ النَّاسِ اِذَا قَحِطُوْا۔ لوگوں کا امام سے پانی برسنے کی دُعا چاہنا جب پانی رک جائے۔

عُجِّلْتَ اَوْ قَحَطْتَ۔ تم کو جلدی میں ڈال دیا گیا یا تم انزال نہ کر سکے۔

شَکَی النَّاسُ الْقُحُوْطَ۔ لوگوں نے بارش رُک جانے کی شکایت کی۔

عَامٌ قَاطِطٌ وَسَنَۃٌ قَحِیْطَۃٌ۔ قحط کا سال۔

اِذَا اَتَی الرَّجُلُ الْمَوْسِمَ فَقَالُوْا قَطْ قَطْ فَقَطْ لَہٗ یَوْمَ یَلْقٰی رَبَّہٗ۔ جب کوئی شخص ایک قوم کے پاس جائے وہ قحط قحط پکاریں (یعنی تجھ سے بھلائی کی کوئی اسید نہیں ہے) تو قیامت کے دن جب وہ اپنے مالک سے ملے گا اس وقت بھی قحط ہی پائے گا (کوئی بھلائی اس کو حاصل نہ ہوگی)

مَنْ جَامَعَ فَاَقْحَطَ فَلَا غُسْلَ عَلَیْہِ۔ جو شخص دخول کرے پھر انزال نہ ہو (انزال سے پہلے ذکر باہر نکال لے) تو اس پر غسل واجب نہ ہوگا (گو غسل کر لینے میں زیادہ احتیاط ہے امام بخاری اور بعض علماء کا یہی قول ہے اور اکثر ائمہ اور فقہاء کا یہ مذہب ہے کہ دخول ہوتے ہی غسل واجب ہو جاتا ہے اور اس حدیث کو منسوخ کہتے ہیں جیسے **اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ** کی حدیث کو وہ کہتے ہیں یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا پھر آں حضرت ﷺ نے فرمایا **اِذَا الْتَقَی الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ** اس سے سابق کا حکم منسوخ ہو گیا)۔

قَحْطَان۔ یمن والوں کا جدِ اعلیٰ تھا۔

سَیَکُوْنُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاہُ۔ کہ ایک بادشاہ عنقریب پیدا ہوگا جو لوگوں کو ہانک لے جائے گا

قُحْف۔ کھوپری کا ٹنا یا توڑنا یا کھوپری پر مارنا۔ سب پی جانا، نگلنا، پھیلانا۔

اِقْحَاف۔ اپنے گھر میں ہتھیار جمع کرنا، اس پر سامان رکھنا۔

اِقْحَاف۔ سب پی جانا۔

قَحَاف۔ خوب پینا۔

اَلْیَوْمَ قَحَافٌ وَغَدًا اِلْقَاف۔ آج تو خوب پیا ہے اور کل جنگ ہے۔

قُحَاف۔ زور کی بہلا (سیلاب)

قُحَافَہ۔ جو چیز تو لی جائے۔

Marfat.com

قُحْفٌ۔ کھوپری۔
تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ يَوْمَئِذٍ مِنَ الثَّمَانِيَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا۔ اس دن ایک جماعت ایک انار کھائے گی (اتنا بڑا انار ہوگا) اور اس کے چھلکے کا سایہ لے گی (چھتری کی طرح)۔
نَذَرَتْ لَتَشْرَبَنَّ فِيْ قِحْفِ عَاصِمِ الْخَمْرَ۔ اس نے منت مانی تھی کہ عاصم کی کھوپری میں شراب پیوں گی (عاصم نے اس کے دونوں بیٹوں کو قتل کیا تھا)
فَمَا رُئِيَ مَوْطِنٌ أَكْثَرَ قِحْفًا سَاقِطًا۔ برموک سے زیادہ کسی مقام میں کھوپری ہوئی کھوپریاں نہیں دیکھی گئیں (وہاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں سخت جنگ ہوئی تھی)۔
سُئِلَ عَنْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ فَقَالَ أَقْبَلَهَا وَأَقْحَفُهَا۔ ابوہریرہؓ سے پوچھا گیا، روزہ دار کو بوسہ لینا درست ہے یا نہیں انھوں نے کہا میں تو اپنی عورت کا بوسہ لیتا ہوں اُس کا تھوک چُوستا ہوں۔
أَبُوْ قُحَافَةَ۔ ابوبکر صدیق رضؓ کے والد کا نام ہے۔
قُحُوْفٌ کی جمع أَقْحَافٌ ہے)۔
قَحِلَ یَا قَحَلُ۔ سُوکھ جانا یا کھال کا ہڈیوں پر سُوکھ جانا بوڑھا پھُونس ہونا، بہت عمر ہونا۔
مُقَاحَاةٌ۔ لازم کرلینا۔
إِقْحَالٌ۔ ہڈی پر کھال سُکھا دینا۔
تَقَحُّلٌ۔ سُوکھ جانا۔
قَحِلَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ لوگ آں حضرتؐ کے زمانہ میں (خشک سالی اور قحط کی وجہ سے) سُوکھ گئے (دُبلے ہوگئے کھال ہڈیوں سے چپک گئی، گوشت بالکل نہ رہا)۔
شَيْخٌ قَحِلٌ۔ بوڑھا پھُونس، جس کی کھال سوکھ کر ہڈیوں سے لگ گئی ہو۔
قُحُوْلٌ۔ سوکھ جانا۔

تَتَابَعَتْ عَلَى قُرَيْشٍ سِنُوْنَ جَدْبٍ قَدْ أَحْلَفَتِ الظِّلْفَ۔ قریش کے لوگوں پر کئی سال بے درپے قحط کے آئے اُنھوں نے کھُر والے جانوروں کو سُکھا دیا (چارہ نہ ملنے کی وجہ سے)۔
أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَّا نُقَبِّلَ أَيْدِيَنَا مِنْ خِضَابٍ۔ آں حضرتؐ نے ہم کو یہ حکم دیا کہ خضاب لگا کر اپنے ہاتھوں کو نہ سُکھائیں۔
لَأَنْ يَّعْصِبَهُ أَحَدُكُمْ بِقِدٍّ حَتّٰى يَحْلَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَّسْئَلَ النَّاسَ فِي نِكَاحٍ۔ اگر تم میں سے کوئی اپنے عضو مخصوص کو ایک تسمہ سے باندھے رکھے یہاں تک کہ سوکھ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے نکاح کا سوال کرے (یعنی نکاح کے لئے ان سے امداد کا طالب ہو)۔
كَيْفَ تَرُدُّ شَيْخَكُمْ وَقَدْ قَحِلَ۔ ہم تمہارے شیخ کو کہاں سے پھیر کر دیں، وہ تو سُوکھ گیا ہے (یعنی مر کر سُوکھ گیا ہے۔ یہ بنی ضبہ کے جواب میں کہا گیا تھا جو جنگ جمل میں پڑھ رہے تھے: غن بنو ضبة اصحاب الجمل — اموت اعلى عندنا من العسل — ردوا علينا شيخنا نهم بجمل — یعنی ہم مُنہ کے بھبے ہیں جو جمل کے ساتھ ہیں (جمل وہ اونٹ جس پر حضرت عائشہؓ سوار تھیں) ہم کو موت شہد سے بھی زیادہ شیریں معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے شیخ کو جو عزت والا ہے پھیر دو (یعنی حضرت عثمانؓ کو جو شہید ہو چکے تھے)۔
قُحُمٌ۔ ٹلے کرنا نزدیک ہونا۔
اِقْحَامٌ۔ کسی کام میں بغیر سوچے سمجھے گر پڑنا۔
تَقْحِيْمٌ۔ بغیر سوچے کسی کو ایک کام میں ڈالدینا، اوندھے منہ گرانا۔
اِقْحَامٌ۔ بغیر سوچے سمجھے ایک کام میں گھسیڑ دینا گرادینا، زور سے داخل کرنا، خواہ مخواہ ایک لفظ کو دوسرا

Marfat.com

لفظوں میں یا ایک حرف کو دو حرفوں کے درمیان گھسیڑنا۔
اُخْصُوْ۔ خشک سالی میں پڑگئے
تَقَحُّمٌ۔ داخل ہونا، اوندھے منہ گرانا۔
اِقْتِحَامٌ۔ گھسڑجانا۔
اِقْتِحَامٌ۔ گھس جانا، حقیر جاننا، غائب ہوجانا زور سے اپنے تئیں ڈالدینا۔
اَسْوَدُ قَاحِمٌ۔ کالا بھجنگ۔
فَحَامَةٌ اور فُحُوْمَةٌ۔ بڑھاپا۔
قَحْمٌ۔ بوڑھا، دبلا۔
قُحْمَةٌ۔ شاق اور ہلاکت اور سخت قحط (اس کی جمع قُحُوْمٌ ہے)۔
اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا۔ میں تو پیچھے سے تمہاری کمریں آگ میں گرنے سے تھام رہا ہوں اور تم ہو کہ آگ میں گرے پڑتے ہو (اس میں گھسے جاتے ہو، سوجھتے ہو نہ سمجھتے ہو)۔
وَهُمْ يَتَقَحَّمُوْنَهَا۔ وہ اس میں گھسے جاتے ہیں گرے پڑتے ہیں۔
مَنْ سَدَّ عَلَيْهِ اَنْ يَتَقَحَّمَ جَرَاثِيْمَ جَهَنَّمَ فَلْيَقْضِ فِي الْجَدِّ۔ جس شخص کو دوزخ کے سخت اور اصلی مقاموں میں گھسنا منظور ہو وہ دادا کے باب میں (قطعی) فیصلہ کرے۔
تَقَحَّمَتْ بِي النَّاقَةُ اللَّيْلَةَ۔ آج رات کو سانٹنی نے مجھ کو ایک ہلاکت کے مقام میں گرادیا (کسی گڈھے یا گڑھے میں۔ مطلب یہ ہے کہ میں اس کا سر تھام نہ سکا وہ ایک خوفناک مقام میں مجھ کو لے کر گھس پڑی)
مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا غَفَرَ لَهُ الْمُقْحِمَاتِ۔ جو شخص اللہ تعالےٰ سے اس حال میں ملے کہ اُس نے شرک نہ کیا ہو تو اس کے بڑے بڑے گناہ جو دوزخ میں پھینک دینے والے ہیں وہ معاف کردے گا (یا ویسا ہی)
فَاطِمَةُ يُقْتَحَمُ عَلَيْهَا۔ فاطمہ کے پاس لوگ گھس پڑتے ہیں (یعنی جور بدمعاش وغیرہ)۔
لَا سِنَّ لِلْقَحَمِ۔ بوڑھے پھوس کو جولڑائی میں جب کامل ہو تو دوسرے تمام گناہوں کے بخشے جانے کی امید ہے)۔
اِنَّ لِلْخُصُوْمَةِ قُحَمًا۔ جھگڑے میں بڑے شاق اور دشوار امور پیش آتے ہیں۔
اَقْبَلَتْ زَيْنَبُ تَقْحَمُ لَهَا۔ حضرت اُم المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بُرا بھلا کہتی ہوئی گھس آئیں
اَلْبَغِيْنَ خَادِمًا لَا يَكُوْنُ قَحْمًا فَانِيًا وَّلَا صَغِيْرًا اَضْرَعَا۔ میرے لئے ایک ایسا خدمت گار تلاش کرو جو نہ بوڑھا ہو جو ہوش ہو اور نہ بالکل بچہ ناداں۔
اَخَذَتْهُمُ السَّنَةُ نَابِغَةُ بَنِيْ جَعْدَةَ۔ قحط سالی نے بنی جعدہ کے لوگوں کو (جنگل سے) نکالا وہ شہر میں آگئے)
لَا تَقْحَمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَبٍ۔ کوئی آنکھ ان کو گھسنے پنے کی وجہ سے حقیر نہیں جانتی۔
اَلْقَحْمُ ثُبُوْبٍ۔ میں اس میں ڈوب جاتی (یعنی آب زن میں جو ایک ظرف ہے اس کا سر پوش ہوتا ہے بیمار کو اس میں ہٹا کر سر باہر رکھ کر باقی تمام بدن گرم پانی سے سینکتے ہیں اور صاحب مجمع البحار سے سہو ہوا جو آبزن میں زن کے معنی عورت بیان کئے حالانکہ یہ زن زدن سے ہے اور اب آبزن ایک لفظ ہوگیا ہے صاحب مجمع البحار یہی کہتے ہیں کہ چونکہ اس ظرف کو اکثر عورتیں استعمال کرتی ہیں لہٰذا اس کا نام آبزن رکھا گیا یہ دوسرا سہو ہے برہان میں ہے کہ آبزن چوبڑے حوض کو بھی کہتے ہیں)۔
فَاقْتَحَمَ اَبُوْ طَلْحَةَ عَنْ بَعِيْرِهٖ۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جلدی سے اپنے تئیں اپنے اونٹ پر سے گرادیا (وہ آنحضرت کو دیکھنے دوڑے کہیں آپ کو چوٹ تو نہیں آئی)
فَاطِمَةُ يُقْتَحَمُ عَلَيْهَا۔ فاطمہ کے پاس لوگ گھس پڑتے ہیں (یعنی جور بدمعاش وغیرہ)۔
لَا سِنَّ لِلْقَحَمِ۔ بوڑھے پھوس کو جولڑائی میں

Marfat.com

کوئی کام نہ کرے گا ٹوٹ کے مال میں سے حصہ نہ لے گا۔

باب القاف مع الدال

قَدْ۔ اسمیہ معنی بس اور جب حرف ہوتا ہے تو توقع کے لئے آتا ہے اور ماضی کو حال سے قریب کرنے کے لئے۔

قَدْ قَامَ۔ یعنی ابھی کھڑا ہوا۔

قَدْ قَدْ۔ دو دوزخ سے پوچھا جائے گا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی، اور کچھ ہے۔ جب سب اس میں اکٹھا کر دیئے جائیں گے تو کہے گی) بس بس (ایک روایت میں قَطْ قَطْ ہے معنی وُہی ہیں)۔

فَیَقُوْلُ قَدْ قَدْ۔ پھر کہے بس بس۔

قَدْنِیْ۔ مجھ کو بس ہے۔

قَدْكَ۔ تجھ کو بس ہے۔

قَدْحٌ۔ طعنہ دینا، عیب بیان کرنا، اعتراض کرنا، پانی نکالنا آنکھ سے، اکیڑا دانت یا درخت سے سوراخ کرنا۔

نَقْدِیْحٌ۔ گھوڑے کو شرط کے لئے ڈھلا کرنا، اندر گس جانا۔

قَدْحٌ اور اِقْتِدَاحٌ پتھر سے آگ نکالنا، پیالہ بھر کر دینا، تدبیر کرنا۔

لَا تَجْعَلُوْنِیْ كَقَدَحِ الرَّاكِبِ۔ مجھ کو سوار کے پیالہ کی طرح مت بناؤ (سوار کھانے کا پیالہ اپنے پیچھے لٹکا لیتا ہے مطلب یہ ہے کہ میرا ذکر سب سے آخر میں مت رکھو)۔

كَمَا يُنْفَخُ خَلْفَ الرَّاكِبِ الْقَدَحُ الْفَخُوْرُ جیسے سوار کے پیچھے اکیلا پیالہ لٹکا دیا جاتا ہے۔

كُنْتُ أَعْمَلُ الْأَقْدَاحَ۔ میں پیالے بنایا تھا (تو قَدَحٌ کی جمع ہوگی) یا تیر (تو قِدْحٌ کی جمع ہوگی بنایہ میں ہے کہ تیر کو کاٹتے ہی قطع کہتے ہیں پھر تراش کر چھیل کر صاف کریں تب بَرِیٌّ کہتے ہیں پھر سیدھا کریں تو قِدْحٌ کہتے ہیں۔ پھر پَر اور پیکان لگا دیں تو سَهْمٌ کہتے ہیں)

دَعَا بِقَدَحٍ۔ ایک پیالہ منگایا۔

كَانَ يُسَوِّي الصُّفُوْفَ حَتّٰى يَدَعَهَا مِثْلَ الْقِدْحِ أَوِ الرَّقِيْمِ۔ آں حضرتؐ صفوں کو سیدھا کرتے ان کو تیر کی طرح یا کتاب کی سطر کی طرح کر دیتے۔

كَانَ يُقَوِّمُهُمْ فِي الصَّفِّ كَمَا يُقَوِّمُ الْقَدَّاحُ۔ حضرت عمرؓ ان لوگوں کو صف میں اس طرح برابر کرتے جیسے تیر بنانے والا تیر کو سیدھا کرتا ہے۔

فَشَرِبْتُ عَشَّ اسْتَوٰى بَطْنِيْ فَصَارَ كَالْقِدْحِ میں نے خوب دُودھ پیا، یہاں تک کہ میرا پیٹ جو بھوک سے خالی ہو کر اندر گھس گیا تھا تیر کی طرح برابر ہو گیا۔

إِنَّهُ كَانَ يُطْعِمُ النَّاسَ عَامَ الرَّمَادَةِ فَاتَّخَذَ قِدْحًا فِيْهِ فَرْضٌ۔ حضرت عمرؓ ان لوگوں کو جس سال قحط تھا کھانا کھلاتے آپ نے ایک تیر بنایا تھا اس میں نشان کر دیا تھا (اس تیر کو کھانے کے پیالہ میں ڈال کر دیکھتے کہ کتنا کھانا ہے)۔

كَانَتْ مَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ۔ گویا صف کو تیر سے برابر کرتے (اسی طرح آں حضرتؐ برابر کرتے رہے یہاں تک کہ ہم صف کو برابر کرنا سمجھ گئے)۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَدَحٌ مِّنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ يَبُوْلُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ آنحضرتؐ کے پلنگ کے تلے ایک پیالہ لکڑی کا تھا جس میں رات کے وقت آپ پیشاب کیا کرتے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ گھر میں کسی ظرف میں پیشاب کرنا درست ہے اور یہ اس حدیث کے خلاف نہیں کہ اپنی جو بی کھجور کی عزت کرو کیونکہ عزت کرنے سے یہ مراد ہے کہ اس کو پانی دو، اس کا بیوند لگاؤ، پھر جب اس کی لکڑی کاٹ لی تو اب اس کو کھجور نہیں کہیں گے۔ بعض لوگوں نے اس کوٹھری میں جس میں نماز پڑھی جاتی ہے پیشاب کا ظرف رکھنا مکروہ رکھا ہے اور شاید یہ

Marfat.com

وافد اس وقت کا ہو جب گھروں میں پاخانے نہ تھے تو رات کو دور جانا آپ کو دشوار ہوتا ہوگا۔ لیکن جب سے پاخانے گھروں میں بنائے گئے تو رات اور دن آپ ان ہی میں قضائے حاجت کیا کرتے۔ اب اختلاف اس میں ہے کہ پیشاب کی طرح پاخانہ کا خارف بھی گھر میں رکھنا درست ہے یا نہیں۔ بعضوں نے کہا پاخانہ کا بھی وہی حکم ہے، بعضوں نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ پاخانہ کثیف اور غلیظ اور بدبودار ہوتا ہے اب رات اور دن دونوں کا ایک ہی حکم ہے گو ظاہرا امام بخاریؒ کی تبویب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رات ہی کے لئے یہ جواز خاص ہے مگر دن کے وقت بے ضرورت اس سے باز رہنا بہتر ہے۔ دوسری حدیث میں جو ہے کہ فرشتے اس کوٹھری میں نہیں جاتے جس میں پیشاب ہو، وہ اس کے خلاف نہیں ہے۔ اس کے پیشاب ہونے سے اس حدیث میں یہ مراد ہے کہ دیر تک پیشاب روان رکھا رہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پلنگ یا تخت کا رکھنا، اس پر سونا تواضع کے خلاف نہیں ہے)۔

لَوْشَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَ لِلنَّاسِ وِقْدَةً ظُلْمَةً

جَعَلَ لَهُمْ وِقْدَةً نُوْرٍ۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو لوگوں کے لئے تاریکی نکالنے کی ایک چیز پیدا کرتا جیسے روشنی پیدا کرنے کے لئے ایک چیز ان کے بنائی (یعنی چقماق جس سے آگ نکالتے ہیں عرب لوگ چقماق کے لوہے کو مِقْدَح اور مِقْدَحَة اور قَدَّاح اور قَدَّاحَة کہتے ہیں اور اس کے پتھر کو قَدَّاح اور صَوَّانَة کہتے ہیں)۔

قُدْحَة۔ ایک چلو۔

مِقْدَح۔ چمچہ اور بڑا جس سے لکڑی میں سوراخ کرتے ہیں (اس کو مِثْقَب بھی کہتے ہیں)۔

مِقْدَاح۔ وہ شخص جو لوگوں میں مُفت خوری کرتا پھرے۔

قِدْیَخ۔ شوربا جو دیگچی کے تلے رہ جائے اور خشک سے نکالا جائے۔

قَالَ اللّٰهُ وَرُدَانًا وَّقَدْاَنًا وَّقَدْاَحَتَهٗ۔ اللہ وردان کو تباہ کرے اور اس کے دل کی بات نکالنے کو (جیسے چقماق سے آگ نکالتے ہیں) یہ عمرو بن عاص نے کہا۔ انھوں نے اپنے غلام وَرْدَان سے رائے لی کہ میں کس کا ساتھ دوں معاویہ رضؓ کا یا حضرت علی رضؓ کا؟ وَرْدَان نے کہا اگر تم آخرت کی بھلائی چاہتے ہو تو علی رضؓ کے ساتھ رہو اگر دنیا چاہتے ہو تو معاویہ رضؓ کے ساتھ رہو اور میں سمجھتا ہوں کہ تم دنیا پر آخرت کو اختیار نہ کرو گے۔ وَرْدَان نے جیسا کہا تھا وہی ہوا عمرو بن عاص نے دنیا کی خواہش کو آخرت کی بھلائی پر مقدم رکھا، معاویہ کی رفاقت اختیار کی اور مصر کی حکومت حاصل کی)۔

يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اَمِيْرٌ لَوْقَدْ حَشَمُوْهُ بِقَعْسَاءَ اَوْدَيْ ثَمُوْهُ۔ تم پر ایک ایسا شخص حاکم ہوگا اگر ایک بال تم اس پر مارو تو وہ مُسلّک اُٹھے گا۔ (اپنے دل کی بات ظاہر کر دے گا۔ اس قدر ضعیف القلب اور کمزور ہوگا)۔

بَقْدَحُ فِدَادًا وَّيَغْصِبُ اُخْرٰى۔ ایک دیگچی میں سے نکالے گا اور دوسری چڑھائے گا۔

قَدَحَ الْقِدْرَ۔ دیگچی میں سے نکال لیا (یعنی چمچے مِقْدَحَة۔ چمچہ۔

اِقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكِ۔ اپنی ہانڈی میں سے ایک چمچہ بھر کر دے۔

اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَقْدَحَ عَيْنِيْ۔ میں چاہتا ہوں آنکھ میں قدح کراؤں (نزلہ کا پانی اس میں سے نکلوا ڈالوں) اَلْقَلْقِلُ تَقَلْقُلُ الْقِدْحِ فِي الْجَفَاجِفِ الْفَارِغِ وَاِنَّمَا قُطْبُ السَّحِيِّ تَدُوْرُ عَلَى۔ اس طرح غل غل کر رہے ہو جیسے ایک اکیلا تیر خالی ترکش میں غل غل کرتا رہتا ہے اور پچی کا پاٹ تو مجبور بگھوم رہا ہے (یعنی

Marfat.com

اسلام کی بکی میں چلا رہا ہوں، یہ حضرت علی نے فرمایا، جب لوگوں کو جنگ کے لئے اُکسانے کی ترغیب دی اور انھوں نے سستی کی)۔

وَرَجُلٌ حَفِظَ حُرُوفَهُ وَضَيَّعَ حُدُودَهُ وَاَقَامَ اِقَامَةَ الْقِدْحِ۔ اور ایک وہ شخص جس نے قرآن کے لفظ تو یاد کرلئے لیکن اس کے احکام پر عمل نہ کیا اور کمیل کے تیر کی طرح اس کو رکھا۔

كَاَنَّهُمُ الْقِدَاحُ قَدْ بَرَاهُمُ الْحُوْفُ۔ وہ زاہد لوگ تیروں کی طرح ہیں جن کو خوفِ الٰہی نے تراش ڈالا ہے (یعنی دُبلے اور لاغر ہیں)۔

قَدَّ۔ کاٹنا لمبا پھاڑ ڈالنے کرنا۔

تَقْدِيْدٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں۔ اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا کھانے کے لئے۔

قَدِيْدٌ۔ وہ گوشت جو ٹکڑے ٹکڑے کرکے کھانے کے لئے رکھا جائے۔

اِنْقِدَادٌ۔ پھٹ جانا۔

تَقَدُّدٌ۔ گروہ گروہ ہو جانا الگ الگ رائے الگ الگ خواہش والے، سُوکھ جانا، متفرق ہو جانا، دُبلا ہو جانا۔

اِنْدِقَادٌ۔ چیرنا، پھاڑنا، تدبیر، تغیر۔

اِسْتِقْدَادٌ۔ ہمیشگی، استقامت۔

قَدَدٌ۔ بکری کے بچہ کی کھال، آدمی کی قامت تقطیع کوڑا، مقدار۔

مَوْضِعُ قِيْدِهٖ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ جتنی جگہ میں کوڑا رکھا جاتا ہے اتنی جگہ بہشت کی ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

قَدٌّ۔ کسرۂ قاف کوڑا اور چمڑے کا ترس سے جوتی ٹانکنے میں اور قیدی کو باندھتے ہیں۔ اگر بفتحہ قاف پڑھیں تو ترجمہ یہ بھی ہوگا کہ اس کی قامت کے برابر جگہ بہشت میں دنیا و مافیہا سے بہتر ہے)۔

كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ شَدِيْدَ الْقِدِّ۔ ابوطلحہ کی کمان کا چلہ بہت سخت ہوتا (یہ جب ہے کہ قِدٌّ بکسرۂ قاف ہو) یا ابوطلحہ کمان بہت زور سے کھینچنے رسّی قوت سے تو ان کا تیر بہت دُور جاتا یہ جب ہے کہ قَدٌّ بفتحہ قاف پڑھیں)۔

نَهٰى اَنْ يُّقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ تم کو دو انگلیوں کے بیچ میں رکھ کر کاٹنے سے منع فرمایا (یہ سانہ ہو چمڑا کاٹنے کی نہرنی انگلیوں میں لگ جائے)۔

اَلَا مُرُوْبِيْنَا وَبَيْنَكُمْ قَدَّ الْاَنْمُلَةِ۔ حکومت اور خلافت ہم میں تم میں اس طرح ہے جیسے کھجور کے پتے کو لمبا چیر کر دو ٹکڑے کریں (تو دونوں طرف آدھوں آدھ رہتا ہے مطلب یہ ہے کہ خلافت میں ہمارا تمہارا حصہ برابر رہے)۔

كَانَ اِذَا تَطَاوَلَ قَدَّ وَاِذَا تَقَاصَرَ قَطَّعَتْ علی رضؓ جب طول میں مرنب لگاتے تو دو ٹکڑے کر دیتے اور جب عرض میں مارتے تو بھی کاٹ دیتے۔

قَدَّ لَحْمًا۔ گوشت کاٹا۔

اِنَّ امْرَاَةً اَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَدْيَيْنِ مَرْمُوْقَيْنِ وَقَدِيْدٍ ایک عورت نے آنحضرتؐ کو دو بکری کے بچے گرم پتھر پر بھونے ہوئے اور ایک مشکیزہ (دودھ کا) بھیجا۔

كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ الْقَدَّ۔ بکری کے بچہ کی کھال کھالیتے تھے (جب زمانہ قحط میں کچھ کھانے کو نہ ملتا)۔

اُتِيَ يَا عَبَّاسُ بِيَوْمِ بَدْرٍ اَسِيْرًا وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَنَظَرَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصًا فَوَجَدُوْا قَمِيْصَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ يَقَدُّ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ اِيَّاهُ۔ بدر کی جنگ میں حضرت عباس کو گرفتار کرکے لائے وہ بالکل ننگے تھے (آنگ پر کرتہ نہ تھا) آں حضرتؐ نے ان کے لئے ایک کرتہ تلاش کیا (جو ان کے بدن پر ٹھیک اُترے) لوگوں نے عبداللہ بن اُبی منافق

Marfat.com

کا کرتہ اُن کے جسم کے موافق پایا، اُس حضرتؐ نے وہی کرتہ اُن کو پہنا دیا (پھر جب عبد اللہ بن اُبی مرگیا تو آنحضرتؐ نے اس کا احسان اُتارنے کے لئے اپنا کُرتا اس کو پہنا دیا)۔

كَانَ يَتَزَقَّدُ قَدِيدًا الْقِبَاءِ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ ہرن کا سُکھایا ہوا گوشت وہ توشہ میں رکھتے تھے حالانکہ احرام باندھے ہوئے تھے (معلوم ہوا کہ محرم کو جنگلی جانور کا گوشت کھانا منع نہیں ہے البتہ شکار کرنا منع ہے)

رُبَّ اٰكِلٍ عَبِيطٍ سَيُقَدَّدُ عَلَيْهِ وَشَارِبٍ مَغْوٍ سَيَعَضُّ كبھی اچھا تندرست جانور کا تازہ گوشت کھانے والا بیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کبھی صاف ستھرا پانی پینے والے کو بھی اُلجھو ہو جاتا ہے۔

قُدَادٌ۔ پیٹ کی بیماری۔

جَعَلَهُ اللّٰهُ سَبَنًا وَّ قُدَاعًا اللہ تعالےٰ نے اُس کو استسقا اور پیٹ کی بیماری کر دی۔

لَا يُسْهَمُ مِنَ الْغَنِيمَةِ لِعَبْدٍ وَلَا لِاَجِيرٍ وَلَا لِقَدِيدٍ يَتِيمٍ۔ لوٹ کے مال میں غلام اور مزدور اور کام کاج کرنے والوں کا (جیسے لوہار، بڑھئی اور معمار وغیرہ میں) حصہ لگایا جائے گا (انعام کے طور پر اگر ان کو کچھ دیدیا جائے تو یہ اور بات ہے باقی حصہ اُن ہی لوگوں کو لگایا جائے گا جو جہاد میں ہیں) یہ قَدِیْد سے نکلا ہے یا قَدِیْد سے یعنی چھوٹی نکمی۔ اور عرب لوگ کمی کو کمی کہتے ہیں تو کہتے ہیں یَا قَدِیْدِیُّ یَا قُدَیْدِیُّ۔ بعضوں نے کہا یہ تَقَدُّدٌ سے نکلا ہے یعنی کٹ جانے اور جدا ہونے کے چونکہ یہ لوگ ملکوں میں متفرق رہتے ہیں ان کے کپڑے ٹکڑے ٹکڑے پھٹے پرانے ہوتے ہیں)

قُدَيْدٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان۔

مَقَدِيٌّ۔ وہ شراب جو پکانے پکانے آدمی رہ جائے (اس کو مُنَصَّف بھی کہتے ہیں)۔

مَا تَجْعَلُ قَدَّكَ إِلَى آدِ يَلْحَقُ وہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی اپنے اندازے سے باہر ہو جائے اور ایک چھوٹی سی بات کو بڑی کر لے۔

اَكْلُ الْقَدِيدِ الْغَاتِ يَهْدِمُ الْبَدَنَ بکھائے ہوئے بَدبودار گوشت کھانے سے جسم ناتوان ہو جاتا ہے

مِقْدَادٌ۔ مشہور صحابی ہیں، ان کے باپ کا نام اَسْوَدْ تھا۔ حبشہ کی طرف ہجرت کی، غزوہ بدر میں شریک ہوئے، مصر کی فتح میں بھی شریک تھے۔

قَدُرٌ۔ اور قَدَرٌ۔ فیصلہ کرنا، حکم کرنا، تقسیم کرنا، تنگ کرنا، جمع کرنا، روک رکھنا، تعظیم کرنا۔

قَدْرٌ اور قُدْرَةٌ اور مَقْدَرَةٌ اور مِقْدَارٌ اور قَدَارَةٌ اور قُدْوَرَةٌ اور قُدُوْرٌ اور قِدْرَانٌ اور قُدَادٌ اور قِدَارٌ۔ تو اناہونا، کر سکنا، قیاس کرنا، اندازہ کرنا۔

تَقْدِيرٌ۔ اندازکرنا، قیاس کرنا، قادر بنانا، روزی کا تنگ کرنا، فکر کرنا، سوچنا، فیصلہ کرنا، حکم دینا، جُدا لینا۔

مُقَادَرَةٌ۔ قیاس کرنا۔

اِقْدَارٌ۔ قادر بنانا۔

تَقَدُّرٌ۔ تیار ہونا۔

اِقْتِدَارٌ۔ اندازے کے موافق آنا۔

اِسْتِقْدَارٌ۔ تقدیر کی درخواست کرنا۔

اِقْتِدَارٌ۔ قادر ہونا، کر سکنا۔

قَادِرٌ اور مُقْتَدِرٌ اور قَدِيرٌ۔ یہ سب اللہ تعالےٰ کے نام ہیں۔

قَدَرٌ یا قَدْرٌ۔ اللہ تعالیٰ کا حکم اور فیصلہ۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ۔ یعنی وہ رات جس میں روزی کا فیصلہ ہوتا ہے اور موت وزیست اور دوسری باتوں کا۔ یہ رات ہر سال میں ایک بار آتی ہے کبھی کسی مہینہ میں

Marfat.com

کبھی کسی مہینہ میں یا رمضان کی اخیر دس راتوں میں یا بیچ کے دہے میں یا طاق راتوں میں۔

فَاقْدُرُوْا لَهٗ وَيَسِّرُوْا لَهٗ۔ اس کو میری تقدیر میں کر دے میری قسمت میں لکھ دے اور اس کو آسان کر دے۔

فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ۔ اگر ابر آ جائے یا چاند چھپ جائے (کسی وجہ سے نظر نہ آ سکے) تو شمار پورا کرو (یعنی تیس دن کا مہینہ سمجھ لو۔ اس سے زیادہ طالی مہینہ نہیں ہو سکتا۔ بعضوں نے کہا چاند کی منزلوں کا حساب کر کے معلوم کر لو کہ مہینہ ۲۹ دن کا ہے یا ۳۰ دن کا۔ مگر یہ اُن لوگوں کے لئے خاص حکم ہو گا جو علمِ نجوم رکھتے ہیں، اور عام آدمیوں کے لئے یہ حکم ہے کہ تیس دن پورے کر لیں، اور صحیح یہ ہے کہ عام اور خاص سب کے لئے یہ حکم ہے کہ تیس دن پورے کر لیں تو شرع میں رویت کا اعتبار ہے علمِ نجوم سے کوئی غرض نہیں ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ابو داؤد کی روایت میں یوں ہے۔ شعبان کے ۳۰ دن پورے کر لو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ چاند کو ابر کے تلے فرض کر کے اس دن روزہ رکھو حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ دوسری حدیث میں شک کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے)۔

فَاقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ اب غور کرو کہ نوعمر چھوکری کتنی دیر تک کھیل تماشا دیکھنا چاہے گی۔

كَانَ يَتَقَدَّرُنِيْ مَرَضِيْ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ أَنْتَظِرُ اپنی بیماری میں حساب لگاتے تھے آج میں کس بیوی کے پاس رہوں گا (آپ کی مرضی یہ تھی کہ میں حضرت عائشہ رضؓ کے پاس رہوں آخر دوسری بیویوں نے اس کو سمجھ کر آپ کو اجازت دی کہ بیماری بھر آپ حضرت عائشہ رضؓ کے پاس رہیں)۔

أَسْتَقْدِرُ اللّٰهَ وَأَسْتَخِيْرُهٗ۔ میں تجھ سے یہ چاہتا ہوں کہ تو اس کی قدرت مجھ کو عطا فرمائے، یا چونکہ تو ہر شے پر قادر ہے اس لئے مجھ کو بھی اس کام پر قدرت عطا فرما۔

إِنَّ الذَّكَاةَ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ لِمَنْ قَدَرَ۔ ذبح کرنا حلق اور دل گی کے درمیان ہے اس شخص کے لئے جو ایسا کرنے پر قادر ہو (اگر کوئی جانور بھاگ نکلے اور کہیں نہ جا سکے یا کنوئیں میں گر پڑا ہو تو جہاں ہو سکے بسم اللہ کہہ کر اس کو زخمی کر دے یہی کافی ہے)۔

أَسَرَنِيْ مَمْلُوْكِيْ أَنْ أَقْدَرَ لَحْمًا۔ مجھ کو میرے مالک نے یہ حکم دیا کہ میں گوشت کی ایک ہانڈی پکاؤں۔

قَعَدْتُ بِفِنَاءِ بَيْتِ أَبِيْ فَقَدَرَ عَلَيَّ الْعَبَّاسُ یا يُقَدِّرُ عَلَيَّ الْعَبَّاسُ۔ دیکھا تو عبداللہ بن اُبی (منافق) کا کہ حضرت عباس کے ٹھیک آتا ہے (حضرت عباس رضؓ بہت دراز قامت آدمی تھے اسی طرح عبدالمطلب ان کے والد اسی طرح حضرت عبداللہ آں حضرتؐ کے والد ماجد)۔

يُقَدِّرُ عَلَيْهِ۔ اُن پر ٹھیک آتا تھا (یعنی طول اور عرض میں)۔

لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ لَيُعَذِّبَنِّيْ يا قَدَرَ عَلَيَّ۔ اگر کہیں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تنگ پکڑ لیا تو بھر قدرت پانی تو ضرور مجھ کو عذاب کرے گا (اس کو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شک نہ تھا کیونکہ ایسا شک تو کفر ہے اور کافر کی مغفرت نہیں ہو سکتی، بلکہ سخت دہشت اور خوف کی حالت میں اس کی زبان سے یہ کلمہ نکل گیا جب عقل ٹھکانے نہ تھی اس لئے مغفرت کے قابل ہوا۔ بعضوں نے کہا اس کو اللہ تعالیٰ کی ایسی قدرت کا علم نہ تھا کہ اُڑائی ہوئی راکھ کے ذرّوں کو پھر اکٹھا کر دے سکتا ہے تو وہ جاہل تھا نہ منکر، اور جاہل کافر نہیں ہوتا بلکہ منکر کافر ہوتا ہے۔

مترجم کہتا ہے اس کی مثال وہ قصہ ہے جو حضرت مولانائے رُوم نے مثنوی میں نقل کیا ہے کہ ایک گڈریا اپنے جھونپڑے میں یوں کہہ رہا تھا "یا اللہ! اگر تو میرے پاس آئے تو میں تجھ کو اچھا اچھا دودھ پلاؤں تیرے لئے

Marfat.com

اچھے سے اچھا پکھوا کروں، تیرے پاؤں دباؤں، تیرے سر کی جوئیں دیکھتا رہوں۔ حضرت موسیٰ نے یہ سُنکر اس کو ڈانٹا ہائیں یہ کیا کہہ بیٹھا ہے؟ بارگاہِ الٰہی سے حضرت موسیٰ پر وحی آئی، موسیٰ تم نے اس کو ایسا کہنے کیوں نہ دیا ہم اس کی محبت کی باتیں سُن سُن کر خوش ہو رہے تھے تو یہ گدھا حمالِ تھا وہ اپنے علم کے موافق پروردگار کو ایسا ہی سمجھا جب اس کو علم حاصل ہوا ہوگا تو توبہ کی ہوگی۔ بعضوں نے کہا یہ واقعہ اُس زمانہ کا ہے جب پیغمبروں کے آنے کا سلسلہ ٹوٹ گیا تھا اور عام لوگوں کو نجات کے لئے صرف توحید کافی تھی)

لَا یَقْدِرُ عَلَی السُّجُوْدِ یَتَحَوَّلُ لِلرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ یَسْجُدُ تَیْنِ۔ سجدہ نہ کرسکے بھوم کی وجہ سے تو اخیر رکعت کے بعد دو سجدے کرلے۔

لَیْسَ فِیْہِ حُجَّۃٌ لِاَھْلِ الْقَدَرِ۔ یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ اس میں معتزلہ کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے سعید اور نیک بخت لکھا ہے ان کو اپنی عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔

عَلٰی اَنَّھُمْ قَدَّرَہُ اللّٰہُ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً۔ تم اس کام پر مجھ کو ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے چالیس برس پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا (یعنی لوحِ محفوظ میں یا توراۃ میں کیونکہ علمِ الٰہی میں تو ازل سے یہ موجود تھا۔ یہ حضرت آدم نے حضرت موسیٰ کو جواب دیا تھا۔ جب حضرت موسیٰ نے ان کو ملامت کی، کہ تمہاری نافرمانی کی وجہ سے ہم سب مصیبت میں پڑ گئے بہشت سے نکلنا پڑا۔

مترجم کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی ملامت صحیح اور درست تھی اور حضرت آدم کا جواب بھی صحیح اور مسکت تھا لیکن صرف اتنا تھا کہ یہ علم اور تقدیرِ الٰہی سے بندے کو کیا واسطہ، بندہ جو کام کرتا ہے وہ ظاہرا اپنے اختیار سے کرتا ہے اسی لئے مدح وثنا یا ذم وسزا کا مستحق ہوتا ہے۔ اگر حضرت آدم کے جواب کے موافق ہر ایک زانی اور شرابی اور چور کے کہ جو پکڑا ملامت کرتے ہو یہ تو فاذ اللہ تعالیٰ نے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا تو پھر کسی بندے کو نہ برا بھلا کہہ سکتے ہیں نہ شرعی سزا دے سکتے ہیں وَفِیْ ذٰلِکَ ابطال اللدین وتعطیل الشرع المتین۔

اَوَّلُ مَنْ قَالَ بِالْقَدَرِ۔ پہلے جس نے تقدیر کا انکار کیا (انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ کو ازل میں یہ علم نہ تھا کہ ایسا ہوگا ایسا ہوگا بلکہ ہر بات کا علم اُس کو وقوع کے بعد ہوا۔ اس قسم کے تقدیر گر گئے اب نہیں رہے لیکن بعد کے قدریہ اور معتزلہ تقدیر کے تو قائل ہیں پر خیر کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور شر کو بندے کی مخلوق جانتے ہیں اور بندے کو اپنے افعال میں پورا قادر اور اپنے افعال کا خالق سمجھتے ہیں ان کو مجوس سے تشبیہ دی، جیسے مجوسی کہتے ہیں کہ خیر کا خالق یزدان ہے اور شر کا اہرمن یعنی شیطان)۔

تَتَنَازَعُ فِی الْقَدَرِ۔ ہم تقدیر میں جھگڑ رہے تھے

اَلْاِیْمَانُ بِالْاَقْدَارِ۔ تقدیروں پر ایمان لانا۔

کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّی الْعَجْزُ وَالْکَیْسُ۔ ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی (یعنی توفیق کم ملنی) اور دانائی (یعنی توفیق زیادہ ملنی)۔

لِشَیْءٍ قُضِیَ عَلَیْھِمْ مِنْ قَدَرٍ یَسْتَقْفِلُوْنَ بِہٖ مِمَّا اَتَاھُمْ یُشْھِدُھُمْ۔ کیا کسی تقدیر کی وجہ سے ہے جس کا فیصلہ پہلے ہی کر دیا گیا تھا یا یہ باتیں آئندہ ہونی ہیں جو ان کے پیغمبر نے ان کو بتلائیں اُقْدُرُوْا لَہٗ قَدْرَہٗ۔ دقال کے دن کا انداز کرلو (اس کا ایک دن ایک برس کا ہوگا تو اس دن سات نمازوں کا حساب کرکے نماز پڑھ لو۔ مثلاً طلوعِ فجر کے آٹھ گھنٹے کے بعد ظہر پڑھ لو پھر تین گھنٹے بعد عصر پڑھ لو پھر تین گھنٹے بعد مغرب پڑھ لو پھر دو گھنٹے بعد عشاء پڑھ لو پھر آٹھ گھنٹے

Marfat.com

بعد دوسری فجر کی نماز اُدا کرو۔ اسی طرح سال بھر کی نمازیں اوقتوں کا حساب کرکے اس دن پڑھو۔ کل نمازیں اُس دن تقریباً اٹھارہ سو ہوں گی اور چونکہ آج کل گھڑیاں معرفت اوقات کے لئے نکل آئی ہیں اس لئے عوام کو بھی وقت پہچاننے میں دقت نہ ہوگی۔ البتہ اگر کوئی شخص اکیلا جنگل میں ہوگا یا دیہات میں اور وہاں گھڑی نہ ہوگی تو اوقات کے پہچاننے میں بڑی دقت کا سامنا ہوگا اور ترتیب بھول جانے کا بھی اندیشہ رہے گا۔ مگر مقصود اللہ جل جلالہٗ کی عبادت ہے بندہ جس وقت اس کو اُدا کرے وہ اپنے کرم و رحم سے قبول کرلے گا۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا۔ بعضوں نے کہا: سال بھر کا دن ہونے سے یہ مطلب ہے کہ وہ ایسی مصیبت اور تکلیف کا دن ہوگا گویا ایک دن سال بھر کی طرح معلوم ہوگا مگر یہ تاویل خود حدیث سے رَدّ ہوتی ہے۔ جب صحابہ نے پوچھا کیا اس دن ہم پانچ ہی نمازیں پڑھیں، تو آپ نے فرمایا نہیں، وقت کا حساب کرکے پڑھو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن علاقوں میں چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات ہوتی ہے مثلاً سائبیریا وغیرہ وہاں بھی اسی طرح نماز کے اوقات معین کرلینے چاہئیں)۔

یَتَطَیَّبُ مَا قَدَرَ عَلَیْہِ۔ جو ہو سکے وہ خوشبو لگائے۔

تَرَکْتُہٗ فِیْکُمْ لَا شَیْءَ فِیْھَا وَفِیْ رُوْ الْقَوْمِ حَامِیَۃٌ تَغُوْرُ۔ اے اوس کے لوگو تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی اس میں کچھ نہیں ہے (اپنے طفیلی بنی قریظہ کی کچھ سفارش نہ کی) اور دوسری قوم خزرج والو کی ہانڈی گرم ہے جوش مار رہی ہے (خزرج والوں میں سے عبد اللہ بن اُبَی نے بنی قینقاع یہودیوں کی سفارش کی، آنحضرت نے ان کو چھوڑ دیا)۔

وَاقْدُرْ یَدْخَلِقْ۔ اپنی طاقت کے موافق اندازہ کر۔

لَا یُقَدِّرُ قَدْرَہٗ۔ اس کی مرتبہ کے موافق قدر نہیں ہوتی۔

بِقَدْرِ الْمُصْطَفٰے۔ آں حضرتؐ کی شان اور مرتبہ کے موافق۔

یُقَدِّرُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقَّ قَدْرِہٖ۔ آں حضرتؐ کی تعظیم جیسی شایان ہے ویسی کی جائے گی۔

اِلْتَمِسُوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ شب قدر کو رمضان کے اخیر عشرہ میں تلاش کرو (اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ شب قدر رمضان کی اخیر دس راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ بعضوں نے کہا سال بھر میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ تو جو شخص ایک سال پورے ہر شب کو عبادت کرے اُس کو شب قدر یقیناً ملے گی)

لَا اُقْدِرُہٗ۔ اللہ اس کو قدرت نہ دے۔

تَسَحَّرْنَا مَعَہٗ ثُمَّ قُمْنَا اِلَی الصَّلٰوۃِ قُلْتُ کَمْ کَانَ قَدْرُ ذٰلِکَ قَالَ قَدْرُ خَمْسِیْنَ اٰیَۃً۔ ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ سحری کھائی۔ اس کے بعد صبح کی نماز کے لئے اُٹھے، میں نے پوچھا سحری اور نماز میں کتنا فاصلہ تھا انھوں نے کہا اتنا جتنی دیر میں کوئی پچاس آیتیں پڑھے (پچاس آیتیں پانچ منٹ میں پڑھی جاتی ہیں، معلوم ہوا کہ سحری صبح کے قریب کھانا سنت ہے نہ یہ کہ بہت رات گئے اور جس شخص کو صبح کی معرفت اچھی طرح نہ ہو اس کے لئے یہ حدیث نہیں ہے اس کو احتیاط ایسے وقت میں سحری کھالینا چاہئے جب صبح طلوع ہونے کا گمان نہ ہو۔

مترجم کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْاٰیَۃ ہر شخص کو اس وقت تک سحری کھانا درست ہے جب تک اس کی نظر میں صبح نہ کھلے اگر حقیقت میں صبح ہو بھی گئی ہو لیکن اس کی نظر میں یہ معلوم ہو کہ ابھی رات ہے اور صبح نہیں ہوئی اور وہ کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ صحیح ہو جائے گا اور مؤید ہے

Marfat.com

اس کے وہ حدیث کہ اگر کسی کے ہاتھ میں کھانے کا پیالہ ہو اور صبح کی اذان ہو تو اپنی حاجت پوری کرے یعنی کھا کر روزہ رکھ لے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ہر طرح آسانی رکھی ہے)۔

وَلٰكِنْ لِيَفْعَلْ يُقَدِّرِ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ۔ (جب کوئی مصیبت آئے تو یوں نہ کہے، اگر میں ایسا کرتا تو یہ مصیبت نہ آتی) بلکہ یوں کہے ہر کام اللہ کی تقدیر اور اس کے حکم سے ہے اس نے جو چاہا سو کیا۔

وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْ رَمَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ۔ (آنحضرت صبح کی نماز اس وقت پڑھتے) جب سورج بلند اور صاف ہوتا اور غروب تک سوار آدمی چھ میل تک جا سکتا۔

اَلْقَدَرُ سِتُّوْنَ مِنَ الْأَلْفِ سَاعَةً۔ تقدیر اللہ کا ایک راز ہے (جس کا سمجھنا دشوار ہے اور اس میں سوالات اور بحث کرنا منع ہے)۔

قَدَرْتُ الشَّيْءَ یا قَدَّرْتُ الشَّيْءَ فَهُوَ قَدَرٌ میں اس چیز پر قادر ہوں وہ میری قدرت میں ہے۔

اَللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ۔ اللہ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے (یعنی اس سے زیادہ جتنی قدرت تو اس پر رکھتا ہے)

اَهْلُ الْقَدَرِ۔ قدریہ لوگ (معتزلہ)۔

اَنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ جُمْلَةً فِيْ اِحْدٰى عَشْرَةَ مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ اللہ تعالیٰ نے سارا قرآن لوح محفوظ سے نزدیک والے آسمان پر اُتارا شب قدر میں (جیسے فرمایا اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ) پھر حضرت جبرئیل اس میں سے تھوڑا تھوڑا لے کر آنحضرت پر اُتارتے تھے (جو ۲۳ سال میں پورا ہوا)۔

اَلْعَالِمُ مَنْ عَرَفَ قَدْرَهٗ وَكَفَى بِالْمَرْءِ جَهْلًا اَنْ لَّا يَعْرِفَ قَدْرَهٗ۔ عالم وہ شخص ہے جو اپنا درجہ اور مرتبہ پہچانتا ہو اور جاہل ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ آدمی اپنا مرتبہ نہ پہچانے (اور جو واقعی اس کا مرتبہ ہو اس سے اپنے آپ کو بڑھ کر سمجھے)۔

اَللّٰهُ قَادِرٌ اَنْ يُّدْخِلَ الدُّنْيَا كُلَّهَا فِي الْبَيْضَةِ وَلَا تَصْغُرُ الدُّنْيَا وَلَا تُكَبَّرُ الْبَيْضَةُ (ایک شخص نے امام جعفر صادق رضہ سے پوچھا) کیا اللہ تعالیٰ اس امر پر قادر ہے کہ ساری دنیا کو ایک انڈے کے اندر کر دے اور پھر نہ دنیا چھوٹی کی جائے نہ انڈا بڑا کیا جائے۔ (مطلب یہ کہ محال سے بھی اس کی قدرت متعلق ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ لیکن امام نے فرمایا اللہ کی قدرت سے یہ امر ممتنع نہیں ہے حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف عجز کی نسبت کرنا بے ادبی ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ وہ ہر شے پر قادر ہے جیسے اس نے قرآن میں فرمایا محال اگر کوئی شے ہے تو وہ اس پر بھی قادر ہے اور جو شے ہی نہیں (مثلاً شریک باری یا ایک ہی عدد زوج و فرد ہونا اجتماع نقیضین یا ارتفاع نقیضین وغیرہ) تو اس پر قادر ہونے کا سوال کرنا خود ایک بے وقوفی اور نادانی کی نشانی ہے۔ بعضوں نے کہا وہ ہر محال پر بھی قادر ہے مگر اپنی طرح دوسرا خدا پیدا کرنے پر، بس ایک ہی مستثنیٰ ہے)۔

لَمَّا سَاقَنِي الْقَضَاءُ اِلٰى بَلَدِ الْغُرَيْرِ وَحَصَّلَنِي الْقَدَرُ فِيْهَا۔ جب قضائے الٰہی مجھ کو پردیس میں لے گئی اور تقدیر نے مجھ کو وہاں پہنچایا۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدَّرَ الْمَقَادِيْرَ وَدَبَّرَ التَّدَابِيْرَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ اٰدَمَ بِاَلْفَيْ عَامٍ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم سے دو ہزار برس پہلے تقدیریں کر دی تھیں اور تدبیریں۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَدَرِيٌّ۔ تقدیر کا منکر بہشت میں نہیں جائے گا۔

اَلتَّدْبِيْرُ دَافِعٌ عَلَى الْقَضَاءِ بِالْاَمْضَاءِ۔ جو

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے ازل میں فیصلہ کر دیا ہے تقدیر اُسی کے موافق ظاہر ہوگی۔

سُئِلَ عَنِ الْقَدَرِ فَقَالَ طَرِيْقٌ مُظْلِمٌ فَلَا تَسْلُكُوْهُ وَبَحْرٌ عَمِيْقٌ فَلَا تَلِجُوْهُ وَسِرُّ اللّٰهِ فَلَا تَتَكَلَّفُوْهُ۔ ایک شخص نے آپ سے تقدیر کو پوچھا فرمایا: میرا راستہ ہے اس میں مت چلو اور گہرا سمندر ہے اس میں مت گھسو اور اللہ کا ایک راز ہے اس کو دریافت کرنے کے لئے تکلیف مت اُٹھاؤ۔

سُئِلَ عَنِ الْقَدَرِ فَقَالَ هُوَ تَقْدِيْرُ الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ قَضَاهَا وَفَصَّلَهَا۔ ابن عباس سے سوال ہوا، تقدیر کیا ہے؟ فرمایا پہلی بار اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں کا اندازہ کیا پھر ان کا فیصلہ کیا اور جُدا جُدا کیا یعنی اجمالاً پہلے ایک نقشہ قرار دیا وہ قدر ہے پھر تفصیل کے ساتھ ہر ایک چیز کا جُدا جُدا وہ قضاء ہے)۔

النَّاسُ فِي الْقَدَرِ عَلٰى ثَلٰثَةِ مَنَازِلَ۔ (امام جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا) تقدیر میں لوگوں کے تین طریق ہیں (۱) شخص بندوں کا بالکل اختیار سمجھے، اس نے اللہ تعالیٰ کو نقصان پہنچانا چاہا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف ایسے کام کی نسبت دے جس سے وہ پاک ہے (مثلاً بُرے کاموں کو اس کی طرف منسوب کرے اگرچہ اچھی خیر و شر کا وُہی ہے) اُس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور جو شخص یوں کہے اگر میں نجات پاؤں تو یہ اللہ کا فضل و کرم ہے اور اگر عذاب دیا جاؤں تو یہ اُس کا عدل و انصاف ہے ظلم نہیں ہے اس نے اپنے دین و دنیا کو تباہی سے بچالیا۔

قَدْرُ السَّيْلِ عَلٰى قَدْرِ هِمَّتِهٖ۔ آدمی کا مرتبہ اس کی ہمت کے موافق ہوتا ہے (یعنی بلند ہمت ہو اور مقصد عالی ہو اتنا ہی اس کا درجہ لوگوں کی نظروں میں بلند ہوتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی کو صرف اپنے پیٹ کی فکر ہو دوسروں سے کوئی غرض نہ ہو تو اس کا مرتبہ نہایت حقیر ہوگا بہ نسبت اُس آدمی کے جو اپنے ساتھ دوسروں کی پرورش کی بھی فکر کرتا ہو۔ اسی طرح جو آدمی اپنے گھر کی اصلاح چاہتا ہے وہ اس سے کم درجہ ہے جو ایک محلہ کی اصلاح چاہتا ہے، پھر وہ اس سے کم ہے جو ایک شہر کی اصلاح چاہتا ہے علیٰ ہذا القیاس)۔

بَيْنَ الْجَبْرِ وَالْقَدَرِ مَنْزِلَةٌ بَيْنَ الْمَنْزِلَتَيْنِ۔ بندہ بالکل مجبور ہے نہ بالکل قادر ہے، بیچ بیچ میں ایک درجہ ہے (جو اہل سنت اور اہل حق کا مذہب ہے) قدریہ کہتے ہیں بندہ بالکل اپنے افعال میں قادر ہے اور جبریہ کہتے ہیں بندہ جمادات کی طرح بالکل مجبور ہے دونوں فرقے گمراہ ہیں)

قُدُّوْسٌ۔ پاک، پاکی ہونا، برکت والا ہونا۔

تَقْدِيْسٌ۔ پاک کرنا، متبرک قرار دینا، پاکی بیان کرنا۔

تَقَدُّسٌ۔ پاک ہونا۔

قَادِسِيَّةٌ۔ ایک موضع ہے کوفہ کے قریب۔

قُدُّوْسٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ اکثر استعمال بہ ضمہ قاف ہے اور بہ فتحہ الفاظ اس وزن پر آئے ہیں۔

اَلْاَرْضُ الْمُقَدَّسَةُ۔ شام کا ملک۔

بَيْتُ الْمَقْدِسِ یا اَلْبَيْتُ الْمُقَدَّسُ یا بَيْتُ الْقُدْسِ۔ شام کے ملک کی وہ مسجد جو حضرت سلیمان نے بنوائی تھی، اب تو ایک شہر کا نام ہوگیا ہے جہاں یہ مسجد واقع ہے اس کو مدینۃ القدس بھی کہتے ہیں۔

فَاخْرُجْنِيْ إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ۔ مجھ کو پاک اور برکت والی زمین میں لے چل (یا لے گیا اگر فَاخْرَجَنِيْ ہو)

حَدِيْثٌ قُدْسِيٌّ۔ اللہ کا وہ ارشاد جو آنحضرت ﷺ کو خواب میں بتلایا گیا یا الہام ہوا بغیر فرشتہ کے توسط کے اور آپ نے بلفظ زاد الفاظ میں اپنی امت سے بیان فرمایا اس میں اور قرآن میں یہ فرق ہے کہ قرآن کے الفاظ اور معانی

Marfat.com

دونوں اللہ کی طرف سے آئے ہیں اور اللہ کا کلام ہیں اور حدیثِ قدسی کا مرجع مضمون اللہ کی طرف سے ہوتا ہے ان میں الفاظ کی خصوصیت نہیں۔ یہی جانتی۔

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ۔ پاک رُوح (یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام) نے میرے دل میں یہ پھونکا۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اَلَّا یُقَالُ اللّٰہُ اللّٰہُ۔ قیامت کبھی پاکیزہ نہیں ہو سکتی (یا پاکیزہ نہ ہو) بددُعا ہے اس کے لئے جس میں کمزور کا حق زبردست سے نہیں دلایا جاتا (اس میں عدالت اور انصاف نہیں۔ زبردست جتنا چاہے غریبوں پر ظلم کرے کوئی اس کو روکنے والا اور سزا دینے والا نہ ہو)۔

اِنَّہٗ اَقْطَعَہٗ حَیْثُ یَضْلَعُ لِلزَّرْعِ مِنْ قُدْسٍ وَّلَمْ یُعْطِہٖ حَقَّ مُسْلِمٍ۔ قُدس پہاڑ کی وہ زمین آپ نے اُن کو مقطعہ کے طور پر دی جو زراعت کے لائق ہو لیکن کسی دوسرے مسلمان کا حق ان کو نہیں دلایا۔

اَقْدُس۔ ایک پہاڑ ہے مشہور جس کو قدیس بھی کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا صحیح قاس ہے اور قریس دو پہاڑ ہیں مدینہ کے قریب۔ بعضوں نے کہا قُدس زمین کا وہ حصہ جو بلند ہو اور زراعت کے لائق ہو)

قَدَسٌ۔ ایک موضع کا نام ہے شام کے ملک میں، جس کو شرحبیل بن حسنہ نے فتح کیا تھا۔

اَلتَّطَلُّقُ قُدُسٌ۔ سلق (پکا بادستہ) پاک ہے اس سے وضو کر سکتے ہیں۔

تَقَدَّسَ الْاَعْدَاءُ۔ پاکیزگی سے نہ کہ ناداری اور نہ ہونے سے۔

مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یَکُوْنُ فِیْ بَیْتِہٖ عَنْزٌ حَلُوْبٌ اِلَّا قُدِّسَ لِاَھْلِ ذٰلِکَ الْمَنْزِلِ فَاِنْ کَانَتَا اثْنَتَیْنِ قُدِّسَ اَھْلُ کُلِّ بَیْتٍ مِّنْ مَّرَّتَیْنِ قُلْتُ کَیْفَ یُقَدَّسُوْنَ قَالَ یَقُوْلُ لَھُمْ بُوْرِکَ عَلَیْکُمْ وَطِبْتُمْ وَطَابَ اِدَامُکُمْ۔ جس مسلمان کے گھر ایک دُودھ والی بکری ہو تو اس گھر والوں کی تقدیس کی جائے گی اگر دو بکریاں ہوں تو دو بار تقدیس کی جائے گی۔ راوی نے کہا میں نے پوچھا تقدیس سے کیا مُراد ہے، فرمایا ان سے کہا جائے تم کو برکت ہو اور تم خوش رہو تمہارا سالن عمدہ اور پاکیزہ ہے۔

مَا مِنْ اَرْضٍ فِیْھَا اِسْمُ مُحَمَّدٍ اِلَّا قُدِّسَتْ جس زمین میں محمد نام والا کوئی شخص ہو وہ پاکیزہ اور برکت والی ہو گی

قَدْعٌ۔ روکنا، باز رکھنا، جاری کرنا، برچھے سے ناک پر مارنا، تھوڑا تھوڑا کر کے پینا۔

اِقْدَاعٌ۔ روکنا۔

تَقَدُّعٌ۔ تیار ہونا، مُستعد ہونا۔

تَقَادُعٌ۔ ایک دوسرے کو دھکیلنا، ایک کے بعد مرنا۔

اِنْقِدَاعٌ۔ باز رہنا۔

مَاءٌ قَدِیْعٌ۔ کھاری پانی۔

رَجُلٌ قَدِیْعٌ۔ بڑا رونے والا آدمی۔

اِمْرَاَۃٌ قَدِیْعَۃٌ۔ شرنگیں گم کی عورت۔

فَتَقَادَعُ بِھِمْ جَنْبَتَا الصِّرَاطِ تَقَادُعَ الْفَرَاشِ فِی النَّارِ۔ پل صراط کے دونوں کنارے ان کو اس طرح گرائیں گے جیسے پروانے (میتر پتنگیاں) آگ پر گرتی ہیں (ایک کے پیچھے ایک)۔

فَذَھَبْتُ اُقَبِّلُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ فَقَدَعَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِہٖ۔ میں آپ کے دونوں آنکھوں کے درمیاں چومنے لگا لیکن آپ کے بعض اصحاب نے مجھ کو روکا (اس سے بارگاہِ مُحَمَّدٌ یُخْطَبُ خَدِیْجَۃُ ھُوَ الْفَعْلُ لَا یُقْدَعُ اَلْفُہٗ۔ (دورِ جن و نمل نے کہا، محمد خدیجہ کو نکاح کا پیغام دینے میں بے شک عمدہ ایسے نر ہیں جس کی ناک پر مار انہیں جاتا (عرب کا دستور تھا کہ جب بدذات نر اونٹ کسی ذات والی شریف اونٹنی پر چڑھنا چاہتا تو اس کی ناک پر بھی

Marfat.com

یا لکڑی سے مارتے اس کو مٹانے کے لئے ورقہ کا یہ مطلب ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ کے جوڑے میں یعنی شرافت خاندانی اور عزت میں اور وہ ایسے نہیں ہیں کہ ان کا پیغام نامنظور کیا جائے)۔

اِنْ شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقْدَعَہٗ بِھَا قَدَعَہٗ۔ اگر اللہ چاہے گا اس سے باز رکھنا تو باز رکھے گا۔

جَعَلْتُ اَجِدُنِیْ قَدْ عَامَنِیْ مَسَّ کَلِیَتِہٖ۔ میں نے اس کے پوچھنے میں اپنے تئیں سست اور بزدل پایا (ایک روایت میں اَجِدُنِیْ قَدْ کُفِتُّ عَنْ مَسِّ کَلِیَتِہٖ ہے ترجمہ وہی ہے)۔

اِقْدَعُوْا ھٰذِہِ النَّغُوْسَ فَاِنَّھَا طُلَعَۃُ اَنْفُسِھَا۔ اپنے نفسوں کو روکے رہو وہ خواہشوں کی طرف پل پڑنے والے ہیں (جتنی خواہش نفس کی پوری کروگے وہ مزید خواہش کرے گا اس لئے اُس کو پہلے ہی سے روک دو، گریہ کشتن روز اوّل)۔

اِقْدَعُوْا ھٰذِہِ الْاَنْفُسَ فَاِنَّھَا اِنْ لَّمْ تَشْغَلْ اِذَا اُعْطِیَتْ وَاَمْنَعْ شَیْءٍ اِذَا سُئِلَتْ۔ ان نفسوں کو روک کر رکھو، نفس کا قاعدہ ہے جتنا اس کو دیتے جاؤ اور مانگتا جاتا ہے اور جب اس سے کوئی مانگے تو دینا نہیں چاہتا (عمل کرتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے لوگ مجھ کو سب کچھ دیتے چلے جائیں اور میں کسی کو کچھ نہ دوں سارا مال وزر دھر نکلے)۔

کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ قَدِیْعًا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روتے روتے بینائی ضعیف ہوگئی تھی (آپ خوفِ الٰہی سے بہت رویا کرتے اور شب و روز عبادت میں مصروف رہتے۔ اتباعِ سنت کا یہ حال تھا کہ ہر بات میں آں حضرتؐ کی پیروی کرتے یہاں تک کہ راستہ میں جہاں آپ نے نماز پڑھی اسی مقام پر نماز پڑھتے اگر بلیس کے متصل مسجد بن گئی ہو)۔

قَذْقٌ۔ کھینچ لینا، بہا دینا۔

قُذَاقٌ۔ مٹی کا کھرا۔

قُذُمٌ یَا قُذُمُ آگے بڑھ جانا، بہادری کرنا، جرأت کرنا، راضی ہونا۔

قُذُمٌ اور قِذْمَانٌ اور مَقْذَمٌ۔ آنا۔

قَذَمٌ اور قَذَامَۃٌ۔ بڑا ہونا، ہمیشہ سے ہونا (اس کی ضد حُدُوْثٌ ہے)۔

تَقْذِیْمٌ۔ آگے ہونا، آگے کرنا۔

اِقْدَامٌ۔ جرأت کرنا، راضی ہونا، آگے کرنا، مستعد ہونا

تَقَدُّمٌ۔ آگے ہونا۔

تَقَادُمٌ۔ پرانا ہونا۔

اِسْتِقْدَامٌ۔ بہادر، جری ہونا۔

قَدُوْمٌ۔ شجاع، بہادر۔

قَدِیْمٌ۔ پرانا، اگلا جو ہمیشہ سے ہو (اس کی ضد حادث ہے)۔

اَلْبَارِیْ قَدِیْمٌ وَالْعَالَمُ حَادِثٌ۔ پروردگار جو پیدا کرنے والا ہے وہ قدیم ہے اور عالم (ساری دنیا ماسوائے اللہ) حادث ہے (یعنی ہمیشہ سے نہیں بلکہ جب سے اللہ نے اس کو بنایا)۔

مُقَدِّمٌ۔ اللہ تعالےٰ کا ایک نام ہے، یعنی ہر ایک چیز کو اپنے مقام میں رکھنے والا، آگے کرنے والا۔

اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ۔ تو آگے کرنے والا ہے یعنی آخرت میں ہم کو پہلے اٹھائے گا اور دنیا میں ہم کو آخر میں بھیجا کسی کو نیکیوں کی توفیق دے کر آگے کر دیتا ہے اور کسی کو پیچھے۔

حَتّٰی یَضَعَ الْجَبَّارُ فِیْھَا قَدَمَہٗ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ اپنا پاؤں دوزخ پر رکھ دے گا (تب وہ کہے گی بس بس میں بھر گئی (سلفِ اہلِ حدیث نے اس حدیث کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور تاویل نہیں کی ہے لیکن

Marfat.com

متاخرین تاویل کرتے ہیں کہ قَدَمٌ سے مُراد وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے لئے بنایا، جیسے مسلمانوں کو بہشت کے لئے۔ بعضوں نے کہا قدم رکھنے سے ڈالنا مُراد ہے یا ذاتاً یا اس کی تیزی بجھا دینا جیسے محاورہ میں کہتے ہیں وَضَعْتُهُ تَحْتَ قَدَمِيْ یعنی میں نے اس کو باطل اور خراب کر دیا۔ اور ایک حدیث میں ہے رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ۔ جاہلیت کے زمانہ کا سُود میرے ان دونوں پاؤں کے تلے ہے یعنی لغو ہے اور باطل و کسی کو نہ دلایا جائے گا مگر یہ تاویلیں دوسری روایت سے رَدّ ہوتی ہیں جس میں رِجْلَهٗ ہے اس کا بیان کتاب الراء میں گزر چکا)۔

اَلَا اِنَّ كُلَّ دَمٍ وَّمَاثُرَةٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ۔ دیکھو (جاہلیت کے زمانہ کا) ہر خون اور فخر و افتخار میرے ان دونوں پاؤں کے تلے ہے (یعنی لغو ہے اب اس کا کوئی لحاظ یا حساب نہ ہوگا)۔

فَلَانَةٌ فِي الْمَشْيِ تَحُثُّ قَدَمَ الرَّحْمٰنِ۔ تین آدمی پروردگار کے قدم کے تلے مَلا دیئے جائیں گے۔ ان کا کوئی ذکر تک نہیں کرے گا)۔

اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ میں حاشر ہوں یعنی لوگوں کا حشر میرے قدم پر ہوگا مطلب یہ ہے کہ میں ان کے آگے ہوں گا وہ سب میرے پیچھے حشر کئے جائیں گے)۔

اِتَّبَاعٌ عَلٰى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ وَالرَّجُلُ وَقَدَمُهٗ وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهٗ۔ ہم لوگ اللہ کی کتاب یعنی قرآن اور حدیث کے علم کے لحاظ سے اپنے اپنے مرتبہ پر ہیں ایک آدمی سے اس کی خدامت اسلام کا لحاظ ہے دوسرے آدمی کی تبلیغات کا راہ اللہ کی راہ میں اُس نے اُٹھائیں) باقی دنیا کے مال میں سب کا حق برابر ہے (مطلب حضرت عمرؓ کا یہ ہے کہ دین کے لحاظ سے ہم لوگوں میں فرق مراتب ہے لیکن فئی میں (یعنی اس مال میں جو کافروں سے حاصل ہو سب کا حصہ برابر ہے)۔

لَمْ يَرَ مَقْعَدَ مَا رِجْلَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ۔ آں حضرتؐ کو کبھی اپنے پاؤں گھٹنوں سے بڑھائے ہوئے نہیں دیکھا (یعنی کسی کے سامنے پاؤں لمبے نہیں کرتے تھے ہر ایک کی تعظیم کا لحاظ رکھتے تھے)۔

كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِي الصَّيْفِ ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ۔ گرمی کے دنوں میں آں حضرتؐ ظہر کی نماز اُس وقت پڑھتے تھے جب ہر ایک آدمی کا سایہ تین قدم سے لے کر پانچ قدم تک ہوتا۔ (یہ اقلیم ثانی سے متعلق ہے جس میں کہ اور مدینہ واقع ہیں مطلب یہ ہے کہ گرمیوں میں جب سایہ چھوٹا ہوتا ہے "تین قدم سے پانچ قدم سایہ تک ظہر کی نماز ادا کرتے اور جاڑے کے دنوں میں جب سایہ لمبا پڑتا ہے پانچ قدم سے سات قدم تک)۔

عَزَمْتُ عَلٰى قَدَمٍ وَّلَا اَعْنِيْ عَزْمِيْ۔ نہ تو ہنگ میں) آگے بڑھنے سے انکار کرنے والے تھے اور نہ عزم اور ارادہ میں سُست تھے (بلکہ جنگ میں سب سے آگے رہنے کو مستعد تھے اور جس امر کا عزم کرتے اس کو پورا کر ڈالتے (عرب لوگ کہتے ہیں: رَجُلٌ قَدَمٌ یعنی بہادر اور دلیر آدمی)۔

اَقْدِمْ مَعْجَزُ وَمُرِ الْحِزُوْمِ (یہ فرشتہ کے گھوڑے کا نام تھا) آگے بڑھ بہادری کر (بعضوں نے اِقْدَمْ بکسر ہمزہ پڑھا ہے)

طُوْبٰى لِلْعَبْدِ مُغْبَرِّ قَدَمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ خوشی ہے اور مبارکباد ہے اس بندے کے لئے جو اللہ کی راہ میں گرد آلود ہو اور بہادری کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہو۔

Marfat.com

مَضٰی قُدُمًا۔ سیدھا چلا گیا اِدھر اُدھر نہیں مڑا۔
قُدْمًا مَا۔ ارے لوگو آگے بڑھو جنگ کرو (ھا
افتنبیہ ہے)۔
نَظَرَ قُدُمًا اَمَامَهٗ۔ سیدھ پر اپنے سامنے دیکھا
(بعضوں نے قُدْمًا بہ سکون دال پڑھا ہے)
اِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ
فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ فَاَخَذَنِيْ مَا قَدَمَ وَمَا حَدَثَ
عبداللہ بن مسعودؓ نے آں حضرتؐ کو سلام کیا آپ نماز پڑھ
رہے تھے۔ آپ نے جواب نہ دیا تو عبداللہ رضؓ کہتے ہیں میں
پرانی اور نئی فکروں میں پھنس گیا (ان کو یہ فکر پیدا
ہوئی کہ آں حضرتؐ نے میرے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا
پرانی اور نئی باتوں کا خیال آیا۔ یعنی میری کونسی بات آنحضرت
کو ناگوار گزری، سوچنے لگے)۔
اِنَّ ابْنَ اَبِي الْعَاصِ مَشَى الْقُدَمِيَّةَ
مَشَى الْقُدَمِيَّةَ یا مَشَى الْيَقْدُمِيَّةَ ابوالعاص
کا بیٹا تو شرافت اور فضیلت میں آگے بڑھ گیا یا اپنی
سبقت پر اترا تا ہے۔
يَمْشِي الْقُدَمِيَّةَ یا يَمْشِي الْيَقْدُمِيَّةَ وہ تو
انتہا تک پہنچ جاتا ہے آگے بڑھ جاتا ہے اپنے مطلب کو
حاصل کر لیتا ہے۔
لَكَ كُوْنَ مُقَدِّمَتَهٗ اِلَيْكَ۔ (جب معاویہ
حضرت علی سے لڑنے کے لئے نخلہ تو قیصر رُوم نے موقع پاکر
شام پر حملہ کرنے کا قصد کیا معاویہ نے اس کو لکھا اگر تو ایسا
قصد کرے گا تو میں اپنے ساتھی یعنی حضرت علی کے ساتھ
صلح کر لوں گا اور) ان کا مقدمۃ الجیش بن کر تجھ سے لڑنے
کو آؤں گا دقسطنطنیہ کو جلا کر کوئلہ کر دوں گا قیصر کو جب
معاویہ کا یہ خط پہنچا تو وہ اپنے ارادے سے باز آ گیا)۔
قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ۔ اللہ کی تقدیر ایسی ہی
تھی اُس نے جو چاہا کیا۔
حَتّٰى اِنْ ذِفْرَاهَا لَتُكَادُ تُصِيْبُ قَادِمَةَ
الرَّحْلِ۔ یہاں تک کہ اس کے کانوں کی جڑیں زین
کے سامنے کی لکڑی تک پہنچنے کو تھیں۔
وَبُرْثُنَاتُ مِنْ قُدُوْمٍ مِضَاءٍ۔ ایک بلا جو
جو ابھی قدوم نان سے اُترا ہے (وَبُرْثُنٌ ایک جانور کی
بلی کے برابر خاکی یا سفید رنگ کا اس کی آنکھیں اچھی ہوتی
ہیں اور بڑا شرمگیں ہوتا ہے کہتے ہیں اس کی دم نہیں
ہوتی۔ یہ عرب کے پہاڑوں میں رہتا ہے۔ یہ اُبان بن سعید
نے ابوہریرہ کی نسبت کہا۔ جب ابوہریرہ رضؓ نے آں حضرت
سے عرض کیا کہ اُبان کو خیبر کے مال میں سے کوئی حصہ نہ ملنا
چاہئے۔ قَدُوْمٌ ضَائِنٌ ایک گھٹیا یا بہاڑ کا نام ہے۔
بعضوں نے کہا بھیڑ کا سر مراد ہے مطلب ابوہریرہ کو
کمتر اور توہین ہے)۔
اِنَّ زَوْجَ فُرَيْعَةَ قُتِلَ بِطَرَفِ الْقُدُوْمِ
فریعہ کا خاوند قدوم کے کنارے پر مارا گیا۔
قُدُوْمٌ یا قُدُمٌ۔ ایک موضع کا نام ہے مدینہ سے
چھ میل پر۔
اِنَّ ابْرَاهِيْمَ اِتَّخَذَ بِالْقُدُوْمِ۔ حضرت ابراہیمؑ
نے بسولے سے اپنا ختنہ آپ کر لیا (بعضوں نے کہا قُدُوْم
ایک بستی کا نام ہے ملک شام میں یعنی وہاں آپ نے ذال عنہ
کیا۔ ایک روایت میں قُدُمٌ ہے بہ تشدید دال، جب تو
موضع ہی مراد ہوگا۔)
فَفِيْنَا الشِّعْرُ وَلِلْاُوْلَى الْقُدَامٰى۔ ہم میں شاعری
ہے اور پرانی بادشاہت۔
اِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى اَهْلِ كِتَابٍ۔ تم کتاب
والوں کے پاس پہنچو گے (یعنی یہود اور نصاریٰ تم کو لکھنے
قَدِمَ الْحَاجُّ فَسَاَلْنَا جَابِرًا فَقَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ۔ (مرتب الملک

لمہ پکسرۂ دال اور بہ فتحہ دال۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

بن مروان کی طرف سے) حجاج مدینہ کا امیر ہو کر آیا (اور نماز میں دیر کرنے لگا) تو ہم نے جابر رضؓ سے پوچھا کہ آنحضرتؐ کن اوقات پر نماز پڑھا کرتے تھے، انھوں نے کہا (خیر تک۔

فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَكِّيِّ وَالْمُدِّ مَاذَا أُخِذَ۔ آپ سے جس چیز کا سوال ہوا جو اپنے وقت سے پہلے کی گئی یا وقت کے بعد کی گئی (یعنی حج کے اعمال میں سے کوئی عمل آگے یا پیچھے کیا گیا)

ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ۔ پھر مسجد کے سامنے کے رُخ میں یعنی قبلہ کی جانب جو ایک لکڑی لگی تھی آپ اس طرف گئے۔

لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ۔ کوئی تم میں سے رمضان کا استقبال نہ کرے (اس کے آنے سے پہلے روزے رکھنا شروع نہ کرے۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ رمضان کے روزوں کی خوب طاقت رہے یا یہ کہ فرض روزے نفل روزوں سے نہ مل جائیں)۔

لَوْ قَدْ مُتُّ إِلَيْكَ لَأَوْجَعْتُكَ۔ اگر پہلے سے میں نے تجھ کو بتلا دیا ہوتا کہ ناجائز کا پیشہ حرام ہے تو میں تجھ کو سزا دیتا (لیکن چونکہ تو جاہل تھی اس لئے معذور سمجھی میں نے تجھ کو معاف کر دیا)۔

كَانَ لَكَ مِنَ الْقِدَمِ فِي الْإِسْلَامِ يَا مِنَ الْقِدَمِ۔ تم کو اسلام میں سبقت یا فضیلت ہوتی۔

فَيُؤَخِّرُ مَنْ بَعْدَهُ حَتَّى يَصِلَ صَلَاةَ الْفَجْرِ۔ ان میں کوئی فجر کی نماز کے وقت تک نہ آ جاتا۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِينَ۔ جو لوگ حج سے فارغ ہو کر واپس آئیں ان کا استقبال کرنے کا بیان۔

إِذَا سَمِعْتُمْ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهَا يا فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهَا۔ جب تم سُنو کہ کسی ملک میں طاعون پھیلا ہے تو وہاں نہ جاؤ (یا اپنے ہو وہاں جا کر تم بیمار ہو اور یہ سمجھو کہ دوسروں کی بیماری ہم کو لگ گئی اگر یہاں نہ آتے) تو بیمار نہ ہوتے کیونکہ ایسا خیال اور اعتقاد اسلامی اصول کے خلاف ہے، دُکھ اور بیماری سب اللہ کے حکم اور تقدیر سے ہوتی ہے چھوت چھات کوئی چیز نہیں ہے)

قَدْ بَيَّتَ لَهُمْ قَدَمُ فَقَنِعُوا۔ (پر ایک پاؤں نمودار ہوا وہ ڈر گئے (کہ شاید آنحضرتؐ کا پاؤں ہے حالانکہ وہ حضرت عمرؓ کا پاؤں تھا)۔

إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ يَعْنِي الْقَدِيمَةَ۔ عاد سے پرانا عاد مراد ہے کیونکہ دو عاد گزرے ہیں، ایک پہلا دوسرا پچھلا۔

لَا يَنْوِي أَنْ نَقْدُمَهُمْ۔ اُن پر آگے بڑھنے کی نیت نہ ہو۔

تَقَدَّمْتُ إِلَيْكَ فِي آذَاهُ۔ آں حضرتؐ کی بیویوں نے جو آپ کو ستایا تھا۔ اس مقدمہ میں سب سے پہلے ہیں حفصہؓ کے پاس گیا (کہ اُس کو ڈراؤں دھمکاؤں چونکہ اُم المومنین حفصہؓ حضرت عمرؓ کی بیٹی تھیں اُن پر زور چلتا تھا اس لئے پہلے انہی کے پاس گئے)۔

ثَبَّتَ اللَّهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے پاؤں پُل صراط پر جمائے رکھے۔

قَدِّمُوا قُرَيْشًا وَلَا تَقَدَّمُوهَا۔ امامت کے لئے قریش کے شخص کو آگے کرو اور اس کے آگے مت ہو (یعنی تم اس کے امام نہ بن جاؤ)۔

وَلَا قَدِمَ قَدَمُوهُ۔ نہ کوئی نیکی انھوں نے آگے بھیجی۔

فَتُ تَقَدَّمُونَهَا۔ بُرے کو جلدی سے آگے لیجاتے ہو (اپنا بنڈا اس سے چھڑاتے ہو۔ ایک روایت میں تَقْدُمُونَهَا ہے اگر یہ ہے تو اس کو آرام کی جگہ جلدی لیجاتے ہو، دونوں حال میں جنازہ کو جلدی لیجانا بہتر ہے)

حَيْثُ وَعَدَ يُقَدِّمُونِي أَقْدَمُ يا أَقْدُمُ۔ جب تم نے مجھ کو دیکھا، میں نماز میں آگے بڑھ رہا تھا۔

Marfat.com

قَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا۔ جس شخص کو قرآن زیادہ یاد ہو اُس کو قبر میں آگے رکھو (یعنی قبلے سے نزدیک رکھو)۔

اِذَا اَصَلَّ الْجُمُعَةَ بَمَلَةً نَدَدَ مَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ جب جمعہ کی نماز کہیں پڑھتے تو فرض پڑھ کر آگے بڑھ جاتے (اس جگہ سے جہاں فرض نماز پڑھی ہے سرک جاتے) پھر دو رکعتیں نفل پڑھتے۔

تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران اس کے آگے ہوں گی (قیامت میں یہ سورتیں ایک شکل پکڑ لیں گی جن کو لوگ دیکھیں گے)۔

حَتّٰى يَضَعَ قَدَمَهٗ فِيْهَا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ اپنا قدم دوزخ پر رکھ دے گا (پاؤں سے اُس کو دبائے گا (اس کو ذلیل اور خاموش کرنے کو اس کی حرص دبانے کو کہ اور چاہئے اور چاہئے)۔

سَهَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيْ اللَّيْلَةَ۔ جب آں حضرتؐ مدینہ میں تشریف لائے تو ایک رات آپ کو نیند نہ آئی (دشمنوں کے ڈر سے) آپ نے فرمایا کاش کوئی نیک آدمی آج کی رات میری چوکیداری کرتا (پہرہ دیتا میری نگہبانی کرتا)۔

خَرَجَ مَعَ الْمُؤْمِنِ مِثَالٌ يُقَدِّمُهٗ۔ جب مومن مرتا ہے تو اس کی رُوح کے ساتھ ایک صورت مثالی بھی نکلتی ہے جو اس کو ہمت اور جرأت دلاتی رہتی ہے (ایک روایت میں يَقْدُمُهٗ ہے یعنی اُس کے آگے آگے رہتی ہے)

اَنْتُمْ اِلٰى قَدَرٍ مَّصْدُوْقٍ۔ میری سچائی کا قدم جمادے۔

مَاضٍ عَلٰى نُصْرَتِهِمْ قُدُمًا غَيْرَ مُوَلٍّ دُبُرًا برابر سیدھے ہو کر ان کی مدد کرتا رہے پیٹھ نہ پھیرے۔

قَدُوْ يَا قَدَوَةُ! قَدَاوَةٌ۔ خوشبودار خوش مزہ ہونا، نزدیک ہونا، سفر سے آنا۔

اِقْدَاءٌ۔ عمر رسیدہ ہونا، موت تک پہنچ جانا دین کے طریق اور خیر میں مستقیم ہونا، خوشبو پھیلنا، سفر سے آنا، خوش مزہ اور عمدہ ہونا۔

تَقْدِيَةٌ۔ رستوں کے نشان پر چلنا۔

اِقْتِدَاءٌ۔ پیروی کرنا۔

قِدْوَةٌ۔ (حرکات ثلاثہ در قاف) پیروی۔

قَدِيٌّ۔ عمدہ، خوش مزہ، خوشبودار۔

قَدَاوَةٌ۔ استقامت۔

وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ۔ نماز جماعت میں ناتوان شخص کی پیروی کر (ہلکی پھلکی نماز پڑھ تاکہ ناتوان اور کمزور لوگ بھی تیرے پیچھے نماز پڑھ سکیں البتہ جب اکیلے نماز پڑھے تو جتنا چاہے لمبا کرے)۔

وَالنَّاسُ مُقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ۔ (ابوبکرہؓ تو آں حضرتؐ کی اقتدا کر رہے تھے جو مرضِ موت میں ابوبکرؓ کے بازو بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے) اور لوگ حضرت ابوبکرؓ کی اقتدا کر رہے تھے (مطلب یہ ہے کہ ابوبکرؓ نے لوگوں کو آں حضرتؐ کی تکبیر کی آواز سُنائی تھی تو گویا لوگ ان کے مقتدی تھے اگرچہ حقیقت میں امام ایک ہی تھے یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اس لئے کہ ایک نماز میں دو امام ایک ہی وقت میں نہیں ہو سکتے)۔

اُمِرْتُ بِتَبْلِيْغِكُمْ بِالْاِقْتِدَاءِ بِيْ۔ تمام پیغمبر کو اگلے پیغمبروں کی پیروی کا حکم ہوا (اس آیت میں فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوسرے پیغمبر آں حضرتؐ سے افضل ہوں کیونکہ اس آیت میں یہ حکم ہے کہ ان کے طریق پر چل یعنی توحید وغیرہ اصول اور عقائد میں جو سب پیغمبروں کے ایک ہی ہیں)۔

Marfat.com

باب القاف مع الذال

قَذٌ۔ تیر میں پر لگانا اس کو چھیل چھال کر گول کرنا، کترنا۔

اِقْذَاذٌ۔ پر لگانا۔

قُذَّةٌ۔ تیر کا پر۔

قُذَاذَةٌ۔ سونے کا ٹوکرہ جو کانٹے میں گرے۔

فَيَنْظُرُ فِي قُذَذِهٖ فَلَا يَرٰى شَيْئًا۔ پھر اس کے پروں کو دیکھے اس میں بھی کچھ نہ پائے (خون وغیرہ)

لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ۔ تم لوگ اگلے لوگوں کے رستوں پر چلو گے جیسے تیر کا ایک پر دوسرے پر کے برابر ہوتا ہے۔

وَتَرْكَبُنَّ قُذَّتَهُمْ۔ تم ان کے راستے پر چلو گے

قَذَارٌ یا قَذَارَةٌ۔ پلید ہونا، پلید کرنا، مکروہ جاننا، نیز پلیدی کی وجہ سے گھن کرنا۔

تَقْذِيرٌ۔ پلید کرنا۔

اِقْذَارٌ۔ پلید پانا، بہت باتیں کرنا۔

تَقَذُّرٌ اور اِسْتِقْذَارٌ۔ گھن کرنا پلید دیکھ کر۔

قَاذُورَةٌ۔ جو خلقی کی وجہ سے لوگوں سے میل جول نہ رکھے۔

قَاذُورَةٌ۔ بہت گھن کرنے والا، بدخلق، فاحش گو۔

وَيَبْقٰى فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوهُمْ وَتَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ زمین میں اس کے بدترین لوگ رہ جائیں گے (ایسے اور نکمے لوگ سب گزر جائیں گے)، ان کے ملک ان کو نکال کر پھینک دیں گے اور اللہ کا نفس ان کو پلید سمجھے گا (یعنی شام کے ملک میں ان کو آنے کی توفیق نہ دے گا)۔

رَاَيْتُهٗ يَاْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهٗ۔ میں نے اس کو (مرغی) کو ایک چیز کھاتے دیکھا جو مجھ کو پلید معلوم ہوئی (کیونکہ مرغی پلیدی وغیرہ کھا لیتی ہے)۔

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَاذُورَةً لَا يَاْكُلُ الدَّجَاجَ حَتّٰى يُعْلَفَ۔ آں حضرت بہت گھن کرنے والے تھے کیونکہ آپ بڑے نفیس مزاج تھے بدبو اور پلیدی سے سخت نفرت رکھتے)، آپ مرغی کو اس وقت تک نہ کھاتے جب تک اس کو (پلیدی کھانے سے روک کر) پاک چارہ نہ دیا جائے۔

اِجْتَنِبُوْا هٰذِهِ الْقَاذُورَةَ الَّتِيْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا۔ اس پلید بات یا پلید کام سے باز رہو جس سے اللہ تم نے منع فرمایا۔

فَمَنْ اَصَابَ مِنْ هٰذِهِ الْقَاذُورَةِ شَيْئًا فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ۔ جو شخص ان پلید کاموں میں سے (زنا شراب خواری) کوئی کام کر بیٹھے تو اللہ کے پردے میں چھپا رہے (جب تک اللہ تعالیٰ اس کا پردہ چھپائے رکھے وہ بھی اپنا عیب چھپائے رہے اور توبہ اور استغفار کرتا رہے)۔

هَلَكَ الْمُتَقَذِّرُوْنَ۔ پلید کام کرنے والے تباہ ہوئے۔

اِذَا اُلْقِيَ عَلٰى ظَهْرِ الْمُصَلِّيْ قَاذُورَةٌ۔ اگر نمازی کی پیٹھ پر کوئی پلیدی ڈال دی جائے (یعنی کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور دوسرا شخص اس کے بدن یا کپڑے پر پلیدی پھینک دے تو نمازی کی نماز میں خلل نہ آئے گا اگر اس کو خبر ہو کر اسے تو نور احمد کر ڈالے)۔

اِنِّيْ اُطِيْلُ الذَّيْلَ وَاَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ۔ میں اپنا پلو لمبا رکھتی ہوں (جو زمین پر لٹکا رہتا ہے) اور پلید مقام میں جاتی ہوں (وہاں اس کو نجاست لگ جاتی ہے۔ آں حضرت نے فرمایا اس کے بعد جو مقام آتا ہے وہ اس کو پاک کر دیتا ہے)۔

كَمْ هَتَكْتِ سَبَايَا نِسَائِيْ قَاذُوْرَةٍ۔ اللہ تعالیٰ نے رومیہ کے لوگوں سے فرمایا میں تیرے قیدی قاذر کی

Marfat.com

اولاد کو دوں گا نقاذر اور قیذر اور قیذار حضرت اسمٰعیلؑ کے فرزند کا نام تھا۔ مطلب یہ ہے کہ عرب لوگوں کو تم پر غالب کروں گا وہ تم کو قید کر کے جائیں گے اور لونڈی غلام بنائیں گے)۔

اَلْمَاءُ طَاهِرٌ اِلَّا مَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ قَذِرٌ۔ ہر پانی پاک سمجھا جائے گا مگر جب تجھ کو یقیناً معلوم ہو جائے کہ وہ ناپاک ہے۔

بِئْسَ الْعَبْدُ الْقَاذُوْرَةُ۔ وہ بندہ بُرا ہے جس کو کسی کام یا بات کی پرواہ نہ ہو دجو دل میں آئے کر بیٹھے زبان سے کہہ ڈالے)۔

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْعَبْدَ الْقَاذُوْرَةَ۔ اللہ تعالیٰ بدخلق بدکار بندے کو ناپسند کرتا ہے

لَا يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُقْذِرَهَا وہ میں اپنے پاؤں نہ دھوئے (بلکہ مسح کرنا کافی ہے مگر جب ان کو پلید دیکھے (نجاست یا میل کچیل میں آلودہ ہوں تو ان کو دھو سکتا ہے (یہ امامیہ کی روایت ہے)

قَذْعٌ۔ گالی دینا، بُرا کہنا، مارنا۔

تَقْذِيْعٌ۔ پلید کرنا۔

مُقَاذَعَةٌ۔ گالی گلوچ کرنا۔

اِقْذَاعٌ۔ گالی دینا، بُرا کہنا، مارنا، فحش کام کرنا۔

تَقَذُّعٌ۔ تیار ہونا۔

قَذَعٌ۔ فحش بیہودہ بات۔

مَنْ قَالَ فِي الْاِسْلَامِ شِعْرًا مُقْذِعًا فَلِسَانُهٗ هَدَرٌ۔ جو شخص مسلمان ہو کر فحش اشعار کہے اس کی زبان کی نہ دیت دینا ہوگی نہ قصاص (بلکہ اس کی زبان کوئی کاٹ ڈالے تو اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا)۔

مَنْ رَوٰى هِجَاءً مُقْذِعًا فَهُوَ اَحَدُ الشَّاعِرَيْنِ جو شخص فحش ہجو کی نقل کرے (دوسرے کا فحش کلام پڑھے لوگوں کو سنائے گو اس کی تالیف نہ ہو) وہ بھی ڈوکاں باز ہے

بس کا ایک گالی باز ہے (ایک گالی باز تو وہ تھا جس نے یہ فحش شعر یا مضمون بنایا، دوسرا وہ جس نے اس کو نقل کیا، پڑھ کر سنایا)

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطِي غَيْرَهُ الزَّكٰوةَ اَيُخْبِرُهٗ بِهٖ فَقَالَ يُرِيْدُ اَنْ يُّقْذِعَهٗ۔ ان سے پوچھا گیا ایک شخص دوسرے کو زکوٰۃ کا پیسہ دے، کیا اس سے کہدے کہ یہ زکوٰۃ کا پیسہ ہے؟ انھوں نے کہا اس سے کیا مطلب، کیا اس کو وہ بات سُنانا چاہتا ہے جو گالی ہو گا گالی دینا ہے)۔

قَذْفٌ۔ نے کرنا، پھینک مارنا، تہمت لگانا، بدکاری کی بے سوچے بات کہہ دینا، ڈوبی سے کشتی چلانا۔

مُقَاذَفَةٌ اور تَقَاذُفٌ ایک دوسرے کو پھینک مارنا۔

اِسْتِقْذَافٌ۔ تہمت لگانا۔

مِقْذَافٌ۔ کشتی چلانے کی ڈوبی۔

قَذَّافٌ۔ گوپھن۔

هُمْ بَيْنَ حَاذِفٍ وَّ قَاذِفٍ۔ کوئی لاٹھی سے مارتا ہے کوئی پتھر پھینکتا ہے۔

اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا میں ڈرا کہیں شیطان تمہارے دلوں میں بُرا خیال نہ ڈالے (مگر میری نسبت یہ خیال کر کے آں حضرتؐ اتنی رات کو جو ایک حورت کے ساتھ جا رہے ہیں تو ہرگز کچھ نہ کچھ فی ہے دل میں کالا ہے اور ایسا خیال بغیر کی نسبت کرنا اپنا ایمان تباہ کرنا ہے)۔

فِيْهِ خَسْفٌ اَوْ مَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ۔ وہاں زمین کا دھنسنا یا صورت کا بدل دینا یا پتھراؤ ہوگا۔

قَاتَلَهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ فِي الْاَرْضِ وَقَذْفٌ وہاں زمین میں دھنسنا اور سخت سرد آندھی آنا ہوگا یا مُردوں کو باہر پھینک دینا (زمین ان کو باہر پھینک دے گی

Marfat.com

یا پتھر برسنا ہوگا)۔

وَكَادَتْ عَيْنِيْ تُقْذَفُ بِالْقَذَفِ۔ میری آنکھ پر چیپڑ آرہا تھا (یعنی آنکھ دکھ رہی تھی)۔

فَيَقْعُدُ فِيْهِ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ۔ مشرکوں کی عورتیں ایک پر ایک اُن پر گری پڑتی تھیں۔ (ایک روایت میں فَتَسْقُطُ فِيْهِ ہے اور مشہور روایت فَتَتَقَصَّفُ ہے)

اِنَّهٗ قَذَفَ امْرَأَتَهٗ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ۔ اس نے اپنی عورت کو شریک بن سحماء سے متہم کیا (بدنام کیا یعنی شریک سے زنا کرایا ہے)۔

وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاذَفَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ۔ اُن کے پاس دو لونڈیاں گا رہی تھیں جو انصاری تھیں وہ شعر گا رہی تھیں جو انھوں نے بُعاث کے دن ایک دوسرے کو لگائیاں دیتے میں کہے تھے (جنگِ بُعاث مشہور ہے جو انصار کے دو قبیلوں اوس اور خزرج میں ہوئی تھی)

كَانَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدٍ فِيْهِ قَذَافٌ۔ حضرت عبداللہ بن عمرہ اس مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے جس میں کنگورے ہوتے (مسجد میں اونچے اونچے مینار اور کنگورے بنانا ایک بدعت ہے جو اس حضرت کے عہد مبارک میں نہ تھی عبداللہ بن عمرہ کو اتباعِ سنت میں نہایت تشدد تھا۔ آپ ایسی مسجد میں نماز تک نہ پڑھتے۔ اسی طرح مسجد میں محراب بنانا یا چونہ کچی پتھر کا منبر بنانا، یہ بھی بدعت ہے اور بہتر یہ ہے کہ مسجدِ سنت کے موافق بغیر محراب اور منبر اور کنگوروں اور گنبد وغیرہ کے سادے طور پر بنائی جائے۔ جیسے عہد ولیوں کے عبادت خانے وجود میں ہوتی ہیں۔ اور خطبہ پڑھتے وقت لکڑی کا منبر رکھ لیا جائے، پھر اُٹھا دیا جائے)۔

قِذَافٌ۔ جمع ہے قُذَافَةٌ کی بمعنی کنگورہ۔

وَاقْذِفْ فِيْ قَلْبِيْ سَحَابَةَ۔ میرے دل میں اپنی اُمید ڈالدے (یعنی تیرے رحم وکرم اور بخشش کی اُمید رکھوں)۔

كَانَ يَقْذِفُ الْغُرَابَ۔ کوّے کو پتھر مارتے تھے

اَلْمِثْلِيٰ رُبَّمَا قَذَفَتِ اللَّمَ۔ کبھی حائض عورت کو بھی خون آجاتا ہے (یعنی تھوڑا سا خون، اگر بہت خون ہے تو استحاضہ کا ذرہ ہے)۔

قَذْلٌ۔ گدی پر مارنا، مائل ہونا، ظلم کرنا۔

قَذَالٌ۔ گدی (یعنی سر کے پیچھے کا حصہ جو گردن سے ملا ہوا ہے)۔

مَسَحَ رَأْسَهٗ حَتّٰى بَلَغَ الْقَذَالَ۔ آں حضرتؐ نے سارے سر پر مسح کیا (یعنی وضو میں) یہاں تک کہ گدی تک پہنچا گئے (یعنی سر کے مسح میں ہاتھ کو گدی تک پہنچایا اس کا یہ مطلب نہیں کہ سر کے مسح کے بعد گردن کا مسح کیا)

قَدْيٌ۔ بِالْقَدَيَانِ یا قُدَيٌ یا قَدْيٌ۔ کچرا، کوڑہ جو آنکھ میں ہو یا پانی میں یا شربت میں۔ آنکھ میں کچرا کوڑہ پڑجانا، آنکھ سے چیپڑ پانی نکلنا۔

تَقْذِيَةٌ۔ آنکھ میں کچرہ کوڑہ ڈالنا یا آنکھ سے کچرا کوڑہ نکالنا، صاف کرنا۔

اِقْذَاءٌ۔ دیکھنا پھر آنکھ بند کرلینا۔

مُقَاذَاةٌ۔ بدلہ دینا۔

هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ۔ ایک صلح ہوگی لیکن اختلال اور بدنیتی کے ساتھ، اور جماعت ہوگی لیکن دلوں کے فساد کے ساتھ (ظاہر میں مل جائیں گے مگر دلوں میں کھوٹ رہے گا)۔

اَقْذَاءٌ۔ جمع ہے قَذًى کی، اور قَذًى جمع ہے قَذَاءٌ کی بمعنی، کچرا اور کوڑہ جو آنکھ میں پڑجائے

يُبْصِرُ اَحَدُكُمُ الْقَذَاءَ فِيْ عَيْنِ اَخِيْهِ وَيَنْسَى الْجِذْعَ فِيْ عَيْنِهٖ۔ تم میں کوئی اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا دیکھتا ہے (اور اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتا (یعنی دوسرے کا تو ذرا سا عیب بھی بیان کرتا ہے اس پر لعنت

Marfat.com

کرتا ہے اور اپنے سخت عیبوں کو بھی نہیں دیکھتا دل میں شرمندہ نہیں ہوتا۔ یہ مضمون انجیل شریف میں بھی ہے)۔

عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُوْرُ أُمَّتِيْ حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ۔ میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کئے گئے۔ یہاں تک کہ مسجد سے کوڑا نکالنے کا بھی ثواب۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْقَذَى وَ الْاَذَى۔ یا اللہ مجھ سے فضلہ اور پلیدی دور کر (یہ پاخانہ میں جانے کے وقت کی دعا ہے)

صَرْفُ الْقَذَى عَنِ الْمُؤْمِنِ حَسَنَةٌ۔ مومن کی کوئی بھی تکلیف دور کرنا ایک نیکی ہے۔

غَسْلُ الرَّأْسِ بِالْخَطْمِيِّ يُنَقِّي الْاَقْذَاءَ۔ خطمی سے سر دھونا میل کچیل کو دور کر دیتا ہے۔ (سر کو صاف کرتا ہے)۔

بابُ القاف مع الرّاء

قَرَأَ يَقْرَأُ قِرَاءَةً يا قُرْاٰنٌ۔ پڑھنا، پہنچا دینا، جمع کرنا، حاملہ ہونا، جننا، حائضہ ہونا، حیض سے پاک ہونا، لوٹنا، مُقَارَأَةٌ اور قِرَاءَةٌ۔ درس میں شریک ہونا۔

اِقْرَاءٌ۔ پڑھانا، پہنچانا، حائضہ ہونا، حیض سے پاک ہونا، لوٹنا، نزدیک ہونا، دیر لگانا، غائب ہونا۔

اِقْتِرَاءٌ۔ پڑھنا

اِسْتِقْرَاءٌ۔ پڑھنے کی درخواست کرنا، تلاش کرنا ڈھونڈھنا (نہایہ میں ہے کہ تِرَاءَةٌ اور اِقْتِرَاءٌ اور قَارِئ اور قُرْاٰنٌ۔ یہ سب الفاظ احادیث میں کرو سکرر وارد ہیں: اصل میں مَوْزُوْءَتٌ کے معنی جمع کرنا ہیں اور قرآن شریف کو قرآن اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں امر اور نہی اور قصص اور وعد اور وعید اور آیات اور سُوَر اکٹھا ہیں۔ اصل میں قُرْاٰنٌ مصدر ہے، جیسے غُفْرَانٌ اور کُفْرَانٌ ہیں۔ اور کبھی نماز کو بھی قرآن کہتے ہیں)۔

اَكْثَرُ مُنَافِقِيْ اُمَّتِيْ قُرَّاؤُهَا۔ میری امت کے اکثر منافق قاری ہوں گے (جو ظاہر میں قرآن بڑی عمدگی سے اور تجوید کے ساتھ پڑھیں گے تاکہ لوگ ان کو مخلص اور سچا مسلمان سمجھیں مگر دلوں پر قرآن کا ذرا اثر نہ ہوگا۔ نہایہ میں ہے کہ آنحضرت کے زمانہ میں منافقوں کی یہی صفت تھی)۔

اِنَّ خَاتَمَ لِقُرَّاءِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ اَدْهَى اَطْوَلُ۔ سورۂ احزاب سورۂ بقرہ کے برابر تھی یا اس سے بھی لمبی تھی (مگر اس کی بہت سی آیتیں منسوخ التلاوۃ ہوگئیں اکثر روایتوں میں لِقُرَّاءِ کی جگہ ہے)۔

اَقْرَؤُكُمْ اُبَيٌّ۔ تم میں سے کم قاری ابی بن کعب ہے شاید یہ خطاب چند مخصوص صحابہ سے ہوگا، ورنہ بعض صحابہ اُبی بن کعب سے بھی قرأت میں افضل تھے بعضوں نے کہا تم جمیعوں سے کہ، تم سب میں ابی بن کعب قرآن کو زیادہ پڑھا کرتے ہیں۔ بعضوں نے کہا: واقعی ابی بن کعب رضؓ قرأت میں سب صحابہ سے بڑھ کر تھے)۔

اِنَّهٗ كَانَ لَا يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ قَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا۔ عبداللہ بن عباسؓ ظہر اور عصر میں پکار کر قرأت نہیں کرتے تھے۔ (بلکہ آہستہ مجھ کے قرأت کرتے) اخیر میں یہ کہا تیرا رب سونے والا نہیں (یعنی جب کوئی آہستہ پڑھے، دل میں پڑھے تو لکھنے والے فرشتوں کو کوئی اس کی خبر نہیں ہوتی، وہ نہیں لکھتے مگر اللہ تعالیٰ کو تو سب معلوم ہے وہ بھولنے والا نہیں اس کا اجر مرحمت فرمائے گا۔ نہایہ میں ہے کہ عبداللہ بن عباس نے بعضے لوگوں کو دیکھا وہ ظہر اور عصر میں اس طرح قرأت کرتے تھے کہ خود بھی سنتے اور پاس والے شخص کو بھی سناتے۔ اس وقت یہ کہا)۔

اِنَّ الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں: اَقْرِئْ فُلَانًا

Marfat.com

السَّلَامُ یَا اُقْرَأُ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔ یعنی میرا سلام فلاں شخص کو پہنچا دے (اور جب کوئی شخص قرآن یا حدیث اپنے استاد کے سامنے پڑھے تو کہتا ہے، اَقْرَأَنِیْ فُلَانٌ یعنی فلاں شخص نے مجھ کو پڑھایا)۔

قَفِ السَّلَامُ عَلَیْكَ مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَی مَنْ لَمْ تَعْرِفْ تو ہر مسلمان کو سلام کرے خواہ اس سے معرفت (شناسائی) ہو یا نہ ہو۔

فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ مِثْلُ قِرَاءَةِ الْعَامَّةِ۔ اسکو حضرت نے سورۃ قمر میں فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھا جیسے اکثر لوگ پڑھتے ہیں (اور ایک قرأت میں فهل من مُذْتَكِر اور فهل من مذكر ذال معجمہ سے بھی ہے)۔

خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ۔ حضرت داؤدؑ پر قرآن پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا (یہاں قرآن سے مراد توریت شریف یا زبور شریف ہے اور آسانی سے یہ مراد ہے کہ بہت جلد پڑھ لیتے یا ان پر پڑھنے میں کوئی بار نہ ہوتا)۔

كَانَ یُقْرِءُ الذِّكْرَ وَالْاُنْثٰی۔ وہ سورۂ واللیل میں وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰی پڑھتے تھے (پہلے اسی طرح قرأت تھا پھر اللہ تعالیٰ نے یوں اُتارا وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی جیسے مشہور قرأت ہے لیکن ابوالدرداؓ اور ابن مسعودؓ کو دوسری قرأت کی خبر نہیں ہوئی وہ یونہی پڑھتے رہے وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰی جیسے عبداللہ بن مسعودؓ کو یہ بھی گمان تھا کہ معوذتین قرآن میں داخل نہیں ہیں)۔

اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْكَ۔ اللہ نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ میں یہ سورت تجھ کو پڑھ کر سناؤں (حالانکہ آں حضرت صلعم سب سے بڑے قاری تھے۔ مگر اس حکم سے اُبی کا مرتبہ بڑھانا منظور تھا۔ بعضوں نے کہا اُبی کی قرأت درست کرنا مطلوب تھا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ افضل شخص مفضول کو پڑھ کر سنا سکتا ہے)۔

اَقْرَأُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ اُنْزِلَ۔ بھلا میں آپ کے سامنے کیا پڑھوں، قرآن تو آپ پر اُترا ہے (تو آپ سے بہتر کون پڑھ سکتا ہے)۔

اَمَّ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِیْ اِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتّٰی كَانَ الْحَجَّاجُ۔ ابوعبدالرحمٰن لوگوں کو قرآن پڑھاتے رہے حضرت عثمانؓ کی خلافت میں یہاں تک کہ حجاج کا زمانہ آگیا۔

اَنَا سَمِعْنَا الْقِرَاءَةَ۔ ہم نے پڑھنا سُنا (ایک روایت میں اَنَا سَمِعْنَا الْقُرَّاءَ ہے یعنی ہم نے قاریوں سے سُنا)

اِقْرَأْ وَاللّٰهِ اِنْ مَا اَخَذْتُ اٰیَةً اِلَّا وَهُوَ یَجِیْءُ قرآن اُس وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دل لگیں جب دل برخاستہ ہو اور ملال ہونے لگے تو موقوف کرو)

فَاسْتَقْعَیْتُهٗ۔ میں نے ان سے کہا فلاں آیت تو پڑھو (عربوں کا دستور تھا۔ ان میں جب کوئی جھکا ہوتا تو دوسرے کسی شخص سے ایک آیت پڑھنے کی درخواست کرتا وہ اس کو اپنے گھر لے جاکر جو میسر ہوتا تو وہ کھلاتا پلاتا اُمید پر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے ایک آیت پڑھنے کی درخواست حضرت ابوہریرہؓ نے کی۔ مگر وہ بتاکر چلدیئے۔ ابوہریرہؓ کا مطلب پورا نہیں کیا۔ آخر میں آنحضرتؐ تشریف لائے اور ابوہریرہؓ نے اپنے ساتھ لے گئے)۔

لَا تَسْتَقْرِی التَّجْعِیْلَ الْاٰیَةَ۔ میں ایک شخص سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایک آیت پڑھے حالانکہ وہ آیت مجھ کو یاد ہوتی ہے (میرا مطلب وہ دوسرا ہوتا ہے یعنی یہ کہ وہ مجھ کو لکھا ہوا لکھ لے)۔

اَلَّذِیْ یَقْرَأُ اَكْثَرَ یُعْجِبُهٗ۔ جو رات کو پڑھا جائے وہ دن کو کسی کو سُنا لے۔

یَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اِسْتَقِیْمُوْا۔ اے قاریوں (عالموں) کے گروہ حق کے رستہ پر (یعنی قرآن وحدیث کی پیروی پر) مضبوط رہو۔

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ۔ آں حضرتؐ کے اخلاق قرآن کے موافق تھے (جو شخص آپ کا اخلاق طرز معاشرت

Marfat.com

معنوم کرنا چاہے وہ قرآن دیکھے، جتنی باتوں کا قرآن میں حکم ہے ان پر آپ عمل کرتے اور جن جن باتوں کی ممانعت ہے ان سے باز رہتے)۔

اِقْرَأْ يَا بْنَ حُضَيْرٍ۔ اُسید بن حضیر تو ہمیشہ قرآن پڑھا کر (تاکہ سکینت تجھ پر اُترتی رہے)۔

اِقْرَأْ فُلَانًا۔ اے فلانے تو پڑھتا رہ۔

يَرْضٰى بِرِضَاءِ الْقُرْاٰنِ وَيَسْخَطُ بِسَخَطِهٖ قرآن ہی کے روسے راضی ہو اور قرآن ہی کے روسے غصہ کرے (جو شخص قرآن کا تابع ہو اس سے خوش ہو اور جو قرآن کے خلاف کرے اس سے ناراض رہے)۔

اِقْرَأِ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ۔ ہر مہینہ میں قرآن کا ایک ختم کیا کرو (کم سے کم ایک پارہ روز پڑھتے رہو ورنہ ڈر ہے کہ قرآن بھول جاؤ گے۔ یہ حکم قرآن کے حافظوں کے لئے ہے اور ناظرہ خواں کو اختیار ہے جتنا ہو سکے غور اور فکر کے ساتھ سمجھ کر پڑھے اور اکثر کی کوئی حد نہیں۔ بعضوں نے دن رات میں آٹھ ختم قرآن کے کئے ہیں اور مختار یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ سات دن میں ختم کرے۔ روز ایک منزل پڑھے یا تین دن میں ختم کرے اس سے کم میں ختم کرنا بعضوں نے ناپسند رکھا ہے)۔

وَهُنَّ فِيْهِنَّ اَفْضَلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ یہ پانچ بار دودھ پینا قرآن میں پڑھا جانا تھا (لیکن بعد کو ان کی تلاوت منسوخ ہوئی)۔

قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاَحْفَظُ بِهٖ۔ میں نے قرآن پڑھ کر اس حضرت کی نبوت کا یقین کیا (قرآن کی فصاحت و بلاغت کو دیکھ کر عربی زبان والا شخص معلوم کر لیتا ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے بشر کا کلام نہیں۔ خصوصاً ایسے بشر کا جس نے تعلیم بھی نہ پائی ہو۔ جب اللہ کا کلام ہوا تو اس میں اس حضرت کی نبوت کا ذکر ہے اس کا بھی یقین آجائے گا)۔

اَقْرَأَنِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً۔ اس حضرت نے سارے قرآن میں پندرہ جگہ سجدہ تلاوت مجھ کو پڑھایا (سورہ حج میں دو سجدے اور باقی وہی جو مشہور ہیں)۔

يُرِيْدُ مُعَلِّمُكُمْ اَقْرَأُكُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ۔ تم میں امامت نماز کی وہ شخص کرے جو اللہ کی کتاب یعنی قرآن کا زیادہ قاری ہو (یعنی قرآن کو اچھی طرح تجوید کے ساتھ پڑھتا ہو یا جس کو قرآن زیادہ یاد ہو۔ بعضوں نے کہا یہ حکم صحابہ رضہ سے خاص تھا لوگ بڑی عمر میں مسلمان ہوتے تھے تو قرآت سے پہلے دین کے مسائل جان لیتے تھے لیکن بعد والے لوگ چھوٹی عمر میں قرآن پڑھ لیتے ہیں اور فقہ بڑے ہو کر حاصل کرتے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ان لوگوں نے امامت کے لئے مقدم اس کو سمجھا ہے جو فقہ کا علم زیادہ رکھتا ہو۔ لیکن اگر اس کے ساتھ قرآت بھی عمدہ کرتا ہو تو نور علیٰ نور وہ بالاتفاق سب پر مقدم ہوگا)۔

اَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَأُهُمْ۔ اُن میں امامت کا زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو زیادہ قاری ہو۔

اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يُوْصِيْ بِهَا اَوْ دَيْنٍ۔ تم اس آیت کو پڑھتے ہو کہ وصیت اور دین کی ادائی کے بعد (تو آیت میں وصیت کو پہلے ذکر کیا ہے لازم میت کے ترکہ میں سے پہلے دین کی ادائی کریں گے اس کے بعد جو بچے گا اس کے تہائی میں سے وصیت نافذ کریں گے اور باقی دو تہائی وارثوں کا حق ہے)۔

وَلَمْ يَقْرَأْ بِشْرٌ يَا الْمُعَقِّبَاتِ۔ بشر نے نظم میں کا لفظ نہیں پڑھا (یعنی سورۂ برأۃ میں یوں پڑھا الذین یلمزون المؤمنین فی الصدقات آخر تک)۔

اِنَّ اللّٰهَ قَرَأَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کرنے سے پہلے سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسین پڑھ کر فرشتوں کو سنائیں (معلوم ہوا کہ قرآن کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ کے کلام ہیں اور اللہ

Marfat.com

تعالیٰ آواز کے ساتھ کلام کرتا ہے ورنہ فرشتے کیونکر کرسکتے بعضوں نے تاویل کی ہے اور یہ کہا ہے کہ ان سورتوں کا مطلب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے دلوں پر ڈالا)۔

اَقْرَءُ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْ يُوْسُفَ۔ میں سورۂ ہود پڑھوں یا سورۂ یوسف۔

اِقْرَءُوا الْمُنْزِلَ اِنْ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا وَمَا يَقْرَأُ غَيْرَهَا۔ سورۂ الٓمٓ تنزیل السجدہ پڑھا کرو ایک شخص صرف یہی سورت پڑھا کرتا تھا اور کوئی سورت نہیں پڑھتا تھا۔

كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ۔ نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ انھوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی۔

اِسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ۔ چار آدمیوں سے قرآن پڑھو (ان سے حاصل کرو کیونکہ صحابہ میں یہ چار بڑے قاری تھے)۔

اِقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ اپنی قوم والوں کو سلام کہو جہاں تک میں جانتا ہوں وہ پاکیزہ اور پرہیزگار لوگ ہیں (کسی سے سوال نہیں کرتے اور جنگ اور جہاد میں صابر رہتے ہیں)۔

فَلَمَّا اقْتَرَأَهَا الْقَوْمُ جب لوگوں نے اس کو پڑھا۔

نَحْنُ نَقْتَرِئُ۔ ہم پڑھتے ہیں۔

قَامَ فَقَرَأَ۔ کھڑے ہوئے پھر پڑھا۔

اَاَقْرَأُ التَّوْرَاةَ۔ کیا میں نے توراۃ شریف پڑھی ہے (کعب احبار کی طرف کر میں اس کی باتیں بیان کردں۔ میں نے تو سب باتیں اس حدیث ہی سے نقل کی ہیں)

لَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهٗ عَلٰٓى اَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَلَا يَلْتَئِمُ عَلٰى لِسَانٍ اَحَدٍ۔ میں نے قرآن کو شعر کے تمام بحروں پر رکھا لیکن وہ کسی کی زبان پر نہیں جماتا کسی شعر کی کسی بحر پر موزوں نہیں ہوتا)۔

دَعِي الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِكِ۔ تیرے حیض کے جو دن (عادت کے موافق) ٹھہریں اُن دنوں میں نماز چھوڑ دے (یعنی قرء سے حیض مراد ہے)۔

تَرَى اللَّمَّ بَعْدَ قَرْيِهَا بِخَمْسَةِ اَيَّامٍ۔ حیض سے پاک ہونے پر پانچ دن کے بعد پھر خون دیکھے۔

كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْاَعْرَافِ وَالطُّوْرِ وَالْمُرْسَلَاتِ۔ آں حضرتؐ مغرب کی نماز میں سورۂ اعراف اور سورۂ طور اور سورۂ والمرسلات پڑھتے (یہی سنت ہے اور مغرب میں ہمیشہ چھوٹی سورتوں کا التزام مرداتیوں کا طریق ہے)۔

تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ۔ تم لوگ اس آیت کو پڑھتے ہو مسلمانو! تم اپنے آپ کو سنبھالو، دوسرے کی گمراہی سے تم کو نقصان نہ ہوگا (اور اس آیت کو پڑھ کر تم امر بالمعروف میں کوتاہی کرتے ہو حالانکہ میں نے آں حضرتؐ سے سنا ہے کہ لوگ جب ظالم کو اس کے ظلم سے نہ روکیں گے تو اللہ تعالیٰ سب کو عذاب کرے گا تو مطلب آیت کا یہ ہے کہ جب تم اپنا کام پورا کر دیں نیک بات کا حکم کردو اور بری بات سے منع کردو پھر وہ تمھاری بات نہ سنے تو اب اپنے آپ سے کام رکھو، اب اس کی بدکاری اور گمراہی سے تم کو نقصان نہ ہوگا اور یہ مطلب نہیں ہے کہ وعظ بدین خود اور اصلی بدین خود پر عمل کر کے صلح کل بن جاؤ اور کسی کو نیک بد نہ سمجھا (یہ تو منافقوں اور بے ایمانوں کا طریق ہے)

مَنْ يَّدْخُلِ الْحُزْنَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ۔ دوزخ میں جو ایک مقام حب الحزن ہے یعنی رنج و غم کا کنواں، اس میں وہ ماریا لوگ جائیں گے جو لوگ کو دکھانے کے لئے نیک کام کیا کرتے تھے (نہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے)۔

يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ وَالنَّخْلُ بَاسِقَاتٍ۔ صبح کی نماز میں سورۂ قاف پڑھتے تھے۔

Marfat.com

مَنْ قَرَأَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِهَا۔ جو کوئی سورہ کہف کی آخری دس آیتیں پڑھے (یعنی دعوضا جھتم سے) قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ۔ قرآن یونہی حفظ پڑھنا ہزار درجہ کا ثواب رکھتا ہے اور مصحف میں دیکھ کر دو ہزار درجہ کا۔

مَنْ تَعَلَّمَ يَعْرِفُ اِلَّا اٰيَةً۔ تو جو کوئی حرف پڑھے گا ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں دیا جائے گا۔

اَلْقُرْاٰنُ جُمْلَةُ الْكِتَابِ وَالْفُرْقَانُ الْمُحْكَمُ الْوَاجِبُ الْعَمَلُ بِهٖ۔ قرآن ساری کتاب کا نام ہے اور فرقان وہ آیتیں جو محکم اور واجب العمل ہیں۔

نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اَسْبَاعَ اَرْبَاعٍ وَّثُمْنَ فَثُلُثَانِ وَرُبْعٌ فِيْ عَدَدِ وَاوِهٖ وَرُبْعٌ سُنَنٌ وَّاَمْثَالٌ وَّرُبْعٌ فَرَائِضُ وَاَحْكَامٌ۔ قرآن چار حصّوں پر اترا۔ ایک چوتھائی تو ہمارے باب میں (یعنی مومنین کے صفات اور احوال میں) اور ایک چوتھائی ہمارے دشمنوں (کافروں اور منافقوں) کے باب میں۔ اور ایک چوتھائی سنتوں اور امثال میں اور ایک چوتھائی فرائض اور احکام میں۔

كَمْ مِّنْ قَارِئٍ اَلْقُرْاٰنُ وَالْقُرْاٰنُ يَلْعَنُهٗ۔ کتنے قرآن پڑھنے والے (قاری) ایسے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے (جو قرارت کا حق ادا نہیں کرتے یا قرآن پر عمل نہیں کرتے۔ قاعدہ اور سویم، وہم اور جہل ان الفاظ کو رٹے لیتے ہیں اور غور و فکر سے اس کو نہیں پڑھتے نہ عمل کی نیت سے)

قُرْبٌ۔ نیام میں داخل کرنا۔ گھر کا گوشت کھلانا، رات کو لے جانا صبح کو پانی پلانے کے لئے۔

قُرْبٌ اور قُرْبَانٌ اور قُرْبَانٌ۔ نزدیک ہونا، جماع کے لئے پاؤں اٹھانا، حج کی راہ پر چلنا۔

اِقْرَابٌ۔ زچگی نزدیک ہونا۔

تَقْرِيْبٌ۔ نزدیکی چاہنا، کمر پہ ہاتھ رکھنا، جلدی کرنا۔

تَقَارُبٌ۔ نزدیک ہونا، کم ہونا، آخر ہونا۔

قِيَامٌ۔ نیام یا ظاف تلوار کا۔

مَنْ تَقَرَّبَ اِلٰى شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا۔ جو شخص مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ (نہایہ میں ہے کہ بندے کا اللہ سے نزدیک ہونا یہ ہے کہ یاد الٰہی اور اعمال صالحہ میں معروف رہے نہ کہ قرب ذاتی اور مکانی کیونکہ یہ جسم کی صفت ہے اور اللہ تعالیٰ جسمیت سے پاک ہے اور اللہ کا بندے سے نزدیک ہونا یہ ہے کہ اس کی نعمتیں اور مہربانیاں بندے کے شامل حال ہوں)

قُرْبَانُهُمْ دِمَاؤُهُمْ۔ ان کی قربانی اپنا خون بہانا ہوگی (یعنی کافروں سے جہاد کریں گے، شہید ہوں گے جیسے اگلی اُمتوں کی قربانی گائے بکری، اونٹ کا کاٹنا تھی، یہ امت محمدی کی صفت توراۃ شریف میں بیان ہوئی ہے)۔

اَلصَّلٰوةُ قُرْبَانُ كُلِّ تَقِيٍّ۔ نماز ہر ہیز گار شخص کی نزدیکی کا وسیلہ ہے (یعنی ہر پرور دگار کا تقرب نماز پڑھ کر حاصل کرتے ہیں)۔

مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْاُوْلٰى فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً۔ جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے پہلی ہی ساعت میں جاتے (یعنی اذان ہوتے ہی) اس کو اتنا ثواب ہوگا جیسے ایک اونٹ کر میں قربانی کے لئے بھیجا۔

وَاِنْ نَّقْرُبُ بِلَالِ اِلَّا اٰنَ نَحْمَدُ اللّٰهَ تَعَالٰى۔ (عبداللہ بن عمر رضی نے کہا۔ ہم دن میں کئی بار ایک دوسرے سے بلا کرتے تھے اور ہر ایک دوسرے کا حال پوچھتا رہتا) اس سے ہمارا کوئی مقصد نہ تھا مگر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا (تقرب بمعنی تطلب ہے)۔

لَيْلَةُ الْقَرَبِ۔ وہ رات جس کی صبح کو پانی کے مقام پر پہنچیں اور اونٹوں کو پانی پلائے۔ ہر مطلق طلب کو کہتے ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں، فُلَانٌ يَقْرُبُ حَاجَتَهٗ فلاں شخص اپنی حاجت کا طالب ہے)۔

Marfat.com

مَالِیْ هَارِبٌ وَّلَا قَارِبٌ۔ نہ میرے پاس کوئی ایسا جانور ہے جو پانی پی کر لوٹتا ہے نہ پانی کو چاہنے والا۔ (یعنی میں نادار ہوں سوائے اس اونٹنی کے اور کوئی جانور نہیں رکھتا)۔

وَمَا کُنْتُ اِلَّا کَقَارِبٍ وَّرَدَ وَطَالِبٍ وَجَدَ میں اس شخص کی طرح تھا جو پانی کی تلاش میں پانی تک پہنچ گیا ہو یا جو کسی چیز کا طالب ہو اور اس کو پالے۔

اِذَا تَقَارَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَکَدْ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ تَکْذِبُ۔ جب زمانہ آخر ہو گا یعنی قیامت کے قریب تو مومن کا خواب جھوٹا نہ ہو گا (کیونکہ قیامت کے قریب کفر جیسے گا اور مومن وہی شخص ہو گا جو کامل الایمان ہے اس کا خواب اکثر سچا ہو گا۔ بعضوں نے اس طرح ترجمہ کیا ہے جب موسم اعتدال پر ہو گا رات دن برابر رہا کریں گے تو مومن کا خواب بہت کم جھوٹا ہو گا کیونکہ ایسے موسم میں مزاج صحیح اور تندرست ہوتا ہے)۔

مُتَقَارِبُ الزَّمَانِ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّنَةُ کَالشَّهْرِ آخر زمانہ میں وقت جلدی گزرے گا ایک برس ایسا معلوم ہو گا جیسے ایک مہینہ (کیونکہ لوگ عیش و عشرت اور راحت و غفلت میں بسر کریں گے اور آرام اور غفلت کا زمانہ جلد گزر جاتا ہے اور ریاضت اور عبادت کا زمانہ جو نفس پر شاق ہوتا ہے دیر میں گزرتا ہے، دیکھو اور دنوں میں دن کھاتے پیتے کیسی جلدی گزر جاتا ہے اور روزے میں دن پہاڑ معلوم ہوتا ہے کسی طرح شام نہیں ہوتی۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ زمانہ میں برکت نہ رہے گی عمریں چھوٹی ہو جائیں گی یا زمانہ کے لوگ ایک دوسرے کے قریب ہوں گے۔ شرور و برائیاں ہی یا خود زمانہ کے اجزا ایک دوسرے کے شابہ ہوں گے۔ ایک زمانہ برا آئے گا دوسرا بھی اسی طرح کا یا دونفسیں اور حکومتیں دیرپا نہ ہوں گی۔ جلدی جلدی حکومتوں کا انقلاب ہو گا گرانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ لوگوں پر ایسی فکریں اور سختیاں ہوں گی اور فتنوں کا ایسا ہجوم ہو گا کہ خوش و حواس قائم نہ رہیں گے ان کو نہ سال معلوم ہو گا نہ مہینہ اور صحیح یہ ہے کہ برکت اٹھ جائے گی، ہر چیز کی برکت جاتی رہے گی یہاں تک کہ زمانہ کی بھی)

سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا۔ ٹھیک رستہ پر چلو اور میانہ روی اختیار کرو ورنہ افراط نہ تفریط)۔

فَاَخَذَنِیْ مَاقَرُبَ وَمَابَعُدَ۔ (عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا میں نے آں حضرتؐ کو سلام کیا آپؐ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے جواب نہ دیا، مجھ کو نزدیک اور دور گزری ہوئی فکریں آلگیں (یہ تشویش لاحق ہوئی کہ آنحضرتؐ نے میری کونسی بات ایسی دیکھی جس سے آپ رنجیدہ ہو گئے کہ سلام کا جواب تک نہیں دیا)۔

لَاُقَرِّبَنَّ لَکُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ میں آں حضرتؐ کی سی نماز پڑھ کر تم کو دکھاؤں گا۔

اِنِّیْ لَاُقَرِّبُ لَکُمْ شَبَهًا بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ تم لوگوں میں سب سے زیادہ میری نماز آنحضرتؐ کی نماز کے شابہ ہے۔

فَلَا یُقِیْمُ بِمَسْجِدِنَا۔ وہ ہماری مسجد میں نہ آئے (یعنی ہمارے ساتھ جماعت میں شریک نہ ہو)۔

مَنْ کَرِهَ یُقَارِبُ الْکَعْبَةَ وَلَمْ یَطُفْ حَتّٰی یَخْرُجَ اِلٰی عَرَفَةَ۔ جو شخص کعبہ کے پاس نہ پہنچے طواف کرے، (یعنی طواف قدوم) اور (جلدی سے) عرفات کو چلا جائے (کیونکہ حج فوت ہونے کا ڈر ہو) مجمع البحار میں ہے یعنی طواف قدوم کے بعد دوسرا کوئی لغل طواف نہ کرے)۔

مَنْ حَجَّ اَقْرَبُ مِنْ حُزْنٍ۔ خوشی رنج سے زیادہ نزدیک ہے۔

لَمْ اَرَاهُ قَارَبَ۔ میں نے اس کو آپ کے نزدیک ہوتے نہیں دیکھا۔

Marfat.com

اِنْ وَصَلُوْنِیْ مِنْ قَرِیْبٍ۔ بنی امیہ اگر مجھ سے عمدہ سلوک کریں گے تو وہ میرے نزدیک کے رشتہ داروں (بہ نسبت عبدالدین زبیر کے، کیونکہ بنی امیہ عبد مناف کی اولاد میں تھے اور عبداللہ بن عباس بھی انہی کی اولاد تھے برخلاف عبداللہ بن زبیر کے وہ بنی اسد میں سے تھے)۔

مَنْ غَیَّرَ الْمَطْرِیَّةَ وَالْمَقْرِیَّةَ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ جو جھوٹے رستوں اور بگڈنڈیوں کو (جو بڑے راستہ سے جا کر ملتی ہیں) بدل ڈالے (ان کو خراب کر دے مٹا دے یا روک دے) اس پر اللہ کی پھٹکار (بعضوں نے کہا، مَقْرِیَہ پانی کا راستہ)۔

ثَلَاثُ لَعِیْنَاتٍ رَجُلٌ عَوَّسَ طَرِیْقَ الْمَقْرِیَةِ تین شخص ملعون ہیں ان میں ایک وہ ہے جو پانی تک جانے کا راستہ (یا چھوٹا راستہ) مٹا دے۔

مَا هٰذِهِ الْاِبِلُ الْمُقْرِبَةُ بِالْمُقْرِبَةِ اور بکرہ را دونوں طرح مروی ہے) یہ تنگ بندھے ہوئے اونٹ کیسے ہیں (سواری کے اونٹوں کے پیٹ پر کھوڑوں کی طرح زین اور تنگ باندھے ہیں۔ بعضوں نے کہا مُقْرِبَة وہ اونٹ جس پر چمڑے سے منڈھے ہوئے زین لگائے جاتے ہیں، ان پر بادشاہ اور امراء سوار ہوتے ہیں)

اَلْكُرَّ عَشَرَةٌ مِنَ السَّرَايَا مَا يَخِيْلُ الْعُرَابُ مِنَ النَّعَمِ۔ جو کڑیاں فوج کی جہاد کو جائیں، ان میں ہر دس آدمیوں کے لئے ایک تھیلہ کھجور کا ہونا چاہئے (عُراب وہ تھیلہ ہے جس میں سوار اپنی تلوار اور کوڑا وغیرہ سامان رکھ لیتا ہے۔ کبھی توشہ بھی اس میں رکھا جاتا ہے۔ خطابی نے کہا میں سمجھتا ہوں صحیح عُرَاف ہے جو جمع ہے عَرْف کی۔ ایسی چمڑے کا تھیلہ جس میں مسافر اپنا توشہ رکھتا ہے اس کی جمع عُرُوْف بھی آتی ہے)

اِلَّا مَا كَانَ فِیْ قِرَابِ سَیْفِیْ (حضرت علی نے فرمایا آں حضرت نے مجھ کو کوئی خاص باتیں نہیں بتلائیں جو اوروں کو نہ بتلائی ہوں) البتہ یہ چند باتیں ہیں جو میری تلوار کے غلاف میں لکھی ہوئی رکھی ہیں (اس میں زکوٰۃ کے مسائل تھے اور دیت کے اور یہ کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔ بس یہی وہ باتیں تھیں جو خاص حضرت علی کے پاس لکھی ہوئی تھیں۔ باقی سب روایتیں شیعوں کی اہل سنت کے نزدیک صحیح نہیں ہیں کہ آنحضرت نے بہت سے علم اور آئندہ کی باتیں حضرت علی کو بتلائی تھیں، جو دوسرے صحابہؓ کو نہیں بتلائیں، یا دو کتابیں ہیں ایک جفر ایک جامعہ آپ کو دی تھیں۔ جو نسلاً بعد نسلٍ ائمہ اہل بیت علیہم السلام کو ترکہ میں ملتی رہیں)۔

اِنَّ الْبَقِیْعَ یُفْرَابُ الْاَرْضِ خَبِیْثَةٌ۔ اگر تو زمین بھر کر گناہ میرے پاس لے کر آئے (لیکن شرک نہ کرتا ہو)، تو میں زمین بھر کر بخشش تجھ کو دوں گا (تیرے سب گناہ بخش دوں گا۔ یہ حدیث قدسی ہے)۔

اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ (ایک روایت میں فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ ہے) ایک میں اللہ کی فراست سے بچو وہ اللہ کے دیئے ہوئے نور سے دیکھتا ہے (اس کا گمان اکثر صحیح نکلتا ہے جو وہ ہر شخص کا چہرہ دیکھ کر اس کے باطن کا حال دریافت کر لیتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: مَا هُوَ بِعَالِمٍ وَلَا قُرَابِ عَالِمٍ وَلَا قُرَابَةِ عَالِمٍ وَلَا قَرِيْبِ عَالِمٍ۔ نہ وہ عالم ہے نہ عالم کے ذوب)

خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ اَبُوْ السَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مُتَقَنِّعًا بِاَمْتَعِضَةٍ حَتّٰى جَلَسَ بِالْبَطْحَاءِ (عبداللہ آں حضرت کے والد ماجد کہ ان کو مرکر پہ ہاتھ دے کر کہہ رہے تھے کہ مجھے بھی ساتھ کر لو) میں بیٹے (خُوْبُ: وہ نم مقام جو اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ ہو۔ بعضوں نے کہا مُتَقَنِّعًا کے معنی ہیں کہ جلدی بھاگتے ہوئے)

تَمْشِیْ الْعُرَّادُ عَلَيْهَا الطَّيْرُ يَزْلِفُهٗ عَنْهَا لِيَانٌ قَ اَقْرَابٌ زَهَالِيْلُ

Marfat.com

اس پر گوبر کی (چھڑی) یا جوں چلتی ہے پھر اُس کا پچکنا سینہ اور پچکی کو کہیں اس کو جھلا دیتی ہیں۔

اَتَیْتُ فَرَسِیْ فَرَکِبْتُهَا فَرَفَعَتْنِیْ اَقْرَبُ بی۔ میں اپنی گھوڑی کے پاس آیا، اس پر سوار ہو گیا پھر اس کو پوہ چلایا (یعنی سرپٹ سے کم)۔

فَجَلَسْتُ فِیْ اَقْرَابِ السَّفِیْنَةِ۔ پھر جہاز کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ گئے (جن کو لائف بوٹ کہتے ہیں جو بڑے جہاز کے دونوں کناروں پر لگی رہتی ہیں۔ اس کا مفرد قَارِبٌ ہے اور جمع قَوَارِبُ لیکن اَقْرَبٌ غیر مشہور ہے۔ بعضوں نے کہا اَقْرَبٌ کشتی کے وہ حصے جو زمین کے قریب رہتے ہیں)۔

اِلَّا حَامِیْ عَلٰی قَارِبَتِهٖ اپنے حزیوں کی پشتی لینے لگا

مُقَارِبُ الْمَدِیْنِ۔ وہ اوسط درجہ کا ہے یا دوسرے راوی کے قریب قریب ہے حافظ میں (یا اس کی روایت پڑھے سرے کی تو معتبر نہیں ہے مگر اس کے قریب قریب ہے یعنی ایک درجہ کم گر قبول کے لائق ہے)۔

لَا یَدْخُلُ الْمَلَائِکَةُ جُنُبًا۔ جنب شخص کے (جس کو نہانا فرض ہو) فرشتے نزدیک نہیں آتے (مُراد وہ جنب ہے جو نہانے میں دیر کرے یہاں تک کہ نماز کا وقت اخیر ہو جائے یا فوت ہو جائے)

کَانَ رُکُوْعُهٗ وَسُجُوْدُهٗ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَاءِ۔ آں حضرت کا رکوع اور سجدہ، اسی طرح رکوع کے بعد قومہ اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ) یہ سب برابر سرابر ہوتے (صرف قرأت کا قیام اور تشہد کا قعود یہ بڑے ہوتے۔ بخاری کی روایت میں اس جلسہ کا بھی ذکر ہے) جو سلام کے بعد ہوتا ہے اس سے یہ نکلتا ہے کہ آپ سلام پھیر کر تھوڑی دیر مصلے پر ٹھہرے رہتے)۔

اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ۔ سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے پروردگار سے بہت قریب ہوتا ہے (مجمع البحار میں ہے یعنی پروردگار کی رحمت اور فضل سے بہت قریب)۔

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ جو بندے اللہ کے مقرب ہیں اُن کے حق میں نیک لوگوں کی نیکیاں بُرائیاں ہیں (مطلب یہ ہے کہ عام نیکبخت لوگوں کے واسطے ایک کام صغیرہ گناہ ہوتا ہے جس کی وہ چنداں پرواہ نہیں کرتے، مگر مقربین کے حق میں وہ سخت گناہ سمجھا جاتا ہے اسی طرح بعض کام عام لوگوں کے حق میں مباح ہوتے ہیں لیکن مقربانِ بارگاہِ الٰہی ان سے پرہیز رکھتے ہیں، ان کو بُرا سمجھتے ہیں۔ جیسے عمدہ عمدہ مزیدار چرب اور شیریں کھانے عیش و عشرت کے سامان جن میں پڑکر آدمی خدا سے غافل ہو جائے مگر اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ صغیرہ گناہ یا مباح کو حرف نہیں کہہ سکتے۔ میرے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض نیکی جو عام لوگوں کے لئے نیکی ہے مقربین کے لئے بُرائی ہے۔ مثلاً مال میں سے چالیسواں حصہ زکوٰۃ کا دینا عام لوگوں کے حق میں نیکی ہے مگر مقربین کے لئے بُرائی ہے وہ سارا مال اللہ کی راہ میں دیدیتے ہیں ایک پیسہ بھی جوڑ کر نہیں رکھتے یا پھٹا پُرانا کپڑا اللہ کی راہ میں دے ڈالنا عام لوگوں کے حق میں نیکی ہے مگر مقربین کے حق میں بُرائی ہے۔ وہ عمدہ سے عمدہ مال اللہ تعالیٰ کے لئے نکالتے ہیں، عمدہ سے عمدہ کھانے اللہ کے نام پر کھلاتے ہیں۔ وَنِعْمَ عَلٰی لَذَا)

قَارِبُوْا بَیْنَ اَوْلَادِکُمْ۔ اپنی سب اولاد کو برابر برابر حصہ دو (یہ نہیں کہ ایک کو زیادہ دو اور دوسرے کو کم جو ظلم ہے)۔

اَحْمَلُ قُرَیْبَةً۔ قریب کو اُٹھالیا (یہ تصغیر ہے قربہ کی، ایک روایت میں قُرَیْبَةً ہے یعنی سنت) یُقَارِبُ وُضُوْءَهٗ۔ وضو کا پانی ان کے نزدیک کرتے تھے۔

اَدِیْمُوا الْحَدُوْدَ فِی الْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ۔ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کی مقرر کی ہوئی سزائیں (حد زنا، حد قذف وغیرہ) نزدیک رشتہ دار اور دور رشتہ دار سب پر قائم کرو۔ یہ نہیں کہ نزدیک کے رشتہ داروں کو بچا دو اور دُور والوں پر قائم کرو)۔

ثُمَّ ذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔ پھر آپ نے ایک فتنہ کا بیان کیا اس کو نزدیک کر دیا یعنی ایسا بیان کیا گویا وہ فتنہ سامنے آگیا)۔

تُفْتَنُوْنَ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ تم قبروں میں آزمائے جاؤ گے قریب قریب اس آزمائش کے جو دجال سے ہوگی

اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ مِنِّيْ اِلٰى هٰذِهٖ۔ بہشت ہونی کے تسمے سے بھی زیادہ اس سے نزدیک ہے (اگر اعتقاد اور عمل درست اور شریعت کے مطابق ہو)۔

اَنْزِلُهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ۔ اُس کو قرب کے مقام میں اُتارے گا۔

كَانَ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اَحْزَرْتُ قِيَامَهٗ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ۔ آں حضرتؐ کی نمازیں رکوعؔ اور رکوعؔ کے بعد قومہ اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ یہ سب برابر برابر ہوتے۔

قَرَابَةٌ۔ رشتہ داری نسب کی ہو یا سبب کی۔

قَرِيْبٌ۔ مشک (اس کی جمع قُرُبٌ اور قِرْبَانٌ ہے)

فَقَرَّبَ هَابِيْلُ كَبْشًا۔ ہابیل نے ایک مینڈھا قربانی کے لئے رکھا اور قابیل نے ایک خراب گیہوں کی بالی۔

رکھنے نے ایک بالی رکھی وہ بھی خراب اور ناکارہ)۔

قَرْنٌ۔ جری، بہادر بے شرم عورت یا بھولی بھالی بیوقوف

جی کا گا تقرنج۔ وہ بھولی بیوقوف کی طرح ہے

(ایک اعرابی سے پوچھا حَرْتَنٌ کس کو کہتے ہیں، اس نے کہا وہ عورت جو ایک آنکھ میں سُرمہ لگائے دوسری آنکھ یونہی چھوڑ دے اور کرتا اُلٹا پہنے۔ یعنی خبیلہ بد سلیقہ بدتمیز بھولی ہو)۔

قَرْحٌ۔ زخمی کرنا، چیرنا، پھاڑنا، ایسی جگہ کنوں کھودنا جہاں پانی نہ ہو۔

قُرُوْحٌ۔ پوری عمر کو پہنچ جانا، اونٹوں کا زخمی ہونا، غارت سے زخمی کرنا۔

قَرْحٌ۔ پوری عمر کو پہنچنا۔

تَقْرِيْحٌ۔ زخمی کرنا، چیرنا، برانگیختہ کرنا، اُبھارنا۔

مُقَارَحَةٌ۔ مواجہہ کرنا۔

اِقْرَاحٌ۔ پوری عمر کو پہنچ جانا، اونٹوں کا زخمی ہونا، غارت سے زخمی کرنا۔

تَقْرُحٌ۔ زخمی ہونا، تیار ہونا۔

اِقْتِرَاحٌ۔ فی البدیہہ ایجاد کرنا، بغیر کسی بات نکال لینا، چننا، اختیار کرنا، ایجاد کرنا، سواری کے لائق ہونے سے بیشتر جانور پر سوار ہونا، ایسی جگہ کنواں کھودنا جہاں پانی نہ ہو، دھینگا دھینگی کرنا، شاعر سے قصیدہ نظم کرنے کی درخواست کرنا، بے کسی سے کوئی شے تیار کرنے کو کہنا۔

قَرْحٌ اور قُرْحٌ۔ زخم اور خلیہ۔

بَعْدَ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ۔ زخمی ہو چکنے کے بعد۔

اِنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ قُرْحَانُ۔ آں حضرتؐ کے اصحاب (جنگ اُحد سے) لوٹ کر مدینہ میں آئے وہ زخمی تھے۔

اِنَّ مَعَاتَ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ قُرْحَانٌ یا قُرْحَانُوْنَ۔ (جب حضرت عمرؓ کا شام کو جانے کے دال طاعون پھیلا ہوا تھا تو لوگوں نے کہا) آپ کے ساتھ حضرت محمد صلعم کے بے شمار صحابہ ہیں (جن کو کوئی بیماری نہیں لگی)۔

قُرْحَانٌ۔ وہ شخص جس کے چیچک نہ نکلی ہو اور وہ اونٹ جس کو خارشت نہ ہوئی ہو (یہاں یہ مراد ہے کہ صحابہ جن کو طاعون کا کچھ اثر نہیں ہوا، پاک اور صاف ہیں)۔

Marfat.com

كُنَّا نَخْلِطُ بُسْرَنَا وَتَمْرَنَا حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا
ہم اپنی کھجوروں سے درختوں کے پتے جھاڑنے اور کھانے یہاں تک کہ ہمارے جبڑے (مسوڑے) زخمی ہو گئے (پتے چبانے چبانے)۔

خُذِ الْخُبْزَ وَالْمَاءَ الْقَرَاحَ۔ روکھی روٹی اور خالص پانی (جس میں اور کوئی چیز جیسے دودھ یا شہد یا شکر یا کھجور نہ ملائی گئی ہو)۔

خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ۔ بہتر گھوڑا وہ ہے جس کی پیشانی پر سفیدی ہو اور ہاتھ پاؤں پر بھی۔

قَارِحٌ۔ وہ گھوڑا جو پانچویں برس میں لگ گیا ہو یعنی پوری عمر کا جوان (اس کی جمع قُرَّحٌ ہے) (گھوڑا تین چار برس تک بچھیرا ہے، پانچ برس کا جوان، دس برس تک۔ دس کے بعد بوڑھا پندرہ برس تک، پندرہ کے بعد بیس سال تک بوڑھا چوس)۔

وَعَلَيْهِمْ فِي الْقَالِحِ وَالْقَارِحِ۔ ان کو پوری عمر کے جانور دینا ہوں گے (صاعم، پانچ برس کی بکری یا گائے)

قُرَحٌ۔ وادی القریٰ میں ایک بازار تھا وہاں آں حضرتؐ نے نماز پڑھی ہے اور ایک مسجد بھی وہاں بنائی گئی ہے

خَرَجَتْ بِرِجْلِهِ قُرْحَةٌ۔ ان کے پاؤں میں ایک پھوڑا نکلا۔

لَا تُسْلِفْ فِي قِرَاحٍ حَتَّى تُسَبِّلَ۔ صاف ستھرے زمین میں (جہاں کھیت نہ ہو) بیج سلم مت کر جب تک اُس میں غلہ کی بالی نہ نکلے۔

أَقْرَحُهُمْ صَامِرَةٌ وَقُرُوحُهُمْ قَرِحَةٌ۔ ان کے منہ تو بند ہیں اور دل زخم خوردہ۔

مَنْ بِهِ قَرْحَةٌ۔ جس کو زخم لگا ہو۔

سُئِلَ الرَّجُلُ يَكُونُ فِيهِ الْقَرْحَةُ۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کسی شخص کو زخم لگا ہو۔

أَلْمَيِّتُ يُغَسِّلُهُ يَمَاءِ الْقَرَاحِ۔ مُردے کو خالص پانی سے نہلائے۔

أَنْثُرُ فِي الْقَرَاحِ بَذْرَكَ۔ خالی زمین میں اپنا تخم ڈال۔

إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْرَحُ عَلَى دَيْنِهِ فِي شَيْءٍ يَأْمُرُهُ بِهِ۔ جب جب اللہ تعالےٰ آں حضرتؐ کو کسی بات کا حکم کرتا، تو آپ بے سوچے سمجھے اُس میں سوالات کرتے۔

قَرِيحَةٌ جَيِّدَةٌ۔ تیز طبیعت اچھا ذہن۔

قَرَدٌ۔ جمع کرنا، کھانا۔

قَرِدٌ۔ گھبرا کر ہونا بات سے عاجز ہو کر، سکوت کرنا، زرد ہو جانا، چھوٹا ہونا، مزہ خراب ہونا۔

تَقْرِيدٌ۔ بات سے عاجز ہو کر خاموش رہ جانا، جوئیں نکالنا، ذلیل کرنا، فریب دینا، ذلیل ہونا، عاجز کرنا۔

إِقْرَادٌ۔ بات سے عاجز ہو کر چُپ رہ جانا، ساکن ہونا، ٹھہر جانا، جوئیں نکالنا۔

تَقَرُّدٌ۔ گھونگر ہونا۔

قُرَادٌ۔ بھٹمی، گوبڑی (چچڑی)، جو اونٹ اور گھوڑے اور کتے کے بدن میں ہوتی ہے (جیسے جُوں اور قمل انسان کے بدن میں)۔

قُرُدٌ۔ بندر (اس کی جمع أَقْرَادٌ اور قُرُودٌ اور قِرَادٌ اور قِرَدَةٌ ہے)۔

إِيَّاكُمْ وَالْإِقْرَادَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْإِقْرَادُ قَالَ الرَّجُلُ يَكُونُ مِنْكُمْ أَمِيرًا أَوْ عَامِلًا فَيَأْتِيهِ الْمِسْكِينُ وَالْأَرْمَلَةُ فَيَقُولُ لَهُمْ مَكَانَكُمْ حَتَّى أَنْظُرَ فِي حَوَائِجِكُمْ وَيَأْتِيهِ الشَّرِيفُ وَالْغَنِيُّ فَيُدْنِيهِ وَيَقُولُ عَجِّلُوا قَضَاءَ حَاجَتِهِ وَيُؤَخِّرُ الْآخَرِينَ مُقْرِدِينَ۔ آں حضرتؐ نے فرمایا تم اقراد سے بچے رہو۔ لوگوں نے

Marfat.com

عرض کیا یا رسول اللہ صلعم! افراد کیا ہے؟ فرمایا افراد یہ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص حاکم یا عہدے دار ہو پھر اس کے پاس کوئی مسکین یا بیوہ آئے (دیکھ حاجت کر) وہ اُن سے کہے ٹھہرو میں کچھ فکر کروں گا (ابھی اور جلدی میں تمہاری حاجت پوری نہیں کرسکتا) اور کوئی عزت والا شخص یا مالدار آجائے تو اس کو جھٹ اپنے پاس بُلالے، اور اپنے کارکنوں سے کہے ان کا کام جلدی پورا کردو ان کا مطلب تو فوراً پورا ہوجائے اور دوسرے (غریب اور مسکین بے وسیلہ حاجتمند) یوں ہی پڑے رہیں، ذلت کے ساتھ ان کو کوئی نہ پوچھے۔

كَانَ لَنَا دَحْشٌ فَإِذَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْعَرَنَا قَفْزًا فَإِذَا حَفَرَ مَحِيْشُهُ آفْرَدَ۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں، ہمارے گھر میں ایک جنگلی وحشی جانور تھا۔ جب آں حضرت ﷺ گھر کے باہر کہیں تشریف لیجاتے تو وہ کود پھاند کرکے ہم کو پریشان کردیتا پھر جب آں حضرت ﷺ تشریف لاتے تو غریب ہو کر بیٹھ جاتا۔ (ساری شرارت چھوڑ دیتا)۔

لَمْ يَبْقَ مِنْ آيَاتِ الْمُحَرِّمِ الْبَعِيْرُ بَأْسًا۔ ابن عباسؓ نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر احرام والا شخص اونٹ کی گردچڑیاں نکال ڈالے۔

قَالَ لِعِكْرِمَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قُمْ فَقَرِّحْ هٰذَا الْبَعِيْرَ فَقَالَ إِنِّيْ مُحْرِمٌ فَقَالَ قُمْ فَاحْكُهُ فَقَالَ كُمْ تَرَاكَ الْآنَ قَتَلْتَ مِنْ قُرَادٍ وَحَنَانَةٍ۔ عبداللہ بن عباس نے عکرمہ سے کہا وہ احرام باندھے ہوئے تھے، اُٹھ اس اونٹ کی گوچڑیاں نکال ڈال۔ عکرمہ نے کہا میں احرام باندھے ہوں (گوچڑیوں کو نہیں مارسکتا) تب عبداللہ نے کہا، اچھا اُٹھ اور اس اونٹ کو کھرک ڈال عکرمہ نے اس کو کھرک دیا۔ تو عبداللہ نے کہا اب ذرا غور کر تو نے کتنی گوچڑیاں اور مارڈالیں (جو اونٹ کو لگی ہوئی تھیں۔ جب اونٹ کھرا ہوگیا تو وہ بھی سب مرگئیں)۔

ذُرَيَّ الدَّقِيْقِ وَأَنَا أُحِرُّ لَكِ لِسَلَّةٍ مُقَدَّدَةٍ تو آٹا چھڑک میں حریرہ بناؤں تیرے لئے (اس کو ہلاتا جاؤں) اپنا منہ ہولہ ایک پر ایک چڑھ کے گولہ ہوجائے (نہایہ اور مجمع میں وَأَنَا أُحَوِّكُ لَكِ ہے یعنی میں اس کو ہلاتا جاؤں تو اوپر سے ہانڈی میں آٹا چھڑکتی جا)۔

إِنَّهُ صَلَّى إِلٰى بَعِيْرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا انْفَتَلَ تَنَاوَلَ قَرَادَةً مِنْ وَبَرِ الْبَعِيْرِ۔ آں حضرت ﷺ نے اُونٹ کے مال میں سے ایک اونٹ کی آڑ میں نماز پڑھی، جب نماز سے لوٹے تو اونٹ کے خراب بالوں کا ایک گچھا نوچ لیا۔

إِنَّ الْقِرَادَةَ وَالْحَنَانَةَ يُزَكَّانِ قَبْلَ ذٰلِكَ۔ بندر اور سؤر تو اس کے پہلے سے تھے (یعنی جب بنی اسرائیل کے کچھ لوگ بندر اور سؤر بنا دیئے گئے تو یہ نہیں کہ بندر اور سؤر دنیا میں انہی کے نسل سے شروع ہوئے بلکہ دونوں قسم کے جانور دنیا میں پہلے سے موجود تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی اسرائیل کے جو لوگ بندر اور سؤر کی صورتوں میں مسخ کئے گئے تھے وہ سب تین دن میں مرگئے، ان کی نسل نہیں چلی)۔

قُرْدُوْدَةُ الظَّهْرِ۔ پشت کا بلند حصہ۔

لَجَأَ إِلٰى قُرْدِهِ۔ ایک اونچی پہاڑ اور زمین میں پناہ لی۔

قَطَعْتُ قُرْدَدًا۔ ایک بلند زمین کو میں نے طے کیا۔

جَاءَ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى قُرْدُدِهٖ۔ بات تو ٹھکانے کی کہی (اس کی جمع قَرَادِدُ اور قَرَادِيْدُ ہے)۔

قُرَيْدَةُ۔ پہاڑ کی چوٹی، آدمی کا سر، پشت کے درمیان کی کمر۔

غُدَرَةُ ذِيْ قَرَدٍ۔ ذی قرد کی جنگ (ذی قرد یہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے دو منزل پر، اس کو وَدُّ الْقُرَدِ بھی کہتے ہیں اور ذِيْ قَرَدَةَ بھی)۔

Marfat.com

ٹوٹ جانے کا حکم ہوگا اور پھر مغرب سے نکلے گا۔ اُس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا)۔

قِرَّۃٌ۔ ٹھنڈ۔ گرمی ہے سردی کے تئیں (یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص کچھ بات کھولتا ہے کچھ چھپاتا ہے)

قِیْحٌ۔ وہ وقت جب بیداری آتی ہے۔

قَنَانٌ۔ صبح اور شام۔

قَرُوْرٌ۔ ٹھنڈا پانی۔

وَقَعْتُ بِقُرَیْقٍ۔ میں نے تیرا بدلہ لے لیا۔

قَرْقَرٌ۔ عورت کا لباس۔

قُرْقُوْرٌ۔ بڑی یا چھوٹی لمبی کشتی (اس کی جمع قَرَاقِیْرُ ہے)۔

فَاَقَرَّ بِہٖ عَیْنِیْ۔ اُس نے میری بات کا اقرار کیا۔

تَمْ قَرِیْرُ الْعَیْنِ۔ ٹھنڈی آنکھ سو جا (یعنی آرام و راحت کے ساتھ)۔

مَنْ بِہٖ قُرُوْحٌ اَقْرِحُوْہُ حَتّٰی تَبْرَأَ۔ اگر کسی شخص کو زخم لگے ہوں (یا پھوڑے پھنسیاں ہوں) تو اس کو رہنے دو (حد نہ لگاؤ) جب تک وہ اچھے نہ ہو جائیں)

اَقْرَرْتُ الْعَامِلَ عَلٰی عَمَلِہٖ۔ میں نے کارندہ کو اس کے کام پر بحال رکھا (علیحدہ نہیں کیا)۔

اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَقِرَّ۔ اگر چاہے تو اپنے خاوند کے پاس رہ جائے۔

وَاجْعَلْ عَیْشِیْ قَارًّا وَّحَالِیْ سَارًّا۔ میری زندگی آنکھوں کی ٹھنڈک کر اور میرا حال خوشی اور سرور کا کر۔

وَاجْعَلْ لِیْ عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِکَ مُسْتَقَرًّا وَّقَرَارًا۔ اپنے پیغمبر کی قبر کے پاس میرا جانا و اور میرا ٹھکانا کر دے (وہیں رہوں اور وہیں گاڑا جاؤں)۔

اِلَّا اَنْ تَجَافَ عَلٰی نَفْسِہِ الْقَرَّ۔ مگر یہ کہ سردی ہو جانے کا ڈر ہو۔

قَرْنُ کَعْبَۃَ۔ کعبہ ٹھہرا رہ۔

تَعْرِیْنِیْ قَرَا قُرُنِیْ تَطْنِیْ۔ میرے پیٹ میں قرا قر ہو جاتا ہے (یعنی ریاح کی آواز جو پیٹ میں سے نکلتی ہے)۔

بِتَاعٍ قَرْقَرٍ۔ ایک صاف چٹیل میدان میں۔ (ایسا میدان جہاں روئیدگی نہ ہو)۔

قَرْسٌ۔ جم جانا، سرد ہونا، سخت ہونا۔

قَرْسٌ اور اِقْرَاسٌ۔ جما دینا، غلبہ کرنا۔

قَارِسٌ۔ قدیم۔

قَدْ سَوَّا السَّاعَۃَ فِی الشَّنَانِ وَسَوَّوْا عَلَیْہِمْ فِیْمَا بَیْنَ الْاَذَانَیْنِ۔ پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کرو اور دولوں اذانوں کے درمیاں اوپر بہاؤ۔

یَوْمٌ قَارِسٌ۔ سردی کا دن۔

قُرْشٌ۔ کاٹنا جمع کرنا، ملانا کمانا (اور ایک پیسہ ہے عرب کا مشہور سکہ۔ اس کی جمع قُرُوْشٌ ہے)

تَقْرِیْشٌ۔ لُبھانا، بہکانا، اُبھارنا، کمانا (فوجوں کا حساب کرنا۔

مُقَارَشَۃٌ۔ لجانا، معترض ہونا۔

اِقْرَاشٌ۔ پھٹ جانا، غلبت کرنا، عیب بیان کرنا۔

تَقَرُّشٌ۔ جمع ہونا، بُری باتوں سے پاک رہنا۔

تَقَارُشٌ۔ ایک میں ایک گھس جانا۔

اِقْتِرَاشٌ۔ کمانا۔

قُرَیْشٌ۔ ایک دریائی جانور ہے جو دوسرے دریائی جانوروں کو کھا لیتا ہے۔ اور قبیلہ کا نام ہے عرب میں جو مکہ میں رہتا تھا اور عرب کے تمام قبیلوں کا سردار گنا جاتا تھا اس قبیلہ کا جدِ اعلیٰ فہر بن کنانہ تھا آنحضرت

Marfat.com

اسی قبیلہ میں سے تھے اس کو قریش اس لئے کہا کہ وہ سب دوسرے قبیلوں سے زیادہ قوی، طاقتور اور ان پر غالب تھا بعض نے کہا اس لئے کہ وہ متفرق مقاموں کو چھوڑ کر مکہ میں اکٹھا ہو گیا تھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ يُفَتِّشُ فِي أَمْوَالِ فُلَانٍ شخص مال اکٹھا کرتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ قریش کے جدِ اعلیٰ نضر بن کنانہ دریائے ہند میں جہاز پر سوار جا رہے تھے اتنے میں قریش جو ایک دریائی بڑا قوی جانور ہے اس نے جہاز کو توڑنا چاہا نضر نے اس کو مار ڈالا اور اس کا سر کاٹ کر لاکر جبل ونعیس پر رکھا۔ لوگ اس کو دیکھ کر تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے نضر نے قریش کو مار ڈالا۔ آخر ان کی اولاد کا نام قریش ہو گیا۔

قَرْصٌ۔ پکڑ لینا، انگلیوں سے مَل ڈالنا یا ناخن سے چھیل ڈالنا یا انگلیوں کے سروں سے مَل کر دھونا، آٹے کی روٹیاں بنانا، ٹونک مارنا۔

قَرِصٌ۔ متنفر اور غائب رہنا۔

تَقْرِيصٌ۔ آٹے کو پھیلا کر کاٹ کر روٹیاں بنانا۔

قَارِصَةٌ۔ وہ کلام جو زخم دے، منغص کرے۔

قُرْصٌ۔ گول روٹی۔

قُرْصَانٌ۔ درباری چور، ڈاکو۔

أُقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ۔ ایک عورت نے آں حضرتؐ سے پوچھا، میں حیض کے خون میں کپڑوں (اگر وہ کپڑے سے لگ جائے؟ آپ نے فرمایا اس انگلیوں سے رگڑ کر پانی بہا کر دھو ڈال (ایک روایت میں قَرْصِيهِ ہے معنی وہی ہیں)۔

فَلْتَقْرُصْهُ۔ اس کو انگلیوں سے رگڑ کر دھو ڈالے۔

لِتَقْرُصِ الدَّمَ۔ خون انگلیوں سے رگڑ کر دھو ڈالے

حُتِّيهِ بِضَلِيعٍ وَاقْرُصِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔ ایک لکڑی سے اس کو چھیل ڈالے پھر انگلیوں سے رگڑ کر پانی اور بیری سے دھو ڈالے۔

اَلْأَحْمَسِيَّانِ اَلْحُمَسُ اَلْقُرَصَةُ۔ شہد کو اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جیسے کسی چیونٹی نے کاٹا اور وہ تو اللہ کی محبت میں فرق رہتا ہے زخمی ہونے میں اس کو کچھ تکلیف نہیں ہوتی بلکہ بعضوں کو لذت آتی ہے اگر تکلیف ہو بھی تو تخفیف جیسے چیونٹی یا بھڑ وغیرہ کے کاٹا)۔

فَرَصَتْهُ نَمْلَةٌ أَخَذَتْ أَمَةٌ۔ تجھ کو تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا تو نے ایک گروہ کو (دوسرے چھتے کو جس میں ہزاروں چیونٹیاں تھیں) جلا دیا (یہ اللہ تعالیٰ نے اُن پیغمبر سے فرمایا جنہوں نے اعتراض کیا تھا یا پروردگار گناہ تو خاص خاص لوگ کرتے ہیں اور تو تمام ملک یا بستی کو نباہ کر دیتا ہے۔ اِس کی کیا وجہ ہے)۔

فَأُتِيَ بِثَلٰثَةِ قِصَعٍ مِّنْ ثَعْلِبٍ۔ جو کی تین روٹیاں آپ کے پاس لائی گئیں (یہ جمع ہے قُصْعَةٌ کی جیسے حُجْرَةٌ جمع ہے حُجْرٌ کی)۔

قَضَى فِي الْقَارِصَةِ وَالْقَاصِعَةِ وَالْوَاقِصَةِ بِالدِّيَةِ أَثْلَاثًا۔ حضرت علی رضؓ نے ان تین چھوکریوں میں جن میں ایک کاٹنے والی دوسری لاتیں مارنے والی، تیسری گردن ٹوٹ کر مر جانے والی تھی، یہ فیصلہ کیا کہ کاٹنے والی اور لاتیں مارنے والی کے لوگ تہائی تہائی دیت اس چھوکری کی دیں جو مر گئی اور ایک تہائی دیت ساقط کر دی۔ کیونکہ مرنے والی چھوکری اپنی رضامندی سے اوپر چڑھی تھی۔ ہُوا یہ کہ تین چھوکریاں کھیل رہی تھیں، ایک پر ایک سوار ہو گئیں سب سے نیچے والی نے بیچ والی کو کاٹا، وہ تڑپی تو اوپر والی گر پڑی اور گردن ٹوٹ کر مر گئی)۔

لَقَارِصُ قُمَارِصُ۔ یہ دودھ تو کھٹے پن سے زبان کو کاٹتا ہے (قُمَارِص اس کی تاکید ہے اور میم اس میں زائد ہے)۔

Marfat.com

لٰكِنْ غَذَاهَا اللَّبَنُ الْحَلِيْبُ الْمَحْضُ الْقَارِصُ وَالصَّرِيْفُ۔ اس کی غذا میں فصلِ خریف کا دودھ (جو پکا اور گاڑھا ہوتا ہے) دیا گیا ہے اور وہ دودھ جس میں سے مکھن نکال لیا گیا ہو اور ترش زبان کو کاٹنے والا دودھ اور گرم گرم تازہ دُوہا ہوا دودھ۔

قُرْصَفٌ۔ چادر یا کملی۔

خَرَجَ عَلٰى اَتَانٍ وَّعَلَيْهَا قَرْصَفٌ لَهُمْ بَيْنَ عِنَانِهِ اِلَّا قَرْقَرَهَا۔ ایک گدھی پر سوار ہو کر نکلے اس پر ایک کملی پڑی تھی، اس میں سے کچھ باقی نہ رہا تھا۔ مگر اس کی پشت رہ گئی تھی۔

قَرُوْصٌ۔ کاٹنے والا۔

مُقَرِّضٌ۔ شیر۔

قَرْضٌ۔ کاٹنا، ستانا، زخمی کرنا، کھا جانا، بدلہ دینا، شعر کہنا، اِدھر اُدھر چلنے میں مُڑنا، چھوڑ دینا، مَل جانا، سرک جانا۔

قَرْضٌ۔ مرہانا۔

تَقْرِيْضٌ۔ تعریف کرنا، بُرائی کرنا۔

مُقَارَضَةٌ اور قِرَاضٌ۔ بدلہ دینا، مضاربت کرنا۔

اِقْرَاضٌ۔ قرض دینا۔

تَقَارُضٌ۔ ایک دوسرے کو قرض دینا، ایک دوسرے کو گھورنا، اشارہ کرنا۔

اِنْقِرَاضٌ۔ گزر جانا۔

اِقْتِرَاضٌ۔ غیبت کرنا، قرض لینا (جیسے اِسْتِقْرَاضٌ)۔

ق

قَاصَّهٗ۔ کاٹنے میں جوڑ اگرے۔

قَرْضٌ۔ اُدھار دینا۔

وَضَعَ اللّٰهُ الْحَجَّ اِلَّا اُمُوْرًا اِقْتَرَضَ اُمُوْرًا مُسْتَيْنًا۔ اللہ تعالیٰ سب گناہ معاف کر دے گا مگر جس شخص نے ایک مسلمان کی ناحق عزت ریزی کی ہو (اس کی مغفرت کی ہوا اس پر طوفان جوڑا ہو)۔

اِنْ قَارَضْتَ النَّاسَ قَارَضُوْكَ۔ اگر لوگوں سے گالی گلوت کرے گا تو وہ بھی تجھ کو گالی دیں گے، یا تو ان کی بُرائی کرے گا تو وہ بھی تیری بُرائی کریں گے۔

اَقْرِضْ مِنْ عِرْضِكَ لِيَوْمِ فَاقَتِكَ۔ اپنی عزت میں سے لوگوں پر کچھ نہ کچھ قرض رکھ تاکہ احتیاج کے دن (قیامت کے دن) تیرے کام آئے (یعنی جو لوگ پیٹھ پیچھے تیری بُرائیاں تجھ کو بُرا کہیں، تو صبر کر (بلکہ خوش ہو جا) گویا یہ ایک قرضہ ہے جو ان کے ذمہ رہنے دے تاکہ حشر کے دن تیرے کام آئے اُن کی نیکیاں تجھ کو ملیں اور تیری بُرائیاں اُن پر ڈالی جائیں)۔

اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُكُمْ قَرْضًا فَاُهْدِيَ اِلَيْهِ اَوْ حَمَلَهٗ عَلَى الدَّابَّةِ فَلَا يَرْكَبْهَا وَلَا يَقْبَلْهَا۔ جب کوئی تم میں سے کسی کو قرض دے پھر اس کو قرض دار کی طرف سے کچھ تحفہ بھیجا جائے یا قرض دار اپنا جانور سواری کے لئے اس کے پاس بھیجے تو وہ تحفہ ہرگز قبول نہ کرے نہ اس جانور پر سوار ہو، کیونکہ قرض خواہ کو قرض کے بدلے اپنی اصل رقم کے سوا اور کسی طرح کا نفع قرض دار سے حاصل کرنا منع ہے البتہ ادائی کے وقت اگر قرض دار اپنی خوشی سے کچھ زیادہ یا اس کے مال سے عمدہ مال دے تو اس کا لے لینا درست ہے)۔

اَحْسَنْتَ قَرْضِيْ۔ تو نے مجھ پر احسان کیا۔

اِجْعَلْهُ قِرَاضًا۔ اس کو مضاربت کر دے (یعنی ایک شخص کا روپیہ ہو دوسرے کی محنت، نفع میں دونوں شریک ہوں)۔

لَا تَقْسِمُ مُقَارَضَةٌ مِنْ طُعْمَتِهٖ الْحَرَامُ جس کا روپیہ حرام کا ہو اس سے مضاربت کرنا درست نہیں۔

كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَازَحُوْنَ فَقَالَ نَعَمْ وَيَتَقَارَضُوْنَ کیا آں حضرت صلعم کے اصحاب دل لگی اور مزاح کیا کرتے تھے، انھوں نے کہا ہاں، اور بیت بازی بھی کرتے تھے (ایک نے

Marfat.com

کچھ شریر ہے دوسرے نے کہا)۔

اَلْقَدْ مِنْ مِعْزَاهِنَ الْمَحَبَّةِ۔ قرض دوستی اور محبت کو کاٹنے والا ہے (اس کی قینچی ہے، یہاں قرض لے لیا اور وعدہ خلافی ہوئی، دوستی کٹ گئی)۔

اِذَا اَصَابَ اَحَدَهُمْ قَطْعٌ كَانَ قَوْلُ قَوْمِهِ لَهُمْ بِالْمِقْدَارِ يُقْضٰى۔ بنی اسرائیل کے لوگ جب ان میں سے کسی کے جسم پر چیتا کا قطع پڑ جاتا تو اتنا گوشت قینچیوں سے کاٹ ڈالتے (اللہ تعالیٰ نے یہ سخت حکم سلاموں پر سے اٹھا لیا اور صرف پانی سے دھو ڈالنا کافی کر دیا)

مَقَارِيْضُ السَّبَاعِ۔ ایک دوسرے کی تعریف کرتے تھے۔

قَرْطٌ۔ بالی، بندی میں کاٹنا۔

قَرَّطَ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔ اور (کان میں) بالی پہنانا، خوب کاٹنا، لگام دینا یا ہاتھوں کو کانوں کے پیچھے کرنا یا بال کو ڈھیلا کرنا، بتی کا گل کتر دینا تاکہ چراغ روشن ہو تھوڑا تھوڑا دینا۔

تَقَرَّطَ۔ بالی پہننا۔

قُرَاطَة۔ کترنے میں جو چھوڑا گرے۔

مَا يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ اَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ۔ تم میں سے کوئی عورت کو چاندی کی دو بالیاں بنا لینے سے کونسا امر روکتا ہے۔

قُرْطٌ۔ کمان کی بالی، آگ کا شعلہ، بچہ کی پستو (ذکر)، پستان۔ (اس کی جمع اَقْرَاطٌ اور قِرَطَةٌ اور اَقْرِطَةٌ آتی ہے)۔

تُلْقِي الْقُرْطَ۔ بالی ڈالتی۔

مِنْ اَقْرُطِيْنَ۔ اپنی بالیوں میں سے۔

لِكَتَنْبِ الرِّجَالُ اِلٰى خُيُوْلِهَا فَتَمَّتْ طُوْهَا اَعْنَهَا لوگ اپنے گھوڑوں کی طرف لپکیں اور اُن کو لگام لگائیں یا ان کی باگ ڈھیلی کر دیں تاکہ خوب دوڑیں (بعضوں نے کہا

نَقِّ قُرْطَيْهِ ہے کہ سوار اپنا ہاتھ بڑھا کر گھوڑے کی گردن پر رکھے (بال پر) جب وہ دوڑ رہا ہو)۔

سَتَغْنَمُوْنَ اَرْضًا يُذْكَرُ فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَهْلِهَا خَيْرًا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا۔ تم ایک ملک کو فتح کرو گے جہاں قیراط کا رواج ہوگا، ان لوگوں سے اچھا سلوک کرنا کیوں کہ وہ ذمی ہوں گے اور ان سے رشتہ بھی ہے۔ (تم ان کی حفاظت کا ذمہ لو گے دوسرا ان سے ناطہ بھی ہے) مراد مصر کے لوگ ہیں جو اس وقت قبطی کہلاتے تھے۔ وہاں قیراط کا رواج دوسرے ملکوں کی بہ نسبت بہت زیادہ تھا اور رشتہ ان سے اس لئے ہوا کہ عرب لوگ حضرت ہاجرہ کی اولاد ہیں جو حضرت اسماعیلؑ کی والدہ تھیں وہ قبطی تھیں بعضوں نے کہا مصر والے اکثر کہا کرتے ہیں: اَعْطَيْتُ فُلَانًا قَرَارِيْطَ یعنی میں نے اس کو گالیاں دیں اور اِذْهَبْ بِهٖ فَاَعْطِهٖ قَرَارِيْطَكَ ارے جا کر میں نے تیرے قیراط کو دوں (یعنی تجھ کو گالیاں سناؤں اور قیراط ان معنوں میں خاص مصر والوں کا محاورہ ہے اصل میں قیراط دینار کے بیسویں حصہ یا چوبیسویں حصہ کو کہتے ہیں)۔

كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ۔ میں چند قیراط کی اُجرت پر ان کی بکریاں چرایا کرتا۔

فَلَهٗ قِيْرَاطٌ۔ اس کو ایک قیراط برابر ثواب ملے گا (جس کا وزن اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے (بعضوں نے قیراط کی یہاں یہ تفسیر کی ہے کہ ایک بڑے پہاڑ کے برابر)۔

نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔ جو شخص بلا ضرورت کتا پالے اس کا ثواب ہر روز ایک قیراط برابر کم ہوتا رہے گا۔

حِيْنَ اَرَادَ اَنْ يُّزَوِّجَ ابْنَهٗ فَوَضَعَ لَهٗ قِرْطَاطَ الْحِمَارِ فَاضْجَعَهٗ عَلَيْهِ۔ حضرت ابراہیمؑ نے جب اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو گدھے کا زین پوش بچھایا، اس پر اس کو لٹایا (بعضوں نے کہا قِرْطَاط کمبل کا وہ

Marfat.com

ٹکڑا یا نمدہ جو جانور کی پیٹھ پر زین کے نیچے رکھا جاتا ہے۔
قِرْطِیْطٌ اور قِرْطَاطٌ آفت اور مصیبت کو بھی کہتے ہیں)
قَرْطَسَۃٌ۔ نشان پر مارنا
قَرْطَسَ۔ ہلاک ہونا۔
قُرْطَاسٌ۔ (حرکات ثلثہ در قاف) یا قِرْطَسٌ کاغذ یا لکھا ہوا کاغذ (اور سادے کاغذ کو طِرْسٌ کہیں گے بعضوں نے برعکس کہا ہے)۔
کَاَنَّھُمُ الْقَرَاطِیْسُ۔ گویا وہ سفید کاغذ ہیں (سفیدی میں کاغذ سے تشبیہ دی)۔
اِیْتُوْنِیْ بِدَوَاۃٍ وَقِرْطَاسٍ۔ (آں حضرت نے مرضِ موت میں فرمایا) دوات اور کاغذ میرے پاس لاؤ (میں ایک ایسی تحریر تم کو لکھوا دوں کہ تم میرے بعد اگر اس پر چلو تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ اس وقت حجرے میں بہت سے صحابہ رضؓ تھے کسی نے کہا لاؤ۔ کسی نے کہا آپ پر بیماری کی شدت ہے ایسے وقت میں آپ کو تحریر لکھوانے سے اور زیادہ تکلیف ہوگی، غرض رائے میں اختلاف ہونے لگا آخر آں حضرت نے فرمایا چلو جاؤ۔ میرے پاس جھگڑا کرنا مناسب نہیں، غرض یہ تحریر نہ لکھی گئی۔ عبداللہ بن عباس ساری عمر اس پر افسوس کرتے رہے)۔
قَرْطَفٌ۔ کملی۔ بعضوں نے کہا وہ اہل عجم کا ایک لباس ہے جو قبا کے مشابہ ہوتا ہے اور ایک قسم کی چادر بھی۔
کَانَ مُتَدَثِّرًا فِیْ قَرْطَفٍ۔ جب سورۂ مدثر اتری تو آں حضرتؐ ایک کملی اوڑھے ہوئے تھے رہایہ ہے قَرْطَفٌ وہ کملی جس میں سرا ہو (یعنی حاشیہ)
قُرْطُقٌ۔ کرتا یا قبا۔
قَرْطَقَۃٌ۔ کرتہ پہنانا۔
تَقَرْطُقٌ۔ کرتہ پہننا۔
جَاءَ الْغُلَامُ وَعَلَیْہِ قُرْطُقٌ اَبْیَضُ۔ لڑکا آیا وہ سفید کرتہ پہنے ہوئے تھا۔

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ حَبَشِیًّا عَلَیْہِ قُرْطُبٌ۔ گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں، ایک حبشی ہے جھوٹا کرتا پہنے ہوئے
قُرْطُمٌ۔ کڑوا یعنی کسم کا بیج۔
تَلْتَقِطُ الْمَنَافِقِیْنَ لَفْظَ الْحَمَامَۃِ الْقُرْطُمَ وہ منافقوں کو اس طرح سے چن لے گی جیسے کبوتر تخم کسم کے دانے چن لیتا ہے۔
قِرْطَانٌ۔ نمدہ، زین پوش۔
اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی سَلْمَانَ فَاِذَا اِکَافٌ وَقِرْطَانٌ وہ حضرت سلمان فارسی رضؓ کے پاس گئے، دیکھا تو ایک پالان ہے جو گدھے کی پشت پر رکھتے ہیں اور ایک نمدہ ہے (جو پالان کے نیچے گدھے کی پیٹھ پر رکھا جاتا ہے۔ ایک روایت میں قِرْطَاطٌ اور ایک میں قِرْطَاقٌ ہے معنی وہی ہیں)۔
قُرُظٌ۔ مُہنا، جمع قرنا۔
قَرَظَ کے پڑا احسان کرنا (قَرَظٌ ایک درخت ہے، جس کے پتوں سے کپڑے کی دباغت کرتے ہیں) اور ذلت کے بعد سردار بننا۔
تَقْرِیْظٌ۔ زندگی میں کسی کی تعریف کرنا (جیسے تَاْبِیْنٌ مرنے کے بعد تعریف کرنا۔ اب عرف میں تقریظ اس تحریر کو کہتے ہیں جو کسی کتاب کی تعریف میں لکھی جائے)
قَرَظَ میں کے ملک کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہاں قرظ بہت پیدا ہوتا ہے۔
بَنِیْ قُرَیْظَۃَ۔ یہودیوں کا ایک مشہور خاندان تھا مدینہ میں۔
لَا تُقَرِّظُوْنِیْ کَمَا قَرَّظَتِ النَّصَارٰی عِیْسٰی تم میری ایسی تعریف مت کرو جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ کی تعریف کی (ان کو بشریت سے خداوند کریم کی معبودیت سے چڑھا کر خدا بنا دیا)۔
وَلَا ھُوَ اَھْلٌ لِمَا قُرِّظَ بِہٖ۔ نہ جو تعریف اس کی کی گئی وہ اس کے لائق ہے۔

Marfat.com

بِهَلَكَ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَآنِي عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي (حضرت علی رضؓ نے فرمایا میرے باب میں دو شخص تباہ ہوں گے (ان کا ایمان جاتا رہے گا) ایک تو وہ جو میری محبت میں اتنا مبالغہ کرے کہ مجھ میں وہ باتیں بتلائے جو مجھ میں نہیں ہیں (جیسے عالم الغیب ہونا، مشکل کشا ہونا، ہر جگہ ہر شخص کی فریاد سن لینا اس کی مدد کرنا، پیغمبر کے برابر یا ان سے بھی بڑھ کر ہونا جیسے نصیری فرقے والے حضرت علی کو خدا کہتے ہیں)۔ دوسرا وہ جو مجھ سے دشمنی رکھتا ہو اور دشمنی کی وجہ سے مجھ پر طوفان جوڑے (جیسے خارجی اور ناصبی، جو حضرت علی کی برائیاں بیان کرتے ہیں اور اللہ اور رسول سے ہمیں سنوراتے)۔

إِنَّ عُمَرَ دَخَلَ عَلَيْهِ وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ لَغَرْظًا مَقْبُوسًا۔ حضرت عمرؓ آں حضرت کے پاس گئے۔ آپ کے پاؤں کے پاس قرظ کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔

أُتِيَ بِدِلْوٍ مِنْ بِئْرٍ فِي أَرْضٍ لِبَنِي مُقْرِنٍ فَشَرِبَ مِنْهُ۔ آنحضرت کے پاس کچھ سونا، ایک بیڑے میں جو قرظ سے صاف کیا ہوا لایا گیا۔

سَعْدُ الْقَرَظِ۔ آنحضرت کے مشہور موذن ہیں۔

يُعَهِّرُوهُ الْمَاءُ وَالْقَرَظُ۔ اس کو پانی اور قرظ پاک کردے گا (یعنی پانی میں قرظ ملا کر اس سے دباغت کرنا)۔

كَبْشٌ قَرْظِيٌّ۔ مین کا مینڈھا۔

قَرَعٌ۔ قرعہ میں غالب ہونا۔ عموماً نکالنا، عیب کرنا، جنفی کرنا

قَرَعَ۔ سر کے بال اُڑ جانا۔

تَقْرِيعٌ۔ ڈانٹنا۔ زجر کرنا۔

مُقَارَعَةٌ۔ قرعہ ڈالنا، ایک دوسرے کو مارنا۔

اِقْرَاعٌ۔ بہتر مال دینا، مارتا جاتا رہنا، جوع کرنا

قرعہ ڈالنا۔

تَقَرُّعٌ۔ پلٹ جانا۔

تَقَارُعٌ۔ قرعہ ڈالنا۔

اِقْتِرَاعٌ۔ بازر رہنا۔ کروٹیں لینا۔

اِخْتِرَاعٌ۔ اختیار کرنا، سکھانا، از الہ بکارت کرنا، قرعہ ڈالنا۔

اِسْتِقْرَاعٌ۔ زجا ور مانگنا۔

لَمَّا أَتَى عَلَى مُعَرَّسِ قَرَعَ نَاقَتَهُ۔ آں حضرت جب وادی مُعرّس میں آئے تو اپنی اونٹنی پر کوڑا پھکارا (اس کو تیز کیا تاکہ جلد وہاں سے گزر جائیں)

هُوَ الْفَحْلُ لَا يُقْرَعُ أَنْفُهُ۔ (جب آنحضرت نے ام المومنین خدیجہ رضؓ کو نکاح کا پیغام دیا تو انھوں نے اپنے عزیز ورقہ بن نوفل سے رائے لی۔ ورقہ نے کہا) محمد سلم ایسے نر (مرد) ہیں جس کی ناک پر مار نہیں لگائی جاتی یعنی بڑے شریف اور عالی خاندان اور تمہارے لائق ہیں، عرب کا دستور ہے کہ کم ذات اونٹ جب ذات والی اونٹنی پر چڑھنا چاہتا ہے تو اس کی ناک پر مار کر اس کو ہٹا دیتے ہیں)۔

اِحْلِقْ قَدَحَ سَوِيقٍ فَشَرِبَهُ حَتَّى قَرَعَ الْقَدَحَ جَبِينَهُ۔ حضرت عمرؓ نے ستو کا پیالہ لے کر اس کو پینا شروع کیا یہاں تک کہ پیالہ نے ان کی پیشانی پر ٹکر لگائی (یعنی سب پی گئے پیالہ کا کنارہ پیشانی سے لگ گیا)۔

أَقْسَمَ لَتُقْرَعَنَّ بِهَا أَبَا هُرَيْرَةَ۔ قسم دی کہ ابو ہریرہ رضؓ پر یہ بات پھینک مارنا (یعنی ان کو زور سے سنا دینا)۔

يُهَنُّ فُحُولُ مِنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ (اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے وَلَا عَيْبَ فِيهِمْ غَيْرَ أَنَّ سُيُوفَهُمْ

لہ بعض سمجھے ہیں کہ یہ جملہ ورقہ نے خطبۂ نکاح میں کہا تھا۔ ۱۲

یعنی ان میں اور کوئی عیب تو نہیں ہے، صرف یہ ہے کہ ان کی تلواریں میں، کہیں کہیں شکستگی ہے (دھار اور ٹوٹ گئی ہے) فوجوں سے مقابلہ کرتے میں ان سے لڑنے میں، ان کو مارنے میں، یہ مدح ہے بصورت ذم، مطلب یہ ہے کہ وہ بڑے بہادر اور جنگی ہیں)

اِنَّهٗ كَانَ يَقْرَعُ غُنَمَهٗ وَيَحْلِبُ وَيَعْلِفُ وہ اپنی بکریوں پر نرکو کدا نے تھے ان کا دودھ دوہتے تھے، ان کے لئے چارہ تیار کرتے تھے (ابو موسیٰ نے کہا یَقْرَعُ قاف سے نقل کرنے میں ہروی اور زمخشری نے غلطی کی ہے اور صحیح يُقْتَرِعُ ہے فائے مودعہ سے نہایہ میں ہے کہ لغت کی رُو سے يَقْرَعُ غلط نہیں ہو سکتا)۔

اِتَّخَذَ الْمِقْرَاعَ۔ یہ اونٹنی ایسی ہے کہ پہلی ہی بار جہاں اس پر نر چڑھا وہ حاملہ ہو جاتی ہے (یعنی ایک ہی جفتی میں گابھن ہو جاتی ہے)۔

اِنَّهٗ رَكِبَ حِمَارَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَكَانَ قَطُوْفًا فَاقْتَرَدَهٗ وَهُوَ هِلَالٌ قَرِيْعُ مَا سَايَرَ آں حضرت سعد بن عبادہ کے گدھے پر سوار ہوئے وہ مٹھا تھا دست) جب آپ نے اس کو (سواری کے بعد) پھیرا تو وہ تیز و عمدہ چیدہ ہو گیا ایسا کہ دوسرا گدھا اس کے برابر چل نہ سکتا (یہ آپ کی سواری کی برکت تھی) زمخشری نے کہا اگر حدیث میں قَرِيْعُ ہو تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ چال میں کشادہ یعنی اچھا چلنے والا اور کیا عجب ہے کہ قَرِيْعُ ہی غلط ہو)۔

اِنَّكَ قَرِيْعُ الْقُرَّاءِ۔ تم قاریوں کے سردار اور رئیس ہو۔

قَرِيْعٌ۔ برگزیدہ اور منتخب (عرب لوگ کہتے ہیں: اِقْتَرَعْتُ الْاِبِلَ۔ میں نے اونٹ چن لئے اور نر اونٹ کو بھی "قریع" کہتے ہیں)

يُقْتَرَعُ مِنْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُنْتَهٰى۔ کیا تم میں سے لوگ چُنے جائیں گے حالانکہ تم سب کامل ہو۔

تَجِيْءُ كُرْدُ اَحَدِهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ۔ قیامت کے دن اس کا خزانہ (جس کی زکوٰۃ نہ دی ہو) ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا (جس کے سر اور بدن پر بڑھاپے کی وجہ سے بال نہ رہے ہوں وہ سخت زہریلا ہوتا ہے)

قَرِعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ حِيْنَ اُصِيْبَ اَصْحَابُ التَّهْرِ۔ جب نہر والے شہید ہوئے تو مسجد کے لوگ کم رہ گئے۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ قَرْعِ الْفِنَاءِ وَصَدَإِ الْاِنَاءِ اللہ کی پناہ میدان خالی ہونے سے (جہاں رہنے والا نہ ہو) باشندے پاک ہو گئے ہوں) اور برتن خالی ہونے سے (مفلسی اور محتاجی سے)۔

اِنِ اعْتَمَرْتُمْ فَاُشْهِدُ الْحَجَّ قَرِعَ حَجُّكُمْ اگر تم حج کے دنوں میں عمرہ کرنے رہو تو تمہارا حج سونا ہو گا (اس میں بہت کم لوگ ہوں گے۔ اکثر لوگ عمرہ کر کے چلدیں گے)۔

لَا تَجِدُ تُوْنِيَ الْقَرَعِ فَاتَّهٗ مُصَلَّى الْهَوَامِّ سبز و زار زمین میں جو خالی مقام ہوتا ہے (جہاں گھاس اور سبزہ نہیں ہوتا) اس میں پاخانہ پیشاب نہ کرو وہاں جن نماز پڑھتے ہیں)

سُئِلَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْقُرَعَاءِ۔ آں حضرت سے پوچھا گیا صلیما اور قرقیا زمین کیسی ہے؟ (قرقیا وہ زمین جس کے کناروں پر کچھ پیداوار ہو اور بیچ میں سب خالی رہے ایسی زمین پر اللہ نے لعنت کی اور ضلیعاء کے معنی بیابان بنجر زمین)۔

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ عَلٰى قَارِعَةِ الطَّرِيْقِ۔ آں حضرت نے بیچ رستہ میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

نَهٰى عَنِ الْبَرَازِ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ۔ اُترنے کی جگہوں میں اور بیچ رستہ میں پاخانہ کرنے سے منع فرمایا۔

مَنْ تَعَزَّعَ وَلَمْ يُجْهِدْ غَازِيًا اَصَابَهُ اللّٰهُ

Marfat.com

بِقَارِعَۃ۔ جو شخص نہ خود جہاد کرے نہ کسی جہاد کرنے والے کا سامان تیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو کسی آفت میں مبتلا کرے گا (اس پر دنیا ہی میں کوئی مصیبت آن پڑے گی)

قَوَارِعُ الْقُرْاٰنِ۔ قرآن شریف کی وہ آیتیں کہلاتی ہیں جن کے پڑھنے سے شیطان کے شر سے بچاؤ ہوتا ہے (جیسے آیت الکرسی وغیرہ)۔

یَقْرَعُہٗ بِقَضِیْبٍ۔ ایک چھڑی سے اس کو مارتے تھے۔

اُقْتُسِمَ الْمُھَاجِرُوْنَ قُرْعَۃً۔ مہاجرین قرعہ ڈال کر انصار میں بانٹ دیئے گئے (جو مہاجر جس انصاری کے حصے میں آیا وہ اس کے پاس رہنے لگا۔ اس کا بھائی بن گیا)۔

قَارَعَتِ الْقُرْعَۃُ لِحَفْصَۃَ وَعَائِشَۃَ۔ قرعہ حضرت ام المومنین حفصہؓ اور حضرت ام المومنین عائشہ کو ساتھ لے جانے پر نکلا۔

اِقْتَرَعُوْا فَجَرَتِ الْاَقْلَامُ۔ بنی اسرائیل نے حضرت مریمؑ کی پرورش کرنے کے لئے قرعہ ڈالا سب کے قلم بہہ گئے (لیکن حضرت زکریاؑ کا قلم اوپر آگیا آخر حضرت مریم کی پرورش انہیں سے متعلق ہوئی)۔

قَارِعَہ۔ قیامت (کیونکہ وہ ایک سخت گھبرا دینے والی چیز ہے)۔

کُلُّ مَجْھُوْلٍ فَفِیْہِ الْقُرْعَۃُ۔ ہر مجہول بات کے لئے قرعہ ڈالنا چاہئے۔

قَرْعٌ اور قَرْعَۃٌ۔ کدو کو بھی کہتے ہیں۔

اَرْضٌ قَرْعَاءُ۔ جس زمین میں سبزی نہ ہو۔

لَیْسَ فِیْ بَیْتِ الْقَرْعِ وُضُوْءٌ۔ کدو دانہ بخنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

قَارِعٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے

بِاَنِّیْ قَارِعٌ ثَمَاھِدَہٗ یُقَطِّعُ اِرْبَارًا اِرْبَارًا قَارِعٌ

کا بنانے والا اور اس کا ڈھانے والا اس کے جوڑ توڑ کا ٹے جائیں گے۔ وہ مارا جائے گا (مراد حضرت یحییٰ بن زکریا ہارون رشید کا وزیر تھا اس نے ایک اونچا مقام اپنے بیٹھنے کے لئے بنایا پھر اس کو گرا دیا)۔

قَرِیْعَۃُ الْبَیْتِ۔ گھر کا اچھا مقام۔

قَرْفٌ۔ بغاوت کرنا، پھیلنا، عیب کرنا، متہم کرنا، کسی کا ناحق بھوٹ بولنا۔

قَرَفٌ۔ نزدیک ہونا۔

تَقْرِیْفٌ۔ پھیلنا۔

مُقَارَفَۃٌ اور قِرَافٌ۔ نزدیک ہونا۔ جماع کرنا۔ (جیسے مُقَارَبَۃٌ ہے) برائی بیان کرنا، تہمت لگانا۔

تَقَرُّفٌ۔ چل جانا۔

اِقْتِرَافٌ۔ کمانا، جماع کرنا، مرتکب ہونا، عیب لگ جانا۔

رَجُلٌ قَرَفَ عَلٰی نَفْسِہٖ ذُنُوْبًا۔ ایک شخص نے اپنی جان پر کئی گناہ کئے (عرب لوگ کہتے ہیں: قَرَفَ الذَّنْبَ اور اِقْتَرَفَہٗ یعنی گناہ کیا اور قَارَفَ الذَّنْبَ جب گناہ سے لگ گیا قَرَفَہٗ یُقَذِّفُ اس پر فلاں کام کی تہمت لگائی)۔

قَارَفَ امْرَاَتَہٗ۔ اپنی بیوی سے صحبت کی۔

اِنَّہٗ کَانَ یَقْعُدُ جُنُبًا مِّنْ قِیَامِ غَیْرِ اِحْتِلَامٍ یُفَطِّرُ یَصُوْمُ۔ آنحضرتؐ رات کو جماع کر کے صبح کو جنب اٹھتے پھر روزہ رکھتے یہ جنابت احتلام سے نہ ہوتی، بلکہ جماع سے (معلوم ہوا اگر کوئی شخص صبح صادق ہونے سے پہلے جماع کرے اور غسل نہ کرے یہاں تک کہ صبح ہو جائے تو اس کے روزے میں خلل نہیں آتا)۔

مَنْ کَانَ مِنْکُمْ لَمْ یُقَارِفْ اَھْلَہُ اللَّیْلَۃَ فَیَدْخُلُ قَبْرَھَا۔ آں حضرتؐ نے اپنی صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ کے دفن کے وقت فرمایا: جس شخص نے تم میں سے

Marfat.com

آج کی رات اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو وہ ان کی قبر میں اُترے (ان کی نعش اُتارے۔ ایسا فرمانے سے حضرت عثمانؓ پر اپنی ناخوشی کا اظہار منظور تھا چونکہ انھوں نے اس رات کو جس میں حضرت اُم کلثومؓ نے انتقال کیا، اپنی ایک لونڈی سے صحبت کی تھی۔ یہ امر اُن حضرتؓ کو ناپسند ہوا۔ شاید حضرت اُم کلثومؓ کے مدت تک بیمار رہنے کی وجہ سے حضرت عثمانؓ سے صبر نہ ہو سکا یا ان کو یہ گمان نہ ہو گا کہ اسی رات کو وہ مر جائیں گی)

بِقَرْنِ اَمَلٍ۔ کسی کے گناہ کی وجہ سے۔

اِمَّا اَنْ تَكُوْنَ اُمُّكَ فَارَقَتْ بَعْضَ مَا يَفْعَلُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ۔ تجھ کو یہ الممان ہے کہ تیری ماں نے نفس و گناہ کے کام نہ کئے ہوں جو جاہلیت کے لوگ کیا کرتے تھے (یعنی زنا حرام کاری وغیرہ)۔

اِنْ كُنْتَ قَارَفْتَ ذَنْبًا فَتُبْ اِلَى اللّٰهِ اُنْخُرُتؓ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا جب بدمعاشوں نے ان پر تہمت لگائی تھی) عائشہ اگر تجھ سے کوئی گناہ ہو گیا ہے تو اللہ سے توبہ کر۔

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُعَذِّبُ بِالذَّنْبِ۔ آنحضرت تہمت پر سزا نہیں دیتے تھے (جب تک جرم کا ثبوت اچھی طرح نہ ہو جاتا۔ یہ حدیث ایک بڑی اصل ہے۔ قانونِ فوجداری میں شبہ کا فائدہ ہمیشہ مجرم کو ملنا چاہئے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مجرم کا سزا سے بچ جانا اتنا قبیح نہیں ہے، جتنا بے گناہ کا سزا پانا)۔

اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ حضرت علیؓ نے فرمایا نبی امیہ کو اس بات کے علم نہ تھا کہ میں حضرت عثمانؓ کے قتل میں شریک نہ تھا (بلکہ اس کے برخلاف حضرت عثمانؓ کی جان بچانے میں کوشش کر رہا تھا) ان کو میرے ساتھ الرسلاے سے دشمنی کا (مطلب یہ ہے کہ بنی امیہ خوب جانتے ہیں کہ میں حضرت عثمانؓ کے قتل میں کسی طرح کا شریک یا معین اور مددگار نہ تھا مگر پھر بھی جھوٹ اور افترا پردازی کے طور پر لوگوں کو بہکانے کے لئے ظاہر کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو قتل کرایا)۔

اِنَّهٗ رَكِبَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ مُقْرِفًا۔ اس حضرتؓ ابوطلحہؓ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جو جنس تھا (یعنی باپ اس کا عرب اور ماں ترکی تھی، یا بالعکس، یا جو گھوڑی عربی گھوڑے کے برابر تھی اس پر سوار ہوتے)۔

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اَرْضٍ وَّبَا يُقَالُ لَهَا طَاعُوْنُ فَقَالَ دَعُوْهَا فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ۔ اس حضرتؓ سے پوچھا گیا وبائی سرزمین میں رہنا کیسا ہے۔ فرمایا اس سرزمین کو چھوڑ دے، بیماری کے نزدیک جانے سے ہلاکت ہوتی ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو متعدی ہوتی ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لَا عَدْوٰى مگر مطلب یہ ہے کہ جو ملک بدآب و ہوا ہو وہاں اکثر و بار رہتی ہو، ایسے ملک سے دُور رہنا بہتر ہے آب و ہوا کا صاف ہونا صحت کے ضروری اسباب میں سے ہے اور ہوا کی یا پانی کی خرابی اکثر اوقات بمشیتِ خداوندی بیماری کا سبب بنتی ہے)۔

كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى فِي الْبَرَاذِيْنِ مَا قَارَفَ الْعِتَاقَ مِنْهَا فَاجْعَلْ لَهٗ سَهْمًا وَّاحِدًا۔ حضرت عمرؓ نے ابوموسیٰ اشعری رضؓ کو لکھا، ترکی گھوڑے جو عربی گھوڑوں کے قریب ہوں ان کو بھی ایک حصہ دلا۔

جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَجُلٌ مِّنْ اَثَامٍ اَنَّ لِلذُّنُوْبِ۔ ایک شخص حضرتؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں بہت گناہ کرنے والا آدمی ہوں (بڑا گناہ گار ہوں)۔

لِكُلِّ عَشَرَةٍ مِّنَ النَّاسِ اٰيَاتٌ يَعْجَلُ الْفَرَاقِيْرَ مِنَ النَّمْرِ۔ فوج کی ٹکڑیوں میں ہر دس آدمیوں کے لئے ایک قران کھجور ہونی چاہئے (قِرَانُ بمع ہے قِرْنٌ کی، وہ ایک چمڑے کا تھیلا ہوتا ہے جس کی دباغت قرفہ یعنی پوست

Marfat.com

مارے کی جاتی ہے)۔

إِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاقْرُفُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ۔ جب تم خارجیوں کو دیکھو تو ان کو چھیل ڈالو اور مار ڈالو (عرب لوگ کہتے ہیں: قَرَفْتُ الشَّجَرَةَ۔ میں نے درخت کا پوست چھیل ڈالا۔ اور قَرَفْتُ جِلْدَ الرَّجُلِ۔ میں نے اس کی کھال اتار ڈالی)۔

فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْبَادِيَةِ مَتَى تَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ إِذَا وَجَدْتُمْ قِرْفَ الْأَرْضِ فَلَا تَقْرَبُوهَا۔ حضرت عمرؓ سے ایک گنوار جنگل کے رہنے والے نے پوچھا ہم کو مردار کھانا کب حلال ہے؟ انھوں نے کہا جب تک تو زمین سے جو ترکاریاں نکالی جاتی ہیں ان کو پکے تو مردار کے پاس مت پھٹک (ان ترکاری بھاجیوں سے پیٹ بھرلے۔ جب وہ بھی نہ ملیں اور اضطرار کی حالت ہو تو مردار کھا سکتا ہے)۔

أَرَاكَ أَحْمَسَ قَرِفًا۔ میں تجھ کو سُرخ خوب سُرخ پاتا ہوں۔

قِرْفُ السِّدْرِ۔ بیری کا پوست۔

مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِذَا أَتَى الْمَسْعَاةَ أَنْ يُخْرِجَ قِرْفَةَ آبِهِ۔ تم میں کسی کو کیا مشکل ہے۔ جب مسعیٰ میں آئے تو ناک کا سوکھا رینٹ نکال کر آئے (جو پوست کی طرح تھنوں پر جم جاتا ہے)۔

لَيَكْتُمُنَّ رَجُلٌ قِرْفَ فِيهِ۔ وہ اس میں جھوٹ ملائے تین (ایک روایت میں تِيرْقُونَ ایک میں يَرْقُونَ ہے یعنی بڑھا دیتے ہیں)۔

ثُمَّ يَقِرْفُونَ وَيَقِيفُونَ۔ وہ ڈرپوک ہیں اور جھوٹے بھی ہیں۔

قَرْفَ صَفِيرَةٍ۔ جمع کرنا، دونوں پاؤں کے تلے ہاتھ باندھ لینا، اجماع کرنا۔

فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ الْقُرْفُصَاءَ۔ ناگاہ دیکھا تو آں حضرتؐ قرفصاء کے طور پر بیٹھے ہوئے تھے۔ (محیط میں ہے کہ عرب لوگ کہتے ہیں: قَرْفَصَ الرَّجُلُ۔ اپنے پاؤں پر بیٹھا اور رانوں کو پنڈلیوں سے ملا دیا۔ اسی کو اِسْتِيفَازٌ بھی کہتے ہیں یعنی اگڑوں بیٹھنا جو جلدی اور ضرورت کی حالت میں ہوتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ قرفصاء اقعا ہے یعنی دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر بیٹھنا)۔

قَرَافِصَه۔ چھ۔

تَقَرْفَصُ۔ لپٹ جانا۔

قُرَافِصُ۔ موٹا، مضبوط۔

قَرَقٌ۔ فریب دینا، آواز کرنا۔

قِرَقٌ۔ ایک کھیل ہے جس میں پچیس ۲۵ لکیریں کھینچ کر ان کے مربع بناتے ہیں ایک مربع دوسرے مربع کے اندر ہوتا ہے ان کے بیچ میں کنکریاں ایک مخصوص طریقہ سے رکھتے ہیں۔

قِرِقٌ اور قَرَقٌ۔ ہموار مقام۔

وَكُنْجٍ لَهَا بِقَاعٍ قِرِقٍ۔ ایک ہموار مقام میں اُفتادہ گرایا جائے گا (جانور اس کو روندیں گے۔ ایک روایت میں بِقَاعٍ قَرْقَرٍ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

إِنَّهُمْ كَانُوا تِبَارًا أَمْ يَلْعَبُونَ بِالْقِرَقِ فَلَا يَنْهَاهُمْ۔ اوہو یہ وہ کبھی دیکھتے لوگ قرق کھیل رہے ہیں، تو ان کو منع نہیں کرتے تھے (نہایہ میں ہے کہ "قرق" ایک کھیل ہے جس کو مجاز کے لوگ کھیلتے ہیں۔ یعنی ایک مربع بنایا اس کے بیچ میں ایک اور مربع اس کے بیچ میں ایک اور مربع پھر ہر ایک گوشہ پر ایک خط کھینچا تو چوبیس خط ہو گئے، قاموس میں اس کی صورت کھینچ دی گئی ہے اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ جس کھیل میں اسراف اور اضاعت مال نہ ہو نہ اس میں ایسی مشغولی ہو کہ عبادات ضروری سے غافل ہے تو نفر تبع طبع یا رنج وحشت کے لئے اس کا کھیلنا منع

Marfat.com

نہیں۔ بعضوں نے شلریخ کو بھی اسی شرط سے مباح رکھا ہے۔ اکثر نے منع کیا ہے)

قُرْفُصٌ یا قُرْفُصَۃٌ۔ پیٹ، ایک چھوٹا پرندہ۔

قَالَ شَیْخٌ عَلَیْہِ قَمِیْصٌ قُرْقُبِیٌّ۔ ایک بوڑھا آیا قرقبی کرتا پہنے ہوئے (یہ منسوب ہے قرقوب کی طرف جو ایک شخص کا نام ہے۔ بعضوں نے کہا قرقبی کتاں کا سنہیرا کڑا)

قَرْقَرَۃٌ۔ آواز کرنا، دوبارہ آواز نکالنا۔

قُرَاقِرٌ۔ خوش آواز حادی اور ایک چشمہ کا نام ہے۔

بَطِّحْ لَہَا بِلَبَّاعِ قَرْقَرٍ۔ ایک ہموار مقام یا میدان میں بٹھایا جائے گا۔

رَکِبَ اَتَانًا عَلَیْہَا قَرْصَۃٌ لَمْ یَبْقَ مِنْہُ اِلَّا قَرْقَرَہَا۔ ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر ایک کملی پڑی تھی جس کی صرف پشت باقی تھی۔

فَاِذَا قَرِبَ الْمُہْلُ مِنْہُ سَقَطَتْ قَرْقَرَۃُ وَجْہِہٖ۔ جب وہ گھلا ہوا تانبا اس کے نزدیک لایا جائے گا تو منہ کی کھال اس کی کُرتی سے نکل کر گر پڑے گی (قَرْقَرْ عورتوں کا لباس، مُنہ کی کھال کو اس سے تشبیہ دی۔ بعضوں نے کہا قَرْقَرَہ سے اُس کے مُنہ کی خوبصورتی مراد ہے۔ ایک روایت میں قَرْقَرَۃُ وَجْہِہٖ یعنی مُنہ کی کھال۔ زمخشری نے کہا مُراد مُنہ کا نمایاں حصہ ہے۔ کھلے جنگل یا میدان کو بھی قَرْقَرْ کہتے ہیں)۔

لَا بَأْسَ بِالتَّبَسُّمِ مَالَمْ یُقَرْقِرْ۔ بغیر آواز کی ہنسی میں قباحت نہیں لیکن قاہ قاہ نہ کرے (بلند آواز سے قہقہے نہ مارے، یہ سنت اور تہذیب کے خلاف ہے)۔

اِذْہَبُوْا فَاحْمِلُوْہُ فِیْ قُرْقُوْرٍ۔ جاؤ اس کو ایک بڑی کشتی میں سوار کراؤ (بعضوں نے کہا قُرْقُوْرْ چھوٹی کشتی، اس کی جمع قَرَاقِیْرُ ہے)

فَاِذَا دَخَلَ اَہْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَکَبَ شُہَدَاءُ الْبَحْرِ فِیْ قَرَاقِیْرَ مِنْ دُرٍّ۔ جب بہشتی لوگ بہشت میں جا چکیں گے تو سمندر میں ڈوب کر جو لوگ شہید ہوئے ہیں وہ موتی کی کشتیوں میں سوار ہوں گے۔

رَکِبُوا الْقَرَاقِیْرَ حَتّٰی اَتَوْا اٰسِیَۃَ امْرَاَۃَ فِرْعَوْنَ بِنَابُوْتِ مُوْسٰی۔ وہ کشتیوں پر سوار ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جس صندوق میں تھے اُس صندوق کو بی بی آسیہ کے پاس لے کر آئے جو فرعون کی بیوی تھی۔

کُنْتُ زَمِیْلَہٗ فِیْ غَزْوَۃِ قَرْقَرَۃِ الْکُدْرِ۔ میں قرقرۃ الکدر کے جہاد میں آپ کا رفیق تھا (زمیل کہتے ہیں سفر کے ساتھی کو، جس کا کھانا پینا سواری ایک جگہ ہو)

کُدْر قبیلہ سلیم کا ایک چشمہ ہے اور قَرْقَرَۃ ہموار مقام۔ بعضوں نے کہا کُدْر اصل میں ایک خاکی رنگ کا پرندہ ہے پھر اس مقام یا چشمہ کا نام رکھا گیا)

قُرَاقِرٌ ایک جنگل ہے یمامہ کے راستے میں، جو خالد بن ولید رضؓ کا مقتلہ تھا۔

قَرَاقِرٌ۔ ایک موضع کا نام ہے مدینہ کے قرب میں وہاں امام حسنؓ کی اولاد رہا کرتی تھی۔

قَرَاقِرٌ۔ پیٹ میں ریاح کی آواز۔

قُرْقُرِیٌّ۔ ایک ہوشیار پرندہ جو پانی میں سے شکار پکڑتا ہے۔ ایک آنکھ شکار کی طرف اور ایک آنکھ دشمن کی طرف رکھتا ہے۔

ہُوَ اَحْزَمُ مِنْ قُرْقُرِیٍّ اِنْ رَاٰی خَیْرًا تَدَلّٰی وَاِنْ رَاٰی شَرًّا تَوَلّٰی۔ وہ قُرقُری سے بھی زیادہ چترا ہے فائدہ دیکھے تو اُتر آئے نقصان دیکھے تو منہ موڑ کر چلدے۔

قَرْمٌ۔ چھیلنا، دانت سے کاٹنا، گالی دینا، کہا جانا قید کرنا۔

قَرْمٌ۔ بہت خواہش کرنا۔

Marfat.com

تَقْرِیْمٌ۔ کھانا کھانا۔
اِقْرَامٌ۔ سردار بنانا۔
تَقْرُمٌ۔ یہ معنی قَرْمٌ ہے۔
اِسْتِقْرَامٌ۔ سردار بننا۔
قَرْمٌ۔ سردار اور وہ اونٹ جس کو نسل کے لئے رکھیں
اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ وَعَلَى الْبَابِ قِرَامُ سِتْرٍ۔ آں حضرتؐ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لے گئے دیکھا دروازہ پر ایک باریک یا کئی رنگ کپڑے کا ایک پردہ پڑا ہے (راوی روایت میں یوں ہے: وَعَلٰى بَابِ الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ۔ کوٹھری کے دروازے پر ایک پردہ پڑا تھا۔ جس میں تصویریں تھیں۔ نہایہ میں ہے کہ قِرَام باریک پردہ جو سنگین پردہ کے بعد ہو)۔
هٰذَا يَوْمٌ اَلْلَحْمُ فِيْهِ مُقْرِمٌ۔ یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی سخت خواہش ہوتی ہے۔
اِنَّهٗ كَانَ يَتَعَوَّدُ مِنَ الْقَرَمِ۔ آں حضرتؐ گوشت کی سخت خواہش سے (اسی کی بغیر گوشت کے صبر نہ ہوسکنے پناہ مانگتے تھے کیونکہ بعض اوقات اور جنگلوں میں گوشت میسر نہیں آتا تو اگر گوشت کھانے کی ایسی حرص ہوگی تو شکل پڑے گی)۔
قَرِمْنَا اِلَى اللَّحْمِ فَاشْتَرَيْنَا بِدِرْهَمٍ لَحْمًا۔ ہم کو گوشت کا شوق ہوا تو ایک درم کا گوشت خریدا۔
لِنَقْرِمَهَا قَرْمَنَا۔ تاکہ ہم اس سے گوشت کا حوکا بجھائیں۔
بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا يَغْتَابُهٗ فَقَالَ عُجَيْجَةٌ قَدْ مُعِلَّا اَمْ مَسَّ۔ احنف بن قیس سے کسی نے کہا کہ فلاں شخص تمہاری غیبت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کپڑوں کا کیڑا ہے جو کچا صاف چمڑا کاٹنا چاہتا ہے۔ (حالانکہ چمڑا کاٹنے کی اس کو طاقت نہیں وہ تو ادنیٰ اور ریشمی کپڑے جو ملائم ہوتے ہیں ان کو کھا سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کی غیبت بے حقیقت ہے، اس کا کوئی اثر مجھ پر نہیں ہوسکتا)۔
اَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْقَرْمُ۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) میں ابو الحسن ہوں، لوگوں میں جہاں دیدہ تجربہ کار سردار (ایک روایت میں اَلْقَوْمُ ہے واؤ سے اس کے معنی نہیں بنتے۔ بعضوں نے کہا اس صورت میں یہ معنی ہوں گے۔ اے میری قوم کے لوگو! میں ابو الحسن ہوں)۔
قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَدَّهُمْ فِيْ جَمَاعَةٍ قَدْ مُوْا عَلَيْهِ مَعَ النُّعْمَانِ ابْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ فَقَامَ فَفَتَحَ غُرْوَةً فِيْهَا تَمْرٌ كَالْبَعِيْرِ الْاَقْرَمِ۔ آں حضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے کہا۔ اٹھ اور ان لوگوں کو توشہ دے جو نعمان بن مقرن مزنی کے ساتھ آئے تھے۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ اٹھے اور ایک دریچہ کھولا اس میں عمدہ ذات والے نر اونٹ کی طرح کھجور رکھی تھی۔ (ابو عبید نے کہا صحیح كَالْبَعِيْرِ الْمُقْرَمِ ہے یعنی اوس نر اونٹ کی طرح جو نسل کے لئے رکھا جاتا ہے اور سردار اور رئیس کو بھی مُقْرَم کہتے ہیں۔ لیکن اقرم کے معنی مجھ کو معلوم نہیں ہیں۔ زمخشری نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں:
قَوْمٌ كَالْبَعِيْرِ فَهُوَ قَرْمٌ۔ جب وہ عمدہ شریف ہوجائے اِسْتَقْرَمَ کے بھی یہی معنی ہیں۔ اور اَقْرَمَهٗ فَهُوَ مُقْرِمٌ۔ یعنی اس کو نسل کے لئے رکھا)
اَلْبَيْضُ يَنْهَبُ بِقَرْمِ اللَّحْمِ۔ انڈا گوشت کی خواہش کو مٹا دیتا ہے۔
مَرِضْتُ فَقَرِمْتُ اِلَى اللَّحْمِ۔ بیمار ہوکر مجھ کو گوشت کی خواہش ہوئی۔
قُرْمُزٌ۔ ایک رنگ ہے سُرخ جو ایک کیڑے میں سے نکلتا ہے۔ بعضوں نے کہا وہ ایک دانہ کی طرح مارچ کے

Marfat.com

مہینہ میں بلوط کے درخت پر گرتا ہے اگر اس کو اکٹھا نہ کریں تو پرندہ بن کر اڑ جاتا ہے۔

قُرَیْمٌ۔ ضعیف، ناتوان۔

فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ فِیْ زِیْنَتِہٖ قَالَ کَالْقُرَیْمِ۔ قارون اپنا جلوس زیب و زینت کا سامان لے کر نکلا، یعنی قرمزی کی طرح جو ایک سرخ رنگ ہے۔

قُرْمُصَۃٌ۔ اس گڑھے میں گھس جانا جس کا منہ چھوٹا ہوتا ہے اور اندر سے کشادہ۔

قُرْمُوْصٌ۔ اس گڑھے کو کہتے ہیں جس میں لوگ سردی سے بچنے کے لئے گھس کر بیٹھ جاتے ہیں اور درندے جانور اس میں چھپ کر شکار کرتے ہیں۔

مَا لَمْ تَمَسَّ سَبُعٌ قُرْمُوْصًا اِلَّا بِقَضَاءٍ کَلْبٌ درندہ قرموص میں نہیں جاتا مگر تقدیر الٰہی سے۔

قُرْمُطَۃٌ۔ باریک لکھنا یا چھوٹے چھوٹے حروف لکھنا یا سطروں کو نزدیک لکھنا یا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا۔

اِقْرِمَاطٌ۔ غصہ ہونا۔

قَرَامِطَۃٌ۔ ایک مشہور فرقہ گزرا ہے ملحدین اور بے دینوں کا، جن کا سردار حمدان نامی ایک شخص تھا۔ اس کا لقب قرمط تھا۔ ان کا ظہور ۲۷۸ھ میں ہوا تھا ان لوگوں نے کعبہ کو جلا دیا تھا اور حاجیوں کو عین حرم محترم میں بلا قصور قتل کیا تھا، حجرِ اسود کو اکھاڑ کر لے گئے تھے۔

قَرْمَطَ بَیْنَ السُّطُوْرِ وَقَرْمَطَ بَیْنَ الْحُرُوْفِ سطریں کشادہ رکھو اور حرفوں کو ایک دوسرے سے نزدیک رکھو۔

قَرْمَطْتَ قَالَ لَا۔ معاویہ نے عمرو بن عاص سے کہا تم بوڑھے ہو گئے (چھوٹے چھوٹے قدم رکھنے لگے۔ جو بڑھاپے کی نشانی ہے) انھوں نے کہا نہیں۔

قُرْمَلٌ۔ ایک کمزور بے کانٹے والا درخت ہے جو روندتے ہی پھٹ جاتا ہے۔

قُرْمُلٌ۔ بھنی اونٹ کا بچہ یا وہ گوبان والا اونٹ یا چھوٹا اونٹ بہت بال والا۔

اِنَّ قُرْمُلِیَّ تَرَدَّی فِیْ بِئْرٍ۔ ایک چھوٹا اونٹ بہت بال والا یا وہ کوہان والا کنویں میں گر گیا۔

تَرَدَّی قُرْمِلٌ فِیْ بِئْرٍ فَلَمْ یَقْدِرُوْا عَلٰی تَحْرِیْکِہٖ فَسَأَلُوْکَ فَقَالَ جُرُّوْہُ ثُمَّ اقْطَعُوْا اَعْضَاءَہٗ ایک چھوٹا اونٹ بہت بال والا یا وہ کوہان والا ایک کنویں میں گر گیا۔ لوگوں نے مسروق سے پوچھا اب کیا کریں اس کو حرکت نہیں کر سکے۔ انھوں نے کہا اس کے پٹ میں (بسم اللہ کہہ کر) برچھا مارو پھر اس کے اعضاء کاٹ کر نکال لو۔

اِنَّہٗ رَخَّصَ فِی الْقَرَامِلِ۔ انھوں نے قرامل کی اجازت دی (یعنی ریشم یا اُون یا بالوں کے رھاگوں کی جن سے عورتیں اپنے سر کے بال جوڑ لیتی ہیں یہ جمع ہے قُرْمُلٌ کی۔)

قَرْنٌ۔ باندھنا جوڑنا، ایک رسّی میں دو اونٹوں کو باندھنا۔ حج اور عمرہ کی ایک ساتھ نیت کرنا۔

قِرَانٌ۔ حج اور عمرے کو جمع کرنا، گڑ اور پنیر کھجور ملا کر کھانا، دو دو کھجوریں ایک ساتھ اُٹھا کر کھانا۔

تَقْرِیْنٌ۔ جوڑ کر باندھنا۔

مُقَارَنَۃٌ۔ نزدیک ہونا، ہم صحبت ہونا۔

اِقْتِرَانٌ۔ نزدیک ہونا۔

اِقْرَانٌ۔ حج اور عمرے کو جمع کرنا۔ دو تیر اکٹھا مارنا۔ سینگ دار جانور کا کٹنا یا اس کا دو دو ہونا، طاقت رکھنا، قادر ہونا۔ عاجز ہونا۔ نتھا ور کرنا، عدد ل کرنا۔ رسّی بھینا۔ دو قیدیوں کو ایک رسّی میں باندھ کر لانا، دو دو کھجوریں ملا کر ایک ساتھ کھانا۔

قَرْنٌ۔ سینگ، چوٹی، دھگڑ۔

قَرْنَانٌ۔ دیوث۔

Marfat.com

قَرْنٌ۔ چالیس برس کا زمانہ یا اتنی برس کا بادشاہ کا، یا جو امت تباہ ہوگئی ہو اور ان میں سے کوئی باقی نہ رہا ہو۔ عمر میں برابر والا۔

قِرْنٌ۔ جوڑ برابر والا شجاعت یا علم یا قوت وغیرہ میں (اس کی جمع اَقْرَانٌ ہے)۔

ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ۔ تم میں بہتر میرے قرن کے لوگ ہیں (یعنی صحابہ پھر تابعین پھر تبع تابعین۔ ان تینوں زمانوں کو خیر القرون کہتے ہیں)

وَقُرُوْنًا بَعْدَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا۔ ایک قرن کے بعد دوسرا قرن

بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ حَتّٰى كُنْتُ۔ بنی آدم کے بہتر فرقوں میں بھیجا گیا میرے قرن تک (یعنی آدمی سے لے کر میری نبوت تک یا ظہور اسلام تک بہتر امتوں میں منتقل ہوتا رہا)۔

لَا يَكْبُرُ سِنِّيْ يَا قَرْنِيْ۔ میری عمر بڑی نہ ہوگی یا میرے جوڑ والا بوڑھا نہ ہوگا (کیونکہ جب اس کا ہم عمر بوڑھا ہو جائے تو وہ بھی بوڑھا ہوگا۔ مجمع البحار میں ہے کہ اس حدیث کے قرن سے صحابہ کا قرن مراد ہے۔ یعنی جب تک ایک صحابی بھی دنیا میں باقی رہا یعنی ۱۱۰ھ تک پھر دوسرا قرن جب تک ایک تابعی بھی دنیا میں باقی رہا یعنی ۲۲۰ھ تک۔ پھر تیسرا قرن جب تک ایک تبع تابعی بھی باقی رہا یعنی ۳۳۰ھ تک۔ اس کے بعد بدعتیں ظاہر ہوئیں)۔

اِنَّهٗ مَسَحَ رَاْسَ غُلَامٍ وَقَالَ يَعِشْ قَرْنًا فَعَاشَ مِائَةَ سَنَةٍ۔ اس حضرت نے ایک لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا ایک قرن تک جیتا رہ، وہ سو برس تک زندہ رہا۔

فَارِسُ نَطْحَةٌ اَوْ نَطْحَتَيْنِ ثُمَّ لَا فَارِسَ بَعْدَهَا اَبَدًا وَالرُّوْمُ ذَاتُ الْقُرُوْنِ كُلَّمَا هَلَكَ قَرْنٌ خَلَفَهٗ قَرْنٌ۔ ایران تو مسلمانوں سے ایک یا دو جنگ کرے گا۔ پھر اس کے بعد کبھی ایرانیوں (یا رسوں) کی حکومت (ایران میں) نہ ہوگی۔ لیکن نصاریٰ تو قرنوں تک قائم رہیں گے ایک قرن گزر جائے گا تو ان کا دوسرا ان اس کے بعد آئے گا۔ (قیامت تک ان کی حکومت قائم رہے گی۔ اور وہ مسلمانوں سے جنگ کرتے رہیں گے)۔

ثُمَّ اِنَّ كَانُوْا يَوْمَ طَاعَةِ قَوْمٍ قَرَّلَا فَارِسِ الْاَكَارِمِ وَلَا الرُّوْمِ ذَاتِ الْقُرُوْنِ۔ پھر نے تو آج کی طرح کسی قوم کو اتنی اطاعت کرتے نہیں دیکھا نہ ایران کے عزت والے لوگوں کو نہ نصاریٰ کو جو سر پر چوٹیاں رکھتے ہیں۔

وَمَسَطْنَا عَائِلَتَهٗ قُرُوْنٍ۔ ہم نے کنگھی کر کے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں کر دیں (دو تو سر کے دونوں جانب اور ایک پیشانی پر ڈال دی)۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت کو غسل دینے کا حق عورتیں بہ نسبت خاوند کے زیادہ رکھتی ہیں۔ اہل کوفہ کا یہی قول ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک خاوند اپنی بیوی کو غسل دینے کا حق زیادہ رکھتا ہے چنانچہ آں حضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اگر تو میرے سامنے مرجائے تو میں تجھ کو غسل دوں گا اور حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کو غسل دیا۔ انھوں نے بھی وصیت کی تھی)۔

لَتَاْتِيَنِّيْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكِ مَنْ يَّسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ۔ (حجاج بن یوسف نے جب حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کر دیا تو ان کی والدہ اسماء بنت ابوبکر سے جو حضرت عائشہؓ کی بہن تھیں کہلا بھیجا کہ، تم میرے پاس حاضر ہو ورنہ میں اس شخص کو تمہارے پاس بھیجوں گا جو تمہاری چوٹیاں کھینچ کر تم کو لائے (جب بی اسماءؓ نہ گئیں اور یہ کہلا بھیجا کہ میں ہرگز آنے والی نہیں جب تک تو میری چوٹی کھینچ کر مجھ کو نہ بلوائے۔ آخر حجاج خود ترانا ہوا، فخر کرتا ہوا کہ تا ہوا ان کے پاس گیا اور کہنے لگا دیکھ میں نے تیرے بیٹے کا کیا حال کیا۔ اسماءؓ نے جواب دیا۔ تو نے اس کی دنیا بگاڑی اس نے تیری آخرت بگاڑ دی)

Marfat.com

فَصَابَتْ طُبَّتُهُ طَائِفَةً مِّنْ قَرْنِ رَأْسِهِ۔ تلوار کا ایک کنارہ میرے سر کے کونے میں لگا۔

إِنَّ لَكَ بِبَنَاتِ الْجَنَّةِ وَإِنَّكَ دُوْقَرْنَيْهَا (اصحت نے حضرت علی رضہ سے فرمایا) تم کو بہشت میں ایک گھر ملے گا تم تو بہشت کے دونوں کناروں تک (اتنا وسیع گھر ہوگا) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، تم تو امت محمدی میں دو زخم والے ہو۔ یعنی تمہارے سر پر دو زخم لگیں گے۔ حضرت علی رضہ کے سر پر دو زخم کھائے تھے۔ ایک تو جنگ خندق میں عمرو بن عبدود کے ہاتھ سے دوسرا وفات کے وقت ابن ملجم ملعون کے ہاتھ سے۔ بعضوں نے کہا قرنین سے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام مُراد ہیں)۔

ذَكَرَ قِصَّةَ ذِي الْقَرْنَيْنِ فَقَالَ وَفِيكُمْ مِثْلُهُ۔ حضرت علی رضہ نے ذی القرنین بادشاہ کا قصہ بیان کیا۔ پھر فرمایا تم لوگوں میں بھی ایک شخص ان کی طرح کا موجود ہے (اپنے آپ کو مُراد لیا۔ ذو القرنین ایک بادشاہ کا لقب تھا جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ بعضوں نے کہا ذو القرنین وہی سکندر بن فیلقوس یونانی تھا جو دارا بادشاہ ایران سے لڑا تھا۔ لیکن اکثر علماء اس کے خلاف ہیں اور ذو القرنین ایک دوسرے بادشاہ کو قرار دیتے ہیں چوں کہ اس کے سر پر دو زخموں کے نشان تھے یا سینگ کی طرح دو چیزیں تھیں۔ یا اس لئے کہ اس کے سر پر بالوں کی دو جوٹیاں تھیں۔ یا اس لئے کہ وہ مشرق اور مغرب دونوں کا مالک ہو گیا تھا۔ یا اس لئے کہ اُس نے خواب میں دیکھا تھا کہ سورج کے دونوں کناروں اس نے تھام لئے یا اس لئے کہ اس کے سر کے دونوں کنارے تانبے کے تھے)۔

فَحَمَلَ مِنْ قَرْنِ الرَّأْسِ كُلَّ نَاصِيَةٍ لِمُنْصَبِّ الشَّعْرِ لَا يَعْرِفُ الشَّعْرَ عَنْ هَيْئَاتِهِ۔ سر کی مذہبی کے جانب سے ہر طرف مسح شروع کیا بالوں کی لٹ کے اخیر تک اور بالوں کی وضع نہیں بدلی (اُن کو اُلٹ پلٹ نہیں کیا)۔

اَلشَّمْسُ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ۔ سورج شیطان کے سر کے دونوں کونوں کے درمیان نکلتا ہے (طلوع کے وقت شیطان اپنا سر سورج کے قریب کر دیتا ہے تاکہ سورج پرستوں کا سجدہ اسی کے لئے ہو جائے بعضوں نے کہا طلوع کے وقت شیطان حرکت کرتا ہے اور چست و چالاک خوش و خرم ہوتا ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ شیطان کی اگلی اور پچھلی امتوں کے درمیان سورج نکلتا ہے۔ غرض یہ سب تمثیلات ہیں جن کا مطلب یہ ہے کہ سورج کو سجدہ کرنے والے شیطان کے بہکانے میں آ گئے ہیں جب وہ سورج کو سجدہ کرتے ہیں گویا شیطان کو سجدہ کرتے ہیں)۔

قَرْنَا الشَّيْطَانِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ۔ یورپ کی طرف شیطان کے سر کے دونوں کونے ہیں (اس کے دونوں بڑے گروہ اسی طرف ہیں دوسرے مشرقی جانب ہند اور چین اور تاتار اور جاپان کے ملک ہیں، یہیں سے بڑے بڑے فتنے نمودار ہوئے)

هُنَالِكَ تَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔ نجد ہی سے شیطان کے سر کا کونا نمودار ہوگا۔

إِلَى أَنْ تَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ۔ یہاں تک کہ سورج کا سرا نکلے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صبح کی نماز کا وقت سورج نکلنے تک رہتا ہے ذکر استغارتک جیسے بعض لوگوں کا قول ہے)۔

وَيَسْقُطُ قَرْنُهَا الْأَوَّلُ۔ اُس کا پہلا سرا ڈوب جائے۔

وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ۔ ناگاہ دیکھا تو اُس کے دو گوشے ہیں۔

وَيَمْسَحُ نَاصِيَتَهَا وَقَرْنَيْهَا۔ اُس کی پیشانی

Marfat.com

اور سر کے دونوں کناروں پر ہاتھ پھیرے۔

فَلْيُدْلِمْ لَنَا قَرْنَهٗ۔ اپنے سر کا کونا ہم کو دکھلائے (ہمارے سامنے آئے)۔

هٰذَا قَرْنٌ قَدْ طَلَعَ۔ یہ تو ایک نیا امر ایجاد ہوا ہے (یعنی بدعت ہے جو آں حضرتؐ کے زمانہ میں نہ تھا) مراد قصہ خوانی ہے جو واعظوں نے مشروع کی تھی۔ جھوٹی اور غلط نقلیں اور حکایتیں بیان کرنا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے ایسے واعظوں کو مسجد سے نکال دینے کا حکم دیا)۔

يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ۔ کنوئیں کے دونوں کناروں کے درمیان غسل کر رہے تھے۔

"قرنان" کنوئیں کے دونوں طرف جو پتھر وغیرہ سے بناتے ہیں تاکہ پانی نکلنے میں آسانی ہو۔ اگر لکڑی سے بنائیں تو ان کو "زُرْنُوْقَان" کہتے ہیں۔

كَقُرُوْنِ الْبِئْرِ۔ کنوئیں کے دونوں سینگوں کی طرح۔

لَهُمَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ۔ اس کے دو سینگ تھے کنوئیں کے سینگوں کی طرح ("قرنان" وہ دو لکڑیاں جو کنوئیں کے دونوں طرف لگاتے ہیں۔ ان میں سوراخ کرکے ایک سلاخ لوہے کی ڈالتے ہیں، اس پر گرّی (پھرکی) گھومتی ہے)۔

اِنَّهٗ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔ آنحضرتؐ نے حج اور عمرہ میں قران کیا (یعنی احرام باندھتے وقت دونوں کی ایک ساتھ نیت کی، یوں کہا لبیک بحجۃ وعمرۃ نہایہ میں ہے کہ قران میں ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک قران تمتع اور افراد سے افضل ہے)۔

نَهٰى عَنِ الْقِرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ اَحَدُكُمْ صَاحِبَهٗ۔ (ایک روایت میں نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ ہے یعنی) دو دو کھجوریں ایک ساتھ اُٹھا کر کھانے سے منع فرمایا۔ مگر جب اپنے ساتھی کی اجازت سے کرے تو قباحت نہیں (یہ ممانعت اس لئے کی کہ کھانے میں سب ساتھیوں کا حصہ ہے تو دو دو کھجوریں ایک ساتھ یا بڑے بڑے لقمے کھانے سے دوسرے ساتھی کو نقصان پہنچے گا۔ یہ جلدی سے اپنا پیٹ بھرلے گا وہ بھوکا رہے گا۔ اس کے علاوہ ایسا کرنا حرص و ہوا کی نشانی ہے۔ اب یہ ممانعت بعضوں کے نزدیک تحریم کے لئے ہے، بعضوں نے کہا کراہت کے لئے۔ اور اگر کھانا وافر ہو یعنی کثرت سے ہو تو اجازت لینے کی ضرورت نہیں، اس پر بھی ادب کا مقتضیٰ یہ ہے کہ ایسا نہ کرے)۔

وَيَقْرُنُ يَا يُثْرُنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ۔ دو انگلیوں کو ملا رکھتے۔

كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ بَعْثِ الْعِرَاقِ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ فَيَقُوْلُ لَا تُقَارِنُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ۔ ہم عراق کے لشکر میں مدینہ میں تھے، عبداللہ بن زبیرؓ کھانے کے لئے ہم کو کھجوریں دیتے اور عبداللہ بن عمرؓ ہمارے سامنے سے گزرتے اور کہتے، دو دو کھجوریں ایک ساتھ مت کھاؤ مگر اپنے ساتھی کی اجازت سے

قَارِنُوْا بَيْنَ اٰبَائِكُمْ۔ اپنے بیٹوں میں برابری کر (سب کو انصاف سے برابر دو۔ یہ نہیں کہ ایک کو کم دوسرے کو زیادہ۔ ایک روایت میں قَارِنُوْا ہے موجودہ سے)۔

اِنَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلَيْنِ مُقْتَرِنَيْنِ فَقَالَ مَا بَالُ الْقَرِيْنَانِ قَالَ نَذَرْنَا۔ آں حضرتؐ نے دو شخصوں کو دیکھا ایک رسّی میں جکڑے ہوئے (یعنی دونوں ایک رسّی میں بندھے ہوئے) آپ نے پوچھا ایسا کیوں کیا؟ وہ کہنے لگے کہ ہم نے نذر مانی تھی (اس طرح ایک رسّی میں بندھ کر بیت اللہ کو جائیں گے)۔

Marfat.com

اَلْحَیَاءُ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قَرَنٍ۔ حیا اور ایمان دونوں ایک ساتھ بندھے ہوئے ہیں (ایمان دار شخص کو حیا اور شرم لازم ہے)۔

اَنْ یَّاْتِیَ بِعَقَالَیْهِمَا وَقَرَانِهِمَا۔ اُن کے پاؤں کی رسیاں اور جوڑ کر باندھنے کی رسّی لے کر آئے۔

اِذَا عَمَّهَا اِخْذَاقٌ فَبِیْعَا قَرِیْنَتَهَا مِثْلَهَا۔ اگر کوئی شخص گمی ہوئی چیز کو پاکر چھپا رکھے (لوگوں سے پہنچوائے نہیں) پھر وہ چیز اس کے پاس سے نکلے تو وہ چیز بھی مالک کو دے اور ایک ویسی ہی چیز جرمانہ کے طور پر، یہ اس کے چھپا رکھنے کی سزا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حکم ابتدائے اسلام میں ہوا تھا پھر منسوخ کر دیا گیا۔ بعضوں نے کہا تادیب کے طور پر اب بھی امام ایسا حکم دے سکتا ہے جیسے مانع زکوٰۃ سے زکوٰۃ اور آدھا مال جرمانہ کے طور پر لے لیا جائے گا۔ اِن حدیثوں سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مالی سزا دینا شریعتِ اسلامی میں درست ہے اور جنھوں نے نادرست رکھا ہے اُن کا قول صحیح نہیں ہے)۔

فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ هٰذَیْنِ الْقَرِیْنَیْنِ۔ جب میں اُن حضرت کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا یہ دونوں اونٹ جو ایک رسّی سے بندھے ہوئے ہیں لیجا (یہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو کہا)

اِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّطَلْحَةَ یُقَالُ لَهُمَا الْقَرِیْنَانِ۔ حضرت ابوبکر صدیق اور طلحہ دونوں کو قرینان کہتے تھے۔ (کیونکہ طلحہ کے بھائی عثمان نے دونوں کو پکڑ کر ایک رسّی سے باندھ دیا تھا)۔

مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وُكِّلَ بِهٖ قَرِیْنُهٗ۔ کوئی شخص ایسا نہیں جس پر اس کا ہمزاد معین نہ ہو (ہر شخص پر ایک فرشتہ معین ہے، ایک شیطان دونوں اس کے ہمزاد ہیں۔ فرشتہ اس کو اچھی باتوں کا حکم کرتا رہتا ہے، اور شیطان بُری باتوں کا)۔

فَقَاتِلُهٗ فَاِنَّ مَعَهُ الْقَرِیْنَ۔ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا منع کرنے سے بھی نہ مانے) تو اس سے لڑ اس کے ساتھ شیطان ہے (جو اس کو بُری صلاح دیتا ہے (قرین کہتے ہیں رفیق اور ساتھی کو برا ہو یا اچھا)۔

اِنَّهٗ قُرِنَ بِنُبُوَّتِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِاِسْرَافِیْلَ ثَلَاثَ سِنِیْنَ ثُمَّ قُرِنَ بِهٖ جِبْرِیْلُ۔ آں حضرت کے ساتھ شروع زمانۂ نبوت میں تین برس تک حضرت اسرافیل رفیق رہے پھر حضرت جبرئیل (جو آپ پر وحی لایا کرتے)۔

سَوَاءٌ هُمْ فِیْ غَیْرِ قَرَنٍ۔ آنحضرت کی ابرو خوب بھری ہوئی، لیکن دونوں ملی ہوئی نہ تھیں (یکجا بیچ میں فاصلہ تھا۔ یہ امّ معبد کی روایت کے خلاف ہے، جس میں آپ کی صفت کمان ابرو اور دونوں ابرو ملی ہوئی بیان کی گئی ہے اور پہلی روایت زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے یا امّ معبد نے دُور سے دیکھا ہوگا، تو ان کو دونوں ابرو ملی ہوئی معلوم ہوئیں یا آخر عمر میں آپ کی دونوں ابرو مل گئی ہوں گی۔ مجمع البحار میں ہے کہ ابرو دُوں کا مل جانا عرب لوگ عیب سمجھتے ہیں تو اُن حضرت اس سے پاک ہوں گے)۔

قُرْنَاءُ۔ وہ سورتیں جو طول یا اختصار میں ایک دوسرے کے مثل ہیں۔

اِنَّهٗ وَقَّتَ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا۔ آنحضرت نے نجد والوں کے لئے قرن کو میقات مقرر کیا (جو ایک مقام کا نام ہے جہاں سے نجد کے حاجی احرام باندھتے ہیں۔ اس کو قَرْنُ الْمَنَازِلِ اور قَرْنُ الثَّعَالِبِ بھی کہتے ہیں۔ بعضوں نے قَرْن بہ فتحہ راء کہا ہے، لیکن یہ صحیح نہیں ہے)

وَلِاَهْلِ النَّجْدِ قَرْنٌ۔ نجد والوں کا میقات

Marfat.com

قرن ہے۔

فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ۔ میں ایسے رنج و غم میں تھا کہ ہوش نہ تھا جب قرن ثعالب میں پہنچا تو ہوش آیا۔

اُحْجِمُ عَلٰی رَأْسِهٖ بِقَرْنٍ حِيْنَ طُبَّ۔ آپ نے علاج کے لئے قرن میں سر پر پچھنے لگوائے، جب آپ پر جادو کیا گیا تھا (قرن مقام کا نام ہے جسطرح یہ یوں ترجمہ کیا جاسکتا ہے کہ ایک سینگ سے دو جوں دار شیشہ کی طرح بنا یا گیا ہوگا۔

مترجم کہتا ہے، یہ ظاہر ہے کہ نشتر الگ ہوگا اور پچھنا خون چوسنے والا سینگ کا ہوگا)

اِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ وَبِهَا قَرْنٌ فَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَ وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے، لیکن اس کی شرم گاہ میں قرن ہو (ہڈی کی طرح ایک سخت چیز جس کے سبب سے جماع نہ ہوسکے۔ عرب لوگ اس کو عُفْلہ بھی کہتے ہیں) تو خاوند کو اختیار ہوگا خواہ اس عورت کو رہنے دے یا طلاق دیدے۔

اَجِدُهٗ وَمَا فِيْ اَصَابِ الْاَرْضِ فَهُوَ عَيْبٌ وَاِنْ لَمْ يُصِبْهَا فَلَيْسَ بِعَيْبٍ۔ (قاضی شریح نے ایک لونڈی کے باب میں جس کی شرم گاہ میں قرن تھا یہ فیصلہ کیا) اس کو پٹواؤ اگر زمین سے وہ ہڈی (جو اس کی فرج میں ہے) لگ جائے تب تو عیب ہے (ورنہ یا اس کو واپس کرسکتا ہے) اگر زمین سے نہ لگے تب عیب نہیں ہے۔

اِنَّهٗ وَقَفَ عَلٰى طَرَفِ الْقَرْنِ الْاَسْوَدِ۔ وہ قرن اسود کے کنارے پر ٹھہرے (قرن اسود ایک چھوٹے پہاڑ کا نام ہے)۔

جَلَسْتُ عَلٰى رَأْسِ قَرْنٍ۔ میں قرن کی چوٹی پر بیٹھا۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً ثُمَّ اَتَاهُ عِنْدَ قَرْنِ الْحَوْلِ۔ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو ایک دعا سکھلا دیجئے پھر جب سال آخر ہوا اور دوسرا سال شروع ہونے لگا) تو دوبارہ آیا۔

اَحِدُّكَ قَرْنًا قَالَ قَرْنُهٗ قَالَ قَرْنٌ مِّنْ حَدِيْدٍ۔ (حضرت عمرؓ نے ایک پادری سے کہا، میں اگلی کتابوں میں) تمہارا ذکر قسترین کے لفظ سے پاتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا، کیا ہے کافرین؟ کہنے لگا وہ سے کافرین (یہاں قرن کے معنی قلعہ ہے۔ اس کی جمع قُرُوْنٌ ہے۔ حضرت عمرؓ کی ذات بابرکات گویا ایک فولادی قلعہ تھی۔ جو تمام آفتوں اور خرابیوں کی روک تھی)۔

اِذَا لَيْسَا وَقُرْنًا لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّتْرُكَ الْقُرْنَ اِلَّا وَهُوَ مَجْدُوْلٌ۔ جب وہ کسی حریف برابر والے پر حملہ کرتا ہے تو اس کو اس کا چھوڑ دینا درست نہیں۔ جب تک اس کو زمین پر نہ لٹا دے (اس کو ہلاک نہ کرادے)

قِرْن۔ (بکسرۂ قاف) برابر والا (اس کی جمع اَقْرَان ہے)۔

بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ اَقْرَانَكُمْ۔ تم نے لڑائی میں اپنے برابر والوں (حریفوں) کو بُری عادت ڈلوادی۔

سُئِلَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْقُرْطَيْنِ وَالْقَرَنِ فَقَالَ صَلِّ فِي الْقُرْطَيْنِ وَاطْرَحِ الْقَرَنَ۔ سلمین اکوع نے آں حضرتؐ سے پوچھا کہ ان اور ترکش سے ہوئے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا کہ ان لگائے ہوئے نماز پڑھ لے لیکن ترکش (تیردان) کو علیحدہ کردے (کیونکہ ان کا تیردان ایسے چمڑہ کا ہوتا ہے جس کی دباغت نہیں ہوتی تھی نہ اس مجاور کا چمڑہ تھا جو اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو)۔

اَلنَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالنَّبْلِ فِي الْقَرَنِ۔ لوگ قیامت کے دن اس طرح اکٹھا ہوں گے جیسے تیر ترکش میں ہوتے ہیں (ایک دوسرے سے لگے ہوئے یعنی بڑا ہجوم ہوگا)۔

فَاَخْرَجَ تَمْرًا مِّنْ قَرَنِهٖ۔ عمیر بن حمام نے کچھ کھجوریں اپنے تیردان میں سے نکالیں (ان کو کھانے لگے پھر خیال آیا کہ ان کے کھانے میں تو دیر لگے گی اور باقی

Marfat.com

کھجوریں پھینک کر دشمن پر حملہ کیا اور شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ (دنیا میں ہر قرن کی جمع اُقْرُنٌ اور اُقْرَانٌ آتی ہے۔ جیسے جَمَلٌ کی اَجْمُلٌ اور اَجْمَالٌ آتی ہے)۔

تَعَاهَدُوْا اَقْرَانَكُمْ۔ اپنے ہمزادوں کا خیال رکھو (اگر وہ پاکیزہ چہرے کے ہوں تو خیر، ورنہ نماز پڑھتے وقت ان کو الگ رکھ دو)۔

مَا مَالُكَ قَالَ اَقْرُنٌ لِّيْ وَادِمَةٌ فِي الْبَيْنِيَةِ فَقَالَ قَوِّمْهَا وَزَكِّهَا۔ (حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا) تمہارے پاس کیا مال ہے، اس نے کہا کچھ تیز دانوں کا خیال اور کچھ چمڑے ہیں جو گھر کو دباغت کے لئے رکھے گئے ہیں فرمایا اچھا ان کو درست اور پاک صاف کرلے۔

اَمَّا اَنَا فَاِنِّيْ لِهٰذَا مُقْرِنٌ۔ میں تو اس پر قادر ہوں۔

وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ۔ ہم کو اس پر قدرت نہ تھی (اگر اللہ تعالیٰ اس کو ہمارا تابعدار نہ کر دیتا)۔

كَبْشٌ اَقْرَنُ۔ سینگ دار مینڈھا

قَرْنَاءُ۔ سینگ والی۔

مُجَمَّةٌ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ۔ سینگی اور چھری سے پچھنے لگائے (چھری بجائے نشتر کے اور سینگی خون چوسنے کے لئے)

اِخْتَلَفُوْا اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَارِنًا اَوْ مُتَمَتِّعًا اَوْ مُفْرِدًا۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ آں حضرتؐ نے قرآن کیا تھا یا فتح یا افراد۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ آپ نے افراد کیا تھا پھر قران کی نیت کرلی۔)

شَعَةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْعَةٌ بُجْمٌ قُفْطِيٌّ۔ یہ ایک نیزہ اور ان الفاظ کے معنی معلوم نہیں ہیں۔

وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنِيْ بَعْدِيْ۔ اے لوگو میرے بعد کے قرنوں میں بھی ہوں گے (یعنی) حلال اور عمل بالسنۃ کریں گے کسی کو نقصان نہ پہنچائیں گے)۔

اَلْمُرَّةُ شُرْدٌ مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْيَاءَ مِنْهَا الْقَرْنُ وَالْعَقْلُ۔ عورت چار چیزوں کی وجہ سے واپس ہو سکتی ہے ان میں ایک قرن ہے اور ایک عقل (یہ امام جعفر صادقؒ سے مروی ہے اس کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ عقل اور ہے اور قرن اور۔ اوپر گزر چکا کہ دونوں ایک ہیں۔ ابن درید نے کہا قرن ناسور وہ عورت ہے جس کے رحم سے ہڈی نکل آئی ہو۔ اور عَقْلًا وہ جس کا رحم سخت ہو گیا ہو۔)

اُوَيْسٌ قَرَنِيٌّ۔ مشہور بزرگ ہیں ان کا ذکر حسب تابعین میں پڑھ چکے ہو۔ یہ قرن کے رہنے والے تھے جو نجد والوں کا میقات ہے اور جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔

قَرْقَلٌ۔ لوگ قَرْقَوْلٌ بھی لوگ کہتے ہیں۔

قِرَىٰ۔ ضیافت

قَرْوٌ۔ قصد کرنا، پیچھے لگنا، کوچنا۔

اِقْرَاءٌ۔ پیٹ میں بیماری ہونا، ضیافت چاہنا، کاؤں کی سکونت لازم کرلینا۔

اِقْتِرَاءٌ اور اِسْتِقْرَاءٌ۔ ڈھونڈھنا، پیچھے لگنا جزئیات کی تلاش کرنا۔

قِرًى اور قِرَاءٌ۔ ضیافت کرنا۔

قَرْيٌ۔ جمع کرنا، ایک ملک سے دوسرے ملک جانا۔

اِقْتِرَاءٌ۔ ضیافت کرنا۔

قَرْيَةٌ۔ گاؤں، شہر، بستی۔

اَلنَّاسُ قَوَارِي اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔ لوگ اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں زمین میں (جس کی وہ تعریف کریں، تو اللہ کے نزدیک بھی وہ اچھا ہے اور جس کی برائی کریں وہ برا ہے) جیسے کہتے ہیں دنیا پر کہتا ہے کہ مؤمنا کھم ایمان نتیجی ہے۔ یہ جمع ہے قَارِیَۃٌ کی۔ عرب لوگ کہتے ہیں قَرَدْتُ النَّاسَ اور قَرَيْتُهُمْ اور اِقْتَرَيْتُهُمْ اور اِسْتَقْرَيْتُهُمْ سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی میں نے لوگوں کو جانچا ان کا حال دریافت کیا)

Marfat.com

فَتَقَاسَمْنَ مُجَارَ نِسَائِهِ۔ آپ اپنی بیویوں کے حجروں میں ایک کے بعد ایک میں جانے لگے۔ (آپ کا مطلب یہ تھا کہ کسی طرح یہ لوگ جو حضرت زینبؓ کے حجرے میں باتیں بناتے بیٹھے تھے اُٹھ جائیں تو میں حضرت زینبؓ سے خلوت کر لوں)۔

فَمَا زَالَ عُثْمَانُ يَتَعَاهَدُهُمْ وَيَقُولُ لَهُمْ ذٰلِكَ۔ حضرت عثمان رضؓ اُن میں ہر ایک سے ایک کے بعد دوسرے سے یہی کہتے رہے۔

بَلَغَنِي عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ شَيْءٌ ــــ فَأَسْتَدْرِيَهُنَّ آتُوْلُ لَعَنَّكُنَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أَوْ لَيُبَدِّلَنَّهُ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْكُنَّ۔ (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) مجھ کو اُمہات المومنین یعنی اُن حضرت کی بیویوں کی کچھ خبر پہنچی (کہ وہ آپ کو تنگ کرتی ہیں آپ سے کیا کچھ چیزیں مانگتی ہیں) تو میں ان میں سے ہر ایک کے پاس گیا اور یہی کہتا رہا دیکھو تم اُن حضرتؐ کو تنگ کرنے سے باز آؤ، ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے بہتر بیویاں آپ کو عنایت کرے گا (پھر قرآن میں بھی یہی مضمون اُتر ا)۔

فَجَعَلَ يَسْتَقِي فِي الرِّشَاءِ۔ وہ چاہتوں کو ایک کے بعد ایک دیکھنے لگے۔

مَا وُلِّيَ أَحَدٌ الْآحَالَى عَلَى قَرَابَتِهِ وَقَرَابَةِ نَبِيِّهِ۔ جب کوئی حاکم بنایا گیا تو اس نے اپنے ناطہ والوں کی طرفداری کی اور اپنی کٹھری میں روپیہ جوڑا (دینی خیانت کی)۔

حِيْنَ فَجَّرَ اللّٰهُ لَهَا زَمْزَمَ فَقَرَبَتْ فِي سِقَاءٍ أَوْ شَنَّةٍ كَانَتْ مَعَهَا۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ کے لئے زمزم کا چشمہ جاری کر دیا تو انھوں نے ایک ڈولچی یا پرانی مشک میں جو اُن کے پاس تھی اس کا پانی جمع کیا۔

إِنَّهُ عُوْتِبَ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ إِنَّ بِي جُبُوْعًا يَعْنِي دَوَابَّ أَنْ قُصَّ فِي إِزَارِي۔ کسی نے ان پر خفہ کیا کہ تم جمعہ کی نماز میں کیوں نہیں آتے۔ انھوں نے کہا میرے بدن میں ایک زخم ہے جو بہتا اور خون جمع کرتا رہتا ہے اور کبھی میرے تہبند میں بہہ نکلتا ہے (یعنی میں معذور ہوں اور معذور پر جمعہ فرض نہیں ہے)۔

فَأَمَرَ إِلَى مَقْرَى لِبُسْتَانٍ فَقَعَدَ يَتَوَضَّأُ۔ باغ کے ایک حوض پر گئے وہاں بیٹھ کر وضو کرنے لگے۔

مَقْرَى اور مَقْرَاة حوض کو کہتے ہیں جس میں پانی جمع ہوتا ہے۔

رَعَوْا قُرْيَانَهُ۔ پانی بہنے کے مقاموں میں چرایا۔ (قُرْيَان جمع ہے قَرِيٌّ کی)۔

وَرَوْضَةٍ ذَاتِ قُرْبَانٍ۔ ایک چمن جس میں پانی بہہ رہا ہو۔

إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ أَمَرَ بِقَرْيَةٍ أَنْ تُنْزَلَ فَأُحْرِقَتْ عَلَى مَسْكَنِهَا وَبَيْنَهَا سَبْعُونَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ۔ انبیاء میں سے ایک پیغمبر کے حکم پر چیونٹیوں کا چمتہ جلا دیا گیا وہی ان کا گھر اور رہنے کا مقام تھا۔

أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى۔ مجھ کو ایسے شہر میں جانے کا حکم ہوا جو دوسرے شہروں کو کھا جائے گا (مُراد مدینہ طیبہ ہے اور کھا جانے سے یہ مطلب ہے کہ دوسرے شہروں کو فتح کرے گا۔ ان کا مال و دولت سمیٹ لے گا)۔

إِنَّهُ أُتِيَ بِصَبِّ فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَقَالَ إِنَّهُ قَرِيٌّ۔ حضرت علی رضؓ کے پاس گھوڑ بھوڑ (سوسمار) لایا گیا۔ اُس کو انھوں نے نہیں کھایا اور فرمایا، یہ گنواروں کا کھانا ہے (نہ کہ شہر والوں کا۔ آں حضرتؐ نے بھی گھوڑ بھوڑ (سوسمار) نہیں کھایا اور فرمایا میرے شہر میں اس کو نہیں کھاتے اس لئے مجھ کو نفرت آتی ہے۔ اِن حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ گھوڑ بھوڑ (سوسمار) حلال ہے۔ دوسرے صحابہ رضؓ نے آنحضرتؐ کے دسترخوان پر اس کو کھایا اگر حرام ہوتا تو آپ کسی کو نہ کھانے دیتے)

Marfat.com

لَوْكُنْتَ مِنْ هَاتَيْنِ الْقَرْيَتَيْنِ۔ اگر تو ان دو بستیوں کا رہنے والا ہوتا (تو میں تجھ کو سزا دیتا) مگر تو باہر والا ہے شاید تجھ کو معلوم نہ ہو گا کہ آنحضرتؐ کی مسجد میں آواز بلند کرنا منع ہے)۔

وَسَمِعْتُ قَوْلَهٗ عَلٰى اَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَلَيْسَ هُوَ بِشِعْرٍ۔ (ابو ذر غفاریؓ کہتے ہیں) میں نے قرآن کو جو آنحضرتؐ سنا نے تھے شعر کی تمام قسموں اور بحروں پر لگانا چاہا مگر وہ شعر نہیں ہے (معلوم ہوا کہ مشرکوں کا یہ کہنا کہ آپ شاعر ہیں غلط ہے)۔

اَقْرَاءٌ جمع ہے قَرْءٌ اور قَرِیٌّ اور قِرًی کی اور ہروی نے اس کو جمہور اسلام سمجھا ہے، اس کا ذکر اوپر ہو چکا۔

فَبَاتَتْ لَهٗ قُرَيْشٌ هُوَ شِعْرٌ قَالَ لَا اَنَا قَدْ عَرَضْتُهٗ عَلٰى اَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَلَيْسَ هُوَ بِشِعْرٍ۔ عتبہ بن ربیعہ اس حضرتؐ کے پاس آیا۔ آپ نے اس کو قرآن سنایا۔ اُس نے قرآن کی تعریف کی جب لوٹ کر کفار قریش کے پاس گیا، تو قریش کے لوگ اس سے کہنے لگے، کیا قرآن شعر ہے؟ اس نے کہا نہیں میں نے قرآن کو شعر کے تمام بحروں پر لگایا وہ کسی بحر پر نہیں لگتا) تو وہ شعر نہیں ہے۔

لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَلٰى قَوَائِمِهَا۔ یہ امت اپنی اگلی حالت پر جس حالت پر شروع ہوئی تھی آنے والی نہیں۔

اَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بِشَاةٍ وَشَفْرَةٍ فَقَالَ اَرُدُّ الشَّفْرَةَ وَهَانَ لِيْ قَرْوًا۔ اُم معبد نے آنحضرتؐ کے پاس ایک بکری (جس میں مطلق دودھ نہ تھا) اور ایک چھری بھیجی (تاکہ چھری سے اس کو ماک کر اُس کا گوشت کھائیں۔ آپ نے اس شخص سے جو چھری اور بکری لے کر آیا تھا یہ فرمایا۔ چھری جا کر پھیر دے اور ایک لکڑی کاٹ کر لے کر آ۔

قَرْوٌ۔ کہتے ہیں کھجور کے درخت کے نیچے کے حصے کو اس کو کھود کر پیالہ کی طرح بنا لیتے ہیں، اس میں بھیڑ بکھرتے ہیں بعضوں نے کہا وہ ایک چھوٹا برتن ہے جو کام کاج کے لئے پھیرایا جاتا ہے۔

تَقْرِی الضَّيْفَ یا تُقْرِی الضَّيْفَ۔ آپ مہمان کی مہمان داری کرتے ہیں (اس کو کھانا پانی ضروریات دیتے ہیں)۔

نَزَلَ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَا۔ ایسے لوگوں کے پاس جا کر اُترے جو ہماری ضیافت نہیں کرتے۔

جِئْنَاهُمْ بِقِرَاهُمْ۔ ہم ان کی ضیافت کا سامان لے کر آئے۔

قُرَاءٌ۔ ضیافت کا کھانا۔

اَقْرَيْتُهٗ اَمْ اَجْزَيْتُهٗ۔ میں اس کی ضیافت کروں یا اس کا بدلا دلوں (کہ اس نے میری ضیافت نہیں کی تھی میں بھی نہ کروں)۔

لَيُقْرَوُنَّ فِيْ اَرْضِ غَطَفَانَ۔ ان کی ضیافت غطفان کی سرزمین میں ضیافت ہو رہی ہے۔

وَاَعَدَّ الْقِرٰى لِمَنْ هُوَ نَازِلٌ بِهٖ۔ جو دن اُس پر آنے والا ہے اس کے لئے مہمانی کا سامان تیار رکھا (یعنی آخرت کا توشہ دنیا میں تیار کر لیا)۔

بَابُ الْقَافِ مَعَ الزَّاءِ

قَرَحٌ۔ مصالح ڈالنا ملنا ہونا، بار بار پیشاب کی دوا مارنا جیسے قُرُوْحٌ ہے)۔

تَقْرِيْحٌ۔ مصالح ڈالنا، زینت دینا، چھینٹیں دینا۔

تَقَرُّحٌ۔ بہت شاخ دار ہونا۔

لَا تَقُوْلُوْا اَقْوَسَ قُزَحٍ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَقْوَسَ اللّٰهِ۔ (یہ جو کمان ابر میں نکلتی ہے) اس کو قوس قزح مت کہو (کیونکہ قزح شیطان کا ایک نام ہے اس وجہ سے

Marfat.com

کہ وہ لوگوں کو گناہ کی بات اچھی کر کے دکھاتا ہے تو نفس قزح کے معنی یہ ہوں گے کہ شیطان کی کمان، حالانکہ وہ اللہ کی کمان ہے۔ لہٰذا اُسے اللہ کی کمان کہو)۔

اِنَّهٗ اَنْ عَلٰى قُزَحٍ وَهُوَ يَخْشٰى يَعْنِيْ يَحْجُبُهٗ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قزح پہاڑ پر آئے (جو عرفات میں ہے۔ امام شام کے وقت وہاں کھڑے ہو کر خطبہ سُنتا ہے) اپنے اونٹ کو چھڑی سے مار رہے تھے۔

اِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَطْعَمَ بْنِ اٰدَمَ لِلدُّنْيَا مَثَلًا وَضَرَبَ الدُّنْيَا لِمَطْعَمِ بْنِ اٰدَمَ مَثَلًا قَزَّحَهٗ وَمَلَّحَهٗ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مثال آدمی کے کھانے سے دی اور آدمی کے کھانے کی مثال دنیا سے دی کھانے کو کتنا ہی مصالح اور نمک سے بازمہ اور آراستہ کرو آخر وہ پیٹ میں جا کر گوہ اور غلیظ بن جاتا ہے (اسی طرح دنیا کا حال ہے کیسی ہی مزین اور آراستہ ہو لیکن ایک روز خراب اور ویران ہوگی۔ عرب لوگ کہتے ہیں: قَزَّحْتُ الْقِدْرَ۔ میں نے ہانڈی میں مصالح ڈالے۔ (یعنی نمک، مرچ، پیاز، لہسن، لونگ، الائچی، دھنیا، زیرہ وغیرہ)۔

كَرِهَ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ اِلَى الشَّجَرَةِ الْمُقَزِّحَةِ اس درخت کی طرف نماز پڑھنا جس کی شاخیں بہت پھیلی ہوں گھوڑہ سمجھا (بعضوں نے کہا مُقَزِّحَة" وہ درخت ہے جو اُنجیر کے درخت کے مشابہ ہوتا ہو اس کی چھوٹی چھوٹی شاخوں کے سرے کتے کے پنجے کی طرح ہوتے ہیں۔ بعضوں نے کہا مُراد وہ درخت ہے جس پر کتوں اور درندوں نے ٹانگ اُٹھا کر پیشاب مارا ہو)۔

قَزَّ۔ کُودنا، کودنے کے لئے سمٹنا، انکار کرنا، نفرت کرنا۔

قَزٌّ۔ دُور ہونا (جیسے نَقَزٌ ہے)۔

قَزٌّ۔ ریشم یا کپڑا ریشم۔

قَالَ مُوْسٰى لِجِبْرِيْلَ هَلْ يَنَامُ رَبُّكَ فَقَالَ لَهٗ

Marfat.com

نَقَزٌ۔ دوڑ کے لئے تیار ہونا۔
قُزْعَة۔ بالوں کی چوٹی جو بچوں کے سروں پر رکھی جاتی ہے۔
وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ۔ آسمان پر ابر کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا۔
فَيَجْتَمِعُونَ إِلَيْهِ كَمَا يَجْتَمِعُ قَزَعُ الْخَرِيفِ پھر اُن کے پاس اس طرح اکٹھے ہوں گے جیسے فصلِ خریف کے ابر کے ٹکڑے (جو جُدا جُدا ہوتے ہیں پھر اکٹھا ہو جاتے ہیں)۔
نَهَى عَنِ الْقَزَعِ۔ آں حضرتؐ نے قزع منع فرمایا۔ (نہایہ میں ہے کہ قَزَع یہ ہے کہ بچہ کا سر مُنڈا جائے اور جا بجا کچھ مقامات بن مُنڈے چھوڑ دیئے جائیں، گویا اس کو متفرق ابر کے ٹکڑوں سے تشبیہ دی۔ طیبی نے کہا اس کی کراہت پر اجماع ہے اگر یہ چھوڑ دینا کئی مواضع پر ہو، کیونکہ کافروں کی رسم ہے دوسرے دیکھنے میں بدنما معلوم ہوتا ہے اگر دَوا یا معالجہ کے لئے (یا کسی عذر سے) ایسا کیا جائے تو اس میں قباحت نہیں۔ میں کہتا ہوں اگر کسی کے دماغ میں حرارت ہو یا ضعف اور وہ سارے سر پر بال رکھ کر چندیا پر سے مُنڈوا دے، ٹولی گول چھلا کے یا بچا بچا کے کا حصہ مُنڈوا کر تین طرح بال رکھے تو وہ اُس ممانعت میں داخل نہ ہوگا کیونکہ یہ قزع نہیں ہے۔ اور بعضوں نے اس کو بھی مکروہ رکھا ہے اگر بالکل نہ رہو، کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ سارا سر مُنڈاؤ یا سارے سر پر بال چھوڑ دو)
كَانَتِ السَّمَاءُ كَأَنَّهَا لَيْسَ فِيهَا قَزَعَةٌ آسمان شیشہ کی طرح صاف تھا اس میں ابر کا کوئی ٹکڑا نہ تھا۔
قَزَلٌ یا قَزَلَانٌ۔ لنگڑے کی طرح چلنا کودنا۔
قَزَلٌ۔ لنگڑا پن، اترانا، پنڈلی باریک ہونا۔
اَقْزَلُ۔ لنگڑا۔

وَكَانَ فِيهِ قَزَلٌ فَأَوْسَعُوا لَهُ۔ اس میں لنگڑا پن تھا تو لوگوں نے اس کے لئے جگہ کشادہ کر دی۔ (نہایہ میں ہے قَزَلٌ سخت لنگڑا پن اور بُرا)
قَزَمٌ عیب کرنا۔
قَزَمٌ۔ کم ذات، بدخلق ہونا، کمینہ ہونا، بُری قسم کا مال۔
كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْقَزَمِ۔ بخیلی اور لالچ سے پناہ مانگتے تھے (ایک روایت میں قَزَم ہے رائے مہملہ سے، اس ذکر اوپر گزر چکا)۔
جُفَاءُ طَغَامٍ عَبِيدٌ اَقْزَامٌ (حضرت علیؓ نے شام والوں کی مذمت میں فرمایا) کمینے لٹھ ہیں، شریر غلام ہیں بدذات لالچی۔

باب القاف مع السین

قَسْبٌ۔ جاری ہونا، ڈوبنے کے قریب ہونا۔
قُسُوبَةٌ سختی۔
قُسَابَةٌ۔ خراب کھجور۔
قَسَبٌ۔ خشک اور سخت کھجور جو گٹھلی کی طرح مُنہ میں ٹوٹے۔
اَهْدَيْتُ إِلَى عَائِشَةَ جِرَابًا مِنْ قَسْبٍ عَنْبَرَ میں نے حضرت عائشہؓ کو عنبر کے سخت اور خشک کھجور کا ایک تھیلا تحفہ بھیجا۔
قَسْرٌ۔ زبردستی کرنا، جبر کرنا۔
اِقْتِسَارٌ کے بھی یہی معنی ہیں (یعنی قَسْر کا مزاوف ہے)
مَرْبُوعُونَ اِقْتِسَارًا۔ (زبردستی پالے جاتے ہیں پچپن سے لے کر بڑھاپے تک، ان کو کوئی اختیار نہیں، پروردگار پالتا ہے)۔
اَخَذَهُ قَسْرًا۔ میں نے جبراً اس کو لے لیا۔
قَسْرٌ۔ ایک قبیلہ کا بھی نام ہے اسی میں سے خالد بن

Marfat.com

عبد اللہ قسری ہیں۔

قِنَّسْرِیْن۔ ملک شام میں ایک شہر کا نام ہے۔ اس کی نسبت قِنَّسْرِیٌّ ہے۔

قَسٌّ۔ دبکر کاٹنا (دانت) چغل خوری کرنا، غلاظ کرنا اچھی طرح چرانا، ہنکانا، بدگوئی کرکے ستانا۔ ہڈی پر کا گوشت اس کا منسوب کہا جانا۔ اکیلا چرنا۔

تَقْسِیْسٌ۔ اچھی طرح چرانا۔

تَقَسُّسٌ۔ طلب کرنا، پیچھے لگنا۔

قَسِّیٌّ۔ پادری۔

قُسُّ بْنُ سَاعِدَۃَ۔ عرب کا مشہور عالم اور خطیب قِسِّیْسٌ۔ پادری (یہ اُسقُف سے کم درجہ کا ہوتا ہے)۔

یَرْحَمُ اللّٰہُ قُسًّا اِنِّیْ لَاَرْجُوْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَنْ یُّبْعَثَ اُمَّۃً وَّحْدَہٗ۔ اللہ تعالیٰ قس بن ساعدہ پر رحم کرے مجھ کو امید ہے کہ قیامت کے دن وہ اکیلا ایک اُمت ہو کر اُٹھایا جائے گا۔ (کہتے ہیں کہ یہ شخص عرب میں بڑا فصیح اور بلیغ گزرا ہے فصاحت اور بلاغت میں اس کی مثال دی جاتی ہے۔ سب سے پہلے بلندی پر چڑھ کر اسی نے خطبہ سُنایا اور خطبہ میں اتابعد کا لفظ کہا اور تلوار بالا ٹھی پر ٹیکا دیا۔ اور خطبوں میں من فلان الی فلان لکھا۔ اور قیامت اور حشر و نشر کا اقرار کیا اور مدعی پر گواہ لانے کا اور مدعی علیہ کو قسم دینے کا قاعدہ اسی نے مقرر کیا)۔

قَسَّاسٌ۔ چغل خور۔

نَھٰی عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ۔ قسی کپڑا پہننے سے منع فرمایا (وہ ایک کپڑا ہے کتان کا جس میں ریشم ملا ہوتا ہے مصر سے آتا ہے ایک گاؤں کی طرف منسوب ہے جس کا نام قَسّ ہے۔ بعضوں نے کہا یہ لفظ اصل میں قَزِّیٌّ تھا یعنی ریشمی کپڑا، زا کو سین سے بدل دیا۔ بعضوں نے کہا منسوب ہے قَسٌّ کی طرف یعنی شنبم کی طرح سفید۔ تجلیہ میں ہے کہ قَسٌّ ایک موضع ہے ملک مصر میں عریش اور فرما کے درمیان)۔

مَا الْقَسِّیَّۃُ قَالَ ثِیَابٌ تَاْتِیْنَا مِنَ الشَّامِ اَوْ مِنْ مِّصْرَ مُضَلَّعَۃٌ یَکُوْنُ فِیْھَا اَمْثَالُ الْاُتْرُجِّ۔ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا قسی کونسا کپڑا ہے فرمایا وہ کپڑے جو شام کے ملک سے ہمارے پاس آتے ہیں یا مصر سے ان میں خانے بنے ہوئے ہیں اور ترنج کی شکلیں۔

قِسْطٌ۔ عدل اور انصاف کرنا۔

قَسْطٌ اور قُسُوْطٌ۔ ظلم کرنا، جور کرنا، جد اکرنا۔

قَسَطٌ۔ خشک ہونا۔

تَقْسِیْطٌ۔ قسطیں مقرر کرنا، تنگی کرنا، درخت برابر فاصلہ پر کاٹنا۔

اِقْسَاطٌ۔ عدل اور انصاف کرنا۔

تَقْسُطٌ اور اِقْتِسَاطٌ برابر بانٹ لینا۔

فُلَانٌ لَا یُقِرُّ فِیْ بَیْنِ الْقِسْطِ وَالْقَسْطِ۔ اس کو اتنی بھی تمیز نہیں کہ قسط اور قسط میں جو فرق ہے اس کو سمجھے۔

مُقْسِطٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے، یعنی عادل اور منصف (نہایہ میں ہے کہ اَقْسَطَ یُقْسِطُ فَھُوَ مُقْسِطٌ کے معنی عدل اور انصاف ہے اور قَسَطَ یَقْسِطُ فَھُوَ قَاسِطٌ کے معنی جور اور ظلم ہے تو ہمزہ باب افعال کا یہاں سلب کے لئے ہے جیسے شکیٰ اور اَشْکیٰ میں ہے)۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنَامُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّنَامَ یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَیَرْفَعُہٗ۔ اللہ تعالیٰ کبھی سوتا نہیں اور سونا اس کی شان کے لائق نہیں ہے وہ ترازو کو جھکاتا ہے اور اُٹھاتا ہے (بندوں کے اعمال تولتا ہے ان کے رزق روزی کے ٹکڑے ملتے اور بھاری کرتا ہے کسی کا مرتبہ بڑھاتا ہے کسی کا گھٹاتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ قسط کا جھکانا روزی کا

Marfat.com

حصہ کم کرنا ہے اور اس کا اُٹھانا بہت کرنا تو قسط سے مُراد روزی کا حصہ ہے)۔

اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ جو لوگ عدل اور انصاف کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پاس نور کے منبروں پر ہوں گے (پروردگار کے داہنے جانب)

قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا مُّغِيْطًا آں حضرتؐ نے انصاف کے ساتھ ایک تقسیم کی۔

اِذَا قَسَمُوْا اَقْسَطُوْا جب تقسیم کرتے ہیں تو انصاف کے ساتھ (کسی کا حق تلف نہیں کرتے)۔

اُمِرْتُ بِقِتَالِ النَّاكِثِيْنَ وَالْقَاسِطِيْنَ وَالْمَارِقِيْنَ (حضرت علیؓ نے فرمایا) مجھ کو حکم ہوا بیعت توڑنے والوں اور بے انصاف ظالموں اور دین سے باہر ہو جانے والوں سے لڑنے کا۔ ناکثین یعنی بیعت توڑنے والے اصحاب الجمل تھے جو حضرت علیؓ سے بیعت کر کے پھر پھر گئے اور لڑنے کو مستعد ہوئے۔ طلحہ اور زبیر اور حضرت عائشہ بھی اُن لوگوں میں تھے مگر ان تینوں صاحبوں نے بعد کو توبہ کی اور اپنے قصور پر نادم ہوئے اور قاسطین معاویہ اور ان کے ساتھ والے تھے جو ظالم اور باغی اور خلیفۂ برحق سے مقابلہ کرنے والے تھے۔ اور مارقین سے مُراد دین سے باہر ہو جانے والے خارجی تھے جو مومنوں کے سردار اور عموماً تمام مسلمانوں کو کافر کہہ کر خود کافر بن گئے اگرچہ بڑے نمازی اور تہجد گزار اور قاریٔ قرآن تھے۔ مگر جب تک دل میں ایمان اور خدا اور رسول کی محبت نہ ہو یہ سب بے کار ہے۔)

اِنَّ النِّسَاءَ مِنْ اَسْقَمِ الْاَسْقَامِ الْاِصْحَابَةُ الْقُسْطُ وَالسِّرَاجُ۔ عورتیں احمقوں کی احمق (کم عقل اور بیوقوف) ہیں مگر جو عورت اپنے خاوند کے وضو کا برتن اور چراغ لئے رہتی ہے (یعنی خاوند کی اطاعت اور خدمت گزاری کرتی ہے وہی عورت عقلمند ہے کیونکہ اس کو آخرت کی بہبودی کا خیال ہے جو خاوند کی اطاعت اور تابعداری پر منحصر ہے۔

نہایہ میں ہے قِسْط آدھے صاع کو کہتے ہیں اور اصل میں قِسْط کے معنی حصہ کے ہیں اور یہاں مُراد وہ برتن ہے جس سے عورت اپنے خاوند کو وضو کراتی ہے)۔

اِنَّهٗ اَجْرٰى لِلنَّاسِ الْمُدَّيْنِ وَالْقِسْطَيْنِ حضرت علیؓ نے لوگوں کے لئے اناج کے دو مُد دیئے اور تیل کے دو قسط مقرر کئے (مُد یہ اور قسط دونوں پیمانے ہیں۔ قسط تو نصف صاع کا ہوتا ہے اور مُد یہ پندرہ چھٹانک کا)۔

لَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا نُبْذَةً مِّنْ قُسْطٍ وَّاَظْفَارٍ جو عورت خاوند کے سوگ میں ہو وہ خوشبو نہ لگائے۔ مگر حیض سے پاک ہونے وقت تھوڑا سا قُسط یا اظفار استعمال کرے تو قباحت نہیں (قُسط اور اظفار دونوں ایک قسم کی خوشبو ہیں۔ قسط یعنی خود کی عورتیں اور بیچے دھوتی کیا کرتے ہیں اور اظفار ایک قسم کا عطر ہے۔ یا اظفار ایک مقام کا نام ہے اگر اضافت یعنی قُسطِ اَظْفَارٍ کی روایت صحیح ہو بعض نے کہا صحیح قسطِ اظفار ہے۔ جیسے کتاب الطاء میں گزر چکا۔ کرمانی نے کہا قسط عود ہندی کو کہتے ہیں یعنی اگر یا کوٹ)

قُسْطَاطٌ اور قُسْطَاطٌ۔ قنات اور خیمہ۔

قُسْطَاسٌ۔ ترازو۔

لِيُقِمِ الرَّجُلُ بِالْقِسْطِ۔ آدمی کو چاہئے انصاف کے ساتھ خرچ کرے۔

وَاللّٰهِ اِنَّ قِبْلَتَهٗ لَقَاسِطَةٌ۔ قسم خدا کی اس مسجد کا قبلہ درست ہے (یعنی صحیح ہے)

قُسْطُلٌ یا قَسْطَالٌ یا قَسْطَلَانٌ یا قُسْطُلٌ۔ گرد اور غبار یا دُھوئیں میں جو غبار اٹھتا ہے۔

اُمِرَ قُسْطُلِيٌّ۔ آفت۔

قَسْطَلَانِيَّة۔ قوس قزح، شفق کی سرخی اور ایک کپڑا ہے جو ایک شخص کی طرف منسوب ہے جس کا نام قسطلان تھا۔

قَسْطَلَةُ۔ ایک شہر کا نام ہے اندلس میں۔

Marfat.com

لَتَأْتِيَنَّ الْمَسْلُوحَةُ وَالْمُسَيْشِيَةُ فَتَحَ قُسْطُنْطِينِيَّةَ

جب (خداوند ملک ایران میں) مسلمان اور بادسیوں کی ٹڈی بھر ہوئی (جنگ میں ایک دوسرے سے بھڑ گئے) تو ایک گروہ کی آندھی نے ان کو چھپا لیا۔

قُسْطُنْطِينِيَّةُ یا قُسْطَنْطِينِيَّةُ۔ ترکی کا مشہور شہر ہے امنود کے کنارے۔ یہ شہر منسوب ہے قسطنطین بادشاہ کی طرف جس نے اس کو ۳۳۰ء میں رومی سلطنت کا پایۂ تخت بنایا تھا۔ اور رومی زبان میں اس کو بیزنطیا کہتے ہیں۔ اب اسلامبول (استنبول) اور آستانۂ عالیہ بھی کہتے ہیں۔ اے عثمانی ترکوں نے ۱۴۵۳ء میں فتح کیا تھا۔

فَتْحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةِ آيَةُ السَّاعَةِ۔ قسطنطنیہ کا فتح ہونا (یعنی مسلمانوں کی حکومت اس پر ہونا) قیامت کی نشانی ہے (مگر سلطان محمد فاتح نے کئی صدی کا زمانہ گزار کر اس کو فتح کیا اور اب تک مسلمان اس پر قابض ہیں تو حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لعاری اس شہر کو دوبارہ لے لیں گے پھر امام مہدی کے ساتھ مسلمان اس کو دوبارہ فتح کریں گے۔ یہ قیامت کے قریب ہوگا اور دجال اسی وقت نکلے گا۔ جیسے دوسری روایت میں ہے کہ بڑی جنگ اور قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج یہ سب سات مہینوں میں ہوں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ سات برس میں ہوں گے اور یہ زیادہ صحیح ہے)

قَسْقَسَةٌ۔ جلدی کرنا، برابر چلے جانا۔ ٹڈی کا گوشت اس کا مغز کھا جانا، ہلانا، کتے کو خوش خوش کہہ کر ہنکانا۔

نَقْسَعُ۔ سُننا۔

قَسَاقِسُ اور قَسْقَسٌ۔ شیر۔

قَسْقَاسٌ۔ جلد باز راہ بتانے والا۔ سردی اور سموم کی شدت: تاریک رات۔ شیر۔

قَسْقَاسَةٌ۔ لکڑی۔ لاٹھی۔

أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَأَخَافُ عَلَيْهِ قَسْقَاسَتَهُ

(اس حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا) ابوجہم کی لاٹھی کا مجھ کو ڈر ہے (کہیں لاٹھی سے تجھ کو نہ مارے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ اکثر سفر میں رہتا ہے چونکہ سفر میں لاٹھی موڈھے پر رکھ لیتے ہیں۔ ایک روایت میں قَسْقَاسَةُ الْعَصَا ہے۔ یعنی اس کی لاٹھی بڑائے کا مجھ کو ڈر ہے۔ یا عَصَا تفسیر ہے قسقاسہ کی۔ یعنی اس کی لاٹھی کا ڈر ہے۔ اگلی صورت میں قَسْقَاسَةٌ بمعنی قَسْقَسَةٌ ہوگا)۔

قَسَمٌ۔ بانٹنا، حصے حصے کرنا، مُجدا کرنا، اندازہ کرنا، سونپنا۔

قَسَامَةٌ۔ خوبرو ہونا۔

تَقْسِيمٌ۔ بانٹنا، مُجدا کرنا

مُقَاسَمَةٌ۔ مشترک مال کو بانٹ لینا، حلف دلانا

اِقْسَامٌ۔ قسم کھانا۔

تَقَسُّمٌ۔ مُجدا ہونا، بٹ جانا۔

تَقَاسُمٌ۔ ایک دوسرے کو قسم کھانا۔

اِقْتِسَامٌ۔ اپنا اپنا حصہ لینا۔

اِسْتِقْسَامٌ۔ تقسیم چاہنا۔

قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ۔ میں نے نماز کو اپنے میں اور اپنے بندے میں آدھوں آدھ بانٹ لیا ہے (یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیونکہ سورۂ فاتحہ کے آدھے حصہ میں اللہ کی تعریف ہے اور آدھے میں دعا اور سوال ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ تک ثنا کا خانہ ہے اور اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ بندے اور خداوند کریم دونوں سے متعلق ہے۔ اِهْدِنَا سے اخیر تک دعا ہے)

أَنَا قَسِيمُ النَّارِ۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں دوزخ والوں کو جُدا کرنے والا ہوں (مطلب یہ ہے کہ میرے زمانہ میں لوگوں کے دو فریق ہوگئے ہیں ایک فریق تو میرے ساتھ ہے وہ تو ہدایت پر ہے اور بہشتی ہے۔ دوسرا فریق وہ ہے جو مجھ سے لڑتا ہے میرا مقابلہ کرتا ہے وہ گمراہ ہے

Marfat.com

اور دوزخی ہے کہتے ہیں فریق مقابل سے آپ کی مُراد خارجیوں کی ہے یا ان سب لوگوں کی جو آپ سے لڑے۔ کذا فی النہایہ)

اِیَّاکُمْ وَالْقَسَامَةَ۔ تم تقسیم کی اُجرت لینے سے بچے رہو (مُراد وہ اجرت ہے جو تقسیم کرنے والا اصل مال سے بغیر رضامندی مالکین کے بطور دستور کے وضع کرلیتا ہے ورنہ وہ اجرت جو مالکان مال اپنی خوشی سے اس کو دیں)

قِسَامَةٌ (بکسرۂ قاف) تقسیم کرنے والے کا کام اور پیشہ۔

مَثَلُ الَّذِیْ یَاْکُلُ الْقَسَامَةَ کَمَثَلِ جَدْیٍ بَطْنُهٗ مَمْلُوْءٌ رَمْثًا۔ اس شخص کی مثال جو تقسیم کی اُجرت کھاتا ہے اس بکری کے بچہ کی طرح ہے جس کا پیٹ گرم پتھروں سے بھرا ہو۔

اِنَّهُ اسْتَحْلَفَ تَمِیْمَةَ بْنَ اَبِیْ قَسَامَةَ مَعْقِرُهُمْ رَجُلٌ مِّنْ غَیْرِهِمْ فَقَالَ رُدُّوا الْاَیْمَانَ عَلٰی اَجَالِدِهِمْ۔ انھوں نے قسامت میں پانچ آدمیوں کو قسم دلائی الفاق سے ایک غیر شخص بھی ان میں شریک ہوگیا تھا۔ تو فرمایا انہی لوگوں کو قسم دلاؤ جن پر قسم آتی ہے (غیر لوگوں سے قسم لینا ضروری نہیں قسامت کا رواج عربوں میں جاہلیت کے زمانہ سے تھا۔ اسلام نے بھی اس کو قائم رکھا اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کی نعش کسی محلہ یا کسی سڑک میں ملی جو قتل کیا گیا ہو لیکن قاتل کا پتہ نہ ہو تو مقتول کے وارثوں کو پچاس قسمیں دلائیں گے کہ اس کے قاتل یہی لوگ ہیں اگر ان کا شمار پچاس سے کم ہو تو ایک ایک شخص سے کئی کئی بار قسمیں لے کر پچاس کا عدد پورا کرلیں گے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ ان وارثوں میں کوئی بچہ یا عورت یا دیوانہ نہ ہو پھر جب وہ قسمیں کھالیں گے تو ان کو دیت کا حق حاصل ہوجائے گا۔ بعضوں نے کہا اس محلہ یا جماعت والوں میں سے پچاس آدمی منتخب کرکے ان کو قسم دلائیں گے کہ ہمنے اس کو قتل نہیں کیا نہ ہم یہ جانتے ہیں کہ اس کا قاتل کون ہے اگر قسم کھالیں قہری ہوجائیں گے ورنہ اُن کو دیت دینا ہوگی)

اَلْقَسَامَةُ جَاهِلِیَّةٌ۔ قسامت میں قتل کرنا یعنی قصاص لینا جاہلیت کی رسم ہے (جو سراسر حماقت ہے کیونکہ جب تک یقیناً قاتل معلوم نہ ہو کسی اور کو شبہ پر قتل کرنا سخت ظلم ہے)۔

اَلْقَسَامَةُ تُوْجِبُ الْعَقْلَ۔ قسامت سے دیت واجب ہوتی ہے نہ کہ قصاص۔

نَحْنُ نَازِلُوْنَ بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَةَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا ہم بنی کنانہ کے اوتار میں ٹھہریں گے (جس کو محصب کہتے ہیں) جہاں بنی ہاشم کو بنوکنانہ دینے کے لئے قریش کے کافروں نے قسمیں کھائی تھیں (آنحضرتؐ کو ابوطالب سے مانگتے تھے کہ ہمارے سپرد کردو ہم ان کو قتل کریں یا قید کریں۔ ابوطالب نے نہ مانا۔ تب قریش کے تمام قبیلوں نے قسمیں کھا کر یہ عہد کیا کہ بنی ہاشم سے کوئی معاملہ نہ کریں گے نہ بیاہ شادی، آخر ابوطالب تمام بنی ہاشم کے لے کر سے نکل کر بنی کنانہ کے اوتار میں ٹھہرے اور ایک مدت تک سخت تکلیف اُٹھائی آنحضرتؐ حج سے فارغ ہو کر اس مقام میں اُترے۔ اللہ جل جلالہٗ کا شکر کرنے کو کہ ایک دن وہ تھا جب ہم ایسے مغلوب تھے اور آج مکہ کے حاکم ہم خود ہیں)۔

دَخَلَ الْبَیْتَ فَرَاٰی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ بِاَیْدِیْهِمَا الْاَزْلَامُ فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّهُمَا لَمْ یَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ آنحضرتؐ خانۂ کعبہ میں داخل ہوئے (اندر گئے) وہاں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی مورتیں دیکھیں۔ ان کے ہاتھوں میں فال کے پانسے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ ان مشرکوں کو غارت کرے، قسم خدا کی (یہ گفت) خوب جانتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے پانسوں پر فال نہیں کھولی نہ پانسے ڈال کر گوشت یا شراب مشرک لوگ جب سفر میں جاتے یا شادی کرنا چاہتے یا اور کوئی

Marfat.com

بڑا کام تو ایک پانسے پر لکھتے اللہ نے مجھ کو اس کام کا حکم دیا۔ ایک پر لکھتے اللہ نے مجھ کو اس سے منع کیا۔ ایک پانسہ خالی رکھتے اب اگر فال میں حکم کا پانسہ نکلتا تو اس کام کو کرتے اگر ممانعت کا پانسہ نکلتا تو اس کام کو نہ کرتے۔ اگر خالی پانسہ نکلتا تو پھر فال کھولتے یہاں تک کہ حکم یا ممانعت کا پانسہ نکلے۔ بعضوں نے کہا مشرک لوگ قربانی کے جانور کا گوشت پانسے ڈال کر بانٹتے کسی کے حصہ میں کم آتا کسی کو زیادہ مل جاتا۔ اسلام نے اس سے منع کیا)

قَسِیْمٌ وَّسِیْمٌ۔ خوب صورت، خوش رنگ (آنحضرتؐ کی صفت ہے)۔

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّ اللّٰہُ یُعْطِیْ۔ میں تو صرف بانٹنے والا ہوں، دینے والا اللہ ہے (جو مال وہ دیتا ہے میں اس کے بندوں کو تقسیم کر دیتا ہوں۔ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو وحی اللہ تعالیٰ میری طرف بھیجتا ہے میں سب لوگوں کو برابر سنا دیتا ہوں۔ اب بعضوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عمدہ سمجھ دی ہے وہ ظاہری معنی کے علاوہ اس سے بہت مسائل اور احکام مستنبط کرتے ہیں۔ بعضے صرف ظاہری مطلب پر قناعت کرتے ہیں)۔

لَا اَدَعُ فِیْھَا صَفْرَاءَ وَلَا بَیْضَاءَ اِلَّا قَسَمْتُہٗ (میں چاہتا تھا کہ کعبہ میں نہ زرد (سونے کا) چھوڑوں نہ سفید (چاندی) کو بلکہ سب مسلمانوں میں تقسیم کر دوں (یہ آل حضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب مکہ فتح ہوا۔ جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا کہ جو کچھ نقد و پیسہ اشرفی لوگ لاکر کعبہ پر چڑھاتے، اس کو متولی لوگ ایک صندوق میں رکھتے جاتے۔ وہ خانہ کعبہ کا خزانہ کہلاتا۔ آں حضرتؐ نے اس کو تقسیم کر دینے کا ارادہ فرمایا پھر اہل قریش کی خاطر اس کا بانٹنا موقوف رکھا ویسا ہی رہنے دیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے بھی اپنی خلافت میں اس کو ویسا ہی رہنے دیا۔ حضرت عمرؓ نے اس کی تقسیم کا ارادہ کیا لیکن پھر اس خیال سے کہ آں حضرتؐ اور حضرت ابوبکرؓ نے اس کو تقسیم نہیں کیا اپنے ارادہ سے باز آ گئے۔ ہمارے زمانہ میں تو کعبہ کے خزانہ میں نقد ایک پیسہ بھی محفوظ نہیں رکھا جاتا۔ کلید شیبی اور خادم سب بانٹ لیتے ہیں۔ اسی لئے حاکم اسلام کو جائز ہے کہ عام مزدوروں کے لئے جو مسلمانوں کو لاحق ہوں اس خزانہ کو صرف کرے لیکن جو زیور اور جواہر وغیرہ کعبہ پر نصب ہو وہ وقف ہے۔ اس کا لے لینا درست نہیں)

اَنِّیْ لَہٗ قَسْمَ ذِیْ الْمَالِ۔ (مال غنیمت میں سے جو پانچواں حصہ اللہ اور رسول کا قرآن میں قرار دیا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تقسیم آنحضرتؐ سے متعلق ہے (نہ یہ کہ وہ آپؐ کی ملک ہے)۔

فَکَانَ وَلِیُّ عُمَرَ قَسَمَ خَیْبَرَ۔ جب حضرت عمرؓ کی خلافت ہوئی (اور یہودی خیبر سے نکالے گئے) تو حضرت عمرؓ نے خیبر کی زمین (مسلمانوں میں) تقسیم کر دی۔

اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔ اللہ کے بعضے بندے ایسے ہیں کہ اگر اللہ کے بھروسے پر کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم سچی کر دے۔

وَاِبْرَامُ الْقَسْمِ۔ قسم کا سچا کرنا۔

فَقَسَمَھَا ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ سَھْمًا۔ آپؐ نے (بنو) کے مال کے اٹھارہ سو حصے کئے (ان میں سے چھ سو حصے سواروں کو دیئے جو تین سو تھے ہر ایک سوار کو دو دو حصے اور باقی بارہ سو حصے پیدلوں کو دیئے ہر ایک پیادہ کو ایک حصہ، کل تعداد لشکر کی ایک ہزار پانچ سو تھی)۔

حَلَقَ رَاْسَہٗ فَاَعْطَاہُ اَبَا طَلْحَۃَ فَقَسَمَہٗ۔ آنحضرتؐ نے (حج الوداع میں) اپنا سر مونڈا اور بال سب ابوطلحہؓ کو دیدیئے انہوں نے صحابہ میں تقسیم کر دیئے (تاکہ لوگ تبرک کے طور پر ان کو رکھیں)

فِیْ مَقْسَمٍ مُعْتَمِ السَّعَادَۃِ قِسْمًا۔ سعادت کی ٹوٹ میں ایک

Marfat.com

اَلْقَسْمُ بَیْنَ النِّسَاءِ۔ اگر کسی کی کئی بیویاں ہوں تو باری باری ہر ایک کے پاس رہنا چاہئے (اگر کسی کی باری ناغہ ہو جائے تو اس کو ادا کرے اور ایک کی باری میں دوسرے کے پاس رات کو رہنا درست نہیں نہ بغیر ان کی خواہش کے ایک ہی رات میں دونوں کو جمع کرنا۔ اب یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ آں حضرتؐ ایک ہی رات میں سب عورتوں کے پاس ہو آتے تو یہ واقعہ اس وقت کا ہوگا جب باری باری ہر ایک عورت کے پاس رہنے کا حکم نہ ہوا ہوگا یا ان کی اجازت سے آپ نے ایسا کیا ہوگا۔ اگر خاوند سفر کو جانے لگے تو قرعہ ڈالے اور جس عورت کے نام پر قرعہ نکلے اس کو ساتھ لے جائے۔ اب سفر کے دنوں کا بدلہ دوسری بیوی کو دینا لازم نہ ہوگا۔ البتہ اگر بغیر قرعہ ڈالے ایک کو ساتھ لیجائے تو اسی قدر دن دوسری بیوی کو بھی دینا لازم ہوں گے۔ اگر دو کے نام پر قرعہ نکلے تو دونوں کو ساتھ لے جائے اور سفر میں ہر ایک کے پاس باری باری رہے یہ باری رات کو رہنے کے لئے ہے مگر دن کو دوسری بیوی کے پاس جانا منع نہیں)۔ (مجمع البحار ملخصاً)

اَلْاِلْتِفَاتُ۔ تَقْسِیْمُ اَزْرَاقِ بَنِیْ اٰدَمَ بَیْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰی طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَمَنْ تَامَّ فِیْمَا بَیْنَهُمَا نَامَ عَنْ رِّزْقِهٖ۔ فرشتے آدمیوں کی روزی صبح صادق کے نکلنے سے طلوع آفتاب تک تقسیم کرتے ہیں جو اس وقت سوتا رہے وہ اپنی روزی سے سو جائے گا (اس کو برکت یا کشائش رزق نہ ہوگی۔ مطلب یہ ہے کہ جو کشائش یا فراخ دستی اللہ تعالےٰ نے صبح سویرے اٹھنے پر معلق رکھی ہے وہ اس کو نصیب نہ ہوگی)۔

تَقْسِیْمُ الْاُمُوْرِ مِنَ الْاَمْطَارِ وَالْاَرْزَاقِ وَغَیْرِهَا۔ فرشتے بحکم الٰہی کاموں کی تقسیم کرتے ہیں جیسے بارش روزی وغیرہ۔

اِنَّهٗ قَاسَمَ رَبَّهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حَتّٰی تَعَلَّا وَّ تَعَلَّا۔ جناب امام حسن علیہ السلام نے تین بار اپنے مال کو اپنے اور پروردگار کے درمیان آدھوں آدھ تقسیم کیا یہاں تک کہ جوتی کا جوڑ بھی تقسیم کر دیا (ایک فرد اپنے لئے رکھی اور ایک فرد اللہ کی راہ میں دیدی۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے تین بار اپنا کل مال و اسباب گھر کا سامان وغیرہ اللہ کی راہ میں دیدیا۔ صرف تن کے کپڑوں سے باہر نکل کھڑے ہوئے اور فقیروں سے فرمایا سب لوٹ لو)۔

فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ اِخْلَاقٌ فَقَالَ اَقْسَمْتُ اَقْسَمْتُ اَقْسَمْتُ وَبَقِیَ شَیْءٌ وَبَقِیَ شَیْءٌ وَبَقِیَ شَیْءٌ۔ اے میں آپ کے صدقے ذرا اپنے قدم رکھئے کہ میں ان کو چوموں۔ فرمایا نہیں پاؤں نہ دو گا قسم ہے قسم ہے قسم البتہ ایک چیز باقی رہ گئی ایک رہ گئی ایک رہ گئی۔

فَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ اللُّؤْمِ الَّذِیْ تَخَوَّسُ الْقِسْمَ۔ تیری پناہ ان گناہوں سے جو روزی کا حصہ روک دیتے ہیں (دوسری روایت میں ان گناہوں کا بیان ہے پروردگار کی ناشکری۔ اپنی تمنائی کا اظہار۔ عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو جانا۔ صبح کی نماز کے وقت سوتے رہنا۔ اللہ کی نعمت کو حقیر جاننا۔ پروردگار کا شکوہ کرنا)

قُسُوْسًا۔ بہت ہونا، بوڑھا ہونا۔

قَسُوْسًا یَا قُسُوْرَةُ۔ شیر یا غریز یا آدھی رات یا رات کا ایک حصہ یا بڑا حصہ۔ جوان زور دار بعضوں نے کہا تیر انداز شکاری۔

قُسُوْسًا یَا قُسُوْرَةُ یَا قُسَاوَةُ۔ سختی، سنگ دلی، بے رحمی۔

فَهُوَ كَالْعِرْهِنِ الْقَسِیِّ وَالسَّرَابِ الْخَادِعِ۔ وہ تو کھوٹے روپیہ کی طرح ہے یا سراب (ریتی چمکتی ہوئی) کی طرح جو تھوڑی کو فریب دیتی ہے (دوسرے اس

Marfat.com

کو بائی سمجھتا ہے وہ چمکتی ریتی نکلتی ہے)۔

مَا يَسُرُّنِي دِينُ الَّذِي يَأْتِي الصَّرَّافَ بِدِرْهَمِهِ فَيَرِيحُ۔ جو شخص نیچوی یا مال کھولنے والے کے پاس جاتا ہے اس کا دین ایک کھوٹے روپے کے بدلے بھی مجھ کو پسند نہیں۔

كَيْفَ يَدُ رُسُلِ اللّٰهِ فَالُوا اَعْظَمُ تَخَلُّقُ الثَّوْبِ اَوْ عَمَّا تَفْسُو الدَّرَاهِمُ۔ علم کس طرح پرانا ہوتا ہے انھوں نے کہا جیسے کپڑا پرانا ہو جاتا ہے یا جیسے روپے کھوٹے ہو جاتے ہیں۔

بَاعَ نُقَايَةَ بَيْتِ الْمَالِ وَكَانَتْ رُيُوفًا فَرَسَيَانًا يَدُونَ وَزْنِهَا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ فَنَهَاهُ وَ اَمَرَهُ اَنْ يَرُدَّهَا۔ عبداللہ بن مسعود نے بیت المال میں سے جو مال نکالا اس کو بیچ ڈالا۔ وہ کچھ کھوٹے اور خراب روپے تھے جو وزن میں کم، کھرے روپیوں کے بدلے بیچے گئے پھر انھوں نے حضرت عمرؓ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے منع کیا اور فرمایا ان کھوٹے روپیوں کو پھر لو (بیع فسخ کرو) کیونکہ جنس کو ہم جنس کے ساتھ زیادہ اور کم بیچنا سود ہے)۔

قَسَايَانٌ جمع ہے قَسِيٌّ کی جیسے صِبْيَانٌ جمع ہے صَبِيٌّ کی۔

تَأْتِينَا بِهٰذِهِ الْاَحَادِيثِ قَسِيَّةً وَتَأْخُذُهَا مِنَّا طَازَجَةً۔ (امام شعبی نے ابو الزناد سے کہا) تم ہمارے پاس کوئی اور خراب حدیثیں لاتے ہو اور ہم سے تازی اور کھری لے جاتے ہو (کھوٹی حدیثوں سے مراد وہ حدیثیں ہیں جن کے راوی ضعیف ہوں یا ان کی سند متصل نہ ہو یا اور کوئی عیب ان میں ہو)۔

اَبْعَدُ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ اَلْقَلْبُ الْقَاسِيُ۔ اللہ سے بہت دور سب لوگوں میں وہ شخص ہے جو سخت دل ہو (اس کو بندگان خدا پر رحم نہ آئے یا قرآن کی تلاوت یا نماز میں اس کا جی نہ لگے)

كَثْرَةُ الْكَلَامِ قَسْوَةٌ۔ بہت باتیں کرنے سے دل سخت ہو جاتا ہے۔

ثَلَاثٌ تَقْسِينَ الْقَلْبَ وَعَدَّ مِنْهَا اِتْيَانَ بَابِ السُّلْطَانِ۔ تین باتوں سے دل سخت ہو جاتا ہے ان میں سے ایک بادشاہوں کے در پر آتے جاتے رہنا۔ (بادشاہ پر کیا منحصر ہے دنیا داروں سے صحبت رکھنا دل کو سخت کر دیتا ہے جیسے اولیاء اللہ اور فقراء سے صحبت رکھنا نرم کر دیتا ہے)۔

بابُ القاف مع الشين

قَشَبٌ۔ زہر دینا، ملانا، پلانا، بہتان کرنا، تعریف یا برائی کمانا، بگاڑ دینا، عیب کرنا، ملامت کرنا، صیقل کرنا۔

قَشَابَةٌ۔ پرانا ہونا یا نیا ہونا۔

تَقْشِيبٌ۔ ملانا، تکلیف دینا۔ پہنچانا۔

تَقَشَّبَ۔ زنگ آلود ہونا یا چلادار ہونا (مُصقّے بے زنگ)۔

اِقْتِشَابٌ۔ تعریف یا برائی کمانا۔

قَشِبٌ۔ نفس اور زہر اور جس شخص میں بھلائی نہ ہو

قَشَبٌ۔ زہر، سردی سے ہونٹوں اور ہاتھوں کا سخت ہونا اور پھٹ جانا۔

قَشْبَةٌ۔ کمینہ، خسیس، بندر کا بچہ۔

قَشِيبٌ۔ نیا یا پرانا

اِنَّ رَجُلًا سَمَّ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ فَيَقُولُ بَارَتْ قَشَبَنِي يَا قَشَبَنِي يَا قَشَبُهَا۔ ایک شخص دوزخ کے پل پر سے گزرے گا اور کہے گا پروردگار! مجھ کو اس کی بدبو نے زہر ملا کر دیا۔

قَشَبٌ۔ جس کو زہر دیا جائے۔

اِنَّهُ وَجَدَ مِنْ مُعَاوِيَةَ رِيحَ طِيبٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ مَنْ قَشَبَنَا يَا قَشَبَنَا۔ حضرت عمرؓ نے معاویہؓ میں سے خوشبو پائی حالانکہ وہ احرام

Marfat.com

باندھے تھے۔ تو فرمایا کس نے ہم کو تکلیف پہنچائی (حالانکہ حرام میں خوشبو سونگھا کر) (عرب لوگ کہتے ہیں مَا اَقْشَبَ بِیْتَهُمْ ان کا گھر کیسا پلید اور تکلیف دہ ہے)

قَشْبٌ۔ کھانے میں جو زہر ملایا جائے۔

قَشَابُ الْمَالِ۔ (حضرت عمرؓ نے اپنے ایک بیٹے سے فرمایا) تجھ کو مال و دولت نے بگاڑ دیا (تیری عقل جاتی رہی)۔

اِعْزِلْ لِلْاَقْشَابِ۔ پروردگار اُن لوگوں کو کہتے ہیں جن میں بھلائی نہیں ہے (یہ جمع ہے قِشْبٌ کی بکسر قاف۔ عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ قِشْبٌ قِشْبٌ ایک بے فیض سوکھا لکڑی کی طرح ہے (اس سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچتا)

اِنَّهٗ مَرَّ وَعَلَيْهِ قُشَابَانِ يَمَانِيَّانِ۔ آنحضرت گزرے اور آپ دو پرانی یمنی چادریں پہنے ہوئے تھے۔

لَا اَقُوْلُ كَمَا يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْاَقْشَابُ میں وہ نہیں کہتا جو یہ بے فیض لوگ کہتے ہیں۔

قَشْرٌ۔ چھلنا، پوست نکالنا (جیسے قَشْرُ الْبَيْضِ ہے)۔

اِنْقِشَارٌ۔ چھل جانا۔

اَشْهَرُ مِنْ قَاشِرٍ۔ قاشر سے سبھی زیادہ منحوس ہے (یہ ایک مثل ہے عرب لوگوں کی۔ کچھ اونٹنیاں ہمیشہ نر جنتی تھیں۔ انھوں نے قاشر (ایک نر اونٹ کا نام تھا) سے بغی کرائی۔ اس امید سے کہ مادہ پیدا ہوں گی۔ تو اونٹنیاں مرگئیں اور نسل ہی جاتی رہی)

تَقَشُّرٌ۔ چھل جانا۔

قِشْرٌ۔ لباس پوست۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْقَاشِرَةَ وَالْمَقْشُوْرَةَ۔ اللہ نے لعنت کی اس عورت پر جو مُنہ کو چھیلتی ہے اور جو چھلاتی ہو (گویا اوپر کی کھال اُتارتی ہے رنگ صاف کرنے کو)۔

تَكَشَّفْتُ اِذَا اَتَيْتُ رَجُلًا ذَا دُدَاقٍ قَ ذَاقِشٍ۔ میں جب کسی مرد کو خوش رنگ، تر و تازہ اور لباس پہنے ہوئے دیکھتی۔

اِنَّ الْمَلَكَ يَقُوْلُ لِلصَّبِيِّ الْمَنْفُوْسِ خَرَجْتَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَيْسَ عَلَيْكَ قَشْرٌ۔ فرشتہ جس بچہ میں جان ڈالتا ہے اس سے کہتا ہے تو اب دنیا میں جاتا ہے لیکن ننگ دھڑنگ (تیرے بدن پر ایک چیتھڑا بھی نہیں ہے)۔

لَا اَرٰى عَوْرَةً وَّلَا قَشْرًا (عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں لیلۃ الجن میں میں نے جنوں کو دیکھا) مگر ان کا ستر نظر نہیں آتا تھا نہ اُن پر لباس دکھائی دیتا تھا۔

اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَيَّ مُجَاعَةَ فَبَاعَنِيْهَا وَاشْتَرٰى بِهَا خَمْسَةَ اَرُؤُسٍ مِنَ الرَّقِيْقِ فَاَعْتَقَهُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اٰخَرَ قِشْرَتَيْنِ يَلْبَسُهُمَا اَعْجَبُ اِلَيَّ هٰؤُلَاءِ لِعَيْنِيْ الزَّاجِيْ۔ حضرت عمرؓ نے معاذ بن عفراء کے پاس کپڑوں کا ایک جوڑا بھیجا۔ انھوں نے وہ جوڑا بیچکر پانچ غلام خریدے پھر ان کو آزاد کر دیا۔ اس کے بعد کہنے لگے جو شخص ان دو کپڑوں (یعنی چادر اور ازار کو جن کو حلّہ کا جوڑا کہتے ہیں) اِن پانچ غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ پسند کرے، اس کی عقل میں فتور ہے۔ (احمق اور نادان ہے)۔

قُرُوْصٌ يَلِيْنُ قِشْرِيٌّ۔ ایک روٹی اس دودھ کے ساتھ جس پر ملائی کی جھلی جم گئی ہو۔ (بعضوں نے کہا اس دودھ کے ساتھ جو اُس چارہ سے بنا ہو جس کو زور کا مینھا آگیا ہے)۔

اِذَا اَنَاخَ رَكْبٌ قَارَلَهٗ قُشَارٌ۔ جب میں اُس کو بلاتا تو اُس کا کپڑا اُڑ کر آتا۔ قُشَارٌ وہ کپڑا جو چھیلنے میں نکلتا ہے۔

قُشَيْرٌ۔ ایک قبیلہ کا نام ہے۔ ابوالقاسم قشیری اسی بزرگ ہاشمی میں سے ہیں۔

قَشْ۔ ادھر اُدھر سے کہنا، جمع کرنا، جلدی دُودھ

Marfat.com

دوہنا، ہاتھ سے گرانا، کپڑے کو کوڑے پر جو پڑا ہو اس کو کھانا، مدرہ کے ٹکڑے کھانا، سُوکھ کھانا، جھاڑ دینا۔

قُشْعٌ۔ دُبلا ہونے کے بعد پھر چنگا ہونا۔

قَشْقَشَ۔ اِدھر اُدھر سے کھانا؛ زمین کانٹوں وغیرہ سے صاف کرنا۔

اِقْشَاشٌ۔ تندرست ہونا۔

اِنْقِشَاشٌ۔ بھاگ جانا۔

قُشٌ۔ جھونپڑا۔

قَشَّاشٌ۔ ثناشی کا جمع کرنے والا۔

قُشَاشَی۔ پڑی ہوئی چیز۔

قُشَّةٌ۔ بندر۔ یا بندر کا بچہ یا ایک کیڑا جو گبریلے کی طرح ہوتا ہے (مگر بلا وہ کیڑا جو گوبر اٹھا کر گولیاں بنا کر لیجاتا ہے)۔

کُونُوا قُشَّةً۔ (امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا) بندر ہو جاؤ (یہ جمع ہے قُشَّةٌ کی)۔

قَشْعٌ۔ جُدا کرنا، کھول دینا، دُوہنا، ہلکا ہونا، سُوکھ جانا۔

اِقْشَاعٌ۔ جُدا ہو جانا، کھول دینا۔

اِنْقِشَاعٌ۔ کھل جانا، ہٹ جانا۔

قِشَاعٌ۔ جھنڈا۔

قُشَاعَہ۔ بلغم یا پسینہ سے نکلے۔

قَشْعٌ۔ پرانی پوستین، حمام کا چمڑا، احمق بیوقوف

قَشْعٌ۔ خشک، غیر مستقل مزاج، ڈبلا پتلا۔

لَا أَعْرِفَنَّ أَحَدَكُمْ يَحْمِلُ قَشْعًا مِنْ أَدَمٍ فَيُنَادِينِي يَا مُحَمَّدُ۔ دیکھو ایسا نہ ہو میں قیامت کے دن تم میں سے کسی کو ایک سوکھی کھال یا پرانی مشک اٹھائے ہوئے دیکھوں وہ پکار رہا ہو "یا محمد" (مطلب یہ ہے کہ لوٹ کے مال میں سے ایک کھال یا پرانی مشک چرا رکھے تو قیامت کے دن اس کو لے کر آئے گا اور مجھ سے بچانے کے لئے فریاد کرے گا)

غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَّلَنِي جَارِيَةً عَلَيْهَا قَشْعٌ لَهَا۔ ہم نے ابوبکر صدیق رضہ کے ساتھ جہاد کیا آنحضرت کے زمانہ میں انھوں نے مجھ کو ایک لونڈی دی لوٹ کے مال میں سے جو ایک پرانی کھال بچھے ہوئے تھی۔

نَفَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارِيَةً عَلَيْهَا قَشْعٌ۔ (ابوبکر صدیق رضہ کہا) آنحضرت نے لوٹ کے مال میں سے مجھ کو ایک لونڈی دی جو ایک پرانی کھال اوڑھے تھی۔

لَوْحَدَّثْتُكُمْ بِكُلِّ مَا أَعْلَمُ رَمَيْتُمُونِي بِالْقَشْعِ۔ اگر تم سے میں وہ سب حدیثیں بیان کروں جو مجھ کو معلوم ہیں تو تم مجھ کو پرانی مشکوں سے مارو گے یا ڈھیلے پتروں سے یا بلغم سے (یعنی میرے اوپر تھوکو گے کچھ کو ذلیل کرنے کو بھوڑا سمجھ کر یا مجھ کو احمق بناؤ گے۔ دوسری روایت میں ابوہریرہ رضہ سے اس طرح بیان ہوا ہے کہ میں نے آنحضرت سے علم کے دو تھیلے حاصل کئے، ایک تھیلا تو تم میں پھیلا دیا دوسرا تھیلا اگر پھیلاؤں تو یہ نرخرہ کاٹ دیا جائے)۔

تَقَشَّعَ السَّحَابُ۔ ابر چھٹ گیا۔

قَشْعَرِيرَةٌ۔ کپکپی، لرزہ جو بخار کی آمد کے وقت ہو۔

اِقْشَعْرَارٌ۔ کپکپانا، قطعا ہونا۔

إِنَّ الْأَرْضَ إِذَا مُرِّيَتْ عَلَيْهَا الْمَطَرُ اِرْبَدَّتْ وَاقْشَعَرَّتْ۔ زمین پر جب بارش نہ ہو تو تیرہ ہو کر سمٹ جاتی ہے۔

قَالَتْ لَهُ هِنْدُ لَمَّا ضَرَبَ أَبَا سُفْيَانَ بِالدِّرَّةِ لَرُبَّ يَوْمٍ لَوْ ضَرَبْتَهُ لَا قْشَعَرَّ بَطْنُ مَكَّةَ فَقَالَ آجَلْ۔ حضرت عمر رضہ نے ابوسفیان کو کوڑے سے مارا تو اس کی بیوی ہندہ کہنے لگی کئی دن ایسے گزرے ہیں کہ اگر تم اس کو مارتے تو مکہ کے پیٹ میں لرزہ پڑ جاتا۔ حضرت عمر رضہ نے کہا ہاں سچ ہے (یعنی جب ابوسفیان مکہ کا حاکم اور رئیس تھا)

Marfat.com

قَشْفٌ یا قَشَافَۃٌ۔ کمال پست ہونا، میلا کچیلا رہنا، تنگ رہنا، صوبہ یا مناہی سے رنگ بدل جانا۔
تَقَشُّفٌ۔ یہ قَشْفٌ کا مترادف اور ہم معنی ہے۔
مُتَقَشِّفٌ۔ زاہد خشک مزاج تنگدست (اس کی ضد مُتَنَعِّمٌ ہے)۔
رَاٰی رَجُلًا قَشِفَ الْھَیْئَۃِ۔ ایک شخص کو پھٹے حال میں میلا کچیلا دیکھا۔
اَلدُّھْنُ یُسَھِّلُ مَجَارِیَ الْمَاءِ وَیَذْھَبُ الْقَشَفَ۔ تیل پانی بہنے کی جگہوں کو نرم کر دیتا ہے اور جسم کی بے رونقی کو دور کر دیتا ہے۔
قَشْقَفَۃٌ۔ چیک یا خارشت سے اچھا کرنا۔
تَقَشْقُشٌ۔ چیک یا خارشت سے اچھا ہونا۔
قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَلْمُقَشْقِشَتَانِ۔ سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص تندرست کرنے والی ہیں (شرک و نفاق سے چنگا کرنے والی ہیں)۔
تَقَشْقَشَ۔ چنگا ہو گیا۔
قَشَمٌ۔ کھانا، بہت کھا جانا، یا اچھا اچھا پی ہم پی اور کڑوا کڑوا تھو تھو۔ مرنا، مُحَمَّدٌ بلنا، پانی کا نالی اور کڑوا کڑوا تھو تھو۔ مرنا، مُحَمَّدٌ بلنا، پانی کا نالی
فَاِذَا جَاءَ الْمُنَافِقُ قَالَ لَہٗ اَصَابَ الْقَشَمَ الْقُشَامَ۔ جب منافق والا آئے تو کہتا ہے آب کے میوہ خراب ہو گیا ہے۔
قُشَامٌ۔ میوہ کا پکنے سے پہلے جھڑ جانا کم ہو جانا۔
قَشْوٌ۔ چھیلنا، سُونتنا، مسح کرنا، کنگھی اُتارنا۔
تَقْشِیَۃٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں اور مُرادِ پھیر دینا۔
اِقْشَاءٌ۔ دُبلی کے بعد محتاج ہونا۔
قَشِیٌّ بِمعنی قَشِیٌّ۔ کھوٹا۔
وَمَعَہٗ عَسِیْبُ نَخْلَۃٍ مَقْشُوٌّ۔ آپ کے ہاتھ میں کھجور کے پتے کی نکالی ہوئی ایک ڈالی تھی (عرب لوگ کہتے ہیں، قَشَرْتُ الْعُوْدَ۔ میں نے چھڑی کو چھیل ڈالا۔ سلیک اِنَّہٗ اَھْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْدَانَ لِیَاءً مُقَشَّیً۔ اُسید بن ابی اسید رضی اللہ عنہ نے ودان میں آں حضرت کو چھلے ہوئے چنے بھیجے (پوست اُتارے ہوئے۔ نہایہ میں ہے کہ لِیَان ایک دانہ ہے چنے کی طرح) کَانَ یَاْکُلُ لِیَاءً مُقَشَّیً۔ معاویہ چھلے ہوئے چنے کھاتے تھے۔

بابُ القاف مع الصاد

قَصْبٌ۔ کاٹنا۔
قَصَّابٌ۔ گوشت کاٹنے والا۔
قُصُوْبٌ۔ پانی نہ پینا، اپنا سر پانی سے اُٹھا لینا
عیب کرنا، گالی دینا۔
تَقْصِیْبٌ۔ گالی دینا، بال گھونگھر کرنا، ہاتھوں کو گردن سے باندھ دینا۔
اِقْصَابٌ۔ کمان میں قصب ہو جانا۔
قَصَبٌ۔ بانس اور نرکل اور وہ نبات جس میں جوف اور گرہیں ہوں۔
قَصَبُ السُّکَّرِ۔ گنا نیشکر۔
سَبْطُ الْقَصَبِ۔ آں حضرت کی ہڈیاں صاف اور برابر تھیں۔
قَصَبٌ۔ وہ ہڈی جس میں جوف اور مغز ہو یا چوڑی صاف ہموار ہڈی۔
بَشِّرْ خَدِیْجَۃَ بِبَیْتٍ مِّنْ قَصَبٍ فِی الْجَنَّۃِ۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بہشت میں ایک گھر کی خوشخبری سنا جو خولدار موتی کا ہوگا۔ (محیط میں ہے کہ قَصَبٌ لمبا جواہر اور باریک ملائم کپڑے کمان کے اور تازہ شاداب موتی اور زمرد تازہ مرصع یاقوت)
سَکَکْتُ شَیْئًا مِّنْ قَصَبٍ۔ میں جواہر کے ایک

Marfat.com

شان پر سوار ہوا۔

اِنَّهٗ سَبَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَجَعَلَهَا مِائَةَ قَصَبَةٍ۔ انھوں نے گھوڑ دوڑ کرائی تو سو قصب (ہانس) کا دائرہ رکھا۔ (بعضوں نے کہا ہے ہانس دوڑ کے آخری مقام پر گاڑا جاتا ہے جو گھوڑا پہلے اس کے پاس پہنچ جائے وہ جیت گیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: حَازَ الْقَصَبَ السَّبَقِ وَ اسْتَوْلَى عَلَى الْاَمَدِ سبقت کا ہانس پر پہنچ گیا اور انتہائی مقام پر قابض ہو گیا)

رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ۔ میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا (جس نے عرب میں بت پرستی کی بنا قائم کی) وہ اپنی آنت دوزخ میں کھینچ رہا تھا۔

قُصْبٌ۔ آنت۔ نیچے کی بڑی آنت جس کو معاء مستقیم کہتے ہیں (اس کی جمع اَقْصَابٌ ہے)۔

مَنْ يَتَخَلَّلْ بِرِقَابِ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَالْجَارِّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ۔ جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھاندے اس کی وہ حالت ہوگی جو دوزخ میں اپنی آنت کھینچنے والے کی۔

قَالَ لِعُرْوَةَ هَلْ سَمِعْتَ اَخَاكَ يَقْصِبُ نِسَاءَكَ قَالَ كَلَّا۔ عبدالملک بن مروان نے عروہ بن زبیر سے پوچھا کیا تم نے اپنے بھائی (عبداللہ بن زبیر) کو ہماری عورتوں پر عیب لگاتے سنا ہے؟ انھوں نے کہا نہیں (قَصَّابٌ) قَصَّابَهٗ۔ اس کو بھی کہتے ہیں جو لوگوں پر عیب لگائے ان کی برائی کرے)۔

مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَةً كُتِبَ لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدُ كُلِّ قَصَبَةٍ۔ جو شخص رات کو دس رکعتیں (تہجد کی) پڑھے اس کے لئے اتنی نیکیاں لکھی جائیں گی جتنی دنیا میں خلقاً ہانس یا بیڑیاں ہیں۔

لَا تُسَلِّمْ اِبْنَكَ قَصَّابًا فَاِنَّهٗ يَدْبَحُ حَتّٰى تَذْهَبَ الرَّحْمَةُ مِنْ قَلْبِهٖ۔ اپنے بچہ کو قصاب کے سپرد مت کر۔ (اس کو قصائی کا پیشہ مت سکھا) کیونکہ قصاب کے دل میں جانور کاٹنے کاٹتے رحم نہیں رہتا۔

قُصَيْبَاءُ۔ حدیث کا ایک راوی ہے۔

قَصْدٌ۔ ارادہ کرنا، طلب کرنا متوجہ ہونا، اعتماد کرنا، اعتدال (میانہ روی) کرنا، عدل کرنا، توڑنا، مجبور کرنا۔

قَصَادَةٌ۔ موٹا ہونا۔

تَقْصِيْدٌ۔ توڑنا۔

اِقْصَادٌ۔ تیر نشان پر پڑنا، ٹھنک لگا کر مار ڈالنا۔

اِنْقِصَادٌ۔ ٹوٹ جانا، مرجانا۔

اِقْتِصَادٌ۔ قصیدہ بنانا، اعتدال کرنا۔

اِنْقِصَادٌ۔ ٹوٹ جانا۔

قَصْدَ السَّبِيْلِ۔ سیدھی مستقیم راہ جو حق کی طرف پہنچا دے۔

كَانَ اَبْيَضَ مُقَصَّدًا۔ آں حضرتؐ سفید رنگ میانہ قامت تھے (نہ لمبے نہ ٹھگنے نہ بہت موٹے نہ دبلے)۔

اَلْقَصْدَ اَلْقَصْدَ تَبْلُغُوْا۔ میانہ روی (اعتدال) اختیار کرو، تم اپنی مراد کو پہنچو گے (یہ حدیث تمام علم اخلاق کو جامع ہے بڑی بڑی پوٹ کتابوں کا خلاصہ ہے۔ ہر ایک امر میں اعتدال یعنی توسط کی راہ چلنا نہ افراط کرنا نہ تفریط کرنا یہی کمال ہے جو انسان کو اپنے مقاصد تک پہنچا دیتا ہے۔ بہت دوڑ کر چلنے والا تھک کر گر پڑتا ہے۔ کھانا پینا، حرکت سکون، سونا جاگنا، کلام خاموشی، محنت ریاضت کرنا سب میں اعتدال کی ضرورت ہے اور افراط اور تفریط دونوں مُضر ہیں)۔

كَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهٗ قَصْدًا۔ آں حضرتؐ کی نماز متوسط ہوتی اور خطبہ بھی متوسط ہوتا (نہ بہت لمبا نہ بہت مختصر اور نماز خطبے سے زیادہ ہی ہوتی)۔

عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا۔ تم اپنے اوپر اعتدال کا راستہ لازم کر لو۔

مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ وَكَا بَخِيْلٌ۔ جو شخص خرچ

Marfat.com

کرنے میں میانہ روی کرے گا (یعنی چادر ہے اُتنے ہی پاؤں پھیلائے گا) وہ کبھی محتاج نہ ہوگا (اس کو دوسروں سے مانگنے کی اُن کے سامنے ہاتھ پھیلانے اور گڑگڑانے کی ضرورت نہ ہوگی)۔

لَوْ قَصَدَ فِي قَوْلِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُ۔ اگر وہ اپنے کلام میں۔ میانہ روی کرتا تو اس کے لئے اچھا ہوتا۔

اَلْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ۔ میانہ روی (بیچ کی چال چلنا) نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے (مجمع البحار میں ہے کہ میانہ روی دو قسم کی ہے۔ ایک تو وہ جو اچھے اور بُرے کام کے درمیان ہے جیسے ظلم اور عدل، اور بخل اور سخاوت کے درمیان، اللہ تعالےٰ نے جو فرمایا: مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ، وہاں اقتصاد سے یہی مراد ہے یعنی جس کے کچھ کام اچھے ہوں کچھ بُرے، دوسرے وہ جو دو بُرے کاموں کے درمیان ہو، جیسے اسراف اور بخل یا تہوّر اور جُبن کے درمیان یہ سراسر اچھا ہے اور ہر طرح محمود ہے)

وَاَقْصَدْتُ بِاَسْهُمِهَا۔ اس نے اپنے تیر نشانے پر لگائے (شاعر کہتا ہے ؎

اَصْبَحَ قَلْبِيْ مِنْ سُلَيْمٰى مُقْصَدًا
اِنْ خَطَاَ سَهْمًا وَاِنْ تَعَمَّدًا

یعنی۔ سلیمیٰ کی طرف سے میرا دل نشانہ ہوگیا ہے، اس کا ہر ایک تیر نظر میرے دل پر پڑتا ہے پار ہو جاتا ہے، میرا قاتل ہے خواہ وہ جان بوجھ کر لگائے یا بھول چوک سے

كَانَتِ الْمُدَاعَسَةُ بِالرِّمَاحِ حَتّٰى تَقَصَّدَتْ۔ نیزہ بازی یہاں تک ہوئی کہ نیزے ٹوٹ گئے (ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے)۔

اِقْتَصِدْ فِيْ عِبَادَتِكَ۔ عبادت میں میانہ روی کر (تاکہ ہمیشہ کے لئے نہ چھوٹ جائے، مبالغہ کرے گا تو چند روز میں چھوٹ جائے گی)۔

اَلْقَصْدُ مِنَ الْكَافُوْرِ اَرْبَعَةُ مَثَاقِيْلَ۔ کافور کی اعتدالی مقدار چار مثقال ہے۔

اَسْتَغْنَاكَ الْقَصْدُ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَاءِ۔ یا اللہ میں تجھ سے محتاجی اور تونگری کے بیچ بیچ کا حصہ مانگتا ہوں (نہ اتنا مال دار کر کہ تجھ سے غافل ہو جاؤں، یعنی دعشرت میں پڑ جاؤں، نہ اتنا محتاج کر کہ ضروری حاجتیں پوری نہ کر سکوں۔ لوگوں کے سامنے دستِ سوال پھیلانی پڑیں)

مَا عَالَ اِمْرُءٌ فِي اقْتِصَادٍ۔ کوئی آدمی میانہ روی کرنے والا محتاج نہیں ہوا۔

قَصِيْدَةٌ۔ وہ نظم جس میں سات شعروں سے زیادہ ہوں یا دس شعروں سے۔ اور وہ عورت جس کے پاس لوگ بدکاری کے لئے جائیں۔ اور موٹی اونٹنی۔

مُرْهَفُ الْقَصَادِ۔ ٹوٹے نیزے۔

قَصَرٌ يَا قُصُوْرٌ۔ باز رہنا، عاجز ہونا، تیر نشانہ پر نہ لگنا، غصہ تھم جانا، ہنگا ہونا، پست قد ہونا، گھٹ جانا، تنگ کرنا، چھوٹا کرنا، نماز کی صرف دو رکعتیں پڑھنا، کپڑا کوٹ کر دھو کر سفید کرنا، قید کرنا۔

قَصَّارٌ۔ دھوبی۔

قَصَارَةٌ۔ دھوبی کا پیشہ۔

قَصَرٌ۔ گردن سوکھ جانا۔

تَقْصِيْرٌ۔ چھوٹا کرنا، کوٹ کر سفید کرنا، باز رہنا (قدرت کے ساتھ) ٹھٹکنا بچ جانا۔

تَقَصُّرٌ۔ قاصر رہنا۔

تَقَاصُرٌ۔ باز رہنا، قصور ظاہر کرنا۔

اِقْتِصَادٌ۔ بس کرنا، قناعت کرنا، اکتفا کرنا۔

اِسْتِقْصَارٌ۔ قاصر اور مقصر سمجھنا۔

مَقْصُوْرَةٌ۔ محل یا محل کے اندر حجرہ ہو۔

قَيْصَرُ۔ بادشاہ روم کا لقب ہے۔

قَصْرٌ۔ محل۔

Marfat.com

فَاذَا هُمْ رَكْبٌ قَدْ قَصَرَ بِهِمُ اللَّيْلُ۔ دیکھا تو وہ چند سوار لوگ ہیں جن کو رات نے روک رکھا ہے (رات ہو جانے کی وجہ سے اُتر پڑے ہیں آگے نہیں جا سکتے)۔

قُصِرَ الرِّجَالُ عَلٰى اَرْبَعِ مِّنَ اَجْلِ اَمْوَالِ الْيَتٰمٰى مَردوں کو یتیموں کا مال محفوظ رکھنے کے لئے چار عورتوں پر روک دیا گیا (چار بیویوں سے زیادہ نکاح نہیں کر سکتے۔ اگر چار کی قید نہ ہوتی تو ہر ایک یتیم لڑکی کو نکاح میں لا کر اس کا مال دبا لیتے)۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِرَجُلٍ قَدْ قَصَرَ الشَّعْرَ فِي السُّوْقِ فَعَاقَبَهٗ۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص پر سے گزرے جس نے عین بازار میں بال کترائے تھے۔ آپ نے اس کو سزا دی (کیونکہ بازار میں بال کترانے سے بال اُڑ کر ہوا میں جائیں گے اور لوگوں پر گریں گے، کھانے کی چیزوں میں پڑیں گے)۔

نَزَلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى بَعْدَ الطُّوْلٰى چھوٹی سورۂ نساء (یعنی سورۂ طلاق) بڑی سورۂ نساء (یعنی سورۂ بقرہ) کے بعد اُتری ہے (تو سورۂ طلاق کی آیت وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔ مخصص اور ناسخ ہے سورۂ بقرہ کی اس آیت کی وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا)۔

اِنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ۔ اس حضرتؐ کے پاس ایک گنوار آیا کہنے لگا مجھ کو کوئی ایسا کام بتلائیے جو بہشت میں لے جائے۔ آپ نے فرمایا تو نے بات تو مختصر ہی لیکن سوال بہت بڑا ہے (کیونکہ بہشت میں جانے کے لئے بہت سے عقائد اور اعمال کی ضرورت ہے جن کی تفصیل بہت طویل ہے)۔

اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا اَقْصَرَ الصَّلٰوةِ اُمِرْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ (ذوالیدین کے عرض کیا) یا رسول اللہ صلعم کیا نماز گھٹا دی گئی یا آپ بھول گئے (یہ اس وقت کا ذکر ہے جب آپ نے بھولے سے دو ہی رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا تھا اور وہ نماز چار رکعتی تھی۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بھول کر بات کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ آں حضرتؐ اور ذوالیدین دونوں نے باتیں کیں اور باوجود اس کے آں حضرتؐ نے صرف دو ہی رکعتیں پڑھ کر سلام کو پورا کر دیا اور اگلی دو رکعتیں قائم رکھیں ان کا اعادہ نہیں کیا بعضوں نے کہا ہے اس وقت کا ذکر ہے جب نماز میں بات کرنا منع نہیں ہوا تھا۔ مگر اس پر کوئی دلیل نہیں ہے)۔

قُلْتُ لِعُمَرَ قَصَارُ الْقَلَانِسِ الْيَوْمَ۔ میں نے حضرت عمرؓ سے کہا۔ آج کل سفر میں نماز کا قصر کرنا کیسا ہے (حالانکہ قرآن میں نماز کا قصر اس وقت بتلایا گیا ہے جب کافروں کی ایذا رسانی کا ڈر ہو)۔

كَانَ اِذَا خَطَبَ فِيْ نِكَاحِ قَصَّرَ دُوْنَ اَهْلِهٖ جب وہ نکاح کا پیغام کہیں بھیجتے تو اپنے سے کم درجہ والوں کے پاس (اور جو اپنے سے بڑھ کر ہوتے ان سے نکاح کا پیغام نہیں کرتے)۔

اِنَّ اَحَدَهُمْ كَانَ يَشْتَرِطُ ثَلٰثَةَ جَدَادِلَ وَ قُصَارَةً۔ بٹالی میں کوئی یہ شرط کرتا کہ تین نالیوں کا غلہ ہم لیں گے۔ اسی طرح دو مُنے کے بعد جو غلہ بالیوں میں رہ جائے گا (جس کو شام کے لوگ قصری کہتے ہیں)۔

فَنُصِيْبُ مِنَ الْقَصْرِيِّ۔ ہم قصری غلہ لیا کرتے۔

كُنَّا نُخَابِرُ مِنَ الْقَصْرِيِّ۔ ہم قصری غلہ لینے پر بٹائی کرتے۔

اَسْئَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَّمِيْنِ الْجَنَّةِ۔ میں بہشت کے داہنے جانب سفید محل (موتی محل) تجھ سے مانگتا ہوں۔

اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ يَا يَقْصُرُ۔ آں حضرتؐ انیس ۱۹ دن تک ٹھہرے

Marfat.com

رہے اور نماز کا قصر کرتے رہے۔

اِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ یا قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ۔ (آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ رضؓ سے فرمایا۔ تمہاری قوم (قریش والوں) کے پاس خرچ کی کمی پڑ گئی (تو انھوں نے حطیم کو نماذ کعبہ کے باہر چھوڑ دیا۔ تبھی پڑنے کی وجہ یہ ہوئی کہ کعبہ کی تعمیر میں حلال مال لگانا مقصد تھا جو ناکافی خرچی یا سُود یا ظلم کا روپیہ نہ ہوا)۔

اِسْتَقْصَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ۔ (وہی معنی ہیں)۔

یَقْصُرُ بِهَا الْخُطَا۔ چھوٹے چھوٹے قدم وہاں رکھتے۔

قَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ۔ خطبہ کو چھوٹا اور مختصر کر۔

فَاطْوِلِ الصَّلٰوةَ وَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ۔ نماز کو لمبا کرو (یعنی جمعہ کی نماز کو، اس میں لمبی لمبی سورتیں پڑھو) اور خطبہ مختصر کرو)۔

لَا یُقَصِّرُ وَلَا یُبَطِّشُ۔ نہ تو آپ ہاتھ میں بالوں کو لے کر ان کو نچوڑتے تھے نہ ہاتھ سے تھامتے تھے (بلکہ صرف انگلیاں ان پر رکھ کر پانی نکال رہے تھے۔ ایک روایت میں لَا یَتَبَهَّرُ ہے یعنی نچوڑتے نہ تھے)۔

وَلْیُقَصِّرْ وَلْیُحَلِّلْ۔ عمرے کا احرام کھول کر بال کتروا ڈالے (اگر پہلے سر منڈانا افضل ہے مگر چونکہ ابھی حج کرنا ہے لہٰذا حج کے بعد سر منڈانا بہتر ہے)۔

یُقَصِّرُ عَلَی الْمَرْوَةِ بِالْمِقْصَصِ۔ مروہ پہاڑ پر تیر کی نوک سے بال کتر رہے تھے (بعضوں نے کہا قصر سے یہاں مونڈنا مراد ہے)۔

وَالْمُقَصِّرِیْنَ۔ (اس حضرتؐ نے تین بار یوں فرمایا، یا اللہ سر منڈانے والوں کو بخش دے۔ جن کو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا تھا۔ اور تیسری بار میں یوں فرمایا اور بال کتروانے والوں کو (آپ نے حجۃ الوداع میں یا حدیبیہ میں صحابہ کو یہ حکم دیا تھا کہ احرام کھولڈالو بعضوں نے اس میں تامل کیا۔ آخر کھول ڈالا۔ لیکن چونکہ بالوں کا کترانا مُنڈانے سے کم درجہ ہے اس لئے بعضوں نے بال کترانے پر اکتفا کی اور بعضوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو مقدم سمجھ کر سر منڈوا ڈالا۔ آپ نے ان کے لئے تین بار دُعا کی اور کترانے والوں کے لئے ایک بار)

ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الْقَلْوَةِ۔ پھر نماز پڑھنے سے باز رہ (جمع الجمار میں ہے کہ "اِقتصاد" قدرت کے ساتھ باز رہنا اور قَصْرٌ عاجزی کے ساتھ باز رہنا۔

قَالَ لِصَاحِبِ الْبُنَاءِ اَقْصِرْ۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا جو زور زور سے ڈکاریں لے رہا تھا۔ ارے ڈکار لینا چھوڑ (یعنی کم کھا۔ اتنا کھانا کیا ضرور کہ زور زور سے ڈکاریں آئیں)۔

یَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ۔ ارے گناہ کا قصد کرنے والے گناہ کرنا چھوڑ (توبہ کر)

هٰذِهِ الْمَقَاصِیْرُ اِنَّمَا اَحَقَّهَا الْجَبَابِرُوْنَ۔ ان جھروں یا محلوں کو تو ظالم بادشاہوں نے نکالا ہے (جو کوئی ان کے باہر رہ کر اس شخص کی اقتدا کرے جو ان کے اندر ہو تو اس کی نماز درست نہ ہوگی)۔

کَانَ یُصَلِّی الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ عِنْدَ قَصِّ الْمُؤَذِّنِ۔ عشاء کی نماز اس وقت پڑھتے جب تارے گھن جاتے (یعنی خوب نمایاں ہو جاتے)۔

قَوْصَرَةٌ۔ کھجور کا حصیلہ۔

قَصٌّ یَا قَصَصُ۔ پیچھے چلنا، اطلاع دینا، اچھی طرح ٹھیک حدیث بیان کرنا، کاٹنا، کترنا، حمل ظاہر ہونا، نزدیک کرنا۔

تُقْصِیْصٌ۔ کچ کرنا (جیسے تَجْصِیْصٌ ہے) کاٹنا۔

مُقَاصَّةٌ۔ برائی کرنا۔

اِقْصَاصٌ۔ (جس قَصٌّ ہے) دُبلا ہونا اس قدر کہ اُٹھ نہ سکے، بدلہ لینا، اپنے آپ کو قصاص کے لئے سُپرد کر دینا، نزدیک ہونا۔

تَقَصُّصٌ۔ پیچھے چلنا، یاد کرنا۔

تَقَاصٌّ۔ بھرا لینا۔

Marfat.com

اِقْتِصَاصٌ (بمعنی قصّ ہے) تعاص لینا، حدیث کی ٹھیک روایت کرنا۔
اِسْتِقْصَاصٌ۔ تعاص کی درخواست کرنا۔
قَاصٌّ۔ داستان گو، حکایتیں بیان کرنے والا کہانیاں کہنے والا۔
قُصَاصُ الشَّعْرِ۔ بال اُگنے کی جگہ جہاں ختم ہوتی ہے
قُصَاصَۃٌ۔ کترا ہوا ناخن، بال کترا وغیرہ۔
لَا تَقْصُصْهَا إِلَّا عَلَى وَاقِدٍ۔ اپنا خواب اسی سے بیان کر جو تیرا دوست ہو (کیونکہ دشمن بُری تعبیر دیدے گا اور پھر شاید ایسا ہی ظہور ہو)۔
لَا يَقُصُّ إِلَّا آمِرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَالٌ۔ اگلے تاریخی واقعات اور فسانے وہی بیان کرتا ہے جو حاکم ہو یا حاکم کی طرف سے مقرر ہو (تاکہ لوگ ان واقعات اور حکایات سے عبرت لیں اور ان اُمور سے پرہیز کریں جن سے حکومت میں خلل آتا ہے) یا مخمور اور گھمنڈی ہو، ریاکار ہو (لوگوں میں اپنا زہد اور تقویٰ اور پرہیزگاری جتانے کو لوگ بزرگوں کی نقلیں سُنایا کرے، جیسے حافظ صاحب فرماتے ہیں ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر می کنند
چوں بخلوت میروند آں کار دیگر می کنند

بعضوں نے کہا یہاں قصّ سے خطبہ سُنانا منظور ہے کیونکہ اگلے زمانہ میں خود حاکم اور امیر یا ان کے قائم مقام خطبہ سنایا کرتے تھے اور لوگوں کو نصیحت کیا کرتے تھے۔ اگلے تاریخی واقعات بیان کیا کرتے تھے۔)
لَا يَسْجُدُ سُجُودَ الْقَاصِّ۔ قصّہ خواں کی طرح سجدہ نہ کرے (کیونکہ اس کا قصد تلاوت کا نہیں ہوتا)۔
وَقَاصٌّ يَقُصُّ۔ ایک قصّہ خواں قرآن پڑھتا ہے (اور قرآن پڑھ کر ظاہر میں وعظ کا نام کرکے اِدھر اُدھر کی ژولیدہ، حکایات و خرافات بیان کرتا ہے۔ انھوں نے یہ حال سُنکر اِنَّا لِلّٰہ کہا، کیونکہ یہ قیامت کی نشانی ہے)۔
اَلْقَاصُّ يَنْتَظِرُ الْمَقْتَ۔ قصہ خواں واعظ اللہ کے غضب کا انتظار کرتا رہے (جھوٹی نقلیں بیان کرنے پر غضبِ الٰہی کا منتظر رہے)۔
إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمَّا قَصُّوا هَلَكُوا لَمَّا هَلَكُوا قَصُّوا۔ بنی اسرائیل کے لوگ جب قصّے اور نقلیں بیان کرنے لگے (عمل کرنا چھوڑ دیا)، تو تباہ ہوگئے (جب بنی اسرائیل تباہ ہوئے تو لگے قصہ بیان کرنے (بس قصوں کے بھروسے پر فرائض اور واجبات کے ادا کرنے میں سُستی شروع کی)
أَحْسَنُ اقْتِصَاصًا۔ حدیث کو اچھی طرح بیان کرتے ہیں۔
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصِّ عُمَرَ۔ محمد بن قیس سے جو عمر کے قصّہ خواں تھے۔
فَقَالُوا كَذَا وَكَذَا قِصَّةً۔ انھوں نے ایسا ایسا کہا ایک قصہ بیان کیا۔
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي قَصَصِهِ۔ ابو ہریرہ رضؓ سے ان کے قصوں میں سُنا۔
قِصَّةُ الْمَوْجُومِ۔ یہ قصہ ہے کہ حضرت داؤدؑ پیغمبر نے ایک عورت کو سنگسار کرنے کا حکم دیا جس پر چار گواہوں نے زنا کی گواہی دی تھی۔ حضرت سلیمان نے جب ان گواہوں کو جانچا تو ان کے بیان میں اختلاف پایا۔ آپ نے ان کو جھوٹا قرار دیا۔
قِصَّةُ الصَّبِيَّيْنِ۔ یہ قصہ ہے کہ دو عورتیں ایک بچہ میں جھگڑ رہی تھیں (وہ کہتی تھی یہ میرا بچہ ہے دوسری کہتی تھی میرا ہے۔ حضرت داؤد ؑ نے وہ بچہ اس عورت کو دلادیا جو عمر میں بڑی تھی۔ پھر یہ مقدمہ حضرت سلیمان کے سامنے پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا: "چھری لاؤ، اس بچہ کے دو ٹکڑے کرکے آدھوں آدھ دونوں کو بانٹ دو۔ یہ سُنکر

Marfat.com

بڑی ہونے والی عورت خاموش رہی اور چھوٹی نے کہا نہیں، آپ کچھ کو نہ کاٹیے، بڑی کو دیدیجئے۔ تب حضرت سلیمان نے وہ بچہ چھوٹی کو دلادیا)۔

أَتَانِي اٰتٍ فَقَدَّمَنِي فَصَّنِي إِلَى شِعْبٍ، ایک فرشتہ آیا اُس نے اس نے سینہ سے لے کر پڑوذنک میرا پیٹ پھاڑا۔

كَرَاهَ أَنْ تَذْبَحَ الشَّاةُ مِنْ قَصِّهَا یا مِنْ قَصِيمِهَا بکری کو سینہ پر سے ذبح کرنا مکروہ رکھا۔

كَانَ نَبِيٌّ حَتَّى يُرَى آتَهُ قَدِ ابْتَلَّ قَصَصُ رَوْرِهِ وہ آنسا روئے تھے (رکو لوگ سمجھتے تھے ان کے سینہ کی ہڈی پس گئی یا ٹوٹ گئی۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ عَلَى قُصَاصِ الشَّعْرِ۔ آں حضرت سجدہ میں پیشانی کے اُس مقام کو کاٹتے، جہاں تک سر کے بال ختم ہوتے ہیں۔

وَرَأَيْتُهُ مُقَصَّصًا۔ میں نے ان کے سر پر بالوں کا چٹلہ دیکھا۔

وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ مُرَّ لَاقٍ قَرْنَانِ أَوْ قُصَّتَانِ تم تو اُن دنوں میں بچے تھے، تمہارے سر پر دو چوٹیاں تھیں یا دو زلفیں۔

تَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ معاویہؓ نے بالوں کا ایک گچھا لیا جو ایک چوکیدار کے ہاتھ میں تھا (اور اہل مدینہ سے کہا، تمہارے عالم لوگ کہاں گئے، جو ایسی بات یعنی دوسرے کے بال اپنے بالوں میں جوڑنے سے منع نہیں کرتے، جس سے آں حضرت نے منع فرمایا ہے)

فَتَنَاوَلَ قُصَّةً۔ بالوں کا ایک گچھا لیا۔

أَمَا خَلَقُ الْقُصَّةِ وَشَعْرُ الْقُصَّةِ لِلْغُلَامِ فَلَا بَأْسَ بِهِمَا وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ التَّزَيُّنَ غَيْرَ ذٰلِكَ۔ لیکن لڑکوں کے لئے پیشانی اور گدی کے بال مونڈنا، اس میں کچھ قباحت نہیں اور تزیّن (جس سے آں حضرت صلعم نے منع کیا ہے) وہ اور چیز ہے (قزع کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے)۔

قَصَّ اللّٰهُ بِهَا خَطَايَاهُ۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کم کردے گا (معاف کردے گا)۔

نَهَى عَنْ تَقْصِيصِ الْقُبُورِ۔ قبروں پر چونا کرنے سے منع فرمایا (یعنی پختہ قبر بنانے سے)۔

قَصَّةٌ کہتے ہیں چونے گچی کو (جب قبروں کو پکا کرنا منع ہوا تو اُن پر عمارتیں جیسے گنبد چوکنڈی وغیرہ بنانا کب درست ہوگا)۔

لَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيضِ حَتَّى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ۔ اے عورتو! تم حیض کا غسل اُس وقت تک مت کرو جب تک وہ کپڑا یا روئی کا ٹکڑا جو شرمگاہ میں رکھا جاتا ہے سفید صاف چونے کی طرح نہ دیکھ لو (اس پر خون کی زردی یا سُرخی نہ ہو۔ بعضوں نے کہا قَصَّةٌ سے مُراد یہاں وہ سفید سفید مادہ ہے جو سفید دھاگے کی طرح حیض ختم ہوجانے پر عورتوں کی شرمگاہ سے نکلتا ہے۔ کرمانی نے کہا قَصَّةٌ وہ سفید پانی ہے جو حیض کے اختتام پر نکلتا ہے، وہ رحم کی صفائی پر دلالت کرتا ہے)

بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَّةِ۔ نقشی پتھر اور گچ سے پاکَصَّةً عَلَيْهِ مَلْحُودَةٌ۔ اے گچ جو قبر میں گاڑی ہوئی پر لگائے گئے (زد القصہ ایک موضع کا نام ہے مدینہ کے قریب وہاں چونا پتھر رہتا تھا۔ ایک نسخہ میں کان بہ حصاصا یعنی وہاں کنکریاں تھیں)۔

تَقَصَّصُهُ بِيَدِهَا۔ پھر اپنے ہتھوں سے (یعنی مُنہ لگا کر دانتوں سے) اس کو کاٹے (عرب لوگ کہتے ہیں: قَصَّ الْأَثَرَ بِالْقَصَّةِ نشان پر لگا نشان پر چلا رہا)

Marfat.com

فَجَاءَ وَاقِئًا آثَرَ الدَّمِ۔ پھر وہ آیا اور خون کے نشانوں پر چلا۔

فَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصَيْبِهِ۔ حضرت موسیٰ ؑ کی والدہ نے اُن کی بہن سے کہا تو اس کے پیچھے پیچھے جا (دیکھ صندوق کہاں جاتا ہے، کون اس کو لیتا ہے)۔

رَأَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِصُّ مِنْ نَفْسِهِ میں نے اُس حضرت کو دیکھا، آپ لوگوں کو اپنے سے بدلہ لینے دیتے (اگر کسی کو کوئی صدمہ پہنچاتے تو فرماتے تو بھی مجھ کو اُتنا ہی صدمہ پہنچا، بدلہ لے لے۔ ایک بار ایسا ہوا کہ لڑائی کی صف آپ سیدھی کر رہے تھے، ایک شخص اپنا سینہ باہر نکالے ہوئے تھا آپ نے اس کو کوچا دیا کہ صف کے برابر ہو جا۔ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے مجھ کو صدمہ پہنچایا، مجھ سے بدلہ دلائیے۔ آپ نے فرمایا اچھا بدلہ لے لے اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ قمیص پہنے ہیں میں ننگا تھا۔ آپ نے پیشکر قمیص اوپر اُٹھا لیا پیٹ کھولدیا تب اُس شخص نے آپ کے پیٹ کا بوسہ لیا۔ آں حضرت ؐ نے پوچھا کیا ہے؟ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ یہ میدانِ جنگ ہے معلوم نہیں میں مارا جاؤں یا زندہ رہتا ہوں۔ تو میں نے چاہا کہ آخری وقت میں آپ کے جسم مبارک کو چھولوں)۔

أُتِيَ بِشَارِبٍ فَقَالَ لِمُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ اِضْرِبْهُ الْحَدَّ فَرَاٰهُ عُمَرُ وَهُوَ يَضْرِبُهُ عَنْ بَاسْدِيدًا فَقَالَ قَتَلْتَ الرَّجُلَ كَمْ عَنْهُ قَالَ سِتِّينَ فَقَالَ عُمَرُ أَنْقِصْ مِنْهُ بِعِشْرِينَ۔ ایک شخص نے شراب پی تھی۔ وہ حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے مطیع بن اسود سے کہا، اس کو حد لگا (اُس کوڑے) مطیع نے مارنا شروع کیا۔ حضرت عمرؓ نے جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ بہت زور زور سے مار رہا ہے۔ فرمایا تو نے اس کو مار ڈالا، اچھا کتنے کوڑے مارے؟ مطیع نے کہا ساٹھ کوڑے۔ حضرت عمرؓ نے کہا بس کر، اب بیس کوڑے جو باقی ہیں وہ زور زور سے مارنے کا بدل ہو گئے (معلوم ہوا کہ شرابی کو ہلکے ہلکے مارنا چاہیے بعضوں نے تو چمڑے یا کپڑے سے بھی مارنا کافی رکھا ہے اور آں حضرت نے شراب خواری کی کوئی حد مقرر نہیں کی۔ لیکن حضرت عمرؓ نے بہ مشورۂ صحابہ حدِ قذف کی طرح اس میں اسّی کوڑے مقرر کئے)۔

فَيَتَقَاصَّانِ۔ پھر دوزخ سے نکلنے کے بعد ان لوگوں کا انصاف ہوگا (مظلوم کو ظالم سے بدلہ دلایا جائے گا جب لے کے یہ بدلہ نحیف مظالم میں ہو گا جیسے ملائکہ مارنے یا گالی دینے میں۔ بعضوں نے کہا اعالی مظالم میں اس طرح بدلہ لیا جائے گا کہ ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دلائی جائیں گی تو مظلوم کی نیکیاں زیادہ ہو کر اس کو بہشت میں بلند درجہ ملے گا اور ظالم کی نیکیاں کم ہو کر اس کو کم درجہ ملے گا)۔

اَلْقِصَاصَ اَلْقِصَاصَ۔ قصاص لیا جائے گا قصاص لیا جائے گا۔

وَاللّٰهِ لَا نُقَصَّ۔ اللہ کی قسم کبھی اس سے قصاص نہ لیا جائے گا (اس سے یہ مطلب نہیں کہ اللہ کے حکم کو میں نہیں مانتے گا، کیونکہ یہ تو کفر ہے اور صحابہ سے اس کا صادر ہونا بعید ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور میری خواہش پوری کرے گا اور قصاص نہ ہوگا۔ ایسا ہی ہوا کہ مستند عورت کے وارث دیت پر راضی ہو گئے۔ اور آں حضرت نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں اگر اس کے بھروسہ پر قسم کھا بیٹھیں تو وہ ان کی قسم سچی کر دے گا)۔

فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ آقِطَعْهُ مِنْهُ۔ تو اُس شخص کے پاس لے جائے جو اس سے بدلہ لے سکتا ہو۔

وَاللّٰهِ قَرْنَاكَ أَوْ ثَنْيَاكَ۔ تیری دو زلفیں یا پیشانی پر دو چوٹیاں تھیں۔

قَصُّ الشَّارِبِ۔ ان دس سنتوں میں ایک مونچھ کترنا ہے (اتنی کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جائے لیکن مونچھ بالکل مونڈ ڈالنا یہ خوب نہیں ہے اور اَحْفُوا الشَّوَارِبَ

Marfat.com

کے معنی یہ ہیں کہ مونڈ سے جو بال بڑھ گئے ہوں اُن کو دُور کر ڈالو۔ لیکن بعض اہل کوفہ اور اہل ظاہر نے یہ کہا ہے کہ مُونچھوں کو جڑ سے کتر ڈالنا بہتر ہے اور دوسرے علماء نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مثلہ ہے اور انسانی صورت بگاڑنا ہے۔ اور بعضے حنفیوں نے مجاہدین اور غازیوں کے لئے مونچھوں کا بڑھانا جائز رکھا ہے تاکہ دشمن پر رُعب پڑے)۔

مَآبَ مِنْ قِصَاصِ الشَّعْرِ اِلٰی طَرَفِ الْاُذُنِ مُتَجَدِّدٌ پیشانی پر جہاں بال اُگتے ہیں وہاں سے ناک کے کوئے تک سجدے میں زمین پر لگانا چاہیے۔

نَھَی عَنِ النَّنَازُعِ وَالْقَصَصِ۔ بٹے اور چوٹیاں رکھنے سے منع فرمایا (قَزْعَۃٌ یہ ہے کہ سارا سر مونڈا جائے اور تھوڑا سا حصہ یعنی چند بال یا بال چھوڑ دیئے جائیں جو ہندکے مشرکوں کا طریق ہے۔ قَنَازِعُ اس کی جمع ہے)۔

قَزْعٌ۔ دوبٹ کو بھی کہتے ہیں۔

لَا یَحِلُّ لِاِمْرَاَۃٍ حَاضَتْ اَنْ تَتَّخِذَ قُمْنَۃً وَّ لَا جُمَّۃً۔ جو عورت حائضہ ہو جائے وہ پیشانی پر چوٹی یا سر پر بٹے نہ رکھے (بلکہ سارے سر پر بال رکھے)۔

فَصُّوا الْاَخْفَارَ لِاَنَّھَا مَقِیْلُ الشَّیْطَانِ ناخن کترائے رہو کیونکہ شیطان وہاں ہوتا ہے (یعنی گندگی وہاں جمع رہتی ہے)۔

وَمِنْہُ یَحْدُثُ النِّسْیَانُ۔ ناخن بڑھانے سے نسیان پیدا ہوتا ہے (حافظہ کم ہو جاتا ہے)۔

اِنَّہٗ سَاٰی قَاصًّا فِی الْمَسْجِدِ قِصَّتَہٗ۔ انہوں نے مسجد میں ایک قصے بیان کرنے والے (واعظ) کو دیکھا تو اس کو مارا (یعنی اس واعظ کو جو وعظ میں بے اصل کہانیاں بیان کرتا ہے)۔

فَصَعٌ۔ پانی کے گھونٹ نگلنا، مگجالی کو باہر نکالنا، پیٹ کے اندر لے جانا، چبانا، لازم کر لینا، تسکین دینا، بھر جانا، مار ڈالنا، چھوٹا سمجھنا، حقیر جاننا، سر پر چپت لگانا۔

قَصَمٌ اور قَصَاعَۃٌ دیر میں جوانی آنا۔

تَقْضِیْمٌ۔ لازم کر لینا، تسکین دینا، بل میں سے مٹی نکالنا، زمین سے نکلنا، نمود ہونا، لپٹ جانا۔

تَقْضُمٌ۔ بھر جانا۔

قَاصِعَاءُ۔ مگجالی چوہے کا وہ بل جس میں سے اندر جاتا ہے۔

خَطَبَھُمْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَاِنَّھَا لَتَقْصَعُ بِجِرَّتِھَا آں حضرتؐ نے لوگوں کو اپنی سانڈنی پر سوار رہ کر خطبہ سُنایا وہ اپنی مگجالی جبار ہی تھی (پیٹ سے نکال کر منہ میں لاتی پھر اندر لے جاتی۔ اونٹ الہنیان کے وقت ایسا کرتا ہے اور خوف اور ڈر کی حالت میں مگجالی نہیں کرتا یہ تَقْضِیْعُ الْبَرْبُوْعِ سے ماخوذ ہے۔ بربوع مگجالی چوہے کا اپنے سوراخ میں سے مٹی نکالنا)۔

مَاکَانَ لِاَحَدِنَا اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ تَحِیْضُ فِیْہِ فَاِذَا اَصَابَہٗ شَیْءٌ مِّنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِیْقِھَا فَقَصَعَتْہُ (حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں) ہم میں سے کسی کے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا، حیض کی حالت میں بھی اسی کو پہنے رہتی اگر اس میں کچھ خون لگ جاتا تو تھوک لگا کر اُس سے اس کو رگڑ ڈالتی (ایک روایت میں مَصَعَتْہُ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

لَمَّا اَنْ قَصَعَ الْعَمْلَۃَ بِالنَّوَاۃِ۔ جُوں کو کھجور کی گٹھلی سے دبا کر مارنے سے منع فرمایا (کیونکہ کھجور کی گٹھلی جانوروں کی خوراک ہے اور کبھی ضرورت کے وقت غریب لوگ بھی اس کو کھایا کرتے تھے۔

وَضَعَ مِنْ رَاحِلَتِہٖ فَاَقْصَعَتْہُ یَا فَاَقْصَعَتْہُ اونٹنی پر سے گر پڑا اس نے اسی وقت اس کو مار ڈالا۔

کَانَ نَفَسُ اٰدَمَ قَدْ اَذٰی اَھْلَ السَّمَاءِ فَقَصَعَھُمُ اللّٰہُ قَصْعَۃً فَاَظْمَاَتْہُ۔ پہلے حضرت آدمؑ کے

Marfat.com

سانس لینے سے آسمان والوں (فرشتوں) کو تکلیف ہوتی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اس کو دبا دیا اس کا زور توڑ دیا، وہ ٹھہر گیا۔

قَصَعَ عَطَشَهٗ۔ پانی نے اس کی پیاس توڑ دی۔

اَلْغُصَّ صِبْيَانُنَا الْاَقْمِعُ الْكُمَّةَ۔ سب بچوں میں وہ بچہ ہم کو ناپسند ہوتا ہے جس کے حنوط کی کھال چھوٹی ہوتی اور اس کا پستو (ذکر) کھلا رہتا (جب پیاری پر کی کھال چھوٹی ہوگی تو ذکر کا سرا کھلا رہے گا)۔

قَصْعَةٌ۔ پیالہ، کونڈا (اس کی جمع قَصْعَاتٌ اور قِصَاعٌ ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ قَصْعَةٌ وہ پیالہ جس سے دس آدمی سیر ہو جائیں۔ اور قَصْعَةٌ وہ جس سے پانچ آدمی سیر ہوں۔ بعضوں نے کہا دونوں برابر ہیں۔ لسانی نے کہا سب سے بڑا پیالہ (یعنی لگن) جَفْنَة ہے اس سے چھوٹا قَصْعَة جو دس آدمیوں کو کافی ہو۔ اس سے چھوٹا صَحْفَة جو پانچ آدمیوں کو کافی ہو۔ اس سے چھوٹا مِكْيَلَة جو دو آدمیوں کو کافی ہو، اس سے چھوٹا صَحِيْفَة جو ایک آدمی کو کافی ہو۔)

قَصْفٌ۔ توڑ ڈالنا، سخت آواز ہونا۔

قُصُوْفٌ۔ کھیل کود کھانے پینے میں بسر کرنا۔

قَصَفَ۔ لمبا ہو کر جھک جانا، عرض میں پھٹ جانا، آدھا ٹوٹ جانا، یا ٹوٹ جانا مگر متحد الرہنا ہونا۔

اِنْصَافٌ۔ پتلا ہونا۔

تَقَصُّفٌ۔ ٹوٹنا، جمع ہونا، لہو ولعب کرنا، ہنسی کھانا

تَقَاصُفٌ۔ جمع ہونا، مزاحمت کرنا۔

اِنْقِصَافٌ۔ ٹوٹ جانا، ہٹ جانا، چھوڑ کر چلدینا۔

رَعْدٌ قَاصِفٌ۔ سخت کڑک۔

رِيْحٌ قَاصِفٌ۔ سخت آندھی۔

اَقْصَفُ جس کا سامنے کا دانت آدھا ٹوٹ گیا ہو۔

اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ قُرَّاطُ الْقَاصِفِيْنَ۔ میں اور دوسرے پیغمبر بہشت میں جانے والوں کے پیش خیمہ ہوں گے جو دھکا دھکا کرتے ہوئے ایک دوسرے کو دھکیلتے ہٹاتے مارے پیچھے ہوں گے۔

لَمَا تَحْتَبِيْ مِنَ الْقِعَاصِ مِعْلَى بَابِ الْجَنَّةِ اَهَمُّ عِنْدِيْ مِنْ حَمَامِ شَفَاعَتِيْ۔ مجھ کو اپنی شفاعت پوری ہونے سے اس کی زیادہ فکر ہو کہ بہشت کے دروازہ پر کبھی یہ ہنہنا دیئے جائیں۔ میرا بڑا مقصد یہ ہے کہ کسی طرح یہ بہشت میں داخل ہو جائیں (یعنی شفاعت کا درجہ جو ایک بڑا درجہ ہے اس کے حاصل ہونے کی مجھ کو اتنی خوشی نہیں ہے جتنی خوشی اس سے ہوگی جب میری امت کے لوگ بہشت میں پہنچ جائیں۔ یہ آپ کا کمال شفقت ہے ہمارے اوپر)۔

كَانَ يُصَلِّيْ وَقَدْ اُلْقِيَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَاؤُهُمْ۔ ابوبکر صدیق رضؓ نماز پڑھتے تھے اور قرآن کی قرأت کرتے تھے (بلند آواز سے) تو مشرکوں کی عورتیں بچے ان پر ہجوم کرتے (قرآن سننے اور تعجب کرنے)

تَرَكْتُ ابْنِيْ يَا اَبْنَاءَ قَيْلَةَ يَتَقَاصَفُوْنَ عَلَيَّ رَجُلٍ تَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ۔ میں نے قبیلہ کے لڑکوں کو دیکھا وہ ایک شخص پر ہجوم کر رہے تھے جو اپنے آپ کو پیغمبر کہتا تھا (یہ ایک یہودی نے اس وقت کہا جب آنحضرت مدینہ میں داخل ہوئے اور وہاں کے لوگ آپ کے گرد جمع تھے)۔

شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَاَخَوَاتُهَا فَقَصَّنِيْ عَلَى الْاُمَمِ۔ مجھ کو سورۂ ہود اور اس کے ہم مطلب سورتوں نے (جن میں اگلی امتوں کی تباہی کا ذکر ہے) بوڑھا کر دیا ان سورتوں نے امتوں کے حالات کا مجھ پر ہجوم کر دیا۔

وَلَا تَصْفُوْ اِلَهٗ قَمَاةً۔ ان کا کوئی تنہ توڑا (یہ حضرت عائشہ رضؓ نے اپنے والد کی صفت بیان کی یعنی ان کا انتظام برابر قائم رہا)۔

اِنَّ رِفَاقِيْ تَقَصَّفُ تَمْرًا مِّنْ نَجْوَةٍ۔ میرے

Marfat.com

جہاں عجوہ کھجور کے بوجھے ٹوٹ رہے ہیں۔

فَاَتَى الَيْهِ وَلَهُ قَضِيْبٌ مِّخْصَفَةٌ اَنْ يَّضْرِبَهُ بِعَصَاهُ۔ حضرت موسیٰ (بنی اسرائیل کو لے کر) جب بحرِ ظلم پر پہنچے تو وہ ایک ڈراؤنی آواز کر رہا تھا اس ڈر سے کہ حضرت موسیٰ (کہیں اُس کو لکڑی سے نہ ماریں۔

رَاَيْتُ النَّاسَ مُتَقَوِّضِيْنَ۔ میں نے لوگوں کو دیکھا ایک پر ایک گر رہے تھے، ہکم دھکا۔

لَهَا قَصِيْفٌ هَائِلٌ۔ اُس کی یعنی دوزخ کی ہولناک آواز ہوگی۔

يَاْتِيْهِ الْمَوْتُ فَيَقْصِفُهُ۔ موت آکر اس کو توڑ ڈالتی ہے۔

قَصْنَاءُ۔ ایک جانور کا نام ہے۔

قَصْلٌ۔ کاٹنا، روندنا، مارنا۔

تَقَصُّلٌ اور اِنْقِصَالٌ اور اِنْفِصَالٌ۔ کٹ جانا۔

اُتِيَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ مَا فَعَلَ الْقُصْلُ۔ جہینہ قبیلہ کا ایک شخص بیہوش ہوگیا جب ہوش آیا تو پوچھنے لگا قُصْل کیا ہے (قُصْل ایک شخص کا نام تھا)۔

قَصْمٌ۔ توڑنا، ذلیل کرنا، خوار کرنا، مرنے کے قریب کر دینا۔

قَصْمٌ اور اِنْقِصَامٌ۔ ٹوٹ جانا۔

لَيْسَ فِيْهِمَا قَصْمٌ وَّلَا فَصْمٌ۔ بہشت میں نہ کوئی چیز ٹوٹی ہوئی ہے نہ اس میں جوڑ ہے (قَصْمٌ توڑ کر جدا کر دینا فَصْمٌ توڑنا مگر جدا نہ کرنا۔ قَصْمٌ اور فَصْمٌ میں بعضوں نے یہ فرق کیا ہے کہ قَصْمٌ لمبے کو توڑنا اور فَصْمٌ گول کو توڑنا۔ مثلاً گنے کو توڑے تو کہیں گے قَصَمَ قَصَبَ السُّكَّرِ اور کنڈے یا چھلے یا حلقے کو توڑے تو کہیں گے فَصَمَهُ۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا)۔

اَلْفَاجِرُ كَالدَّرَنَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةٌ حَتّٰى يَقْصِمَهَا اللّٰهُ۔ بدکار آدمی صنوبر کے درخت کی طرح مضبوط اور سیدھا ہوتا ہے یہاں تک کہ اللہ اس کو توڑ دے۔ (مطلب یہ ہے کہ مومن پر مختلف آفتیں آتی رہتی ہیں جن کی وجہ سے جھکتا ہے پھر سیدھا ہو جاتا ہے۔ لیکن فاسق فاجر بدکار آدمی اکڑ دنیا ساز ہوتا ہے وہ ہمیشہ صدموں سے بچا رہتا ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ ایک بار گی اس کو پکڑ کر جڑ سے توڑ ڈالتا ہے ایسا کہ پھر کبھی اُٹھ نہیں سکتا)۔

وَكَانَ قَصْمُوْلَهُ فَنَاءً۔ اور نہ ان کا کوئی برچھا توڑا۔

فَوَجَدْتُ انْفِصَامًا فِيْ ظَهْرِيْ۔ میں نے اپنی پیٹھ میں شکستگی پائی۔ (ایک روایت میں قَصَمُوْا اور انْفِصَامًا ہے فائے موحدہ سے اس کا ذکر پہلے گزر چکا)

اِسْتَعْفُوْا عَنِ النَّاسِ وَلَوْعَنْ قَصْمَةِ السِّوَاكِ۔ لوگوں سے بے پرواہ رہو (ان سے کچھ نہ مانگو) اگرچہ مسواک کا ٹوٹا ہوا ٹکڑا ہو (جو مسواک کرنے میں ٹوٹ اور بھٹ جاتا ہے۔ ایک روایت میں قَصْمَةٌ ہے فائے موحدہ سے، معنی وہی ہیں)۔

فَمَا تَرْتَفِعُ فِي السَّمَاءِ مِنْ قَصْمَةِ الْاَفْلُمِ لَهَا بَابٌ مِّنَ النَّارِ۔ جتنا سورج ایک ایک درجہ آسمان میں بلند ہوتا جاتا ہے اس کے لئے آگ کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے (اسی لئے اس کی گرمی زیادہ ہوتی جاتی ہے)

فَاَعْطَانِيْهِ فَقَصَمْتُهُ۔ آنحضرت ﷺ نے وہ مسواک (عبدالرحمٰن بن ابی بکر نہ لائے تھے) مجھ کو دی، میں نے اس کو توڑ کر نرم کر دیا۔ (ایک روایت میں فَقَضَمْتُهُ ہے ضاد معجمہ سے)۔

قَصَمَ اللّٰهُ جَبِيْنَهُ۔ اسی وقت توڑ ڈالا۔

مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ۔ جو شخص غرور اور تکبر کی راہ سے قرآن کو چھوڑ دے گا (قرآن کو حقیر جانکر)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اس کی کمر توڑ دے گا (اس کو غارت کرے گا۔ اس کا غرور ناک کی راہ نکل جائے گا)۔

مِنَ الْفَوَاصِمِ الْفَوَاقِرِ الَّتِیْ تَفْصِمُ الظَّهْرَ

جَارُ السُّوْءِ۔ سخت آفتوں میں سے جو پیٹھ توڑ ڈالتی ہیں برا ہمسایہ ہے (بدکار، شریر اور ظالم پڑوسی جو تکلیف پہنچتی ہے وہ نہایت سخت ہوتی ہے۔ اسی لئے آنحضرت نے فرمایا اعوذ باللہ من جار السوئ فی دار المقامۃ فان جار البادیۃ یتحول۔ یعنی سکونت کے مقام میں بُرے ہمسایہ سے خدا کی پناہ۔ جنگل کا ہمسایہ تو الگ ہو جاتا ہے وہ اگر بُرا بھی ہو تو چند ہی روز نہیں ہوتا کیونکہ چند روز کے ساتھ ہے، جیسے سفر میں رفیق کا ساتھی)۔

قَاصِمُ الْجَبَّارِیْنَ۔ ظالموں کو ہلاک کرنے والا، اُن کی کمر توڑنے والا۔

قَصْوُ مُرٌ۔ ایک بھاجی ہے۔

قَصْوٌ یا قُصُوٌ یا قَصًا یا قُصَاءٌ۔ دُور ہونا، کان کا کنارہ کاٹ لینا۔

تَقْصِیَۃٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

قَصِّی الْاَظْفَارَ۔ ناخن تراشے۔

مُقَاصَاۃٌ۔ دور کرنا (جیسے اِقْصَاءٌ ہے) انتہا کو پہنچنا۔

تَقَصِّیْ اور اِسْتِقْصَاءٌ۔ انتہا کو پہنچنا۔

قَصْوَاء۔ وہ بکری یا اونٹنی جس کے کان کا کنارہ کٹ گیا ہو۔

قُصْوٰی۔ پرلا سرا (جیسے دُنیا دُور کا سرا یعنی نزدیک کا)

قُصَیٌّ۔ دُور

قُصَیٌّ۔ قریش کا دادا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب پانچویں پشت پر اس سے ملتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا نام زید تھا۔ پھر "قُصَیٌّ" لقب پڑ گیا کیونکہ اس نے اپنی شروع جوانی کے دن مکّہ سے دور شام کی سرزمین میں گزارے۔ پھر مکّہ آکر اس پر قابض ہوا، اپنے گرد قریش کو جمع کیا۔ کعبہ کے پاس اپنا گھر بنایا، کعبہ کو دارالندوہ کے لئے کھولا۔ یہ کعبہ کا متولی تھا۔ اس کے بعد اُس کا بیٹا عبد مناف ابو ہاشم متولی بنا۔

اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَکَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ یَسْعٰی بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَیَرُدُّ عَلَیْهِمْ اَقْصَاهُمْ۔ مسلمانوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں (یعنی ہر ایک مسلمان کا قصاص دوسرے مسلمان سے لیا جائے گا۔ نہیں کہ بڑے درجہ والے کو چھوٹے درجہ والے کے بدلے قتل نہ کریں) اور ان میں کا ایک ادنیٰ شخص بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے اور جو لشکر ان کا آگے بڑھے دُور چلا جائے، وہ پچھلے لوگوں کو لوٹ کے مال میں سے حصّہ دے گا (لُوٹ میں شریک نہ ہوں، کیونکہ میدانِ جنگ میں سب نکلے تھے اور پیچھے والے آگے والوں کے مددگار تھے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ اگر دُور والا مسلمان کسی کافر کو امان دے تو قریب کے مسلمان اس کی امان کو توڑ نہیں سکتے)۔

اِذَا اَتَیْتُمُ الْقَصِیَّ فَقَصِّیْهَا۔ (وحشی کہتا ہے) میں جب حضرت امیر حمزہ رضؓ کو دیکھتا تو دُور بھاگ جاتا (ان کے قریب یا مقابل ہونا کیسا)۔

اِنَّهٗ خَطَبَ عَلٰی نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ۔ آں حضرت نے اپنی اونٹنی پر جس کا نام قصواء تھا سوار ہو کر خطبہ دیا (اصل میں قصواء اُس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے کان کا کنارہ کتر دیا گیا ہو۔ اس کو جدعاء بھی کہیں گے لیکن اگر چوتھائی کان کاٹ ڈالا گیا ہو تو اس کو خَصْمَاء کہتے ہیں اگر اس سے بھی زیادہ کاٹا ہو تو عَضْبَاء، اگر سب کاٹ ڈالیں تو صَلْعَاء کہیں گے آنحضرت کی اُونٹنی کا کان کٹا ہوا تھا، قصواء صرف اس کا نام تھا۔ بعضوں نے کہا کاٹا ہوا تھا ایک روایت میں ہے کہ آں حضرت کی ایک اونٹنی کا نام عضباء تھا ایک کا جدعاء۔ ایک کا صلعاء ایک کا خضرمہ، تو ممکن ہے کہ یہ علیحدہ علیحدہ اونٹنیاں ہوں

Marfat.com

اور احتمال ہے کہ ایک ہی اونٹنی کو بعضے قصواء بعضے جدعاء، بعضے عضباء کہتے ہوں، چنانچہ آں حضرتؐ نے جب حضرت علیؓ کو سورۂ برأۃ سُنانے بھیجا تو ابن عباس رضؓ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضؓ قصواء پر سوار ہوئے اور جابر رضؓ کی روایت ہے کہ عضباء پر سوار تھے اور دوسروں کی روایت میں جدعاء مذکور ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تینوں لقب ایک ہی اونٹنی کے تھے۔ لیکن انس رضؓ کی روایت کہ آں حضرتؐ نے جدعاء پر خطبہ دیا اور وہ عضباء نہ تھی، اس کی اسناد ضعیف ہے)۔

اِنَّ عِنْدِیْ نَاقَتَیْنِ فَاَعْلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا مِنْھُمَا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا میرے پاس دو اونٹنیاں تھیں، پھر ایک اونٹنی انھوں نے آنحضرتؐ کو دیدی۔ (اس کا نام جدعاء تھا)۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ یَاْخُذُ الْقَاصِیَۃَ وَالنَّاذَّۃَ۔ شیطان انسان کا بھیڑیا ہے، جیسے بھیڑیا دور پڑی ہوئی بکری اور گلہ سے الگ بکری کو پکڑ لیتا ہے (اسی طرح شیطان اس آدمی کو گمراہ کر دیتا ہے جو مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے)

قُصْوٰی۔ اس کی انتہا۔

مَسْجِدُ الْاَقْصٰی۔ بیت المقدس کی مسجد (اس کو اقصیٰ اس لئے کہتے ہیں کہ کعبہ سے بہت دُور ہے۔ یا پدری اور ناپاکی سے دُور ہے۔

بابُ القاف مع الضاد

قَضَمٌ۔ بگڑنا، بدخُو ہونا، سُرخ ہونا، پُرانا ہونا۔

اِقْضَاعٌ۔ کھلانا۔

تَقَضُّمٌ۔ کمبیہ سمجھنا۔

قَضَاءٌ اور قُضَاعَۃٌ۔ عیب۔

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ قَضِیَّ الْعَیْنِ فَھُوَ لِھِلَالٍ۔ اگر اس کا لڑکا خراب آنکھ والا پیدا ہو (اس میں سے پانی بہہ رہا ہو یا سرخی ہو) تو وہ ہلال بن امیہ کا ملفوظہ ہے، (اپنے باپ پر پڑا ہے) عرب لوگ کہتے ہیں: قَضِیَ الثَّوْبُ یَقْضَأُ قُھُوْ قَضِیٌّ۔ یعنی کپڑا خراب ہو گیا بھٹ کر چندیا ہو گیا، جھری جھری ہو گیا۔

تَقَضَّأَ الثَّوْبُ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

مَنِ اسْتُقْضِیَ تَقَضَّأَ۔ جو شخص قاضی بنایا گیا وہ خراب ہوا۔

قَضِیخُ الشِّتَاءِ۔ مشک خراب بدبودار ہو گئی سُوکھی

قَضْبٌ۔ کاٹنا، چھڑی سے مارنا، جانور پر سبدھا لے سے پہلے سوار ہونا۔

تَقْضِیْبٌ۔ کاٹنا شاخیں کترنا، ربیع سے پہلے شاخ دور تک جانا۔

اِقْضَابٌ۔ زمین میں بہت بھاجیاں اُگنا۔

تَقَضُّبٌ۔ کٹ جانا۔

اِنْقِضَابٌ۔ کٹ جانا، اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔

اِقْتِضَابٌ۔ کاٹنا، تعلیم سے پہلے جانور پر سوار ہونا، فی البدیہہ کہنا، بلا مناسبت مقصود کی طرف منتقل ہو جانا۔

رَاَیْتُ ثَوْبًا مُصَلَّبًا فَقَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰی ذٰلِکَ فِیْ ثَوْبٍ قَضَبَہٗ حضرت عائشہ رضؓ نے ایک کپڑے میں صلیب (تر سول) بنی دیکھی تو کہنے لگیں، آں حضرتؐ جب کسی کپڑے میں اس کو دیکھتے تو اس کو کترڈالتے (کیونکہ صلیب عیسائیوں کی نشانی ہے)۔

فَجَعَلَ ابْنُ زِیَادٍ یَقْرَعُ ثَمَۃَ بِقَضِیْبٍ۔ عبید اللہ ابن زیاد جناب امام حسینؓ کے مبارک منہ پر ایک بار بکتوار سے کوئیں دینے لگا یا چھڑی سے (یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب امام حسینؓ کا سر مبارک شہادت کے بعد اس کے پاس لایا گیا)۔

Marfat.com

وَإِنْ قَضِيبٌ مِنْ أَرَاكٍ۔ اگرچہ پیلو کی ایک ٹہنی ہو (اِنْ قَضِيبًا بھی ہو سکتا ہے تو یہ خبر ہوئی کان کی جو محذوف ہے)۔

لَيْسَ فِي الْقَضْبِ زَكٰوةٌ۔ بھاجی ترکاری میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

قُضْبَانٌ جمع ہے قَضِيبٌ کی، بمعنی ڈالی۔

قَضِيبُ الْحِمَارِ۔ گدھے کا کوڑا (ذکر)۔

سَيْفٌ قَاضِبٌ۔ کاٹنے والی تلوار۔

هُوَ أَلْهَفُ مِنْ قَضِيبٍ۔ وہ قضیب سے بھی زیادہ رنج میں ہے (یہ ایک مثل ہے اس کا قصہ یہ ہے کہ قضیب نامی ایک شخص نے کھجور کا ایک تھیلا مول لیا جس روپوں کی ایک تھیلی رکھی ہوئی تھی، جس کا مالک اس کو بھول گیا تھا پھر اس کو یاد آیا تو ڈھونڈا اور ایک چھری اپنے ساتھ لایا کہ اگر وہ تھیلی نہ ملی تو اپنے تئیں اس سے ماروں گا آخر قضیب کو اُس نے پالیا اور کھجور کا تھیلا قضیب سے واپس لے کر اپنی تھیلی اس میں سے نکال لی قضیب یہ حال دیکھ کر بہت مغموم ہوا کہنے لگا کاش میں یہ تھیلا واپس نہ دیتا — اور رنج میں اس چھری سے جو تھیلی کا مالک اپنے ساتھ لایا تھا اپنے تئیں مار لیا، اس روز سے یہ مثل زبان زدِ خلائق ہوگئی)۔

قَضٌّ۔ سوراخ کرنا، چبھنا، کوٹنا، اُکھیڑنا کوئی خشک چیز جیسے قند یا سُکھڑ الٹنا، پھیلانا۔

قَضَضٌ۔ کنکر یا مٹی ہونا، دانتوں میں کنکر یا مٹی آجانا۔

اِقْضَاضٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

اِنْقِضَاضٌ۔ ٹوٹ جانا، پھٹ جانا، پھسل جانا، پرندے کا نیچے اُترنا یا گر پڑنا۔

اِقْتِضَاضٌ۔ از الۂ بکارت کرنا (جیسے اِقْتِضَاضٌ اور اِبْتِكَارٌ اور اِخْتِضَاضٌ اور اِبْتِسَارٌ ہے بعضوں نے کہا اخیر کے تینوں الفاظ بلوغ سے پہلے ازالۂ بکارت کو کہتے ہیں)۔

اِسْتِقْضَاضٌ بمعنی قَضٌّ ہے اور سخت پانا۔

قَضُّهُمْ وَقَضِيضُهُمْ۔ سب کے سب یا بڑے اور چھوٹے سب۔

بُوْلِيَ بِالْقُضَاضِهَا وَقَضِيضِهَا۔ دنیا سب کی سب لائی جائے گی (یعنی جو کچھ اس میں ہے مال و متاع وغیرہ اس کے سب لوگ اگلے پچھلے)۔

جَاءُوا بِقَضِّهِمْ وَقَضِيضِهِمْ۔ وہ سب آئے بڑے اور چھوٹے سب کے سب (قَضٌّ بڑے کنکر اور قَضِيضٌ چھوٹے)۔

دَخَلَتِ الْجَنَّةَ أُمَّةٌ بِقُضِّهَا وَقَضِيضِهَا۔ ایک امت کے لوگ سب کے سب بڑے اور چھوٹے بہشت میں گئے۔

وَارْتَحَلِي بِالْقَضِّ وَالْأَوْلَادِ۔ اپنے متعلقین (نوکر، چاکر، غلام، لونڈی) اور اولاد سمیت چلی جا۔

كَمَا إِذَا أَخَذَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُصَلِّي فَقَالَ أَيُّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ بَكَى حَتّٰى يُرَى لِقَدِ انْقَضَّ قَضِيضُ زُفَرَ بِهِ۔ جب وہ یہ آیت پڑھتے "منقلب ظالم لوگ جان لیں گے"، وہ کہاں لوٹ کر جاتے ہیں، کونسی کروٹ بدلتے ہیں" تو روتے "یہاں تک کہ دیکھنے والا کہتا ان کے سینہ کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ (ایک روایت اسی طرح ہے قتیبی نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے اور صحیح قَصَصُ زُفَرَ بِهِ ہے جیسے پہلے گزر چکا۔ نہایہ میں ہے کہ اگر یہ روایت صحیح ہو تو قَضِيضٌ سے چھوٹی ہڈیاں مراد ہوں گی۔ گویا ان کو چھوٹی کنکریوں سے تشبیہ دی)۔

فَأَفَادَ ابْنُ مُطِيعٍ الْعَشَرَةَ فَصْلَ ثَامِنَةٍ مِنَ الْقُضُضِ فَاقْتَنَهُ۔ (حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے جب کعبہ کو گرانا چاہا، اس کو اُن حضرتؐ کے ارشاد کے مطابق بنانے کے لئے) تو ابن مطیع نے دس ہاتھ زمین لی

اور پایہ کے ایک کنارے کو ریزہ ریزہ کر دیا (گرا دیا)۔
فَانْفَضَّ الْاِدَاوَةَ۔ چمڑے کا مُنہ کھولا (ایک روایت میں فَانْفَضَّ ہے فائے وحدہ سے)
حَتّٰی اَنْفَضَهَا۔ یہاں تک کہ اس کی بکارت زائل کر دی۔ (یہ فَضَّ اللُّؤْلُؤَ سے نکلا ہے۔ یعنی موتی میں سوراخ کیا اس کو چھید ڈالا)۔
اِنْفَضَّ الْحَائِطُ۔ دیوار گر پڑی یا پھٹ گئی لیکن گری نہیں (گری تو اِنْهَارَ کہیں گے)۔
قَضْمٌ۔ زبردستی کرنا مغلوب کرنا۔
تَقَضَّعَ۔ کٹ جانا، جُدا ہونا۔
اِنْقِضَاعٌ۔ کٹ جانا، دور ہو جانا۔
قُضَاعَةٌ۔ آنے کا خبار۔
قُضَاعَة۔ ایک مشہور قبیلہ ہے یمن کا حجاز کے شمال میں عراق شام اور مصر کے درمیان پھیلے ہوئے قبائل کا بلن ہے بنو کلب، صلیح، خولان، تنوخ، جرم، بلی اور جہینہ وغیرہ اسی کی شاخیں ہیں۔
قَضَفٌ، قَضَافَةٌ، قِضَفٌ۔ نحافت، دُبلاپن۔
قَضِیْفٌ۔ نحیف (جیسے ضَعِیْفٌ ہے)۔
قَضَفٌ۔ تلے۔
قَضَفَةٌ۔ ایک پرندہ ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ لَیْسَ عَلٰی قِلَّةٍ قَضَافَةِ اللّٰهِ تعالیٰ لطیف ہے پر اس میں کمی اور نحافت نہیں ہے (جو اجسام مخلوق کا خاصہ ہے)
قَصْقَصَةٌ۔ ہڈیاں توڑنے کی آواز۔
تَقَصْقُصٌ۔ متفرق ہونا، جُدا ہونا۔
قَصَاصِیْصٌ۔ شیر
اَسَدٌ قَصْقَاصٌ۔ شیر ہڈیاں چبانے والا۔
قُصْقَاصٌ۔ شیر
قِصْقَاصٌ۔ ہموار زمین۔

یُمَثَّلُ لَهٗ کَنْزُهٗ شُجَاعًا فَیَلْقَمُهٗ یَدَهٗ فَیَقْضَمُهَا اس کا خزانہ ایک اژدہے کی صورت میں بن کر آئے گا وہ (ڈر کی وجہ سے) اپنا ہاتھ اس کے مُنہ میں دیدے گا، تب اژدہا اس کو ہڑپ کر جائے گا۔)
فَاَهْلَكَ عَلَیْنَا بِهٖ ذِیْ قَعْمُتٍ اِلَیْهِ فَضَرَبْتُ رَاْسَهٗ بِالسَّیْفِ ثُمَّ سَرَمَیْتُ بِهٖ عَلَیْهِمْ فَتَقَصْقَصُوْا حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب آں حضرت کی پھوپی فرماتی ہیں کہ جنگِ خندق میں) ایک یہودی ہمارے مکان (قلعہ) پر چڑھ آیا (جس میں آں حضرت ﷺ بچوں اور عورتوں کو چھوڑ گئے تھے اور حسّان بن ثابت کو ان کی حفاظت کے لئے مقرر فرما گئے تھے، لیکن بُزدل ہیودیوں نے عورتوں پر حملہ کرنا چاہا) ایک یہودی مکان کی دیوار پر چڑھ آیا۔ حضرت صفیہ رضؓ نے حسّان رضؓ سے کہا کہ اس یہودی کو مار دو، لیکن وہ ایک کمزور اور بوڑھے آدمی تھے اس وجہ سے معذرت کی۔ آخر حضرت صفیہ رضؓ تلوار لے کر خود مقابل ہوئیں، وہ حضرت حمزہ رضؓ کی بہن تھیں خاندانی شجاعت اور بہادری کہیں مٹ سکتی ہے) میں نے اُس (یہودی) کے سر پر تلوار کا وار کیا اور مار کر اس کو نیچے یہودیوں میں پھینک دیا۔ تب دوسرے یہودی (ڈر کر) متفرق ہو گئے۔
قَصْمٌ۔ کھانا، چبانا، دانتوں سے توڑنا، کاٹنا، سوکھی چیز کھانا۔
قَصْمٌ۔ پھٹ جانا، کنارے سے ٹوٹ جانا، کند ہو جانا
مُقَاصَمَةٌ۔ تھوڑا تھوڑا کر کے لینا۔
اِقْصَامٌ اور اِسْتِقْصَامٌ۔ قدم میں تھوڑا تھوڑا غلہ لانا، قسم کھلانا۔
قَصِیْمٌ۔ جانور کا دانہ، جیسے جَو، چنے، جوار، مکئی، کلھتی، راگی وغیرہ۔
قَصَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَرْعَ فِی الْخُبْزِ وَالْقَضْمِ۔ آنحضرتؐ کی جس وقت وفات ہوئی

Marfat.com

اس وقت تک قرآن شریف کھجور کی چھالوں اور سفید کھالوں پر لکھا ہوا تھا (یعنی متفرق تھا سارا قرآن ایک صحیفہ میں جمع نہیں ہوا تھا)۔

إِنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ تَلْعَبُ بِنَرْدٍ مُقَصَّصَةٍ۔ آں حضرتؐ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے، وہ ایک گڑیا سے کھیل رہی تھیں، جو سفید چمڑے سے بنائی گئی تھی (یعنی جس وقت آں حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے صحبت کی اس وقت وہ بہت کم عمر تھیں (نو سال کی)

بِنْتُ فُحَامَةَ

اُنْبُذْ اَشِدِّيدًا اَوِ اَمْلُوْ اَبَعِيدًا اَوِ اخْمِرْهُ فَسَنَقْضِمُ (مروان بڑی بڑی عمارتیں بنا رہا تھا ابوہریرہ کا اس طرف گزر ہوا تو کہا، خوب مضبوط عمارتیں بناؤ دور دور کی امید رکھو اور پیٹ بھر کر ترو تازہ مال کھاؤ قریب ہے کہ ہم کو سوکھی چیز دانتوں سے چبانا ہوگی۔

تَاْكُلُوْنَ خَضِمًا وَّ تَاْكُلُ قَضِمًا۔ تم تو نرم نرم تروتازہ غذا کھاتے ہو اور ہم سوکھی غذا دانتوں سے توڑ کر کھاتے ہیں۔

يُبْلَغُ الْخَضِمُ بِالْقَضِمِ۔ پیٹ جب ہی بھرتا ہے جب دانتوں سے چبانے کی محنت اُٹھائیں (یعنی محنت اور مشقت کے بعد راحت حاصل ہوتی ہے)۔

هٰذَا بِلَادٌ مُقْضِمَةٌ وَلَيْسَتْ بِبِلَادٍ مُخْضِمَةٍ۔ تو خشک اور سوکھے ملک ہیں، تروتازہ اور شاداب ملک نہیں ہیں۔

فَاَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَضَمْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ۔ میں نے مسواک لے لی اس کو چبایا اور نرم کیا، اس کو درست اور پاکیزہ کیا۔

كَانَتْ قُرَيْشٌ اِذَا رَاَتْهُ قَالَتْ اِحْذَرُوا الْحُطَمَ اِحْذَرُوا الْقُضَمَ۔ قریش کے لوگ جب حضرت علیؓ کو دیکھتے تو کہتے، اس ہلاک کرنے والے چبانے والے سے بچو (حضرت علیؓ نہ سپاہ گری اور شجاعت اور فنونِ جنگ میں بے نظیر تھے بڑے بڑے بہادروں کو آپ نے آسانی سے مار لیا کسی کو آپ کے ساتھ مقابلہ کرنے کی جرأت نہ ہوتی)۔

لَقْضِمُهَا كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ۔ دیکھ وہ اپنا ہاتھ تیرے مُنہ میں رہنے دیتا اور) تو اس کو اس طرح چبا جاتا جیسے اونٹ چبا ڈالتا ہے (یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کے دانت نکل پڑے اُس نے دیت چاہی، آپ نے اس کو دیت نہیں دلائی اور یہ حدیث فرمائی، مجمع البحار میں ہے اسی طرح اگر کوئی بیگانہ مرد کسی عورت سے حرام کاری کرنا چاہے اور وہ اپنے بچاؤ کے لئے اس کو مار ڈالے، تو عورت پر کوئی الزام نہ ہوگا)۔

قَضَمْتُهُ۔ میں نے اس کو چبا ڈالا۔

قَضَىٰ يَا قَضَاءً يَا قَضِيَّةً۔ حکم کرنا، فیصلہ کرنا، مضبوطی سے بنانا، اندازہ کرنا، لازم کرنا، واجب کرنا بیان کرنا، آگاہ کرنا۔

قُضِيَ فُلَانٌ۔ وہ مرگیا۔

قَضٰى وَطَرَهُ۔ اپنی حاجت پوری کی۔

قَضٰى دَيْنَهُ۔ اپنا قرض ادا کیا۔

قَضَى الصَّلٰوةَ۔ نماز ادا کی۔

قَضٰى عَهْدًا۔ وصیت کی یا نافذ کیا۔

قَضٰى اِلَيْكَ۔ اس کو پہنچا دیا۔

قَضٰى مِنْهُ الْعَجَبَ۔ اس سے بے انتہا تعجب ہوا۔

تَقْضِيَةٌ اور قِضَاءٌ۔ جاری کرنا، قاضی بنانا۔

مُقَاضَاةٌ۔ قاضی کے پاس مقدمہ رجوع کرنا، ایک فیصلہ ٹھہرانا۔

تَقَضِّيْ۔ فنا ہو جانا، ختم ہو جانا، جانور کا پیر پھیلا کر نیچے گرنا۔

Marfat.com

تَقَاضِیْ۔ فریقین کا قاضی کے پاس رجوع ہونا، قرضہ کا مطالبہ کرنا، وصول کرنا۔

اِنْقِضَاءٌ۔ گزر جانا۔

اِقْتِضَاءٌ۔ اپنا حق طلب کرنا وصول کرنا، مستوجب کرنا لازم کرنا۔

اِسْتِقْضَاءٌ۔ قرضہ کا مطالبہ کرنا۔ قاضی بنائے جانا۔

قَاضِیْ۔ حج، عالم عدالت۔

هٰذَا مَا قَاضٰی عَلَیْهِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ یہ وہ قرارداد یا فیصلہ ہے جس پر حضرت محمد صلعم اور قریش کے لوگ بالاتفاق راضی ہوئے (یعنی صلحنامہ حدیبیہ)۔

اَلْقَضَاءُ الْمَقْدُوْرُ بِالْقَدَرِ۔ قضا اور قدر دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہوتے ہیں (لیکن ایک پایہ کی طرح ہے اور دوسری عمارت کی طرح۔ قدر پہلے ہوتی ہے پھر قضا۔ تو قضا سے پیدا کرنا مراد ہے۔ بعضوں نے کہا قضا اس حکم کلی کا نام ہے جو ازل میں اللہ تعالیٰ نے دیا اور قدر اس کی جزئیات تفصیلی۔ اس صورت میں قضا پہلے ہوگی پھر قدر۔ واللہ اعلم)

دَارُ الْقَضَاءِ۔ حکومت کا گھر یا عدالت کا مکان۔ اور حضرت عثمانؓ نے ایک مکان کا نام رکھا۔ جو مدینہ طیبہ میں تھا اور ان کی وفات کے بعد بیچا گیا۔ اس میں سے وہ کل روپیہ ادا کر دیا گیا جو آپ نے خلافت کے زمانہ میں بیت المال سے تنخواہ کے طور پر لیا تھا۔ معاویہؓ نے اس کو چھیاسی ہزار میں خریدا۔ پھر مروان کے قبضہ و تصرف میں آگیا۔

عُمْرَةُ الْقَضَاءِ۔ وہ عمرہ جو آں حضرت نے حدیبیہ کے دوسرے سال مکہ میں جا کر ادا کیا۔ اس کو عمرہ قضا اس وجہ سے کہتے ہیں کہ صلحنامہ میں جو قاضی کا لفظ تھا یہ عمرہ اسی پر مبنی تھا۔ دیگر آگے عمرے کی قضا تھی۔

عَلٰی قَضِیَّةِ الْمُدَّةِ۔ مدتِ مصالحت تک۔

بِقَاضٍ۔ صلح کرلے۔

تَقَاضٰی ابْنُ اَبِیْ حَدْرَدٍ دَیْنًا۔ ابن ابی حدرد نے اپنے ایک قرضہ کا تقاضا کیا (مطالبہ کیا، مانگا)۔

فَاقْضِیْ مَا اَنْتَ قَاضٍ الْحَاجَّ۔ حاجی جو جو کام کرتے ہیں، وہ تو بھی کرتی جا (یعنی حیض کی حالت میں) صرف طواف نہ کر جب تک پاک نہ ہو لے)

قَضٰی طَوَافَهُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ۔ ایک ہی طواف، حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہوگیا (یعنی قران میں دو طواف کی ضرورت نہیں، جیسے حنفیہ کا قول ہے)۔

سَمْحًا اِذَا قَضٰی۔ جب قرضہ مانگے تو نرمی سے مانگے۔ (قرض دار پر سختی نہ کرے)۔

فَصَنَعَ لَهٗ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ۔ ایک منبر آپ کے لئے بنایا، جب اس کو بنا چکا (پورا تیار ہوگیا)

فَقَضٰی۔ اس نے اپنا حق مانگا۔

فَقَضٰی مَرْوَانُ بِشَهَادَةِ زَیْدٍ۔ مروان نے صرف عبداللہ بن عثمان کی گواہی پر فیصلہ کر دیا (حالانکہ ایک گواہ سے حق ثابت نہیں ہو سکتا۔ مگر شاید مروان نے مدعی سے قسم لے لی ہوگی، اور ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اہل حدیث کا یہی مذہب ہے)۔

لَمَّا قَضَی اللّٰهُ الْخَلْقَ۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کا فیصلہ کیا (تو ایک کتاب لکھی وہ کتاب اسی کے پاس عرش کے اوپر، اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ میری رحمت اور مہربانی میرے غضب سے آگے بڑھتی ہے)

حَتّٰی انْقَضَتْ۔ یہاں تک کہ آیت ختم ہوگئی۔

اِسْتِقْضَاءُ الْمَوَالِیْ۔ موالی کا تقاضا۔

مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَتَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔ یا اللہ تیری پناہ بُری قسمت سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

وَقَضٰی سَلَبَهٗ لِمُعَاذٍ۔ آں حضرتؐ نے ابوجہل کا سامان ہتھیار وغیرہ معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا (کیونکہ اصل قاتل وہی تھے گو خود بھی اس کے قتل میں شریک تھے اور عبداللہ

Marfat.com

بن مسعودؓ اُس کا سر کاٹ کر لائے تھے، جب وہ زخموں سے چُور ہو کر گر اپڑا تھا اور آدھ موا ہو رہا تھا، مرنے کے قریب تھا)۔

اَوْ قَدْ قُضِيَ۔ کیا وہ تمام ہو گئے (مر گئے)۔

فَقَضٰى بِهٖ دَاوٗدُ لِلْكُبْرٰى۔ حضرت داؤدؑ نے وہ بچہ جس کا دو عورتیں دعوے کرتی تھیں، بڑی عمر والی کو دلا دیا (شاید انھوں نے بچہ کی مشابہت اس کے ساتھ پائی ہوگی)، یا بچہ اس کے قبضہ میں ہوگا، لیکن حضرت سلیمانؑ نے بڑی دانائی اور عقلمندی کے ساتھ اس کا فیصلہ کیا اور معلوم کر لیا کہ درحقیقت وہ جھوٹی عمر والی کا بچہ ہے۔ ان کی شریعت میں ایک حاکم کا دوسرے حاکم کے فیصلہ کو منسوخ کرنے کا اختیار ہوگا یا حضرت داؤدؑ نے صرف یہ فتویٰ دیا ہوگا کہ بچہ بڑی عمر والی کو ملنا چاہئے اور حضرت سلیمان نے حاکمانہ فیصلہ کیا ہوگا)۔

قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ۔ رات کو اُٹھے اپنی حاجت سے فارغ ہوئے۔

قَضَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْقَاضِيْ۔ آں حضرتؐ نے یہ حکم دیا ہے کہ فریقین (مدعی اور مدعی علیہ) دونوں قاضی کے سامنے برابر بیٹھیں (قاضی اور حاکم کو لازم ہے کہ دونوں کو برابر بٹھلائے نہ یہ کہ ایک کو اعلیٰ جگہ پر اور دوسرے کو پست مقام پر۔ اور دونوں کی طرف برابر توجہ کرے، عدل اور انصاف کا مقتضیٰ یہی ہے)۔

قَضٰى بِشَاهِدٍ وَّيَمِيْنٍ۔ آں حضرتؐ نے ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کر دیا (دعوے کی ڈگری دیدی) اہل حدیث اور اکثر ائمہ کا یہی قول ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ نے اس صحیح حدیث کے خلاف کیا ہے)۔

لِيَأْتِيَ عَلَى الْقَاضِيْ الْعَدْلِ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَتَمَنّٰى اَنَّهٗ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ شَيْئَيْنِ۔ جو قاضی انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے وہ بھی قیامت کے دن یہ آرزو کرے گا کاش وہ کسی دو فریق کا فیصلہ نہ کرتا۔ (یعنی دنیا میں قاضی نہ بنا ہوتا اور قضا کا کام اس نے نہ کیا ہوتا۔ ایسی آرزو وہ قاضی کرے گا جو عدل اور انصاف اور سچائی اور راست بازی کے ساتھ اپنا کام کرتا ہے۔ لیکن جو قاضی ظلم اور ناانصافی اور ایک فریق کی بیجا رعایت کرتا ہے، اس کا تو معاذ اللہ قیامت کے دن کیا حال ہوتا ہے)۔

مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا فَكَاَنَّمَا ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ۔ جو شخص قاضی بنایا گیا وہ گویا بن چھری کے ذبح کیا گیا (ظاہر ہے کہ کند چھری سے ذبح کرنے میں کتنی تکلیف ہوتی)۔

مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَّمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ لَّمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ۔ جو شخص بغیر عذر کے (جیسے بیماری ہو یا سفر ہو) رمضان کے ایک دن بھی افطار کرے روزہ نہ رکھے) تو ساری عمر کے روزے بھی اس کے بدلے کافی نہ ہوں گے (یعنی اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا رمضان کے اس ایک دن روزہ رکھنے میں ثواب ملتا۔ اگرچہ ظاہر شریعت کی رُو سے ایک دن کا روزہ اس کا بدلہ ہو جائے گا)۔

اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ۔ میں آں حضرتؐ کی نماز کا خاتمہ اُس تکبیر سے معلوم کر لیتا جو نماز کے بعد کہی جاتی (راوی عباس کا قول ہے) آں حضرتؐ کے زمانہ میں وہ بہت کم سنتے اس لئے جماعت میں سب صفوں کے پیچھے دُور کھڑے ہوتے ہوں گے اور آں حضرتؐ کے تکبیر کی آواز نہ سنتے ہوں گے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ نماز میں ایک رکن کا خاتمہ اور دوسرے رکن کا شروع صرف تکبیر کی آواز سے معلوم کرتا آنحضرتؐ کو دیکھ نہ سکتا)۔

لَكُنْتُ قَضَيْتُ شَيْئًا۔ کیا یہ روزہ قضا کا روزہ تھا؟

وَفِيْ شَيْءٍ مَّا قَضَيْتَ۔ تو نے میری تقدیر میں جو

Marfat.com

فیصلہ کیا ہے اُس کی بُرائی سے بچا رہا لاکہ تقدیر کا کھا ٹل نہیں ہو سکتا مگر اس نے تقدیر کی وہی ٹال بھی سکتا ہے)۔

اَلْقُضَاۃُ ثَلٰثَۃٌ قَاضِیَانِ فِی النَّارِ وَاثْنَانِ فِی الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ تین طرح کے قاضی ہوتے ہیں۔ دو تو دوزخ میں جائیں گے۔ (ایک تو وہ جو جان بوجھ کر حق کے خلاف فیصلہ کرے۔ دوسرا جو بے علم ہو قرآن و حدیث سے ناواقف اور پھر قضا کا عہدہ قبول کرلے اور) ایک بہشت میں جائے گا (جو قاضی مجتہد ہو قرآن اور حدیث کا عالم ہو اور حق سمجھ کر فیصلہ کرے، اگر وہ خطا بھی کرے جب بھی اُس کو ایک اجر ملے گا)۔

لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ۔ قضا کا پھیرنے والا دُعا کے سوا اور کوئی نہیں ہے (مُراد قضائے مبرم ہے وہ دُعا اور استغفار سے پھر جاتی ہے۔ لیکن قضائے مبرم وہ تو کسی طرح ٹل نہیں سکتی)۔

اِذَا قَضَی اللّٰہُ اَمْرًا فِی السَّمَآءِ۔ جب اللہ تعالیٰ عرش پر سے کوئی فرمان صادر کرتا ہے۔

وَلٰکِنِ انْظُرُوْا اِلٰی رَجُلٍ مِّنْکُمْ یَعْلَمُ شَیْئًا مِّنْ قَضَایَانَا فَاجْعَلُوْہُ بَیْنَکُمْ فَاِنِّیْ جَعَلْتُہٗ قَاضِیًا تم اپنے لوگوں میں ایک شخص کو تلاش کرو جو ہمارے معاملوں سے کچھ واقف ہو، اس کو میں نے تم پر قاضی مقرر کیا۔

وَلَقَدْ قَضَیْتُ عَنْہُ اَلْفَ دِیْنَارٍ بَعْدَ اَنْ اَشْفَقَ عَلٰی طَلَاقِ فِیْ نِسَائِہٖ وَعِتْقِ مَمَالِیْکِہٖ۔ میں نے اس کی طرف سے ہزار دینار کا قرضہ ادا کیا جب وہ قرض خواہوں کے ڈر سے، اپنی عورتوں کو طلاق دینے اور اپنے غلاموں کو آزاد کرنے کے قریب ہو گیا تھا۔

اَتٰی رَجُلٌ اِلٰی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ یَقْضِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ۔ ایک شخص امام جعفر صادق رضؓ کے پاس آیا اپنے قرض کا تقاضا کرتا تھا۔

اَلْقَضَاءُ اِلْزَامٌ۔ قضا قطعی حکم دینا ہے۔

وَاِذَا تَقَضّٰی اَمْضٰی۔ پروردگار جب کوئی فیصلہ کرتا ہے تو اس کو نافذ کر دیتا ہے (اُس کا فیصلہ ٹل نہیں سکتا)

اَخْبَرَنِیْ عَنْ مَسِیْرِیْ اِلَی الشَّامِ اَبِقَضَاءٍ مِّنَ اللّٰہِ وَقَدَرٍ فَقَالَ لَہٗ مَا عَلَوْتُمْ تَلْعَۃً وَلَا ھَبَطْتُمْ بَطْنَ وَادٍ اِلَّا بِقَضَاءٍ وَّقَدَرٍ۔ ایک شخص نے حضرت علی رضؓ سے پوچھا۔ ہم جو شام کے ملک (معاویہؓ سے لڑنے کے لئے) جا رہے ہیں کیا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے قضا و قدر سے ہے؟ فرمایا تم جس ٹیلہ (ٹیلہ) پر چڑھتے ہو یا جس نالے میں اُترتے ہو، یہ سب اللہ تعالیٰ کے قضا و قدر سے ہیں۔

اَلْاَعْمَالُ ثَلٰثَۃٌ فَرَائِضُ وَفَضَائِلُ وَمَعَاصٍ فَاَمَّا الْفَرَائِضُ فَبِاَمْرِ اللّٰہِ وَرِضَا اللّٰہِ وَبِقَضَاءِ اللّٰہِ وَتَقْدِیْرِہٖ وَمَشِیَّتِہٖ وَعِلْمِہٖ وَاَمَّا الْفَضَائِلُ فَلَیْسَ بِاَمْرِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ بِرِضَی اللّٰہِ وَبِقَضَاءِ اللّٰہِ وَمَشِیَّتِہٖ وَعِلْمِہٖ وَاَمَّا الْمَعَاصِیْ فَلَیْسَتْ بِاَمْرِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ بِقَضَاءِ اللّٰہِ وَمَشِیَّتِہٖ وَعِلْمِہٖ یُعَاقِبُ عَلَیْھَا۔ حضرت علی رضؓ نے فرمایا۔ بندوں کے کام تین طرح کے ہیں۔ ایک تو فرائض، وہ تو اللہ کے حکم اور اس کی رضامندی اور قضا اور تقدیر اور مشیت اور علم سے ہیں دوسرے وہ اچھے کام جو فرض نہیں ہیں (مستحبات اور سنن اور نوافل اور تبرعات اور خیرات مبرات وغیرہ) وہ اللہ کے حکم سے نہیں ہیں مگر اس کی رضامندی اور قضا اور مشیت اور علم سے ہیں تیسرے گناہ کے کام وہ اللہ کے حکم سے نہیں ہیں نہ اس کی رضامندی سے مگر اس کی قضا اور مشیت اور علم سے ہوتے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ اُن کاموں کی سزا دے گا کیونکہ اُن کا وقوع بہ ظاہر بندہ کے اختیار سے ہوا ہے، اگرچہ یہ قضائے الٰہی واقع ہوئے لیکن قضائے الٰہی امر باطنی ہے بندے کو اُس پر اطلاع نہیں ہے اور مورد ثواب و عتاب ہے (گو حقیقۃً نہ ہو، اس لئے اسے اختیار صوری پر عذاب ہوگا)

سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ قَالَ مِمَّا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ

Marfat.com

مَا یَشَاءُ۔ میں نے امام جعفر صادق رحمہ سے قضاء قدر کو پوچھا، فرمایا وہ اللہ کے مخلوق ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے مخلوق میں جتنا چاہے اضافہ کر سکتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَدْ کَانَ قَدَّرَ ذٰلِکَ عَلَیْھِمْ وَقَضَاہُ وَحَتَمَہٗ اِلٰی اٰخِرِہٖ (عمران نے امام محمد باقرؒ سے پوچھا یہ حضرت علیؓ اور جناب امام حسنؓ اور جناب امام حسینؓ خلافت کے لئے اُٹھے اور اللہ کا دین قائم کرنا چاہا، پھر مخالفوں کا اُن پر غلبہ ہوا اور وہ مارے گئے اور قتل کئے گئے، تو کیا یہ سب اللہ کے حکم سے تھا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اے عمران!) یہ سب اللہ تعالیٰ نے ان کی تقدیر میں لکھ دیا تھا، اس کا فیصلہ کر دیا تھا وہ ضرور ہونے والا تھا (اور آنحضرتؐ کو ان کا حال پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا اور اے عمران اگر یہ لوگ چاہتے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے کہ یہ بلا اُن پر سے پھیر دے تو اللہ تعالیٰ اُن کی دُعا قبول کرتا اور مخالفوں کی حکومت میٹ دیتا اور یہ جو سب بلائیں ان پر آئیں یہ کسی گناہ کی وجہ سے نہ تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کے درجے اور مرتبے بڑھانا منظور تھے)۔

بابُ القاف مع الطاء

قَطْ۔ بس بس۔

حَتّٰی یَضَعَ الْجَبَّارُ فِیْھَا قَدَمَہٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ۔ (آنحضرتؐ نے دوزخ کا ذکر کیا کہ، وہ برابر کہتی رہے گی" اور کچھ ہے اور کچھ ہے؟) یہاں تک کہ پروردگار اپنا مبارک قدم اس میں رکھ دے گا، تب کہے گی، بس بس (میں بھر گئی اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے۔ ایک روایت میں قَطْنِیْ قَطْنِیْ ہے یعنی مجھ کو بس ہے، مجھ کو بس ہے)۔

فَجَاعَلُ عَلَیْہِ بَسِیْفِہٖ فِیْ بَطْنِہٖ حَتّٰی اَنْفَذَہٗ فَجَعَلَ یَقُوْلُ قَطْنِیْ قَطْنِیْ۔ (انھوں نے ابن ابی الحقیق (یہودی) پر اپنی تلوار سے حملہ کیا تلوار اُس کے پیٹ میں گھیڑ دی یہاں تک کہ اُس پار نکل گئی۔ وہ کہنے لگا بس بس (یعنی میرا کام ہو گیا)۔

وَسَأَلَ زِرُّ بْنُ حُبَیْشٍ عَنْ عَدَدِ سُوْرَۃِ الْاَحْزَابِ فَقَالَ اِمَّا ثَلَاثًا وَّ سَبْعِیْنَ اَوْ اَرْبَعًا وَّ سَبْعِیْنَ فَقَالَ اُبَیٌّ قَطْ۔ زر بن حبیش سے سورۂ احزاب کی آیتوں کی تعداد پوچھی۔ انھوں نے کہا تہتر یا چوہتر آیتیں ہیں۔ اُبی بن کعبؓ نے کہا کہ بس اتنی ہی آیتیں۔

یَعِیْبُ عُقْبَۃُ بْنُ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ حَدَّثْتَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ قَالَ قَطْ قُلْتُ نَعَمْ۔ حبیہ بن شریح نے کہا۔ میں عقبہ بن مسلم سے ملا اور اُن سے کہا مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے یہ حدیث روایت کی کہ آں حضرتؐ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یوں فرماتے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ انھوں نے کہا بس اتنا ہی، میں نے کہا۔ ہاں۔

اِلَّا جَاءَتْ اَکْثَرَ مَا کَانَتْ قَطْ۔ جب بہت تھی، اس طرح آئے گی۔

مَا قَالَ لِیْ قَطُّ اُفٍّ۔ آں حضرتؐ نے کبھی مجھ کو اُف تک نہیں کہا (اُف ایک کلمہ ہے جو عرب لوگ جھڑکی اور نفرتی کے وقت کہتے ہیں جیسے ہندی لوگ یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی صدمہ یا تکلیف پہنچے)۔

قَطُّ۔ یہ فتحہ قاف اور تشدید طاء، یعنی کبھی، جو ماضی کے بعد آیا کرتا ہے (جیسے مَا رَاَیْتُہٗ قَطُّ۔ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔ اِس میں اور کئی لغت ہیں جیسے قُطُّ اور قَطْ اور قُطْ اور قِطْ ایک روایت میں ہے: تَقُوْلُ قَطِ قَطِ یعنی دوزخ کہے گی بس بس)۔

Marfat.com

قِطٌّ۔ حساب کا کاغذ، دستاویز، تمسک، حصہ (اس کی جمع قُطُوطٌ ہے)
قِطٌّ اور قِطَّةٌ بلی (اس کی جمع قِطَاطٌ اور قِطَطَةٌ اور قُطَطٌ ہے)۔
مَا فَعَلَتْهُ مُرَّةً قَطُّ اِلَّا عُوْفِيَتْ۔ کسی عورت نے اس کو نہیں کیا مگر وہ چنگی ہوگئی۔
فَقَطْ۔ بمعنی بس (جیسے رَاَيْتُهُ مَرَّةً وَاحِدَةً فَقَطْ میں نے اس کو ایک ہی بار دیکھا ہے)۔
كَانَ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْاَحْزَابِ فَقَالَ ثَلٰثًا وَّسَبْعِيْنَ اٰيَةً فَقَالَ قَطْ۔ ابی بن کعبؓ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا۔ تم سورۃ احزاب کی کتنی آیتیں پڑھتے ہو۔ انھوں نے کہا ہتر تہتر۔ انھوں نے کہا یہ سورت اتنی کبھی نہ تھی بہت بڑی تھی۔ کہتے ہیں سورۃ بقرہ کے برابر تھی، پھر اس کی کئی آیتیں متروک القراۃ ہوگئیں)۔
قَصَرْنَا الصَّلٰوةَ فِي السَّفَرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مَا كُنَّا قَطُّ وَاٰمَنَهٗ۔ ہم نے سفر میں آں حضرتؐ کے ساتھ نماز کا قصر اس وقت کیا جب ہماری تعداد دوسرے سب وقتوں سے زیادہ تھی اور سب وقتوں سے زیادہ مامون ومحفوظ اور بے خوف تھے (مطلب یہ ہے کہ قرآن میں نماز کا قصر اس وقت مذکور ہے جب کافروں کا ڈر ہو، لیکن آں حضرتؐ نے ہر ایک سفر میں قصر کیا گویہ اس وقت پورا امن تھا۔ تو حدیث سے قصر کا جواز مطلقاً ہر سفر میں ثابت ہوا خواہ ڈر ہو یا نہ ہو)۔
قُطْبٌ یا قُطُوْبٌ۔ ترش رُو ہونا، دونوں آنکھوں کے درمیان سکیڑ لینا، کاٹنا، جمع کرنا، ملانا، غصہ دلانا، بھرنا، جمع ہونا، مانا نکلنا۔
تَقْطِيْبٌ اور اِقْطَابٌ بمعنی قُطُوْبٌ ہے۔
اِقْطَابٌ۔ ترش رو ہونا، کم ہونا، نا بجھا جانا (کپڑا)۔
قُوْطِبَ عَلَيْهِ فِي الْكَلَاءِ۔ جلدی سے بات کی اس کو اپنا کلام تمام کرنے کی مہلت نہ دی۔
قَاطِبَةٌ۔ سب کے سب۔
قُطْبٌ۔ مشہور ستارہ قطبی، جس سے قبلہ دریافت کرتے ہیں اور جہاز چلاتے ہیں۔
قُطْبَانِ۔ دونوں قطب شمالی اور جنوبی۔
اُتِيَ بِتَمْرٍ فَقَتَّهٗ فَقَطَّبَ۔ آں حضرتؐ کے پاس کھجور کا شربت لایا گیا۔ آپ نے اس کو سونگھا اور منہ بنایا (اس میں تیزی آگئی ہوگی)، اس لئے آپ نے اس کو ناپسند کیا اور ترش رُو ہوئے)۔
مَا بَالُ قُرَيْشٍ يَتَلَقَّوْنَنَا بِوُجُوْهٍ قَاطِبَةٍ (حضرت عباسؓ نے آں حضرتؐ سے عرض کیا) قریش کے لوگوں کو کیا ہوا ہے ہم سے ترش روئی کے ساتھ ملتے ہیں (صفائی اور خندہ پیشانی سے نہیں ملتے (ان کے دلوں میں اُس وقت تک وہ رنج باقی تھا کہ آں حضرتؐ نے ان کے عامّہ کو جنگ بدر میں قتل کیا تھا اور ان کا سارا غرور ناک کی راہ نکال دیا تھا)۔
دَائِمَةُ الْقُطُوْبِ۔ ہمیشہ ترش رو۔
وَفِيْ يَدِهَا اَثَرٌ قُطِبَ الشَّيْءُ۔ حضرت فاطمہؓ کے ہاتھ میں چکی کے قطب کا نشان تھا (چکی کا قطب وہ لوہے کا کیلہ ہے جو نیچے کے پاٹ میں ہوتا ہے جس پر گڑا ہوتا ہے اوپر کا پاٹ اُسی کے گرد گھومتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہراؓ اپنے ہاتھ سے چکی پیسا کرتیں، یہاں تک کہ آپ کے مبارک ہاتھوں میں اُس کا نشان پڑ گیا تھا)۔
اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدًا مَا فَقَطَّبَ وَتَشَنَّنَ لَهٗ۔ ایک دن حضرت عمرؓ آنحضرتؐ کے پاس گئے۔ آپ نے منہ بنالیا اور تیار ہوگئے اُن سے ملنے کے لئے۔
وَرُمِيَ بِسَهْمٍ فِيْ مَنْدُوْبَيْهِ اِنْ شِئْتَ نَزَعْتُ السَّهْمَ وَتَرَكْتُ الْقُطْبَةَ وَشَهِدْتُ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

Marfat.com

إِنَّ شَهِيدَ الْقُطْبَةِ رافع بن خدیج کی چھاتی میں ایک تیر لگا، آں حضرت نے اُن سے فرمایا اگر تو چاہے تو میں تیر نکال لیتا ہوں اور اس کی مجال (پیکان) چھاتی ہی میں لگی چھوڑ دیتا ہوں، قیامت کے دن میں یہ گواہی دوں گا کہ تو تیر کی پیکان سے شہید ہوا ہے۔

فَيَا مُحَمَّدُ سَهْمُهُ فَيَنْظُرُ إِلَى قُطْبِهِ فَلَا يَرَى عَلَيْهِ دَمًا۔ اپنا تیر لے کر اس کی پیکان کو دیکھتا ہے لیکن خون اُس پر نہیں پاتا۔

لَمَّا قُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ قَاطِبَةً۔ جب آں حضرتؐ کی وفات ہوگئی تو تمام عرب قبیلے اسلام سے پھر گئے (اُدھر مُسَیلمہ کذّاب اور اسود عنسی، اِدھر سجاح نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ہزاروں آدمی اُن کے پیرو ہوگئے۔ اُدھر اُسامہ بن زید کے ساتھ ایک لشکر جرار دے کر اُن کو روانہ کرنا پڑا، غرض ایسی سخت مشکلات کے وقت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی کی ہمّت مردانہ اور جرأت اور سیاست اور دور اندیشی تھی کہ از سرِ نو اسلام کو قائم کیا اور تمام مخالفین کو زیر کیا)۔

فَقُطْبُ أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ۔ امام ابوعبید اللہ نے مُنہ بنایا۔

قَطَرٌ يَا قُطُورٌ يَا قَطْرٌ۔ بہنا، ٹپکنا، قطرہ قطرہ گرنا۔

قَطَرٌ۔ گرانا (جیسے إِقْطَارٌ ہے)۔

قَطَرٌ۔ قطار باندھنا۔

قُطُورٌ۔ جلد دینا، جلدی بھاگ جانا۔

قَطَرٌ۔ پچھاڑ دینا، سینا پکڑ لینا، اونٹ پر قطران ملنا۔

تَقْطِيرٌ۔ قطرہ قطرہ ٹپکانا، قطار لگانا۔

إِقْطَارٌ۔ مُڑجانا، جُھکنا، شروع کرنا، غصہ ہونا۔

قُطْرٌ۔ جانب ناحیہ اور دائرہ کا وہ خط جو آدھوں کو اس کے دو حصے کردے۔

قَطِرَانٌ۔ ڈامر، وہ تیل جو خارشتی اونٹ پر ملا جاتا ہے

قُطْرُبٌ۔ ایک قسم کا خلل دماغ، جنوں کی ایک قسم اور چور چوہا، بھیڑیا، چھوٹا کتا۔

كَانَ مُتَوَشِّحًا بِثَوْبٍ قِطْرِيٍّ۔ آنحضرتؐ قطری کپڑا کمر سے لپیٹے ہوئے تھے (قطری ایک قسم کی چادر ہے جس میں سرخ سرخ کاڑیاں (لکیریں دھاریاں) ہوتی ہیں اور اس میں نقش بھی ہوتے ہیں اس کا کپڑا ذرا کھردرا ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا قطری کپڑے کے عمدہ جوڑے جو بحرین کے ملک سے آتے ہیں۔ ازہری نے کہا بحرین میں ایک بستی ہے جس کا نام قطر ہے قطری اس کی طرف منسوب ہے۔ پھر قاف کو زیر دیدیا اور طا کو تخفیف کے لئے ساکن کردیا)۔

دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ عَلَيَّ دِرْعٌ قِطْرِيٌّ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ۔ امین نے کہا میں اُم المومنین حضرت عائشہ رضؓ کے پاس گیا وہ ایک قطری کرتہ پہنے ہوئے تھیں جس کی قیمت پانچ درہم ہوگی (پانچ درہم کا لفریا سوا دو ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ کا لباس ایسا سادہ اور کم قیمت تھا۔ ایک روایت میں دِرْعٌ قُطْنِيٌّ ہے یعنی سُوتی کپڑے کا کرتہ)۔

تَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ۔ آں حضرتؐ نے وضو کیا سر پر ایک قطری عمامہ تھا (سُرخ رنگ کا معلوم ہوا کہ سُرخ رنگ کا عمامہ باندھنا درست ہے بعضوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ وضو میں عمامہ کا سر سے اُتارنا ضروری نہیں بلکہ عمامہ پر مسح کرلینا کافی ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ یہ اُمرہبت سے وسوسہ کرنے والوں کا رَدّ کرتا ہے جو وضو میں عمامہ کا اُتارنا ضروری جانتے ہیں اور یہ تعمق ہے یعنی غلو جس عاصفت وارد ہوئی ہے اور ساری بھلائی آں حضرتؐ کی پیروی میں ہے اور ساری خرابی نئی بات نکالنے میں ہے)

قَنَفَرَتْ قَنْدَةً فَقَطَرَتِ السَّيْلَ فِي الْفَرَاتِ فَغَرِقَتْ۔ ایک چھوٹی بکری بھاگ نکلی، اس نے اس مرد کو ایک سیلابی دریائے فرات میں گرا دیا وہ ڈوب گیا (عرب لوگ کہتے ہیں طَعَنَهُ فَقَطَرَهُ اُس کو برچھے سے مار کر ایک

Marfat.com

کروٹ پر گرا دیا)۔

إِنْ رَجُلًا رَمَى امْرَأَةً يَوْمَ الطَّائِفِ فَمَا أَخْطَأَهَا أَنْ فَطَرَهَا۔ ایک شخص نے طائف کی جنگ میں ایک عورت پر تیر چلایا، تیر نے خطا نہیں کی اُس کو گرا دیا۔

لَا يُعْجِبُكَ الْمَرْءُ حَتَّى تَنْظُرَ عَلَى أَيِّ قُطْرَيْهِ يَقَعُ۔ تو کسی آدمی کے اعمال کو دیکھ کر فریفتہ نہ ہو جا (اس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے) جب تک یہ نہ دیکھے کہ وہ اخیر وقت میں کس کروٹ پر گرتا ہے (یعنی اس کا خاتمہ اسلام پر ہوتا ہے یا کفر پر، چونکہ ہر حال میں خاتمہ کا اعتبار ہے اگر ساری عمر اچھے کام کئے لیکن خاتمہ بُرے کام پر ہوا تو وہ بُروں ہی میں محشور کیا جائے گا)۔

قَدْ جَمَعَ حَاشِيَتَهُ وَضَمَّ قُطْرَيْهِ۔ ابوبکر صدیق رضؓ نے اسلام کا حاشیہ جمع کر دیا اور اس کے دونوں کناروں کو ملا دیا (یہ حضرت عائشہ رضؓ نے اپنے والد کی تعریف میں فرمایا یعنی انھوں نے مسلمانوں میں پھوٹ نہ ہونے دی، مسلمانوں کو ملا کر رکھا)۔

إِنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْقُطَرَ۔ ابن سیرینؒ قطر کو ناپسند کرتے تھے (نہایہ میں ہے کہ قطر اس کو کہتے ہیں کہ آدمی ایک پورہ یا ایک تھیلہ کھجور یا غلہ کا تول لے اور باقی پورے اور تھیلے اتنے ہی سمجھ کر بغیر تولے اسی حساب سے لے لے۔ بعضوں نے کہا قطر یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے جا کر کہے کہ تیرے گھر میں جو کھجور یا غلہ وغیرہ ہے اس کے ڈھیر پر کتنی ہی تولا تولے اور بغیر ناپے تولے مجھ کو دیدے۔ یہ قَطَائِلِ الْأَبِلِ سے ماخوذ ہے یعنی اونٹوں کی قطار۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَقْطَرْتُ الْإِبِلَ اور قَطَّرْتُهَا یعنی میں نے اونٹوں کی قطار لگائی)۔

إِنَّهُ مَرَّتْ بِهِ قِطَارُ جِمَالٍ۔ اونٹوں کی ایک قطار اُس کے سامنے سے گزری۔

يَقْطُرُ مَاءً۔ بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے (یعنی پانی لگا کر بالوں میں ابھی گیلاپن کی ہے۔ بعضوں نے کہا پانی ٹپکنے سے مُراد ہے کہ بال تر و تازہ اور شاداب ہیں گویا پانی سے تر ہیں)

وَذَكَرَ نَاقَةً يَقْطُرُ مَنِيًّا۔ ہمارے ذکر (عضو تناسل) سے منی بہہ رہی ہو (یعنی ابھی ابھی جماع سے فارغ ہوئے ہوں اور حج کا احرام باندھیں۔ بعضے صحابہ رضؓ نے اپنے نزدیک اس کو نامناسب سمجھا لیکن یہ خیال نہ کیا کہ اس حضرت کا جو حکم ہے اسی میں سراسر مصلحت ہے اور دنیا اور دین دونوں کی بھلائی اسی میں ہے)۔

مَوَاقِعُ الْقَطْرِ۔ پانی کے قطرے برسنے کے مقامات۔

عَيْنُ الْقِطْرِ۔ تانبے کا چشمہ۔

فِي أَقْطَارٍ مُتَبَايِنَةٍ۔ مختلف سمتوں میں۔

مَسَحَ رَأْسَهُ حَتَّى لَمَّا يَقْطُرْ سَرِبَ إِيسَامِحَ كِيا کہ پانی ٹپکنے کو نہ تھا۔

قِنْطَارٌ۔ ایک وزن ہے بارہ سو اوقیہ کا یا ایک سو بیس رطل کا یا بیل کی کھال بھر کر سونا یا چار ہزار دینار۔

هِيَ الْقِنْطَارُ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفَ مِثْقَالٍ مِنْ ذَهَبٍ قنطار پندرہ ہزار مثقال سونا (ایک مثقال چوبیس قیراط کا ہوگا۔ ان میں چھوٹا قیراط اُحد پہاڑ کے برابر اور بڑا تو اتنا بھاری ہے کہ اس کا فاصلہ زمین اور آسمان کے درمیان ہے)۔

مُجَرَّحٌ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ أَنْ تَقُومَ مَرَّتَحْتَ الْقِطْرِ غسل جنابت اس سے ادا ہو سکتا ہے کہ تو برسات میں مینہ میں کھڑا ہو جائے (تیرا سارا بدن بھیگ جائے اور مضمضہ اور استنشاق کر لے تو غسل ادا ہو جائے گا)۔

مَنْفِيٌّ عَنْهُ الْإِقْطَارُ۔ اللہ تعالیٰ کناروں اور حدوں سے پاک ہے۔

نَهَى أَنْ يُتَخَطَّى الْقِطَارُ۔ اونٹوں کی قطار کو پھاند کر جانے سے منع فرمایا (صحابہؓ نے اس کی وجہ پوچھی) تو فرمایا کہ اونٹوں کی قطار میں ایک اونٹ اور دوسرے اونٹ کے درمیان شیطان ہوتا ہے[1]

[1] یعنی ہمیں ہوا کھلا اونٹ ملا ہے بھلا اونٹ کاٹ لے یا لات مارے تو کیا بھیجے بڑے تو ۱۲ نقصان ہو اور ایذا پہنچے۔ (صحیح)

Marfat.com

قَطْرَۃٌ: پُل۔
قَطْرِیَۃٌ: جلدی بھاگنا بچھاڑنا۔
تَقَطُّرٌ: سر ہلانا۔
قُطُوْبٌ: چور، چُوہا، بھیڑیا، جاہل، نامرد، بیوقوف، ایک قسم کا غلاظ دماغ، جگنو جو رات بھر چمکتا پھرتا رہتا ہے، ایک قسم کی بھاجی، خفیف چھوٹا بچہ خول چھوٹا لکا۔
لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدَکُمْ جِیْفَۃَ لَیْلٍ قُطُوْبَ نَھَارٍ میں تم میں سے کسی کو رات کا مُردہ دن کا قطب نہ دیکھوں (یعنی دن بھر تو دنیا کے دھندوں میں گھومتا رہے جیسے قطب (جگنو) رات بھر گھومتا رہتا ہے نہ آرام نہیں لیتا اور رات کو مُردے کی طرح پڑ جائے، رات بھر سوتا رہے)۔
قُصْرُ تَاءٍ: ایک موضع کا نام ہے ملک عراق میں، وہاں شراب بنتی ہے (اور صَرَاط ایک نہر کا نام ہے اسی ملک میں)
قَطٌّ: کاٹنا۔
قُطُوْطٌ: ہنگامہ ہونا۔
قَطَطٌ اور قَطَاطَۃٌ: بہت گھونگر بال ہونا۔
تَقْطِیْطٌ اور اِقْطَاطٌ: کاٹنا۔
جَاءَتِ الْاِبِلُ قَطَائِطَ: گھوڑوں کی ٹکڑیاں ٹکڑیاں آئیں۔
قَطُّ الشَّعْرِ: سخت گھونگر چھوٹے چھوٹے بال والا۔
اِنْ جَاءَتْ بِہٖ عَبْدًا قَطَطًا فَھُوَ لِفُلَانٍ۔ اگر بچہ سخت گھونگر بال والا پیدا ہو تو وہ فلاں شخص کا نطفہ ہے۔
کَانَ اِذَا عَلَا قَدَّ وَاِذَا تَوَسَّطَ قَطَّ: حضرت علیؓ جب اوپر سے ضرب لگاتے تو سر سے لے کر نیچے تک دو ٹکڑے برابر کر دیتے اور جب بیچ میں (عرض میں) ضرب لگاتے تو بھی دو ٹکڑے کر دیتے۔
لَا یَبِیْعُ اَحَدُکُمْ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْہِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ اِلَّا اَنْ یَّاْذَنَ لَہٗ: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام دے مگر جب وہ اجازت دے دے۔
لَا یَبِیْعُ اَحَدُکُمْ قَطُّ اِلَّا بَاعَ: تم میں سے کوئی بیع نہیں کرتا مگر بیع کر لیتا ہے۔
قَطَّ: کاٹنا، پھاڑنا، لکھنا، ہلانا۔
مُقَاطَعَۃٌ: ترک ملاقات (اس کی ضد مُوَاصَلَۃٌ ہے۔ نیز تلواروں کو دیکھنا کون زیادہ کاٹتی ہے، ایک معین اُجرت پر کام دینا، مقطعہ دینا۔)
اِقْطَاعٌ: کاٹنے کی اجازت دینا، خاموش کر دینا، کپڑے کا کافی ہونا، کاٹنے کے وقت آجانا، غائب ہو جانا، خاموش رہ جانا۔
تَقَطُّعٌ: لپٹنا، غلط ہو جانا، بانٹ لینا۔
تَقَاطُعٌ: ترک ملاقات کرنا۔
اِنْقِطَاعٌ: کٹ جانا، ٹوٹ جانا، موقوف ہو جانا، رُک جانا، سُوکھ جانا۔
لَبَنٌ قَاطِعٌ: کھٹا دودھ۔
بُرْھَانٌ قَاطِعٌ: مضبوط اور قطعی دلیل۔

سالانہ یا ششماہی پر امیر اور رئیس نکالا کرتے کہ فلاں شخص کو خزانہ سے اتنا روپیہ دیا جائے (یعنی خزانہ کے چک) تو زید بن ثابتؓ اور عبداللہ بن عمرؓ نے ان کا روپیہ وصول کرنے سے پہلے اُن کی کسی اور شخص کے ہاتھ بیع ڈالنا جائز رکھا ہے اور دوسرے فقہا نے جب تک ان کا روپیہ بالکل صاحب مال کو وصول نہ ہو لے، ان کی بیع ناجائز لکھی ہے)۔
قَطْعٌ یا مَقْطَعٌ یا قِطَاعٌ: کاٹنا، بند کر دینا، روکنا، باطل کرنا، توڑ دینا۔
قَطْعٌ فِی الْقَوْلِ: جزم اور قطعی طور سے کوئی بات کہنا
ڈرانا، منع کرنا، عبور کرنا، چیرڈالنا، مارنا، خاموش کر دینا۔
قُطُوْعٌ اور قِطَاعٌ اور قَطَاعٌ: کٹ جانا، موقوف ہو جانا، سرد ملک سے گرم ملک میں جانا۔
قَطْعٌ اور قَطِیْعَۃٌ: ناطہ رشتہ کاٹ دینا، گلا گھونٹنا، بھینا، بند کرنا، بات نہ کر سکنا۔
قَطْعٌ اور قَطْعَۃٌ اور قُطُعٌ اور قُطَاعٌ: جدا ہو جانا۔
تَقْطِیْعٌ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا، کپڑا کترنا، کافی ہونا، آگے نکلنا، ہلانا۔

قَاطِعُ الطَّرِیْقِ۔ ڈاکو جو مسافروں کو لوٹتا ہے راہزن۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاہُ وَعَلَیْہِ مُقَطَّعَاتٌ لَّہٗ۔ ایک شخص آں حضرتؐ کے پاس آیا وہ چھوٹے چھوٹے کپڑے پہنے تھا۔ (جو اُس کے بدن کے موافق پُورے نہ تھے۔ بعضوں نے کہا مُقَطَّعَات وہ کپڑے ہوکاٹ کر سیئے جاتے ہیں جیسے قمیص وپیرہن یا جو کاٹے نہیں جاتے جیسے تہبند چادر وغیرہ)

اِذَا تَقَطَّعَتِ الظِّلَالُ۔ چاشت کی نماز کا وقت وہ ہے جب سائے چھوٹے ہو جائیں (یعنی دن چڑھ جائے، کیونکہ صبح کو سایہ بہت لمبا پڑتا ہے۔ جوں جوں سورج بلند ہوتا جاتا ہے سایہ چھوٹا ہوتا جاتا ہے)۔

مِنْہَا مُقَطَّعَاتُہُمْ وَحُلَلُہُمْ۔ بہشت کے درختوں سے بہشتیوں کے کپڑے اور زیورات بنائے جائیں گے (بعضوں نے کہا مُقَطَّعَات کا واحد مستعمل نہیں ہوتا تو ایک چھوٹے جُبّہ یا قمیص کو مُقَطَّعَہ نہیں کہیں گے بلکہ کئی چھوٹے کپڑوں کو مُقَطَّعَات کہیں گے اور ایک کپڑے کو ثَوْب کہیں گے)

نَھٰی عَنْ لُبْسِ الذَّھَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا۔ سونے کے پہننے سے آپ نے منع فرمایا مگر جب تھوڑا سا ہو جیسے چھلا بالی وغیرہ۔ یہ ممانعت عورتوں کے لئے ہے کیونکہ مَردوں کو تو مطلقاً سونا پہننا حرام ہے، قلیل ہو یا کثیر۔ بعضوں نے قلیل سونا مَردوں کے لئے بھی جائز رکھا ہے جیسے سونے کی ناک جو ٹوٹ جائے تو چاندی سے بڑا لینا کیونکہ چاندی بدبودار ہو جاتی ہے۔ نہایہ میں ہے کہ قلیل وہ ہے جو نصاب سے کم ہو۔ اس میں زکوٰۃ واجب نہ ہو اور کثیر کا استعمال شاید اس وجہ سے ناجائز ہوا ہو کہ آدمی بخیلی کر کے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اور گنہگار ہو یہ تو جب ہے ان لوگوں کے مذہب پر ہو سکتی ہے جو زیور کی زکوٰۃ کے قائل ہیں)۔

اِسْتَقْطَعَہُ الْمِلْحَ الَّذِیْ بِمَأْرِبَ۔ (ابیض بن حمال نے آں حضرتؐ سے یہ درخواست کی کہ ان کو مأرب (ایک مقام کا نام ہے) کے نمک کا کان (اجارہ داری) دیدیا جائے (قطع کے طور پر ان کے حوالہ کر دیا جائے کہ گویا اور وہاں کا نمک نہ لے سکے)

لَتُبَاعَنَّ مَدِیْنَتُکُمْ اَقْطَعَ النَّاسِ الدُّوْرَ۔ جب سنحضرت مدینہ میں تشریف لائے تو لوگوں کے لئے گھروں کو معین کیا (ان کو انصار کے گھروں میں اُتار دیا۔ بطور مُستعار اُن کو دلائے)۔

اِنَّہٗ اَقْطَعَ الزُّبَیْرَ نَخْلًا۔ آں حضرتؐ نے زبیرؓ کو کھجور کے درخت مقطعہ کے طور پر دیئے (شاید یہ مقطعہ خمس میں سے دیا ہوگا جو آپ کا حصہ تھا بعضوں نے یہ مقطعہ اس زمین میں سے آپ نے دیا تھا جو مدینہ میں تشریف لانے پر انصار نے آں حضرتؐ کے لئے مقرر کی تھی۔ بعضوں نے کہا بنی نضیر یہود یوں کے باغات میں سے یہ مقطعہ دیا گیا تھا)

اِسْتَقْطَعَ الْاِمَامَ قَطِیْعَۃً۔ امام سے مقطعہ کی درخواست کی۔

کَاَنْ اَھْلَ دِیْوَانٍ اَوْ مُقَطِّعِیْنَ۔ مسلمانوں کے لشکر کے لوگ یا تو تنخواہ دار ہوتے (جن کی تنخواہیں دفتر میں لکھی جاتیں یا مقطعہ دار ہوتے (جن کو تنخواہ کے بدلہ مقطعہ یا جاگیر دی جاتی۔ ایک روایت میں مُقْتَطِعِیْن ہے معنی وہی ہیں)۔

لَا حَتّٰی یُقْطَعَ۔ جب تک ہمارے بھائیوں کو مقطعہ نہ دیا جائے ہم کو بھی نہ دیا جائے۔

اَوْ یُقْتَطَعُ بِھَا مَالُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ۔ یا جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال مارلے۔

فَخَشِیْنَا اَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا۔ ہم ڈرے ایسا نہ ہو کوئی آں حضرتؐ کو اکیلا پاکر جب ہم آپ کے پاس نہ ہوں، آپ کو پکڑلے یا مار ڈالے۔

لَا یَقْتَطِعُوْکَ۔ ایسا نہ ہو تم کو اکیلا پاکر مار ڈالیں۔

وَلَوْ شِئْنَا لَاقْتَطَعْنَاھُمْ۔ اگر ہم چاہتے تو ان کو مار لیتے (کیونکہ موقع مل گیا تھا وہ اپنے لوگوں سے علیحدہ ہو گئے تھے)۔

Marfat.com

كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا۔ آں حضرت جب لشکر کی کوئی ٹکڑی کسی مقام پر بھیجنا چاہتے (روانہ کرنے کے لئے)۔

هٰذَا مُقَامُ الْعَائِذِ بِاللّٰهِ مِنَ الْقَطِيعَةِ۔ یہ اُس شخص کا مقام ہے جو ناطہ توڑنے سے تیری پناہ لیتا ہے

إِنْ شِئْتُمْ رُدُّوا الْقَطِيعَةَ۔ اگر مجھ سے ناطہ توڑنے کی منت مانیں۔

لَيْسَ فِيكُمْ مَنْ تَقْطَعُ دُونَهُ الْأَعْنَاقُ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ۔ تم میں کوئی ابوبکر صدیق رضؓ کی طرح نہیں ہے جن کے پاس پہنچنے کے لئے گردنیں کٹ جاتی ہیں (یعنی فضائل اور دینا میں کوئی ان کا ہمسر نہیں ہوسکتا۔ جیسے گھوڑ دوڑ میں عمدہ گھوڑے سے نئے گھوڑے دوسرے گھوڑوں کی دوڑ کے وقت گردنیں ٹوٹ جاتی ہیں پر اُس تک نہیں پہنچ سکتے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: تَقَطَّعَتْ أَعْنَاقُ الْخَيْلِ عَلَيْهِ فَلَمْ تَلْحَقْهُ۔ یعنی گھوڑوں کی گردنیں اس پر کٹ گئیں پر اس تک نہ پہنچ سکے)

فَإِذَا هِيَ تَقْطَعُ دُونَهَا السَّرَابُ۔ وہ اس قدر جلد بھاگی کہ چمکتی ریتی جو دُور سے جنگل میں پانی معلوم ہوتی ہے اس کے پیچھے دکھلائی دینے لگی (یعنی بہت دور نکل گئی) ایک روایت میں تَقْطَعُ ہے بصیغہ ماضی)۔

إِنَّهُ أَصَابَهُ قُطْعٌ۔ اُن کا دم رک گیا (ضیق النفس ہوگیا)

كَانَتْ يَهُودُ فِيمَا لَهُمْ ثِمَارٌ لَا يُصِيبُهَا قَطْعَةٌ۔ یہودیوں کے میوے میں کبھی پانی کی کمی نہیں ہوتی تھی (اُن کے کنوؤں میں ہمیشہ پانی افراط سے رہتا تھا)۔

إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ۔ قیامت کے قریب ایسے فتنے ہوں گے جیسے اندھیری رات کا ایک ٹکڑا (یعنی نہایت تاریک اور اندھا دھند فسادات ہوں گے۔ جن میں حق کی تمیز باطل سے دشوار ہوگی)۔

مترجم کہتا ہے میں نے اِس حدیث کو یوں پڑھا ہے كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ۔ یعنی اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح بصیغہ جمع)۔

فَجَاءَ وَهُوَ عَلَى الْقِطَعِ فَنَفَضَهُ۔ پھر وہ آیا اس وقت وہ قلع پر تھے اس کو جھٹکا (قطع وہ کپڑے کا ٹکڑا) یا نمدہ جو زین کے تلے اونٹ کے دونوں مونڈوں پر ڈالا جاتا ہے)

إِقْطَعُوا عَنِّي لِسَانَهُ۔ عباس بن مرداس کو دے دلا کر اس کی زبان بند کرو (اُس کو اتنا دو کہ وہ راضی ہوجائے اور آئندہ اور شعر نہ کہے)۔

أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي شَاعِرٌ فَقَالَ يَا بِلَالُ اقْطَعْ لِسَانَهُ فَأَعْطَاهُ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا۔ ایک شخص آں حضرتؐ کے پاس آیا کہنے لگا۔ میں شاعر ہوں۔ آپ نے بلالؓ سے فرمایا اس کی زبان روک (کچھ دے کر نکال)؛ انہوں نے اس کو چالیس درم دیئے (شاید وہ مسافر اور محتاج ہوگا۔ جن کا حق بیت المال میں ہوتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ نے اپنے نفس میں سے یہ دلایا ہو جیسے ایک روایت میں ہے کہ آں حضرتؐ نے کعب بن زہیر کو قصیدہ بانت سعاد کے صلہ میں اپنی چادر عنایت فرمائی۔ بہرحال شاعروں کو کچھ دے کر ان کی زبان اُن سے بند کرنا ہماری شریعت میں منع نہیں ہے البتہ دوسرے مسلمانوں کا مال ان کو دے ڈالنا اور اصحاب حقوق کو محروم رکھنا؛ جیسے دُنیا دار بادشاہوں کا طریق ہے کہ ہزاروں لاکھوں روپے شاعروں کو دیدیتے ہیں اور اللہ کے نام پر محتاجوں کو یا دین دار عالموں کو ایک روپیہ نہیں دیتے، ناجائز اور گناہ ہے۔ جناب امام حسن رضؓ سے منقول ہے کہ آپ نے ایک شاعر کے ساتھ بہت سلوک کیا۔ لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو فرمایا کہ خیر المال ما وقی به العرض یعنی بہتر مال وہ ہے جس کی وجہ سے آدمی اپنی عزت بچائے)۔

سَارِقٌ سَرَقَ فَقُطِعَ فَكَانَ يَسْرِقُ فَتُقْطَعُ يَدُهُ أَوْ يُقْطَعُ۔ ایک شخص نے چوری کی، اس کا ہاتھ کاٹا گیا

پھر وہ کے ہاتھ سے چرا لیا کرتا (پھر بھی اُس نے چوری نہ چھوڑی
خوئے بد را در طبیعت کرنشست
نہ رود جز بوقت مرگ از دست

یَقُوْمُوْنَ فِیْهِ مِنَ الْقُطَیْعَاءِ۔ اس میں ذلیل و اراذل رہا کرتے تھے (جو ایک قسم کی کھجور ہے۔ بعضوں نے کہا گندہ کھجور جو ابھی خوب پختہ نہ ہوئی ہو)۔

اَکْرَعُ فِی الْقَطِیْعِ۔ میں تو بکریوں کے ایک مندے (ریوڑ، گلہ) کے بدلے منتر پڑھوں گا۔

قَطِیْع۔ بکریوں کا گلہ جس میں دس سے لے کر چالیس تک بکریاں ہوں۔

فَاَتَمَّا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ نَّارٍ۔ اگر میں ظاہر پر فیصلہ کردوں، (یعنی مقدمہ کی روئداد اور ظاہری شہادت پر اور مدعی کو معلوم ہو کہ وہ جھوٹا ہے، اس کا کوئی حق نہیں ہے تب بھی میں اس کو ڈگری دلا دوں) تو میں اس کو دوزخ کی آگ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں (وہ یہ نہ سمجھے کہ میرے فیصلے کی وجہ سے اس کے لئے وہ مال حلال ہو گیا۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آں حضرت ﷺ کو علم غیب نہ تھا آپ بھی دوسرے قاضیوں کی طرح ظاہری روئداد پر فیصلہ کیا کرتے تھے۔ البتہ اگر آپ چاہتے تو اللہ تعالیٰ جو مقدمہ میں اصل حال پر مطلع کر دیتا۔ مگر آپ نے اسی روش پر چلنا چاہا جس پر اپنی امت کے قاضیوں کو چلانا منظور تھا یعنی وہ ظاہری روئداد مقدمہ اور شہادت پر فیصلہ کر دیا کریں، اس حدیث میں جمہور علماء کے قول کی دلیل ہے کہ قاضی کے فیصلے سے کوئی حرام حلال نہیں ہو جاتا۔ اور قاضی کی قضا صرف ظاہر اً نافذ ہوتی ہے نہ کہ باطناً یعنی فَبَیْنَهُ وَ بَیْنَ اللّٰهِ اور امام ابو حنیفہؒ نے اس حدیث کا اور اجماع کا خلاف کیا ہے)۔

کَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ۔ گویا وہ چاند کا ایک ٹکڑا ہے
اِمَّا مُقَطَّعَةً اَوْ مُنْتِنَةً۔ قط قط کر کے (یہ راوی کا شک ہے کہ مُقَطَّعَةً کہا یا مُنْتِنَةً) یعنی تھوڑا تھوڑا بہ انتساط۔

قَطَعْتُ عُنُقَ صَاحِبِكَ۔ تو نے اپنے یار کی گردن کاٹ ڈالی (اس کی تعریف کر کے مُراد وہ تعریف ہے جو بیجا ہو، حد سے زیادہ ہو یا کسی دنیاوی غرض سے۔ طور خوشامد اور چاپلوسی کے ہو یا ایسا ہو کہ جس کی تعریف کی جاتی ہے اس کے مغرور ہو جانے کا اندیشہ ہو، لیکن متقی اور پرہیزگار اور خدا ترس اور دیندار کی واجبی تعریف کرنا منع نہیں ہے اور کئی صحابہ سے منقول ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ ایک شخص کے اعمال خیر کی تعریف کرنا اس نیت سے کہ دوسرے لوگوں کو بھی رغبت ہو اور خوشی کے ساتھ اعمال خیر بجا لائیں جائز بلکہ مستحب ہے)

یَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ۔ نمازی کی نماز گدھا سامنے سے نکل جانے سے ٹوٹ جاتی ہے۔

قَطَعَ الصَّلٰوةَ الْمَرْأَةُ۔ عورت کا سامنے سے نکل جانا بھی نماز کو توڑ ڈالتا ہے۔

لَا یَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَیْءٌ وَّ ادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ نماز کسی چیز کے سامنے سے نکل جانے سے نہیں ٹوٹتی لیکن جہاں تک تم سے ہو سکے سامنے نکلنے والے کو روکو (سامنے سے نکلنے نہ دو)

اَلْبَیْعُ اِلٰی اَجَلٍ وَّ الْمُقَاطَعَةُ۔ ایک میعاد پر مال بیچنا اور مقاطعہ کرنا (یعنی مضاربت)

فَمُتُّ اِلٰی فِیْهَا فَقَطَعْتُهٗ۔ میں اُٹھا اور میں نے اس مشک کا مُنہ کاٹ لیا (تاکہ بطور تبرک کے اس کو اپنے پاس رکھوں کیونکہ آں حضرت ﷺ کا دہن مبارک اس کو لگا تھا)

فَمُتُّ اِلٰی فِیْهَا فَقَطَعْتُ فَمَهَا وَحَفَظْتُهٗ فِیْ بَیْتِیْ۔ میں اس مشک کے دہانہ کی طرف گیا اس کو کاٹ لیا اور اپنے گھر میں رکھ چھوڑا (اس کو مرلیوں کی شنا کا آلہ بنایا)۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اقْطَعْ دَابِرَھُمْ۔ یا اللہ اُنکی جڑ کاٹ ڈال۔
اَللّٰھُمَّ اقْطَعْ اٰثَرَہٗ۔ یا اللہ اس کا نشان میٹ دے (وہ زمین پر چل نہ سکے لنجا ہو کر پڑا رہے)۔
تَقَاطَعُوْا تَبَاغَضُوْا وَالْقَطْعُ۔ اس کا خراج سونا تھہرا
قَطَعُوْا اَصَابَہٗ الْبَوْلُ۔ جس چیز میں پیشاب لگ جاتا، (کپڑے یا کھال ہو)، اس کو کاٹ ڈالنے (دینی اسرائیل میں یہی طہارت تھی جو نہایت سخت اور دشوار تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت پر آسانی کر دی کہ پانی سے دھونا کافی کر دیا)
یَمُرُّ بِاَحَدِھِنَّ وَھِیَ تَقْطَعُ بِہٖ۔ شیطانی اونٹ وہ ہے کہ کوئی اپنے بھائی مسلمان کو دیکھے وہ چلنے سے عاجز ہو گیا ہے (بیمار ہو گیا ہے یا پاؤں میں درد ہے) سواری کا جانور گر گیا ہے، مگر اس کو اپنے اونٹ پر سوار نہ کرے اور یوں ہی چھوڑ جائے)
یُقْطَعُ فِیْ مَجَاعَۃٍ۔ اس وقت مجاہدین کی ٹکڑیاں کٹ جائیں گی (دوسرے مسلمان ان کی مدد نہ کریں گے)۔
قُطِعَ عَنَّا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ مشرکوں کی ایک جاسوسی ٹکڑی کو کاٹ دیا۔
فَاَمَرَ بِقَطْعِ یَدَیْھَا۔ ایک عورت انگے پہنچے لے کر پھر مکر جاتی (اس طرح پر ایمان مارلیتی) آں حضرتؐ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا (اہل حدیث کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے لیکن جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ عاریت لینے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ آں حضرتؐ نے اس عورت کو ڈرانے کے لئے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ مگر کاٹا نہ ہوگا)۔
لَا یَمِیْنَ فِیْ قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ۔ ناطہ کاٹنے میں قسم پوری نہ ہوگی (مثلاً کوئی قسم کھالے کہ اپنے باپ یا ماں سے بات نہ کروں گا تو ایسی قسم توڑ ڈالنا چاہئے۔ اسی طرح ہر گناہ کی بات پر جو قسم کھائے اس کو توڑ ڈالے اور کفارہ دیدے)
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُقَطَّعَاتِ النِّیْرَانِ۔ تیری پناہ آگ کے ٹکڑوں سے (جو دوزخیوں کو بہنائے جائیں گے)۔
اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُقَطِّعُ الرَّجَاءَ۔ تیری پناہ ان گناہوں سے جو اُمید قطع کر دیتے ہیں (جن کی وجہ سے آدمی کو مغفرت کی اُمید نہیں رہتی)
قَطِیْعَہ۔ بغداد کا ایک محلہ جو خلیفہ منصور عباسی نے لوگوں کو آباد کرنے کو دیا تھا۔
خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰدَمَ وَقَطَعَہُ الدُّنْیَا قَطِیْعًا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا اور دنیا کو قطعہ کے طور پر ان کو دی۔
قَطَایِعُ الْمُلُوْکِ کُلُّھَا لِلْاِمَامِ۔ بادشاہوں کی ذاتی جائدادیں (جیسے مقطعہ گاؤں برج قلعہ وغیرہ) سب امام کو ملیں گے (دینی جو مسلمانوں کا امام یعنی سالار لشکر ہو)۔
قَطَعَ عَلَیْہِ نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِمِائَۃِ اِنْسَانٍ۔ چار سو آدمیوں نے اُن سے بیعت کی (ان کی امامت کے قائل ہوئے)۔
یَقْطَعُ۔ کاٹنے کا آلہ (جیسے قینچی چھری چاقو وغیرہ)
اَرْضٌ مُنْقَطِعَۃٌ۔ وہ زمین جو آبادی سے دُور اور الگ ہو
قُطَّاعُ الطَّرِیْقِ۔ ڈاکو، رہزن لوگ، بٹ مار۔
قَطُفَ۔ چننا، جمع کرنا، جلدی سے اوچک لیجانا، کوچلانا۔
قِطَافٌ اور قُطُوْفٌ۔ دیر میں چلنا یا چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھا کر جلدی چلنا۔
تَقْطِیْعٌ بمعنی قَطْفٌ ہے۔
اِقْطَافٌ۔ دیر میں چلنے والے جانور کا مالک ہونا، انگور کے کاٹنے کا وقت آجانا (جیسے اِقْطَافٌ، چننا اوچک لیجانا، خلاصہ لینا۔
مُقَاطَفَہ۔ جو انگور زمین پر گر جائیں۔
وَکَانَ جَمَلِیْ یَدِیْہِ قِطَافٌ۔ میرا اونٹ چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر تیز چلتا تھا۔
عَلٰی جَمَلٍ لِیْ قَطُوْفٍ۔ میں اپنے ایک اونٹ پر سوار تھا جو دیر میں چلنا خار (صحراء) میں ہی قطوف وہ جانور جو

Marfat.com

سست چلتا ہو)۔

اِنَّهٗ رَكِبَ عَلٰى فَرَسٍ لِّاَبِيْ طَلْحَةَ يَقْطِفُ اَحْمَرَ: ابو طلحہؓ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست اور مٹھا تھا۔

اَقْطَفَ الْقَوْمُ دَابَّةَ اَمِيْرِهِمْ۔ لوگ اپنے سردار کے جانور کی چال چل رہے تھے (اپنے جانوروں کو اُس کے جانور کے پیچھے چلا رہے تھے)

كَانَ قَطُوْفًا۔ وہ جانور سست تھا۔

يَجْمَعُهُمُ النَّدَى عَلَى الْقِطْفِ فَيُشْبِعُهُمْ۔ کئی آدمی انگور کے ایک خوشے پر جمع ہوں گے (سب مل کر اس میں سے کھائیں گے وہ سب کا پیٹ بھر دے گا)

قِطْفٌ۔ بہ کسرۂ قاف خوشہ (بعضوں نے بہ فتحہ قاف روایت کیا ہے۔ اس کی جمع قِطَافٌ اور قُطُوْفٌ ہے)

اَرٰى رُءُوْسًا قَدْ اَيْنَعَتْ وَحَانَ قِطَافُهَا: تاجر ظالم نے کہا) میں چند سر دیکھتا ہوں جو پک گئے ہیں ان کے کاٹنے کا وقت آپہنچا ہے۔

يَقْذِفُوْنَ فِيْهِ مِنَ الْقَطِيْفِ۔ اس میں کٹا ہوا پتہ ڈال رہے ہیں (ایک روایت میں يُدِيْفُوْنَ فِيْهِ مِنَ الْقَطِيْفِ ہے)۔

بِقِطَافٍ مِّنْ قِطَافِهَا۔ اس کے خوشوں میں سے ایک خوشہ۔

اَنْ اَخُذَ قِطْفًا۔ میں ایک خوشہ لے لوں۔

تَعِسَ عَبْدُ الْقَطِيْفَةِ۔ چادر کا بندہ تباہ ہوا۔ (قطیفہ وہ کملی جس کا حاشیہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ جو دنیا کی طمع سے نیک کام کرے یعنی بندہ شکم اور رکابی نہ ہے)

جُعِلَ فِيْ قَبْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيْفَةٌ حَمْرَاءُ۔ آں حضرتؐ کی قبر شریف میں ایک سرخ چادر بچھائی گئی تھی (وہ چادر آپ کے غلام شقران نے بچھا دی تھی) بعضوں نے کہا اب مجھ کو یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ اس چادر کو دوسرا کوئی شخص اوڑھے۔ علماء نے کہا ہے کہ یہ امر خاص آں حضرتؐ کے لئے تھا اور دوسرے کسی کے لئے قبر میں کپڑا بچھانا یا تکیہ رکھنا مکروہ ہے)۔

خَمِيْصَةٌ قَطِيْفَةٌ قَزَكِيَّةٌ۔ آپ کے نیچے خز کی ایک چادر تھی۔

قَطِيْفٌ۔ بصرہ کے مقب میں چند مواضع ہیں۔

قَطْلٌ۔ کاٹنا گردن مارنا۔

تَقْطِيْلٌ۔ کاٹنا۔

تَقَطُّلٌ۔ کٹ جانا۔

قَطْمٌ۔ دانت کاٹنا۔

قَطَمٌ۔ جماع کی خواہش ہونا۔

قَطَامِ۔ ایک عورت کا نام ہے۔

قَطَامِيٌّ۔ باز۔

قَطِيْعَةٌ۔ بدمزہ دودھ مٹھی بھر اناج۔

مُقْطَمٌ۔ پنجہ۔

قَطَنٌ۔ ٹھہرنا

قُطُوْنٌ۔ اقامت کرنا، رہنا، خدمت کرنا۔

تَقْطِيْنٌ۔ ٹھہرانا، بدبو دار ہونا۔

قُطُنٌ یا قُطُنٌ۔ روئی

قَطَنَ عَبْدَ اللّٰهِ دِرْهَمٌ۔ عبداللہ کو ایک درم (روزانہ) کافی ہے (درم ۵ رکلہ دار کا ہوتا ہے)

قَالَتْ اُمُّهٗ لَمَّا حَمَلَتْ بِهٖ وَاللّٰهِ مَا هِيَ فِيْ قَطَنٍ وَّلَا اِثْمٍ۔ جب حضرت آمنہؓ کو آں حضرتؐ کا حمل رہا تو وہ کہنے لگیں خدا کی قسم مجھ کو کچھ بوجھ معلوم نہیں ہوا نہ تکلیف میں نہ پیڑو میں (قطن بیٹھ کا نیچے کا حصہ اور ثنہ پیٹ کا نیچے کا حصہ)۔

حَتّٰى اُتِيَ عَارِيَ الْحَالَيْنِ وَالْقَطَنِ۔ یہاں تک کہ میں سینہ اور پیڑو کھلا ننگا ہو کر آؤں گا (بعضوں نے کہا، صحیح قَطِنٍ ہے بہ کسرۂ طا جو جمع ہے قِطْنَةٌ کی یعنی دونوں

Marfat.com

راہوں کا درمیانی مقام)۔

حَتّٰی کُنْتُ قِیْدَ النَّارِ۔ (حضرت سلمان فارسیؓ نے کہا میں آتش پرست تھا اور آگ کی پوجا کیا کرتا تھا) یہاں تک کہ آگ کا مجاور بن گیا (یعنی آتش خانہ کا خادم اور متولی)۔

ایک روایت میں قِطَارُ النَّارِ یہ جمع ہے قَاطِرٌ کی یعنی آگ میں رہنے والا۔ یا مفرد ہے بمعنی قَاطِرٍ جیسے فَرَطٌ بمعنی فَارِطٌ ہے)

نَحْنُ قَاطِنُوْنَ اللّٰہِ۔ ہم اللہ کے حرم کے رہنے والے ہیں (یعنی مکہ معظمہ کے)

فَاِنِّیْ قَاطِنُ الْبَیْتِ عِنْدَ الْمَشَاعِرِ۔ میں بیت اللہ کا رہنے والا ہوں حرمت والے مقاموں کے پاس۔

کَانَ یَاْخُذُ مِنَ الْقَطَنِیَّۃِ الْعُشْرَ۔ حضرت عمرؓ دالوں میں سے دسواں حصہ زکوٰۃ کا لیا کرتے تھے، جیسے مونگ، مشور، چنا، لوبیا، ماش وغیرہ سے، ان سب میں سے عشر وصول کرتے)

یَقْطِیْنٌ۔ کدو یا ہر بیل والا درخت یا الخیریا موز (اور ابوعلی بن یقطین اور علی بن یقطین شیعہ راویوں میں سے ہیں)۔

قَطُوْ۔ دیر میں چلنا بھاری ہو کر۔

قَطَا۔ مشہور پرندہ ہے

تَقَطِّیْ۔ دیر لگانا۔

اِقْطِیْطَاءٌ۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر چلنا یا نوشی اور بچے پن کے ساتھ۔

قَطْوَانٌ۔ کوفہ میں ایک مقام کا نام ہے (اسی کی طرف منسوب ہے عَبَاءٌ قَطْوَانِیَّۃٌ کوفان کی عبا)۔

قُطْنِیٌّ۔ تسنیم سے قطا کی۔

لَیْسَ قَطَامِثْلَ قُطَنِیٍّ۔ (یہ ایک مثل ہے، یعنی چھوٹے بڑے برابر نہیں ہیں۔

مُوَاَحْدَی مِنَ الْقَطَا۔ وہ قطا سے زیادہ رستہ پہچاننے والا ہے (کہتے ہیں یہ پرندہ کوسوں پانی کی تلاش میں نکل جاتا ہے پھر اپنے گھونسلے میں چلا آتا ہے اور اپنے جوزے کو پانی پلاتا ہے)۔

مُوَاَصْدَقُ مِنَ الْقَطَا۔ وہ قطا سے زیادہ سچا ہے (قطا وہیں رہتا ہے جہاں پانی اور گھاس ہو تو اس کی آواز سے عرب لوگ پہچان لیتے ہیں کہ یہاں پانی ہے عرب لوگ اس کو سَیِّدُ قُطَا بھی کہتے ہیں)۔

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی بْنِ عِمْرَانَ فِیْ هٰذَا الْوَادِیْ مُحْرِمًا بَیْنَ قَطْوَانِیَّتَیْنِ۔ جیسے میں حضرت موسیٰ کو اس میدان میں دیکھ رہا ہوں وہ دو سفید قلوان کی چادروں میں احرام باندھے ہوئے جا رہے تھے (دوسری روایت ہے کہ لبیک پکارتے ہوئے جا رہے ہیں)۔

تَحَارُ فِیْهِ الْقَطَا۔ وہاں قطا حیران رہ جاتا ہے (حالانکہ قطا سب پرندوں سے زیادہ اپنا گھونسلہ پہچانتا ہے اور کوسوں کی مسافت پر جا کر پھر وہاں سے چلا آتا ہے راستہ نہیں بھولتا)۔

مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِمَقْعَصِ قَطَاۃٍ۔ جو شخص قطا کے گھونسلے کے برابر مسجد بنائے۔

بابُ القاف مع العین

قَعْبٌ۔ پیالہ۔ (اس کی جمع اَقْعُبٌ اور قِعَابٌ اور قِعَبَۃٌ بھی ہے)۔

قَعْبُ الْکَلَامِ۔ کلام کی تہہ۔

قَعِیْبٌ۔ عدد کثیر۔

تَقْعِیْبٌ۔ تہ دار کرنا، بات کو حلق سے نکالنا۔

قَاعِبٌ۔ چلانے والا بھیڑیا۔

مَحْلَبٌ فِیْ قَعْبٍ۔ ایک لکڑی کے پیالہ میں دودھ دوہنا۔

دُوْلِیٌّ قَعْبَرِیٌّ۔ بدخلق، بخیل، بے مروت، سخت مزاج۔

Marfat.com

إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالَ كُلُّ شَدِيدٍ قَعْدَتِي۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ دوزخی کون ہوگا؟ فرمایا ہر ایک بدمزاج قعدری۔ (لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ قعدری کسے کہتے ہیں؟ فرمایا جو اپنے بال بچوں عزیزوں دوستوں پر سختی کرتا ہو جبھی نے کہا میں نے ازہری سے قعدری کے معنی پوچھے۔ انھوں نے کہا مجھے معلوم نہیں زمخشری نے کہا شاید یہ قَعْدَتِی کا قلب ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ عَنْدَتِیٌّ اور ظُلْمٌ عَبْدَتِیٌّ یعنی سخت آدمی اور سخت ظلم اور کلام عرب میں قلب بہت شائع ہے)

قَعَدَاتٌ۔ ایک بار بیٹھنا بیٹھنے میں جتنی جگہ لے، اور سرین۔

قُعُودٌ۔ مَقْعَدٌ۔ بیٹھنا یا کھڑے سے بیٹھ جانا، یا لیٹنے سے اور سجدہ سے بیٹھ جانا۔ بعضوں نے کہا قعود اوپر سے نیچے کی طرف اور جلوس نیچے سے اوپر کی طرف۔

تَقْعِيدٌ۔ خدمت کرنا خود محنت مزدوری کرکے کسی کو آرام سے بٹھا رکھنا۔

مُقَاعَدَةٌ۔ ساتھ بیٹھنا۔

إِقْعَادٌ۔ کھڑا کرنا، بٹھانا۔

أُقْعِدَ فُلَانٌ۔ وہ معذور ہوگیا (چل پھر نہیں سکتا)

تَقَعُّدٌ۔ کسی کا کام کرنا، دیر لگانا، اور چھوڑ کر بیٹھ جانا۔

إِقْتِعَادٌ۔ رات دن جانور پر سواری کرنا۔

قَاعِدَةُ الْبِلَادِ۔ پائے تخت۔

نَهَى أَنْ يُقْعَدَ عَلَى الْقَبْرِ۔ قبر پر بیٹھنے یا پاخانہ پیشاب کے منع فرمایا بعضوں نے کہا اس پر سونا کرکے برابر بیٹھنے لیٹنے سے منع فرمایا۔ بعضوں نے کہا میت کا احترام اور ادب منظور ہے اس لئے قبر پر بیٹھنے سے منع فرمایا کیونکہ اس میں میت کی تذلیل اور توہین ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آں حضرت نے ایک شخص کو قبر پر ٹیکا دیئے دیکھا تو فرمایا، صاحب قبر کو ایذا مت دے۔ مجمع البحار میں ہے کہ امام مالک نے قعود سے اس حدیث میں یہ مراد لیا ہے کہ اس پر پاخانہ یا پیشاب کرنا۔ کیونکہ حضرت علی رضہ سے منقول ہے کہ آپ قبر پر بیٹھتے تھے اور ہمارے اصحاب نے اس کو جس طرح اس پر تکیہ دینے کو حرام رکھا ہے اسی طرح قبر کو گچ سے بنانا بھی ناجائز رکھا ہے)۔

أُتِيَ بِامْرَأَةٍ قَدْ زَنَتْ فَقَالَ وَمَنْ قَالَتْ مِنَ الْمُقْعَدِ الَّذِي فِي حَائِطِ سَعْدٍ۔ ایک عورت کو آنحضرت کے پاس لے کر آئے اس نے زنا کرایا تھا۔ آپ نے پوچھا تو نے کس سے زنا کرایا ہے؟ وہ بولی اس اپاہج (معذور) سے جو سعد کے باغ میں رہتا ہے۔

لَا يَمْنَعُهُ ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ آكِلَهُ وَشَرِيبَهُ وَقَعِيدَكَ۔ اس کو یہ امر اس کے ساتھ کھانے اور پینے اور بیٹھنے سے نہ روکے۔

إِنَّا مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَحْصُورَاتٌ مَقْصُورَاتٌ قَوَاعِدُ بُيُوتِكُنَّ وَهُوَ امِلُ أَوْلَادِكُمْ۔ ہم عورتیں ہیں جو روکی گئی ہیں، محلوں میں رکھی گئی ہیں۔ گھروں میں بیٹھنے والیاں تمہاری اولاد کو اٹھانے والیاں (تمہاری ہی) کر قواعد اگر قَاعِدَةٌ کی جمع ہو تو اس سے مراد بوڑھی عورتیں ہیں۔ اگر قَاعِدَةٌ کی جمع ہو تو وہ اسم فاعل ہے قعود سے یعنی بیٹھنے والی)۔

كَيْفَ تَرَوْنَ قَوَاعِدَهَا بَوَاسِقَهَا۔ تم لوگ اس کے چوٹی کے ٹکڑوں کو اور اوپر کے لمبے لمبے ٹکڑوں کو کیسے دیکھ رہے ہو (اس کے نیچے کے ٹکڑوں کو تو امد عورتوں سے تشبیہ دی جو ایک مقام میں تھی رہتی ہیں)

أَلَا أُبَشِّرُكُمْ بِسُلَيْمَانَ وَدِيكِ الْمُقْعَدِ وَمَثَلُهُ مَثَلُ الْجَهَنَّمِ الْمُوقَدِ۔ میں ابو سلیمان ہوں میرے پاس وہ پتیر ہیں جن میں معذور نے پر لگایا ہے ان کو تو اژدہا ہے اور یہ کی لکڑی ہے جو سلگتے ہوئے جہنم کی طرح ہے۔

Marfat.com

مُقْعَد یا مُقْعَدَة۔ ایک شخص کا نام ہے جو تیر سازی میں کمال رکھتا تھا اور تیر کی لکڑی سے تیر بناتے جاتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ میرے پاس جنگ کا عمدہ سامان موجود ہے پھر میں کیوں جنگ نہ کروں۔ بعضوں نے کہا مُقْعَد گرگٹ کے پٹھے کو کہتے ہیں اس کا بیر نہایت عمدہ ہوتا ہے)

مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّذِلُّهُ الشَّيْطَانُ كَمَا يُذِلُّ السَّرْجُلُ قَعُوْدَهٗ۔ بعضے آدمی ایسے ہیں جن کو شیطان اس طرح رام کرلیتا ہے (پالتا اور رام بنا لیتا ہے) جیسے آدمی اپنی سواری اور بوجھ کے اونٹ کو یا نوجوان اونٹ کو رام کرلیتا ہے (قَعُوْد اونٹ کا پالتا (پٹھا) جو سواری کے لائق ہوجائے دو برس سے چھ برس تک کا، پھر اس کو جَمَل کہتے ہیں)۔

لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ مُتَّقِيًا حَتّٰى يَكُوْنَ اَذَلَّ مِنَ قَعُوْدٍ كُلُّ مَنْ اَتٰى عَلَيْهِ اَزْغَاهُ۔ آدمی اس وقت تک متقی اور پرہیزگار نہیں ہوتا جب تک سواری کے اونٹ سے زیادہ نرم اور رام نہ ہوجائے، جو شخص اس پر چڑھ بیٹھے وہ آواز کرنے لگتا ہے (اونٹ کا قاعدہ ہے جب وہ مغلوب اور رام ہوجاتا ہے تو آواز کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ تقوے اور پرہیزگاری اس وقت پوری ہوتی ہے جب آدمی غرور اور سرکشی اور فخر کو بالکل چھوڑ دے اور سواری اور لدّو اونٹ کی طرح ہر شخص سے عاجزی اور فروتنی کرکے گروہ زیادتی کرے تب بھی صبر اور تحمل سے کام لے)

جَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ۔ ایک گنوار نوجوان نر اونٹ پر سوار ہوکر آیا (اُس کا اونٹ دوڑ میں قصوا سے آگے نکل گیا جو آں حضرتؐ کی سواری کی اونٹنی تھی یہ امر صحابہ پر شاق ہوا)۔

اِنْتَصَفَ فِيْ عَنْ قَحْاَعِدِ اِبْرَاهِيْمَ۔ انھوں نے نبی اللہ کو حضرت ابراہیم کے پاؤں سے کم کردیا (یعنی چھوٹا کردیا اور حلیم کو باہر چھوڑ دیا)۔

قَعَدَتْ عَنِ الْمَحِيْضِ۔ حیض سے ناامید ہوگئی ہوں (یعنی بوڑھی ہوں)۔

قَوْمُهَا عُثْمَانُ بِالْمَقَاعِدِ۔ حضرت عثمانؓ نے مقاعد میں وضو کیا (مقاعد" وہ دوکانیں جو حضرت عثمان کے گھر کے پاس تھیں۔ بعضوں نے کہا سیڑھیاں، بعضوں نے کہا "مقاعد" مسجد کے پاس ایک مقام تھا جہاں لوگ حاجت یا طہارت کے لئے بیٹھا کرتے تھے)۔

وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَقَاعِدِ۔ وہ مقاعد میں بیٹھے تھے

دُوْدُ الْقَعْدَةِ۔ مشہور مہینہ ہے (بفتح قاف اور کسرۂ قاف بھی منقول ہے)۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ اٰدَمَ۔ شیطان آدمیوں کے پاخانوں میں کھیلتا رہتا ہے (وہاں اکثر موجود رہتا ہے، کیونکہ وہاں ذکر الٰہی نہیں ہوتا تو لوگوں کا ستر کھلا ہے کبھی کپڑا یا بدن نجس کرادیتا ہے غرض طرح طرح کے فساد کرتا ہے۔ بعضوں نے کہا مقاعد سے آدمیوں کی سرین مراد ہے، شیطان اس سے کھیلتا ہے)۔

مَقْعَدُكَ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ۔ بہشت یا دوزخ میں اپنا ٹھکانا۔

لَا يَقْعُدُ الْاَبْعَدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ۔ آں حضرتؐ فرض نماز ادا کرنے کے بعد اس جگہ نہیں بیٹھتے، مگر اتنی دیر جتنی دیر میں اللھم انت السلام و منک السلام تبارکت و تعالیت یا ذا الجلال و الاکرام فرماتے (یہ اس نماز میں ہے جس کے بعد سنتیں ہوتی ہیں۔ جیسے فجر اور مغرب اور عشاء کی نماز۔ کیونکہ دوسری روایت میں آپ کا فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اُسی جگہ بیٹھا رہنا منقول ہے اور عصر اور فجر کے بعد ذکر الٰہی مستحب ہے۔)

مترجم کہتا ہے کہ آنحضرتؐ کی اکثر عادت شریفہ یہی تھی کہ فرض ادا کرنے کے بعد اس جگہ سے سرک جاتے اگر

Marfat.com

کچھ ٹھہرتے بھی تو اتنا جتنی دیر میں اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ اخیر تک کہیں اب یہ جو ہمارے زمانہ میں ناواقفوں اور کم علم والوں نے التزام کرلیا ہے کہ فرض پڑھ چکنے کے بعد دیر تک وہیں بیٹھے رہتے ہیں اور لمبی لمبی دعائیں ہاتھ اٹھا کر کیا کرتے ہیں یہ سنت کے موافق نہیں ہے

یَرُدُّ قَعِیْدُھُمْ عَلٰی سَرَایَاھُمْ۔ مجاہدین میں جو لوگ پیچھے بیٹھے ہوں وہ اپنی ٹکڑیوں سے بلائے جائیں گے، رُکے کے مال میں ان کو بھی حصّہ ملے گا۔ کیونکہ اگرچہ وہ جنگ میں شریک نہ تھے، مگر مجاہدین کے مددگار تھے)۔

اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاَحْمِدِ اللّٰہَ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہُ۔ جب تو نماز میں بیٹھے (یعنی سلام سے پہلے) تو اللہ کی تعریف کر (التحیات پڑھ) پھر مجھ پر درود بھیج پھر اللہ سے دُعا کر، اپنا مطلب مانگ (جو تمنا جی چاہے وہ دُعا کر خواہ دنیا سے متعلق ہو یا دین سے)۔

اِنَّمَا یَقْعُدُ لَکَ وَلِاَصْحَابِکَ وَاَمَّا الْاٰخَرُوْنَ فَقَدْ فَرَغَ مِنْھُمْ۔ امام محمد باقر نے زرارہ بن عین سے فرمایا جو آپ کے اصحاب میں سے تھا) شیطان تیرے اور تیرے یاروں کے لئے رستہ پر بیٹھتا ہے (گمراہ کرنے کے لئے) دوسروں سے تو فارغ ہو چکا۔

اَلْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ مَنْ قَعَدْنَ عَنِ النِّکَاحِ۔ قرآن شریف میں جو القواعد من النساء آیا ہے اس سے مُراد وہ عورتیں ہیں جن کو اب نکاح کی خواہش نہیں رکیونکہ بوڑھی ہوگئیں، اب ان کو کوئی پسند نہیں کرتا)۔

مَا مِنْ قَلْبٍ اِلَّا وَلَہٗ اُذُنَانِ عَلٰی اِحْدٰھُمَا مَلَکٌ مُرْشِدٌ وَعَلَی الْاُخْرٰی شَیْطَانٌ مُفَتِّنٌ ھٰذَا یَاْمُرُہٗ وَھٰذَا یَزْجُرُہٗ وَھُوَ قَوْلُ اللّٰہِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ۔ یہ جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اور بائیں ایک ایک بیٹھا ہوا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مردوں میں دو کان ہیں ایک کان پر تو ایک فرشتہ ہے جو اچھا رستہ بتلاتا ہے دوسرے کان پر ایک شیطان ہے جو بہکاتا ہے۔ شیطان کہتا ہے یہ بُرا کام کر ڈال۔ فرشتہ اس کو ڈانٹتا ہے منع کرتا ہے (کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے)۔

قَعِیْدُ الْقَبْرِ مُنْکَرٌ وَّنَکِیْرٌ۔ قبر میں ساتھ بیٹھنے والے منکر اور نکیر دو فرشتے ہیں (جو ہر آدمی سے سوالات کرتے ہیں)

اِذَا دُضِعَ الْمَیِّتُ فِی الْقَبْرِ قُعِدَ اٰنِہٖ۔ جب مُردہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ دونوں فرشتے (منکر و نکیر) اس کو بٹھاتے ہیں (یعنی حقیقتاً بٹھاتے ہیں تاویل کی ضرورت نہیں یا اس مُردے کو برزخ میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کو بٹھایا گیا، گو دوسرے دُنیا میں رہنے والوں کو اس کا بیٹھنا معلوم نہ ہو۔ بعضوں نے کہا بٹھانے سے یہ مُراد ہے کہ اس کو ہوشیار کرتے ہیں۔ اب جو شخص پانی میں ڈوب جائے یا آگ میں جل جائے یا جانور کے پیٹ میں چلا جائے، اس کی قبر وہی ہے جہاں اس کے جسم کے اجزاء ہوں)۔

اَرْھَفَ شَفْرَتَہٗ حَتّٰی قَعَدَتْ کَاَنَّھَا حُبَابَۃٌ۔ چھری کو اتنا تیز کیا کہ وہ ایک ہتھیار کی طرح ہوگئی (قَعَدَتْ یعنی صَارَتْ ہے اور کبھی صَارَ بھی بمعنی قَعَدَ آتا ہے)

اَلَمْ اَنْھَکِ اَنْ تُقْعُدِیْ عَنِ الصَّلٰوۃِ اَیَّامَ اَقْرَائِکِ۔ حیض والی عورت حیض کے دنوں میں نماز سے بیٹھ رہے، نماز روزہ نہ کرے)۔

یَجُوْزُ لِلْمُقْعَدِ فِی الْعِتَاقِ۔ لنجا معذور بردہ آزاد کرنا کافی ہے یعنی کفارہ میں۔

قَاعِدَۃٌ۔ قانون، امر کلی، رسم ورواج۔

قَعْرٌ۔ تہ تک اُترنا کسی ظرف کا سب پانی پی جانا یا سب کھانا کھالینا، پچھاڑنا، بڑے کاٹنا۔

قَعَارَۃٌ۔ گہرا ہونا۔

تَقْعِیْرٌ۔ گہرا کرنا، حلق سے حروف نکالنا چبانا۔

اِقْعَارٌ۔ گہرا کرنا۔

Marfat.com

قَفْعٌ۔ گہرا ہونا۔
اِنْقِعَاسٌ۔ جڑ سے نکل جانا، گر جانا۔
قَفْسٌ۔ تھل، ہیڑا، تہہ۔
قَعْرٌ۔ تل۔
اِنَّ رَمْلًا اِنْقَعَسَ عَنْ مَالِ لَّهٗ۔ ایک شخص اپنا مال چھوڑ کر مرا (ایک روایت میں قَفَسَ ہے یہی وہی ہیں)۔
اِنَّ عُمَرَ اَتٰی شَیْطَانًا فَضَارَعَهٗ فَقَعَسَ۔ حضرت عمر رضؓ ایک شیطان سے بھڑ گئے، اس سے کشتی کی اس کو پچھاڑ دیا۔
مِنْ قُعْرَةِ عَدَنٍ۔ عدن کے انتہائی مقام سے۔
فَاَتَاهُ اَوْ بَكْرٌ بِصَخْرَةٍ مُّقْعِسَةٍ مُّحْلِبٍ فِيْهَا۔ ابوبکر صدیق رضؓ ایک کنگھے دار پتھر لے کر آئے اس میں دودھ دوہا (سفیوں نے کہا۔ صحیح مُتَقَعِّرَةٍ ہے یعنی جو غدار) وَلَا بَحْرٌ مَّا فِيْ قَعْرِهٖ۔ نہ سمندر جو اس کی تہہ میں ہے۔
جَلَسَ فِيْ قَعْرِ بَيْتِهٖ۔ ہمیشہ اپنے گھر میں رہنے لگا
مَا فِيْ هٰذَا الْقَعْرِ مِثْلُهٗ۔ اس شہر میں اس جیسا کوئی نہیں ہے۔
قَعْسٌ مُقْعَسٌ۔ زیادہ گہرا بڑا پیالہ۔
اَلْقَعْقُوْرُ۔ گہرا کنواں۔
قَعَسَ۔ سینہ باہر نکلنا اور پشت اندر گھس جانا (اس کی ضد حَدَبٌ ہے یعنی کبڑا پن)۔
اِقْعَاسٌ۔ مالدار ہونا۔
تَقَاعُسٌ۔ پیچھے ہٹنا (جیسے اِقْعِنْسَاسٌ ہے)۔
اَقْعَسُ۔ پائدار، مضبوط، لمبی رات، سر اور گردن جھکا ہوا اونٹ۔
اَقْعَسَانِ۔ ضمضم کے دونوں بیٹے۔ ایک کا نام "قعس" تھا ایک کا ہبیرہ (یہ تغلیب ہے جیسے ابوبکرین اور عمرین کو عُمَرَیْن کہتے ہیں)۔

اِنَّهٗ مَدَّ يَدَهٗ اِلٰى حُدَيْفَةَ فَتَقَاعَسَ عَنْهُ یا تَقَعَّسَ عَنْهُ۔ آں حضرت نے اپنا ہاتھ حذیفہ کی طرف بڑھایا (راں سے بیعت لینے کو) انھوں نے ہاتھ پیچھے ہٹا لیا
فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيْهَا۔ وہ اس خندق میں گرنے سے پیچھے ہٹی۔
حَتّٰى تَاْتِيَ قَيْنَاتٍ قُعْسًا۔ تو ایسی جوان عورتوں کو پائے گا جن کے سینے ابھرے ہوں گے (یہ جمع قَعْسَاءُ کی۔ یعنی وہ عورت جس کا سینہ نکلا ہوا ہو)۔
اَبْغَضُ صِبْيَانِنَا اِلَيْنَا الْاَقْعَسُ الذَّكَرِ۔ سب میں ناپسند بچوں میں ہم کو وہ بچہ ہوتا ہے جس کا ذکر باہر نکلا ہو۔
لَا يَنْبَغِيْ لِلَّذِيْ يُدْعٰى اِلٰى شَهَادَةٍ اَنْ يَّتَقَاعَسَ عَنْهَا۔ جو شخص گواہی دینے کے لئے بلایا جائے اس کو پیچھے ہٹنا نہیں چاہئے (بلکہ گواہی ادا کرنی چاہئے)
قَعَصَتْ۔ ایسا مارا کہ اسی جگہ مر گئے (فوراً مر جانے پر)
قُعِصَتِ الشَّاةُ۔ بکری کو تعاص کی بیماری ہوئی (وہ ایک بیماری ہے جس سے بکری فوراً ہلاک ہو جاتی ہے یہ بیماری سینہ میں ہوتی ہے اور گردن کو توڑ دیتی ہے)
مَنْ قُتِلَ قَعْصًا فَقَدِ اسْتَوْجَبَ الْمَآبَ۔ جو شخص فوراً قتل کیا جائے (اس پر ایسی ضرب پڑے کہ فوراً اسی مقام میں ہلاک ہو جائے) تو اس نے اچھا ٹھکانا لازم کر لیا (آخرت میں اس کی بازگشت عمدہ ہوگی)۔
كَانَ يَقْعَصُ الْخَيْلَ بِالرُّمْحِ قَعْصًا يَوْمَ الْجَمَلِ۔ حضرت زبیر رضؓ جنگ جمل میں گھوڑوں کو برچھے مار کر اسی جگہ گرا دیتے (مار ڈالتے)۔
اَقْعِصْ اِبْنَا عَفْرَاءَ اَبَا جَهْلٍ۔ عفراء کے دو بیٹے (معاذ اور معوذ) نے ابوجہل کو وہیں مار کر گرا دیا۔
مَوْتَانٌ قُعَاصِيٌّ وَّقَعِيْصٌ۔ (قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ) لوگوں میں ایسی موت پڑے گی جیسے کہ یہ

Marfat.com

میں قصاص کی بیماری آتی ہے ہزاروں لاکھوں مرنا شروع ہوں گے۔ جیسے قصاص کی بیماری میں شاذ و نادر کوئی بڑی بچ رہتی ہے سب ہی مرجاتی ہیں وہ بھی جلدی جلدی)۔

اَللّٰهُمَّ اقْصِ الزُّبَيْرَ بِشَتِّ قَتْلَةٍ۔ یا اللہ زبیر کو بڑی طرح نورا قتل کرادے (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور مجھ کو تو صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ آں حضرتؐ تو زبیر رضؓ کو بہت چاہتے تھے اپنا حواری فرماتے تھے وآپ کے اور خود حضرت علی رضؓ کے پھوپی زاد بھائی تھے اور خود حضرت علی رضؓ نے زبیر رضؓ کے قاتل سے فرمایا کہ تو دوزخی ہے اور حضرت زبیر جنگ جمل سے اس وقت لوٹ گئے جب حضرت علی رضؓ نے ان کو آں حضرتؐ کی حدیث یاد دلائی کہ تم ایک دن علی سے لڑو گے۔ اس کے بعد ابن جرموز نے ان کو غفلت میں سوتا پاکر شہید کیا رضی اللہ عنہ وغفرلہ)

مَنْ مَاتَ قَعْصًا۔ جو شخص کسی مارے نورا مرجائے۔

مِقْعَصٌ اور مِقْعَاصٌ۔ شیر جو فوراً آدمی کو مارڈالے

مَقْعُوْصٌ۔ جس کو قعاص کی بیماری ہو

اَلْقَعْوَصُ۔ وہ بکری جو دودھ دینے والے کو مارے اور دودھ نہ دوے۔

قَعْطٌ۔ نامرد ہونا، بزدل ہونا، زور سے چیخنا، سوکھ جانا، ہلک دینا، بھاڑنا، زور سے جانور کو ہانکنا، باندھنا غصہ ہونا، کھولنا، تنگ کرنا، ذلیل ہونا۔

تَقْعِيْطٌ۔ زور سے ہانکنا، فحش بکنا، تنگ کرنا۔

اِقْعَاطٌ۔ زور سے چیخنا، الگ ہو جانا، ذلیل کرنا، فحش بکنا۔

اِقْعِنْطَاطٌ۔ عمامہ باندھنا اور اس کو ٹھڑی کے نیچے نہ پھرانا (اگر ٹھڑی کے نیچے لپیٹے تو اس کو تلحی کہتے ہیں)

مِقْعَطٌ یا مِقْعَطَةٌ۔ پگڑی، عمامہ۔

نَهٰى عَنِ الْاِقْعِنْطَاطِ وَ اَمَرَ بِالتَّلْحِيْ۔ آنحضرتؐ نے اقعنطاط سے منع فرمایا اور تلحی کا حکم دیا (ان کی تفسیر اوپر گزر چکی۔ دوسری روایت میں ہے کہ اِقْعِنْطَاط شیطان کا عمامہ ہے (ہمارے زمانہ میں اکثر لوگ اقعنطاط کیا کرتے ہیں اور اس حدیث سے غافل ہیں۔ سنت یہ ہے کہ عمامہ کا ایک پھیر ٹھڑی کے تلے سے لیجائے)۔

قَعْقَعَةٌ۔ آواز کرنا، خصوصاً ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ، ہانکنا، گھما جلدینا، کوچ کرنا۔

تَقَعْقُعٌ۔ اضطراب، حرکت، آواز کے ساتھ کوچ کرنا۔

قَعْقَاعُ بْنُ شَوْذٍ۔ ایک شخص کا نام تھا جو بہت خوش صحبت یار باش تھا۔

قُعَيْقِعَانُ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے (یہ پہاڑ مکہ میں ہے جبل ابوقبیس کے سامنے۔ قبیلہ جرہم جب وہاں لڑنے تھے تو ان کے ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ وہاں ہوتی تھی)

اَلْحُلْمُ مُخَلَّقَةُ الْجَنَّةِ فَاَقْعِقُوْهَا۔ حلم جنت کے دروازہ کا گڑہ پکڑ کر ہلاؤں گا (کھٹکھٹاؤں گا دروازہ کھلوانے کو)

شَرُّ نِسَاءِ السَّلْفَعَةُ الَّتِيْ تُسْمِعُ لِاَسْنَانِهَا قَعْقَعَةً۔ بدترین عورت وہ ہے جو مردوں پر دلیر ہو ان سے شرم وحیا نہ کرے زبان دراز ہو اور اس کے دانتوں کی آواز سنائی دے۔

فَقَعْقَعُوْا اٰلَاتِ السِّلَاحِ فَطَارَ سِلَاحُهُمْ۔ انھوں نے اپنے ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ سنائی تو ہمارے ہتھیار اڑ گئے۔

قَعَاقِعُ۔ ہتھیاروں کی آوازیں اور بجلی کے کڑاکے

اِذَا سَمِعْتُ قَعْقَعَةَ السِّلَاحِ۔ یکایک میں نے ہتھیاروں کے کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنی۔

فَجِئْتُ بِالصَّبِيِّ وَ نَفْسُهُ تُقَعْقِعُ۔ اس بچہ کو لے کر آئے اس کا دم نکل رہا تھا (حزانٹہ جاری تھا) یہ لَوْلَا قَعْقَعَةُ الْبُرِّ۔ اگر فاصدوں کی کھڑکھڑاہٹ

Marfat.com

نہ ہوتی۔

مَنْ تَجْتَمِعُ تَتَقَعْقَعُ عُمُدُهٗ۔ جہاں ملاپ ہوگا وہاں ایک دن پھوٹ بھی ہوگی جہاں شہر رہت ہوگا وہاں ایک دن کمی بھی ہوگی (یہ ایک مثل ہے یعنی ہر کمالے را زوالے)

مَا يُقَعْقِعُ لَهٗ بِالسِّنَانِ۔ وہ برچھے سے نہیں گھبراتا (یعنی دنیا کے حوادث سے پریشان نہیں ہوتا)۔

طَرِيْقٌ قَعْقَاعٌ۔ دشوار گزار راستہ۔

قَعْقَعٌ۔ ایک پرندہ کے لمبی چونچ کا۔

قَعْقَاعٌ۔ ایک قبیلہ شاعر مدینہ کے ہجو دلوں کا۔

شَعَارُنَا يَوْمَ قَعْقَاعٍ يَا رَبَّنَا لَا تُغْلِبَنَّكَ

نبی قینقاع کی جنگ میں ہمارا شعار یا ربنا لا تغلبنک تھا)

قَعْنَبٌ۔ لومڑی۔

قُعْبٌ۔ بیڑھی ناک۔

قَعْنَبَةٌ۔ اک کی مجی۔

اَقْعَيْتُ مُحَمَّدٌ حَتَّى اَقْعَنْبَتُ بْنُ يَدَيِ الْحَسَنِ۔ میں ہاتھ پاؤں سمیٹے ہوئے آیا اور حسن بصریؒ کے سامنے بیٹھ گیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر۔

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ۔ حدیث کے مشہور امام ہیں۔

قَعْوٌ۔ نر کا کوزنا مادہ پر (جیسے قُعُوٌّ)

قَعَا۔ ناک کا بانسہ اٹھا ہونا۔

اِقْعَاءٌ۔ ٹیکا دیکر بیٹھنا یا سرین کے بل بیٹھنا پاؤں کو اٹھا کر جیسے کتا بیٹھتا ہے (مجمع البحار میں ہے کہ اِقعاء نماز میں یہ ہے کہ آدمی اپنے چوتڑ زمین پر لگادے اور پاؤں اور پنڈلیوں کو کھڑا کرے اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے کتے کی طرح۔ بعضوں نے کہا، اِقعاء یہ ہے کہ دونوں سجدوں کے درمیان چوتڑ اپنی ایڑیوں پر رکھے، پہلے قسم کا اقعاء نماز میں منع ہے بلاس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے اور دوسری قسم کا اقعاء جائز اور صحابہ سے ثابت ہے)۔

نَهٰى عَنِ الْاِقْعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ یا نَهٰى اَنْ يُقْعِيَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ۔ نماز میں اقعاء سے منع فرمایا اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَاٰى رَجُلًا يَاْكُلُ مُقْعِيًا۔ آں حضرتؐ نے اِقعاء کرکے کھانا کھاتا (یعنی اکڑوں بیٹھ کر) دیکھا جیسے کوئی جلدی کی حالت میں کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ چار زانو بیٹھ کر آرام کے ساتھ کھانا نہیں کھاتے تھے، جیسے دنیا دار پُرخواروں کی عادت ہے بلکہ اکڑوں بیٹھ کر جلدی سے کچھ کھالیتے اور باقی وقت عبادت اور ذکر الٰہی اور مہمات دین میں صرف کرتے)۔

هِيَ السُّنَّةُ۔ اقعاء تو سنت ہے (یہاں وہی اقعاء مراد ہے کہ آدمی دونوں سجدوں کے درمیان اپنی سُرین ایڑیوں پر رکھ کر بیٹھے یہ جائز ہے اور منع وہ اقعاء ہے جو پہلی قسم کا اوپر گزر چکا (یعنی کتے کی نشست)۔

لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔ دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء مت کر۔

يُوْخَذُ التَّمْرُ فَيُفْتَلُ وَيُفْتَلُ عَلَيْهِ الْقَعْوَةُ۔ نسبند اس طرح بنائی جاتی ہے کہ کھجور کو مان کر کے بھونیں اس پر رسی ڈالیں (جو ایک دانہ سے بقرہ سے آتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ دَانِيَ کھجور کا نقل ہے)

بابُ القاف مع الفاء

قَفْقَفٌ۔ پانی برس کر زمین کی پیداوار خراب ہوجانا۔

قَفْقَفٌ۔ ناپسند کرنا باز آنا۔

قَفْخٌ۔ مارنا۔

قَفَّاخٌ۔ خوش خلق، چالاک عورت۔

قَفِيْعَةٌ۔ ایک قسم کا کھانا جو کھجور اور چربی سے بناتے ہیں۔

قَفْدٌ۔ کام کرنا، ہتھیلی سے چپت لگانا۔

Marfat.com

قَفَدٌ۔ اقفد ہونا۔
اَقْفَدُ۔ جس کی گردن لٹکی ہوئی ہو یا موٹی ہو، اور جو انگلیوں کی نوکوں پر چلے اس کی ایڑیاں زمین سے نہ لگیں۔
قَفَدَنِیْ قَفْدَۃً۔ پیچھے سے ایک چپت مجھ کو لگایا، تھپلی پیلا کر۔
قَفْدَانٌ۔ عطار کا تھیلہ۔
قَفْرٌ۔ پیروی کرنا، پیچھے جانا۔
قَفْرٌ۔ کم ہونا، دُبلا ہونا۔
تَقْفِیْرٌ۔ جمع کرنا۔
اِقْفَارٌ۔ پانی اور گھاس اور آدمیوں سے خالی ہونا، بھوکا ہونا، سالن نہ ہونا۔
قَفْرٌ۔ خالی، نہ آباد۔
تَقَفُّرٌ اور اِقْتِفَارٌ۔ پیروی کرنا، پیچھے جانا، چھوس لینا۔
مَا اَقْفَرَ بَیْتٌ فِیْہِ خَلٌّ۔ جس گھر میں سرکہ موجود ہے وہ سالن سے خالی نہیں ہے (کیونکہ سرکہ ایک عمدہ سالن ہے روٹی اس سے لگا کر کھا سکتے ہیں)۔
قَفَارٌ۔ روکھا کھانا یعنی بغیر سالن کے۔
اَقْفَرَ الرَّجُلُ۔ اس نے روکھی روٹی کھائی۔
قِفَارٌ جس ہے قَفْرٌ کی یعنی وہ مقامات جہاں نہ پانی ہو نہ چارہ نہ آبادی۔
مَا اَقْفَرَ بَیْتٌ مِنْ اُدْمٍ فِیْہِ خَلٌّ۔ جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں ہے۔
اَرْضٌ قَفْرٌ۔ وہ زمین جہاں نہ پانی ہو نہ گھاس نہ درخت۔
فَاِنِّیْ لَھُمْ اِلٰھِھِمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ قَبْلَ اَحْسِبُھُمْ مُقْفِعِیْنَ۔ میں تین دن سے ان کے پاس نہیں آیا میں سمجھتا ہوں ان کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہوگا۔

کَانَکَ مُقْفِعٌ۔ ایک گونارے حضرت عمرؓ کے ساتھ کھانا کھایا۔ آپ نے اُس سے فرمایا شاید تجھ کو کچھ میسّر نہیں (تو فاقہ مست ہے)۔
سُئِلَ عَمَّنْ یَرْمِی الصَّیْدَ فَیَقْتَفِرُ اَثَرَہٗ۔ ایک شخص جانور کو تیر مارے (وہ بھاگ جائے) یہ اس کے پیچھے لگے (اس کو ڈھونڈھتے کو)۔
ظَھَرَ قِبَلَنَا النَّاسُ یَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ یا یَقْتَفِرُوْنَ الْعِلْمَ۔ ہماری طرف کچھ لوگ ایسے نکلے ہیں جو علم کے پیچھے لگ گئے ہیں (سربات کو کھود کھود کر پوچھتے ہیں، اس کی حقیقت دریافت کرتے ہیں۔ ایک روایت میں یَتَقَعَّرُوْنَ)
اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانُوْا یَعِدُوْنَ مُحَمَّدًا مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرَاۃِ وَاِنَّہٗ مُخْرَجٌ مِنْ بَعْضِ ھٰذِہِ الْقُرَی الْعَرَبِیَّۃِ۔ بنی اسرائیل لوگ آنحضرت کے صفات توراۃ شریف میں اپنے پاس پاتے تھے اور یہ بھی اُن میں تھا کہ آں حضرتؐ عرب کی ایک بستی سے نکلیں گے۔
لَا یَسْجُدُ عَلَی الْقُفْرِ۔ قفر پر سجدہ نہ کرے (قفر سے یہاں مُراد خراب قسم کا قیر ہے یعنی ڈامر کول بعضوں نے کہا قفر ایک روئدھن ہے اس کی بُوڈامر کی طرح ہوتی ہے)
قُفْرٌ۔ کُودنا، مرجانا۔
تَقْفِیْرٌ۔ گدانا۔
تَقَفُّرٌ۔ نقش کرنا۔
تَقَافُرٌ۔ باہم کودنا۔
لَا تَنْتَقِبُ الْمُحْرِمَۃُ وَلَا تَلْبَسُ قُفَّازًا۔ احرام والی عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے دلکہ منہ کھلا رہنے دے یا منہ پر پنکھا وغیرہ رکھ کر کپڑا منہ سے الگ رکھے) اور دستانے نہ پہنے
قُفَّازٌ۔ دستانہ جو عورت ہاتھ میں پہنتی ہے اس سے انگلیاں اور کف دست اور کلائیاں چھپی رہتی ہیں سردی سے بچنے کے لئے یا ہاتھ کی لطافت اور نرمی باقی رکھنے کے لئے

Marfat.com

بعضوں نے کہا اس کے اندر رُوئی بھری ہوتی ہے۔ بعضوں نے کہا وہ ایک قسم کا زیور ہے، جو عورتیں ہاتھوں میں پہنتی ہیں۔

لَا تَنْتَقِبُ وَلَا تَتَبَرْقَعُ وَلَا تَقْفَزُ: احرام والی عورت نہ مُنہ پر نقاب ڈالے، نہ برقع، نہ دستانے پہنے (ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ عورت کا مُنہ اور دونوں ہاتھوں کے پنجے یہ ستر نہیں ہیں۔ اِس پر تمام فقہاء کا بھی اتفاق ہے)۔

اِنَّهٗ كَرِهَ لِلْمُحْرِمَةِ لُبْسَ الْقُفَّازَيْنِ۔ عبداللہ بن عمر نے احرام والی عورت کے لئے دستانے پہننا مکروہ رکھا ہے۔

اِنَّمَا رَخَّصَتْ لَهَا فِيْ لُبْسِ الْقُفَّازَيْنِ۔ انہوں نے اس کو دستانے پہننے کی اجازت دی۔

نَهٰى عَنْ قَفِيْزِ الطَّحَّانِ۔ آں حضرتؐ نے آٹا پیسنے والے کے قفیز سے منع فرمایا (قفیز ایک پیمانہ ہے آٹھ کوں کا، حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آٹا پیسنے کی اُجرت علیحدہ دینی چاہئے اور اس طرح پر آٹا پیسوانا کہ پیسنے والا اس میں سے کسی قدر آٹا اپنی اُجرت میں نکال لے یہ منع ہے۔ کیونکہ اس میں نزاع کا احتمال ہے)۔

تَقَفَّرَتْ يَدَيْهِ بِالْحِنَّاءِ۔ مہندی سے اُس کے دونوں ہاتھوں پر نقش کیا تھا۔

فَقَفَرَ فَاَصَابَ ثَوْبَ يُوْنُسَ۔ وہ کود کر یونسؑ کے کپڑے پر لگا۔

اَنْتَ وَالْاَحْوَلُ قُفَّازَانِ۔ تو اور احول گویا دو دستانے ہیں (اس طرح ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، مشابہ ہیں)۔

اَسْعَرَنَا قَفْزًا۔ کود پھاند کر کے ہم کو ستاتا پھر جب آں حضرتؐ گھر میں تشریف لاتے تو آپ کو دیکھ کر خاموش بیٹھ جاتا (یعنی نپ چُپ سکون اور وقار کے ساتھ)

قُفْصٌ يَا قُعُوْصُ۔ مرجانا، ہاتھ پاؤں باندھ دینا، بال پکڑنا، غصہ سے چھین لینا۔

قُعَاصٌ۔ اینٹھنا

تَقَعُّصٌ اور تَقَاعُصٌ۔ دُور کر ایک دوسرے کے بال پکڑ لینا

قَعَاسٌ اور قَعْسَاءُ۔ خراب عورت اور حمدہ اور شکم۔

قُعْسٌ۔ ایک قبیلہ ہے کرمان میں۔

بُيُوْتُ الْقَاضِيَةِ۔ کمینوں کے گھر۔

قَعْشٌ۔ بہت کھانا، بہت جماع کرنا، جلدی دُودھ دوہ لینا جمع کرنا، مارنا۔

اِنْقِعَاشٌ۔ سمٹ جانا۔

قَعْشٌ۔ چھوٹا موزہ یا جُوتہ (یہ معرب ہے کفش کا)

قَعْشٌ۔ چور۔

اِنَّهٗ لَمْ يُخْلَقْ اِلَّا قَعْشَيْنِ وَمِخْنَ فَقَضَتْ عیسیٰ علیہ السلام نے کوئی اسباب نہیں چھوڑا مگر ایک جوڑا کفش کا اور ایک گودمین (جس سے ڈھیلہ یا پتھر پھینک کر مارتے ہیں۔ بس یہی دو چیزیں آپ کی دنیا میں رہیں۔ آپنے بالکل فقیرانہ زندگی بسر کی یہاں تک کہ تکیہ بھی نہیں رکھا۔ کوئی پتھر سرہانے رکھ کر سو جاتے)

قُعْصٌ۔ ہاتھ پاؤں باندھ دینا، نزدیک نزدیک رکھنا، دُکھ دینا، چڑھ جانا، بلند ہونا۔

قَعَصٌ۔ ہکا ہونا، نشانہ کے ساتھ اکڑ جانا، حلق میں گرمی پیٹ میں تری ہونا۔

اِقْعَاصٌ۔ پنجرے والا ہونا۔

تَقَعُّصٌ۔ جمع ہونا۔

تَقَاعُصٌ۔ ایک میں ایک گُھس جانا۔

قَعَصٌ۔ پنجرہ جس میں پرندہ رکھا جاتا ہے (اُس کی جمع اَقْعَاصٌ ہے)۔

وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ وَهَلْ يَنْفَعُ الذَّنْبُ بَعْدَ مَا يُقْعَصُ اگر تم پھر ایسا کرو گے تو ہم بھی پھر ایسا ہی کریں گے، (یعنی ہم تم کو سزا دیں گے) کہیں گے کہ کیا گناہ کے بعد سزا دینے سے گناہ فائدہ دیتا ہے؟

قَالَ بُيُوْتُ الْقَاضِيَةِ يَرْفَعُوْنَ فَوْقَ صَالِحِيْهِمْ (قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے) کہ نیچے والے اوپر ہوجائیں گے (یعنی کمینے ذلیل لوگ اشراف لوگوں سے بڑھ کر اونچے گھر بنائیں گے)۔

Marfat.com

بَجَحْتُ فَلَقِيَنِيْ رَجُلٌ مُقَفِّصٌ ظَبْيًا فَاتَّبَعْتُهُ فَدَعَتْهُ وَ اَنَا نَاسٍ لِلْحَرَامِ۔ میں حج کے لئے گیا راستہ میں ایک شخص طابس نے ہرن کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے تھے، میں اس کے پیچھے لگا اور ہرن کو ذبح کر ڈالا مجھ کو احرام کا خیال ہی نہ رہا۔

مُقَفِّصٌ۔ منقبض، سمٹا ہوا۔

اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ۔ مگر یہ پنجرے۔

اَلْجُثُمُ قَفْصُ الرُّوْحِ۔ جسم کیا ہے روح کا پنجرہ ہے (جہاں آدمی مرا اور روح کا پرندہ پنجرے سے نکل بھاگا)۔

قَفْطٌ۔ جمع کرنا جتنی کرنا، بدلہ کرنا۔

تَقَافَطَ۔ اتفاقاً ایک دوسرے کی مدد کرنا۔

اِقْتِفَالًا۔ ادہ کانڑے اپنا پچھلا حصہ بدن کا ہلا دینا۔ (جیسے اِقْفِطَاطٌ ہے)

رَجُلٌ قَفَنْطٰى۔ بہت نکاح کرنے والا مرد (قَيْفَطٌ کے بھی یہی معنی ہیں)۔

شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مُلْعَةٌ بُجًا قَفَطٰى۔ یہ بجار کا منتر ہے اس کے معنی معلوم نہیں ہیں جیسے کتاب الشین میں گزر چکا۔

قَفْعٌ۔ مقفعہ سے مارنا (مقفعہ وہ لکڑی جس سے انگلیوں پر مار لگاتے ہیں) روکنا۔

قَفَعٌ۔ تنگی، درماندگی۔

قَفْعٌ۔ لکڑی کی ڈھال، جس کی آڑ کر کے لوگ قلعوں کے پاس جاتے ہیں، ان کی دیواروں میں سوراخ کرنے کو، یا گرانے کو۔

قَفْعَةٌ۔ مٹی ٹوکری جس میں کھجور وغیرہ رکھتے ہیں اوپر سے اس کا منہ تنگ ہوتا ہے اور نیچے سے کشادہ زنبیل کی طرح۔

وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدَ نَمِرَةَ قَفْعَةً اَوْ قَفْعَتَيْنِ (حضرت عمرؓ نے کہا) کاش میرے پاس ٹڈیوں کا ایک تھیلہ یا دو تھیلے ہوتے۔

اِنَّ غُلَامًا مِّمَّنْ اَصَبْتَ بِهٖ قَصَبَتْ بِهٖ فَتَنَاوَلَهٗ فَاَقْعَصَهٗ قَفْعَةً قَفْعَةً شَدِيْدَةً۔ ایک لڑکا قاسم بن نجمرہ کے پاس سے گزرا اس نے ان کو چھیڑا، قاسم نے اس کو پکڑ لیا اور ایک سخت مار لگائی۔

قَفَعَهٗ عَمَّا اَرَادَ۔ اس نے جو قصد کیا اس سے اس کو روک دیا۔

اِبْنُ مُقَفَّعٍ۔ ایک دہریہ شخص تھا جسے ابن ابی العوجاء اس کے باپ کی انگلیاں پیچھے کی طرف ٹیڑھی ہوتی تھیں اس لئے وہ "مقفع" کہلاتا تھا۔ یہ فارسی النسل ہے مشہور عربی ادیب ہے، پہلوی زبان سے عربی میں کلیلہ و دمنہ کا ترجمہ کیا۔ ایک دسویں صدی عیسوی کے مصری اسقف کا نام بھی یہی ہے۔

اِقْفِنْعَلَالٌ۔ منقبض ہو جانا، اینٹھ جانا۔

يَدٌ مُقْفَنْعِلَّةٌ۔ سکڑا ہوا ہاتھ اینٹھا ہوا۔

قُفٌّ۔ خشک، سوکھا۔

قُفُوْفٌ۔ سوکھنا، خشک ہو جانا۔

قَفَّ الشَّعْرُ۔ بال ڈر کے مارے کھڑے ہو گئے۔

قُفٌّ۔ بلند زمین (اسی سے کنویں کی مینڈ کو قُفُّ الْبِئْرِ کہتے ہیں کیونکہ وہ بلند ہوتی ہے یا خشک ہوتی ہے)۔

قُفٌّ۔ ایک وادی کا بھی نام ہے مدینہ میں۔

دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى رَاْسِ الْبِئْرِ وَقَدْ تَوَسَّطَ قُفَّهَا۔ میں آپ کے پاس پہنچا دیکھا تو آپ کنویں کی مینڈ پر بیٹھے ہیں اس کو بیچ میں کر لیا ہے۔

اِقْفَاءٌ۔ اندھے موتوف ہو جانا، مرغی کا کرک ہو جانا آنکھوں سے آنسو نکلنا۔

اِسْتِقْفَاءٌ۔ اینٹھ جانا، مل جانا، سکڑ جانا۔

اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ اَنْ تَنْزِلَ وَادِيَ يَاقُفَّ اَوْ اَوْدِيَةَ لَا يُعْرَفُ وَاخِرُهَا يَقِفُّ۔ میں تجھ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں کہ تو ایسی وادی (میدان) میں جا کر اترے جس کا

Marfat.com

رکھنے والے ہوتے ہیں وہ دنیا کے کام خوب چلاتے ہیں)۔

اَتَیْتُہٗ عَلٰی قَفْنَانِ ذَالِکَ یَا قَافِیَۃَ ذَالِکَ۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) میں اس کے پیچھے ہی آپہنچا (اور کہتے ہیں فُلَانٌ قَفَنَانٌ عَلٰی فُلَانٍ یا قَفَنَانٌ عَلَیْہِ یعنی وہ اس کا نگراں ہے اس کا محافظ ہے اس کی چوکسی اور خبرگیری کرتا رہتا ہے اس سے حساب وکتاب سمجھتا ہے۔

قَفْقَفَۃٌ۔ سوکھ جانا، لرزنا، دانت کٹ کٹ کرنا۔

فَاَرْتَدَّہٗ قَفْقَفَۃٌ۔ اُس کو کپکپی لگ گئی وکانپنے لگا۔ عرب لوگ کہتے ہیں تَقَفْقَفَ مِنَ الْبَرْدِ سردی سے کانپنے لگا)۔

قَفْلٌ۔ اندازہ لگانا۔

قُفُوْلٌ۔ سوکھنا، سفر سے لوٹنا، مذکر کو جنتی کی خوشخبری دینا۔

قَفْلٌ۔ روک رکھنا، جمع کرنا۔

قَفَلٌ۔ سوکھ جانا (جیسے قُفَیْفِیٌ) بند کرنا مرکاٹنا۔

اِقْفَالٌ۔ قفل لگانا، بگاہ پیچھے رکھنا، لوٹانا، جمع کرنا۔

تَقَفُّلٌ اور اِنْقِفَالٌ اور اِقْفَالٌ۔ بند ہونا

اِسْتِقْفَالٌ۔ بخیلی کرنا۔

قُفْلٌ۔ ایک درخت ہے اور شہر لوہے کا آلہ جس سے دروازہ بند کیا جاتا ہے، تالہ۔

بَیْنَا ھُوَ یَسِیْرُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُقْفَلَہٗ مِنْ حُنَیْنٍ۔ وہ اس حضرتؐ کے ساتھ چل رہے تھے جب آپ حنین سے لوٹ کر آرہے تھے (نہایہ میں ہے کہ کبھی قُفُوْلٌ سفر میں جانے اور وہاں سے لوٹنے دونوں کو کہتے ہیں اور اکثر لوٹنے کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اور اَقْفَلَ بھی بمعنی قَفَلَ آتا ہے)۔

مُقْفَلَہٗ عَنْ عُثْمَانَ یا مُقْفَلَہٗ عَنْ عُسْفَانَ۔ عُسفان سے لوٹنا وقت۔

قَفْلَۃٌ کَغَزْوَۃٍ۔ جہاد سے لوٹنا (گھر یا وطن کی طرف)

شروع حصہ تو سرسبز اور آخری حصہ خشک اور سوکھا۔

فَاَصْبَحَتْ مَدْعُوْدَۃً وَقَدْ قَفَتْ جِلْدِیْ۔ میں صبح کو سبھی ہوئی (ڈری ہوئی) اُٹھی، میری کھال ڈر کے مارے سوکھ گئی تھی یا میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے۔

لَقَدْ نَکَمْتَ بِشَیْءٍ قَفَتْ لَہٗ شَعْرِیْ۔ تونے ایسی بات کہی جس کو سُنکر میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

ضَبِیٌّ قُفَنْتَاۃٌ۔ اپنی زنبیل (دبی) تو رکھدے۔

یَا لُوَیْسُ یَا عَیْبَلُوْنِیْ کَانِیْ قُفَّۃٌ حَتّٰی یَضَعُوْنِیْ فِیْ مَقَامِ الْاِمَامِ۔ فَاَقْرَأُ بِھِمُ الثَّلٰثِیْنَ وَالْاَرْبَعِیْنَ فِیْ رَکْعَۃٍ۔ لوگ میرے پاس آئے اور ایک تھیلے کی طرح مجھ کو اُٹھا کر امام کی جگہ رکھ دیتے ہیں ہر رکعت میں تیس اور چالیس آیتیں پڑھتا (بعضوں نے کہا قُفَّۃ سے یہاں سوکھا درخت مُراد ہے ازہری نے کہا قُفَّۃ بہ خرقات درخت اور دُفَّۃ بضم قاف زنبیل)

اِنَّ فُلَانًا قَدْ ھَبَّ اِلٰی صَبِیِّ فِیْ یَدَیْہِ قُفَّانِ۔ ایک فقاع روپیہ کے صراف کے پاس گیا دو فقاع روپیوں کا جو پرکھنے وقت روپیہ اپنی ہتھیلی میں چُرا لیتا ہے)

اِنَّکَ سَتَعْجِزُ عَنِ الرَّجُلِ الْفَاجِرِ فَقَالَ اِنِّیْ لَاَ یَالَ الرَّجُلِ یَقُوْدُہٗ ثُمَّ اَکُوْنُ عَلٰی قُفَّانِہٖ (حذیفہؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا) تم قوی کار آدمی کو کام پر لگاتے ہو (اس کو بہدہ اور خدمت دیتے ہو) حضرت عمرؓ نے کہا میں ایک زبردست شخص سے اس کی قوت سے کام لیتا ہوں پھر اس کے پیچھے لگا رہتا ہوں (اس کی خبر رکھتا ہوں تو وہ چوری اور خیانت نہیں کر سکتا اور میرا کام نکلتا ہے) یہ حضرت عمرؓ کی کمال دانائی اور دانشمندی اور ایسی تھی۔ بہت سے لوگ نیک اور ایمان دار ہوتے ہیں لیکن اُن کی نرمی اور رحم اور سادہ دلی کی وجہ سے حکومت کے نظم ونسق میں خرابی پیدا ہوسکتی ہے یعنی اُن سے عمدہ انتظام ملک کا نہیں ہوسکتا۔ اور بعضے لوگ فاسق اور فاجر ہوتے ہیں مگر صاحب رعب اور صاحب قوت انتظامی صلاحیت

Marfat.com

جہاد کا ثواب رکھتا ہے (یعنی مجاہد اور غازی جب جہاد سے فارغ ہو کر آرام لینے کے لئے گھر کو لوٹتا ہے تو اس کو لوٹنے میں بھی اتنا ہی اجر ملتا رہتا ہے جتنا جہاد کرنے میں۔ کیونکہ اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ اپنے گھر بار کا انتظام کر کے چندے راحت لے کر پھر جہاد کی طاقت اور قوت پیدا کرے۔ بعضوں نے کہا، قَفْلَۃ کے یہاں یہ مُراد ہے کہ دشمن کی طرف پھر لوٹنے میں پھر وُہی ثواب ملتا ہے جو پہلی بار دشمن کی طرف جانے میں ملا تھا، گو جنگ کا موقع نہ ملے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث اُس وقت آپ نے فرمائی جب مجاہدین کی ایک جماعت دشمنوں کی طرف سے اس لئے لوٹ کر آئی کہ دشمنوں کی تعداد زیادہ تھی وہ اپنے ساتھ اور کمک لیجانے کے لئے لوٹ کر آئے تھے بعضوں نے کہا جب مجاہدین لوٹ جاتے ہیں تو کافر لوگ بیخوف ہو کر محفوظ مقاموں سے نکل آتے ہیں، اب مجاہدین کو موقع ملتا ہے کہ پھر لوٹ کر کافروں کو گھیر لیں، اُن کو مارِیں اور اُن کو لُوٹنے والوں کو اُتنا ہی ثواب ملے گا جتنا پہلی بار جہاد کرنے والوں کو ملا تھا)۔

اَرْبَعٌ مُّقْفِلَاتٌ اَلنَّدُرُ وَالطَّلَاقُ وَالْعِتَاقُ وَالْبِكَاحُ۔ حضرت عُمرؓ نے کہا چار باتیں گویا قفل دی ہوئی ہیں (یعنی زبان سے نکلتے ہی لازم ہو جاتی ہیں اُن سے خلاصی کی کوئی صورت نہیں) ایک تو نذر دوسرے طلاق تیسرے آزاد کرنا چوتھے نکاح (اگر یہ باتیں ہنسی اور مزاح کے طور پر کہی ہیں جب بھی ان کا حکم لازم ہو جاتا ہے)۔

اَقْفَلْتُ الْبَابَ فَهُوَ مُقْفَلٌ ——— (یہ اہلِ عرب کا محاورہ ہے) میں نے دروازے پر قفل لگا دیا وہ مقفل ہے۔

حَتّٰى اَقْفُلَ عَنْ غَزْوَتِيْ۔ یہاں تک کہ میں اپنے جہاد سے لوٹ کر آؤں۔

فَلَمَّا اَرَدْنَا الْاِقْفَالَ۔ جب ہم نے یہ چاہا کہ ہم کو لوٹنے کی اجازت ملے (عرب لوگ کہتے ہیں اَقْفَلَهُمْ الْاَمِيْرُ اُن کو سردار نے لوٹ جانے کی اجازت دی)

قَافِلَہ۔ لوٹنے والوں کا گروہ۔

قَفْنٌ۔ لکڑی یا کوڑے سے مارنا، گدی پر مارنا، گدی کی طرف سے ذبح کرنا، چیر چیر کر کرنا۔

قُفُوْنٌ۔ مرجانا۔

تَقْفِيْنٌ۔ کاٹنا۔

اِقْفَانٌ اور اِقْفَانٌ۔ اتنا ذبح کرنا کہ سر کٹ جائے تُلا ہو جائے۔

قَفَّانٌ۔ کسی کے کاموں کا نگراں رہنا اُس کو تکتے رہنا، مجموعہ خوب جانچنا۔

تَيَاقَ الْقَفِيْنَةَ لَا بَاْسَ بِهَا۔ دابر اہیم نخعیؒ سے کسی نے پوچھا اگر بکری کو کوئی اتنے زور سے ذبح کرے کہ اُس کا سر کٹ کر الگ ہو جائے؟ انھوں نے کہا) ایسی بکری کو قَفِيْنَة کہتے ہیں اس کے کھانے میں کوئی قباحت نہیں (بعضوں نے کہا قَفِيْنَة وہ بکری جو گردن کی پشت کی طرف سے ذبح کی جائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں قَفَنَ الشَّاةَ اور اِقْتَفَنَهَا یعنی بکری کو ایسا ذبح کیا کہ اس کا سر الگ ہو گیا)۔

ثُمَّ اَكُوْنُ عَلٰى قُفَيْنِهٖ۔ پھر میں اس کی گدی پر رہتا ہوں (اس کے کاموں کا نگراں رہتا ہوں، یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے جیسے اوپر اسی باب میں گزر چکا)۔

قَفْوٌ اور قُفُوٌ۔ پیچھے رہنا، پیروی کرنا، گدی پر مارنا، بدکاری کی تہمت لگانا، مٹ دینا۔

تَقْفِيَةٌ۔ پیچھے لگانا۔

اِقْفَاءٌ۔ ایثار کرنا، فضیلت دینا، پشت گردن سے ذبح کی ہوئی بکری کھانا۔

تَقَفِّيْ۔ پیروی کرنا، گدی پر مارنا۔

اِقْتِفَاءٌ۔ قدم بہ قدم جانا، پیروی کرنا، ایثار کرنا خاص کرنا، اختیار کرنا۔

Marfat.com

قَافِیَہ۔ گدی، پیچھے اور بہت کا آخری کلمہ یا آخری حرف، ساکن (اس کی جمع قوافی) اور کبھی قصیدے کو بھی قافیہ کہتے ہیں۔

مُقَفّٰی۔ آں حضرت کا ایک نام بھی ہے۔ یعنی سب پیغمبروں کے آخر میں آنے والے۔

فَاِذَا اَنَا قَفَّیْتُ فَلَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔ جب آں حضرت مُقَفّٰی ہیں تو اب آپ کے بعد دنیا میں کوئی نیا پیغمبر آنے والا نہیں (بعضوں نے مُقَفّٰی بہ تخفیف روایت کیا ہے یعنی کریم)

فَلَمَّا قَفّٰی۔ جب پیٹھ موڑ کر چلا۔

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَشَدِّ حَرًّا مِنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَذَابُ اللّٰہِ الرَّجُلَیْنِ الْمُتَقَیِّسَیْنِ۔ میں تم کو وہ شخص بتلاؤں جو اس سے بھی زیادہ قیامت کے دن گرم ہوں گے یہ دو شخص جو پیٹھ موڑے جا رہے ہیں۔

فَرَضَعُوا اللّٰہَ عَلٰی قَفَیَّ۔ تلوار میری گدی پر رکھی (یہ بنی ملی کا محاورہ ہے وہ بائے حکم کو مشدد کرتے ہیں اصل میں عَلٰی قَفَایَ تھا)

فَمَا قُصَّ وُجِدَ مُعَقَّلَانِ

فَمَا سَلَعَ بِمُخْتَلِفِ الْبَحَارِ

یہ شعر کتاب العین میں گزر چکا ہے (فَمَا سَلَعَ یعنی سلع پہاڑ کے پیچھے)۔

اَخَذَ الْمِسْحَاۃَ فَاسْتَقْفَاہُ فَضَرَبَہٗ حَتّٰی قَتَلَہٗ۔ انھوں نے کلہاڑی لی اور اس کے پیچھے گئے پیچھے سے جا کر اس کو کلہاڑی سے مارا یہاں تک کہ مار ڈالا۔

یَعْقِدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَۃِ اَحَدِکُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ۔ شیطان تم میں سے ایک کے گدی پر یا سر کے پیچھے کے حصہ پر تین گرہیں لگاتا ہے (اس کو کہتا ہے سوتا رہ ابھی رات بہت ہے یہاں تک کہ صبح کی نماز قضا کرا دیتا ہے تین گرہیں جب لگا دی جائیں تو وہ خوب بندش کرتی ہیں مشکل سے کھلتی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ شیطان اس کو نیند میں غرق کر دیتا ہے، آنکھ کھلنے نہیں دیتا)۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ اَنْ یَّتَقَیَّسَ بِنَا وَقَیْسٌ اَبَایَہٗ وَکُفْرِہٖ جَالِبِہٖ۔ (حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد یوں دعا کی) یا اللہ! ہم تیرے پیغمبر کے وسیلے سے تیرا تقرب چاہتے ہیں جو آں حضرت کے بزرگوں میں سے باقی رہ گئے ہیں اور آں حضرتؐ کے عزیزوں میں سب کے زیادہ عمر والے ہیں۔

نَحْنُ بَنُو النَّضْرِ بْنِ کِنَانَۃَ لَا نَنْتَفِیْ مِنْ اَبِیْنَا وَلَا نَقْفُوْ اُمَّنَا۔ ہم لوگ نضر بن کنانہ کی اولاد میں ہیں ہم اپنے باپ سے الگ نہیں ہوتے اور اپنی ماں پر اتہام نہیں رکھتے (یعنی ماں کی نسبت یہ گمان نہیں کرتے کہ اس نے نضر کے سوا اور کسی سے لطف لیا ہو۔ یہ قفا کا سے نکلا ہے یعنی اس کو تہمت لگانی بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم اپنی ماؤں کے ساتھ نسب لگانا نہیں چھوڑتے اور ماؤں سے نسب نہیں لگاتے)۔

لَاحَدَّ اِلَّا فِی الْقَفْوِ الْبَیِّنِ۔ حد قذف اسی وقت پڑے گی جب صاف کھلم کھلا زنا کی تہمت لگائی جائے۔

مَنْ قَفَا مُؤْمِنًا بِمَا لَیْسَ فِیْہِ وَقَفَہُ اللّٰہُ فِیْ رَدْغَۃِ الْخَبَالِ۔ جو شخص کسی مسلمان پر اس بات کی تہمت لگائے جو اس میں نہ ہو (یعنی جھوٹا اتہام کرے) تو (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کی پیپ اور لہو کی کیچڑ میں ٹھہرائے گا۔

فَاُفِیْضُ مَا اَفْتَفِیْنَا۔ جو گناہ ہم نے کئے ہیں ان کو بخش دے۔

فَلَمَّا قَفّٰی قَالَ اِنَّ اَبِیْ وَاَبَاکَ فِی النَّارِ۔ (ایک شخص نے جس کا باپ مشرک رہ کر مرا تھا۔ آں حضرتؐ سے پوچھا میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا، دوزخ میں) جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے اس کو تسلی دینے کے لئے فرمایا۔ میرا باپ اور تیرا باپ دونوں دوزخ میں ہیں۔

Marfat.com

(کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون بدل نہیں سکتا کہ مشرک ضرور دوزخ میں جائے گا)۔

وَهُوَ مُقْبِلٌ۔ وہ پیٹھ موڑ کر جا رہا تھا۔

ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا۔ پھر ابراہیم پیٹھ موڑ کر چلے۔

بابُ القاف مع القاف

قَقَةٌ یا قُقَةٌ۔ بچے کا گوہ یا جب بچہ گوہ میں ہاتھ ڈالتا ہے تو اس کہتی ہے قَقَةٌ جیسے ہندوستان میں جب بچی کہتے ہیں (محیط میں ہے کہ قَقَةٌ گھر لو کوے اور بچہ کا گوہ)

وَقَعَ فِي قَقَةٍ۔ بری رائے میں گرفتار ہوا یعنی تدبیر میں خطا کی۔ زمخشری نے کہا زبان عرب میں تین حرف ایک جنس کے کسی کلمہ میں جمع نہیں ہوئے مگر اس قول میں فَعَدَ الْقَبِيحَ عَلَى قَفِيَّهِ وَصَفْصَفِيهِ۔ خطابی نے کہا قَقَةٌ بچے کی پہلی بات جو وہ نکالتا ہے۔ بعضوں نے کہا قَقَةٌ وہ پلیدی جو پیدا ہوتے وقت بچہ کے پیٹ میں سے نکلتی ہے

قَالَ لابْنِ عُمَرَ: أَلَا تُبَايِعُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ وَاللهِ مَا شَبَّهْتُ بَيْعَتَهُمْ إِلَّا بِقَقَةٍ۔ عبداللہ بن عمرؓ سے کسی نے کہا تم امیر المومنین عبداللہ بن زبیرؓ سے کیوں بیعت نہیں کرلیتے؟ انھوں نے کہا قسم خدا کی یہ بیعت تو قَقَةٌ کے مشابہ ہے (یعنی بچوں اور کم عمروں نے اس کو اختیار کیا ہے بوڑھے اور تجربہ کار لوگ ابھی تامل کر رہے ہیں دیکھتے ہیں کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے، کیونکہ یہ بیعت تمام ہوتی نہیں معلوم ہوتی۔ عبداللہ بن عمر کا یہ خیال صحیح نکلا اور چند ہی سال میں عبدالملک بن مروان سے لوگوں نے بیعت کی اور عبداللہ بن زبیر شہید ہوئے تب عبداللہ بن عمر نے عبدالملک بن مروان سے بیعت کرلی، عبداللہ بن عمر کا یہ مذہب تھا کہ جب سب مسلمان کسی کی خلافت پر اتفاق کرلیں۔ اس وقت اس سے بیعت کرلینا چاہئے اور جب اختلاف ہو تو خاموش رہ کر واقعات اور نتائج کا انتظار کرنا چاہئے۔ چنانچہ اسی وجہ سے انھوں نے حضرت علیؓ کے بھی بیعت نہ کی اور نہ امام حسنؓ سے۔ جب سب لوگوں کا اتفاق معاویہؓ پر ہو گیا تو انھوں نے معاویہؓ سے بیعت کرلی اور یزید سے بھی بیعت کرلی تھی)۔

إِنَّ أَخِي وَضَعَ يَدَهُ فِي قَقَتِهِ۔ میرے بھائی (یعنی عبداللہ بن زبیرؓ) نے تو اپنا ہاتھ پلیدی میں ڈال دیا (خلافت کے گڑھے میں کود پڑے، جس کا انجام اچھا معلوم نہیں ہوتا)۔

بابُ القاف مع اللام

قَلْبٌ۔ پھیر دینا، اُلٹ دینا، اندر باہر ٹٹولنا، خریدتے وقت آزمانا، بَل (زاگر) سے زمین اُلٹنا، مارڈالنا، دل نکال لینا، سُرخ ہو جانا، دل پر مار لگانا، قلاب کی بیماری ہونا (جو اونٹ کے دل کی بیماری ہے اس سے ایک ہی دن میں مر جاتا ہے)۔

قَلْبٌ۔ ایک گوشت کا ٹکڑا ہے آدمی کے بیچا بیچ سینہ میں اور عقل کو بھی کہتے ہیں۔

تَقْلِيبٌ بمعنی قَلْبٌ ہے۔

اِقْلَابٌ۔ پھیر دینا، مارڈالنا۔

تَقَلُّبٌ۔ پھر جانا۔

اِنْقِلَابٌ۔ بدل جانا، پھر جانا، اوندھا ہونا اور لوٹ جانا۔

قَالِبٌ۔ سانچہ، بدن کا ڈھانچہ۔

قُلُبٌ۔ زمانہ کے ساتھ بدلنے والا جیسے خُلُقٌ ہے۔

قَلَبَةٌ۔ بیماری، عیب۔

قَلِيبٌ۔ پرانا کنواں۔

أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ قُلُوبًا

اَلْیَمَنُ اَفْیَدَۃً۔ تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے، اُن کے دل نرم ہیں۔

قَلْب۔ خالص اور مغز کو بھی کہتے ہیں۔

اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَّ قَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورہ یٰسین ہے۔ (دل سے مُراد یہاں مغز اور عمدہ ترین حصہ ہے۔ سورہ یٰسین اوّل تو قرآن کے بیچ میں ہے جیسے دل بیچ میں ہوتا ہے دوسرے اِس سورہ میں دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ اور علوم مکنونہ اور مواعید اور زواجر سب مذکور ہیں اور عبارت نہایت مختصر اور بلیغ ہے۔ بعضوں نے کہا اِس لئے کہ اُس میں ایک لفظ کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ ایسا مذکور ہے جس کا قلب یعنی اُلٹا بھی یہی ہوتا ہے)

اِنَّ یَحْیٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یَاْکُلُ الْجَرَادَ وَقُلُوْبَ الشَّجَرِ۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام ٹڈے اور درختوں کے مغز (جو نرم ہوتے ہیں) کھا کر گزر کرتے)۔

کَانَ عَلِیٌّ اَقْرَشَ الْقَلْبِ۔ حضرت علی رضہ خالص قریشی تھے (آپ کے والد اور والدہ دونوں قریش کے عالی خاندان میں سے تھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں، ھُوَ عَرَبِیُّ قَلْبٍ وہ تو خالص عربی ہے، یعنی اس میں کوئی آمیزش غیر قوم کی نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا قَلْبٌ سے یہاں یہ مُراد ہے کہ بڑے سمجھدار ذہین تھے جیسے اِس آیت میں ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ یعنی جس کو عقل اور سمجھ ہے، اس کے لئے قرآن میں نصیحت ہے)۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ کَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ۔ یا اللہ تیری پناہ اِس سے کہ سفر سے لوٹنے وقت کوئی خرابی دیکھوں، (گھر بار کی جس سے دل کو رنج ہو)۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ کے بھی یہی معنی ہیں ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِیْ یُنْقَلِبُنِیْ رضہ صفیہ رضہ نے کہا) پھر میں اپنے گھر کو لوٹ جانے کے لئے کھڑی ہوئی۔ آنحضرتؐ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے مجھ کو گھر تک پہنچا دینے کو۔ (اِس حدیث سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ اعتکاف والا شخص چل پھر سکتا ہے بشرطیکہ بے ضرورت مسجد کے باہر نہ جائے)۔

فَاَقْلِبُوْہُ فَقَالُوْا اَقْلَبْنَاہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اس کو پلٹاؤ، صحابہ رضہ نے کہا یا رسول اللہ ہم نے اس کو پلٹا دیا (صحیح مسلم کی روایت میں ایسا ہی ہے، لیکن صحیح قَلَبْنَاہُ ہے)۔

کَانَ یَقُوْلُ لِمُعَلِّمِیِ الصِّبْیَانِ اِقْلِبْ ھُمْ۔ ابو ہریرہ رضہ بچوں کے معلم سے کہتے اِن بچوں کو اچھی طرح پڑھائے رہو۔

بَیْنَا یَکُلِّمُ اِنْسَانًا اِذْ اَقْبَلَ عُمَرُ جَرِیْرٌ یُقَرِّبُہٗ وَیُطَیِّبُ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ یَا جَرِیْرُ وَعَرَفَ الْغَضَبَ فِیْ وَجْہِہٖ فَقَالَ ذَکَرْتُ اَبَا بَکْرٍ وَّفَضْلَہٗ فَقَالَ عُمَرُ اِقْلِبْ قَلَّابٌ وَسَکَتَ۔ حضرت عمر رضہ ایک شخص سے باتیں کر رہے تھے اتنے میں جریر آن پہنچا اور لگا حضرت عمر کی لمبی چوڑی تعریف کرنے، حضرت عمر رضہ نے کہا ارے جریر تو کیا کہتا ہے، اُس نے دیکھا کہ حضرت عمر رضہ کے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا ہے (تو بات بنالی) کہنے لگا میں حضرت ابوبکر صدیق رضہ کا ذکر کر رہا تھا اُن کی تعریف کر رہا تھا تب حضرت عمر رضہ نے کہا، ارے بات پلٹنے والے پلٹ جا اور خاموش ہو رہے۔ (قَلَّاب اس کو کہتے ہیں جو ایک ایسی بات مُنہ سے نکالے جس میں غلطی یا خرابی ہو پھر اپنے اوپر سے الزام دُور کرنے کے لئے اس کا دوسرا مطلب بیان کرے یا اس بات سے پلٹ جائے)۔

لَاَ مِنَنَّ مَا جَادَتْ بِہٖ قَالِبُ فَوْقٍ حضرت شعیب نے حضرت موسیٰ سے کہا جو بکری کا بچہ اِس سال کے رنگ پر نہ ہو دوسرے رنگ کا پیدا ہو وہ تمہارے لو۔

قَوْمٌ مَّعْمُوْسٌ فِیْ قَالِبِ لَوْنٍ لَا یَشُوْبُہٗ غَیْرُ لَوْنٍ مَا عُمِّسَ فِیْہِ۔ بعضے پرندے ایک رنگ میں

Marfat.com

دُبائے گئے ہیں، ان میں دُہی رنگ ہے جس میں دُبائے گئے، دوسرا رنگ نہیں ہے۔

لَمَّا اخْتُضِرَ وَكَانَ يُقَلِّبُ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَتُقَلِّبُونَ مَيِّتًا قُلِّبَانِ وَفِي كِنَايَةِ النَّادِمِ معاویہ رضؓ جب مرنے لگے تو لوگ بچھونے پر ان کو کروٹ دلاتے تھے معاویہ رضؓ کہنے لگے تم ایسے شخص کو پلٹتے ہو جو جوڑا پلٹنے والا بڑا صاحب تدبیر ہے بشرطیکہ آگ سے داغ دیئے جانے سے بچا جائے (معاویہ بڑے مغلمند اور دنیاوی تدابیر اور مصالح ملک رانی میں بڑے ہوشیار تھے۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ میں نے دنیا کے بہت سے انقلابات دیکھے ہیں اور ہر انقلاب میں، میں غالب رہا۔ لیکن اب یہ غلط کس کام آئے گا۔ اگر میں دوزخ کی آگ سے داغا جاؤں اگر دوزخ کی آگ سے بچ جاؤں تب ہی میری مغلمندی سمجھو کچھ کام آئی)

إِنَّ فَاطِمَةَ حَنَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يُقَلِّبَانِ مِنْ قِضَّةٍ۔ حضرت فاطمہؓ نے حضرت امام حسن اور جناب امام حسین علیہما السلام کو چاندی کے دو کنگن پہنائے، (جیسے بچوں کو پہناتے ہیں خوبصورتی کے لئے کیونکہ چاندی کا استعمال مَردوں کو جائز ہے)

إِنَّهُ رَأَى فِي يَدِ عَائِشَةَ قُلْبَيْنِ۔ آں حضرتؐ نے حضرت عائشہ رضؓ کے ہاتھ میں دو کنگن دیکھے۔

تُلْقِي الْقُلْبَ۔ کنگن ڈالتی تھی۔

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔ کی تفسیر میں کنگن اور بالی کو قرار دیا (یعنی اگر یہ چیزیں کھل جائیں تو قباحت نہیں کیونکہ چہرہ اور ہاتھ کے پہنچے ستر نہیں ہیں)۔

فَانْطَلَقَ بِمَنْيِ مَا بِهِ قَلَبَةٌ۔ وہ چلنے لگا ان کو کوئی تکلیف نہ تھی۔

إِنَّهُ وَقَفَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ۔ آنحضرتؐ بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے۔

كَانَ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَلْبَسْنَ الْقَلَائِبَ بنی اسرائیل کی عورتیں گھڑا دیں پہنا کرتی تھیں (قَلَائِبُ جمع ہے قَالِبٌ کی یعنی لکڑی کا جوتہ جس کو گھڑاؤں کہتے ہیں اور قُبقاب بھی)

كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْبَسُ الْقَالِبَيْنِ تَطَاوَلُ بِهِمَا۔ ایک عورت گھڑاؤں پہنتی تھی تاکہ لمبی معلوم ہو۔

لَا يَتْبَعُهُ إِلَّا كَنَالِبُ۔ اس کو اتنا ہی آئے (کہ چھولے نہ اس کو پھیلائے نہ اندر سے دیکھے)۔

مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيشٍ۔ دل کی مثال ایک پر کی سی ہے۔

مُقَلِّبُ الْقُلُوبِ۔ ایک نام ہے اللہ تعالیٰ کا یعنی دلوں کے ارادوں کو پلٹنے والا یا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ۔ اے دلوں کو پھیرنے والے میرا دل اپنے (سچے) دین پر قائم رکھ (گمراہی اور کفر سے بچا)

إِنَّ الْقُلُوبَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَانِ۔ تمام دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے ان کو پھیر دیتا ہے۔

أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔ آدمی کے بدن میں گوشت کا ایک مُضغہ (لوتھڑا) ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا بدن درست رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو سارا بدن خراب ہو جاتا ہے) سُن لو وہ دل ہے۔

نُكِتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ دَاغ کرنے سے) دل پر سیاہ ٹپکا پڑ جاتا ہے (پھر اگر توبہ اور استغفار کرے تو وہ سیاہ دھبہ دُور ہو جاتا ہے اگر پھر گناہ کرے تو ایک اور سیاہ ٹپکا پڑتا ہے یہاں تک کہ سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے)۔

الْقَلْبُ الْقَاسِيُ۔ سیاہ دل، سخت دل۔

وَقُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يا قَلْبٌ وَّاحِدٌ۔

Marfat.com

ان کے دل ایک ہوں گے (یعنی سب متفق اور ملے جلے ہوں گے) حَتّٰی تَصِیْرَ عَلٰی قَلْبِ رَجُلٍ۔ یہاں تک کہ دل دو طرح کے ہو جائیں گے۔

فَقَبَضَهُ فَاسْتَفَاقَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ انھوں نے پچھ کو اپنے مقام پر لوٹا دیا اور آں حضرت ﷺ ہوشیار ہو گئے (چونک پڑے)

لَیَکَادُ اَنْ یَّنْقَلِبَ الْبَعْضُ۔ بعضے لوگ تو پھر جانے کے قریب ہو گئے۔

یَتَقَلَّبُ فِیْ شَجَرَتِیْ۔ ایک درخت کے بدلے جس کو رستہ پر سے کاٹ ڈالا تھا (لوگوں کے آرام کے لئے) بہشت میں مشک (تڑپ) رہا تھا۔

یُقْرَعُ فِیْ قَالَبِهٖ۔ اس کے بدن میں ڈالا جائے گا۔

فَقَامَ مَعِیَ یُقَلِّبُنِیْ۔ میرے ساتھ کھڑے ہوئے، مجھ کو لوٹا دینے کو (گھر تک پہنچا دینے کو۔ کیونکہ رات کا وقت تھا، آپ کو اندیشہ ہوا کوئی ناگہانی میں بیوی صاحبہ کو چھیڑے)۔

فَلُوْبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ۔ اُن کے دل ایک آدمی کے دل ہوں گے (یعنی سب یکدل اور متفق ہوں گے پھوٹ کا نام نہ ہوگا)

مَا تَقَلَّبُكَ مَعَكَ۔ تیری عقل تیرے ساتھ نہیں ہے

قَلْبٌ اِلَّا لِسَانٌ مُضْغَةٌ مِّنْ جَسَدٍ۔ انسان کا دل اس کے جسم کا ایک ٹکڑا ہے گوشت کا ایک لوتھڑا ہے۔

اَلْقَلْبُ مَافِیْهِ اِیْمَانٌ۔ دل وہ ہے جس میں ایمان ہوتا ہے۔

اَلْقُلُوْبُ اَرْبَعَةٌ۔ دل چار طرح کے ہیں (ایک تو وہ دل جس میں ایمان اور نفاق دونوں ہوتے ہیں اگر موت کے وقت نفاق ہوا تو وہ تباہ ہو گیا اگر ایمان ہوا تو نجات پائی۔ دوسرا منکوس یعنی مشرک کا دل تیسرا مطبوع یعنی منافق کا دل چوتھا روشن اور صاف وہ مومن کا دل ہے جو چراغ کی طرح ہوتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو دیا تو شکر کرتا ہے اگر نہ دیا تو صبر کرتا ہے)۔

تَسْتَرْغِمُ الْمَرْاَةُ جُحْلَهَا وَقُلْبَهَا۔ عورت اپنی پازیب اور کنگن اُتار رہی تھی۔

رُوْحُ الْمُؤْمِنِ بَعْدَ الْمَوْتِ فِیْ قَالَبِ كَقَالَبِهٖ فِی الدُّنْیَا۔ مومن کی رُوح مرنے کے بعد ایک قالب میں رکھی جاتی ہے جو اسی صورت کا ہوتا ہے، جیسے دنیا میں اُس کا قالب تھا (صرف فرق یہ ہوتا ہے کہ دنیا کا قالب کثیف تھا وہ لطیف اور نورانی ہوتا ہے۔ اگر مرنے کے بعد ارواح کو قالب نہ ملیں تو ان کی شناخت کیونکر ہو۔ دوسری حدیث میں ہے کہ شہیدوں کی رُوحیں سبز پرندوں کے قالب میں بہشت میں چگتی پھرتی ہیں اور عرش کے تلے قندیلوں میں رہتی ہیں)۔

ثُمَّ جَمَعَهُمْ فِیْ قَلِیْبٍ۔ پھر ان سب مشرکوں کی نعشوں کو (جو جنگ بدر میں مارے گئے تھے) ایک پرانے کنویں میں ڈال دیا۔

اَتٰی قَلِیْبَ بَدْرٍ۔ آں حضرت بدر کے کنویں پر آئے (جس میں مشرکوں کی لاشیں ڈال دی گئی تھیں اور فرمایا "اے کنویں والو! اب تو تم نے وہ پایا جس کا تم سے وعدہ تھا"۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسے مُردوں سے بات کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے؟ فرمایا۔ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے (صرف تم میں اور اُن میں یہ فرق ہے کہ تم بات کا جواب دے سکتے ہو، وہ جواب نہیں دیتے)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ خَیْبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔ تیری پناہ ناکامیاب ہو کر لوٹنے سے (یعنی قیامت کے دن جب تیرے پاس لوٹ کر آنا ہو)۔

فِیْ مُنْقَلِبِیْ وَمَثْوَایَ۔ میرے لوٹنے اور اقامت کرنے میں یا میری حرکت اور سکون۔

Marfat.com

اَبُوْ قِلَابَہ۔ حدیث کے مشہور راوی اور فقیہ ہیں:

قَلْتٌ۔ ہلاک ہونا۔

اِقْلَاتٌ۔ ہلاک کرنا یا ہلاکت میں ڈالنا۔

مِقْلَاۃ۔ وہ عورت جس کا بچہ نہ جیتا ہو یا وہ اونٹنی جو ایک بچہ جن کر پھر حاملہ نہ ہو۔

مَقْلَتہ۔ ہلاکت کا مقام۔

قَلْتٌ اور قَلِتٌ کم گوشت۔

قَلْتُ الرَّبِیْعَہ۔ انگوٹھے کے نیچے کا گڈھا۔

اِنَّ الْمُسَافِرَ وَمَالَہٗ لَعَلٰی قَلْتٍ اِلَّا مَا وَقَی اللّٰہُ۔ مسافر اور اس کا مال و اسباب دونوں کے تلف ہونے کا سفر میں گمان رہتا ہے مگر جس کو اللہ تعالےٰ بچائے (سفر سے محفوظ اور کامیاب واپس آئے)۔

لَوْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قُرَیْظِیٍّ وَّھُوَ عَلٰی مِقْلَتِہٖ اِتَّقِ رَبَّکَ لَقَصَرَ عَنْ غَرْبَتِہٖ۔ اگر ایک شخص ہلاکت کے مقام میں ہو اور تو اس سے کہے دیکھ بچ پھر وہ گر جائے تو تجھ کو اس کی دیت دینا ہوگی (کیونکہ تو نے اس کو ہلاکت سے پہلے گھبرا کر ہلاک کیا)

تَکُوْنُ الْمَرْاَۃُ مِقْلَاۃً فَتَجْعَلُ عَلٰی نَفْسِھَا اِنْ عَاشَ لَھَا وَلَدٌ اَنْ تُھَوِّدَہٗ۔ ایک عورت کا بچہ نہ جیتا ہو وہ منت مانے اگر اس کا بچہ زندہ رہے تو وہ اس کو یہودی کرے گی (عرب لوگوں کا خیال تھا کہ اگر مقلاۃ عورت ایک ایسے شریف شخص کی نسل کو رونے جو دعائے مارا گیا ہو تو اس کی اولاد زندہ رہے گی)۔

تَشْتَرِیْھَا اَکَایِسُ النِّسَاءِ لِلْغَانِیَۃِ وَالْاِکْلَاتِ اس کو چتری عورتیں آسیب (بھوت پریت جن شیطان) اور اولاد زندہ نہ رہنے والی عورتیں خرید لیتی ہیں

قِلَاتُ السَّیْلِ۔ بھیا (سیلاب) کے گڑھے جہاں پانی جمع ہو کر صاف ہوتا ہے۔

قِلَاتٌ۔ ایک ملک ہے ہندوستان کے شمال مغرب میں جہاں بلوچ قوم آباد ہے۔

قَلَحٌ۔ دانتوں کا زرد یا سبز ہونا۔

تَقْلِیْحٌ۔ دانتوں کو صاف کرنا۔

تَقَلَّحَ۔ کھانا۔

مَالِیْ اَرَاکُمْ تَدْخُلُوْنَ عَلَیَّ قُلُحًا۔ تم کو کیا ہوا ہے میں دیکھتا ہوں تم میرے پاس زرد دانت رکھ کر آتے ہو (ان پر میل کچیل ہوتا ہے مسواک سے صاف کر کے کیوں نہیں آتے)۔

قُلُحٌ جمع ہے اَقْلَحَ کی۔ یعنی جس کے دانت میلے اور زرد ہوں۔

اِذَا غَابَ زَوْجُھَا تَقَلَّحَتْ۔ جب اس کا خاوند غائب ہوتا ہے (سفر میں گیا ہوتا ہے) تو وہ میلی کچیلی رہتی ہے (بناؤ سنگار اور کپڑوں کی صفائی نہیں کرتی)۔

قُلْدٌ۔ جمع کرنا، لپیٹنا، ہر روز آنا، پانی دینا۔

تَقْلِیْدٌ۔ گلے میں ہار لٹکانا یا اونٹ کے گلے میں رسی ڈالنا، اس کو کھینچنے کے لئے، کوئی خدمت یا عہدہ سپرد کرنا، قربانی کے جانور کے گلے میں کوئی چیز کپڑا یا کھال لٹکا دینا اس امر کو بتلانے کے لئے کہ وہ قربانی کا جانور ہے جو مکہ کو جا رہا ہے کوئی اس کو نہ لوٹے۔ کسی کی بات بغیر دلیل کے مان لینا۔

قُلِّدَ حَبْلَہٗ۔ وہ آزاد کر دیا گیا۔

اِقْلَادٌ۔ ڈبو دینا۔

تَقَلُّدٌ۔ ہار پہننا، عہدہ قبول کرنا، کوئی چیز اٹھا لینا، گلے میں ڈال لینا۔

تَقَالُدٌ۔ باری باری پانی پر آنا۔

اِقْتِلَادٌ۔ چلو چلو لینا۔

اِخْتِلَادٌ۔ ڈھانپ لینا۔

قِلَادٌ۔ گلے کا ہار (اس کی جمع قَلَائِدُ ہے)

مِقْلَادٌ بھی (مَقَالِیْدُ اس کی جمع ہے)۔

مُقَلِّدٌ۔ اصطلاح شرع میں وہ شخص جو دوسرے کی رائے کو بغیر دلیل کے مان لے اس کے مقابل مجتہد ہے

Marfat.com

جو خود دلائل شرعیہ میں غور کرکے اپنا مذہب قائم کرتا ہے اور بن دلیل کے کسی کی رائے نہیں مانتا۔ دلیل کیا ہے قرآن و حدیث تو قیاس صحیح کرنا جو شروط کے موافق ہو وہ مجتہد کا کام ہے نہ کہ مقلد کا۔ مقلد کا تو مذہب وہی ہے جو مجتہد اس کو بتلائے اور یہ ممکن ہے کہ آدمی بعض مسائل میں مقلد ہو اور بعض میں مجتہد اور جن لوگوں نے اس کو ناجائز رکھا ہے اُن کا قول بلا دلیل ہے۔ جیسے یہ قول کہ ہر شخص کو تمام مسائل میں کسی خاص مجتہد کی تقلید ضروری ہے بلا دلیل ہے جو شخص خود اجتہاد نہ کرسکے اس کو اختیار ہے کہ جس مجتہد کا قول چاہے اختیار کرے اور جس عالم سے چاہے دین کا مسئلہ پوچھ لے، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خاص کو یہ تکلیف نہیں دی ہے کہ وہ کسی خاص شخص کی تقلید کرے۔

قَلَّدُوا النَّخِيلَ وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْخَيْلَ وَنَاقَةٌ گھوڑوں کو باندھو یعنی رکھو اس لئے کہ ان پر سوار ہو کر دین کے دشمنوں کو دفع کریں گے اور ان کے گلوں میں تانت نہ باندھو رکھو کبھی یہ تانت اٹک کر ان کا گلا گھونٹ دیتی ہے۔ بعضوں نے کہا عربوں کا جاہلیت کے زمانہ میں یہ اعتقاد تھا کہ گھوڑے کے گلے میں تانت ڈالنے سے اس کو نظر نہیں لگتی تو اعتقاد کو غلط کرنے کے لئے اس سے منع فرمایا۔ اس لئے کہ تانت نہ نفع پہنچا سکتی ہے نہ نقصان، دونوں اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں بعضوں نے کہا قَلِّدُوا النَّخِيلَ کے یہ معنی ہیں کہ خوبصورتی کے لئے گھوڑے کے گلے میں ہار پہنا سکتے ہو مگر تانت اس کے گلے میں نہ ڈالو)۔

قِلَادَةٌ مِّنْ وَّتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ۔ یہ راوی کا شک ہے کہ تانت کا ہار کہا یا صرف ہار۔

قَلَّدْتُ هَدْيِي۔ میں نے اپنے قربانی کے جانور کے گلے میں کچھ ڈالا (درخت کی چھال وغیرہ تاکہ معلوم ہو کہ یہ قربانی کا جانور ہے)

قَقَلَّدْتُنَا السَّمَاءُ قِلَادًا کُلَّ خَمْسِ عَشْرَةَ لَيْلَةً۔ پھر ہم پر پندرہ دن برابر اپنی معین وقت پر پانی برستا رہا (یہ ماخوذ ہے قِلَادُ الْمُجَّةِ سے مینہ بخار کی نوبت کا دن۔ عرب لوگ کہتے ہیں قَلَّدَتْ الزَّرْعَ میں نے کھیتی کو پانی پلایا)۔

إِذَا أَقَمْتَ قِلَادَكَ مِنَ الْمَاءِ فَاسْقِ الْأَكْثَرَ فَإِنَّهُ أَطْوَفُ۔ جب تو زمین کو پانی دے اس کے مقررہ دن میں تو پہلے نزدیک والی زمین کو دے پھر جو اس سے نزدیک ہو فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا میں کنجیوں کی طرف اُٹھا، اُن کو لیا (تاکہ جاگے وقت دروازے کھول کر نکل جاؤں)۔

مَقَالِيدُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ۔ آسمانوں اور زمین کے خزانے اُن کی کنجیاں۔

يَتَقَالَدُونَ وَيَتَعَاطَوْنَ بِيَرْهُمْ۔ اپنے کنویں پر باری باری آرہے تھے۔

لَا يَتَقَيَّنَّ قِلَادَةٌ مِّنْ وَّتَرٍ وَّلَا قِلَادَةٌ۔ تانت کا کوئی ہار جانور کے گلے میں باقی نہ رہے (خواہ کوئی ہار یکسر اکڑان میں گھونگرو ہوتے ہیں جن کی آواز سے دشمن ہوشیار ہو جاتا ہے)

يُقَلِّدُهَا يَنْعَلُ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ۔ قربانی کے جانور کے گلے میں وہ جوتی لٹکائے جس کو پہن کر نماز پڑھی گئی ہو (معلوم ہوا کہ جوتی پہنے ہوئے نماز پڑھنا بہتر ہے۔)

فَقَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا۔ آں حضرتؐ نے خلافت حضرت علی کو دی (یہ حدیث امیر نے روایت کی ہے)

قَلَزٌ۔ اڑنا، تیر چلانا کودنا، چڑھ جانا، لکڑی سے زمین پر کرکٹ کرنا، خوش ہونا، ہلکا ہونا، گھونٹ گھونٹ پینا۔

اِقْتِلَازٌ۔ گھونٹ گھونٹ پی جانا۔

رَجُلٌ قَلَزٌ۔ ضعیف ناتوان آدمی۔

Marfat.com

قَلْسٌ۔ پیٹ میں سے کھانا پانی مُنہ میں آجانا خواہ اس کو باہر نکالے یا پھر نگل جائے، مُنہ بھر کر ہو یا اس سے کم (اگر دوبارہ پھر نگلے یا ظرف کے تواس کو قَیْءٌ کہیں گے) گانے میں ناچنا، جھاگ آنا، بہت شراب پینا۔

تَقْلِیْسٌ۔ دف بجانا، گانا۔

تَقَلُّسٌ۔ ٹوپی پہننا۔

مَنْ قَاءَ اَوْ قَلَسَ فَلْیَتَوَضَّأْ۔ جو شخص قے کرے یا اُس کے مُنہ میں کھانا پانی آجائے تو وہ وضو کرے۔ (یعنی استفراغ ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔

لَتَاْقِدِمَنَّ الشَّامَ لَقِیَهُ الْمُقَلِّسُوْنَ بِالسُّیُوْفِ وَ التَّرْجُمَانِ۔ جب حضرت عمرؓ ملک شام میں تشریف لائے تو تلواروں اور چھولوں سے استقبال کرنے والے (جو بادشاہ اور اُمرا کی سواری کے آگے چلتے ہیں) آپ سے ملے۔

لَتَمَارَ اَوْ لَتُقَلِّسُوْنَكَ۔ جب آپ کو دیکھا (یعنی شام والوں نے) تو سینہ پر ہاتھ رکھا اور جھک گئے (آداب بجالائے)۔

قَالِسٌ۔ ایک موضع کا نام ہے جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقلعہ کے طور پر دیا تھا۔

قَلَصٌ۔ اُٹھ جانا، موقوف ہونا، مزاج خراب ہونا۔

قُلُوْصٌ۔ کودنا، بدمزاج ہونا، اُٹھ جانا، بلند ہونا۔

تَقَلُّصٌ۔ مل جانا، سمٹ جانا۔

قُلُوْصٌ۔ جوان اونٹنی یا لمبے ہاتھ پاؤں کی داس کی جمع قَلَائِصُ ہے)۔

فَقَلَصَ دُمُّیٰ۔ میرے آنسو بند ہوگئے (آنکھ خشک ہوگئی)۔

قَالَ لِلْقَصَّرِ اِخْلِصْ فَقَلَصَ۔ تمن سے کہا جمع ہوجا وہ جمع ہوگیا (سکڑ جاوہ سکڑ گیا)۔

اِتِّمَارَاتٌ عَلٰی سَعْدٍ یَدْعُوْنَهُ مُقَلِّصَةً۔ حضرت عائشہؓ نے سعد بن ابی وقاص کو ایک تنگ زرہ پہنے ہوئی دیکھا (جو بدن سے مل گئی تھی)۔ عرب لوگ کہتے ہیں: قَلَصَتِ الدِّرْعُ وَ تَقَلَّصَتْ یعنی زرہ سمٹ گئی تنگ ہوگئی یا چھوٹی ہوئی)۔

فَلَا تُقْصِدَا هَدَاكَ اللّٰهُ اِنَّا نُشْغِلُنَا عَنْكُمْ زَمَنَ الْحِصَارِ۔ ہماری اونٹنیوں کی خبر لیجئے (یعنی عورتوں کی)

كُوْ قَهْمَا فَلَا تُقْلِصَانِ۔ یعنی ان کا جھاگ جاؤ اور نفرت کرو لَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْهَا۔ جوان اونٹنیاں خالی چھوڑ دی جائیں گی، ان کی زکوٰۃ کوئی نہ مانگے گا یا کوئی ان سے کام نہیں لے گا۔

فِیْ لَوْحَةٍ اَوْ ثَوْحَةٍ۔ اپنے کھجورے یا اپنی سانڈنی کو، (قِلَاصٌ اور قُلُصٌ جمع ہے قَلُوْصٌ کی)۔

تَقَلَّصَ عَنِّیْ۔ سمٹ گیا، پیچھے ہٹ گیا۔

كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ۔ بخیل کی مثال ایسی ہے جو ایک تنگ زرہ پہنے ہو، جب خیرات دینا چاہتا ہے تو وہ زرہ سمٹ کر چڑھ جاتی ہے، ایک حلقہ دوسرے حلقے سے مل جاتا ہے (مطلب یہ کہ بخیل صدقہ دیتے وقت تکدر کی سے دیتا ہے، رنج ہو کر اس کا دل نہیں چاہتا)۔

اَنْ یَّاْخُذَ عَنْ فَلَائِصِ الصَّدَقَةِ۔ اگر کسی کے پاس زکوٰۃ کی اونٹ نہ ہو تو وہ قرض لے سکتا ہے اس وعدے پر کہ جب زکوٰۃ کی اونٹنیاں آئیں گی تو قرض ادا کر دوں گا (اس جانور کے بدلے ایک جانور دیدوں گا)۔

اِذَا سَجَدْتُ قَلَصَتْ عَنِّیْ۔ جب میں سجدہ کرتا تھا تو وہ چھوٹی پڑ جاتی (مجھ سے سمٹ جاتی)۔

قَلَصَتْ عَنْ یَدَیْهِ۔ اُن کے ہاتھوں پر تنگ ہوتی (آستینیں پڑھ نہ سکتیں)

اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِی الْفَیْءِ فَقَلَصَتْ عَنْهُ۔ اگر تم میں سے کوئی سایہ میں بیٹھا ہو پھر سایہ ہٹ جائے (دھوپ آجائے) تو وہاں سے اُٹھ جائے ایسا نہ کرے کہ کچھ جسم اس کا سایہ میں ہو کچھ دھوپ میں، کیونکہ یہ صحت کو نقصان پہنچاتا ہے)۔

Marfat.com

تَنْقَلِصُ شَفَتُهُ۔ اُس کا ہونٹ سمٹ جائے گا اوپر سمٹ کر چڑھ جائے گا)۔

اَتُوْقِ عَلٰی قُلُصٍ نَوَاجٍ۔ آواز کرنے والی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئے۔

اِنَّهٗ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ قَدْ قَلَصَ عَنْ نِصْفِ سَاقِهٖ۔ جناب امام حسین علیہ السلام نے ایسے کپڑے میں نماز پڑھی جو نصف ساق سے بھی اونچا تھا (گھٹنوں کے قریب)

مِنْ عَلَامَاتِ الْمَیِّتِ اَنْ تَقْلَصَ شَفَتَاهُ۔ موت کی نشانیوں میں سے ہونٹوں کا سکڑ جانا ہے۔

اِنْتَهٰی عِنْدَ ذَوِی الْعُقُوْلِ کَفَیْءِ الظِّلِّ بَیْنَا تَرَاهُ سَائِغًا حَتّٰی قَلَصَ۔ دنیا کی مثال عقلمندوں کے نزدیک سایہ ہے ابھی دیکھتا ہے خوب پھیلا ہوا تھا ابھی سمٹ گیا (دھوپ آگئی)۔

اِنْکَسَرَ قَلُوْصٌ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ۔ زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی سقط ہوگئی

قَلُوْصٌ۔ جاری نہر میں گندگی وغیرہ بہہ کر جاتی ہو۔

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْقُلُوْصِ اَیَتَوَضَّاُ مِنْهُ فَقَالَ مَالَمْ یَتَغَیَّرْ مَکُوْلٍ سے پوچھا گیا، ناپاک نالے میں سے جس کا پانی بہہ رہا ہو وضو کر سکتے ہیں؟ انھوں نے کہا، ہاں اگر پانی کا کوئی وصف نہ بدلا ہو، (یعنی اگر رنگ یا بو یا مزہ نجاست سے بدل گیا ہو تب اس سے وضو درست نہیں تو اس کا پانی جاری ہو۔ نہایہ میں ہے کہ دشت کے لوگ اس نالہ کو جس میں کوڑا کچرا گندگی ڈالتے ہیں قُلُوْط کہتے ہیں)۔

قَلْعٌ۔ جڑ سے اُکھیڑنا یا دوسری جگہ لے جانا، معزول کرنا، زمین پر نہ جمنا، کشتی میں پاؤں نہ جمنا، بات نہ سمجھنا، کند ذہنی کی وجہ سے)، اُتارنا۔

تَقْلِیْعٌ بِمَعْنٰی قَلْعٌ ہے۔

اِقْلَاعٌ۔ باز رہنا، چھوڑ دینا، کشتی کا پانی اُٹھانا قلعہ بنانا۔

مُقَالَعَةٌ۔ ایک دوسرے کو اُکھیڑنا

اِقْتِلَاعٌ اور اِقْتِلَاعٌ۔ اُکھڑ جانا۔

قِلَاعَةٌ۔ کشتی کا پانی جس کو شراکم بھی کہتے ہیں

قَلْعَةٌ۔ مشہور ہے یعنی حصن جو پہاڑ پر ہو (اس کی جمع قِلَاعٌ اور قِلَعٌ ہے)۔

مِقْلَاعٌ۔ گوپھن۔

مَقْلَمٌ۔ وہ جگہ جہاں سے عمارت کے لئے پتھر نکالے جائیں۔

مَقْلُوْعٌ۔ معزول۔

اِذَا مَشٰی تَقَلَّمَ۔ آنحضرت جب چلتے تو زمین پر سے پاؤں زور کے ساتھ اُٹھاتے (جیسے مستعد اور مضبوط لوگوں کی چال ہے یہ نہیں کہ چھوٹے چھوٹے قدم مغروروں یا عورتوں کی طرح رکھتے)۔

اِذَا زَالَ زَالَ قَلْعًا قُلْعًا۔ آں حضرت جب چلتے تو زور سے پاؤں اُٹھا کر (ایک روایت میں قِلَعًا ہے فتحہ قاف اور کسرہ لام یعنی ایسا معلوم ہوتا جیسے نشیب میں اُتر رہے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ پاؤں جما کر رکھتے اور تیز چلتے پر دیکھنے والے کو یہ معلوم ہوتا کہ آپ جلدی بھاگ رہے ہیں)۔

جَاءَ یَتَقَلَّعُ بِهٖ کو کھینچتے ہوئے آئے (جیسے کشتی روانی میں آگے کو کھنچتی جاتی ہے)۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَجُلٌ قَلِقٌ فَادْعُ اللّٰهَ لِیْ۔ جریر بن عبداللہ بجلی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں زمین پر نہیں جمتا تو میرے لئے دعا فرمائیے کہ اللہ مجھ کو زمین پر جما دے (عرب لوگ کہتے ہیں: قَلِقُ الْقَدَمِ جس کا پاؤں کشتی میں نہ جمے)۔

فُلَانٌ قُلْعَةٌ۔ وہ زین پر سے اُکھڑ جاتا ہے (اس کی ران زین پر اچھی طرح نہیں جمتی)۔

یَمْشِ النِّعَالُ الْقُلْعَةُ۔ اگلے کی چیز کیا بری ہے کیونکہ وہ پرانی چیز ہے کب تک اپنے پاس رہے گی جیسے

Marfat.com

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں "بخن جامۂ خویش آراستن بہ از جامۂ عاریت خواستن"

أُعِدُّ رَكُمُ الثُّرَيَّا قَدْ أَتَتْهَا مَنَازِلُ قُلْعَةٍ۔ میں تم کو دنیا سے ڈراتا ہوں (اس سے محبت اور الفت نہ رکھنا) وہ تو کوچ کی منزل ہے (ایک دن وہاں سے رخصت ہونا ضروری ہے) یا چلدینے والی ہے (آہ ایک کے ہاتھ میں ہے کل دوسرے کے ہاتھ میں)۔

لَتَأْتُوْنِيْ بِكُمْ أَوْ لَيَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَّا آلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلُ عَلِيٍّ فَخَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ نَخُبُّ فَلَا عَنًا۔ جب یہ مُنادی کی گئی کہ مسجد نبوی میں سب لوگ نکل جائیں (اور جگہ خالی کر دیں) مگر آل حضرت ؐ اور حضرت علی رضؓ کی اولاد رہ جائے تو ہم لوگ اپنے قبیلے (سامان کے) کھینچتے ہوئے نکلے (یہ جمع ہے قَلَمٌ کی یعنی وہ تھیلا جس میں چمڑا اپنا سامان رکھتا ہے)

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئَاتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ۔ مَا رُفِعَ قِلْعَهُ۔ مجاہد نے "جوار المنشات" کی تفسیر یوں بیان کی، وہ کشتیاں جن کے بادبان اٹھے ہوں، جو دُور سے پہاڑوں کی طرح دکھائی دیتی ہیں۔

سُيُوْفٌ قَلُوْعِيَّةٌ۔ ہماری تلواریں قلعہ کی بنی ہوئی ہیں (وہ ایک مقام کا نام ہے وہاں تلواریں بنا کرتی تھیں)

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ؟ لَا يَدِيْثُ۔ بہشت میں وہ نہیں جائے گا جو حاکم وقت سے لوگوں کی چغلی کھائے (ان پر جھوٹی تہمت لگا کر حاکم کے دل سے ان کی وفاداری کی امید نکلوادے) اور نہ وہ شخص جو گُفتار کو کردیوں کے پاس لے کر آئے۔ بعضوں نے کہا قَتَّاتٌ کو تو ال جو اتی لوگوں پر ظلم کرتا ہو۔ بعضوں نے کہا کفن چور)۔

لَا قُذَعَيْنَاتٌ قَلَعَ الضَّمْغَةَ۔ مجاج نے اس شعر کہا) میں بجھ کو گوند کی طرح اُکھیڑ کر پھینک دوں گا (گوند جب اُگھڑتا ہی تو سب اُگھڑ آتا ہے یہاں تک کہ درخت کی چھال کا بھی کچھ حصہ نکال لاتا ہے۔ مجاج کا یہ مطلب تھا کہ میں بالکل تجھ کو تباہ و برباد کر دوں گا)

تَرَكْتُهُمْ غَلَى مِنْلِ مَقْلَعِ الضَّمْغَةِ۔ میں نے ان کو ایسا صاف کر دیا (ان کے پاس کچھ نہیں چھوڑا) جیسے وہ مقام صاف ہو جاتا ہے جہاں سے گوند اکھاڑ لیا جاتا ہے)۔

لَقَدْ أَقْلَعَ عَنْهَا۔ پھر اس کو چھوڑ دیا۔ یہ أَقْلَعَ الْمَطَرُ سے اخوذ ہے یعنی پانی رُک گیا۔)

أَقْلَعَتْ عَنْهُ الْحُمَّى۔ بخار اُتر گیا۔

إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ وَقَعَ فِي فَتْرَةٍ۔ بلال رضؓ کا بخار جب اُتر جاتا تو وہ اپنی آواز بلند کرتے (ایک روایت میں أَشْعَرَ عَنْهُ ہے مطلب وہی ہے)۔

فَاقْتَلَعَهُ۔ حضرت خضر نے اس بچہ کا سر اُکھیڑ لیا (دوسری روایت میں یوں ہے کہ چھری سے ذبح کر ڈالا اور دونوں میں موافقت اس طرح سے کی گئی کہ کہا جاتا ہے کہ قتادہ کچھ گلا کاٹا ہو، اس کے بعد سر اُکھیڑ لیا ہو)

أَلَا قُلَاعٌ مِنَ الدُّلُوْبِ۔ گنا ہوں سے باز آجانا۔

كَأَنَّهُ قِلْعُ دَارِيٍّ عَتَجَهُ تُوْرِيَّةٌ۔ گویا وہ اس دارین کا بادبان ہے جس کو ملاح نے ہمکا دیا ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ دَارِیٌ منسوب بہ دارین کی طرف جو ایک موضع ہے ساحل سمندر پر بحرین کے پاس)۔

قَلْفٌ۔ مسافر پر جو کھال ہوتی ہے اس کو کاٹنا یعنی ختنہ کرنا درخت کی چھال کھالنا، ذکر کو جڑ سے کاٹ ڈالنا، منھور کی مہر توڑنا، اُگلنا، پھینی اُٹھانا۔

قَلَفٌ۔ ختنہ نہ ہونا۔

أَقْلَفُ۔ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

قُلْفَةٌ۔ وہ پوست جو ذکر کے سرے پر ہوتا ہے۔

تَقْلِيْفٌ۔ یعنی قَلَفٌ ہے۔

Marfat.com

فُلْقَتَانِ۔ مُنہ کے دونوں کنارے۔
کَانَ یَشْرَبُ الْعَصِیْرَ مَا لَمْ یَقْلِفْ۔ شیرہ اُس وقت تک پیتے جب تک وہ پھن نہ اُٹھانا شروع کرلے، جب کف مارنے لگتا تو چھوڑ دیتے کیونکہ نشہ لانے کا ڈر ہوتا۔
عرب لوگ کہتے ہیں:
قَلَفَتْ اَنْدَنَّ۔ میں نے مشہور کی مہر توڑی (روٹی سے اس پر لگا دیتے ہیں)۔
فِی الْاَفْلَقِ یَمُوْتُ۔ بے فتنہ والا شخص مرجائے۔
قَلَقٌ۔ بے قرار ہونا، گھبرانا، نیند نہ آنا۔
اِقْلَاقٌ۔ بے قرار کرنا، پریشان کردینا۔
اَلْیَاقِلَۃُ تَقُوْدُ قَلِقًا وَضِیْنُھَا مُخَالِفُ دِیْنِ النَّصَارٰی۔ تیری طرف بے قرار ہوکر اس کا تسمہ چلا آرہا ہے، اس کا دین نصاریٰ کے دین کے خلاف ہے (طبرانی نے معجم میں سالم بن عبداللہ بن عمر سے نکالا انھوں نے اپنے باپ سے کہ اُس حضرت عرفات سے لوٹتے وقت یہ شعر پڑھتے جاتے تھے۔ نہایہ میں ہے کہ یہ حدیث ابن عمر پر موقوف مشہور ہے)
اَقِلُّوْا الشُّیُوْفَ فِی الْغُمُدِ۔ تلواروں کو نیام میں ہلایا کرو (تاکہ ضرورت کے وقت تلوار فوراً نکل آئے، اگر بہت دن تک نیام میں یوں ہی رکھی رہے تو زنگ لگ کر نیام میں چپک جاتی ہے اور دشمن کے مقابلہ میں فوراً نکل نہیں سکتی)۔
قَلْقَلَۃٌ۔ آواز کرنا، ہلانا، حرکت دینا۔
تَقَلْقُلٌ۔ حرکت کرنا۔
قُلْقُلٌ۔ بہت سفر کرنے والا۔
قُلْقُلٌ۔ ایک درخت ہے مشہور انار کے درخت کی طرح اس کا دانہ سیاہ گول ہوتا ہے۔
قَلَاقِلُ۔ (جمع ہے قُلْقُلٌ کی یعنی) اضطراب اور تشویش جو آدمی کو ہلا دیتی ہے۔
خَرَجَ عَلِیٌّ وَھُوَ یَتَقَلْقَلُ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بخے بھاگ رہے تھے (جلدی چل رہے تھے)
وَنَفَسُہٗ تَقَلْقَلُ فِیْ صَدْرِہٖ۔ ان کی سانس سینہ میں آواز دے رہی تھی۔
قَلْقِلُوا الشُّیُوْفَ فِیْ اَغْمَادِھَا۔ تلواروں کو نیام میں ہلایا کرو (تاکہ ضرورت کے وقت جلد نکل آئیں)۔
قِلٌّ یَا قُلٌّ یَا قِلَّۃٌ۔ کم ہونا، محتاج ہونا۔
قَلَّ۔ اُٹھانا۔
تَقْلِیْلٌ۔ کم کرنا۔
مُقَالَۃٌ اور اِقْلَالٌ کے بھی وہی معنی ہیں۔
اِسْتِقْلَالٌ۔ اُٹھانا کم سمجھنا، اپنی رائے پر اصرار کرنا، تنہا ہونا، کسی کو شریک نہ کرنا، چلا دینا، غصہ ہونا، شمار کرنا۔
قِنٌّ۔ چھوٹی دیوار۔
قُلَّۃٌ۔ چھوٹی چھوکری۔
اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَالصَّلٰوۃُ مَحْظُوْرَۃٌ حَتّٰی یَسْتَقِلَّ الرُّمْحُ بِالظِّلِّ۔ جب سورج بلند ہوجائے تو نماز نہ پڑھے، یہاں تک کہ نیزے کا سایہ ہم ہوجائے (کم سے کم جس کے بعد پھر سایہ بڑھنا شروع ہوتا ہے، اس کو زوال کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ٹھیک دوپہر کے وقت نماز نہ پڑھنا ممنوع ہے تو بلند ہونے سے سر پر آجانا مراد ہے یعنی دوپہر کا وقت بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، یہاں تک کہ نیزے کا سایہ اس کے برابر ہوجائے یہ زوال کے بعد ہوتا ہے، جو ظہر کا وقت ہے۔ ایک روایت میں حَتّٰی یَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ہے بعضوں نے کہا یہ تحریف ہے)
اِنَّ نَفَرًا سَاَلُوْا عَنْ عِبَادَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا کَاَنَّھُمْ تَقَالُّوْھَا۔ کچھ لوگوں نے پوچھا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کتنی عبادت کرتے تھے جب ان کو بتلائی گئی تو اُنھوں نے اس کو کم سمجھا۔
کَاَنَّ الرَّجُلَ تَقَالَّھَا۔ جیسے اس نے اس کو کم سمجھا

Marfat.com

كَانَ يُقَلُّ اللَّغْوَ۔ اس حضرت بیہودہ بات بالکل نہیں کہتے تھے یا دل لگی اور مزاح کی باتیں کم کرتے تھے۔ (شاذ و نادر کبھی مزاح کے طور پر کوئی بات فرماتے)۔

اَلرِّبَا وَاِنْ كَثُرَ فَهُوَ اِلٰى قُلٍّ۔ سود سے اگرچہ (پہلے پہل) مال بڑھتا ہے۔ لیکن اس کا انجام نقصان ہے یا دنیا و دنیا ہی میں نقصان ہوتا ہے سود کار دیوالیہ ہو جاتا ہے اگر دنیا میں نقصان نہ ہو تو آخرت میں نقصان ہوگا۔

اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا یا نَجَسًا۔ جب پانی دو ٹکھال ہو تو نجاست پڑنے سے وہ نجس نہ ہوگا۔

قُلَّة۔ بڑا مٹکا جس میں پانچ سو رطل پانی آتا ہے یعنی اڑھائی مشک (اس حدیث میں بڑی گفتگو ہے جس کی تفصیل حدیث کے شروح کی کتابوں میں مذکور ہے)۔

بِقُلَالِ هَجَرَ۔ سدرۃ المنتہیٰ کے بیر اتنے اتنے بڑے ہیں جیسے ہجر کے مٹکے (ہجر ایک گاؤں کا نام ہے مدینہ کے قریب اور وہ ہجر مراد نہیں ہے جو بحرین میں ہے۔ بعضوں نے کہا ہجر شام کے ملک میں ایک مقام ہے جہاں بڑے بڑے مٹکے بنتے ہیں ایک مٹکے میں ایک بچھال پانی آتا ہے)

قُلَّةُ الْحَزْنِ۔ ایک مقام کا نام ہے۔

مُخَانِيْ لَكُمْ فُمَّ وَمَذْهَبَ لِقُلَّهٖ فَمَنْ يَسْتَطِعْ۔ حضرت عباس نے مغیلوں سے روپے کو اپنے کپڑے میں ڈال لئے پھر اس کو اٹھانے لگے تو اٹھا نہ سکے آنا بوجھ ہو گیا کہ وہ اٹھ نہ سکا (عرب لوگ کہتے ہیں اَحْمَلَهٗ اور اِسْتَقَلَّهٗ اس کو اٹھایا)۔

حَتّٰى تَقَالَتِ الشَّمْسُ۔ یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا

مَا هٰذَا الْقِلُّ الَّذِيْ اَرَاكَ بِهٖ قَدِيْمٌ۔ ہمارے بدن میں کیکی کیسی جو میں دیکھ رہا ہوں (یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی زید بن خطاب سے فرمایا جب ان کو یمامہ کی طرف جانے کے لئے رخصت کرنے لگے)۔

اَلنَّاسُ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ۔ سب خاندانوں کے لوگ بڑھتے جائیں گے اور افضار کم ہوتے جائیں گے۔ (ایسا ہی ہوا قریش اور مہاجرین کی اولاد بہت پھیلی اور انصاری دنیا میں بہت کم ہیں۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دوسرے لوگ تعداد میں بڑھتے جائیں گے کیوں کہ ان کی اولاد بھی باپ دادا کی طرح ہوگی۔ مگر انصار میں سے جو کوئی مرے گا اس کی اولاد اس کے مثل نہ ہوگی)۔

يَقِلُّ الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ الْجَهْلُ۔ آخر زمانہ میں دین کا علم کم ہو جائے گا اور جہالت بہت پھیلے گی (بعضوں نے کہا يَقِلُّ الْعِلْمُ سے یہ مراد ہے کہ دین کا علم دنیا سے بالکل اٹھ جائے گا یہ قیامت کے قریب ہوگا)۔

فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِاِسْمَاقَتَا لَوْهَا۔ جب ان لوگوں سے آنحضرتؐ کی عبادت کا حال بیان کیا گیا تو انھوں نے اس کو کم سمجھا (وہ کہنے لگے آں حضرتؐ کے بات اور ہے آپ کے تو اگلے پچھلے سب قصور بخشدیئے گئے ہیں اور ہم گنہگار لوگ ہیں ہم کو اس سے زیادہ عبادت کرنی چاہیے۔ کسی نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا کسی نے کہا میں کبھی عورتوں کے پاس نہیں جاؤں گا)۔

اَعُوْذُ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ۔ تیری پناہ چاہتا ہوں اور کمی سے (مراد ایسی کمی ہے جو ضروریات کے لئے بھی کافی نہ ہو) مثلاً عیال و اطفال بہت ہوں اور آمدنی بالکل کم ہو (بعضوں نے کہا کمی سے مراد نیکیوں کی کمی ہے کیونکہ دنیا کی کمی تو آنحضرتؐ پسند کرتے تھے) اور ذلت اور خواری سے (لوگوں کی نظروں میں ذلیل اور حقیر ہونے سے)۔

رَبِّ الْاَرْضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ۔ تمام زمینوں کے مالک اور ان چیزوں کے جن کو زمینیں اٹھائے ہوئے ہیں۔

مَا يَقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ۔ بہشت میں ناخون برابر جگہ میں جو زیب و زینت ہے اس کی ساری زمین نہیں اٹھا سکتی

فَلَمَّا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ۔ جب آں حضرت کی سانڈنی آپ کو لے کر اٹھی۔

جَهْدُ الْمُقِلِّ۔ نادار کم مال والے کی کوشش۔

Marfat.com

لَا تَسْتَقِلُّ تَحْمِلُ اَزْوَادَنَا۔ ہمارے توشے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتی۔

تَعَادَلُوْا فِی النَّقْدِ وَالْکَیْلِ۔ کم وبیش سب میں گنتی تولی گئی۔

اِذَا اسْتَقَلَّ اَحَدُ الْعِبَادِ جَزَّ اَحَدُهُمْ ثَلٰثَةً صُنُوْنٍ۔ جب جنازہ میں دیکھے کہ آدمی کم ہیں تو ان کی تین صفیں کرلیتے۔

مَا یَقِلُّ ظُفُرٌ۔ جتنے کو ناخن اٹھا سکتا ہے

سَیَاْتِیْ قَوْمٌ مِّنْ بَعْدِیْ یَسْتَقِلُّوْنَ ذٰلِکَ۔ کچھ لوگ میرے بعد آئیں گے جو اس کو کم سمجھیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَی الْقِلِّ وَالْکَثْرِ۔ اللہ کا شکر ہے کمی اور بیشی دونوں حالوں میں۔

قُلَّةُ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کی چوٹی۔

قَلْمٌ۔ کاٹنا۔

تَقْلِیْمٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

قُلَامَةٌ۔ کاٹے ہوئے جو ریزے زمین پر گریں۔

قُلَامَةُ الظُّفْرِ۔ حقیر چیز کو کہتے ہیں یا ناخن کا ٹکڑا جو تراشا گیا ہو۔

قَلَمٌ۔ مشہور ہے جس سے لکھتے ہیں اس کو بَرَاع بھی کہتے ہیں[1] اور تراشنے سے پہلے اس کو قَصَبہ اور یراعہ کہتے ہیں اس کی جمع اَقْلَامٌ ہے)۔

اَقْلِیْمٌ۔ ولایت جیسے اقلیم ہند اقلیم روم شام مصر یونان وغیرہ۔

اَقَالِیْمُ سَبْعَة۔ ہفت کشور یہ زمین کی سات قاشیں ہیں جو اگلے حکیموں نے خط استوا سے ربع مسہور پر کی تھیں، خربزہ کی قاشوں کی طرح ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ ربع سے زیادہ زمین معمور ہے دوسرے امریکہ کی مطلق خبر نہ تھی۔

اِقْلِیْمِیَا۔ حضرت آدم کی بیٹی کا نام تھا۔

اَقْلَنْکَ مُعَلِّمَانِ (آنحضرت نے چند عورتوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا) میں تم کو آزاد پاتا ہوں (کوئی تمہارا لحاظ اور نگہبان نہیں ہے)

قَالَ قَلَمُ زَکَرِیَّا۔ حضرت زکریا علیہ السلام کا قلم (یعنی پانسہ جس سے فال کھولتے تھے قرعہ ڈالتے تھے) (پھر تیر آپادوں سروں کے قلم ہو گئے)

اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم قدرت کو پیدا کیا (اس سے فرمایا قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب لکھ)

تَقْلِیْمُ الظُّفْرِ۔ ناخن تراشنا۔

خُرِّمَتِ الْاَقْلَامُ۔ قلم بہنے لگے (حضرت زکریاء کا قلم پھر تیر آیا)۔

کَتَبَ اللّٰهُ بِکُلِّ قَلَمَةٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ۔ اللہ تم اس کے ہر ناخن کے ٹکڑے کے بدلے جو تراشا جاتا ہے ایک رُوبی کی آزادی کا ثواب اس کے لئے لکھے گا۔

قَالُوْن۔ ایک رُومی لفظ ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ تم نے ٹھیک کہا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضہ نے قاضی شریح سے پوچھا، ایک عورت کو طلاق دی گئی اس نے بیان کیا کہ مجھ کو ایک ہی مہینے میں تین حیض آگئے، کیا اس کی بات کا اعتبار کریں گے اور اس کی عدت پوری ہو جائے گی؟ شریح نے کہا اگر اس کے کہنے کی تین عورتیں یہ گواہی دیں کہ طلاق سے پہلے اس عورت کی یہی عادت تھی کہ ہر مہینے میں تین بار اس کو حیض آیا کرتا تھا تب اس کی بات ان لیں گے۔ حضرت علی رضہ نے یہ سُنکر فرمایا قَالُوْن یعنی تمہارا فتویٰ ٹھیک ہے۔

قَلَنْسَةٌ۔ ٹوپی پہنانا۔

تَقَلْنُسٌ۔ ٹوپی پہننا۔

قَلَنْسُوَةٌ اور قُلَنْسِیَةٌ۔ ٹوپی (اس کی جمع قَلَانِسُ اور قَلَانِیْسُ ہے اور تصغیر قُلَیْسِیَةٌ ہے)

فَوَضَعَ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَلَنْسُوَتَهٗ۔ ابو اسحاق نے اپنی ٹوپی رکھی۔

[1] بعضوں نے کہا تراشے ہوئے کو قلم کہتے ہیں۔

Marfat.com

اِجْعَلُوا الْقَلَائِدَ تَحْتَ الْعَمَائِمِ۔ عمامے کے تلے ٹوپیاں رکھو (پہنو)۔
قَبِّلْهُمَا۔ جلدی کرنا۔
اِنْ قَوْمًا فَقَدُوا مِحْجَابَ فَتَاتِهِمْ فَاتَّهَمُوا اِمْرَأَةً نَجَّامَتْ عَجُوزًا فَفَتَّشَتْ قُلْهُمَهَا۔ ایک عورت کا ہار کھو گیا اس کی قوم والوں نے ایک دوسری عورت پر تہمت لگائی (کہ اس نے ہار چرا لیا ہے) آخر ایک بڑھیا آئی اور اس نے اس عورت کی شرمگاہ بھی ٹٹولی (کہ کہیں اس میں نہ رکھ لی ہو۔ صحیح قُلْهُمَهَا ہے فائے موحدہ سے جیسے پہلے گزر چکا ہے)۔
قَلْوٌ۔ پھینک مارنا، اُچکنا، زور سے ہنکانا، پکانا۔
قِلًّا اور قَلَاءٌ۔ دشمنی رکھنا (جیسے مُقَالَاةٌ ہے)۔
تَقَالِي۔ بغض اور عداوت۔
قَلِيٌّ۔ پکانا، بھوننا، سر پر مارنا۔
قِلًى اور قَلَاءٌ اور مَقْلِيَةٌ۔ بُرا جاننا، دشمنی رکھنا
مِقْلَاةٌ۔ وہ ظرف جس میں کھانا پکایا جائے تانبے کا ہو یا مٹی کا (اس کی جمع مَقَالٍ
لَمَّا صَالَحَ نَصَارَى اَهْلِ الشَّامِ كَتَبُوا لَهُ كِتَابًا اِنَّا لَا نُحْدِثُ فِي مَدِينَتِنَا كَنِيسَةً وَلَا قَلِيَّةً وَلَا نُخْرِجُ سَعَانِينَ وَلَا بَاعُوثًا۔ جب حضرت عمرؓ نے شام کے نصاریٰ سے صلح کی تو انھوں نے ایک اقرار نامہ لکھ دیا یعنی نصاریٰ نے کہ ہم اپنے شہر میں کوئی نیا گرجا یا صومعہ (عبادت خانہ) نہیں بنائیں گے نہ سعانین کی عید نکالیں گے نہ پانی مانگنے کا میلہ (قَلِيَّةٌ اس روایت میں ہے اور صحیح خَلِيَّةٌ ہے جو مرتب ہے خَلَّادَةٌ کا یعنی نصاریٰ کا عبادت خانہ)۔
قَلِيَّةٌ۔ جو گوشت کے ساتھ طلا کر پکایا جاتا ہے اس کو مزیدار کرنے کے لئے۔
لَوْ رَاَيْتَ ابْنَ عُمَرَ سَاجِدًا اَلْزَمَ اُذُنَهُ مَقْلُوبًا اگر تم عبداللہ بن عمرؓ کو سجدے میں دیکھتے تو ان کو متوانی پاتے یعنی جلدی کرتے ہوئے دونوں بازو پہلو سے الگ اور جدا رکھے ہوئے (ایک روایت میں ہے كَانَ لَا يُرَى اِلَّا مُقْلُولِيًا عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ يَتَقَلَّى عَنْ فِرَاشِهِ وہ اپنے بچھونے پر تڑپتا رہتا ہے)
مَا اَكَلْتُ اَطْيَبَ مِنْ قَلِيَّةِ الْعَصَافِيرِ۔ میں نے ریڑھ کے قلیہ سے کوئی قلیہ خوش مزہ نہیں کھایا۔
اُخْلُلْ تَقْلَ۔ آدمی کو آزاد جانچو تو اس کو چھوڑ دو گے دشمن رکھو گے (کیونکہ آزائش سے اس کی بُری صفات اور خصائل جو پوشیدہ ہوتے ہیں وہ ظاہر ہوں گے)۔

بابُ القاف مع الميم

قَمْءٌ۔ میٹ دینا، اقامت کرنا، موافق ہونا، موٹا ہونا (جیسے قَمَاءٌ اور قُمُوءٌ اور قَمَاءَةٌ ہے)
مُقَامَاةٌ۔ موافقت۔
اِقْمَاءٌ۔ موٹا ہونا، ذلیل کرنا، حقیر جاننا۔
تَقَمُّؤٌ۔ تھوڑا تھوڑا جمع کرنا۔ موافق ہو کر اقامت کرنا۔
مُقْمَاةٌ۔ وہ مکان جہاں دھوپ نہ آئے۔
اِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَكَانٌ يُقْمَأُ اِلَى مَنْزِلِ عَائِشَةَ كَذَا۔ آں حضرتؐ حضرت عائشہؓ کے مکان میں

۱؎ سعانین نصاریٰ کی پہلی عید ہوتی جو عید فصح سے ایک ہفتہ قبل آتی ہے اس میں صلیبیں لے کر نکلتے ہیں۔ اور باعوث ان کے استسقاء کا دن ہوتا ہے اس میں صلیبیں لیکر صحرا کی طرف استسقاء کے نکلتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے "باعوث" یہ بھی ان کی عید ہے۔ یہ معاہدہ صلح اس لئے کیا گیا کہ وہ مسلمانوں کو اپنی شان و شوکت و دیگر مذہبی مظاہرے دکھا کر تنگ نہ ڈالیں۔ (منہ)

Marfat.com

بہت جایا کرتے یا وہاں ٹھہر اکرتے (کیونکہ آپ کو حضرت عائشہؓ سے بہت محبت تھی)۔

اِقْتَمَّ۔ اس کو جمع کیا۔

قَمَاءٌ۔ مقارت، ذلت۔

ذِیْنَ بِالصَّغَارِ وَ الْقَمَاءَۃِ۔ ذلت اور خواری سے نرم کیا گیا۔

رَکِبَ نَعْلَۃً نَطَاۃً عَنْ سَوَاءِ الْمَحَجَّۃِ۔ وہ اونٹنی جو سیدھی راہ سے ہٹ کر ایک طرف چلے۔

قَیْدُ الْبَعِیْرِ۔ حضرت علیؓ نے ایک مختصر سوار ہونے جو گھوڑوں سے بلندی میں کم تھا اور ذلیل گدھے سے اونچا تھا۔

قُمُوْحٌ۔ گیہوں (اس کو "برّ" اور "حنطہ" بھی کہتے ہیں)۔

قُمُوْحٌ۔ پیتے وقت سر اوپر اٹھانا سیر ہو کر۔

تَقْمِیْحٌ۔ تھوڑا دے کر دفع کرنا (یعنی اس سے کم جو اس کا حق ہے)۔

مُقَامَحَۃٌ۔ پانی اچھی طرح نہ پینا سردی یا بیماری کی وجہ سے۔

اِقْمَاحٌ۔ سر اوٹھانا اور آنکھ نیچی رکھنا، نہیں پینا۔

تَقْمُّحٌ اور اِقْمَاحٌ بمعنی قُمُوْحٌ اور پھانک لینا۔

اِقْتِمَامٌ۔ گیہوں پختہ ہو جانا۔

فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ قَمْحٍ۔ آنحضرتؐ نے صدقۂ فطر میں ایک صاع برکا یا قمح کا مقرر فرمایا (راوی کا شک ہے کہ صاعًا مِّنْ بُرٍّ فرمایا، یا صَاعًا مِّنْ قَمْحٍ دونوں گیہوں کو کہتے ہیں)۔

وَاَشْرَبُ فَاَتَقَمَّحُ۔ اور میں پی کر آخر سر اوپر اٹھاتی ہوں (کیونکہ خوب چھک کر پی لیتی ہوں۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

قَمَحَ الْبَعِیْرُ یَقْمَحُ۔ جب پانی پی کر اونٹ اپنا سر اٹھائے یعنی سیر ہو کر)

سَتَقْدِمُہُمْ عَلَی اللّٰہِ اَنْتَ وَشِیْعَتُکَ رَاضِیْنَ مَرْضِیِّیْنَ وَیَقْدَمُہُمْ عَلَیْہِ عَدُوُّکَ غِضَابًا مُّقْمَحِیْنَ ثُمَّ یَسُمُّہُمْ یَاکَۃً اِلٰی عُنُقِہٖ یُرِیْدُ بِہِمْ کَیْتَ اَلْقِمَاحُ۔ (اس حدیث میں حضرت علی مرتضیٰؓ سے فرمایا) قریب تم اور تمہارے گروہ والے خوش خوش اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوں گے اور تمہارے دشمن غضبناک سر اوپر اٹھائے ہوئے آئیں گے (قاعدہ ہے کہ جب گردن میں طوق پڑا ہوا ہو اور وہ تنگ ہو تو سر اوپر اٹھ جاتا ہے) پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو گردن پر رکھ کر بتایا (یعنی اقماح کے معنی سمجھانے کے اس طرح اوپر اٹھائے ہوں گے۔ اُن کے سر اُل رہے ہوں گے (جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِہِمْ اَغْلٰلًا فَہِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَہُمْ مُّقْمَحُوْنَ ہم نے ان کے گلوں میں طوقوں تک طوق پہنائے اب ان کے سر اُل رہے ہیں، اوپر اٹھے ہوئے ہیں)۔

کَانَ اِذَا اشْتَکٰی قَمَحَ کَفًّا مِّنْ شُوْنِیْزٍ۔ آنحضرتؐ کو جب کوئی شکایت ہوتی تو آپ ایک مٹھی کلونجی کی پھانک لیتے (کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: قَمَحْتُ السَّوِیْقَ میں نے ستو پھانک لیا)۔

مَنْ لَّمْ یَجِدِ الْعُنْطَۃَ وَ الشَّعِیْرَ اَخَذَ اَعْنَاقَ الْقَمْحِ وَالسُّلْتَ وَ الْعَلَسَ وَ الدُّرَّۃَ۔ (جو شخص صدقۂ فطر کے لئے) گیہوں اور جَو نہ پائے تو اس کو قمح اور سلت اور علس اور ذرہ دینا کافی ہے (اوپر جو حدیث گزری اس سے یہ معلوم ہوا تھا کہ بُر اور حنطہ اور قمح یہ تینوں ایک ہی چیز ہیں یعنی گیہوں مگر اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ قمح اور حنطہ میں فرق ہے۔ کہتے ہیں قمح ایک خاص قسم کا خراب گیہوں ہے جس کو ضبط بھی کہتے ہیں اور سُلت بن پوست کا جو جو گیہوں کے مشابہ ہوتا ہے اور علس دو ذرا گیہوں یعنی جڑواں جو ایک پوست میں دو ہوتے ہیں گیہوں

Marfat.com

بعضوں نے کہا وہ ایک کالا دانہ ہے جس کو فلوں کے زمانے میں کھاتے ہیں۔ بعضوں نے کہا سثور اور ذرّہ جوار کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر عمدہ گیہوں اور جو نہ مل سکیں تو کسی غلہ میں سے ایک صاع دیدے، صدقۂ فطر ادا ہو جائے گا)۔

قُمُدٌ۔ انکار کرنا باز رہنا، نیکی یا بدی میں جمے رہنا۔

قَمَدٌ۔ لمبی گردن ہونا۔

قُمَادٌ یا قُمَادِیٌّ۔ لمبی گردن والا (جیسے اَقْمَدُ)

تَحَامُقٌ وَ قَمَدٌ۔ حق کو نہ ماننا انکار کیا۔

قُمْرٌ۔ جُوا کھیلنا، شرط لگانا۔ (جیسے مُقَامَرَۃٌ) باہم جوا کھیلنا، جوئے سے مال جوڑنا۔

قَمَرٌ۔ چاند۔

اِقْمَارٌ۔ چاند گہنا۔ خسف ہونا۔

تَقَمُّرٌ۔ جوئے میں ہونا، چاندنی میں نہانا، بیاہ کرنا، چاندنی رات میں جماع کرنا۔

تَقَامُرٌ۔ باہم جوا کھیلنا۔

قِمَارٌ۔ جوا (جیسے مَیْسِرٌ ہے)۔

مِجَانٌ اَقْمَرُ۔ دجال سفید رنگ خوب گورا ہوگا۔

وَمَعَهَا اَثَانٌ قُمْرَاءُ۔ ان کے ساتھ ایک سفید گدھی تھی۔

مَنْ قَالَ لِغَالِبِهِ اُقَامِرُكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔ جو شخص دوسرے کہے آؤ ہم تم جوا کھیلیں تو وہ صدقہ دے (اتنا ہی روپیہ جس پر جوا کھیلنا چاہتا تھا اللہ کی راہ میں خیرات کرے گویا وہ اس گناہ کی بات کا کفارہ ہے)

مترجم کہتا ہے جس کھیل کی ہار جیت میں کچھ مال کی شرط ہو وہ قمار ہے یعنی میسر جو بنص قرآنی حرام ہے اور ہمارے زمانہ میں جس کو لاٹری کہتے ہیں وہ صریح جوا ہے اور اس میں شریک ہونا حرام ہے اور جو مال اس کے ذریعے حاصل کیا جائے وہ بھی مال حرام ہے)۔

قُمُدٌ قِمَادِیٌّ۔ ہندوستان کا ستارہ۔

قُمُرِیٌّ۔ ایک مشہور پرندہ ہے (اس کی جمع قماری ہے۔ کہتے ہیں جب قمری کا نر مرجاتا ہے تو اس کی مادہ دوسرے نر سے جوڑ نہیں لگاتی بلکہ روتے روتے مرجاتی ہے)۔

قَمْصٌ یا قَمْصَۃٌ۔ بادام کھانا۔

لَبَنٌ قُمَاصِیٌّ۔ بہت کھٹا دودھ جس کے پینے سے چرپراہٹ ہو۔

قَارِصٌ قُمَاصِیٌّ۔ کھٹا چوک جس کے پینے سے پیشاب قطرہ قطرہ آنے لگے (قُمَاصِی نابع ہے قَارِص کا جیسے روٹی روٹی یعنی حرف بحرف مثل)۔ قَارِص مچھر کی مانند ایک جانور کو بھی کہتے ہیں)۔

قَمْرٌ۔ جمع کرنا، انگلیوں کی نوک سے تھامنا۔

قَمْزٌ۔ رذیل، بیکار مال، ذلیل۔

قُمَّازَۃٌ۔ کھجور کی ایک قسم، نباتات کا شگوفہ جس میں دانہ ہو۔

قَمْسٌ۔ غوطہ لگانا، پانی میں ڈوبنا یا ڈبانا، بے قرار ہونا۔

مُقَامَسَۃٌ۔ غوطہ بازی کرنا، بحث مباحثہ کرنا۔

هُوَ يُقَامِسُ حُوتًا۔ (ایک مثل ہے یعنی) اس سے بحث کرتا ہے جو اس سے زیادہ عالم ہے۔

اِقْمَاسٌ۔ ڈبونا۔

اِنْقِمَاسٌ۔ غائب ہونا، پانی میں ڈوب جانا۔

قَامُوس۔ سمندر یا بیچ سمندر، یا بہت گہرا مقام سمندر کا اور ایک مشہور عربی لغت کی کتاب ہے۔

قَوَامِیس۔ لغت کی کتابیں۔

قَمَّاسٌ۔ غوطہ باز۔

قَوَامِسُ۔ آفتیں۔

قُومَسُ۔ امیر سمندر کا گہرا پانی۔

اِنَّهُ رَجُلٌ رَجَّمَ رَجُلًا ثُمَّ تَصَلَّى عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَنْغَمِسَ فِي دِمَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَا فِي اَنْهَارِهَا الْجَنَّةِ۔ آں حضرتؐ نے ایک شخص (ماعز اسلمی) کو زنا کی علت

Marfat.com

میں سنگسار کیا (پتھروں سے مار کر مار ڈالا) پھر مرنے کے بعد اُس پر جنازہ کی نماز پڑھی اور فرمایا اب تو وہ بہشت کی کیاریوں میں یا بہشت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے (معلوم ہوا کہ حد شرعی لگنے کے بعد گناہ معاف ہو جاتا ہے) (عرب لوگ کہتے ہیں قَمَسَهُ فِي الْمَاءِ فَانْقَمَسَ۔ اس کو پانی میں ڈبایا وہ ڈوب گیا، ایک روایت میں لَيَنْقَمِسُ ہے مادہ مہملہ سے معنی ڈوبی ہیں)۔

تُضْحِي أَعْلَامُهَا قِيَامًا وَيُمْسِي سَرَابُهَا طَامِسًا

وہاں کے پہاڑ کبھی دکھلائی دیتے ہیں کبھی غائب ہو جاتے ہیں اور وہاں کا سراب بھی کبھی نمودار ہوتا ہے کبھی چھپ جاتا ہے (قَائِمًا صیغہ مفرد کا لائے حالانکہ اَعْلَام جمع ہے اس لئے کہ مُراد ہر ایک فرد ہے اعلام کا بعضوں نے کہا اَفْعَال کا وزن واحد کے لئے بھی آتا ہے۔ بعضے عرب کہتے ہیں: هُوَ الْأَعْلَامُ اور قرآن شریف میں ہے وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا کلوا مما رزقکم فی بطونه، تو واحد مذکر غائب کی ضمیر انعام کی طرف پھیری)۔

لَقَدْ بَلَغَتْ كَلِمَاتُكَ قَامُوسَ الْبَحْرِ۔ تیرے کلمے سمندر کے بڑے گہرے پانی تک پہنچے ہیں (ایک روایت میں نَاحُوسَ آیا ہے، اس کے بھی دُبی معنی ہیں یا غلط ہے)۔

سُئِلَ عَنِ الْمَدَدِ الْجُنْدِ فَقَالَ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِقَامُوسِ الْبَحْرِ كُلَّمَا وَضَعَ رِجْلَهُ فَاضَ فَإِذَا رَفَعَهَا غَاضَ۔ ابن عباس سے پوچھا گیا، یہ سمندر کے اُتار چڑھاؤ کا کیا سبب ہے؟ انھوں نے کہا ایک فرشتہ سمندر کے عین وسط میں تعینات ہے جب وہ اپنا پاؤں سمندر میں ڈالتا ہے تو سمندر بڑھ جاتا ہے۔ جب پاؤں نکال لیتا ہے تو گھٹ جاتا ہے۔ (فرشتہ اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق اور قوت کا نام ہے جس کی حقیقت دریافت کرنا ہماری فہم سے باہر ہے ان قوائے روحانیہ اور فلکیہ کا نام بزبان شرع فرشتہ ہے پس اگر مد و جزر کا سبب درحقیقت جذب قمر ہے تو ابن عباس کا یہ قول اس کے خلاف نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے چاند میں جو ایک قوت یا نفس کو رکھا ہے وہی اللہ کا ایک فرشتہ ہے اور پاؤں ڈالنے سے یہ مُراد ہے کہ اس کو جذب کرنا اور اپنی طرف کھینچنا اور پاؤں اُٹھا لینے سے یہ مُراد ہے کہ اس جذب کو چھوڑ دینا ایسا ہی جو ایک روایت میں ہے کہ گرج ایک فرشتہ ہے جو ابر پر تعینات ہے۔ اس سے بھی مُراد وہ قوت ہے جو ابر کو ادھر سے اُدھر لے جاتی ہے اور اس وقت کے استعمال سے جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ گویا اسی فرشتہ کی آواز ہے)

أَشْهَدُ أَنَّكَ قَامُوسُ مُوسَى۔ (ایک یہودی نے حضرت علی رضی سے کہا) میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ حضرت موسیٰ کے رازدار ہیں (قَامُوس" اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو رازدار ہو اور اندرونی حال جانتا ہو)

قَمْشٌ۔ اِدھر اُدھر سے جمع کرنا۔

تَقَمَّشَ۔ جوتے سوکھا جانا۔

قُمَاشٌ۔ سامان، ذلیل، ریزہ، ذلیل آدمی کپڑے کا تھان۔

قِمْشَةٌ۔ چمڑے کا کوڑا، ہنٹر، تازیانہ، قمچی اور درّہ۔

تَمَسَّ عَلَيْنَا غَالَّا بِأَغْيَاشِ الْفِتْنَةِ۔ دھوکا دینے والا علم فتنوں کی تاریکیوں میں فراہم کیا۔

قَمْصٌ بِأَطْمَارٍ۔ دونوں ہاتھ ایک ساتھ اُٹھانا اور ایک ساتھ گرانا۔

تَقَمَّصَ۔ قمیص پہنانا۔

تَقَمَّصَ۔ قمیص پہننا۔

فِي قَمَاصٍ۔ قلق اور اضطراب۔

مَا بِالْبَعِيرِ مِنْ قِمَاصٍ۔ (ایک شے ہے یعنی اونٹوں ہے حرکت نہیں کر سکتا یا عزت کے بعد اس کو ذلت نصیب ہوئی۔

إِنَّ اللّٰهَ سَيُقْمِصُكَ قَمِيصًا فَإِيَّاكَ تَلَمُّسَ

Marfat.com

عَلٰی خَلْعِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ وَعَلَهٗ۔ (اس حضرت نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا) عنقریب اللہ تعالیٰ تجھ کو ایک قمیص پہنائے گا (مراد خلافت ہے) لوگ چاہیں گے کہ تو اس کو اُتار ڈالے لیکن ایسا نہ کرنا ہرگز نہ اُتارنا (حضرت عثمان رضؓ نے اسی حدیث پر عمل کرکے مارا جانا قبول کیا، لیکن خلافت نہ چھوڑی)

وَعَلَیْهِ قَمِیْصٌ۔ وہ ایک قمیص پہنے ہے۔

مُتَقَمِّصِیْنَ۔ قمیص پہنے ہوئے۔

یَتَقَمَّصُ فِیْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔ بہشت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

فَقَمَصَ مِنْهَا قَمْصًا۔ وہ دونوں ہاتھ ایک ساتھ اٹھا ہوا بھاگا (جیسے گھوڑا بھاگتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتراض کرکے چلدیا)۔

اِنَّهٗ قَضٰی فِی الْقَارِصَةِ وَالْقَامِصَةِ وَالْوَاقِصَةِ بِالدِّیَةِ اَثْلَاثًا۔ جو چوکری پاؤں اٹھا کر بھاگی (یعنی قامصہ) اس سے تہائی دیت دلائی (قارصہ اور واقصہ کے معنی اوپر گزر چکے ہیں یعنی تین چوکریوں کا قصہ جو ایک پر ایک سوار ہوتی تھیں)۔

قَمَصَتْ بِاَرْجُلِهَا وَقَمَصَتْ بِاَخْبُلِهَا۔ دونوں پاؤں اٹھائے اور اپنی رسیوں سے نکل گیا۔

لَتَقْمِصَنَّ بِکُمُ الْاَرْضُ قِمَاصَ الْبَکَرِ۔ زمین تم کو لے کر اس طرح لے گی جیسے گائے دونوں پاؤں اٹھا کر بھاگتی ہے (یعنی سخت زلزلہ آئے گا)

قَمَصَتْ بِهٖ قَصْعَتَهٗ۔ اس کو لے کر کودی اور گرادیا

تَقَمَّصَ الْخِلَافَةَ۔ خلافت کی قمیص پہن لی (لفظ ہو گیا)۔

وَلَقَدْ تَقَمَّصَهَا فُلَانٌ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّ مَحَلِّیْ مِنْهَا مَحَلُّ الْقُطْبِ مِنَ الرَّحٰی۔ (حضرت علی رضؓ نے فرمایا) خلافت کی قمیص فلاں شخص (یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ) نے پہن لی، حالانکہ وہ جانتے تھے کہ میں خلافت کے باب میں اس مرتبہ پر ہوں جس مرتبہ پر چکی میں لوہے کا کھونٹا ہوتا ہے (چکی اسی کے بل پر چلتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ابوبکر صدیقؓ جانتے تھے کہ خلافت کا میں زیادہ مستحق ہوں مگر اس پر بھی انھوں نے میری حق تلفی کی اور خود خلیفہ بن بیٹھے۔ یہ روایت شیعہ امامیہ کی ہے اور ہم کو اس کا یقین نہیں ہے کہ حضرت علیؓ نے ایسا فرمایا ہو)۔

وَلَیْسَ قَمِیْصُهَا دُوْنِیْ اَلَا شُقْیَانِ قَلِیْسٌ عَلَیَّ وَسَادَادَ لَیْسَ مَالِکَ نَفْسِیْهِمَا سَهْمًا۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) اگر مجھ کو چھوڑ کر ان دو بدبختوں نے خلافت کی قمیص پہن لی، تو اس مقام پر وہ وارد ہوئے بُرا ہے اور جس کی آنکھوں نے اپنے لئے تیاری کی وہ بھی بُری ہے (یہ بھی شیعوں کی روایت ہے اور محض افترا معلوم ہوتی ہے حاشا وکلا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں "اتقی" فرمایا اس کو حضرت علی اشقی کہیں۔ حضرت علیؓ نہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کی ہمیشہ تعریف اور توصیف اور عظمت کرتے رہے یہاں تک فرمایا کہ جو کوئی مجھ کو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ پر فضیلت دے گا میں اس کو مفتری کی سزا دوں گا یعنی حد قذف کی طرح اس کو کوڑے لگاؤں گا۔ اور جب حضرت عمرؓ کا جنازہ نکلا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کسی شخص کے اعمال پر مجھ کو خداوند کریم سے ملنا اتنا پسند نہیں ہے جتنا تمہارے اعمال پر)

قَمْطًا۔ ہاتھ پاؤں باندھ دینا، جماع کرنا، چکھنا، لینا۔

تَقْمِیْطًا۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

قِمَاطٌ۔ وہ رسّی جس سے قیدی کو باندھتے ہیں، اور ایک چوتھڑا جو بچہ پر باندھ دیا جاتا ہے۔ جب اس کو نہلا چکے ہیں اور وہ رسّی جس سے ذبح کے وقت بکری کے ہاتھ پاؤں باندھ دیتے ہیں۔

قُمُطٌ اور قِمْطٌ۔ وہ رسّیاں جن سے جھونپڑے کی کھڑکیاں باندھتے ہیں (یہ جمع ہے قِمَاطٌ کی)۔

Marfat.com

اِخْتَصَمَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ فِيْ خُصٍّ فَقَضٰى بِالْقُصِّ لِلَّذِيْ تَلِيْهِ مَعَاقِدُ الْقُمُطِ۔ قاضی شریح کے پاس دو شخص ایک جھونپڑی کا دعویٰ کرتے ہوئے آئے انھوں نے وہ جھونپڑا اس کو دلایا جس کے مکان سے اس کی رسیاں بندھی ہوئی تھیں (رسیوں کی بندش جس قریب تھی اسی کو جھونپڑے کا مالک قرار دیا)۔

قَمَا زَالَ يَسُنُّهُمْ شَهْرًا قَمِيْطًا۔ پورے ایک مہینے تک ان سے پوچھتے رہے

حَوْلٌ قَمِيْطٌ۔ پورا سال۔

اِذَا اشْتَرَيْتَ اُضْحِيَتَكَ وَقَمَطْتَهَا۔ جب قربانی کا جانور خریدا اور اس کو رسی سے باندھ دیا۔

مُقْطِرَةٌ۔ جمع ہونا، جماع کرنا، ٹاٹ لگانا

اِقْطِئْدَادٌ۔ سخت ہونا۔

قُمَاطِرٌ۔ سخت۔

قَمْطَرِيْرٌ۔ زبردست موٹا اونٹ، مُٹھنا آدمی، کتابوں کی الماری

مُقَطْرِيًّا۔ سخت۔

اِقْمَطَّ۔ ٹیڑھا گیا۔

قَمْعٌ۔ گرز مارنا، ڈانٹنا، مٹیلا، ذلیل کرنا، مغلوب کرنا زور زبردستی سے سر پر مارنا، بگڑ جانا۔

قَمْعٌ۔ قیمت (اس کی جمع اَقْمَاعٌ ہے)۔

تَقْمِيْعٌ۔ کھجور کو صاف کرنا (اس کے نیچے جو لگا ہوتا ہے اس کو نکال ڈالنا)۔

اِقْمَاعٌ۔ ذلیل کرنا، مغلوب کرنا، پھیر دینا۔

اِجْتِمَاعٌ۔ جُن لینا، پسند کرنا۔

قَمَعَةٌ۔ بہترین مال۔

بَعِيْرٌ قَمِيْعٌ۔ بڑے کوہان والا اونٹ۔

قَمِيْعٌ۔ کوہان کی چوٹی۔

وَيْلٌ لِّاَقْمَاعِ الْقَوْلِ وَيْلٌ لِّلْمُصِرِّيْنَ۔ خرابی ہے ان لوگوں کی جو قیمت کی طرح ہیں (علم کی بات سنتے ہیں لیکن نہ اس کو یاد رکھتے ہیں نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو قیمت سے تشبیہ دی جس میں سے تیل یا شربت یا غوں گزر کر دوسرے برتن میں چلا جاتا ہے اس میں کچھ نہیں رہتا) اور خرابی ہے ہٹ کرنے والوں کی اصرار کرنے والوں کی (جو صغیرہ گناہوں کو حقیر سمجھ کر برابر ان کو کرتے جاتے ہیں ان سے توبہ نہیں کرتے۔ اصرار کرنے سے صغیرہ بھی کبیرہ بن جاتا ہے)۔

وَيْلٌ لِّاَقْمَاعِ الْاٰذَانِ۔ جو کان قیف کی طرح ہیں ان کی خرابی ہے (حق بات سنتے ہیں لیکن ایک کان سے سنتے دوسرے کان اڑا دیتے ہیں، نہ اس کو یاد رکھتے ہیں نہ اس پر عمل کرتے ہیں)۔

اَوَّلُ مَنْ يُّسَاقُ اِلَى النَّارِ اَلْاَقْمَاعُ الَّذِيْنَ اِذَا اُكْلُوْا لَمْ يَشْبَعُوْا وَاِذَا اجْتَمَعُوْا لَمْ يَسْتَمِعُوْا۔ سب لوگوں سے پہلے جو دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے، وہ لوگ ہوں گے جو قیمت کی طرح ہیں کھاتے ہیں پر سیر نہیں ہوتے (ان کی حرص نہیں مٹتی اور کھانا چاہتے ہیں) اور مال جوڑتے ہیں گھر بے پرواہ نہیں ہوتے (ہتھنا مال زیادہ جمع کرتے جاتے ہیں اتنی ہی ان کی احتیاج بڑھتی جاتی ہے "آنا نکہ غنی تر اند محتاج ترند")

بعضوں نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو طالبات ادب کا کاری ہیں (اپنی عمر گزارتے ہیں نہ دین کا کام کرتے ہیں نہ دنیا کا، ایسے لوگ بدترین خلق اللہ اور جانوروں سے بدتر ہیں)

فَاِذَا رَاَيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْقَمَّعْنَ۔ حضرت عائشہؓ نے کے ساتھ چھوکریاں کھیلا کرتیں جب آں حضرتؐ کو آتے دیکھتیں تو چھپ جاتیں (ادھر اُدھر کسی پردے یا آڑ میں کھس جاتیں۔ یہ قَمْعٌ سے ماخوذ ہے یعنی کھجور یا دوسرے میوے کا غلاف جو اس کے سر پر ہوتا ہے)

فَلَمَّا اَنْ بَصُرَ بِهٖ اِلْقَمَّعَ۔ جب آں حضرتؐ نے اس کو دیکھ پایا (جو دروازے کی دراڑ سے جھانک رہا تھا) تو وہ جھانکنے سے باز آگیا (اپنی جگہ پھیر لی لوٹ گیا)

Marfat.com

فَيَسُوْمُهُمُ الْعَذَابَ عِنْدَ ذٰلِكَ۔ اس وقت عذاب اور طرح دے گا۔

ثُمَّ يُقْضٰى مَلَكٌ فِيْ يَدِهٖ مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ پھر ایک فرشتہ جو کہ اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک گرز مقامع مقمعۃ کی جمع مقامع ہے یعنی لوہے کے کوڑے (آنکڑے) جن کے منہ ٹیڑھے ہوتے ہیں۔ کذا فی النہایۃ)

مِنَ النِّسَاءِ لَكُنَّ مُقْمِعٌ۔ یعنی عورتیں بلا ہیں ذلت دینے والیاں۔

وَهُمْ يَبْتَئِسُ شَرِيْدُ نَادٍ وَّ قَاحِلَةٍ مَّقْمُوْعٌ اولیاء اللہ اکثر ان لوگوں میں ہوتے ہیں جو دنیا داروں کے گھروں سے نکالے ہوئے بے یار و مددگار ہوتے ہیں اور ڈرے ہوئے ذلیل خوار (جن کو سگانِ دنیا بہ نظرِ حقارت دیکھتے ہیں ؎

خاکسارانِ جہاں را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد ولے باشد

قَمْقَمَةٌ۔ جمع کرنا، تابض ہونا، دستر خوان پر جو باقی ہو اس کو لے لینا۔

تَقَمْقُمٌ۔ پانی میں گھس جانا، ڈوب جانا، اونچا کرنا، نرکا مادہ پر بلند ہونا، غصہ ہونا۔

قُمَاقِمٌ۔ سمندر یا سمندر کا بڑا حصہ۔

قُمْقَامٌ یا قُمْقَامٌ۔ سردار، ہیبت دینے والا یا سمندر یا چوٹی (لیکھیں) اور ایک قسم کی چڑی جو بالوں کی جھڑے چپک جاتی ہے۔

قُمْقُمٌ۔ ٹھلیا، خلق عطار کا برتن جس میں خوشبوئیں رکھتے ہے، تانبے کی ایسی جس میں پانی گرم کیا جاتا ہے خوشبو چھڑکنے کا ظرف جس کو غَلَّایَہ اور قَنِّیْنَہ بھی کہتے ہیں، یعنی گلاب پاش۔

تَحْمِلُهَا الْاَحْضَرُ الْمُتَعَجِّرُ وَ الْقُمْقُمُ الْمُسَجَّرُ۔ اس کو وہ اٹھائے گا جو سبز سمندر کی طرح اور بھرپور دریا کی طرح ہو (عرب لوگ کہتے ہیں: وَقَمَ فِيْ قُمْقَامٍ مِّنَ الْاَرْضِ۔ جب کوئی سختی اور مصیبت میں گرفتار ہو)۔

لَكَانَ اَشَدَّ قُمْقُمًا اَحْرَقَ مَا اَحْرَقَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَشْرَبَ نَبِيْذَ جَرٍّ۔ اگر جلتی ہوئی سلگتی کوئلوں کی بھٹی جلائے اس کو جو جلا دے، تو یہ مجھ کو اچھا لگتا ہے ٹھلیا کی نبیذ پینے سے (جس میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے)

كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ بِالْقُمْقُمِ۔ جیسے پتیلی ہانڈی قمقم کو جوش دیتی ہے۔ (ایک روایت میں ——— كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ وَ الْقُمْقُمُ ہے اس کا ترجمہ صاف ہے یعنی جیسے ہانڈی اور کیتلی جوش مارتی ہے۔

قَمَلٌ۔ جوئیں پڑ جانا، جوئیں بہت ہونا، لاغری کے بعد موٹا ہو جانا، بہت ہونا، فہیم ہونا۔

تَقْمِيْلٌ۔ جوئیں پیدا ہو جانا۔

اِقْمَالٌ۔ کونپل نکلنا

تَقَمُّلٌ۔ مٹا یا نمودار ہونا۔

قَمَالٌ اور قَمْلٌ۔ جوں جوئیں، کونپل پھینسی سے آدمی کے بدن میں پیدا ہوتی ہے اور وہ کئی رنگ کی ہوتی ہے سیاہ اور سفید اور سرخ۔

مَنْ جُنَّ عُلَّ قَمْلٌ۔ یعنی عورتیں جوئیں دار طوق کی طرح اذیت دیتی ہیں (عرب لوگ قیدی کی گردن کو چمڑے کے تسمے باندھتے تھے جس پر بال ہوتے اس میں جوئیں پڑتیں بیچارہ قیدی ہاتھ پاؤں بندھے ہونے کی وجہ سے ان جوؤں کو نہ ٹال سکتا اور سخت تکلیف اٹھاتا، مُسْلِمْ، زبان دراز عورت کی یہی مثال ہے جو گلے کا جوئیں دار طوق ہوتی ہے نہ اس کو چھوڑتے بنتی ہے نہ رکھتے)

مِنَ النِّسَاءِ عُلٌّ قَمْلٌ يُعَذِّبُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ عُنُقِ مَنْ يَّشَاءُ ثُمَّ لَا يُخْرِجُهَا اِلَّا هُوَ۔ بعض عورتیں جوئیں بھرا طوق ہیں اللہ تعالیٰ جس بندے کی گردن میں

Marfat.com

جاتا ہے اس کو ڈال دیتا ہے، پھر اس کے سوا کوئی اس کو نکال نہیں سکتا۔

قُمَّلٌ۔ چیچڑی یا بڑی جوں (جس کو کلاکتے ہیں) یا چھوٹی جوں (دیکھو)۔

قُمَلَةٌ۔ پست قد عورت۔

فَلَمْ يُصَابُوا بِبَلَاءٍ أَشَدَّ عَلَيْهِمْ مِنَ الْقُمَّلِ فرعون والوں پر کوئی عذاب جوؤں کے عذاب سے زیادہ سخت نہیں آیا (یہ ہوئیں ان کے بال کھا گئیں، خون بھی کئیں پلکیں ابروئیں چٹ کر گئیں، ان کو سونا آرام لینا مشکل ہو گیا بعضوں نے کہا قُمَّل سوس کو کہتے ہیں یعنی وہ چھوٹا کیڑا جو اناج میں پیدا ہوتا ہے)۔

قَمِيلُ التَّأْسِ۔ جس کے سر میں جوئیں ہوں، جوؤں والا۔

قَمٌّ۔ جھاڑ دینا۔ (جیسے کَنَسٌ ہے)۔

قُمَامٌ۔ جاروب کش۔

قَمٌّ۔ زمین پر جو کچھ ہو وہ کھا لینا، خوان پر جو کچھ ہو وہ کھا لینا، سُولھ جانا، حاطہ کر دینا۔

تَقْمِيمٌ۔ کُھا دینا۔

اِقْمَامٌ۔ حاطہ کر دینا۔

لَقَمٌّ۔ کوڑا کچرہ ڈھونڈھنا

اِقْمَامٌ۔ خوان پر جو کچھ ہو وہ سب کھا لینا۔

قُمَامَہ۔ کوڑا کچرہ۔

قِمَّةٌ۔ سر کا بالائی حصہ، بلندی، جماعت، چوٹی فرہی، قامت۔

قُمَّہ۔ جوشیر مُنہ سے پکڑے۔

مِقَمَّةٌ۔ جھاڑو (جسے مِکْنَسَہ بھی کہتے ہیں)۔

إِنَّهُ حَقٌّ عَلَى الْمُصَدَّقِ إِذَا قَامَ رَجُلٌ صَعِيدُ الْقِمَّةِ۔ آنحضرت نے خیرات کرنے کی ترغیب دی تو ایک پست قامت شخص کھڑا ہوا (چھوٹے قد والا)۔

إِنَّهَا قَمَّتِ الْبَيْتَ حَتَّى أَخْرَجَتْ نَبَاتَهَا۔ حضرت فاطمہ زہرا نے گھر میں جھاڑو دی یہاں تک کہ آپ کے کپڑے گرد آلود ہو گئے (آپ جھی بھی اپنے ہاتھ سے پیسنے یہاں تک کہ ہاتھوں ورم کر گئے ان میں گھٹے پڑ گئے پانی بھی خود بھرا لیتیں جھاڑو جھٹکا بھی خود کرتیں کھانا بھی خود پکاتیں)۔

قَدِمَ مَكَّةَ فَكَانَ يَطُوفُ فِي بَيْتِكُمَا فَيَسْأَلُ بِالْقُرَشِيِّ فَيَقُولُ قُمُّوا إِفْنَاءَكُمْ حَتَّى مَرَّ بِدَارِ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ قُمُّوا إِفْنَاءَكُمْ فَقَالَ نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى تَجِيءَ مُهَّانَا الْآنَ ثُمَّ مَرَّ بِهِ فَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا ثُمَّ مَرَّ ثَالِثًا فَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا فَوَضَعَ الدِّرَّةَ بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَوَثَبَ فَجَاءَتْ هِنْدٌ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَئِنْ لَا يَزَالُ هٰذَا شَقِيًّا بَطْنُ مَكَّةَ فَقَالَ أَجَلْ۔ حضرت عمرؓ مکہ میں تشریف لائے اور وہاں کے گلی کوچوں میں پھرنے لگے آپ کچھ لوگوں پر سے گزرتے اور فرماتے، دیکھو اپنے مکان کے سامنے صحن کو جھاڑو دے کر صاف رکھو (جو حفظ صحت کے لئے نہایت ضروری ہے) یہاں تک کہ ابوسفیان کے گھر سے گزرے (جو ایک زمانہ میں مکہ کا رئیس تھا) آپ نے اس سے بھی فرمایا "اپنا صحن جھاڑو!" اس نے کہا بہت خوب یا امیر المومنین ہمارے خدمت گار آجائیں تو جھڑوا تا ہوں، پھر دوسری بار اس کے مکان پر سے گزرے دیکھا تو وہی حال ہے اس نے کچھ صفائی نہیں کرائی۔ پھر تیسری بار وہاں سے گزرے دیکھا تو وہی حال ہے اس نے کچھ نہیں کیا (کچرا کوڑا ویسا ہی پڑا ہے)۔ آخر حضرت عمرؓ نے اس کے دونوں کانوں کے درمیان درّہ مارا (ایک کوڑہ اس کے رسید کیا) تب ہندہ اس کی بیوی (معاویہ کی ماں) نکل آئی اور کہنے لگی۔ کوئی دن ایسے بھی گزرے ہیں کہ اگر تم ابوسفیان کو مارتے تو مکہ کا پیٹ تڑپ جاتا (سارے مکہ والے جگر ملا جاتے۔ چونکہ وہ ان کا رئیس تھا) حضرت عمرؓ نے

Marfat.com

کہا "ہاں سچ ہے" مگر وہ دن گزر گئے اب ابوسفیان کی حکومت نہیں ہے خلافتِ فاروقی کا زمانہ ہے۔ ابوسفیان بھی دوسرے لوگوں کی طرح امیر المومنین کی رعیت ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ صفائی کا حکم دے سکتا ہے اور جو شخص صفائی کے احکام سے سرتابی کرے اس کو سزا دی جاسکتی ہے)۔

كَانُوا يَشْتَرِطُونَ لِرَبِّ الْمَاءِ قُمَامَةَ الْجُرُنِ۔ (ابن سیرین نے صحابہ رضہ سے پوچھا محاقلہ کرنا کیسا ہے یعنی زمین کیہوں بونے کے لئے دینا پیداوار کا ایک حصہ ٹھہرا کر) انھوں نے کہا لوگ کیا کرتے، جس کا پانی کھیت میں دیا جاتا اس کو کھلیانوں کا کوڑا کچرہ جو اناج اُٹھانے کے بعد نیچے رہ جاتا ہے) دیا کرتے اس کی شرط لگاتے (چونکہ اس میں نزاع ہوا کرتی تھی اور معاوضہ مجہول تھا اس لئے محاقلہ سے ممانعت کر دی گئی تھی)۔

جُرُن جمع ہے جَرِين کی، یعنی کھلیان جس کو بیدر بھی کہتے ہیں۔

إِنَّ جَمَاعَةً مِنَ الصَّحَابَةِ كَانُوا يُقِمُّونَ شَوَارِبَهُمْ (صحابہ رضہ میں ایک جماعت اپنی مونچھیں کترا تے تھے، جڑ سے صاف کر دیتے تھے، جیسے جھاڑو سے گھر صاف ہو جاتا ہے) يَقُمُّ الْبَيْتَ۔ گھر میں جھاڑو دیتا تھا۔

تَقُمُّ الْمَسْجِدَ۔ مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔

قَمِنٌ۔ لایق، لائق، قابل، قریب۔

تَقَمَّنَ۔ موافقت چاہنا۔

قَمِينٌ۔ لائق، قابل، سزاوار۔

رَاجِحَةٌ قَمِنَةٌ۔ بدبو۔

قَمْنَانَةٌ۔ لیکھ چھوٹی جُوں جب پیدا ہوتی ہے پھر اور بڑی ہو تو اس کو قَمْنَانَةٌ کہیں گے اور بڑی ہو تو قَرَادٌ اس سے اور بڑی ہو تو حَلَمَةٌ کہیں گے)۔

قَمِيصٌ۔ جلد باز، لائق، سزاوار (اس کی جمع قُمَنَاءُ ہے)

أَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا الرَّبَّ فِيهِ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِيهِ مِنَ الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ۔ (رکوع میں تو اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کرو اور سجدے میں بہت دعا کیا کرو کیونکہ سجدے میں دعا قبول ہونے کے لائق ہوتی ہے (اس میں قبول ہونے کی زیادہ امید ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ یا سبحانک اللھم وبحمدک کہہ کر دعا بھی کر سکتے ہیں جیسے دوسری روایت میں ہے کہ آپ سجدہ میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي فرماتے)۔

مَنْ بَاعَ دَارًا أَوْ عَقَارًا فَمَنْ أَنْ لَا يُبَارِكَ لَهُ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ فِي مِثْلِهِ۔ جو شخص اپنا گھر یا کوئی جائداد غیر منقولہ (مثلاً باغ یا کھیت یا مقطعہ یا جاگیر) بیچ ڈالے (اس کے کوڑے کرکٹ) تو اس کو برکت نہ ہوگی مگر جب اس کو بیچ کر ویسی ہی کوئی دوسری جائداد غیر منقول خرید کرے (اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جائداد غیر منقولہ کا بیچنا بغیر شدید ضرورت یا مجبوری کے بہتر نہیں کیونکہ نقد روپیہ پیسہ خرچ ہو جاتا ہے اور کبھی چوری جاتا ہے مگر جائداد غیر منقولہ میں یہ ڈر نہیں اس سے آدمی کی ہمیشہ روٹی چلتی ہے)۔

بابُ القاف مع النون

قَنَّ۔ بلانا، خلط کرنا، قتل کرنا یا کرانا، دباغت کرنا، کالا کرنا، مرجانا، بگڑ جانا۔

قُنُوٌّ۔ بہت سرخ ہونا۔

قَانِئٌ۔ بہت سُرخ۔

تَقْنِيطٌ۔ خوب سُرخ کرنا، کالا کرنا خضاب سے۔

إِقْنَاءٌ۔ قتل کرنا یا قتل پر آمادہ کرنا۔

مَقْنَأَةٌ۔ وہ جگہ جہاں دھوپ نہ آئے۔

Marfat.com

مَرَرْتُ بِأَبِي بَكْرٍ فَإِذَا الْحَيْنُهُ قَائِمَةٌ۔ (ایک روایت میں ہے قَدْ قَنَةَ كَوْنُهَا یعنی) ابوبکر صدیق رضہ پر سے میں گزرا دیکھا تو ان کی داڑھی خوب سُرخ تھی (وہ عرت ہندی کا خضاب کرتے جو سنت ہے اور سب کے نزدیک جائز ہے، لیکن سیاہ خضاب میں اختلاف ہے)

قَنَا يَقْنُو بزرک ہمزہ بھی مستعمل ہے۔

قَنَا۔ خوب سرخ۔

اِيَّاكُمْ جُلُوسٌ فِي مَقْنُوءَةٍ لَهُ۔ وہ ایسے مقام میں بیٹھے جہاں دھوپ نہیں آتی تھی۔

قُنْبُطٌ۔ کلی پھوٹنا اس میں سے پھول نکلنا۔

قُنُوطٌ۔ غائب ہونا۔

قَنِيبٌ۔ پتے دار ہونا۔

اِقْنَابٌ۔ رُوپوش ہوجانا۔

قُنَّبٌ۔ بھنگ، سن، بھوٹ، ورق الخیال۔

مِقْنَابُ شیر کا پنجہ۔

مَقَانِيبُ۔ حملہ کرنے والے بھیڑیے، سواروں کے دستے۔

ذٰلِكَ اِنَّمَا يَكُونُ فِي مِقْنَبٍ مِّنْ مَّقَانِبِ كُثُرٍ حضرت عمر رضہ نے سعد بن ابی وقاص کا ذکر کیا گیا کہ وہ خلافت کے لائق ہیں یا نہیں) انھوں نے کہا سعد تو تمہارے سواروں کے دستوں میں سے کسی دستے میں رہیں گے۔ (یعنی وہ فوجی آدمی ہیں سپاہ میں افسر ہوسکتے ہیں خلافت کی قابلیت ان میں نہیں ہے مَقَانِبُ جمع ہے مِقْنَبٌ کی یعنی سواروں کا دستہ (سکواڈرن) بعضوں نے کہا جس میں سو کے سوار ہوں)

كَيْفَ بِطَيِّءٍ وَّمَقَانِبِهَا۔ طے قبیلہ اور اس کے سواروں کا کیا حال ہوگا۔

يَا رَبِّ اَمَا تُعِزُّ دِيْنَ بِطَالِبِ فِي مِقْنَبٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَقَانِبِ۔ (طالب بن ابی طالب نے بدر کے دن یہ رجز پڑھا) پروردگار تو طالب بن ابی طالب کو سواروں کے ان دستوں میں سے کسی دستہ میں غالب نہیں کرتا۔

قَنْبَعَةٌ۔ غصہ سے بھول جانا چپ جانا۔

قُنْبُعَةٌ۔ پست قد عورت۔

قُنْبُرٌ۔ حضرت علی رضہ کے غلام کا نام تھا۔

اِنْجَحْتُ نَارِيْ وَدَعَوْتُ قُنْبُرًا۔ میں نے آگ سُلگائی اور قنبر کو بلایا (اس کے شروع کا مصرعہ یہ ہے لِمَا رَأَيْتُ الْاَمْرَ امْرًا مُنْكَرًا)۔

قُنْبُرَاءُ۔ ایک پرندہ ہے (اُس کی تسبیح یہ ہے لَعَنَ اللّٰهُ مَبْغَضِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ یعنی اللہ تعالےٰ آل محمد کے دشمنوں پر لعنت کرے)۔

قُنْبُلٌ۔ ایک گروہ سواروں کا دستہ جو پچاس سے زیادہ ہو (اس کی جمع قَنَابِلُ ہے)۔

قُنَابِلُ۔ گدھے کا نام ہے اور غلیظ آدمی۔

قُنْبُلٌ۔ غلیظ آدمی، اکڑم سر والا چھوکرہ، خفیف الروح۔

قُنُوتٌ۔ اطاعت کرنا، خاموش رہنا، دعا کرنا، نماز میں کھڑے رہنا، خاموشی کے ساتھ عبادت کرنا۔

قَنَاتَهٌ۔ کم خوراکی۔

اِقْنَاتٌ۔ دشمن پر بد دعا کرنا، نماز میں لمبا قیام کرنا ہمیشہ حج کرنا یا جہاد کرنا، تواضع کرنا۔

تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ قُنُوتِ لَيْلَةٍ۔ ایک ساعت فکر کرنا (اپنے کاموں میں غور کرنا یا اللہ تعالےٰ کی قدرتوں اور اس کی مخلوقات میں) رات بھر عبادت کرنے یا نماز میں کھڑے رہنے سے بہتر ہے۔

كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ۔ ہم پہلے نماز میں بات کیا کرتے یہاں تک کہ یہ آیت اُتری، اللہ تعالےٰ کے لئے خاموش کھڑے رہو۔ (اُس وقت سے نماز میں بات کرنا منع ہوگیا۔ مجمع البحار

Marfat.com

ہیں ہے کہ قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ کھڑے رہ کر اللہ سے دعا کرو۔ قنوت کے معنی دعا کرنے کے ہیں اب راوی کا یہ کہنا کہ اس وقت سے ہم کو خاموشی کا حکم ہوا قنوت کی تفسیر نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب نماز کے قیام میں ذکر الٰہی اور دعا کا حکم ہوا تو کلام کرنا گویا منع ہوگیا)

اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔ بہتر نماز وہ ہے جس میں قیام لمبا ہو (یعنی قرأت طویل ہو دیر تک کھڑا رہے)۔

اَلْقَانِتٰتُ بِآیَاتِ اللّٰہِ۔ اللہ کی آیتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کے لئے کوشش کرنے والا نماز میں دیر تک کھڑے رہنے والا بہت آیتیں پڑھنے والا (ان انصاری نے کہا قنوت کے چار معنی ہیں نماز پڑھنا۔ لمبا قیام کرنا۔ اطاعت کرنا۔ خاموش رہنا)۔

قُنُوْحٌ۔ موٹا، کبڑا کرنا، سیراب ہوکر سر اوپر اٹھانا۔

قَنْبَحٌ۔ ناصر درست کرنا۔

قُنَّاحٌ۔ بیڑھے منہ کی کبڑی لمبی۔

اِقْنَاحٌ۔ اوپر اٹھانا۔

قَنْحٌ۔ سیراب ہوکر پھر زبردستی پینا (یعنی دل نہ چاہتا ہو مگر پینا)۔

وَاشْرَبْ فَاقْنَحْ۔ اور میں پیتے پیتے ٹھہر جاتی ہو۔ (اس قدر کثرت سے دودھ پاشربت ہوتا ہے کہ ایکبارگی پیا نہیں جاتا، یا سیراب ہوکر زبردستی پیتی ہوں دل نہیں چاہتا یہ اپنے خاوند کی تعریف کرتی ہے کہ وہ اتنا بہت کھانے پینے کو دیتا ہے)۔

قُنُوْحٌ۔ دولت جس کو اپنی بیوی پر غیرت نہ آئے۔

قَنَادِعُ۔ آفات اور مصائب، قبیح اور فحش کلام۔

مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُمَرِّضُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا حَطَّ اللّٰہُ عَنْہُ خَطَایَاہُ وَاِنْ بَلَغَتْ قُنَادِعُ سَرَاوِیْلِہٖ۔ جو کوئی مسلمان اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) بیمار پڑے تو اللہ اس کے سب گناہ معاف دے گا۔ گو وہ گناہ اس کے سر کی چوٹی (پگڑی) تک پہنچے ہوں۔

قُنْدُعَۃٌ۔ وہ متفرق بال جو سر کے گوشوں میں رہ جاتے ہیں۔

ذٰلِکَ الْقُنْدُعُ۔ وہ دیوث۔

قُنْزُعَۃٌ، یَا قُنْزُعَۃُ، یَا قِنْزِعَۃُ، یَا قُنْزُعَۃُ، یَا قُنْزُعُ بالوں کا چٹلہ جو بچوں کے سروں پر چھوڑ دیا جاتا ہے (اس کی جمع قَنَازِعُ اور قُنْزُعَاتٌ ہے)

قَنَازِعُ۔ آفات کو بھی کہتے ہیں۔

اِنَّہٗ قَالَ لِاُمِّ سُلَیْمٍ حَضَفِیْنِیْ قَنَازِعَکِ۔ آں حضرت نے اُمِّ سلیم سے فرمایا اپنی زلفوں کو ترکر (سیل ڈال)۔

اِنَّہٗ نَھٰی عَنِ الْقَنَازِعِ۔ آں حضرت نے قنازع سے منع فرمایا (یعنی سر کے کچھ بال نہ مونڈے اور جا بجا چٹلے چھوڑ دے جس کو قنزع بھی کہتے ہیں (اس کا بیان اور گزر چکا)۔

مُسِیْلٌ عَنْ رَجُلٍ اَھَلَّ بِعُمْرَۃٍ وَقَدْ لَبَّدَ رَأْسَہٗ یُرِیْدُ الْحَجَّ فَقَالَ خُذْ مِنْ قَنَازِعِ رَأْسِکَ یا عبد اللہ بن عمر نے پوچھا گیا۔ ایک شخص نے عمرے کا احرام باندھا اور بالوں کو جما لیا، اب اس نے حج کا قصد کیا (تو کیا کرے؟) انھوں نے کہا اپنے سر کے بڑھے ہوئے بال کتر ڈالے (تو عمرے کا احرام ٹوٹ گیا اب حج کا احرام باندھے)۔

قَنْصٌ۔ شکار کرنا۔

تَقْنُصُ اللہ اِفْتِنَاصٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

تَخْرُجُ النَّارُ عَلَیْھِمْ فَتَقْنِصُھُمْ۔ دوزخ کی آگ کے ٹکڑے ان کا شکار کرتے ہوئے نکلیں گے (ان کو بچڑا کر گھسیٹ لیں گے جیسے شکاری پرندہ چڑیا وغیرہ کو اوجک لیتا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، آگ کے شعلے اور شرارے ان پر اس طرح گریں گے، جیسے پرندوں کے پوٹے)۔

قَصَصْتُ بِاَرْجُلِھَا وَقَصَصْتُ بِاَخْبُلِھَا۔ اپنے پاؤں اٹھانے اور اپنی رسیوں سے شکار کیا۔

وَاَنْ تَعْلُوَ التَّوْتُ اَنْ تُعْوَلَ قَفِیْلَ مَا التَّحْوُ

Marfat.com

قَالَ بُهُوْتُ الْقَاصِرَةِ۔ اور تحوت جنگلی بکریوں سے اونچے جہاں ہیں گے۔ لوگوں نے پوچھا تحوت کس کو کہتے ہیں انھوں نے کہا باڑی (شکار کرنے والوں) کے گھر جنگلی بکریاں بہت بلند مقاموں میں جیسے پہاڑ کی چوٹیاں وغیرہ ہیں، راکر کی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ کمینہ اور ذلیل لوگ بڑے بڑے شریف لوگوں سے بڑھ جائیں گے اُن پر حکومت کریں گے)۔

مِمَّنْ كَانَ النُّعْمَانُ بْنُ الْمُنْذِرِ فَقَالَ مِنْ اَسْلَافِ قَنَصِ بْنِ مَعَدٍّ۔ (حضرت عمرؓ نے جبیر بن مطعم سے پوچھا جو عرب لوگوں کے نسب کو خوب جانتے تھے کہ، نعمان بن منذر کس کی اولاد میں سے گزرا ہے؟ انھوں نے کہا قنص بن معد کی اولاد میں۔ (یعنی اس کی اولاد میں سے جو باقی رہے تھے)۔

اَلطَّيْرُ كُلُّ مَاكَلَهُ قَاصِرَةٌ۔ پرندہ وہ جانور ہے جس کا پوٹا ہو۔

قُنُوْطًا۔ یَقْنَطُ قُنُوْطًا۔ نا امید ہونا، مایوس ہونا۔

قَنَطٌ۔ رد کرنا۔

تَقْنِيْطٌ وَ اِقْنَاطٌ۔ نا امید کرنا۔

قَنُوْطٌ۔ نا امید۔

وَقُطِّعَتِ الْقَنْطَةُ قُطِّعَتْ۔ اس روایت میں راوی نے غلطی کی ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا مجھ کو قَنْطَة کے معنی معلوم نہیں اگر یہ لفظ قَطَنَة ہو یہ تقدیم ملا تو وہ اُس لوتھڑے کو کہتے ہیں جو دونوں سرین کے درمیان ہوتا ہے۔

قَنْطَرَةٌ۔ شہر میں سکونت اختیار کرنا دیہات کی سکونت چھوڑ دینا، ایک قنطار مال کا مالک ہونا، جماع کرنا، برابر بجے رہنا۔

تَقَنْطُرٌ۔ اوندھا گرنا۔

قِنْطَارٌ۔ چالیس اوقیہ سونا یا بارہ سو دینار یا ایک ہزار دو سو اوقیہ یا ستر ہزار دینار یا اسّی ہزار درم یا سو رطل سونا یا چاندی یا ہزار دینار یا بیل کی کھال بھر کر سونا اور چاندی یا بہت مال (اس کی جمع قَنَاطِيْر ہے)۔

قَنْطَرَة۔ پُل کو بھی کہتے ہیں اور بلند عمارت کو خنیس آفت۔

فَيَجْلِسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ۔ بہشت میں ایک پُل پر بیٹھیں گے (یہ پُل صراط نہیں ہے جو دوزخ پر بندھا ہوا ہے بلکہ دوسرا پُل ہے)۔

مَنْ قَامَ بِاٰلْفِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ۔ جو شخص نماز میں ہزار آیتیں پڑھے گھڑا رہ کر وہ ان لوگوں میں لکھا جائے گا جن کو قنطار برابر ثواب ملے گا۔

اِنَّ صَفْوَانَ ابْنَ اُمَيَّةَ قَنْطَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ قَنْطَرَ اَبُوْبَكْرٍ۔ جاہلیت کے زمانہ میں صفوان بن امیہ قنطار والے ہو گئے تھے ان کے باپ بھی قنطار والے تھے (یعنی ایک قنطار مال دولت رکھتے تھے)۔

يُوْشِكُ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ اَنْ يَّخْرُجُوْا اَهْلَ الْعِرَاقِ مِنْ عِرَاقِهِمْ۔ وہ زمانہ قریب ہے جب قنطورا کی اولاد (یعنی ترک لوگ) عراق میں سے عراق والوں کو نکال دیں گے۔ (اور خود وہاں کے حاکم بن جائیں گے۔ یہ حدیث پوری ہوئی ترکوں نے خلافت عباسیہ کو تباہ کر دیا اور تغلق اور عراق کے حاکم ترک ہو گئے۔ کہتے ہیں قنطورا ایک چھوکری تھی حضرت ابراہیمؑ کی اُسی کی اولاد میں سے چین والے اور ترک ہیں مگر یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا کیونکہ ترک اور چین والے اسی طرح روس یا فث بن نوحؑ کی اولاد ہیں، بعضوں نے کہا قنطورا ترکوں کے جدِ اعلیٰ کا نام تھا ایک روایت میں ہے: يُوْشِكُ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ اَنْ يَّخْرُجُوْا اَهْلَ الْبَصْرَةِ مِنْهَا كَاَنِّيْ بِهِمْ خُمْسَ الْعُيُوْنِ عِرَاضَ الْوُجُوْهِ۔ یعنی وہ زمانہ قریب ہے جب ترک لوگ قنطورا کی اولاد بصرے والوں کو بصرہ سے نکال دیں گے گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں، ان کی ناکیں چپٹی آنکھیں چھوٹی منہ چوڑے چوڑے)۔

يُوْشِكُ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ اَنْ يَّخْرُجُوْكُمْ مِنْ

Marfat.com

اَرْضِ الْبَصْرَةِ. قریب ہو کہ ہنو ظہور ا۔ (ترک لوگ) تم کو بصرہ سے نکال دیں گے (دہاں کے حاکم بن جائیں گے چنانچہ کئی سو برس تک ترکوں کا قبضہ بصرے پر رہا)۔

اِذَا كَانَ اٰخِرُ الزَّمَانِ جَاءَ بِنُو قَنْطُوْرَاءَ. جب زمانہ آخر ہوگا تو ترک لوگ آئیں گے (ترکوں کا غلبہ ہوگا سارے ملک عرب پر قبضہ کرلیں گے تاتاری اور مُغل یہ سب ترک ہیں۔ اسی طرح بخارا اور خیوا والے یہاں تک کہ روسی فوج کے سپاہی کاسک وہ بھی ترک ہیں)۔

اِنْ تَمَنَّانِيْ قَنَّطْتُهٗ. جب مجھ کو کوئی آرزو دلاتا ہے تو ناامید کردیتا ہے (وعدہ خلافی کرکے، یہ شیطان کی صفت ہے)۔

قَنْزُعَةٌ۔ اپنے بھکانے کی طرف مُڑنا، اپنے لوگوں کی طرف ٹانا بلند ہونا، مُنہ موڑنا۔

قُنُوْعٌ۔ انگنا، عاجزی کرنا، چڑھنا، اوپر ہونا۔

قَنَاعَةٌ اور قِنْعٌ اور قُنْعَانٌ۔ جو قسمت میں آئے اُس پر راضی رہنا زیادہ کی طمع اور حرص نہ کرنا۔

تَقْنِيْعٌ اور اِقْنَاعٌ۔ راضی کرنا۔

قِنَاعٌ۔ پنہانا، ڈھانپ لینا۔

اِقْنَاعٌ۔ محتاج کرنا، بلند کرنا، مُنہ سیدھا رکھنا، اِدھر اُدھر نہ دیکھنا۔

تَقَنُّعٌ۔ قناعت کرنا، قناع پہننا۔

اِقْتِنَاعٌ۔ قناعت کرنا۔

قِنَاعٌ۔ گھونگھٹ یا سر بند جس یا اوڑھنی جس سے عورتیں سر اور چہرہ چھپاتی ہیں۔

قِنْعٌ۔ ہتھیار، سلاح۔

كَانَ اِذَا رَكَعَ لَا يُصَوِّبُ رَاْسَهٗ وَلَا يُقْنِعُهٗ. آں حضرتؐ جب رکوع کرتے تو اپنے سر کو نہ بھکاتے نہ اونچا رکھتے (یعنی پشت سے بلکہ پشت اور سر برابر رکھتے)۔

وَنُقْنِعُ بِهَا يَدَيْكَ. اور اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے (یعنی دُعا کے لئے اِس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز میں دونوں ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا درست ہے اور جس نے اس کو مکروہ رکھا ہے اس کا قول غلط ہے۔ آنحضرت علیہ السلام سے بھی نماز میں دونوں ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا منقول ہے)۔

لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْقَانِعِ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ. اُس شخص کی گواہی قبول ہوگی جو کسی گھر کا خادم اور تابع ہو (یعنی اس گھر والوں کے فائدے کے لئے کیونکہ وہ ان کا مطیع ہے اس کا گواہی دینے کے دیئے پر ہوتا ہے وہیں کہا جاتا ہے کیونکہ احتمال ہے کہ وہ اپنی محتاجی کی وجہ سے گھر والوں کی طرفداری کرے اور سچی بات نہ کہے البتہ گھر والوں کے خلاف اس کی گواہی قبول ہوگی، تو قانع سے سائل مُراد ہے جس کو گھر والے کھلاتے ہوں یا جو کسی گھر کا ہوا رہا ہو۔ مثلاً اُن کا نوکر ہو یا وکیل ہو البتہ اجیر مشترک کی گواہی قبول ہوگی۔ یعنی جو اجرت لے کر متعدد گھروں کا کام کرتا ہو، جیسے دھوبی، سقا، بھنگی حجام وغیرہ)۔

فَاَكَلَ وَاَطْعَمَ الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ. اس نے کھایا اور قناعت کرنے والے اور مانگنے والے فقیر کو کھلایا (قَنِعَ قناعت کی قَنَعَ مانگا۔ لعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے "اور مانگنے والے اور نہ مانگنے والے فقیر کو کھلایا مجمع البحار میں ہے کہ مُعْتَرّ وہ فقیر جو سامنے آئے اس کی صورت سوالی ہو، لیکن سوال نہ کرے۔)

اَلْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا يَنْفَدُ. (ایک روایت میں كَنْزٌ لَا يَنْفَدُ ہے یعنی قناعت ایسا خزانہ ہے جو تمام نہیں ہوتا (کیونکہ جو شخص قانع ہے اس کو جتنا ملے گا اسی پر خوش رہے گا تو اس کا خزانہ ہمیشہ معمور ہے بخلاف حریص اور لالچی کے اس کو کتنا ہی بہت ملے لیکن محتاج رہتا ہے، اور زیادہ مانگتا ہے)۔

عَزَّ مَنْ قَنِعَ وَذَلَّ مَنْ طَمِعَ. جو شخص قناعت کرے وہ عزت دار ہوگا اور جو طمع رکھے وہ ذلیل وخوار

Marfat.com

ہوگا کیونکہ قانع آدمی جو اس کو ملتا ہے اسی پر اکتفا کرکے کسی کے سامنے دست سوال نہیں پھیلاتا، اپنی عزت محفوظ رکھتا ہے اور طامع آدمی ہمیشہ منگتا رہتا ہے لوگوں کی نگاہ میں ذلیل اور خوار ہوتا رہتا ہے)۔

لَا یُصَبِّی رَأْسَهٗ فِی الرُّکُوْعِ وَلَا یُقْنِعُهٗ۔ آں حضرتؐ رکوع میں سر کو پیٹھ سے نیچا رکھتے نہ اونچا (بلکہ برابر شرین سے لے کر سر تک سب ایک ہموار تختے کی طرح)

کَانَ الْمَقَارِفُ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُوْنَ کَذَا۔ آں حضرتؐ کے اصحاب میں سے جو علم میں پسندیدہ تھے ایسا کہتے تھے (یہ جمع ہے مَقْنَعٌ کی، یعنی جس کا علم فضل لوگوں میں مسلّم اور پسندیدہ ہو)۔

اَتَاهُ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِیْدِ۔ ایک شخص آں حضرتؐ کے پاس آیا جو ہتھیاروں سے ڈھنپا ہوا تھا (یعنی خوب مسلح تھا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، اس کا سر خود سے ڈھکا ہوا تھا جو لوہے کا ہوتا ہے)۔

شَاهِدٌ مُقْنَعٌ۔ وہ گواہ جس کی گواہی پسندیدہ اور مقبول ہو۔

فَیُغْنِیْ مَقَارِفَهٗ مَا عَتَقَ مِنَ الْقُنُوْعِ۔ مال آدمی کو اس کی اچھائیوں سے قانع ہے سبھی زیادہ بے پرواہ کر دیتا ہے (مال دار آدمی کسی سے سوال نہیں کرتا۔ قانع سے بھی زیادہ بے پرواہ رہتا ہے کیونکہ قانع اپنے نفس پر زور ڈالتا ہے اور مال دار کو اس کی بھی ضرورت نہیں پڑتی)۔

اِنَّهٗ لَاَکْبَرُ اُمَّتِهٖ فِیْ اَلْفٍ مُقَنَّعٍ۔ آں حضرتؐ نے اپنی والدہ ماجدہ (حضرت آمنہ) کی قبر کی زیارت کی ہزار سواروں میں جو ہتھیار بند تھے (یعنی ایسی شان اور جلوس کے ساتھ)۔

فَانْکَشَفَ قِنَاعُ قَلْبِهٖ۔ ان کے دل کا گھونگھٹ (پردہ) اٹھ گیا (دل کو عورت سے تشبیہ دی اور اس پر جو غفلت کا پردہ پڑا رہتا ہے اس کو عورت کے قناع یعنی گھونگھٹ سے۔ تہائے میں ہے۔ قناع مقنعۃ سے بڑا ہوتا ہے)۔

اِنَّهٗ مَرَّ اَیُّ جَارِیَةٍ عَلَیْهَا قِنَاعٌ فَضَرَبَهَا بِالدِّرَّةِ۔ حضرت عمرؓ نے ایک لونڈی کو دیکھا آزاد عورتوں کی طرح گھونگھٹ نکالے (رئیسہ سمجھتے ہے) جا رہی ہے۔ آپ نے اس کو درّہ سے مارا (اور فرمایا آزاد دیویوں کی مشابہت کرتی ہے)۔

اَتَیْتُهٗ بِقِنَاعٍ مِنْ رُّطَبٍ۔ میں تازہ کھجور کا ایک طباق لے کر آپ کے پاس آئی۔

قِنَاع۔ طباق جس پر کھانا کھاتے ہیں (اس کو قُنع بھی کہتے ہیں)

اِنْ کَانَ یَهْدِیْ لَنَا الْقِنَاعَ فِیْهِ الْکَعْبُ تَمْرٌ اِهْلَهٗ قَنَعْنَاهُ بِهٖ۔ (حضرت عائشہؓ نے فرمائی ہیں) کوئی ہم کو ایک طباق چھوارے کھجور کا تحفہ بھیجتا تو ہم خوش ہو جاتے۔

مَنْ لَّا یَزَالُ دَمْعُهٗ مُقَنَّعًا لَا بُدَّ یَوْمًا اَنَّهٗ یُهْرَاقُ یَا وَمَنْ لَّا یَزَالُ الدَّمُ فِیْهِ مُقَنَّعًا فَلَا بُدَّ یَوْمًا اَنَّهٗ مُهْرَاقٌ۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وفات کے قریب بے ہوش ہونے کو حضرت عائشہؓ نے یہ شعر پڑھا) جس کے آنسو پیٹ میں یا آنکھوں میں چھپے ہوئے ہوں تو ایک نہ ایک دن ضرور بہہ نکلیں گے۔

فَذَکَرَ لَهُ الْقُنُعَ فَلَمْ یُعْجِبْهُ ذٰلِکَ۔ آں حضرتؐ سے لوگوں کو نماز کے لئے جمع کرنے کے واسطے قنع کا ذکر کیا گیا آپ کو وہ پسند نہ آیا (قُنع ضبور یعنی بوق (رنسنگا) کو کہتے ہیں جس کو یہودی لوگ بجاتے ہیں تاکہ لوگ نماز کے لئے آجائیں۔ (ایک روایت میں قُنع ہے ایک میں قُنع ہے ایک میں قُنع ہے ثائے مثلثہ سے، ایک میں قَنَع ہے، مطلب وہی ہے لیکن مشہور روایت قُنع ہے نون کے ساتھ)۔

لَمْ اَرَ عَرَبًا قَنَعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت عمرؓ نے جنب کو تیمم جائز ہونے میں صرف حضرت عمارؓ کے قول پر قناعت نہیں کی (حالانکہ حضرت عمارؓ نے آں حضرتؐ کی حدیث بیان کی جس سے جنب کو تیمم جائز ہونا ثابت ہوتا ہے مگر حضرت

Marfat.com

ہزرہ کہ اس جیسے شہر رہا کہ وہ بھی اس سفر میں آں حضرتؐ کے ساتھ تھے اور ان کو اس واقعہ کی مطلق خبر نہیں ہوئی تھی حضرت عمرؓ کو شہر رہا گورنر سے تمام علماء اور مجتہدین نے حضرت عمارؓ کی حدیث پر عمل کیا اور جنب کو اگر پانی نہ ملے تو اس کے لئے تیمم جائز قرار دیا ہے)۔

قَهُ اللّٰهُ۔ اللہ اس کو قناعت نصیب کرے۔

هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مُقْبِلًا مُّقَنِّعًا۔ یہ سامنے اللہ کے رسول آرہے ہیں جو سر پر عمامہ کپڑا ڈالے ہیں (وضو کی حرارت سے بچنے کے لئے)۔

قَنَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ وَأَسْبَغَ آں حضرتؐ نے اپنے سر پر کپڑا ڈال لیا اور جلدی سے نکل گئے۔

ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهٗ۔ پھر اپنا سر چھپا لیا (مجھکا لیا اور اوڑھ نہیں دیکھا کیونکہ اس مقام (دابل) پر اللہ کا عذاب اترا تھا)

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَأَنَّهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ۔ آنحضرتؐ سر میں تیل بہت ڈالا کرتے اور سر پر اکثر ایک کپڑا رکھتے تاکہ تیل کی بچھائی سے عمامہ خراب نہ ہو۔ آپ کے سر کا کپڑا ایسا معلوم ہوتا جیسے تیلی کا کپڑا چکنا، تیل لگا ہوا)

تَقَنَّعْتُ إِزَارِيْ۔ میں نے ازار پہن لی۔

عَادُ الْمُقَنَّعُ۔ قوم عاد کا شخص جو سر پر خود رکھتا تھا۔

ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ۔ پھر (جب نماز سے فارغ ہو اور سلام پھیرے) تو دونوں ہاتھ اٹھا دعا کے لئے (معلوم ہوا کہ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ہے گو آں حضرت سے یہ مشغول نہیں ہے کہ آپ ہمیشہ ایسا کرتے تھے اس لئے چاہے تو نماز کے بعد دعا کرے چاہے نہ کرے سلام پھیرتے ہی ہاتھ کر چلا جائے اور جس نے نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کو لازم قرار دیا ہے، وہ غلط ہے اور جس نے اس کو مکروہ کہا ہے اس کا قول بھی غلط ہے)۔

اَلْقَانِعُ غِنًى وَإِنْ جَاعَ وَعَرِيَ۔ قناعت کرنے والا شخص غنی ہے گو وہ بھوکا اور ننگا ہو۔

مَنْ قَنَعَ اسْتَرَاحَ مِنْ أَهْلِ زَمَانِهٖ وَاسْتَظَلَّ عَلٰى أَفْرَانِهٖ وَمَنْ قَنَعَ قَعَدَ اخْتَارَ الْغِنٰى عَلَى الذُّلِّ وَالرَّاحَةَ عَلَى التَّعَبِ۔ جو شخص قناعت اختیار کرے، وہ زمانہ کے لوگوں سے راحت میں رہے گا اور اپنے برابر والوں پر عزت دار اور غالب رہے گا اور جو شخص قناعت اختیار کرے اس نے بے پرواہی کمائی ذلت کے بدلے اور راحت تکلیف کے بدلے۔

اَلَّذِيْ تَيَمَّمْتُ لِتَلَبِّي الْعِزِّ وَالْغِنٰى وَالرَّاحَةَ مَنْ قَنَعَ عَزَّ وَاسْتَغْنٰى وَاسْتَرَاحَ۔ آدمی دنیا کو جن غرض سے کماتا ہے، عزت اور تونگری اور راحت کے لئے پھر جس نے قناعت کی اس نے عزت بھی پائی تونگر بھی ہوا، آرام بھی پایا (تو تینوں چیزیں قناعت سے حاصل ہوتی ہیں)

خَيْرُ الْغِنٰى الْقُنُوْعُ۔ بہترین تونگری قناعت ہے۔

اَمَرَنَا مُسْتَقْنِعٌ وَمُقْنِعٌ بِالْبَيِّنَاتِ۔ دائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم نے فرمایا) ہمارے حکومت پوشیدہ ہے بعہد و پیمان سے ڈھکی ہوئی ہے (جو لوگ سچے مومن تھے وہ ائمہ اہل بیت سے خفیہ بیعت کرتے اور انہی کو امام وقت سمجھتے خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ کے ڈر سے علانیہ بیعت نہ کر سکتے)

مُقْنِعٌ۔ ایک کتاب ہے سید مرتضیٰ کی غیبت امام کے بیان میں۔

قَنَفٌ۔ پھٹ جانا۔

تَقْنِيْفٌ۔ کاٹنا۔

اِقْنَافٌ۔ کان لٹک آنا، لشکر بہت ہونا، رائے قرار پانا (جیسے اِسْتِنْقَافٌ ہے)۔

قَنَاةٌ۔ بڑی ناک والا، گھنی ڈاڑھی والا، لمبا غلیظ

قُنْفُذًا يَا قُنْفُذُ۔ خارپشت ایک مشہور جانور ہے جس کے بدن پر نوکدار کانٹے ہوتے ہیں ہندی میں اس کو سیہی کہتے ہیں (اس کی جمع قَنَافِذُ ہے)۔

هَلْ يَأْكُلُ الْقُنْفُذَ أَحَدٌ۔ سیہی کو کوئی کھاتا ہے؟

قَنٌّ۔ ڈھونڈنا، ڈھونڈھنا، لکڑی سے مارنا۔

Marfat.com

اِقْتِنَاءٌ۔ پیدا ہونا، غلام رکھنا، خاموش رہنا۔
اِسْتِقْنَاءٌ۔ اپنی بکریوں میں رہ کر ان کا دودھ پیتے رہنا
قَانُوْنٌ۔ اصل، معیار، قاعدہ اور ایک قسم کا باجا ہے۔
قِنٌّ۔ غلام
قُنٌّ۔ چھوٹا پہاڑ۔
قَنَنٌ۔ طریقہ، روش (جیسے سَنَنٌ ہے)۔
اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْکُوْبَۃَ وَ الْقِنِّیْنَ۔ اللہ نے طبلہ اور طنبورہ کو حرام کیا ہے یعنی ان کا بجانا (بعضوں نے کہا قِنِّیْن ایک قسم ہے روسیوں کا جس پر جوا کرتے ہیں)
تَقْنِیْنٌ۔ تعین بجانا۔
لَمْ نَکُنْ عَبِیْدَ قِنٍّ اِنَّمَا کُنَّا عَبِیْدَ مَمْلَکَۃٍ۔ ہم قن (نسلی غلام۔ غلام ابن غلام) نہ تھے لیکن عبد مملکت تھے
قِنٌّ۔ وہ غلام جو خود بھی مملوک ہو اور اس کے ماں باپ بھی مملوک ہوں اور عبد مملکت وہ کہ خود غلام بن گیا ہو (جنگ میں گرفتار ہو کر) لیکن ماں باپ غلام نہ ہوں۔ قِنٌّ کی جمع اَقْنَانٌ اور اُقِنَّۃٌ ہے)۔
قُنَّۃٌ۔ پہاڑ کی چوٹی۔
کُنْتُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ کَهْفًا وَّ قُنَّۃً رَاسِیًا وَّصِنًّا (حضرت علی نے فرمایا) میں تو مسلمانوں کی پناہ اور مضبوط چوٹی پہاڑ کی اور قلعہ تھا (مسلمان میری پناہ میں رہتے تھے)۔
قَوَانِیْن۔ اصول اور قواعد اور ایک کتاب ہے اصول کی امامیہ مذہب میں۔
قَنْوٌ۔ جمع کرنا، کمانا، پیدا کرنا، لازم کرنا۔
قَنَاۃٌ۔ بلند ہونا۔
قَنَادَۃٌ۔ بدل۔
اِقْنَاءٌ۔ بارش موقوف ہو جانا، لازم کرنا، عطا کرنا۔
تَقَنِّیْ۔ التفات کرنا اور کچھ بچے تو رکھ چھوڑنا۔
اِقْتِنَاءٌ۔ کمانا لازم کرنا۔
قِنْوٌ اور قِنْوٌ۔ خوشہ۔
قَنَاۃٌ۔ برچھا، نیزہ۔
قَنَاۃٌ۔ برجھ والا اور جو زمین میں پانی کی گہرائی ہو۔
کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْنَی الْعِرْنِیْنِ آنحضرت بلند بینی تھے۔ (بینا میں ہے کہ قنا کہتے ہیں ناک لمبی ہونا اور نرم بینی باریک ہونا اور درمیان میں انحناب ہونا۔ محیط میں ہے کہ قَنَا فی الْاَنف یہ ہے کہ ناک کا اوپر کا حصہ بلند اور درمیانی حصہ محدب ہو۔ مرد کو اَقْنٰی اَلْاَنْف اور عورت کو قَنْوَاء
قَنْوَاءُ فِیْ حُرَّتِهَا لِلْبَصِیْرِ بِهَا عِتْقٌ مُبِیْنٌ وَ فِی الْخَدَّیْنِ تَسْهِیْلُ (یہ شعر کعب بن زہیر کے قصیدے کا ہے) لمبی ناک والی اس کے دیکھنے والے کو آزادی اور شرافت معلوم ہوتی ہے اس کے رخسار بھرے ہوتے ہیں (یعنی برابر ہموار نہ کہ پچکے ہوئے گویا قَنْوَاء کے معنی لمبی ناک والی)۔
اِنَّ خَیْرَ قَرَائِیْ اَقْنَاءٌ مُعَلَّقَۃٌ قِنْوٌ مِنْهَا حَشَفٌ آں حضرت برآمد ہوئے آپ نے کھجور کے چند خوشے لٹکے ہوئے دیکھے ایک خوشہ میں خراب کھجور کا تھا (قِنْوَان اور اَقْنَاء جمع ہے)۔
اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا اِفْتَتَنَہٗ فَاِنْ یَّتُرْکْ لَہٗ مَالًا وَّلَا وَلَدًا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو اپنے لئے چن لیتا ہے نہ اس کا مال رہنے دیتا ہے نہ اولاد (تاکہ وہ مال اور اولاد کی محبت میں اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہو جائے تو بلا شرکت اپنی محبت میں غرق کرنے کو اس کا مال اور اولاد سلب کر لیتا ہے)۔
فَاقْنُوْهُمْ۔ ان کو روٹی کمانے کے لئے کوئی علم (یا ہنر) سکھاؤ۔
قُنْیَۃ۔ (بہ ضم و کسرۂ قاف) کمائی اور ایک کتاب کا نام ہے فقہ حنفی میں۔
نَهٰی عَنْ ذَبْحِ ذَاتِ الدَّرِّ الْغَنَمِ۔ جو بکری دودھ دیا کرتی

Marfat.com

کے ہاتھ کو اس کے کاٹنے سے منع فرمایا۔

لَوْ شِئْتَ آمَرْتُ بِقَنِيَّةٍ سَعِيْدَةٍ فَاَتْفَى عَنْهَا شَعْرَهَا۔ اگر آپ چاہیں تو میں ایک بالتو موٹی بکری کے کٹواؤں اس کے بال نکلواڈالوں۔

فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْقَنِيُّ الْعُشُوْرُ۔ جو کھیتی آسمان کے پانی اور کاریزوں کے پانی سے ہو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے (قَنِيٌّ جمع ہے قَنَاةٌ کی اور وہ قَنَاةٌ کی یعنی جو کنویں ایک کے بعد ایک برابر کھودے جاتے ہیں تاکہ ان کا پانی اوپر آجائے، ایسی کھیتیوں میں دسواں حصہ بیداوار کا حاکم لے سکتا ہے۔ لیکن جو ڈول سے کھینچ کر سینچا جائے اس میں بیسواں حصہ لیا جائے)۔

فَنَزَلْنَا بِقَنَاةٍ۔ پھر ہم قناۃ میں اُترے (جو مدینہ طیبہ کی ایک وادی کا نام ہے اس میں کھیتی باڑی ہے)

سَالَ الْوَادِيْ قَنَاةً یا قَنَاةٌ۔ قناۃ کی وادی بہنے لگی (رات زور کا مینہ برسا کہ اس میں سیلاب آگیا یا قناۃ کی وادی کی طرح زمین پر پانی بہنے لگا)۔

فَخَلَّقَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتّٰى قَنَأَ لَوْنُهَا۔ ابوبکر صدیقؓ نے اپنی ڈاڑھی پر مہندی اور وسمہ کا خلاف چڑھایا یہاں تک کہ اس کا رنگ سرخ ہوگیا (اسی سے ہے اَحْمَرُ قَانٍ یعنی ڈھلا ہوا سرخ رنگ)۔

وَالْإِثْمُ حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ۔ (ایک روایت میں مَاحَاكَ فِيْ صَدْرِكَ ہے)

وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ سَنَةً یا أَفْتَوْكَ۔ گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اگرچہ لوگ اس پر تجھ سے رضامند ہوں (ایک روایت میں اسی طرح ہے لیکن زمخشری نے فائق میں کہا ہے کہ محفوظ "وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ" ہے فائے موحدہ سے یعنی گو قاضی اور مفتی تجھ کو ظاہری روئداد پر فتویٰ بھی دیدیں جب بھی ان کے فتوے سے کچھ نہ ہوگا۔ جب تو جانتا ہے کہ یہ کام بُرا ہے اور وہ تیرے دل میں کھٹکتا ہے)۔

قَنَأَ۔ رضامندی۔

أَقْنَاهُ۔ اس کو راضی کیا۔

أَقْنَى بِالْحِنَّاءِ۔ مہندی سے اپنی ڈاڑھی سُرخ کی۔ (جیسے قَنَّاهُ ہے)۔

مُقَنِّيَة۔ خضاب لگانے والی عورت یا مغلانی شاطر جو عورتوں کا سنگار کرتی ہے۔

إِذَا اَقْنَيْتِ الْجَارِيَةَ فَلَا تُغَسِّلِيْ وَجْهَهَا بِالْغَرْقِيْ۔ جب تو چھوکری کو سنوارے تو اس کا مُنہ ٹھیکرے سے رگڑ کر مت دھو (دوسری روایت میں ہے کہ ٹھیکری سے رگڑنا جسم کو گلا دیتا ہے)۔

باب القاف مع الواو

قَوْبٌ۔ زمین کھودنا انڈا اچرجانا، بھاگ جانا، نزدیک ہونا۔

تَقْوِيْبٌ۔ زمین کھودنا، اکھاڑنا، نشان ڈالنا۔

تَقَوَّبَ۔ جڑے اُکھڑ جانا، پوست اُتر جانا۔

اِنْقِيَابٌ۔ چرجانا، کھد جانا۔

اِقْتِيَابٌ۔ اختیار کرنا۔

تَخَلَّصَتْ قَائِبَةٌ مِّنْ قَوْبٍ۔ بچہ انڈے سے چھٹ گیا (یہ ایک مثل ہے جو بدائی کے وقت کہی جاتی ہے)۔

قُوْبَاءُ۔ ایک شہور جلدی بیماری ہے۔

لَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْ مَوْضِعُ قِيْدِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ تم میں سے کسی کی کمان برابر جگہ یا تسمہ یا کوڑا رکھنے کی جگہ جو بہشت میں اس کی ہو دنیا و مافیہا سے بہتر ہے (یعنی بہشت میں اتنی ذراسی جگہ میں کوڑا رکھا جائے ساری دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے وجہ ظاہر ہے کیونکہ دنیا اور دنیا کی سب چیزیں فانی اور حقیر ہیں کسی حال میں دنیا میں ہمیشہ سُکھ نہیں ہوسکتا کوئی

Marfat.com

نہ کوئی درد اور رنج ضرور ہو گا برخلاف بہشت کے وہاں ہمیشہ راحت اور صحت ہے۔ دُکھ بیماری ناخوشی کا نام نہیں)۔

قَابَ قَوْسَيْنِ۔ دو کمانوں کے برابر (بعضوں نے کہا اس میں قلب ہے اور اصل میں قَابَ قَوْسٍ تھا۔ یعنی کمان کے دونوں قاب برابر۔ قاب کہتے ہیں چلّہ کے اس مقام سے لے کر جہاں سے تیر ملاتے ہیں چلّہ کے سرے تک کو تو ہر ایک کمان میں دو قاب ہوتے)۔

اِنِ اعْتَمَرَتْ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ سَاءَتْهُ مُجَزِّئَةً مِنْ حَجِّهِ كَانَتْ قَائِمَةً قُوبٌ عَامِهَا۔ اگر تم حج کے مہینوں میں عمرہ کرے اس کو حج کے بدلے کافی نہ ہو گے تو اس سال کہ رحاجیوں سے اس طرح خالی رہے گا جیسے انڈے کا پوست جب بچہ اس میں سے نکل جاتا ہے)۔

مَا قَابَ قَوْسَيْنِ قَالَ مَا بَيْنَ سِيَتَيْهَا إِلَى رَأْسِهَا قاب تو سین مقبض (دستہ) سے لے کر چلّے کے سرے تک ہے۔

قُوتٌ۔ یا قُوتٌ یا قِيَاتَهٌ۔ روزی دینا۔

إِقَاتَةٌ۔ تو اناکرنا، قادر کرنا، اللہ تعالیٰ کا ایک نام اَلْمُقِيتُ ہے یعنی طاقت دینے والا، خلافت کرنے والا، روزی دینے والا۔

أَقَاتَهُ۔ اس کو روزی دی (جیسے قَاتَهُ اس کے بھی یہی معنی ہیں)۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا۔ یا اللہ محمدؐ کی آل کو قوت کے موافق روزی دے (یعنی بقدر کفاف جس سے زندگی محفوظ رہے بہت مال داری اور روزی کی کثرت آپ نے اپنی اولاد کے لئے پسند نہ رکھی کیونکہ ایسی حالت میں اکثر خدا سے غفلت ہو جاتی ہے)

كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ۔ (ایک روایت میں مَنْ يَقِيتُ ہے یہ بھی ایک لغت ہے یعنی) آدمی کے لئے یہ گناہ بس کرتا ہے (اس کی ہلاکت اور تباہی کے لئے کافی ہے) کہ جن لوگوں کا کھلانا اس کے ذمہ ہے (مثلاً اولاد، بیوی، بچے، غلام، لونڈی، نوکر چاکر، اسی طرح گائے بکری، بھینس، گھوڑا، بیل، پرندے اور تمام وہ جن کو پال رکھا ہو) ان کو تلف ہونے دے (ان کے دانے پانی گھاس چارے کی خبر نہ لے، وہ بھوک پیاس سے ہلاک ہوتے رہیں انگلیں اٹھاتے رہیں)۔

يَقُوتُ كُلَّ يَوْمٍ۔ ہر دن ہم کو کھانے پینے کو دیتے

قُوتُ طَعَامَةٍ كُمْ يُبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ۔ اپنے کھانے کی جنس کو ماپ لیا کرو، اس میں برکت ہو گی (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ، آٹے کی چھوٹی چھوٹی روٹیاں بناؤ، بعضوں نے یوں کیا ہے کہ ہر ایک آدمی کو بقدر کفاف کھانا کھلاؤ۔ یعنی ضرورت کے موافق جتنے سے زندگی قائم رہے، بغیر اسراف اور شکم پری کے اس صورت میں برکت ہونا ظاہر ہے، دو آدمیوں کا کھانا چار کو کفایت کرے گا اور چھ چار دں صحیح اور تندرست رہیں گے۔ ساری بیماریوں کی جڑ پُرخواری ہے)۔

وَجَعَلَ لِعُقُبِ مِنْهُمْ قِنْيَةً مَتْسُومَةً مِنْ رِزْقِهِمْ۔ ہر ایک آدمی کے لئے اس کی روزی میں سے بٹا ہوا حصہ قوت کا مقرر کیا (وہ آدمی کوئی خواہ مخواہ پہنچے گا جب تک وہ زندہ ہے پھر اس کے لئے نالائق اور جاہل ذی اولاد اور صاحبوں کا روں اور دنیا داروں کی خوشامد کرنا، اپنے اور گناہ مول لینا، فریب اور دغابازی کرنا کیا ضرور ہے، مولانا روم فرماتے ہیں "رزق تو بر تو زتو عاشق تراست"۔

قُوحٌ۔ بہپ پڑنا جمائی دینا۔

تَقْوِيحٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

إِقَاحَةٌ۔ سوال کے بعد نہ دینے کا ارادہ مضبوط کرنا۔

تَقَوُّحٌ۔ پیپ پڑنا۔

قَاحَ۔ ضم جیسے سَاءَ اس کی جمع قُوحٌ جیسے سُوحٌ ہے۔

اِحْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ

Marfat.com

دُحُوصًا ثُمَّ۔ اس صورت نے قاصر میں پیچھے لگائے اور آپ روزہ دار تھے (قَاحَہ ایک مقام کا نام ہے کہ اور مدینہ کے درمیان ہے قَامَۃُ الدَّارِ سے ماخوذ ہے یعنی گھر کے سامنے ہو کھلا ہوا صحن ہوتا ہے اس کو سَاحَہ اور بَاحَہ بھی کہتے ہیں)۔

مَنْ سَلَّ عَيْنَ رَجُلٍ مِنْ قَامَةِ بَيْتٍ قَبْلَ اَنْ تُؤْذَنَ لَهُ فَفَقَأَ فَمَا۔ جو شخص آنکھیں پھوڑ کر کسی گھر کے صحن میں بغیر اذن ہونے سے پہلے دیکھے، اس نے جو کام کیا وہ فاسق اور فاجر ہو گیا اس لئے کہ بدوں اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا تک درست نہیں پر جائے کہ آنکھ پھوڑ دیجئے)۔

قَوَدٌ يَا قَادَةُ يَا مُقَادَةٌ يَا قِيَادَةٌ۔ آگے سے کھینچنا۔

اِقْتِيَادٌ۔ آگے سے کھینچنا۔

قَوَدٌ۔ پشت اور گردن لمبی ہونا۔

قَوْدِيٌّ۔ لمبی قَوَد ہے)۔

اِقَادَةٌ۔ کھینچنے کے لئے دینا، کشادہ ہونا، آگے بڑھ جانا قصاص لینا۔

قَوَدٌ۔ قصاص۔

اِسْتِقَادَةٌ۔ قصاص کی درخواست کرنا۔

اَلْاِنْقِيَادُ۔ اطاعت کرنا، تابعداری کرنا، رام ہونا، واضح ہونا۔

قِيَدٌ۔ مقدار، اندازہ۔

قَاصِيٌ قَيْدٌ۔ غریب نابعدار گھوڑا۔

قَوَّادٌ۔ کٹنی جو فاحشہ عورتوں کو مردوں کے پاس لے کر آئے، دلال۔

مَنْ قَتَلَ صَبْرًا فَهُوَ قَوَدٌ۔ جو شخص جان بوجھ کر (لڑائی دنگوں کرے) تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔

اَقَادَتْ بِهِ الْخُلَفَاءُ۔ خلیفوں نے اس میں قصاص لیا ہے۔

يُقَادُ الْمَرْاَةُ مِنَ الرَّجُلِ۔ عورت کا قصاص مرد سے لیا جائے گا (یعنی عورت کو اگر مرد مار ڈالے یا اس کا کوئی عضو کاٹ ڈالے تو مرد سے قصاص لے سکتے ہیں)۔

فَلَا قَوَدَ وَلَا قِصَاصَ۔ اس میں قصاص نہیں

قَوَدٌ اور قِصَاص دونوں کے معنی ایک ہیں۔ بعضوں نے کہا قَوَدٌ جان کے بدلے جان لینا اور قصاص مطلق بدلہ لینا اس صورت میں تکرار نہ ہوگی)

اِمَّا اَنْ يُّقَادَ وَاِمَّا اَنْ يُّفَادَ۔ یا تو فدیہ دے یا قصاص لینے دے (یہ ابوجعفر منصور نے اپنے بھائی جعفر کے حق میں کہا جب اس نے امام مالکؒ کو کوڑوں سے مارا اور ان کا ہاتھ کھنچوایا، یہاں تک کہ کندھے سے اکھڑ گیا یہ سارا ظلم اس لئے کیا کہ امام مالکؒ کا مذہب یہ تھا کہ جس شخص پر زبردستی کی جائے اور وہ قسم کھالے جان سے ڈر کر تو ایسی قسم کا پورا کرنا ضروری نہیں، اہل حدیث کا بھی یہی قول ہے کہ گرفتہ کی (جس پر زبردستی کریں)، طلاق واقع ہوتی ہے نہ عتاق نہ یمین کیونکہ وہ مجبور ہوتا ہے)۔

لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ۔ قصاص ہمیشہ تلوار سے لیا جائے گا (اگر قاتل نے کسی اور طرح مقتول کو مارا ہو مگر قاتل سے قصاص اس طرح لیں گے کہ اس کی گردن تلوار سے اڑا دیں گے۔ بعضوں نے اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں کہ قصاص اسی صورت میں لازم آتا ہے جب قاتل نے تلوار یعنی آلہ جارحہ سے مقتول کو مارا ہو)۔

لَا يُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ۔ بچہ کے قصاص میں اس کے باپ کو قتل نہ کریں گے (یعنی اگر کوئی اپنی اولاد کو مار ڈالے تو اس سے قصاص نہ لیا جائے گا لیکن دوسری جو سزا حاکم وقت مناسب سمجھے اس کو دے سکتا ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ بیٹے پر اگر قصاص لازم ہو تو اس کے بدلے باپ کو قتل نہ کریں گے جیسے جاہلیت کے زمانہ کی رسم تھی باپ کا بدلہ بیٹے سے اور بیٹے کا باپ سے لیتے تھے)۔

نَهٰى اَنْ يُّسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ۔ مسجد میں قصاص لینے سے منع فرمایا (کیونکہ وہاں خون وغیرہ گر کر مسجد آلودہ

Marfat.com

ہوگی)۔

اِقْتَادُوْا اَوْ اِقْتَلُوْا۔ اپنے اونٹوں کو کھینچ کر لے گئے۔ اِقْتَادُوا الْاِبِلَ وَاِقْتَلُوْا۔ اونٹوں کو اس مقام سے بڑھائے جاؤ (کیونکہ یہاں شیطان کا اثر ہے جس نے نماز فضا کرادی)۔

عَجِبَ مِنْ قَوْمٍ یُقَادُوْنَ اِلَی الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر تعجب کرتا ہے جو بہشت کی طرف زنجیروں میں جکڑے ہوئے کھینچے جاتے ہیں (یعنی دنیا میں بادل ناخواستہ مسلمانوں کے ہاتھ گرفتار ہوتے ہیں پھر خوشی سے مسلمان ہو جاتے ہیں تو گویا زنجیروں میں جکڑ کر ان کو بہشت میں جانا ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا زنجیروں سے جذباتِ الٰہیہ مراد ہیں جو اُن کو گمراہیوں سے نکال کر ہدایت کی طرف لے جاتے ہیں۔ بہت لوگوں کو دیکھا ہے کہ کفر اور ضلالت میں نہایت مضبوط اور سخت تھے پھر اللہ تعالیٰ کے جذبات شاملِ حال ہوئے تو یکایک اسلام میں داخل ہو گئے)۔

یَقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰهِ۔ اللہ کی کتاب کے موافق تم کو چلائے (اصول اسلام پر قائم رہے)

اِنَّ قُرَیْشًا قَادَةُ ذَادَةٌ۔ قریش کے لوگ لشکر کو چلانے والے اور ہانکنے والے ہیں (لشکر کی سرداری اُن کا حق ہے، کہتے ہیں قصی نے جو قریش کا جدِ اعلیٰ تھا اپنے کاموں کو بانٹ دیا تو لشکر کی سرداری عبدمناف کو دی، اس کے بعد عبدشمس کو ملی، اس کے بعد اُمیہ کو، اس کے بعد حرب کو، اس کے بعد ابوسفیان کو اسی وجہ سے ابوسفیان قریش کا سردار سمجھا جاتا تھا)۔

اِنَّ اِخْوَانَنَا بَنُوْ اُمَیَّةَ قَادَةٌ ذَادَةٌ۔ ہمارے بھائی بنی اُمیہ لشکروں کو چلانے والے ہانکنے والے ہیں (یعنی فوجی افسری ان کا کام ہے)۔

فَاَطْلَقَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ یَتَقَادَانِ حَتّٰی اَتَوْهُمْ۔ (آں حضرتؐ کی وفات کے بعد یہ خبر سُنی کہ انصاری لوگ سقیفہ میں جمع ہو کر خلافت کا مشورہ کر رہے ہیں) تو ابوبکرؓ اور عمرؓ بے تحاشا لپکے گویا ایک دوسرے کو کھینچ رہے تھے یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچ گئے۔

وَعَمَّمَا خَالَهُمَا قُوْدَاءُ شِمْلِیْلٌ۔ اس کا چچا اُس کا ماموں ہے لمبی تڑنگی ہلکی پھلکی بھاگنے والی ہے (یہ اونٹنی کی تعریف میں کہا)

رَمْلٌ مُتْقَادٌ۔ لمبی ریتی ہے۔

لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِی الْقَوَدِ۔ قصاص کے مقدمات میں عورتوں کی گواہی قبول نہ ہوگی۔

اَلْمُتَلَقُّوْنَ قَوَادُ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ جو لوگ قرآن سیکھانے اور سیکھنے میں کوشش کرتے ہیں وہ بہشتوں کے کھینچنے والے ہوں گے (سردار ہوں گے دوسرے بہشتی ان کے پیچھے پیچھے بہشت میں جائیں گے)

اُنْظُرُوْا اِلٰی عَرَصَاتِ مَنْ قَادَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ۔ اس شخص کے مقاموں کو دیکھو جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کا قائد یعنی سردار بنایا ہو (مجمع البحرین میں ہے کہ صحیح اَقَادَهُ معلوم ہوتا ہے، فائے موحدہ سے)

وَاسْتَظْمَاَنَا لِمَوَاخِرِ الْقُوْدِ۔ ہم سے خچروں کی آوازوں سے پیاسے ہونے کو۔

سَلْسَلُ الْقِیَادِ تَابِعُ فِرْوَانٍ، رام غریب اطاعت گزار۔

تَوَدَّ وَلَا تُمَکِّنِ النَّاسَ مِنْ قِیَادِكَ۔ اپنی مرّت قائم رکھ اور لوگوں کے ہاتھ میں اپنی رسّی نہ دے (کہ وہ جس طرف چاہیں تجھے کھینچ کر لے جائیں، یعنی خاموشی اختیار کر، اتنا ذلیل بھی مت بن اپنا بُرا بھلا خود سمجھ)۔

مَنْ سَبَّبَ عُذَارَهُ قَادَهُ اِلٰی کُلِّ لَذَّةٍ۔ جو شخص اپنے رخسار کو چھوڑ دے گا (ہر شخص کے سامنے جو چاہے گا کہ بے ذلت اختیار کرے گا) وہ اس کو ہر بلا میں کھینچ کر لے جائے گا۔

قُوْدُوْا۔ پاؤں کی نوک پر چلنا تاکہ چلنے کی آواز نہ سُنائی

Marfat.com

دے، دھوکا دینا، گول کاٹنا، ختنہ کرنا۔
قَوْسًا۔ کمانا ہونا۔
تَقْوِیْسٌ۔ گول کاٹنا۔
تَقَوُّسٌ۔ گز جانا، کنڈلی مارنا (سانپ کا)۔
اِنْقِیَادٌ۔ واقع ہونا، گر جانا۔
اِقْتِیَادٌ اور اِقْتِوَاسٌ۔ گول کاٹنا، محتاج ہونا۔
اِقْوِسَاسٌ۔ دُبلا ہونا، بدل جانا، تشنج ہونا، سوکھنا ہونا
اُقْوِسَاسٌ۔ کٹا ہوا ٹکڑا۔
قَارٌ۔ ایک کڑوا درخت ہے۔
قَارَۃٌ۔ چھوٹی پہاڑی دوسرے پہاڑوں سے الگ یا بڑا پتھر۔
اَقْوَرِیَّاتٌ۔ آفتیں۔
تَقَوَّسَ السَّحَابُ۔ ابر کے گول گول ٹکڑے چھٹ کر ہو گئے۔
قَوْسُ الْجَیْبِ۔ جیب کا گول دائرہ۔
وَفِیْ فَمِہٖ اَغَرُّ دَرْمَحُ عُمُرُ مُحْلِبٌ فِیْ مِثْلِ قَوْسَارَۃِ حَافِرِ الْبَعِیْرِ۔ اُس کے آنگن میں چند بکریاں ہیں ان کا دودھ خاکی رنگ کا گدلا اور بچھوڑنے کا ہے میں ہیں، چھوٹے چھوٹے برتنوں میں جو اونٹ کے سُم کے برابر ہیں (مطلب یہ ہے کہ وہ محتاج اور کنجل ہے)۔
وَکَلَامٌ مُقَوْسَرٌ اَلْ لَیَاطٍ۔ نہ پوست لٹکی ہوئی (یعنی دُبلی ہو گئی)
کَحَلْدِ الْبَعِیْرِ الْمُقَوَّسِ۔ جیسے اونٹ کی کھال جو لٹکی ہوئی ہو۔
قَلَّۃٌ مِثْلُ قُوْرِ حِسْمٰی۔ اس کو حسمی کی پہاڑی کی طرح لے گا (حسمی ایک مقام کا نام ہے)
صَعَدَ قَارَۃَ الْجَبَلِ۔ پہاڑ پر جو پہاڑی سمجھی جس پر بڑھ گیا (جیسے صَعَدَ ثَنِیَّۃَ الْجَبَلِ اس کے بھی یہی معنی ہیں یعنی پہاڑ کی چوٹی پر بڑھ گیا)۔

وَقَدْ تَلَقَّمَ بِالْقُوْرِ الْعَسَاقِیْلَ۔ بیکویں کو سراسیے ڈھانپ لیا تھا۔
زُوِیَتْ لَکُمْ جَمَلِیْ غَیْرَتْ عَلٰی رَأْسِ قُوْرٍ وَغَیْرَتْ میرا خاندان کہا ہے گویا دُبلے اونٹ کا گوشت جو ایک رسّی پہاڑی یا ٹیکرے پر رکھا ہو جہاں پر پہنچنا دُشوار ہو۔ وَعْثَاءُ، مقام جو ریلا اور نرم ہو اس پر چلنا دشوار ہو، پاؤں اندر گھس جائیں وہاں وحشی جانور کثرت سے ہوں)۔
وَھُوَ سَیِّدُ الْقَارَۃِ۔ وہ (یعنی ابن دغنہ) قارہ کا سردار تھا۔ (قارہ، ایک مشہور قبیلہ ہے مجد کی طرف جس کے لوگ بڑے تیر انداز تھے)
اَلْعَیْشُ فِیْ ثَلٰثَۃِ دَارٍ فَرْوَاءَ وَجَادِیَۃٍ حَسْنَاءَ وَفَرَسٍ قَبَّاءَ۔ زندگی کا مزہ تین چیزوں میں ہے۔ ایک تو گھر میں جو کشادہ ہو اور دبیز ہو، دوسرے چھوکری میں جو خوبصورت اور حسین ہو، تیسرے باریک کمر والے گھوڑے میں (جو خالص عربی گھوڑے کی علامت ہے)۔
یَوْمُ ذِیْ قَارٍ۔ ذی قار کا دن (جس دن عربوں نے عجم والوں پر فتح پائی تھی)۔
ذُوْ قَارٍ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے بصرے کے قریب (اہل حضرت علی رضؓ نے خلیہ سُنا تھا)۔
دَخَلْتُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یَدِیْ قَابٍ وَھُوَ یَخْصِفُ نَعْلًا فَقَالَ لِیْ مَا قِیْمَۃُ ھٰذَا النَّعْلِ فَقُلْتُ لَا قِیْمَۃَ لَھَا قَالَ وَاللّٰہِ لَھِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اِمْرَتِکُمْ اِلَّا اَنْ اُقِیْمَ حَقًّا اَوْ اَدْفَعَ بَاطِلًا (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا) میں امیر المومنین حضرت علی رضؓ کے پاس گیا آپ ایک دیر تک (پرانی) جوتی ٹانک رہے تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا عبداللہ اس جوتی کی قیمت کیا ہوگی؟ میں نے کہا اس کی کچھ قیمت ہی نہیں (پرانی جوتی کچھ مال ہی نہیں، ایک دمڑی کی کوئی نہ لے گا) فرمایا دیکھو یہ جوتی مجھ کو تمہاری سرداری سے زیادہ پسند ہے (خلافت اور سرداری میرے نزدیک

Marfat.com

اس سے بھی زیادہ حقیر ہے) مگر جب میں کسی حق بات کو قائم کروں اور ناحق بات کو دفع کروں (یعنی اصل مقصود خلافت اور سرداری سے یہ ہے کہ حق داروں کا حق دلایا جائے اور جو لوگ ظالم ہوں اور ناحق پر ہوں ان کو سزا دی جائے، توحید اور اتباع شریعت کی اشاعت ہو، شرک و بدعت کی سرکوبی اور امانت ہو اگر یہ امور خلافت اور سرداری میں نہ ہوں تب وہ ایک پرانی جوتی سے بھی زیادہ بے قدر اور بے وقعت ہے)۔

قَوْزٌ۔ ریتی کا ٹیلہ (اس کی جمع اَقْوَاز اور قِیْزَان اور اَقْوَازٌ اور اَقَاوِیْز ہے)۔

قُوْزٌ۔ کھجور کا ٹیلہ چھوٹی سی بھیڑ۔

تَقْوِیْزٌ۔ بہت ہونا یا گول ٹیلہ بنانا۔

تَقَوُّزٌ۔ گر جانا۔

اِقْتِیَازٌ۔ کھا جانا۔

زَوَیْتُ لَکُمْ جَمَلِیْ غَیْرَ عَلٰی رَاْسِیْ قَوْزٌ وَعُثْ میرا خاوند ایک دبلے اونٹ کے گوشت کا ٹکڑا ہے جو ایک دشوار گزار ریتلے پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو۔

مُحَمَّدٌ فِی الدَّھْمِ لِھٰذَا الْقَوْزِ۔ حضرت محمدؐ لوگوں کے اس جتھے میں ہیں ریتی کے اس ٹیلہ پر۔

قَوْسٌ۔ آگے بڑھنا، مثال پر اندازہ کرنا۔

قَوْسٌ۔ پشت خم ہونا جیسے تَقْوِیْسٌ اور تَقَوُّسٌ ہے)۔

قَوْسٌ۔ کمان کو بھی کہتے ہیں۔

رَمَوْھُمْ عَنْ قَوْسٍ وَّاحِدٍ۔ سب نے بالاتفاق اُن پر حملہ کیا۔

اَطْعِمْنَا مِنْ بَقِیَّۃِ الْقَوْسِ الَّذِیْ فِی الْکُوْلَۃِ تمہاری زنبیل میں اس کے نیچے مڑاڑ میں جو بچی ہوئی کھجور ہے اس میں سے ہم کو کھلا دے (آخر میں جو کھجور بوری میں رہ جاتی ہے تو وہ مڑ کر کمان کی طرح ہو جاتی ہے)۔

تَقَیَّفْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ فَاَتَانِیْ بِقَوْسٍ وَّکَعْبٍ وَّقَوْسٍ۔ میں خالد بن ولید کا مہمان ہوا وہ میرے سامنے بھنی ہوئی کھجور اور گھی اور پنیر لے کر آئے۔

قَوْسٌ۔ ایک برج کا بھی نام ہے آسمان کے بارہ برجوں میں سے۔

قُوْصَانَۃٌ۔ کھجور کا تھیلہ۔

اَفْلَحَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ قُوْصَانَۃٌ۔ جس کے پاس کھجور کا ایک تھیلہ ہو وہ کامیاب ہوا (اس کو کھانے میں کسی کی محتاجی نہ ہوگی)۔

قُوْصٌ۔ کملی، چادر۔

اِنَّہٗ خَرَجَ عَلٰی صَعْدَۃٍ عَلَیْھَا قُوْصٌ۔ ایک لمبی گدی پر سوار ہو کر نکلے اُس پر ایک حاشیہ دار چادر پڑی تھی۔

تَقَوُّضٌ۔ گرانا، منہدم کرنا، توڑنا۔

تَقَوُّضٌ۔ آنا جانا، متفرق ہونا۔

قَوَّضَ یُقَوِّضُ۔ اَدْلَ بَدْلَ عوض معاوضہ۔

فَاَمَرَ بِبِنَائِہٖ فَقُوِّضَ۔ (احکاء کے قصہ میں ہے کہ) آنحضرتؐ نے جو خیمہ کھڑا کروایا تھا اُس توڑ ڈالنے کا حکم دیا وہ اُٹھا دیا گیا۔

تَقْوِیْضُ الْخِیَامِ۔ خیموں کا کھول ڈالنا۔

مَرَرْنَا بِشَجَرَۃٍ قَدْ بِمَا قَوْخَاصَّۃً فَاَخَذْنَا مِمَّا اَخَاءَتِ الْعُصْرُ وَھِیَ تَقْوِیْضٌ۔ ہم ایک درخت پر سے گزرے دیکھا تو اُس پر لال کے دو بچے بیٹھے ہوئے ہیں ہم نے ان کو پکڑ لیا اب اُن کی ماں لال کی مادہ بار بار ہمارے پاس آتی اور جاتی تھی (بچوں کے لئے تڑپ رہی تھی)۔

تَقُوْفٌ۔ پیچھے جانا، بات سمجھانا کہ اس طرح کہہ۔

تَقَوُّفٌ۔ روکنا۔

اِقْتِیَافٌ۔ قیافہ دیکھنا۔

قَائِفٌ۔ جو علم قیافہ جانتا ہو، ہاتھ، پاؤں، چہرہ

Marfat.com

اعضاء کو دیکھ کر آدمی کے باطنی اخلاق دریافت کرلے یا معلوم کرلے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ وہ فلاں کا بیٹا ہے یا بھائی کہ باپ اور بیٹے میں مشابہت دیکھ کر (اس کی جمع قَافَةٌ)

اِنْ مُجَزِّزًا کَانَ قَائِفًا۔ مجزز علم قیافہ رکھتا تھا (ایک روایت میں مُجَزِّز ہے)۔

جَبَلُ قَانٍ۔ مشہور پہاڑ ہے۔

لَا اٰخُذُ بِقَوْلِ قَائِفٍ۔ میں تو قائف کی بات نہیں اتارتا یعنی اس کا قول کوئی شرعی سند نہیں ہے۔ (یہ الماسید کی روایت ہے لیکن شافعیہ نے ضرورت کے وقت قائف کا قول مسلم رکھا ہے اور آں حضرتؐ مجزز کے قول پر خوش ہوئے تھے، جب اس نے اُسامہؓ اور زیدؓ رضؓ کے پاؤں دیکھ کر کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے نکلے ہیں کہتے ہیں امام شافعیؒ رح کو علم قیافہ میں بڑا دخل تھا بہرحال یہ علم یقینی نہیں ہے بلکہ غلبۂ ظن اس سے حاصل ہوتا ہے)۔

قَوْقٰی۔ آواز کرنا۔

قَاقٍ۔ احمق اور طویل القامت۔

قُوْقٌ۔ ایک پرندہ ہے لمبی گردن والا اور عورت کی شرمگاہ۔

قُوْقِیَّةٌ۔ قیصر روم کا سکہ۔

قَوْقَاۃٌ۔ مرغی کا آواز کرنا

اَحِسْتُمْ بِقَاهِرِ قُلِیَّةَ قُوْقِیَّةَ۔ (جب معاویہؓ نے چاہا کہ لوگوں سے یزید کی بیعت کرادیں تو عبدالرحمان بن ابی بکر نے کہا) یہ تو تم رومیوں کی قوتی بیعت لے کر آئے (قُوْقِیَّة روم کے ایک بادشاہ کا نام تھا۔ بعضوں نے کہا ہرقیصر کو قُوْقِیَّة کہتے ہیں۔ عبدالرحمان کا مطلب یہ تھا کہ معاویہؓ کے بعد ان کے بیٹے یزید سے بیعت کرانا رومی کافروں کا طریق ہے، اسلام کا یہ شیوہ نہیں کہ باپ کے بعد خواہ مخواہ اُس کا بیٹا خلیفہ ہو)۔

قُوْقِیٌّ۔ ایک قسم کی چھلی ہے اُس کے سر پر ایک کانٹا ہوتا ہے جس سے وہ وار کرتی ہے۔ بعضوں نے کہا شارک چھلی جو کشتیوں کو توڑ دیتی ہے۔

قَوْلٌ یُقَالُ یَا قِیْلٌ یَا قَوْلَةٌ یَا مَقَالَةٌ یَا مَقَالٌ۔ زبان سے کوئی لفظ نکالنا، اعتقاد رکھنا، حکم دینا، غالب ہونا، گرجنا، روایت کرنا، خطاب کرنا، بہتان کرنا، اشارہ کرنا، مچھکانا، چلنا اُٹھنا، مارنا، قتل کرنا، کلام کرنا، مرجانا، آرام کرنا، گمان کرنا تیار ہونا۔

تَقْوِیْلٌ۔ جو بات کسی نے نہ کہی ہو اُس کا جھوٹا دعویٰ اس پر کرنا کہ اُس نے یہ بات کہی تھی۔

مُقَاوَلَةٌ۔ آپس میں گفتگو کرنا بحث کرنا۔

اَقْوَالٌ بمعنی تَقْوِیْلٌ ہے۔

تَقَوُّلٌ۔ بات بٹ لینا، جھوٹی تراش لینا۔

تَقَاوُلٌ۔ بحث کرنا۔

اِقْتِیَالٌ۔ اختیار کرنا۔

اِقَالَةٌ۔ معاملہ فسخ کرنا۔

اِنَّهٗ کَتَبَ لِوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اِلَی الْاَقْوَالِ الْعَبَاهِلَةِ یا اِلَی الْاَقْیَالِ الْعَبَاهِلَةِ۔ آں حضرتؐ نے وائل بن حجر کو یوں لکھا بادشاہ جس کا فرمان نافذ ہو اپنی سلطنت پر بحال اور قائم (تو وائل بن حجر اپنی قوم کے بادشاہ اور رئیس تھے، اور بعضے لوگوں نے جو اُن کو ایک اعرابی بدوی قرار دیا ہے یہ ان کی غلطی ہے)۔

اَقْوَال اور اَقْیَال جمع ہے قَیْل کی، بمعنی بادشاہ جس کا حکم نافذ ہو۔

اِنَّهٗ نَهٰی عَنْ قِیْلَ وَ قَالَ۔ بے فائدہ بک بک کرنے سے آں حضرتؐ نے منع فرمایا (کہ فلاں نے ایسا کہا فلاں نے اس کا جواب یوں دیا، مراد فضول باتیں ہیں جس کو سوائے عوف میں گپ شپ کہتے ہیں جن میں نہ دین کا فائدہ ہو نہ دُنیا کا بلکہ وقت جیسی قابل قدر شے کو ضائع کرنا ہو)۔

اَلَا اُنَبِّئُکُمْ مَا الْعَضْهُ هِیَ النَّمِیْمَةُ الْقَالَةُ

Marfat.com

بَيْنَ النَّاسِ. تم جانتے ہو بہتان اور افترا کیا ہے، لوگوں میں چغل خوری کرنا (ایک کی بات دوسرے سے لگانا آپس میں عداوت اور فساد ڈالنا)۔

فَفَشَتِ الْمَقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ. پھر وہ بات لوگوں میں پھیل گئی۔

سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ بِالْعِزِّ وَقَالَ بِهِ. پاک ہے وہ ذات جس نے عزت کو پسند کیا اور اُس کو اپنے لئے اختیار فرمایا یا اُس عزت کی وجہ سے غالب ہوا۔

اَلْعَرُوْسُ تَكْتَحِلُ وَتَقْتَالُ وَتَخْتَضِبُ. دُلہن کو سُرمہ لگانا اور اپنے خاوند پر غالب آنا اور اُس کے لئے تیار رہنا چاہئے (یعنی بناؤ سنگار کر کے خاوند کا دل اپنی طرف مائل کرنا چاہئے)۔

قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ اَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ. جیسا تم کہا کرتے ہو یا جیسے کچھ کہتے ہو وہی کہو ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو دلیر کر دے (حد سے زیادہ تم کو بڑھا دے اور تم میری تعریف اور منقبت میں وہ الفاظ کہنے لگو جو شرک اور کفر ہیں۔ یہ حدیث آپ نے اُس وقت فرمائی جب صحابہ رضی آپ کو سید کہا جس کے معنی سردار اور مالک کے ہیں)۔

سَمِعَ اَمْرَاَةً تَتَنَدَّبُ عُمَرَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ مَا قَالَتْهُ وَلٰكِنْ قَوْلَتْهُ. حضرت علی رضی نے ایک عورت کو سُنا جو حضرت عمر رضی پر رو رو کر آپ کے اوصاف بیان کر رہی تھی، تو فرمایا یہ اس کی خود کی بات نہیں ہے کوئی اس سے کہلوا رہا ہے (پر درد کار اُس کے دل میں ڈال رہا ہے وہ جو اوصاف حضرت عمر رضی کے بیان کر رہی ہے)۔

قِيْلَ لَهٗ مَا تَقُوْلُ فِيْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ فَقَالَ اَقُوْلُ مَا قَوَّلَنِيَ اللّٰهُ ثُمَّ قَرَاَ وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ. سعید بن مسیب سے پوچھا گیا جو چار رجب سے بڑے درجے کے تابعی تھے) تم حضرت عثمان اور حضرت علی کے باب میں کیا کہتے ہو انھوں نے کہا وہی کہتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کہلوایا ہے پروردگار ہم کو بخشدے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں (سعید بن مسیب کا مطلب یہ ہے کہ ہم حضرت عثمان اور حضرت علی دونوں کو مؤمنین بالقین بالایمان میں سے سمجھتے ہیں اور ان کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہیں۔ شاید یہ پوچھنے والا خارجی ہو گا جو ان دونوں بزرگوں کو اچھا نہیں سمجھتا)۔

اِنَّهٗ سَمِعَ صَوْتَ رَجُلٍ يَقْرَاُ لَيْلًا فَقَالَ اَقْرَاُ مُرَّ اَيْنًا. رات کو ایک شخص کے قرآن پڑھنے کی آواز سُنی تو فرمایا کیا تو اس کو ریا کار سمجھتا ہے۔

اَلْبَرَّ تَقُوْلُوْنَ بِهِنَّ. (آں حضرتؐ نے مسجد میں ہوگان کرنے کا ارادہ کیا خیمہ لگوایا۔ دیکھا تو آپ کی بیویوں نے بھی مسجد میں تمام ڈیرے لگوائے ہیں، فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ انھوں نے ثواب کی نیت سے ایسا کیا ہے (نہیں بلکہ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی اور دیکھ سے۔ جہاں میں ہے کہ جب قول کلام کے معنی میں آتا ہے تو اپنے مابعد میں کچھ عمل نہیں کرتا۔ چنانچہ کہتے ہیں قُلْتُ زَيْدًا قَائِمٌ اور اَقُوْلُ عَمْرٌو مُنْطَلِقٌ اور بعضے عرب لوگ عمل دیتے ہیں وہ کہتے ہیں قُلْتُ زَيْدًا قَائِمًا. لیکن اگر قول ظن اور گمان کے معنی میں ہو تو استفہام کے ساتھ عمل کرتا ہے)۔

فَقَالَ بِالْمَاءِ عَلٰى يَدِهٖ. پانی کو اپنے ہاتھ پر بہایا (عرب لوگ قول کو تمام افعال کے لئے استعمال کرتے ہیں، جیسے کلام لسانی کے لئے۔ کبھی کہتے ہیں قَالَ بِيَدِهٖ یا ہاتھ سے پکڑا قَالَ بِرِجْلِهٖ پاؤں سے چلا)۔

قَالَتْ لَهُ الْعَيْنَانِ سَمْعًا وَّطَاعَةً. آنکھوں نے اشارہ کیا کہ جو ارشاد ہو گا سنوں گا اور مانوں گا۔

فَقَالَ مَاذَا يَقُوْلُ ذُوالْيَدَيْنِ قَالُوْا صَدَقَ. آں حضرتؐ نے صحابہ سے پوچھا ذوالیدین کیا کہتا ہے (رکعتیں نے

Marfat.com

دو ہی رکعتیں پڑھیں، انھوں نے کہا (یعنی اشارہ کیا نہ یہ کہہ کر زبان سے کہا) وہ سچ کہتا ہے (آپ نے دو ہی رکعتیں پڑھیں)۔ نہایہ میں ہے کہ قَالَ بِمَعْنَی اَشَارَ اور مَالَ اور اَسْتَرَاحَ اور ضَرَبَ اور غَلَبَ بھی آتا ہے)۔

وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ۔ اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا۔

فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ آں حضرت ﷺ نے پردہ ڈال لیا۔

ثُمَّ قَالَ بِیَدِهٖ هٰكَذَا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ اس طرح مارا۔

فَاَسْرَعَتِ الْقَائِلَةُ اِلٰی مَوْضِعِهٖ۔ یہ میاش اور عام لوگ اس کے عبادت خانہ کی طرف لپکے (یہودی لوگ عام لوگوں کو یعنی بازاری اور جاہل آدمیوں کو قولیّہ کہتے ہیں دوسرے عرب لوگ غَوْغَا کہتے ہیں)۔

بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ۔ جو انصاری لوگوں نے ایک دوسرے کے مقابلہ میں کہا تھا (فخر اور بیہودہ کلام)

مَرَّ بِشَاةٍ فَقَالَ عَنْ جِلْدِهَا۔ ایک بکری پر سے گذرے اس کی کھال کو دیکھا۔

وَیَقُوْلُ لِلسَّائِبِ وَكَانَ السَّائِبُ یَقُوْلُ۔ اور سائب کی نسبت یہ کہتے تھے کہ سائب کہتا تھا۔

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْوٰی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے۔

قَالَ لِیْ اِبْرَاهِیْمُ۔ مجھ سے ابراہیم نے کہا (محدثین خصوصاً امام بخاریؒ یہ لفظ اس مقام پر کہتے ہیں جہاں شیخ نے بر سبیل تذکرہ کوئی بات یا روایت کی ہو، نہ کہ بطریق تحدیث اور تحمیل)۔

فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا یَقُوْلُهٗ۔ عبداللہ بن عباس تمام نقل کو روا نہیں کہتے جب دونوں طرف نقد نقد ہوں (اس نزدیک روا اسی وقت ہوتا ہے جب ایک طرف اُدھار ہو، مثلاً سیر بھر گیہوں کے بدلے کوئی دوسیر گیہوں ایک میعاد پر دینا قبول کرلے لیکن اگر نقد نقد سیر بھر گیہوں کے بدلے دو سیر گیہوں لے لو وہ روا نہ ہوگا مگر اکثر علما یہ کہتے ہیں کہ، جب جنس ایک ہو تو نقد نقد بھی تفاضل درست نہیں ہے گو ایک طرف کھرا اور عمدہ مال ہو اور دوسری طرف خراب)۔

فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوٰی اَجْرَ وَاِنْ قَالَ بِغَیْرِهٖ۔ اگر اچھی بات کا حکم دے تو اس کو اجر اور ثواب ہوگا اگر بُری بات کا حکم دے (تو اُس پر وبال ہوگا)۔

فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَیَّ مَكَانٍ نَزَلَ۔ حضرت عمرؓ نے یہودیوں کے جواب میں کہا میں خوب جانتا ہوں یہاں یہ آیت (الیوم اکملت لکم دینکم) اُتری (یہود نے کہا تھا کہ اگر ہم پر کوئی آیت اس مضمون کی اُترتی تو ہم اُس دن کو عید اور خوشی کا دن مقرر کرلیتے حضرت عمرؓ کا جواب، سوال کے مطابق اس وجہ سے ہوا کہ حضرت عمرؓ نے کہا، میں جانتا ہوں جہاں یہ آیت اُتری ہے یعنی عرفات میں عرفہ کے دن اور مسلمانوں نے اس کو عید مقرر کیا ہے کیونکہ عرفہ کے بعد عید ہی کا دن ہوتا ہے)

قُلْتُ اَنَا مِمَّنْ مَاتَ وَهُوَ لَا یَدَّعُوْنَ اَنَّ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص اس حالت میں مرجائے کہ وہ اللہ کا ہم کسی کو نہ کرتا ہو تو وہ بہشت میں جائے گا گو یہ حدیث میں نہیں ہے یعنی اس حدیث میں جس کو ابن مسعودؓ نے روایت کیا گو دوسری حدیث میں اس کی تصریح ہے، مطلب یہ ہے کہ جس کا خاتمہ توحید پر ہو شرک میں مبتلا نہ ہو اس کی نجات کی اُمید ہے)۔

قُلْتُ اَنَا وَمَنْ مَاتَ لَا یُشْرِكُ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص شرک سے پاک رہ کر مرے۔

اِئْذَنْ فِیْ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ جس شخص نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہو (توحید کا قائل ہو) اس کو دوزخ سے نکالنے کی اجازت دے۔

Marfat.com

لَہٗ یَقُوْلُ یَوْمًا یَا عُفَیْرَاءُ اُمُّ نے تو ساری عمر میں ایک دن بھی یوں نہ کہا، پروردگار مجھ کو بخش دے (گویا قیامت کا قائل ہی نہ تھا) تو آج اُس کو بات کیونکر ہو سکتی ہے)۔

فَذٰلِکَ وَافَقَانَا۔ انھوں نے ذکر کیا تب حاضرین میں سے ایک شخص بولا۔

وَقَالَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ۔ اصحاب حجر کی شان میں فرمایا اَلرَّجُلُ الَّذِیْ قُلْتُ لَہٗ اٰنِفًا۔ میں نے جس شخص کا ابھی ذکر کیا۔

قُوْلِیْ اَسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ۔ جب تو مسلمانوں کے قبرستان میں جائے تو یوں کہو سلام ہے اس گھر والوں پر (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورتوں کو قبور کی زیارت کرنا درست ہے، اس میں علماء کے تین قول ہیں ایک ممانعت ایک جواز ایک کراہت۔ مجمع البحار میں ہے کہ ان تینوں قولوں میں اصح قول ممانعت کا ہے۔

مترجم کہتا ہے میرے نزدیک اصح یہ ہے جن عورتوں سے رونے پیٹنے چلانے کا ڈر ہو، ان کو تو قبرستان میں لیجانا منع ہے اور جہاں یہ ڈر نہ ہو، مثلاً کوئی مسلمان عورت مومنین کے قبرستان پر سے گزرے یا آں حضرتؐ یا صحابہ رضہ کے قبور کی زیارت کرے تو اس میں کوئی قباحت معلوم نہیں ہوتی)

فَقَالَتْ ھٰذِہٖ زَیْنَبُ۔ انھوں نے کہا یہ زینب ہیں (آنحضرتؐ ان کو عائشہ رضہ سمجھے جن کی باری تھی اور اُن دنوں گھر دن میں چراغ کی روشنی نہ تھی)

فَقَالَ اِبْنُ جُبَیْرٍ۔ انھوں نے کہا کیا تم جُبیر کے فرزند ہو۔

یَقُوْلُ لَنَا فِیْمَا اسْتَطَعْتُمْ۔ (صحابہ بلا سٹر طاطاعت میں کہتے تھے ہم آپ کی اطاعت کریں گے) آپ اتنا اور بڑھا دیا کرتے کہ یوں کہو جہاں تک ہم سے ہو سکے گا (یہ آپ کی کمال شفقت اور مرحمت تھی اپنی اُمت پر)۔

اِنْ دَنَ فَلَا تُکَلِّمْ۔ مجھ کو اجازت دیجیے میں کتب بن اشرف کے سامنے جو جا ہوں وہ آپ کی نسبت کہوں (تا کہ اس کے دل میں میری طرف سے وہم نہ رہے وہ یہ یقین کرلے کہ میں آپ سے پھرا ہوا ہوں اور میں اس کے قتل کا موقع حاصل کروں)۔

وَبِلَالٌ قَائِلٌ یَتَوَضَّأُ۔ بلال رضہ اپنا کپڑا کھولے ہوئے تھے (اس میں خیرات لیتے جاتے تھے)

اِلَّا قُلْتَ لِیْ اَھٰکَذَا کُنْتَ۔ (جب مجھ کو وہ کوئی میرا وصف بیان کر کے روتے تھے۔ مثلاً کہتے تھے واجبلاہ یعنی ہائے وہ شخص جو ایک پہاڑ تھا) تو فرشتے کہتے تھے گویا ایسا ہی تھا (پہاڑ کی طرح مضبوط اور محفوظ تھا، گویا مجھ سے سنتا اور کہتا تھا)۔

اِذَا دَخَلَ بَیْتَہٗ قَالَ بِالسِّوَاکِ۔ جب آنحضرتؐ گھر میں داخل ہوتے تو مسواک کرتے (کبھی خاموش رہنے کے سنہ میں نہیں آجاتا) اور آپ راستے میں اکثر خاموش رہتے)۔

فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ۔ جب مؤذن اذان دے تو تم بھی وہی کہتے جاؤ جو مؤذن کہتا جاتا ہو (گویا وضو ہو یا حائض ہو یا جنب ہو سب کو اذان کا جواب دینا سنت ہے صرف حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے، البتہ جو شخص پاخانہ یا پیشاب کر رہا ہو یا جماع میں مصروف ہو وہ جواب نہ دے اب اس میں اختلاف ہو کہ ہر مؤذن کی اذان کا جواب دے یا صرف پہلے مؤذن کا)

صَلِّ فِیْ ھٰذَا الْوَادِیْ الْمُبَارَکِ وَقُلْ عُمْرَۃٌ فِیْ حَجَّۃٍ۔ اُس برکت والے میدان میں نماز پڑھ اور عمرے کو حج میں شامل کر دے (یعنی اس نماز کا ثواب حج اور عمرے کے برابر ہے)۔

ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا۔ وہی لوگ نقصان پانے والے ہیں مگر وہ شخص پھر آپ اس طرح اشارہ کیا (دو اپنے ہاتھ آگے پیچھے یعنی ہر طرف سے خیرات کرے اللہ کی

Marfat.com

راہ میں اپنا مال خرچ کرے تو ایسو دو لقمہ کو ٹوٹا نہ ہوگا)۔

ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَفَدَيْتُهُمَا

پھر آں حضرت نے اپنے ہاتھ سے ایسا اشارہ کیا گویا ان کتابوں کو ڈال دیا۔

أُتِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ لِتَنَمْ عَيْنُكَ وَلْتَسْمَعْ أُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ. آنحضرت صلعم کے پاس ایک فرشتہ آیا کہنے لگا (ظاہر میں) آپ کی آنکھ سوتی ہے لیکن آپ کا کان سُنتا ہے اور آپ کا دل بیدار اور ہوشیار ہے۔

فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ عَلِمْتَ خَيْرًا. پھر اُس سے کہا جائے گا تجھے کوئی اپنی نیکی معلوم ہے (یہ سوال قبر میں ہوگا۔ بعضوں نے کہا قیامت میں)۔

أَتَقُوْلُ هٰذَا مُرَائِيْ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ. کیا تم اس کو ریاکار (منافق) سمجھتے ہو، نہیں وہ مومن ہے (یہ ابو موسیٰ اشعری کی نسبت فرمایا جب وہ رات کو بکار کر قرآن پڑھ رہے تھے)۔

يَا بُنَيَّةُ تَعِيْنِيْ صَانِعَةً قَالَ فَوَلِّيْ لِيْ صَانِعَةً امْرَأَةً كَقَوْلِيْ يَدًا وَاحِدَةً۔ عورتوں نے آں حضرت سے درخواست کی ہم سے بیعت لیجئے (یعنی ہاتھ ملائیے اور صُدا ایک ایک عورت سے اقرار لیجئے) آپ نے فرمایا میرا زبان سے کہہ دینا کافی ہے (ہاتھ ملانا ضروری نہیں) اور جیسے ایک عورت سے کہہ دینا ویسے ہی سو عورتوں سے کہہ دینا (یعنی علیحدہ علیحدہ ہر ایک عورت سے بیعت لینے کی ضرورت نہیں)۔

فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمِدَ اللّٰهَ بِإِذْنِهٖ۔ اللہ کی تعریف کرنی چاہئے، پھر اس کے حکم سے اس کی توفیق سے اس کی تعریف کی۔

أَتَقُوْلُوْنَ هُوَ أَضَلُّ أَمْ بَعِيْرُهٗ. کیا تمہارے دل میں یہ گمان گزرتا ہے کہ وہ زیادہ نادان ہے یا اس کا اونٹ زیادہ نادان ہے (دونوں میں کون زیادہ نا سمجھ ہے یہ آں حضرت نے اُس شخص کی نسبت فرمایا جس نے یوں دُعا کی تھی، یا اللہ مجھ پر اور حضرت محمدؐ پر رحم کر بس اور کسی پر نہ کر)۔

تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ عِيْسٰى إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ. آں حضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ حضرت عیسیٰؑ نے یوں دُعا کی، خداوندا اگر تو ان کو عذاب کرے تو بیشک بندے ہیں (بیشک باولیا اور فرمایا پروردگار میری امت پر بھی رحم فرما۔

لَا يَعُوْلُنَّ أَحَدُكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ. کوئی تم میں یوں نہ کہے کہ جو اللہ چاہے اور فلاں شخص چاہے۔ (کیونکہ ایسا کہنے سے گویا وہ شخص اللہ کے برابر والا کر دیا جاتا ہے) بلکہ یوں کہنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر فلاں شخص چاہے)۔

جَعَلْتَنِيْ لِلّٰهِ نِدًّا قُلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ کہنے لگے تجھ کو اللہ کے برابر کر دیا، یوں کہہ جو اللہ تعالیٰ چاہے بس (اُس کا اکیلا چاہنا کافی ہے دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔ یہ آنحضرتؐ نے اس شخص سے فرمایا جس نے یوں کہا تھا جو اللہ تم اور محمدؐ چاہیں، معلوم ہوا ایسا کہنے میں شرک کی بُو ہے اس لئے آپ نے اس سے منع فرمایا)

مَنْ قَالَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ بِرَأْيِهٖ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ جس شخص نے اللہ کی کتاب یعنی قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا (جس رائے کی تائید احادیث اور اقوالِ صحابہ اور سلف صالحین سے نہیں ہوتی) پھر اس کی رائے ٹھیک نکلی تب بھی اُس نے غلطی کی (کیونکہ وہ قرآن کی تفسیر میں اصولِ مسلّمہ کے خلاف چلا۔ اصل مسلم یہ ہے کہ قرآن آنحضرتؐ پر اُترا تھا پس جو معنی آنحضرتؐ نے قرآن کے سمجھے ہیں اور دوسروں کو سمجھائے ہیں وہ تو سب پر مقدم ہیں اس کے بعد وہ معنی ہیں جو صحابہؓ نے سمجھے اس لئے کہ انھوں نے آں حضرتؐ کی صحبت اُٹھائی تھی، اور جس وقت قرآن اُتر رہا تھا وہ اس وقت موجود اور حاضر تھے دوسرے اہلِ زبان تھے۔ اس کے بعد وہ معنی ہیں جو تابعینؒ اور سلف صالحینؒ نے سمجھے ہیں اس لئے کہ انھوں نے صحابہ کی صحبت اُٹھائی تھی۔ یہ تینوں قسم کے معانی اور مطالب

Marfat.com

قرآنی مستند ہیں اس کے جو معانی اور مطالب اور کلمات شارحین نے اپنی رائے سے نکالے ہیں وہ سند نہیں ہو سکتے۔ خصوصاً اس صورت میں جب کہ لغت اور قواعدِ عربیت کے بھی خلاف ہوں۔

قَالَ كَذٰلِكَ لَمْ تَلْبَثْ جُنُبًا۔ اسی طرح مطلق کہا جب جنابت کی حالت میں منع کرے۔

قِيلَ لِي أَنْتَ مِنْهُمْ۔ مجھ سے کہا گیا تو بھی ان لوگوں میں سے ہے (رہنے والے حضرت جبرئیل تھے)۔

مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ۔ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے (جو بات میں نے نہ کہی ہو وہ مجھ پر چسپاں دے)۔

يَتَقَوَّلُ الْأَنْبِيَاءَ۔ پیغمبروں پر جھوٹ باندھے۔

تَقَوُّلُ الْحَيِّ۔ سچی بات۔

قَالَ بِهِ۔ اس کو مار ڈالا۔

قُلْتُ مَا أَقُولُ فَهُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ يَكْفِيكَ۔ میں نے عرض کیا، کیا کہوں؟ فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ لے۔ ان تینوں سورتوں تجھ کو کافی ہیں (ہر برائی اور آفت کو دفع کرنے کے لئے)۔

لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ۔ اگر تو یہ بات (کہ میں مسلمان ہوں) اُس وقت کہتا جب تو اپنا خود مالک مختار آزاد تھا قیدی نہیں ہوا تھا)۔

وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ۔ جب اللہ تعالےٰ فرمائے گا (یعنی قیامت کے دن تو قَالَ یہاں یَقُوْلُ کے معنی میں ہے)۔

قِيلَ لِي قُلْتُ۔ مجھ کو یہ سورتیں یعنی معوذتین پڑھائی گئیں حضرت جبرئیل نے پڑھائیں تو میں نے پڑھیں (اس سے عبداللہ بن مسعودؓ کا قول رَدّ ہو گیا جو معوذتین کو قرآن میں داخل نہ کرتے تھے)۔

وَلَيْسَ أَنْ تَقُولَ كَانَهُ يَعْنِي الصُّبْحَ۔ صبح صادق اس طرح نہیں ہے یعنی لمبی اوپر سے نیچے تک وہ تو صبح کاذب ہے بلکہ صبح صادق وہ روشنی ہے جو آسمان کے کنارے میں مشرق کی طرف عرض میں پھیلتی ہے۔

حَتّٰى يَقُولَ هٰكَذَا۔ یہاں تک کہ اس طرح لمبی ہو کر آسمان کے کنارے میں پھیلے داہنے اور بائیں طرف۔

حَتّٰى قَالَتِ السَّمَاءُ۔ یہاں تک کہ آسمان پانی برسانے لگا۔

فَقَالَ بِرَأْسِهِ هٰكَذَا يَمِينًا وَشِمَالًا۔ آنحضرتؐ نے حاجت سے فارغ ہو کر ان دونوں درختوں کو سر سے اشارہ کیا کہ داہنے بائیں اپنے اصلی مقام پر چلے جاؤ (وہ چلے گئے یہ آپ کا ایک کھلا معجزہ تھا جو درحقیقت اللہ تعالےٰ کا فعل تھا نہ کہ پیغمبر صاحب کا فعل اور جن لوگوں نے یہ سمجھا کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرتؐ کو کائناتِ عالم پر اختیار دے دیا تھا کہ اس میں جس طرح چاہیں تصرف کریں، ان کا خیال غلط اور مشرکانہ ہے، اللہ تعالےٰ نے اپنے کسی بندہ کو ایسا کوئی اختیار نہیں دیا ہے وما کان لرسول ان یاتی بایۃ الا باذن اللہ اس پر شاہد عادل ہے بلکہ جب وہ چاہتا ہے تو اپنے کسی بندے کے ہاتھ پر اپنی قدرت ظاہر کرتا ہے۔)

فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ فَلَا أَخُصُّ أَحَدًا۔ عاصم بن عدی نے اس باب میں ایک بات کہی پھر اس سے رجوع کر لیا (یعنی اس بات کو چھوڑ دیا)۔

وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ الشُّفَعَاءِ۔ جو قول کی سی بات نہیں کہی۔

قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدِّثْنَا۔ میں نے ابن عباسؓ سے کہا مجھ سے حدیث بیان کرو۔

قَالَ لِعَائِشَةَ۔ حضرت عائشہؓ سے نقل کیا یا اُن سے پوچھا۔

مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ۔ انھوں نے کہا، ہاں۔

أَلَا تَقُولُونَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ کیا تم یہ نہیں سمجھتے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے (اصل میں تقولونہا تھا نون کو تخفیف کر دیا یا یہ واحد مخاطب کا صیغہ ہے اور واؤ اشباع ضمہ کی ہے)۔

Marfat.com

لَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ وَفِيهِ۔ اگر میں چاہوں تو اُس کی قباحتیں بیان کروں۔

فَلْيَقُلْ إِنِّي أَحْسِبُ كَذَا إِنْ كَانَ يَرَى أَنَّهُ كَذَالِكَ وَحَسِيبُهُ اللّٰهُ وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا۔ (کسی شخص کی نسبت قطعی طور سے یوں نہ کہے کہ وہ بہشتی ہے یا اللہ کا مقبول اور محبوب ہے) بلکہ یوں کہے میں سمجھتا ہوں یا گمان کرتا ہوں کہ وہ ایسا ہے یعنی نیک بندہ ہے اگر واقعی ایسا سمجھتا ہے لیکن در باطن تو اللہ تعالےٰ اس کے اعمال کا حساب لینے والا ہے (اسی کو اس کا اصل حال معلوم ہے) اور اللہ کے نزدیک کسی کو قطعی طور سے پاک قرار نہ دے (کیونکہ ہم کو معلوم نہیں کہ اس کے اعمال کیسے ہیں اور وہ مخلص ہے یا ریاکار ہے اور اللہ کے نزدیک اس کا واقعی مرتبہ کیا ہے اور آیا فی الحقیقت وہ بہشتی ہے یا نہیں البتہ جن لوگوں کی نسبت اللہ یا اس کے رسولؐ نے خبر دیدی کہ وہ بہشتی ہیں جیسے عشرۂ بشرہ اور بلالؓ اور خدیجہؓ اور امام حسنؓ اور امام حسینؓ ان کو ہم قطعی بہشتی کہہ سکتے ہیں)۔

فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ۔ (جب کوئی تم میں سے کھانے کو بلایا جائے اور وہ روزہ دار ہو) تو کہدے میں روزہ دار ہوں (تاکہ صاحبِ خانہ کو رنج نہ ہو)۔

فَقَالَ لَا سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ وہ دونوں کہنے لگے سبحان اللہ (کیا ہم آپ کی نسبت ایسا بدگمان کر سکتے ہیں)۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا قَالَ نَعَمْ۔ پروردگار ہمارے ہم سے مؤاخذہ نہ کر (جب بندہ یہ دُعا کرتا ہے) تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اچھا۔

كَانَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ۔ آپ روزے رکھنا شروع کرتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگے (ایک روایت میں حَتّٰى نَقُولَ ہے یہاں تک کہ تو کہنے لگے اگر تو آپ کو دیکھتا)۔

مَا أَظُنُّ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس حضرتؐ نے وہ فرمایا ہو جو تو نے کہا۔

مَا تَقُولُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ۔ تم کیا کہتے ہو یہ اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رکھیگا۔

فَقَالَ يٰهَا عَلَيْهَا۔ (اللہ تعالےٰ نے جب زمین کو پیدا کیا، وہ ہلنے لگی جھکولے کھانے لگی گھومنے میں تو پہاڑوں کو بنایا پھر پہاڑوں کو اُس پر ڈال دیا (تاکہ جھکل ہو جائے اور حرکت کرنے میں اِدھر اُدھر نہ جھکے، جھکولے نہ کھائے)۔

أَلَا خَيْرٌ يَقُولُ مُذْنِبٌ۔ دوسرا کہتا ہے میں گنہگار ہوں۔

أَوْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ أُجَبْ۔ یا یوں کہنے لگے میں نے دُعا کی، لیکن قبول نہیں ہوئی۔

فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ حَلُّوا وَأَصِيبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْهِمْ۔ ہم کو حضرتؐ نے حکم دیا کہ احرام کھول ڈالیں (حج کا) عطاءؒ نے کہا، پھر صحابہ نے احرام کھول ڈالا، عورتوں سے صحبت کی عطاءؒ نے کہا مگر یہ حکم آپ کا بہ طور وجوب کے نہ تھا)۔

يَقُولُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ۔ یہاں تک کہ پتھر (جس کی اڑیں یہودی چُھپا ہوگا) بول اُٹھے گا کہ اے مسلمان اِدھر آ یہ یہودی ہے اس کو قتل کر)

رَجُلٌ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ۔ ایک شخص کو چھینک آئی۔ وہ کہنے لگا الحمد للہ والسلام علیٰ رسول اللہ (اس نے اپنی طرف سے والسلام علیٰ رسول اللہ بڑھا دیا) تب عبداللہ بن عمرؓ نے کہا۔ میں بھی الحمد للہ والسلام علیٰ رسول اللہ کہتا ہوں۔ مگر یہ موقع اس کے کہنے کا نہیں ہے۔ چھینک کے بعد ہم کو آں حضرتؐ نے صرف الحمد للہ یا الحمد للہ علیٰ کل حال کہنا تعلیم فرمایا ہے اب اپنی طرف سے کوئی عبارت بڑھانا گو اس کا مضمون صحیح اور عمدہ ہو، خوب نہیں ہے بلکہ بدعت ہے)۔

قَالَ سُلَيْمَانُ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فِي الثَّعْتَيْنِ كَذَا وَكَذَا۔ سلیمان نے کہا، میں نو نہیں جانتا مگر یہ کہ آں حضرت نے ایسا فرمایا (یعنی کہا) آپ دو رکعتوں میں فلاں فلاں سورتیں پڑھتے۔

قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ۔ (جو شخص اللہ تعالیٰ سے بہشت مانگے) تو بہشت کہتی ہے یا اللہ اس کو بہشت میں داخل کر۔ (بہشت کا بات کرنا کئی حدیثوں سے ثابت ہوا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے)۔

وَقَدْ قَالَتْ بِالْمُلْعَفَةِ عَلٰى وَجْهِهٖ مَيِّتًا۔ اس کے منہ پر چادر ڈال دی وہ مر گیا تھا۔

قَوَّالٌ۔ باتونی، بڑا بات کرنے والا۔

مقول۔ زبان۔

قَوْمٌ يَا قَوْمَانِ يَا قِيَامٌ يَا قَامَةٌ۔ کھڑا ہونا، معتدل ہونا، جم جانا، تھک جانا، راسخ ہونا، ظاہر ہونا، ثابت ہونا، قیمت لگنا، متولی ہونا، خروج کرنا، شروع کرنا۔

تَقْوِيْمٌ۔ سیدھا کرنا، جنتری جس سے تاریخ معلوم کرتے ہیں۔ اس کی جمع تَقَاوِيْم ہے۔

مُقَاوَمَةٌ۔ مقابلہ کرنا ایک دوسرے کے ساتھ کھڑا ہونا، قائم مقام ہونا۔

اِقَامَةٌ۔ سکونت کرنا، ٹھہرنا، کھڑا کرنا، کجی رفع کرنا، ظاہر کرنا، قائم کرنا، نماز کے لئے پکارنا۔

تَقَاوُمٌ۔ ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔

تَقَوُّمٌ۔ سیدھا ہو جانا۔

اِقْتِيَامٌ۔ کھانا۔

اِسْتِقَامَةٌ۔ اعتدال، ایک حالت پر قائم رہنا، درست ہونا۔

قِوَامٌ۔ وہ مال و متاع جس سے آدمی زندگی بسر کرتا ہے، گھر کا چلانے والا۔

قَوْمٌ۔ جماعت مردوں اور عورتوں کی یا صرف مردوں کی۔

اَوْلِدِيْ فَقَدْ تَمَّ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ۔ (اس شخص کے لئے جس کو منجانب نے سنی میں طلاق ہو جہاں تک گزر کے موافق کچھ مال کمالے۔

قِوَامُ الشَّيْءِ۔ اس کا ستون جس کے بل وہ کھڑی ہو (عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ قِوَامُ اَهْلِ بَيْتِهٖ۔ فلاں شخص اپنے گھر والوں کا قوام ہے یعنی سب کا پالنے والا اور سنبھالنے والا)

قِوَامُ الْاَمْرِ کسی کام کا بڑا رکن اور اہم ترین جزء۔

اِنَّ نَسَائِيَ الشَّيْطَانُ شَيْئًا مِّنْ صَلٰوتِيْ فَلْيُسَبِّحِ الْقَوْمُ وَالْمُصَفِّقِ النِّسَاءُ۔ اگر شیطان مجھ کو نماز میں کچھ بھلا دے تو مرد لوگ سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی دیں (اس حدیث سے نکلتا ہے کہ "قوم" مردوں کی جماعت کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ عورتوں کے کام چلانے والے ہیں)

مَنْ جَالَسَهٗ اَوْ قَامَهٗ فِيْ حَاجَتِهٖ صَابَرَهٗ۔ جو شخص اس کے ساتھ بیٹھے یا کھڑا ہو اس کی حاجت پوری کرنے کو تو حاجت پوری ہونے تک صبر کرے۔

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ قَوَّمْتَ لَنَا فَقَالَ اللّٰهُ هُوَ الْمُقَوِّمُ۔ صحابہ رضی نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ ہمارے لئے نرخ ٹھہرا دیجئے (یعنی ملے اور کھانے پینے کی چیزوں کا نرخ مقرر کر دیجئے کہ سوداگر اور بنئے اس سے کم نہ بیچ سکیں) آپ نے فرمایا نرخ ٹھہرانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے (جب وہ اپنے بندوں پر مہربان ہوتا ہے تو سستا کر دیتا ہے ہر ایک چیز بہ کثرت پیدا ہوتی ہے ورنہ گراں ہوتی ہے۔ غرض یہ کہ ارزانی اور گرانی اس کے ہاتھ میں ہے اس میں حکومت کو دخل نہ دینا چاہئے البتہ اگر بنئے لوگ غلہ وغیرہ ضروری سامان کو روک کر رکھیں کہ جب گراں ہوگا اس وقت بیچیں گے تو حکومت ان کی دوکانوں پر مجبور کر سکتی ہے)

اِذَا اسْتَمَّتْ بِنَقْدٍ فَبِعْ بِنَقْدٍ وَلَا بَأْسَ بِهٖ وَاِذَا اسْتَمَّتْ بِنَقْدٍ فَبِعْ بِسَبِيْئَةٍ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ۔ جب لوگ مال کی

Marfat.com

لقطہ قیمت ٹھہرائے پھر اس کو لقطہ قیمت پر بیچے تو کچھ قباحت نہیں اور اگر لقطہ قیمت ٹھہرا کر اس کو اُدھار بیچے تو وہ اچھا نہیں (نہایہ میں ہے اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو ایک کپڑا دے وہ اس کی قیمت تین روپے لگائے اب کپڑے کا مالک اس سے کہے، اچھا اس قیمت پر بیچ ڈال اگر زیادہ کو بیچے تو جتنی زیادتی ہو وہ تو لے۔ پھر اگر وہ تین سے زیادہ کو لقطہ بیچے تو بیع جائز ہوگی اور زیادتی کو وہ لے سکتا ہے اگر اُدھار بیچے تو بیع ناجائز ہوگی)

حِيْنَ قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ۔ جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہو یعنی سایہ ایسا معلوم ہو گویا ٹھہر گیا ہے۔

يَا بُعَيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَخْتَرَ اِلَّا قَائِمًا۔ (حکیم بن حزام نے کہا) میں نے آنحضرتؐ سے اس بات پر بیعت کی کہ مرنے وقت اسلام ہی پر مروں گا (مرنے تک اسلام پر قائم رہوں گا)۔

اِسْتَقِيْمُوْا لِقُرَيْشٍ مَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا فَضَعُوْا سُيُوْفَكُمْ عَلٰى عَوَاتِقِكُمْ فَاَبِيْدُوْا خَضْرَاءَهُمْ۔ دیکھو قریش کے لوگ جب تک تم سے سیدھے رہیں (شریعت کے موافق تم پر حکومت کریں) تو تم بھی ان سے سیدھے رہو (ان کی اطاعت کرو) اگر وہ ایسا نہ کریں (اور شرع کے خلاف چلنے لگیں، نماز چھوڑ دیں، بیت المال کو اپنے ہی کام میں لگائیں، صلاح و مشورہ لینا چھوڑ دیں، استبداد اور خودرائی اختیار کریں) تب اپنی تلواریں اپنے کاندھوں پر رکھو اور ان کے جماؤ کو فنا کر دو

اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ۔ علم دین تین چیزوں سے عبارت ہے ایک تو قرآن شریف کی محکم آیت، دوسرے وہ حدیث جس پر برابر عمل ہوتا چلا آیا ہو (یعنی صحیح اور ثابت اور مشہور اور متصل یہ حدیث ہو) تیسرے انصاف کے موافق ترکہ کا حصہ (مطلب یہ ہے کہ قرآن اور حدیث اور علم فرائض بس یہی دینی علوم ہیں باقی سب فضول۔ اب قرآن اور حدیث اور علم فرائض کے سمجھنے کے لئے جس قدر صرف و نحو اور لغت اور حساب کی ضرورت ہو وہ بھی دینی علوم کے تابع ہوں گے۔ ان کا حاصل کرنا بھی دین میں داخل ہے۔ لیکن ضرورت سے زیادہ منطق اور پرانا فلسفہ الہیات اور طبیعیات وغیرہ محض بے کار ہے) بعضوں نے فریضۂ عادلہ سے قیاس مراد لیا ہے۔ یعنی جو کتاب و سنت سے مستنبط ہو اور طب اور علم اخلاق قرآن و حدیث سے ثابت ہیں وہ بے کار نہیں بلکہ مفید ہیں)۔

لَوْ لَمْ تَكُلْهُ لَقَامَ لَكُمْ۔ اگر تم اس پر بھروسا نہ کرتے تو وہ ہمیشہ تمہارے لئے قائم رہتا۔

لَوْ تَرَكْتَهُ مَا زَالَ قَائِمًا۔ اگر تم اس کو چھوڑ دیتے تو برابر قائم رہتا۔

مَا زَالَ يُقِيْمُ لَهَا اَدْمَهَا۔ برابر اُس کی نا خورش قائم رکھی۔

تَسْوِيَةُ الصَّفِّ يَا تَسْوِيَةُ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ۔ صف (یا صفوں) کا برابر اور سیدھا کرنا نماز قائم کرنے میں داخل ہے (یعنی یہ بھی نماز کی تکمیل کا ایک جزو ہے اگر صف برابر نہ کریں تو نماز ناقص ہوگی)۔

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔ نماز قائم ہوگئی (یعنی اس کے قائم ہونے کا وقت آپہنچا رہو گویا قائم ہو چکی) یا نمازیوں کے کھڑے ہونے کا وقت آگیا (یہ جملہ تکبیر میں کہا جاتا ہے۔ جب مؤذن یہ جملہ کہے تو مقتدی سب کھڑے ہو جائیں اور کہیں اَقَامَهَا اللّٰهُ اَبَدًا اَوْ اَدَامَهَا۔ اللہ تعالیٰ نماز کو ہمیشہ ہمیشہ قائم رکھے)۔

فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ۔ اگر کوئی شخص دوسرے کی آنکھ کی بصارت (بینائی) کھو دے (یعنی ضرب لگائے یا صدمہ دے) لیکن آنکھ صحیح و سالم قائم رہے۔ (دیکھنے میں آنکھ اچھی معلوم ہوتی ہو) تو اُس پر تہائی دیت لازم ہوگی۔

Marfat.com

رَبُّ قَائِمَةٍ مَشْكُوْرَةٍ وَدَنَائِمَ مَغْفُوْرٌ لَهٗ۔ کوئی تہجد پڑھنے والا ایسا ہے کہ اس کی عبادت کی قدر کی جاتی ہو اور کوئی سونے والا ایسا ہے جس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے (یعنی جو شخص رات کو تہجد پڑھتا ہے اور عبادت کرتا ہے اور سونے والے بھائی مسلمان کے لئے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادت کی قدر و منزلت کرتا ہے اور اس کی دعا کی وجہ سے سونے والے کو بخش دیتا ہے)۔

اِنَّهٗ اُذِنَ فِيْ ظَلْمِ الْمُسَيِّبِ وَالْقَائِمَتَيْنِ مِنْ شَجَرِ الْعَرْعَرِ۔ آں حضرتؐ نے مونجھ کی رسّی یا چھال کی رسّی بنانے، اسی طرح مجاور کے آگے اور پیچھے کی لکڑیوں کے لئے حرم کا درخت کاٹنے کی اجازت دی (جیسے اذخر گھاس کے کاٹنے کی اجازت دی، کیونکہ ان چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے)۔

يَقُوْمُ الْقَيِّمُ فَيُقِمُّ۔ آپ پر وحی آرہی تھی، میں کھڑا ہو گیا تاکہ آپ کا دل پریشان نہ ہو یا دوسرے لوگوں سے آڑ کرنے کے لئے)۔

قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یا قَيُّوْمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ آسمان اور زمین کے قائم رکھنے والے اُن کو سنبھالنے والے (قَيُّوْمٌ وہ ذات جو اپنے آپ قائم ہو اور دوسروں کو قائم رکھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مقدس ہے جس کے سایہ وجود سے تمام دنیا کی چیزیں موجود ہیں۔ اگر وہ اپنا سایہ اُٹھالے تو آسمان زمین اور دنیا کی سب چیزیں فنا ہو جائیں)۔

اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔ زندہ سب چیزوں کا قائم رکھنے والا (اکثر لوگوں کے نزدیک یہ اسم اعظم ہے)۔

اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيْمُ الْمَغْرِبَ۔ جب آپ کو چلنے کی جلدی ہوتی (سفر میں) تو مغرب کی نماز کے لئے صرف تکبیر کہلواتے (اذان نہ دلواتے)۔

فَمَالَ قَائِمًا۔ آپ نے کھڑے کھڑے پیشاب کیا (یہ بیان جواز کے لئے یا وہاں بیٹھنے کا موقع نہ ہونے سے یا گھٹنوں میں زخم کی وجہ سے یا پیشت کے درد کا معالجہ کرنے کے لئے جیسے عرب لوگوں کی عادت ہے۔ بعضوں نے کہا جس گھورے پر آپ نے کھڑے کھڑے پیشاب کیا وہ نجس تھا، بیٹھنے میں کپڑوں کے آلودہ ہونے کا ڈر تھا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قریب پیشاب کر سکتے ہیں۔ اگر پیر دور جانا اولیٰ ہے اور پیشاب کی مات میں ضرورت سے بات کر سکتے ہیں)۔

اَلْبَوْلُ قَائِمًا اَحْصَنُ لِلدُّبُرِ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) کھڑے کھڑے پیشاب کرنا دُبر کو خوب روکے رہتا ہے (اس میں سے حدث نہیں نکلتا)۔

حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ اِلٰى اَهْلِهٖ۔ نماز کا وقت آگیا، جن لوگوں کا گھر نزدیک تھا وہ تو اپنے گھروں میں گئے (وضو کرنے کے لئے) اور جن لوگوں کے گھر دُور تھے ان کے وضو کے لئے پانی کا ایک ظرف لا گیا۔

عَدَلَتِ الصُّفُوْفُ قِيَامًا۔ صفیں برابر کھڑی ہو گئیں

صَلّٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّجَابِرٌ فِي السَّفِيْنَةِ قَائِمًا۔ ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہما نے کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی (گو بیٹھ کر بھی درست ہے خصوصاً جب گرنے کا ڈر ہو یا سر میں چکر ہو)۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى۔ مقام ابراہیم وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیم کے قدم کا نشان ہے اس کو دُعا کا مقام بنا دُ یا نماز کا (یعنی اس کے قریب نماز پڑھو)۔

اَقَامَ صَلٰوتَهٗ۔ کسی مال کو بھلا بیٹھا (دیکھا)۔

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ۔ جو شخص رمضان کی راتوں میں قیام کرے (تراویح پڑھے)۔

وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ۔ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے (یہ جمع ہے قَائِمٌ کی)۔

مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ۔ جو شخص اللہ کے حکموں پر قائم ہو (خود بھی عمل کرتا ہو اور دوسروں کو بھی اچھی بات کا حکم کرتا ہو، بُری بات سے منع کرتا ہو) اس کی مثال۔

لَا اَقُوْمُ۔ (جب حضرت عائشہؓ نے کی عصمت اور برأت

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اُماری تو حضرت ابوبکرؓ نے ان سے کہا، اُٹھ اور آنحضرتؐ کے ہاتھ کا بوسہ دے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا میں تو کبھی نہیں اُٹھوں گی (حضرت عائشہؓ نے ناز اور عتاب کے طور پر کہا۔ کیونکہ سب لوگوں کو اُن کے معاملہ میں اشتباہ رہا اور اُن حضرت کو بھی شبہ رہا)۔

إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِهِ وَقَوْلُهُمْ. اگر تم چاہو تو اُن حضرتؐ نے جو اس کی قوم اور تمہاری قوم کے باب میں فرمایا ہے اس کو بیان کردوں (علقمہ نخع قبیلے سے تھے جو یمن والوں کی ایک شاخ ہے۔ ان کی آنحضرتؐ نے تعریف کی تھی اور زید اسد قبیلہ سے تھے جس کی اُن حضرتؐ نے برائی کی ہے)۔

بَابُ مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ آن حضرتؐ مکہ میں کس جگہ ٹھہرے تھے۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا. کھڑے رہ کر اللہ کی یاد کرو۔

إِذْ قَامَ عَلَيَّ. اونٹ تھک کر کھڑا رہ گیا۔

فَقَمَنْتُهُ فَاحْدَهُ بَعْضُنَا. ہم نے اس کی قیمت لگائی اور ایک وارث نے اسی قیمت کے حساب سے اس کو لے لیا۔

وَهُوَ الْخِذُ بِقَائِمَةِ الْعَرْشِ. وہ عرش کا پایہ تھامے ہوئے تھے۔

فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. آپ نے زمزم کا پانی کھڑے رہ کر پیا۔ (اکثر علماء نے اسی کو مستحب رکھا ہے کہ زمزم کا پانی کھڑے رہ کر پیے۔ عکرمہؓ نے اس کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ اس وقت اونٹ پر سوار تھے تو کھڑے رہ کر کیوں کر پی سکتے تھے)۔

قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ. اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو (مجمع البحار میں ہے کہ اس حدیث سے علماء نے اہل فضل کے لئے قیام مستحب لکھا ہے اور یہ قیام وہ نہیں ہے جس کی ممانعت ہے، ممانعت اس قیام سے ہے کہ صاحب فضل بیٹھا ہے اور لوگ اس کے گرد اگرد کھڑے رہیں جیسے عجمیوں کا دستور ہے)۔

لَا تَقُومُوا كَمَا تَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. عجمیوں کی طرح مت کھڑے ہو اور جیسے وہ ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں (عجم کے ملک میں یہ دستور ہے کہ دنیا داروں کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور جس قدر کسی کا مال یا منصب یا عہدہ زیادہ ہوتا ہے اسی قدر اس کی تعظیم زیادہ کی جاتی ہے بلکہ ہر کس و ناکس کے سلام کا جواب دیتے وقت سرو قد کھڑے ہونا لازم اور ضروری جانتے ہیں اگر پورے کھڑے نہ ہوسکیں تو ذرا سر ہی زمین سے بلند کر کے جواب دیتے ہیں یہ رسم خلاف شرع ہے)۔

كَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لَهُ. صحابہؓ جب آنحضرتؐ کو دیکھتے (آپ تشریف لاتے ہیں) تو تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوتے۔ (الا مرفوق الادب آپ کو ایسی تعظیم پسند نہ تھی)۔

لَا يَقُمِ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَيَجْلِسُ فِيهِ. کوئی شخص دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے (جہاں وہ پہلے سے بیٹھا ہے) اُٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے (یہ ممانعت عام ہے خواہ مسجد میں ہو خواہ کسی اور مقام میں۔ مجمع البحار میں ہے۔ بعضوں نے اس ممانعت میں سے اس کو مستثنیٰ کیا ہے، جب کوئی شخص مسجد

Marfat.com

کے کسی خاص مقام سے مالوف ہو کر وہاں درس تدریس یا افتاء یا قرأت کرتا ہو، ایسی حالت میں وہ اس مقام کا زیادہ حقدار ہوگا۔

متنِ حجم کہتا ہے اس استثناء کی کوئی دلیل نہیں ہے اور مناسب یہ ہے کہ اگر اس جگہ بھی کوئی دوسرا مسلمان بھائی بیٹھ گیا ہو تو اس کو نہ اُٹھائے اور آپ دوسری جگہ بیٹھ جائے)۔

لَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ۔ (مسجد میں جب تم لوگ بیٹھے ہو تو) اُس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھ کو نہ دیکھو (یعنی نماز کے لئے پہلے سے کھڑے ہو جانا بے فائدہ بات ہے جب امام آجائے اس وقت لوگ کھڑے ہوں۔ بعضوں نے کہا یہ حکم ہر ایک مجلس کے لئے عام ہے)۔

قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا۔ پہلے اُس حضرتؐ جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے پھر آپ بیٹھنے لگے (کھڑا ہونا موقوف کر دیا) ہم بھی بیٹھ رہے (جنازے کے لئے قیام موقوف کر دیا)۔

اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَا مَعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ۔ تم جو جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوتے ہو تو جنازے کی تعظیم کے لئے نہیں کھڑے ہوتے بلکہ ان فرشتوں کی تعظیم کے لئے جو جنازے کے ساتھ ہوتے ہیں)

وَهُوَ يَقُوْمُ فِيْهِ اَنَاءُ اللَّيْلِ۔ وہ (راتوں کو قرآن کی تلاوت کرتا ہے یا اس پر عمل کرتا ہے۔

حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهٗ۔ جب تک رکوع اور سجدے میں اپنی پشت سیدھی نہ کرے (اطمینان کے ساتھ ادا نہ کرے) تو نماز صحیح نہیں ہوتی۔

رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ۔ پروردگار قیامت قائم کر دے (تاکہ میں بہشت میں اپنے مقام پر جا کر عیش کروں۔ بعضوں نے کہا مُراد یہ ہے کہ مجھ کو دوبارہ زندہ کر تاکہ دنیا میں جا کر اور زیادہ نیک اعمال کروں)۔

اَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ۔ (حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے کہا۔ جب انھوں نے ایک حدیث بیان کی) اس پر ایک گواہ لاؤ یا زبانی اطمینان اور تشفی اور احتیاط کے لئے فرمایا، نہ اس وجہ سے کہ وہ ابو موسیٰ کو جھوٹا سمجھتے تھے)۔

قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔ کہہ میں اللہ پر ایمان لایا اس کے بعد ایمان کی تمام شرائط اور ارکان پر جمارہ (جس میں اعمالِ صالحہ اور معاصی سے اجتناب بھی داخل ہے)۔

مَقَامُ الرَّجُلِ بِالْقِسْطِ۔ آدمی کا درجہ خاموشی سے ہے (جتنا زیادہ خاموش رہے گا اتنا ہی درجہ بلند ہوگا۔

قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ۔ اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقام میں کھڑے ہوئے اور سب باتیں جو قیامت تک ہونے والی تھیں ہم کو بتلا گئیں کوئی بات نہ چھوڑی۔

قَامَتْ اِلَى الرَّحٰى فَوَضَعَتْهَا ثُمَّ قَالَتِ اللّٰهُمَّ اَرِحْنِيْ چکی کی طرف گئی اس کو رکھ کر دعا مانگی، یا اللہ مجھ کو کھانے کو دے

مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ۔ جو شخص مر گیا اُس کی قیامت قائم ہو گئی (کیونکہ موت قیامتِ صغریٰ ہے جیسے بڑی قیامت میں اس عالم کے حالات روشن ہوں گے اسی طرح موت سے بھی کچھ حالات اُس عالم کے معلوم ہوتے ہیں تو وہ بھی ایک چھوٹی قیامت ہے)۔

فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ۔ اس کے پاؤں پکڑ کر دوزخ میں ڈال دیں گے)۔

وَكُلُّ حَسَنٍ فَيُجْعَلُ قَوْمٌ يُقِيْمُوْنَهٗ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ۔ سب طرح قرآن کا پڑھنا اچھا ہے، لیکن آئندہ زمانہ میں کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو قرآن کو تیر کی طرح سیدھا اور درست کریں گے (خوب تجوید کے ساتھ پڑھیں گے بس ان کی توجہ صرف الفاظ اور مخارج کی درستی کی طرف رہے گی نہ معنی سے غرض ہوگی نہ عمل سے وہ شیطان کے پھندے میں پھنس گئے)۔

هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ۔ یہ اس کا مقام ہے جو تیری پناہ لیتا ہے۔

مَتٰى تَقُوْمُ مَقَامَكَ۔ تم اپنی جگہ کب کھڑے ہوگے۔

Marfat.com

قُدُوْمِیْ حَتّٰی۔ میرے پاس سے جا۔

یُقِیْمُ بِالثُّغُوْرِ حُلَّۃً۔ بازار میں ایک جوڑا کپڑا بیچنے کے لئے رکھے۔

فَاَبٰی عَلَیْنَا فَوْمَنَا۔ ہماری قوم کے لوگوں (یعنی بنی نجار کے سرداروں) نے یہ مقررہ حصہ خمس الخمس ہم کو نہ دیا۔

یَرْجِعُ قَائِمُکُمْ۔ جو نماز میں کھڑا ہے وہ لوٹ آئے سمری کھالے لو۔

لَعَلَّہٗ اَنْ یَّقُوْمَ فِی اللّٰہِ مَقَامًا یَحْمَدُہٗ عَلَیْہِ۔ شاید یہ شخص (یعنی سہیل) اللہ کی راہ میں ایسے مقام میں کھڑا ہو جس پر اللہ تعالیٰ اس کی تعریف کرے (یہ پیشین گوئی پوری ہوئی آنحضرتؐ کی وفات کے بعد جب کہ والوں نے اسلام سے پھر جانے کا قصد کیا تو سہیل نے ان کو خطبہ سُنایا اور اسلام پر جمے رہنے کی ترغیب دی)۔

لَا یُقِیْمُ مَنِّیْ اَلْفَ صَبِیٍّ اِذَا تَعَرَّضَ مَنْ یُّعْصِیْنِیْ۔ جب حق پر آپ کو غصہ آتا تو کسی چیز سے وہ غصہ نہ جاتا جب تک حق کو قائم نہ کر لیتے اور ظالم سے بدلہ نہ لیتے)۔

فَاَدْمَدَہٗ۔ اس کے ساتھ کھڑا ہوا۔

اَلْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ۔ شفاعت کا بڑا مقام (بعضوں نے کہا حضرت جبرئیلؑ سے بہت قریب)۔

اَلصَّلٰوۃُ الْقَائِمَۃُ۔ نماز کا مالک جو ہمیشہ قائم رہنے والی ہے (قیامت تک موقوف اور منسوخ نہ ہوگی)۔

بَعْدَ حُسْنِ التَّقْوِیْمِ۔ اچھے حال کے بعد۔

قَامَ بِالْاَمْرِ وَاَقَامَہٗ۔ اس کام کو اچھی طرح کیا (خراب نہیں کیا)۔

اُمَّۃٌ قَائِمَۃٌ۔ وہ امت جو اپنے دین پر قائم ہو۔

مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰیَاتٍ۔ جو شخص قرآن کی دس آیتوں کو محفوظ کر لے (اُن کو یاد کرنے معنی سمجھ کر ان پر عمل کرے) تو اس کا نام غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا (بلکہ اللہ کے یاد کرنے والوں میں اس کا شمار ہوگا)۔

وَقَامَ۔ یعنی رات کو تہجد میں قرآن پڑھے۔

مَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِہٖ۔ جو شخص قرآن سیکھے پھر اس کو پڑھے اور تہجد کی نماز میں پڑھے یا ہمیشہ پڑھتا رہے

قَامَ بِاٰیَۃِ اِنْ تُعَذِّبْھُمْ اِلٰی اٰخِرِہٖ۔ آنحضرتؐ تہجد کی نماز میں یہ آیت اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ اخیر تک پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی (یہ حضرت عیسیٰؑ قیامت کے دن اپنی امت کی نسبت اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے آں حضرتؐ کو اس آیت سے اپنی امت کا خیال لگا رہا اور رات بھر اس کو پڑھتے رہے اور اپنی امت کے لئے دعا کرتے رہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم)۔

مَا بَالُ صَلَاۃِ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَائِمًا قَطُّ (حضرت عائشہؓ نہ کہتی ہیں) آں حضرتؐ نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا (جیسے عرب کے گنواروں کا طریق ہے۔ یعنی انھوں نے کبھی آنحضرتؐ کو کھڑے پیشاب کرتے نہیں دیکھا اور نہ اوپر ایک حدیث میں گزر چکا ہے کہ آپؐ نے کھڑے ہو کر ایک گھوڑے کو ڈرے کے ڈھیر) پر پیشاب کیا۔ حضرت عائشہؓ نے باہر کا یہ واقعہ نہ دیکھا ہوگا)۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَارِ الثُّبُوْرِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَۃِ۔ اللہ تیری پناہ بُرے ہمسایہ سے جو سکونت کے مقام میں ہو (اگر سفر وغیرہ میں بُرا ہمسایہ ملے تو چنداں فکر نہیں ہوتی کیونکہ وہ جلد جُدا ہو جاتا ہے لیکن دار الاقامۃ میں بُرے ہمسایہ سے زندگی تلخ ہو جاتی ہے)

اِسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا۔ اعتدال سے کام کرو، کیونکہ سارے نیک کام تم نہ کر سکو گے (تو جو کچھ ہو سکتا ہے وہ بجا لاؤ۔ سب نیک اعمال میں نماز مقدم ہے اس کا خیال رکھو)۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی لَا یُقَالَ اللّٰہُ اللّٰہُ۔ اُس وقت قائم ہوگی جب زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہیں رہے گا (ارادتیں اور الحاد کا ایسا غلبہ ہوگا کہ کوئی اللہ

Marfat.com

کا نام تک نہ لے گا)۔

سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ۔ جب کسی مجلس سے تو اُٹھے (جس میں دنیا کی بات چیت ہوتی ہو) تو کہہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ۔ یہ اس کا کفارہ ہو جائے گا۔

مَنْ خُتِمَ لَهٗ بِقِيَامِ اللَّيْلِ ثُمَّ مَاتَ فَلَهُ الْجَنَّةُ۔ جس شخص کا خاتمہ تہجد پر ہو اس کے بعد مرجائے تو اس کو بہشت ملے گی۔

طَالَ هُجُوْعِیْ وَقَلَّ قِيَامِیْ۔ میرا سونا بہت ہے اور عبادت تھوڑی ہے۔

اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ قَامَ بِهِ الْعَرْشُ وَالْكُرْسِیُّ۔ میں تیرے اُس نام کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جس کے سبب سے عرش اور کرسی قائم ہیں۔

رَقَبَةُ الْمَرْءِ مَا يُحْسِنُهٗ۔ آدمی کی قدر و قیمت عمدہ صفات سے ہوتی ہے۔

مَا فِیْ دُوْدِكُمْ فَقَالَ حُمُرٌ لَنَا كُنَّا نَرْكَبُهَا فَقَامَتْ فَذَبَحْنَاهَا۔ تمہاری ہانڈیوں میں کیا ہے، صحابہ نے عرض کیا ہمارے پاس چند گدھے تھے، ہم ان پر سواری کیا کرتے تھے وہ کھڑے رہ گئے (یعنی سقط اور درماندہ ہو گئے) تو ہم نے اُن کو کاٹ ڈالا (اُن ہی کا گوشت ان ہانڈیوں میں ہے)۔

اَلْقَائِمُ۔ حضرات امامیہ کے نزدیک امام محمد بن حسن عسکری کا لقب ہے، وہ کہتے ہیں کہ آپ فارسر من رائے میں جاکر غائب ہو گئے اور قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے اور وہی امام مہدی ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

اِنَّ الْقَائِمَ اِذَا قَامَ بِمَكَّةَ وَاَرَادَ اَنْ يَّتَوَجَّهَ اِلَى الْكُوْفَةِ فَنَادَى مُنَادٍ يَا اَلَا لَا يَحْمِلُ اَحَدٌ طَعَامًا وَلَا عَلَفًا يَحْمِلُ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ وَهُوَ وَقْرُ بَعِيْرٍ فَلَا يَزَالُ مُنَادٍ اَلَا اَنْبَعَتْ عَيْنُ مَنْ فَمَنْ كَانَ جَائِعًا شَبِعَ وَمَنْ كَانَ ظَامِئًا رَوِیَ فَهُمْ كَذٰلِكَ يَسِيْرُوْنَ اللَّيْلَ مِنْ ظَهْرِ الْكُوْفَةِ۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، قائم (یعنی امام مہدی) مکہ میں ظاہر ہوں گے جب کوفہ کا عزم کریں گے تو آپ کا منادی پکار دے گا، لوگو کوئی تم میں سے کھانا پانی اپنے ساتھ نہ لے ملکہ حضرت موسیٰ کا پتھر آپ ایک اونٹ پر لاد کر ساتھ لے لیں گے جس منزل پر پہنچیں گے اس میں سے پانی کا ایک چشمہ جاری ہوگا جو کوئی بھوکا ہوگا وہ اُس کو پی کر شکم سیر ہو جائے گا اور جو پیاسا ہوگا وہ سیراب ہو جائے گا یہی پانی ان کا توشہ رہے گا یہاں تک کہ کوفہ کی پشت پر نجف اشرف میں جاکر بیٹھ رہیں گے (جہاں حضرت علی کا مزار ہے)۔

اِنَّ مِنَّا اِمَامًا مُسْتَتِرًا فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اِظْهَارَ اَمْرِهٖ نَكَتَ فِیْ قَلْبِهٖ فَظَهَرَ فَقَامَ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، ہم لوگوں میں ایک امام پوشیدہ رہے گا۔ جب اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر کرنا چاہے گا تو اس کے دل میں ڈال دے گا۔ پھر وہ اللہ کے حکم سے ظاہر ہوگا۔

قُوْلَنْجٌ۔ وہ اٹھی ہوئی ہڈی جو گھوڑے کے دونوں کانوں کے درمیان ہوتی ہے، اور خود کا بالائی حصہ۔

وَاَضْرِبُ مِنَّا بِالسُّيُوْفِ الْقَوَانِسَا۔ اور ہم سے بڑھ کر تلواروں سے خود دں کو مارنے والا۔

قُوْهَةٌ۔ بگڑا ہوا دودھ۔

قُوْهِیٌّ۔ سفید کپڑے۔

تَقْوِیْهٌ۔ چلانا۔

تَقَاذُهٌ۔ آواز کرنا ایک دوسرے کو نشانی کے لئے۔

اِسْتِقْعَاءٌ۔ شکار کے جانور کو اپنے مقام سے ہٹانے کی درخواست کرنا۔

قَاهٌ۔ باہ اور طاعت، خوش گزرانی، غلبہ اور

Marfat.com

حکومت۔

إِذَا أَهَلَّ قَارِءٌ وَإِذَا كَانَ قَارِءٌ أَهَلَّ دَعَا مَنْ يُعِينُهُ فَعَمَلُوا لَهُ فَأَطْعَمَهُمْ وَسَقَاهُمْ مِنْ شَرَابٍ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ أَلَهُ نُشْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَنْشَرُّوهُ۔ (رئیس والوں میں سے ایک شخص نے آنحضرت سے عرض کیا) ہم لوگ دوسروں کے محکوم ہیں (اپنے سردار کی اطاعت کرتے ہیں) جب کوئی سردار آتا ہے تو مدد کے لئے لوگوں کو بلاتا ہے وہ اس کا کام کاج کرتے ہیں، پھر وہ ان کو کھلاتا ہے۔ اور مزر ایک قسم کی شراب ہے وہ ان کو پلاتا ہے۔ آں حضرت نے پوچھا کیا اس میں نشہ ہوتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں نشہ ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا، اس کو نہ پیو۔

مَالِي عِنْدَهُ جَاهٌ فَلَوْ لَا إِلَيَّ عَلَيْهِ قَامَ۔ میرا اُس کے نزدیک کوئی مرتبہ نہیں، نہ میری اطاعت اُس پر لازم ہے۔

قُوَّةٌ۔ طاقور ہونا (یہ ضد ہے ضُعْفٌ کی)۔

قِيٌّ اور قَوَايَةٌ۔ خالی ہونا۔

قَوِيَ۔ بہت بھوکا ہونا، رُک جانا۔

تَقْوِيَةٌ۔ زور دینا۔

مُقَاوَاةٌ۔ دینا، باہم زور آزمائی کرنا۔

إِقْوَاءٌ۔ لاچار ہونا، محتاج ہونا۔

تَقْوِيٌ۔ زور دار ہونا۔

تَقَاوِيٌ۔ بڑھانا، بھوکا رہنا (اب عرف میں تقاوی اس کو کہتے ہیں جو کاشتکاروں کو فصل کے زمانہ میں کچھ بیج کی روپیہ جانور یا تخم خریدنے کے لئے دیا جاتا ہے)۔

اِقْوِيَاءٌ۔ زور دار ہونا۔

اِسْتِقْوَاءٌ۔ زور دار ہونا۔

يُنْقَضُ الْإِسْلَامُ مَرْوَرَةً مَرْوَرَةً كَمَا يُنْقَضُ الْحَبْلُ قُوَّةً قُوَّةً۔ اسلام کا (آخری زمانہ میں) ایک ایک کنڈہ توڑا جائے گا جیسے رسّی کا ایک ایک بل توڑا جاتا ہے یا رسّی کی ایک ایک تہہ توڑی جاتی ہے۔

يَذْهَبُ الْإِسْلَامُ سُنَّةً سُنَّةً كَمَا يَذْهَبُ الْحَبْلُ قُوَّةً قُوَّةً۔ اسلام کا ایک ایک طریق مٹتا جائے گا جیسے رسّی کا ایک ایک بل ٹوٹتا جاتا ہے یا ایک ایک تہہ ٹوٹتی جاتی ہے۔

إِنَّا قَدْ أَقْوَيْنَا فَأَعْطِنَا مِنَ الْغَنِيمَةِ۔ ہم محتاج ہوگئے ہمارے توشہ دان خالی ہوگئے تو لُوٹ کے مال میں سے ہم کو دلائیے (عرب لوگ کہتے ہیں: مَزَوَّدُهُ قَوَاءٌ اس کا توشہ دان خالی ہے)۔

إِنِّي أَقْوَيْتُ مُنْذُ ثَلَاثٍ فَخِفْتُ أَنْ يُخْطِمَنِي الْجُوعُ میں تین دن تک بھوکا رہا، یہاں تک کہ میں ڈرا کہیں بھوک مجھ کو ہلاک نہ کرے۔

وَإِنَّ مَعَادِنَ إِحْسَانِكَ لَا تَقْوَى۔ تمہاری نیکیوں کی کانیں خالی نہیں رہتیں (ہمیشہ اُن میں سے جُود اور عطا کے جواہر نکلتے رہتے ہیں)۔

وَبِي رُخْصٌ لَكُمْ فِي صَعِيدِ الْأَقْوَاءِ۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں) میری وجہ سے تم کو خالی میدان کی مٹی سے تیمّم کی اجازت دی گئی۔ (جب پانی نہ ملے، حضرت عائشہ رضؓ نے اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا جب اُن کا ہار ایک منزل میں گم گیا تھا اور آنحضرتؐ اُس کے ڈھونڈنے کے لئے ٹھہر گئے تھے۔ آخر نماز کا وقت آگیا اور وہاں پانی نہ تھا تب تیمّم کی آیت اُتری)۔

لَا يَقِفُ مِنْ مَعَنَا إِلَّا رَجُلٌ مُنْقٍ۔ (آنحضرتؐ نے غزوۂ تبوک میں فرمایا) ہمارے ساتھ کوئی نہ ٹھہرے مگر جو زبردست جانور رکھتا ہو (کیونکہ دُور کا سفر تھا کم طاقت جانور راستے ہی میں گر جاتا)۔

وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَاذِرُونَ قَالَ مُقْوُونَ مُؤَدُونَ۔ ہم سب کیل کانٹے سے درست ہیں (حَاذِرُونَ کی تفسیر کی کہ سواری کے لئے زبردست جانور رکھتے ہیں، ہتھیار سے پورے آراستہ ہیں)۔

لَمْ يَكُنْ بِيَزِيَ بَأْسًا بِالشَّكَاءِ يَعْقَادُونَ الْمَتَاعَ۔ ابن سیرین نے کہا کہ بیزی بأس نہیں ہے شکاء سے جو اسباب لادے جاتے ہیں۔

Marfat.com

اس امر میں کوئی قباحت نہیں دیکھتے تھے کہ ساجھی لوگ کسی چیز کی قیمت بڑھائیں پھر جو زیادہ قیمت لگائے وہ اس کو لے لے (عرب لوگ کہتے ہیں بَيْنِيْ وَبَيْنَ فُلَانٍ ثَوْبٌ فَتَقَاوَيْنَاهُ۔ ہم میں اور فلاں شخص کے درمیان ایک کپڑا تھا پھر ہم نے اس کی قیمت بڑھانا شروع کی)۔

اِشْتَرَيْتُ بِنْتَهُ الْغُلَامَ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَنَا۔ میں نے اس سے غلام کا وہ حصہ لے لیا جو اس کا تھا (یعنی اس غلام کا جو ہم دونوں میں مشترک تھا۔ نہایہ میں ہے کہ جب کوئی چیز دو آدمیوں میں مشترک ہو پھر وہ دونوں اس کی قیمت لگائیں تو دونوں متقاوۃ میں برابر ہوں گے۔ اب اگر ان دونوں میں سے ایک اس کو خرید لے تو وہ مقتوی ہو گا نہ کہ اُس کا ساتھی۔ اور اِقْتِنَاء ہمیشہ ساجھیوں میں ہوا کرتا ہے۔ بعضوں نے کہا ہے قُنْيَةٌ سے نکلا ہے یعنی کسی چیز کی قیمت انتہا کو پہنچنا)۔

اِنَّهُ اَوْصٰى فِيْ جَارِيَةٍ لَّهُ اَنْ تُوْطَأَ بَعْدِيْ لَا تَقْوُوْهَا بَيْنَكُمْ وَلٰكِنْ بِيْعُوْهَا فِيْ لَمْ اَعْنِهَا وَلَا بِيْ جَامَسْتُ مِنْهَا مَجْلِسًا مَا اُحِبُّ اَنْ تَجْلِسَ وَلَدُ اَنْ ذَالِكَ الْمَجْلِسَ۔ مسروق نے ایک لونڈی کے باب میں وصیت کی کہ میرے بیٹوں کے لیے وہ کہ اس کی قیمت بڑھا کر کوئی تم میں سے اس کو نہ لے ملکہ اس کو بیچ ڈالو، میں نے اس سے جماع نہیں کیا اگر جماع کرتا تو تم پر قطعاً حرام ہو جاتی) لیکن میں اس کے ساتھ اس طرح بیٹھا کہ دیسا اس کے ساتھ بیٹھنا اپنے کسی لڑکے کے لئے گوارا نہیں کر سکتا۔

اِنِ اشْتَرَتْهُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَاِنْ اَعْتَقَتْهُ فَهُمَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا۔ (عطاء نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے پوچھا ایک عورت کا خاوند غلام تھا عورت نے اس کو خرید لیا تو اب کیا حکم ہے؟ انھوں نے کہا) اگر عورت نے غلام کی طرح اس سے خدمت لی، تب تو دونوں کو جدا کر دیں گے (کیونکہ غلام اپنی مالکہ کا محرم ہوتا ہے) اور اگر عورت نے خریدتے ہی اس کو آزاد کر دیا تو ان کا نکاح اپنے حال پر باقی رہے گا یہ خاص عبید اللہ کا مذہب ہو گا۔ لیکن مشہور مذہب یہ ہے کہ عورت اگر اپنے خاوند کو خرید لے تو وہ اسی وقت اس کی محرم ہو جاتی ہے اور نکاح باطل)۔

اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ مِّنَ الضَّعِيْفِ۔ زور دار مومن (جس کا ایمان قوی ہو ہر معاملہ میں وہ سبب الاسباب پر اعتماد رکھتا ہو اسباب پر بھروسا نہ کرے) کمزور مومن سے (جس کا اعتقاد ضعیف ہو اسباب پر نظر رکھتا ہو پروردگار پر اُس کو پورا بھروسا نہ ہو) بہتر ہے گو دونوں اچھے ہیں دونوں میں بھلائی موجود ہے (یعنی ایمان گو ایک میں کمزور ہو ایک میں زور دار بعضوں نے زور دار مومن سے مضبوط اور بہادر دل کا مسلمان مراد لیے ہے جو دشمنوں سے سخت مقابلہ کرے اور دنیا کی تکالیف پر اس کو صبر ہو)۔

اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ۔ دیکھو اللہ تعالےٰ نے جو قرآن میں فرمایا کہ تم کافروں کے مقابلے کے لئے اپنی قوت تیار رکھو (تو قوت سے مراد تیر اندازی ہے (یہ آنحضرت کے زمانہ میں تھی جب توپ اور بندوق ایجاد نہیں ہوئی تھی اور تیر سب سے عمدہ ہتھیار تھا جو دُور سے دشمن پر پھینکا جاتا تھا۔ اب جب کہ بندوق نکلی تو تیر بے کار ہو گیا تو اب بندوق اندازی قوت ہو گی اور توپ رانی)۔

مُغَوِّلَاتٌ۔ مسافر (جو نکہ وہ قوا ہیں یعنی پیٹر یلی شیل ویران اور بنجر میدان میں اُترتے ہیں)۔

قُوًى ظَاهِرِيَّةٌ۔ سُننا، دیکھنا، سُونگھنا، چکھنا، چھونا۔

قُوًى بَاطِنِيَّةٌ۔ حسِ مشترک خیال، وہم، حافظہ متصرفہ یا قوت ہاضمہ۔ اور دافعہ اور غاذیہ وغیرہ۔

هٰذِهِ الْاَرْضُ يَسُوْنَ عَلَيْهَا كَالْفَقِيِّ فِيْ فَلَاةٍ قِيٍّ۔ یہ زمین جس اون سب چیزوں کے جو اُس پر ہیں ایک چھلے کی طرح ہے جو کھلے پیٹر یلی (شیل) میدان میں پڑا ہو (یعنی عرش کے سامنے۔

Marfat.com

بابُ القاف مع الهاء

قَهْبٌ۔ سفید جس پر تیرگی ہو۔

اَقْهَبَ عَنِ الطَّعَامِ۔ کھانا چھوڑ دیا، بھوک نہیں ہے۔

قَهْدٌ۔ چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا، سفید صاف رنگ جس پر تیرگی ہو۔

قَیْسُ بْنُ قَهْدٍ۔ حدیث کا ایک راوی ہے۔

قِهَادٌ۔ ایک موضع کا نام ہے۔

قَهْرٌ۔ زبردستی کرنا، غالب ہونا۔

قُهَارُ اللَّحْمِ۔ گوشت گرم ہو کر اس کا پانی بہہ نکلا۔

مُقَاهَرَةٌ۔ ایک دوسرے پر غلبہ کرنا۔

اِقْهَادٌ۔ مغلوب ہو جانا یا مغلوب پانا ذلیل ہو جانا۔

قَاهِرَةٌ۔ مصر کا پایہ تخت جو مشہور شہر ہے۔

قُهْرٌ۔ بیقراری۔

قَهَّةٌ۔ کم گوشت۔

قَهَّامٌ اور **قَاهِرٌ**۔ اللہ تعالےٰ کے نام ہیں کیونکہ وہ تمام مخلوقات پر غالب ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔ یا اللہ تیری پناہ قرض داری کے غلبہ اور لوگوں کے قہر اور جبر سے یا نفس اور شیطان کے قہر سے جو وہ لوگوں پر کرتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلَا فَقَهَرَ۔ شکر اس خدا کا جو بلند ہوا اور سب پر غالب ہوا۔

قَهْرَمَانٌ۔ ایک عجمی لفظ ہے۔ عرب لوگ اس کو وکیل اور امین اور خزانچی کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ اور اہل ایران اپنے بادشاہ کو بھی قہرمان کہتے ہیں اس لئے کہ ملک کا امین اور خزانچی وہی ہوتا ہے۔

كَتَبَ اِلٰى قَهْرَمَانِهٖ۔ اپنے ایجنٹ اور وکیل کو لکھا۔

قُهْزٌ۔ کوڑا اور ایک اون کا کپڑا جو سرخ ہوتا ہے (جیسے **قِهْرِیٌّ** اور **قَهْرِیٌّ** ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ مِّنْ قِهْزٍ۔ ایک شخص حضرت علی رضؓ کے پاس آیا وہ اونی ریشمی سفید کپڑا پہنے ہوئے تھا (نہایہ میں ہے کہ **قِهْزٌ** سفید کپڑے جس میں ریشم ملا ہو، زمخشری نے کہا **قِهْزٌ** ایک قسم کے اونی کپڑے ہیں کبھی ان میں ریشم بھی ہوتا ہے)۔

قَهْقَرَةٌ۔ اُلٹے پاؤں پیچھے پھرنا (جیسے **تَقَهْقُرٌ**)۔

يَا سَارِيَةُ اَمَتِیْ فَيُقَالُ لَهُمْ كَاَلْوَانِ الْقَهْقَرٰی۔ آنحضرتؐ قیامت کے دن اپنی امت کے لوگوں کو (جب فرشتے اُن کو دوزخ کی طرف لے جا رہے ہوں گے) دیکھ کر عرض کریں گے، پروردگارا یہ تو میری امت کے لوگ ہیں۔ ارشاد ہوگا، یہ لوگ تمہارے بعد اُلٹے پاؤں پھر گئے تھے (اسلام چھوڑ کر مُرتد ہو گئے تھے)۔

فَرَجَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْهَقِرُ۔ آنحضرتؐ اُلٹے پاؤں پھرے (آپ کو ڈر ہوا کہیں حمزہ رضؓ کی طرف پیٹھ پھیریں تو وہ اور کچھ کر بیٹھیں۔ کیونکہ وہ نشہ میں تھے بعضوں نے ترجمہ یوں کیا ہے "آپ فوراً لوٹے")۔

رَجَعَ الْقَهْقَرٰی۔ ابوبکر صدیق رضؓ اُلٹے پاؤں پیچھے ہٹتے آئے (تاکہ قبلہ کی طرف پیٹھ نہ ہو۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ جس شخص نے بعد تکبیر تحریمہ کسی ہو، اُس کی اقتداء شخص کر سکتا ہے جس نے پہلے تکبیر کہی ہو، کیونکہ ابوبکر صدیق رضؓ اس حضرتؐ سے پہلے تکبیر کہہ چکے تھے)۔

فَنَزَلَ قَهْقَرٰی۔ آپ اُلٹے پاؤں منبر پر سے اُتر آئے (تاکہ قبلہ کی طرف رہے سجدہ کرنے کے لئے اُترتے معلوم ہوا کہ عمل یسیر سے نماز میں خلل نہیں آتا کیونکہ منبر کی صرف تین سیڑھیاں تھیں اور شاید آپ دوسری سیڑھی پر کھڑے ہوں گے تو اُترنے اور چڑھنے میں صرف دو قدم ہوں گے)۔

يُصْرَفُوْنَ النَّاسَ عَنِ الصِّرَاطِ الْقَهْقَرٰی۔ بعض لوگوں کو اُلٹے پاؤں پھرا کر گمراہ کر دیں گے (یعنی کفر اور فسق

Marfat.com

کی طرف لے جائیں گے، گویا پیچھے پھر آئیں گے، یہاں سے آئے تھے)۔

قُفُوْلٌ یا قُفُوْلٌ۔ سوکھ جانا یا کثرت عبادت سے سوکھ جانا، ناشکری کرنا، بڑی تعریف کرنا۔

قَفَلٌ۔ سوکھنا۔

اِقْفَالٌ۔ بے فائدہ تکلیف کرنا، اپنے تئیں ناپاک کرنا۔

تَقَفُّلٌ۔ سوکھنا۔

اِنْقِفَالٌ۔ ضعیف ہو جانا، گر جانا۔

اَتَانٌ شَیْخٌ مُنْقَفِلٌ۔ ایک بوڑھا میلا کچیلا، پریشان حال ان کے پاس آیا۔

باب القاف مع الیاء

قَیْءٌ۔ الٹی کرنا، یعنی کھایا ہوا منہ سے پھر نکالنا، قے کرنا متلی ہونا۔

تَقْیِیْءٌ اور اِقَاءَۃٌ۔ قے کرانا۔

تَقَیُّؤٌ اور اِسْتِقَاءَۃٌ۔ بہ تکلف قے کرنا (مثلاً انگلیاں حلق میں ڈال کر)۔

تَقَیَّأَتِ الْمَرْأَۃُ لِبَعْلِہَا۔ عورت اپنے خاوند پر گر پڑی۔

قَیَّاءٌ۔ بمعنی قے۔

اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَقَاءَ عَامِدًا فَاَفْطَرَ۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے ارادے سے قے کی، پھر افطار کیا (کیونکہ عمداً قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے)۔

قَاءَ فَاَفْطَرَ قے کی پھر افطار کیا۔

مَنْ قَاءَ اَوْ رَعَفَ فِیْ صَلٰوتِہٖ۔ جو شخص نماز میں قے کرے یا اس کی نکسیر پھوٹ جائے۔

لَا یَسْتَقِیْءُ الشَّارِبُ قَائِمًا مَاذَا عَلَیْہِ لَوِ اسْتَقَاءَ مَا شَرِبَ۔ اگر کھڑے رہ کر پانی پینے والا جانے (جو اس میں فساد ہے) یا جو گناہ (اس پر ہوگا) تو جتنا پیا ہو اس کو قے کر ڈالے گا (کھڑے ہو کر پانی پینا اسی حدیث سے مکروہ رکھا ہے صرف زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے)۔

مَنْ شَیْءٍ لَیْسَ یَسْتَیْقِنُ۔ اگر بھول کر کھڑے ہو کر پانی پی لے تو اس کو قے کر ڈالے (یہ حکم استحباباً ہے نہ کہ وجوباً)۔

مَنْ ذَرَعَہُ الْقَیْءُ وَھُوَ صَائِمٌ فَلَا شَیْءَ عَلَیْہِ وَمَنْ تَقَیَّأَ فَعَلَیْہِ الْاِعَادَۃُ۔ جس شخص کو روزے میں خود بخود قے آجائے تو اس پر کچھ لازم نہ ہوگا (روزہ نہ ٹوٹے گا) لیکن جو شخص اپنے ارادہ سے قے کرے تو وہ دوسرا روزہ اس کے بدلہ رکھے (اس کا روزہ ٹوٹ گیا)۔

تُقِیْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ کَبِدِھَا۔ زمین اپنے جگر کے ٹکڑے (یعنی خزانے کانیں وغیرہ) قے کر دے گی (اُمید ٹال کر پھینک دے گی۔ یہ پیشین گوئی آپ کی پوری ہوئی۔ اس آخری زمانہ میں کان کنی اور معدنیات کا کام ہر ملک جاری ہو رہا ہے اور زمین کے تمام جواہر اور خزانے اور اشیاء نکالی جاری ہیں)۔

وَتَجِیْءُ الْاَرْضُ فَتَقُوْلُ اَکَلْتُھَا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا) انھوں نے زمین کو پیڑ ڈالا اس نے اپنے تمام میوے اور پھل اور خزانے قے کر دیئے۔ (اوپر نکال کر پھینک دیئے مطلب یہ ہے کہ آپ کی خلافت میں بہت زیادہ ملک فتح ہوئے اور مسلمان مالدار ہو گئے)۔

لَیْسَ فِی الْقَیْءِ وُضُوْءٌ۔ قے ہو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا (صحیح مذہب یہی ہے۔ بعضوں نے منہ بھر کر قے ہو جانے کو ناقض وضو کہا ہے)۔

قَیْحٌ۔ پیپ جو زخم میں پڑ جاتی ہے۔

تَقْیِیْحٌ اور اِقَامَۃٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

لَاَنْ یَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِکُمْ قَیْحًا حَتّٰی یَرِیَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِئَ شِعْرًا۔ اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہاں تک کہ پھیپھڑے تک پہنچ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ شعروں سے اس کا پیٹ بھرے (کیونکہ

Marfat.com

شاعری ایک بے فائدہ اور لغو چیز ہے اکثر شاعر مضامین بندی کی فکر میں فرائض اور عبادات سے غافل ہو جاتے ہیں اور مبالغہ کر کے زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔ بعضے شعر گوئی میں مقولیت کی وجہ سے دینی علوم کی تحصیل نہیں کرتے"، بعضے شعر گوئی کو ذریعہ معاش بنا لیتے ہیں لوگوں کی مدح یا ہجو کر کے انعام پاتے ہیں غرض اس مقام میں وہی شعر مراد ہیں جن میں فسق و فجور اور مبالغہ اور کذب کے مضامین ہوں)

فَمَا ضَرَبَ عَلَيَّ وَلَا قَاحَ۔ نہ اُس زخم نے مجھ کو تکلیف دی نہ اس میں پیپ پڑی۔

قِيدًا۔ اندازہ اور قدر (جیسے قِيدًا ہے) وہ رسّی جو جانور کے پاؤں میں باندھتے ہیں۔

تَمَهَّلْ أَيُّهَا الْإِنْسَانُ الْقَنَّاصُ۔ ایمان نے فسق کو قید کر دیا ہے (فسق کہتے ہیں غفلت میں کسی کو مارڈالنا۔ یعنی جو لوگ ایماندار ہوتے ہیں وہ ایسا کام نہیں کرتے)۔

هُوَ قَيْدُ الْأَوَابِدِ۔ یہ گھوڑا وحشی جانوروں کو قید کر لینے والا ہے (یعنی اس قدر تیز اور جلد بھاگنے والا ہے کہ جنگلی جانوروں کو جیسے ہرن وغیرہ ہیں جھٹ پکڑ لیتا ہے)۔

اَلَا هٰذَا مُقَيَّدُ الْجَمَلِ۔ دہ ایسا مقام ہے جہاں اونٹ قید ہو جاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ وہاں چارے پانی کی ایسی کثرت ہے کہ اونٹ اس کو چھوڑ کر دوسرے مقام میں نہیں جاتا، گویا وہاں کا قیدی ہو جاتا ہے)۔

قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ أَتُقَيِّدُ جَمَلِي۔ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے کہا۔ کیا میں اپنے اونٹ کو باندھ دوں (قید کر دوں، مطلب یہ ہے کہ کوئی افسوں یا عمل کر کے اپنے خاوند کو ایسا کر دوں کہ وہ دوسری عورت پر قادر نہ ہو سکے)

إِنَّهُ أَمَرَ أَوْسَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يُقَيِّمَ إِبِلَهُ فِي أَعْنَافِهَا قِيَامَ الْفَرَسِ۔ آنحضرتؐ نے اوس بن عبداللہ اسلمی کو حکم دیا کہ وہ آپ کے اونٹوں کو اُن کی گردنوں پر دائیں۔ یعنی وہ داغ کریں جو گھوڑے کے قید کی طرح ہوتا ہے (اُس میں دو دائرے ہوتے ہیں)۔

حِينَ مَالَتِ الشَّمْسُ قِيدَ الشِّتَاكِ۔ جب جوتی کے تسمے برابر سورج ڈھل جائے (یعنی سایہ نصف النہار سایہ اصلی کے سوا اتنا سایہ اور بڑھے گویا یہ زوال کا وہم ہے کہ سایہ ہے۔ اس سے پہلے ظہر کی نماز پڑھنا نہیں)۔

حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ قِيدَ رُمْحٍ۔ یہاں تک کہ سورج ایک نیزے برابر بلند ہو جائے۔

لَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ قِيدُ سَوْطِهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔ ایک کمان برابر یا کوڑے برابر بہشت میں جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے (قاب کے معنی اوپر گزر چکے ہیں)۔

مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ۔ جو شخص بالشت برابر زمین ظلم سے چھین لے۔

مَنْ غَصَبَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَ سَبْعَ أَرَضِينَ۔ جو شخص بالشت برابر زمین کسی کی زبردستی چھین لے، تو قیامت کے دن سات زمینوں کے طوق اسی بالشت برابر جگہ کے) اس کی گردن میں پہنائے جائیں گے)

مَنْ خَرَجَ قِيدَ شِبْرٍ۔ جو شخص جماعت سے ایک بالشت برابر نکل جائے (کوئی بدعت نکال کر جماعت اسلام علیحدہ ہو جائے یا بیعت توڑ دے)

اِنْحَرْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً۔ اونٹوں کو کھڑا کر کے اُن کا بایاں پاؤں باندھ کر نحر کر (سنت کا طریق ہے)۔

إِنَّمَا اللُّدُنْيَا عِنْدَكَ مُقَيَّدًا الْجَمَلِ۔ دنیا تیرے نزدیک گویا اونٹوں کا بندی خانہ ہے (اونٹ سرسبز اور شاداب مقام کو چھوڑ کر نہیں جاتا گویا وہاں قید ہو جاتا ہے، اسی طرح دنیادار آدمی کسی طرح دنیا کو نہیں چھوڑتا)۔

اَنْتَ رَجُلٌ قَدْ قَيَّدَتْكَ ذُنُوبُكَ۔ تو ایسا شخص ہے کہ مجھ کو تیرے گناہوں نے قید کر رکھا ہے (وہ نیک کام نہیں کرنے دیتے یا فوراً الٰہی دل پر آنے سے مانع ہوتے

Marfat.com

ہیں۔ اس امر کا تجربہ ہو چکا ہے کہ گناہ کرنے سے عبادت اور ذکر الٰہی کی حلاوت جاتی رہتی ہے، نہ قرآن کی تلاوت میں ہی لگتا ہے نہ نماز میں)۔

مُقَیَّدٌ۔ پازیب کا مقام یا گھوڑے کے پاؤں کا وہ مقام جہاں پر رسّی باندھتے ہیں۔

قِیْرٌ یا قَارٌ۔ کالا روغن جو کشتیوں اور اونٹوں کو ملتے ہیں (ڈامر)۔

تَقْیِیْرٌ۔ قار ملنا۔

قَیْرَوَانٌ۔ سواروں اور لشکر کی ایک جماعت (یہ معرّب ہے کاروان کا یعنی قافلہ)

بَدَّدَ الشَّیْطَانُ بِقَیْرَوَانِہٖ اِلَی السُّوْقِ فَلَا یَزَالُ یَهْزِمُ الْعَرْشَ وَمَا یَعْلَمُہُ اللّٰہُ مَا لَا یَعْلَمُ۔ صبح سویرے شیطان اپنا قافلہ (اپنے ساتھی اور مددگار) لے کر بازار میں جاتا ہے (وہاں لوگوں سے جھوٹی قسمیں کھلواتا ہے وہ کہتے ہیں اللہ جانتا ہے یہ چیز میں نے اتنے کو لی ہے یا اتنے کو مجھ کو پڑی ہے) حالانکہ اللہ اس کے خلاف جانتا ہے (کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے) پس عرش ایسی قسم سے ہلنے لگتا ہے۔

اَلْمُقَیَّدُ۔ روغنی برتن۔

لَا یَسْجُدُ عَلَی الْقَیْدِ۔ تارکول پر سجدہ نہ کرے۔

لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی الْقَارِ۔ تارکول پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں (بعضوں نے کہا قار سے یہاں مراد ایک بھاٹی ہے)۔

قَیْسٌ یا قِیَاسٌ۔ ایک چیز کو اپنے مثل پر آنکنا، ناز کرنا سخت ہونا، سُجُوکا ہونا۔ قیاس کرنا۔

مُقَایَسَۃٌ۔ ایک دوسرے سے قیاس کرنا، دو امروں میں موازنہ کرنا۔

تَقَیُّسٌ۔ قیس قبیلے سے مل جانا، مشابہت کرنا۔

اِنْقِیَاسٌ۔ ایک جانا، منطبق ہو جانا۔

اِقْتِیَاسٌ۔ قیاس کرنا، پیروی کرنا۔

قاس اور قِیْس۔ اندازہ، مقدار۔

قیاس۔ شرعی یہ ہے کہ علّتِ جامعہ کی وجہ سے منصوص کا حکم غیر منصوص کا کر دیا جائے۔ مثلاً تاڑی یا بھنگ حرام ہے اس کو شراب کا حکم دیا علّتِ جامعہ یعنی نشہ کی وجہ سے۔

قیاس مُنْطَوِی۔ چند قضیوں سے مُرکّب ہوتا ہے، جب ان کو کوئی تسلیم کرلے تو اس سے ایک دوسرے قول کی تسلیم لازم آتی ہے۔ مثلاً کہیں زید انسان ہے اور ہر انسان حیوان ہے، جب ان قضایا کو مان لیں تو یہ قضیہ بھی ماننا پڑے گا کہ زید حیوان ہے۔

لَیْسَ مَا بَیْنَ فِرْعَوْنَ مِنَ الْفَاعِلَۃِ وَفِرْعَوْنَ هٰذِہِ الْاُمَّۃِ قِیْسَ شَعْرَۃٍ۔ اگلے فرعون اور اس امت کے فرعون میں ایک بال تک کا بھی فرق نہیں ہے (دونوں شرارت اور گمراہی میں ایک دوسرے کی جوڑ ہیں)۔

خَیْرُ نِسَاءِکُمُ الَّتِیْ تَدْخُلُ قَیْسًا وَتَخْرُجُ مَیْسًا۔ تمہاری عورتوں میں بہتر وہ عورت ہے جو برابر قدم رکھتی ہوئی آتی ہے (یعنی اعتدال سے متوسط قدم رکھ کر چلتی ہے نہ بہت دوڑ کر نہ بالکل آہستہ اور سب قدم اس کے برابر برابر ہوتے ہیں) اور جب نکلتی ہے تو جھک کر ناز کے ساتھ۔

قَضٰی بِشَهَادَۃِ الْقَائِسِ مَعَ یَمِیْنِ الْمُشْجُوْرِ۔ شجہ نے زخم ماپنے والے کی گواہی اور زخمی کی قسم پر فیصلہ کیا (زخم ماپنے والا وہ جرّاح یا ڈاکٹر جو سلائی ڈال کر زخم کا گہراؤ دریافت کرتا ہے)۔

اَوَّلُ مَنْ قَاسَ اِبْلِیْسُ۔ سب سے پہلے جس نے رائے کے مقابل) قیاس کیا وہ ابلیس تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا کہ آدم ؑ کو سجدہ کر لیکن اس مردود نے صریح حکم کو چھوڑ کر رائے اور قیاس پر عمل کیا کہنے لگا میں آدم سے افضل ہوں وہ خاک سے پیدا ہوا ہے میں آگ سے، تو آدم کو چاہیئے

Marfat.com

کہ مجھ کو سجدہ کرے نہ یہ کہ میں اُس کو سجدہ کروں)۔

عَبْدُ الْقَیْس۔ ایک شاخ ہے قبیلۂ اسد کی۔

اِمْرَءُ الْقَیْس۔ مشہور شاعر ہے عرب کا۔

قَیْصُ۔ جڑے گر جانا، حرکت کرنا۔

تَقَیُّصُ۔ بیکار اور ضائع ہونا۔

اِقْیَاصٌ۔ بہت پانی ہونا گر جانا۔

قَیْصَانَۃ۔ گول زرد رنگ کی مچھلی۔

قَیْضٌ۔ چیرنا، چر جانا، مائل کرنا، بہت پانی ہونا۔

تَقْیِیضٌ۔ چھڑے داغ دینا، مقرر کرنا، مامور کرنا۔

مُقَایَضَۃٌ۔ معاوضہ دینا، بدل دینا، جنس کو جنس کے بدلے بیچنا۔

تَقَیُّضٌ۔ گر جانا۔

اِقْیَاضٌ۔ گر جانا، پھٹ جانا۔

مَا اَکْرَمَہٗ شَابٌّ شَیْخًا اِسْتَحْیَاہُ اِلَّا قَیَّضَ اللّٰہُ لَہٗ مَنْ یُکْرِمُہٗ عِنْدَ سِنِّہٖ۔ جب کوئی جوان شخص بوڑھے شخص کی تعظیم کرے اس کی عمر کی وجہ سے تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے بھی ایک شخص کو مامور کردے گا جو بڑھاپے وقت میں اس کی تعظیم کرے گا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں: ھٰذَا قَیْضُ لِھٰذَا یا قِیَاضُ لِھٰذَا۔ یہ اس کے برابر ہے ھُمَا قَیْضَانِ۔ یہ ایک دوسرے کے جوڑ اور مشابہ ہیں)۔

ثُمَّ یُقَیِّضُ لَہٗ اَعْمٰی وَ اَصَمَّ۔ پھر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ اس پر مقرر کر دیا جاتا ہے (جو برابر اس کو مارتا رہتا ہے، نہ اس کی دردمندی کی حالت دیکھتا ہے نہ کان سے اس کی فریاد سنتا ہے کچھ رحم آئے)۔

قَالَ لِسَعِیْدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَوْمَ لَمْتَ لَقِیْتَ حُتْفَکَ بِدِمَشْقَ رَجَاءَ لَا تَرَاہُ فَمَا اَتَیْتَ یَزِیْدَ مَا قَیَّلَھُمْ۔ معاویہ نے سعید بن عثمان بن عفان سے کہا اگر دمشق کا ٹوٹہ (جو ایک مقام کا نام ہے) تمہاری طرح کے لوگوں سے بھر جائے تو میں ان سب کو یزید کے بدلے منظور نہ کروں (مطلب یہ ہے کہ یزید ہزاروں سعید سے بہتر ہے)۔

لَا تَکُوْنُوْا کَقَیْضٍ بَیْضٍ رپوری روایت نہایں یوں ہے لا تکونوا کالقیض بعض فی اواخر یکون کساھا وزراوہ یخرج حضانھا شاذا۔ یعنی) انڈے کے چھلکے کی طرح مت ہو۔

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ مُدَّتِ الْاَرْضُ مَدَّ الْاَدِیْمِ فَاِذَا کَانَ کَذٰلِکَ قِیْضَتْ ھٰذِہِ السَّمَاءُ الدُّنْیَا عَنْ اَھْلِھَا۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ زمین کھینچکر اس طرح پھیلائی جائے گی جیسے چمڑے کو کھینچ کر پھیلاتے ہیں (جب تو ساری مخلوقات کی اس پر گنجائش ہوگی۔ فرض کرو ایک بالشت کا دل، راہ کر دوں میں پھیل جائے گی) پھر جب ایسا ہوگا تو دنیا کا آسمان اپنے لوگوں پر سے چر جائے گا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں: قَاضَ الْفَرْخُ الْبَیْضَۃَ جوزے نے انڈے کو چیر ڈالا فَاِنْقَاضَتْ۔ وہ چر گیا

فَضَّتِ الْقَارُوْرَۃُ فَانْقَاضَتْ۔ میں نے شیشی کو چیرا وہ چرگئی (ٹوٹ گئی کوبکھرنے ٹکڑے نہ ہوئی)۔

کَمَا یَتَقَاضَ السِّنُّ۔ جیسے پرانی مشک پھٹ جاتی ہے (ایک روایت میں یَتَقَاضُ ہے بہ تشدید ضاد)

قَیْظٌ۔ سخت گرم ہونا، اقامت کرنا۔

تَقْیِیْظٌ۔ گرمی کے لئے کافی ہونا، اقامت کرنا۔

مُقَایَظَۃٌ اور قِیَاظٌ اور قُیُوْظٌ۔ گرمی میں معاملہ کرنا۔

تَقَیُّظٌ۔ گرم ہونا۔

بِسْمِ اللّٰہِ مَعَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمٍ قَائِظٍ۔ ہم آں حضرت کے ساتھ ایک سخت گرمی کے دن میں چلے۔

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَّکُوْنَ الْوَلَدُ غَیْظًا وَّ الْمَطَرُ قَیْظًا۔ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اولاد رنج اور تکلیف اور غصہ کا باعث ہوگی (اولاد نالائق اور ناخلف پیدا ہوگی ماں باپ کو اُس پر غصہ آئے گا) اور بارش سے شدت کی گرمی ہوگی (حالانکہ بارش ٹھنڈا کو سرد کرنے

Marfat.com

ہوئے تم میں افضل نہیں ہوں۔ اور حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد ان کی خلافت کو قائم رکھا اور اپنی خلافت ان کی خلافت پر مبنی رکھی۔ یہ شیعوں کی روایت ہے)۔

اَلْمَیِّتُ اِذَا مَاتَ فِیْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا یُقْبَلُ اِلَّا فِیْ قَبْرِهٖ۔ جب کوئی شخص صبح کو سویرے مرجاتا ہے تو دوپہر کا قیلولہ اپنی قبر میں کرتا ہے (بشرطیکہ دوپہر سے پہلے دفن ہوجائے)۔

قَیِّمٌ۔ سنبھالنے والا، قائم رکھنے والا۔

اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا قَیُّوْمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا قَیِّمَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی تو ہی آسمان اور زمین کا سنبھالنے والا اور کام چلانے والا اور تمام عالم کا مربّی اور منتظم ہے۔

اَنَا فِیْ مَلَاٍ فَقَالَ اَنْتَ قَیِّمٌ۔ ایک فرشتہ میرے پاس آیا کہنے لگا، تم تو سیدھے رستہ پر ہو یا لوگوں کو طریق مستقیم پر چلانے والے ہو۔

وَخُلَفَاؤُكَ قَیِّمٌ۔ تمہارے اخلاق درست ہیں۔

حَتّٰی یَكُوْنَ مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ اَمْرُهُمْ قَیِّمٌ وَّاحِدٌ۔ (قیامت کے قریب عورتوں کی اتنی کثرت ہوگی کہ ایک مرد پچاس عورتوں کی خبر گیری کرے گا۔

مَا اَفْلَحَ قَوْمٌ قَیِّمَتُهُمْ اِمْرَاَةٌ۔ اس قوم کی کبھی بھلائی نہ ہوگی، جس کی کام چلانے والی اور حکومت کرنے والی ایک عورت ہو (کیونکہ عورتیں اکثر ناقص العقل اور جاہل ہوتی ہیں) اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ نصاریٰ کی سلطنتوں میں کئی عورتیں ایسی بادشاہ ہوئی ہیں، جیسے وکٹوریہ، الزبتھ، وکٹن وکٹوریا، ملکہ کیتھرائن وغیرہا، جن کے عہد میں بے حد ملکی توسیع اور ترقی ہوئی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نصاریٰ نے اپنی سلطنت کا کام چلانے کے لئے ایسے قاعدے مقرر کئے ہیں کہ بادشاہ لائق نہ ہو جب بھی اس کا کوئی بُرا اثر ملک پر نہیں پڑتا، انہوں نے سارا اقتدار مجلسِ شوریٰ، اس کو مجلس المبعوثان بھی کہتے ہیں (یعنی عامہ اُمّہ کی مجلس آف کامنس) یا مجلس الامرائے خاصہ، اس کو مجلس الاعیان بھی کہتے ہیں (یعنی ہاؤس آف لارڈس) کو دیا ہے۔ جس میں تمام ملک کے بوڑھے اور تجربہ کار زمیندار علم اور دور اندیش سیاسی لوگ شامل ہیں، ان کی رائے سے سب کام ہوتا ہے)۔

قِیَامَةٌ۔ مصدر ہے قَامَ کا کیونکہ اُس دن تمام لوگ اپنی قبروں سے اُٹھ کھڑے ہوں گے۔

وَذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ۔ اور یہی سیدھا اور سیدھا راستہ سلیم کے موافق) دین ہے۔

قَیُّوْمٌ۔ سیدھا کرنا، درست کرنا۔

تَقْیِیْمٌ۔ آراستہ کرنا، زیب دینا۔

تَقَیُّنٌ۔ آراستہ ہونا۔

قَیْنَةٌ۔ گانے والی لونڈی۔

قَیْنٌ۔ ایک قبیلے کا بھی نام ہے۔

دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَعِنْدَ عَائِشَةَ قَیْنَتَانِ تُغَنِّیَانِ فِیْ اَیَّامِ مِنًی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ حضرت عائشہ رضہ کے پاس گئے، وہاں دو لونڈیاں گا رہی تھیں منا کے دنوں میں (یعنی ۱۰-۱۱-۱۲ ذی الحجہ کو جو ایام عید ہیں۔ ابوبکر نے کہا "اُن کو چھوڑ دو" لیکن اُن حضرت نے فرمایا۔ ابوبکر جانے دو، ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے (سال میں ایک دو دن خوشی کے ہوتے ہیں) یہ ہماری عید ہے (معلوم ہوا کہ خوشی کی تقریبوں میں اور عید کے دنوں میں بچیوں کے گانے بجانے میں کوئی قباحت نہیں ہے اور بعضوں نے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے مگر ان کی دلیل ضعیف ہے)۔

قَیْنَةٌ۔ کہتے ہیں گانے والی لونڈی (رنڈی) کو اور اُس عورت کو جو عورتوں کا سنگار کرتی ہے (یعنی مشاطہ جس کو مغلانی کہتے ہیں)۔

نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْقَیْنَاتِ۔ گانے والی لونڈیوں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا (یعنی اُن کا بیوپار کرنے سے

Marfat.com

لَوْ بَاتَ رَجُلٌ يُعْطِي الْيَمِيْنَ الْقِيَانَ وَبَاتَ آخَرُ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَنَامُ بِاللّٰهِ لَاٰثَرَ اَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ اَفْضَلُ۔ اگر ایک شخص رات بھر گوری گانے والی لونڈیاں دیتا رہے (خیرات کرتا رہے) اور دوسرا شخص قرآن پڑھتا رہے اللہ کی یاد کرتا رہے تو اللہ کی یاد کرنے والے کا درجہ میں سمجھتا ہوں افضل ہوگا کیونکہ اللہ تعالےٰ کو مال اسباب کی حاجت نہیں ہے نہ کچھ پرواہ ہے اس کو بڑی خوشی اس سے ہوتی ہے کہ بندہ اس کی یاد کرے اس کی تعریف کرے)۔

كَانَ لَهَا دِرْعٌ مَا كَانَتْ إِمْرَأَةٌ تُقَيِّنُ بِالْمَدِيْنَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ تَسْتَعِيْرُهُ۔ حضرت عائشہ رضہ کے پاس ایک کرتہ تھا، جب کوئی حورت مدینہ میں بناؤ سنگار کرنا چاہتی (اس کی شادی ہوتی یا اور کوئی تقریب تو وہ عاریتاً منگوا بھیجتی یعنی یہ کرتا حضرت عائشہ رضہ منگوا کر پہنتی)۔

أَنَا قَيَّنْتُ عَائِشَةَ۔ میں نے حضرت عائشہ رضہ کا بناؤ کیا تھا۔ (اُن کو آنحضرتؐ کے لئے آراستہ کیا تھا)۔

إِلَّا الْإِذْخَرَ فَإِنَّهُ لِقُيُوْنِنَا۔ اِذخر گھاس کے کاٹنے کی اجازت دیجئے وہ ہمارے سناروں کے کام آتی ہے۔ (اُس سے زیور صاف کرتے ہیں)۔

كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہار تھا۔

اُمُّ سَيْفٍ إِمْرَأَةُ قَيْنٍ۔ اُم سیف جو ایک لوہار کی بیوی تھی (حضرت ابراہیمؑ آپ کے صاحبزادے اسی کو دودھ پلانے کے لئے دیئے گئے تھے)۔

اَبُوْ سَيْفٍ اَلْقَيْنُ۔ ابوسیف جو لوہار تھا۔

وَإِنَّ فِي جَسَدِهٖ مِائَةَ اَمْثَالِ الْقُيُوْنِ۔ حضرت زبیرؓ کے جسم میں جا بجا کھڈے اور ڈھیٹے تھے (تلواروں اور برچھو کے زخموں کے نشان تھے۔ آپ بڑے بہادر جنگی سپاہی تھے)

قَيْنُقَاعٌ۔ ایک قبیلہ تھا یہودیوں کا۔ ایک بازار ان کی طرف منسوب تھا۔

قِيٌّ۔ پلین چٹیل میدان، خالی زمین جس میں درخت وغیرہ نہ ہوں۔

مَنْ صَلّٰى بِاَرْضِ قِيٍّ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ صَلّٰى خَلْفَهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مَا لَا يُرٰى طَرَفَاهُ۔ (ایک روایت میں ہے مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ بِقِيٍّ مِنَ الْاَرْضِ یعنی ہو مسلمان ایک چٹیل (میدان) اور صاف میدان میں نماز پڑھے اذان دیکر تو اس کے پیچھے اتنے فرشتے نماز پڑھتے ہیں جن کا کنارہ دکھائی نہیں دیتا)۔

تمت بالخیر!

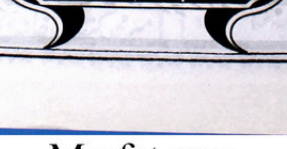

Marfat.com

مقدمہ ابن خلدون اردو

فلسفۂ تاریخ، تمدّن و عوارضِ تمدّن
پر جامع بحث اور بصیرت افروز
تاریخی نکات کا بیان

ناشر

میر محمد، کتب خانہ مرکزِ علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

فقہ الحدیث (اردو)	۶/-
فوائد حجا معہ بر مجالۂ نافعہ (فارسی۔اردو) تالیف شاہ عبدالعزیزؒ محدث دہلویؒ مجلد۔	۵۰/-
فیوض عثمانی شرح اردو فصول اکبری اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل	۲۴/-
معجز نما متوسط قرآن مجید بڑو ترجمہ مع کامل تفسیر اردو (۵۳ خوبی والا درمیانہ سائز) عمدہ کاغذ۔	
قرآن مجید مکی مترجم شیخ الہندؒ (کلاں سائز)	۱۱۲/-
قصص الانبیاء (ترجمہ اردو) خلاصۃ الانبیاء گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی	۲۴/-
قصص القرآن مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب سیوہارویؒ کامل ۴ حصہ۔ اعلیٰ کاغذ (عمدہ سائز پر) مجلد رنگین سنہری ڈبل ڈائی	۱۸۶/-
کتاب التوحید مترجم۔ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی مجلد رنگین سنہری ڈائی	۴۰/-
کتاب الوسیلہ تالیف شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ گلیز کاغذ مجلد رنگین سنہری ڈائی مجلد پشتہ سنہری ڈائی	۴۰/-
کفایۃ النحو (شرح اردو ہدایۃ النحو) از مولانا مولوی محمد حیات صاحب سنبھلیؒ۔ گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔	۲۴/-
گلستان سعدی (مترجم) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل	۲۲/-
لغات الحدیث (عربی۔اردو) مجلد پارچہ جلد اول (ا۔ح)	۶۲/-
" " جلد دوم (خ۔ز)	۶۲/-
" " جلد سوم (س۔ن)	۶۲/-
مالا بدمنہ (فارسی بہ حاشیہ اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل	۱۶/-
مختصر خصائل نبویؐ (اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل	۱۲/-
مشارق الانوار فقہی ترتیب والا ایڈیشن (عربی مع اردو) گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی۔	۱۲۰/-
مصباح العوامل (شرح اردو شرح مأۃ عامل) مع شرح وترکیب بزبان اردو کامل مع اضافہ مقدمہ وحل مطالب وغیرہ۔ گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل	۲۰/-
مصباح اللغات (مکمل عربی اردو ڈکشنری) اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی	۱۱۲/-
معدن الحقائق (شرح اردو) کنز الدقائق اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی۔	۱۲۰/-
مفتاح عربی (عربی۔ صرف ونحو) از مولوی نعیم الرحمٰن ایم اے گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل	۲۸/-
مقدمہ تاریخ ابن خلدون (اردو) عکسی ایڈیشن۔ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ اعلیٰ کاغذ۔	۸۸/-
منیۃ الراجی فی حل السراجی گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔	۱۸/-
موطا امام مالک مترجم کامل در دو جلد۔ اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔	۱۴۰/-
میزان العلوم (شرح اردو) سلم العلوم گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل	۲۰/-
نادر مجموعہ فن خوشنویسی (اردو) مع نادر قطعات اصلاحیں و مشقیں۔ اعلیٰ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔	۷۲/-
نصیحۃ المسلمین (اردو) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل	۱۰/-
نیل الامانی (شرح اردو مختصر المعانی) گلیز کاغذ مجلد ریگزین (معہ اضافات) نقشہ وغیرہ سنہری ڈبل ڈائی	۱۲۰/-

تفصیلی فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

تنظیم الاشتات لحل عویصات المشکوٰۃ (شرح اردو)
کامل در جلد مجلد پشتہ سنہری ڈائی عمدہ کاغذ۔ ۲۱۲/-

التوضیحات الوضیحہ (شرح اردو علم الصیغہ)
گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔ ۱۶/-

التوضیح الضروری (لحل مسائل) المختصر القدوری
(از مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب) عمدہ کاغذ
مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۱۰۰/-

تیسیر الباری ترجمہ وشرح صحیح البخاری (ترجمہ وشرح
علامہ وحید الزماں جلد اول ۵۶/- جلد دوم ۴۸/-

حصن حصین (مترجم) مع ترجمہ ومکمل شرح اردو)
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۱۰۰/-

حیات وحید الزماں (اردو) ۲۰/-

خدائی وعدہ اردو ترجمہ الوعد الحق۔
عمدہ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔
" " مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔ ۳۰/-

خلاصۃ الحواشی (شرح اردو) اصول الشاشی
(مولانا مفتی ابراہیم صاحب) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۸/-

درود اکسیر اعظم ۱/-

دروس البلاغۃ (مع ترجمہ وشرح اردو وشروح البلاغۃ)
گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔ (کلاں) ۴۰/-

دیوان حافظ (مترجم) مجلد ریگزین سنہری ڈائی

دیوان متنبی (عربی مع ترجمہ اردو) بحواشی جدیدہ مع حل لغات
گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔ ۸۸/-

رباعیات اقبال (اعلیٰ آرٹ پیپر) ۱/۵۰

رکن الدین (اردو) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ ۱۲/-

روایت النحو (شرح اردو بدایۃ النحو)
گلیز کاغذ۔ رنگین ٹائیٹل۔ ۲۴/-

سراج المعانی (شرح اردو) شرح جامی (مع بحث الفعل)
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ ۱۲۰/-

شمائل ترمذی مع اردو شرح خصائل نبوی ورسالہ
"نبوی لیل ونہار" گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۶۴/-

الصبح النوری (شرح اردو مختصر القدوری)
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ ۱۲۰/-

صحیح بخاری شریف جلد اول ۴۰/-
جلد سوم ۴۰/-

ظفر المحصلین باحوال المصنفین (مع اضافات جدیدہ و
فی آخرہ تذکرۃ العیون فی تذکرۃ الفنون)
گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۱۱۶/-

عربی کا معلم اول ۴/-
" " دوم ۴/-
" " سوم ۱۱/-
" " چہارم ۱۵/-
عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل۔ کامل ۳۴/-

عربی کی کلید اول ۲/-
" " دوم ۲/-
" " سوم ۴/-
" " چہارم ۶/-

عقد الفرائد علی شرح العقائد (عربی اردو)
گلیز کاغذ رنگین سنہری ڈائی ۳۶/-

عین الہدایہ (ہدایہ کا اردو ترجمہ) امتیازی ایڈیشن
بڑا سائز۔ اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی (مکمل دو ۲ جلد)

تفصیلی فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔

میر محمد کتب خانہ مرکز علم وادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

Marfat.com